

وَقَدْ أَطْلَعَ اللَّهُ عَلَى  
 رَحْمَتِهِ سُبْحَانَكَ يَا قَدِيرُ  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

# بخاری شریف

مترجم و محشی

مصنفہ:

امام الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و تحشیہ:

فاضل شہر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہ جہا پوری مدظلہ العالی

وَقَدْ لَطَعَ الْبُحْرَانُ فَيَقْدِرُ عَلَى الْجَلْبِ وَالْجَلْبِ وَالْجَلْبِ  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى رَسُوْلِكَا كَرِهُمَ فَاَوْفِقْنَا اَسْرَعَ الْاَمَامِ مُحَمَّدًا

# نخاری شریف

جلد دوم

امام المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل نخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و تفسیر

فاضل شیر مولیٰ محمد اکیم خاں اختر شاہ جہانپوری

تصحیح و تہذیب از

ادیب شہیر سید حامد لطیف چشتی

ناشر

فرید بک ٹال ۳۸ اردو بازار لاہور ۲



## فہرست

صفحہ	باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون
۲۶	۱۸	حزینہ و آداب کے لیے وقف یا وصیت			بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
۲۷	۱۹	کیا آداب میں عورتیں اور بچے شامل ہیں			پانچ — ۱۱
۲۸	۲۰	وقف کی ہونے والی چیز سے وقف نفع حاصل کر سکتا ہے	۲۵	۲۵	لوگوں سے نہانی کلامی شرطیں طے کرنا
۲۸	۲۱	وقف کرنے والا خود بخیران نہ کر سکتا ہے	۲۵	۲۵	آزاد کو غلام کی میراث کے لیے شرط
"	۲۲	اگر کوئی کہے میرا گھر اللہ کے لیے وقف ہے	۲۶	۲۶	مزارعت میں بے دخلی کی شرط
"	۲۳	دوسرے کی طرف سے صدقہ یا وقف کرنا	۲۷	۲۷	عربی کافروں سے چلاد و معاہدہ کی شرطیں
۲۹	۲۴	مال الوندی و غلام یا جانور کا صدقہ وقف	۳۷	۳۷	قرض میں شرط نہ لگانا
"	۲۵	وکیل کو صدقہ دینا، اس کا مال نہیں کر دینا	"	"	کتاب النبی کے خلاف شرطوں کا لکھنا
۳۰	۲۶	کریہ و اِذَا احْتَضَرَ النِّسْمَةَ کی تفسیر	"	"	متعارف شرطیں رکھنا
"	۲۷	محبت کی طرف سے خیرات اور اس کی مذہبی کرنا	۳۸	۳۸	وقف میں شرطیں نہ لگانا
"	۲۸	وقف اور صدقہ پر گواہ بنانا			کتاب الوصایا
۳۱	۲۹	کریہ و اِذَا احْتَضَرَ النِّسْمَةَ کی تفسیر	۳۹	۳۹	وصیت نامہ لکھنا یا لکھوانا
۳۲	۳۰	کریہ و اِذَا احْتَضَرَ النِّسْمَةَ کی تفسیر	۴۰	۴۰	خاتون کو مالدار چھوڑنا چاہیے
"	۳۱	وصی کو تحیم کے مال سے وصیت کے برابر کرنا یا نہیں	۴۱	۴۱	وصیت بمائ مال مکہ ہے
۳۳	۳۲	آیت اِنْ اَنتُمْ لَا تَحِبُّوا الَّذِیْنَ یَاْمَنُوْنَ اَتَمُوْنَ اَلْیَتَامٰی کا مضموم	"	"	اولاد کی امانت کے لیے وصیت کرنا
"	۳۳	کریہ و اِذَا احْتَضَرَ النِّسْمَةَ کی تفسیر	۴۲	۴۲	سر کا طمع اشدہ قابل اقبال ہے
"	۳۴	قیم سے وصیت لینا اور اس پر نظر رکھنا	"	"	دارث کے لیے وصیت کرنا درست نہیں
۳۴	۳۵	زمین وقف یا صدقہ کی اور حدیں نہ بنائیں	۴۳	۴۳	مرتبہ وقت کی خیرات
۳۵	۳۶	مشترک زمین وقف کرنا بھی جائز ہے	۴۴	۴۴	وصیت اور قرض نہ لہا کرنے کے بعد تقسیم پر
"	۳۷	وقف کی رسید کس طرح لکھی جائے	۴۵	۴۵	وصیت و قرض سے متعلق کریہ کا مضموم
"	۳۸	وقف غریب اور امیر سب کے لیے ہو سکتی ہے			
"	۳۹	مسجد کے لیے زمین وقف کرنا			
۳۶	۴۰	جانور گھوڑے، سامان اور نقد یا سونا چاندی وقف کرنا			



صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۴۲	شہید پر فرشتوں کا سایہ کرنا	۶۵	۵۶	دفعی باجیاد کے انتظام کی اجرت	۴۱
۵	شہید کا چہرہ ناپ کر کے کی آرزو کرنا	۶۶	۵۷	دفعی کی چیز سے محفوظ اٹھانا بھی جائز ہے	۴۲
۵	جنت تلواروں کی چمک کے نیچے ہے	۶۷	۵۸	فی سبیل اللہ وقف کرنا	۴۳
۴۴	جہاد کے لیے اولاد کی دعا کرنا	۶۸	۵۹	آیت جنت و جہنم انشان کا مضموم	۴۴
۵	لڑائی میں بہادری اور بڑی دھمکانا	۶۹	۶۰	دینیت کا قرضہ ادا کر سکتا ہے	۴۵
۴۵	جہاد سے پناہ مانگنا	۷۰		کتاب الجہاد والستیر	
۵	اپنے جتن کا ناسخ بیان کرنا	۷۱		جہاد اور سیرۃ النبی کی فضیلت	۴۶
۵	جہاد کے لیے نکلنا واجب ہے	۷۲	۶۱	جان مال سے جہاد کرنے والا سب سے افضل ہے	۴۷
۴۶	لازمی مسلمان کو قتل کرے پھر مسلمان ہو کر مارا جائے	۷۳	۶۲	مرد و زن کا جہاد کی دعا کرنا	۴۸
۵	جہاد کو روزوں پر مقدم کرنا	۷۴	۶۳	اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے درجات	۴۹
۴۷	قتل ہونے کے طور شہادت کی سات طور قسمیں	۷۵	۶۴	صبح و شام اللہ کی راہ میں نکلنا جنت کی طرف چلتا ہے	۵۰
۵	آیت لا یستوی القادرون کا مضموم	۷۶		حیر میں سکھانے کا وصف	۵۱
۴۸	جنگ کے وقت صبر و استقلال	۷۷	۶۵	شہادت کی آرزو کرنا	۵۲
۵	لا قروا سے لڑنے کی رغبت دلانا	۷۸	۶۶	جہاد میں گھوڑے سے گر کر مرنا والا بھی مجاہد ہے	۵۳
۵	خندق کھودنا	۷۹	۶۷	راؤ خد میں تکلیف پہنچنا	۵۴
۴۹	جہاد میں غنہ سے شریک نہ ہونا	۸۰	۶۸	راؤ خد میں زخمی ہونا	۵۵
۵	دوران جہاد روزہ رکھنے کی فضیلت	۸۱	۵	آیت لا یستوی القادرون کا مضموم	۵۶
۸۰	اللہ کی راہ میں غریب کرنے کی فضیلت	۸۲	۶	آیت من المؤمنین رجال کا مضموم	۵۷
۵	غازی کا سامان تیار کرنا اس کے گھوڑا کی جو کھانا	۸۳	۷	جنگ سے پہلے ایک من	۵۸
۸۱	لڑائی کے وقت عرصہ جہاد	۸۴	۸	کسی کو اچانک حیرانگی اور مر جائے	۵۹
۵	دھن کی خبر لانے کا مقام	۸۵	۹	کلمہ حق کی بندی کے لیے لڑنا	۶۰
۵	کیا جاسوسی کے لیے ایک کوئی بھی بھیجا جاسکتا ہے	۸۶	۱۰	راؤ خد میں پیوں پر گر کر مارنے کا مقام	۶۱
۸۲	دعاؤں میں کا یا ہم سفر کرنا	۸۷	۱۱	راؤ خد میں گھوڑا لڑنے والے کے سر کو پھینکا	۶۲
۵	گھوڑا کی پیشانی پر تیرہ دست تک بھونک لکھی گئی	۸۸	۱۲	لڑائی اور گردوغبار کے بعد غسل کرنا	۶۳
۵	امیر نیک بخت یا بد جہاد ہادی رہنا چاہیے	۸۹	۱۳	آیت من آمن باللہ و یؤتیہم کا مضموم	۶۴
۵	جہاد کی جست سے گھوڑا رکھنا	۹۰			



صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۹۵	جہاد میں ایک صف کی نگرانی کا حکم	۱۱۷	۸۲	گھوڑے اور گدے کا نام رکھنا	۹۱
۹۶	جہاد میں کس کے لیے پتہ کو میدان جنگ میں لے جائے	۱۱۸	۸۲	بعض گھوڑے منحوس ہوتے ہیں	۹۲
۹۶	سوار پر سوار کرنا	۱۱۹	۸۳	گھوڑا رکھنے کے تین مقام	۹۳
۹۷	جنگ میں گزروں اور نیکوں سے مدد چاہنا	۱۲۰	۸۵	جہاد میں دوسرے جانور کو مارنا	۹۴
۹۸	یہ نہ کہو کہ ظالم شہید ہے	۱۲۱	۸۶	شریر جانور اور گھوڑے پر سوار کرنا	۹۵
۹۸	تیرا انداز کا شوق دلانا	۱۲۲	۸۶	مال غنیمت میں گھوڑے کا حصہ	۹۶
۹۹	برہمن و عیسوی سے کیلنا	۱۲۳	۸۷	لڑائی سے دوسرے کے جانور کو لے جانا	۹۷
۱۰۰	اپنی اور دوسرے کی احوال استعمال کرنا	۱۲۴	۸۷	جانور کے رکاب تھمے	۹۸
۱۰۰	چڑھنے کی احوال	۱۲۵	۸۸	گھوڑے کی نعل پیڑ پر سوار کرنا	۹۹
۱۰۱	تھوڑے گھوڑے میں لٹکانا	۱۲۶	۸۸	سست و تندر گھوڑا	۱۰۰
۱۰۱	تھوڑے گزروں پر پھانسا	۱۲۷	۸۸	گھوڑوں کی دھڑ	۱۰۱
۱۰۲	تھوڑے جنگل میں دھڑ سے لٹکانا	۱۲۸	۸۸	گھوڑوں کے لیے گھوڑا تیار کرنا	۱۰۲
۱۰۲	تھوڑے پھانسا	۱۲۹	۸۹	گھوڑوں کی دھڑ کے لیے حد مقرر کرنا	۱۰۳
۱۰۳	مرنے وقت ہتھیار اٹھانے کی رسم	۱۳۰	۸۹	تقسیم کا ذکر	۱۰۴
۱۰۳	کیلوہ کے وقت امام سے الگ ہو جانا	۱۳۱	۸۹	رسول خدا کا سفید خمر	۱۰۵
۱۰۴	نیزہ بازی	۱۳۲	۹۰	مردوں کا جہاد	۱۰۶
۱۰۴	رسول خدا کی نہادہ جنگی قمیص	۱۳۳	۹۰	مردوں کا سمندری جہاد	۱۰۷
۱۰۵	سفر آمد جنگ کے دوران مجتہد پھانسا	۱۳۴	۹۱	بعض مردوں کو جہاد میں لے جانا	۱۰۸
۱۰۶	لڑائی میں برہمنی کپڑے کا استعمال	۱۳۵	۹۱	مردوں کا مردوں کے ساتھ ہو کر جہاد کرنا	۱۰۹
۱۰۶	پتھری کا استعمال	۱۳۶	۹۱	جہاد میں مردوں کا مردوں کو بانی پھانسا	۱۱۰
۱۰۷	مردوں سے جنگ	۱۳۷	۹۱	مردوں کا میدان جہاد میں مریم پھانسا	۱۱۱
۱۰۷	یہودیوں سے جنگ	۱۳۸	۹۱	مردوں کا زمین اور شہیدوں کو اٹھا کر لے جانا	۱۱۲
۱۰۸	مردوں سے جنگ	۱۳۹	۹۲	جسم سے تیر نکالنا	۱۱۳
۱۰۸	بالوں کے جوتے پہننے والوں سے جنگ	۱۴۰	۹۲	جہاد میں رسول اللہ کے وقت پہرہ دینا	۱۱۴
۱۰۹	حکمت کے وقت پہننے والوں کی صف بندی	۱۴۱	۹۲	جہاد کے وقت خدمت کرنے کی فضیلت	۱۱۵
۱۰۹	مشرکوں کے لیے حکمت اور زلفے کی دُعا	۱۴۲	۹۲	سفر میں ساتھی کا سامان اٹھانے کی فضیلت	۱۱۶



باب	صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون
۱۳۳	۱۱۰	اہل کتاب کو دین بتانا اور قرآن سکھانا	۱۲۸	۱۲۸	توشہ اپنی گنہگار پر اٹھانا
۱۳۴	۱۱۱	مشرکین کی ہلاکت کے لیے دعا بفرشتہ تالیف	۱۲۹	۱۲۹	محرم کا اپنے بھائی کے پیچھے سوار ہونا
۱۳۵	۱۱۲	یہود و نصاریٰ کو دعوت اسلام دینی چاہیے	۱۳۰	۱۳۰	جہاد اور حج میں ایک سولہ پر دو آدمی سوار
۱۳۶	۱۱۳	رسول خدا نے توحید و رسالت کی دعوت دی	۱۳۱	۱۳۱	گندھ پر دو آدمیوں کا سوار ہونا
۱۳۷	۱۱۴	لڑائی کا مقام چھاپنا اور جمہرات کو سفر	۱۳۲	۱۳۲	رکاب وغیرہ پر ذکر و مسرے کو سوار کرنا
۱۳۸	۱۱۵	ظہر کے بعد نکلتا	۱۳۳	۱۳۳	قرآن مجید کا دشمنوں کے ملک میں لے جانا
۱۳۹	۱۱۶	مہینے کے آخر میں نکلی	۱۳۴	۱۳۴	لڑائی کے وقت نعرہ بکیر کرنا
		پارہ ۱۲ —	۱۳۵	۱۳۵	منہج میں زیان پہلانا منع بھی ہے
۱۵۰	۱۱۷	ماہ رمضان میں سفر کرنا	۱۳۶	۱۳۶	ملاوی میں اترنے کے وقت برمان اشد کرنا
۱۵۱	۱۱۸	الوجاع کرنا	۱۳۷	۱۳۷	بندی پر پڑھتے وقت اشد اکر کرنا
۱۵۲	۱۱۹	امام کی فرائض وادی	۱۳۸	۱۳۸	مسافر کو گھر کی عبادت کے بارے میں ثواب ملتا
۱۵۳	۱۲۰	امام کے پیچھے لڑنا اور اپنا بچاؤ کرنا	۱۳۹	۱۳۹	تنہا سفر کرنا
۱۵۴	۱۲۱	لڑائی سے نہ ہلگنے کی بیعت کرنا	۱۴۰	۱۴۰	چلنے میں سبک رفتاری
۱۵۵	۱۲۲	امام لوگوں کی طاقت کے مطابق حکم دے	۱۴۱	۱۴۱	جہاد کے لیے گھوڑا لے چھوٹے خدمت ہو تا دیکھے
۱۵۶	۱۲۳	لڑائی میں یا بعد پر شروع کی جائے	۱۴۲	۱۴۲	والدین کی اجازت سے جہاد
۱۵۷	۱۲۴	اگر کوئی جہاد میں شریک نہ ہو چاہے	۱۴۳	۱۴۳	لوٹنے کی گزرتی گشتی وغیرہ کرنا
۱۵۸	۱۲۵	ایسی شادی کی جو اور جہاد میں جانا	۱۴۴	۱۴۴	مجاہدین میں تمام کھانا کے بعد غرضتیں آنا
۱۵۹	۱۲۶	انسان شادی والا بیوی سے صحبت کر کے جہاد میں جائے	۱۴۵	۱۴۵	جاسوس کا حکم
۱۶۰	۱۲۷	گھبراہٹ کے وقت چھٹی دکھانا اور گھوڑا اور ڈھانچا	۱۴۶	۱۴۶	قیدیوں کو کپڑے پہنانا
۱۶۱	۱۲۸	گھبراہٹ کے وقت امام کی تیزی	۱۴۷	۱۴۷	اُس کی تعصیت میں کے ہاتھ پر کوئی مسلمان ہوا
۱۶۲	۱۲۹	مجاہدین کو خورج اور سواہی دینا	۱۴۸	۱۴۸	قیدیوں کو زنجیروں سے بکڑنا
۱۶۳	۱۳۰	رسول خدا کا مجتہد	۱۴۹	۱۴۹	اہل کتاب کا اسلام قبول کرنا
۱۶۴	۱۳۱	مزدہی لے کر جہاد کرنا	۱۵۰	۱۵۰	مذہب پر دشمنوں اور اعدائے حق سے ہونے
۱۶۵	۱۳۲	آیت سیدنا ابی القاسم اللہ تعالیٰ کا مہم	۱۵۱	۱۵۱	لڑائی میں ہتھیار کو اپنے ہاتھ کے آگے رکھنا
۱۶۶	۱۳۳	جہاد کا توشہ	۱۵۲	۱۵۲	لڑائی میں عورتوں کو مارنا کیسا ہے
			۱۵۳	۱۵۳	اللہ جیسا مذہب دال کا نہیں دینا چاہیے



باب	صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون
۱۹۳	۱۳۹	قیدیوں کے بارے میں دعائیوں کا مضمون	۲۱۹	۱۵۲	ذمیوں کے ساتھ سلوک
۱۹۴	۱۴۰	مسلمان کفار کی قیدی میں ہو تو رہائی کی ہر ممکن کوشش کرے	۲۲۰	۵	دفعہ اول آمد پر عالم کا آراستہ ہونا
۱۹۵	۱۴۱	مشک اگر مسلمان کو جلدیں تو کیا مسلمان ایسا کریں	۲۲۱	۱۵۲	بچوں پر کس طرح اسلام پیش کیا جائے
۱۹۶	۱۴۲	چیزوں کو جلائے گا کیا حکم ہے	۲۲۲	۱۵۹	یہودیوں کو دعوت اسلام دینا
۱۹۷	۱۴۳	گھروں کا غور میں آگ لگا دینا	۲۲۳	۱۵۹	دارالحرب میں جو کافر مسلمان ہو جائیں وہ اپنی جائیداد کے مالک رہیں گے
۱۹۸	۱۴۴	سوئے ہوئے مشرک کو قتل کرنا کیسا ہے	۲۲۴	۱۵۷	۱۰ مال کو ان کی مردم شماری کرانا
۱۹۹	۱۴۵	دشمن سے محارف ہو جانے کی خواہش نہ کرو	۲۲۵	۱۵۸	اللہ تعالیٰ بدکار کوئی سے بھی دین کی جگہ کو لے کر ہے
۲۰۰	۱۴۶	لاٹری و سود کا بازی ہے	۲۲۶	۱۵۸	دشمن کے گھر سے خود فوج کا سفر نہ کرنا
۲۰۱	۱۴۷	میدان جنگ میں جھوٹ	۲۲۷	۱۵۹	لکھ بیک کرنا
۲۰۲	۱۴۸	حملی کافر کو دھوکہ سے مارنا	۲۲۸	۱۵۹	دشمن پر غالب اگر وہاں تین روز عسرتا
۲۰۳	۱۴۹	دشمن کے شہر سے پھرتے کے لیے حیل ہمارے ہے	۲۲۹	۱۶۰	جہاد و سفر کے وظیفہ غنیمت تقسیم کرنا
۲۰۴	۱۵۰	میدان جنگ میں درجہ خزانہ وغیرہ	۲۳۰	۱۶۱	مشرکوں نے مسلمان کا مال لوٹا پھر مسلمان نے وہ پایا
۲۰۵	۱۵۱	جو گھر سے پرانی طرح سودی ذکر کے	۲۳۱	۱۶۲	نار کی یا دوسری کسی زبان میں گفتگو کرنا
۲۰۶	۱۵۲	زخمیوں کی مرچیں اور تیمار داری	۲۳۲	۱۶۳	مال غنیمت میں خیانت
۲۰۷	۱۵۳	وہابی جنگ کن باتوں کی حالت ہے	۲۳۳	۱۶۴	مال غنیمت میں غلطی کی غاصت کا حکم
۲۰۸	۱۵۴	اگر لاکھ دشمن کا غلہ غوس ہو	۲۳۴	۱۶۵	غنیمت کے ادا کرنا اور بھریوں کا ذبح کرنا
۲۰۹	۱۵۵	دشمن کو دھوکہ دینا اور بھڑکانا	۲۳۵	۱۶۶	فتح با شرف
۲۱۰	۱۵۶	دشمن پر وار کرتے وقت غزیرہ اپنے بھائی کا نام لینا	۲۳۶	۱۶۷	خوشخبری سننے والے کو انعام
۲۱۱	۱۵۷	کسی آدمی کے حکم پر اگر دشمن اتر آئیں تو	۲۳۷	۱۶۸	فتح مکہ کے بعد وہاں سے ہجرت کرنا منویٰ شریف
۲۱۲	۱۵۸	جنگ قیدی کو قتل کرنا یا نشانہ دینا	۲۳۸	۱۶۹	ذمی اور کافر مسلمان محنتوں کے بال برابر کھانا کھانا
۲۱۳	۱۵۹	آدمی خود کو قیدی دلائے یا دکر لے	۲۳۹	۱۷۰	تاریوں کا استقبال کرنا
۲۱۴	۱۶۰	مسلمان کو قیدی سے آزاد کرانا	۲۴۰	۱۷۱	جہاد سے واپس آئے تو کیا حکم
۲۱۵	۱۶۱	مشرکوں سے قیدی لینا	۲۴۱	۱۷۲	سفر سے واپس لوٹنے کی نماز
۲۱۶	۱۶۲	حملی کا بغیر امانت دینا اسلام میں داخل ہونا	۲۴۲	۱۷۳	سفر سے واپس نہ پڑنا
۲۱۷	۱۶۳	ذمیوں کی طرف سے لڑنا اور انہیں غلام نہ کرنا	۲۴۳	۱۷۴	غص کا فرض ہونا
۲۱۸	۱۶۴	خامس اور کے ساتھ سلوک	۲۴۴	۱۷۵	



صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۰۶	مشرکین اور مسلمانوں سے صلہ نہ رکھنا کریں	۱۷۲	نفس کا ادا کرنا دین کا ایک حصہ ہے
۲۰۷	خود کشی کرنے والوں کے لیے امام کا بدو مارنا	۱۷۳	رسول خدا کے بعد سہ ماہت المؤمنین کا جان نفع
۲۰۸	موتوں کا کسی کو مان دینا	۱۷۴	رسول خدا کے دولت گدوں کا مقام
۲۰۹	ایک مسلمان کسی کافر کو پناہ دے تو سب تسلیم کریں	۱۷۵	رسول خدا کی اشیاء کو صحابہ کرام نے تبرک بنالیا
۲۱۰	دوران جنگ کھڑوں کا مسلمان ہونا	۱۷۶	نفس میں ناہنجاروں کا حصہ
۲۱۱	مشرکوں سے مال لے کر صلح کر لینا	۱۷۷	اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے قائم و خازن ہونے ہیں
۲۱۲	ایمان سے حد تک نفیست	۱۷۸	مال غنیمت کے مستحق کون ہیں
۲۱۳	ذوقی اگر جادو کر دے تو اس کا حکم	۱۷۹	غنیمت ان کا حق ہے جو شامل جہاد ہیں
۲۱۴	بے وفائی سے بچنا	۱۸۰	کیا غنیمت کے لئے لڑنے والے کو میں اہمیت کا
۲۱۵	معاہدہ منسوخ کرنا	۱۸۱	حالیہ کو امام کا معاہدہ کا تب میں ہونا
۲۱۶	خود کر کے توڑ دینا گناہ ہے	۱۸۲	بنی قریظہ اور بنی نضیر کی جائیدادوں کی تقسیم
۲۱۷	اہل حرب سے معاہدہ اور صلح	۱۸۳	غزویوں کی برکت
۲۱۸	معیذت قدرت کے لیے صلح کرنا	۱۸۴	نام کسی کو غیر شائع یا شہر اسے اس کا غنیمت میں حصہ
۲۱۹	غیر معیذت قدرت کے لیے صلح کرنا	۱۸۵	نفس مسلمانوں کی ضروریات کے لیے
۲۲۰	مشرکین کی لاشیں کنوئیں میں نہ ڈالنا اور قیمت نہ لینا	۱۸۶	رسول خدا کا قیدیوں پر احسان
۲۲۱	خود کشی گناہ ہے خواہ نیک سے کی جائے یا بد	۱۸۷	نفس امام کا ہے جسے چاہے وہ
۲۲۲	پارہ — ۱۳	۱۸۸	مقتول کے جسم پر چڑھنا یا اس پر ہر وہ قاتل کا ہے
۲۲۳	کتاب بذر الخلق	۱۸۹	رسول خدا کا تالیف قلوب کے لیے کافروں کو
۲۲۴	آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوا مَا یُفْوِیْضُ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَهُمْ	۱۹۰	نفس سے دینا
۲۲۵	سات زمینوں کے بارے میں روایات	۱۹۱	کھانہ کی چیزیں اگر دار الحرب میں دستیاب ہوں
۲۲۶	آیت فَخَصِّنْکُمْ فَاُولٰٓئِکَ لَیْسَ لَہُمْ شَیْءٌ	۱۹۲	زینوں سے جزیہ لینا اور اس کی مقدار
۲۲۷	ستاروں کا ذکر	۱۹۳	بادشاہ کی صلح پورے ملک کی صلح ہے
۲۲۸	آیت وَتِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الّٰہِیِّ الّٰتِیَّہِ الّٰتِیَّہِ الّٰتِیَّہِ	۱۹۴	زینوں کے متعلق رسول خدا کی وصیتیں
۲۲۹	فرشتوں کا ذکر	۱۹۵	رسول خدا کا فنی اور بزرگ کو مسلمانوں میں تقسیم کرنا
۲۳۰		۱۹۶	معاہدہ کو غیر جرم حق کرنا گناہ ہے
۲۳۱		۱۹۷	یہود کو جزیہ عرب سے نکال دینا



باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۲۹۱	مسلمان کی کہیں پر فرشتے آتے ہیں	۲۲۱	۲۸۸	ابراہیم علیہ السلام کے متعلق دعائیں کا مضمون	۲۸۸
۲۹۲	جنت کی صفات اور وہ پیدا ہو گیا ہے	۲۲۵	•	آیت وَاَذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِسْمٰعِيْلَ كَاذِرْ	•
۲۹۳	جنت کے دروازوں کا بیان	۲۲۷	•	حضرت اسحاق علیہ السلام کا ذکر	•
۲۹۴	وہابیہ کی صفات اور وہ پیدا ہو گیا ہے	۲۲۱	۲۸۹	حضرت یعقوب علیہ السلام کا ذکر	۲۸۹
۲۹۵	بیس ہواؤں کے ساتھیوں کا ذکر	۲۲۲	•	حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر	•
۲۹۶	جنت والوں کے ثواب و عذاب کا ذکر	۲۵۲	•	حضرت لوط علیہ السلام کے پاس فرشتوں کا آنا	•
۲۹۷	آیت بَسْمِ اللّٰہِ عَلٰی کُلِّ فِعْلٍ خَالِدٌ کَاذِرْ	۲۵۳	۲۹۰	حضرت صالح علیہ السلام کا ذکر	۲۹۰
۲۹۸	مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہیں جنہیں نے کر	•	۲۹۱	آیت اِنَّ حَضَرَ یَحٰیوٰیۃَ النَّحْلِ کَاذِرْ	۲۹۱
	پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھرے۔		۲۹۲	حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر	۲۹۲
۲۹۹	پانچ جانور فاسق ہیں وہ حرم میں بھی نہ دیکھے جائیں	۲۵۶	۲۹۳	حضرت ایوب علیہ السلام کا ذکر	۲۹۳
۳۰۰	کتنی کھانے پینے کی چیزیں گر جائیں تو عورتوں کو	۲۵۸	۲۹۵	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر	۲۹۵
	<b>کتاب الانبیاء</b>		۲۹۶	فرعون کے ساتھیوں میں ایک عورت بھی تھا	۲۹۶
			•	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا توہمت لینے جانا اور حضرت	•
			•	ہارون علیہ السلام کو نائب بنانا۔	•
۳۰۱	حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر	•	۲۹۷	حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا کلام کرنا	۲۹۷
۳۰۲	آیت وَاقْبَلْ ذُرِّیَّتَکَ اِسْمٰعٰیۃَ کَاذِرْ	•	۲۹۸	توہمت لے کر دیکھو اللہ کی تمنا کرنا	۲۹۸
۳۰۳	نہروں کے جتنے کے جتنے ہیں	۲۴۲	۲۹۹	طوفان لہر تلک کی تشریح	۲۹۹
۳۰۴	آیت وَاقْبَلْ ذُرِّیَّتَکَ اِسْمٰعٰیۃَ کَاذِرْ	•	۳۰۰	حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ کی ملاقات کا ذکر	۳۰۰
۳۰۵	آیت وَاقْبَلْ ذُرِّیَّتَکَ اِسْمٰعٰیۃَ کَاذِرْ	•	۳۰۱	بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰ کا مزید ذکر	۳۰۱
۳۰۶	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر	۲۴۸	۳۰۲	چند قرآنی تفسیر کی تشریح	۳۰۲
۳۰۷	آیت وَاقْبَلْ ذُرِّیَّتَکَ اِسْمٰعٰیۃَ کَاذِرْ	۲۵۰	•	آیت اِنَّ دَاوُدَۃَۤ اٰتٰیۃَۤ اِسْمٰعٰیۃَ کَاذِرْ	•
۳۰۸	آیت وَاقْبَلْ ذُرِّیَّتَکَ اِسْمٰعٰیۃَ کَاذِرْ	•	•	موسیٰ علیہ السلام کی وفات اور بعد کے حالات	•
۳۰۹	آیت وَاقْبَلْ ذُرِّیَّتَکَ اِسْمٰعٰیۃَ کَاذِرْ	•	۳۰۳	فرعون کی موت پر موسیٰ کا ذکر	۳۰۳
۳۱۰	یا جوج ماجوج کا ذکر	۲۴۲	•	کارہین کا ذکر اور دیگر باتیں	•
۳۱۱	آیت وَاقْبَلْ ذُرِّیَّتَکَ اِسْمٰعٰیۃَ کَاذِرْ	۲۴۲	۳۰۴	حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر	۳۰۴
۳۱۲	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر	۲۴۲	۳۰۵	بنی اسرائیل کا پہنچنے کو جسے نے چھیل لیا	۳۰۵
۳۱۳	میز چلنے کا بیان	۲۴۹	۳۰۶		۳۰۶



باب	صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون
۳۲۸	۳۱۰	حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر	۳۹۰	۳۱۰	قبیلہ اسلم، تغفار، خزیمہ اور عجمیہ کا ذکر
۳۲۹	۳۱۱	خاندان داؤدی بہترین خاندان ہے	۳۹۱	۳۱۱	کسی قوم کا بھائی بھائی اور لڑکھو غلام اسی میں ہے
۳۳۰	۳۱۲	حضرت داؤد علیہ السلام سے فرشتوں کا فیصلہ کروانا	۳۹۲	۳۱۲	زوموم کا قبیلہ
۳۳۱	۳۱۳	حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر	۳۹۳	۳۱۳	قبیلہ قحطان کا ذکر
۳۳۲	۳۱۵	حضرت لقمان علیہ السلام کا ذکر	۳۹۴	۳۱۵	نہادہ جاہلیت جیسے پائیں کرنا برا ہے
۳۳۳	۳۱۶	شیخ اصحاب تقدیر سے کوئی مراد میں	۳۹۵	۳۱۶	قبیلہ خزاعہ کا ذکر
۳۳۴	۳۱۷	حضرت زکریا علیہ السلام کا ذکر	۳۹۶	۳۱۷	ابن عرب کی جہالت کا ذکر
۳۳۵	۳۱۸	حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر	۳۹۷	۳۱۸	بپنے سلطان یا کافر یا بڑا جبار کی جانب نسبت کرنا
۳۳۶	۳۱۹	حضرت یحییٰ علیہ السلام کی بارگاہِ خاندانی میں قربت	۳۹۸	۳۱۹	جیشیوں کا ذکر
۳۳۷	۳۲۰	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت	۳۹۹	۳۲۰	اپنے نفس کو مطلق ہونے سے بچانا
۳۳۸	۳۲۱	حضرت یونس علیہ السلام کی پیدائش اور حیرت انگیز حالات	۴۰۰	۳۲۱	رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام
۳۳۹	۳۲۲	حضرت یونس علیہ السلام کا آسمان سے نکل کر لوگ	۴۰۱	۳۲۲	رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا آغوش نبی ہونا
۳۴۰	۳۲۳	نبی اسرائیل کے بعض واقعات	۴۰۲	۳۲۳	رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال دنیا میں ہے
۳۴۱	۳۲۴	نبی اسرائیل کے تین اشخاص کا بیان	۴۰۳	۳۲۴	رسول خدا کی کیفیت
			۴۰۴	۳۲۵	رسول خدا کی دعا کا اثر
			۴۰۵	۳۲۶	نہر نبوت کا ذکر
			۴۰۶	۳۲۷	رسول خدا کے اوصاف عالیہ کا ذکر
			۴۰۷	۳۲۸	رسول خدا کی آنکھیں سوتلی تھیں اور نہیں سوتا تھا
			۴۰۸	۳۲۹	اسلام میں نبوت کی نشانیاں
			۴۰۹	۳۳۰	آیت یحییٰ علیہ السلام کا ذکر
			۴۱۰	۳۳۱	معجزہ شق القمر
			۴۱۱	۳۳۲	دریغ معجزات، رسول پر
			۴۱۲	۳۳۳	صحابہ کرام کے فضائل
			۴۱۳	۳۳۴	مہاجرین کے فضائل و مناقب
			۴۱۴	۳۳۵	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت
			۴۱۵	۳۳۶	صدیق اکبر کی تمام صحابہ پر فضیلت

پارہ — ۱۳

۳۴۲	۳۳۷	فادلوں کا بیان
۳۴۳	۳۳۸	بعض متفرق حالات و واقعات
		<b>کتاب المناقب</b>
۳۴۴	۳۳۹	انسان کی زندگی تقویٰ سے ہے
۳۴۵	۳۴۰	قرابت اور بعض اچھی بری چیزوں کا بیان
۳۴۶	۳۴۱	قریش کی خوبیاں
۳۴۷	۳۴۲	قرآن کریم کا نزول قریش کی زبان میں ہوا ہے
۳۴۸	۳۴۳	حضرت اسماعیل علیہ السلام کا مین والوں سے تعلق
۳۴۹	۳۴۴	نسب بدلتا سخت گناہ ہے



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۸۶	حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر	۲۸۶	اگر رسول خدا کسی کو چیل چلائے تو ایسا بڑا کو بتائے
۲۸۶	حضرت خاتمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب	۲۸۷	حضرت ابو بکر کے ذکر فضائل
۲۸۸	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت	۲۸۸	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۲۸۹	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۲۸۹	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت
۲۹۰	پارہ ۱۵	۲۹۰	حضرت عثمان کی خلافت پر صحابہ کا اتفاق
۲۹۱	انصار کے مناقب	۲۹۱	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب
۲۹۱	انصار کے اساتذہ و شیوخ و رسول عربی	۲۹۲	حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب
۲۹۲	صحابہ جریں و انصار کے مساوات	۲۹۳	حضرت عباس بن علی رضی اللہ عنہ
۲۹۲	انصار کی محبت	۲۹۳	حضرت خاتمہ رضی اللہ عنہا
۲۹۳	قرآن و روایت کہ مجھے انصار سے پیار ہے یہی	۲۹۴	حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ
۲۹۴	انصار کی بیرون کا بیان	۲۹۴	حضرت عمار رضی اللہ عنہ
۲۹۴	انصار کے گھرانوں کی فضیلت	۲۹۵	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا ذکر
۲۹۵	رسول خدا کی انصار کو تعین	۲۹۵	رسول خدا کے نسبتی عزیزوں کا ذکر
۲۹۵	انصار و صحابہ جریں کے لیے رسول خدا	۲۹۶	حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مناقب
۲۹۶	آیت یٰٰ ذِیْنَ عَقْلٍ انْظُرُوا کَیْرَیْنَ	۲۹۶	حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ
۲۹۷	انصار کی نیکیاں رسول خدا کو مظلوموں سے بڑھ کر	۲۹۷	رسول خدا کے عزیز و پیاروں کا ذکر
۲۹۸	حضرت سعد بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مناقب	۲۹۸	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب
۲۹۹	اسید بن مسعود رضی اللہ عنہ	۲۹۹	حضرت عمار بن یاسر و علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
۳۰۰	حضرت حارثہ بن ابی العتوجہ رضی اللہ عنہ	۳۰۰	حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ
۳۰۱	حضرت سعد بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۰۱	حضرت مسعد بن عمار رضی اللہ عنہ
۳۰۲	حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۰۲	امام سعد بن مسعود رضی اللہ عنہ
۳۰۳	حضرت زبیر بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۰۳	حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے مناقب
۳۰۴	حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۰۴	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے مناقب
۳۰۵	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	۳۰۵	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مناقب
۳۰۶	حضرت عبد بن مسعود رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۳۰۶	حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے فضائل
۳۰۷	حضرت زبیر بن عوف رضی اللہ عنہ کی فضیلت	۳۰۷	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۵۰۵	رسول خدا کی مدینہ منورہ میں بلوغت	۴۶۰	۴۵۵	حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ	۴۳۶
۵۱۰	قریب سے جنگ کے بعد مساجد کا مکہ مکرمہ میں غارت	۴۶۱	۴۵۶	حضرت ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا	۴۳۷
۵۱۱	اسلامی سن واقعہ ہجرت سے شمار کیا گیا	۴۶۲	۴۵۸	نید بن قریظ ثقیل کا قصہ	۴۳۸
۵۱۲	شیعہ صلیت کی اپنے پراناؤں کے لیے دعا	۴۶۳	۴۵۹	تغیر کلمہ	۴۳۹
۵۱۳	رسول خدا نے اپنے اصحاب میں کس طرح اہوت قائم کی۔	۴۶۴	۴۶۰	راؤ باریت کا ذکر	۴۴۰
۵۱۴	حذیفہ کے یودیوں کو دعوت اسلام	۴۶۵	۴۶۱	عبد ہاشمیت کے نزدیک رسالت	۴۴۱
۵۱۵	رسول خدا کی خدمت میں حذیفہ کے یودیوں کا آنا	۴۶۶	۴۶۲	رسول خدا کی بعثت کا بیان	۴۴۲
۵۱۶	حضرت سلیمان فارسی کا مسلمان ہونا	۴۶۷	۴۶۳	مشکین کے رسول خدا اصحاب کے ساتھیوں سے بوسہ لیا۔	۴۴۳
۵۱۷	پارہ — ۱۶		۴۶۴	حضرت صدیق اکبر کا اسلام قبول کرنا	۴۴۴
۵۱۸	کتاب المغازی		۴۶۵	حضرت سعد بن ابی وقاص کا مسلمان ہونا	۴۴۵
۵۱۹	ایھا الیٰطاف اللہ عذیرہ کے غزوے	۴۶۸	۴۶۶	جنت کا ذکر انسان کا قرآن مجید سننا	۴۴۶
۵۲۰	مقتولین کا ذکر	۴۶۹	۴۶۷	حضرت ابوذر کا اسلام لانا	۴۴۷
۵۲۱	غزوہ بدر کا بیان	۴۷۰	۴۶۸	حضرت سعید بن زید کا قبول اسلام	۴۴۸
۵۲۲	آیہ اللہ تعالیٰ فی القرآن میں کلمہ کا بیان	۴۷۱	۴۶۹	حضرت عمر بن خطاب کے مسلمان ہونے کا واقعہ	۴۴۹
۵۲۳	بدری اور خیبر میں ہجرت کا بیان	۴۷۲	۴۷۰	شق القمر کا معجزہ	۴۵۰
۵۲۴	اصحاب بدر کی تعداد	۴۷۳	۴۷۱	جوشک جانب ہجرت کرنے کا بیان	۴۵۱
۵۲۵	رسول خدا کا سردار ابن قریش کی ہلاکت کے لیے دعا کرتا۔	۴۷۴	۴۷۲	جہانم کی صفات	۴۵۲
۵۲۶	ابو جہل کا قتل ہونا	۴۷۵	۴۷۳	مشکین کا رسول خدا کے خلاف قیام کرنا	۴۵۳
۵۲۷	اصحاب بدر کی فضیلت	۴۷۶	۴۷۴	الوطاب کا ذکر	۴۵۴
۵۲۸	جنگ کے بارے میں بعض ضروری باتیں	۴۷۷	۴۷۵	سہل بن ابی سعید کا بیان	۴۵۵
۵۲۹	غزوہ بدر میں زخموں کا آنا	۴۷۸	۴۷۶	مصری شریف	۴۵۶
۵۳۰	غزوہ بدر سے بعد کی باتیں	۴۷۹	۴۷۷	انصار کے وفد اور مسرت حقہ	۴۵۷
۵۳۱			۴۷۸	حضرت عائشہ سے رسول خدا کا نکاح کرنا	۴۵۸
۵۳۲			۴۷۹	رسول خدا اور آپ کے اصحاب کا عہدے کی ہجرت کرتا۔	۴۵۹



صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۶۲۵	پارہ ۱۰		۵۲۴	اصحاب بدر کے اساتذہ گرامی	۴۸۰
۶۲۵			۵۲۵	بنی نضیر کا بیان	۴۸۱
۶۲۶	عزوات قات القو کا بیان	۵۰۵	۵۲۹	کعب بن اشرف کا قتل	۴۸۲
۶۲۷	عزوة خیبر کا بیان	۵۰۶	۵۵۱	الولاء مع عبداللہ بن ابی القتیقہ کا قتل	۴۸۳
۶۲۸	رسول خدا کا اہل خیبر پر مارے مقرر کرنا	۵۰۷	۵۵۲	عزوة اُحد کا بیان	۴۸۴
۶۲۹	رسول خدا کا اہل خیبر سے معاملہ	۵۰۸	۵۵۹	آیت اذھتھم لکھتھان وینکھن کا بیان	۴۸۵
۶۳۰	رسول خدا کو خیبر میں زہم آلود گوشت کھایا گیا	۵۰۹	۵۶۲	آیت ان الذین کفروا ویسکھروا کا بیان	۴۸۶
۶۳۱	عزوة ید بن عاتقہ کا بیان	۵۱۰	۵۶۸	آیت اذھتھم لکھتھم وذلک لکھتھم کا بیان	۴۸۷
۶۳۲	عزوة القناد کا ذکر	۵۱۱	۵۶۵	آیت کھم اسئلکم من بعدکم کا بیان	۴۸۸
۶۳۳	عزوة مکرہ کا بیان	۵۱۲	۵۶۹	آیت لیس لک من الامر شیء کا بیان	۴۸۹
۶۳۴	قوم مرقا سے لڑنے کے لیے اسامہ بن زید کا تقریر	۵۱۳	۵۶۹	۲۱ سلیط کا ذکر	۴۹۰
۶۳۵	فتح مکہ کا بیان	۵۱۴	۵۶۹	حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کی شہادت	۴۹۱
۶۳۶	فتح مکہ اور رمضان المبارک	۵۱۵	۵۶۹	رسول خدا کا عزوة اُحد میں زخمی ہونا	۴۹۲
۶۳۷	فتح مکہ کے وقت رسول خدا سے جھنڈا کہاں نصب فرمایا۔	۵۱۶	۵۶۹	آیت اذھتھم لکھتھم وذلک لکھتھم کا بیان	۴۹۳
۶۳۸	رسول خدا کا مکہ مکرمہ میں داخلہ	۵۱۷	۵۶۹	فہرست ابواب کا بیان	۴۹۴
۶۳۹	فتح مکہ کے روز رسول خدا کی جائے قیام	۵۱۸	۵۶۹	فرمانِ خدا کا اُحد پہاڑ سے جنت رکن سے	۴۹۵
۶۴۰	فتح مکہ کے روز رسول خدا کی دعوت کا پیغام تھا	۵۱۹	۵۶۹	عزوة بدر میں انکھن بنی نضیر سے فرار کے واقعات	۴۹۶
۶۴۱	فتح مکہ کے روز رسول خدا کی دعا کا کلمہ	۵۲۰	۵۶۹	عزوة خندق کا بیان	۴۹۷
۶۴۲	فتح مکہ کے روز رسول خدا کی دعا کا کلمہ	۵۲۱	۵۶۹	عزوة خندق سے فرار کے واقعہ اور بنی قریظہ کا حاسو	۴۹۸
۶۴۳	عزوة حنین کا بیان	۵۲۲	۵۶۹	عزوة خندق کا بیان	۴۹۹
۶۴۴	عزوة اوطاس کا بیان	۵۲۳	۵۶۹	عزوة بنی مصطلق کا بیان	۵۰۰
۶۴۵	عزوة طائف کا بیان	۵۲۴	۵۶۹	عزوة انار کا بیان	۵۰۱
۶۴۶	محمد کی جانب سے بیت	۵۲۵	۵۶۹	حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شہادت	۵۰۲
۶۴۷	بنی جذیمہ کی جانب سے خالد بن ولید کی شہادت	۵۲۶	۵۶۹	عزوة بدر میں بیت رسول	۵۰۳
۶۴۸	عبداللہ بن حذافہ کا سریر	۵۲۷	۵۶۹	کھل اُحد عزیزہ قبائل کا ذکر	۵۰۴

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۵۲۲	رسول خدا کا حال	۵۵۲	۶۷۶	حضرت ابو موسیٰ اور حضرت معاذ کو میں بھیجا	۵۲۸
"	دعا کے وقت رسول خدا کی پانچ رحمتیں	۵۵۳	۶۸۰	حضرت علی اور حضرت خالد کو میں بھیجا	۵۲۹
"	بھل گئی۔		۶۸۲	غزوہ قدا اللہ کا بیان	۵۳۰
۵۲۳	رسول خدا نے آخری مرتبہ میں اسامہ بن زید کو بھیجا	۵۵۴	۶۸۴	غزوہ ذات السلاسل کا بیان	۵۳۱
"	شکر بتایا۔		"	حضرت جریر کا میں کی طرف جانا	۵۳۲
"	دعا کے بعد کا واقعہ	۵۵۵	۶۸۵	غزوہ سیف البحر کا بیان	۵۳۳
۵۲۴	رسول خدا کے غزوات کی تعداد	۵۵۶	۶۸۷	نہجری میں حضرت ابو بکر کا لوگوں کو جمع کروانا	۵۳۴
"	کتاب التفسیر		"	بنی قیس کے وفد کا بیان	۵۳۵
"	سورہ الاحقاف کی تفسیر	۵۵۷	"	بنو حنیظہ شب عرس مانگنے کا بیان	۵۳۶
"	تفسیر السجۃ ص ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۲ کا ذکر	۵۵۸	۶۸۸	عہد انیس کے وفد کا بیان	۵۳۷
۵۲۵	سورہ البقرہ		۶۹۰	بنی خنیفہ کے وفد کا بیان	۵۳۸
"	وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا کی تفسیر	۵۵۹	۶۹۲	ابو موسیٰ کا بیان	۵۳۹
۵۲۶	سورہ البقرہ کے بعض الفاظ کا مضمون	۵۶۰	۶۹۳	ابو بکر کا بیان	۵۴۰
"	مَلَأَتْ بَنُو إِسْرٰءِیْلَ اُفْدًا کی تفسیر	۵۶۱	۶۹۵	حان اور بکر بن کا ذکر	۵۴۱
۵۲۷	وَقَالُوا لَا مَبِیْطَ لَنَا بِهٰذَا النَّارِ کی تفسیر	۵۶۲	"	اشعر بن ہاشم کا حاضر ہونا	۵۴۲
۵۲۸	وَاِذَا قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اُنْزِلُوْا عَلٰی رَسُوْلٍ مِنْکُمْ سَلَامًا کی تفسیر	۵۶۳	۶۹۸	قیس بن اوس بن عوف کا بیان	۵۴۳
"	لفظ جبریل کا مضمون	۵۶۴	۶۹۹	قیس بن عوف کے وفد اور عوف بن حاتم کا ذکر	۵۴۴
۵۲۹	مَا تَنْزَلَ مِنْ اٰیٰتٍ اَوْ مَنَیْطًا کی تفسیر	۵۶۵	۷۰۰	پانچ — ۱۸	
۵۳۰	قَالُوا اَتَاخُذُ الْاٰیٰتِ الْاُولٰٓئِکَ وَلَیْسَ لَنَا بِنُوحٍ وَّ اٰلِیْمٍ کی تفسیر	۵۶۶	۷۰۱	جبریل اور عوف	۵۴۵
"	وَاِذَا قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اُنْزِلُوْا عَلٰی رَسُوْلٍ مِنْکُمْ سَلَامًا کی تفسیر	۵۶۷	۷۰۲	غزوہ تبوک	۵۴۶
۵۳۱	اِذْ یُرٰٓی اٰیٰتِیْہِمْ اَنْزِلُوْا عَلٰی رَسُوْلٍ مِنْکُمْ سَلَامًا کی تفسیر	۵۶۸	۷۰۳	حضرت کعب بن لکھ کا واقعہ	۵۴۷
"	قُلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ عَلٰیہِمْ کی تفسیر	۵۶۹	۷۰۴	رسول خدا کا مقام مجری قیام	۵۴۸
۵۳۲	مَنْ یَّجْعَلْ لِّشَہٰدَتِیْ سَلَامًا کی تفسیر	۵۷۰	۷۰۵	رسول خدا کے تیسرے کسی کے نام لگائی گئی	۵۴۹
"	وَمَنْ یَّجْعَلْ لِّشَہٰدَتِیْ سَلَامًا کی تفسیر	۵۷۱	۷۰۶	رسول خدا کی پہلی آمد وصال	۵۵۰
"	وَمَنْ یَّجْعَلْ لِّشَہٰدَتِیْ سَلَامًا کی تفسیر	۵۷۲	۷۰۷	رسول خدا کا آخری کلام	۵۵۱





باب	مضمون	صفحه	باب	مضمون	صفحه
۲۲۲	لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ ۚ	۴۴۳	۲۲۲	مَوَالِدِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ	۴۴۳
۲۲۳	وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي الْأَحْزَامِ	۴۴۴	۲۲۳	وَمَا نَكْمُ لَا تَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ	۴۴۴
۲۲۴	أَمَّةً نَخَاصًا	۴۴۵	۲۲۴	وَمَا تَكْمُ فِي الْمَوَالِدِينَ	۴۴۵
۲۲۵	لَكِنَّ الَّذِينَ اسْتَبَجَوْا إِلَهَهُمُ	۴۴۶	۲۲۵	فَإِذَا جَاءَ هُمْ مِنْ الْأَمِينِ	۴۴۶
۲۲۶	إِنَّ الْإِنْسَانَ قَدْ فَطَرْنَا	۴۴۷	۲۲۶	وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَدِّيًا	۴۴۷
۲۲۷	وَلَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَنْزِلُوكَ	۴۴۸	۲۲۷	وَلَا تَقُولُوا لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ	۴۴۸
۲۲۸	وَلَقَدْ سَمِعْنَا مِنَ الَّذِينَ	۴۴۹	۲۲۸	لَا يَسْتَوِي الْقَائِدُ وَالْمُتَّبَعُ	۴۴۹
۲۲۹	لَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَفْرُغُونَ	۴۵۰	۲۲۹	إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا هُمْ	۴۵۰
۲۳۰	إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ	۴۵۱	۲۳۰	إِنَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ	۴۵۱
۲۳۱	يَذْكُرُونَ اللَّهَ	۴۵۲	۲۳۱	فَقَسَىٰ لَهُمُ أَنْ يَتَذَكَّرُوا	۴۵۲
۲۳۲	لَقَدْ أَنَا نَذَارٌ	۴۵۳	۲۳۲	إِنْ كَانَ يَكْفُرُ	۴۵۳
۲۳۳	يُؤْتِيْنَا مَا سَيَأْتِيْنَا	۴۵۴	۲۳۳	وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ	۴۵۴
۲۳۴	سُورَةُ النِّسَاءِ	۴۵۵	۲۳۴	وَأَنْ أَمْرًا فَخَاصًا	۴۵۵
۲۳۵	فَإِنْ يَحْمِلْهُ	۴۵۶	۲۳۵	إِنَّ النِّسَاءَ فِي الدِّينِ	۴۵۶
۲۳۶	مَنْ كَانَ فَقِيرًا	۴۵۷	۲۳۶	إِنْ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ	۴۵۷
۲۳۷	فَإِذَا لَعَنَ الْبَشَرُ	۴۵۸	۲۳۷	فَلِلَّهِ يَكُونُ فِي الْغُلَّةِ	۴۵۸
۲۳۸	يُؤْتِيْكُمُ اللَّهُ	۴۵۹	۲۳۸	سُورَةُ الْمَائِدَةِ	۴۵۹
۲۳۹	وَكَمْ يَصِفُ مَا تَرَكُوا	۴۶۰	۲۳۹	الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ	۴۶۰
۲۴۰	لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا	۴۶۱	۲۴۰	فَلَمْ تَحْجُوا أَمَاءً	۴۶۱
۲۴۱	وَلِكُلِّ جَعَلْنَا هُوَ إِلَىٰ	۴۶۲	۲۴۱	فَإِذَا حَبَّ أَنتَ وَرَبُّكَ	۴۶۲
۲۴۲	إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ	۴۶۳	۲۴۲	إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ	۴۶۳
۲۴۳	فَكَفَىٰ إِنْ كُنْتُمْ	۴۶۴	۲۴۳	وَالْجَوْدُ فَقَاصِلٌ	۴۶۴
۲۴۴	وَأَنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ	۴۶۵	۲۴۴	يَا أَيُّهَا الرُّسُولُ	۴۶۵
۲۴۵	أَوْ فِي سَفَرٍ	۴۶۶	۲۴۵	لَا يَزِيدُكُمْ	۴۶۶
۲۴۶	فَلَا وَرَبِّي	۴۶۷	۲۴۶	لَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ	۴۶۷



باب	مضمون	صفحه	باب	مضمون	صفحه
۹۴۰	إِنَّمَا الْعَمَلُ وَالسَّيْرُ وَالْأَنْصَابُ كَتَبِير	۸۰۱	۹۹۲	اَسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا كَرِهْتُمْ	۸۱۶
۹۴۱	لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كِتَابٌ حَرَامٌ	۸۰۲	۹۹۳	إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ	۸۱۷
۹۴۲	لَا تَسْتَوُوا عَنِ الْأَشْيَاءِ إِنَّهُ نَعَدُ الْكَافِرِينَ	۸۰۳	۹۹۴	وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ فَإِنْ كَانُوا يَعْلَمُونَ	۸۱۸
۹۴۳	مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَيْنِ رُوحَةٍ وَآخَرَةٍ وَلَا يَنْبَغِي	۸۰۴	۹۹۵	وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ	۸۱۹
۹۴۴	وَكُنْتُمْ عَلَيْهِمْ شُهِيدًا مِمَّا دَمَّرْتُمْ	۸۰۵	۹۹۶	خَرَجَ الْمُؤْمِنُونَ عَلَى الْأَعْقَابِ	۸۲۰
۹۴۵	إِنْ تُحِبُّوا الْعِلْمَ فَاتَّبِعُوا سَبِيلَ الدِّينِ	۸۰۶	۹۹۷	لَئِنْ سَأَلْتُمْ اللَّهَ عَنْ شَيْءٍ	۸۲۱
سورة الانعام					
۹۴۶	وَعِندَ الْمَطَافِ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا كَتَبِير	۸۰۷	۹۹۸	بِرَأْيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ	۸۲۲
۹۴۷	قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَخْلُقَ مَا يَشَاءُ	۸۰۸	۹۹۹	فَيَسْخَرُوا مِنَ الْآرْضِ أَوْ يَنْبَعَثَ	۸۲۳
۹۴۸	وَلَمْ يَلْسَرُوا أَلْسِنًا يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ	۸۰۹	۱۰۰۰	وَأَذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ	۸۲۴
۹۴۹	وَكُلًّا قَدْ جَعَلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ	۸۱۰	۱۰۰۱	إِلَّا الَّذِينَ شَاءَ اللَّهُ	۸۲۵
۹۵۰	فَعِندَ أَهْلِ الْاِسْتِزَارِ كَتَبِير	۸۱۱	۱۰۰۲	فَعَالُوا أَوَّحًا أَلْفًا	۸۲۶
۹۵۱	وَسَلَّى الَّذِينَ هَادُوا وَآخَرَتَنَا	۸۱۲	۱۰۰۳	وَالَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِالْهَدْيِ وَالْبَيْعَةِ	۸۲۷
۹۵۲	وَلَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ حَتَّى تَعْلَمُوا	۸۱۳	۱۰۰۴	بِمَا يَنْهَى عَنْ نَافِلَتِهِمْ	۸۲۸
۹۵۳	هَذِهِ شَعْبٌ أَنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ	۸۱۴	۱۰۰۵	لَا يَدْعُوا إِلَى الْكُفْرِ بِلَا عِلْمٍ	۸۲۹
سورة الاعراف					
۹۵۴	قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ ذِي الْفَوَاحِشِ	۸۱۵	۱۰۰۶	بِأَيِّ شَيْءٍ إِذْ هَبَّ فِي الْقَارِ	۸۳۰
۹۵۵	وَتَقَابُحَاتُ مَرْسِي يَوْمَئِذٍ	۸۱۶	۱۰۰۷	وَالْمُؤَلَّفَاتُ قُلُوبُهُمْ	۸۳۱
۹۵۶	الْمَنَ وَالْمَنَ كَتَبِير	۸۱۷	۱۰۰۸	الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِالْمَقْرُونِينَ	۸۳۲
۹۵۷	إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَبْرِ كَتَبِير	۸۱۸	۱۰۰۹	إِسْتَفِيزْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَفِيزْ لَهُمْ	۸۳۳
۹۵۸	وَكُنُوا أَحِبَّةً	۸۱۹	۱۰۱۰	وَلَا تَحْزَنْ عَلَى الْخَالِصِينَ	۸۳۴
۹۵۹	حَتَّى يَخْلُصُوا مِنْكُمْ	۸۲۰	۱۰۱۱	سَيَجْعَلُونَ يَدَهُمْ كَتَبِير	۸۳۵
۹۶۰	سورة الاعمال	۸۲۱	۱۰۱۲	وَأَخْرُوجُوا مِنْ دُونِهِمْ	۸۳۶
۹۶۱	يَسْأَلُونَ عَنْ أَرْحَامِكُمْ	۸۲۲	۱۰۱۳	لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَرْحَامِكُمْ	۸۳۷
۹۶۲	إِنْ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ	۸۲۳			

صفحہ	صفحہ	آیت	تفسیر	صفحہ	صفحہ	آیت	تفسیر
۸۴۲	۸۴۲	۴۱۲	لَقَدْ كَتَبْنَا مِثْقَلَهُ عَلَى الْبَقِ وَالْعَاقِرِينَ كَاتِبِينَ	۸۴۲	۴۱۲	۴۱۲	لَقَدْ كَتَبْنَا مِثْقَلَهُ عَلَى الْبَقِ وَالْعَاقِرِينَ كَاتِبِينَ
۸۴۳	۸۴۳	۴۱۳	وَعَلَى الشَّجَرِ الَّذِينَ خَلَقُوا	۸۴۳	۴۱۳	۴۱۳	وَعَلَى الشَّجَرِ الَّذِينَ خَلَقُوا
۸۴۴	۸۴۴	۴۱۴	وَحُكُّوْهُمُ أَعْمَ الْعَالَمِينَ	۸۴۴	۴۱۴	۴۱۴	وَحُكُّوْهُمُ أَعْمَ الْعَالَمِينَ
۸۴۵	۸۴۵	۴۱۵	لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ	۸۴۵	۴۱۵	۴۱۵	لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ
۸۴۶	۸۴۶	۴۱۶	سُورَةُ يُونُسَ	۸۴۶	۴۱۶	۴۱۶	سُورَةُ يُونُسَ
۸۴۷	۸۴۷	۴۱۷	وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَ اللَّهِ	۸۴۷	۴۱۷	۴۱۷	وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَ اللَّهِ
۸۴۸	۸۴۸	۴۱۸	وَجَاءُوا بِمِثْقَلِ الْأَنْبِيَاءِ	۸۴۸	۴۱۸	۴۱۸	وَجَاءُوا بِمِثْقَلِ الْأَنْبِيَاءِ
۸۴۹	۸۴۹	۴۱۹	سُورَةُ هُودَ	۸۴۹	۴۱۹	۴۱۹	سُورَةُ هُودَ
۸۵۰	۸۵۰	۴۲۰	إِذَا أَنْعَمْتَ يَتَّبِعُونَ صَدْرَهُمْ	۸۵۰	۴۲۰	۴۲۰	إِذَا أَنْعَمْتَ يَتَّبِعُونَ صَدْرَهُمْ
۸۵۱	۸۵۱	۴۲۱	وَمَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ عَلَى السَّاهِ	۸۵۱	۴۲۱	۴۲۱	وَمَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ عَلَى السَّاهِ
۸۵۲	۸۵۲	۴۲۲	وَيَقُولُ الْأَشْقَادُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ	۸۵۲	۴۲۲	۴۲۲	وَيَقُولُ الْأَشْقَادُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ
۸۵۳	۸۵۳	۴۲۳	إِذَا أَنْعَمْتَ الْقُدْرَى وَهِيَ عَالِمَةُ	۸۵۳	۴۲۳	۴۲۳	إِذَا أَنْعَمْتَ الْقُدْرَى وَهِيَ عَالِمَةُ
۸۵۴	۸۵۴	۴۲۴	وَأَمِيرُ الْمَلَكَةِ عَلَى الشَّاهِدِ	۸۵۴	۴۲۴	۴۲۴	وَأَمِيرُ الْمَلَكَةِ عَلَى الشَّاهِدِ
۸۵۵	۸۵۵	۴۲۵	سُورَةُ يُونُسَ	۸۵۵	۴۲۵	۴۲۵	سُورَةُ يُونُسَ
۸۵۶	۸۵۶	۴۲۶	وَيَتَّبِعُونَ عَمَلَكُمْ وَعَلَى الْإِلَهِ	۸۵۶	۴۲۶	۴۲۶	وَيَتَّبِعُونَ عَمَلَكُمْ وَعَلَى الْإِلَهِ
۸۵۷	۸۵۷	۴۲۷	لَقَدْ كَانَ يُوسُفُ وَرِثَتِهِ	۸۵۷	۴۲۷	۴۲۷	لَقَدْ كَانَ يُوسُفُ وَرِثَتِهِ
۸۵۸	۸۵۸	۴۲۸	بَلَى سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا	۸۵۸	۴۲۸	۴۲۸	بَلَى سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا
۸۵۹	۸۵۹	۴۲۹	وَرَوَّادَهُ ابْنِي هَوْرِي تَبِيحًا	۸۵۹	۴۲۹	۴۲۹	وَرَوَّادَهُ ابْنِي هَوْرِي تَبِيحًا
۸۶۰	۸۶۰	۴۳۰	مَتَّحَجَّادَهُ ابْنِي هَوْرِي تَبِيحًا	۸۶۰	۴۳۰	۴۳۰	مَتَّحَجَّادَهُ ابْنِي هَوْرِي تَبِيحًا
۸۶۱	۸۶۱	۴۳۱	سُورَةُ الرُّومِ	۸۶۱	۴۳۱	۴۳۱	سُورَةُ الرُّومِ
۸۶۲	۸۶۲	۴۳۲	إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَى	۸۶۲	۴۳۲	۴۳۲	إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَى



باب	مضمون	صفحه	باب	مضمون	صفحه
۴۵۰	قَدْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَّقَ الْبَاطِلُ . کاتفسیر	۸۶۲	۴۶۸	کتاب بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ . کاتفسیر	۸۸۱
۴۵۱	وَلَيْسَ لَكُم مِّنَ الرَّؤُوفِ . کاتفسیر	۸۶۳		<b>سوره الحج</b>	
۴۵۲	وَرَأَيْتُمْ بَصُلَاتِكُمْ وَلَا تَخَافُتُمْ بِهَا . کاتفسیر	۸۶۴	۴۶۹	وَرَأَى النَّاسُ سُكْرًا . کاتفسیر	۸۸۲
	<b>سوره الکہف</b>	۸۶۵	۴۷۰	وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّبِعُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ . کاتفسیر	
۴۵۳	وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شُكْحٍ وَهَدًى . کاتفسیر	۸۶۵	۴۷۱	هَذَا فِي خُصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي قَوْلِهِ . کاتفسیر	۸۸۳
۴۵۴	وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ لَا آيْرَ لَكُمْ . کاتفسیر	۸۶۵		<b>سوره المؤمنون</b>	۸۸۴
۴۵۵	لَقَدْ أَنذَرْتُكُمْ قَوْمَهُ يَبِيدُوا وَلِأُولَئِكَ أَهْمُ النَّارِ . کاتفسیر	۸۶۸		<b>سوره النور</b>	
۴۵۶	إِنَّمَا عُدَّةُ آدَمَ لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا . کاتفسیر	۸۶۱	۴۷۲	وَلَقَدْ يَمُونُ آذَانُكُمْ وَمَن يَكُنْ يَكُنْ . کاتفسیر	۸۸۵
۴۵۷	قُلْ هَلْ لَّيْسَ لَكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَمْ لَا . کاتفسیر	۸۶۲	۴۷۳	وَالْخَالِصَةُ أَنَّ نَعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ . کاتفسیر	۸۸۶
۴۵۸	أَوَلَيْكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ . کاتفسیر	۸۶۲	۴۷۴	وَيَذُرُّهَا عَذَابُ اللَّهِ تَشْهَدُ . کاتفسیر	۸۸۷
	<b>سوره مريم</b>	۸۶۵	۴۷۵	وَالْخَالِصَةُ أَنَّ عَقَبَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ . کاتفسیر	۸۸۸
۴۵۹	وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَصْرِ . کاتفسیر	۸۶۵	۴۷۶	إِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ بِمَا لَا أُمْلَا لَهُ . کاتفسیر	
۴۶۰	وَمَا تَقُولُ إِلَّا مَا يَمُرُّ بَوَاحٍ . کاتفسیر		۴۷۷	وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ . کاتفسیر	
۴۶۱	أَفَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا . کاتفسیر	۸۶۹	۴۷۸	لَقَدْ جَاءَكُمْ فَتْنٌ فَبَرَّزُوا . کاتفسیر	۸۹۵
۴۶۲	أَطْلَعُ الْغَيْثَ أَهْرَاقَ عَذَابِ اللَّهِ . کاتفسیر		۴۷۹	إِذْ تَقُولُ يَا نَسِيتُكُمْ . کاتفسیر	
۴۶۳	كَلَّا سَنَنْفُثُ مَا يَقُولُ وَيُتَذَكَّرُ . کاتفسیر	۸۷۷	۴۸۰	وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ . کاتفسیر	۸۹۶
۴۶۴	وَكُورُ مَا يَقُولُ . کاتفسیر		۴۸۱	يَعْلَمُ اللَّهُ أَن تَقُولُوا لَا نَرْجُو . کاتفسیر	
	<b>سوره طه</b>	۸۷۸	۴۸۲	وَيَعْلَمُ اللَّهُ أَنَّكُمْ مِنَ الْكَاذِبِينَ . کاتفسیر	۸۹۷
۴۶۵	وَأَصْطَفَيْنَا الْإِنْسَانَ . کاتفسیر	۸۷۹	۴۸۳	إِنَّا لَنَدْرِكُ بِهِ شَيْئًا أَن تَعْلَمَ . کاتفسیر	
۴۶۶	وَلَقَدْ آتَيْنَا إِيَّاهُ مِنْ قَبْلِهِ . کاتفسیر		۴۸۴	وَلَا يَأْتِي أُولَئِكَ الْفَصْلُ . کاتفسیر	
۴۶۷	فَلَا يُخَيِّرُكُمْ مَّا بَيْنَ الْبَحْرِ . کاتفسیر		۴۸۵	وَلَيْسَ فِيهِمْ . کاتفسیر	۹۰۱
	<b>سوره الزمر</b>	۸۸۰		<b>سوره الفرقان</b>	۹۰۲

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۷۸۶	الَّذِينَ يَلْمِزُونَ عَلَىٰ وَجْهِهِمْ	۹۰۲	۷۸۶	الَّذِينَ يَلْمِزُونَ عَلَىٰ وَجْهِهِمْ	۹۰۲
۷۸۷	وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا	۹۰۳	۷۸۷	وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا	۹۰۳
۷۸۸	يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ	۹۰۴	۷۸۸	يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ	۹۰۴
۷۸۹	إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا	۹۰۵	۷۸۹	إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا	۹۰۵
۷۹۰	مُسْتَوْفٍ يَكُونُ لِزَامًا	۹۰۵	۷۹۰	مُسْتَوْفٍ يَكُونُ لِزَامًا	۹۰۵
	<b>سورۃ الشعراء</b>			<b>سورۃ الشعراء</b>	
۷۹۱	وَلَا يَخَافُ يَوْمَ يُصْعَقُونَ	۹۰۶	۷۹۱	وَلَا يَخَافُ يَوْمَ يُصْعَقُونَ	۹۰۶
۷۹۲	وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَخْيَارَ	۹۰۷	۷۹۲	وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَخْيَارَ	۹۰۷
	<b>سورۃ النمل</b>			<b>سورۃ النمل</b>	
	<b>سورۃ القصص</b>			<b>سورۃ القصص</b>	
۷۹۳	إِنَّكَ لَن تَجِدَ فِيهَا مَثَلًا	۹۰۸	۷۹۳	إِنَّكَ لَن تَجِدَ فِيهَا مَثَلًا	۹۰۸
۷۹۴	إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي مَدْيَنَ	۹۰۹	۷۹۴	إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي مَدْيَنَ	۹۰۹
	<b>سورۃ عنكبوت</b>			<b>سورۃ عنكبوت</b>	
	<b>سورۃ روم</b>			<b>سورۃ روم</b>	
۷۹۵	لَا تَسُبُّوا إِلَٰهَ الْغُلَامِ	۹۱۰	۷۹۵	لَا تَسُبُّوا إِلَٰهَ الْغُلَامِ	۹۱۰
	<b>سورۃ لقمان</b>			<b>سورۃ لقمان</b>	
۷۹۶	لَا تَشْهَدُ عَلَىٰ نَفْسِكَ	۹۱۱	۷۹۶	لَا تَشْهَدُ عَلَىٰ نَفْسِكَ	۹۱۱
۷۹۷	إِنَّ اللَّهَ مَعَكُمْ	۹۱۲	۷۹۷	إِنَّ اللَّهَ مَعَكُمْ	۹۱۲
	<b>سورۃ تنزیل السجدہ</b>			<b>سورۃ تنزیل السجدہ</b>	
۷۹۸	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۱۳	۷۹۸	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۱۳
۷۹۹	إِنَّا نَحْنُ الْمُغْلِبُونَ	۹۱۴	۷۹۹	إِنَّا نَحْنُ الْمُغْلِبُونَ	۹۱۴
۸۰۰	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۱۵	۸۰۰	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۱۵
۸۰۱	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۱۶	۸۰۱	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۱۶
۸۰۲	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۱۷	۸۰۲	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۱۷
۸۰۳	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۱۸	۸۰۳	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۱۸
۸۰۴	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۱۹	۸۰۴	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۱۹
۸۰۵	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۲۰	۸۰۵	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۲۰
۸۰۶	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۲۱	۸۰۶	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۲۱
۸۰۷	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۲۲	۸۰۷	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۲۲
۸۰۸	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۲۳	۸۰۸	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۲۳
۸۰۹	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۲۴	۸۰۹	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۲۴
۸۱۰	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۲۵	۸۱۰	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۲۵
۸۱۱	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۲۶	۸۱۱	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۲۶
۸۱۲	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۲۷	۸۱۲	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۲۷
۸۱۳	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۲۸	۸۱۳	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۲۸
۸۱۴	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۲۹	۸۱۴	وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ	۹۲۹



صفحہ	باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون
۹۴۴	۸۴۲	سورۃ النور کی تفسیر	۹۲۰	۸۱۸	ہَبْ لِي مَلِكًا لَا يَدِينُنِي أَحَدًا کی تفسیر
۹۴۵	۸۴۵	وَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ کی تفسیر	۹۲۱	۸۱۹	وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ کی تفسیر
۹۴۶	۸۴۶	سورۃ النور کی تفسیر	۹۲۲	۸۲۰	سورۃ الزمر کی تفسیر
۹۴۷	۸۴۷	إِنَّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مَقَابِلَ مَا كَانُوا	۹۲۳	۸۲۱	نِعْبَادُوا الَّذِينَ أَسْرَفُوا کی تفسیر
۹۴۸	۸۴۸	يَفْعَلُونَ لِكُلِّ أَهْلٍ مَنعَتَهُمْ کی تفسیر	۹۲۴	۸۲۲	وَمَا أَتَى اللَّهَ بِحَدِيثٍ خَيْرٍ کی تفسیر
۹۴۹	۸۴۹	لِيَأْخُذُوا بِالْبَنَاتِ وَالَّذِينَ كَانُوا	۹۲۵	۸۲۳	وَالَّذِينَ فِي الضُّلُومِ فَاصِحِينَ کی تفسیر
۹۵۰	۸۵۰	يُؤْتُونَ زَكَاةً وَيَسْتَكْبِرُونَ کی تفسیر	۹۲۶	۸۲۴	سورۃ المؤمن کی تفسیر
۹۵۱	۸۵۱	أَذْيَابًا يَعُونُكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ کی تفسیر	۹۲۷	۸۲۵	سورۃ فتح کی تفسیر
۹۵۲	۸۵۲	سورۃ المجزات کی تفسیر	۹۲۸	۸۲۶	وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَيْدِرُونَ کی تفسیر
۹۵۳	۸۵۳	لَا تَرْفَعُوا أَصْوَابَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ کی تفسیر	۹۲۹	۸۲۷	فَإِنْ يَصِيدُوا فَمَا لَبَسَ عَلَيْهِمْ فِيهِمْ کی تفسیر
۹۵۴	۸۵۴	فَالَّذِينَ يَنَاقِضُونَ مَا كَانُوا	۹۳۰	۸۲۸	سورۃ الشوریٰ کی تفسیر
۹۵۵	۸۵۵	يَقُولُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ قَدَرًا بَرًّا	۹۳۱	۸۲۹	وَالْمُؤَدَّبَاتِ فِي الْعَرْشِ کی تفسیر
۹۵۶	۸۵۶	سورۃ النور کی تفسیر	۹۳۲	۸۳۰	سورۃ الاحزاب کی تفسیر
۹۵۷	۸۵۷	وَقُولُوا هَذَا مِنْ قِبَلِكِ نَبِيٍّ	۹۳۳	۸۳۱	عَمَّا ذُو الْأَعْلَانِ لِيَقْبِضَ عَلَيْنَا کی تفسیر
۹۵۸	۸۵۸	وَيُخَوِّدَ بَيْنَكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ کی تفسیر	۹۳۴	۸۳۲	سورۃ الاحزاب کی تفسیر
۹۵۹	۸۵۹	سورۃ الاحزاب کی تفسیر	۹۳۵	۸۳۳	يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُبِينٍ کی تفسیر
۹۶۰	۸۶۰	سورۃ الاحزاب کی تفسیر	۹۳۶	۸۳۴	يَطْفَأُ النَّارُ فِي الْكَلْبِ الْأَبْيَضِ کی تفسیر
۹۶۱	۸۶۱	سورۃ الاحزاب کی تفسیر	۹۳۷	۸۳۵	وَمَا الْبَيْتُ عِنْدَ الْعَذَابِ کی تفسیر
۹۶۲	۸۶۲	أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ کی تفسیر	۹۳۸	۸۳۶	أَنْ لَّهُمْ إِلَهٌ كَرِيمٌ وَقَدْ کی تفسیر
۹۶۳	۸۶۳	وَمَا الْبَيْتُ عِنْدَ الْعَذَابِ کی تفسیر	۹۳۹	۸۳۷	لَهُمْ قُوَّةٌ وَعَدَّةٌ وَالَّذِينَ كَفَرُوا
۹۶۴	۸۶۴	سورۃ الاحزاب کی تفسیر	۹۴۰	۸۳۸	يَوْمَ تَطُوشُ الْمُنَافِقَةُ الْكِبْرِيَاءُ کی تفسیر
۹۶۵	۸۶۵	سورۃ الاحزاب کی تفسیر	۹۴۱	۸۳۹	سورۃ الاحزاب کی تفسیر
۹۶۶	۸۶۶	سورۃ الاحزاب کی تفسیر	۹۴۲	۸۴۰	وَمَا يَنْفَعُكُمْ إِلَّا الْإِلهُ کی تفسیر
۹۶۷	۸۶۷	سورۃ الاحزاب کی تفسیر	۹۴۳	۸۴۱	سورۃ الاحزاب کی تفسیر
۹۶۸	۸۶۸	وَلَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ	۹۴۴	۸۴۲	وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ ابْنُ
۹۶۹	۸۶۹	وَلَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ	۹۴۵	۸۴۳	فَلَمَّا رَأَوْهُ كَارِهًا کی تفسیر

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۹۷۹	سورۃ علیہم استغفرات لہم کی تفسیر	۸۹۶	۹۶۰	سورۃ النجم ویقولون الذی یزکی تفسیر	۸۷۰
۹۸۰	تہم الذین یقولون لا تنفعقوا کی تفسیر	۸۹۷	۹۶۱	سورۃ الرحمن کی تفسیر	۸۷۱
۹۸۱	یقولون لئن رجعنا إلی المدینۃ کی تفسیر	۸۹۸	۹۶۲	سورۃ زمرہ ما جئتہن کی تفسیر	۸۷۲
۹۸۲	سورۃ النعام کی تفسیر	۸۹۹	۹۶۳	سورۃ ممتحنہ زات فی الخفاء کی تفسیر	۸۷۳
۹۸۳	سورۃ الطلاق کی تفسیر	۹۰۰	۹۶۴	سورۃ النور کی تفسیر	۸۷۴
۹۸۴	سورۃ التحریم کی تفسیر	۹۰۱	۹۶۵	سورۃ المائدہ کی تفسیر	۸۷۵
۹۸۵	سورۃ ممتحنہ زات فی الخفاء کی تفسیر	۹۰۲	۹۶۶	سورۃ النور کی تفسیر	۸۷۶
۹۸۶	سورۃ النور کی تفسیر	۹۰۳	۹۶۷	سورۃ المائدہ کی تفسیر	۸۷۷
۹۸۷	سورۃ النور کی تفسیر	۹۰۴	۹۶۸	سورۃ المائدہ کی تفسیر	۸۷۸
۹۸۸	سورۃ النور کی تفسیر	۹۰۵	۹۶۹	سورۃ المائدہ کی تفسیر	۸۷۹
۹۸۹	سورۃ النور کی تفسیر	۹۰۶	۹۷۰	سورۃ المائدہ کی تفسیر	۸۸۰
۹۹۰	سورۃ النور کی تفسیر	۹۰۷	۹۷۱	سورۃ المائدہ کی تفسیر	۸۸۱
۹۹۱	سورۃ النور کی تفسیر	۹۰۸	۹۷۲	سورۃ المائدہ کی تفسیر	۸۸۲
۹۹۲	سورۃ النور کی تفسیر	۹۰۹	۹۷۳	سورۃ المائدہ کی تفسیر	۸۸۳
۹۹۳	سورۃ النور کی تفسیر	۹۱۰	۹۷۴	سورۃ المائدہ کی تفسیر	۸۸۴
۹۹۴	سورۃ النور کی تفسیر	۹۱۱	۹۷۵	سورۃ المائدہ کی تفسیر	۸۸۵
۹۹۵	سورۃ النور کی تفسیر	۹۱۲	۹۷۶	سورۃ المائدہ کی تفسیر	۸۸۶
۹۹۶	سورۃ النور کی تفسیر	۹۱۳	۹۷۷	سورۃ المائدہ کی تفسیر	۸۸۷
۹۹۷	سورۃ النور کی تفسیر	۹۱۴	۹۷۸	سورۃ المائدہ کی تفسیر	۸۸۸
۹۹۸	سورۃ النور کی تفسیر	۹۱۵	۹۷۹	سورۃ المائدہ کی تفسیر	۸۸۹
۹۹۹	سورۃ النور کی تفسیر	۹۱۶	۹۸۰	سورۃ المائدہ کی تفسیر	۸۹۰
۱۰۰۰	سورۃ النور کی تفسیر	۹۱۷	۹۸۱	سورۃ المائدہ کی تفسیر	۸۹۱
۱۰۰۱	سورۃ النور کی تفسیر	۹۱۸	۹۸۲	سورۃ المائدہ کی تفسیر	۸۹۲
۱۰۰۲	سورۃ النور کی تفسیر	۹۱۹	۹۸۳	سورۃ المائدہ کی تفسیر	۸۹۳
۱۰۰۳	سورۃ النور کی تفسیر	۹۲۰	۹۸۴	سورۃ المائدہ کی تفسیر	۸۹۴
۱۰۰۴	سورۃ النور کی تفسیر	۹۲۱	۹۸۵	سورۃ المائدہ کی تفسیر	۸۹۵



صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۱۰۱	سورۃ التین کی تفسیر	۹۴۸	۹۹۷	إِنَّمَا تَحَذِّرُنِي بِشَرِّكَ الْكَافِرِينَ کی تفسیر	۹۲۲
•	سورۃ طہ کی تفسیر	۹۴۹	•	كَانَتْ جَعَلَتْ صُفْرًا کی تفسیر	۹۲۳
۱۰۱۲	حَقَّ الْيَقِينُ مِنْ مَلَكٍ کی تفسیر	۹۵۰	•	هَذَا يَوْمُكَ لَا يَنْطِقُونَ کی تفسیر	۹۲۴
۱۰۱۳	مَلَايِقِنَ لَمْ يَنْتَبِهُوا کی تفسیر	۹۵۱	•	سورۃ النبأ کی تفسیر	۹۲۵
۱۰۱۴	سورۃ البینہ کی تفسیر	۹۵۲	۹۹۸	يَوْمَ يَنْفَعُ فِي الصُّورَةِ تَأْوِيلُ کی تفسیر	۹۲۶
۱۰۱۵	سورۃ القدر کی تفسیر	۹۵۳	•	سورۃ الزمر کی تفسیر	۹۲۷
۱۰۱۶	سورۃ الزلزال کی تفسیر	۹۵۴	۹۹۹	سورۃ عبس کی تفسیر	۹۲۸
۱۰۱۷	سورۃ الحادیات کی تفسیر	۹۵۵	•	سورۃ التکویر کی تفسیر	۹۲۹
۱۰۱۸	سورۃ القدر کی تفسیر	۹۵۶	۱۰۰۰	سورۃ انفطار کی تفسیر	۹۳۰
۱۰۱۹	سورۃ ناکث کی تفسیر	۹۵۷	•	سورۃ تطہیف کی تفسیر	۹۳۱
•	سورۃ العصر کی تفسیر	۹۵۸	•	سورۃ انشقاق کی تفسیر	۹۳۲
•	سورۃ ہمزہ کی تفسیر	۹۵۹	۱۰۰۱	سورۃ البروج کی تفسیر	۹۳۳
•	سورۃ فیل کی تفسیر	۹۶۰	•	سورۃ الطارق کی تفسیر	۹۳۴
•	سورۃ الزلزل کی تفسیر	۹۶۱	•	سورۃ اللیل کی تفسیر	۹۳۵
•	سورۃ الماعون کی تفسیر	۹۶۲	۱۰۰۲	سورۃ الطافیہ کی تفسیر	۹۳۶
۱۰۱۷	سورۃ الکولہ کی تفسیر	۹۶۳	•	سورۃ الفجر کی تفسیر	۹۳۷
•	سورۃ الکافرون کی تفسیر	۹۶۴	۱۰۰۳	سورۃ البلد کی تفسیر	۹۳۸
۱۰۱۸	سورۃ نصر کی تفسیر	۹۶۵	•	سورۃ الشمس کی تفسیر	۹۳۹
•	سورۃ نصر کی تفسیر	۹۶۶	•	سورۃ واقیع کی تفسیر	۹۴۰
۱۰۱۹	سورۃ نصر کی تفسیر	۹۶۷	۱۰۰۴	مَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى کی تفسیر	۹۴۱
۱۰۲۰	سورۃ نصر کی تفسیر	۹۶۸	•	مَا خَلَقَ مِنْ نَفْسٍ وَاللَّهُ کی تفسیر	۹۴۲
۱۰۲۱	سورۃ نصر کی تفسیر	۹۶۹	۱۰۰۵	فَسَيُجِزُّ الْبَيْتَ کی تفسیر	۹۴۳
•	سورۃ نصر کی تفسیر	۹۷۰	•	وَمَا خَلَقَ مِنْ جَبَلٍ وَاسْتَفْتَى کی تفسیر	۹۴۴
•	سورۃ نصر کی تفسیر	۹۷۱	•	وَكَذَّبَ بِالْحَسَنَى کی تفسیر	۹۴۵
۱۰۲۲	سورۃ نصر کی تفسیر	۹۷۲	۱۰۰۶	سورۃ نصر کی تفسیر	۹۴۶
•	سورۃ نصر کی تفسیر	۹۷۳	•	سورۃ نصر کی تفسیر	۹۴۷
۱۰۲۳	سورۃ نصر کی تفسیر	۹۷۴	•	سورۃ نصر کی تفسیر	۹۴۸

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱۰۲۹	قرآن مجید کی ترتیب و تالیف	۹۷۹	۱۰۲۳	فضائل قرآن مجید	
۱۰۳۱	قرآن مجید کو رسول خدا پر حضرت جبرئیل نازل کرتے تھے۔	۹۸۰	۱۰۲۴	نزل وحی کی کیفیت اور پہل وحی	۹۷۴
۱۰۳۱	رسول خدا کے اصحاب میں قاری شہادت	۹۸۱	۱۰۲۵	قرآن کریم قریش اور عرب کی زبان میں نازل ہوا	۹۷۵
۱۰۳۵	حدیث بخاری شریف جلد دوم	۹۸۲	۱۰۲۶	قرآن مجید کا جمع کرنا	۹۷۶
			۱۰۲۷	رسول خدا کے کاتب	۹۷۷
			۱۰۲۸	قرآن کریم سات قرائتوں میں نازل ہوا ہے۔	۹۷۸











وَسَلَّمَ مَا خَلَدَتِ الْعَصْرَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخَلْقٍ وَلَكِنْ  
 حَسْبُهَا خِلَاسُ الْوَيْلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي  
 بِيَدِي لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةَ يَعْظُمُونَ فِيهَا حُرْمَاتِ اللَّهِ  
 إِلَّا أَنْظِلْنَهُمْ أَيَّهَا لَقَدْ رَجَعَهَا قَوَّيْتُ قَالَ  
 فَعَدَلَ عَنْهُ حَقِّي نَزَلَ بِأَقْصَى الْخُدَّيْنِ عَلَى مَدَى  
 قَلِيلٍ الْمَاءِ يَسْبِغُ رُءُوسَ النَّاسِ تَبَرُّحًا فَلَمَّ  
 بِبَيْشَةِ النَّاسِ حَتَّى تَرَوْهُ وَبِكَيْيَ إِلَى رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطِشُ فَانْتَزَعَ  
 سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ كَرَامَةً هُوَ أَنْ يَجْعَلَهُ فِيهِ  
 قَوْلَهُ مَا دَالٍ يَجِيئُهُمْ لَمْ بِالَّذِي حَقَّ صَدْرُهُ أَمَّا  
 فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ بَدِيلُ بَيْنٍ وَنَحَاءُ الْخُرُوبِ  
 فِي نَفْسٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ خِزَاعَةٍ وَكَانُوا سَبِيحَةً نَصِيحٍ  
 بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ تِهَامَةٍ  
 فَقَالَ إِنِّي تَرَكْتُكُمْ بَيْنَ نَوْبٍ وَعَامِرٍ بَيْنَ نَوْبٍ  
 أَعْدَادُ مَيَاوِ الْحُدَيْبِيَّةِ وَمَعَهُمُ الْعُدَّةُ السَّطَرِجُ  
 وَهُمْ مُتَّكِلُونَ وَصَادَقَهُ عَيْنُ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا لَمْ يَحْزَنْ لِقَائِ الْخَبَرِ  
 تَوَكَّلْنَا جُنَّتَا مَغِيرَتَيْنِ وَإِنْ قَرَيْتَا قَدْ تَهَلَّكُمُ الْوَيْلُ  
 وَأَصْرِي بِهِنَّ إِنْ سَأَرُوا صَادَقْتُهُمْ مَدَّةً فَخَلُّوا  
 يَلِينِي وَبَيْنَ النَّاسِ فَإِنْ أَظْهَرُوا فَانْشَارُوا أَنْ  
 تَدْخُلُوا فِيْنَا دَخَلْ قَوْمَانَا فَخَلُّوا وَلَا تَقْدَحُوا  
 وَإِنْ هُمُ أَبَوْا الَّذِي نَفْسِي بِيَدِي لَا قَائِلَ لَهُمْ عَلَى  
 أَمْرِي هَذَا حَتَّى تَنْفِرَ سَالِفَتِي وَلَيْفَ ذَاكَ اللَّهُ  
 أَمْرًا فَقَالَ بَدِيلُ مَسَابِلُهُمْ مَا لَقَوْلُ فَانْطَلِقْ حَتَّى  
 آتَى مَنْ يَكُنَا قَالَ إِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ سَمَاءً  
 يَقُولُ لَا يَأْنِ يَسْتَأْذِنُ أَنْ نَعْرِضَهُ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا فَقَالَ  
 سُنَّاهُ وَهُمْ لَا حَاجَةَ لَنَا أَنْ نُجِيبَهُ عَنْهُ بِشَيْءٍ  
 وَكَانَ دُورَ الدَّائِرَةِ مِنْهُمْ هَايَتِ مَا سَبَقَتْهُ الْوَيْلُ  
 فَكَانَ سَمِيعُهُ يَقُولُ كَذًا وَكَذَا فَخَدَّ ثَمَرُهَا

تھا۔ پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان  
 ہے۔ وہ انکار کیا کسی بھی ایسی بات کا جو سے سوال کری جس  
 میں وہ اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی چیزوں کا احترام کریں گے  
 تو میں ان دایسا مطالبہ کر دوں گا۔ پھر آپ نے اسے انصاف  
 کو دیکھ کر اتوار اچھل کر سب سابق رواں دواں ہو گئی۔ یہاں تک کہ حد  
 کے باطن قریب ایک ایسے گڑھے کے کنارے بیٹھ گئی جس میں  
 تھوڑا سا پانی تھا، لکھنے نے اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لیا تھا۔  
 کہ وہ ختم ہو گیا۔ لکھنے نے بارگاہ رسالت میں پیاس کی شکایت کی  
 تو آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر انہیں دیتے ہوئے  
 فرمایا کہ اسے اس گڑھے میں ڈال دو۔ یہی قسم ہے خدا کی کہ پانی نہ  
 اچھے لگا اور تمام لوگ میرا بھائی تھے اسی اثنا میں بدیل بن ورقہ خزاعی  
 اپنی غزاة قحوم کے چڑا ہے تو میل کو کہہ کر بارگاہ رسالت میں حاضر  
 ہوا، جو رسول اللہ کے پیغمبر اور اہل تہامہ تھے۔ وہ عرض گزار ہوا۔  
 کہ میں نے کتب بن نویدہ طامرن بن لوی کو حدیبیہ کے گڑھے پشوں پر  
 فروکش پایا، انہوں نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ انہیں پانی پھانسیاں اور سافراں  
 دے گا۔ وہ آپ سے ملنے لگا آپ کو غار خدا سے مدد کرنے کے لیے  
 دواں، میں رسول اللہ نے اچھا پایا، فرمایا کہ ہم کسی سے ملنے کے لیے  
 تو نہیں آئے بلکہ ہم تو تم کو ملنے آئے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ قریش کو  
 جنگ و جدال سے نہ کمر دکھایا تھا بلکہ طامرن بن نویدہ نے پانی پھانسیاں  
 چاہتے ہیں تو میں ان کے ساتھ حق و سچ رکھنے کے لیے تیار ہوں  
 کہ حدیبیہ سے ان کے گڑھے کو گول کے درمیان میں نہ پڑیں۔ اگر میں  
 غالب آ جاؤں اور وہ چاہی تو اس دین میں داخل ہو جائیں جس میں دوسرے  
 لوگ داخل ہوئے ہیں اور جو بہت دیر گزشتہ میں ان کے پاس آیا  
 تھا ان کی قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان  
 ہے۔ میں اپنے اس امر دین کے بارے میں برابر ان سے رہا  
 رہوں گا خواہ مجھے قتل ہی کیوں نہ کر دیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ  
 اپنے امر دین کو باقی رکھے گا۔ بدیل نے کہا جو کچھ آپ سفار  
 ہے میں اسے حق و سچ رکھوں قریش کہ ہم پہنچا دوں گا۔ پھر وہ  
 چوکیا اور قریش کے پاس پہنچ کر کہہ ہم اس شخص کے پاس سے تھک

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ مَرَّةً  
 ابْنُ سَعْدٍ فَقَالَ لَوْ كُودَ اسْتَعْرِبَا لَوْ يَدُ قَالُوا  
 بَلَى كَلَّ أَوْ لَسْتُ يَأْتُوا لَدِ قَالُوا بَلَى قَالُوا فَهَلْ  
 تَسْتَعْمِلُونِ قَالُوا لَا قَالَ اسْتَعْمِلُوا تَعْلَمُونَ أَيْ  
 اسْتَعْمِلُوا أَهْلَ عَكَظٍ فَلَمَّا بَلَغُوا عَنِ جَنَّتِكُمْ  
 يَا هَلِي وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعِي قَالُوا بَلَى قَالُوا بَلَى  
 هَذَا قَدْ عَرَضَ لَكُمْ خُطْبَةٌ رَشِيدٌ أَقْبَلُوهَا وَدَعُلُوهَا  
 لَكُمْ قَالُوا لَيْسَ قَائِلُهُ فَجَعَلَ يَنْبَغِي اسْتَقْرَ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 تَكُونُوا مِنْ خَلْقٍ يَكْبَلُ فَقَالَ مَرَّةً يَحْدُودُ لَكُمْ  
 أَيْ مُحَمَّدٌ أَرَأَيْتَ إِنْ اسْتَأْذَنْتَ أَمْرًا وَمِنْ هَلْ  
 تَجْعَلُ بِأَمْرٍ مِنَ الْعَبِ اجْتَنَمَ أَهْلُكَ فَبَلَكَ وَإِنْ كُنْ  
 الْأَخْرَى قَائِلُهُ لَأَدِي وَجْهًا وَإِنْ لَأَدِي أَشْرَابًا  
 مِنَ النَّاسِ خَلِيقًا لَنْ يَفْرُوا وَوَيْدُ عَوْلُهُ فَقَالَ لَمْ  
 أَبُوكِ امْتَصِفْ بِطَلِّ الثَّلَاثِ لَعَنَ يَفْرُغُهُ وَدَعُلُوهَا  
 فَقَالَ مَنْ ذَا قَالُوا أَبُو بَكْرٍ قَالَ أَمَّا ذَا الَّذِي نَكِسِي  
 بِمَدِينٍ لَوْلَا يَدُ كَانَتْ لَكَ عِنْدِي لَمْ أَجْزَلْ بِهَا  
 لَأَجْبَدُكَ قَالَ وَجَعَلَ يَكُونُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَتَكُونُ فَلَكَ مَا كَلِمَةً تَكَلَّمَ بِدُخْيَعِهِ وَالْمَدِينَةُ  
 مِنْ شُعْبَةٍ فَأَتَى عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَتَكُونُ وَتَكُونُ الشَّيْخُ عَلَيْهِ الْبَغْفُ فَلَكَ مَا كَلِمَةً  
 عَرُودًا بِبَيْدٍ إِنْ لَحِيحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 صَبَّ يَدُ يَدُ الشَّيْخِ وَقَالَ لَنْ أَخْرَجُ يَدُ  
 عَنْ لَحِيحَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ  
 سَأَلَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمُؤَدَّةُ مِنْ شُعْبَةٍ فَقَالَ  
 أَيْ خَدُّ السُّتِّ اسْمِي فِي مَدِينَتِكَ وَكَانَ الْمُؤَدَّةُ  
 صَوْبَ قَوْمٍ فِي الْبَحْرِ هَلِيَّةٌ فَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ أَوْلَادَهُمْ  
 فَجَرَحَهُ فَاسْتَعْرَفَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَمَا إِنْ سَلَامٌ فَاقْبَلْ وَأَمَّا الْمَالُ فَكُنْتُ مِنْهُ

میں آئے ہیں اور اس سے کوئی بات نہ سنی ہے اگر تم چاہو تو ہم اسے  
 تمہارے سامنے بیان کر دیں۔ ان میں سے کچھ قتل کے دشمن تھے  
 تھے کہ ہیں ان کی کسی بات کو سننے کی ضرورت نہیں ہے لیکن معاملہ فہم  
 ہو گیا ہے کہ ان کے جہان کے منہ سے سنا ہے وہ بیان کے بعد اپنی سنے، کہا  
 کہ اس نے یہ بیان کیا ہے اس کے بعد اس کو بڑی کسی جیسی کے بیان کر  
 دیا جو نبی کریم نے فرمایا تھا۔ (دیں کہ) عرب بن مسعود کھڑے ہوئے اور کہا،  
 اسے لوگو! کیا تم میرے یہاں ملنے کی طرح نہیں ہو؟ لوگو! سننے کہ اسے،  
 کہیں نہیں، عرب نے پھر پوچھا، کیا میں تمہارے لیے باپ کی طرح نہیں  
 ہوں؟ جواب دیا کہ نہیں، کہا کیا تمہیں مجھ پر کسی قسم کی بدگلی ہے لوگو  
 نے غلی میں جواب دیا، کہا کیا تم یہ نہیں جانتے کہ جب میں نے اسے ملکا  
 کو تمہاری مدد کے لیے بلایا اور اسے خود سننے میری بات نہ مانی تو میں اپنے  
 فرماؤں والی دھمکیاں کہنے کے لیے اس کے پاس گیا تھا۔ لوگو! جواب دیا،  
 ہوں یہی ہی کیا تھا اس نے کہا تو میری بات مان لو کہ اس شخص (رسول خدا)  
 نے تمہارے سامنے سفید بات دیکھی ہے بعد ازاں اسے قبول کرنا اور مجھے  
 دیکھو کہ یہ اس کے پاس جانے کی اجازت دو، لوگو! سننے کہ اسے  
 وہ دعوہ دیکھا، رسالت میں حاضر ہو کر نبی کریم سے گھٹو کر نہ لگا، نبی کریم  
 نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر جو بیل سے لٹکا رہا تھا، اس پر مرہ نہ لٹکا، اسے  
 ہی اگر ہاتھ نہ تھم پڑے تو ہم کی بڑی کھوکھلی ہو گئی اور نبی کریم نے اپنی  
 نوبت سے پہلے کہ عربی کے شعلی یہ سنا ہے کہ اس نے اپنی قوم کا استعمال  
 کیا جو نہ اگر اس طرح دیکھیں ہوا، جبکہ خدا کی قسم میں تمہاری سنے دیکھ رہا ہوں  
 کیونکہ مجھے تمہارے گرو بھانت بھانت کے لوگ نظر آتے ہیں تو تمہیں  
 تمہا پڑ کر بھاگ جائیں گے اس پر حضرت ابو بکر نے سخت انکار  
 میں اسے دیکھتے ہوئے فرمایا، کیا ہم ان کے پاس سے بھاگ جائیں  
 گے احادیث میں ہے کہ اسے دعوہ، اسے پوجا یہ کرن میں لوگو  
 نے جواب دیا، یہ حضرت ابو بکر میں وہ کہنے لگا اگر تمہارا مجھ پر اسان نہ  
 ہوتا جس کا ابھرتا میں نے بدلتے نہیں چکا یہ ہے تو میں تمہیں ضرور  
 جو یہ دیکھ رہا ہوں اس طرح سمجھتا ہوں خواہ اسے میں کہ پھر وہ نبی کریم  
 سے باتیں کر رہا تھا لیکن جب وہ کوئی بات کہتا تھا پکی دیکھ کر  
 چھوٹتا تھا حضرت میرا بن عبد اس وقت نبی کریم کے پاس ہی کھڑے

شَيْءٍ بِشَقَرَانِ مَرَدٍّ أَجْعَلَ يَوْمَ أَصْحَابَ نَبِيِّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِلُونَهُ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ مَا أَتَى حَقَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْرٍ إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَيْفٍ رَجُلٍ وَتِلْكَ نَدَانِي بِهَا وَجِئْتُ وَجِئْتُ وَإِذَا أَمْرُهُمْ أَمْرًا أَمْرًا إِذَا أَوْضَاءَ كَادُوا يَنْتَقِلُونَ عَلَى قُصُوبِهِمْ وَإِذَا أَنْكُمْ حَيَّضُوا أَصْوَابَهُمْ يَنْتَقِلُونَ وَمَا يُجِدُّونَ إِلَيْهَا أَنْظُرْ تَعْظِيماً لَكَ فَجَعَلَ وَكَانَ أَصْحَابُهُ قَالُوا أَيْ قَوْمٍ وَاللَّهِ لَقَدْ قَدَّ عَلَى الْمَلَائِكَةِ وَوَقَعَتْ عَلَى قَوْمٍ كَثِيرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتَ مَلَائِكَةً يَعْزِلُونَ أَصْحَابَهُ مَا يَمْلِكُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ نَحْنُ وَأَمَّا إِنْ تَخْلَعُ نَحْنُ أَمْرًا إِذَا وَقَعَتْ فِي كَيْفٍ رَجُلٍ يَنْتَقِلُ فَتِلْكَ نَدَانِي بِهَا وَجِئْتُ وَجِئْتُ وَإِذَا أَمْرُهُمْ أَمْرًا أَمْرًا إِذَا أَوْضَاءَ كَادُوا يَنْتَقِلُونَ عَلَى قُصُوبِهِمْ وَإِذَا أَنْكُمْ حَيَّضُوا أَصْوَابَهُمْ يَنْتَقِلُونَ وَمَا يُجِدُّونَ إِلَيْهَا أَنْظُرْ تَعْظِيماً لَكَ وَإِنَّ قَدْ عَزَّ عَلَى كَيْفٍ كَثِيرٍ كَأَيْسَرُهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ دَعَا فِي أَمْرِهِ فَقَالُوا أَيْسَرُهَا فَلَمَّا شَرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا قُلُودٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعْظَمُونَ النَّبُونَ قَابَعُوهَا لَمْ يَبْعَثْ لَهَا وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ يَنْتَقِلُونَ فَلَمَّا سَأَلَ ذَلِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَنْتَقِلُ لَهَا لَئِنْ لَمْ يَصُدِّ وَأَعِنَ الْبَيْتَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يَقُولُ لَهَا مَكَرٌ رَجُلٌ فَقَالَ دَعُونِي أَمْرًا فَقَالُوا أَيْسَرُهَا فَلَمَّا شَرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَكَرٌ وَهُوَ رَجُلٌ كَأَجْرٍ مَجْعَلٍ يُكُونُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَهُمْ هُوَ يُكَلِّمُهُمْ إِذَا جَاءَ سَخِيلُ بْنُ عَمِيٍّ وَقَالَ مَعْنَى مَا خَبَرْتَنِي بِكَ عَنْ عَنِّي أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سَخِيلُ بْنُ عَمِيٍّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھے اعلان کے طور پر خود اور سر پر خود تھا۔ یہی جب عہد سے اپنا ہاتھ کریم کا ریش مبارک سے نکالیا تو میرہ کا ہاتھ خود کے قبضے پر پتہ انداز دیا، عہد: اپنا ہاتھ رسول اللہ کی ریش مبارک سے بہت بجائے، عہد: تھے نکالیں اور اس کا دیکھا، پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا یہ حضرت میرہ بن خبیب ہیں اس نے کہا اے دھوکے باز کیا تو یہ کہتا ہے کیا میں تیری ندامت کا انتقام لینے میں کو شاک نہیں ہوں، حضرت میرہ نے نماز جاہلیت میں بعض لوگوں سے مدت از اسلام پیدا کر لی تھے ان کا کہنا نہیں تھا کہ ان کا مال لوٹ لیا تھا، پھر بار بار رسالت میں حاضر ہوا کہ اسلام قبول کر لیا تھا تو اس پر نبی کریم نے غلامی میں اسلام ترس قبول کرنا ہوا لیکن ترسے اس مال سے مجھے کون خرمن نہیں، پھر عہد اصحاب مدینہ کو خود سے دیکھنے لگا، مدینا لایان سے کھڑے دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ حضور کے تہہ کسی ذکی مکان کے ہاتھ میں آتا ہے اس کو اپنے حجرے اور دین پر لے جاتا تھا جب آپ کی بات کا کم دیتے تو اس کی نوا نسیل کی بات تھی جب آپ حضور سے تفریق ہو گیا آپ کے متعلق پانی کو حاصل کرنے کے لیے ٹوٹ پڑتے تھے اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے لگے کوشش کرتے تھے ہر ایک کی کوشش ہوتی تھی کہ پانی میں حاصل کر لیں جب لوگ آپ کے بارگاہ میں ٹنگو کرتے تو اپنی آواز میں کوست دیکھتے تھے اور غایت تینام کے ہاتھ آپ کی طرف نظر جاکر کہیں دیکھتے تھے اسی کے بعد عہد اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا اے قوم ادا شد میں بادشاہوں کے دربار میں دھوکے لگایا ہوں میں نے سو کر خا اور بھائی کے دربار میں حاضر ہوا ہوں لیکن نہ ان کے میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس طرح تنگ کر سکیں جیسے تمہارے ساتھی ان کی تنگ کرتے ہیں تنگ تم جب وہ غور تھے میں تو ان کا جواب دہی کی نہ کسی آدمی کی تعمیل پر ہی کرتا ہے، مجھے وہ پھر میرے علم میں لایا ہے جب وہ کوئی کم دیتے ہیں تو فوراً ان کے کم کی تعمیل کرتی ہے، جب وہ خود فرماتے ہیں تو ان کے سر پر ہونے لگا، بلکہ لوگ خود ان کا متعلق پانی حاصل کرنے پر ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے لگے کہ ان کو جھلٹان سکے، اہم ان کی ہنگام میں ہی انہوں نے کوست دیکھتے ہیں اور غایت تنگ کیے باعث مدینہ کی طرف آنے کے بعد کوکھ



لَكَتَسْمِعُنَّ مَكْرُوكًا مَّشْتَرَكًا لَّانِ الْاَهْلَیْنَ لَمْ يَكُنْ  
وَقَدْ اَتَى سَهْلٌ مِنْ عَمِيٍّ وَكَفَّكَ اَلْكُتُبُ بِلَيْكَا وَبَيْتِكُمْ  
يَكُنَا قَدْ عَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَاتِبَ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكُتُبُ بَيْنِي وَبَيْنَ الرَّحْمَنِ  
الرَّحْمَنِ قَالَ سَهْلٌ اَمَّا الرَّحْمَنُ فَرَأَى اللهُ مَا اَذِقَ  
مَا هُوَ وَيَكُنِ الْكُتُبُ بِاسْمِكَ اَللَّهُمَّ كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ  
لَقَالَ الْمُسْلِمُونَ وَاللهِ لَا تَكْتُبُهَا اِلَّا بِسْمِ اللهِ  
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اَلْكُتُبُ بِاسْمِكَ اَللَّهُمَّ نَعْرِفُكَ هَذَا مَا قَا ضَى  
عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللهِ فَقَالَ سَهْلٌ وَاللهِ  
لَوْ كُنَّا نَعْرِفُ اَنَّكَ رَسُولُ اللهِ مَا صَدَدْنَاكَ  
عَنِ النَّبِيَّةِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَ يَكُنِ الْكُتُبُ  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ الشَّرِيفُ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ اِنِّي لَرَسُولُ اللهِ  
وَاِنْ كَذَّبْتُمُوْنِ اَلْكُتُبُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ  
كَانَ الرَّهْبُ وَلَمْ يَكُنْ لِقَوْلِهِ لَا يَسْأَلُوْكَ حَقًّا  
يُعْطَوْنَ لِمَا حَقَّ مَا تِ الْاَللَّهُ اِلَّا اَعْطَيْتُمُوْا مَا  
فَقَالَ لِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اَنْ  
يُعْطُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ النَّبِيَّةِ فَطَوَّقُوْهُ فَقَالَ  
سَهْلٌ وَاللهِ لَا تَكْتُبُكَ الْعَرَبُ اَنَا اَخِيْلُ نَا  
مَنْطَرَةٌ وَ يَكُنْ لَيْكَا مِنَ الْعَالَمِ الْمُقْبِلِ فَكُتِبَ  
فَقَالَ سَهْلٌ وَعَلَى اَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ بِمَا رَجُلٌ  
وَاِنْ كَانَ عَلَى دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَهُ اِلَيْكَ قَالَ  
الْمُسْلِمُونَ سُبْحَانَ اللهِ كَيْفَ يَرُدُّ لَوِ الْمُشْرِكِيْنَ  
وَقَدْ جَاءُوْا مُسْلِمًا فَبَيَّنَّا هَبْرَكَ ذِيكَ اِذَا دَعَلَ  
اَبُو جَنْدَلٍ بْنُ سَهْلٍ مِنْ عَمِيٍّ وَ يَرُدُّ سَعْدُ  
بْنِ قَيْسٍ وَ فَقَدْ نَعَزَّ مِنْ اَسْقِلَ مَكَّةَ حَتَّى  
رَدَّى بِنَفْسِهِ بَيْنَ اَطْلَافِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ  
سَهْلٌ هَذَا يَا مُحَمَّدُ اَوَّلُ مَا لَقَا هَيْتَكَ عَلَيْهِ

نہیں کتب انہیں سنتے تھے اس کے بعد ان کے ہاتھ میں آئے  
قبول کرو پھر ان کے ہاتھ میں آئے ایک آدمی نے کہا کہ مجھے بھی ان کے پاس جانے  
کی اجازت دیجئے لوگوں نے کہا جانیئے جب وہ نبی کریم اللہ آپ کے ساتھ  
کے نزدیک پہنچے تو رسول خدا نے فرمایا یہ شخص ہے اس کو اس قوم کے  
جو زمانہ کے دشمنوں کا تسلیم کرتے ہیں، لہذا قرآن کے ساتھ اس کے ساتھ  
سے گزرا دینا چاہیے ایسا ہی کیا گیا اور جب لوگوں کو اس سے ایک بت بونے نا  
تو کہا سبحان اللہ ایسے لوگوں  
کو بیت کا کام سے روکنا مناسب نہیں ہے، پھر ان میں سے ایک نے  
کہہ دیا میں نے اس کو پہچان لیا کہ جس نے کہا کہ مجھے میں نے کہا ہے اس کا  
بہتر ہے کہ اس نے کہا جانیئے جب وہ قریب پہنچے تو نبی کریم نے فرمایا  
کہ یہ بکر ہے جو بکر آدمی ہے پھر وہ نبی کریم کے گھر گئے کہ ان کو ای  
اللہ میں سبیل بن فرمایا۔ سوزنا تھے ہی کہ مجھے ایسا بتے مگر ر کھو اسل  
سے خبر دی کہ جب سبیل بن محمد آیا تو آپ نے اس کو سلام کیا اس کے انورایا کہ اب  
تجہز کام میں ہو گیا، سوزنا تھے ہی کہ زہری نے چاہی اس کو کہ اس کے  
جب سبیل بن محمد آیا تو اس نے کہا کہ اس کو سلام پہنچا دیا اب ایک مسافر  
کہہ لو میں نبی کریم کے ایک کتاب کو طلب فرمایا اور اس کے ہم اللہ از من اریم  
مجھے کام دینا، سبیل نے کہا خدا کی قسم ہم نہیں جانتے کہ اس نے کہا ہے  
آپ یا تم کو اس میں جیسے آپ سے کہہ سکتے تھے، مجمع رہا کہ  
اس نے کہنے کے کہ خدا کی قسم ہم ہم اللہ از من اریم ہی کہیں گے کہ نبی کریم  
نے فرمایا اس کو کہ اللہ ہی کہہ دیا پھر آپ نے اس کا جواب دیا کہ مجھے اس کے  
فرمایا یہ وہ شخص ہے جو محمد رسول اللہ سے کہہ سکتے ہیں اس نے کہا خدا کی قسم  
اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول جانتے تو بیت اہام سے کیوں نہ کہتے تو آپ  
کے ساتھ مثل و قتل کیوں کرتے پس اس جگہ محمد بن عبد اللہ لیٹے، اس کے  
نبی کریم نے فرمایا خدا کی قسم میں فرمادہ اللہ کا رسول ہوں، اگرچہ تم مجھے  
جستہ تھے پھر خیرا محمد بن عبد اللہ ہی کہہ دیا وہ زہری کا قول ہے کہ یہ باتیں  
آپ کے اس لیے قول فرمائی کہ آپ سے پہلے ہی فرما چکے تھے کہ میں ان کی  
بر وہ بات مسئلہ کر لوں گا جس میں اللہ کی حوام فرمائی ہوئی چیزیں ہیں  
کرے، اس کے بعد نبی کریم نے فرمایا کہ اس سے بے کرت تم ہاں اور  
بیت اہام کے درمیان راستہ صاف کر دو کہ ہم اس کا طواف کریں تو سبیل









يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَعَنَ يُدْرِكُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا  
الرَّحِيْمُوْا وَخَالُوْا بِاٰلِيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَقَالَ  
عَقِيْلٌ مِّنَ الشَّاهِدِيْنَ قَالَ عَزَّوَجَلَّ خُذُوْهُ  
عَآئِشَةً اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَمْتَحِنُهُمْ وَهَلَعْنَا اَنْتُمْ لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ مَا  
اَنْ يُّوَدَّوْا اِلَى الْعَشِيْرَةِ مِمَّا اَنْفَقُوْا عَلٰى مَنْ  
هَاجَرُوْا مِنْ اَنْدَاوِيْهِمْ وَحَكَمُوْا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ  
اَنْ لَا يَنْسِكُوْا بِحَصِيْمٍ الْكُوْفَرِ اِنَّ عَصْرًا طَلَقَ  
اَمْرًا تَيْنَ قُرَيْبَةٍ بَدَلَتْ اِلٰى اَمِيَّةٍ وَابْنَةُ  
مُحَمَّدٍ الْكُزَّارِيْ فَمُتَرَدِّجَةٌ فِيْ عِيْبَةِ مُّغِيْرَةٍ وَ  
تَزَوَّجَ الْاَخْضَرِيُّ الْبُجْعِيُّ فَلَمَّا اَبَى الْكُفَّارُ اَنْ  
يُكْفِيَ ذٰلِكَ اَمًّا مَّا اَنْتُمْ اِلَّا اَنْتُمْ اَنْتُمْ  
اَكْمَلُ اللّٰهُ لِقَالِيْ اِنْ يٰ تَكْفُرُوْا فَيَنْزِلُ عَلَيْنَا  
اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقِبْتُمْ وَالْعَقَبُ مَا يُوْدَى  
الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى مَنْ هَاجَرُوْا اِلَى الْاَنْدَاوِيْنَ  
اَلْكُفَّارِ هَآؤُنْ اَنْ يُّعْطٰى مَنْ ذَهَبٌ لِّمَا نَزَعُ  
وَمِنَ الْمُتَوَلِّيْنَ مَا اَخْلَقَ مِنْ صَدَاقٍ يَسَآءُ  
اَلْكُفَّارِ الَّذِيْ هَاجَرُوْا وَمَا تَعْلَمُوْا اَحَدًا مِّنَ  
اَلْمُهَاجِرَاتِ اَرْكَدَمَاتٌ بَعْدَ اِيْمَانِنَا وَبَلَّغْنَا اَنْ اَبَا  
بَكْرٍ مِّنَ اَسْبَابِ الْتَقِيْ قَدِمَ عَلٰى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَوَدًّا مَّهَاجِرًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَكَتَبَ الْاَخْلَاصُ  
مِنْ شَرِيْقِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ اَلَا  
يُصْنِفُ فَاِنْ كَرِهَ اَلْحَدِيْثَ

ہے ان دالہ صیر کی جماعت کے لیے پیمانہ بھی دیا، اس پر ہمتا تھا نہ  
یہ کہتے تھے کہ انہی ذات ہے جس نے ان کے ساتھ تم ہے اور  
تجارت کا حقان ہے ملک ہر زمین میں مددک یہ ہے یہاں تک کہ ان کا تعصب  
سراسر جائز تعصب ہو کر نہ گیا اور یہ ہے جو تعصب ہی تو تھا جس کے تحت  
انہوں نے کاپ بھی اٹھوئے اور ہم اسد الرحمن الیم کہنے کا قول کیا نیز  
صلاتی اور ریت اللہ کے درمیان حاکی بر ہے اور اقلی کے خبری سے دردت  
کی کہ وہ نہ فرماتے تھے کہ تھے حضرت عائشہ سے تیار کہ انہوں کی جو عورتیں مسلمان  
ہو گئیں انہوں نے انہیں مسلمانوں کا حقان کیا کرتے تھے اور میں یہ بات بھی  
پہنچی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ مشرکین کو جو عورتیں مسلمان  
ہو کر ہجرت کر کے تہا وہ پاس آجائیں تو ان پر جو شرکین کا خروج ہوا تھا  
وہ اس کو دیا کہ انہیں مسلمان کریم بھی دیا کہ انہوں کی کہانہ اور ان کو اپنے پاس  
لے لے گا۔ اس کے بعد انہوں نے ان کے پاس سے یہ بھی لے لیا کہ ان کے پاس سے  
ایک لڑکی بنت جبریلہ اور بنو ہاشم کی لڑکی کی بیٹی۔ لڑکی سے تعلق تھا  
شہادہ کر لیا اور بنو ہاشم سے جبریلہ کا زین نخاص بات کا ان کا کیا  
کہ انہوں کی جو عورتیں ان کے پاس آجائیں ان کا زین نخاص کے  
سپر دکن جگا تو اس وقت اللہ سے یہ کہتے تھے کہ انہوں کی اگر تہا وہ پاس  
لاؤں گے کہ پاس آجائیں تو ہم یہاں سے ان کے ساتھ لے لے گا کہ انہوں  
کی جو عورت ہجرت کر کے مسلمان ہو گئیں اس کا خروج  
ان کو دیتے تھے۔ اب یہ حکم یہ کہ انہوں کی ان عورتوں کا جو ہجرت کر کے  
ہاں اس کے پاس آجائیں تو ان کا جو خروج ان کا کہنا ہے وہ ایسے مسلمان  
کو دے دیا جائے جن کی بیویاں کافروں کے پاس آجائیں ان میں اسلام  
بخاری فرماتے ہیں کہ ہمارے علم میں ایسی ایک عورت نہیں جو  
ہاں لائے کہ بعد از ہجرت کافروں کے پاس آجائیں جو اللہ میں یہ بھی خبر  
پہنچی ہے کہ ابو بکر بن اسید الشہقی نے یہ اسلام قبول کر لیا ہجرت کر کے بدلتے  
ومات میں حاضر ہو گئے تو ان دنوں انس بن شریق نے بھی کہ یہ ہے ابو بکر کا  
وہاں کا تحریک و تہا ہر پوی عیث بیان کی

فصل دوم میں کے وقت کہ ہات ہے کہ شکر اسلام مدیر کے تمام پروردگار ہے شیعہ رسالت کے چہ وہ خود مدیم انشال پر ہاں ہی سید  
المرسین علی اللہ تعالیٰ مدیر و سلم ہیں جلدہ خود تھے جیسے خود مدیر کا پادہ ستارہ کے خبر شہ میں۔ اس جگہ ایک گٹھے میں جو شہد اسد ہاں شام ہوا  
ہے۔ ہاں کہ نہیں صحت حاجت ہے لیکن کیسے حاجت معانی ہوا ایا تیرہ کہنے کے حاجت سخت خشک میں پہنچے ہوں نے ضرورت مند میں کہ خشک







۸. وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ جَبْرِ تَكْرِيبًا إِذْ حَلَّ بِكَ فَإِنْ لَمْ أَرْجُلْ مَعَكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا أَفَلَاكُ مِائَةِ وَرَهْمٍ خَلَمَ يَخْرُجُ قَالَ شَرِيحٌ مَنْ شَرَطَ عَلَى نَفْسِهِ طَائِفًا مِمَّا يَكُونُ فَهُوَ عَلَيْهِ وَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ ابْنُ سِيرِينَ أَنَّ رَجُلًا بَاعَ طَعَامًا مَا وَ قَالَ إِنْ لَمْ أَيْدِكَ الْأَرْبَعَاءُ فَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بَيْعٌ فَكَمْ بَيْنِي فَقَالَ شَرِيحٌ لَمْ يَشْتَرِ مِنْهُ أَنْتَ أَخْلَفْتَ فَقَضَى عَلَيْهِ.

۹. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزَّيْنِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ يَتَّبِعُوا يَسْعَةً وَتِسْعِينَ أَمَّا مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدَةً أَمِنْ أَخْصَاءِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

### بَابُ الشَّرْطِ فِي الْوَقْفِ

۱۰. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هَمْدَانُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ شُبَّانٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَصَابَ أَرْضًا مَعِيْبَرَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ بِهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَصْبَتْ أَرْضًا بِخَوْمِ بَرْسُلٍ مِنْهَا لَكُلُّهُ أَفْطَسٌ هَلْ فِي وَكَلْتَنَا كَأَمْزِيهِ قَالَ لَنْ يَنْفَعَكَ حَبْنَتُ أَصْدَرِهَا وَتَصَدَّقَتْ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقَتْ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقْ بِهَا عَمَّا اللَّهُ كَرْتَا مَرَّةً وَلَا تُؤْخَذُ وَلَا تُؤَدَّى وَتَصَدَّقْ بِهَا فِي الْقُرْبَى وَفِي الْإِقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي السَّبِيلِ وَالصَّيْفِ رَاجِعًا عَلَى مَنْ قَرَّبَهَا أَنْ يَأْتِيَ كُلَّ مِسْكِينٍ بِأَلْفٍ وَفِي وَبِطْعَمٍ غَيْرِ مَقْبُولٍ قَالَ فَحَدَّثْتُ يَمِينَ ابْنَ سِيرِينَ فَقَالَ غَيْرَ مَسْأَلٍ هَلَا.

ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے کرایہ دار سے کہا کہ سفر کی سزا ہر ماہ اگر میں نہیں آؤں تو تمہارے ساتھ رہ جاؤ تو میں توروں میں گا۔ وہ اس سزا کی شرح سے فرمایا جو شخص بیسویں کے بخوشی لکھا شرط تھا ہر ماہ کہ اسے وہ کاغذ ہے، ایوب، ابن سیرین سے نقل ہے کہ ایک آدمی نے غلام کی شری بیچنے لگا، اگر میں بدھ کے روز تہجد سے پاس نہ آیا تو ہمارا سوا مسروح ہوگا۔ وہ بدھ کے روز نہ آیا، کاغذی شرح سے شری سے کہا تم نے وہ وعدہ خلافی کی ہے۔ پھر اس کے خلاف فیصلہ دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کھانا کو نام میں یعنی ایک کم سزا جس سے انہیں یاد کرنا وہ جنت میں داخل ہوا۔

### وَقَفٌ فِي شَرَطِ لُكَا نَا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کو خیبر میں کچھ زمین مل گئی تو مشورہ لینے کی عرض سے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے مہر یا رسول اللہ! مجھے خیبر میں زمین ملی ہے کہ اس سے حدیر سے پاس کوئی زمین نہیں آپ کا اس کے پاس میں کیا اور حدیر ہے۔ فرمایا: پاس کوئی اس کے پاس ہے پاس نہ ہو حدیر سے حدیر کر دے، حدیر کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے پہلے اس شرط پر حدیر کر دینے، کہ انہیں عینا، پسہ کرنا حدیر سے میں مینا منع ہے، یہ فقری، فقرات حدیر، گردن پھر اس کے مال، مسافروں، اور ہانوں کے لیے وقف ہیں، متولی کے لیے مانت نہیں جب کہ حسب ضرورت کما سے حدیر یا دو کو کھائے، حدیر نے ابن سیرین کو یہ حدیر سنائی، تو کہنے لگے، متولی مال کیسے دے گا۔

## کتاب الوصایا

## وصیتوں کا بیان

بَابُ الْوَصَايَا وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَّتُهُ الرَّجُلُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَ اللَّهِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى كُتِبَ عَلَيْكُمُ إِذَا أَحْضَرْتُمُ الْمَوْتَ أَنْ تَوَدَّوْا خَيْرَ الْوَصِيَّةِ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُسْتَقِيمِينَ فَمَنْ بَدَّلَ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ فَمَنْ لَخِفَ مِنْ مَوْتِهِمْ جَنَاحًا أَوْ إِثْمًا فَاضْمِرْ بَيْنَهُمْ فَلَكُمْ أَشْرٌ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ جَنَاحًا مِيلًا مَسْجَانُفٌ مَا أَيْلُ؟

وصیت کے متعلق اشد اور رسول کی ہدایات فرماں رسالت ہے کہ آدمی کے پاس وصیت بھی ہوگی ہونے چاہئے اور شادی والی آواز ہے کہ تم ہر شخص کو جو تم سے کسی کو موت آئے اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کرنا چاہئے ہاں یا پھر اللہ عز و جل کے دین کے لیے اس کو دے دو۔ یہ وہاں ہے جو ہر چیز کا مالک ہے۔ تو جب تک کہ وصیت کر سکتا ہو اسے کو اس کا گناہ ان بد سے مائل ہو۔ پر ہے۔ بیشک اشد سنتا جلتا ہے۔ پھر جسے اندیشہ تھا کہ وصیت کرنے والے نے کچھ بے انصافی یا گناہ کیا، تو اس نے ان میں سے کچھ کو اس کے لیے رکھ دیا، بیشک اشد سنتا جلتا ہے۔

دوسرا البقرہ اور تہ (۱۸۲) جہاں ہے کسی کی جائیداد میں سے کچھ اور متبادل۔ کسی کی طرف سے ملے ہوئے مال کے کو کھتے ہیں۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسُوفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا خَيْرُ أَهْوَى مُسْلِمٍ لِمَا شَاءَ أَنْ يُوْصِيَ فِيهِ يَبْدُثُ لِيَكُنْ بَيْنَ الْوَصِيَّةِ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَ اللَّهِ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس قابل وصیت مال ہو اور وہ خود اس میں سے کچھ کو اس کے لیے وصیت کر دے۔

حضرت عمر اور حضرت ابن عمر سے محمد بن مسلم سے اس کی روایت کی، اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبٍ أَخْبَرَنَا الْحَرِثُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مُغْوِسَةَ الْجَعْفَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَرِثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا جَوْنِيًّا يَبْدُثُ الْحَارِثُ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دَرَاهِمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برادر بستی یعنی حضرت محمد بن حارث کے بھائی ہیں۔ وہ فرمایا ہیں کہ وہ مال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ترک کر دیں دینار اور دینار کا غلام وغیرہ قسم کی کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔ ماسوائے اپنے سفیر غیر، اپنے جنگی ہتھیاروں اور ایک قطعہ زمین کے، جو آپ نے عہد



بَقَلَّتْهُ الْبَيْضَاءُ وَرِيْلًا حَدًّا وَارْتَضَا جَعَلَهَا مَدَنَةً  
 ۱۳. حَدَّثَنَا خَلْدُوْنُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا كُرْدُ  
 عَلَانَا طَلْعَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
 بْنِ أَبِي أَوْفَى هَـ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَوْصَى وَقَالَ لَا فَكُنْتُ كَيْفَ كَيْتَبَ عَلَيَّ  
 الْكُتَابِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أَمَرُوا بِالْوَصِيَّةِ فَقَالَ  
 أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ  
 ۱۴. حَدَّثَنَا ثَمَالَةُ عَنْ وَبْنِ ذَرَّانَةَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ  
 عَنْ أَبِي عَرُوبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ ذَكَرْنَا  
 جَدَّ عَلِيَّةَ أَنَّ جَلِيًّا كَانَ وَجْهًا فَقَالَتْ مَتَى أَوْفَى  
 إِلَيْهِ فَقَدْ كُنْتُ مُسْتَدِقَّةً إِلَى قَدْرِفٍ أَوْ قَالَتْ خَبَرَنِي  
 فَذَكَرْنَا كُنْتُ فَكُنْتُ أَنْتَ فِي خَبَرِي فَاسْتَرْتُ  
 رَأْيَهُ فَذَكَرْتُ فَتَنِي أَوْصَى إِلَيْهِ

بِأَنَّ أَنْ تَتْرَكَ وَرَثَتَهُ أَعْيَانًا خَيْرٌ مِنْ  
 أَنْ تَيْتَكْفُرُوا النَّاسَ  
 ۱۵. حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقِبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
 سَعْدِ بْنِ إِدْرِيسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ  
 بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَأَنَا بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْبُرُ أَنَّ يَمُوتَ بِالْأَخْبَرِ  
 النَّبِيُّ هَاجَرُ مِنْهَا قَالَ يَرْجِعُهُ اللَّهُ بْنُ عَمْرٍاءَ فَقُلْتُ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصَى بِمَا لِي مِنْكَ قَالَ لَا فَكُنْتُ  
 فَالْخَطُّ قَالَ لَا فَكُنْتُ الْخُلُفَاءُ قَالَ فَكُنْتُ وَاللَّهِ  
 كَيْفَ تَرَانِكَ أَنْ تَدْعَ وَرَثَتَكَ أَعْيَانًا خَيْرٌ مِنْ أَنْ  
 تَدْعَهُمْ عَالَتْ يَتَكْفُرُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ وَ  
 إِلَيْكَ مَهْمًا أَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ  
 حَقُّ النَّفَقَةِ إِلَيْكَ تَرُدُّهَا إِلَى فِي أَمْرٍ إِلَيْكَ وَعَسَى  
 أَنْ تَرُدَّهَا إِلَيْكَ فَهِيَ ثَمَنٌ بِهَا تَأْكُلُ  
 يُضْرِبُكَ الْخُرُوفُ وَكَفَرِيكَ لَمْ يَوْمُ مَوْسَى

فرمانِ نبوی صلی علیہ وسلم

ظہور بن سمرق سے روایت ہے، انہوں نے چہادت بن ابی  
 ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 واپس خصال میں وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔  
 میں نے دریافت کیا، پھر وصیت کرنا لوگوں پر کیسے فرض ہوا، یا انہیں  
 وصیت کرنے کا زبان حکم دیا گیا تھا؟ فرمایا، آپ نے اشد کی  
 کتاب پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔

بعض لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے  
 سامنے ذکر کیا کہ شیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو  
 وصیت فرمائی یا نہ فرمائی؟ اس پر حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ انہیں کب  
 وصیت کی گئی، حالانکہ آپ کو اس سے پہلے بیٹھے سے نکلا ہوا تھا یا بیٹھا  
 کہ اپنی گردن میں بٹو اتھا۔ پس آپ نے بیان کیا کہ اٹھتے ہوئے فرمایا لیکن  
 اس وقت آپ سر مبارک پر سے ٹھٹھک گئے۔ حالانکہ مجھے معلوم رہا کہ  
 کہ آپ وفات پانچویں دریں حالت میں وصیت کی فرمائی؟  
 ورنہ لوگوں کو مالدار چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ انہیں لوگوں  
 کے نام و کرم پر چھوڑا جائے۔

ظہور بن سمرق سے روایت ہے کہ ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے لیے  
 تشریف لے گئے، اور اس وقت میں مکہ مکرمہ میں تھا، آپ اس جگہ فرمایا،  
 اپنے خزانے میں جہاں سے بہتر تک جو دیکھو، اسے لے کر فرمادے۔ اللہ تعالیٰ  
 ابن عمرؓ پر رحم فرمائے۔ میں عرض کر رہا تھا، یا رسول اللہ کیا میں اپنے  
 تمام مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا نہیں، عرض کیا، نصف کی؟  
 ارشاد فرمایا، نہیں۔ میں نے کہا، تہائی کی، فرمایا تہائی کا دوا نہیں،  
 لیکن تہائی تہائی وصیت ہے۔ اگر تم اپنے خزانوں کو مالدار چھوڑ کر  
 جاؤ تو یہ انہیں غریب چھوڑ دینے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ  
 پھیلاتے پھریں۔ اہل جو کہ تم راہِ خدا میں خرچ کرو، وہ عمدہ  
 ہے، بیان کیا کہ جو فقیر تمہارا کرم اپنی بیوی کے منہ میں دے دے، وہ بھی  
 عمدہ ہے۔ حضرت ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس کا کرم  
 ہی لوگوں کے نفع میں اٹھائے گا، جبکہ بعض لوگ غریبوں کے سامنے ان کی

الْأَيْمَنُ

بِأَبِ الرِّصَاةِ بِالْثُلُثِ وَقَالَ الْحَسَنُ  
لَا يَجُوزُ لِلَّذِي فِي وَصِيَّةٍ إِلَّا التُّلُثُ وَقَالَ  
اللَّهُ تَعَالَى وَأَنْ أَحْكُمَ بَيْنَهُمَا  
أَنْزَلَ اللَّهُ .

١٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفِينُ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَتَابٍ قَالَ لَوْ  
عَصَى النَّاسُ إِلَى الْبَرِّ لَمْ يَلَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالِ الْكَلْبُ وَالْثَلْثُ كَفِيرٌ أَوْ كَافِرٌ.

[illegible]

بَابُ قَوْلِ الْمُؤْمِنِ لَوْصِيَّتِهِ تَعَاهُدًا  
وَلَوْ فِي مَآيِمٍ يَلُوحِقُ مِنَ الدُّعَايِ.

١٨ أَخَذَ مِنْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَرْوَةَ بِنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَائِشَةَ  
رُوحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ  
عُمَيْرُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهْدًا إِلَى أَخِيهِ مَعْدِي بِنِ أَبِي  
وَقَّاصٍ ابْنِ بَنٍّ وَلَيْدَةٍ نَمِيعَةٍ مَعِيَ ثَوْبُ قِصْفَةٍ إِلَيْكَ  
فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ اخْتُدِ سَعْدُ فَقَالَ بَنُّ أَخِي  
كَيْدًا كَانَ عَلَيْهِمْ إِلَى قِيَمِهِ فَقَامَ عَبْدُ بَنٍّ لَمِيعَةٍ فَقَالَ  
أَخِي ابْنُ أُمِّ أَبِي وَلَيْدٍ عَطَى فَمَدَّ يَدَهُ فَتَسَاوَقَا إِلَى الْحَبِّ

(حضرت سعد بن ابی وقاصؓ) کی عزت ایک ہی صاحبزادی تھی۔

تمہائی کی وصیت پکڑنا۔ امام حسن بیبرجی فرماتے ہیں کہ آدمی کے لیے بھی تمہائی مانگ کر وصیت کرنا جائز ہے کیونکہ تمہارا خدا یا ربی تھا ہے کہ ان کے درمیان اسی طرح فیصلہ کرو۔ جیسے اللہ تعالیٰ سنہ نازل فرمایا ہے۔

عزیز و محترم! حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کاش!  
حیثیت کے معاملے میں لوگ جو تہائی مال تک جاتے، اس کے بعد مولیٰ اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تہائی تک کی اجازت برمت فرمائی لیکن  
تہائی کو بیکار نہ رہا ہے۔

[illegible]

لائی ہے کیا پس نصیحت سال کی نصیحت کروں ہنرمایانہ نصیحت

نیا وہ ہے جس نے کیا تر تباہی ملل کی وصیت کہ عدل پر فرمایا تباہی ملل کی کہ مرد  
اگر چہ تباہی میں خیر ہے کہ جسے پس تباہی ملل تک وصیت کہ عدل پر فرمایا تباہی ملل کی کہ مرد

نوموسی کا وہی سے کہنا کہ میری اولاد کی امامت کرنا  
اولاد ہی کو کہنا غلط کرتا جانتے ہے۔

عزیز بن زبیرؓ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ  
 عقبہ بن ابی معاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو  
 وصیت کی تھی کہ زعمک لڑنے کا کامیاب ہے تم اسے اپنی قوم میں  
 رکھنا، جب کہ مکہ فتح ہوا تو حضرت سعدؓ نے اس کے گویا اور فرمایا  
 یہ میرا بھتیجا ہے اس کے بارے میں مجھ سے خبر لیا گیا ہے یہ سن کر  
 عبد بن زعمکؓ نے جو گئے اور کہا یہ میرا بھائی ہے کہ نہ کر رہے مالدار کی  
 نوٹری کا لڑا ہے جو ان کے قبضہ میں تھی انہوں نے حضرت اس سے لیا کہ

میرا حق ہے کہ میں اپنا حق لے لوں

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي كَانَ يَهْدِي إِلَى نَبِيِّ فَقَالَ  
عَبْدُ ابْنِ نَمَّةٍ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةٍ إِلَى وَحْشٍ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ ذَاكَ يَا  
عَبْدُ ابْنِ نَمَّةٍ الْوَلَدُ لِلْوَاحِشِ وَالْمُعَاهِدِ  
الْحَاجِرُ فَقَالَ لِسُورَةٍ بَلَّتْ نَمَّةٌ أَحْيَيْتُ  
وَنَهْلُ لَمَّا أَخِي شَبِيهِمْ بِعُيُوتٍ فَنَامَ أَمَا حَتَّى  
لَيْلَى اللَّهُ .

بَابُ إِذَا أَوْ مَا النَّيْضُ بِرَأْسِهِ إِذَا  
يَنْتَهِي عَنِ شَيْءٍ.

١٩. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا  
هَمَّادُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّهُ سَمِعَ  
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا فَقِيلَ لَهَا مَنْ قَتَلَكَ  
أَهْلُكَ فَقَالَتْ سَمِيَّتُ الْيَهُودِيَّ فَأَوْصَاتُ بِرَأْسِهَا  
فَقَتِلَتْ بِهَا فَكَلَّمَ بَنُو قَوْمِهَا أَهْلَهَا فَنَادَتْ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَعَمَ نَائِسُهُ  
بِالْحَبَشَةِ.

بَابُكَ لَا وَصِيَّةَ لَوَا مَاتَ

٢٠. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ وَرْقَانَ  
عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ يُولَدُ وَكَانَتْ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ  
فَتُنَسخُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ  
مِثْلَ حِظِّ الْأُنثِيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأُنثِيَيْنِ الْكَوْثَرُ  
وَنَهْمَا الشُّدُوسِ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الشُّعْنَ وَالرُّبْعَ  
وَالزُّوْجَ الْمَشْطَرَّ وَالرُّبْعَ .

بَابُ الصَّدَقَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ

٢٠ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا الْإِسْلَامِيُّ  
عَنْ سَفْيَانَ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



هَكَذَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْتُ السَّيَاقِ هَكَذَا  
إِذَا حَدَّثَكَ كَذَبَ فَإِذَا أَدْبَحْتَ خَانَ وَإِذَا أَدْبَحَ  
أَخْلَفَ.

بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ بَعْدِ  
وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دِينٍ وَإِذْ يُدْعَى  
أَنَّ الشَّرِيفَ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُ  
قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَقَوْلُهُ إِنَّ اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ أَنْ تُدْعَى  
الْأَمَانَتِ إِلَى أَهْلِهَا فَأَدَّ الْأَمَانَةَ أَحَقُّ مِنْ  
تَطَوُّعِ الْوَصِيَّةِ وَقَالَ الشَّيْخُ هَكَذَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا صَدْقَةَ إِلَّا عَنْ هَلِيٍّ غَنِيٍّ وَقَالَ الْإِمَامُ هَذَا  
لَا يُدْعَى الْعَقْدُ إِلَّا بِأَهْلِهَا وَقَالَ الشَّيْخُ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَقْدُ رَاجِعٌ فِي مَكَالٍ سِتِينَ ۱۰

پاسس رکھی جائے۔ تو خیانت کرے۔ (۳۳) چہنچہ  
کے تو غفلت دہی کرے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ سے بعد وصیت تو وصیوں پہا  
اود بن کی تاویل۔ اور مذکور ہے کہ شیک بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حکم دیا ہے کہ وصیت پر عمل کرے سے پہلے ترحی اور اور  
ارشاد خداوندی ہے کہ وہ شیک اللہ تعالیٰ نہیں حکم دیتا ہے کہ نایتیں  
ان کے مکمل کے ہر وہ عمل پس نایت کی اور انکی کا فریضہ بہت  
و کے تحب کی نسبت بہت ہی فروری سجاورنی کریم صلی اللہ  
عزیز وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر سال ہر سال کی حالتوں میں ہے اور  
ان میں اس میں اللہ تعالیٰ حد سے فرمایا ہے کہ ہم اپنے آقا کی  
اجازت کے بغیر وصیت نہ کرے اور نبی کریم نے فرمایا ہے کہ ہم  
اپنے ہر سال کے مال کی گیسواں کرنے کا ہے۔

حضرت محمد بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال مانگا۔ آپ نے مجھے مٹا فرمایا  
میں نے آپ سے پھر مانگا تو پھر آپ نے نہ مرت فرمایا، اس کے  
بعد ارشاد فرمایا کہ حکیم ایک مال دیکھنے میں خوشنما اور زانی  
میں شیریں ہے، جو کوئی اسی کو نفس کی بے نیازی سے لے تو اسی  
کے لیے اس میں برکت ہوتی ہے، اور جو اس کو نفس کی طبع کے  
بامقاص حاصل کرنے کا اس کے لیے اس میں برکت نہیں رکھی جائے گی  
اور وہ اس نفس کی مانند ہو گا جو کھا تا چلا جائے اور حکم میرے ہر وارکن  
اور کا حدیث اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے انا تہ سے بہتر ہے حکیم  
فرماتے ہیں۔ میں عرض گزار ہوں یا رسول اللہ تم بے اس ذات کی ہوں  
نہ حق کے ساتھ آپ کو وصیت فرمایا ہے آپ کے بعد میں کچھ  
سوال نہیں کر رہی گا یہ حکم کہ دنیا کو فریاد کو ہوا دیں۔ اپنے ہر  
پر ہر ایک ثابت قدم رہے کہ حضرت ابو بکر صدیق نے اپنے ہر وفات  
میں انہیں ساوندہ تفسیر نے کے لیے طلب کیا۔ تب ہی ان کی وفات  
عمر نے ملحق فرمایا کہ سلاؤنگا، ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے ملحق نیست میں  
جو حضرت حکیم کا حکم سے فرمایا ہے میں نہیں ان کا حکم سے لیا ہوں

۲۳۰۔ حَكَمْنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ  
عَنِ الشَّيْخِ عَمْرٍو بْنِ سَعْدٍ عَنِ السَّيِّبِ وَغَيْرِهِ بِرِوَايَةِ  
أَنَّ حَكِيمُ بْنُ جَزْأٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي مَكْرَمَاتِهِ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ  
لِي مَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا أَسْأَلَ خَوْصًا خُلُوفَتَيْنِ أَخَذَ  
بِأَسْخَاوٍ وَطَافِيٍّ بَوْرًا لَكَ لَمْ يَفِيهِ وَمَنْ أَخَذَ بِأَسْخَاوٍ  
فَقَبِيْلٌ لَمْ يَفِيهِ لَكَ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا  
يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا حَيْرَتَيْنِ الْيَدُ السُّفْلَى قَالَ  
حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ  
لَا أَرَأَى أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَقٌّ يُؤْتَى الدُّنْيَا كَانَ  
أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو عِلْمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءُ فَمَا لِي أَنْ  
يُقْبَلَ وَمَنْ شَيْئًا تُقْرَأُ عَمْدَةً لِيُعْطِيَهُ قَبْلًا  
أَنْ يَقْبَلَ فَقَالَ مَا مَعُشَرِ الْمُسْلِمِينَ إِلَيَّ أَعْرِضْ  
عَلَيْهِ حَقُّهُ الَّذِي فَسَّرَ اللَّهُ لَهُ مِنْ هَذَا الْوَقْدِ  
فَمَا لِي أَنْ يَأْخُذَ فَلَمْ يَزَلْ أَحْكِمُ أَحَدًا مِنْ النَّاسِ  
بَعْدَ الشَّيْخِ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرٍو تَرْفِي

مَاحِیَةُ النَّفْسِ

لیکن پناہ دینا چاہئے جس سے وہ خود ہی انکار کرے جس میں غرض حضرت محمد نے  
نہی کر کے بدلی جس شخص سے کہی مال کا نیا قبول نہیں کیا یہاں تک کہ  
صلوات اللہ تعالیٰ پر ہو

فتاویٰ دینا دس مال پر محرم دیکھنے میں خوشامد اللہ تعالیٰ میں شریعہ ہے، اس کی یہ نفس دس کا ملکہ ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
مال کی حقیقت بتاتے ہوئے فرمایا کہ نفس کی طبع سے معاملہ کرنا عداوت ہے جس شخص کی اس سے جو کما تا پلا جائے وہ مکرم سیر نہ ہو، وقتی عمر صادق  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بالکل مدت خرابا ہے کہ جو عمر اپنی تکھل سے دیکھ رہے ہیں کہ مسلمانوں کا صاحب اختیار سال و رابطہ دلوں پر تو  
سے قریب کہ وہ اس میں سے ہر ایک کے پاس گنج قاعدہ ہے دولت کا کٹھا شمار نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ان میں سے کوئی غریب طلبہ نہ  
کی غریب کو ترک کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا۔ ان کی آپس میں دوستی ہے کہ وہ اس کے لیے دعا بھی دعا کرتے ہیں اور دشمنی ہے تو اس کے لیے  
وہ مستعد و مامول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کے قیامت تک کے مصلحت کو غلط کر کے فرمایا تھا۔

خدا کی قسم، مجھے تمہارے متعلق یہ خبر نہیں ہے  
کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے خبر ہے  
ان کا کہ تم دنیا کی ہمت میں گم ہو جاؤ گے۔

وَاللّٰهُ لَا اخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَشْرِكُوْا  
بعدی ولیکن اخاف علیکم ان  
تتافسوا الی الدنیا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ بات کا کوئی غلو ہی نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے لیکن آج بعض سامعین کے اندر  
ایسے ہیں جو شام پیدا ہو گئے ہیں جنہیں اپنے سوا باقی سارے مسلمان شرک کے سمندر میں ڈوبے ہوئے نظر آ رہے ہیں، یہ بعد نگاہ عالم انہیں ایسا نہ دیکھ  
نظر ملاحظہ فرمائیے جس سے مسلمان انہیں مسلمان ہی نظر آئے گئیں مسلمان شرک پسند نہیں بنے بلکہ دولت کے پیروی ہو گئے ہیں۔ دنیا حاصل کرنے اور  
دولت جمع کرنے کا ہوس انہیں زور دے رہا ہے کہ محل و حرام کا امتیاز نہ دیکھا جائے۔ آج شام سے کہ گھر ایک ہی محل میں شامل ہے  
امیر و ملکہ کا گھر تو دولت سے بھر پور ہے کہ اس میں جو چیزیں ہوتی ہیں وہی ہوتی ہیں کہ ہر ایک کے ہاں ایک حرام چیز  
کی غیر غلامی کا اندھروں سے بڑھ چڑھ کر کم سیر کرتا ہے، شرع و حیا و عفت خداوند غفور مدبر جنات کے نام کی کوئی چیز بھی ان کے گریب سے نہیں  
پہنچتی، قریب کے ایک گھر سے پرعتات کا ان سے دوسرے پرعتات کا ہوت سوا ہے، جس کے انانیت دیتے تھے انہیں اب نگاہ انسانیت بن  
کہ جینے میں زندگی کا بدلہ نظر آ رہا ہے۔

دولت جمع کرنے کی ہوس نے اس وجہ جزئی طاری کر دیا ہے کہ کوئی ایسا شخص نہ ملے جس کا ہوا ہے غریبوں کے ساتھ ابرار  
کو بھی بیک انگلی سے کوئی مار ماری نہیں ہوتی، غریب چھوٹے بھائی ہیں اور بزرگ بھائی ہیں، بھائیوں تک بھائی ہی اور وہ بڑی سنت ثابت  
کے بیک حاصل کرتے ہیں، بیک بھی پتے ہی تو غیر مستحق سے یعنی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں سے، اسلام و مسلمین کے بدخلوں سے، حکام و شہوت  
کے طور پر غریبوں سے بیک پتے ہیں، ملکہ و دین و گن کے چند مل پرل رہے ہیں اور سجادہ نشین حضرات و ائمہ کے انتظار میں بڑی بھاری  
سے بیسج کے دلوں کو حرکت میں رکھتے ہیں نیچے دے دے اور پر دے دے اور کافروں کا ہول سے بدخل ہوا چڑا ہے، نیچے دے دے اور نیچے دے دے  
امتیاز نہ تھا ہوا ہے بس پسیرا تا پایا ہے، غلو کسی طرح بھی آئے، شام پر شرق پر جگہ ہوا ہی پر لہوا کر دیتے ہیں۔

اسے ظاہر ہوتا، اس مذل سے موت ایسی  
میں مذل سے آتی ہر پرمانہ ہی کتابی !!







٢٤. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ عَنْ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَازَلَ رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهَا إِذَا كُنْتِ مَعَهَا يَا  
رَسُولَ اللَّهِ أَنْتِ أَمَّا بَدَنَةٌ فَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ  
لَهَا مِائَتَانِ أَوْ مِائَتَانِ.

٢٨. حَدَّثَنَا سَمِيعٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي  
الزُّبَيْرِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَتَوَقَّى بَيْنَهُ فَكَانَ  
أَرْكَبًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمَا بَيْنَهُ قَالَ أَرْكَبُهَا  
وَبَيْنَكَ وَالْقَابِلِيَّةِ أَوْ فِي الدَّائِلَةِ .

بَابُ إِذَا وَقَعَتْ هَيْبَتُ الْمَرْءِ فَعَمْرًا  
فَعَمْرًا هَيْبَتُهُ إِذَا كَانَ عَمْرًا أَوْ قَتَلَ وَقَالَ لَا  
بُخْتَارَ عَلَيَّ مِنْ وَلِيَّةٍ أَنْ يَأْكُلَ وَلَمْ يَخْصُصْ أَنْ  
وَلِيَّةٌ عَمْرٌ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ كُلُّهُمْ أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي  
الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَفَعَلْتُ فَقَسَّهَ لِي أَقَارِبَهُ  
وَبَنِي عَمِّهِ

بَابُ إِذَا قَالَ دَارَ صَدَقَ اللَّهُ وَلَعَنَ  
لَعَنَهُ أَوْ غَيْرَهُمْ فَهُوَ جَائِزٌ وَيَضَعُهَا فِي  
الْأَمْرِ بَيْنَ أَوْ حَيْثُ أَرَادَ قَالَ الْمُبِينُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلِي فِي طَلْحَةَ حِينَ قَالَ  
أَحَبُّ أَمْوَالِي بِثَرَجَاءَ وَإِنَّمَا صَدَقَ اللَّهُ  
فَإِذَا تَابَ الْمُبِينُ عَصَى اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَسَمِعَ لَدَيْكَ  
وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوزُ حَتَّى يُبَيِّنَ يَسْرُ  
وَأَوَّلُ أَصْنَفٍ

بَابُ إِذَا قَاتَلَ الرَّضِيُّ أَوْ لُبَّسَتْ حَاتِي  
صَدَقَ عَنْ رَقِيٍّ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ لَعْنَتَيْنِ  
لَمْ يَذَلَّ.

۲۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آرنی کو دیکھا جو اپنے ارنٹ کو ہانگ کر رہے جارہا  
تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا: سوار ہو جاؤ۔ وہ عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ  
یہ قربانی کا ارنٹ ہے۔ آپ نے تیسری بار چوتھی دفعہ فرمایا: سوار ہو جا  
حیرے میںے قربانی ہے یا تجھ پر انوکھس ہے۔

اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کے اذنی کو ہانک کر لے جا رہا تھا آپ نے فرمایا ہمارا ہر جانور اس نے جواب دیا یا رسول اللہ! یہ تو قربانی کا لوتھ ہے۔ آپ نے دھڑکی یا قیسری مرتبہ فرمایا، ہمارا ہر جانور اس کے لیے قربانی ہے۔

اگر وقف کرے گا اس مال کو دوسرے سے سپرد کرے  
تہہ بھی جائز ہے۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک چیز  
وقف کی اور فرمایا کہ تیری پیاس چیز میں سے کھالے کا کوئی ڈرنہیں  
لے گا اس کی تخصیص بھی نہیں کرے گا متعلق عمر ہو یا کوئی دوسرا اور نجی کیم  
نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا میرے غیاں میں تم پر باج  
اپنے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کرو۔ عرض گزار ہوئے میں ایسا ہی  
کردنگا۔ پس اسے اپنے صاحب ابوبکر و بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

جب کوئی کہے کہ میرا گھر اللہ کے لیے صدقہ ہے اور یہ  
 ذکر کرے کہ فریضہ کے لیے ہے یا دھرم کے لیے، تب بھی جائز  
 ہے اور وہ دشتِ امان کو دیر سے جاسی کو دینے کا امداد جو ربی کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا، جب تک  
 نے باگ و برسات جو وہ عرض کیا تھا کہ مجھے اپنے احوال سے میرا سا باغ  
 لکھو، پسند بجاؤ، اللہ کے لیے صدقہ ہے، میں بھی کر کے گا نہیں

وہی اجازت دے گا کہ بعض حضرات کا توئی ہے کہ وقف جائز نہیں جب تک ظاہر نہ کیا جائے کہ کسی کے لیے وقف کر دیا ہے لیکن یہ مسئلہ توئی زیادہ ہے جب کوئی شخص کسی میری زمین یا میرا باغ میری والدہ کی طرف سے وقف کرے تو جائز ہے اگرچہ یہ ظاہر نہ کرے کہ کسی کے لیے وقف کر رہا ہے۔

حضرت ابراہیمؑ میں رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہدایت ہے کہ



قَالَ وَكَانَ مِنْهُمْ ابْنٌ وَحَسَنٌ قَالَ وَبَارِعًا  
وَقِسْتَهُ مِنْهُ مِنْ ثَغْرِيَةٍ فَقِيلَ لَهُ تَبَيَّنَ  
حَدَّثَكَ ابْنُ طَلْحَةَ فَقَالَ أَلَا زَيْعُ صَالِحِينَ  
تَمْ بِصَالِحٍ مِنْ دِيهِمْ قَالَ وَكَانَتْ يَلْصُقُ  
الْحَدِيثُ يَتَّقِي مَوْجِعَ قَصْرِ بَنِي جَدِيلَةَ الَّذِي  
بَنَاهُ مَغْرِبِيَّةً.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ  
أُولُو الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسْكِينُ فَأَوْقُوا صَوْتَكُمْ  
۳۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو الْفَتْحِ  
حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا تَابَ سَائِرُ عَمَلُونَ إِنَّ  
هَذِهِ الْآيَةَ لَتُخَرَّجَتْ وَلَا وَاللَّهِ مَا لَيْسَ خَرَجَتْ  
وَلَيْكُنْهَا مَسْأَلَةً بَيْنَ النَّاسِ هُمَا وَالْيَتَامَى وَالْأُولَى  
كَبِيرٌ وَذَلِكَ الْآيَةُ فِي تَرْفُفِ مَدَالٍ لَا يَرُفُّ فَذَلِكَ  
الَّذِي يَقُولُ بِالْمَعْرُوفِ يَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ  
أَنْ أُعْطِيكَ.

بَابُ مَا لَيْسَ حَبْلُ مَنْ يَتَوَلَّى فَجَاءَهُ أَنْ  
يَكْتَسِبُوا عَنْهُ وَكَصَاءُ التَّذْوِيرِ عَنِ الْمَيْتَةِ.

۳۲. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَرْكَانُ  
وَهَارِثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أُقْبِلَتْ نَفْسُهَا  
فَرَأَاهَا تَوَلَّى فَكُنْتُ كَصَدَّقَةٍ أَتَى لَصَدَّقَةٍ مِنْهَا  
قَالَ لَصَدَّقَةٍ عَنْهَا.

۳۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْضَى رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ أُقْبِلَتْ وَ  
عَلَيْهَا نَذْرٌ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا.

بَابُ الْأَشْهَادِ فِي الْوَقْفِ وَالصَّدَقَةِ.

اصحاب میں تقسیم کردا پس ابو طلحہ نے کہے اپنے عزیز و اقارب میں تقسیم  
کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ان میں حضرت ابن ابی اسحق و حضرت سلمان بھی  
ہیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان نے اس میں سے اپنا حصہ حضرت  
مسدد کو فروخت کر دیا ان سے کہا گیا کہ کیا تم حضرت ابو طلحہ کے مدد کے  
لیے یہ حصہ فروخت کر دیا ہے جو اب دیکھ کر اس ایک صاف کھجوروں کو ایک صاف  
درہم کے بدلے میں خرید کر دیا؟ راوی کا بیان ہے کہ وہ باغ قریب بنی بدیل

آیت وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بعض لوگ یہ  
خیال کرتے ہیں کہ اس آیت (سورہ النساء آیت ۸) کا حکم منسوب ہو  
گیا ہے، حالانکہ خدا کی قسم یہ حکم منسوب نہیں ہوا بلکہ وہ لوگ اس پر عمل  
کرنے میں کسی کام نہ کرتے ہیں، بات درحقیقت یہ ہے کہ ہرگز  
وہ تم کے جیسے ہیں ایک وہ جو دارت میں ہیں وہ میں نہیں ان کا  
حق ملنا چاہیے مگر وہ جس قدر دارت نہیں ہیں اور ان کے مستحق  
حکم خداوندی ہے کہ ان سے مستحق بات کہ قرآن سے کہہ دینا  
چاہیے کہ تمہیں کہہ دینے کا مجھے اختیار نہیں ہے۔

میت کی طرف سے خیرات کرنے اور اس کی نذر  
پوری کرنے کا استحباب۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ  
ایک شخص بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوا کہ میری والدہ مرنے  
کا ایک مسئلہ ہو گیا ہے، اگر انہیں فوت گویا حاصل رہتی تو  
خیرات کرتی، پس کیا میں ان کی جانب سے خیرات کر سکتا ہوں  
قرآن و رسالت پر، ہاں ان کی جانب سے خیرات کرو۔

عبید اللہ بن جعدہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا پوچھا اور عرض کیا کہ میری والدہ  
مرنے کا مسئلہ ہو گیا ہے، خدا کے لئے ایک سنت کا پورا کرنا  
باتی ہے اور خدا فرمایا تم ان کی طرف سے پوری کرو۔

وقف اور صدقہ پر گواہ بنانا۔

راوی کا بیان ہے کہ ان میں حضرت سلمان بھی ہیں۔







فِي رَأْيِ الْيَتِيمِ أَنْ يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ إِذَا كَانَ  
مُحْتَاجًا يَكْفُرْ مَالَهُ بِالْمَعْرُوفِ .  
بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ  
أَمْوَالُ الْيَتَامَى ظَلَمْنَا إِيَّاهُمْ كَلُونَ فِي بَطْنِهِمْ  
فَأَرْأَوْهُمْ يَصْطَلُونَ سَعِيرًا .

۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ ثَابِتٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُفَوِّاتِ  
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الْيَتِيمَ بِمَالِهِ  
وَالسَّخِرَ وَقَتْلَ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ  
وَأَكْلَ الْبَرِّ وَآكُلَ كُلِّ مَالٍ يَتِيمٍ وَالتَّوَلَّى يَوْمَ  
النَّحْفِ وَقَذَى الْمُحْتَضَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ .  
بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَيْسْلُو نَكَاحَ الْيَتَامَى  
فَلَا ضَلَامَ لَهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِضُوا هُمْ بِأَمْوَالِهِمْ  
إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ  
وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَغْنَيْنَاكُمْ أَنْ تَصَدَّقُوا بِهِمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ  
لَا تَخْرُجْكُمْ وَضِيقٌ وَنَحْنُ خَفِيفَةٌ وَقَالَ لَكُمْ لِيَكُنَ  
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ قَدِيرٍ قَالَ مَرَدُّ ابْنِ شَرَبٍ  
عَلَى أَحَدٍ وَوَصِيَّةٌ وَكَانَ ابْنُ سُلَيْمٍ أَحَبَّ النَّفْسَاءِ  
إِلَيْهِ فِي مَالِ الْيَتِيمِ أَنْ يَجْعَلَ مَالَهُ بِصَحَابَةٍ وَ  
أَلْفَاؤُهُ لِيَكُنَ مَالُ اللَّهِ مَوْلَاهُمْ وَكَانَ حَاوِسًا  
إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قَبْلَ مَا يَأْتِيهِ قَرَأَهُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ  
الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ يَسَافٍ الْغَيْرُ  
الْيَتِيمُ يُؤْتَى الْوَلِيَّ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَصِيَّةٍ .  
بَابُ اسْتِعْدَادِ الْيَتِيمِ فِي السَّعْيِ وَالْعَمَلِ  
إِذَا كَانَتْ صِلَاةً لَكَ وَنَظِيرُ الْأَمْرِ وَ  
نَوْحُهُ الْيَتِيمِ .

کے بارے میں وصی فرماتی ہیں کہ یتیم کے مال کے متعلق آیت مذکور  
پر عمل کرنا چاہیے کہ محتاج ہو تو اپنی ضرورت کے مطابق مال میں سے لے سکتا ہے  
آیت اِنَّ الْيَتَامَانَ يَأْكُلُونَ اَمْوَالَ الْيَتَامَى کا  
معنی یہ کہ وہ مال کھاتے ہیں اور جہنم میں جائیں گے  
اور سورة النساء اور تہ

ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے  
فرمایا کہ سات باتیں ہیں جن سے بچنا چاہیے پہلی لوگوں میں سے جو سونے کے  
یا رسول اللہؐ سے گناہ ہیں آپ نے فرمایا کہ ۱۱۔ اللہ تعالیٰ  
کے ساتھ شریک کرنا (۲) جلا کر مارنا (۳) اس میں کوئی نقص کرنا جو کامل  
اللہ تعالیٰ نے عزت فرمایا ہے دوسرا سونے کے دھڑے فروری دینا  
کا مال کھانا (۴) کانوں سے سنا جانے کے منہ سے جھگڑنا (۵) پاکیزگی  
اور قبولِ بیکار مسلمان فوت پر بدکاری کی تہمت لگانا ۔  
ارشادِ باری تعالیٰ ہے اور اے جو بد آدمی ہے شیروں کا  
پہنچے میں تم فرماؤ ان کا ہمد کنا بہتر ہے مگر اگر تم لوگوں کا خروج  
کا خوف تمہارے بھائی میں اور خدا خوب جانتا ہے لگاتار خدا کے  
خوار نہ دالے سے اور اللہ چاہتا تو تمہیں شدت میں ڈالتا جسکے  
اللہ زبردست حکمت والا ہے سورة البقرة آیت ۲۶۰ اس آیت میں  
لا تَتَّبِعُوا سُلُوكَ سُلَيْمَانَ وَدَاوُدَ وَيَسَّاقُ سُلَيْمَانَ وَدَاوُدَ وَتَبَا لَدُنْكَ  
اسی سے ہے جسکا مطلب ہے جسکے لئے امام بخاری فرماتے ہیں کہ  
سلیمان و داود اربابِ اتباع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ  
اگر کلمہ سولانا لفظہ انکا لفظہ تفسیرہ انکا لفظہ سمیعہ کہ بات چیت  
پسند جس کریم کے مال کا بندہ بسک کر نہ کہے یہ اس کے لیے فرما اور وہی  
اے جسے ہوا اس کی پستی کے لیے خود نہ کر کہ یہ خود اس سے عیب  
کرتی ہیں کہ بائیں میں پوچھتا خود یہی آیت وَتَبَا لَدُنْكَ تفسیرہ

یتیم سے خدمت لینا اور اس پر نظر رکھنا خواہ سفر  
جو یا سفر جو تصور جسکے اس کی بھول ہو ۔  
عبداللہؑ حضرت عائشہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں



أَشْهَدُكَ إِنِّي قَدْ نَصَدْتُ عَنْهَا.

بَابُ إِذَا أَوْقَفَ جَمَاعَةً أَوْ مَشَاعًا  
فَهُوَ حَكِيمٌ

۴۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ  
أَبِي الْقَتَادِرِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَأَنْبِيَائُ النَّجَاجِ  
قَالُوا كُنَّا بِحَاظِطِكُمْ هَذَا قَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ  
نَسْعًا إِلَّا إِلَى اللَّهِ.

بَابُ الْوَقْفِ كَيْفَ يَكْتَبُ.

۴۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ  
حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ ثَابِعٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أَصْبِهَا  
فَقَطَّ الْقَرْيَةَ فَكَيْفَ تَأْمُرُونَ بِهِ قَالَ إِنْ  
وُثِّقَتْ حَبْلُهَا أَصْلُهَا وَنَصَدْتُ بِهَا فَصَدَّقْتُ  
حَبْلُهَا لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُؤْتَى  
فِي الْفَقْرِ آهَ وَالْقُرْبَى وَالنَّيَّابَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ  
وَالضَّيِّقِ وَأَبْنِ السَّبِيلِ لَا يُجْتَنَبُ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا  
أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْحِمَى وَفِي أَوْطَاطِهِمْ صَدَقَاتُكَ

بَابُ الْوَقْفِ لِلْعَزِيزِ وَالضَّعِيفِ

۴۴ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ  
ثَابِتِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مَرْثَدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَيْرٌ قَالَ إِنْ بَشَرْتُ  
نَصَدْتُ قَوْمًا فَصَدَّقْتُ بِهَا فِي الْفَقْرِ آهَ وَالْقُرْبَى  
وَالضَّيِّقِ وَفِي السَّبِيلِ وَالضَّعِيفِ.

بَابُ وَقْفِ الْأَرْضِ لِلْمَسْجِدِ  
۴۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّغْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ

عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيرٍ

مَشْرُوكٍ وَرَمَيْنَ كَوْثِفَ كَرْنَاهِ جَانِبَهُ  
بِحُكْمِ الْإِمَامِ طَرِيقًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد نبویؐ تعمیر کرنے کا حکم دیا اور شاہ  
فرمایا کہ اسے نبی خمارا تم اپنے باغ کا سودا کر کے مجھ سے  
قیمت سے لو۔ باغ کی جگہ مسجد کے نیچے طرف تھی اور من  
گزار ہوئے۔ خدا کی قسم! اسی کی قیمت ہم نہیں میں سے اگر اللہ چاہے  
وقف کی رسید کس طرح لکھی جائے۔

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے  
ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیر بنی ایک قطہ زمین مال  
ہوا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے  
کہ مجھے ایک ایسی زمین ملی ہے کہ ایسا مردمان مجھے کبھی حاصل نہیں  
ہیں۔ آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، ارشاد فرمایا، اگر  
تم چاہو تو میں اپنی ملکیت رکھوں اور اس کا نافع صدقہ کرو۔ تو  
انہوں نے اسی طرح اسے خیرات کر دیا کہ اصل زمین نہ فروخت ہوگی  
و کسی کو بیع ہوگی اور کسی کو میراث میں ملے گی اور اس کی آمدنی خیرات  
قرابت وادنی اگر حق پھر اسے والوں مسانوں اور جہانوں کے  
لیے ہے۔ اسلام کرنے والے پر لگائی گئی نہیں ہے اگر وہ بھی  
حسب ضرورت کھائے یا اپنے کسی غریب دوست کو کھلائے۔

غنی، فقیر اور میان پر وقف کرنا۔

نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے  
ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیر بنی ایک زمین باقعات  
قد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور فرمایا  
مذکور کیا، آپ نے ارشاد فرمایا، اگر تم چاہو تو اسے فقرا  
مسکین، رشتہ داروں اور جہانوں پر وقف کرو۔

مسجد کے لیے زمین وقف کرنا۔  
ابو القیاس، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے



رَأَى حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَالٍ  
لَقَدْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ  
أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَقَالَ يَا بَنِي النَّجَارِ قَامُوا بَيْنِي يَهْدُوا بِكُمْ  
هَذَا قَالَ لَوْلَا اللَّهُ لَا نَطْلُبُ لَكُمْ نَجَاتًا إِلَّا بِاللَّهِ  
بَابُ وَفْقِ الدَّوَابِّ وَالْكَرَاعِ وَالْعَرُوضِ  
الْقَامَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ يَمْنَنُ جَعَلَ اللَّهُ وَنَادَى فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ وَدَعَا إِلَى غَلَاظِ لَدُنَّا خَيْرٌ يَتَجَرَّبُهَا  
وَحَبْلٌ رُبْعُهُ صَدَقَةٌ لِلْمَسْكِينِ وَالْأَقْدِيَانِ هَلْ  
يَتَجَلَّى أَنْ يَأْكُلَ مِنْ نَوْحِ ذِيهِ الْأَنْفِ شَيْئًا وَلَنْ  
لَمْ يَكُنْ جَعَلَ رُبْعُهَا صَدَقَةٌ فِي السَّائِكِينَ مَثَلُ  
كَيْسَ لَنَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا

۳۶. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا حَبِيبٌ  
أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ  
حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ لَنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَعْطَاهَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْمِلَ عَلَيْهَا سَجَلًا فَأَخْبَرَ  
عُمَرَ أَنَّكَ قَدْ وَقَعَهَا يَتْبَعُهَا فَسَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتْبَعَهَا فَقَالَ لَا تَتَّبِعَهَا  
وَلَا تَرْجِعَنَّ فِي حَصَدِ قَتْلِكَ

بَابُ نَفَقَةِ الْمَعْرُوفِ لِلزَّوْجِ  
۳۷. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ قَدِشْتِي دِينَارًا مَا  
تُرَكِّبْتِ بَعْدَ نَفَقَتِي فَسَاقِي وَمَوْنَتِي مَا بَلَغِي فَهُوَ صَدَقَةٌ  
۳۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا خُزَّامٌ عَنْ  
أَبِي يُونُسَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ اشْتَرَطَ فِي  
وَقْفِهِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ قَلْبِيَّةٍ وَيُؤْكَلَ حَبْدُ يَعْشَقِينَ  
مَشْرُوبٍ مَالًا

بَابُ إِذَا وَقَفَ ارْتَضَا أَوْ يَتَرَأَا شَرَطَ  
لِنَفْسِهِ مِثْلًا وَلَا يُلَاحِظُ الْمُسْلِمِينَ

روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کو  
اپنے قدم سے پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ جو لوگ میرے پاس آئیں وہ میرے  
کلمے کا حکم فرمایا اللہ ہی بخیر فرمائیگا کہ مجھ سے اپنے اس باغ کی قیمت  
چکا کر دو عرض کیا کہ جو سونے، خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا ہم اس کی قیمت  
جائزہ لکھو گے مسلمانان اور نقدی یا سونا چاندی  
وقف کرنا۔ زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے ہزار  
آخر زائد راہ خدا میں وقف کر کے اپنے خاتم کے سپرد کر دیں جو تجارت  
کرتے ہیں تو اسے بتا دیا کہ ان کا منافع تمام جوں اور قربت و امان کے  
لیے صدقہ ہے کیا ان کو فرمایا کہ یہ صدقہ ہے کہ ان کو مال خیر اللہ فرمایا  
مثالی سے خود بھی کھالے لہذا وہ اس منافع کو مسکین کے لیے وقف کر دیا جو  
انہوں نے جو بویا کہ وہ دوزخ میں تھے اس سے کھانے کا حق نہیں نکلتا  
نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ  
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ساری کا گھوڑا راہ خدا میں وقف کر دیا  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کر دیا تھا تاکہ اس پر کوئی آدمی نہ ہو  
سوا جو اسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے جائے اور اسے گھوڑے کو  
انہوں نے وقف کیا تھا وہ بانہ میں فروخت ہو رہا ہے۔ انہوں نے اسے مال  
صلی اللہ علیہ وسلم سے دینا نہ تھا کہ میں اسے خرید سکتا ہوں ۱۹ ارشاد  
فرمایا نہ خریدو نہ لےو اپنے صدقہ کو واپس نہ لو۔

وقفی جائیداد سے مکران کی اجرت۔  
۱۹. عرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے وارث و نیاز  
و غیرہ تقسیم نہ کریں، بلکہ جو کچھ میں چھوڑوں وہ میرا اندراج مطہرات  
کے اخراجات اور خدمت گزاروں کی اجرت کے بعد صدقہ ہے۔  
نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے  
ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے وقف میں یہ شرط لگائی  
تھی کہ اس کا منظم خود میں اس میں سے کھا سکتا ہے۔ اور اپنے  
غریب دوست کو بھی کھلا سکتا ہے۔

وقف کی چیز سے خود بھی فائدہ اٹھانا جائز ہے  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مکان

وَأَوْقَفَ النَّسْرَ إِذَا فَكَّنَ إِذَا قَدِمَهَا تَرْلَهَا  
وَتَصَدَّقَ الرَّبِيرُ بِدَوْرِهِ وَقَالَ لِلْمَرْءِ وَدَعِ  
مَنْ بَنَى بَيْتَهُ أَنْ تَكُنْ خَلْفَ صُفْرَةٍ وَلَا مُضَرِّبَةً  
يَا كَيْفَ اسْتَفْتَيْتَ بِذَلِكَ فَلَئِنْ كُنْتَ تَحْتَ حَقٍّ وَتَحْتَ أَهْلٍ  
عَمَّ نَصِيْبُهُ مِنْ دَارِ عَمٍّ مُكْنَى لِنَدْوَى الْحَاجَةِ  
مِنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَسْخَرْتُ فِي آتِي عَدُوِّ  
شُعْبَةَ عَنْ آلِ اسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ  
عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّ  
لَا تُشَدُّ كُمُورُ الْأَصْحَابِ الْيَقِيْنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ السُّنَّةُ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفَرَ رُومَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ  
فَحَفَرَ تَهَا السُّنَّةُ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ  
جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَهَذَا مَا تَعْلَمُونَ  
يَمَا قَالَ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفَرَ رُومَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ  
وَأَمَّا بَكْرٌ

بَابُ إِذَا كَانَ الْوَقْفُ لَا يَطْلُبُ تَمَكُّنًا  
إِلَى اللَّهِ فَهُوَ حَاشِيَةٌ

۴۹. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَشْيَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ النَّبِيُّ رَأَيْتُ فِي بَيْتِكُمْ فَكُلُوا  
لَا تَطْلُبُ تَمَكُّنًا إِلَّا إِلَى اللَّهِ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
أَمُوا شَهَادَةً بَيْنَ يَدَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ  
حِينَ الْوَصِيَّةِ إِنْ كَانَ كَدًّا عَدَلٍ مِنْكُمْ وَالْأَمْرُ  
مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ حَضَرْتُمْ يُكْفَرُ فِي الْأَرْضِ  
فَأَمَّا بَيْنَكُمْ وَمِصْبِيَةِ الْعَوْبِ فَخَبَرُوا نَهَانِ  
بَعْدَ الصَّلَاةِ فَيَقْسِمُونَ بِاللَّهِ إِنْ إِيَّاكُمْ لَا  
تَشْفِي بِهِ تَمَسَّوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى وَلَا تَنْكُرُوا

موقوف کر دیا تھا لیکن جب وہ مدینہ منورہ آئے تو اس میں بکھرتے تھے  
حضرت زبیر بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ربیع بن اعمر موقوف کر دیتے  
تھے اور اپنی مملکت صابریہ میں سے فرمایا تھا کہ ان میں سے کسی کو بھی  
نقصان نہ پہنچائیں اور نہ تکلیف نہ اٹھائیں۔ اگر کوئی غلام کے  
سبب مال میں رہنے سے مستغنی ہو جائے تو اس سے اس میں ہونے  
کا کوئی حق نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں  
سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا حصہ اپنی  
ضرورت مندوں کو دے دیا۔ یہی ہے جو روایت ہے۔ ابو عبد الرحمن سے  
روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جو موقوفہ کیا وہ  
پر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
اصحاب سے تم سے کہہ چکا ہوں کہ یہ بات آپ کے علم میں نہیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر میں کہ غریب سے وہ جنتی ہے  
وہ کھانا میں نہ خیرا۔ کیا آپ اس بات سے عداوت نہیں کرتے  
اور نہ فرمایا تھا کہ جو کچھ مال کے لشکر بالحدیث ہو کہ اسے یہ حدیث  
فرام کرے وہ جنتی ہے تو میں نے اسے ساز و سامان سے نہیں اور  
نہ کھانا یا مٹکا کا مال نہ ہے کہ یہ اصحاب نے آپ کی تحصیل کی

فی سبیل اللہ وقف کرنا جائز ہے۔

ابو التیاح: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے  
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے نبی خاتم  
اپنے باغ کی کچھ سے قیمت لے لو۔ وہ عرض گزار ہوئے ہم اس  
کی قیمت عرف اللہ تعالیٰ ہی سے کرنا چاہتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے اے ایمان والو تمہاری پس  
کی گواہی ہے جب تم میں سے کسی کو موت آئے تو وصیت کرتے وقت  
تم میں سے وہ سب تمہیں پہلے یا غیری میں سے دوا دی۔ جب تم  
مکد میں سفر کو جاؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پہنچے ان دنوں کو غائب  
سے بعد رہو۔ اگر تمہیں کچھ شک ہو تو وہ اللہ کی قسم کھائیں  
اور کہیں کہ ہم حلف کے بعد کچھ مال نہ خریدیں گے۔ اگرچہ قریب کا رشتہ  
اور ہو اللہ اللہ کی گواہی کو نہ چھپائیں گے۔ ایسا کہ تو ہم غریب کو مال

حضرت زبیر بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنے ربیع بن اعمر موقوف کر دیتے تھے اور اپنی مملکت صابریہ میں سے فرمایا تھا کہ ان میں سے کسی کو بھی نقصان نہ پہنچائیں اور نہ تکلیف نہ اٹھائیں۔ اگر کوئی غلام کے سبب مال میں رہنے سے مستغنی ہو جائے تو اس سے اس میں ہونے کا کوئی حق نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا حصہ اپنی ضرورت مندوں کو دے دیا۔ یہی ہے جو روایت ہے۔ ابو عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جو موقوفہ کیا وہ پر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تم سے کہہ چکا ہوں کہ یہ بات آپ کے علم میں نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر میں کہ غریب سے وہ جنتی ہے وہ کھانا میں نہ خیرا۔ کیا آپ اس بات سے عداوت نہیں کرتے اور نہ فرمایا تھا کہ جو کچھ مال کے لشکر بالحدیث ہو کہ اسے یہ حدیث فرام کرے وہ جنتی ہے تو میں نے اسے ساز و سامان سے نہیں اور نہ کھانا یا مٹکا کا مال نہ ہے کہ یہ اصحاب نے آپ کی تحصیل کی

شَهِادَاتُ اللَّهِ إِنَّا إِذَا أَلَمْنَا الْأَشْيَاقَ فَإِنْ عَثَرْنَا عَلَى  
 أَمْتٍ فَقَدْ أَتَيْنَا قَاتِلًا يَوْمًا مَكَانَ مَقَامِهِمَا مِنَ الْبَيْتِ  
 أَسْتَحَقُّ عَلَيْهِمُ الْأَذْيَانُ حَقًّا بِمَا بَيَّاهُ اللَّهُ شَهَادَاتُ  
 أَحَقُّ مِنْ شَهَادَاتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذَا أَلَمْنَا  
 الْفُلُجِيَّينَ ۚ وَذَلِكَ أَذْيَانُ أَنْ يَأْتُوا بِأَشْهَادٍ عَلَى وَجْهِهَا  
 أَوْ يَتَحَاكَمُوا أَنْ تَرُدَّ أَيْمَانُ بَعْدَ أَنْ يَرْتَفِعُوا الْقَوْلُ اللَّهُ  
 وَاسْتَمْعُوا ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۚ وَقَالَ  
 بِي بِي بِي ۚ إِنَّ عَجَبُ اللَّهِ وَحْدَهُ شَأْنٌ يَتَّبِعُ بَيْنَ أَدْمَرِ حَشَا شَأْنِ  
 كَذَا تَرَاوَدُّ عَنْ عَجَبِهِ بَيْنَ أَيْمَانِهِمْ عَنْ عَجَبِ الْمَوْجِدِ  
 الْوَيْلُ تَوَجُّهُ بَيْنَ عَجَبِهِ بَيْنَ عَجَبِهِ بَيْنَ عَجَبِهِ  
 عَجَبُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ كَيْفِ الدَّارِ وَقَدْ بَدَى  
 الْبَيْنُ مَدَّ أَيْدِيهِمْ فَتَمَّتْ الشَّيْءُ بِأَرْجُلَيْهِمَا يَتَّبِعُ فَنَتَا  
 قَدْ عَجَبُ بَيْنَ كَيْفِ فَقَدْ وَاجَبَ مَا مِنْ وَجْهِهِمْ مَخْشَوْهُمْ  
 فَهَبْ فَتَحَفُّظُهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 كَوْنُهُمْ الْعَجَابُ يَسْكُنُ فَتَالُوا أَيْتَيْنَاهُ مِنْ شَيْءٍ وَ  
 عَجَبُ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِهِ فَتَمَّتْ شَهَادَاتُهُمَا  
 أَحَقُّ مِنْ شَهَادَاتِهِمَا وَإِنَّ الْعَجَابَ لَيْسَ بِهِ هُوَ  
 قَالَ وَفِيهِمْ كَرَمٌ هَذِهِ الْأَيَّةُ يَأْتِيهَا الشَّيْءُ  
 أَمْرًا شَهَادَاتُهُ تَبَيَّنَ

بَابُ قَضَاءِ الْوَصِيِّ وَبُيُونِ الْمَيْتِ بِغَيْرِ  
 مَحْضَرٍ مِنَ الْوَرَثَةِ ۚ  
 ۵۰. مُحَمَّدٌ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَائِقٍ أَوْ الْقُضْلُ بْنُ يَحْيَى عَنْ  
 عَنْهُ سَمِعْتُ ثَنَا حَبِيبًا كَرَمًا وَبَيَّنَّ عَنْ هَذَا قَالَ قَالَ  
 الشَّيْءُ سَمِعْتُ بِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ  
 أَبَا أَسْتَشْهَدُ يَوْمًا أَحِبُّ وَتَرَكْتُ مَيْتًا وَتَرَكْتُ عَلَيْهِ

وَيَا مَيْتَ أَحْضَرُ حَذْوُ الْقُضْلُ أَيْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ وَلِيَّكَ مُشْتَهَدُ  
 يَوْمًا أَحِبُّ وَتَرَكْتُ مَيْتًا وَتَرَكْتُ عَلَيْهِ أَحِبُّ أَنْ يَرَى الْقُضْلُ  
 قَالَ أَذْهَبُ فَتَبَيَّنَ رَحْمَةً كَيْفَ عَلَى مَا يَتَّبِعُ

میں ہیں۔ پھر اگر تیرے لیے کوئی گناہ نہ ملے تو اس کے لیے کہ جس نے گناہ  
 جگر ان میں سے گواہی دینے کے لیے نہ آئی اور گھر سے ہوں اور کہیں کہ  
 اس گناہ میں جو گواہی ہے ان کا حق ہے کہ ان کو نقصان پہنچا یا  
 لیکن یہ سب سے زمانہ قریب میں۔ پھر دونوں اشک تم کھائیں کہ  
 ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ ٹھیک ہے اور ہم مد سے  
 درج ہے۔ ایسا جو قریب غلوں میں ہیں۔ یہ ترجیح ہے اس سے کہ  
 گواہی جیسی چاہیے اما کریں یا کریں کہ کچھ قسمیں مذکور ہیں جیسی۔ ان کی  
 قسموں کے بعد اس کے بعد اور حکم سنو اور اس کے بعد ان کی قسموں  
 کہنا نہیں دیتا۔ رسول اللہ ﷺ آیت ۱۰۱ اور حضرت ابن عباس  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کہیں کہیں گواہی کہیں کہیں  
 مدعی بن بنا کے ساتھ مل کر نکلا۔ پس ایسا ملک میں بھی کا امتثال  
 ہو گیا جہاں مسلمان کوئی نہ تھا۔ جب وہ اس کے سامان کو لے کر واپس  
 لوٹے تو وہ اس کے ساتھ کو دیا تو سامان میں چاندی کا وہ جانے  
 تھا جو پرستی پر مشتمل تھا۔ یہاں لگا و دیا اس کے ساتھ شکایت نہ  
 گئی تو رسول اللہ ﷺ ان دونوں سے قسم لی وہ تم کہہ گئے اسی کے  
 بعد کہ مکر سے وہ جان مل گیا اور مالکوں نے بتایا کہ تم سے قیم مادی اور  
 مدعی بن بنا سے خرید اتفاق پس بیت سکھایا مسعد و ان کی گھر سے ہوئے  
 اور انہوں نے تم کھائی کہ ہماری گواہی پہلے دونوں حضرات کی گواہی سے  
 زیادہ درست ہے اور بیشک یہ جام ہمارے عزیز کا ہے حضرت ابن  
 وشرہ کی غیر حاضری میں بھی شکایت کا قرضہ ادا کر  
 سکتا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں  
 کہ ان کے والد غزوہ احد میں جا شہادت نوش کر گئے انہوں نے مجھے  
 چھ روٹیاں چھوڑیں۔ امدان کے دو کچھ قریش تھا جب گوری توڑنے  
 کے دن آئے قریش رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے میں حاضر ہو کر عرض گزار

ہوا یا رسول اللہ! آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ میرے والد قریظ غزوہ احد  
 میں شہید ہو گئے تھے اور انہوں نے کئی قریشیہ چھوڑا ہے میری  
 خواہش ہے کہ آپ مجھ کو ان کے پاس قریشیہ عطا فرمائیں تاکہ قریشیہ آپ کو  
 دیکھ کر کچھ تنگدست نہ رہیں گے۔ تو یہ بات ماڑی اور قریظ کی بیٹی تو یہ

بہن یا عجبی کہ ان سے تو ان کے مال کے ساتھ شکایت نہ کی

تیسرے





ہر قسم پر میرے آتما کی حمایت نہ ہے

عبداللہ! کہہ پڑے گا میں احسان کیا

[illegible]

اکسو کو نہیں نہیں مگر پاس کچھ رکھتے نہیں  
 مرد جہاں کی نصیب ہیں اسیکے خالی لہجہ میں

کتاب لجهاد والسير

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْيَمْرِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى  
إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ  
بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ  
وَيُقْتَلُونَ وَعَدًا عَلَيْهِمْ عَفَا فِي الْقَوْمِ مَرَّةٍ  
وَارِدَةٍ جَهَنَّمَ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ  
مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بَبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعَكُمْ  
بِهِ إِلَى قَوْلِهِ وَيَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ فَتَالَ ابْنُ  
عَتَابٍ الْحَدُّ وَالْطَّلَاعَةُ

١٥ وَحَدَّثَنَا الْعُصَيْنِيُّ بْنُ عُبَّادٍ حَدَّثَنَا مَعْمَدُ  
 بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا مَرْيُكَةُ بِنْتُ وَهْبٍ وَهِيَ  
 سَيِّمَةُ الْوَلِيدِ بْنِ الْعِزِّ بِرَدِّهَا عَنْ أَبِي عَمْرٍو  
 النَّشِبِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ سَأَلْتُ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْعَمَلِ

جہاں کی فضیلت اور سیرت رسولی عربی۔ اور شاہد اہل تہذیب  
ہیں۔ بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مالی اور جان خرید لیئے ہیں  
اس بدلہ پر کہ ان کے لیے جنت ہے۔ اللہ کی راہ میں شہید ہو جائیں اور  
میریں۔ اس کے ذریعہ گرم پر سپاہ و تہذیب اور انجیل اور قرآن میں  
اللہ اللہ سے زیادہ قول و قرار کا پورا کوئی ہے۔ تو خوشیاں منا کر  
اپنے سوا کسی کو جو تم سے اس سے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے  
تو بہر حال اسے اکبر ذکر کیا ہے، جہنم کے بتائے اسے اسرا نے دے  
مذہب رکھنے والے۔ بولنے سے دیکھنے والے۔ اور اللہ کی حمد و ثناء  
رکھنے والے اور خوشخبری شاہ مسلمانوں کو صریحاً بقولہ آیت (۱۱۲:۱۱۱)۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اس کو  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا حق سب سے افضل ہے  
اور شاد فرمایا، غار کا وقت پر پڑ جانا اس نے عرض کیا پھر کونسا؟ فرمایا یا اللہ  
کے ساتھ نیکی کرنا، پھر عرض کیا گزار جو سکے، اگر اس کے بعد  
اور شاد فرمایا! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ اس کے بعد

حضرت ابن ابی حاتم (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ:



آیت: ۱۴۶)

حضرت ابن زبیرؓ کی اس حضرت ابو سعید خدریؓ کی حدیث تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے  
روایت کرتے ہیں۔ اسی کا بیان ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے، یا  
یا رسول اللہ! سب لوگوں میں افضل کون ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ وہ لوگوں جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ راہ خدا میں جہاد  
کے، لوگ پھر عرض گزار ہوئے، اسی کے بعد کون افضل ہے؟  
ارشاد فرمایا، وہ لوگوں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کسی پیادگی کی گھاٹی  
میں سکونت پذیر ہو اور لوگوں کو اپنے غریب سے محفوظ رکھے۔

سید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی راویں جہاد کے معاملے کی مثال اور شاہ جہنم جانتی ہیں کہ گنہگار کی راویں جہاد کرتی ہیں۔ اسی مثال پر جیسے کہ ہمیشہ دن گزرتا ہے۔ اور انہوں کو قیام کر کے اللہ تعالیٰ کے سامنے راویں جہاد کرنے والے کا قدم لگنا ہے۔ اگر کسی نے جگیا تو جنت میں داخل ہوگا۔ اور اگر نہ ہو تو جہنم میں۔

جہاد کے لیے مردوں اور عورتوں کا دُعا کرنا۔  
 حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا کرتے تھے کہ اے  
 اللہ! مجھے اپنے رسول کے شہر میں شہادت نصیب فرما۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا ہے بگد ہے، حضرت ام وادم بنت النخاع کے گھر تشریف لے جائے تو وہاں آپ کی خدمت میں کھانا پیش کرتی اور حضرت ام وادم حضرت جابر بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک دفعہ رسول اللہ ان کے گھر بطور افزونہ ہوئے اور انہوں نے کھانا کھوایا اور آپ کے سر مبارک میں شانہ کرنے لگیں۔ رسول اللہ کو خندا آگئی پھر بیٹھے ہوئے آپ بیچارہ ہوئے وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ! کبھی بات نہ آپ کو نہ پایا ہے! ارشاد فرمایا کہ مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ شیش کھٹے گئے، جو اللہ کی راہ میں جیاد کرنے کے لیے اس سند کے سینے پر اسی طرح کھایا کرتے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر

الْقَوْمُ الْعَظِيمُ  
٥٥. حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الْيَشْكُرِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ  
الْمَدَنِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ  
أَفْضَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ  
يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ قَالَ أَوْ مُؤْمِنٌ  
فَكَالَ مُؤْمِنٍ فِي شُعْبٍ مِنَ الشُّعْبِ يَتَّقِي اللَّهَ وَيَدْعُرُ  
النَّاسَ مِنْ شَيْءٍ .

٥٦. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الْتَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ السَّيِّدِ أَنَّ أَبَا  
طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ مِثْلُ الْمَجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَفْضَلُ  
مَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِهِ لَمْ يَلِ الصَّامِعُ النَّفْسَ  
وَلَوْ كَانَ اللَّهُ بِسُجَّاهِدٍ فِي سَبِيلِهِ بِأَنْ يَقْرَأَ  
أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْسِدَ سَلَامًا مَعَ أَهْلِهِ  
خَيْرٌ مِنْهُ .

بِأَيِّ الْمَدَامِ بِالْجَهَامِ يَتَرَجَّلُ وَالنِّسَاءُ وَكُلَّ  
عَمْرٍأُ زُرْتُمُنِي شَهَادَةً لَا تُفُتُّ مَهْلِكًا  
رَأْسُ لَحْدَةٍ .

٥٠. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَذْكُرُ كُلَّ عَلِيٍّ أَوْ حُرٍّ أَوْ مَرْبُوعٍ يُلْعَنُ فِي تَطْلِيمِهِ وَكَانَتْ  
أُخْرَى حُرٍّ أَوْ مَرْبُوعٍ عَبَادَةً فِي الْعَقَابَةِ فَذَكَرَ عَلِيًّا  
فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُطْعِمَهُ جِلَّتْ  
تَنَانِيهِ إِسْمُهُ فَتَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَرَّاسْتَيْقِظَ وَهُوَ يَضَعُكَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَمَا  
يَضَعُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ  
بَيْتِهِ أَغْلَى عَيْنًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرُكِبُونَ ثَبَرًا

هَذَا الْبَحْرُ مَكُونًا عَلَى الْأَمْرِ وَأُذِيتَ الْمَكُونُ عَلَى  
الْأَمْرِ كَذَلِكَ إِسْمُكَ كَأَنَّكَ قُلْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ قَدَمًا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهَا اسْمًا فَتَرَاهُ اسْتَقْبَلَ وَهُوَ  
يَضْرِبُكَ فَكَلَّمَكَ وَمَا يَصْحَبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
كَأَنَّ مِنْ أُمَّتِي غَيْرُهُمْ أَعْلَى هَذَا فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْآوَلِ قُلْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ قَدَمًا لَهَا أَنْتَ بِرِ  
الْأَوَّلِ قُلْتَ قَرَّبَ الْبَحْرُ فِي رَمَانٍ مَعْرُوفَةٍ بِنِ الْبَحْرِ  
مُفْتَانٍ فَهَرَعَتْ عَنْ دَأْبِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنْ  
الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ

بَابُ دَرَجَاتِ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ يَقَالُ هَذَا سَبِيلُ وَهَذَا سَبِيلُ

۵۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُدَيْمٌ عَنْ  
هَلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ يَأْتِ اللَّهَ فِي سَبِيلِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ الْحَجَّ  
كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهِدًا فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جُلَسَ لِمَا رَضِيَ الْوَلِيُّ وَلِيَدْفِنَهَا فَهَؤُلَاءِ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلَتْ عِبْرَةُ النَّاسِ قَالَ لَيْسَ فِي الْجَنَّةِ  
وَأَمَّا دَرَجَتُهُ أَعَدَّ اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ مَائَتِينَ الدَّرَجَتَيْنِ مَقَامًا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ  
الْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتَهُمُ اللَّهُ فَاغْلُظُوا الْغُرُوبَ  
وَلَدَتْهُمُ أَوْ سَطَّ الْجَنَّةُ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ أَرَأَيْتُمْ قَوْلَهُمْ  
الْمُرَحِّينَ وَبِهِمْ تَفَعَّلُوا لِمَا رَضِيَ الْجَنَّةُ قَالَ مَعْتَدُونَ  
فَلْيَبْرَحُوا عَنْ أَمِيرِهِمْ وَكَوْلَهُمْ عَزْشُ الرَّحْمَنِ  
۵۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبَلٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ

جیسے میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ یا  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اسکا نام کو شک ہے۔ وہ فرماتا  
ہیں کہ میں عرض کر رہا ہوں یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے  
بھی ان لوگوں میں شامل فرما دے۔ تو ان کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا  
کہ اس کے بعد ہر آپ سو سو گئے اور کہتے ہوئے بیٹھ  
ہوئے۔ پس میں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کو کس چیز نے منبہایا؟  
فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ جو کچھ گئے جو لوگوں کی طرف  
اللہ تعالیٰ میں جہاد کرنے کے لیے سندھ کے سینے پر سدا میں وہ نواح  
ہیں کہ میں عرض کر رہا ہوں یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے  
کہ مجھے ان میں شامل فرما دے۔ اللہ تعالیٰ فرمایا، تم پہلے گدہ میں شامل ہو چکے  
ہو۔ حضرت عمار بن ابو سفیان کہہ دیں ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نکلنے کے بعد اچانک کے ہاتھ سے گریز میں بال بوز و غیر

اللہ تعالیٰ میں جہاد کرنے والوں کے لیے ہے۔

وہابی میں، اھن، اسے پہنچا، اللہ تعالیٰ اسے پہنچا، وہابی میں  
یوں اور دست ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ تعالیٰ اس کے بعد میں پر ایمان  
لے گا وہ ان تمام گدہ رمضان کے روزے کے، تو اللہ تعالیٰ نے  
پنچا پر یہ حق ٹھہرایا ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ خود اس  
نے اللہ تعالیٰ میں جہاد کیا یا اسی جگہ ٹھہرا یا نہیں پیدا ہوا، لوگ عرض  
کر رہے تھے کہ یا رسول اللہ کیا ہم دوسرے لوگوں کو یہ خوشخبری سننا  
دیں؟ اور اللہ تعالیٰ جنت میں سے ہے۔ میں عرض کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا  
جہاد کرنے والوں کے لیے تیار فرمائے ہیں۔ ایک روز سے دوسرے  
کے وہابی آئے انہیں ملے جہاد میں داکان کسایں ہے۔ جب  
تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو تو فرمادی کہ اس کی کرنا ایک جگہ جنت کا رہنا  
جہاد کا نام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا ہے کہ اس کے بعد پر  
عرض الہی ہے اور جنت کی خبریں اسی سے نکلتی ہیں۔ محمد بن علی اپنے  
مذہب کے روایت کرتے ہیں کہ اس کے بعد پر عرض الہی ہے۔  
ابو جہاد، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں



عَنْ سَمُرَةَ قَالَتْ أَلْبِقَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ  
النَّبِيَّ رَجُلَيْنِ أَتَايَا قَصُودَ أَبِي الشَّوَّازِ فَخَالَصَهُمَا  
دَائِمًا أَحْسَنُ وَأَحْضَلُ لَهُ أَرْقَطُ أَحْسَنُ مِنْهَا  
كَأَنَّهَا هَذِهِ الدَّارُ لِشَهْدَائِهِ .

بَابُ الْكَدْوَةِ وَالزَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
قَابُ قَوْسٍ أَحَدُ كَوْمٍ مِنَ الْجَنَّةِ .

۶۰ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا جَدُّهُ  
عَنْ أَبِي بَرْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدٍ  
عَنْ أَبِي بَرْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدٍ

۶۱ . حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ أَبِي إِسْرَافِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ أَبِي إِسْرَافِيلَ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِذَلِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
أَبِي سُرَّةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

وَيَسِيمُ قَالَ لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا قَابُ قَوْسٍ  
النَّفْسُ وَتَقْرُبُ وَقَالَ لَعْدُوهُ أَوْ رُوِيَ عَنْ  
سَبِيلِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۶۲ . حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ أَبِي إِسْرَافِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ أَبِي إِسْرَافِيلَ  
سُئِلَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
وَالْكَدْوَةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَحْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا .

بَابُ الْحَوَارِ الْأَوْثَانِ وَصِفَتِهَا رَوَاهُ فِيهَا  
الْقُرْآنُ سُورَةُ سُورَةُ سُورَةُ سُورَةُ سُورَةُ سُورَةُ سُورَةُ سُورَةُ  
بِأَيِّهِ الْعَيْنُ وَنَ وَجْهًا هُوَ أَمَّا كُنْهَا هُوَ

۶۳ . حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ أَبِي إِسْرَافِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ أَبِي إِسْرَافِيلَ  
بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ رَأَيْتُ  
أَنْتَ بِنَ مَالٍ عَنْ أَبِي بَرْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدٍ عَنْ أَبِي بَرْدٍ

مِنْ عِبَادِ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْهُ أَنْ يَرْتَجِعَ إِلَى  
الدُّنْيَا أَنْ لَدَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّيْءُ بِنَا

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : آج رات میں سجدہ نمازیں  
کو دیکھا جو میرے پاس آئے پھر مجھے سے کہ ایک روزت پر چڑھ گئے  
پھر ایک گھر میں داخل ہوئے کہ جس سے خواہش ہو اور وہ گھر میں نہ  
دیکھا نہیں جسے دوزخ میں نہ کہا یہ ترسوں کا گھر ہے۔

صبح و شام اشکِ راہ میں نکلنا اور جنت میں  
کمان کے برابر جگہ مل جاتا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ کی راہ میں صبح سے پہلے  
نکلا یا دیر سے ختم کیا دنیا و دنیاویاں بہتر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : جنت میں کمان کے برابر جگہ دنیا  
کی ان تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ جن پر شوق و طمع اور غریب  
ہوتا ہے۔ اور فرمایا کہ اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو نکلنا  
بھی ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر شوق و طمع اور غریب  
ہوتا ہے۔

حضرت اسہل بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : اشکِ راہ میں کچھ دیر صبح  
یا شام کو نکلنا دنیا و دنیاویاں سے افضل ہے۔

حورین کیا ہیں اور ان کی صفات۔ انہیں دیکھ کر انکے  
حیرت برپا ہونے والے انکوں کی سیاہی جیت تیز ہوگی اور اسی طرح  
سفیدی بھی ان کے تعلق جو قرآن کریم میں زوجہ صم کا فضل آیا ہے  
اس سے مراد انہیں صم ہے یعنی تم نکلنا کا نکل کر دیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : کوئی بندہ ایسا نہیں  
جسے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے پاس پہلے جگہ ملے اور پھر بھی  
دنیا میں واپس لوٹنا پسند کرے خواہ اسے دنیا و دنیاویاں سب کچھ  
دے دیا جائے اس کے شہید کے کیونکہ وہ شہادت کی نعمت ہے۔









رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ  
الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دُمِيتُ إِصْبَعًا فَقَالَ هَلْ أَنْتِ  
إِلَّا إِصْبَعٌ دُمِيتَ قَرْنِي سَبِيلُ اللَّهِ مَا لَقِيتُ

بَاب ۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ  
مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي  
نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُكَلِّمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ  
بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَاللَّهُ تَعَالَى  
الْقَدِيرُ وَالزَّيُّمُ الرَّبُّ الْوَلِيُّ

بَاب ۶۰ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى هَلْ تَرَوْهُوَ يَوْمَ  
إِلَّا أَحْسَدَى الْحُسَيْنِيِّينَ وَالْحَرْبِ  
سَبَّحَالُ

۶۰ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِيمٍ حَدَّثَنَا الثَّيْبِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
الْحَمْدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنَا  
أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هُرَيْرَ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَأَلْتُ  
حَفِيفَ بْنَ عُتْبَةَ إِذَا قَدْ عَمِتْ آتِ الْحَرْبِ  
سَبَّحَالُ وَدَوْلُ فَكَيْدُكَ الرَّسُلُ تَمْتَلِي مَشَرَّ  
تَكُونُ نَهْمُ الْعَاقِبَةِ

بَاب ۶۱ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ  
رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَبِمَا  
مَنْ قَطَعِي نَجَبًا وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْتَمِزُ وَمَا  
يَكْفُرُوا تَبْدِيلًا

۶۱ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ حَمِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَشْرَجَ حَدَّثَنَا  
عَنْ وَبْنِ زُرَّارَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ  
الْقَطَرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ يَذَرُ كَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خُبْتُ عَنْ أَزْوَاجِي

ایک انگشت بیدار کن خن اکوڑ ہوئی۔ اس پر اس نے عرض کیا کہ ایک  
انگلی ہے۔ جو خن اکوڑ ہوئی۔ اور تو نے جو پایا اللہ کی راہ  
میں پایا ہے۔  
راہ خدا میں زخمی ہونا۔

عبد اللہ بن یوسف، امام، ایک، ابو الزناد، اس طرح حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سب سے اس لذت کی جس کے قیصر  
تو نہ ہو میری جان سے کوئی شخص اللہ کی راہ میں زخمی نہیں ہوتا  
اس کی عمر مانتا ہے کہ ان کی راہ میں زخمی ہونا جیسے گلوہ قیامت کے دن  
یوں بانگاہ الہی میں حاضر ہوگا۔ اور کائنات کا نیک نکل خون جیسا کہ اللہ  
ارشاد پادری تعالیٰ ہے۔ تم پر کس چیز کا انتظار کرتے ہو  
مگر قد خرموں میں سے ایک کا۔ (سورۃ التوبہ آیت ۵۲) اور  
جنگ قتل کی طرح ہوتی ہے۔

عبد اللہ بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے خبر دی کہ ابوسہیل  
نے مجھے بتایا کہ ہر قتل منہ ان سے کیا۔ میں نے منہ سے پوچھا کہ اس  
روایت کا اس کے ساتھ لڑائی میں تھا ہی کیا کیفیت رہتی ہے۔ تم  
نے بتایا کہ لڑائی میں اور قتل کی طرح ہے۔ کبھی اس کے ہاتھ  
میں کبھی اس کے ہاتھ میں، پس رسول کی اسی طرح آزمائش ہوتی  
ہے۔ لیکن انجام کار کا یہاں ان کے قدم ہی چوتھی ہے۔

قرآن الہی ہے۔ اہل ایمان میں سے کچھ وہ ہیں  
جنہوں نے اللہ سے کیا پیمانہ وعدہ سچا کر دکھایا۔ تو ان میں  
کوئی اپنی نیت پوری کر چکا اور کوئی انتظار میں ہے۔ لوہان کے  
اور اللہ میں خدا تبدیل نہیں آئی (سورۃ الاحزاب آیت ۲۳)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے  
چچا حضرت انس بن مالک غزوہ بدر کے وقت موجود تھے۔ یہ باگلو  
رسالت میں عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ میں اس پہل جنگ  
کے وقت جو آپ نے شریعت سے لڑی تھی موجود تھا۔ اگر اللہ  
نے شریعت سے جنگ آزمائی کا پھر کوئی موقع دیا تو اللہ تعالیٰ آپ

قَالَتِ الشَّيْخَةُ كَيْفَ لَيْسَ اللَّهُ أَشْهَدُ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
 لَيْسَ اللَّهُ مَا أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْحُدُودِ وَالْكَفَّةِ  
 الشَّيْخَةُ قَالَتْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ بِمَا كُنْتُ  
 هُوَ لَا يَفُوقُ أَصْحَابَهُ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا كُنْتُ  
 فِيهِ الشَّيْخَةُ كَيْفَ كُنْتُ تَقْدِمُكَ مَكَانَ مَنْ تَقْدِمُ  
 مَعَاذَ فَقَالَ يَا سَعْدُ إِنَّ مَعَادَ الْجَنَّةِ وَنَزِيلَ النَّارِ  
 إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أَحَدٍ قَالَ سَعْدُ كَيْفَ  
 اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَصْنَعُ قَالَ أَنْتَ تَوَجَّهْنَا  
 بِهِ بَعْضُ وَكُنَّا بَيْنَ حَرَمَيْنِ يَالْتَمِيعِ أَوْ طَمَعَةٍ  
 يَرْمُجُ أَوْ رَمِيَّةٍ يَسْهَمُ وَوَجَدْنَا قَدْ قُتِلَ وَقَدْ  
 قُتِلَ بِهِ الشَّيْخَةُ كَيْفَ كُنَّا عَرَفْنَا أَحَدًا إِلَّا أَخْتًا  
 بِسَائِبٍ قَالَ أَنْتَ كُنَّا نَرَى أَوْ نَلْقَى فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ  
 قَرَلْتُ فِيهِ وَفِي أَشْيَاهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلًا  
 صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا وَاللَّهُ عَلَيْهِ رَأْيِي الْخِيَارُ الْآيَةُ  
 وَقَالَ إِنَّ أَحَدَهُ قَدْ تَسَوَّى الذَّرِيمُ كَسَرَتْ ثَوْبِيَّةً  
 أَمْرًا مَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بِالْمُصَابِ فَقَالَ الْبَشِيرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذَا  
 بِالْبَقِ لَا تَكْسِرُ يَدَيْهَا كَغُلٍّ أَلَا رَيْسٌ وَتَوَكَّلُوا  
 الْعِصَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 إِنَّ عِبَادَ اللَّهِ مِنْ لَوْ أَكْسَرُوا عَلَى اللَّهِ لَا بَرَاءَةَ  
 ۴۲. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
 حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنَّ أُمَّ هَانِ  
 مَخْشُومَةَ بِنْتُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَنَّا رَجُلًا  
 ثَوْبِيَّةً أَنْ شَهِدَ بَيْنَ ثَمَامَةَ قَالَ نَسَخْتُ الصُّحُفَ  
 فِي الْمَصَاحِبِ فَقَدْتُ الْيَمِينَ مِنْ سُورَةِ الْأَنْعَامِ  
 أَسْمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا فَمَنْ  
 أَجِدَهَا لَمْ يَمَسْهُ رَيْبٌ فِي الْأَنْعَامِ فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدْتُ شَهِادَةً رَجُلَيْنِ وَهُوَ  
 قَوْلُهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلًا صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهُ عَلَيْهِ

کو نزد خدا گواہی دگر بر من و شمع رسالت کے گرو کیا کرتا ہے۔ جب  
 اسکی سرکار والی کا وہیں آیا اور بعض مسلمان میدان جنگ میں حضور  
 کے قوا ہوں نے بارگاہ الہی میں رستہ دیا اور کھلے اہل بی میں اس  
 حرکت سے بدی میں بدل کا اظہار کیا ہوں جو بارہ یعنی ساتویں  
 سرزد ہوئی ہے اور اس کثرت سے ہزار ہوں جس کے یہ شریکین تھے  
 ہوئے ہیں پھر انہوں نے شریکین کی جانب پر بھی قدمی فرمائی تو  
 حضرت سعد بن معاذ سے ملاقات ہوئی فرمایا اے سعد بن معاذ  
 نذر کے رب کی قسم جنت (ساتھ ہے) مجھے اچھا لگتا ہے چاہے  
 جنت کی خوشی اسکا ہے حضرت سعد بارگاہ صالت میں دان کا  
 حال ایمان کرتے تھے کہ رسول اللہ جو ہر فردی ہوں نے کھلے  
 وہ میری بساط سے باہر ہے حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب وہ کھلے  
 بعد ہم نے انہیں حاشادت خوش فرماتے ہوئے پایا تو ان کے ہم پر انہی  
 کے نیا وہ عوامی تیروں اور نیزہوں کے نظم تھے شریکین مسلمان  
 کے کان ناگ و نیزہ کاٹتے تھے جس کے باعث کئی انہیں پہلے  
 نہ سکا جبکہ صرف ان کے ہاتھ سے انگلیوں کے پونڈی پہنا حضرت انس  
 فرماتے ہیں ہر ایک اسکا ہے کہ آیت یہ جہاں صَدَقُوا الْإِيمَانُ  
 ان کھلے عوامی احوال حضرت انس کے حق میں نا اہل ہیں  
 حضرت انس یہ بھی فرماتے ہیں کہ ان کی اکثریت کھلے تھا ایک عورت کے  
 یا عورت کے قتل تھے رسول خدا نے تعاصی لا حکم بنا حضرت انس  
 بن عمر راہ رسالت پر عرض کر رہے تھے۔ رسول اللہ ! ۴  
 حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث ہے۔ جب  
 مختلف مخالف نے قتل کر کے ترائی ایک بکرہ بھی کیا گیا تو مجھے سورۃ  
 الاعزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی حالانکہ میں رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تھا مجھے  
 مجھے نہ آیت حضرت زید یہ ثابت خدا کی کے ساتھ کسی کے پاس  
 نہ ہی اس کی گواہی کو اللہ کے رسول نے قدا میں کی گواہی کے بار بار  
 دیا تھا سورۃ آیت یہ ہے۔ مسلمانوں میں سے کچھ مرد بھی ہوں  
 اللہ سے کیا ہوا وہہ سچا کر دیا۔  
 (سورۃ الاعزاب، آیت ۲۳)

۴۔ قمر بن زید کی گواہی کے ساتھ سمجھنا چاہیے کہ ہر فرد کے ذات نہیں تو اسے جائز ہے







الْوَحَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ مَنَّةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ  
 قَالَ لَنَا وَلَمَعَنِي بَرُّ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا سَمِعَا  
 مِنْ حَبِيبِهِمَا قَاتِلَيْنَا وَهَوَّيْنَا حُرَّةً فِي حَائِطِ نَهْمَا  
 يَسْقِيَانِيهِ فَلَمَّا رَأَيْنَا حَاءَنَا فَكَانَتُنِي وَجِئْتَنِي فَكَانَ  
 كَمَا نَتَقَلُّ لَيْلَيْنِ الْمَسْجِدِ لَيْلَةً وَكَانَ عَمَّارٌ يَتَقَلُّ  
 لَيْلَتَيْنِ لَيْلَتَيْنِ حَتَّى رَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَمَسَّحَ عَنْ رَأْسِهِ الْعَبَاءَ وَقَالَ وَيَحْ عَمَّارُ تَقْتُلُهُ  
 الْبَلَاءُ الْبَلَاءُ كَارِكِي مَرْحَمٍ إِلَى مَرْحَمٍ وَكَانَ مَرْحَمٌ الْبَلَاءُ  
 بَابُ الْغُسْلِ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْعَبَاءُ .

۷۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ مَنَّةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ  
 عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَتَلَ جَمْعَ نَوْمٍ مِنَ الْغَنَاقِ وَحَتَمَ السِّلَاحَ وَأَغْتَسَلَ قَدَاةً  
 حَبِيرِيَّةً وَكَانَ حَصْبٌ وَاسْمُ الْعَبَاءِ كَقَالَ وَحَتَمَ لَيْلَةً  
 كَوَالِدِهِمَا وَحَتَمَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 حَاتِنٌ قَالَ هَلْ نَأْذَمُ إِلَى ابْنِي كَمْ يُظْفَرُ قَالَتْ فَتَمَسَّحَ  
 إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ .

بَابُ فَضْلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَحْسَبَنَّ  
 الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُمُورًا تَابِلًا أَمْوَالَهُمْ  
 حَتَّى تَبْهَتَ بِرِئَاسَتِهِمْ وَكَوْنِ قَرِيبِينَ يَمَّا أَشْهَمَ اللَّهُ  
 مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَكْبِرُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا  
 قَوْلَ الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَهُمْ رِجْزٌ كَرِيمٌ  
 يُسْتَشِيرُونَ وَنَبْعَمَكَ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ  
 لَا يُضَيِّعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ .

۷۹. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
 مَالِكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالْحَةَ عَنْ أَبِيهِ  
 ابْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَلَى الَّذِينَ قَاتَلُوا أَصْحَابَ يَمْرُوتَ قُلُوبُهُمْ  
 مَعَدَّةٌ عَلَى رِغْلٍ وَذَكَرَ أَنَّ وَعْثِيَّةَ عَصَيْتَ اللَّهَ فَسَوَّلَهُ  
 قَالَ أَلَسْنَا فِي الَّذِينَ قَاتَلُوا يَمْرُوتَ مَعْمُومَةً قُرْآنُ  
 قُرْآنًا وَنَعْمَ لَسْنَا بَعْدَ تَقْوَاهُمْ أَقْرَبِينَ أَنَّ كَدَّ لِحْيَانَا

فرمایا کہ تم لو کہ حضرت ابو سعید خدری کی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاؤ گے  
 ان سے حدیث کا سراغ کرو پس ہم نے فرمایا ان کی خدمت میں حاضر  
 ہوئے جبکہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ باغ کو اپنی دوسری رہے تھے ۔  
 جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو ہم سے پاس تشریف لے گئے اور قیام  
 کو حالت میں بیٹھ گئے ۔ پھر فرمایا کہ جب مسجد نبوی کی تعمیر ہو رہی تھی تو ہم ایک  
 ایک بیٹھ کر ملائے تھے لیکن حضرت مالک بن نوید رضی اللہ عنہ نے ان میں سے  
 تھے جب ہم ایک ایک کے پاس سے گئے تو ان کے سر کا فہر جھٹکتے تھے  
 لہذا اب مالک اس حالت پر تھے کہ ان کو ان کی طرف سے کوئی کلمہ نہ  
 بولنا اور قیام کو وہ ہونے کے بعد غسل کرنا ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے واپس لوٹے تو آپ  
 بتھیرا تارے کے اندر غسل فرمایا ۔ فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام بارگاہِ نبوی  
 میں حاضر ہوئے اور ان کا سر دھو کر ان کے اٹا ہوا خوارق پر مٹا کر ان کو  
 جوتے کر آپ نے تو بتھیرا کر دیکھے ملائکہ میں نے اسی عین دیکھے  
 پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب ارادہ کر رہا ہے جن  
 گذر ہوئے اور حکام الدین تربیت کی جانب اشارہ کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا  
 شہداء کی فضیلت اور شان و باری تعالیٰ ہے یہ اللہ جل جلالہ  
 میں ملے گئے ہرگز ان میں مرقہ طلال نہ کرنا ۔ بلکہ وہ اپنے رب کے  
 پاس زندہ ہیں اور وہ کا پاتے ہیں ۔ اس پر غور میں جو اللہ نے  
 انہیں اپنے فضل سے دیا اور خوشیاں مناتے ہیں اپنے  
 بچھونک اور ہم ان سے نہ لے کوئی چیز کہ ان کے لیے نہ کوئی غم  
 مانتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل کی اور یہ کہ ان کے منافع نہیں کرتا  
 امیر ایمان والوں کا ۔ (سورۃ آل عمران آیت ۱۶۹ تا ۱۷۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے  
 نے ہجر مہجورہ طاول کو شہید کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
 ان کی تباہی کے لیے تیر روز تک دعا کی ۔ وہ قبیلہ بکر و ذکوان اور غنیمہ  
 کے لوگ تھے ۔ انہوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی تھی ۔ حضرت  
 انس فرماتے ہیں کہ شہداء ہجر مہجورہ کے جسے میں قرآن کریم  
 کا آیت ازل ہوئی تھی جس کی ہم کاوت کیا کرتے تھے ۔ پھر یہ  
 میں وہ دسویں جو تھی ۔ وہ آیت یہ ہے کہ یَقُولُوا قَوْلَنَا أَنْ كَدَّ

بَابُ فَضْلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَحْسَبَنَّ  
 الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُمُورًا تَابِلًا أَمْوَالَهُمْ  
 حَتَّى تَبْهَتَ بِرِئَاسَتِهِمْ وَكَوْنِ قَرِيبِينَ يَمَّا أَشْهَمَ اللَّهُ  
 مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَكْبِرُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا  
 قَوْلَ الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَهُمْ رِجْزٌ كَرِيمٌ  
 يُسْتَشِيرُونَ وَنَبْعَمَكَ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ  
 لَا يُضَيِّعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ .

تھیر

رَبَّنَا قَدْ رَضِيَ عَنْكَ وَرَضِينَا عَنْكَ.

۸۱. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ سَيْمٍ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ اصْطَبَحَ نَارُ  
بِالْحَمْدِ يَوْمَ مَا أُحْبِدْتُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ قَالَ لَيْسَ هَذَا خَيْرَ.

بَابُ ۶۵. فِي الْمَلَائِكَةِ عَلَى الشَّهِيدِ.

۸۱. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْقَضَائِي قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكْدَرِيِّ أَنَّ سَمِعَ  
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ يَوْمَ  
يَوْمٍ وَهُوَ يَوْمُ بَيْنَ يَدَيْهِ خَدَّيْهِ الْخَيْشُ مِنْ دُجُومٍ  
فَتَهَانِي قَوْمِي فَسَمِعَ صَوْتَ صَاحِبَةٍ فَقِيلَ أَيْتَهُ عَمْرُو  
أَبُو أُحْضَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَدْرَاكَ تَكُنِي مَا أَدْرَاكَ  
السَّيِّئَةُ حَتَّى تَقُولَ بِأَخْبَرْتِهَا قَدْ لَصَدَقَتْ آخِرُهُ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ رُبَّمَا قَالَتْ.

بَابُ ۶۶. تَسْبِيحُ الْمَجَاهِدِينَ يَرْجِعُ إِلَى الدُّنْيَا.  
۸۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ قَسَاةً قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ  
الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا فِي الْأَرْضِ  
مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ يَتَسَبَّحُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا  
فَيُقْتَلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا تَرَى مِنَ الْكِرَامَةِ.

بَابُ ۶۷. الْجَنَّةُ نَحْتُ بَارِقَةِ الشُّيُوفِ وَكَانَ  
الْمَغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَخْبَرَنَا نَيْبُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنْ يَدِ سَالِتٍ رَجُلٍ مِنْ كَثَلٍ وَكَانَ صَاحِبَ الْجَنَّةِ  
وَقَالَ عَمْرُو النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلُوا كَثِيرًا  
فِي الْجَنَّةِ وَكَثَلًا هُمْ فِي النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ.

۸۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْمُورُ بْنُ  
إِبْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَوْسَى بْنِ عُثْمَانَ  
عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ كَاتِبًا

لِقِيَادَةِ بَنَاتِ مَرْثِيَتِنَا وَكَانَ حَتَّى تَخْتَلِفَ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد صبح کے وقت شراب پی تھی پھر حجام  
شہادت نوش کر گئے۔ سفیان سے پوچھا گیا کیا اس روز میں  
آخری صفحے میں بھی پانی تھا فرمایا یہ بات اس حدیث میں نہیں ہے۔  
شہید پر فرشتے سایہ کرتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے  
میرے والدہ حضرت کونیا کریمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہا وسلم کی لنگاہ میں  
بیٹھ کر دیکھا کہ ان کا منہ کھلا ہوا تھا اور آپ کے سامنے رکھی ہوئی  
تھیں میں نے اسے جھک کر دیکھا تو دیکھا کہ تو میری قوم نے مجھے منع کیا اس  
کے بعد میں نے کہا کہ میں نے تو بتایا کہ یہ عمرہ کی بی بی ہیں ہے۔ آپ نے  
مٹا دیا تو فرمایا کہ تم کہیں مدنی ہو مگر فرشتے تو ان پر اپنے پردوں سے سایہ  
کر رہے ہیں۔ میں دایم بخدا کی تعالیٰ جناب صحت سے پوچھا کہ اس  
طاعت میں کیا نفع ہے وہ فرمایا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اس  
شہید دنیا میں واپس لوٹنے کی آرزو کیا ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا کی شہادت میں جو موت میں  
داخل ہو اور دنیا میں واپس لوٹنے کی تمنا کرے خواہ اسے دنیا کا سلا  
سلا سلطان سکھایا جائے اما سوائے شہید کے وہ آئندہ نہ رہے  
ہے کہ دنیا کی طرف لوٹے یہ جہنم میں داخل کیا جائے کیونکہ شہید  
کا وہ جہنم ہیچ جگہ ہے۔

جنت میں لوگوں کی ایک جگہ ہے۔ اور حضرت ابو  
بن شہبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے بتلنے سے ہم نے نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جہنم سے آنے والوں کے اعضاء قتل  
ہو گا یا جنت میں رہے گا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ جہنم  
میں رہیں گے مگر جو بے گناہ ہوں جنت میں رہیں گے مگر ان کے جسم میں نہیں

سیدنا ابو القاسم موصی عمر بن عبد اللہ رحمہما کے کتاب میں ہے کہ  
میں کہیں کے یہ حضرت عبد اللہ بن ابی اسحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا  
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بے شک جنت

میں لوگوں کی ایک جگہ ہے۔ اور حضرت ابو بن شہبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے بتلنے سے ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جہنم سے آنے والوں کے اعضاء قتل ہو گا یا جنت میں رہے گا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ جہنم میں رہیں گے مگر جو بے گناہ ہوں جنت میں رہیں گے مگر ان کے جسم میں نہیں

كَأَلِ تَكْتَبُ بِإِذْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «وَأَعْلَمُوا أَنَّ الْجَاهِلِيَّةَ مَحْذُومَةٌ وَالْأَنْبِيَاءُ مَحْذُومُونَ كَابِعْتِ الْأَوَّلِيَّةِ مِنْ ابْنِ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ مَرْثُومِ بْنِ عُقْبَةَ»  
باب من طلب الولد للجهاد

۸۴ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ بَاعَ بَنِيَّ جَعْفَرًا مِنْ بَنِيَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ قَالَ سَوَّحْتُ أَبَاهُ يَوْمَئِذٍ فَأَعْتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَجَّيْتُ عَنْهُ قَالَ سَلِّمْ عَنْهُ فَإِنَّهُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَا كُفْرَ فِي الْبَيْتِ عَلَى مَا تَرَى»  
أَمَّا أَبُو الْقَاسِمِ وَوَسِيَّتُهُ فَكَانَ ابْنُ بَنِي بَنِي جَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهَا صَاحِبُهَا: «إِنْ شَاءَ اللَّهُ كُنْ بِمَنْ يَكُونُ ابْنُ شَاءَ اللَّهُ فَكُنْ بِمَنْ يَكُونُ مِنْهُمْ إِلَّا أَمْرًا وَاحِدًا وَهُوَ أَنْ تَبِيعِي رَجُلًا وَاتَّبِعِي نَفْسَ مُحَسَّبٍ بِبَيْتِهِ» كَرَّكَالَ ابْنُ شَاءَ اللَّهُ لَهَا هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَسَأَلْنَا أَجْمَعُونَ

باب من الشجاعة في الحرب والجهاد  
۸۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَسَلِّمْ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَمَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَرَّ أَهْلُ الْمُؤْمِنَةِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فِي حَرْبٍ وَهَذَا وَجَدْنَا فِي بَعْثِهَا»

۸۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شَيْخُهُ عَنْ الرَّهْزِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّ بَيْتَهُمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نِسَاءٌ مَعَهُ مِنْ حَتَّابٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَسْلُوْنَ نِسَاءً عَلَى حَتَّابٍ إِلَى سَمَرَةٍ فَحِطَّتْ بِهَا وَدَارَةُ قَوْصَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْطَى بِيَدِ اللَّهِ لَوْ كَانَ لِي عَدُوٌّ هَذَا الْيَوْمَ لَأَقْتُلَهُ لَأَقْتُلَهُ لَأَقْتُلَهُ لَأَقْتُلَهُ لَأَقْتُلَهُ

تفسير

توہم کے سامنے ہے۔ اس کی متابعت اور لیں اور قتال اور جہاد کے واسطے سے کہتے ہیں۔

جہاد کے لیے اولاد کی دعا مانگنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد علی بنیاد علیہ السلام نے ایک عذر فرمایا۔ آج رات میں اپنی شہزادی ساری ہی بیوی کے پاس ملاں گا تاکہ اسے غسوار جنہیں جو ان کی دلاہ میں جہاد کرنے کے ایک ساتھی نے نشانہ لگا دیا دلاہ کے لیے لیں انہوں نے نشانہ لگا دیا۔ اس لیے اس کے سوا کوئی اور جہاد نہ ہوگا اس لیے ہی پورا بیچ نہ بنا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں عمر کا جہان ہے اگر وہ نشانہ لگا دے تو سب کے ہاں بچے جوتے جو گھوڑوں پر سوار ہو کر سارے جہان کی راہ میں جہاد کرتے۔

جنگ میں بہادری اور بڑی دل کھانا

عبداللہ بن ابی ثابت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد اور سختی سے ایک دفعہ امویہ کو کچھ غزوہ سکس جو انور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہو کر سب سے بہت سے گئے اور فرمایا ہم نے ابوہریرہ کے اس گھوڑے کو دنیا کی طرح تیز رفتار پایا ہے۔

محمد بن جعفر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت جعفر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ غزوہ حنین سے لوٹتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلاب میں تھے اور وہ حضرت جعفر بن مطعم سے ملے۔ اس پر لوگ ابعد آپ سے پہلے کہ سوال کرنے لگے یہاں تک کہ آپ کو دیکھتے ہوئے ایک شخص کے پیچھے گئے جو انہوں نے آپ کی پیادہ میں بھی کھینچ لی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں ٹھہر کر فرمایا میری پیادہ مجھے دے دو اگر میرے پاس ان کا ٹوکہ باقی ہے تو میں غزوہ تبوک سے مدینہ تک تم کو لے کر دیتا ہوں اور تم مجھے بخلاں، صحرا یا بڑی بڑی دیاتے۔

بِأَمْرِ مَا يَحْكُمُونَ مِنَ الْجَنَّةِ

۸۷. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا آدَمُ  
عُرَاكَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ  
مِنْ مَوْلَى الْقُدْرِيِّ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ مَيْمُونٍ هُوَ الَّذِي  
أَلْبَسَ لِسَانَهُ كَمَا يَلْبَسُ الْعَلَمُ الْبَيْضَانِ أَيْ كَمَا تَبَيَّنَ وَيَقُولُ إِنَّ  
تَرْتُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْكُمُ مِنْهُنَّ وَبِزُورِ  
الْقُلُوبِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَيْبَةِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ  
أَمْلَأَ لِي أَرْطُلُ النَّفْسِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ لِقَاكَ الْفِتْنَةِ الشَّكَا مَا فِي  
بِكَ مِنْ مَذَابِ الْقَبْرِ فَتَنْتَ الْعَرَبِ مُخْشَعًا فَصَدَّ كَمَا  
۸۸. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ  
كَالٍ وَصَفَتْ أَسَى بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْبَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَغْيِ وَالْكَبْرِ وَالْجَبْدِ  
وَالْعَرَبِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ قِسْفَةِ الْعَرَبِ وَالْقَبْرِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ  
بِأَمْرِكَ مِنْ حَدَّثِكَ بِشَاهِدٍ فِي الْحَسْبِ  
كَالِمَا أَبُو عُمَرَ كَانَ عَنْ سَعْدٍ  
۸۹. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَازِمُ بْنُ هَكْمٍ  
بْنُ يُونُسَ عَنْ الشَّاذِلِيِّ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ خَلْفَةَ  
عَبْدُ اللَّهِ وَسَعْدُ بْنُ الْقَدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ عَوْفٍ كَمَا يَحْكُمُ أَحَدًا مِنْهُمْ يَحْكُمُ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُنِيَ سَعْدٌ فَكُلُّهُ  
يَحْكُمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

بِأَمْرِكَ وَبِزُورِ الْقُلُوبِ وَالْعَرَبِ وَالْقَبْرِ  
وَالْبَغْيِ وَكُلُّهُ وَالْعَرَبِ وَالْقَبْرِ وَالْبَغْيِ  
بِأَمْرِ الْكِبَرِ وَأَنْتَ كَرِيمٌ سَبِيلُ اللَّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ  
إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَلِيلًا وَسَكَرَ أَقْلُكُمْ  
لَمْ أَتُحَرِّكُمْ وَلَكِنْ بَعْدَتْ عَلَيْهِمُ الْحَقُّ وَتَحَلُّفُونَ  
بِأَمْرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْوَلِيِّ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا أَكْفَرُوا إِذَا  
قِيلَ لَكُمْ اتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَثْقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ  
أَنْزَلْنَاهُمْ بِالْحَقِّ مِنَ السَّمَاءِ مِنَ الْآخِرَةِ إِلَى الْوَلِيِّ عَلَى

بِزُورِ الْقُلُوبِ وَالْعَرَبِ وَالْقَبْرِ

عمر بن ميمون لاندی فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی  
وقاص رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادوں کو یہ کلمات اس طرح سکھا  
تھے جیسے ستم بچوں کو سکھاتا ہے اور فرماتے کہ بے شک  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے۔ اے  
اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں جو تیری پناہ چاہتا ہوں  
کہ فتنہ کی زد نہ لگے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں  
کہ فتنہ سے محفوظ رہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں  
(عمر بن ميمون) اپنے یہ حدیث حضرت مصعب بن سعد کے  
مقبور کے والد حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے  
ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے۔ اے خدا میں تیری  
پناہ چاہتا ہوں جو تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں  
چاہتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں  
اپنا جنگی کارنامہ بیان کرتا۔  
ابو عثمان نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے اس حدیث میں روایت کی  
سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب  
حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عقیل بن ابی رباح اور حضرت  
عبد الرحمن بن حوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صحبت اٹھائی ہے لیکن  
ان میں سے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت روایت کرتے نہیں  
سنا۔ سوائے اس کے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جنگ احد کے  
متعلق اپنا مشاہدہ بیان کرتے۔

جہاد کے لیے نکلنا واجب ہے اور نیت نیک ہو کر  
اللہ والی ہے۔ نہ کوئی کر و لگی جان سے پاسے جاری دل سے اور  
اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جانوں کے ساتھ جہاد کر دیتا ہے  
بہتر ہے اگر کوئی قریب سال یا سو سو صغیر ہو تو ضرور اس سے  
ساتھ چلتے لیکن مشقت کا ساتھ دے گا اور اسے اللہ کی قسمیں کا بھی  
خبر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ایمان والوں  
تسلیں کیا ہے جب تم سے کہا جائے کہ خدا کی راہ میں کھڑے ہو تو بوجھ کے  
لے کر میں بیٹھ جاتے ہو کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کر



قَالَ كُنْ فِي يَوْمٍ كَرِهَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْكَلْبُ وَالْكَابِ  
سَرَايَا مُتَقَرِّضِينَ يُقَالُ أَحَدُ الثَّغَابِ ثَغِيْبٌ

۹۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ مَرْوَانَ عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَتَّوْرٌ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ كَاتِبٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
يُعَذَّبُ الْعَمِيْرُ وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ إِذَا اسْتَفْتِيَ عَنْ قَاتِلِ  
بِأَبِي الْكَافِرِ يَقْتُلُ الْمُسْلِمَ كَقَتْلِ  
فَيُسْتَبَدُّ بَعْدُ وَيُقْتَلُ

۹۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ  
أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى  
دَجَلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْأُخْرَى دُعَايُ الدَّحْسَةِ  
يَقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتَوَدَّى اللَّهُ  
عَنِ الْقَاتِلِ فَيُسْتَبَدُّ

۹۲. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرٍَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرٍ إِذْ مَا اسْتَعْرَهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَسْأَلُكَ فَقَالَ يَقْتُلُ بَنِي سَعْدِ بْنِ الْعَاصِ لَا تَسْجَعُ  
لِلْكَرْمَلِ اللَّهُ فَتَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَذَا قَاتِلُ بَنِي هُرَيْرَةَ  
فَقَالَ ابْنُ سَعِيدٍ بَنِي الْعَاصِ وَلَمْ يَجِئْ بِوَيْلٍ مَدَنِي  
عَيْنًا مِنْ كَدُّ مِرْيَحَانٍ يَتَّبِعِي عَلَى قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ  
أَحْكَمَ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَى يَدَيْهِ كَالْ  
فَلَا أَدْرِي أَسْأَلُكُمْ لَمْ أَمْ لَوْ يَسْأَلُكُمْ كَالْ سُفْيَانُ وَ  
حَدَّثَنِي الشَّيْخُ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الشَّيْخُ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ  
سَعِيدٍ بَنِي عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ بَنِي الْعَاصِ

بَابُ مِنَ اخْتِارِ الْعَمَلِ وَالْعَمَلِ الْمَتَّوْرِ

ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) آیت ۲۸-۲۹ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ  
انہوں نے قتال سے متفرق طور پر جوڑے جوڑے ستوں میں جھگڑا کر رہے  
کھتے ہیں کہ یہاں کا عامہ جگہ ہے۔

علامہ ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے  
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد غزوہ بدر  
میں بھی جہاد کی ایک نئی وجہ ہے۔ پس جب جہاد کے لیے جئے جازہ  
تو فوراً نکل آیا کرو۔

کافر مسلمانوں سے لڑے، پھر مسلمان جو کہ کافر کے ہاتھوں قتل  
ہو جائے۔

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کو دیکھ کر  
اپنی شان کے مطابق اہستہ اہستہ حالانکہ انہوں نے ایک دوسرے  
سے جنگ کی ہوگی اور دونوں میں جانیں گے۔ ایک ان میں سے اللہ  
کا ملا ہے اور دوسرا اللہ تعالیٰ نے قاتل کو توہم کی توفیق نہیں  
دی کہ اس مسلمان جو کہ اہل کفر سے لڑ رہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خیمہ کے مقام پر حاضر ہوا جبکہ  
مسلمان اسے فتح کر چکے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ان  
غنیمت میں میرا حصہ بھی مقدر فرمائیے۔ اس پر سعید بن العاصی کے  
فرزند علی بن ابی ہاشم نے کہا کہ یا رسول اللہ! انہیں حصہ نہ دیا جائے اس  
نے کہا۔ یہ قرآن تو قیامت کا ہے۔ سعید بن العاصی کے بیٹے نے جواب  
دیا اس جہاد پر تعجب ہے جو اسی اسی زمانہ پر لڑا گیا جوئی سے اترا  
ہے اور جوہر پر ایک مسلمان کو قتل کرنے کا الزام لگانا ہے حالانکہ میرے  
ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ نے اسے شہادت کے شرف سے نوازا اور مجھے اس  
کے ہاتھوں میں دیا۔ غیب فرماتے ہیں کہ میرے مسلمانوں کی غنیمت  
غنیمت سے حصہ دیا نہ ملا۔ سفیان فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مجھ سے  
سعید بن عبد اللہ بن ابی ہریرہ روایت کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ  
سعید کا نام حسب سعید بن عمرو بن بنی بن سعید بن عمرو بن سعید بن

جہاد کو روئے پر ترجیح دینا۔

۹۳. حَدَّثَنَا أَبُو مَرْحَدٍ شَيْخُنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْحَدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ لَا يَتُوبُ مَرَّةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ الْغَنَى وَفُلَانًا يَجْعَلُ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَرَارَةً مَقُولًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَرَّةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

بَابُ الشَّهَادَةِ سَبْعٌ وَسَوَى الْقَتْلِ.

۹۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي سُرَيْجٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهَادَةُ أَوْفَتْكَ الْمَطْعُونَ وَالْمَشْهُورُونَ وَالْخَيْرُ وَصَالِحُ

الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۹۵. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ سَيْرِينَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي النَّيْفِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهَادَةُ أَوْفَتْكَ الْمَطْعُونَ وَالْمَشْهُورُونَ وَالْخَيْرُ وَصَالِحُ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الْقُوَّةِ وَالْجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَفُضِّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ فِدَجَةً وَكَلًّا وَعَدَّ اللَّهُ الْحَسَنَى وَفُضِّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدُونَ عَلَى الْقَاعِدِينَ إِلَى قَوْلِهِمْ فَقَوْلُهُمْ رَحِمًا.

۹۶. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ لَقَدْ لَزِمْتُ الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَعَاوَسْتُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنًا فَجَاءَ بِكَيْفٍ لَكْتُبَهَا وَشَكَكْتُ أَنْ أَوْفَتْكَ مَرَّةً لَمْ تَلَمْزْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الْقُوَّةِ.

۹۷. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْحَدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ لَا يَتُوبُ مَرَّةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ الْغَنَى وَفُلَانًا يَجْعَلُ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَرَارَةً مَقُولًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَرَّةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ غزوہ کے دوران میں نہیں لڑ سکے تھے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو میں نے انہیں امام حسین کے سوا کبھی نہ بھولتا تھا۔

قتل کے بواشہادت کی سلسلہ میں ان میں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شہید پانچ ہیں ۱۔ ظالموں سے مارنے والا ۲۔ بیٹ کا بیمار کا سے مرنے والا ۳۔ پانی میں ڈوب جانے والا ۴۔ دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا ۵۔ ارادہ خدایں مجاہد

شہادت نوش کرنے والا۔

بشر بن محمد عبد اللہ، عاصم، حنظلہ بن سیرین، میر بن احمد، انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ظالموں سے مارنے والے ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اور جو نہیں وہ مسلمان کہے مذہباً کے پیروں میں اور مذہباً و عقلاً میرا ہے اَللّٰہُ اَعْلَمُ کہ ہمارے ہمارے اللہ تعالیٰ نے اہل اور جانوں کے ساتھ ہمارے کرنے والوں کا درجہ دیا۔ انہوں نے ہمارے کیا اور اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑا کار کا دیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے کو بیٹھے والوں سے بڑے شام سے فضیلت دیا ہے۔

مسند احمد ۱/۱۵۰

حضرت بابر مغربہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل اور جانوں کے ساتھ ہمارے کرنے والوں کا درجہ دیا۔ انہوں نے ہمارے کیا اور اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑا کار کا دیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے کو بیٹھے والوں سے بڑے شام سے فضیلت دیا ہے۔

حضرت علی بن سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے مروان بن الحکم کو مسجد میں بیٹھتے دیکھا میں نے گویا ان کے پاس

شَحَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا  
بَيْنَ الْيَمِّ وَالْبَحْرِ فَقُلْتُ حَقٌّ مِمَّنْ سَمِعْتُ إِلَى  
جَنَّتِهِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ زَيْنَ بْنَ قَابِيتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَرِي الْقَاعِدُونَ  
وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ جَلَدُوا  
أَرْبَعًا مِائَتًا وَهُوَ يُلَاقِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّكَ  
لَمْ يَجْهَدْ لَبَغَا هَدْمَتْ وَكَانَ دَعْوَايَ مَا تَزَلَّ اللَّهُ تَجَلَدُوا  
تَعَالَى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِمَا نَفْسٌ  
كُنْتُ عَلَى حَقٍّ مِنْهُ أَنَّ تَرْكَهُ فَيُذِي خَيْرٌ مِنْهُ  
لَمْ تَزَلْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُدْرِي الْقَوْمَ

بَابُ الْعُسْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۹۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْمُورُ بْنُ عَمْرٍو  
حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى كَتَبَ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَاصْبِرُوا

بَابُ الْخَوْضِ عَلَى الْقِتَالِ وَفَوَائِدُ تَعَالَى  
خَرِضَ الْمُؤْمِنُونَ عَلَى الْقِتَالِ

۹۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْمُورُ بْنُ عَمْرٍو  
حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِشَيْءٍ  
فَالْأَنْصَارُ لَا يَجِدُونَ فِي قُلُوبِهِمْ قِلَافَةً قُلُوبُهُمْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ  
ذَلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْرَفُونَ انْصَبَ وَانْجَزَمَ قَالَ  
كَانَ اللَّهُ قَرَأَ الْقَيْسَ نَيْشَ الْخَيْرِ وَالْخَيْرِ وَالْخَيْرِ  
وَالْخَيْرِ خَيْرٌ خَلَقُوا صَاحِبِينَ لَنَا

فَخُنَّ الْكِرِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا  
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيَْنَا أَبَدًا

بَابُ حَقِّ الْخَنْدَقِ

۱۰۰. حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ  
بَعِيدُ الْعَرَبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَعَلَ السَّاهِبُونَ وَالْأَنْصَارُ

میں جا کر بیٹھیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ  
نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے آیت لکھیں  
فَلَمَّا دُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔ کہ کتابت کرو  
سہتے۔ اس آیت کو لکھنے کے بعد ان حضرت ابی اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ  
میں حاضر بارگاہِ معلیٰ ہو گئے اور وہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے  
یا رسول اللہ اگر میں طاقت رکھتا تو ضرور جہاد کرتا۔ یہ سنائی سے  
مردم تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولِ معظم پر یہ آیت نازل فرمائی  
اَلْحَاقَ بِكَ الْكُفْرُ مِمَّا لَمْ يَكُنْ مِنْكَ اس طاقت میرے نام نہ تھا، میرے آقا  
پر جو کسوس کیا کہ زانو پٹ جانے کا اندیشہ ہو لے گا۔ پھر جو پٹکا  
ہوگا جب اللہ تعالیٰ نے بغیر اذنیہ العیبرہ کا زوال فرمایا۔

جنگ کے وقت صبر و استقامت سے کام لینا

حضرت عبد اللہ بن ابی اسحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خط لکھا  
جس کو میں نے بھی پڑھا اس میں تحریر تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جب تمہارا غم سے مقابلہ ہو تو صبر و استقامت سے  
کام لو۔

جہاد کی ترویج۔ اشارہ اللہ تعالیٰ ہے۔ اسے زیب کی خبر میں  
وائے ابی اسحق کو جہاد کی ترویج مد۔ یہ سورۃ الانفال کتابت میں  
حضرت اس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
خندق کی جانب تشریف لے گئے تو آپ نے دیکھا کہ صحابی جو یہ عزت  
سری میں جاوین انصار خندق کھودنے میں مصروف ہیں سچے  
پس غلام ہی نہیں جو یہ کام سر انجام دیتے۔ جب آپ نے ان کو  
مشقت اور سبک دے دیا تو انہوں نے سبک پر یہ غلط فہمی ہو گئی  
اسے مشاومت قرآن کی رو سے ہے۔ پس میرے انصار و جاوین کی  
مدد پر یہ سن کر عید رسالت کے پروردگار نے جہاد کا عرض کیا۔

سے ایک گئے تھے ہم محمد مصطفیٰ کے ہاتھ پر  
دم جہاد جہاد اچھا ہے گا عمر بھر

خندق کھودنا۔

حضرت اس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جاوین و انصار یہ سورۃ  
کہ خندق کھودنے میں مصروف تھے اور انہوں نے پڑھ لیا ہے جاتے وقت

وَقِيلَ لَكَ خُذْ إِلَيْنَا الْأُنثَىٰ ۖ وَسَيَقُولُ تُخَالِفُونَ عَلَيَّ مَا تَقُولُونَ وَلَا خُلَافَ لَهُمْ ۚ هُنَّ أُنثَىٰ وَبَنُونَ ۚ عَلَيَّ الْأَسْوَءُ مَا أَقْبَلْتُمْ أَجْدًا ۚ  
وَالَّذِي صَدَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمْ وَلَكُمْ يُجِيبُهُمْ وَيَقُولُ اللَّهُ إِنَّهُ لَا خَيْرَ  
إِلَّا فِي الْخَيْرِ الْأَخِيرِ ۚ قَبْلَ ذَلِكَ قَالُوا لَكَ خُذْ إِلَيْنَا الْأُنثَىٰ ۚ

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي  
إِسْحَاقَ بْنِ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ وَيَقُولُ لَوْلَا أَنْتَ مَا أَهْتَدَيْنَا ۚ

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَعْقِلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي  
إِسْحَاقَ بْنِ الْبَرَاءِ قَالَ تَلَا آيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَكُنْتُ يَوْمَئِذٍ مِنَ الْأَحْزَابِ يَتَقَلُّمُ الْقُرْآنَ وَقَدْ وَارَى الْقُرْآنُ

بِيَاضَ بَطْنِي ۚ وَهُوَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْتَ مَا أَهْتَدَيْنَا ۚ وَلَا  
مَكَانَ مَنْزِلِ الْمَسْكِينِ ۚ فَتَوَلَّى الْمَسْكِينَةَ مَلِكًا ۚ وَتَوَلَّى  
الْقُرْآنَ أَمَانًا ۚ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْلَا لَمْ يَلْقَ الْفُلُ الْفُلَ ۚ

بَابُ مَنْ حَبَسَ الْعَدُوَّ عَنِ الْغَنَى  
۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ  
بْنُ أَكْثَمَ حَدَّثَهُمْ قَالَ دَخَلْنَا مِنْ حَرْفٍ بَيْنَ بَنِي قُرَيْظَةَ وَبَنِي قُرَيْشٍ  
وَكُنَّا مَعَهُمْ لَمَّا كَانَ بَنُو حَرْفٍ حَدَّثَنَا عَنْهُ ۚ وَهُوَ مِنْ مَدْيَنَةَ  
يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي ذَلِكَ مَكَانٍ  
بَيْنَ أَمْرَيْنِ الْيَوْمِ خَلَّتْ لَنَا سَبِيلُ شَبَابٍ وَلَا وَادِيًا وَلَا وَهْرًا  
فَمَنْ خَفِيَ عَنْهُمْ الْعَدُوُّ وَقَالَ هُوَ عَلَى حَدِّ مَكَانٍ فَكُنَّا نَحْمِلُهُ  
عَنْ مَوْسَى بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ أَبُو سَعِيدٍ إِذَا دَخَلَ الْأَوَّلَ أَحْسَنَ ۚ

بَابُ فَضْلِ الْفَقْرِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
۱۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا  
أَبُو جَرِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ وَشُعْبَةُ بْنُ يَحْيَى  
أَنَّهُمَا كُنَا مَعَ النَّبِيِّ بْنِ أَبِي عَمِيلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ تَوْبَةً فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ بَعْدَ اللَّهِ وَجَبَتْ عَنْهُ سِتْرَتَانِ خَيْرٌ لِيَّ

فَقَدْ وَاللَّهِ كَيْسَ بِهِ شَرٌّ شَرِّتُمْ تَعْلَمُونَ ۚ وَبِكَيْسٍ هِيَ مِمَّنْ مَعْنَى كَيْسٍ  
وَقَدْ جَاءَ فِي كَيْسٍ كَيْسٌ هِيَ مِمَّنْ مَعْنَى كَيْسٍ هِيَ مِمَّنْ مَعْنَى كَيْسٍ  
دَابِئُ مَبْدُوكِ بِرَأْفَةٍ بِرَأْفَةٍ كَيْسٍ هِيَ مِمَّنْ مَعْنَى كَيْسٍ  
مَعْنَى كَيْسٍ هِيَ مِمَّنْ مَعْنَى كَيْسٍ هِيَ مِمَّنْ مَعْنَى كَيْسٍ

حضرت برائین مذکور ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو خود بھی مٹی دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ  
آپ کے شکم مبارک کا سفید رنگت میں نظر نہیں آتی تھی اس وقت

حضرت برائین مذکور ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو خود بھی مٹی دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ  
آپ کے شکم مبارک کا سفید رنگت میں نظر نہیں آتی تھی اس وقت

آپ کہنا کہ مبارک پر ہاتھ تھا۔ اسے خدا اگر تہا ہدایت نہ کرتا تو ہم  
ماتہ ہدایت نہ ہوتا۔ خدا علیہ السلام کے لئے ہدایت نہ کرتا تو ہم  
ماتہ ہدایت نہ ہوتا۔ خدا علیہ السلام کے لئے ہدایت نہ کرتا تو ہم  
ماتہ ہدایت نہ ہوتا۔ خدا علیہ السلام کے لئے ہدایت نہ کرتا تو ہم

حضرت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھوڑی سی مٹی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھوڑی سی مٹی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھوڑی سی مٹی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھوڑی سی مٹی

راوی خدا میں ہوتا دیکھا۔  
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے  
نبا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حراست میں لیا۔ حراست کے لئے  
میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے  
چہرے کو ستر برس کی مسافت کے برابر ہموار کر  
دیا۔



باب ۱۵ فصل الثقیف فی سبیل اللہ

۱۰۵ - حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ سَمِعَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْجُوعِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا أُخْبِرُهُ إِلَّا بِمَنْزِلَةِ  
بَلَاءٍ أَهْلُ كُلِّ هَيْمٍ قَالَ أَبُو ثَعْلَبَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْفَقْرُ وَالْجُوعُ  
لَكَ الْإِلَهِيُّ صَاحِبُ اللَّهِ تَعَالَى وَتَعَالَى مَا لَكَ مِنْهُ يَكُونُ يَكُونُ  
۱۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِشَاكِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا  
وَهَابُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْأَخْدَرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أُخْبِرُهُ بِمَا أُخْبِرْتُ بِهِ مِنْ  
يَقُولُ مَا يَكُونُ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ كَمَا كُنْتُ  
لَهُمَا الْفَقْرُ وَالْجُوعُ مَا وَفَّقِي يَا لَأَخْرَى فَقَالَ رَسُولُ  
كَانَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأُخْبِرُهُ بِالْغَيْرِ فَكُنْتُ مَعَهُ  
أَتَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كُنْتُ إِلَى الْبَيْتِ وَصَلْتُ  
الْبَيْتِ كَانَ عَنِ النَّبِيِّ الطَّيْرُ تَقْرَأُ مَتَمَّ عَزْرٍ  
وَجُوبِ الرُّغَصَاءِ فَقَالَ أَيْتُ السَّائِلُ أَيْتُ أَوْ خَيْرٌ  
كَرَّمْنَا إِنْ الْغَيْرُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْغَيْرِ وَدَانَا مُلَمَّ  
يُسَبِّحُ الْقُرْآنَ مَا يَكُونُ حَبْطًا أَوْ يُبَلِّغُ إِلَّا أَيْتُ الْفَقْرُ  
أَهْلُ حَقِّ رَدَا أَهْلَاتُ خَاصَرَتَاهَا اسْتَعْبَلَتْ  
الْمُسْكُ فَتَمَنَّتْ وَهَاتَتْ كَرَّ وَتَمَنَّتْ وَإِنْ هَذَا  
الْمُسْكُ عَوْنًا فِي حُرَّةٍ وَتَمَنَّتْ صَاحِبُ السَّيْرِ  
لَمَنْ أَخَذَ بِالْحَقِيقَةِ فَجَعَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ  
الْبَيْتِ وَالْمَسَاكِينِ وَمَنْ كَرَّ يَا خَدَّاهُ بِحَقِّهِ  
مَا لَا حِيلَ الْبَيْنَ لَا يَحْبِمُ وَيَكُونُ سَلِيلٌ شَهِيدًا  
يَوْمَ الْبَيْتِ

باب ۱۶ فصل من جهد عازيا او خلفا

۱۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَرْمُو  
حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنِي لَا خَوْفَ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَمِعُ بْنُ مَجِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي

راہ خدا میں شرح کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگو خدا میں ذلی چیز خرچہ کرے تو جنت کے ہر دروازے کا منتظر رہے جنت میں داخل ہونے کے لیے اپنے مدافعت کی قوت سے لے کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو کوئی خون نہیں ہوگا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو مال خرچ کرے جو مال خرچ کرے بیشک میں جس کے خلق خدا کو میرے بعد میں کی برکتیں جس میں حاصل نہیں ہوگی میرا آپ نے دنیا کی نعمتوں کا کچھ بعد دیگرے ذکر فرمایا تو ایک شخص کھڑا ہوا

کہ میں گزار رہا یا رسول اللہ کیا خبر مال کے خفیہ خرچے کا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی۔ چہ نے ایک دوسرے سے کہا کہ آپ پر بھی کیا نازل ہوا ہے یہ تمام حاضرین اس صبح خاموش ہو گئے گویا ان کے سروں پر پتھر سے بیٹھے ہیں۔ پھر آپ نے چوہوند سے پسینہ پونچھا پھر فرمایا اسی شخص نے اسی اسی سولی کیا تھا کہ ان سے عجیبہ حال خبر ہے: یہ میں سزا فرمایا۔ اور وضاحت کرتے ہوئے فرمایا جو مال غیر تمہارے وہ اپنے ساتھ خیر بھلائی کا لے کر ہے۔ جیسے موسم بہار کا سبزہ جو بعض اوقات مرنے کو ہلک کر دیتا یا موت کے قریب پہنچا دیتا یا ماسوائے دنیا پر کمانے والے کے میں چاہے لیکن جب کو کو اچھا نہیں تو وہ صوب میں چلا جائے، جنگل کے، اگر بہادر و شایب کرنے کے بعد پھر چھپنے لگے۔ بیشک یہ دنیا کا مال بیشک سبزہ ہے لیکن اچھا مال دار وہ مسلمان ہے جو مال کو حق کے ساتھ حاصل کرتا ہے۔ پھر اسے راہ خدا میں دینے والا مسکینوں پر بھی خرچ کرتا ہے اور جو مال کو حق کے ساتھ حاصل نہیں کرتا اس کا کھلے عام سے جو میری نہیں ہے اس کا مال قیامت کی نڈی کا سامان تیار کرنا اور اس کے گھر بار کی خبر رکھنا۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مال کی راہ میں ملے والے کے لیے طالع فراہم کرے تو گویا اس نے خود جہاد کیا اور جس نے مال کی راہ میں ملے

قَالَ مَنْ جَاهِلٌ عَزَايَايَ سَبِيلَ اللَّهِ فَقَدْ عَزَا وَمَنْ  
خَلَعَ عَزَايَايَ سَبِيلَ اللَّهِ يَغْفِرُ فَقَدْ عَزَا.

۱۰۸ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ يَسَاقَ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَمَّا دَخَلَ بَيْتًا بِأَلَمَدِيْنَةِ عَدِيٍّ بِدَلَّتْ أُمُّ سُلَيْمٍ  
أَوْ عَلَى أَرْوَحِهِ وَقِيلَ لَهُ قَالَ إِنِّي أَرْحَمُهَا فَبَدَّلَ  
أَخْرَها مَعِي.

بَابُ التَّحَنُّطِ عِنْدَ انْقِطَالِ

۱۰۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا خَالِدُ  
ابْنُ الْأَعْلَامِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي قَالٍ  
وَالزُّبَيْرِ بْنِ السَّامِرِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ مُحَمَّدٍ فِيهِ وَهُوَ تَحَنُّطٌ فَقَالَ يَا نَبِيَّ مَا تَحْنُطُكَ أَتُ  
لَا يَبْقَى شَيْءٌ إِلَّا يَا ابْنَ آدَمَ وَجَعَلَ يَتَحَنُّطُ يَتَوَقَّعُ مِنْ  
الْأَحْطِطُ كُتْرَهَا فَبَجَسَ وَدَخَلَ لِحْظًا يَبْزُوكُشًا فَأَبَى  
النَّاسُ فَقَالَ هَكَذَا عَنْ دُجُوٍّ وَهَذَا عَنْ خُصَّافٍ الْقَوْمُ  
مَا هَكَذَا لَنَا أَفَعَلْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُنْصَرِفُ مَا عَزَاؤُهُ أَفَعَلْ أَكْثَرُ رَوَاهُ حُذَّافٌ عَنْ قَابِلٍ عَنْ  
بَابِ كُفْلِ الْفَوَاحِشِ

۱۱۰ حَدَّثَنَا أَبُو نُفَيْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُثَنَّى عَنْ  
الْمَكِّيِّ بْنِ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ يَوْمَ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْذَابِ خَلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ يَارَتَيْهِ بِحَدِّ الْقَوْمِ قَالَ الرَّبِيعُ أَمَا خَلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ يَوْمٍ حَرَابًا وَحَوَارِيَّ الرَّبِيعِ  
بَابُ هَلْ يَهْتَبُ الظُّلُمَةُ وَحَدَّثَنَا

۱۱۱ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
الْمَكِّيِّ وَاسْمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْكُمْ لَنَا سَكَنٌ حَقٌّ أَطْلَعْنَا يَوْمَ الْأَحْذَابِ فَامْتَدَّ بِ  
الرَّبِيعِ كُفْرًا مَبْقَا تَدَبُّبِ الرَّبِيعِ كُفْرًا مَبْقَا تَدَبُّبِ الرَّبِيعِ

وہ کے گھر بار کی نیک بیچ سے خبر گیری کی تو وہ بھی خود جہاد کرنے  
وہ کے کی طرح ہے۔

حضرت ابن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم جہاد سے ملاجعت کے وقت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا  
مطرات کے سوا اور کس کے گھر لڑیں نہیں لے جاتے تھے۔ پوچھے  
پر آپ نے فرمایا کہ مجھے اس پر ترس آتا ہے کہ اگر اس کا مکان آگ  
جو گیا ہے جو میرے جہاد تھا۔  
جنگ کے وقت خوشبو لگانا۔

موسى بن انس رضی اللہ عنہ نے جنگ بیداء کا ذکر کرتے ہوئے  
فرمایا کہ میرے والد میری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضرت ثابت بن  
قیس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ اپنی رائیں کھولے ہوئے  
خوہم میں تھے۔ حضرت انس نے کہا، چاہا میں کیا چیز آپ کو ہوا سے  
دھواں دے جاتے جسک وہاں ہے؟ تو فرمایا، پیسے! میں چلتا ہوں  
انہی صندوق کی خوشبوں سے تھے۔ پھر وہ ہمارے باہرین میں بیٹھ گئے اور  
لنگھ کر حالت کا کشان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب دشمن ہمارے  
مدد پر نہ آوے تو ہم نہ اس سے مقابلہ نہ کرتے لیکن ہم رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد اس طرح تو نہیں دیکھتے تھے، جیسے تم نے ہر قوم  
جاسوسی کے دستوں کی فضیلت۔

حضرت ہارون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے جنگ احزاب سے کچھ پہلے فرمایا، میرے پاس دشمن کی  
خبر کن لگائے گا، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے، یہ غلام بھڑایا اور  
پاس دشمن کی خبر کن لگائے گا، پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے، حضور! یہ غلام  
میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنگ ہرنی کا ایک حوالہ  
کیا ایک شخص کو جاسوسی کے لیے بھیجا جاسکتا ہے

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دشمن کی خبر  
لگنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا، اللہ تعالیٰ  
فرماتے ہیں کہ میرے نبی! میں بھیج دوں گا کہ بات ہے، تو حضرت زبیر نے  
جنگ کہا، آپ نے لوگوں سے پوچھ کر حضرت زبیر نے ہی لیکر کہا۔

موسى بن انس رضی اللہ عنہ نے جنگ بیداء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے والد میری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ اپنی رائیں کھولے ہوئے خوہم میں تھے۔ حضرت انس نے کہا، چاہا میں کیا چیز آپ کو ہوا سے دھواں دے جاتے جسک وہاں ہے؟ تو فرمایا، پیسے! میں چلتا ہوں انہی صندوق کی خوشبوں سے تھے۔ پھر وہ ہمارے باہرین میں بیٹھ گئے اور لنگھ کر حالت کا کشان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب دشمن ہمارے مدد پر نہ آوے تو ہم نہ اس سے مقابلہ نہ کرتے لیکن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد اس طرح تو نہیں دیکھتے تھے، جیسے تم نے ہر قوم جاسوسی کے دستوں کی فضیلت۔

الرَّزِيْقُ قَالَ لَيْتَنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُ نَجِيًّا  
حَرِيًّا قُلْتُ حَوْلِي الرَّزِيْقُ بْنُ الْقَوَامِ.

بَابُ مَعْرِ الْوَقْفَيْنِ

۱۱۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَنْ  
حَكِيمٍ لَحْدًا عَنْ أَبِي ذَلَّابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

بَابُ الْخَيْلِ مَقْعُودَةٍ فِي تَرَاوِيحِهَا الْخَيْرُ إِلَى  
يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۱۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۱۴ - حَدَّثَنَا حُفَظَةُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ حُسَيْنٍ  
وَأَبُو الْيَاسْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

بَابُ الْجِهَادِ مَا مِنْ مَرْءٍ أَلْبَسَ الْخَيْلَ وَالْفَرَسَ الْخَيْرُ إِلَى  
يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۱۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

آپ نے میری بار بار دریافت فرمائی کہ حضرت زبیرؓ کا بیک کئے والے تھے۔  
اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک ہر نبی کا ایک جودہی  
ہو گا اور وہ جودہی میری جودہی ہے۔

ہو آدمیوں کا بل کر سفر کرنا۔

حضرت مالک بن نویرؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب  
میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے وطن کو لوٹنے لگا تو  
آپ نے مجھے اور میرے ساتھی سے فرمایا: اذن دینا اگر کہنا اور جو  
تم میں سے بڑا جودہی امامت کے۔

گھوڑوں کی پیشانیوں پر قیامت تک کے لیے سجلائی لکھی  
گئی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں کے  
ساتھ قیامت تک جودہی رکھنا واجب ہے۔

حضرت عروہ بن زبیرؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت  
کے لیے برکت واجب ہو کر رہ گئی اسے سیلان نے بھی نصیب حضرت  
عروہ بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے دوسری سند  
کے ساتھ بھی حضرت عروہ بن ابی الجعد سے اس کی روایت  
کی گئی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کمال  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں  
ہے۔

جہاد ماری رہنا چاہئے اسیر خواہ نیک ہو یا بد۔  
کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ برکت گھوڑوں کی  
پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک کے لیے واجب ہو کر رہ گئی ہے۔

حضرت عروہ بن زبیرؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں پر سجلائی قیامت تک  
کے لیے لکھی گئی ہے نیز اگر وہ اب اللہ تعالیٰ نصیب۔

جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھنا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہاد

الخيول

۱۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ  
عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
يَقُولُ مَنْ أَمْسَكَ سَوْمَ الْبَاهِرَةِ هَذَا يَلْزَمُ كَالْيَوْمِ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
بِأَنَّهُ وَلِيُّكُمْ يَوْمَ يَوْمِهِ فَإِنْ شِئْتُمْ فَرُدُّوهُ  
يَوْمَ يَوْمِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

بَابُ ٩- اسْمُ الْغَرَبِ وَالْجَمَابِ.

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فَصِيلُ بْنُ  
سَيِّمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ  
إِبْنِ أَبِي خَرِيجٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَفَ

أَبُو كَادَةَ مَرَّ بَعْضُ الصَّحَابَةِ وَهُوَ مُعْرِضُونَ وَهُوَ نَزِيرٌ  
مُعْرِضٌ قَرَأَتْ وَجِدَارًا وَنَحِيتًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ فَنَادَاهُ وَهُوَ  
حَتَّى رَأَى أَبُوتَهُ دَعَا فَدَحِيْبَ قَرَسًا لَهُ يُقَالُ لَهُ الْجَرَادُ  
فَسَاءَ لَكُمْ أَنْ يُسَاءَ لَكُمْ لَوْ لَا سُرُطَةٌ خَابِرًا فَنَادَاهُ  
فَعَمِلَ نَعْرَةً ثُمَّ أَكَلَ فَأَكَمُوا نَقْدًا مَرَادَمًا  
أَوْ كَبْرًا قَالَ هَلْ مَعْصُومٌ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ مَعْنَا  
يُجْلَسُ فَأَخَذَهَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَكَلَهَا.

١٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبُو كَالْبَلَاءِ مَوْلَى ابْنِ أَبِي عَتَّارٍ وَخُفْرَةُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ كُتِبَ لِقَائِهِمَا بِالْمَدِينَةِ .

١٢٠. حَدَّثَنَا اِبْنُ اِبْرَاهِيمَ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ اَدَمَ  
 حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْمَرِ عَنْ مَنْ رَوَاهُ اِسْحَاقُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَمُرَةَ  
 عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ كُنْتُ رَدْتُ لِقَابِي حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَلَى سَجْدَةٍ يُقَالُ لَهَا مُعَدِّرٌ هَذَا يَأْمُرُكَ بِهَا  
 تَذَرِي عَنْ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقَّ الْوَيْلُ عَلَى اللَّهِ  
 وَلِلَّهِ وَالرَّسُولِ أَغْنَوْكَ الْفَيْانَ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَلَى عِبَادِهِ

کے لیے گھوڑے باندھنے کا حکم دیا ہے (سورۃ الانفال: آیت ۶)۔  
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہانم کے لشکر کا راجہ میں جہاد کرنے کے  
پہلے گھوڑا پانا اللہ ہی اللہ پامیان رکھے اللہ جل و علا سے کو سہا  
کر دکھانے کی غرض سے جو تو اس (گھوڑے) کا کھانا پینا، بیہ  
اور پیشاب کرنا، قیامت کے بعد رثاب کی شکل میں، اس  
(رکھنے والے) کے میزان میں ہوں گے۔“

گوشت اور گدے کا نام رکھنا۔

عبدالرشید بن ابوجعفر ۱۲۱۷ھ کے والد عیسیٰ بن عیسیٰ کو وہ بچہ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا بن گئے اور ابوجعفر اپنے بعض ساتھیوں سمیت پیچھے رہ گئے جو اعزام باندھے ہوئے

[illegible]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گھر پر سوار ہوا، اسی کو خیر کہتے تھے آپ نے فرمایا، اسے معاذ بھی تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں عرض کیا ہوا مال اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا حق ہے، مالہ خدا فرمایا، اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ اسی کی مشیت کریں اور اس



أَنْ يَغْدُوَ وَلَا يَسِرَ كَوَاسِمٍ شَيْعًا وَحَقَّ الْبَيَادُ عَلَى  
 اللَّهُ أَنْ لَا يَغْدُوَ مَنْ لَا يَحْمِي لِي بِهِ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا  
 رَسُولَ اللَّهِ أَهَذَا أَتَبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تَبَشِّرْهُمْ  
 فَيَكُونُوا

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
 شُعْبَةَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ فَرَسٌ  
 بِالْقَدِيبَةِ فَاسْتَوَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا  
 قَالُوا لَقَدْ لَمْ نَمُدُّ ذُبَّ قَطَا لِمَا رَأَيْنَا مِنْ قُوَّتِهِ وَإِثْرِ  
 وَجْهِهِ لَبَحْرًا

کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر حق ہے  
 کہ اس میں جو شرک نہ کرتا ہوا اسے مذاب مذہبے میں عرض گزار  
 ہوا کہ یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری سناتا ہوں کہ فرمایا یہ خوشخبری  
 نہ سننا ورنہ اس پر بس کہ جائیں گے اور ایک اعمال بچھڑ دیں گے  
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
 مدینہ منورہ میں ایک دھند کہ خطرو محسوس ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے بارگاہوں استدار لیا جس کو منسوب کہتے تھے۔ وہاں ہی ایک  
 شخص آیا کہ میں تو کو خطرو نظر نہیں آیا اور ہم نے اس دھند کو دیکھا ہے۔ اگر  
 دیکھ لیں تو خطرو زنا را پایا ہے۔

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ گھوڑا تھوڑی سی مسافت پر تھکا ہوا تھا۔ وہ صبح کی روایت کے مطابق بہت سست رفتار تھا۔ کسی کو اپنے گھوڑے  
 سوار نہیں ہونے دیا کہ تا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطرو سے کہ اس رات میں اس گھوڑے پر سوار ہونے تو اس نے کان بھی دھکے دے دیں  
 کے اندر صبر تھوڑا سا پیدا ہو گئی تھی جس کے واسطے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود فرمایا کہ ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا کی طرح  
 تیز رفتار پایا ہے۔ ہاتھ دھو کر بہت تیز رفتار ہو گیا تھا۔ اور اس وقت کے بعد کہ گھوڑا اس سے بہت نہیں ہے۔ با سکا تھا یہ خوب یادگار  
 کے ساتھ نہایت قائم ہو جانے کی برکت ہے۔ یہاں اللہ جس چیز کو ان سے نہایت ہدایت ہے۔ وہ ان میں ہمیں ہدایت سے متاثر ہو جاتی ہے۔  
 خدائے ذوالنہیں ہمیں اپنے محبوب کی نسبت رحمت فرمائے۔ آمین۔ یہ حدیث بخاری شریف کی اس جلد میں حدیث  
 ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ کے تحت ہے۔

بعض گھوڑے مخصوص ہوتے ہیں۔

حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ خواست گھوڑے  
 حضرت ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خواست کسی چیز  
 میں ہے تو وہ حضرت گھوڑا اور دھند کی جگہ (گھر) ہے۔

حضرت سالم بن سعد صاحب حدیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خواست کسی چیز  
 میں ہے تو وہ حضرت گھوڑا اور دھند کی جگہ (گھر) ہے۔

ارشاد پاری تعالیٰ ہے۔ اور گھوڑے اور گھر اس کے کہ میں پر سوار ہو  
 اور نہایت کے ہے۔ (سورۃ النمل آیت ۸)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑے میں قسم کے ہیں۔ ایک وہ جس

بَابُ مَا يَدُلُّ مِنْ خُصَالِ الْفَرَسِ

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيُسُفَ الْأَخْبَرُ وَالثَّيْبِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ

قَالَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى الْغَزَا فِي الْفَرَسِ وَالْفَرَسُ وَالْفَرَسُ  
 ۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُسْلِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
 رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى الْغَزَا فِي الْفَرَسِ  
 ۱۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُسْلِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
 رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى الْغَزَا فِي الْفَرَسِ  
 ۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُسْلِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
 رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى الْغَزَا فِي الْفَرَسِ  
 ۱۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُسْلِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
 رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى الْغَزَا فِي الْفَرَسِ

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُسْلِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
 رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى الْغَزَا فِي الْفَرَسِ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَمَلُ يَنْتَقِلُ  
بِرَجُلٍ أَجَدُّ ذُرِّيَّتِهِ يَوْمَ تَوَفَّى رَجُلٌ وَنَزَلَ قَائِمًا أَلَيْسَ  
لَهُ أَجْرٌ فَذُرِّيَّتُهُ تَنْتَقِلُ بِرَجُلٍ أَلَيْسَ لَكَ حَاطَالٌ فِي حَرْبٍ  
أَوْ مَرْحَمَةٍ مِمَّا أَصَابَتْ فِي طَبْعِهَا ذَلِكَ مِنَ التَّعَرُّفِ أَوْ  
الْوَحْيِ مَا نَسَتْ لَمْ تَحْسَبْكَ وَتَرَأَتْهَا فَطَعَتْ طَبْعَهَا  
فَاسْتَنْتَ مَنْ ذَا أَوْ مَنْ مَعَهَا فَتَحْتَلُونَ كَارَهَا حَسَنَاتٍ  
لَمْ تَلَوْهَا فَهَلْ تَرْتَبِعُ كَثِيرٌ مِنْهُمْ وَلَوْ تَرْتَبِعُونَ أَنْ تَعْرِفُوا  
كُلَّ ذَلِكِ حَسَنَاتٍ لَكُمْ وَرَجُلٌ يَرْبِطُكُمْ كُفْرًا وَرِقَابًا وَ  
تَوَارَةً يَرْبِطُ الْإِسْلَامَ بِرَعَالٍ يَرْبِطُكُمْ ذَلِكَ فَتَعْمَلُ سَعْيًا  
لِللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّحْبِ فَقَالَ مَا أَتَيْتُكُمْ  
فِيهَا إِلَّا هُدًى وَالْأَمْرَ الْعَامَّةَ الْفَاءَ مَنْ يَعْمَلْ  
مِنْهَا لَكَ خَيْرٌ يَوْمَ مَنْ يَعْمَلْ مِنْهَا لَكَ خَيْرٌ  
مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ .

میں آدمی کے لیے واجب ہے۔ دوسرے وہ جن میں آدمی کی پروردگار کی  
تیسرے وہ جو آدمی پر بوجھ ہیں۔ وہ گھوڑا آدمی کے لیے باعثِ اجر  
ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے چلا ہو، پھر کسی پر گھوڑا یا باغ  
میں چرنے کے لیے کسی کی رتن سے یا ہمدرد دیا ہو۔ پس اس پر اللہ یا  
باغ میں جہاں تک وہ رتن پہنچے گی، اس کے مطابق مالک کو نیکیاں  
ملیں گی۔ اگر وہ اپنی رتن توڑ کر ایک درخت پر سے چڑھ جائے تو اس  
کی یہ حققتوں کے حساب سے گھسے دانے کو نیکیاں ملیں گی۔  
اگر کسی نے زیادہ یا کم پاس سے گزرتے ہوئے اس کا پانی پی لے، اگرچہ  
تک کا لادہ پانی پانے کا نہ ہو، تب بھی پیاس کی نیکیوں میں شمار  
ہوگا۔ جو آدمی غزوہ یا سرکاری کے باعث گھوڑا یا بے یا مسلمانوں  
کی حالت میں، تو یہ گھوڑا اپنے مالک پر بوجھ ہو گا۔ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے گھسے دانے سے اس کی دریافت کی گئی تو اپنے  
فریاد کا اس بارے میں کوئی حکم نازل نہیں ہوا ہے لیکن یہ آیت و جودہ  
بلا ریکی کہے تو اسے دیکھو گا اور حقیقتہً ہر بار بلی کہے وہ اسے دیکھ لے گا۔  
دوسرے ہر زوال آیت وہ اسے اس حکم کی جامع ہے۔  
جہاد میں دوسرے کے جہاد کو اڑانا۔

بَابُ مَنْ حَرَبَ دَابَّةً غَيْرَ

فِي الْكُفْرِ

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَاقِبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو  
الْمَوَدِّعِ الْقَاسِمُ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَخْبَرَنِي  
فَقُلْتُ لِمَ حَرَبْتَنِي بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُ مَعَاذَ بْنَ جَعْفَرٍ أَسْأَلُكُمْ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
میں کا سفر میں جب جابریہ کے ساتھ تھا۔ ابو عقیل فرماتے ہیں  
کہ معلوم نہیں وہ سفر قرآن کے لیے تھا یا غزوہ کے لیے جب ہم وہیں  
تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اہل و عیال

قَالَ أَبُو عَاقِبَةَ لَمْ أَفْهَمْ ذَلِكَ أَوْ لَمْ أَفْهَمْ ذَلِكَ الْفَسَادُ  
قَالَ الْقَاسِمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ  
الْأَخْبَرِ فَلَمَّا عَجَّلَ قَالَ جَابِرٌ فَاقْبَلْ أَوْ أَمَّا نَفْسِي جَابِرٌ  
فِي أَرْضِكَ تَقْرَأُ دِينَارًا وَدِينَارًا خَيْرٌ قَبْلَ الْكَلْبِ  
إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْيَوْمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيكُمْ  
لَسْتُمْ بِمَنْ يَسْأَلُكُمْ عَنْ رُبِّكُمْ فَوَسَّيْتُ الْيَوْمَ  
مَكَانَهُ فَقَالَ أَتَيْتُ الْعَمَلُ فَمَلَّتْ حَسْرَتِي قَبْلَ مَا  
الْمَوَدِّعَةُ وَخَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ

کے ساتھ ہیں۔ جابریہ کا جہاد تھا۔ جابریہ کا جہاد تھا۔  
فرماتے ہیں کہ ہم وہیں تھے کہ اللہ میں اپنے سپاہی مامور  
پر سوار تھا جس کے جسم پر باغ کوئی نہ تھا۔ لوگ گھوڑے پر چڑھ گئے  
اور میں آگے آگے جا رہا تھا کہ میرا اونٹ گھرا ہوا گیا۔ پس جب کہ میں  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے جابریہ کے مضبوطی سے پکڑ لو، پھر اپنے  
اس کے جسم پر ایک کوٹا ڈالو تو اونٹ اچھل کر میں پڑا۔ پھر فرمایا: کیا  
تم نے یہ اونٹ بیچا ہے۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ جب ہم  
وہیں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مامور کے جہاد میں

فِي طَوَائِفِ أَصْحَابِهِمْ حَتَّى صَحَّتْ الْيَمِينُ وَتَقَلَّتِ الْجَبَلُ  
فِي مَا حَيْثُ الْبَلَاطُ فَقُلْتُ لِمَ هَذَا أَجْمَلُكَ فَخَرَّ بِجَسَدِ  
يُطِيفُ بِالْجَمَلِ وَيَقُولُ الْعَجَلُ جَمَلًا لِمَكَ الشَّيْءُ  
سَلَى اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَتَبَتِ أَرْوَاقُ مِنْ دَهَبٍ خَفَّالٍ  
أَطْعَمُوا جَائِرًا مُمْرِقًا كَأَنَّ اسْتَوْفَيْتِ الشَّمْنَ قَدَّتْ  
يَعْمُ قَالَ الشَّمْنُ وَالْجَمَلُ لَكَ .

بَابُ التَّرْكَيبِ عَلَى الدَّائِمَةِ الصَّغِيرَةِ وَالْفَعُولَةِ  
مِنْ الْمُخَيَّلِ هَكَذَا قَالَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ الشَّدَفُ  
يَسْتَحْمِلُونَ الْفَعُولَةَ لِأَنَّهَا أَبْرَى وَأَجْزَلُ.

[illegible]

باب ۹۶ ویکامیرا لغزین

۱۲۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي اسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي اسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ لِلْفَرَسِ سَكَبِيٍّ وَاحِدًا حَبِيبَ سَهْمًا وَقَالَ مَا لَكَ يُسْهَرُ بِغَيْلٍ وَالْبَرَاءُ مِنْ مِثْلِهَا يَقُولُ بِوَ الْغَيْلِ وَالْإِعَالِ وَالْحَصِيرُ يَتَرَكُوهُمَا وَلَا يَلْتَمِسُ لَكَ لَمْ يَكُنْ مِنْ كَسَبِي.

بَابُ مَنْ فَلَاحَ آتَتْهُ غَيْرُهُ فِي الْحَرْبِ

[illegible]

مسجد نبوی کے اندر داخل ہوئے۔ میں علیؑ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اونٹ کو میں نے چاروں کے ایک گوشے میں باندھ دیا۔ پھر میں عرض کر دیا کہ آپؐ یہ اونٹ آپ کا ہے۔ آپؐ ہاتھ لٹکھائے اور اونٹ کے گرد پھرتے ہوئے فرمایا: یہ ہمارا اونٹ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد چند اوقیہ سونا میرے پاس بھیجا اور فرمایا کہ یہ میرا کچھ دینا۔ پھر میرے فریاد کیا کہ میںیں پوری قیمت لی گئی ہے؟ میں نے عرض

کیا، جس خیر غایہ قیمت ادا و نشت دونوں تمہیں دے  
شہر یہ جانور اور زنگھوڑے پر سواری کرنا۔ راشد بن سعد فرماتے  
ہیں کہ چھ سے اسلاف نے جانور پر سواری گناہ زیادہ پسند کرتے تھے  
کیونکہ وہ زیادہ جری اور دیر جوتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں خطر محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے گھوڑا مستعار لیا جسے مہذب کے نام سے پکارا جاتا تھا فرمایا: "جہن تو کوئی خطر و نظر نہیں آیا اور اس گھوڑے کو ہم سب کے درمیان طبعاً تیز رفتار پایا۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل غنیمت میں گھوڑے کے نڈھتے ادا کرنے کو حکم دیا۔ ایک شخص مقرر فرمایا اسلام تک راتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ غنیمت میں گھوڑوں کو مستحقان خواہ عربی گھوڑے عربی یا ترک، کیونکہ اللہ شاعر پاک تباری ہے۔ گھوڑے اور غیر اور گدھے تاکہ تم ان پر سوار کی گدھے سدا مضل آیت اور ایک سے زیادہ گھوڑوں کا حصہ نہیں ملے گا۔

میدان جنگ سے دوسرے کے جانور کو بے جانا۔

حضرت بابا بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جنگ خنین میں  
 میں کیا آپ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضور کرباگائے تھے؟  
 جواب دیا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمیں عبادت تھے، تہذیب و عفت  
 کے لوگ، اگرچہ نبی تھے، لیکن جب ہم ان سے معرکہ لڑا تو انہوں نے تیروں  
 کرباگائے تھے، اب مسلمان مالی غنیمت پر ٹوٹ پڑے تو انہوں نے تیروں  
 سے پہلے سینوں کو چھلنی کرنا شروع کر دیا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بِالْمَقَامِ فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ  
يَكُنْ قَطُّ رَايَهُ وَ إِنَّمَا كُنِيَ بِصَلَاتِهِ الْبَيْضَاءُ وَ إِنْ  
بَاسْمِيَّانِ أَخَذَ بِبَعَا مَعَا وَ الشَّقِيقُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَكُونُ - أَمَّا الشَّقِيقُ لَا كُنْهَ - أَمَّا ابْنُ  
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ .

باب الزکاب والغرر للذآبۃ  
۱۲۹ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَابِغٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ رَجُلًا فِي الْغُرَّةِ  
سَمِعَتْ بِهَا قَتْلَهُ وَأَبْنَاهُ أَهْلٌ مِنْ يَدِهِ مَسْجِدٌ وَهُوَ الْخَلِيفَةُ .

باب زکوب الغریب العذری  
۱۳۰ حَدَّثَنَا حَمْدُ بْنُ عَوْفٍ عَنْ شَيْخَانَا عَنْ  
عَنْ أَشْبَثِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى غَرِيبٍ عَذْرَى مَا عَلَيْهِ سُرَّتْ فِي مَسْجِدٍ سَيْفٍ .  
باب الغریب النقطون .

باب الغریب النقطون  
۱۳۱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا  
عَنْ يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ عَدْنَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ كَرِهُوا مَرْكَبَ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّ فِي طَلْعَةِ كَانَتْ يَطْلُبُ أَوْ كَانَتْ  
فِيهِ قَطْرٌ فَلَمَّا رَجَعُوا قَالَ وَجَدُوا هَؤُلَاءِ هَذَا  
بَحْرًا كَمَا كَانَ بَدْوُكَ رَايَ .  
باب السبق بين الخيل .

۱۳۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ  
عَنْ تَابِغٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَا خَلِمَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْعَمِيَاءِ إِلَى ثِيَابِ الْأَوْدِاجِ  
وَأَخْبَرَنَا مَا لَوْ يَخْتَصِرُ مِنَ الثَّيْبَةِ إِلَى مَسْجِدٍ بَيْنَ رُفُوفٍ  
قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكَانَتْ وَبَيْنَ أَخْبَرَنَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَفِينٌ بَيْنَ الْعَمِيَاءِ  
إِلَى ثِيَابِ الْأَوْدِاجِ حَمَلَةً أَوْ مَيْتَةً وَبَيْنَ ثِيَابِ

وہم نہیں توڑے اور یہ شک میں ہے کہ انہیں رکھا کہ اپنے سفید غریب پر  
سوار تھے اور بیشک جو سفیان بن حاشہ نے اس کے نگاہ پر رکھی  
تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حرام سے تھے کہ میں نبی ہوں اس میں  
کوئی صیوٹ نہیں ہوا میں عبدالمطلب جیسے سردار کا تخت پر  
ہوں۔

حافظ کے رکاب سے۔  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم جب اپنے قدم مبارک انوشی کی کتاب میں رکھتے اور  
سیدھی کھڑی ہو جاتی تو زنا حلیف کی مسجد کے پاس سے آپ  
احرام باندھتے۔

گھوڑے کی منگی بیٹھ پر سواری کرنا۔  
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اس حالت میں لے کر آپ گھوڑے کی منگی بیٹھ پر  
سوار تھے۔ اس پر بنی میں نہ تھی اور گھوڑا آپ کی گدھ میں ٹکس رہی تھی۔  
سمت زنا گھوڑا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ  
مدینہ منورہ والوں کو غلو محسوس ہوا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت  
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو سمت زنا تھا، یہاں  
میں سے حق حبیب آپ وہیں تشریف لے کر فرمایا۔ چمٹے تو گھما رہے  
گھوڑے کو چھوڑ کر طرح تیز رفتار پایا ہے۔ یہاں اس کے بعد اس  
گھوڑے سے کوئی سبقت نہ لے سکا۔  
گھوڑوں کی دھڑ کرانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیان ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے جوئے گھوڑوں کی دھڑ کرنا  
سے تنبیہ فرمائی کہ وہاں اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کی دھڑ کرنا  
سے نہایت تک۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ گھوڑے دھڑ لے کر  
میں سے ایک میں ہوں۔ حضرت سفیان ثوری کا راۃ اللہ علیہ فرماتے  
ہیں کہ حنیف اور حنیف کے درمیان پانچ یا چھ میل  
کا فاصلہ ہے جبکہ حنیف اور حنیف کا فاصلہ ایک



إلى مسجد بني زريق جبل.

باب ثلث إصهار الخيل للشيخ

۱۳۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

بَيْنِ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تَقْصُرْ وَكَانَ أَمْدُهَا مِنَ الثَّيْنَةِ

إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ سَابِقَ

يَقَاقِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَمْدَ أَعْيَانِهِ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْخَيْلُ

بَابُ ثَلَاثَةِ النَّسَبِ لِلْخَيْلِ لِلصَّحَابَةِ

۱۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا مَعْمُورٌ

حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَرْثُومٍ بْنِ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي

عُمَرَ قَالَ سَلَوْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ

الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أَصْبَرَتْ مَا سَلَّهَا مِنَ الْخَفْيَاءِ وَكَانَ

أَمْدُهَا ثَلَاثَةَ الْوَدِ إِنْ فَعَلْتُ يَمْزِي فَكُنْتُ كَانَتْ بَيْنَ

ذَلِكَ قَالَ يَسْتَأْذِنُ أَصْيَالُ أَوْ سَهْمٌ دَسَائِقُ بَلِيَّةٌ

لِخَيْلِ الْبَنِي لَمْ تَقْصُرْ مَا سَلَّهَا مِنَ ثَلَاثَةِ الْوَدِ إِنْ

وَكُنْ أَمْدُهَا مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ قُلْتُ فَكُنْتُ بَيْنَ

ذَلِكَ قَالَ وَيْلٌ أَوْ لَعْنَةٌ وَكَانَ إِنَّ عَمْرِيَتْ

سَابِقَ فِيهَا.

باب ثلث نافع النبي صلى الله عليه وسلم قال ابن عمر

أَذْكُرُ الْيَوْمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَهُ عَلَى الْفُصُولِ

قَالَ الْمُسَدِّدُ قَالَ لَيْسَ هَذَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْلُوقَاتُ الْفُصُولِ

۱۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا خُصُوفٌ

حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَرْثُومٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا يَقُولُ

كَانَتْ نَافِعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهَا

الْعُصْبَاءُ

۱۳۶ - حَدَّثَنَا مَا يَكُنْ بِنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا رُحَيْمٌ

حَدَّثَنَا عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِبَنِي سُلَيْمٍ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاقِدُ

نَسَمَى الْعُصْبَاءُ لَا تُسَمَّى قَالَ حَبِيبٌ وَلَا تَكَادُ تُسَمَّى لِحَاءُ

أَعْرَاقٍ عَلَى كَعْبٍ قَسْبُهَا فَتَشَقُّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

میل ہے۔  
دوڑھیتنے کے لیے گھوڑا تیار کرنا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کی لہڑتیا سے بچاؤ کے لیے مسجد تک کو لایا اور حضرت عبد اللہ بن عمر نے بھی اس گھوڑوں میں حصہ لیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد قنایت، اعتدال و آخری حصہ ہے، جیسا کہ اسوۂ اطہار میں خال علیہم فرماد گیا۔ گھوڑوں کی حد مقرر کرنا۔

بخاری حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت یافتہ گھوڑوں کی حد لکھائی، ان کے معاد ہونے کا مقام حقیقی تھا، سپینے کی جگہ خیمۃ الوداع تھی، میں ابوالاسحاق راوی اے سوئی سے پوچھا کہ ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ فرمایا: یہ فاصلہ میل و مدھیر تربیت یافتہ (ان ٹرینڈ) گھوڑوں کی حد سے کم تھا، جگہ جو خیمۃ الوداع سے معاد کیے گئے اور ان کے سپینے کی جگہ بنی زریق کی مسجد تھی۔ میں نے دریافت کیا کہ ان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ منسلک، ایک میل کے ٹک۔ جبکہ حضرت ابو سعید نے اس دوڑ میں حصہ لیا تھا۔

قصص کا ذکر۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ کا نام ہے، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ قصوٰء پر سورہ بقرہ عام نے اس پر زید کا پٹنہ پیچھا، چنانچہ حضرت مسعود بن عمرو فرماتے ہیں کہ رحمت و دعا نام یہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
کی ایک ناقہ کا نام عصباء  
تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ عصباء نامی سے کوئی اونٹنی آگے نہیں نکلتی تھی، بخیر راوی فرماتے ہیں کہ سبقت لے جانے کے قریب میں نہ چلتی تھی۔ پس کوئی ناقہ سورہ اعراف یا یوسف یا انعامی عصباء سے آگے نکال لی۔ مسلمانوں

بہ

بہ

حَتَّى يَمْرُقَهُ فَقَالَ حَتَّى عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْفَعَهُ فَمَنْ يَنْتِ  
الْمَدَنِيَّةُ إِلَّا وَصَحَّ طَوْلُهُ مَوْسَى عَنْ حَتَّى وَهَنْ تَلَايَةٍ  
عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

بَابُ مَا بَدَّلَ اللَّهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءُ  
قَالَ أَنَسٌ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ أَهْدَى مَلِكٌ أَيْدِيَهُ لِنَبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَقْلَهُ بَيْضَاءً .

۱۳۷۔ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ  
الْخَطَّابِ قَالَ مَا تَرَكْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا  
بِقِلَّةٍ الْبَيْضَاءُ وَبِإِلَاحَةٍ وَأَنْصَارُهَا حَمْدُكَ .

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ  
عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ  
لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَمْرٍاءَ وَكَيْتُ رُبَّ رَحْمَتٍ قَالَ لَا  
وَاللَّهِ مَا تَرَكْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْكُنَ وَرَأَى  
سَرْعَانَ الثَّغَابِ فَلَقِيَهُمْ هُوَ أَرْنُ بِالنَّبِيلِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَدَلَتِهِ الْبَيْضَاءُ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْخَطَّابِ  
الْبَيْضَاءُ بِلَبَاسِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ . أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ .

بَابُ جِهَادِ الرِّجَالِ .

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
إِبْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ خَلِيفَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا كَانَتْ إِشَادَةً النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ لَهَا لَنْ الْجُودُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَخْرُومَةٍ .

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا وَبَيْهٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَخْرُومَةٍ  
بِهَذَا وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ  
خَلِيفَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَنْ الْجِهَادِ فَقَالَ يَنْتَعِلُ الْجِهَادُ الْخِجَرُ

بَابُ غَزْوِ الْمَرْأَةِ فِي الْبَحْرِ .

پر حرکت دی تھی کہ وہی۔ مگر کتاب کو مسجد کی آواز سے معلوم ہوئی تو نہ  
مشرقی پر تھی کہ مسجد میں کیا ہو گا کہ تاج کو بلند کرتا ہے تو ہر لمحہ نیچے  
گرا کہ حضرت نے نہ ہو کہ یہ سے اس حدیث کو تفصیل کے ساتھ میں مذکور ہے  
رسول خدا کا سفید خچر اس کی حضرت نے نہ ہو کہ یہ سے اس حدیث کو تفصیل کے ساتھ میں مذکور ہے  
فرماتے ہیں کہ اگر وہی کے بارگاہ نے ہو کہ یہ سے اس حدیث کو تفصیل کے ساتھ میں مذکور ہے  
کے طور پر دیا تھا۔

حضرت عمرو بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ترک نہیں جوڑا تھا اس لئے ایک سفید  
مقتدر اللہ کچر زمین کے اندر اٹھیں (مسلمانوں کے لیے) بطور صلہ  
چھڑا تھا۔

حضرت برائین عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
اس کے کہ شخص نے پوچھا اسے ابو ہریرہ کی جنگ میں میں آپ حضرت نے  
پیٹہ رکھائی؛ انہوں نے جواب دیا خدا کی قسم نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نہیں بھاگے، میں جس جگہ بازو لگ گیا تو اسی جہان میں نہ نہیں تھری  
پاؤں پر۔ حبیب پروردگار اپنے سفید خچر پر چڑھ کر فرماتے ہیں کہ کلام  
حضرت ابو سفیان بن الحارث سے تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان  
مبارک سے اس بار یہی الفاظ سنا لئے تھے۔ میں نے یہی سنا اس میں کوئی  
صحت نہیں۔ میں عبد المطلب پر چڑھ کر اس کا قصور کر چکا ہوں۔

عَدُوُّكَ كَمَا يَمْلِكُ .

تم ہر دشمنی کا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ  
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں کی اجازت طلب کی تو آپ  
نے فرمایا تمہارا عہد ہے۔ عبد اللہ بن الوطیہ، سفیان، معاذی  
یہاں اس کی روایت کی ہے۔

اتم ہر دشمنی کا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ  
باسم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا  
فرمایا، عدوئی کے لیے بہترین جہاد ہے۔

عَدُوُّكَ كَمَا يَمْلِكُ .

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا مُمُوحَةُ  
بْنُ سَهْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ الْوَقْفِيُّ  
الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَةِ جَلْحَانَ فَاتَّكَأَ بَيْنَهُمَا  
فَرَضَّعَكَ فَقَالَتْ لِمَ رَضَّعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ  
كَأَنَّ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ الْبَعُورَ الْأَخْضَرِ فِي بَيْتِي لِيَبْذُلَ  
مَنْهُمْ مِثْلُ الْفُلُوكِ عَلَى الْأَسْرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُمَّ  
اجْعَلْهَا مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ فَضَّعَكَ فَقَالَتْ لِمَ يَبْذُلُ  
مِثْرَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهَا مِثْلُ ذَلِكَ فَقَالَتْ أَدْعُ اللَّهَ  
أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَدْنَى وَذَلِكَ  
مِنَ الْأُخْرَى قَالَ أَكُنْ فَتَزَوَّجَتْ حَبَاوَةَ بِنْتَ  
الْبَكِيَاءِ ثُمَّ رَجَعَتْ الْبَعُورَ مَعَهُ مِنْهُ فَرَكَنَتْ كُنُفًا  
فَقَالَتْ مَا يَكُونُ ذَا أَبْتَهَا فَرَضَّعَتْ بِهَا مِثْلَ  
عُنَاهَا كَمَا تَتَّ

بَابُ حُمْلِ الرِّجَالِ امْرَأَتَهُ فِي الْغَزْوِ دُونَ  
بَعْضِ حَيَاتِهِ

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا حُجَّابُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ عَمْرِو الشَّيْبَرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ  
الرُّمَاحِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْدَةَ ابْنَةَ الزُّبَيْرِ وَ  
سَعِيدَ ابْنَ السَّيِّبِ وَعَلْقَمَةَ بِنْتُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ  
اللَّهُ ابْنَ حَبِيبٍ اللَّهُ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ حَضْرَتِ

حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ فَرَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاتَّعَنَ بِخُرُوجِ  
سَلَسُهَا حَمْرُ بَرِّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّعَنَ بَيْنَا  
فِي نَزْدٍ وَفَعَدَّهَا فَعَرَّجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجَتْ مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَهُمَا أَنْزَلَ الْيَحْيَا

بَابُ عَزْمِ النِّسَاءِ وَقِتَالِهِنَّ مَعَ الرِّجَالِ

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ہر یکم ہفت سو چھانو رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر چلے اور وہ نے تو ایک  
نکاح (اور سو گئے) پھر چلتے تو انہوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا  
آپ کو کس چیز نے ہنسیا ہے! فرمایا میری امت کے کہ افراد رسول خدا میں  
اس سبز سمندر پر سوار کی گدہ ہے جس میں ان کی مثال ایسی ہے جیسے بادشاہ  
اپنے تختوں پر بیٹھے ہیں۔ عرض کر گدہ ہوئیں، یا رسول اللہ! کیا کیجئے  
کہ اللہ تعالیٰ مجھ ان میں شمار فرمائے۔ آپ نے دعا کی، اے  
اللہ! اے ان میں شامل فرمائے۔ آپ پھر سو گئے اور پھر چلتے اور  
پھر اسی طرح پرمیالیا۔ تو آپ نے پہلے کی طرح جواب دیا۔ انہوں نے  
انتہا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے، مجھے اس گدہ میں شامل فرمائے۔  
فرمایا، تمہارا شمار پہلے گدہ میں ہے نہ کہ دوسرے میں۔ حضرت انس  
فرماتے ہیں کہ اس کے بعد انہوں نے حضرت معاویہ بن حسان سے  
نکاح کر لیا۔ پھر یہ حضرت معاویہ کی بیوی ابنت قرقطہ کے ہمراہ  
بحر کی سفر پر نکلیں۔ جب واپس لوٹیں تو اپنے جانور پر سوار چڑھنے  
لگیں، لیکن اس سے گر پڑیں اور جاں بحق ہو گئیں۔

دوسری بیویوں کو چھوڑ کر ایک کو حیا میں ساتھ لے  
جاتا۔

فروہ بن زبیر، سعید بن مسیب و علقمہ بن وقاص و عبید اللہ  
بن عبد اللہ بن ابی جہل حضرت انس نے حدیث عائشہ بیان  
کی میں ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لیے نکلنے کا ارادہ فرماتے تو اپنی  
اندرج سطرات کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ جس کا نام نکل آتا۔

اس کو ساتھ لے جاتے۔ ایک قرعہ کے لیے تہا جگہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان قرعہ  
ڈالا تو میرا نام نکلا پھر تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ہمراہ میں نکلی اللہ پر ہے کا حکم نازل ہو جانے  
کے بعد بات ہے۔

عورتوں کا مردوں کے ساتھ چھوڑ کر چھا کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب جنگی لشکر میں

عَبْدُ اللَّهِ يُرِيدُ أَنْ يَكُونَ لَكُمْ يَوْمَ الْيَوْمِ أَحَدٌ أَنْ تَقَاتِلُوا  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُمُنِي  
بَيْنَ أَلَى يَكْرُومَ أَمْرٍ مُلْكٍ وَأَنَا الشَّيْخُ الْكَافِرُ خَدَعَهُ  
سَوْفِيَةً تَنْتَرِ ابْنُ الْقُرْبِ وَكَأَنَّكَ تَنْتَرِ ابْنُ الْقُرْبِ  
عَنِ مُتَرَبِّعًا كَرَّ كَرَّ فِي أَمْرٍ أَوْ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرَجَعَانِ  
فَتَلَانَا كَرَّ يَتَمَيَّنَانِ فَمَنْ يَكُنْ لَهُ الْوَلَاءُ الْقَوْمِ

يَا أَبَا حَنِئِلَ النَّسَائِيُّ الْقُرْبِ ابْنِ الْقُرْبِ فِي الْقَوْمِ  
۱۴۴۳۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي كَلْبٍ مَالِكِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ  
الْحَكَّافِ قَالُوا سَمِعْنَا مِنْ بَنِي نَسَائٍ مِنْ بَنِي نَسَائٍ  
قَالُوا سَمِعْنَا مِنْ بَنِي نَسَائٍ قَالُوا سَمِعْنَا مِنْ بَنِي نَسَائٍ  
الْمَدِينَةِ أَعْلَى هَذَا الْأَمْرِ نَسَائٍ الْقَوْمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
أَسْرَارًا وَكَأَنَّكَ لَمْ تَكُنْ لَمْ تَكُنْ لَمْ تَكُنْ لَمْ تَكُنْ  
عَمْرٍو أَمْرٍ مُلْكٍ أَمْرٍ مُلْكٍ مِنْ بَنِي نَسَائٍ لَمْ تَكُنْ  
مَنْ بَنِي نَسَائٍ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالُوا  
وَأَنَا كَانَتْ تَرَدُّ لَنَا الْقُرْبِ يَوْمَ أَحَدٍ كَالْأَوْجَانِ  
الْمَدِينَةِ نَسَائٍ

يَا أَبَا حَنِئِلَ النَّسَائِيُّ الْقُرْبِ ابْنِ الْقُرْبِ فِي الْقَوْمِ  
۱۴۵۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ابْنِ كَلْبٍ مَالِكِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ  
الْحَكَّافِ قَالُوا سَمِعْنَا مِنْ بَنِي نَسَائٍ قَالُوا سَمِعْنَا مِنْ بَنِي نَسَائٍ  
الْمَدِينَةِ أَعْلَى هَذَا الْأَمْرِ نَسَائٍ الْقَوْمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَأَنَا كَانَتْ تَرَدُّ لَنَا الْقُرْبِ يَوْمَ أَحَدٍ كَالْأَوْجَانِ

يَا أَبَا حَنِئِلَ النَّسَائِيُّ الْقُرْبِ ابْنِ الْقُرْبِ فِي الْقَوْمِ  
۱۴۶۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ابْنِ كَلْبٍ مَالِكِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ  
الْحَكَّافِ قَالُوا سَمِعْنَا مِنْ بَنِي نَسَائٍ قَالُوا سَمِعْنَا مِنْ بَنِي نَسَائٍ  
الْمَدِينَةِ أَعْلَى هَذَا الْأَمْرِ نَسَائٍ الْقَوْمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَأَنَا كَانَتْ تَرَدُّ لَنَا الْقُرْبِ يَوْمَ أَحَدٍ كَالْأَوْجَانِ

يَا أَبَا حَنِئِلَ النَّسَائِيُّ الْقُرْبِ ابْنِ الْقُرْبِ فِي الْقَوْمِ

مجاہد شریف رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مجاہد نے حضرت عائشہ  
بنت ابوبکر اور حضرت اہم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا کہ دونوں  
نے اپنے دامن میں بیٹے جوئے میں ہاتھیں ان کے پیروں کی پازیب  
دیکھ رہی تھیں۔ دونوں اپنی بیٹی پر پانی کی مشک لاتی تھیں اور پیاسے  
مسلمانوں کو پانی پلاتی تھیں۔ پھر لوٹ آئیں اور مشکیزے پھر کر  
وہیں اور پیاسے مسلمانوں کو پلاتی تھیں۔

جہاد میں عورتوں کا مردوں کے لیے مشکیں بھرا کر لانا۔  
فہر بن ہرک بدایت کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی  
اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی مستودات میں کچھ چاندی تقسیم کی تھیں۔ ایک شخص  
چاندی بانی پر رہی۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا، اسے امیر المؤمنین ابی  
ولید رضی اللہ عنہ وسلم کی اس صاحبزادی کو دے دیجئے جو آپ کے  
مردم میں ہے۔ ان کی ملازمت ختم ہوتی ہے تو اسے حضرت عمر نے فرمایا  
کہ ان سب کو لے کر لے جاؤ، انہیں اللہ تعالیٰ علیہم السلام کی خدمت میں لے جاؤ  
میں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک پر  
بیعت کی تھی اور یا اس لیے بھی زیادہ حق دار ہیں کہ جنگ اُحد میں جہاد  
کے لیے مشک بھر کر رات تھیں۔ وہام ہماری نے فرمایا کہ یہاں تو جہاد  
سینا مل رہا ہے۔

فہر بن ہرک بدایت کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی  
اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی مستودات میں کچھ چاندی تقسیم کی تھیں۔ ایک شخص  
چاندی بانی پر رہی۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا، اسے امیر المؤمنین ابی  
ولید رضی اللہ عنہ وسلم کی اس صاحبزادی کو دے دیجئے جو آپ کے  
مردم میں ہے۔ ان کی ملازمت ختم ہوتی ہے تو اسے حضرت عمر نے فرمایا  
کہ ان سب کو لے کر لے جاؤ، انہیں اللہ تعالیٰ علیہم السلام کی خدمت میں لے جاؤ  
میں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک پر  
بیعت کی تھی اور یا اس لیے بھی زیادہ حق دار ہیں کہ جنگ اُحد میں جہاد  
کے لیے مشک بھر کر رات تھیں۔ وہام ہماری نے فرمایا کہ یہاں تو جہاد  
سینا مل رہا ہے۔

عورتوں کا زخمیوں اور مقتول لوگوں کو اشاکے جانا۔  
حضرت ربیع بنت معوذہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے  
کہ مجاہد شریف رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مجاہد نے فرمایا ہے  
تھے۔ قوم کو پانی پلاتے تھے، ان کی خدمت کرتے نیز زخمیوں اور  
اور مقتول جو حال سے فاقوں کو مدینہ منورہ پہنچاتے  
تھے۔

مجموعہ تیر نکات۔



۱۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ  
عَنْ بَرِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُرْسِيٍّ قَالَ رَأَى أَبُو  
هَامِرٍ رُكْبَتَيْهِمَا تَقْتَبِعُ الْيَسْبِقُ قَالَ أَنْزَلَ هَذَا  
الشَّهْرَ فَزَعَزَعَتْ فَخَرَّ أَبُوهُ النَّسَاءُ فَدَعَتْ عَلَى يَتِيمٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرَ مَا فَتَى أَنْهُمْ الْغِيْرُ  
يُعْبِدُونَ أَبَا هَامِرٍ .

وَأَمَّا الْجِرَاسَةُ فِي الْغَزْوِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ .

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ  
مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
رَبِيعَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ الْيَتِيمُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْرًا فَلَمَّا قَامَ عَدُوُّ يَدَّ  
فَكَانَ لَيْتَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا مَالِحًا يَحْمِلُ سِلَاحَهُ  
إِذَا سَمِعَ صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ هَذَا فَتَى قَالَ كَأَنَّ  
سَعْدُ بْنُ أَبِي حَفْصٍ جِئْتُ لَأَخْبُرَنَّكَ وَنَاوِلِي يَتِيمًا  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَزَافٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ  
عَنْ زَيْدِ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي سَالِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ الْيَتِيمِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَ  
عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ وَحِيدٌ الْقَطِيفِ وَغَيْدٌ الْقَوْمِ صَبِيحَةٌ إِنْ  
أَعْيَلُوا رَحِمُوا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَوْطِئٌ لِقَمْسٍ وَانْتَكَسَ وَكَانَ  
فَتِيلٌ فَلَا تَنْتَقِى طَرْفِي لِعَيْنِهِمْ أَحَدٌ جِئْتُ قَوْمِي  
فِي يَتِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرَ مَا فَتَى هَذَا مَا كَأَنَّ

إِنْ كَانَ فِي الْجِرَاسَةِ كَانَ فِي الْجِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي  
النَّاسِ كَانَ فِي النَّاسِ فَإِنْ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنَ  
لَهُ وَإِنْ شَغَرَ لَمْ يُشْفَعْ قَالَ أَبُو عَبِيدٍ اللَّهُ لَمْ  
يَزَمْنَا إِسْرَائِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي  
حُسَيْنٍ وَقَالَ نَسَاكَاتٌ يَقُولُ فَاتَّسَهُمُ اللَّهُ  
طَرْفِي فَطَلَى مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَأْخُذَ حِمْلًا  
إِلَى الرَّاحِ وَهِيَ مِنْ يَتِيمٍ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت  
ابو ہامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھٹنے میں تیر لگ گیا۔ انہوں نے  
مجھ سے تیر نکالنے کے لیے کہا۔ میں نے تیر نکال دیا تو اس  
سے خون بہنے لگا۔ پس میں نے بارگاہ نبوت میں  
حاضر ہو کر صورت حال عرض کی تو آپ نے دعا فرمائی اے اللہ  
اپنے بندے ابو ہامر کی مغفرت فرما۔  
میدان جہاد میں یا سبائی کفر بنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ جب  
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ایک سفر میں) بیدار رہے تھے اس  
جب دینی مشورہ میں مدنی ارفقہ ہوئے تو فرمایا: کاش آج میرا  
کوئی نیک ساتھی رات کو میرا سر پر رکھے۔ جب آپ نے ہتھیلی  
کی آواز سماعت فرمائی تو دریافت کیا: کون ہے؟ جواب ملا  
میں سعد بن ابوقحاص ہوں۔ آپ کی بارگاہ کا پرہہ دینے آیا  
ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
سو گئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دھپے پیچے کا بندھا تیار ہوا  
اور چاند کسل کا بندہ تیار ہوا۔ اگر انہی یہ چیزیں مل جائیں تو  
خوش رہنا خوش ہو جائیں۔ ایسا تیار ہوا اور سرگول ہوا۔ حالانکہ  
جب اسے کانٹے چبھے تو نہ نکلتے۔ خوشخبری ہے اس بندے کے  
یہ جس نے اللہ کے ہاتھ میں اپنے گھوڑے کا نظام پکڑی ہوئی ہے  
یاں پر لگندہ اور قدم گرد آلود ہیں۔ اگر اسے پرے پر لگایا

جائے تو پرہیزگار ہے، اگر فحش کے چبھے لگنا جائے تو چبھے پر رہتا ہے  
اگر افسانہ ناچے تو اجازت ملے، اگر وہ کھانسی کا شکار ہو کر  
نہالی جائے مدام تھلا کر فرماتے ہیں کہ اسرائیل اللہ محمد بن عبد اللہ  
جو حسین سے اسے فرماتا روایت نہیں کیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے  
کہ اگر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کر دیا۔ مگر انہی کے ہاتھ  
پر ہر پکڑنے چیز کو کہتے ہیں اور اس کی یاد میں ان سے بدل گئی ہے  
اللہ یہ یحییٰ کے مشق ہے۔

بَابُ ۱۱۱ فَضْلِ الشُّعْرِ مَعَهُ فِي الْقَوَاوِدِ .

١٥١. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُرَيْشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ عَن ثَابِتِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ  
بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثْتُ جَبْرِ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يُخَوِّمُنِي وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ  
أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَبْرِ بْنَ أَبِي أَنَسٍ  
يَصْعَقُونَ سَهْبًا لَا أَحَدٌ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا  
أَكْرَهًا.

[illegible]

جہاد میں خدمتِ مجاہدین کی فضیلت۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دفعہ حضرت حمیر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہم سفر ہوا، تو وہ میری خدمت کرتے تھے حالانکہ وہ عمر میں انس سے بڑے تھے حضرت حمیر نے فرمایا کہ میں نے انصار کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے تو میں بھی جیسا کسی کو دیکھتا ہوں اسی کی عزت کرتا ہوں۔

حضرت انسؓ ہیں ملک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلا، تاکہ آپ کی خدمت کر سکوں۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیبر سے لوٹے اور احد پہاڑ آپ کو نظر آیا تو فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت رکھتے ہیں۔ پھر اپنے دست مبارک سے تھیلہ منقذہ کی جانب اشارہ کر کے کہنے لگا: اے اللہ! میں اس کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان والی جگہ کو حرم بنانا چاہتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا۔ اے اللہ! جیسا ہمارے صالح اور نیک ہیں برکت عطا فرما۔

فت: کرو آمد ہے ہاں ہر شخص کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت رکھنا ہے اور جو نہ ہو چکر یا فرج منجی اور کافر انسانی کے سوا اللہ اللہ کے رسول سے محبت رکھتی ہے۔ غیاث ہاں ہر فرد عقل سے پرہیز دینی عالم کے باوجود اگر کوئی آدمی مجوس یا منکر سے محبت نہ رکھے تو ایسے انسان سے بے ہاں اس کے عقول غلطی بڑی سے ملتی ہے اور یہ ان سے گھٹیا شمار ہوتا ہے۔ جبکہ جو انسان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھتے ہیں انہیں اس محبت کے تقاضے بھی پورے کرتے ہیں تو وہ ماہر مشقوں سے بھی اعلیٰ مقام پا جاتے ہیں۔ وہی ماستان سونترہ دس بزم جہاں میں شیعہ فصل ہوتے ہیں اور اس کے پلے میں خود اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرنے لگتا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي  
يُحِبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ  
اللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

وہی جواب : تم فراموش نہ کرو اگر تم اللہ کے دست پرکتے  
ہر قوم پرے فرماں بردار ہو جاؤ ، اللہ تعالیٰ ہر قوم پر  
مکمل ہمارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان

(آل عمران، آیت ۳۱)

مدرسہ اہل سنت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبوتر کو حرام کر دیا کی نسبت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما کہ

طرف کی اور دینہ متفقہ کو حرام کرنے کی نسبت اپنی جانب فرمائی۔ مگر یا اللہ تعالیٰ نے حضرات اہل بیت کو اہل بیت علیہم السلام کو بھی تحلیل و تحریم کا اختیار عطا فرمایا تھا۔ اس بات کا ذکر خود قرآن کریم میں بھی ہے جیسا کہ اللہ رب اعزمت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک اعلان یہ تھا کہ فرماؤ:

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ بَعْضُ الَّذِي فِي حُجْرَتِكُمْ  
عَلَيْكُمْ (راکھ اٹھا، آیت ۵۰)

اور اس میں ہے کہ مٹا کر دوں تمہارے لیے کچھ چیزیں  
جو تم پر حرام تھیں۔

سراپہ وقت کے ایک صدیق اہل بیت، امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنی ایمان افروز عبارت سے تفسیر دلائی ہے کہ حرمین طہین کی تحریم سے متعلقہ سولہ حدیثیں پیش کرنے کے بعد فرمایا ہے: — یہ سولہ حدیثیں ہیں پہلی آیت میں خود حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے دینہ طہین کو حرام کر دیا اور چھل آٹھ میں ممانعت کلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا کہ حضور کے حرم کرنے سے دینہ طہین حرام ہو گیا۔ یہ تحریر صفت خاص اللہ عز وجل کہ پہلی آیت سے پانچ حدیثوں میں آپ پر یہ حدیثیں سیدنا ابوبکر علیہ السلام کا تسلیم کی طرف بھی ہیں نسبت ارشاد ہوئی کہ اگر ستر کی حرم عزیمت ہو جائے تو حرم کر دیں، انہوں نے اسن حال بنا دی تو اسن

داعی، ص ۱۳۸

پھر انہوں نے اسی کتاب میں آٹھ ایسی حدیثیں پیش فرمائیں جن سے ثابت ہے کہ دینہ طہین کا جنگل بھی حرام ہے اور اس کے بعد یہ حدیثیں پیش کیں۔ — اسی طرح حدیثیں گئی جائیں جن میں کہ ستر اور دینہ طہین کو حرمین فرمایا تو حدیثیں ہیں بالحدیثیں اب میں حدیثا پر ہیں تو بالیقین ثابت کہ ستر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دینہ طہین کے جنگل کا تباہ کیا تاہم تمام ہی اب وہ مقرر فرمایا جو کہ ستر کے جنگل کا ہے: یہی بات بخاری شریف کی اسی جلد میں حدیث ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴ میں بھی ہے۔ و اللہ اعلم

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الزُّبَيْرِ  
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ زَكْرِيَّا عَنْ سَدِّ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ  
مُزَيْبِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے  
سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے،  
تو ہم میں سے زیادہ سایہ اس کے اوپر تھا جو اپنی چادر

مَعَ ابْنِي صَاحِبِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَرُّاقُ وَالْأَوْفَى  
بِطَبَقَاتِهِمْ ۖ ۱۵۲ هَذَا الْوَقْتُ هَذَا مَا أَهْلَهُ  
يَعْلَمُونَ كَيْدًا ۚ ۱۵۳ هَذَا الْوَقْتُ أَهْلُهُ وَفِيهِمْ  
الرِّكَابُ وَامْتَنَهُنَّ ۚ وَفِيهِمْ أَهْلُ الْبَيْتِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِمُ الْمَطِيرُونَ الْيَوْمَ  
بِالْأَجْرِ ۚ

کامیاب رکھے۔ تمام میں سے ابن حضرت کا مدفن تھا انہوں  
نے کوئی کام نہ کیا اور ان کا مدفن طہین تھا انہوں نے انہوں  
کو اٹھایا، انہیں کھدایا اور انہیں خدمت دی۔ اس پر نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منہ دایا۔ — آٹھ  
تو انہوں نے کہنے والے بڑا شباب ٹوٹ کرے  
گئے۔

سفر میں ساتھی کا مال ان کے لیے کی فضیلت۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے  
پرچہ کا صدقہ ضروری ہے جو کسی کو سوار ہونے میں مدد دے  
تو یہ بھی صدقہ ہے یا اس کا سامان اٹھوا کر سوار پر رکھو

بَابُ فَضْلِ مَنْ حَمَلَ صَاحِبَهُ فِي السَّيْرِ  
۱۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ سَدِّ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ  
مُزَيْبِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَنَافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يُؤْمَرُ بِحَبْلِ الزَّجَلِ فِي ذَاتِ بَيْتِهِ لِيَحْمِلَهُ نَفْسُهُ

أَوْ يَرْكَبُ عَلَيْهِ فَمَا مَدَّ يَدَهُ وَانْكَسَمَتْ  
الْكَلْبَةُ وَكَانَ خَطْوُهُ يَتَوَلَّى إِلَى الصُّلَّةِ مَدَّةً  
فَإِنَّ الْكَلْبَ يُوقِظُ حَتَّى يَكُونَ

يَا أَيُّهَا فَخْطِلْ بِبَاطِلِ يَدِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقُولِ  
اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا الصَّبْرُ وَارْتَقُوا  
إِلَى الْأَمِيَّةِ

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا سَيِّدُ الْمَوْلَانِ مُبَارَكُ بْنُ سَوَّامٍ أَنَّ النَّبِيَّ  
حَدَّثَنَا عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ جَعْفَرٍ  
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ الشَّيْخِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
مَنْ مَاتَ وَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ مَنْ مَاتَ وَهُوَ فِي الدُّنْيَا  
وَمَا حَيْثُهَا وَرَدَّهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ خَيْرٌ مِنْ مَنْ مَاتَ وَهُوَ فِي  
وَمَا حَيْثُهَا وَرَدَّهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ خَيْرٌ مِنْ مَنْ مَاتَ وَهُوَ فِي

بَابُ مَنْ عَزَّاهُ عَنِ النَّبِيِّ لِلْمُؤَدِّ هَبْ  
۱۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَأَنْ يَكُونَ الْمَرْءُ عَلَى مَا قَوْلُ عَدُوِّهِ يَكْفُرُ بِكُمْ بِفُتُورِي  
بَنِي إِسْرَءِيلَ إِلَى خَيْرٍ فَخَرَجَ إِلَى الْبُرْطُلَةِ مَرَّةً فِي قَوْمِ

فَلَمَّا رَأَتْهُ النَّحْلَةُ قَالَتْ أَخْبِرْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَرَأْتِ كَلْبًا أَسْعَدًا كَثِيرًا يَقُولُ  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّهْمِ وَالْحَزَنَةِ وَ  
الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُهْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ  
الَّذِينَ وَعَلَيْهِمُ الرَّجُلُ مَقْرُوفًا خَيْرٌ مِنْ قَوْمِ  
فَتَمَّ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْبَحْثُ ذِكْرًا لَكُمْ جَمَالُ رُبِّيَّةٍ  
يُنْتِجُ حَيْثُ بَنِي أَحْطَبَ وَكَانَ كَيْلُ رَدَّهَا وَكَانَتْ  
مِنْ وَمَا فَاصْطَفَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَمِعَ رُفَيْدَةَ فَخَرَجَ يَهْدِي بَيْنَنَا سَدَّ لِقَاءَهُ  
بِحَلَّتْ فَبَنِي يَهْدِي فَخَرَجَ سَمِعَ فِي نَظْمِ خَوَارِجِهِ  
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ مَنْ

سے تو یہ بھی صدقہ ہے اور اسی بات کہنا نیز نماز کے  
سے جتنے تو مٹا سکتے ہیں یہ بھی صدقہ ہیں اور کسی کو ملے  
جہاد میں صدقہ ہے۔

یہاں ایک روایت کی گئی کہ اگر کسی کا درجہ اور رشتہ باری تعالیٰ  
سے ہے اسے ایمان والوں کو ہرگز اور صبر و شجاعت سے آگے نہ بڑھے  
رسولہ علیہ السلام (آیت انوری)۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا کہ اللہ کی راہ میں ایک ہفت گھنٹہ کی دنیا دانیسا  
سے بہتر ہے اور جنت میں کسی کو ایک گھنٹہ کی  
دنیا دانیسا کی جگہ میں جانا دنیا دانیسا سے بہتر ہے اور شام  
یا صبح کے وقت اگر کوئی اللہ کی راہ میں نکلے تو یہ دنیا دانیسا  
سے بہتر ہے۔

خدمت کے لیے جہاد میں کسی لڑکے کو لے جانا۔  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ  
رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میری خدمت کے لیے اپنے لڑکوں  
میں سے کسی ایک لڑکے کو مقرر کر دو جب آپ غیر کی جانب

نکلے تو حضرت ابوہریرہ کے ساتھ گئے اور میں قریب پہنچا تھا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزری کاشفہ کے حاصل ہوا  
جب آپ کسی جگہ قیام پذیر ہوئے تو میں آپ کا نشانہ ہوا کہ  
یہ الفاظ سن کر اسے اللہ اس لڑکے کا چاہتا ہوں تم، طالع ہوا کہ  
سستی، بخل، ناموری، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے  
پھر ہم قریب پہنچ گئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس قلعہ کو فتح کر دیا  
تو بارگاہ رسالت میں صحیفہ جنت میں بنی احطاب کے حسن و  
جمال کا ذکر ہوا، جن کا غلبہ اس جنگ میں ہوا تھا اللہ  
رحمت عروسی میں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
وہاں سے انہیں اپنی خدمت کے لیے پسند فرمایا پس انہیں  
سے کہ مقام حبشہ میں پہنچے تو وہ حیف سے پاک ہو گئیں اور آپ



حَوْلَكَ كُنَّا تِلْكَ وَنَحْنُ رُسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ عَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ  
قَالَ قَرَأْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُحَوِّثُ بَنَاتِ الْأَنْبِيَاءِ بِمَا يَكُونُ عِنْدَ  
نَبِيِّهِمْ وَكَانَتْ مَكْتُومَةً صَبِيحَتُهُمْ يَجِدُهَا فِي  
رُكْبَتَيْهِ حَتَّى تَرْكَبَ فَيَسْأَلُهَا بِأَسْمَائِهَا  
الْمَكُونُ بِهَا نَظَرَ إِلَى أُمِّهِ فَقَالَ هَذَا جَبَلُ بَيْتِنَا  
وَمِنْ جَبَلِنَا ثُمَّ نَظَرَ إِلَى ابْنَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي  
أَسْأَلُكَ مَا بَيْنَ لَدُنِّيَّهَا بِبَيْتِهَا مَا سَأَلَ ابْنَاهُ  
مَنْحَتَهُ اللَّهُمَّ يَا رَحْمَنُ لَقَدْ رَفَعْتَ فِي هَذِهِ  
وَحَاءَ عِزًّا.

نے اہیں ہم بستی کا شرف بخشا۔ پھر ایک چھوٹے سے درخت  
پر چسپانے یا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے  
خبر سے فرمایا کہ جو لوگ تمہارے ارد گرد ہوں انہیں کھانے کے  
یہ بلادہ۔ رسول اللہ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ  
کیا تھا۔ پھر وہ منورہ کی جانب روانہ ہو گئے۔ وہ فرماتے ہیں کہ  
میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو وقت طواف  
انہیں اپنی چادر مبارک اٹھا دیتے، پھر اپنے لورٹ کے پاس بیٹھ  
جاتے تو حضرت صفیہ آپ کے مبارک گھٹنے پر سر رکھ کر سوتی ہو جاتی  
ہم بارہ بچے تھے، یہاں تک کہ جب مدینہ منورہ کے قریب آپ نے کو  
آپ نے کوہ احد کی جانب دیکھا اور فرمایا: یہ ہمارا ہم سے محبت کرتا  
ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر مدینہ منورہ کی جانب دیکھا اور  
ہو کیا انا سے اللہ میرا میں کے دونوں سنگتوں کی مدد فرمائی تاکہ کوہ  
بنانا ہی جیسے حضرت ابراہیم نے کوہ کوہ کوہ بنایا۔ اسے اللہ  
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

### باب رُكُوبِ الْبَحْرِ

۱۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ  
زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُعْتَدٍ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَابٍ  
عَنْ أَنَسٍ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَرَامٍ أَنَّ  
الْبَحْرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَوْلَانِ مِنْهَا  
كَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَوْمُكَ فَكَانَتْ يَارَسُولَ اللَّهِ مَا  
يُضْحِكُكَ قَالَ حَبِيبٌ مِنْ قَوْمِ مَرْثَانَ أَيْتِي يَرْكَبُونَ

سند کی سفر۔  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت  
امام مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم ان کے گھر مدینہ منورہ کو آئے۔ پھر چلے گئے  
مدینہ منورہ۔ انہوں نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کو  
بٹھایا، فرمایا اے اللہ اپنی امت کے ایک گروہ کو رخصت کر دے  
ہوا، جو سند پر اس طرح سفر کی کر رہے ہیں جیسے بادشاہ اپنے

الْبَحْرَ كَانُوا عَلَيْهِ عَلَى الْأَسْبَاطِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَذُو اللَّهِ أَنْ يَحْتَفِلُوا مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتَ مَعَهُمْ كَقَوْمٍ  
كَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَوْمُكَ فَكَانَتْ يَارَسُولَ اللَّهِ مَا  
أَوْفَلْنَا قَدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذُو اللَّهِ أَنْ يَحْتَفِلُوا  
وَمِنْهُمْ فَيَقُولُ أَنْتَ مِنْ الْأَوَّلِينَ فَتَقَرَّوْا بِهَا عِبَادَةُ  
بَيْنَ الْعِلْمِ بِهَا فَخَرَجَ بِهَا إِلَى الْغَدَاةِ فَكَانَتْ رَجَعَتْ  
كُنْزُهَا دَائِبَةً يَتَرَكِبُهَا قَوْمٌ قَدْتُ وَنَا مَدُ قَدْتُ

تخت پر بیٹھے ہوں پس میں عرض کر رہا ہوں، یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ سے دعا  
کیجئے کہ مجھے ان لوگوں میں شامل فرمائے۔ آپ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے  
ساتھ ہو۔ آپ پھر سو گئے اور جنت میں پہلے پہلے اپنے دو تین قریبی  
فرج بتایا میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
مجھے اس گروہ میں شمار فرمائے۔ آپ نے فرمایا تم اپنے حضرات میں شمار ہو۔  
پھر انہیں حضرت عباس بن مامون نے اپنے نکاح میں لے لیا۔ پھر وہ ان  
ساتھ کے ایک جہاد میں گئے۔ جب واپس لوٹیں اور مولا ہونے کے لیے



الرَّحْمَنِ مِنْ رَفِيعِ حَادٍ عَنْ سَلِيلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّامِيِّ  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ النَّبِيَّ هُوَ  
 وَالْمُشْرِكُونَ خَافَتُوا فَاكْتُمُوا مَا رَأَوْا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَشِيرَةٍ وَهِيَ الْأَنْزَارَةُ إِلَى  
 عَسْكَرِهِمْ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَسَمِعَ رَجُلًا لَا يَدْرِي كَيْفَ كَانَ ذَاكَ وَلَا خَدَاةَ إِلَّا  
 اتَّبَعَهُ يَتَّبِعُ بِهَا يَسْتَعِينُ فَقَالَ مَا أَهْزَأَ وَهَذَا  
 الْيَوْمَ أَحَدُكُمْ أَهْزَأَ حَذَرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَهْلُ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ  
 مِنَ الْقَوْمِ أَكَا سَاجِدًا قَالَ فَخَوَّفَهُمْ مَعَهُمَا رَاذًا  
 وَقَفَّ وَقَفَّ مَعَهُ وَإِذَا أَسْمَاءُ أَسْرَعَتْ مَعَهُمَا قَالَ  
 فَهَرَبَ الرَّجُلُ هَرَبًا شَدِيدًا الْكَافِرُ يَتَّبِعُ النَّبِيَّ  
 فَزَمَّ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابٌ مِثْلُ ثَدْيِي  
 ثُمَّ رَسَا مَلٌ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَّبَ الرَّجُلُ إِلَى  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ  
 اللَّهِ قَالَ وَهَذَا أَهْلُ الرَّجُلِ الْكَافِرُ ذَكَرْتُ أَيُّهَا الْكَافِرُ  
 أَهْلُ النَّارِ مَا مَظْهَرُ النَّاسِ ذَلِكَ قُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِفَعْرَةٍ  
 فِي طَبَقٍ لَمْ جَرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعِجِلْ الْمَوْتَ  
 فَزَمَّ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابٌ مِثْلُ ثَدْيِي  
 ثُمَّ رَسَا مَلٌ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ عِنْدَ ذَلِكَ  
 الرَّجُلِ لِيَعْمَلَ عَمَلُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَتَمَّ يَبْدُو  
 يَتَأَمَّلُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لِيَعْمَلَ  
 عَمَلُ أَهْلِ النَّارِ فَيَتَمَّ يَبْدُو يَلْقَا مِنْ هَوْنٍ  
 أَهْلُ الْجَنَّةِ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پرانوں اور مشرکین کا مقابلہ ہوا اور  
 قتل و قتال کی گرم بازاری ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے اپنی فوج کا ساتھ فرمایا اور دوسروں نے اپنے لشکر کا۔ اصحاب پر  
 عرب میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو کہ جانتے ہوئے مشرک کو زندہ نہ  
 بھجوتا بلکہ تعاقب کر کے اسے تلوار سے موت کے گھاٹ اتار دیتا  
 تھا۔ رحمت رسول نے کہا، آج فلاں کے برابر ہم میں سے کوئی کام  
 نہیں دیا یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کن کی کنی سے فرمایا،  
 لیکن وہ تو مدنی ہے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کہا، میں اس  
 کے ساتھ رہوں گا۔ اس شخص کا بیان ہے کہ میں اس کے ساتھ رہا  
 وہ جہاں کھڑا ہوتا وہیں مجھ کو اسی جگہ کھڑا ہوجاتا، جب وہ دوڑتا تو میں  
 بھی اس کے ساتھ دوڑتا تھا۔ بتایا کہ اس شخص کو شدید زخم آیا  
 تھا اس نے سونے میں جلدی کی یعنی اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور  
 اس کی جگہ پر پناہ لینے لگا کہ اپنی تلوار پر سارا بوجھ رکھ دیا اور تلوار  
 خود کشی کر لی پھر وہ آدمی دستاورد کرنے والا اسیں باہر و سلامت  
 میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ تعالیٰ  
 کے پیے رسول ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟  
 وہ عرض کر رہا تھا کہ آپ نے اسی اسی فلاں شخص کے بارے میں فرمایا  
 تھا کہ وہ مدنی ہے تو لوگوں کو یہ بات بڑی تعجب غیر معلوم ہوئی  
 تھی۔ میں نے اس سے کہا تھا کہ میں کہیں اس کی حقیقت سے مطلع نہ  
 گا۔ میں میرا اس کی پڑتال کے لیے نکلا تو وہ شدید زخمی ہوا، تو اس نے  
 سونے میں جلدی کی یعنی اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور تلوار  
 پچھلے سے لگا کر اس پر پناہ سارا بوجھ رکھ دیا اور اس طرح خود کشی کر  
 لی۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس شخص کا  
 دل کے دیکھنے میں نازل ہوں جیسے میں کرتا ہوں لیکن حقیقت میں وہ جہنمی تھا  
 چلو کر دیا یہاں کہہ دیجئے میں وہ جہنمیوں جیسے میں کرتا ہوں لیکن جہنم

تیر اندازی کا شوق دلانا۔ ارشاد الہی تعالیٰ ہے۔ ہر انسان کے  
 لیے تیار رکھو جو قوت تم سے بن پڑے اللہ جتنے گھوڑے باندھ  
 سکے کو ان سے ان کا فرسوں کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ

يَا أَيُّهَا النَّاصِرُونَ عَلَى الْأَرْضِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى  
 وَأَيُّكُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَ  
 مِنْ رِجَالٍ مُخِيطِينَ بِرُجُومٍ يَبْعُدُ اللَّهُ

وَعَدُوٌّ كَثِيرٌ  
۱۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ جَدِّهِ حَاضِرٍ  
رَأْسِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ  
ابْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ النَّبِيِّ قِيلَ لَكَ بِمَنْ تَكْفُرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْفُرُوا بِيَوْمَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ نَذِيرًا لَكُمْ  
أَحَدًا لَكُمْ يَكْفُرُونَ بِمَا نَذَرْتُ لَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَهْتَدُونَ كَالْمُكَلِّمِ الْكَلْبَ  
وَأَنْتُمْ مَعَهُ قَالَ الْكَلْبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا مَوَاقِفَ لَنَا مَعَكُمْ كُنْكُمْ

۱۶۱ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ جَدِّهِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
النَّبِيِّ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَدْيَنَ  
يَجْعَلُ حَفَّتَيْهِ يَمِينًا وَشِمَالًا وَصَفْرًا لَنَا إِذَا الْكَلْبُ كُنْكُمْ  
فَمَنْ كُنْكُمْ بِالْكَفْلِ

بِأَمْرٍ اللَّهِ بِالنَّبِيِّ وَالْجَرَابِ وَنَحْوِهَا  
۱۶۲ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْفُرُونَ بِمَا نَذَرْتُ لَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَهْتَدُونَ كَالْمُكَلِّمِ الْكَلْبَ  
وَأَنْتُمْ مَعَهُ قَالَ الْكَلْبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا مَوَاقِفَ لَنَا مَعَكُمْ كُنْكُمْ

بِأَمْرٍ اللَّهِ بِالنَّبِيِّ وَالْجَرَابِ وَنَحْوِهَا  
۱۶۳ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْفُرُونَ بِمَا نَذَرْتُ لَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَهْتَدُونَ كَالْمُكَلِّمِ الْكَلْبَ  
وَأَنْتُمْ مَعَهُ قَالَ الْكَلْبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا مَوَاقِفَ لَنَا مَعَكُمْ كُنْكُمْ

کے دشمن اور تمنا سے دشمن ہیں۔ (سورۃ الانفال، آیت ۱۶۰)  
حضرت مسلم بن الحجاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گور قبیلہ سلم کے بعض لوگوں کے پاس  
تھے جو جو تیر اندازی کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا، اے نبی صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم تیر انداز کیوں کہ تمہارے باپ (حضرت اسماعیل) تیر انداز  
تھے۔ لو میں بنی نفل کے ساتھ ہوں۔ روایتی حرمات  
ہیں کہ ایک فرقہ نے اپنے ہاتھ لگ کر یہ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا جو تیر اندازی نہیں کرتے، عرض  
گزار ہوئے ہم کس طرح تیر اندازی کریں جبکہ آپ فرقہ ثالثہ کے  
ساتھ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے صحابہ آپ میں تم  
سب کے ساتھ ہوں۔

عمرہ بن ابی اسید، اپنے والد ابی اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں کہ ہند کے ہندو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جبکہ ہم قریش کے خلاف صحت آنا جو جاہلی اہل یہود  
خلاف صفیں درست کریں، پھر دشمن تمہارے نزدیک  
آجائے تو تیر اندازی شروع کر دینا۔  
نیزہ بازی کرنا۔

حضرت محمد بن ابی بکر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ  
جبھی اپنی برہمنوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
حنوہ کھیل رہے تھے۔ حضرت عمرؓ آئے تو لکڑیوں کی طرف  
چلے اور انکار اٹھیں لکڑیوں لاریں۔ آپ نے فرمایا، اے عمر!  
انہیں سہنے نہ۔ عبداللہ بن ابی اسید کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ  
وہ مسجد میں تھے۔

ساتھی کی ڈھال سے کام لیتا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
وسلم کے ساتھ ایک چھ ڈھال سے کام لیتے تھے اور حضرت  
ابو بکر بہت اچھے تیر انداز تھے۔ جب یہ تیر پڑتے تو جی

۱۶۴ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْفُرُونَ بِمَا نَذَرْتُ لَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَهْتَدُونَ كَالْمُكَلِّمِ الْكَلْبَ  
وَأَنْتُمْ مَعَهُ قَالَ الْكَلْبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا مَوَاقِفَ لَنَا مَعَكُمْ كُنْكُمْ



خَلَعَتْ حَسَنَ الرِّفْقِ حُكَّانَ إِذَا رَفِيَ تَشْرَعُ فِي الْبَيْتِ مَسْقِي  
اللَّهُ عَلَيْهِ دَمْعَةٌ قَدْ نَسَخَتْ لِي مَوْجِعَ بَيْلَبَ .

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ كَالْبَةَ الْكَلْبِيِّ  
بِهِضًا الْبَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ وَأَذَى  
وَجَهْدًا وَكَيْسَرَةً وَمَا يَحْتَمِلُ وَكَانَ يَحْتَمِلُ بِحَيْثُ يَأْتِيهِ  
بِالْمَحْمَدِ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تُطِيسُهُ فَلَمَّا تَزَوَّجَتْ الدَّوْمَ  
يَكْرِيْدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمِدَتْ إِلَى حَبِيبٍ فَأَحْرَقَهَا  
وَالصَّبَقَةُ عَلَى جَوْجِبَ كَرَقًا الدَّوْمَ .

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ  
عَمْرِو بْنِ الدَّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَرْوَيْسَ بْنِ الْحَدَّادِ  
عَلَيْهِ سَلَامٌ قَالَ كُنَّا مَعَ الْوَلَدِ الْخَلِيفَةِ كَالْحَدَّادِ الْكَلْبِيِّ  
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَوْ يَدْرِيكَ أَنَّكَ عَلَى  
إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْوَلَدِ كَرِيْمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَمَّتْ  
وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ لَقَدْ سَكَنَتْهُمُ مَسْرُوعٌ مَالِكِي فِي  
الْبَلَدِ وَالْكَرَامِ عَمْرُو بْنُ سَيْبِ اللَّهِ .

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ قَالَ  
سَمِعْتُ بَنِي إِسْرَافِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَدَّامٍ عَنْ حَرِيصِ  
حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي إِسْرَافِيلَ قَالَ  
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَدَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ فَيْثًا يَقُولُ مَا  
رَأَيْتُ الْبَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدِرُ رَجُلًا بَعْدَ  
سَعْدٍ سَمِعْتُ يَقُولُ إِنْ هُوَ مِنْ أَكْزَلِهَا وَأَمْرِي .

### بَابُ الدَّرَقِ

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَالِ حَدَّثَنَا ابْنُ رَجَبٍ قَالَ  
عَمَّا وَحَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

رَأَى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْهَهُ فِي حُلِيِّهِ  
تُفْقِيَانِ يَخْتَارُ بَعْدَ مَا سَطَعَ عَلَى الْوَرَقِ وَحَوْلَى  
وَجْهَهُ حَتَّى أَكْبَرُ بِكَرِّكَ الْفَرَقِ وَقَالَ يَوْمَ مَارَةَ طَيْفًا  
بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْبَلْ عَلَيْهِ

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر مبارک کو اٹھا کر اس کا ہوت  
دیکھا کرتے۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خواب آپ کے سر مبارک پر توڑ دیا  
گیا، آپ کا جھوٹا چہرہ خون آلود ہو گیا اور سامنے کے درختوں  
مبارک شہید کر دئے گئے تو حضرت علیؓ اپنی ڈھال میں پانی بھر  
بھر کر لاتے تھے اور حضرت فاطمہؓ دھو رہی تھیں۔ جب دیکھا کہ  
دھونے سے خون اور زیادہ بہنے لگا ہے تو انہوں نے پورے  
کا ایک ٹکڑا جو کہ اس کی رگہ زخم پر لگا دی تو خون بند ہو گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی نصیر اللہ  
اسی ہے جو اللہ تعالیٰ نے جنگ کے بغیر اپنے رسول کو رحمت  
فرمادی، جس کے لیے مسلمانوں نے گھوڑے نہیں دیئے تھے  
اور نہ جنگ کی پڑی۔ پس وہ مال خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم کا حق ہوا۔ آپ اس میں سے اپنے اہل و عیال کو  
ایک سال کا خرچہ معاف فرمادیتے۔ پھر باقی کو محتایا دیں،  
گھوڑوں وغیرہ سامان جہاد پر صرف فرماتے۔

عبد اللہ بن شداد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کی ہے۔۔۔ عبد اللہ بن شداد کا بیان ہے کہ میں نے  
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا۔ میں نے نہیں  
دیکھا کہ حضرت سعد کے پوا کسی شخص پر قربان ہونے کے لیے  
رسول خداؐ نے فرمایا ہو۔ ان کے لیے میں نے فرماتے سنا کہ  
میرے ہاں باپ گھوڑے پر قربان اتیرا ملائی کہ۔

### وَصَلَّى عَلَيْهِ وَبَعَثَ كَهَيْلًا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تھا

فصل اس وقت میرے پاس دو لڑکیاں تھیں جو بگڑ بھاگ کے  
فاتحات گھر کھڑی تھیں۔ آپ بستر پر بیٹ گئے اور منہ پھر پھر  
حضرت عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو انہوں نے مجھے ڈانٹ کر فرمایا  
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے شیطان باجمہ کھپا تو

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دُمُّهَا فَتَنًا  
 غَفَلَ عَنْهَا نَحْوُ ثَمَانِي مِائَةٍ وَكَانَ يَوْمَ رَمِيهِ  
 يَنْعَبُ الشُّرَدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْجِرَابِ حَتَّى مَاتَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَامَ مَا قَالَتْ  
 لِقَائِهِمْ أَنْ يَنْتَظِرُوا فَتَنًا نَعَرَ فَأَقَامُوا  
 رَأَوْا مَا كُنِيَ عَلَى خَدِّهِ وَيَقُولُ دُمُّكُمْ بَيْنِي  
 أُرِيدُكُمْ حَتَّى إِذَا مَلَأَتْ كَالْحَبِّ قُلْتُ  
 نَعَرَ كَالْكَاهِنِ قَالَتْ هِيَ قَالَتْ أَحْمَدُ بْنُ وَهْبٍ  
 مَتَّى غَفَلَ .

حکمت و دعالم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اس بات کو ملحوظ رکھو۔ جب آپ دوسرے کام میں مصروف ہو گئے تو میں نے انہیں اشد کر دیا۔ یہاں دو نوں درگیاں باہر نکل گئیں۔ آپ فرماتی ہیں کہ یہ ان کی عید کا دن تھا اس روز حبشی ڈھال لاد رہے تھے وغیرہ کہہ کھینچے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا آپ مجھ سے فرمایا کیا تم میں سے کتب دیکھتا تھا ہوا ہے میں نے اذہات میں جالب دیا تو آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر دیا اور میرا دستہ آگے دھندلے رہا کہ پر تھا۔ آپ ان سے فرماتے تھے۔ ابی ارفدہ کہتے تھے جب میں کھڑے ہوئے تک گئی تو فرمایا کیا تیرے لیے یہ کافی ہے؟ میں نے جواب دیا ہاں فرمایا تو چلی جاؤ۔ اللہ نے اپنی دہریہ سے جہادیت کی دعا کی تو ان کی کھال کھل گئی۔

گردن میں تھوڑا سا تار

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
عہ وسلم سب لوگوں کے حسین و جمیل اندر دیر تھے ایک مصلحت المصلحت  
کو نظر رکھیں تھا انہوں نے انداز کی جانب روئے تو آپ لوگوں کو دہا کرتے  
چمکتے تھے کہ صورت جلال کا خبر بھی نہ تھی اس وقت جب تک صلی اللہ  
عہ وسلم حضرت ابو جہل کے ٹھونسنے کی لنگی پیٹہ پر سوار تھے اور  
تو آپ کی گدے مبارک میں رکھ دیا تھی آپ لوگوں کے فرار ہو  
تھے نہ دوسرے کی کوئی بات نہیں تھی پھر ارشاد فرمایا کہ ہم نے اسے  
گھڑے کا اندھا کی طرح تیز رفتار پایا ہے یا یہ فرمایا ہے تو یہ یا ان  
فرمایا تیز رفتار ہے

تقدیر پر سوتے چاندنی کا کام کرتا۔

سیدنا بن حبیب لکھتے ہیں کہ میں نے حضرت  
ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا۔ اے ابراہیم! فتح  
پر فتح پاتے رہے جب تک اپنی قوموں پر سونے چاندی  
لا کام نہیں کرتا ہے۔ ان کی قوموں میں پڑھ، رانگ  
اور لوم ہوتا تھا۔

سفر میں قیلولہ کے وقت تلوار درخت سے

بِالْبَابِ الْحَمَاقِ وَتَعْلِيْقِ السَّيْفِ يَا مُنْتَقِ .  
 ١٦٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ  
 زَيْدٍ عَنْ نَازِيَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَهُمُ النَّاسِ وَلَقَدْ  
 قَتَلَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً فَخَرَجُوا أَهْلُ الْمَدِينَةِ  
 فَاسْتَقْبَلُوهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَوْنُوا لَسَابِرًا  
 أَلْخَبِرَ وَهُوَ عَلَى قَتْلِ لَيْلَةٍ طَلَحَتْ عَنْ يَدَيْهِ فِي غَتَفَتِ  
 السَّيْفِ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تَرَ عَمَلًا كَرَّكَالَ وَجَدْنَا  
 لَحْرًا أَوْ كَالرَّاءِ لَبَحْرًا .

باب ١٣٤ جَمِيعُ الْيُوفِ .

١٤٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا الْأَزْهَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ جَبْرِ  
كَانَ سَوْدَةَ أَبَا مَاتٍ يَقُولُ لَقَدْ فَتَنَّا الْمُشْرِكِينَ قَوْمًا  
مَا كَانَتْ جَلِيلَةُ سَيَرِهِمْ الذَّهَبَ وَلَا الذِّيْزَةَ إِسْمًا  
كَانَتْ عَلَيْهِمْ الْعَارِيَّةُ وَالْأُنْكَ وَالْحَرِيدُ.  
يَأْتِي مَنْ عَلَى سَيْفٍ بِالسَّيْفِ فِي السَّيْرِ

1947



وَقُلْنَا يَحْيَىٰ مَعْشَرَ وَادْعَا جَعَلْنَا حَذَقًا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ  
وَالْإِسْطِطْلَالُ بِالْقَبْرِ

۱۴۳- جَعَلْنَا لَكَ الْيَمَانَ أَحَبَّ فَاحْبِبْهُ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

جَعَلْنَا لَكَ الْيَمَانَ أَحَبَّ فَاحْبِبْهُ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

جَعَلْنَا لَكَ الْيَمَانَ أَحَبَّ فَاحْبِبْهُ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

جَعَلْنَا لَكَ الْيَمَانَ أَحَبَّ فَاحْبِبْهُ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

جَعَلْنَا لَكَ الْيَمَانَ أَحَبَّ فَاحْبِبْهُ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

جَعَلْنَا لَكَ الْيَمَانَ أَحَبَّ فَاحْبِبْهُ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

جَعَلْنَا لَكَ الْيَمَانَ أَحَبَّ فَاحْبِبْهُ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

جَعَلْنَا لَكَ الْيَمَانَ أَحَبَّ فَاحْبِبْهُ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

جَعَلْنَا لَكَ الْيَمَانَ أَحَبَّ فَاحْبِبْهُ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

جَعَلْنَا لَكَ الْيَمَانَ أَحَبَّ فَاحْبِبْهُ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

جَعَلْنَا لَكَ الْيَمَانَ أَحَبَّ فَاحْبِبْهُ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

جَعَلْنَا لَكَ الْيَمَانَ أَحَبَّ فَاحْبِبْهُ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

جَعَلْنَا لَكَ الْيَمَانَ أَحَبَّ فَاحْبِبْهُ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

جَعَلْنَا لَكَ الْيَمَانَ أَحَبَّ فَاحْبِبْهُ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

جَعَلْنَا لَكَ الْيَمَانَ أَحَبَّ فَاحْبِبْهُ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

جَعَلْنَا لَكَ الْيَمَانَ أَحَبَّ فَاحْبِبْهُ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

جَعَلْنَا لَكَ الْيَمَانَ أَحَبَّ فَاحْبِبْهُ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

جَعَلْنَا لَكَ الْيَمَانَ أَحَبَّ فَاحْبِبْهُ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

جَعَلْنَا لَكَ الْيَمَانَ أَحَبَّ فَاحْبِبْهُ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

جَعَلْنَا لَكَ الْيَمَانَ أَحَبَّ فَاحْبِبْهُ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

جَعَلْنَا لَكَ الْيَمَانَ أَحَبَّ فَاحْبِبْهُ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

جَعَلْنَا لَكَ الْيَمَانَ أَحَبَّ فَاحْبِبْهُ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

جیسے صدقہ فرمایا تھا۔

قیلولہ کے وقت سفر میں لوگوں کا امام سے جدا ہو جانا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حد

سندوں کے ساتھ مروی ہے کہ کسی عزوہ میں نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ایک ایسی عادی میں قیلولہ کا

وقت ہو گیا جس میں گھنے درخت تھے، لوگ درختوں کے

ساتھ میں ادھر ادھر بکھر گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ایک درخت کے نیچے جلوہ افروز ہو گئے اور اپنی عمارت

اس کے ساتھ لٹا دی اور سو گئے۔ جب آپ پہلے ہوئے

تو ایک اہل آدی کو اپنے پاس دیکھا۔ نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ اس نے میری عمارت سونپ

لی اور کہنے لگا۔ اب تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے جواب

دیا کہ اللہ تو عمارت اس کے ہاتھ سے گر پڑی اور وہ یہ پیشا

ہے لیکن آپ نے اس سے انتقام نہیں

لیا۔

نیزہ بازی کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

میرا بھائی میرے نیزہ کے ساتھ تھے مگر فرمایا یہ ہے اللہ عزوجل

اس کا مقدر کر دی گئی ہے جو میری طاقت کے ہے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے یہاں تک کہ کھمبہ کے

کسی راستے پر پہنچے ہوئے اپنے بعض ساتھیوں سمیت پیچھے

ہٹ گئے۔ ساتھیوں میں بعض عمر سے تھے اور بعض غیر عمر۔ اسی

اثناء میں ہم نے ایک غور و فکر کیا تو میں اپنے کھمبے پر روا

ہوا اور اپنے ساتھیوں سے اپنا کوزا مانگا تو انہوں نے (عمر

یَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ عِزًّا مَّا رَعَوْهُ الْعَالَمِينَ



أَذْرَكَ أَرْسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْرًا عَنْ ذَوَاتِهِ  
 قَالَ إِنَّكُمْ أَهْلُ طَهْرَةٍ أَطَهَرْتُمْ هَذَا اللَّهُ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ  
 نُسَيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ وَثَبِّانٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي الْحَدِيثِ  
 الْمَوْحِي فِيهِ حَدِيثٌ أَنَّهُ لَمَّا خَلَعَ اللَّهُ عَنْ نَبِيِّهِ  
 تَجِيبَ نَبِيِّهِ

بَابُ ۱۳ مَا قِيلَ فِي دُرِّعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَالْقَبِيصِ فِي الْعَرَبِ وَقَالَ حَنِيْفُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ  
 أَمِّ خَالِدٍ حَدَّثَتْ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَدْرَاكَةَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
 حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي رُكْبَةٍ أَلَا تَرَوْنَ  
 أَنِّي مُنَادٍ مُنَادٍ وَوَعْدُكَ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي مُنَادٍ مُنَادٍ  
 فَجَاءَ بَنُو إِسْرَءِيلَ فَخَافُوا فَبَايَعُوا بِرُكْبَةٍ فَقَالَ  
 حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ أَخَذْتَ عَنِّي بَيْعًا وَ  
 هُوَ بِي بَيْعٍ مَقْرُونٍ وَهُوَ يَقُولُ سَلَامٌ أَلَا تَرَوْنَ  
 أَنِّي مُنَادٍ مُنَادٍ فَجَاءَ بَنُو إِسْرَءِيلَ فَخَافُوا فَبَايَعُوا  
 بِرُكْبَةٍ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ أَخَذْتَ عَنِّي بَيْعًا وَ  
 هُوَ بِي بَيْعٍ مَقْرُونٍ وَهُوَ يَقُولُ سَلَامٌ أَلَا تَرَوْنَ

۱۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْكَلْبِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ  
 الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَسودِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
 لَوْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُرِّعًا مَوْحِيًا  
 وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ يَقُولُ  
 حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ دُرِّعًا وَنَحْنُ نَدْعُو فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ

۱۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْكَلْبِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ  
 الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَسودِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
 لَوْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُرِّعًا مَوْحِيًا  
 وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ يَقُولُ  
 حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ دُرِّعًا وَنَحْنُ نَدْعُو فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ

نفس کا گوشت کھایا اور بعض نے کمانے سے انکار کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک پہنچ گئے تو اس بارے میں آپ سے دریافت کیا گیا۔  
 ارشاد فرمایا کہ بیشک یہ تو کھانے کی چیز ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے کھانے کے لیے  
 فرمائی ہے، عطاء بن ابی رافع سے بھی اس کے بارے میں اس  
 حدیث ابو نعیم کی نقل روایت ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا  
 رسول خدا کی زبردہ اور جنگی قمیضیں۔  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ غلام نے قرآن مجید زبردہ  
 اللہ کی راہ میں وقف کر رکھی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا، جبکہ آپ ایک قبہ میں جلو  
 فرماتے اسے اللہ میں تیرے حضور، تیرا اہلداد تیرا والدہ عرض کر  
 رہا ہوں۔ اسے اللہ اگر تو چاہے تو آبی کے بعد تیری میلادت نہ ہو۔  
 حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا دست مبارک تمام کر  
 رہے تھے کہ اے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہاتھ کا لانا ہے۔ آپ  
 اپنے پردہ دگر کی بارگاہ میں اپنی التجا پیش کر چکے ہیں آپ نے  
 اپنے جسمے پر تشریف لائے اللہ فرمایا۔ اب بھگائی جاتی ہے یہ  
 جنت اللہ میں پھر دی گئے، بلکہ ان کا وجود قیامت پر ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ  
 وقتِ وصال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیر ایک  
 یهودی کے پاس تھا میرے بچے کے پاس گری رکھی ہوئی  
 تھی۔ میں نے کہا کہ ہم سے اٹھنے سے حدیث بیان  
 کی کہ زبردہ لباس کی تھی۔ مثنیٰ نے کہا کہ ہم سے مبارک  
 اللہ ان سے اٹھنے سے حدیث بیان کی کہ آپ نے جو  
 کی زبردہ رہن رکھی تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھیل لہو کی کی مثال ان دو آدمیوں جیسی ہے جن کے  
 بدن میں بھیل کے نیک کہتے ہوں، جن کے باعث ان کے ہاتھ  
 گروں کی جانب کھینچے گئے ہوں۔ پس نبی جب غیرات کے لئے کاٹا  
 کہہ کر کہہ کر اس کے جسم پر اتنا کھنکھاتا ہے کہ نیک گھینٹے گھنٹا



فتاویٰ بر حدیث صحاح ستہ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) کے تمام کتابوں میں موجود ہے اور یہ حدیث مکمل صحت میں خبر ۱۱ کے تحت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود کیسے ریشمی کپڑا پہنا حرام فرمایا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاندان کے باعث حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ریشمی قمیض پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ یہ اجازت خاص ان حضرات ہی کے لیے تھی کوئی حد درجہ اندازش کے باعث ریشمی قمیض پہننے کا مجاز نہیں۔

امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس قطعیں کے امام رشید مطہر و پیشوا کے ایسے واقعات بیان کیے ہیں جن کو بیش کسے سے سچے آپس نے یہ وضاحت بھی فرمائی ہے۔ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ہر ایک لکھنؤ خریف میں فرماتے ہیں۔ مِنْ خَصَائِصِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَخْفُضُ مَنْ شَادَّهَا شَادَّ مَنْ الْأَعْلَامِ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضانہ نبوی کریم ہے کہ حضور شریعت کے عام احکام سے جسے چاہتے مستثنیٰ فرمادیتے۔ مثلاً نہ بٹانی نے عرج میں چڑھایا (من ارعھا) وغیرہ کہہ کر احکام ہی کی خصوصیت نہیں، حضور میں چھینٹے چاہیں، جسے چاہیں خاص فرمادیں۔

امام بیہک، مول الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے خلاصہ کبریٰ شریف میں ایک باب وضع فرمایا کہ باب اثبات تواترہم صلی اللہ علیہ وسلم بالانوار یحکم من شایء مما شادقین الاحکام۔ باب اس بیان کا کہ خالص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب حاصل ہو کر جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص کر لڑائی۔ امام قسطلانی نے اس کی تفسیر میں پانچ واقعات ذکر کیے اسلام سیوطی نے دس پانچ اور ہر پانچ اور فقیر نے بن زیدیات سے تین واقعات ترک کر دیئے ہر پندرہ ہر چالیس اصناف کی احادیث بتوفیق اللہ تعالیٰ جمع کیں کہ جملہ ایسے واقعات ہر نے دیکھو الحمد للہ ان کی تفصیل لیسہم واقعے پر حدیث سے دہلی نیچے

مسلمان کو کام بھی یہی ہے کہ اپنے آقا کے فضائل و کمالات اور خصال حق و انصاف بیان کرے نیز بیان کرے کہ خدا اور شخص سے اس کے دل کو راحت پہنچے۔ یہ اتنی جگہ کی نشانی اور بیان کا تقاضا ہے جو ہر شرک و کفر سے تہرانہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات اور خصال کا انکار کرتے رہتے ہیں، اسے دین کی بہت بڑی خدمت سمجھتے اور توحید کا تقاضا قرار دیتے ہیں اور یہ ان کے ایمان کے خلاف ہے، و مدد حقیقت خدا کے پردے میں ہے و غائی کر ہے یہ خدائے تعالیٰ کی ہر فرما، اسلام کو یہی ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔

تجربہ کا استعمال۔

جس فرین مروین اُمّیہ کے ولید مقرر فرمایا کہ میں نے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ شانے کے گوشے میں سے کاش کر  
تتلائے ہوئے تھے۔ اس کے بعد آپ کو شانہ کے نیچے بلایا گیا تھا آپ  
نے شانہ چھسائی اور شانہ وضو نہ فرمایا۔ ہوا السمان، شعیب، ہدیسی  
کی روایت میں ہے زیادہ ہے کہ وجہ آپ کو شانہ کے نیچے بلایا گیا  
تھا، آپ نے پھر کی مثال دی۔

باب مَا يُدْكَرُ فِي التَّحَنُّنِ .  
 ١٨٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
 إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو  
 بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ الْيَقِينَ مَعَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 يَأْكُلُ مِنْ كَيْتٍ يَخْتَرُ مِنْهَا شَعْرَةً يُلْقِي إِلَى الصَّلَاةِ وَكَصَلَتِي  
 وَتَعْرِتُ رُؤُوسَهُ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ مِّنَ  
 الرَّهْطِ وَزَادَ لِيَ الشَّرِيفُ .

### نوجوانوں سے جنگ۔

خیر بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ ساحل  
میں پر اپنے مکان میں فرشتے تھے نیز اہم حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان  
کے پاس تھیں۔ حضرت خیر فرماتے ہیں کہ حضرت اہم حرام کا بلیہ  
ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا  
کہ میری امت میں سے جو گروہ سب سے پہلے ہجر کا جہاز لے  
گا ان کے لیے جنت واجب ہوگی۔ حضرت اہم حرام عرض گزار  
ہوئیں یا رسول اللہ کیا میں میں میں ہوں؟ فرمایا: ہاں تم میں  
میں ہوں۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ میری امت کا وہ پہلا گروہ خیر پر دم کے پانچ تختہ میں جنگ  
کے گا اس کی مغفرت فرمادی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول  
اللہ کیا میں میں میں ہوں؟ فرمایا: ہاں میں میں میں۔

### یہودیوں سے جنگ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت تم یہود سے جنگ  
کے گے بیان ہو کہ اگر ان میں سے کوئی کسی ہجر کے پیچھے بھی  
پیچھے لگا تو ہجر کے گا، اسے عبداللہ یا یہ یہود سے پیچھے ہو گا  
اسے قتل کر دو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت  
آئے گا کہ میں ہوں جب تک تم یہود سے جنگ نہ کرو جتنی کہ ہجر  
کے پیچھے یہودی ہوں ہوں ہجر میں کے گا، اسے مسلم ایہود سے  
پیچھے یہودی ہے اسے قتل کر دو۔

### قریبوں سے جنگ۔

حضرت عمرو بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے  
نشانوں میں سے ہے کہ تم ایسا قوم سے لڑو گے جو  
کے چہرے چڑی ڈھل کی طرح ہوں

### بَابُ مَا قِيلَ فِي قِتَالِ الْيَهُودِ

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ يَزِيدَ الْقَدِيرِيُّ عَنْ حَسَنَةَ بِنْتِ  
يَحْيَى عَنْ كَالِ حَدَّثَنَا خُزَيْمٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ  
بَعْدَانَ أَنَّ عَسِيرَ بْنِ الْأَسودِ الْقُدْرِيَّ حَدَّثَنَا أَنَّ  
عُمَادَةَ ابْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَزَلٌ فِي سَاحِلِ حَنْظَلٍ  
وَهُوَ فِي بَنَاءٍ لَنَا وَمَعَهُ أَمْرٌ حَرَامٌ فَكُلُّ قَوْمٍ نَعُدُّ لَنَا  
أَمْرٌ حَرَامٌ أَنَّهَا سَمِعَتْ ابْنَهُ حَسَنَةَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أَتَمِّ يَنْتَ وَنَ الْيَهُودَ نَ لَاحِقُوا وَقَالَ  
أَمْرٌ حَرَامٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَاكَ فِيهِمْ قَالَ لَيْتَ نَبِيٌّ  
مَعَهُ كَالِ الْيَقِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أَتَمِّ يَنْتَ وَنَ الْيَهُودَ نَ لَاحِقُوا وَقَالَ  
مَعَهُمْ قُلْتُ لَمْ تَكُنْ أَتَاكَ فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ لَا.

### بَابُ قِتَالِ الْيَهُودِ

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ يَزِيدَ الْقَدِيرِيُّ عَنْ حَسَنَةَ بِنْتِ  
يَحْيَى عَنْ كَالِ عَنْ كَالِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ  
بَعْدَانَ أَنَّ عَسِيرَ بْنِ الْأَسودِ الْقُدْرِيَّ حَدَّثَنَا أَنَّ  
عُمَادَةَ ابْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَزَلٌ فِي سَاحِلِ حَنْظَلٍ  
وَهُوَ فِي بَنَاءٍ لَنَا وَمَعَهُ أَمْرٌ حَرَامٌ فَكُلُّ قَوْمٍ نَعُدُّ لَنَا  
أَمْرٌ حَرَامٌ أَنَّهَا سَمِعَتْ ابْنَهُ حَسَنَةَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أَتَمِّ يَنْتَ وَنَ الْيَهُودَ نَ لَاحِقُوا وَقَالَ  
مَعَهُمْ قُلْتُ لَمْ تَكُنْ أَتَاكَ فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ لَا.

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ يَزِيدَ الْقَدِيرِيُّ عَنْ حَسَنَةَ بِنْتِ  
يَحْيَى عَنْ كَالِ عَنْ كَالِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ  
بَعْدَانَ أَنَّ عَسِيرَ بْنِ الْأَسودِ الْقُدْرِيَّ حَدَّثَنَا أَنَّ  
عُمَادَةَ ابْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَزَلٌ فِي سَاحِلِ حَنْظَلٍ  
وَهُوَ فِي بَنَاءٍ لَنَا وَمَعَهُ أَمْرٌ حَرَامٌ فَكُلُّ قَوْمٍ نَعُدُّ لَنَا  
أَمْرٌ حَرَامٌ أَنَّهَا سَمِعَتْ ابْنَهُ حَسَنَةَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أَتَمِّ يَنْتَ وَنَ الْيَهُودَ نَ لَاحِقُوا وَقَالَ  
مَعَهُمْ قُلْتُ لَمْ تَكُنْ أَتَاكَ فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ لَا.

### بَابُ قِتَالِ الْيَهُودِ

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْأَعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حَازِمٍ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَنْ رُبْنِ تَحِيْبٍ قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَسْرَارِ السَّلَامَةِ  
أَنْ تَقَاتِلُوا قَوْمًا مِنْ الْأَوْجِيَّةِ كَمَا وَجَّهَهُمْ



الْمُطَلَّاتِ الْمَطْلُوقَاتِ

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ الْأَعْمَرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُوا الشَّكَّةَ

حَتَّى تَقْتُلُوا أَوْ تُكَلِّمُوا أَحَدًا مِنَ الْأَعْيُنِ حَتَّى تَقُومُوا الشَّكَّةَ

أَوْ تُكَلِّمُوا أَحَدًا وَجُوهَهُمْ أَسْجَانُ الْمَطْلُوقَاتِ وَلَا تَقُومُوا

الشَّكَّةَ حَتَّى تَقَاتِلُوا أَوْ تَقُومُوا بِهَا أَلَمْ تَرَ أَنَّ

يَا أَبَا بَكْرٍ قَاتِلِ الْكُوفِينَ يَكْتُمُونَ الشَّعْرَ

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

الزَّهَرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا الشَّكَّةَ حَتَّى

تُقَاتِلُوا أَوْ تَقُومُوا بِهَا أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْكُوفَةَ

حَتَّى تَقَاتِلُوا أَوْ تَقُومُوا بِهَا أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْكُوفَةَ

كَانَ مَنِيَّانَ دَنَاءَ يَمِينِ اللَّهِ الْوَقْدَانِ وَالْأَعْمَرِيُّ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ يَوْمَ بَيْتِ صَعْفَاءَ الْأَعْيُنِ ذُلْفُ الْأَكُوفَةِ كَلَفُ

وَجُوهَهُمْ أَسْجَانُ الْمَطْلُوقَاتِ

يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ حَفَّتْ أَصْحَابُهُ بِلُحْدِ الْغَنِيِّ يَمِينِ وَ

تُرَى عَنْ دَاوُدَ وَاسْتَنْصَرَ

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَارِثُ بْنُ

أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَمَا كُنْتُ رَجُلًا أَكْتُمُ

فَرْدٌ مَجْرِيًّا أَبَا عَمَّارَةَ يُرْمِيهِمْ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا دَلَّ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ خَرَجَ كِبَانُ

أَصْحَابِهِ وَأَخْفَاءُ هُمْ حُسْرُ الْبُسْرِ بِسَلَابٍ فَالْوَقْدَانِ

وَمَا أَجْمَعُ هُوَ أَرْنُ وَبَيْنَ نَهْجٍ مَا يَكَادُ يَسْطُرُ لَكُمْ سَهْرُ

فَرَسَقُوهُمْ رَحْمًا مَا يَكَادُونَ يَحْطَرُونَ حَاقِبُ سَوَا

هَذَا إِلَيْكَ إِلَى الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَيْتِ

الْبَيْتِ وَبِهِ الْبَيْتُ الْبَيْتُ الْبَيْتُ الْبَيْتُ الْبَيْتُ الْبَيْتُ

الْمَطْلُوبُ يُقْرَأُ بِمَا فَتُرَى وَاسْتَنْصَرَ خَرَجَ كَالْأَنْبِيَاءِ

لَا كَذِبُهُ أَبَا بَكْرٍ هَبُوا الْمَطْلُوبَ خَرَجَ صَفَّ أَصْحَابِهِ

ہے۔

حضرت ابوسمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم لوگوں

سے طرائی نہ کرو۔ ان کی آنکھیں پھوٹی، چہرے سرخ اور

ٹھیکر پیچھے۔ گویا ان کے چہرے چوڑی وصال کی طرح ہیں اور قیامت

قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے نہ روئے نہ کرو جن کے جوتے بالوں کے

بالوں کے جوتے پیٹنے والوں سے جنگ۔

حضرت ابوسمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی

یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے جنگ نہ کرو جن کے جوتے بالوں کے

جوتے سے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک

تم ایسے لوگوں سے طرائی نہ کرو جن کے چہرے چوڑی وصال

کی طرح ہوں گے۔ حضرت ابوسمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ان کی آنکھیں پھوٹی، ٹھیک

پیچھے اور گویا ان کے چہرے چوڑی وصال کی طرح ہیں۔

نزہت کے وقت امام کا صف بندی کرنا اور سوار کی اگر

نہ نہ ہوگا۔

حضرت بکر بن عبد ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک آنکہ

نے نہایت کیا، اسے ہر لمحہ کہا آپ نے جنگ میں سے فرار

کیا تھا، جواب دیا، انہی کا تم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نہیں جلد گئے تھے، اہل آپ کے اصحاب میں سے بعض تو عمر اور

نہیں لوگ جن کے پاس ہتھیار نہ تھے، وہ ایسے نیرافندہ لوگوں کے مقابلے

پر آئے، ہر ایک اللہ کی قسم نہیں مچ کر یا تھا اور ان کا شمار غلامانہ نہیں کیا

تھا، انہوں نے انہیں غلامانہانہ ملے سے تیرہ پر دھر لیا، آپ نے یہ کہہ کر

صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دوڑا، آپ اپنے پیچھے پھر چلے گئے

الصاب کے چلے گئے، انہوں نے انہیں غلامانہانہ ملے سے تیرہ پر دھر لیا، آپ نے یہ کہہ کر

دھم پر گئے، جوتے تھے۔ آپ نے یہ کہہ کر اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب

کی، پھر ان میں سے جو لوگ، اس میں نہ ابھی صوبہ نہیں، میں عبدالمطلب

بجائے ہر ایک اللہ کی قسم نہیں مچ کر یا تھا اور ان کا شمار غلامانہ نہیں کیا تھا، انہوں نے انہیں غلامانہانہ ملے سے تیرہ پر دھر لیا، آپ نے یہ کہہ کر



۱۹۵۔ حَدَّثَنَا سَيِّدُ ابْنِ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ  
أَبِي بَكْرٍ ابْنِ أَبِي مُبِيحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْيَهُودَ  
كَجَلُوا عَلَيَّ الْيَقِيَّ مَعِيَ اللَّهُ سَلْبِيَّةً فَاتَمَّ كَقَدَرِ الْقَامَرِ  
مَعِيكَ فَلَمَّا خَلَعُوا مَعَالِ مَا بَيْنَكَ قُلْتُ أَوْلُوا تَسْمُو مَا  
قَالُوا قَالِ خَمَرُ كَسْمُو مَا قُلْتُ وَ  
عَلَيْكُمْ

بَابُ مَنْ هَلْ يُزِيدُ السُّلَيْمُ أَهْلَ الْكِتَابِ أَوْ يَنْقُصُهُمُ  
الْكِتَابُ

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَبْرٍ قَالَ يَسْأَلُونَ بَنِي إِسْرَءِيلَ  
حَدَّثَنَا أَبُو أُسْطُثُ بْنُ شَهَابٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَبِيدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُثْمَةَ بْنِ مَسْرُودٍ أَنَّ  
عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ عُبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ وَقَالَ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنْ  
هَلَكَ الْخَلْقُ الْأَوَّلُونَ

بَابُ مَنْ هَلْ يَزِيدُ السُّلَيْمُ أَهْلَ الْكِتَابِ أَوْ يَنْقُصُهُمُ

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَبْرٍ أَخْبَرَنَا عُثْمَةُ بْنُ مَسْرُودٍ أَنَّ  
الرَّسُولَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
عَلِيٌّ بْنُ أَبِي نَجْمٍ وَابْنُ أَبِي خَبْرٍ وَأَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي خَبْرٍ  
عَبِيدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُثْمَةَ بْنِ مَسْرُودٍ أَنَّ  
عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ عُبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ وَقَالَ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنْ  
هَلَكَ الْخَلْقُ الْأَوَّلُونَ

بَابُ مَنْ هَلْ يَزِيدُ السُّلَيْمُ أَهْلَ الْكِتَابِ أَوْ يَنْقُصُهُمُ

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَبْرٍ أَخْبَرَنَا عُثْمَةُ بْنُ مَسْرُودٍ أَنَّ  
الرَّسُولَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
عَلِيٌّ بْنُ أَبِي نَجْمٍ وَابْنُ أَبِي خَبْرٍ وَأَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي خَبْرٍ  
عَبِيدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُثْمَةَ بْنِ مَسْرُودٍ أَنَّ  
عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ عُبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ وَقَالَ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنْ  
هَلَكَ الْخَلْقُ الْأَوَّلُونَ

بَابُ مَنْ هَلْ يَزِيدُ السُّلَيْمُ أَهْلَ الْكِتَابِ أَوْ يَنْقُصُهُمُ

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَبْرٍ أَخْبَرَنَا عُثْمَةُ بْنُ مَسْرُودٍ أَنَّ  
الرَّسُولَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
عَلِيٌّ بْنُ أَبِي نَجْمٍ وَابْنُ أَبِي خَبْرٍ وَأَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي خَبْرٍ  
عَبِيدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُثْمَةَ بْنِ مَسْرُودٍ أَنَّ  
عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ عُبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ وَقَالَ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنْ  
هَلَكَ الْخَلْقُ الْأَوَّلُونَ

بَابُ مَنْ هَلْ يَزِيدُ السُّلَيْمُ أَهْلَ الْكِتَابِ أَوْ يَنْقُصُهُمُ

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَبْرٍ أَخْبَرَنَا عُثْمَةُ بْنُ مَسْرُودٍ أَنَّ  
الرَّسُولَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
عَلِيٌّ بْنُ أَبِي نَجْمٍ وَابْنُ أَبِي خَبْرٍ وَأَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي خَبْرٍ  
عَبِيدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُثْمَةَ بْنِ مَسْرُودٍ أَنَّ  
عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ عُبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ وَقَالَ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنْ  
هَلَكَ الْخَلْقُ الْأَوَّلُونَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت  
ہے کہ کچھ یہودی بزرگ و نبوت میں حاضر ہوئے اور کہا: تجھ پر  
سنت واقع ہو۔ میں ان سے اس بات کو کہنے لگی: آپ نے فرمایا: تمہیں  
کچھ ہو گیا ہے: میں عرض گزار ہوئی: کیا آپ نے نہیں سنا جو  
انہوں نے کہا: آپ نے فرمایا: کیا تم نے نہیں سنا کہ میں  
نے کہہ دیا تھا اور یہ تمہارے ادھر ہو۔

اہل کتاب کو اسلام کی دعوت اور قرآن کریم کی  
تفہیم دینا۔

فقید اللہ بن عبد اللہ بن عبد بن سعد کو حضرت عبد بن  
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ  
لکھائے علیہ وآلہ وسلم نے قیصر روم کے لیے لکھا  
اور فرمایا کہ اگر تم (اسلام کی طرف سے)  
منہ پیرو گے تو رہا یا کا وبال بھی تمہارے اوپر  
ہوگا۔

تائید کے خاطر سفر میں کے لیے دعا کے طریقے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت فضیل بن عامر اللہوسی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بارگاہ  
نبوت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! قبیلہ  
فدس والوں نے نادر بنی کا ادھر سے سکر ہوئے تو ان کی  
بربادی کے لیے دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا: اُدھوس ہلاک ہوئے  
پھر دعا کی: اے اللہ! فدس کو ہار دے اور انہیں دین میں لے آ۔  
یہود و نصاریٰ کو دعوت اسلام اور کس بات پر ان سے  
جنگ کی جائے۔ اور جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیصر  
کسری کو کھلا اور جنگ سے پیسے انہیں دعوت اسلام دی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیصر روم کے لیے مکتوب گرائی لکھوانے

کا ارادہ فرمایا، تو آپ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ وہ لوگ ایسے

خط کو پڑھتے ہیں انہیں جس پر ہرگز جواب نہ دیا جائے گا کہ ایک انکشاف

جوائی گریا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ آپ کے دست مبارک میں اب بھی

جکڑ رہا ہے۔ اس پر یہ الفاظ نقش کر دئے تھے۔

فہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں لگائی ہوئی انگلی دیکھی اور وہ اس وقت ہاتھ پر تھے  
یہ کہیں گے کہ آپ اس کی سفیدی کو آپ کے دست مبارک میں دیکھ رہے ہیں۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی ہوا  
اور آپ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز صاف کر کے دلی اور ماحول میں رکھتی تھی۔ ان جہازوں کی طرح کار کو دھو کر آپ سے دھو کر ہوا  
کہ یہ معجزہ سال ہے۔ اسی لیے تو شاعر شرق نے مسالہ کر عین لہرائی ہے

بسطی برسان غریب را کہ دیں ہر دوست  
اگر بگذر سیدی تمام ہر لبی ست

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
كَالٍ حَدَّثَنَا عَفِيُّ بْنُ عَازِبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُثَيْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ  
أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَ كِتَابَهُ  
إِلَى كِسْرَةَ فَأَمَرَ أَنْ يُدْفَعُوا إِلَيْهِ عِطِيَّتُهُمْ لِيُحْمِلُوا بِهِ  
عَلَيْهِمْ الْبُحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ كِسْرَةَ خَرَجُوا  
فَقَسَمْتُ أَنَّ مَعِيَدًا ابْنَ النَّسِيبِ قَالَ قَدْ مَاعَا عَلَيْهِمُ الْبُحْرَيْنِ  
هَذَا اللَّهُ بِمَكِّيٍّ وَكُنْتُمْ أَنْ يَسِيرَ فِي الْأَكْلِ مَنَزَقٍ  
بِالنَّبَا دُعَاؤُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ  
وَالنَّبَوَةِ وَأَنْ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا أَوْلِيَاءَ بَيْنَ  
دُونِ اللَّهِ وَكُلُّهُمْ لَكَالِي مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ  
اللَّهُ إِلَى الْخِرَالِ لَا يَتَى

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا  
کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسریٰ کے لیے  
کتوب گرا دیں تو حکم فرمایا کہ یہ حکم بحرن تک پہنچا دیا جائے  
اور حکم بحرن اسے کسریٰ تک پہنچا دے۔ جب کسریٰ پہنچا  
پڑھا تو پھاڑ ڈالا۔ میرا خیال ہے کہ سفید بن النسیب نے  
فرمایا کہ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس  
لوگوں کے لیے دعا کی کہ وہ پوری طرح کھڑے  
کھڑے کر رہے ہوں۔

رسول خدا کا اسلام و نبوت کی دعوت دینا اللہ کے ایک  
دوسرے کو رب نہ بنائیں خدا کو چھوڑ کر اور شاہد ہانی ہے کہ کسی  
آدمی کو جس میں کہ اللہ سے کتاب دے۔۔۔۔۔ دوسرے کے لیے  
آیت ۱۹۹

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ ابْنَ  
سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ  
أَنَّ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ الْمَكِّيِّ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَبَشَّرَ بِكِتَابِهِ الْيُسُفَ  
مَعَ دَعِيَّةِ الْمَكِّيِّ وَأَمَرَ أَنْ يُدْفَعُوا إِلَيْهِ عِطِيَّتُهُمْ لِيُحْمِلُوا  
بِهِمُ الْبُحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ كِسْرَةَ خَرَجُوا  
فَقَسَمْتُ أَنَّ مَعِيَدًا ابْنَ النَّسِيبِ قَالَ قَدْ مَاعَا عَلَيْهِمُ الْبُحْرَيْنِ  
هَذَا اللَّهُ بِمَكِّيٍّ وَكُنْتُمْ أَنْ يَسِيرَ فِي الْأَكْلِ مَنَزَقٍ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیسر کے لیے  
کتوب گرا دیں تو حکم فرمایا کہ اس کو دیا گویا تاج و تاج  
کسی کے ہاتھوں میں دیا اور آپ نے انہیں حکم دیا کہ یہ حکم بحرن  
کے سر پہ رکھیں تاکہ وہ قیسر تک پہنچا دے۔ ان دنوں چونکہ قیسر کو  
اللہ تعالیٰ نے ان افواج ایران پر فتح دی تھی تو وہ اللہ تعالیٰ کا  
کا شکر ادا کرنے میں آجیا گئے تھے۔ جب رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کتبہ گرا دیں قیسر کو رسول ہوا تو پھر کہنے

مَنْ لِي مِنْ جَمْعٍ إِلَى رَأْيِيَاءَ كُنْتُ إِلَا بِلَاءَ اللَّهِ فَلَمَّا  
جَاءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

نکاح کی قوم کے کسی آدمی کو تلاش کے لئے تاکہ میں رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں اس سے کچھ دریافت



جَعَلَ قَرَأَةً لِلنَّبِيِّ إِلَى هَذَا أَحَدًا وَنَحْنُ مَوْلَاكُمْ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
فَلَمَّا جَرَى أَبُو سَلَيْكٍ أَمَةً كَانَ بِالشَّامِ فِي رَحْلَةٍ  
مِنْ قَرْنٍ قَدِ امْتَرَأَتْ بِهَا فِي الْمَكَّةِ الْوَقْتُ كَانَتْ بَيْنَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كَذَابِ قُرَيْشٍ  
قَالَ أَبُو سَلَيْكٍ خَوَّجْتُ نَارَ رَسُولٍ قَبَضَ بَعْضُ الشَّامِ  
عَانِطُ الْوَقْتُ قَرَأَ صَحَابِي حَقِّي قَوْمًا ابْنِيَاءَ مَا دُوْنَنَا  
عَلَيْهِمْ قَرَأَ أَبُو حَالٍ فِي بَعْضِ بَنِيهِمْ

عَلَيْهِمُ الْقَابُورُ وَإِذَا حَوْلَهُ عَظَمَاءُ الزُّمَرِ قَالُوا لِمَ تَرْتَجِمَانِي  
سَلَّمَ إِلَيْهِمْ أَكْثَرُ حَسَبٍ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي  
يُرْسِعُ أَمَةً نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سَلَيْكٍ قُلْتُ أَنَا أَقْرَبُ  
إِلَيْهِمْ نَسَبًا قَالَ مَا قَرَأْتُمْ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ  
قُلْتُ هُوَ أَلَدُ عَوْفٍ وَنَحْنُ فِي الرَّكْبِ يُؤْمِدُ أَحَدًا  
فَتَأْتِي بَنُو عَوْفٍ مَنَابِتَ عَوْفٍ فَتَقَالُ قَبَضَ أَذُنُهُ  
أَمْرًا صَحَابِي فَجَعَلُوا اخْلُتْ ظَهْرِي عِنْدَ كَيْفِي تُعَرِّ  
قَالَ لِمَ تَرْتَجِمَانِي قُلْتُ لَا صَحَابِي إِنْ سَأَلْتَ هَذَا الرَّجُلَ  
الَّذِي يُرْسِعُ أَمَةً تَكُنْ كَذِبًا كَذِبًا بُوًّا قَالَ أَبُو  
سَلَيْكٍ وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ الْحَيَاءَ يُؤْمِدُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ  
أَصْحَابِي عَوْفٍ الْكَذِبُ تَكْذِيبُ حَقٍّ مَالِي مَقْدُ  
وَلَكِنْ أَسْتَحْيِيكَ أَنْ يَأْتِيُوا تَكْذِيبُ عَوْفٍ قَصْدُ  
فَعَرَفْتُ لِمَ تَرْتَجِمَانِي قُلْتُ لَمْ تَكُنْ حَسَبُ هَذَا الرَّجُلِ  
فَلَمَّا كُنْتُ هُوَ بَيْنَنَا دُونَ نَسَبٍ قَالَ قُلْتُ هَذَا  
الْقَوْلُ أَحَدٌ يَنْكُرُ قَبْلَهُ قُلْتُ لَكُمُ الْقَوْلُ صَحَابِي  
تَبْهَمُونَ بَعْضُ الْكَذِبِ قَبْلُ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ  
قُلْتُ لَا قَالَ قُلْتُ هَكَذَا مِنْ آبَائِهِ مِنْ مِلَّةٍ  
قُلْتُ لَكُمُ الْقَوْلُ هَذَا أَفْئِدَةُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَ  
أَمْ مَعْنَاهُ هُوَ قُلْتُ بَلْ مَعْنَاهُ هُوَ  
قَالَ قَبْلُ يَدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ قُلْتُ بَلْ يَزِيدُونَ  
قَالَ قُلْتُ يَزِيدُونَ أَحَدٌ سَخَطَ لِي بِبَيْتٍ بَعْدَ أَنْ يَدُ خُلُ

کہوں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ مجھے ابوسفیان نے بتایا  
کہ ان دونوں نے قریش کے بعض افراد کے ساتھ شام میں بغیر تجارت  
موجود تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم اور کفار قریش کے درمیان صلح کی مدت مقرر ہوئی تھی۔  
ابوسفیان نے بتایا کہ میں قیصر کے قاصد نے شام کے کسی مقام پر  
پایا۔ پس وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو اُلیاسے لیا۔ جب ہم  
قیصر کے پاس پہنچے تو وہ اپنے دربار میں تاج پہن کر بیٹھا تھا اور  
ہم کے ہرے ہرے سرکار اس کے گرد موجود تھے اس نے  
اپنے دربار سے کہا کہ ان سے پوچھ لو کہ ان میں سے کس کے  
لحاظ سے کوئی مدعی نبوت سے زیادہ قریب ہے؟ ابوسفیان نے  
بتایا کہ میں نے کہا میں بلحاظ نسب اوروں کی نسبت اس کے زیادہ  
قریب ہوں۔ پوچھا، تمہارے اہل ان کے دربار کیا دشت ہے؟  
میں نے جواب دیا۔ وہ میرا چاچا زاد بھائی ہے کیونکہ ہماری ماں بامت  
مردی عبد مناف میں سے میرے سوا اور کوئی نہ تھا۔ تو قیصر نے  
کہا کہ میرے نزدیک آ جاؤ اور میرے ساتھیوں سے کہا کہ وہ  
میرے پیچھے چلے جاؤ۔ پھر قیصر نے اپنے دربار سے کہا  
کہ اس کے ساتھیوں سے کہہ دو کہ میں مدعی نبوت کے بارے  
میں کچھ سوالات کرنے لگا ہوں مگر یہ (ابوسفیان) جھوٹ بولے  
تو تمہاری کٹھالیب کو دینا۔ ابوسفیان کا کٹا آگہا کی قسم اس  
دعا گریہ حیا ماننے والی کہ ساتھی مجھے چھوٹا کر رہ گئے جبکہ سوالات  
کے وقت میں غلط بیانی کر رہا تھا، تو میں مزید صدمہ برداشت  
لیکن مجھے اس بات سے حیا آئی کہ لوگ مجھے جھوٹا سمجھیں۔ پس  
میں نے اس سے پنج پنج بیان کر دیا۔ پھر اس نے اپنے دربار  
سے کہا اس سے پوچھو کہ تمہارے دربار میں اس شخص کا نسب کیا  
ہے؟ میں نے جواب دیا۔ وہ ہم میں مالی نسب ہے۔ پوچھا کیا  
اس سے پہلے تم میں سے کسی اور نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا  
میں نے جواب دیا نہیں۔ پوچھا، کیا نبوت کا دعویٰ کرنے سے

پہلے تم نے اسے جھوٹا سمجھ دیا تھا؟ میں نے جواب دیا نہیں۔

فِيهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَعَلْ بِحَبِيرٍ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ الْأَنْزِلَةُ  
فِي مَدْرَةٍ نَحْنُ نَحْنُ أَنْ يُعْذِرَ قَالَ أَبُو سَعْيَانَ وَلَمْ  
يَكُنْ يَكُنْ أَوْ نَحْنُ فِيهَا شَيْئًا أَسْتَوْصِمُ بِهِ لَا أَحَدٌ  
أَنْ تَوَاسِعَ عِيْرَهَا قَالَ فَعَلْ قِي تَلْتَرَهَا أَوْ  
قَا تَلْتَرَهَا تَلْتَرَهَا كَلَيْفَ كَانَتْ حَرْبِي وَحَرْبُكُمْ  
قُلْتُ كَانَتْ دَوْلًا وَجَالًا قِيَدًا عَلَيْنَا الشَّرَّةُ وَ  
كُنَّا إِلَى عِيْرٍ الْأَخْرَى قَالَ قَتَا ذَا يَا مُرْكُزُ قَالَ  
يَا مُرْكُزُ أَنْ كَعْبُ اللَّهِ وَخَدُّهُ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا  
وَيُنْهَى كَا حَمَا كَانِ يَنْمُرُ مَا وَنَادَى يَا مُرْمَا بِالْمُزَلَّةِ  
وَالْعَدَدَةِ وَالْمَدَارِ وَالْوَحَاةِ بِالْعَهْدِ وَآدَاءِ  
لَا مَانِيَةً قُلْتُ لِي تَرْجِعْ بَيْنَ بَيْنِ قُلْتُ ذَلِكُمْ لَمْ  
قُلْتُ كَا إِيَّيْ سَأَلْتُ عَنْ لَسِبَ فِيكُمْ فَرَعَمْتُ  
أَنْتُمْ دُونَ سَبِ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تَجِبَتْ فِي سَبِ  
قَرْمَهَا رَسَا لَتَكُ هَلْ قَالَ حَمْدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلُ  
قَبْلَهُ لَمْ عَمْتُ أَنْ لَا قُلْتُ نَدَا كَا أَحَدٌ مِنْكُمْ  
قَالَ هَذَا الْقَوْلُ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ يَا مَعْشَرَ  
يَقُولُ كَذِبٌ قَبْلَهُ سَأَلْتُ هَلْ كُنْتُمْ تَتِيمُونَ  
يَا سَكِيبَ رَجُلٌ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَرَعَمْتُ أَنْ  
لَا هُنَّ شَعْرًا مَعًا لَمْ يَكُنْ يَسْمَعُ الْكُذِبَ  
هَلْ الْكَا وَتَكَلَّمْتُ عَنْ الْكَلَامِ سَأَلْتُ هَلْ  
كَانَ مِنْ أَمَا يَكُنْ مِنْ مَلِكٍ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا قُلْتُ  
نَدَا كَا عِيْرُ أَبَا يَكُنْ سَلْتُ قُلْتُ يَطْلُبُ مَلِكُ أَبَا يَكُنْ

وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ يَتِيمُونَ  
أَمْ ضَعُفٌ وَهَمُ فَرَعَمْتُ أَنْ ضَعُفٌ وَهَمُ  
أَتَبَعُونَ وَهَمُ أَتَبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ  
هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ فَرَعَمْتُ أَمْضَرُ  
يَزِيدُونَ وَكَانَ بَيْنَ الْإِيْمَانِ حَقٌّ يَزِيدُ  
وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ سَخَطُ لَوْ يَزِيدُ

پوچھا کیا اس کے باواجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں  
سے جواب دیا نہیں۔ پوچھا کیا اس کی ہر دو کشتہ دہانہ قوم کے  
سرور میں ایک سرور لوگ؟ میں نے جواب دیا وہ تو کمرور لوگ ہیں۔  
پوچھا ان کی تعداد چودہ ہے یا گنتی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ  
جستے ہی جاسے ہیں۔ پوچھا کیا کوئی شخص اس کے دین میں داخل  
ہونے کے بعد ناراض ہو کر واپس اپنے دین میں آیا ہے؟ میں نے  
جواب دیا کوئی نہیں۔ پوچھا کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟ میں نے  
جواب دیا نہیں اور ہادی ان کے ساتھ لڑائی نہ کرنے کی ایک مدت  
مقرر ہے لیکن وہ وعدہ خلافی کا خدشہ ہے۔ ابو سَعْيَانَ نے کہا  
کہ اس کے علاوہ سیرے ایک جھوٹا کلمہ بھی شامل کرنا ممکن نہ  
ہو اگر کوئی کہتا ہے کہ ساقی بے جھوٹا کر دیں گے۔ پوچھا کیا کبھی تم  
نے اس سے یا اس نے تم سے لڑائی کی ہے؟ میں نے جواب دیا  
ہاں۔ پوچھا تو تمہاری امداد اس کی لڑائی کا انجام کیا ہوتا تھا؟ میں  
نے جواب دیا لڑائی تو ذول کی طرح ہے، ہمیں کہیں وہ ہم پر ظفر  
پالیتے ہیں کہیں ہم ان پر۔ پوچھا وہ تمہیں کب یا قتل کا حکم دیتا ہے؟  
میں نے جواب دیا، وہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم صرف ایک خدا کی عبادت  
کریں اور اس کے ساتھ ہم کسی کو شریک نہ کریں اور جن کو چاہے  
آباد و اجبار پر جتے تھے ان کی پرستش سے ہمیں منع کرتا ہے اور  
ہمیں نادم ہونے، صلہ عیبتہ، ہر گزاری، وعدہ پھانسی  
اور امانت ادا کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ تو اس (عہد) نے  
اپنے ترجمان سے کہا، جب میں یہ سب کہہ بیان کر چکا کہ اس سے  
کوئی میں نے تمہیں اس کے نسب کی بابت پوچھا تو تم نے بتایا

کہ وہ ہم میں عالی نسب ہے اور ہر رسول اپنی قوم کے ایسے ہی  
نسب میں مبعوث ہوا اور میں نے تم سے پوچھا کہ تم میں سے کیا  
کسی نے پہلے ہی نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو میں  
کہہ دیتا کہ وہ اس بات میں پہلے پیش نہ کی ہر دو کا کہہ رہے اور میں  
نے تم سے پوچھا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے کیا تمہارے  
مبعوث ہوتے دیکھا ہے؟ اس کا تم نے بھی میں جواب دیا تو میں نے

بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِمْ مَنَ عَسَتْ أَنْ لَا تَكُونَ لَكُمْ  
 الْإِيمَانُ حَتَّى تَخْلُطَ بَيْنَ شَتَّى الْقُلُوبِ لَا  
 يَحْطِطُ أَحَدٌ دَسَانَتَهُ هَلْ يَعْدُرُ فَرَعَسَتْ  
 أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تَرْتَدُّ رُؤُوسُهَا  
 هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ وَقَاتَلْتُمُوهَا فَرَعَسَتْ أَنْ  
 قَدْ قُتِلَ وَأَنْ حَرَبْتُمْ وَحَرَمْتُمْ تَكُونُ دُورًا  
 يُدَالُ عَلَيْكُمْ الْمَرْءُ وَتَدُّ الْوَنُ عَلَى رَأْسِهِ  
 وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْقَى وَتَكُونُ لَهَا الْقَائِمَةُ  
 دَسَانَتُكُمْ بِمَا ذَايَا مَرُكُمْ فَرَعَسَتْ أَنْ  
 يَا مَرُكُمْ أَنْ تَقْبِلُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا  
 بِهِ شَيْئًا ذِيهَاكُمْ عَمَّا كَانَ يَحْمِلُكُمْ  
 أَبَاكُمْ يَا مَرُكُمْ بِالْعُسُوفِ وَالْعُنُقِ  
 وَالْعُقَافِ وَالْوَحَاةِ وَالْقَهْدِ وَأَهْ آوَا لِمَانَتِهِ  
 كَانَ وَهَذِهِ حَقُّهُ الَّذِي قَدْ كُنْتُ أَعْدُو أَنْ  
 خَابَكُمْ وَنَكُنْ تَعْرَاكُمْ أَنْكُمْ مَكْرُورًا أَنْ يَكُنْ مَا  
 قُلْتُمْ حَتَّى يَكُونُوا بَيْنَ بَيْنِهِمْ مَوْجُودٌ قَدْ قُتِلَ  
 هَذَا كَيْلٌ وَكُلُّ أَرْحَامٍ أَنْ أَسْلَمُوا إِلَيْهِ لَتَجْشَعَنَّ  
 لَيْعَتُهُ وَتَكُونُ عِنْدَهُ لَفَسَتْ قَدْ مَيَّبَ قَاتِلُ  
 أَبُو سُفْيَانَ تَعْرَدَا بِكَيْشِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِي حَيَاةِ فِيهِ يَسْمُ اللَّهُ الرَّحْمَنَ الرَّحِيمَ  
 وَهُوَ مُخْتَلِفٌ عِنْدَ اللَّهِ وَرَسُولُهُ إِلَى هَذَا قُلْ عَظِيمُ  
 التَّوَكُّلِ سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَفَأَبَدُ خَلْقِي  
 أَفَكُونُ يَدَايِيهِ إِلَى سَلَامٍ أَسْمُ قَسِيمٌ وَأَسْمُ  
 يُرِيدُ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ كُنْتُمْ قَعْلِيكُمْ  
 أَسْمُ الْأَرِيْثِيْنَ دِيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَى إِلَهُ  
 كَلِمَتِهِ سَوَاءٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَمْسُ لَا  
 نَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَلَا  
 يَخْلُقُ بَعْضُنَا بَعْضًا أَزْمَا يَوْمَ دُونِ اللَّهِ  
 كَانَ تَوَلَّوْا فَتَوَلَّوْا إِشْهَادًا يَا أَيُّهَا

وہ کہ جس نے ایمان لایا وہ اس پر نہیں ہو سکا کہ کوئی اور کوئی سے جھوٹ بولے تو چھوڑ دے لیکن اللہ  
 پر جھوٹ بلند ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس کے آباء و اجداد میں کوئی باپ تھا  
 جواب ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا پس میں نے اپنے دل میں کہا اگر اس کے  
 آباء و اجداد میں کوئی بادشاہ ہوگا تو میں کہہ دیتا کہ اس طرح ہے اسے بڑا  
 کی بادشاہی حاصل کرنا چاہتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کی بیوی کتنی  
 تھے تو تم کے سر پر گری یا غریب تو تم نے بتایا کہ اس کے بیوہ کا غریب ہو گیا  
 اور وہ بیوی کے بیوہ کا غریب ہی ہوئے ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے  
 ساتھی جو سب سے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں تو تم نے بتایا کہ وہ جو رہے ہیں  
 اور ایمان لائے ان کی خاصیت یہ ہوتی ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کوئی  
 اس کے دین میں داخل ہوئے کے بعد اس کے دین سے ناخوش ہو کر ہٹا ہے  
 تو تم نے نفی میں جواب دیا پس ایمان کا انحصار یہ ہے کہ جب وہ عقل میں رہتا  
 پس جاوے تو اس سے کوئی ناخوش نہیں ہوتا میں نے تم سے پوچھا کہ کیا  
 وہ بدعت خلق کرتا ہے یا تم نے طلب کیا کہ نہیں اور وہ سچا ہے یا جھوٹا  
 میں نے وہ بدعت خلق نہیں کی کہ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم اس سے  
 اللہ تم سے لڑا تو تم نے بتایا کہ ایسا جواب ہے اللہ تعالیٰ اور اس کی جنگ  
 کبھی کا لڑا رہا ہے ایک دفعہ وہ تم پر تھا ایک دفعہ اللہ تعالیٰ پر تھا  
 تم ثابت ہو جاتے ہو رسولوں کی اسی طرح انہی اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن ان کو  
 کہ ایمان کے قدم چوستے ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ کن باتوں  
 کا تمہیں حکم دیتا ہے یا تم نے بتایا وہ تمہیں ہی حکم دیتا ہے کہ خدا کی عبادت  
 کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور تمہیں ان سے عداوت ہے جو ان کی  
 عبادت تمہارے آباء و اجداد کرتے تھے اور تمہیں نماز ادا کرنا پڑی گئی  
 عیناً خدا کا ارادہ ہے ان کے لئے ان کا حکم دیتا ہے اور یہی تو نبی کی صفت ہے  
 میں بھی طرح جانتا تھا کہ نبی آؤ انہی ان کا حکم دیتے ہیں لیکن مجھے  
 یگانہ بھی نہیں تھا کہ تم میں وہاں خدا جو کہ تم نے بیان کیا ہے اگر یہ بات  
 جہت منکر یہ وہ وہاں رحمت امیر ہے کہ وہی کی اس جگہ کے بھی ملک  
 ہونے کے لئے بھی امید ہوئی کہ میں ان کی بات کو کھینچ جاؤں گا تو مگر  
 کا شرف خود حاصل کرتا۔ مگر میں ان کے پاس جوتا تو ان کے برابر تھا تو  
 کہ وہ تو اپنی خدمت کو رہن جاتا۔ ابوسفیان نے کہا کہ مجھ سے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرائے نامے کو منگوا لیا۔ وہ پڑھا لیا اس

جان یہ کہ ایسا کہ نہیں ہو سکا کہ کوئی اور کوئی سے جھوٹ بولے تو چھوڑ دے لیکن اللہ  
 پر جھوٹ بلند ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اس کے آباء و اجداد میں کوئی باپ تھا  
 جواب ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا پس میں نے اپنے دل میں کہا اگر اس کے  
 آباء و اجداد میں کوئی بادشاہ ہوگا تو میں کہہ دیتا کہ اس طرح ہے اسے بڑا  
 کی بادشاہی حاصل کرنا چاہتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کی بیوی کتنی  
 تھے تو تم کے سر پر گری یا غریب تو تم نے بتایا کہ اس کے بیوہ کا غریب ہو گیا  
 اور وہ بیوی کے بیوہ کا غریب ہی ہوئے ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے  
 ساتھی جو سب سے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں تو تم نے بتایا کہ وہ جو رہے ہیں  
 اور ایمان لائے ان کی خاصیت یہ ہوتی ہے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کوئی  
 اس کے دین میں داخل ہوئے کے بعد اس کے دین سے ناخوش ہو کر ہٹا ہے  
 تو تم نے نفی میں جواب دیا پس ایمان کا انحصار یہ ہے کہ جب وہ عقل میں رہتا  
 پس جاوے تو اس سے کوئی ناخوش نہیں ہوتا میں نے تم سے پوچھا کہ کیا  
 وہ بدعت خلق کرتا ہے یا تم نے طلب کیا کہ نہیں اور وہ سچا ہے یا جھوٹا  
 میں نے وہ بدعت خلق نہیں کی کہ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم اس سے  
 اللہ تم سے لڑا تو تم نے بتایا کہ ایسا جواب ہے اللہ تعالیٰ اور اس کی جنگ  
 کبھی کا لڑا رہا ہے ایک دفعہ وہ تم پر تھا ایک دفعہ اللہ تعالیٰ پر تھا  
 تم ثابت ہو جاتے ہو رسولوں کی اسی طرح انہی اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن ان کو  
 کہ ایمان کے قدم چوستے ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ کن باتوں  
 کا تمہیں حکم دیتا ہے یا تم نے بتایا وہ تمہیں ہی حکم دیتا ہے کہ خدا کی عبادت  
 کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور تمہیں ان سے عداوت ہے جو ان کی  
 عبادت تمہارے آباء و اجداد کرتے تھے اور تمہیں نماز ادا کرنا پڑی گئی  
 عیناً خدا کا ارادہ ہے ان کے لئے ان کا حکم دیتا ہے اور یہی تو نبی کی صفت ہے  
 میں بھی طرح جانتا تھا کہ نبی آؤ انہی ان کا حکم دیتے ہیں لیکن مجھے  
 یگانہ بھی نہیں تھا کہ تم میں وہاں خدا جو کہ تم نے بیان کیا ہے اگر یہ بات  
 جہت منکر یہ وہ وہاں رحمت امیر ہے کہ وہی کی اس جگہ کے بھی ملک  
 ہونے کے لئے بھی امید ہوئی کہ میں ان کی بات کو کھینچ جاؤں گا تو مگر  
 کا شرف خود حاصل کرتا۔ مگر میں ان کے پاس جوتا تو ان کے برابر تھا تو  
 کہ وہ تو اپنی خدمت کو رہن جاتا۔ ابوسفیان نے کہا کہ مجھ سے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرائے نامے کو منگوا لیا۔ وہ پڑھا لیا اس

مُسْلِمُونَ ۚ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ فَلَمَّا انْصَحَى مَقَالَتَهُ  
 عَدَتْ أَصْرَاتُ الَّذِينَ حَوْلَهُ مِنْ عَظَمَاءِ الرُّومِ  
 وَكَثُرَ نَحْوُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَى مَاذَا قَالُوا وَأَمْرُهُمَا  
 لَمْ يَحْزَنْهُمَا فَلَمَّا انْخَرَجَتْ مَعَهُ أَصْحَابُ الْبَيْتِ  
 خَلَعَتْ بَهْمٍ فَهَلَّتْ لَهْمٌ لَكَدْ أَمْرٌ أَمْرٌ ابْنُ  
 أَبِي كَبْشَةَ هَذَا مِثْلُ بَنِي الْأَصْحَنِ  
 يَخَافُهُ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ وَاللَّهِ مَا زِلْتُ ذَلِيلًا  
 مُسْتَبِيقٌ بِأَنْ أَمْرًا سَيُظْهِرُ حَقَّ أَدْحَلِ اللَّهُ  
 قَبْلِي الْإِسْلَامَ وَأَنَا كَارِي

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا  
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَالٍ عَنْ أَبِيهِ  
 عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَقُولُ يَوْمَ تَخْبِرُ الْأَنْبِيَاءُ رَبَّهُمْ رَجُلًا  
 يَقْتَضِي اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ وَقَامُوا يَرْجُونَ لِذَلِكَ  
 أَنَّهُمْ يَنْظُرُونَ فَتَعْدُوا أَعْمَلَهُمْ يَرْتَضُوا أَنْ  
 يُنْظَرَ لِقَالِ ابْنِ سَبْرَةَ قَتَلَ نِسْرَكَ حَتَّى قَامَ  
 فَدَرَسَ لَكَ فَهَوَّيْتُ بِنِ عَرَبِيَّةٍ فَتَرَأَمَكَ كَعَشَى  
 كَأَنَّكَ لَمْ تَكُنْ بِهَا قَتَلَ لَكَ قَالُ لَقَدْ أَبْلَغْتَنِي  
 يَكُونُ لَنَا قَالُ عَلَى يَدَيْهِ حَتَّى مَتَرْنَا  
 بِمَا حَتَّيْهِمْ نَحْنُ أَوْعَدُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَخَيْرٌ لَمْ  
 بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ هُوَ اللَّهُ لَا تَقْدَرُ بِكَ  
 رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ حَمْسَةِ  
 الْقَحْرِ

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَنْ  
 بَنِي عَمِيٍّ وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ  
 سَمْعَانَ النَّسَائِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كَانَ أَقْرَبَ النَّبِيِّ حَتَّى يُصِيبَ فَاثَ  
 سَمِعَ إِذَا مَا أَمَرَ وَكَانَ لَمْ يَسْمَعْ إِذَا مَا أَمَرَ  
 كَمَا كَانَ يَسْمَعُ فَتَرَأَمَكَ كَعَشَى

اور تیسے دو سو تین سو چار سو پانچ سو اسی کی حد تک تشریف فرما ہو گئے تھے  
 شریک نہ تھے نہ کسی اور کی بھی ایک دوسرے کو سب نہ تھے نہ کسی اور کی بھی  
 اگر اس بات سے ہمیں تو کہہ دیا کہ اگر وہ جو کہ ہم مسلمان ہیں ہم مسلمان تھے  
 کہ جب وہ اپنی لشکر لے کر چلا تو اس کے دور دورہ جو ہر جگہ سے ملے ان کی  
 آواز میں جند جو نہیں بلکہ بڑا شہد دل تھا۔ لیکن میں نہیں جان سکتا کہ کیا کہ  
 رہے ہیں۔ ہیں باہر چلے جانے کا حکم دیا گیا تو ہم باہر نکل آئے۔ جب میں  
 اپنے ساتھیوں کے ہمراہ باہر نکلا تو میں نے ساتھیوں سے  
 کہا کہ الی گیشہ کے بیٹے (ابو سہیل) خدا کا قسم کہ تمہیں جو گیا ہے کہ تمہیں  
 وہ میری اکابر شاہی سے ملے گا ہے۔ ابو سہیل فرماتے ہیں کہ خدا کا قسم  
 عبد الرحمن بن ابی حازم کے والد حضرت سہل بن سعد رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے جنگ بدر کے وقت نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ یہ جہنم اب میں ایسے شخص  
 کو دیکھ گا جس کے ہاتھ ہاتھ تھامے فتح دے گا۔ جنگ کھڑے ہو  
 گئے اس امر میں کہ دیکھو جہنم اس کو تھامے۔ صبح ہوئی تو ہر  
 ایک جہنم اچھے کا سیدھا تھا۔ آپ نے فرمایا اے علی کہ اس سے عرض  
 کیا گیا ان کا عظیم دکھتی ہیں۔ آپ کے حکم پر انہیں بلا لیا تو آپ  
 نے ہنسا۔ اب وہیں ان کی آنکھوں میں دھکیا اور وہ بالکل ٹھیک ہو گئے  
 گویا انہیں کوئی تکلیف نہ ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ہم  
 ان سے اس سے کہتے ہیں کہ وہ ہر طرح (مسلمان) ہو جائیں۔ یہی  
 جہنم آج بھی ہے ان کے میل میں جا بیٹھ تو انہیں باہر کی دولت  
 دینا نہ پاتا کہ خدا کی طرف سے ان پر کی غرض مانگ رہا ہے۔ پس خدا کی  
 قسم ہر قسم کی وجہ سے ایک آدمی کو بعد از ہدایت کو تو یہ شائع  
 گواہی دے گا کہ انہوں نے اسے جہنم سے لے لیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم سے کہتے تو اس وقت تک ٹھاکہ  
 شرف نہ دیتے جب تک صبح نہ ہو جاتی۔ اگر آپ افان کی آواز  
 سننے تو شرف دیتے۔ اگر افان کی آواز نہ آئے تو ہمارے شرف نہ دیتا  
 دیتے۔ اگر صبح ہو گئی ہو۔ ہم ہمہ میں ہدایت کے وقت  
 ہی پہنچتے۔

اس سے مراد ہے کہ انہوں نے جہنم سے لے لیا ہے۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ سَجْلٍ عَنْ جَدِّهِ  
عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ إِذَا حَضَرَ قَدْ تَنَاخَيْتُ اللَّهُ وَأَمِنْتُ مَسَلَةً حَتَّى  
مَالَيْتُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ نَزَلَ بِنِي حَبِيرٍ فَبَجَاءَ هَاكُنَا وَكَانَ إِذَا  
جَاءَ قَوْمًا يَسِيلُ لَا يُعِيدُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصِيبَ  
فَلَمَّا أَصْبَحَ عَزَّجَتْ يَهُودُ وَبَكَوْا جِهْدُ مَكَلَّهْمُ  
فَنَشَارَ أَذْهَانُ قَوْمًا مُعْتَدٍ وَاللَّهُ مُعْتَدٍ وَالْغَيْبُ  
هَكَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ أَصْلَحَ بَيْتَ  
حَبِيرٍ إِذَا إِذَا خَرَفْنَا بِأَسْمَاءِ قَوْمٍ فَتَنَاخَيْتُ  
الْمُسْلِمِينَ.

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شَيْبَةُ عَنْ  
الْأَزْهَرِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الشَّيْبِ عَنْ أَنَسٍ هَرِيرَةً  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مُيْرَتُ أَنَا أَكْثَرُ النَّاسِ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ عَنْ  
نَفْسِهِ وَهَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَمَلُهُ اللَّهُ  
وَوَاقِعُهُ وَأَمَّا عَنْهُ عَمَلُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِأَجْلِ مَنْ أَرَادَ لَزُومًا فَتَوَدَّى بِغَيْرِهَا وَ  
مَنْ أَصَابَ الْغُرُوحَ يَوْمَ الْيَوْمِ.

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا الْقِيَمِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ الْقُرْنِيِّ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ مَالِكَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
كَعْبٍ وَكَانَ قَاتِلًا كَعْبٍ وَنَ بَيْتِهِ قَالَ سَبَّحْتُ  
كَعْبَ ابْنِ مَالِكٍ حِينَ تَخَفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَحْضُرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ غَدَاةً إِلَّا دَنَى  
بَيْتَهُ هَا.

حضرت امیر مومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے جہن ساقطے کر جہاد فرمایا۔ حضرت انس رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب  
غیر کی جانب چلے تو وہاں رات کے وقت پہنچے اور آپ جب  
رات کے وقت کسی قوم کے پاس پہنچے تو صبح ہونے سے پہلے  
ان کے خلاف جہاد نہیں فرماتے تھے۔ صحیح ہوئی تو بعض یہودی  
کتابیں اور نوکری سے کر رکھتے تھے۔ اب اس کے۔ جب ہونے  
آپ کو دیکھا تو چلے گئے۔ خدا کی قسم مستعد اور فرج۔ نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ اکبر کہ صدا بلند فرمائی اور فرمایا، غیبر  
تباد ہو گیا کیونکہ میں قوم کے میدان میں ہم ہرگز نہیں ہوں گا شیطان  
غریبان میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

حضرت امیر مومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم ملا ہے کہ لوگوں  
اس وقت تک لڑوں جب تک کہ یہ نہ کہہ دیں کہ اللہ کے سوا  
کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پس جس نے قائل ہوا اللہ اللہ اللہ اللہ  
نے اپنی جان اور اپنے مال کو مجھ سے بچا لیا اگر مرنے کے سوا  
اور اس کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔ اس کو حضرت عمر اور  
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

لڑائی کا مقام ظاہر نہ کرنا اور جملہ جرات کو سنبھال  
کرنا۔

حضرت کعب بن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اطلاع میں  
حضرت عبد اللہ بن کعب سرگرد تھے انہوں نے  
حضرت کعب بن جریج کی زبان سنا جب وہ رسول  
خدا سے پیچھے رہ گئے تھے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کے خلاف  
جہاد کا ارادہ فرماتے تو اپنے اصل سے  
نکلنے کا افسار نہیں فرمایا کرتے  
تھے۔



۲۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
 أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ  
 الرَّحْمَنِ بْنُ حَبِيبٍ أَنَّ ابْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ  
 قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانُوا مَسْجُودًا  
 بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَدَأُوا يَخْشَعُونَ  
 يَخْرُجُ هَذَا إِلَى ذَلِكَ يَطِيرُهَا حَتَّى كَانَتْ لَحْزَةً  
 تَهْوِي فَخَرَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فِي حِزْبٍ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَعْدُ بْنُ  
 حَبِيبٍ وَفُتَاةً وَاسْتَقْبَلَ عَزْرَةَ حَبِيبٍ  
 حَتَّى جَعَلُوا لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ بِوَجْهِهِ  
 لَيْتَا هَبُوا أَهْبَةً عَدُوَّهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ  
 الَّذِي يُؤِيدُ وَأَنَّ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ  
 قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ بَنُو مَالِكٍ  
 أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَقُولُ لَدَلَّمَا كَانَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ  
 إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ  
 الْغَيْمِ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
 أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 بْنِ كَعْبٍ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزْرَةَ يَوْمَ الْغَيْمِ  
 فِي تَحْزِينٍ وَكَوَلَةٍ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ لَا يَخْرُجَ  
 يَوْمَ الْغَيْمِ

بَابُ الْخُرُوجِ بَعْدَ الظُّلَمِ  
 ۲۰۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُذَافَةُ  
 بْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ الظُّلَمَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِدُو  
 الْخَلِيفَةِ الرَّحْمَنِ وَبِمَكَّةَ بَعَثَ حُزْنَ بِهَا جَمِيعًا  
 بَابُ الْخُرُوجِ فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ قَالَ حُذَافَةُ عَنْ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد کا ارادہ فرماتے  
 تو صلوات کے بعد صبح صادق میں نماز پڑھتے تھے اور  
 لوگوں کو جب موقع آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے سنت گری میں یہ طویل طویل سفر اختیار فرمایا، حالانکہ راستے  
 میں جنگات ادا آگے دشمنوں کی کثیر تعداد تھی۔ تو آپ نے  
 مسلمانوں کو اس سے مطلع کر دیا تھا تاکہ وہ صورت حال  
 کے مطابق تیاری کر لیں اور اپنا نشانہ بھی بتا دیا۔ یونس  
 زہری، عبد الرحمن بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت  
 کعب بن مالک فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم جہزات کے بعد سفر پر نکلے تھے۔  
 عبد الرحمن بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہما اپنے والد محترم سے روایت  
 کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 جب جہزات کے بعد غزوہ تبوک کے لیے  
 نکلے تھے اور آپ جہزات کے بعد سفر پر نکلنا  
 پسند فرماتے تھے۔

عبد اللہ بن مسعود، ہشام، نصر، زہری،  
 عبد الرحمن بن کعب مالک اپنے والد محترم سے  
 روایت کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وآلہ وسلم جہزات کے بعد غزوہ تبوک کے لیے  
 نکلے تھے اور آپ جہزات کے بعد سفر پر نکلنا  
 پسند فرماتے تھے۔

ظہر کے بعد سفر شروع کرنا۔  
 حضرت یحییٰ بن عبد اللہ بن حذافہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی پاد رکعتیں مدینہ منورہ میں ادا  
 فرمائی اور عصر کی دو رکعتیں قصر نماز ادا فرمائی اور اس کے بعد  
 شام کی سب رکعتیں ادا فرمائی اور عشاء کی پانچ رکعتیں بھی  
 پڑھیں۔  
 عینے کے آخر میں سفر کرنا۔

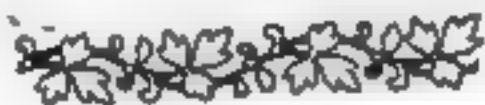
ابن عباس انطلق النبي صلى الله عليه وسلم  
من المدينة بغير يمين من ذي القعدة  
وقد مر مكة لا ربه ليالي خلوت من ذي  
الحجة .

۲۸۔ حدثنا عبد الله بن مسleme عن مالك  
عن يحيى بن سعيد عن عمر بن الخطاب عن عبد الرحمن  
ابن سفيان عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم  
في يمين من ذي القعدة ورأى رسول الله  
البحر ككفاة لولا من مكة امر رسول الله  
صلى الله عليه وسلم من تمر من مكة  
فخرجوا فاحاطوا بالبيت وسعى بين الصفا  
والمرور وان يجرى قالت عائشة فدخل  
عينا يوم النحر فخرج بقر فقلت ما هذا  
فقال نعم رسول الله صلى الله عليه وسلم  
وسلم من ارجح حال يحيى فذكر  
هذا الحديث للقيس ابن ميمون فقال اتك  
والله بالحدوث على وجهه .

کتاب الفرائض میں بیان ہے کہ نبی  
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ سے ذی القعدة کی  
پچیس تاریخ کو مدینہ منورہ سے اور مکہ معظمہ میں چار تاریخ  
کو حجہ اعظم پر چلے گئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے  
کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ  
ذی القعدة کی پچیس تاریخ کو نکلے اور جہلاً مقصد صرف  
حج کرنا تھا۔ جب ہم مکہ معظمہ کے نزدیک پہنچے تو رسول  
خدا نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس قربانی نہ ہو  
لیکن وہ کعبہ کا طواف اور صفا مروا کے لاہیاں  
سہی کر چکا ہو، تو احرام کھول دے۔ حضرت عائشہ  
فرماتی ہیں کہ قربانی کے بعد ہمارے پاس گائے  
کا گوشت لایا گیا۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا  
تو بتایا گیا کہ رسول خدا نے اپنی اذواج مطہرات کی جانب  
سے گائے کی قربانی دے رکھی ہے۔ یہی فرماتے ہیں کہ جب  
یہ حدیث حضرت قاسم بن محمد کو سنائی تو  
فرمایا خدا کی قسم، انہوں نے تم سے یہ حدیث ٹھیک  
بیان کی ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي







فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا تَبْأَيُّكُمْ خَالَ  
 قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَابْتَغُوا بَيْعَتَهُ  
 الْخَالِيَةَ فَقُلْتُ لَدُنِّيَا أَبَا مُسْلِمٍ عَلَى رَأْسِ شَيْءٍ وَكَتَبُوا  
 بَيْعَتَهُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الْعَوْبَةِ

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَسَّانٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
 حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَتْ  
 الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَقُولُ مَا نَحْنُ الَّذِينَ مَا لَعَنُوا  
 مُحَمَّدًا أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ مَا لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَجَابَهُمُ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تُعْشِرُوا  
 عَشِيرَةَ الْأَنْصَارِ فَأَكْرَمَ الْأَنْصَارُ وَالشَّاهِدُ

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ بْنُ زُهَيْرٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ  
 قُسَيْبٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُجَابِشٍ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا  
 وَأَبِي فَقُلْتُ بَايَعْنَا عَلَى الْهَجْرَةِ فَقَالَ مَضَى  
 الْهَجْرَةَ بِأَهْلِهَا فَقُلْتُ فَلَا بَيْعَتَنَا قَالَ عَلَى  
 الْأَنْصَارِ وَالْجَاهِلِيَّةِ

باب ۱۵۵۔ حَزْمُ الْأَمْرِ عَلَى النَّاسِ فِيمَا يُطِيقُونَ  
 ۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ  
 عَنْ مَعْمُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ لَقَدْ أَتَانِي الْيَوْمَ رَجُلٌ فَتَأَلَّقَ عَلَيَّ مِنْ أَمْرِ مَا مَدَّ يَدِي  
 مَا أَرَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ تَرَأَيْتَ رَجُلًا مَوْثِقًا بِشَيْءٍ يَحْرُمُ  
 مَرَّ أَمْرًا فِي الْمَعَارِضِ فَيُخَيَّرُ عَلَيْهِ فِي أَشْيَاءٍ لَا  
 تُحِبُّهَا فَقُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لَكَ إِلَّا  
 أَنْ تَكُنَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقُولَ  
 يَحْيَى مَرَّ عَلَيْنَا فِي أَمْرِ الْأَمْرَةِ حَتَّى نَفْعَلَ نَوَازٍ أَحَدُكُمْ  
 لَنْ نَزَالَ يَخَيَّرُ مَا أَلْفَى اللَّهُ وَإِذَا امْتَلَأَ فِي نَفْسِهِ  
 شَيْءٌ سَأَلَ رَجُلًا فَشَعَا لَهُ مِنْهُ وَأَوْشَكَ أَنْ لَا يَجِدَهُ  
 وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا أَذْكَرُ مَا غَيْرُ مِنَ النَّفْسِ  
 إِلَّا كَالْقَنْبِ شَرِبَ صَفْوَةً وَبَقِيَ حَكْدَرَةٌ

کیا تم بیعت نہیں کرتے! ان کو بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ  
 میں تو بیعت کر چکا ہوں فرمایا اچھا دوبارہ سو پرس میں سے دو رکھ  
 دوسری بیعت کر لی۔ پس میں نے زید بن ابی عیاد سے پوچھا اسے اس کو کس  
 آپ حضرات نے اس روز کس بات پر بیعت کیا تھی فرمایا میرے  
 محمد نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر لے کر  
 جنگ خندق کے وقت انصار یہ کہتے ہوئے ہاں گواہی دے رہے تھے  
 جو تم سے ایک گھر میں ہم خود مسطفی کے ہاتھ پر تانا باندھ رہے تھے  
 انا ہی عزم چلا رہی تھی کہ تم سے اللہ علیہ السلام کی ناپاکیاں کبھی نہ  
 کے جواب میں یہ الفاظ جاری ہوئے کہ اسے اللہ تعالیٰ تمام  
 تو آخرت کا کام ہے۔ پس میرے انصار وہاں پرین پر کرم فرما۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے  
 بحال کوئے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ  
 آپ ہم سے ہجرت پر بیعت لے لیجئے۔ فرمایا، دوہو  
 ہجرت تو ختم ہو چکا ہے۔ میں عرض گزار ہوا، پھر ہم  
 کس چیز پر آپ سے بیعت کریں؟ فرمایا، اسلام

اور جہاد۔  
 (۱) ان لوگوں پر حسب استطاعت جو ہر ذوالیہ  
 اہل اہل کو بیان ہے کہ حضرت محمد بن رسول اللہ نے  
 فرمایا ایک وفد کسی شخص سے اگر مجھ سے ایسی بات پوچھی کہ  
 میرے پاس کلمہ کتاب میں تھا کہ کہنے کا کہ خط کو فرمائیے کہ ایک  
 شخص مسیح ہو کر یہ خواہش اپنے سردار کے ساتھ ہلا کے  
 خط ہے پس حکم ہم پر تھا بلکہ کہنے کے اس کے اٹھنے کے ہم میں  
 طاقت نہ ہو تو ہم کیا کریں؟ میں نے اس سے کہا کہ وہاں کسی کو میری کچھ  
 نہیں کہہ سکتے کیا جواب دے، اس نے اس کے کہ جب ہم تم کو یہ کہہ دیتے  
 علیہ السلام کے ہلو کہتے کہ آپ میں کام کا کہہ دیتے تو وہ ایک بار فرماتے  
 بیان تک کہ ہم اس کی نہیں کہہ سکتے۔ تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ جو  
 اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تم میں سے کسی کے دل میں شک پیدا ہو جائے  
 تو مستحق آدمی سے بلا واسطہ شکوہ کرے اور وہ اس کی تسکین کرے اور  
 حقیر یہ اس طرح تسکین کرنے والا کہ اس کے جانے کے تم سے اس ذات کی

جو کسی کو شک ہو اسے اس کے دل میں شک نہ پڑے کہ اس نے اس سے کلمہ کتاب میں لیا ہے



بَابُ ۱۵۱ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
لَحْرُيقًا تِلْكَ أَوَّلُ النَّهَارِ أَخْرَجَ الْقِتَالَ حَتَّى تَرَوْهُ  
الشَّمْسُ.

۳۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْنُو بْنُ  
أَبْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ عَنْ مَوْسَى بْنِ  
عُقَيْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي طَهْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
كَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا أَنَّ اللَّهَ بَنِي آدَمَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَحَرَّاتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الْيَوْمِ فَيُفْخِهَا أَنْتَظِرُ حَتَّى مَالَتْ  
الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ قَالَ إِنَّهَا النَّاسُ لَا تَسْتَوُوا  
بِقَاءِ الْعُدَّةِ وَاسْكُتُوا اللَّهُ الْعَلِيُّ فَادَّ الْيَقِينُ مَوْجُهُ  
فَاسْبِرُوا وَأَعْمُوا أَنَّ الْحِجَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ الْيَقِينِ  
مَعَهُ قَالَ اللَّهُ هُوَ مُنْزِلُ الْكِتَابِ وَهُوَ مُجَسِّدُ  
الْشَّجَابِ وَهُوَ زَيْمُ الْأَحْزَابِ أَهْلُ مَعْرِفَةٍ  
وَأَنْصَرْنَا تَأْكِلُهُمْ.

بَابُ ۱۵۲ أَسِيكَذَا ابْنُ الرَّجُلِ إِلَّا مَا مَ لِقَوْلِهِ  
إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ  
وَلَا دَاكُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَاهِلٍ لَوْ كُنُوا  
يَسْتَأْذِنُوا إِنْ تَوَلَّوْا يَسْتَأْذِنُوا تَوَلَّوْا إِلَى

أَخِيهِ الْإِيْتِ  
۳۱۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَوْرَجُ بْنُ  
ثَمِيمٍ عَنْ الشَّيْخِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ عَزَّوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ فَتَلَّحَقَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَاكَ عَلَى  
نَاحِيَةِ لِفَاقٍ قَدْ أَتَيْتُكَ فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ فَقَالَ مَا لِي بِكَ  
قَالَ قُلْتُ لَعَنِي قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَمَّ فَرَجْرًا وَدَعَا لَهُ فَهَذَا زَالِ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبْرَاهِيمِ  
يَسِيرُ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى يَوْمَئِذٍ قَالَ قُلْتُ بِحَقِّهِ كَذَا  
أَصَابَتْهُ بَرَكَاتُكَ قَالَ أَذِيَّتِي مَعِيهِ قَالَ فَاتَّحَسَّنَتْ

رسول خدا اگر صبح کے وقت جہاد کرتے تو دن ڈھلنے  
سے پہلے ابتداء نہ فرماتے

سالم ابو انصرون عمر بن عبد اللہ اور ان کے منشی فرماتے  
ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے مکتوب  
گراخی بھیجا جس میں تحریر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
مردان جہاد ایک روز انتظار فرماتے رہے (جہاد شروع نہ  
کیا) یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا۔ پھر آپ لوگوں کے درمیان  
کھڑے ہو کر فرمایا اے لوگو! دشمن سے محاربت کرنے کا تہا نہ  
کیا کرو۔ بجز اللہ تعالیٰ سے سلاست نا کرو اور جب ٹکراؤ ہو جائے  
تو ثابت قدم رہو اور پیش نظر یہ رکھو کہ جنت لوگوں کے سامنے  
تھے ہے۔ چھڑنا ہی مبالغہ ہے یہ الفاظ جاری ہوئے۔ اے اللہ!  
کتاب نازل فرمائے واسے بادلوں کو ملائے واسے اور لشکروں کو  
شکست دینے واسے۔ ہمارے دشمنوں کو شکست سے دو چار کرو  
ہیں اللہ پر کھ حاکمیت فرما۔

امام سے اجازت طلب کرنا  
مشاورہ ای تعالیٰ ہے درمیان واسے تو وہی ہیں بحالہ اور اس کے  
رسول پر ایمان لائے اللہ جہد رسول کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر  
ہونے میں جس کے لیے جیسے گئے ہو نہ نہ جانیں جب تک ان  
اجازت دے میں۔ چنانکہ جو لوگ تم سے اجازت مانگتے ہیں۔ رسولہ انور  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا سوہ فرماتے ہیں کہ اتفاق سے  
میں نبی کریم کے درپردہ ہو گیا۔ میں اپنے ہمال ڈھونڈنے واسے اڑھ  
ہر سو تھا جو تھا کاوش کے باعث چل نہیں رہا تھا۔ آپ نے فرمایا  
تمہارے دوست کو کیا ہو گیا ہے؟ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار  
ہوا، یہ شک گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب آئے ہاؤٹ  
کوئی شایعہ اس کے لیے تھا۔ کی توروہ آسانی سے دوسرے آدمیوں  
کے گئے چلنے لگا۔ پھر فرمایا اب تم اپنا وارٹ کو کسوا دیکھتے ہو، میں نے  
عرض کیا اب تو اہل ہے۔ سے آپ کی برکت حاصل ہو گئی ہے فرمایا

وَلَمْ يَكُنْ لَنَا آيَةٌ غَيْرُهَا قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ  
فَبِعَيْنِي فَبِعَمْرٍاءَ مَا عَلَى أَنْ لِي فَقَارَ ظَهْرِي حَتَّى  
أَبْلَغُ الْمَدِينَةَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ مَرَرْتُ  
عَاسْتَادْتُهُ فَأَوْدِنَ لِي فَتَقَدَّمَ مَتَى النَّاسُ إِلَى الْمَدِينَةِ  
حَتَّى آتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَمَّ يَنْبِي خِلَافِي فَنَسَا لِي مِنَ  
الْبَعِيرِ فَالْعَبْرَةُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَا مَنِي قَالَ  
وَكُنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا أَمْ  
فِيهَا لَقِيتُ تَزَوَّجْتَ فِيهَا فَمَعَالُ هَذَا تَزَوَّجْتَ  
بِكْرًا كَذَبْتَهَا وَكَلَامُكَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَوْ لِي  
وَالِدَانِ أَوْ اسْتَشْهِدَ لِي أَخَوَاتُ صَفَاءٍ  
فَكَرِهْتَ أَنْ أَتَزَوَّجَ مِنْكُنَّ فَلَا تُزَوِّجُنَّ  
وَلَا تَقُومُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتَ خِيَابًا لَتَقُومَ  
عَلَيْهِنَّ وَتَزَوِّجُنَّ قَالَ فَمَتَى قَدِمَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ خَدَوْتُ  
عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي لَعْنَةً وَرَدَّاهُ عَسَى  
قَالَ الْمُنْذِرَةُ هَذَا فِي قَضَائِنَا حَسَنٌ لَا تَرَى  
يَا بَنِيَّ .

يَا أَيُّهَا مَنْ غَرَّاهُ وَحَدِيثُ عَهْدِ  
بِعَاصِهِ فِيهِ جَائِزٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ.

بِأَنَّهُ مَنِ اخْتَارَ الْغُرَّ وَبَعْدَ الْيَسَارِ  
فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ.

باب مَا دُرِيَ إِلَى مَا عِنْدَ الْفَرَجِ  
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ  
 حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ الْأَنْبِيَاءِ بْنِ مَكِينٍ عَنْ  
 عَنْهُ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَتْرَةٌ كَرِهَهَا  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[illegible]

جہاد میں شہر و زفاف گزار کر جانا چاہیے

اس سلسلے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم

ملی ائبند علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

مغرب اہلٹ کے وقت امام کی چستی

تلاوة حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

کہتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ایک دفعہ حضرت موسیٰؑ چلا کر رسول اللہ ﷺ کے واسطے اسلام قبول کیا تو انہوں نے انہیں گھوڑے پر سوار ہو کر خطرے کی جانب گئے۔

ہر ایک میں حاضر ہو گیا، آپ سے کہ جسے حضرت عمارؓ اور اسی پر ان کا دل لگے، ان کے دل سے دعا ہے کہ حضرت عجب جی میں سے یہی کلمہ سنا کر نیکوئی سے آج رہے۔

فَرَسًا لَّيِّنَ طَلْحَةَ فَقَالَ مَا آتَيْنَا مِنْ شَيْءٍ بِوَدَّانَ  
وَجَدْنَاكَ الْبَحْرَا.

بَابُ الشَّرْعَةِ وَالتَّحْفِظِ فِي

الْفَرَجِ.

۲۲۱- حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا  
حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَرْثُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ مَالِكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
فَرَسَ النَّاسُ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَرَسًا لَّيِّنًا طَلْحَةَ بْنَ خُزَيْمٍ يَرْكُضُ حَذَا  
فَرَكِبَ النَّاسُ يَرْكُضُونَ خَلْفَهُ فَقَالَ لَوْ تَرَأَوْا  
إِنَّمَا تَحَرَّوْا مِمَّا سَبَقَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

بَابُ الْجَعَالِ وَالْخِلَابِ فِي السَّبِيلِ فَقَالَ  
مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ عَمْرٍو الْغَزْوُ قَالَ إِيَّايَ أَحَبُّ  
أَنْ أُبَيِّنَكَ بِطَائِفَةٍ مِنْ هَآلِي قُلْتُ أَوْسَعُ اللَّهُ  
عَلَيَّ قَالَ إِنْ يَغْنَاكَ لَكَ وَإِيَّايَ أَحَبُّ أَنْ يَكُونَ  
مِنْ مَالِي فِي هَذَا النُّجْبِ وَقَالَ عُمَرُ أَنَّ نَاسًا  
يَأْخُذُونَ مِنْ هَذَا الْمَالِ لِيُجَاهِدُوا فَعَمْرُو  
يُجَاهِدُونَ فَتَنْفَعُهُمْ كَمْ حَنْ أَحَقُّ بِمَالِي هَآلِي  
تَأْخُذُ مِنْهُ مَا أَخَذَ وَقَالَ طَاوُسٌ لَوْ جَاهِدُوا  
إِذَا دُعِيَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَعْرُجُ بِهِ فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ فَاصْتَرِبْ بِهِ مَا شِئْتَ وَصَنَعْ مَا عِنْدَ  
أَهْلِكَ

۲۲۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ  
سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَسَدٍ فَقَالَ  
زَيْدُ بْنُ سَمْعَانَ أَيْ يَقُولُ عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرَأَيْتُهُ  
يُبَايِعُنَا كَتُ الْيَقِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْتَرِيهِ  
فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ.

۲۲۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ

وَجِبَ مَا يَمْلُوكُ تَوَارِيَا، هِيَ كَوْنُ مَخْرُوعٍ لَمْ يَمْلُوكُ  
كَمُتْلَعٍ كَمُتْلَعٍ هِيَ الْيَزِيدُ مَا يَأْتِيهِ.

طرس کے وقت گھوڑے کو تیز دوڑانا اور ایڑ لگانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو خطرہ محسوس  
ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار  
ہوئے اور اس نئے گھوڑے پر آپ گھوڑے کو بڑھاتے ہوئے  
تنبہ دیا چاہے آپ کے بعد دوسرے آدمی بھی گھوڑوں پر سوار  
ہو کر سلام کرنے کے لیے نکلے تو آپ لوگ جوتے ہوئے آپ سے ان سے فرمایا  
خود نہ کہ کوئی بات نہیں ہے بلکہ یہ گھوڑا کھڑا تیز دوڑا ہے اس قدر  
کے بعد سے کوئی گھوڑا اس گھوڑے سے آگے نہیں نکل سکا۔

راوی خلا کا خراج دینا اور عواریاں مہیا کرنا

ہا ہکا قول ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اپنے جہاد  
میں جانے کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا میں اپنے کچھ مال سے تمہاری مدد کرنا  
چاہتا ہوں میں عرض کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے روزی کی رحمت عطا  
فرمائی ہے مہنگی سفلیا، تمہاری رحمت اپنی جگہ لیکن میں چاہتا ہوں کہ راوی  
نصایں اپنا کچھ مال خرچ کر دے۔ حضرت عمر کا قول ہے کہ جو لوگ جہاد  
کے لیے امدادی مال میں اور پھر جہاد نہ کریں تو اس مال کے ہم نیاں نہ ہوتی  
یہ کہ حال انہوں نے لیا ہے وہ ان سے میرے رعایوں اور عماروں  
کا قول ہے کہ جب ہمیں ملو نصایں جہاد کرنے کی خاطر کچھ مال دیا جائے  
تو اسے جہاد چاہو خرچ کر دیا اپنے اہل و عیال کو دے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زید بن اسلم سے  
پوچھا گیا تو حضرت زید نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد قحتم کو فرماتے ہوئے سنا  
کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک گھوڑا لیا اور نصایں کی گودیا۔ پھر  
اسے فروخت ہوتے دیکھا تو زید بن اسلم سے اسے خرید لینے کے  
بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ زید وہاں اپنے  
صداق کو دے دے نہ لوٹاؤ۔

نافع حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففتحہ اللہ علیہ.

۲۲۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّلِ حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ كُرُوزٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أُنَاسًا يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَلُمَّا أَمْرًا إِلَيْنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكُزَا الزَّايَةَ بِأَتَابِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ الْخَسَّ وَأَنْ تَسِيرَ يَنْ يَسُو بِالزُّبَيْرِ وَنَأْخِذَ عَطِيَّةَ بْنِ قُدْسٍ كَرَسَانِي الْيَنْصِفُ قَبْلَهُمَا الْعَرَسَ أَرْبَعًا وَثَلَاثَةً وَيَتَأَخِذُ وَائْتَيْنِ وَأَعْظَى صَاحِبَهُمَا تَيْنِ.

۲۲۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْنٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جَرِيحٍ عَنْ عَطَاءِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ ثَوَلَةَ فَخَدْتُ ثَوَلَةَ بِكَرْبِهَا وَأَذْنُيَ أَعْمَلِي فِي كَفِّي فَاسْتَأْجَرْتُ تَجِيرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَقُصَّ أَحَدُهُمَا الْآخَرُ فَأَنْزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ وَنَزَعَ شَيْئَهُ فَلَّى الْفَتَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَّ رَهًا فَكَانَ أَيْدِي كَرْمِذَ الْإِيكِ فَقُصَّ هَا كَمَا يُقْصَرُ الْفَحْلُ.

بَابُ الْقَوْلِ الْيَقِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصُورَةٍ بِالزُّبَيْرِ مَسْمُومًا شَهِيًا وَقَوْلُهُمَا عَنْ وَحَلَّ سَنَلِي فِي قَرْبِ الْوَدْنِ كَفَرُوا وَالزُّبَيْرِ مَسْمُومًا أَشْرَ كَرَامًا وَوَالْمَجْرَابُ مِنَ الْيَقِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۲۹. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيَّضَتْ أَبْجُورُ الْكِبَرِ وَبَضُرْتُ بِالزُّبَيْرِ قَبِيئًا أَنَا نَابِغٌ أَتَيْتُ بِمَعَايِشٍ خَزَائِنِ الْأَرْضِ قَوْصِدَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَحِلُونَهَا.

بدولت فتح سے نوازا۔

نافع بن جریر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اس جگہ بھنڈا نصب کر کے حکم فرمایا تھا۔

اجماعت پر جہاد کرنے والا۔ امام نسائی بھری اللہ ابن سیرین رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اجماعت پر جہاد کرنا ان کو مالی غنیمت میں سے ہے کہ عطاء بن یساف نے ایک کھوڑا آدھ بانی و نافع میں آدھ حصہ پر لیا۔ پس کھوڑے کے دو حصوں میں چار سو دینار آدھ حصہ تھا انہوں نے

یعنی بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غزوہ ثوولہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ میں نے ایک شخص کو جو ان اونٹ سواروں کے پیچھے دیا اور میرے نزدیک یہ عمل پست اعمال میں سے سب سے زیادہ قابلِ فتنی تھا۔ پھر

میں نے ایک آدمی کو اجماعت پر جہاد میں شامل کیا اس نے جس آدمی سے لڑائی کی ان دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ کاٹ کھائے۔ اس آدمی نے اپنا ہاتھ دوسرے کے سر سے نکال کر اس کے سونے لٹے دانت کو ٹٹا لے دیا پھر انھیں بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر

کا طلب کار ہوئے۔ آپ نے فرمایا کیا یہ اپنا ہاتھ تمہارے سر میں ہجرت فرمان رسالت کہ میری مدد فرمائی گئی ایک نام کی مسافت تک کے عجب سے نیز اللہ عزوجل کا ارشاد ہے نہ مغرب ہم کا نزدیک

وعد میں عیب و نقائص کے کہ کہ انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور ان کی اہمیت اس لئے نہ ملتی ہے کہ ان کی اہمیت کی ہے۔

سعید بن المسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ان کلمہ سے رجوع فرمایا گیا ہے اور عجب کے ساتھ میری مدد فرمائی گئی ہے۔ ایک روز جبکہ میں سو رہا تھا تو میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں سے دو گئیں حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خزانوں کی دولت تم نکال رہے ہو۔

اور جو یہ آدمی تھا جس نے اپنے ہاتھ سے اپنے سر پر ہاتھ لگایا ہے

اور جو یہ آدمی تھا جس نے اپنے ہاتھ سے اپنے سر پر ہاتھ لگایا ہے







فَقَدَّهَا حِينَ فَقَدَ مَا هَا أَشَقَّ أَتَيْتُ الْبَحْرَ فَيَا ذَا  
حَوْتَ قَدْ قَدَّكَ الْبَحْرُ كَمَا كَلَّمَا مِنْهُ لَسَابِيَةً  
عَشْرَ يَوْمًا مَا أَحْبَبْتَ

بَابُ إِزْدَافِ الْمَرْأَةِ خَلْفَ أُخِيَّتِهَا.

۲۳۶. حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ أَبِي ثَوَابٍ عَنْ  
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُيَكَّةَ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ يَرْجِعُ أَحَبُّ بَنَاتِي بِرَجْعَةٍ وَغَيْرَةٍ وَلَمْ أَرِ دَسْلَى  
لَحِيحَةٍ مَقَالٍ وَهِيَ وَلِيَّةُ دُفَيْنِ بْنِ رَحْمَنِ فَأَمَرْتُ  
الرَّحْمَنَ أَنْ يُعِيرَ لِي مِنَ الشَّعْبِيِّ قَانَتْخَرِ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ حَتَّى  
جَاءَتْ

۲۳۷. حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
أَبِي نَكْرٍ الْقَيْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالِ الْأَمْرُ فِي الشَّيْءِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَدُفِنَ عَائِشَةَ وَنَمِيرَ هَاتِيكَ

بَابُ الْإِزْدَافِ فِي الْعَرُودِ وَالْحَيَّةِ

۲۳۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ قِيَادٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ  
أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ رَدِفْتُ ابْنَ صَدْحَةَ وَإِنَّمَا  
لِيَصْرُخُونَ بِهِمَا حَتَّى سَأَلْتُ عَمْرُوَ

بَابُ الرَّدْفِ عَلَى نَحْوِ

۲۳۹. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَمْصَرِيُّ عَنْ يُونُسَ  
بْنِ بَرِيدٍ عَنْ ابْنِ زَبَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَامَةَ بْنِ دِينَارٍ  
أَنَّ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ نَاقَتَهُ  
عَلَى الْكَافِ عَيْنَهُ فَصَفَّ وَرَدَّ سَامَهُ وَرَأَى

۲۴۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكِيٍّ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ قَالَ يُونُسُ  
أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ نَشْرَمَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى

ختم بونگس۔ ہم دریا کے کنارے پہنچے تو اس نے اچانک ایک  
سیت بڑی پھیلی ہمارے طرف پھینک دی۔ پس ہم اپنی مرضی کے  
مطابق اٹھارہ دن تک اس پھیلے ہوئے گوشت کھاتے رہے۔

عورت کا اپنے بھائی کے پیچھے سوار ہونا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے  
ہیں۔ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ!

آپ کے اصحاب توجہ و غور دونوں کا ثواب حاصل کر کے واپس  
لوٹ رہے ہیں جبکہ میں حج کے سوا اور کچھ نہ کر سکی۔ آپ نے فرمایا

جاؤ عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق، تمہیں اپنے پیچھے بٹھالیں گے  
پھر آپ نے حضرت عبدالرحمن کو حکم دیا کہ انہیں مقامِ منیم سے

عمرہ کروالائیں۔ پھر رسول اللہ واپس لوٹے تک مکہ منورہ کی  
ایک اونچی جگہ پر ان کا انتظار فرماتے رہے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے  
ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا

تھا کہ حضرت عائشہ کو اپنے پیچھے بٹھا کر منیم سے عمرہ  
کروالائیں۔

جہاد اور حج میں ایک سواری پر دو آدمیوں کا بیٹھنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سواری پر  
حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے بیٹھا تھا اور

لوگ حج و عمرہ دونوں کا تبلیہ پکار پکار کر کہہ رہے  
تھے۔

کسی کو گدے پر پیچھے سوار کرنا

حضرت انس بن نذیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم گدے پر سوار ہوئے، جس کے پالان پر چادر پڑی

ہوئی تھی۔ اور آپ نے اس گدے کو اپنے پیچھے بٹھا  
لیا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم کے  
روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ منورہ میں باغی جانب سے واپس

ہوئے اور آپ نے سواری پر حضرت انس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا

لَمْ يَخُذْهُ مَرَدًّا أَسَاسَةً لِّمَدِينِهِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمُهَذَّبَانِ  
 ثُمَّ خَلَعَتْهُ مِنَ الْحَبِيبَةِ حَتَّى أَتَاخَرِي السَّجْدَ خَامِرَةً  
 أَنْ يَأْتِيَ يَسْقُلُ الْبَيْتَ فَنُتِمَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَسَاسَةٌ وَبِلَالٌ وَثَمَانُ ثَمَكٍ  
 رَجُلَانِهَا رَاوِيَانِ شَرَحَ حَدِيثَ مَا سَبَقَ النَّاسُ وَكَانَ تَبْدُ  
 لِّلنَّبِيِّ عَمْرٌ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَرَأَى ثَمَكًا  
 قَالُوا فَسَأَلَهُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَأَنشَأَهُ إِلَى السَّمَكَاتِ الَّتِي هِيَ فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
 فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَ كَمْ صَلَّى مِنْ سَجْدَةٍ

بَابُ مَنْ أَخَذَ بِالزَّكَاةِ وَنَحْوِهِ ۲۳۱  
 حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا  
 مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُوءٍ مِنْ  
 النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَقْلَعُ فِيهِ الشُّشُورُ  
 يَعْمَلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَبَيْنَ الرَّجُلِ عُلُوًّا وَبَيْنَ  
 قَبِيلٍ عَلَيْهِمَا أَوْ يَزْفَرُ عَلَيْهِمَا مَنَاسِقَةٌ صَدَقَةٌ وَ  
 الْكَلِمَةُ الْفُصَيْبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْرٍ يَخْطُرُ هَارًا إِلَى  
 الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَيُضِطُّ الْاِدْيَ عَنْ الْقِيَرِ صَدَقَةٌ  
 بِأَمْسِ النَّعْمِ بِالصَّالِحِينَ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ وَكَدْرُكَ  
 يُرْذَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَاجِرٍ  
 عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَابِعَةُ  
 ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَاجِرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَدْرُكَ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
 أَصْحَابُهُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ وَهُمْ يَكْمُونَ الْقُرْآنَ

۲۳۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَرْكَانٍ عَنْ  
 ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَاقِرُ الْقُرْآنَ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ  
 بِأَمْسِ التَّحْيِيثِ عِنْدَ الْحَدِيثِ  
 ۲۳۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ

ہذا تھا حضرت بلال آپ کے جواہر تھے بزرگوار کے کعبہ پر دار  
 حضرت عثمان بن طلحہ بھی ساتھ تھے۔ آپ مسجد میں فروکش ہوئے  
 اور خانہ کعبہ کی کنیاں لائے کلمہ فرمایا۔ پھر خانہ کعبہ کھولا گیا اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے۔ حضرت اسامہ حضرت بلال اللہ  
 حضرت عثمان آپ کے ساتھ تھے۔ آپ اس میں کافی دیر طویل انور  
 ہے پھر رابر تشریف لے گئے تو لوگ آپ کی جانب بڑھے۔ آپ کی بارگاہ  
 میں سب سے پہلے حاضر ہوئے۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر نے  
 حضرت بلال کو مدبر سے کے پیچھے کھڑا دیکھا تو بدیانت کیا کہ رسول اللہ  
 نے نماز میں جگہ پڑھی تو انہوں نے اس مقام کی جانب اشارہ کیا جہاں  
 رکاب وغیرہ تھا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان کے ہر عضو پر روزانہ صدقہ  
 واجب ہو جاتا ہے۔ سورج طلوع ہوتے ہی۔ دو آدمی کھڑے ہیں  
 انصاف سے فیصلہ کر دینا صدقہ ہے۔ کسی آدمی کو سارے ہونے میں حدود  
 دینا یا اس کا سامان ساری پر رکھ دینا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات  
 کہہ دینا بھی صدقہ ہے۔ نماز کے لیے اٹھایا جانے والا ہر قدم  
 بھی صدقہ ہے اور تکلیف وہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا بھی  
 صدقہ ہے۔

کفار کے ملک میں قرآن کریم لے کر جانا۔ اس بارے  
 میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں  
 ادا ایسے ہی ابن اسحاق و نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ شیعہ نبوت نے اپنے پروردگار کے ساتھ  
 دشمن کی زمین میں گھر کیا اور قرآن کریم کو جلتے تھکادی پر  
 اکتھا کر لیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید سے کہ دشمن کے ملک میں سفر  
 کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

لڑائی کے وقت تکبیر کہنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ

۱۳۰



عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَقَدْ خَرَجُوا بِأَسْأَفِي  
عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَتَنَارُ أَوْهَ فَإِنْ لَوْ هَذَا مُحَمَّدٌ وَالْعَجِيضُ  
مُحَمَّدٌ وَالْعَجِيضُ مَا يَأْكُلُ إِلَى الْحِمْلِ مَرَّةً نَشِيئُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ حُرِّتِ  
خَيْرٌ إِنْ أَرَادَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ صَادَ صَبَاحُ  
الْمُتَزَيِّدِينَ وَأَصْبَحْنَا حَمَلًا فَطَبَحْنَا هَذَا فَتَنَادَى  
مَنْ دِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَرَادَا  
وَرَسُولُهُ يَهَيِّئْ لَكُمْ عَلَى أَمْوَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ  
بِمَا فِيهَا تَابِعَهُ يَكُنْ عَنْ سَفِيَّانَ رَفَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ.

بَابُ مَا يَكُونُ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيرِ  
۲۳۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ  
عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُلَيْسَانَ عَنْ أَبِي مُرْسٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا  
إِذَا الْمُسُحُّ عَلَى دَاخِلِ الْكَلْبِ يَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلْبَسُوا  
أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصْوَعًا وَلَا عَائِيًا إِنَّهُ مَحْكُومٌ  
بِمَعْنَى قِيَامِ تَبَارَكَ لَمْ يَقَالَ كَلَامُهُ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا  
شَرِيكَ لَهُ أَشْهَدُ وَتَعَالَى جَدُّهُ.

تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت غیر منہجے جبکہ وہ لوگ اپنے ذرا متی ملنا  
کو گردنوں پر اٹھائے ہوئے ہر نکلے۔ تو کہنے لگے یہ محمد اور ان کی  
زوجہ محمد اور ان کی زوجہ محمد اور ان کی زوجہ۔ پس وہ لوگ تلہ  
بند ہو گئے تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر اشدا کبر کا ضرور بلند کیا اور فرمایا  
غیر برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں آتے ہیں تو ہم کانٹوں  
کو ڈھایا گیا ان کے تہہ مل آ جاتے ہیں۔ اہم سے چند گند سے  
پکڑ کر ان کا گوشت کھایا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے  
ایک منادی نکلا مولا کیا کہ اشدا اور اس کا رسول نہیں گند سے کا  
گوشت کھانے سے منع فرماتے ہیں۔ تو جو کچھ ہاتھ میں تھا۔  
وہ الٹ دیا گیا اس حدیث کی ثابت علی بن مدینی نے سفیان سے  
کہ کہ نبی کریم نے اپنا دست مبارک بلند فرمایا۔

تکبیر میں زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔

ابو عثمان، حضرت ابو یوسف اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے  
پس جب ہم کسی عادی میں پہنچے تو بلند آواز سے لا الہ الا اللہ  
اور اشدا کبر کہا کرتے۔ پس نبی کریم نے فرمایا اے لوگو! اپنی  
جانب پر تکیہ نہ کرو کہ تم بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے  
وہ تو تبار سے ساتھ ہے اور سننے والا۔ تو یہ کہنے والا  
ہے۔ اس کا ہم گراں بڑی رکعت والا اور اس کی شائستگی  
بلند ہے۔

فہم اگلی حدیث میں ہے کہ صحابہ کرام جب کہ چڑھ جاتے تھے تو تکبیر کہتے اور جب اترتے تو سبحان اللہ کہا کرتے تھے۔ اس دفعہ  
صحابہ کرام نے جو حسب معمول بلند آواز سے لا الہ الا اللہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جانوں  
پر ترس کر کہو کہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے۔ آپ نے یہاں بلند آواز سے ذکر کہنے سے حین مدد کا بلکہ یہ سمجھا دیا کہ یہاں  
یا اللہ جان کر بلند آواز سے نہ پکارنا اور نہ یہ سمجھنا کہ خدا اور پناہ ہے یا ست دروہے، بلکہ بلند آواز سے اے پکارا میں نے تو سن لے گا وہاں بہت  
پکارنے کو سن رہیں گے کہ اللہ یہ کہہ کر بلند آواز سے پکارنا کہ وہ دفعہ ہے جب کہ باعث آہستہ پکرنے کو سن لے گا۔ اللہ تعالیٰ تو اس کی بھی سن  
یتا ہے جو بغیر آواز کے اُسے دل میں پکارے کیونکہ وہ تو دلوں کی حالات تک کہیں جانتا ہے۔ بعض لوگ اسے مطلقاً ذکر بالجہر کی ممانعت پر  
ممول کہتے ہیں جو درست نہیں ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ان دن، اقامت، نعرے، تلاوت اور دیگر ذکر میں سے کسی میں بھی آواز بلند کرنے  
کی اجازت نہ رہتی لیکن یہ ذکر وہ سرے مقاصد کے تحت بلند آواز سے کرنے شروع ہیں کیونکہ ممانعت مطلقاً نہیں ہے بلکہ ان دنوں و جہت  
کے تحت ہے جو حدیث میں مذکور ہوئی ہیں بلکہ بعض ذکر آواز سے ہی کیے جائیں گے جن کا آواز سے کہنا شروع ہے اور وہ ذکر آہستہ ہی کیے جائیں





اسْتَفْرِضْ قَالَ لَهُ أَبُو بَرْدٍ وَمَا مَنَعَتْكَ تَأْخُذُ بِمِرَادِ الْيَتِيمِ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ عَلَى الْعَبْدِ أَوْ  
سَافِرٍ كُنْتُ لَهُ بِمِثْلِ مَا كَانَ يَعْمَلُ مِيقَاتًا عَرِيضَةً.

باب التَّيْرُ وَوَحْدُهُ

٢٥٠. حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
ابْنُ الْمُثَنَّبِ قَالَ سَمِعْتُ حَاوِيَّ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
عَنْهُمَا يَقُولُ مَدَّ بِي الرَّبُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّ النَّاسَ  
يَوْمَ مَعْدٍ فَأَمَّتْهُ الرِّسَالَةُ ثُمَّ مَدَّ بِهِمْ فَأَمَّتْهُ  
الرِّسَالَةُ ثُمَّ مَدَّ بِهِمْ فَأَمَّتْهُ الرِّسَالَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ حَوْزَ رِيَادٍ حَوْزَ الرِّسَالَةِ  
قَالَ سُفْيَانُ الْحَوَائِظُ النَّاصِرُ.

٥٨٠. حَدَّثَنَا أَبُو نُؤَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُعْتَمِدٍ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ قُتَيْبَةَ  
اللَّهُ سُبُّهُ وَسَلَّمَ قَالَ تَوْبِعِدُو النَّاسَ مَا فِي تَوْبِعِدِي  
مَا أَعْلَمُوا مَا سَأَلَكَتِ بَطْنِي وَخَدَّة.

٢٥٢. حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَعْدٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَيَّمُوا النَّاسُ مَا بَيْنَ الْأَوَّاحِدَةِ  
مَا أَعْلَوْهُمَا سَادَرَا كَيْفَ يَكُونُ وَحَدَّةٌ.

بَابُ الشَّرْعِ فِي التَّيْرِ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ

قَالَ إِنِّي عَلَىٰ أَنَّهُ عَيْبٌ وَرَأَيْتُ مُتَعَجِّلَ إِلَىٰ الْبَيْتِ  
مَنْ أَرَادَ أَن يَسْتَعْجِلَ سَوْفَ يُعْجِلُ.

٢٥٢. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُسَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
هشام بن عمار أخبرني أبي قال قال شيل بن ميمون بن زيد  
رضي الله عنهما كان يحيى يقول وأنا سمع مسط  
عني عن ميمون بن يحيى عن أبيه عن عمار بن عبد الله عن  
أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة  
الوداع قال فذكر يسير العنق فإذا وجد فتحوه  
نفسك وتغن فود العنق

۲۵۴ محمد بن اسماعیل بن ابی هریرہ أخبرنا محمد

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جائے یا سفر کرے تو اس کیلئے اسی عبادت ہی رکھی جاتی ہے جتنی وہ آقا مستودعہ نعمتوں کرتا تھا۔

تمہارا چلنا پھرنا

محمد بن المنکدر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بابر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ جنگ خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو آواز دی تو حضرت زبیر حاضر بارگاہِ جوئے پر درسی مرتبہ پکڑا۔ تو حضرت زبیر نے لبیک کہا، تیسری مرتبہ بلایا تب بھی حضرت زبیر ہی حاضر بارگاہِ جوئے، تبوی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ برنجی، نہ کوئی حواری، نہ تباہیے جبکہ میرا حواری زبیر ہے۔ سفیان کا قول ہے کہ حواری سے مراد کار مراد ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو اگر معلوم ہوتا کہ  
تہائی میں کیا ہے تو میں نہیں جانتا کہ پھر کوئی شخص  
رات کو تنہا سفر کرتا ۔

حضرت مہدی بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ  
اگر لوگوں کو تنہائی کی وقت کا علم ہوتا، جو بیٹھے  
معلوم ہے، تو کوئی سو اسی رات کو تنہا سفر نہ  
کرتا۔

چھٹے میں تیزی۔ ابو حنیفہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جلدی سے مدینہ منورہ میں پہنچنا چاہتا ہوں یہی جو شخص میرے ساتھ جلدی جانا یا ہے اسے یاٹے کے نوڈا تیار ہو جائے۔

بخشام کے والد حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ نیز یحییٰ بن عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت عمرو کو فرماتے سنا لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جگہ اللہ اس کی رفتار کا حالی میرے ذہن میں محفوظ نہیں رہا حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ آپ دریاں چال سے پلٹتے اور جب کسی میدان سے گزرتے تو رفتار تیز فرما دیتے یعنی دریاں رفتاری میدان سے گزرتے۔ روایت کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ

اور انھوں نے یہ کہہ کر اسے جی بوجھتے ہوئے چلے گئے۔



يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْحِمَاوِ فَقَالَ آخِذْ بِالْأَمْرِ قُلْ  
نَعَمْ قَالَ وَيَهْمًا فَجَاءَهُ

بَابُ ثَمَانِيَةٍ فِي الْحَرَمِ وَخَيْرٌ فِي أَعْيَانِ الْأَمَلِ  
۲۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَدَاوَةَ بْنِ قَيْمٍ أَنَّ مَالِكًا  
الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
حَيْثُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَيْتَةٍ فَوَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا أَنْ لَا يَتَّبِعُوا فِي رَقَبَةٍ بَيْنَ  
قَلْبِهِمَا مِنْ دُخَانٍ أَوْ قَلَادَةٍ إِلَّا أَطْلَعَتْ

بَابُ مِائَةِ الثَّيْبِ فِي حَيْثُ فَخَرَجَتْ أَمْرًا  
حَاجَةً أَوْ كَانَ لَهُ مُنْذَرٌ هَلْ يُؤْذَنُ  
لَهُ

۲۶۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ  
عَنْ غَيْرِ عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ عَنْ أَبِي عُبَايَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّ سَمْعَانَ بْنَ أَبِي هَاشِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَيْسَ  
رَجُلٌ بِأَمْرٍ وَلَا نِسَاءً فَرَضَ أَمْرًا إِلَّا وَصَفَهُمْ حَرَمٌ  
فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُسَيِّمُتُ بَيْنَ  
عَرْوَةٍ كَذَا وَخَرَجَتْ أَمْرًا حَاجَةً فَتَالَ

إِذَا هَبَ نَحْتَهُ مَرَّ أَمْرًا تَكُنْ

بَابُ ثَمَانِيَةٍ فِي الْحَرَمِ وَخَيْرٌ فِي أَعْيَانِ الْأَمَلِ  
عَدَاوَةُ وَكَثْرُ أَوْلِيَاءِ الْمُجْتَمَعِ التَّجَمُّعُ  
۳۶۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ  
عَنْ وَثْنٍ وَثْنًا بِمَوْعِظَةٍ مِنْهُ مَوْعِظَةٌ قَالَ أَحَدُهُمَا فِي حَسَنِ  
ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ  
عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بِمَنْطِقِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمُقَدَّدُ بْنُ الْأَسَدِ وَكَانَ الْإِطْفِيقُ  
حَقٌّ تَالُوهُ فَضَرَّ حَاجِرٌ فَإِنْ رَفَعَ ظَعِينُهُ وَمَعَهَا كِتَابٌ

کی۔ دریافت فرمایا، کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے  
اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا، ان کی خدمت  
کر دے یہی تمہارا جہاد ہے۔

اونٹ کی گردن میں گھنٹی وغیرہ باندھنا۔  
عباد بن تیمم فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت ابوالخیر انصاری  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ کسی سفر میں وہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ عباد اللہ بن یوسف  
فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا، جب لوگ  
اپنی خواب گاہوں میں تھے تو رسول اللہ نے ایک تاحہ کے  
ذریعے حکم بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت وغیرہ سے  
لٹکانی ہونی کوئی چیز نہ ہو اور اگر بے تولاٹ دیا جائے۔

جہاد میں نام لکھوانے کے بعد غنہ پیش آ جانا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں  
سنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کوئی آدمی  
کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے اور کوئی عورت سفر  
نہ کرے مگر اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔ ایک آدمی کھڑ  
ہو کر عرض کرے یا رسول اللہ! میرا نام اس جہاد میں جانے  
والوں میں لکھ دیا گیا ہے یا میری بیوی بچے کو لکھ دیا گیا ہے

جاسوس مارشلو بارک تالی ہے، میرے والد اپنے  
دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تجسس سے مراد تعقیب ہے۔

قبیلہ بنی ہاشم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے سنا  
کہ رسول اللہ نے مجھے حضرت زید بن حارثہ سے ملا کر فرمایا کہ  
فرمایا کہ چھپے چھپے جا میں تک کہ تم وہ فتنہ خارج کھینچنے پہنچاؤ وہاں نہیں  
لیکھ کر لیا ہے اس کے پاس ایک خط ہے جو خطاس سے لکھا جہاد  
ہوئے اور اس طرح کہ جس کے گھر سے آجیں کرتے تھے وہاں تک کہ  
جس سے کھینچیں گے اور دیکھ تو واقعی وہاں ایک بڑا سیاح ہے۔ ہم

فَخَذَرُوا مِنْهَا فَاَنْطَلَقَتْ قَادِي بَنَ حَيْثُ حَتَّى تَقْبَلُوا  
إِلَى الْوَصِيَّةِ فَإِنَّهُنَّ بِأَلْفِ عِشْرَةٍ فَقُلْنَا خَيْرٌ حَتَّى تَكُنَّ  
أَوْ تَكُنَّ بَنَ بَنَ مَا خَرَجَتْ مِنْ بَنَ بَنَ مَا خَرَجَتْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا جِئْتُمْ مِنْ حَاطِبِ  
بَنَ بَنَ بَنَ إِلَى الْأَنْبَاءِ مِنْ الْأَنْبَاءِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ  
يُخْبِرُكُمْ بِحُضُورِ أَهْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاطِبُ  
مَا هَذَا أَتَى رَسُولُ اللَّهِ لَا تَحْجُلْ عَلَى بَنَ بَنَ بَنَ  
مَنْصَقَاتِي قَرَيْشٍ وَلَمْ تَكُنْ مِنْ بَنَ بَنَ وَهَكَذَا  
مَنْ مَكَّةَ مِنْ الْأَنْبَاءِ مِنْ بَنَ بَنَ بَنَ  
بَنَ بَنَ بَنَ بَنَ أَهْلِيهِمْ وَأَمْرًا لَهُمْ فَاجْتَبِ  
إِذَا مَا شِئْتَ مِنْ بَنَ بَنَ بَنَ بَنَ  
تَجِدَ بَنَ بَنَ بَنَ بَنَ بَنَ بَنَ بَنَ  
مَا قَعَنْتَ بَنَ بَنَ بَنَ بَنَ بَنَ بَنَ  
بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَمِعَ نَقْدَ حَقِّكَ فَإِنَّ عَمْرُ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرُ هَذَا السَّائِقِ  
قَالَ إِنَّهُ كَذَّابٌ هَذَا بَدْرٌ أَوْ مَا يَذَّابُ  
قَالَ إِنَّهُ أَنْ تَكُونَ قَدْ أَقْلَكَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ  
فَقَالَ عَمْرُ مَا شِئْتُ فَقَدْ عَمْرُ لَكُمْ مَالُ  
سُفْيَانُ دَأَى أَكْأَدُ هَذَا

بِأَثْبَاتِ الْكُتُوبِ وَلَا سَأَلِي

۳۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ مَدْيَنَ أُرِيَ يَأْسَرَ أُرِيَ  
بِالْعَبَاسِ وَلَعَنَ بَنَ بَنَ بَنَ بَنَ بَنَ بَنَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ قَيْصُ صَاحِبِ قَيْصِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
بَقَرٍ وَعَبْدُ فَكَّاسَ الْبَنِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

شہادت کے لئے کہ وہ خط لکھ کر دو گئے تھے میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ چہئے  
کیا کہ خط لکھ کر دو سو روپیہ تمہارے کپڑے بھی آکر دیں گے۔ آخر کلاں  
مخاپے جو جسے سے خط لکھا اس میں میرے خط کے کربار لکھ کر اسات میں حاضر  
ہو گئے۔ جب اسے دیکھا گیا تو حضرت عاتق بن حواریہ کی جانب سے  
کہہ کر وہ اسے بعض مشرکین کے ہم تھا جس میں رسول اللہ کے بعض حالات کی  
انہیں خبر دی تھی۔ رسول اللہ نے فرمایا اسے عاتق اب یہ کیسے؟ عرض گزار ہوئے  
یا رسول اللہ! میرے ہمسے میں جلدی کے کام نہ رہے۔ میں ایک عیسائی آدمی  
ہوں کہ قریش میں آکر رہنے لگا لیکن قریش میں میں۔ حضور کے ساتھ جو  
صاحبزین ہیں ان کی اہل کتہ سے رشتہ دار ہیں جن کے باشندان کے اہل  
عیال اہل مال و دولت محفوظ ہیں۔ پس میں نے چاہا کہ میرا ان سے کسی تعلق  
تھے نہیں کیوں نہ ان پر کوئی احسان کر دوں، میں نے باعث میرے  
دشت دار میں محفوظ رہی اور میں نے یہ حرکت کفر یا ارتداد کے باعث  
نہیں کی اور یہ مسلمان ہونے کے بعد میں کفر سے ماضی ہوں۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے سچ کہا  
ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ!  
حکم فرمائیے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا، یہ تو غزوہ  
بدر میں شامل ہوئے تھے اور کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ  
نے اہل بدر کے حالات سے باخبر ہوتے ہوئے فرمایا  
کہ اب تم جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا  
ہے۔ حضرت سفیان نے فرمایا کہ اس حدیث  
کی سند کی رہی عمدہ ہے۔

قیدیوں کو باس پہنانا

عمر و فراتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ  
عنہ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ جب جنگ بدر ہوئی تو کچھ لوگ قید کر کے  
لے گئے جن میں عباس ابن عبد المطلب، ابھی تھے امدان کے جسم  
پر کپڑا نہ تھا۔ پس جب کہ تم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے قیص تلاش کرنے  
لگے۔ تو انہوں نے عبد اللہ بن ابی قیس کا شر کر کے پیش کی جو ان کے  
جسم پر پوری آئی۔ جب کہ تم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی قیص انہیں پہنائی



قَالَ لَكَ نَرْغُ ابْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِيضَةً  
 الَّذِينَ الْبَسَهُ قَالَ ابْنُ عَمِيْنَةَ كَلَّمَتهُ عِيْدًا ابْنِي صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُهَا حَبَابٌ أَنْ يُكَافِئَهُ .  
 بِأَبِ قُضِلَ مَنْ اسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ رَجُلٌ  
 ۳۹۳۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
 بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
 عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقِي  
 ابْنُ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
 حَيْبَرَ لَا عَاطِلِينَ لِرَأْيَةِ عَدَا رَجُلًا يَعْتَمِدُ عَلَى يَدَيْهِ  
 بِحَيْثُ اللَّهُ وَمَسْئُولُهُ وَتُجِبُهُ اللَّهُ بِرَسُولِهِ قَاتَ  
 لِلنَّاسِ لَيْتَهُمْ أَيْمَهُمْ يُعْلَى مَعْدَدُ كَلَامِهِ يَرْجُو مَقَالَ  
 ابْنِ يَحْيَى فَيَقْبِلُ بِشَمَتِكِي عَيْتِيهِ فَيَصُقُّ فِي نَفْسِيهِ  
 وَدَعَا لَهُ قَبْرًا كَانَ سَوْبَكَ بِ- وَجْهَهُ  
 فَأَنْصَبَاهُ فَقَالَ أَكَا يَدُهُمْ حَتَّى تَحْكُمُوا  
 بِمُثْلَا فَقَالَ انْعُدْ عَلَى يَسِيكَ حَتَّى تَنْزِلَ  
 بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ أَذْغَهُمْ رَأَى الْإِسْلَامَ وَخَيْرَهُمْ  
 بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَ اللَّهِ لَا تَقْدِرُ اللَّهُ  
 بِكَ وَجَدَ حَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُجْرٌ  
 النِّعَم .

اور یہ اس لیے تھا کہ وہ بلاشبہ بن ابی کو یہاں تھے انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 نے یہاں لے گئے تھے۔ حضرت ابن عیینہ کو قول ہے کہ اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 وسلم کیوں احسان خاص میں لایا۔ ملے دیے۔  
 اس شخص کی فضیلت جس کے ہاتھ پر کوئی مسلمان چڑھا۔  
 ابو ملازم فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے  
 خبر دی کہ جب خیبر کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کہ میں یہ جہاد اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی۔ وہ اللہ  
 اللہ اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ در رسول سے دوست  
 رکھتے ہیں۔ رات لوگوں نے اسی انتظار میں گزار دی کہ دیکھتے جہاد  
 کس کو عطا فرمایا جاتا ہے۔ لگے ہند پر ایک اس کا فتیلا تھا۔ آپ  
 نے ارشاد فرمایا، علی کہیں ہیں ہرگز عرض گزار ہوئے کہ ان کا انھیں  
 دیکھتے ہیں۔ تو آپ نے ان کی، انھوں میں عاصد دہن لگایا اور ان کے  
 لیے دعا کی تو وہ اس طرح شغایاب ہو گئے جیسے انہیں تکلیف ہوئی  
 جہاد تھی۔ پھر انہیں علم عطا فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ میں اس وقت  
 تک ہوں سے لا ہار ہوں گا جب تک وہ ہمدانی طرح مسلمان نہ ہو جائیں۔  
 تو آپ نے فرمایا کہ بچکے سے جاؤ اور جب ان کے عیدان میں پہنچ  
 جاؤ تو انہیں دعوت اسلام دینا اور بتانا کہ ان پر کیا واجب ہے۔  
 خدا کی قسم اگر تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو بھی ہدایت سے  
 فوائد یا تو یہ تمہارے لیے شرف اور ثواب سے بھی بہتر ہے۔

من: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امر یا کر یہ جہاد کی میں ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہو جائے گی۔ یہ بات علم صحابی  
 عَدِيٍّ بِمَا قَاتَا التَّكْوِيْبُ عَدَا . میں سے ہے جو غیور ہے جس میں سے ایک ہے جن کو مناجح الغیب بھی کہتے ہیں۔ مسلم تھا  
 کہ پھر دیگر عالم نے اپنے محبوب، سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محبوبہ عسہ کا علم بھی عطا فرمایا تھا، ذَا الْحَمْدُ ذَلَّوْ عَلَى دَابَّةٍ .  
 اس حدیث کے اندر حضرت مل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے مناقب مذکور ہوئے ہیں جب ایک مسافر پچھلے نام سے ہمدانی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 وسلم نے یہ مسلمان فرمایا اور شکرت دی حتیٰ تو اکثر صحابہ کرام کی یہی تہا تھی کہ اس اور حش غیب میں نکلوں یا میں وجہ انہوں نے ساری رات  
 عبادت اور دعاؤں میں گزاری کیا یہ مناقب کی کہی بات یہاں کر کہ وہ فاتح خیبر ثابت ہو جائے گا نیز وہ اللہ تعالیٰ کے رسول سے محبت  
 رکھتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ ہمدان اللہ تعالیٰ کی عیش کے ساتھ یہ واقعہ ہماری شریف کی یہ حدیث حدیث  
 نمبر ۴۰۶۱ ۴۰۶۲ ۴۰۶۳ ۴۰۶۴ ۴۰۶۵ ۴۰۶۶ ۴۰۶۷ ۴۰۶۸ ۴۰۶۹ ۴۰۷۰ میں بھی ہے۔ ذِيكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَ اللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ .

بَابُ الْأَسَارِ فِي السَّلَاسِلِ . قیدیوں کو پابند سلاسل کرنا .

محمد بن زید حضرت جوہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو سعادت کیسے عجیب بنایا جو زنجیری اپنے ہونے جنت میں داخل ہوتے ہیں۔

اہل کتاب میں سے مسلمان ہو جانے والوں کی فضیلت۔

حضرت ابو بردہ نے اپنے والد عمر سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان آدمی ایسے ہیں جنہیں دین ابراہیم کا ایک وہ آدمی جس کے پاس لڑائی میں ہوسے تعلیم دے اور اچھی تعلیم دے۔ پھر اسے اچھا لوب سکھائے۔ پھر اگر لوگ کے اس سے ازدواجی رشتہ قائم کرے تو اس کے لیے دین ابراہیم ہے۔ دوسرا اہل کتاب سے وہ مومن جو پہلے ہی مومن تھا اور اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا تو اس کے لیے بھی دین ابراہیم ہے اور تیسرا شخص وہ غلام ہے جو اللہ تعالیٰ کا حق لا کر دے ہوئے اپنے آقا کا غیر خواہ بھی ہے۔ حضرت جبریل فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث بغیر کسی مولا کے کہیں نہ سنی تھی کہ اس سے کم خصوصیات کی حدیث کے لیے ملک مدینہ منورہ تک کا سفر کرتے تھے۔

شب خون کے وقت سوئے ہوئے بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا کیسا ہے؟ یہاں لیس بیسیت لیلہ کا مطلب یہاں بیسیت لیلہ یعنی رات گزارنا ہے۔

حضرت معتب بن جثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جوار یا بقران کے مقام پر میرے پاس سے گزر جوا تو آپ سے ان مشرکوں کے بچوں اور عورتوں کے بارے میں ہدایت کیا گیا جو رات کو اپنے گھروں میں سوئے ہوئے ہیں اور بوقت شب خون قتل کر دیئے جاتے ہیں۔ فرمایا وہ بھی تو ان ہی سے ہیں نیز آپ کو یہ بھی فرماتے سنا گیا کہ چراگاہیں صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت ہیں بلکہ نہ زمین بلکہ نہ آسمان۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ مشرکین کے اہل و عیال کے بارے میں عمرو ابن شہاب رضی اللہ عنہما صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض روایت کرتے ہیں۔ زہری

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِبُ اللَّهُ مِنْ قَوْمٍ تَبْدُلُونَ الْجَنَّةَ فِي الْمَدَائِلِ.

بَابُ فَضْلِ مَنْ اسْتَمَرَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِينَ.

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو حَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ أَنَّ سَيْمَ بْنَ أَبِي النَّبْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ الرَّحُلُ تَكُونُ لَهُ أَلَا مَةً فَيُعِيضُهَا فَيُخْسِرُ فَيُعِيضُهَا وَيُزَوِّجُهَا فَيُخْسِرُ أَوْ تَبْعًا ثُمَّ يَبْقِيهَا فَيُزَوِّجُهَا فَلَهُ أَجْرَانِ. وَمَنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِي كَانَ مُؤْمِنًا ثُمَّ آمَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ الَّذِي يُؤْتَى حَقُّهُ مِنَ اللَّهِ وَيَنْصَرُّ لِسَيِّدِهِ ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَأَعْطَيْنَاهَا بِسَائِرِ عَنَى وَكَانَ الرَّحُلُ يَدْخُلُ فِي أَهْلِهِ مِنْهَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

بَابُ أَهْلِ الدَّارِ يَبْتَغُونَ فَيَصَابُ الْوَلَدَانُ وَالذَّارِي بِيَأْتَا نَيْلًا لِيَبْتَغِيَهُ نَيْلًا يَبْتَغِي نَيْلًا.

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَرْتُ بِالْنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْوَادِ أَوْ مَرَرْتُ بِرَسُولٍ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يَبْتَغُونَ مِنَ الشُّرِكِيِّينَ فَيَصَابُ مِنْ بَنَاتِهِمْ وَذَرَارِيهِمْ قَالَ هُمْ بِمَنْعِهِمْ وَسَبْعَتُهُ يَقُولُ لَا حِمْلَ إِلَّا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَيْمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا الصَّعْبِيُّ فِي الدَّارِ بِي كَانَ عَمْرٌ وَبِحَتْمَا عَمْرٌ ابْنُ



اس بارے میں حدیث صحیحہ موجود ہے اور اشارہ باری تعالیٰ ہے: لیکن یہ کہ  
یہ نامہ نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک کہ... سورۃ الاحزاب  
مسلمان قیدی قید کرنے والے کافروں کو قتل کر کے یا دھوکا دے کر  
رہائی حاصل کر سکتا ہے اس سلسلے میں حضرت مسعود بن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنه نے بجا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

### مشرک اگر مسلمان کو جلا دیں تو

ابو قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
کرتے ہیں کہ قبیلہ اہل مکہ آمد افراہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے۔ وہ دینہ  
منوہ کا آب و ہوا کو ناموافق دیکھ کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ!  
ہمیں چند اونٹ عنایت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: تمہارے لیے یہ تو  
میرے نہیں جو سکتا، ان تم چراگاہ میں جا کر رہنے لگو۔ وہ پٹے لگے اور  
وہاں اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پانی کی کتنی دھست اور موٹے ٹخنے  
جو گئے۔ پھر انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا۔ انہوں کو بھگنے لگے اور  
مسلمان ہونے کے بعد پھر کفر کی جانب لوٹ گئے۔ حسب اس کی فرمایا  
بارگاہ نبوت میں پیش ہوئی تو ان کی لاتوں میں چند آویں باندھنے لگے ابو  
وہ چڑھنے سے سسے اٹھیں پکڑ کر لے آئے۔ پس ان کے ہاتھ پیر کاٹ  
دیتے گئے۔ پھر حکم دیا گیا کہ سلاخیں گرم کر کے ان کی آنکھوں میں پھیر دو۔  
اس کے بعد انہیں جنگل میں ڈال دیا گیا۔ وہاں وہ پانی کے لیے جلتے رہے  
لیکن نہ وہ ٹھیک پانی نہ ان کے حضرت ابوبکرؓ نے انہوں نے قتل کیا آپ کا  
کہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول سے اللہ تعالیٰ میں مناویں کرنے کی کوشش کی۔  
کسی بھی جائیداد کو جلا نا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں میں سے کسی نبی کو ایک  
چوٹی نے کاٹ کیا تو انہوں نے چوٹیوں کی پوری رہائش گاہ میں آگ  
لگا کر سب کو جو ریاست تعالیٰ نے ان کی جانب دی تھی بھی کہ نہیں ایک  
چوٹی نے کاٹ لیا کہیں تم نے ان کی پوری جماعت ہی کو جلا کر رکھ دیا  
حالانکہ وہ تیس بیان کرتے تھے۔  
حکامات اور بات بات کو آگ لگانا۔

شَامَةً وَقَوْلُهُ غَرَضًا مَا كَانَ يَنْتَهِی عَنْ تَكْوُنَ مَنَةً  
أَسْرَى أُولَیْئِهِ

بَاب ۱۹۳ هَذَا لِذِي النِّسْبَةِ يَتَقْتُلُ وَيَجِدُ غَرَضًا  
أَسْرُوهُ حَقٌّ يَمْجُرُ مِنْ مَذْقَرَةٍ فِيهِ لَيْسَ سَوْرٌ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَاب ۱۹۵ إِذَا حَرَّقَ الْمُشْرِكُ الْمُسْلِمَ هَلْ  
يُحَرِّقُ

۲۴۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ  
يُزَيْدِ بْنِ أَبِي قَدْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّ عَصَابَةَ بْنَ عُقْبَةَ شَمْرِيَّةً قَدِمَ مَرُوقَ نَبِيِّ صَنَعَتْ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعُوا الْمَدِينَةَ فَهَاجُوا رِجَالَهُمْ  
أَلْبَانِيَةً وَلَمْ يَجِدُوا مَحْذُومًا فَجَاءُوا بِأَسَدٍ وَجِ  
فَانْصَقَرُوا فَنَزَلُوا مِنْهُمُ نَوْرٌ وَسَافَحَ حَتَّى ضَعُفُوا  
وَسَبَّوْا وَفَشَرُوا نَزَلُوا فِي مَسَافَةٍ نَدْوَةٍ وَكَلَمُوا نَدْوَةً  
إِسْلَامِيَّةً فَجَاءَ الظَّرِيفُ نَبِيُّ صَنَعَتْ اللَّهُ تَبِيَّةً وَصَنَعَتْ  
فَبَعَثَ. فَطَلَبَ فَمَا تَرَ حَقًّا سَافَحَ حَتَّى أَقْبَى يَهُسُّ  
فَقَطَعَ يُدِيرُ يَهُسُّ وَرَجَعَهُ تَعَرُّفًا بِسَامِيَةِ وَجِيَّةٍ  
فَكَتَمَهُمْ بِهَا وَصَرَ حَلَمٌ بِالْمَعْرِفَةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا  
يُسْقُونَ حَتَّى مَا جَاءُوا كَانَ بَوْمَدَانَةً قَتَلُوا وَ  
سَرَقُوا وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَمِعُوا دَسَمُوا فِي لَاحِقٍ فَكَادُوا

### بَاب ۱۹۲

۲۴۲. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَمْرٍو  
عَنِ ابْنِ نِيْهَاَبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ نَصِيبٍ وَجَدْتُ أَنَّ  
هَرَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَمِعَ يَقُولُ مَنْ صَنَعَتْ نَمْلَةً يَتِيًّا مِنَ الْيَتِيَّاتِ عَاثَرَهُ بِقَرْنِهِ  
مَنْ فَا حَرَقَتْ فَادَّقِ نَمْلَةَ يَتِيًّا أَنْ قَرَصَتْكَ سَلَامًا حَرَقَتْ  
أَمَّةً مِنْ ذَمِيرٍ تَسْتَبِيحُ اللَّهَ

بَاب ۱۹۴ حَرَّقَ الْمَذْمُومَ وَالْتَّحِيلَ

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِبْنِ أَبِي عَدِيٍّ  
قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ وَخَرَّ يُرَى قَالَ  
رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مُرَى حَيْثُ  
مِنْ ذِي الْخَصْبَةِ وَكَانَ بَيْنَ فِي حَمَمَةٍ بَيْنِي كَعْبَةَ  
الْيَمَامِيَّةَ قَالَ فَانْصَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَبِاشْتِغَارٍ  
فِي الْحَمَمِ وَكَانُوا أَصْحَابَ حَيْلٍ قَالَ وَكَذَبْتُ  
لَا أَتَيْتُ مَعِيَ تَحْيِيْلٍ فَصَرَفَ فِي صَدْرِي حَتَّى  
رَأَيْتُ أَنَّهُ أَصَابِعِي فِي صَدْرِي وَقَالَ أَنَا  
تَبَيَّنْتُ وَاجْتَنَنَهُ هَذَا يَأْمُرُ بِكَ أَنْ تَصْلُقَ بَيْنَهُ  
فَعَسَى أَنْ يَكُونَ حَرْفُهَا شَوْقًا لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْرٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ  
وَالَّذِي بَعَثَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَى شَهْدًا  
كَأَنَّهُ جَمَلٌ أَجْوَدُ أَوْ أَحْوَبُ قَالَ فَهَارَ فِي  
حَيْلٍ أَحْسَنَ وَبِجَالِدٍ أَحْسَنَ مَرَّةً

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ سَمِعَ نَاسِيًا عَنْ أَبِي  
إِبْنِ عُقَّةٍ عَنْ نَاصِرِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَئِذٍ

بِأَنبِيَاءٍ قَتَلَ النَّاسُ الشِّرْكَاءَ

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا  
أَبْنُ أَبِي رَافِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ  
أَبِي عَرَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَشَّرَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَظْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ  
أَنَّهُ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ لَوْ كَانَتْ لَوْ أَنَّهَا رَجُلٌ وَمَنْهَا فَدَخَلَ  
حَصْنَهُمْ قَالَ فَدَخَلْتُ فِي مَرْبِطٍ وَوَأْتِ لَكُمْ  
كَانَ وَأَعْلَقُوا أَبَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ انْهَضُوا  
فَقَدُّوا أَيْمَانَهُمْ فَخَرَجُوا يَطْلُبُونَ  
فَخَرَجْتُ فَمِنْهُمْ قَوْمٌ أُرِيهِمْ أَيْتِي أَطْلُبُ  
مَعَهُمْ فَوَجَدُوا أَيْمَانَهُمْ فَدَخَلُوا وَدَخَلْتُ  
وَأَعْلَقُوا أَبَابَ الْحِصْنِ لَيْلًا فَوَضَعُوا النَّمْلَ تَحْتَهُ

حضرت جریر بن عبداللہ مکی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم مجھے ذوالخصلہ کے کانٹے کو نکال کر نکالتے  
کیونکہ میں نے اپنے تئیں اور وہ قیدہ خشع میں ایک گھر تھا جسے کہتے ہیں یہاں  
جاتا تھا یہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کے دروازے پر سواروں کو سے کہہ دیا  
جو گیا جو سوار سے ہی گھوڑوں پر سوار تھے اور میں گھوڑے پر نہیں بیٹھا  
تھا آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا یہاں تک کہ آپ  
کی انگشت اپنے مبارک کے نشانات میں نے اپنے سینے پر دیکھا  
تھا کہ اسے اللہ اسے ثابت لکھا تھا فرمایا جانتے کرنے والا  
اور ہدایت یافتہ فرمادے۔ پس ہم اس کی جانب روانہ ہو گئے اور اسے  
توڑ پھوڑ کر جلا دیا۔ پھر بارگاہ رسالت میں اپنی کارکردگی کی اطلاع دینے  
کے لیے آدمی بھیج دیا۔ حضرت جریر کا قصہ عرض گذر چکا تھا اس  
ذات کی پس نے آپ کو حق کے ساتھ سمجھوت فرمایا ہے میں آپ کی  
جانب اس وقت روانہ ہوا جب کہ اذعان ملک ولس کی طرف ہو گیا  
وہ فرشتے ہیں کہ چارے قبیلہ انیس کے سواروں کے حق میں پانچ فرسودہ بکت کہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ بنو نضیر کے کھجور کے درخت

سوسے چوسے مشرک کو قتل کرنا۔

حضرت برآن غائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ کہ ایک جماعت کو قتل کرنے کے لیے  
بھیجا۔ وہ اس سے ایک آدمی جا کر اس کے علم میں داخل ہو گیا اس کا بیان  
کے کہ میں ان کے اطمینان میں جا گیا۔ پھر انہوں نے قلعہ کا دروازہ بند کر دیا  
اس کے بھائیوں نے دیکھا کہ ان کا ایک گدھا گم ہو گیا ہے تو وہ اسے تلاش  
کرنے باہر نکلے۔ پس میں میان میں شامل ہو گیا اور انہیں حق بات دیا کہ  
گو اگر حال تلاش کرنے میں ان کا ساتھی ہوں۔ پس انہیں کہہ دیا گیا تو انہوں  
داخل ہوئے اور میں بھی انسا گیا۔ انہوں نے رات کی وجہ سے قلعے کا دروازہ  
بند کر دیا ان کو یہاں ایک سو داغ میں دیکھ دیں جیسے میں نے دیکھا دیا۔  
جب وہ سو گئے تو میں نے انہیں سے کہہ دیے کہ دروازہ کھول دیا۔ پھر  
اس کے پاس پہنچ کر میں نے آواز دی کہ: ہوا فیہ! اس نے جواب دیا



فِي كَوْنِهِ حَيْثُ رَأَاهَا فَلَمَّا نَامُوا اخَذَتْ الْمَغَارِيثُ  
فَقَعَتْ بِبَابِ الْيَمِينِ ثُمَّ دَخَلَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ  
يَا أَبَا رَفِيعٍ فَأَجَابَنِي فَتَعَمَّدَتْ لِقَوْتُ قَصْرِيَّةً  
فَصَارَتْ لِقَوْرَجِيَّةً ثُمَّ جِئْتُ مَشْرُوحَةً صَرَخَتْ  
مُحَلِّثَةً فَقُلْتُ يَا أَبَا رَفِيعٍ وَغَيْرُكَ صَوِّبْ  
هَذَا مَالِكَ لَا يَمُوتُ الْوَيْلُ قُلْتُ مَا شَأْنُكَ  
قَالَ لَا أَدْرِي مَنْ دَخَلَ عَلَيَّ قَصْرِيَّةً قَالَتْ  
فَوَصَلْتُ سَبِيحِي فِي بَطْنِهِ ثُمَّ نَعَا مَلْتُ  
عَبِيرَةً حَتَّى قَرَرَتْ الْعُظْمَاءُ ثُمَّ دَخَلْتُ وَرَأَيْتُ  
وَهْسًا فَكَانَتْ سُلْمًا لَنِي زَيْدٌ وَنَدَّ قَرْنَتْ  
فَوُضِعَتْ رُحْيُهَا فَنُجِجَتْ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ مَا  
أَتَى بِأَرْجَحِي أَنْتُمْ التَّائِيلِيَّةُ فَمَا بَرِحْتُ حَتَّى  
سَمِعْتُ نَعْلًا أَيْ رَافِعٍ تَاجِرِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ قَالَ  
فَقُلْتُ وَمَا بَرِحْتُ حَتَّى أَتَيْنَا الشَّيْخَ عَلَى اللَّهِ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْذَرْنَا ۝

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
ابْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ زَيْدٍ رَأَيْتُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي الشَّيْخِ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ أَبِي عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
كَانَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَظَافِي  
الْأَسْبَارِ إِلَى رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ جَحْشٍ  
يَمِينَةً لَيْلًا فَقَتَلَهُ وَهُوَ نَائِمٌ

بَابُ دَسْمِ الْعَاءِ الْعَدُوِّ

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَعْفَرُ  
ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَنٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا  
عَنْ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلَدِ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ أَنَّكَ كُنْتَ كَاتِبَ الْعَمْرِ  
أَبْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ مَا تَأَهُ كِتَابُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ  
لَهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَا تَسْتَوِ الْعَاءُ الْعَدُوِّ وَقَالَ أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ  
أَبْنِ سَبِيٍّ الرَّحْمَنِيُّ عَنْ أَبِي الزُّرَّادِ عَنْ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

تو میں آواز پر پکارتی ہوں پکارتی ضرب لگاتی۔ وہ جیسا تو میں باہر نکلی گیا پھر  
انصاف یا اللہ اس طرح گریا اس کا دل گدگد نہ ہوا اور آواز نہ کر میں نے کہا اے  
ابو رافع! تو اس نے کہا تیری ماں کی خرابی ہو تجھے کیا۔ میں نے پوچھا تیرا کیا  
حال ہے؟ اس نے جواب دیا اب مجھے نہیں معلوم کہ  
اندھ کون آگیا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنی کھوار اس کے پیٹ  
پر رکھ کر اوپر سے اتار دیا جو ڈھلا کر اس کی ٹانگی ٹوٹ گئی۔ پھر میں باہر نکلا  
لیکن وحشت زدہ تھا۔ پھر میں میری ماں کے پاس آیا تاکہ اس کے ذریعے  
اتر جاؤں لیکن میں گر پڑا اور میرے پاؤں میں چوٹ لگ گئی۔ پھر میں اپنے  
ساتھیوں کے پاس پہنچا اور ان سے کہا میں اس وقت تک یہاں سے  
جائے والا نہیں جب تک روئے والی عورتوں کی آواز نہ سن لوں۔  
چنانچہ وہاں سے روانہ نہیں ہوا اگر اہل حجاز کے تاجر ابو رافع پر  
روئے کی آواز نہ سن لی۔ ان کا بیان ہے کہ میں کھڑا ہوا اور مجھے حد  
کا احساس نہ ہوا، یہاں تک کہ ہم بارگاہ نبوی میں حاضر  
ہو گئے اور آپ کے حضور سارا واقعہ عرض کر  
دیا۔

حضرت برآین عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاف کی ایک جماعت کو ابو رافع کی جانب  
جسیرا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے  
وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے اور اس حالت میں  
اسے قتل کیا کہ وہ سویا ہوا تھا۔

دشمن سے مقابلے کی تائید کرو۔

سالم ابو النضر کا تب تھے عمر بن عبید اللہ کے، ان  
کے پاس حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا  
خط آیا، جس میں لکھا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے فرمایا ہے کہ دشمن سے مقابلے کی تائید نہ کرو۔ اسی طرح  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دشمن سے  
مقابلے کی تائید نہ کرو لیکن جب ان سے تمہارا

مستاجر ہو جائے تو ثابت قدم رہو۔

روائی میں دھوکا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کبیری ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد کوئی کبیری نہیں ہو گا اور عنقریب قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہو گا اور تم ان کے خزانوں کو راجہ خدایں تقسیم کر دے گے اور لڑائی کو دھوکے کا نام دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے رطلی کا نام اسیل بازی رکھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فسرنا یا اسٹال دھوکا ہے۔

جنگ کے دوران جھوٹ بولنا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کب بنی اسرائیل کے لیے کون تیار ہے کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچایا ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا آپ اپنے فراتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں؟ فرمایا: ہاں ان کا بیان ہے کہ میں اس کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اس نے تمہیں تنگ کر مارا ہے اور وہ ہم سے صدمہ دے گا ہے۔ اس کو مہینے کا انھار قسم تمہیں تنگ کرے گا۔ جواب دیا کہ میں اس کے پیچھے نہیں جاؤں گا یہ بات ابھی سنو نہیں ہوئی گا یہ کہتا ہے مجھ پر تو وہ اس کا نام کاٹنا کہہ رہے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں اسے ہی قتل کر دوں گا یہ تنگ کرے گا یہ کہتا ہے قتل کر دیا۔

عربی کا لفظ دھوکا سے قتل کرنا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کب بنی اسرائیل کے لیے کون تیار ہے کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچایا ہے۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْنُوا لِقَاءِ الْعَدُوِّ قِلَادًا لِيَقْتُلُوهُمْ مَا ضَيَّرُوا.

بَابُ الْحَرْبِ حَدَّثَنَا

۲۷۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَسَّنٍ حَدَّثَنَا كَيْدُ الرَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْصَرُ بْنُ هَتَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْكَ كِسْرَى ثُمَّ لَنْ تَكُونَ كِسْرَى بَعْدَهُ دَقِصْرٌ لِيَهْلِكَ كَمْ لَا يَكُونُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ وَلَنْ تَقْصَمَ كُتُوزُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاسْمُ الْحَرْبِ جُدَاعَةٌ.

۲۷۹. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَصْرَمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْصَرُ بْنُ هَتَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُ الْحَرْبِ جُدَاعَةٌ. ۲۸۰. حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبَّاسَةَ عَنْ أَبِي وَاسِعٍ خَالَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُ الْحَرْبِ جُدَاعَةٌ.

بَابُ الْكِبْدِ فِي الْحَرْبِ.

۲۸۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَيْبٍ حَدَّثَنَا سُهَيْبُ بْنُ مَخْزُومٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْكَ كِسْرَى ثُمَّ لَنْ تَكُونَ كِسْرَى بَعْدَهُ دَقِصْرٌ لِيَهْلِكَ كَمْ لَا يَكُونُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ وَلَنْ تَقْصَمَ كُتُوزُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاسْمُ الْحَرْبِ جُدَاعَةٌ. ۲۸۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَسَّنٍ حَدَّثَنَا كَيْدُ الرَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْصَرُ بْنُ هَتَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْكَ كِسْرَى ثُمَّ لَنْ تَكُونَ كِسْرَى بَعْدَهُ دَقِصْرٌ لِيَهْلِكَ كَمْ لَا يَكُونُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ وَلَنْ تَقْصَمَ كُتُوزُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاسْمُ الْحَرْبِ جُدَاعَةٌ.

بَابُ الْفِيلِ بِأَهْلِ الْحَرْبِ.

۲۸۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَسَّنٍ حَدَّثَنَا كَيْدُ الرَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْصَرُ بْنُ هَتَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْكَ كِسْرَى ثُمَّ لَنْ تَكُونَ كِسْرَى بَعْدَهُ دَقِصْرٌ لِيَهْلِكَ كَمْ لَا يَكُونُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ وَلَنْ تَقْصَمَ كُتُوزُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاسْمُ الْحَرْبِ جُدَاعَةٌ.

عَنْ غَيْرِهِ وَهَذَا جَعَلَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مِنْ لَكَيْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ مُسْلِمَةَ  
أَنْ أَقْتَدَ قَالَ نَعَمْ قَالَ خَاذِنْ بِي خَاذِلٌ قَالَ فَتَدَّ  
مَدَّتْ.

بَابُ مَا يُجُوزُ مِنَ الْإِخْتِيَالِ وَالْحَدِّ وَمَنْ  
يُغْشَى مَعْرَتًا

قَالَ لَيْثُ حَدَّثَنِي عُثَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنُ  
بْنُ لَكَيْبٍ يَقُولُ ابْنُ حَتِّبٍ وَوَدَّ مَكَّةَ فِي رَجُلٍ قَتَلَ  
وَحَلَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّحْلَ  
فَلَمَّا بَلَغَ يَتَّقِي بِعِذِّهِ النَّحْلَ وَابْنُ حَتِّبٍ فِي قَهْقَرَةٍ  
لَمَّا فِيهَا رُمُومُهُ قَرَأَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ يَأْصُرُ هَسَدًا  
مُحَمَّدًا حَتَّى ثَبَّأَتْ لَهَا حَتَّى إِذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتُ بَيْنَ

بَابُ الرَّجْزِ فِي الْحَرْبِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِي  
حَقِّ الْحَدِّ فِي غَيْرِ سَهْلٍ وَأَمْرٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيمَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ.

۲۸۳ مُحَمَّدٌ ثَنَا مُحَمَّدٌ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ حَدَّثَنَا  
أَبُو سُلَيْمٍ عَنِ الْأَمْرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَقُولُ الْكُرْبُ  
حَتَّى وَارَى الْأَرْبَابَ شَعْرَ صَدْرِهِ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ  
الشَّعْرِ وَهُوَ يَرْتَجِسُ بِرَجْزٍ عَبْدِ اللَّهِ

اللَّهُمَّ لَوْلَا مَا أَهْتَدَيْنَا وَلَا نَصَدَّقْنَا وَلَا صَيَّتُنَا  
فَأَنْزَلْنَا سَيِّئَتَهُ عَلَيْنَا وَثَبَّتِ الْأَقْدَامُ لَنَا  
إِنَّ الْأَعْدَاءَ قَدْ تَوَاعَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فَتْنَةَ أَيْمَانِنَا  
يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ.

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جو کعب بن اشرف  
کی ذمہ داری ہے؛ حضرت محمد بن مسلمہ نے دریافت کیا کیا میں اسے  
قتل کر دوں۔ فرمایا ہاں۔ عرض گزار ہوسے، پھر مجھے اجازت رکھت  
جو کاس سے جو گھٹکو چاہوں وہ کروں۔ فرمایا یہ بھی منکوحہ کیا۔

دشمن کے شر سے بچنے کے لیے  
حلیہ کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ابن مسعود کی جانب روانہ ہوئے اور آپ کے ہمراہ حضرت  
ابی بکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ آپ کو بتایا گیا کہ اپنے باغ  
میں ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچے تو دشمنوں کی آڑ  
میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ ابن مسعود اس وقت چاند نہان کر پڑا ہوا کہ  
گھٹنا رہا تھا۔ ابوبکر ابن مسعود کی والدہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر پکار کر کہا اے صاف ابیر محمد  
مسئلے تشریف لے آئے۔ چنانچہ ابن مسعود اٹھ بیٹھا، رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر وہ اسے اس کے حال پر چھوڑے  
رکتی تو حقیقت ظاہر ہوتی۔

جنگ میں رجز خوانی اور خندق کھودنے وقت آباد از بند محمد نعت  
خوانی حضرت سہل، حضرت انس کے تعلق نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور مزید ہے بھی سلمہ سے روایت کی ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودتے  
وقت میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ  
بھی مٹی دھو رہے تھے یہاں تک کہ مٹی نے سیدہ ذیفین گھونڈ  
کے بال ڈھک دیئے تھے اور آپ کے جسم اطہر پر بال  
کثرت سے تھے اور آپ عبداللہ بن رباح کے نظروں میں  
ہوں رجز خوانی فرما رہے تھے۔

گرنہ فرما دیت ہم کو رب کائنات ہم کہاں پر سے تیریں اور کب سے تیرا  
کر سکتے ہیں بلکہ ہم سے پہلے وہاں پر کانٹوں کے بال تعالیٰ نے ہمیں عید فرمایا  
دشمنوں کی پڑھائی ہمیں علم و ہمد سے ہے۔ ایسا کہ نہیں ہرگز نہیں تھوڑا بات  
یہ آپ آباد از بند پڑھ رہے تھے۔

بَابُ مَنْ لَا يَثْبُتُ عَلَى الْخَيْرِ.

٢٨٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمِيمٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو أَدْرِيسٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَزْمٍ أَنَّ اللَّهَ  
عَنْهُ قَالَ مَا حَبَّبَنِي إِلَيْكَ إِلَّا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ  
أَسْمَعْتُ وَلَا رَأْيَ إِلَّا أَنْتَ عَرَفِي وَجَاهِي وَلَقَدْ شَكَرْتُ  
إِلَّاهُ لَا أَذْبَعُ عَلَى الْخَيْلِ فَضْرَبَ بِيَدِي فِي صَدْرِي  
وَقَالَ أَتَقْبَلُ ثَنِيَّتَهُ وَأَجْعَلُهُ هَارِدِيًا  
فَعَمِدًا.

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْزُوا بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ ثَمَرِهِمْ لَا يَحْرِاقَ الثَّمَرُ فَوْقَ السَّاقِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَحْدِثْ غُلُوبًا  
الْمَثَلُ الْيَقِينُ

٢٨٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَهْلَ بَنِي سَعْدٍ  
أَتَايَهُمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُوِيَ  
جُرْجُ الْيَمَنِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ  
مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِمْ مَوْتَ حَكَّانٍ عَلَى يَمَنِ  
بِالنَّاسِ فِي ثَرِيصِهِمْ وَكَانَتْ يَمَنِي حَاطَةً مُقْبِلُ  
الْمَاءِ عَنْ وَحْشِهِمْ وَأَحَدٌ خَيْرٌ قَالُوا شَرُّ حَيْثُ بِهِ  
جُرْجُ الْيَمَنِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ مَا يَكْفُرُ مِنَ النَّسَائِدِ  
الْإِخْتِلَافِ فِي الْحَرْبِ وَعُقُوبَةِ مَنْ  
عَصَى إِمَامَهُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا  
تَسَارِعُوا أَفْتَقِشُوا أَوْ تَذْهَبَ بِرِيحِكُمْ قَالَ  
قَتَادَةُ. التَّزْيِيرُ الْعَرَبُ.

بسم الله الرحمن الرحيم. حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَقِيَ مَقَامًا أَوْ أَمَامًا  
أَوْ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ يَبْرَأُ وَلَا تُعْصِمُ إِلَّا بِشْرًا وَتَنْفِرُ  
وَكُنْطَرَاوًا وَتَحْتَلِفَانِ.

جو گھوڑے پر جم کر سوار کی خاکروٹ کے

حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں نے تم سے کئی چیزیں سیکھیں ہیں جن سے تم کو اللہ تعالیٰ سے بہت قریب رہنا چاہیے۔  
 ۱۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا۔  
 ۲۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔  
 ۳۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔  
 ۴۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔  
 ۵۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔  
 ۶۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔  
 ۷۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔  
 ۸۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔  
 ۹۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔  
 ۱۰۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا۔

زمخوں کے لیے فرسٹ ایئر۔

ثبات کو بھار زخموں میں اس کی راکھ بھرتا، عورت کا اپنے والد کے چہرے سے غول دھو کر اس کے زخموں کو دھو جانے کے لیے وہ حال میں باقی بصر بھر کر لانا

حضرت سہل بن سعد ماحدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم پر کون سی دوا لگائی گئی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس بات کا اب مجھ سے زیادہ واقف کوئی موجود نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ڈھال میں پانی بھر کر لے گئے تھے اور خائف و جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چہرہ مبارک سے خون و حوری تھیں۔ پھر ٹاٹ کا ایک ٹکڑا جاکر اس کی ملا کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زخم میں سے مہری تھیں۔

جنگ کے دوران تنازعہ و اختلاف ناپسندیدہ ہے اور ان کا اناٹوالی کا وبال۔ چنانچہ متحد قحاطے نے فرمایا ہے۔۔۔ ہذا آپس میں نہ جھگڑ کر کبیر بزدلی دکھاؤ گے اور تمہاری جہد میں ہونے والا کھڑ جاتے گی۔  
قتل و خرابی ہے کہ ریح سے جنگی طاقت مراد ہے۔

سید بن ابی بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہما کو یہ حکم دیا کہ جیسے وقت بدلتا ہو گا تم کو اس کی آسانی ملحوظ رکھنا اور انہیں سختی میں نہ ڈالنا۔ انہیں خوش و غم رکھنا اور تسخیر نہ کر لینا۔ اس میں اتفاق دلانے کا حکم دیا کہ اگر نا اہلان میں بھڑکاوٹ نہ ڈالنا۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ هِشَامُ بْنُ  
 أَبِي اسْمٰقٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَيْنَ عَارِبٍ وَبَنِي  
 عَنُفَّاءَ يَخْتَصِمُونَ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَلَى الرَّجُلِ الْيَوْمَ أَحَدٌ وَكَانُوا اخْمِيسَ رَجُلًا مَعَهُ  
 ابْنُ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمُونَا نَخْطُطُنَا الْقَذِيرُ فَهَذَا  
 تَبَرُّوْا مَا كُنْتُمْ هَذَا صَحَّى أُرْمِلَ إِلَيْكُمْ وَرَأَيْتُمْ  
 رَأَيْتُمُونَا هَذَا مَنَا الْقَوْمَ وَأَذْطَا نَهَضَ فَهَذَا  
 تَبَرُّوْا حَتَّى أُرْمِلَ إِلَيْكُمْ فَهَذَا مَوْهُوَ فَتَالَ  
 فَكَانَا وَاشْتَرَا آيَةُ الْيَسَاءِ يَسْتَمِدُّونَ قَدْ نَدَّتْ  
 خَدْرُجُهُنَّ وَأَسْرَقَهُنَّ رَأَيْتُمْ رَبَّنَا كُنْ فَتَالَ  
 أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ جُبَيْرٍ الْغَنِيْمَةُ أَيُّ قَوْمٍ  
 الْغَنِيْمَةُ ظَلَمَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ فَتَالَ  
 عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ جُبَيْرٍ لَيْسَتْ بِمَا قَالَ كُفْرًا سَأَلَ اللَّهَ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَالَ وَتَبَرُّوْا لَيْسَتْ بِمَا  
 فَتَنَصَّبْتُمْ مِنَ الْغَنِيْمَةِ قُلْنَا أَوَلَمْ نَكُنْ صِدْقًا  
 وَجُؤْهُمُ مَا قَبِلُوا مِنْهُمْ مِثْلَ مَا كُنَّا إِذْ  
 يَدْعُوهُمْ الرَّسُولُ فِي الْخَرِّ هُوَ كَلِمَةُ سِقِّ  
 مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرُو بْنُ  
 رَجُلًا فَاصْلًا أَمَّا سَبْعِينَ وَكَانَ السَّبْقُ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ كَصَابِ بْنِ  
 السَّبْقِ كَيْفَ يَوْمَ مَذِيَّارَ عَيْنَ وَمِائَةِ سَبْعِينَ  
 قَتِيلًا فَقَالَ أَبُو سَعْدٍ إِنَّ فِي الْقَوْمِ مَعَهُ  
 ثَلَاثَ مَرَاتٍ فَهَذَا هُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ جُبَيْرٍ شَرَفَاتُ لَافِي  
 الْقَوْمِ إِنَّ لَافِي فَخَانَةً ثَلَاثَ مَرَاتٍ سَمِعَ  
 قَالَ آتَى الْقَوْمَ مِنْ الْأَخْطَابِ ثَلَاثَ مَرَاتٍ  
 خَرَّ جَعْرًا إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَّا هَلْ لَكُمْ  
 فَتَقَدَّرْتُمْ لَنَا فَمَا مَلَكَكُمْ عَنْ نَفْسِكُمْ  
 فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللَّهِ يَا عَدُوَّ اللَّهِ إِنَّ السَّبْقَ

حضرت باقر بن مازن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے وقت پیاس پھیل آدھوں پر حضرت عبداللہ بن جبر رضی اللہ عنہ تھامے نہ کو امیر غزوہ کے فرمایا: اگر تم یہ دیکھو کہ پرندے مارا گوشت فروج رہے ہیں تب بھی اپنی جگہ نہ چھوڑنا، یہاں تک کہ میں تمہیں جانوں، اور اگر تم یہ دیکھو کہ ہم نے کانٹوں کو مار بٹکایا اور انہیں روند کر مکھڑیا سے تب بھی اپنی جگہ سے نہ ہلنا، جب تک میں تمہیں نہ بلاؤں۔ اس کے بعد دشمنی کو شکست ہو گئی۔ میں حضرت پرانے دیکھا کہ ان کی موت میں بھی بے تماشا صباگ رہی تھیں جس کے باعث ان کی پندریا کھنچتی تھیں، یہاں تک کہ وہی نہیں ادا انہوں نے اپنے کپڑے سے پیٹے چھوئے تھے، یہی حضرت عبداللہ بن جبر کے ساتھی کہنے لگے۔ حضرت اسے ساتھیوں والی نصیحت تمہارے ساتھی تو غالب آگئے، اب تم کس چیز کا اتنا رکھتے ہو؟ حضرت عبداللہ بن جبر نے کہا کیا تم بھول گئے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا، انہوں نے جواب دیا: خدا کی قسم ہم تو لوگوں کے پاس مابین گئے اور اہل نصیحت ٹھوس گئے۔ جب یہ حضرات آئے تو یہ ایک جنگ کا پانسٹ گیا جو جابا گے جابا رہے تھے وہ سامنے آئے۔ اسی پر قرآن تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔  
 جب رسول اللہ انہیں دوسری جانب سے پکار رہے تھے، پس اس وقت شیخ نبوت کے گرد حریف باہر پروانے رہ گئے۔ اس کے باعث ہم میں سے شہر حضرت کے سامنے شہادت نوش کیا۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل آپ کے اصحاب کے انہوں مشرکین کے ایک سو چالیس افراد پر جنگ بدر میں افراد پڑی تھی، کیونکہ شرفیہ جیسے اور مشرکوں کو لیں کر دیا گیا تھا۔ جنگ ختم ہونے کے بعد ابوسفیان نے تین مرتبہ آواز دی، کیا مسلمانوں میں حسد ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب دینے سے منع فرمایا۔ اس نے تین دفعہ پھر آواز دی، کیا مسلمانوں میں اب تو قاتل حضرت ابوبکر ہے؟ پھر تین مرتبہ پکارا، کیا تم میں ابن خطاب (حضرت عمر) ہے؟ جواب دینے پر وہ اپنے ساتھیوں کی جانب متوجہ ہو کر کہنے لگا، یہ سب مہرے جاچکے ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تعالیٰ نے مناجات اپنے آپ کو قاتلوں میں ذکر کر کے اللہ جواب دیا، اسے خطا کے دشمن، خدا کی قسم تم نے کذب بیانی کیا ہے، میں نے تم نے نام یہ ہے میرا سبذندہ سلامت میں اللہ جو تمہیں کھلتا ہے وہ تمہارے لیے آتی ہے



عَدَدَتْ لِحَيَاتِهِمْ كُلَّهُمْ وَفَعَلَتْ بَنَاتُهَا  
يَسْؤُنَّ فَكُلَّ يَوْمٍ يَوْمٍ يَذُرُّ وَالدُّخَانُ  
يَسْجُلُ نَكْلُهُمْ مَسْجِدُهُمْ فِي الْقَوْمِ مُشْتَبِهٌ  
لَعْنًا مَرْبِيًا وَلَعْنًا لَعْنًا فَخَذِرُ خَذِرُ  
أَعْلَى هَبْلٍ أَعْلَى هَبْلٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجِيبُوا اللَّهَ فَكُلُّوْا  
مَسْئُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ قَالَ قَوْلُهُمْ  
أَعْلَى وَاحِدٌ قَالَ إِنَّ مَنَا الْعَرَى وَلَا عَرَى  
لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
تُجِيبُوا لَهُ قَالَ قَوْلُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا  
بِقَوْلِكَ قَالَ قَوْلُهُمْ أَنْتُمْ مَوْذُوْا  
مَوْلَى نَكْرٍ

بَابُ إِذَا غَزَوْا بِالنَّبِيِّ

۲۸۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَنْ  
ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنُ النَّاسِ وَ  
أَحْوَدُ النَّاسِ وَأَشْجَعُ النَّاسِ قَالَ وَقَدْ قَرِعَ  
أَهْلُ الْمَدِينَةِ نَيْلَةَ سَبْعِينَ صَرًا قَالَ فَتَقَالَهُمْ  
الْبَنَاتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَرَبٍ يَدْفَعُ حَلْحَلَةً  
عَرَفُ وَهُوَ مَتَلَبِّدٌ مَتَلَبِّدٌ فَقَالَ لَعْنُ الرَّاسِ لَعْنُ  
رَأْسِهِ لَعْنُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَجَدْتُمْ نَحْرًا يَغْنِي الْقَرَبَ

بَابُ مَنْ رَأَى الْعَدُوَّ وَفَنَادَى بِأَعْلَى  
صَوْتِهِ يَا حَسَاكَ حَتَّى يُسْمِعَ النَّاسَ

۲۸۹. حَدَّثَنَا الْفَيْسُ بْنُ إِدْرِيسٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَرْدٍ  
بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ أَنَّ أَحْبَرَهُ قَالَ خَرَجْتُ  
مِنَ الصَّوْدِيَةِ إِهْبَاءً نَحْوَ الْعَابَةِ حَتَّى إِذَا كُنْتُ  
بِغَنِيَةِ الْعَابَةِ لَقِيتُ عَدُوَّ لَيْسَ الرَّحْمَنِ  
فِي عَرَفٍ قُلْتُ حَيْكُ مَا يَكُ قَالَ أَخَذْتُ

وہ ابوسفیان کے لئے آج جنگ جگہ کا مقرر کیا گیا اور وہاں پہنچا  
ہے۔ منقریب تم اپنے ساتھیوں کو پاؤ گے کہ ان کا لشکر کرا گیا  
ہے۔ اگرچہ اس بات کا میں نے حکم نہیں دیا تھا لیکن یہ مجھے  
ناپسند بھی نہیں۔ پھر وہ روز پہنچے لگا کہ قبل سر ہند ہوا  
میں سر ہند ہوا، ابی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اہل  
جواب کیوں نہیں دیتے؟ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا جواب  
دیا جائے؟ فرمایا ہوں جواب دو کہ اللہ سب سے ہند اور بزرگ و  
برتر ہے اس ابوسفیان کے کسا ہے تنگ ہمارا غزنی ہے اور تمہارا  
کئی غزنی نہیں۔ وہ حضرت بلال فرماتے ہیں کہ ابی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا تم لوگ اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ ان حضرات بڑا کامیاب  
ہے کہ اصحاب رسول عرض گزار ہوئے، یا رسول! ہم کیا جواب دیں؟ فرمایا  
تم یہ کہہ دو کہ اللہ ہمارا مددگار ہے اللہ تمہارا مددگار کوئی نہیں۔

جب رات کو خطرہ محسوس ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سب لوگوں سے حسین، اسنی اور ہارثہ سے زیادہ فرماتے ہیں کہ  
ایک دفعہ رات کے وقت اہل مدینہ منورہ کو خطرہ محسوس ہوا کہ اگر  
والی اور سنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے  
کے تنگ بیٹھ پر سوار ہو کر اُدھر گئے اور اپنی عوار گداز کے ساتھ  
دشمن کی طرف تھے۔ (اپس لوٹتے ہوئے) لوگوں سے فرمایا صمت  
ڈرو صمت ڈرو پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صمت  
و سلم نے فرمایا، ہم نے تو اس گھوڑے کو کیا کہ علی روای

دشمن کو دیکھ کر انہوں کو خبردار کرنا۔

جیسے دشمنی آواز سے بکاتا۔ فرمایا کہ سپر میدان تک کہ لوگ سن لیں  
حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے منہ فرماتے ہیں کہ میں نے

منفقہ سے قاصد کی جانب جا رہا تھا۔ جب قاصد کی پہاڑی پر پہنچا تو  
حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک غلام ملا۔

میں نے کہا اتنی غزالی ہو تو یہاں کیسے آیا؟ اس نے جواب دیا ابی  
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دودھ دینے والی اونٹنی پکڑی گئی

بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُسَيْطَ بْنَ أَهْدَا  
قَالَ كُفَّانٌ وَكَفَّارَةٌ فَصَرَّحْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ  
أَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ كَأَنِّي بِهَا يَا صَبَاحَةَ  
شَرُّ أُمَّدُ فَفَعْتُ حَتَّى أَلْعَا هُمْ وَقَدْ أَخَذُوا هَا  
لَمْ يَكُنْ أَرْمِيَهُمْ وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكُويزِ  
يَوْمَ الزَّيْمِ فَاسْتَفْعَدْتُهَا مِنْهُ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبُوا  
فَأَقْبَلَتْ بِهَا أَسْرَفَهَا فَلْيَبْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَسَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْقَوْمَ يَصْطَلُونَ رَأَى  
أَعْبَلْتَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا أَيْتِيَهُمْ مَا بَعَثْتُ فِي تَرْهِيهِ  
فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكُويزِ مَكَتُ إِنَّ الْقَوْمَ يَصْطَلُونَ  
فِي قَوْمِهِمْ

بَاب ۲۱ مَنْ قَالَ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ مُسْلَبٍ  
وَقَالَ سَكَمَةٌ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكُويزِ

۲۹۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رُسَيْدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ  
كَانَ سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا رَمُوَ اللَّهِ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا  
عُمَارَةَ أَوْ لَيْسَتْ يَوْمَ حَنَيْنٍ قَالَ لَيْسَتْ وَفَأَسْتَمِعُ  
أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ  
كَانَ أَبُو سَفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ أَخِي بَيْنَ بَنِي هَلْ  
نَحْشِيهِ الشَّيْرُ كَوْنُ تَزَلُّ صَجَعٌ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا  
كَذِبَ . أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَتْلُ مَرْوَى مِنْ  
النَّاسِ يَوْمَ بَدْرٍ أَشْجَعُ مِنْهُ .

بَاب ۲۲ إِذَا نَزَلَ الْعَدُوُّ عَلَى حَكِيمٍ رَجُلٍ .

۲۹۱ حَدَّثَنَا سَيْبَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
سَعْدِ بْنِ إِدْرِيسٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ هُوَ ابْنُ سَهْلٍ  
ابْنِ جَبْرِ عَنْ سِنِّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
لَمَّا نَزَلَتْ بَجْرَةٌ يُطْلَقُ عَلَى حَكِيمٍ سَعْدٍ هُوَ ابْنُ مُعَاذٍ  
بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَرِيبًا مِنْهُ  
فَجَاءَ عَلَى جَدِّهِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَوْمُوا إِلَيَّ مَتَيْدُكُمْ فَجَاءَ فَجَسَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

ہے۔ میں نے پوچھا کسی نے کڑی ہے؟ جواب دیا: قبیحہ قطعاً اور نرزار  
کے آدمی سے گئے ہیں۔ پھر میں میں نے یہاں سے ان کے ساتھ اس  
نہ سے چھوڑا کہ عینہ منورہ کے ہر گزشتے واسطے میں پھر میں نے  
دور لگانا یہاں تک کہ بن لوگوں کو جادوایا پس میں ان کی جانب تیر  
پھینکتا اور کہتا: میں اکوٹ کا بیٹا ہوں اللہ کی کینوں کی ہلاکت کا دن  
ہے۔ پس میں نے ان سے وہ خوشی چھین لی اور وہ اس کا مدد بھی نہ  
لی سکے میرا سے کہ میں کو تو رسول اللہ نظر فرماؤ جو ہے۔ میں عرض گزار  
ہوا: ایہ رسول اللہ لوگ پیاسے تھے اور میں نے اس کا مدد کرپنے  
سے پہنچا خوشی ان کے چھین لی، مناسب نظر آئے تو ان کے پیچھے کسی کو  
مدد فرمایا جیسے مدد فرمایا اسے ابن اکوٹ اقامت پر غائب آیا اب  
دن گذرے ان کی ممانی بنی قوم میں جود ہی ہوگی۔

آباد و احیاء پر فخر کرنا۔ اگر کوئی کہے اسے کہ میں نہیں کاوشا ہوں جیسے  
حضرت سلم نے فرمایا کہ اسے کہ میں اکوٹ کا بیٹا ہوں۔

ایک آدمی نے حضرت برابن مازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
دین کی اسے ابو محمد ابی بکک جن میں آپ حضرت مہدی علیہ السلام تھے حضرت  
برکاتہ فرمایا: جیسے میرا بن سمان اس نے ہاتھ لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اس مدد میں نہیں بھیجی تھی حضرت جو سیمان بن حذافہ نے آپ کے چکر باگ  
تھام رکھی تھی جب مشرکین نے آپ کو گھیرے میں سے یا تو آپ سوار  
سے نازکے اور فرماتے جاتے تھے: میں نبی ہوں اس میں کوئی  
صوبہ نہیں، میں عبدالمطلب کا بگڑا ہوا ہوں وہ فرماتے ہیں اس مدد  
کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ دیر نظر نہیں آیا۔

کسی کے کہنے پر دشمن کا پیچھے اتر آنا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت  
سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فتنے کے حکم پر جو قرینہ دیکھے اسے پیچھے  
اتر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلانے کے لیے آدمی  
بھیجا وہ قریب ہی پہنچے تھے پس وہ حضرت سعدؓ کے پاس پر سوار  
ہو کر آئے۔ نزدیک پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے  
فرمایا: اپنے سوار کے لیے غلطی قیام کرو۔ جب وہ اگر بارگاہ رسالت  
میں بیٹھ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ تمہارے حکم پر

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هَذَا يَنْزِلُ  
عَلَيَّ حُكْمٌ خَالَ قِيَادِي أَحْكُمُ أَنْ تَقْتُلَ الْقَاتِلَ لَهُ  
أَنْ تُسَبِّحَ اللَّهَ بِمِائَةِ مَرَّةٍ قَالَ لَعَدْتُ حُكْمَتِي فِيهِمْ  
يُحْكُمُ الصَّبِيرُ

باب ۲۹۲ قَتْلُ الْأَسِيرِ وَقَتْلُ الصَّبِيرِ  
۲۹۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
أَبِي شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي الْكَاسِبِ عَنْ مَالِكِ بْنِ رَبِيعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّ سَلَامَ  
الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْيَسْفَرُ فَكُنَّا نَزْعُهُ جَاءَ رَجُلٌ  
فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ حَتَّى  
أَقْتُلُوهُ

اپنے قلعے سے اتر آئے ہیں۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ میں حکم دیتا  
ہوں۔ جوان میں لڑنے کے قابل میں انہیں تہ تیغ کر دیا جائے اور  
باقی اہل و عیال کو قید کر لیا جائے۔ آپ نے اتفاق فرمایا۔ تم نے  
ان کے بارے میں فرشتے کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔  
جنگی قیدی کو قتل کرنا اور کھڑا کر کے نشانہ بنانا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ فتح کے سال جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر اقدس پر خود تھا جب  
آپ نے اسے اتارا تو ایک آدمی اگر عرض گزار ہوا کہ  
ابن خطل کعبہ کے پردے کو پکڑ کر کھڑا ہے۔ آپ نے فرمایا  
اسے قتل کر دو۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن خطل کو عائد کعبہ میں بھی قتل کر دینے کا حکم صادر فرمایا۔ اس سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ پہلی بات  
یہ کہ گستاخ رسول واجب قتل ہے۔ حکومت وقت اس کے قتل کا حکم دے۔ دوسری بات یہ کہ نہ کعبہ میں آگے بڑھ سکیں اور نہ کعبہ کے بارے کی  
اجازت نہیں لیکن گستاخ رسول کو عائد کعبہ میں پناہ نہیں دے سکتا اور اسے ابن خطل کی طرح عائد کعبہ میں بھی قتل کر دیا جائے گا۔ بد قسمتی سے آگے بڑھنا  
نے اپنے عداوت پر ہی توہمی رسالت کا بیساقہ کھڑا کیا کہ ان وہ پردے جو آپ پر ہے محمد کے باعث سیکڑوں ملاو سسوں رشیدی بیٹے ہر نکت کے  
مدد میں موجود ہیں۔ خدا نے زمانہ میں جو مدعیان اسلام کو قرآن رسالت کی بیان سوزنیاری سے مولا واسن رکھے، آمین۔

خود کو گرفتار کرنا یا نہ کرنا یا نہ کرنا نیز قتل ہونے سے پہلے روگانہ  
پڑھنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سریرہ ملازم فرمایا جو  
دس آدمیوں پر مشتمل تھا اور حضرت فاطمہ بن ثابت انصاری رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا نے منہ گمان پر امیر مقرر فرمایا جو فاطمہ بن عمر کے جہاد  
میں۔ وہ جیل پڑے، یہاں تک کہ جب وہ مقامِ راء پہنچے جو  
حُصَنان کہلاتا ہے۔ وہاں کے درمیان ہے تو جو نہلی کے قبیلہ حِمْیَر کے  
ان کا چند چل گیا۔ انہوں نے ان حضرت کی خاطر قریباً دو سو آدمی ملاو  
کے جو سب کے سب ترانہ فرماتے۔ وہ ان کے قدموں کے نشانات  
دیکھ کر چلتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے جو کھجوریں کھائی تھیں،  
جن کو یہ حدیث موقوفہ سے زادِ راہ کے طور پر لائے تھے، ان کے  
عشیدیں دیکھ کر کہنے لگے، یہ تو میرے کھجور کے نشانات

بَابُ ۲۹۳ هَذَا بِسْتَايِرِ الرَّحْلِ وَمَنْ تَوَيَّسَ أَيْدِيَهُ  
وَمَنْ رَكِعَ رُكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَسَابِ أَخْبَرَنَا أَبُو شُعَيْبٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ ابْنَ  
أَبِي جَارِيَةَ الشَّافِعِيَّ وَهُوَ حَبِيبٌ لِنَبِيِّ رَهْرَهَ وَكَانَ مِنْ  
أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ  
بُحْلُ سَبِيَّةٍ عَيْنًا وَأَقْرَبِيَّةٍ مَعَ حَبِيبٍ مِنْ بَنِي  
الْأَنْصَارِ جَدِّ هَاهُمْ بَيْنَ عَمْرٍَا نَظَرُوا حَتَّى لَقُوا هَذَا  
وَهُوَ بَيْنَ عُسْكَانَ وَمَكَّةَ وَكَرُّوا بِنَجِيٍّ مِنْ حَذَائِلِ بَنِي  
لَهْمٍ سَوَاحِيحَ شَفَرٍ وَالْمَقَرُّ قَرِيبًا مِنْ بَنِي شَاكِي وَرَجُلٌ  
مِنْهُمْ دَرَامًا فَانْتَصَرُوا فَأَذَاهُمْ حَتَّى وَجَدُوا  
مَنْ لَقُوا ثُمَّ انْتَرَوْا دُرُودًا مِنْ أَسَدِيَّةٍ فَكَلَّمُوا

هَذَا كَرِيْمٌ يَرْبُ قَاتِلُوْهُ اِنْ كَانَتْ رَحْمَةُ رَبِّكَ اَنْتَ  
 عَاصِمٌ وَاَصْحَابُ الْاَيْمَانِ هُمْ اُولُوْهُ الْاَلْفِ فَاَنْتَ  
 اَخَاطُ بِهِمْ الْقَوْمَ فَتَالُوْهُ لَعَنَهُمُ الْاَنْزِلُوْا  
 اَمْطُوْا نَارًا يَنْبُتُ بِهَا الشَّجَرُ وَكَفُّوا الْعَهْدَ وَالْيَمِيْنَ  
 لَا تَقْتُلُوْا مِنْكُمْ اَحَدًا قَتَلَ عَاصِمٌ مِنْ تَابِتٍ  
 اَمِيْرُ اَسْرِيَّةٍ اَمَّا اَنَا فَاَنْتَ لَا تَنْزِلُ الْيَوْمَ فِي يَمِيْنٍ  
 كَافِرٍ لِّدَعْوَةِ اَخِيْدَتِيْكَ قَوْمُ هُمْ بِالْقَتْلِ تَقْتُلُوْا  
 عَاصِمًا فِي سَعَةِ فَتَزِلْ اِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ بِالْهَدْيِ  
 وَالْيَمِيْنِ مِنْهُمْ خَبِيْبُ الْاَنْصَارِ وَابْنُ دِيْنَارٍ  
 وَرَجُلٌ اَحْرَقْنَا اسْتَمَكْنَا مِنْهُمْ اَطْلَمُوْا وَتَارَا  
 فَيَنْبَغِيْكَ اَوْ تَقْتُلُوْهُ فَتَالُ الْوَجْهَ الثَّالِثُ  
 هَذَا اَوَّلُ اَنْعَادٍ وَابْنُ دَعْوَةٍ صَحْبُكُمْ اِنْ فِي  
 هُوَ لَا مَسُوْرَةٌ يَرْبُدُ الْقَتْلُ فَعَزَّزُوْهُ  
 عَاجِلُوْهُ عَلَى اَنْ يَصْحَبِيْهِمْ فَاِي فَقَتَلُوْهُ  
 فَانْطَلَقُوا بِخَبِيْبٍ وَابْنِ دَعْوَةٍ حَقَّقَ بِاَعْوِهِمَا  
 بِحِكْمَةٍ بَعْدَ وَقْعَةٍ بَدِيْ قَاتِلَا خَبِيْبٍ  
 بَنُو الْحَارِثِ ابْنِ سَامِيٍّ بَنِ تَوْحَلٍ بَنِ عَمِيْرٍ  
 مُنَاجٍ وَكَانَ خَبِيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْاَعْرَابِيَّ  
 بَنِ سَامِيٍّ يَوْمَ مَدِيْنَةِ خَبِيْبٍ يَسْتَدْعُهُمْ  
 اَسِيْرًا فَخَبَرِيْ مَسِيْرًا اَنْتَ مِنْ رَجَبٍ اَنْ  
 بَنَتِ الْحَارِثِ اَخْبَرْتَهُ اَنْتَ عَمِيْرٍ جَمْعُهُمْ  
 اَسْتَعَارَ مِنْهَا مَوْسَى يَسْتَعِيْذُ بِهَا فَاعَارَتْهُ  
 فَاَحْدَكِيْثًا اِيْ وَاعَارَ فَلَمَّ جِيْنٌ اَتَاكَ فَانْتِ  
 قَوَّجِدْتَ مُجْلِسًا عَلَى فَجِيْذٍ وَالْمَوْسَى يَسِيْرٌ  
 فَفَزَعَتْ فَرَعَةً مَرَّتْهَا خَبِيْبٌ وَجِيْنٌ وَجِيْنٌ  
 فَتَالُ تَخْشِيْنِ اَنْ اَقْتُلَهُ مَا كُنْتَ لَا فَعَلَ  
 دُوْلِكَ . وَابْنُ مَا رَاَيْتُ اَسِيْرٌ قَطْعُ عَمِيْرٍ  
 مِنْ خَبِيْبٍ وَابْنُ لَقْدَ وَجِيْدَتْهُ يَوْمًا يَا كَلِّ مِنْ  
 رَقِيْبٍ رَعِيْبٍ فِي يَدِيْ وَابْنُ لَمَوْتِيْ فِي الْحَدِيْدِ

کو دیکھ کر چلتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت کا ہم انداز کے  
 ساتھیوں کو دیکھ لیا۔ میں یہ حضرات پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے۔ ان لوگوں  
 نے انہیں گھیرے میں لے لیا اور کہنے لگے کہ نیچے اتر آؤ اور ہمارے  
 ہاتھ میں لٹکادو۔ ہم تمہارے ساتھ پکا وعدہ بیان کرتے ہیں کہ تم جس  
 کسی ایک کو بھی ہم قتل نہیں کریں گے۔ امیر سر حضرت کا ہم بہ ثابت  
 نے فرمایا لیکن خدا کی قسم میں تو آج کسی کافر کی دسرداری پر نہیں اتروں گا  
 اسے اللہ! ہماری خبر اپنے بچا تک پہنچا دے۔ پھر انہوں نے تیروں کی  
 بوجھاڑ شروع کر دی اور سات آدمیوں کو شہید کر دیا۔ جن میں حضرت  
 عاصم بھی تھے۔ باقی تین حضرات ان کے وعدہ بیان پر یقین کر کے نیچے  
 اتر آئے۔ جن میں حضرت خبیب انصاری، ابن ذکوانہ اور ایک آدمی  
 اور جب یہ حضرات کھدکے قبضے میں آ گئے تو انہوں نے انہیں مکانوں  
 کی مانند سے باندھ دیا۔ میرے صاحب فرماتے تھے کہ یہ بدمعاش  
 کی ابتدا ہے لہذا میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتا، میں اپنے ساتھیوں  
 گلہ پوروں کا گدگد کا جو جام شہادت نوش فرما گئے ہیں۔ کائنات میں اپنے  
 ساتھ ملے جانے کی کوشش کر رہے تھے اللہ یہ جانے پر آمادہ نہیں۔  
 جوتے تھے۔ آخر کار انہیں شہید کر دیا گیا۔ میرے حضرت خبیب اور  
 حضرت ابن ذکوانہ کھدکے میں یہاں تک کہ کوہ میں سے ہر گز نجات نہ  
 ملے۔ لائق غزوہ بدر کے مجدد پیش آیا۔ میں حضرت خبیب کو حادثہ بنی ہاشم  
 کے پیش سے خرید لیا، کیونکہ انہوں نے حادثہ کو جنگ بدر میں قتل کیا  
 تھا پس خبیب ان کی قید میں تھے۔ مجھے (زیر پر کو) حبیب اللہ بن یاسین  
 نے خبر دی کہ خبیب بنت حارث نے انہیں بتایا کہ جب لوگ خبیب کو  
 قتل کرنے کی فرس سے معج ہونے لگے تو انہوں نے مجھے آسترا لایا  
 تاکہ لاپاک کی دھڑ کریں۔ میں نے انہیں دے دیا۔ پھر میرے ایک بچے کو پڑ  
 دیا اور میں بے خبر تھی۔ جب میں ان (خبیب) کے پاس گئی تو دیکھا  
 کہ انہوں نے اپنی ران پر بٹھایا ہوا ہے اور انتظار بات میں ہے۔  
 میرے دوسرے خطا جو گئے تو خبیب نے میرے چہرے سے دل  
 کیفیت جان لی فرمایا تم اسی بے قدر ہی ہو کہ میں بچے کو قتل کر گئی  
 میں وہاں گز نہیں کر دوں گا۔ خدا کی قسم میں نے خبیب سے، مجھ قید کی  
 نہیں دیکھا۔ ایک روز میں نے انہیں دیکھا کہ کھدکے میں ہیں اور انگوٹھ

وَمَا يَمْنَعُكَ مِنْ دَمٍ وَكَانَتْ تَقُولُ أَمَّا لِرَزَقٍ  
رَحِمَ اللَّهُ رَزَقَهُ حَبِيبًا فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْأَحْزَمِ  
يَسْتَكُونُوا فِي الْأَجْلِ قَالَ لَكُمْ حَبِيبٌ دُرُودٌ  
أَرْكُمُ دَلْعَتَيْنِ فَتَرْكُوهُ فَتَرْكُوهُ زَكَمَتَيْنِ  
مَعًا قَالَ كَوْلَا أَنْ تَطْفُرَا أَنْ مَا فِي جَزَعٍ  
نَطْرَتُهَا أَنْتُمْ أَحْصِيَهُو عَدَدًا

مَا أَبَايَ حِينَ أَقْتَلُ مُسِيئًا

عَلَى رِي شَقِ كَانَ بَنُو مَصْرُوعِي

وَدَيْتُ فِي ذَاتِ الْأَلْبِ ذَاتِ يَتَا

يُبَارِكُ عَلَى أَوْصَالِي شَيْخٍ مَصْرُوعِي

فَقَتَلَهُ ابْنُ الْعَارِثِ فَكَانَ حَبِيبٌ هُوَ سَيِّدُ  
أَهْلِ كَعْبَتَيْنِ يَحْصِلُ الْخَيْرُ مَنِيْلُو قَتْلُ صَبِيْرٍ  
عَاسْتَجَابَ اللَّهُ لِعَاصِمِ بْنِ قَابِطٍ يَوْمَ  
أُصِيبَ فَتَخَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَصْحَابَهُ حَبِيرَهُمْ وَمَا أُصِيبُوا وَبَعَثَ  
عَاسِلُ بْنُ كَعْبَارٍ قَوْمِيْنَ إِلَى عَاصِمِ حِينَ  
خَدَعُوا أَمَّا قَتْلُ لَيْلَى ثَوَابِشِي وَرَمَتْ  
يَمِيْنَتُ وَكَانَ قَدْ قُتِلَ رَجُلًا مِنْ عَطَايَهُمْ  
يَوْمَ بَدْرٍ فَبُعِثَ عَلَى عَاصِمِ مِثْلُ النَّصِيْحَةِ مِنْ  
الدَّبْرِ فَخَمَسَتْ مِنْ رَسُولِهِمْ فَتَوَقَّعُوا أَنَّ  
أَنْ يَقَطَعُوا مِنْ لَحِيْمِهِ شَيْئًا

بِأَسْبَ كَالِ الْأَسِيرِ حَتَّى عَنْ أَبِي مُوسَى  
عَنِ السَّيِّدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۹۴۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنْ مَعْمُورٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي مُوسَى  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُكُوا الْعَاثِيَّ يُعْنِي الْأَسِيرَ  
وَأَهْلِيَّوَا الْعَاثِيَّ وَخُودُوا الْبَرِيْضَ

کا گھیا ان کے ہاتھ میں ہے حالانکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے  
تھے اور کہہ کر میں اس وقت یہ پہلے دستایب نہیں تھا۔ وہ کسی تھی  
کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجیب کے لیے روزی بھیجی گئی تھی۔  
جب وہ قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر گئے تو تجیب نے ان  
سے کہا کہ مجھے اتنی دیر کے لیے چھوڑ دو کہ دو رکعت نماز پڑھ لوں  
فراں تم کہتے کہ موت سے ڈرنا اگر بس روزہ میں نماز کو طول دیتا ہے اللہ  
انہیں چن چن کر لے لے۔ ہر دن قتل و سفاک تو کیا الم  
یادہ پچھاں رلو خدا میں تو کیا ہو غم  
سے میری جاں پھر وہ پردہ والی ذی الم  
برکت سے ہر دے ہر دے اٹھائی کیت حکم

پھر حدیث کے بیٹے نے نہیں قتل کیا۔ نہ تجیب ہی وہ شخص ہیں جنہوں  
نے ہر اس مسلمان مرد کے لیے جو قیدی بنا کر قتل کیا ہے۔ یہ بہترین سکا  
جانب ازانی کر پئے لگانہ پڑھ سے۔ اور حضرت عائشہ بن ثابت رضی  
اللہ عنہا کی دعا بھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی جو انہوں نے شہادت کے  
روز مانگی تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو سب  
کچھ بتا دیا جو ان پر لگزی۔ کھانا کرش کو جب حضرت عائشہ کے قتل ہو  
جانے کی خبر ہوئی تو انہوں نے چند آدمی بھیجے تاکہ عائشہ کے جسم کا کوئی  
حصہ لے کر آئیں جس سے اس قتل کا اطمینان ہو۔ یہ خار اس لیے تھا کہ  
انہوں نے قریش کے سرداروں میں سے ایک آدمی (عقبہ بن ابی معیط) کو  
جو جنگ بدر میں موت کے گھاٹ اتار دیا تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ کے پاس  
پہنچانے کو تھوڑا دیر دیا جنہوں نے قریش کے بھیجے ہوئے آدمیوں سے انہیں حضورؐ کا  
جنگلی قیدی کو رہا کرنا۔

اس بارے میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ شہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔  
قیدی کو رہا کر دیا کرو، جو کے کو کھانا کھلاؤ اور  
مرضی کی عیادت کیا کرو۔

۲۹۴۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَعْمُورٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُكُوا الْعَاثِيَّ يُعْنِي الْأَسِيرَ وَأَهْلِيَّوَا الْعَاثِيَّ وَخُودُوا الْبَرِيْضَ



٢٩٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ  
حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي عَوْفَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ لِعَلِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ  
يَعْتَدُ كُفْرًا مَنْ تَوَخَّى إِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ  
وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأ السَّمَةَ مَا أَعْمَسَهُ  
إِلَّا هَؤُلَاءِ يَعْطِيهِ اللَّهُ رَحْلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا  
فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ خُصْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ  
قَالَ الْعَقْلُ وَقَالَ الْإِسْلَامُ وَأَنْ لَا يَفْتَسِلَ  
مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.

بَابُ حَدِّ آدَمَ الْمُشْرِكِينَ

٢٩٦- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي أَدِيْسٍ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُفَيْفَةَ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ  
عُثْبَةَ عَنْ أَبِي شَقَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُتْ لُوَايَا  
رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْنَ فَمَنْ تَرَكُوا لَا بُدَّ أَحَدًا  
عَبَّاسٍ فِدَاءً وَفَقَالَ لَا تَدْخُلُونَ وَهَذَا رَحْمًا  
وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ  
عَنِ النَّبِيِّ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَنِي قَيْنَ الْبَحْرَيْنِ فَجَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ عَطِئِي قِرْنِي مَا دَيْتُ نَفْسِي وَكَدَيْتُ عَقِيذًا  
فَقَالَ خُذْ مَا عَطَاكَ فِي تَوْبَةٍ.

٢٩٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا مَعْنُ بْنُ الرَّهَيْثِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُنَيْدٍ  
عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ جَدِّي أُمِّ رُكَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْخُرُوبِ بِالْأُحْزَابِ  
بَابُ الْخُرُوبِ إِذَا دَخَلَ دَارُ الْإِسْلَامِ  
يَغْنَمُ آمَانًا.

٢٩٨- حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

حضرت ابو یونس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت  
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا قرآن کریم کے سوا اللہ ہی  
کوئی چیز آپ کے پاس ایسی ہے جو جہنم کی آگ سے محفوظ رہے؟  
میں نے فرمایا کہ قسم ہے اسی ذات کی جس نے دانے کو چیرا اللہ اس نے  
رحمت نکالا، میرے دانے سلوات میں ایسی کوئی چیز نہیں  
ماسوائے اس فہم قرآن کے جو اللہ تعالیٰ کسی شخص کو عطا فرمائے  
اور جو اس صحیفہ (کتاب) میں ہے میں نے دریافت کیا کہ اس کتاب  
میں کیا ہے؟ فرمایا: بدیت کے متعلق ہدایات، قیدیوں کی رہائی  
کا بیان اور یہ کہ کافر کے بدلے میں کوئی مسلمان قتل نہ کیا جائے۔

مشرکین کا فدیہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار  
میں سے کچھ آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے اجازت مانگی کہ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں  
اجازت رحمت فرمائیے کہ ہم اپنے جلیلہ عباس  
وہن عبد المطلب کا فدیہ معاف کر دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا  
کہ ان پر ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت  
میں بحرین سے مال آیا۔ تو حضرت عباس آپ کی بارگاہ  
میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! مجھے کچھ عطا  
فرمادیجئے کیونکہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ یہ  
اداکرنا ہے۔ آپ نے فرمایا: احوال ان کے کپڑے میں  
ڈال دیا۔

حضرت جنید بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ میں غزوہ بدر کے جنگی قیدیوں میں آیا تھا۔ میں نے  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ ناز مغرب میں آپ  
نے سورۃ النور تلاوت فرمائی۔

حمل جب بغیر اجازت دارالاسلام میں  
داخل ہو۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد

عَنْ أَبِي كَسٍّ تَبَسَّمَتْ بَنُو الْأَكُوْرَعِ عَنْ أَبِيهِ فَتَلَ  
الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَيْئَتٍ مِنَ السَّيْرِ كَيْفَ  
وَهِيَ فِي سَفَرٍ فَجَلَسَ بَعْدَ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ  
انْصَلَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ يَمُوتُ  
وَأَبْنُوهُ فَقَالَ: نَعَمْ سَلْبُهُ.

باب ۲۱۹ يَفْتَلُّ عَنْ هِلَالِ الدِّمَةِ وَرَأْسِ رَقُونَ  
۳۹۹ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسَارِقٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَدَاةٍ عَنْ خُصْبِينَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَأَوْصِيَهُ بِذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ  
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُولِي سِتْرَهُمْ يَغْفِرُ لَهُمْ  
وَأَنْ يَفْتَلُّ مِنْ قَرَأَتِهِمْ وَلَا تَكَلَّمُوا إِلَّا طَرَفَهُمْ

باب ۲۲۰ جَوَازُ الْوَحْدِ  
باب ۲۲۱ هَلْ يُسْتَشْفَعُ إِلَى هِلَالِ الدِّمَةِ وَمَتَا مَقِيمِهِمْ  
۳۰۰ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ  
مُسْنَدِ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: يَوْمَ الْخَيْبِ وَمَا يَوْمُ الْخَيْبِ  
لَمْ يَكُنْ حَتَّى خُصِبَ دَمُهُ الْعَصْبَاءُ فَقَالَ: أَشَدَّ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ يَوْمَ الْخَيْبِ  
فَقَالَ: أَمَّا بِيْكُمْ أَبِ الْكُتْبِ لَكُمْ كِتَابَانِ يُفْضَلُ بَعْدهُ  
أَبَدًا مَتَى تَرَوْا وَلَا يَذْبُقُ عِنْدِي تَمَازُغٌ فَقَالُوا:  
هَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَعُونِي  
فَالْتَبَتِي أَتَاكِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ وَأَوْصِي بَعْدَ  
مَوْتِهِ بِشَلَاتٍ أَخِيرُهَا السَّيْرُ كَيْفَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ  
وَإِخْرَاجُ الْوَحْدِ بِنَحْوِ مَا كُنْتَ أَحْيَاهُمْ وَتَبَيَّنَتْ الدَّلِيلَةُ  
وَقَالَ يَمُوتُ بَنُو مُجْتَمِدٍ سَيْلُ النُّبَيْرَةِ مِنْ عَمْرِو بْنِ  
عَنْ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَقَالَ: هَلْ هِيَ وَالْمَوْتُ وَالْمَوْتُ  
وَالْمَوْتُ وَقَالَ يَمُوتُ وَالْعَرَبُ كَوْنُهَا مَعَهُ

باب ۲۲۲ التَّحْمِلُ لِلْوَحْدِ  
۳۰۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ عَنْ

مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
حالت سفر میں تھے کہ آپ کے پاس مشرکوں کا ایک جاسوس  
آگیا اور آپ کے اصحاب سے گفتگو کرنے لگا جب  
وہ چلا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ڈھونڈو اور  
قتل کر ڈالو چنانچہ وہ قتل کر دیا گیا اس کا سامان قاتل کو دیا گیا۔

ذمیوں کی خاطر لڑنا اور انہیں غلام نہ بنانا  
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنے بزرگ سے سنا ہے  
کہ اس کی وصیت کرتا ہوں کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے ذمی بنایا ہے وہ اس کے ساتھ  
اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ذمی ہے ان کے ساتھ  
ایمان لے لیا جائے اور ضرورت پڑے تو ان کی خاطر لڑنے  
سے بھی گریز نہ کرے اور ان سے کام نہ لے گمان کی طاقت کے مطابق۔

قاصد کو انعام دینا  
کیا ذمیوں کی سفارش کی جائے اور ان کے ساتھ سلوک  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
انہوں نے فرمایا: جمعرات کا دن اور جمعرات کا دن کیا ہے؟ پھر  
اس تعداد سے کہ ان کے انگوٹھ سے شکر پڑے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
فرمایا: جمعرات ہی کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
مرض میں شدت ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا: تم مجھے کوئی گھسنے کی چیز  
دے دو تاکہ میں تمہیں کچھ ایسی ہدایت سکھادوں جن کے جب تم بھی گمراہ  
نہیں ہو گے لوگوں کے درمیان اس بارے میں تنازعہ ہو گیا حالانکہ ان کا  
نبوت میں نزاع نہیں ہونا چاہیے تھا پس لوگ کہنے لگے کہ رسول اللہ  
سکھایا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ فرمایا: مجھ سے حال پر چھوڑ دو کہہ دو  
میں جس حالت میں ہوں وہ اسی سے بہتر ہے جس کی جانب تم جاتے ہو  
اصحاب نے فصل کے نزدیک تین باتوں کی وصیت فرمائی: نہ شکرین  
کو برسرِ غریب باہر نکال دینا۔ نہ قاصد کو اس طرت انعامات دینا کہ  
مجھ سے دیا کرتا تھا وہ دوسری بات میں بھول گیا، حضرت یحییٰ بن عبد الرحمن  
سے جزیہ عرب کے بارے میں پوچھا گیا تو بتایا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ

و خود کو دکھانے کے لیے آرائش کرنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

یہ روایت صحیح ہے اور اس کی تائید صحیح ہے

عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ وَجَدَ عُمَرَ خَلَةً اِسْتَدْرَجَ  
تِيَابُغِي الْمُسَوِّقَ فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنْتُمْ هَذِهِ فَتَجَمَّلُ بِهَا  
رَبِّعِيذُ وَبِهِ فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِسْمَ هَذِهِ بِنْتِ سُلَيْمٍ مِنْ لَحْدَانٍ لَهَا اَوْنَامٌ يَلْبَسُ هَذِهِ  
مِنْ لَحْدَانٍ لَهَا فَلَمَّا مَاتَتْ اَنَّ اللَّهَ لَمْ يَرْسُلْ رَسِيْلًا  
اِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيْءُ بِهَا فَفَقَلَ بِهَا  
عُمَرُ حَتَّى اَتَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ اِسْمَاهُ هَذِهِ بِنْتُ سُلَيْمٍ مِنْ لَحْدَانٍ  
فَوَ اِسْمَاهُ يَلْبَسُ هَذِهِ مِنْ لَحْدَانٍ لَهَا ثُمَّ رَسَلَتْ  
بِهَا فَقَالَ تَبِعْهَا وَتَصِيبُ بِهَا بَعْضُ خَدِجَةَ

باب ۲۲۱ كَيْفَ بَعَثَ اللَّهُ رَسُوْلَهُ عَلَى الصِّبْيِ  
۳۰۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَائِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ  
الطَّلْحِ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ابْنِ صَبَّاحٍ حَتَّى  
وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَامِ عِنْدَ أُمِّ بِيْعَالَةَ وَقَدْ رَأَتْ  
يَوْمَئِذٍ ابْنَ صَبَّاحٍ يَخْتَلِعُ كَلْبَرِيْشُ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ لَيْتِي صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَسْتُ اَبْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَطَعَ لَيْسَ ابْنُ صَبَّاحٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ رَبِّكَ  
فَقَالَ ابْنُ صَبَّاحٍ لِيَسْمَعْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَسْتُ اَبْنُ  
رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ لِيَسْمَعْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا  
تَقُوْلُ قَالَ ابْنُ صَبَّاحٍ يَا نَبِيَّ صَادِقٌ وَكَادِبٌ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْطُ صَالِكٍ لَا مَرْقَالَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْنُ قَدَحِيَّتٍ لَكَ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موسیٰ بن طلحہ کا ایک بچہ جو خدا کا پیغام  
جو سنے دیکھا تو اسے لے کر باگاہ و مسکن میں حاضر ہوئے اور عرض  
کرنے لگے یا رسول اللہ! میں نے آپ پر یہ بچہ لایا ہے اور یہ بچہ جس کے وہ نذر  
آپ کی باگاہ میں دناؤں تو اسے استعمال فرمایا کیجئے۔ رسول اللہ نے  
نذر لایا۔ یہاں اس ان لوگوں کے لیے ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ

نہیں ہوتا اور ملک انہیں عورت ہے جن کا آخرت میں حصہ نہیں ہے  
دفعہ بہ نسبت ہر دو سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیباچہ کا  
ایک خبیثہ ابن حضرت عمر کے لیے بھیجا حضرت عمر اسے لے کر باگاہ و مسکن  
میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! آپ نے تو فرمایا تھا کہ یہ  
ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہیں ہوتا اور ملک ایسے بچے  
دہشت میں جن کا آخرت میں حصہ نہیں اس کے باوجود آپ نے اسے میرے  
لیے ارسال فرمایا ہے پس ارشاد فرمایا اسے فروخت کر دیا اپنی کسی اور  
بچوں پر اسلام کس طرح پیش کیا جائے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر  
شمس رسالت کے کئی دور پہاڑوں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسیت میں بنی مہدیہ جانب رمانہ ہوئے،  
میں ان تک کہ اسے جو معاملہ کے بیوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیتے  
ہوئے پایا مالا نکر وہ بچہ نہیں تھا بلکہ بالغ ہو چکا تھا۔ اس نے کسی کو  
نہیں دیکھا یہاں تک کہ رسول اللہ نے اپنے دست مبارک سے  
اس کی پیٹھ بھی ٹھونکی پھر رسول اللہ نے اسے فرمایا کہ کیا تو اس بچہ  
کی گواہی دیتا ہے کہ اس اللہ کا رسول ہوں ابن عبید نے آپ کی  
طرف دیکھا اور کہنے لگا کہ اس گواہی دیتا ہوں واقعی آپ اس رسول کے  
رسول ہیں۔ پھر ابن عبید نے نبی کریم سے کہا کہ کیا آپ گواہی دیتے  
کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ نبی کریم نے اس سے فرمایا میں تو اللہ تعالیٰ  
پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا ہوں۔ پھر نبی کریم نے اس سے  
دربانت فرمایا کہ تجھے کیا نظر آتا ہے اور کہنے لگا میرے پاس سچی  
خبر بھی آتی ہے اور جھوٹی بھی۔ نبی کریم نے ارشاد فرمایا۔ پھر تو تیرا  
لام غلط ہو گیا۔ بعد ازاں نبی کریم نے فرمایا میں تیرے لیے ایک بات  
اپنے دل میں چھپاتا ہوں وہ یہ ہے کہ ابن عبید نے جواب دیا وہ اللہ

خَبِيرًا قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْسَبْ مَن مَّعَكَ وَحَدَّثَكَ قَالَ ثُمَّ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشَدَّ لِي فِيهِ احْتِرَابٌ مِنْكَ فَتَالَ  
 ابْنُ صَيَّادٍ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بَيْتَهُ فَمَنْ لَمْ يَسِطْ  
 عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَلَاحِظٌ لَكَ فِي قَتْلِهِ . قَالَ  
 ابْنُ عَمْرٍو لَطَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِيَ ابْنُ  
 كَعْبٍ يَا بَنِيَّ النَّحْلُ الَّذِي فِي بَيْتِهِ ابْنُ صَيَّادٍ  
 حَقٌّ إِذَا دَخَلَ النَّحْلُ طِفْلٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يَتَّبِعِي بِحَبْدٍ ذِرَاعَ النَّحْلِ وَهُوَ يَحِيلُ  
 أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ تَرَاهُ وَابْنُ  
 حَتَّابٍ وَصَفَ بَعْضَهُمْ عَلَى فِرَاسِهِمْ فِي تَجَفُّفٍ لَهُ فِيهَا  
 رَمَاهُ فَأُخْبِرَ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَهُوَ يَتَّبِعِي بِحَبْدٍ ذِرَاعَ النَّحْلِ فَتَالَ ابْنُ صَيَّادٍ  
 صَافٍ وَهُوَ اسْمُهُ فَتَالَ ابْنُ حَتَّابٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْتُمُ بَيْنَهُ وَقَالَ سَامٌ قَالَ بَرُّ  
 عَمْرٍو فَتَالَ ابْنُ صَيَّادٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ  
 فَأَنَّى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ فَتَرَكَ الرَّجُلُ النَّحْلَ  
 إِلَى الْمَذْرُوعَةِ وَمَا مِنْ رَجُلٍ إِلَّا تَدْرَأُ  
 أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَمْدَرَهُ فَوَاحٍ فَتَرَكَ  
 وَبَيْنَ سَأَقُولُ لَكَ رُبِّيهِ هُوَ لَمْ يَقْدِرْ بِنَبِيِّ  
 لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرٌ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرٍ .

ہے۔ نبی کریم نے فرمایا، پر سے جاؤ تم اپنی عدد کا میں دلی سے نہیں  
 بڑھ سکتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اشد! اجازت برمت  
 فرماتے کہ اس کی گردن اتار کر رکھ دوں۔ نبی کریم نے فرمایا اگر مرد ہوا  
 ہے تو تم اس پر قابو نہیں پاسکتے۔ ادا اگر دجال نہیں ہے تو اس کے قتل  
 میں تمہارے لیے جلائی نہیں ہے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم  
 اور حضرت ابی بن کعب دونوں اس بانٹ میں گئے جس میں ابی میاد تھا  
 یہاں تک کہ بانٹ میں داخل ہوئے تو نبی کریم و فرعون کے تئوں کی آڑ  
 لینے لگا اور آپ ابی میاد کو بے خبر رکھنا چاہتے تھے تاکہ اس کی  
 کوئی بات نہ ہو سکیں، اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھے۔ ابن میاد اپنے  
 بستر پر چاروں طرف دیکھ رہا تھا اور ایک ٹکٹ میں بیٹھ کر بیٹھ جاتا تھا  
 تو ابی میاد کی والدہ نے نبی کریم کو دیکھ لیا۔ جبکہ آپ مجبوروں کی  
 آڑ میں چھپے ہوئے تھے اس کی والدہ نے جان میاد سے کہا اے  
 صاف! اور یہ اس کا نام تھا۔ میں ابی میاد ادا ہوتا ہوں۔ پس نبی کریم نے  
 فرمایا: اگر یہ حودت گئے اس کے حال پر چھوڑ دے دہی تو صورت  
 حال سامنے آجائی۔ سالم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ ہر  
 نبی کریم کو کھانے کے درمیان کھڑے ہوئے تو پیچھے، اللہ تعالیٰ کی مدد سے  
 بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر آپ نے دجال کا ذکر  
 کرتے ہوئے فرمایا میں نہیں دجال سے ڈرتا ہوں، اور کوئی نبی ایسا  
 نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہ ہو۔ جبکہ حضرت نوح علیہ السلام  
 نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا۔ لیکن میں اس کے شوق تم سے ایسے ہوں  
 جس کتا ہوں جو کسی نے نہیں فرمایا وہ یہ جان لو کہ دجال کا نام ہونگا اور

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا جو حودت کا دہی میں تھا کہ میں تیرے لیے اپنے دل میں ایک بات چھپاتا ہوں،

سے بتانا کہ کیا بات چھپائی ہے! ————— معلوم ہوا کہ جو نبی حودت کی بات جانیتا ہے وہ جو دلی کی بات نہ جانے سکے وہ نبی نہیں ہوتا۔  
 جو نبی کے متعلق یہ کہے کہ وہ دلی کی بات نہیں جان سکتے وہ اگر باہر سے نبی ہی نہیں ہے۔ اگر دلی کی بات جانتا ہے کہ یہ سرور  
 نہ ہوتا اور نبی کی نظر دلی کی کائنات تک نہ پہنچتی تو ابی میاد کہہ سکتا تھا کہ حضور دلی کی بات جانتا نبوت کے رازات سے تو نہیں بیزار اگر امتحان  
 ہی لینا ہے تو کوئی مسئلہ پر چھوڑ میں تو خیر ہے کہ کاموں کے متعلق تاکتا ہوں باقی راز دلی کی چھپی باتیں جانتا تو ایسا نظریہ رکھنے کو تو خود آپ کے  
 بعض اہل حق کو بعد از شرک بتائیں گے ان کے اسلام کی تک سے تو آپ کا یہ امتحانی سوال ہی مشترک نہ ہو غیر اسلامی ہے۔ لیکن اس نے ایسا ہرگز نہیں  
 کیا کیونکہ وہ بھی جانتا تھا کہ نبی کی نگاہیں دلی کی دنیا تک پہنچ جاتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۲۲۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَلِيكُمُوهُ أَسْلِمُوا اسْمُوا قَالَهُ الْمُتَقَبِّرُونَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

باب ۲۲۳ إِذَا اسْمَعُوا قَوْمًا فِي دَارِ الْحَرْبِ  
وَلَهُمْ مَالٌ وَأَرْصُوتٌ فِيهِمْ .

۳۰۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا  
مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي نُبَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ زَيْدٍ قَالَتْ كُنْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَ نَجْرٍ عِنْدَ ابْنِي حَتَّابٍ قَالَتْ  
هَلْ ثَمَرٌ لَنَا فَعِيلٌ مَنَزَلٌ قَالَتْ نَعَمْ يَا زَيْنَبُ  
عِنْدَ ابْنِ خَيْفٍ بَنِي كَدَّاسَةَ الْمُحَصَّبِ حَيْثُ قَامَتْ  
مَرْيَمُ عَمْرٍو لَكُنِي وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كَدَّاسَةَ عَالَفَتْ  
فَدَيْتَا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يُبَايَعُوهُمَا  
وَلَا يُؤَيَّدُوهُمَا مَتَى الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ  
الْوَادِي .

۳۰۳۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا  
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَحْمَلَ مَوْلَى لَهُ يُدْعَى هُبَيْبًا عَلَى  
النَّحْلِ فَقَالَ يَا هُبَيْبُ أَهْمُكُمْ جَنَاحُكَ عَمَّا يُسَلِّطُونَ  
وَلَوْ دُعِيَ السُّطُورُ كَانَ دُعَاؤُ السُّطُورِ مُسْتَجِيبًا  
وَأَدْحِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْعَلَمَةِ وَرَبَّيَاكُمْ وَنَعَمْ  
الْبَنِي نَوْرٌ وَلَعَمْرُ اللَّهِ لَعَنَ قَاتِلَهُمَا إِنْ تَهَدَّعَا  
مَا شِئْتُمَا يَرْتَدُّنِي إِلَى النَّحْلِ وَزُرُّوهُمَا رَبَّ  
الصُّرَيْمَةِ وَرَبَّ الْعَلَمَةِ إِنْ تَهَدَّعَا مَا شِئْتُمَا  
يَا بَنِي سَيْبٍ فَيَقُولُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَقْبَلْتُمْ  
إِنَّا لَا بَأْسَ بَكُمَا خَالِعًا وَاسْكَتَا أَيْسَرُ عَلَى بَنِي  
النَّحْلِ وَالنَّوْرِ وَأَبْرَأَ اللَّهُ إِلَهُكُمْ لِيَرُونَ أَنَّ  
قَدْ ظَلَمْتُمْهُمَا إِنَّمَا لِيَدَّ هُمَا قَاتِلَا عَيْفَا  
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاسْكُمَا عَلَيْهِمَا فِي الْإِسْلَامِ

یہود کو دعوت اسلام - نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
یہودیوں سے فرمایا کہ اسلام لے آؤ محفوظ ہو جاؤ گے۔ منبری نے  
حضرت ابو ہریرہ سے اس کی روایت کی ہے۔

حربی مسلمان ہو جائیں تو اپنے ماں اور جائیداد کے  
مالک رہیں گے۔

حضرت مساب بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی  
حجۃ الوداع کے موقع پر بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوا، یا  
رسول اللہ آپ قیام کہاں فرمائیں گے؟ ارشاد فرمایا یہ جاہ سے  
لیے عقیل بن ابوطالب، نے کوئی مکان چھوڑا ہی کب ہے، چھوڑ دیا  
ہم کل خیف بن کنانہ میں محصب کے مقام پر چھوڑیں گے جہاں قریش  
نے کفر پر قائم رہنے کی قسم کھائی تھی۔ اور یہ اس وجہ سے تھا، کہ  
بنی کنانہ نے قریش سے نبی ہاشم کے خلاف قتل کیا کہ نہ ان کے  
ہاتھ پر کوئی چیز فروخت کی جائے۔ اور نہ انہیں رہنے کو  
جگہ دی جائے۔ زہری کا قول ہے کہ خیف قبیل میدان کو  
کہتے ہیں۔

زید بن اسلم نسا اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر  
بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آزاد کردہ غلام حبشی کو  
ایک بار چراگاہ کا نظم بناتے ہوئے فرمایا، اے حبشی! مسلمانوں سے  
برکے عاجزی کے ساتھ رہنا، کہنا، ظلم کی توجہ سے بچنا کیونکہ ظلم  
کی وفاق قبول ہوتا ہے، عقور سے اونٹوں اور تھوڑی بکریوں  
والے کو اس میں آسکے اجازت دے دینا، لیکن حضرت عبدالرحمن  
بن عوف اور حضرت عثمان بن عفان کے جانوروں کو اس میں نہ  
دینا، کیونکہ بالفرض ان دونوں حضرات کے جانور اگر ہلاک بھی  
ہو جائیں تو وہ اپنے باغ اور کھیتی باڑی سے کام نکال سکتے ہیں اگر  
عقور سے اونٹ یا تھوڑی بکریاں والے کے جانور ہلاک ہو جائیں  
تو وہ اپنے باغ و بیاں کو میرے پاس دے کر کپا دیں گے، اے امیر المؤمنین  
تیرا اپ نہ ہے، کیا اس وقت میں انہیں چھوڑ دیں گا؟ ایسے پانی  
اور گھاس دینا میرے لیے سونے اور نوں کے دینے سے انسان  
بچا اور خدا کی قسم! اگر انہیں روکا گیا، تو وہ اس مسات میں رہتی تاثر



وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَذَبَ الْفُتَالُ الشَّيْءُ فِي  
أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَحْمِيَّتٌ عَلَيْهِمْ  
مَنْ يَلَا دَهْرًا شَبِيرًا.

لیں گے کہ اس بڑے گمراہ نے کہا ہے کہ لوگو! تمہارا خدا ہے جس نے تمہاری  
میں وہ ان کی خاطر رہے ہیں اور وہ اسلام میں ان کے اندر اسلام رکھ  
جس قسم سے اس کے دلائل کی جس سے تجھ میں میری جان ہے اگر میرے  
پاس بیٹے جانور نہ ہوتے جن پر میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو  
کہا جوں تو میں ان کے نبیوں کی ایک بہت بڑی جگہ کو میں چاہتا ہوں کہ وہ  
امام کا مردم شناسی کر دانا۔

بَابُ ۱۱۱ كِتَابَةِ الْأَمَامِ النَّاسِ  
۳۰۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُفْرُ  
فِي مَنْ تَنَظَّرَ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ فَكَتَبْنَا لَهُ  
وَجَعَلْنَا وَاشْتَرَى رَجُلٌ فَكُنَّا نَحْفَظُ وَنَحْرُ الْفُ  
وَحَسْرَ يَا شَرَّ فَكَلِّدْ رَأَيْتُكَ بَنِيَّتِ حَقَّ الرَّجُلِ  
لِيُجَنِّي وَحَدَّثَنَا وَهُوَ حَافِظٌ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ دین اسلام میں آئے ہیں  
ان کے نام لکھ کر میرے پاس لائے تو ہم نے ایک ہزار پانچ سو افراد کے  
نام لکھ لیے ہیں جس میں ہے کہ ہم نے تمہارا حال خائف میں۔ حالانکہ ہم ایک  
ہزار پانچ سو ہیں اور ہم اپنے آپ کو دیکھتے ہیں کہ تمہیں میں مبتلا  
ہیں اللہ یہاں تک کہ جب آدمی ایسا غبار پر حساب ہے تو خوف  
کھاتا ہے۔

۳۰۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَسْرَةَ عَنْ  
الْأَعْمَشِ قَوْلَهُ مَا كُفِّرَ عَنْهُ وَاشْتَرَى قَالَ أَلَا  
مُعَرَّبَةً مَا بَيْنَ سِتٍّ مَا شَرَّ إِلَى سَبْعٍ مَا شَرَّ  
۳۰۷. حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ عَنْ  
ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ وَائِلٍ عَنْ أَبِي حَسْرَةَ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَرَجُلٌ كَذَبَ الْفُتَالُ الشَّيْءُ فِي

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے انہیں پانچ سو پایا۔  
ابو مسعود کا قول ہے کہ چھ سو سے سات سو  
تک تھے۔

بَابُ ۱۱۲ أَنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ الْبَائِسَ بِالزَّجَلِ لِدَا جِ  
۳۰۸. حَدَّثَنَا أَبُو لَيْسَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ  
الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي مَعْنُو بْنُ عَمِيْلَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْنُو بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
السَّيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
شَهِدْتُ نَأْمَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ  
رَجُلٍ مَثْنُ يَتَدَرَى الْإِسْلَامَ هَذَا مِنْ أَهْلِ الْبَاغِيَّةِ  
حَضَرَ الْقِتَالُ فَاتَّلَ الرَّجُلُ قِتَالًا سَدِيدًا فَاصْلَبَتْهُ جِرَّةٌ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہو کر عرض گزار ہوا  
یا رسول اللہ! میرا نام نکل نکل غزوہ میں لکھ دیا گیا ہے اور میری  
بیوی کے گرنے کا خبر ہے، آپ نے فرمایا تم داپس چلے جاؤ  
اور اپنی بیوی کے ساتھ چل کر۔

اللہ تعالیٰ فاجر کے ساتھ بھی دین کی مدد فرماتا ہے  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بارگاہ  
رسالت میں حاضر تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک ایسے  
شخص کے پاس جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا، فرمایا کہ میری بیوی ہے۔  
جب میدان کا اندازہ گرم ہوا تو اس شخص نے قتل و قتل میں رڑھ چڑھ  
کر کارگزاری دکھائی۔ میں وہ رضی ہو گیا۔ بارگاہ رسالت پر عرض کی کہ  
کہ میں شخص کے بارے میں آپ سے فرمایا تھا کہ وہ میری بیوی ہے۔  
کاروں سے بڑی جان توڑ کر لایا لیکن مر چکا ہے نبی کریم نے فرمایا کہ

قَتِيلَ يَارَسُولَ اللَّهِ الَّذِي قُلْتُ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الشَّرِكَةِ  
 خَدَّكَ تَدَ الْيَوْمَ قَتَلَ شَدِيدًا وَقَدْ مَاتَ فَكُلَّ  
 الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى النَّاسَ خَالِ كَانَتْ تَقْضَى  
 النَّاسِ أَنْ يَرْتَابَ فَيَنْتَهَى عَلَى ذَلِكَ إِذْ قَتَلَ  
 اللَّهُ لَمَرِيضًا وَلَكِنْ يَسْجَرُ أَحَادِيثُ يُدْأَفَتْ كَانَتْ  
 اللَّيْلُ لَوَيْصِيذِ عَلَى الْخِيَارِ قَتَلَ نَفْسَهُ فَخَبِرَ  
 الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ خَالَ اللَّهُ كَبُرَ  
 أَشْهَدُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولُهُ قَوْمًا مَرِيضًا لَمَّا  
 بِالنَّاسِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْحَسَنَ لَأَنْفَرُ مَسِيَّةً كَانَتْ  
 اللَّهُ كَبُرَ يَدُ هَذَا الدِّينِ يَا لَوَيْصِيذِ الْخَاخِيرِ

باب ۳۲ من تآمر في الحرب من غير امر  
 إذا خذت العدو

۳۰۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
 عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِذَالٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ  
 مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَضَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمَّا رَأَى رُؤُوسَ كُفَّارِهِ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
 عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ  
 فَرَسٍ عَنْ سَلِيمَةَ وَنَاسٍ فِي أَذْكَالٍ مَا يَسْرُهُمْ أَهْلُهُمْ  
 عِنْدَكَ أَوْ قَالَ وَأَنْ يَنْبِيئَهُ لَتَذَرِفَ

باب ۳۳ النور بالمدح

۳۱۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
 عَدِيٍّ وَشُعْبَةُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَدَّةٍ عَنْ  
 أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 رَعَلَ دُكُوَانَ وَعُمَيْيَةَ وَبَنُو لُحْيَانَ فَرَعَوْا تَحْتَهُ  
 اسْلَمُوا أَوْ اسْتَمَدَوْهُ عَلَى قَوْمِهِمْ فَأَمَدَّهُمْ بَنُو لُحْيَانَ  
 عَيْنَهُ وَنَكَرَ بَنُو لُحْيَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ أَنَسٌ لَسِيْمَةُ  
 الْقَوْمِ أَوْ يَعْلِيَّ بِرِثَ بِالشَّهَادَةِ يُصَلُّونَ بِكَيْلٍ فَأَنْظَلَهُمْ  
 بِمَعْرِضِي سِرًّا بِرَسُولِهِمْ وَرَسُولِهِمْ وَرَسُولِهِمْ

جہنم میں گیا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اس ارشاد سے بعض  
 لوگوں کے شکوک و شبہات میں پھنس جانے کا خطرہ تھا۔ اسی اثنا  
 میں کسی نے کہا کہ وہ مرا نہیں، بلکہ اسے نعتِ زغم آیا ہے۔ جب  
 رات ہوئی تو وہ زغم پر صبر کر سکا اور خود کشتی کی نیکی کریم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کی یادگاہ میں جب وہ صورتِ حال مرض کی گئی تو آپ سے  
 فرمایا انا سنا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک میں اللہ بندہ اور اس  
 کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے حضرت بلال کو لوگوں میں یہ اعلان کرایا  
 حکم فرمایا کہ جنت میں سسٹا ہوں گے سوا کوئی شخص نہیں داخل نہیں  
 ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اس دین کی فاسق و فاجر شخص کے ذریعہ  
 بھی سزا دیتا ہے۔

لڑائی کے دوران دشمن کے شر سے بچنے پر جانے کے  
 لیے بغیر نہائے امیر بننا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے پہلے جنگ  
 کے دنوں میں انہیں لشکرِ اسلام کا جھنڈا زبردستی عطا کیا  
 کہ جو بھروسہ ہو۔ حذوۃ اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ عنہ

یا پھر اس میں سے یہ علم پیدا ہوا میں بھی ہوا تہذیب و  
 گناہ پڑا۔ پھر جھنڈا عابدین دیکھنے لگا، حالانکہ انہیں امیر لشکر بنایا  
 نہیں گیا تھا تو ان کے ذریعے فتح و یاب ہو گئے۔ مجھے سرت نہیں ہے  
 یا نہ کیا کہ وہ اسی پروردگار میں ہوں کہ ہمارے پاس تھے حضرت  
 افراد کے ذریعے مدد کرنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی  
 تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں رطل، ذکوان، عقیقہ اور بنو لُحیان کے کچھ افراد  
 تمسک اور انہوں نے دعویٰ کیا کہ وہ سلاطین ہو چکے ہیں اور اپنی قوم کے لیے  
 انہوں نے اسکا اسکا ان کی مدد طلب کی پس نبی کریم نے انہیں ان کے  
 ساتھ بھیج کر مدد فرمائے حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم ان میں سے ایک کو  
 قادی کہا کرتے تھے پس وہ ان کے ساتھ رہے جو گئے یہاں تک کہ جب  
 بنو لُحیان ایک کنوئیں کا آب سے پرستے تو انہوں نے دغا بازی کی اور ان سب کو  
 قید کر دیا۔ تو ایک جیسے ملک قسوت میں رہے، ذکوان اور بنو لُحیان کی تباہی

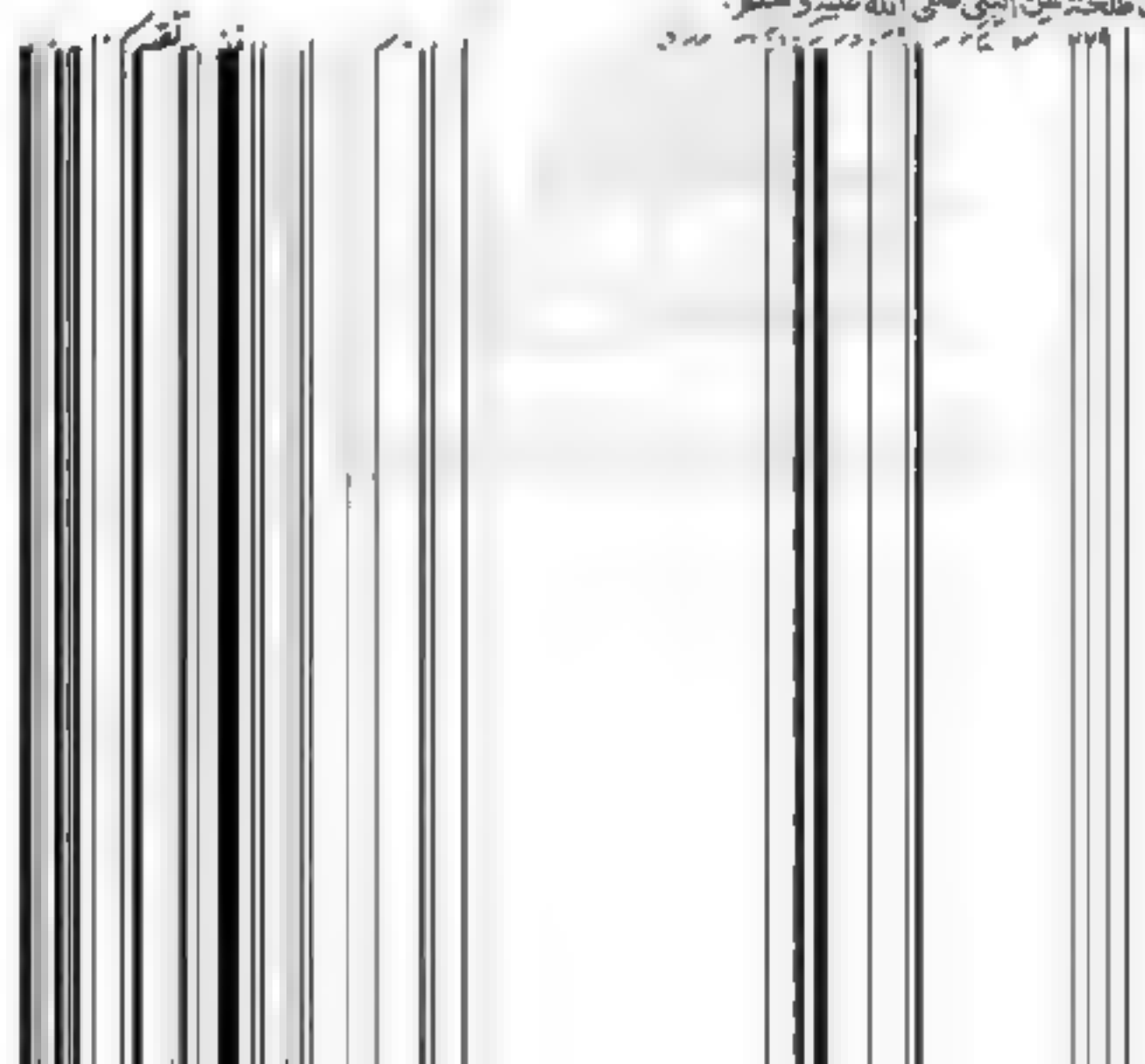
یہاں تک کہ انہیں قتل کر دیا گیا

فَقَتَّتْ شَهْرًا أَيَدَعُو عَلَى رِغْلٍ وَذَكَوْنٌ وَبَنِي لَعِينٍ  
 قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَرَأُوا فِيهِ قَوْلَنَا  
 إِلَّا يَنْفِرُوا عَنْ أَقْوَمٍ بِأَنَا حَدَّثَ لَقِينًا رَأَيْتُ قُرَيْشِي عَمَّا  
 وَارِضًا نَا كُفْرُ دِفْعٍ ذِيكَ بَعْدُ

باب ۳۲ من غلب العدو فاق مرعسي  
 عن صهيب بن زناد  
 قال حدثنا محمد بن عبد الرحيم حدثنا  
 ابن عباد قال حدثنا سفيان عن قتادة قال قال  
 أنس بن مالك عن أبي طلحة عن رضى الله عنه  
 أن النبي صلى الله عليه وسلم قال كان إذا أهرق  
 قومه أقالمر بالمرحمة قلت لبياب تالعة معاذ  
 عبد الله لا تلى حد ثنا سفيان عن قتادة قال عن أنس  
 عن أبي طلحة عن النبي صلى الله عليه وسلم

یہودیوں کی قتل کا تھا ہے کہ حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ ایک  
 عرصہ مکہ آراں میں ہم ان کے متعلق پڑھتے تھے کہ ان کا تاج جاری جانب سے  
 کوئی جاری قوم کو خبر پہنچا دے کہ ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر  
 ہو گئے ہیں۔ پس وہ ہم سے راضی ہے اور ہمیں خوش گردیا ہے۔ پھر  
 دشمن پر فتح پانے کے بعد تین دن ان کے میدان  
 میں ٹھہرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو طلحہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کسی قوم پر فتح پاتے تو تین راتیں ان کے میدان میں  
 گزارتے تھے۔ اس حدیث کی متابعت کی ہے معاذ اور  
 عبد اللہ بن مسعود۔ قتادہ، حضرت انس، حضرت  
 ابو طلحہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔



عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَدَّ بْنَ الْإِثْمِ  
ابْنَ قَلْبِشٍ بِالزُّوْعِ قَطَعَ عَنْهُ حَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ قِرْدَةً  
بَنَى عَبْدُ اللَّهِ قَرَأَ قَرَسًا لَبَنَ عُمَرَ عَارِضًا حِينَ  
بِالزُّوْعِ قَطَعَ عَنْهُ قِرْدَةً فَأَعْلَى عَبْدُ اللَّهِ

۳۱۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا رُحَيْمٌ  
عَنْ هُرَيْثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ  
اللَّهِ عَنْهُمْ أَنَّكَ كَانَ عَلَى كَرَسٍ يَوْمَ مَرَقَى السَّلَاحِ  
وَأَمِيرُ السَّلَاحِ يَوْمَئِذٍ حَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعَثَ أَبُو  
بَكْرٍ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَهَمَّ مَرَّةً لَزَّةً وَحَالِدُ قَرَسَةً

باب ۳۳ من تكملة الآثار النبوية والرحمة النبوية  
وَقَوْلُكَ لَكَ وَخَلَلَاتُ السَّيِّئَاتِ وَالْوَاكِلُ  
فَمَا أَرَسْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانٍ قَرْمِيه

۳۱۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ  
أَخْبَرَنَا حُطَيْبَةُ بْنُ أَبِي مُثَنَّى أَخْبَرَنَا سَجْدَةُ بْنُ  
مَيْمُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَخَلْتُ بَيْتَهُمْ نَأْوَصَحْتُ صَنَاءَ  
مِنْ شَيْءٍ فَمَعَالِ أَمْتُ وَنَعْرُ فَنَصَاءَ الْيَتَامَى فَقَالَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَالَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ إِنْ جَابِرٌ قَدْ  
صَلَّى سَوْرًا فَتَنِي فَمَا يَكْفُرُ

۳۱۶ - حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ مُثَنَّى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
عَنْ حَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ حَالِدِ بْنِ خَلِيفَةَ  
بِابِ سَجْدَةَ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَى قَيْصِ بْنِ أَصْبَغٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ سَمَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَهِيَ  
بِالْبَيْتِ بِتَةِ حَسَنَةً قَالَتْ هَذِهِ الْعَبْدَةُ بِحَبْلٍ لِلْبَيْتِ  
فَرَحِمَنِي أَبِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْنَا  
نَحْنُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي وَآخِلَتِي  
خُفَّ إِلَيْنِي وَآخِلَتِي ثُمَّ إِلَيْنِي وَآخِلَتِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
فَبَقِيَّتُ حَتَّى دُرِّبَتْ

ایک نفاک بھاگ کر مدینہ میں جا ملا۔ پس حضرت خالد بن ولید کو ان  
پر فتح حاصل ہوئی تو انہوں نے وہ غلام حضرت عبداللہ کو دیا پس وہ  
دیبا نیران کا ایک گھوڑا بھی بھاگ گیا تھا جو دیبا کے بچے پر چڑھ گیا تھا  
جب اللہ نے حضرت خالد کو ان پر غلبہ یا تو وہ گھوڑا بھی انہوں نے حضرت  
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ گھوڑے پر  
سوار تھے جس روز مسلمانوں کے مدینہ سے نکل کر مکی اہل جس روز  
حضرت خالد بن ولید اس لشکر تھے جن میں حضرت ابو بکر صدیق نے  
مقرر فرمایا تھا، تو وہ گھوڑا دشمن کے ہاتھ لگ گیا۔ جب دشمن کو  
بزمیت ہوئی تو حضرت خالد نے وہ گھوڑا انہیں لاکر دے دیا۔

فارسی یا غیر عربی کوئی زبان بولنا چاہتا ہے یا کسی ارشاد  
باری تعالیٰ ہے مگر ہماری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف (سورہ  
الروم آیت ۲۷) اللہ نے ہر قوم کی زبان میں بھیجا (سورہ ابراہیم  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہ  
رسالت میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ میں نے ایک گھوڑا سا بکرا دیکھا  
کیا ہے اللہ ایک صانع جو کائنات کو پیدا کیا ہے پس چند افراد کو سے کہ  
کھانے کے لیے تشریف لے چلیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے بارگاہ بلند فرمایا۔ اسے خدمت گھوڑے والو! جابری نے  
تہا رہی دعوت کا انتظام کیا ہے، ہر تمہارے لیے کیسی  
خوشی کی بات ہے۔

حضرت ابو خالد بیت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے  
ہیں کہ میں اپنے والد محترم کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر  
ہوئی تو میں نے وہ رنگ کی قمیض پہنی ہوئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ستمہ! حضرت عبداللہ بن مبارک کا  
قول ہے کہ حبشی زبان میں ستمہ یعنی اچھی کوشش کہتے ہیں۔ وہ فرماتی  
ہیں کہ پھر میں ہر نبوت کے کھینے کی تویر سے دھریا جہنم سے بچے  
وہ ستمہ! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے  
کھینچو۔ اس کے بعد حبیب پر خدا کا رے کن کی گنجی سے فرمایا:  
باس پرانا کر اور پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر  
مر پئے! حضرت عبداللہ بن مبارک کا قول ہے کہ انکی درازی مگر گھوڑوں میں

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
عَنْ شُعْبَةَ بْنِ مُعْتَدٍ عَنْ رِيَّاحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَيْدٍ عَنْ  
بَدَّةَ عَنْهُ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَحَدَ ثَمَّةَ تَابِعِيٍّ مَشْهُورٍ  
الْصَّدَقَةِ نَجَّهَا بِأَنْ يَتِيمٌ فَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ  
وَسَيِّئُهَا بِالْفَاوِشِيَّةِ كَمْ كِبَرٍ مَا تَعْرِفُ أَتَانَا  
فَأَكَلُ الصَّدَقَةِ .

بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ اَعْلُوهُ وَكَلِّ امْرُؤًا تَعَالَى وَمَنْ يَسْئَلْ  
يَأْتِ بِمَا عَمِلَ يَوْمَ الْاٰخِرَةِ .

٨٣٠ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَتْمَةَ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ  
عَنِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ تَامَرُ عِيبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْعَبْدُ لِمَقْصُودِهِمْ أَمْرًا  
قَالَ لَا أَلْعِنُ أَحَدًا كَرُّ يَوْمِ الْيَوْمِ مَدَّ عَلَى  
رَقَبَتِهِ مَنَاءً لَهَا نَغَاءٌ عَلَى رَقَبَتِهِ تَرْمِي لَهَا  
عَمَحَمَةً يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعِشْنِي فَتَقُولُ  
لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَعْتُكَ وَعَلَى رَقَبَتِهِ  
بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعِشْنِي فَاقُولُ  
لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَعْتُكَ وَعَلَى رَقَبَتِهِ  
صَائِغٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعِشْنِي فَتَقُولُ لَا  
أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَعْتُكَ أَوْ عَلَى رَقَبَتِهِ  
بَقَالٌ تَخْمُقُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعِشْنِي  
فَيَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَعْتُكَ وَ  
قَالَ أَيُّوبُ عَنْ أَبِي حَتْمَةَ تَرْمِي لَهَا  
عَمَحَمَةً .

بَابُ الْفَيْلِ مِنَ الْعَوْلِ وَالْعَمِيدِ كَرَفَيْدِ أَهْلِي بْنِ عَسْمٍ وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا حَرْقُ مَتَاعِهِ وَهَذَا أَصَحُّ.

۱۹۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عین  
 میں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ابو جحیفہ) حدیث کی مجھ کو روایت کی ہے  
 ایک مجھ کو روایت کرنے میں ڈال دی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے فارسی زبان میں فرمایا: کج، بخیل، یعنی تم کو شک  
 کیا تم یہ نہیں جانتے کہ ہم حدیث کے کمال مال نہیں  
 کہتے۔

مالِ قیمّت میں خیانت کرنا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور جو غیرِ مکہ کو تباہ کر کے اپنی جیہائی میں لے کر گئے، ان کے لئے عذاب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے امداد آپ نے مایہ  
نیت میں خیانت کا تذکرہ فرماتے ہوئے اسے بہت بڑا جہم قرار  
دیا اور فرمایا کہ قیامت میں تم میں سے کسی کو میں اس حالت میں  
یکھنا پسند نہیں کرتا کہ اسی کی گردن پر بکری سوار ہو کر میری  
ہڈیاں گھوڑا سوار ہو کر منہ مارا ہو اس وقت وہ کہے کہ یا رسول اللہ  
میری مدد فرمائیے اس وقت میں جواب دے کہ اب میں تمہارے  
سے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے خدا کا حکم نہیں پہنچا دیا تھا۔ یا اس کی  
گردن پر اوٹ سوار ہو کر دبلا رہا ہو اور اس وقت کہے یا رسول  
اللہ میری مدد فرمائیے۔ پس میں جواب دوں کہ اب میں تمہارے  
سے کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے خدا کا حکم تم لوگوں تک پہنچا دیا تھا  
یا اس کی گردن پر مال و دولت سوار ہو اور وہ کہے یا رسول اللہ  
میری مدد فرمائیے تو میں جواب دوں کہ تمہارا مجھے کوئی اختیار  
نہیں ہے۔ میں نے خدا کا حکم تم تک پہنچا دیا تھا۔ یا اس کی گردن پر  
بکری سے بھرا جواڑ ہے جو امداد کہے یا رسول اللہ میری مدد  
فرمائیے تو میں جواب دوں کہ تمہارے سے میرے پاس کوئی اختیار

\_\_\_\_\_

محرمِ رجب، اللہ تعالیٰ انہما نے نبی و کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

گوئی ایسی روایت نہیں کی کہ آپ نے ایسے شخص پر کمال

جیلان، پرواز زیادہ صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ



عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ عَلَى قَتْلِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَعْرُ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ كُرْكُرَةٌ وَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي الثَّارِ هَذَا هُوَ يُنْتَظَرُ وَتُ  
الْبَيْتُ فَوَجَدُوا عِبَادَةً قَدْ  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّهُ سَلَامٌ كَرِهَكَ قَتْلُ يَدِي  
يَقْتُلُ الْكَافِرَ وَهُوَ مَضْبُوطٌ كَذَا.

باب ۳۳۲ مائیکہ میں ذبیحہ الایمیل والغنیم  
فی انفسہ یغیر.

۳۳۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّادٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَدَنَةَ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدِي نَحْنُ فِي قَاعِ صَادِقِ  
هُوَ وَآصِبُ ابْنِ قَوْسٍ وَكَانَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَحَدِ بَابَاتِ الْكَافِرِ وَهُوَ أَقْصَرُ  
الْعَدَاةِ وَفِي الْقَوْمِ نَذَارًا لِكَيْفَتُمْ مَرَرْتُمْ فَقَتَلَ  
عَشْرَةً مِنَ الْعَدَاةِ بِحَبْرٍ فَتَدْرِمُهَا بَعِيرٌ وَفِي  
الْقَوْمِ رَجُلٌ يُسَمَّى فُطَيْبَةً فَأَعْبَى هَذَا هُوَ  
إِلَى رَجُلٍ يُسَمَّى فَحْبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ هَذَا  
أَبِيهِ تَوَلَّى أَوْ أَيْدٍ كَأَوْ أَيْدٍ الرَّحْمَنِ وَفَمَا  
مَدَّ عَلَيْكُمْ فَأَصْعَقُوا بِهِ هَذَا أَهْلًا مَرْدُ  
إِنَّا نَرَجُوا أَوْ مَخَافَ أَنْ مَنَى اللَّهُ وَعَدَا وَلَيْسَ  
مَعَنَا سُدَى أَفَنَدُّ بِهَذَا الْقَصَبِ فَقَالَ مَا أَمْرُ  
الَّذِي دُرِّدَ كُرْشُمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُّ لَيْسَ  
الْبَيْتِ وَالْظُّلْمِ وَمَا حَتَّى تَكْمُ عَنْ ذَلِكَ  
أَقَامَ الْبَيْتُ فَتَطْلُو وَأَمَّا أَنْظَرُ مَسْدَى  
الْحَبَشَةِ.

باب ۳۳۵ المباشرة في الفتوح  
۳۳۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا

کر کر نامی ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسباب  
کی حفاظت پر تین تھا۔ جب اس کا انتقال ہو گیا تو رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان جنہیں بت لوگ اس کا وجہ  
تلاش کرنے لگے۔ لو اس کے سامان میں ایک عبا یا بی جو اس نے  
مال قیمت سے چھپا کر رکھ لیا تھی، امام سہاروی فرماتے ہیں کہ  
ابن سلام کے قول کے مطابق کر کر کاں کے زبرد کے ساتھ  
سچا اہل زبیر اور درست ہے۔

مال قیمت کے اونٹوں اور بکریوں سے ذبح کرنا  
مکروہ ہے۔

حضرت رابع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
فدا الحلیف میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔  
پس لوگ کو جو کھانسی تو کچھ اونٹ اور بکریاں اور ان کے ہاتھ  
تک لٹیں جنہیں ذبح کر لیا گیا اور نبی کریم لوگوں سے پیسے لے لے۔  
تو انہوں نے پکا نہیں جھٹکی سے کہا اور ہاتھیاں پڑھائیں، آپ نے  
حکم فرمایا کہ تمام ہاتھیاں اور مصلحتی جانیں، بعد ازاں قبیل کی کئی

پھر آپ نے مال قیمت تقسیم فرمایا اسلک بکریوں کو، ایک اونٹ  
کے برابر تھوڑا دیا، ان میں سے ایک اونٹ بہا گیا لوگ اسے  
پکڑنے کے لیے دوڑے لیکن تعجب ہوا کہ وہ گئے ایک آدمی نے  
اس کو تیر لاکھ لایا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اسے ٹھہرا دیا، ارشاد فرمایا  
ان چرواہوں میں بھی بسن دینی مائدوں کی طرح ہوتے ہیں پس جو  
سرکشی کرے تو تم بھی اس کے ساتھ اسی طرح سلوک کر رہو عبا

بن رفا فرماتے ہیں میرے جد امجد یا بکاہ رسالت میں مرض  
عجز اور جوئے کو ہم امید رکھتے یا کرتے ہیں کہ کل مارا دشمن ہے  
ساتھ مقابلہ ہوگا اور بارہ پاس پا تو نہیں ہے تو یہ ہم یہاں  
کے ساتھ فرج کر سکتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو بکریوں  
ہمارے ہوں اس پر اس کا نام لائی ہو اس کے گناہ ماسوائے موت  
اور ناس کے ہیں ان کی دیر بتا دیتا ہوں تو سزا دلت تو بڑی ہے

فتح کی بشارت دینا۔

جبریل علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِي جَدِّي  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ شَرَّ بَحْيٍ مِنْ دِي  
الْحَلِصَةِ وَكَانَ يُدْثَانِيهِ حَشَعُ بَيْتِي كَعْبَةٍ  
أَيْمَانِي مَا كَانَ أَطْلَعْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةٍ مِنْ  
أَحْسَنَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ فَأَحْبَرْتُ لِقَى  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي لَا أَتُبُّ عَلَى الْخَيْلِ  
فَقَرَّبْتُ فِي صَدْرِي حَقِّي أَتُبُّ أَتُبُّ صَابِعِي  
فِي صَدْرِي فَقَالَ أَلَمْ تَتُبُّهُ وَأَجْنَدُ هَادِيًا  
مَقْدِيًا نَاصِطًا إِيَّاهَا فَكَسَرَهَا وَخَرَقَهَا  
فَارْسَلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَفُّ قَتْلَ  
رَسُولِهِ جَرِيرًا رَسُولُ اللَّهِ وَالتَّنْ وَتَقْتَرُ بِالْحَقِّ  
مَا جُنُنْتُ حَتَّى تَرْكُتَهُ كَانَتْهَا حَمَلٌ جَرَبُ  
قَارَلُ عَلَى تَحْيِيهِ أَحْسَنَ وَرَجَا لَهَا خَسَّ مَرَاتٍ  
كَانَ مُسَدَّدٌ بَيْنَهُمَا حَشَعُ.

باب ۲۳ مَا يُعْطَى الْبَشِيرُ وَأَعْطَى كَعْبُ بْنُ مَدْرٍ  
ثَوْبَيْنِ جَدَيْنِ بَيْتِي بِالثَّوْبَيْنِ  
باب ۲۴ لَا يَهْجَرُ بَعْدَ الْمَشْرِقِ  
۳۲۲. حَلَّ ثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي يَاسِينَ حَدَّثَنَا خَيْبَانُ  
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
رَحِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَزَّمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يَهْجَرُ وَلَا يَهْجَرُ وَلَكِنْ يَهْجَرُ وَبَيْتُهُ  
وَإِذَا اسْتَبْرَأَ تَرَفَّقَا نَفْعًا  
۳۲۳. حَدَّثَنَا أَبُو هِلْعَةَ عَنْ مَوْسَى بْنِ أَبِي هِلْعَةَ  
عَنْ زُرَّيْعٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عَتَمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ  
مُجَاهِدِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ مُجَاهِدٌ بِشَرِّ مَا خَلَّفَ  
أَبُو مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا  
مُجَاهِدٌ يُبَايِعُكَ عَلَى الْهَجَرَةِ فَقَالَ لَا يَهْجَرُ أَجَدُ  
فَتَحِ مَكَّةَ وَلَكِنْ أَمَا يُعَدُّ عَلَى الْإِسْلَامِ

تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، کیا تم ذرا غلطہ کہہ رہے ہو میرے  
دل کو تشنگ نہیں پہنچا رہے؟ یہ ایک گھر تھا جس میں بڑے خشم و کراہ  
تھے اور اسے گھبرایا نہ کہے نام سے پکارا جاتا تھا، میں ڈر رہا ہوں سوار ہوا  
میں ساتھ اس کی برائیاں جو مجھے لگا تو بارگاہ نبوت میں عرض گزار تھا کہ  
میں گھوڑے پر ہم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ نے میرے سینے پر اپنا دست  
اندھ مارا جس کے تشنات میں نے اپنے سینے پر دیکھے، آپ کی زبان  
مبارک سے یہ الفاظ جاری ہوئے تھے اے اللہ! اے اللہ! اسے جہاد سے اور ہجرت  
کے ساتھ ازبیدایت یا نہایت پناہ ہے، پھر میں اس کی طرف روانہ ہو گیا اور  
اسے نور ہجوڑ بول دیا، پھر خوشخبری سنانے کے لیے ایک آدمی کو  
بارگاہ رسالت میں بھیج دیا، حضرت برکات اللہ علیہ عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ  
تم سے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے،  
میں نے روانہ ہوتے وقت اسے اس حالت میں چھوڑا جیسے قارش و او  
دھڑ۔ پس آپ نے خوشخبری کے سواروں کے حق میں پانچ مرتبہ  
برکت کی دعا کی، مسدود کا آں ہے کہ وہ گھر کو مستقیم کا بننا  
تھا۔

خوشخبری دینے والے کو انعام دینا، حضرت کعب بن مالک  
نے قبولیت توہد کی نشانت دینے والے کو قد کڑے دیئے۔  
فتح مکہ پر ہجرت ختم ہو گئی۔  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا، اب ہجرت نہیں  
رہی، ہاں جہاد اور نیک نیتی ہے تو جب جہاد کے لیے بلایا  
جائے، پس فوراً حاضر ہو جایا کرو۔

حضرت مجاہد بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بھائی حضرت  
عبداللہ بن مسعود کو ساتھ لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض  
کرنے لگے کہ یہ بھائی ہیں جو ہجرت پر آپ سے بیعت کرنا چاہتے  
ہیں۔ آپ نے فرمایا، مکہ مکرر فتح ہو جانے کے بعد ہجرت  
ختم ہو گئی، ہاں میں ان سے اسلام پر بیعت سے  
لیتا ہوں۔

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حُرَيْمٍ سَمِعْتُ حَصَّاءَ يَهْوُلُ ذَقْبَةً  
مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُسَيْرٍ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
هِيَ مَجَاوِرَةٌ يَبْكُ بِرَفْعِهَا لَنَا انْقَطَعَتِ الْخَبَرَةُ  
مُنْذُ فَتَحَ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ  
بَابُ ۲۳۸ إِذَا اضْطُرَّ الرَّجُلُ إِلَى النَّظَرِ فِي شَعْوَى  
أَهْلِ الدِّيْمَةِ وَالسُّوْمِيَّاتِ إِذَا عَصَيْنَ اللَّهَ وَ  
تَجَرَّوْا بِهِ

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشِبٍ  
الْقَاضِي حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ  
عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ عَشَابَةُ فَقَالَ  
يَا بَنِي عِطِيَّةَ وَكَانَ عَمْرُو بْنُ أَبِي لَا عِلْمَ مَا لِي فِي  
حِرَاصِ جَبَلٍ عَلَى الدِّيْمَةِ سَمِعْتُهُ يَقُولُ  
بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْهَمَزِ فَقَالَ تَوَافَعُوا كَذَلِكَ يَجِدُونَ  
بِهِمَا خَزَائِفًا أَحَدُهُمَا حَاطِبٌ كِتَابًا فِي تَيْمَنَةِ الرَّوَاقِ  
فَطَلَعْنَا الْكِتَابَ قَالَتْ لَوْ بَعِثَنِي فَقُلْتُ لَتُخْرِجَنِي أَوْ  
لَا خَيْرَ دُنْكَ مَا خَرَجْتَ مِنْ حَجْرَتِي فَإِنِّي سَأَلْتُ  
إِلَى حَاطِبٍ فَقَالَ لَا تَجْعَلْ وَأَمَّا مَا كُنْتُ وَلَا  
أَرَدْتُ بَلْ سَلِمَ وَلَا حَبَا وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ  
مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا لَدَى مَكَّةَ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ يَبِي  
عَنْ أَهْلِهَا وَمَالٍ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَحَدٌ مَا حَبِيبُ  
أَبْنِ الْبَغْدَادِيِّ هُوَ يَدْفَعُ الْقُدْسَ الْبَغْدَادِيِّ هُوَ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو بْنُ أَحْمَدَ عَنْهُ  
فَإِنَّ هَذَا نَافِقٌ فَقَالَ مَا يَدْفَعُ لَكَ لَعَلَّ اللَّهُ  
أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ يَدْيٍ فَقَالَ أَحْمَدُ مَا يَشْتُمُ  
فَهَذَا الَّذِي خَرَّاهُ

بَابُ ۲۳۹ اسْتِقْبَالُ الْعَزَاةِ  
۳۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَحُمَيْدُ بْنُ الْأَسودِ عَنْ حَبِيبِ

حضرت عثمان بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں حبیب بن عفر کے  
ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا جو  
کوہ خیمہ پر روزانہ کے نزدیک رہائش پذیر تھیں۔ انہوں نے ہم سے فرمایا  
ہجرت اس وقت ختم ہوگئی جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ہاتھوں مکہ فتح فرمایا۔

جو ذمی اور زافران مسلمان عورت کو تنگ کر دیکھنے پر  
مجبور ہو جائے۔

ابو عبد الرحمن نے جو حضرت عثمان کو حضرت علی سے افضل جانتے  
تھے، ان علی سے کہا، جو حضرت علی کو حضرت عثمان سے افضل تصور  
کرتے تھے۔ کہیں جاتا ہوں کہیں میرے تباہی کا صاحب حضرت علی کو  
خواریزی پروردگار نے اس میں سے انہیں فرماتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ کو حضرت امیر کو مدد خارج کی جانب مدد کرتے  
جو نے فرمایا۔ اس باطل میں جاؤ، وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی جس کو  
صاحب سے ایک خط دیا ہے ہم اس باغ میں گئے اور اس خط کا ناکا، اس نے

انہ کو یہ بات سن کر نکال کر مدد دے ہم تمہیں نکالنے سے بھی باز  
نہیں کریں گے، اس خط کو دے دے وہ خط نکال دے، پھر صاحب کو  
دیا گیا تو وہ اس کو کہہ دے کہ میرے بارے میں بلدی سے کام فرمائیے  
میں نے کفر نہیں کیا اور اس قسم کے ساتھ میری محبت میں اضافہ ہی ہوا ہے، آپ  
یہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے اصحاب میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں  
جس کا مکہ مکرم میں کوئی نہ ہو جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اس کے جان و  
مال کی حفاظت فرماتا ہے بلکہ مراد ان کوئی بھی نہیں ہے اس طرح  
ہے اس نے چاہا کہ ان پر احسان کر دوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سخن کے بیان کی تصدیق فرمائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے، مجھے  
اجازت دیجئے کہ اس کی گردن آتا ہوں، کیونکہ اس نے منافقت کی ہے۔  
آپ اللہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تعالیٰ جہ کے حالات پر غور فرمائیے ہے تو  
غازیوں کا استقبال کرنا۔

ابن ابی بلکہ سے روایت ہے کہ ابن زبیر نے ابن مسعود رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا تھا کہ تمہیں یاد ہے جب ہم نے رسول اللہ

اسی سخاوت سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

ابن الشہید عن ابن ابي شبيبہ قال قال ابن الزبیر  
لا بن جعفر رضی اللہ عنہما اشدکم کسرا وذللا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا و انت و انما  
عنا قال نعم ففعلنا و فترکت

۳۲۶۔ حدثنا صالح بن اسماعیل حدثنا  
ابن عیینہ عن النضر بن ابي شبيبہ قال قال  
یزید بن زبیر رضی اللہ عنہما اشدکم کسرا وذللا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا و انت و انما  
عنا قال نعم ففعلنا و فترکت

باب ۳۲۷ ما یقول اذا رجع من الغزو  
۳۲۸۔ حدثنا مؤمن بن اسماعیل حدثنا ابو  
عن کافہ عن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی  
اللہ علیہ وسلم کان اذا قتل کثیرا قال ایمنون  
ان شاء اللہ تا یؤمن علیہ و ان حاکم و ذر لربنا  
ما حدون صدق اللہ و وعدہ و نصر عبدہ و  
ہذا ما احزاب و حدہ

۳۲۹۔ حدثنا ابو سعید بن عبد الوہاب  
قال حدثني ابن ابي اسحاق عن انس بن مالک  
رضی اللہ عنہ قال کنتا مع النبی صلی اللہ علیہ  
وسلم علی راحلہ فقلنا من غسان و رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی راحلہ و قد اردت  
صفیۃ بنت حنی فکثرت ناکتہ فصرنا جیما  
فاقتحم ابو طلحہ فقال یا رسول اللہ جلیفی  
اللہ و ذاک قال علیک السلام فقلنا و ذاک  
و جہہ و اناھا قال نعم و سلیم و اذکم مکرہما  
فرکبا و اذکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فما اشرقتا علی السدیۃ قال ایمنون تا یؤمن  
عابدون لربنا حاکم و ذر لربنا ما حدون صدق  
الحق و دخل السدیۃ

صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا تھا اور اس وقت سے اور تم  
اور ابن عباس تھے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں! پس  
آپ نے میں اپنے ساتھ سوار کر لیا اور قبیس میں چھوڑ دیا  
تھا۔

حضرت سائب بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا  
استقبال کرنے کے لیے بچوں کو لے کر...  
شیئۃ الاعداء تک گئے تھے۔

جب جہاد سے لوٹے تو کیا کہے۔  
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد سے واپس آئے تو تین روز بیکر کھاتے رہے  
پھر انشاء اللہ اس حالت میں آئے کہ تو بکر لیا اے عبادت کرو اسے احمد  
بیان کر رہے تھے اور اپنے صلیب کے لیے سجدہ کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ  
نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور اپنے بندوں کی مدد فرمائی اور ان کی  
فوج کو شکست دے کر تشریف لے کر دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غسان سے  
لوٹتے وقت ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم اپنی ازمنی پر سوار تھے اور اپنے بچے آپ کے حضرت خنیس  
بنت حنی کو بٹایا ہوا تھا۔ آپ کی ازمنی کا پیر بھلا اور سب گر پڑے۔  
حضرت ابو طلحہ اپنی سوار کے کد کر چکا اور عرض گزار ہوئے۔ یا  
رسول اللہ! میں آپ پر تھراؤں۔ آپ نے فرمایا تم صورت حضرت صفیہ  
کی قبر کو میں اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر ان کے نزدیک گیا۔ کپڑا ان کے  
اوپر ڈال دیا اور ان کے لیے سوار کی کد درست کر دیا۔ تو آپ دونوں  
سوار ہو گئے اور ہم نے پیرانوں کی طرح فصیح رسالت کو اپنے پیچھے رکھ دیا  
لے لیا۔ اسی طرح جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا  
ہم واپس لوٹنے والے آئیں گے۔ عبادت کرنے والے آئیں گے۔  
اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ آپ برابر جہاد فرماتے رہے یہاں  
تک کہ مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔

۳۳۰. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِيدٌ مُرْدٍ فَلَهَا عَلَى رَجُلَيْهِ فَكُنَّا  
كَأَنَّا نَبْهَمُ النَّظْرَيْنِ فَكُنَّا نَقْتَضِعُ كُفْرَهُمَا لِنَبْهَمُ  
مَعَهُمَا أَنَّهُ عَكْبَرٌ وَمَعَهُمَا وَنَحْنُ لَا نَدْرِي  
قَالَ أَحَبُّبٌ قَالَ أَفْتَحَمَ عَنْ يَحْيَى عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِي إِسْرَافِيلَ هَلْ  
هَذَا آتَاكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلَكِنْ  
عَبَّيْتُ بِالْمَاءِ وَمَا لِي أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ  
فَقَصَدْتُ قَصْدَهُمَا فَالْتَمَسْتُ ثَوْبَهُ عَلَيْهِمَا فَتَأَمَّلْتُ  
فَقَسَدْتُ لَهَا عَلَى رَجُلَيْهِمَا فَكَيْفَا فَتَسَارَدُ حَتَّى  
كَأَنَّا نَبْهَمُ الْمَيِّتِينَ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَيِّتِينَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ لَا يَبْهُوتُ  
عَائِدُونَ يَرِيَّتُ حَامِدُونَ فَمَوَّيِّرُونَ يَقُولُونَ هَتَّى  
دَخَلَ السَّيْرُ يُدْعَى

بِأَنْبِ الْفَلَاةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

۳۳۱. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ  
عَنْ مَحَارِبِ بْنِ دَكَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ  
اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ  
لِي إِذَا دَخَلَ السَّجْدَ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ

۳۳۲. حَدَّثَنَا أَبُو سَافِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ  
أَبْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ  
عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ  
سَفَرٍ مَضَى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَضَى رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ  
بِأَنْبِ ۲۲۲ الطَّلَاوُغُ عِنْدَ الْقُدُومِ وَكَانَ ابْنُ عَسَافٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
وہ اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اللہ ہی کریم کے ساتھ آپ کی دوہرہ سلام  
حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یہیں تھے آپ نے سواری پر  
بچھے بٹیاں بٹھا رکھی تھیں مگر راستے میں اونٹنی کا پاؤں پھسلا اللہ ہی کریم  
اپنے ہم سفر کو سمجھ گڑھے سے بچھے حضرت انس کی اسی طرح یاد  
ہے کہ حضرت ابو طلحہ فوراً اپنے لوٹ کے کود پڑے اللہ ہی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر عرض کر رہے تھے یا نبی اللہ  
اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کر دے آپ کو کوئی پوٹ تو نہیں ملی؟  
فرمایا نہیں مگر تمہارے لیے رحمت حضرت عبید اللہ کی قربانیاں فرمادی تھیں  
پس حضرت ابو طلحہ نے اپنے چہرے پر کپڑا ڈال دیا اور حضرت عبید اللہ کی بات  
پڑھی۔ ان کے اوپر کپڑا ڈال دیا تو وہ کھڑی ہو گئیں۔ پھر حضرت عبید اللہ کی  
سواری کے بعد فیرہ کس دیکھا اسی آپ دونوں سواریوں کے ساتھ رہا تک  
کہ میدان میں پہنچ گئے یا فرمایا کہ مدینہ منورہ کے نزدیک  
پہنچ گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہم واپس لوٹنے والے تو نہ کرنا  
مدا پسند ہر کی مدد کرنے والے ہیں۔ آپ تمہاری ہی رہائش تھی  
یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہو گئے۔

جب سفر سے واپس لوٹے تو نماز پڑھے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں  
کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا  
جب ہم مدینہ منورہ میں واپس آئے تو مجھ سے ارشاد  
فرمایا مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو۔

حضرت عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب اپنے والد  
اپنے چچا حضرت عبید اللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے  
روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس  
لوٹتا رہتے دو رکعت نماز پڑھتا تو آپ مسجد میں داخل ہوتے۔ ط  
رکعتیں پڑھتے اس سے پہلے کہ لوگوں کی مجلس میں بیٹھیں۔  
سفر سے واپس لوٹنے پر لوگوں کو کھانا کھلانا اور





میں جب میں نے ان حدیث کا یہ حال دیکھا تو اپنی آنکھوں کو قابو میں  
 نہ کر سکا یعنی بے اختیار ان سے آنسو جاری ہو گئے جس سے ہر چہا  
 کیسے سے کیا ہے ؟ لوگوں نے بتایا کہ عمرو بن عبدالمطلب سے اور  
 وہ اس گھر میں بعض انصار کے ساتھ خرابی ہی رہتے ہیں ۔ میں  
 وہاں سے چلا گیا اور بارگاہ نبوت میں حاضر ہو گیا ، اس وقت آپ کے  
 پاس حضرت زید بن حارثہ تھے ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری  
 پریشانی کو دیکھ کر مجھ سے یہ پوچھا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم نے فرمایا ، مجھے کیا ہو گیا ہے ؟ میں عرض کر رہا تھا یا رسول اللہ  
 آج میرا دل میں سے پہلے کسی نہیں دیکھا ، حضرت عمرو نے میری باتوں  
 پر غم کیا ہے کہ ان کے کوہن کاٹ لیے ، کوہن تو بڑے اہم ہیں پھر  
 میں مجھے خراب فوجی کر رہے ہیں ۔ رسول خدا نے اپنی چادر اٹھا کر  
 اوپر لی اور چل پڑے ۔ میں اور حضرت زید بن حارثہ آپ کے ساتھ چھپے تھے  
 یہاں تک کہ اس گھر میں پہنچے جس میں حضرت عمرو تھے ، گھر میں اندر جا سکا  
 اجازت مانگی تو ان لوگوں نے اجازت نہ دی ، دیکھا تو خرابی درپل ہوا  
 ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو کو ان کی وکالت پر  
 طاعت فرمائی ۔ پھر حضرت عمرو اس وقت سنی کی حالت میں تھے کہ اللہ  
 ان کی آنکھوں میں سرخی آئی ہوئی تھی ۔ حضرت عمرو نے رسول اللہ  
 کو نظر اٹھا کر گفتگوں تک دیکھا ، پھر نظر اٹھا کر آپ کو ناف  
 تک دیکھا ، پھر نظر اٹھا کر اوپر چڑھا اور کوہن کو دیکھ کر حضرت عمرو  
 کہنے لگے ، کیا تم سر سے باپ کے قتل ہو ؟ رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ لیا کہ ان پر تشدد سوار ہے تو آپ  
 آئے پائل لوٹ آئے اور ہم بھی آپ کے ہمراہ وہاں پہنچے  
 ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے  
 طاعت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت بیکر  
 حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد میراث  
 سے اپنے حق سے کمال کیا اور جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے اس مال سے چھوڑا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے  
 مرحوم فرمایا تھا ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول خدا کا

قُلْتُ أَمِلْتُ عَلَى عَيْنِي حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ لَمْ تَطْلُبْ مَعَهُ لَقَلَّتْ  
 مِنْ نَقْلِ هَذَا أَهْلًا لَمْ أَفْعَلْ حَتَّى بَنَى عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ  
 فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي قَرْبٍ مِنْ الْأَنْصَارِ فَخَطَلْتُ حَتَّى  
 ادْخُلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَ ذَلِكَ  
 الْبَيْتِ حَارِثَةُ قَرَعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي وَجْهِهِ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مَا لَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ  
 كَأَنِّي مَرَقْتُ هَذَا حَمْرًا عَلَى نَأْتِي  
 فَاجَبْتُ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَصَرَ خَوَاصِرَهُمَا  
 وَهَذَا كَوْدًا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرِبْتُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً آتِيَةً فَأَرْتَدِي ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَبَوَّأُ  
 الْبَيْتَ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ  
 الَّذِي فِيهِ جَحْمَةٌ فَاسْتَاذَنَ فَأَذْوَكَ لَكُمْ فَأَذْوَكَ لَكُمْ  
 شَرِبْتُ كَقَطْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
 حَمْرَةٍ فِيمَا قَعَلُ فَأَذْوَكَ لَكُمْ أَقْدُ لَيْلٍ مَحْمُورَةٍ  
 عَيْنًا فَتَقَطَّ حَمْرٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَتَمَّ تَقَرُّعُ النَّظَرِ فَتَقَطَّ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعِدَ اسْتَفْزَرَ  
 فَسَطَرَ إِلَى مَرَاتِهِ ثُمَّ صَعِدَ السُّطْرَ فَسَطَرَ إِلَى وَجْهِهِ  
 قُلْتُ قَالَ حَمْرَةٌ هَلْ تَقَرُّعُ لَكُمْ عَيْنِي فِي قَرْبٍ فَسَطَرَ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ قَعَلُ فَتَقَطَّ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَيْنَيْهِ الْقَهْقَرَى  
 وَخَرَجْنَا مَعَهُ

۳۳۶ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ حَدَّثَنَا  
 زُوَيْدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَرِيحٍ قَالَ  
 أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْكَأْسِ الرَّبِيعِيُّ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَ الْمُؤْمِنِينَ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَتْ أَنَّ فَاطِمَةَ عِزَّةً عِدَّتْ بِالسَّلامِ  
 أَيْمَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّتْ أَبَا بَكْرٍ  
 الصِّدِّيقَ بَعْدَ وَكَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَنْ يُعْصِرَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتَأْتَا اللَّهَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ أَتَا رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً  
فَعَصَيْتُ مَا طَلَبْتُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَهَجَرْتُ بَنِي بَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مَعَهَا حَتَّى  
تُؤْتِيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسُئِلَتْ عَنْ شَيْءٍ قَالَتْ وَكَانَتْ ذِي طَرَفٍ تَسْأَلُ  
أَبَا بَكْرٍ بِصِيَّهَا مَتَأْتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَحَدَّثَهُ وَصَدَّقَتْهُ بِالْمَدِينَةِ  
قَالَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا دِيْعٌ وَقَالَ لَسْتُ كَارِكَ سَيْتَا  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَهَى  
الْأَعْمَلُتُ بِهِ فَإِنِ انْتَهَى مِنْ تَرَكَتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ  
أَنْ أَرِيْعَ مَا مَدَّ صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ قَدْ مَعَهَا عَمْرٌ إِلَى  
يَعْنِي لَوْ كُنَّا بِسُورَةٍ حَبِيرٌ وَحَدَّثَهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ عَمْرٌ  
قَالَ هَذَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَتْ لِحَقْوَقِهِ أَيْ تَحْرِيرُكَ وَكَانُوا يَشْبَهُوْنَ أَمْرَهُ إِلَى  
مَنْ دَلَى الْأَمْرُ قَدْ كُنَّا عَلَى ذِيْعِهِ إِلَى الْيَوْمِ

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَظِيُّ حَدَّثَنَا  
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ يَرْفَاكِ عَنْ مَالِكِ بْنِ رَسِيْدٍ  
أَبْنِ الْحَدَّادِ كَانَ مُحْتَدٍ بِنْتِ حَبِيرٍ ذِي طَرَفٍ وَكَانَتْ  
مِنْ حَبِيرِيَّةٍ فَلَمَّا تَطَلَّقَتْ حَتَّى أَدْخَلَ عَلَى مَالِكِ  
ابْنِ أَرْبِيسٍ هَذَا لَسْتُ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ  
فَقَالَ مَالِكُ وَبَيْنَا أَلْجَالِسُ فِي أَهْلِي جِئْتُ مِنَ الْقَهَارِ  
إِذَا رَسُولُ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ يَارْتَدِي فَقَالَ أَجَابِيْزُ  
الْمَوْتِ مِيْنٌ فَاتَّطَلَّقْتُ مَعَهُ حَتَّى أَدْخَلَ عَلَى عَمْرِو بْنِ  
هُوَ حَالِ لَسْتُ بِمَالِ سَبِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَمَنْ لَمْ يَرَأِ  
مَشِيْخًا عَلَى رِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ  
فَقَالَ يَا مَالِكُ إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيَّ مِنْ قَوْمِكَ أَهْلُ  
أَبِيَاتٍ وَحَدَّثَ أَمْرًا فِيهِمْ يَرْضَعُ فَا قِيَصُهَا  
فَا قِيَصُهَا بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ يَا أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ لَسْتُ

یہ زمان ہے کہ ہم انیسویں کلام میراث نہیں چھوڑتے بلکہ ہم مال پورے  
میں وہ حد تک ہے حضرت مالک بن ریف رسول اللہ کو اس بات پر  
منصوب کیا اور پھر کلام نہ کیا مادر اپنی وفات تک خلیفہ تھے اس کے  
کلام رکھا۔ یہ رسول خدا کی وفات کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں حضرت  
حاکم صدیق رافقی ہیں کہ حضرت مالک بن ریف نے حضرت ابو بکر سے  
اس مال کا مسئلہ لگا تھا جو رسول اللہ کے خیر و نیک میں چھوڑا  
اور بصورت حد تک عینہ منورہ میں موجود تھا حضرت ابو بکر صدیق  
نے اس بات کو طے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ جو رسول اللہ کا  
میراث تھا اس میں سے کسی بات کو ترک نہ کیا جو نہ اس  
میراث۔ جو آپ کرتے تھے میں وہی کروں گا کیونکہ مجھے پورے کہ  
اگر میں نہ ان میں سے کوئی بات ترک کر دی تو رافقی سے  
بیشک جان گاہ اور آپ کا وہ مال حد تک جو نہ منورہ میں تھا وہ  
حضرت عمر نے حضرت علی اور حضرت عباس کی تحویل میں دے دیا تھا لیکن  
خیر و نیک کہ کہہ کر کہا اور فرمایا یہ دونوں رسول اللہ کا حد تک ہیں  
یہ ان احباب کے لیے ہیں جو آپ کو پیش آتے رہتے تھے اور  
نہیں کہ پیش آئیں گے پس یہ عالم وقت کی تحویل میں رہیں گے  
مگر ابن ابی اسحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بندہ میں  
اپنے گھر کے اندر رہتا ہوا تھا کہ دن پڑھ گیا تو حضرت عمر فاروق  
تھامہ کا کایا لکھتے ہوئے تھے میں اس کے ہاتھ چلا گیا اور  
آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا حضرت عمر اس وقت کھڑے تھے نبی پوچھ  
چاہا پائی پر تشریف فرما تھے میں پر کوئی کبر اسیجا یا تھا نہیں تھا اور  
چمڑے کے تکیہ صحابہ نے ایک لگا رکھی تھی میں نے اسے سلام  
کیا اور بیٹھ گیا فرمایا اے مالک اب اسے پاس تمہاری قوم کے کچھ  
نہراؤ گے تھے میں نے انہیں کچھ مال دینے کا حکم دیا ہے پس تم حاصل  
کے لو اور ان کے درمیان تقسیم کر دو میں عرض کر رہا ہوں اے میرے بھائی  
میرے سوا کسی اللہ سے فراموشی تو بہتر ہے فرمایا یہ بندہ خدا کے جل  
اسی آتائیں کریں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ کرنا وہاں آکر  
مرض کر رہا تھا کہ آپ کی وجہ سے ہے کہ حضرت عثمان بن عفان  
جدا کرتے ہیں حضرت عمر بن عبد العزیز صدیق ابن عباس ملتا

ابن ابی اسحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بندہ میں اپنے گھر کے اندر رہتا ہوا تھا کہ دن پڑھ گیا تو حضرت عمر فاروق تھامہ کا کایا لکھتے ہوئے تھے میں اس کے ہاتھ چلا گیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا حضرت عمر اس وقت کھڑے تھے نبی پوچھ چاہا پائی پر تشریف فرما تھے میں پر کوئی کبر اسیجا یا تھا نہیں تھا اور چمڑے کے تکیہ صحابہ نے ایک لگا رکھی تھی میں نے اسے سلام کیا اور بیٹھ گیا فرمایا اے مالک اب اسے پاس تمہاری قوم کے کچھ نہراؤ گے تھے میں نے انہیں کچھ مال دینے کا حکم دیا ہے پس تم حاصل کے لو اور ان کے درمیان تقسیم کر دو میں عرض کر رہا ہوں اے میرے بھائی میرے سوا کسی اللہ سے فراموشی تو بہتر ہے فرمایا یہ بندہ خدا کے جل اسی آتائیں کریں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ کرنا وہاں آکر مرض کر رہا تھا کہ آپ کی وجہ سے ہے کہ حضرت عثمان بن عفان جدا کرتے ہیں حضرت عمر بن عبد العزیز صدیق ابن عباس ملتا

چاہتے ہیں فرمایا ہاں سے آؤ وہ بیان سنیں جس میں بتایا گیا ہے کہ  
 داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ یہی زمانہ تھوڑی دیر ہی پہنچا  
 تھا کہ اگر عرض گزار ہوں کہ میں حضرت علی اور حضرت عباس کو لے کر آئے  
 اجازت ہے؟ فرمایا ہاں تو انہیں اجازت ہے وہی۔ وہ دونوں آئے  
 اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت عباس نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین!  
 میرے والدین (حضرت علی) سے دو بیان فیصلہ فرما دیجئے ان دونوں  
 حضرات کے لئے اس مال کے متعلق تمیز کا قاعدہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے  
 رسول کو نبی نسیر کی مدد سے مکتب فرمایا تھا۔ اس پر حضرت عثمان  
 حکیم نعمان اور ان کے ساتھیوں نے کہا اے امیر المؤمنین! ان کا فیصلہ  
 فرمادیجئے اور دونوں کو ایک دوسرے سے لعن کر دیجئے۔ حضرت علی نے  
 فرمایا مجھ پر ہے میں آپ کو اس حد کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و  
 آسمان قائم ہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا: ہمارا دنیاوی شے (کرم کا) ورثہ کوئی نہیں بلکہ جو مال ہم پہنچے  
 جس وہ صدقہ ہوتا ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے  
 متعلق فرمایا ہے۔ حضرت عثمان کے گلوہ سننے پہاڑ اٹھ ہی فرمایا  
 حضرت عمرؓ اس کے بعد حضرت علی اور حضرت عباس کی جانب  
 متوجہ ہوئے اور فرمایا میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دے کر دیتا  
 ہوں کہ آپ حضرات کے حکم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کی بات فرمائی ہے؟ دونوں حضرات نے جواب دیا واقعی  
 انہوں نے یہ فرمایا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اب میں آپ کے  
 ساتھ اس جگہ سے میں شکوہ کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس  
 کے سال کو فاضل اپنے رسول کا حق قرار دیا تھا اور دوسرے کو اس  
 میں سے ایک چیز بھی نہیں دی۔ پھر آپ کے بعد سورہ الحشر آیت (۱)  
 پر اللہ جلالت فرمائی ہیں یہ وہاں نہیں  
 خاص رسول اللہ کے لیے ہے۔ اللہ کی قسم! انہوں نے میں کو ہم  
 بھی نہیں رکھا اور تم پر کسی کو ترجیح دے کر کسی ایک کو مٹا بھی نہیں  
 فرمایا وہ تمہارے دو بیان باخبرہ رہتے تھے۔ یہاں تک کہ اس  
 میں سے بھی مال رحیم و نیک کے باغات اور مدینہ منورہ کی کچی اراضی  
 باقی رہ گئی ہے۔ تو رسول اللہ اس سے اپنے اہل و عیال کو سال بھر کا

قهرت یہ بخیرى قال اقبضوا ايها المؤمنون قبضت  
 اما جالس عندنا انا حاجبه يرحا فقال هل  
 لك في عثمان وعبد الرحمن بن عوف والرمير  
 وسعد بن ابى وقاص يستأذنون قال نعم قال  
 لهم قد حلوا فاستلموا وجلسوا اجمعين موقفا  
 يسيرا ثم قال هل لك في عتي وعباس قال نعم  
 قال لهم قد حلوا فاستلموا فجلسا فقال عباس  
 يا امير المؤمنين اقبض يتيق وبين هذا وهذا  
 وخمسمائة فيمات انا الله على رسول  
 صلى الله عليه وسلم من بني النضير فقال الرقيق  
 عثمان واصحابها امير المؤمنين اقبض  
 بينهم وارى احد هاتين الاخير قال عمر  
 تبيد كره انشد كره يا نبي الله يا ديهنهم تقوم  
 السماء والارض هل تقرون ان رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم قال لا تودت ما تتركنا  
 صدقة تيريد رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 نفسه قال لا تتركنا قال ذلك فتقبل  
 عمر على عتي وعباس فقبضوا فجلسا يا الله  
 نعم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 قد قال ذلك فتلا ذلك ذيل قال  
 عمر في احدكم من هذا الاخير ان  
 الله قد جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا  
 التي يمشي في ثمر يقطر احد اعينك شتر قسرا  
 وما انا الله على رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 قد نزل فكانت هذه الحايصة لرسول الله  
 صلى الله عليه وسلم والله ما تحتها  
 دونه ولا استأثر بها عليكم قد  
 انقض كرمها وبشها بينكم حتى  
 بقي منها هذا المال فكان رسول الله صلى

اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَتَمُ يُصَوِّقُ عَلَى أَهْلِهِ تَقَعَّةً  
 سَكَنَهُمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا  
 بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلٌ مَالِ اللَّهِ فَعَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ حَيَاتِهِ أَشَدُّمْ  
 يَا اللَّهُ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا نَحْنُ نَعْلَمُ  
 قَالَ لِيَعْلَمِي وَغَنَابِسُ وَأَنْشُدْ كُنَّا يَا اللَّهُ هَلْ  
 تَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَ عَمْرُؤُا تَوَقَّى اللَّهُ سَيْبَهُ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَجُلُ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْصَصُهَا  
 أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ يُعْمَرُ أَشَدَّ فِيهَا لَصَدَقَ  
 بَارٌّ رَأَيْتُ نَابِيَهُ يَلْتَمِزُ لَمْ تَوَقَّى اللَّهُ يَا بَكْرُ بَلَّغْ  
 أَنَا وَهِيَ بِي تَكْرُفَ قَبْلِهَا سَنَبَرُ مِنْ مَارِي عَمَلٍ  
 فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهُ يُعْمَرُ فِيهَا لَصَدَقَ  
 بَارٌّ رَأَيْتُ نَابِيَهُ يَلْتَمِزُ لَمْ تَوَقَّى اللَّهُ يَا بَكْرُ بَلَّغْ  
 كَلِمَتُكُمْ مَا وَاحِدٌ وَأَمْرُكُمْ مَا وَاحِدٌ  
 جِئْتَنِي يَا عَتَّاسُ سَأَلْتَنِي نَهَيْتَكَ مِنْ أَمْرِ  
 آجِنِكَ وَجَاءَنِي هَذَا يُرِيدُ عَسِيًّا يُرِيدُ نَفْسِي  
 مَرَّيْتُمْ مِنْ أَيْهَا فَصَلِّتْ رَحْمَةً رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَرَّسْ  
 مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً فَتَنَا بَدَأَ أَنْ أَدْفَعَهُ  
 إِلَيْكُمْ قُلْتُ إِنْ يَشْتُمُوا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمْ  
 عَلَى أَنْ سَلِيَكُمْ عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ  
 لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْمًا عَمِلَ فِيهَا  
 أَبُو بَكْرٍ دَيْمًا عَمِلْتُ فِيهَا مِنْذُ وَكَيْفَ  
 فَضَّلْتُمَا أَدْفَعُهَا إِلَيْنَا فَبِذَلِكَ دَفَعْتُهَا  
 إِلَيْكُمْ فَانْشُدْكُمْ يَا اللَّهُ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمْ

خروج رکھ لیتے۔ پھر باقی کو سبے امداد تک مالی کی طرح راہ خدا میں صرف فرما دیتے۔ رسول خدا کا تارکیت میں معمول یہ ہے کہ آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اگر میں نے کہا یا کیا ہے آپ کے علم میں ہے، تو میں نے کہا یا نہیں کیا ہے۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس سے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کہ جو چیز ہوئی کیا آپ دونوں کے علم میں رہا ہے؟ حضرت عمرؓ فرمایا، پھر رسول خدا کا وہاں ہو گیا تو حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا کہ میں رسول خدا کا جانتا ہوں کہ یہ انہوں نے اپنی قوموں میں رکھا اور حضرت ابو بکرؓ نے اس کا کسی طرح خروج کی میں طعن رسول خدا سے فرمایا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اسی معاملے میں یقیناً ہے۔

تکے اور نیکو کار، راہ ہدایت پر چلتے دالے اور حق و انصاف پر قائم رہتے۔ پھر حضرت ابو بکرؓ نے اہل مسجد وصال ہو گیا تو حضرت ابو بکرؓ جانشین میں ہوں۔ دو سال بعد میں نے اسے اپنی تعمیر میں رکھا ہوا ہے اور اسے ہی طرح خروج کرتے ہوں جس طرح رسول اللہؐ خروج فرمایا کرتے تھے اور جس طرح حضرت ابو بکرؓ نے خروج فرمایا اللہ اللہ ہوتا ہے۔

ساتھ میں سچا نیکو کار اور اہل بیت برادر میں کا تابع ہو۔ پھر آپ میرے چاہا  
آئے ہیں۔ عدلیہ میں مجھ سے گفتگو کر رہے ہیں۔ حالانکہ آپ عدلیہ  
حضرات کا قصداً ایک لکھنات میں ٹیک ہے۔ یعنی اسے عباسی آپ  
اپنے جتنی کے ماں میں سے اپنا حق مانگتے ہیں اور اسکا لیے میرے پاس  
آئے ہیں۔ اور حضرت علی اپنے غم کے مال میں سے اپنا حق مانگتے ہیں  
تو میں آپ حضرات کے ساتھ بیٹھ کر چکا کر رسول اللہ سے فرمایا۔  
بھار کوئی وارث نہیں، جو ماں ہم بیویں وہ عدالت ہے۔ پھر جب مجھے  
مناسب نظر آیا تو فرس نے اسے آپ کی تمویں میں دے دیا لیکن اس  
شرط پر کہ اللہ کے عہد پہاں کوئی نہ نظر نہ ہو گئے اور اس کی آمدنی کو اسی  
طریقہ سے کر کے جو حضرت رسول اللہ سے وحی فرمائی اور جس طرت حضرت  
ابوبکر نے صرف کی اور جس طرت آپ کی تمویں میں دینے سے پہلے ہی وحی  
کرتا رہا۔ آپ حضرات نے جواب دیا کہ ہمیں دے دیجئے ہم ایسا ہی کیا  
گئے تو میں نشہ آپ کے ہر روز دیا۔ جس میں آپ کہ اللہ کی تم دیکر  
پر پختہ جس کر یہ میں نے اسی انداز کو اور شرط پر آپ کی تمویں میں دیا تھا  
گدہ نے اس بات میں جواب دیا۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس دونوں



يَذَلِكَ قَالَ الرَّهْطُ مَعَهُمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى  
عِيٍّ وَ عَتَا بِسَ فَقَالَ أَتَشُدُّ كُنَا بِاللهِ هَلْ  
دَعَعْتُهَا إِنِّي كُنَّا بِذَلِكَ قَالَا مَعَهُمْ قَالَ  
فَنَلْتَبَسَانِ مِثْقَالَ قَضَاةٍ غَيْرَ ذِيكَ فَوَا اللهُ  
الَّذِي بَادَيْنَاهُ نَقُومُ السَّمَاءَ وَالدَّرُصُ لَا تَقُومُ  
بِهَا قَضَاةٍ نَزِيرَ ذَلِكَ كَانَ مَجْزُئَنَا عَنْهَا  
فَادَّهَا إِلَى كِيَارِي أَلَيْسَ كَمَا هَا.

باب ۲۴۳ آداب الخس من الیہین

۳۳۸. حَدَّثَنَا أَبُو السَّعْدَانِ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ  
أَبِي حَمْدَةَ الْقَتِيبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ رَضِيَ  
اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَيْسِ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا هَذَا النَّجْوَى رَيْبِيَّةَ بَيْتِنَا  
وَبَيْتِكَ لَعَنَّاكَ مَطْمَرٌ فَلَمَّا نَصَلْنَا رَيْبِيَّةَ رَأَى  
الشَّهْبَ الْحَرَامَ فَمَرَّ نَا بِأَمْرِنَا خُذْ مِنْهُ وَ  
نَدُّوا إِلَيْهِ مِنْ وَرَاءُنَا قَالَ أَمْرُكُمْ بَارِعٌ  
وَأَنْتُمْ كُمْ عَنْ أَرْبَعِ الْإِبْحَانِ بِاللهِ شَهَادَةٌ  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَعَدَدُ بَيْدٍ ۹ وَاقَامُوا  
الصَّلَاةَ وَابْتِأَاءَ الزُّكُوفِ وَجِئَا بِرَمَضَانَ  
وَأَنْ تَتَوَدَّوْا بِاللهِ خُمُسٌ مَا غَنِمْتُمْ وَ  
أَنْتُمْ كُمْ عَنِ الدُّبَابِ وَالْيَدِيرِ وَالْحَنْتُمْ  
وَالْمَنْ قَتِ.

باب ۲۴۴ نَفَقَةُ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهِ.

۳۳۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
عَنْ أَبِي الْمِرْقَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا يَقْتَسِمُوا دَرَنِي وَبَنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ  
رَسُولِي وَنَفَقَةِ عَائِلَتِي فَهُوَ صَدَقَةٌ.  
۳۴۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

کی جانب مخالف ہو کر فرمایا: میں آپ و دونوں کو اشد کی قسم دیتا ہوں کیا  
میں نے آپ دونوں کی قبول میں لے سکتی شریعت پر یا تھا؟ دونوں نے  
جواب دیا: ہاں۔ فرمایا جب اس بات پر فیصلہ ہو چکا ہے تو مجھ سے اس  
کے میں فیصلہ کو دے دیتے ہو؟ اس مذا کی قسم بھی کے حکم سے اس کے  
زیر میں قائم ہیں، میں اس سے میں اس کے سوا اللہ کی فیصلہ نہیں کریں  
گا۔ اگر آپ اس کی نگرانی سے عاجز آئیں تو مجھے واپس لے سکتے  
ہیں اس کی نگرانی کے لیے ایک لانی ہوں۔

خمس ادا کرنا دین کا حق ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص  
لاوند بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کر رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
میں سے کچھ بھی نہیں رہتے ہیں۔ ہاں آپ کے درمیان کفالتی سفر  
آیا وہیں میں کی وجہ سے ہم آپ کی بارگاہ میں عرض و ملت مالے میں  
میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں۔ آپ ہمیں کوئی ایسی چیز بتائیں جس کی ہم اپنے  
تیلے کے باقی از خود کو موت دیں۔ آپ نے انکار فرمایا اس میں سے کچھ نہ  
چیزوں کا حکم دیتا ہوں، اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ اشد  
پر ایمان رکھنے اور گواہی دینے کہ اشد کے سوا کوئی معبود  
نہیں، کے بعد نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، روزے رکھنا  
اور مالی نیشہ سے قس ادا کرنا۔ اور تیس کدو کے  
قوت سے، کریدی ہوئی مکڑی کے برتن، ٹھلیا اور دھنی  
برتن و شراب رکھنے اور پینے کے برتنوں سے منع کرتا  
ہوں۔

رسول خدا کے وصال کے بعد ازواج مطہرات

کا خرچہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارثوں میں  
کوئی دینار تقسیم نہ کیا جائے، کیونکہ جو مال میں چھوڑیں وہ میری  
ازواج مطہرات اور خدمت گزاروں کے خرچ کے لیے،  
بچا اور جو باقی بچے وہ صدقہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

أَبْرَأَ سَامَةً عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ لَوْ أَنَّ  
اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَانِي بَيْنِي مِنْ شَيْءٍ يَأْتِي  
دُونِي إِلَّا شَطْرَ شَيْعِرٍ فِي رَقِي لِي مَا كَلَّمْتُ مِنْهُ  
حَتَّى طَالَ عَنِّي فَجَعَلْتُهَا مَقْبُورًا

۳۴۱. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَرِينِ بْنِ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو اسْتَعْنَقَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ بْنَ مَخْلَدٍ  
قَالَ مَا تَرَكْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سَدَحًا  
وَبَعْلَةً الْبَيْضَاءَ وَأَنْصَا تَرَكْتُهَا صَدَقَةً

بَابُ ۲۲ مَا جَاءَ فِي مَيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نَسِبَ مِنَ الْمَيُوتِ إِلَيْهِمْ  
وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَفَرَنْ فِي مَيُوتِكُمْ وَتَرَكُوا خَلَاءًا  
مَيُوتِ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْتَى مِنْ تَحْتِ

۳۴۲. حَدَّثَنَا جَبَانُ بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُوسُفُ بْنُ الرَّهْزَنِ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عُثَيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ بْنُ سُبَيْحَةَ بْنِ  
مُسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا لَحَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأَوْنَا رُؤُوسَنَا وَنَحْنُ فِي بَيْتِي وَنُورُ

۳۴۳. حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَرِينِ بْنِ  
أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَوْ أَنَّ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي تَوْبَتِي وَبَيْنَ سَخِرِي  
وَنَحْوِي وَحَمَمِ اللَّهِ بَيْنَ رِجْلِي وَرِجْلِي مَا كَلَّمْتُ  
مَنْ لَحَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِسْوَالٍ مَضَعَفٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَأَخَذَتْهُ فَضَضَعَتْهُ ثُمَّ سَمِعَتْهُ يَبْكُ

۳۴۴. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَالِدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَالَتْ إِلَى اللَّهِ عَلَيْهِ  
وَسَمِعَتْ أَخْبَرَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ وَهُوَ مُسْتَكْبِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْمَشْرِقِ

کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتصال ہوا تو اس وقت  
میرے گھر میں کوئی ایسا چیز موجود نہ تھی جس کو کوئی جاندار رکھا  
مگر حضور سے جو جنس میں نہ ایک گلیا میں مثال رکھا تھا۔ لیکن  
مفت تک اس میں گمان نہ رہی تھی لیکن ایک روز انہیں آپ دیدہ ہوئے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پیچھا رہنے اور سفید پیر کے  
سوا اللہ کو نہیں چھوڑا تھا۔ ایک قطعہ زمین تھا جو صدقہ  
کیا ہوا تھا۔

ازواج مطہرات کے مکانات کا مقام اور وہ انکی جانب ہی  
منسوب ہوتے تھے۔ اس بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:-  
اور آپ کے گھر میں پھر رہو۔ (سورۃ الاحزاب آیت ۳۲)۔ نبی کے  
گھر میں داخل نہ ہونا جب تک اجازت نہ مل جائے۔ (سورۃ الاحزاب آیت ۳۴)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم فرمائی ہیں کہ جب رسول اللہ کا آخری مرض بہت بڑھ گیا تو انکی  
حالت میں میرے گھر میں رہنے کی آپ نے اپنی دوسری ازواج مطہرات  
سے اجازت طلب فرمائی تو انہوں نے آپ کو اجازت دے دی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے گھر میں وفات پائی تھی۔ بارہا میری حالت  
یوں کہ میں نے آپ کو اپنے سینہ اور گردن سے لگا لیا تھا  
اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت میرے لورال کے ہاں ہونے کو ظاہر کیا تھا۔ ہوا  
یوں کہ حضرت عبداللہ بن ابی اسحاق کے پاس ایک کاک لے کر حاضر ہوئے تھے

لیکن آپ اسے چاڑھ کے توڑ کے اپنے سینے سے لگا کر اسے چاہا تو اس کے ساتھ  
حضرت علی بن ابی طالب و دیگر اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں  
کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے انہیں خبر دی کہ میں رسول اللہ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئی تھیں

آپ وصال الہامی کے آخری شریعت میں مسجد کے اندر مستکف تھے۔  
جب وہ اہل بیت کے لیے گھر میں ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی حالت یہ تھی کہ وہ اپنے سینے سے لگا کر اسے چاہا تو اس کے ساتھ

حضرت علی بن ابی طالب و دیگر اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں  
کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے انہیں خبر دی کہ میں رسول اللہ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئی تھیں

إِلَّا دَاجِرِينَ رَمَسًا شَرَقًا مَتَّ تَغْلِبُ قَعَامَ مَعَهَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا لَمَعَ قَرْنُ يَمِينِ  
بَابِ السَّجْدَةِ بَابُ قَرْسَمَةَ رَزَّ لَيْسَ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمْ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَاهُمَا  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَا أَفْئَالَ رُحَمَاءِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِكُمَا هَذَا نَوْحِي  
قَالَ لَمَسْنَا اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكُنَّا عَنْ يَمِينِهِمَا لَيْسَ لِقَاءُ  
إِنْ الشَّيْطَانُ يَكُونُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغُ الْمَدَى وَرَأَى  
تَحْشِيئَهُ أَنْ يَقْبِضَ فِي الْخُرْجِكُمَا نَيْفًا

۳۳۵ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ بْنُ مُسَدِّ رَحِمَهُمَا النَّاسُ  
ابْنُ عِيَّازٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى بْنِ زَيْدٍ  
عَنْ وَاسِعِ بْنِ حُثَّانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ ارْتَفَعَتْ قُورٌ بِبَيْتِ حَفْصَةَ قَرَأَتْ آيَةَ الْقُرْآنِ فَطَفَّ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَمِعَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدِيرًا بِالنَّيْلَةِ مُسْتَقْبِلًا الشَّامَ

۳۳۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ابْنُ الْمُنْذِرِ رَحِمَهُمَا النَّاسُ ابْنُ  
عِيَّازٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُقُ  
الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ جُزْأِهَا

۳۳۷ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ الْمُنْذِرِ رَحِمَهُمَا النَّاسُ جَوْنِبِيَّةُ  
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطْبًا فَكَانَ رَأْسُ خَوْفِكُمْ لَيْسَ  
فَقَالَ هَذَا الْيَمِينَةُ فَمَنْ هُنَا حَبِثَ يَطْعُمُ قَوْمًا

الشَّيْطَانُ

۳۳۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا هَارِثُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْكَافَرِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيهَا  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَدَّاهُ لَهَا  
سَمِعَتْ صَوْتَ إِنْسَانٍ يَسْتَاوِدُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقَالَتْ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَاوِدُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ

ساقہ کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ وہ ان مسجد کے قریب جا پہنچے  
اور اس کے ساتھ ہی حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تدبیر نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مدد دلت خانہ تھا۔ پس آپ کے پاس آکر آئی  
انصار میں سے کورے انہوں نے رسول اللہ کو سلام کیا اور آگے  
جائے گئے۔ تو رسول اللہ نے ان سے فرمایا: اؤ! ٹھہرو، یہ میری زوجہ  
مطلوبہ میں۔ وہ دونوں عرض گزار ہوئے: یہاں اللہ و رسول اللہ  
اور وہ اس بات پر بیٹھے ہی خرسار ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ شیطان  
انسان کے دم میں خفا کی طرح دوڑتا ہے پس مجھے خدا شہید کر کہیں  
وہ قبائیل و قوموں میں کوئی شک نہ ڈال دے۔

حضرت حبشہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے کہ ایک شخص  
ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان کی چیت پر رہتا  
تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفیع حاجت فرما رہے  
ہیں۔ آپ نے قبلہ کی جانب چلے اور شام کی طرف رخ فرمایا،  
ہوا تھا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرما رہے تھے۔ اچانک  
وہ سوپ ا بھی ان کے گیسرے سے نکل نہیں  
تھی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ  
ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غلیبہ سے رہے تھے  
تو آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرہ مبارک کی جانب اٹھا کہ  
کے فرمایا صبر و شوق، غنہ ہے۔ تین مرتبہ یہ بات دہرائی۔  
اور صبر و غیرہ سے شیطان سیرت لوگ نکلیں گے۔

حضرت عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ  
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تدبیر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
مجھے فرمادی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے تو اُم المومنین  
حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مدد دلت پر گئی کہ کدو لٹائی  
گئی جو اعدائے کفر کی اجازت مانگتا تھا۔ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ  
یہ کون ہے جو آپ کے مدد دلت خانے میں آنے کی اجازت مانگتا ہے؟

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ فَلَانَا بِعَرَفَةَ مِنْ  
الرَّحْمَةِ سَبْعَةَ أَرْبَعِينَ مِائَةً تَبَرَّكَ اللَّهُ

باب ۲۳۹ مَا ذُكِرَ مِنْ دُرِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَاهُ وَسَيْفِهِ وَقَدَحِهِ وَحَاتِمِهِ  
وَمَا اسْتَعْمَلَ الْخُفَّاءَ بَعْدَهُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا لَمْ يَذْكُرْ  
رَقَمَتُهُ وَمِنْ شَيْءٍ وَتَعْلِيمِهِ وَأَنْتَبِهْ وَمَا يَتَّبِعُ  
أَصْحَابُهُ وَغَيْرُهُمْ بَعْدَ وَحَاتِمِهِ

۳۳۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ شَامَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ لَنَا اسْتُخْلِفَ بَعْدَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ  
هَذَا الْكِتَابَ وَخَمَسَهُ وَكَانَ نَفْسُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةً  
أَسْطُرًا مُخْتَدِّ سَطْرًا وَرَسُولُ سَطْرًا وَأَسْطُرًا سَطْرًا

۳۵۰ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ لَنَا اسْتُخْلِفَ بَعْدَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ  
هَذَا الْكِتَابَ وَخَمَسَهُ وَكَانَ نَفْسُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةً  
أَسْطُرًا مُخْتَدِّ سَطْرًا وَرَسُولُ سَطْرًا وَأَسْطُرًا سَطْرًا

۳۵۱ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ لَنَا اسْتُخْلِفَ بَعْدَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ  
هَذَا الْكِتَابَ وَخَمَسَهُ وَكَانَ نَفْسُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةً  
أَسْطُرًا مُخْتَدِّ سَطْرًا وَرَسُولُ سَطْرًا وَأَسْطُرًا سَطْرًا

۳۵۲ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ لَنَا اسْتُخْلِفَ بَعْدَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ  
هَذَا الْكِتَابَ وَخَمَسَهُ وَكَانَ نَفْسُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةً  
أَسْطُرًا مُخْتَدِّ سَطْرًا وَرَسُولُ سَطْرًا وَأَسْطُرًا سَطْرًا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ منہ کا رستہ ہی چھا  
ہے۔ رخصت بھی ان رشتوں کو حرام کہتی ہے جن کو عدت عراک کہتے ہیں  
رسول خدا کے تبرکات۔ یعنی آپ کی زبردہ۔ عصا، تودہ، سیالہ  
اور انگلی جی جن کو بعد میں آپ کے خلیفہ نے استعمال کیا اور  
انہیں تسمیہ نہیں کیا گیا۔ نیز آپ کے موئے مبارک، نعلین مبارک اور  
برتنی کر آپ کی رفات کے بعد صحابہ کرام اور دوسری سلف تبرکات  
قراردے کر ان سے برکت حاصل کی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت  
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے مجھے  
بھروسہ کی طرف بھیجا اور ایک خط لکھ دیا جس پر درستی خدا والی اہم  
لکھادی۔ تین سطریں کندہ تھیں۔ پہلی سطر میں نقطہ محمد۔ دوسری  
میں رسول اللہ تیسری میں اللہ۔

جینی بن طہان سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے انہیں دیکھا ہے جو تھے دکھائے، جن میں سے ہر  
ایک میں دو تسمیے تھے۔ ثبات بتائیے مجھے بتایا کہ حضرت  
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا تھا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے نعلین مبارک ہیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت  
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے ایک موٹی چادر دکھائی  
جسے طلبہ کہتے ہیں۔ اور بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے اس کے اندر دو حال فرمایا تھا۔ ان کی دوسری روایت میں  
اسا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بنی ہوئی  
موٹی ازار اور اسی طرح کی ایک چادر دکھائی جس کو  
طلبہ کہا جاتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیالہ ٹوٹ گیا تو آپ  
نے دھار والی جگر پر چاندی کا پیرا لگا دیا تھا۔ حاتم  
راوی فرماتے ہیں کہ میں نے اس مبارک پیالے کو دیکھا اور  
اس میں پانی پیا ہے۔

۳۵۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ كَثِيرِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَدْحَلَةَ السَّدُوقِيِّ حَدَّثَنَا  
أَبُو إِبْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ حُجْرَةَ حَدَّثَنَا أَنَّ  
أَنَّهُمْ جَاءُوا فَدَعَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِ ابْنِ مَرْثَدَةَ  
فَقُتِلَ حَتَّى تَمُوتَ بَنِي تَحْمَنَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ لَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مُحْرَمَةً فَقَالَ لَهُ هَلْ نَذَرْتَ إِلَيَّ مِنْ حَاحَةٍ شَأْنٍ مَرَّيَ  
بِهَا فَقَالَ لَهُ لَا فَقَالَ لَهُ فَهَلْ أَتَيْتَ مُعَيَّنٌ سَيِّفَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَمْلِكَ  
الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَأَيُّمُ اللَّهُ لَنْ أُعْطِيَ نِيْمَةً يُخْصِنُ  
إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتَّى تُنْهَضَ نَفْسِي إِنْ عَيَّنْتُ إِلَيْكَ  
خُطْبَ ابْنَةِ أَبِي جَهْلٍ عَلَى مَا طَمَعْتُ عَلَيْهَا السَّلَامُ  
فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ  
النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرٍ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مَحْجَمٌ  
فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ عِنِّي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ  
فِي دِينِهَا ثُمَّ دَكَّرَ صَوْتَهُ لَمْ يَنْبَغِ لِي عَيْنٌ مَشْهُورٌ  
فَالْتَمَسْتُ عَلَيْهِ فِي مَضَاهِرِهِمْ آيَةً قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ  
وَوَعَدَنِي قُوتُ بْنُ وَائِلٍ لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالَكَ وَلَا أُحَرِّمُ  
حَرَامًا وَرَبِّكَ وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ عَدُوِّ اللَّهِ أَبَدًا.

۳۵۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَمْعَانُ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُرْقَةَ عَنْ مُنْذِرِ بْنِ أَبِي الْعَافِيَةِ قَالَ  
كَوْنَا نَعْلِي رَسُولَ اللَّهِ عِنْدَهُ الْكِرَاحُشَانَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ ذَكَرَ يَوْمَ جَاءَهُ نَاسٌ فَكَلَّمُوا أَسْعَادَ حُثَمَانَ  
فَقَالَ لِي عَيْنِي يَا ذَهَبُ إِلَى عُثْمَانَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّهَا صَدَقَتْ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكُونُ سَعَادَتَكَ  
يَعْمَلُونَ فِيهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ أَتَيْتُهَا عَمَّا  
مَا تَيْتُ بِهَا عَلَيَّ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ صَدَقْتَ  
أَخَذْتُهَا قَالَ الْحُسَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سَمْعَانُ حَدَّثَنَا

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما امام زین العابدین سے  
روایت ہے کہ جب آپ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت  
کے بعد یزید بن معاویہ کے پاس سے سونے خوردہ پہنچے تو حضرت  
یزید بن معاویہ نے ان سے سلامات کی اور کہا، اگر آپ کی قبر سے  
کوئی حاجت ہو تو حکم فرمائیے۔ میں نے جواب دیا، کوئی نہیں۔ پھر  
انہوں نے کہا کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
تلاوت فرمادیں گے۔ مجھے ڈر ہے کہ میں قوم آپ سے بڑھ کر  
پچھیں نہ سکے۔ اگر آپ مجھے سلام فرمادیں تو جب تک میرے پیچ میں  
جان بے حجر سے کوئی بھی ایسے کسی نے نہیں سکے گا چٹک جیب  
حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ علیہا السلام  
کی موجودگی میں ابو جہل کی دختر سے شکلی کی، تو رسول اللہ صلی اللہ  
منبر پر جلوہ افروز ہوئے، لوگوں کو خطبہ دیا اور ان دونوں میں بالغ  
تھا۔ فرمایا فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھ سے ہے کہ اس کا دین  
میں انرا کش میں نہ پڑ جائے۔ پھر آپ نے یزید بن معاویہ سے  
اپنے نرند فستی رحام بن ربیع کا ذکر فرمایا، پھر ان کی دشمنی  
کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا، انہوں نے جو بات کی اسے بسایا اللہ  
جو وعدہ کیا اسے پورا کیا، انہوں میں حاکم کو مراد اور رسول کو حاکم  
نہیں کرتا، لیکن خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
ابو جہل کی بیٹی ایک جگہ کبھی بھی جمع نہیں ہو سکیں  
گی۔

امام محمد بن مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کو حضرت  
عثمان سے اگر ذرا بھی کدورت برقی تو اس کے اطہار کا رواج  
اس روز تھا جب کچھ لوگ آپ کے پاس حضرت عثمان کے  
گورنر کی شکایات لے کر حاضر ہوئے تھے۔ تو حضرت علی نے ان سے  
فرمایا تھا کہ حضرت عثمان کے پاس جاؤ اور انہیں بتاؤ کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ کے گورنر کو حکم  
فرمائیے کہ اسے صدمہ کی طرح خرچ کریں۔ میں وہ کتابچہ سے کہاں  
کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انہوں نے جواب دیا، اس کی خدمت نہیں  
بجھ کر کہ ان کے پاس بھی حق موجود تھی میں اسے بھڑکھڑاتا





۳۵۶. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا كَثْبَةُ عَنْ  
سُبَّانَ وَمَنْصُورٍ قَتَادَةَ سَمِعُوا سَالِمَ بْنَ أَبِي  
الْجَعْفَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ وَلِدَ لِرَجُلٍ مَيْتَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ فَارَادَ أَنْ  
يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيثٍ مَعْنُورٍ أَنَّ  
الْأَنْصَارِيَّ قَالَ حَلَلْتُهُ عَلَى عُنُقِي خَالَتُ بِرِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثٍ سُبَّانَ وَلِدَ  
لَهُ غُلَامٌ فَارَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ سَمْعُو بْنُ  
وَرْدٍ تَدْنُو بِكُنْيَتِي فَإِنِّي إِنَّمَا جَعَلْتُ قَابِسًا أَتَمِّمُ  
بَيْنَكُمْ وَقَالَ حُصَيْنٌ نَبِذْتُ قَابِسًا أَتَمِّمُ بَيْنَكُمْ  
قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
سَالِمًا عَنْ جَابِرٍ أَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ قَابِسًا فَقَالَ لَكَ اللَّهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُوا بِأَبْنِي وَلَا تَكُونُوا بِكُنْيَتِي

۳۵۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُبَّانُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَالِمٍ عَنْ أَبِي الْجَعْفَرِ عَنْ جَابِرِ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ وَلِدَ لِرَجُلٍ مَيْتَانِ  
غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَابِسَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ رَأَيْتُمْ  
أَبَا الْقَابِسِ وَلَا تُعَمِّكُنَّ عَيْنًا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِدَ لِي غُلَامٌ  
فَسَمَّيْتُهُ الْقَابِسَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا تُكْنِيَنَّ  
أَبَا الْقَابِسِ وَلَا تُعَمِّكُنَّ عَيْنًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ سَمْعُوا بِأَبْنِي  
وَلَا تَكُونُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا قَابِسٌ

۳۵۸. حَدَّثَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا هَبْدَةُ ابْنُ هَبْدَةَ  
يُوسُفَ بْنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
حَيْمَ مَعَاذِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدْ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقِهِهُ فِي الدِّينِ وَ  
اللَّهُ الْمُعْطِي وَإِنَّمَا الْقَابِسُ وَلَا تَزَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ  
ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم  
میں سے کسی انصاری کے گھر رکھ دیا گیا تھا تو ارادہ ہوا کہ اس کا  
نام محمد رکھ دیا جائے۔ شعبہ نے مضمون کی روایت میں کہا ہے کہ  
انصاری نے بتایا کہ میں اسی رکھے کو اپنی گود میں لے کر بارگاہ  
نبوت میں حاضر ہوا۔ سلیمان کی روایت میں ہے کہ اس کے گھر  
کا پیدا ہوا تو ارادہ ہوا کہ اس کا نام محمد رکھ دیں۔ رحمت ہوا  
نہ فرمایا اس کا نام رکھ لو لیکن میری کنیت دابو القاسم اس کا  
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی امت میں تمہارے درمیان تقسیم کرنے  
کرنے کے لیے قاسم بنایا ہے۔ حصین کی روایت میں ہے کہ  
مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان اپنی امتیں تقسیم کرنے کے  
لیے قاسم بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ حضرت جابر کا دوسری روایت  
روایت میں ہے کہ ان کا ارادہ ہوا کہ بچے کا نام قاسم رکھیں تو نبی اکرم  
نے فرمایا کہ میرا نام رکھ لو لیکن میری کنیت نہ رکھنا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ میں ایک آدمی کے گھر رکھ دیا گیا تو اس کا نام قاسم رکھا  
گیا تو دوسرے انصاری کہنے لگے کہ ہم آپ کو ابوالقاسم کنیت نہیں سمجھتے  
وہی گئے اور اس اہل انصاریت سے آپ کی آنکھوں کو  
نہیں نہیں پہنچے گی۔ وہ آدمی بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر  
عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ میرے گھر رکھ دیا گیا ہے اور اس  
نام میں نہ قاسم رکھا ہے تو انصاری کہنے لگے ہیں کہ ابوالقاسم  
کنیت نہ رکھ اور اس کے ساتھ اپنی آنکھیں بند کر کے نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا، انصاری نے اچھا کیا ہے میرے نا پر  
نہا کہ لو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو کیونکہ قاسم صرف میں ہوں  
حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا، اللہ تعالیٰ جس کا بھلا کرنا چاہتا  
ہے تو اسے دین کی سمجھ بوجھ عنایت فرما دیتا ہے۔  
اور دیکھو لا تو اللہ تعالیٰ ہے لیکن یا نہیں دالا  
میں ہوں۔ اور یہ امت ہمیشہ اپنے منافقین پر غلبہ  
رہے گی یہاں تک کہ قیامت آجائے اور وہ غلبہ

ظاہر ہے۔

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ عَنْ  
حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَتَا عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَا أُعْطِيَكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ أَنَا  
قَابِضٌ أَوْ مَبْرُكٌ۔

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ  
بْنُ أَبِي أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ ابْنِ عَجَّازٍ  
وَأَسَدُ نَعْمَانَ عَنْ حَوْلَةَ الْأَمْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
إِنَّ رَجُلًا لَا يَتَّقِ ضُحُونَ فِي مَالِ اللَّهِ يَغِيرُ حَتَّى قَدْ تَمَّ  
النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

باب ۲۵۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَلُّ  
لَكُمْ أَنْتُمْ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَعَدَكُمْ أَنَّهُ مَلَأَكُمْ  
بِغَيْرِ تَأْخُذٍ وَذَكَرَ فَتَجَلَّى لَكُمْ هَذَا الْبَدِيعُ  
بَلَدٌ مَوْجِبَتُهُ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَسَلَّمَ۔ ۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنٍ عَنْ  
عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْأَنْبَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي تَوَاصِيهَا  
أَنْ يَرُودَ الْأَجْرُ وَالْمَعْقُودُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شَيْبٌ حَدَّثَنَا  
أَبُو الزَّيْنِ مَالِكُ بْنُ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا هَدَّكَ  
كَيْسٌ فَكُلِّمْهُ بِحَدِّهِ فَإِذَا هَدَّكَ قِصْرٌ فَكُلِّمْهُ بِحَدِّهِ وَكَثِيرٌ  
فَكُلِّمْهُ بِحَدِّهِ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَدَّكَ كَيْسٌ فَكُلِّمْهُ بِحَدِّهِ

ہماری ہی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہ فانی ہوں نہ پس  
دیتا ہوں اور نہ کوئی چیز لینے سے نہیں روکتا ہوں۔ بلکہ میں خود خدا  
کی طرف سے (یا شخصہ) ہوں۔ جہاں میں چیز کے رکھنے کا حکم  
ہوتا ہے وہاں مکہ دیتا ہوں۔

حضرت خوارزمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی  
ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو  
فرماتے سنا۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ  
تعالیٰ کے مال میں نا جائز تصرف کرتے ہیں۔  
تو قیامت کے روز وہ جہنم میں چاہیں گے۔

مال غنیمت حلال ہے۔ رسول خدا کا فرمان ہے  
کہ یہ غنیمت تمہارے لیے حلال فرمادی گئی ہے اور انصار  
باری تعالیٰ سے جدا ہوا اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا ہے بہت کمالات کا  
کہ تم لوگ۔ تو تمہیں یہ جلد عطا فرمادی (سورۃ الفتح، آیت ۳)

رسول خدا نے بیان فرمایا کہ یہ سب کے لیے ہیں۔  
حضرت عامر بن عروہ باقی رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھوڑوں  
کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک بھلائی، اجساد غنیمت  
کو وابستہ کر دیا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کسری ہلاک ہو گیا  
تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں ہوگا اللہ جب تیسرا تباہ ہو گیا تو اس  
کے بعد تیسری کوئی نہیں ہوگا اللہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں  
میری جان ہے تم ان دونوں کے غنائم کو راہ خدا میں خرچ کر دے۔

جابر بن سمورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسری ہلاک ہو گیا تو اس کے  
بعد کسری کوئی نہیں ہوگا اللہ جب تیسرا تباہ ہو جائے گا تو اس کے

وَلَا ذَا أَهْلِكَ تَصِصِرُ وَلَا قِيَصَ وَمَعْدَا ذَا الَّذِي لَيْسَ بِبَدِيٍّ  
لَتَتَّبِعُنَّ كَقُورِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
بعد تعمیر بھی کوئی نہیں ہوگا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے  
میں سیر کی جان ہے تم ان دونوں کے خواہش کے ہند کی راہ میں صرف کرو گے۔

فتاویٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں سیاسی لحاظ سے پیر اور مدینہ تھیں ایک ایران کی حکومت جس کے سربراہ  
کو کسری کہا جاتا تھا اور دوسری روم کی سلطنت جس کے حکمران کو تعمیر کا لقب دیا جاتا تھا۔ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو خوش  
خبریں سنائیں کہ یہ کسری ہجرت کرے گا (۲) اس کے بعد کسری نہیں ہوگا۔ (۳) یہ تعمیر چک ہوگا (۴) اس کے بعد کسری اور تعمیر نہیں ہو  
گا۔ (۵) تم ایران کو فتح کرو گے یہاں تک کہ کسری کا خزانہ بھی تمہارے ہاتھ آئے گا جسے تم راہ خدا میں خرچ کرو گے۔ (۶) تم روم کو بھی فتح کرو گے  
روم ان دونوں سلطنتوں کو فتح کر کے مابین پیر اور روم کی ایٹ سے ایٹ بجا کر تم دنیا کی پیر یا مدین بن جاؤ گے۔

یہ سب غیب کی خبریں تھیں اور غیب بھی وہ جو قادیان تکسب غیب کے تحت آتا ہے یعنی غیب غیب سے جس کو منافخ الغیب  
میں کہا جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ صلوات اللہ علیہ نے غیب غیب کی بہت سی حیران کن باتیں معلوم کیں جو اب اسیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کو رحمت فرمادیا تھا لہذا آپ ان میں سے بعض باتیں صحابہ کرام کو بتلوا کرتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
مدایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
وسلم نے فرمایا۔ میرے لیے مایہ نیت کو حلال فرمایا  
گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو  
شخص جہاد کرتا جو جہاد سے اسے راہ خدا میں نکالا  
جو اور اللہ کے حکموں کی تصدیق نے تو یہ اس بات  
کے لیے کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت  
میں داخل کر دے یا اجر اور غنیمت دے کر اسے اس  
کی قیام گاہ پر واپس بھیج دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی نبی نے جہاد کا ارادہ کیا تو اپنی  
قوم سے فرمایا۔ میرے ساتھ جہاد پر وہ شخص نہ جائے جس نے  
ابھی شادی کا جو اور عہدت سے ہم بستر نہیں ہوا اور وہ عہدت  
کرنا چاہتا ہے، نیز جس شخص نے مکان بنایا لیکن چھت  
ابھی نہیں ڈال ہے اور جس نے اونٹیاں اور بکریاں وغیرہ خریدی  
اور منکر ہے کہ وہ بچے جنہیں پس و جہاد کے لیے ملا  
جو گئے اور مصر کے وقت اس گاؤں کے نزدیک جا پہنچے۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَكٍ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ حَدَّثَنَا  
شَيْخُ رَحْمَةِ تَائِيْرِيْدُ الْعَدِيْرُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أُجِبْتُ فِي الْغَنَائِمِ

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
ابْنِ أَبِي الْأَعْرَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَقَّلُ اللَّهُ لِمَنْ  
جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا بِحَقِّهِ فِي سَبِيلِهِ  
وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ يَأْتِي مُنْجِدُ الْجَنَّةِ أَوْ يَبْجَعُ  
إِلَى مَنْسَكِيهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ أَجْرٍ أَوْ  
غَنِيمَةٍ

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ  
عَنْ مَقْبَرٍ عَنْ هُثَايْرِ بْنِ مُنْجِيَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا  
رَبِّي مِنْ الْأَنْبِيَاءِ قَالَ يَقُومُ لَا يَتَّبِعُنِي رَجُلٌ  
مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يَرِيدُ أَنْ يَتَّبِعَنِي بِهَا وَنَدَا  
بَيْنَ يَدَيْهَا وَلَا أَسْتَدْنِي يَوْمًا وَلَعَزِمَ قَوْمُهَا  
وَلَا أَحَدٌ اسْتَرَى نَسَاءً أَوْ خِلَافَاتٍ وَهُوَ يَتَّبِعُ  
وَلَا دَهَا قَفَرًا مَدَنًا مِنْ الْقَرْيَةِ صَلَوَاتُ الْعَصْرِ







۳۶۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 أَبِي مُسَيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَيْتَ  
 لَنَا أَقْبِيَّةً مِنْ دِيكِبَارٍ مُزَرَّدَةً بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا  
 فِي نَافِيسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَنْ لَيْسَ بِهَا وَاجِدًا لِمَعْرَمَةٍ  
 بَيْنَ نَوَافِلٍ فَجَاءَ وَمَعَهُ أَيْتُ الْيُسُورِ مِنْ مَخْرُومَةٍ  
 فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ أَعْطِيْنِي نَيْسَةَ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْرَتَهَا خَدَّيْهَا يَسِبُ  
 وَأَسْتَقْبِلُهَا بِرَأْسِي فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْيُسُورُ خَبَأَتْ  
 هَذِهِ لَكَ يَا أَيُّهَا الْيُسُورُ خَبَأَتْ هَذَلِكَ وَكَانَ فِي  
 خَلْقِهِ يَخْدُو وَرَوَاهُ ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ أَبِي يُوَيْسَ  
 حَارِثُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي مُسَيْكَةَ  
 عَنْ الْيُسُورِ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَقْبِيَّةً تَابَعَهُ لَلَيْتُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُسَيْكَةَ  
 بِأَب ۲۵۳ كَيْفَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَتَلَمَّ قُرْبَطَةً وَالتَّضْيِيزَ وَمَا أَغْنَى  
 عَنْ ذَلِكَ فِي تَوَاضُعِهِ

۳۶۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا  
 مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 التَّخْلُفَاتِ حَتَّى أَقْسَمَ قُرْبَطَةً وَالتَّضْيِيزَ فَكَانَ يُعَدُّ  
 ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ

بَاب ۲۵۵ بَرَكَةُ الْغَازِي فِي مَالِهِ حَتَّى وَهَبْنَا  
 مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَلَمَّ وَدَوَّاهُ  
 الْأَمِيرُ

۳۷۰. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ  
 لِإِبْنِ أَسَامَةَ أَحَدِ تَلَمَّذِي هَاشِمُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ  
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا وَقَفْتُ الزُّمَيْرِ يَوْمَ  
 الْجَمَلِ دَعَانِي فَقَسَمْتُ إِلَى جَمِيعِهِ فَقَالَ يَا بَنِي أَسَمَةَ

حضرت عبداللہ بن ابی ٹیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
 ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مدینہ کے طور پر ایک  
 قبائیس پیش کی گئیں جن میں سونے کے ٹکڑے تھے۔ آپ  
 نے وہ اپنے اصحاب میں تقسیم فرمادیں۔ ان میں سے ایک چار آپ  
 نے غزوہ بنی نضیر کے لیے بچا کر رکھ لی۔ جب وہ بارگاہ رسالت  
 میں حاضر ہوئے تو ان کے ساتھ مسعد بن عمرو ان کے صاحبزادے  
 بھی تھے۔ انہوں نے اپنے حاضر ہونے کی اطلاع کرنے کو کہا  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز سن لی اور اسے اٹھا  
 کر ان کے پاس گئے اور کہا ان کے سامنے رکھ کر فرمایا اسے  
 جو المسود! یہ میں نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی اسے اٹھا لے لو  
 یہ میں نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی۔ لیکن اس لیے فرمائی کہ ان کے  
 مزاج میں خدمت تھی۔ حضرت مسعد بن عمرو سے روایت ہے کہ  
 یہ قبائیس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پیش کی گئی تھیں۔  
 مسعد نے بھی ابن ابی ٹیکہ سے اس کی متابعت کی ہے۔  
 بنو قریظہ اور بنو نضیر کے اموال کی تقسیم اور رسول خدا  
 کا اپنی ضروریات میں  
 خرچ کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کھجوروں کے چندہ  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لیے پیش کیے۔ جب  
 بنو قریظہ اور بنو نضیر جمع ہو گئے تو آپ نے وہ درخت دہی  
 لٹا دیے۔

تندگی اور مرنے کے بعد جوئی اور سلطان  
 غازیوں کی برکتیں

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
 جب ان کے والد ماجد حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ  
 جمل کے لیے کھڑے ہوئے تو انہوں نے مجھے بلایا۔ میں اگر آپ کے  
 پہلوں پر جاؤں گا تو میرا دل اے میرے بیٹے! آج تیرے لیے ہو گا اگر ظالم

لَا يُقَاتِلُ الْيَوْمَ إِلَّا ظُلُمًا أَوْ مَظْلُومًا وَذَٰلِكَ  
أَرَادَ إِلَّا سَاقَطَ الْيَوْمَ مَظْلُومًا وَإِنْ مِنْ  
أَكْبَرٍ فَهِيَ لَدَيْهِ اقْتَرَىٰ يُنَبِّئُ دِينَنَا مِنْ مَلَائِكَةٍ  
شَهِدْنَا فَقَالَ يَا بُنَيَّ مِنْ مَّا لَنَا قَاطِعٌ وَرَبِّي  
وَآوَحَىٰ بِالنُّفُوسِ وَثَلَّثَ بِبَيْنِهِمَا بَعِيَّ عَبْدًا  
اللَّهُ بْنُ الرَّبِّ يُحَوِّلُ كَلِمَاتِ اللَّهِ لِمَا كَانَ فَضَّلَ  
مِنْ قَوْلِنَا فَفَضَّلَ بَعْدَ قَضَاءِ الدِّينِ  
فَنُفِثَ يَوْمَ ذَٰلِكَ قَالَ هَٰذَا مِنْهُ وَكَانَ بَعْضُ ذَلِكَ  
عَبْدُ اللَّهِ فَذَٰلِكَ يُبْعَثُ فِي الرَّبِّ خُصِيْبٌ  
وَعَبَادُ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ يَسْمَعُونَ بَيْنَهُمْ وَتَسْمَعُ مَا تِ  
كَانَ عَبْدُ اللَّهِ وَفَعَلَ يُؤْصِيهِ بِدِينِهِ وَيَقُولُ  
يَا بُنَيَّ إِنْ عَجَزْتَ عَنْهُ فِي شَيْءٍ فَاسْتَعِزْ عَلَيْهِ  
مَوْلَايَ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا دَرَيْتُ حَتَّىٰ قُلْتُ يَا أَبَتِ  
مَنْ مَوْلَايَ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا دَرَيْتُ فِي  
كُذُوبَةٍ مِنْ دِينِهِ إِلَّا قُلْتُ يَا مَوْلَايَ الرَّبُّ يُنَبِّئُ  
عَنْهُ دِينَهُمْ فَيَقْضِيهِمْ فَيَقْبَلُ الرَّبُّ رَحِمَىٰ اللَّهُ عَنْهُ  
وَلَمْ يَذَرُ وَيَتَارَا وَلَا يَذَرُهُمَا إِلَّا رَحِمَتُهُ  
مِنْهَا الْغَابِيَةُ وَإِخْدَىٰ عَشْرَةَ دَرَاهِمًا لِيُؤْتِيَهُ  
وَدَارَهُنَّ بِالْبَصَرِ وَدَارًا بِالْكُوفَةِ وَدَارًا بِبَصْرَةَ  
قَالَ وَرَأْسًا كَانَ دِينُهُ الَّذِي عَلَيْهِ أَنَّ الرَّحْمَنَ كَانَ  
يَأْتِيهِمْ بِالسَّالِ فَيَسْتَوْرِعُهُ إِيَّاهُ فَيَقُولُ الرَّبُّ  
لَا ذَرْبَ لَكُمْ سَلَفَ قِيَامِي أَخْشَىٰ عَلَيْهِ الضَّيْفَ  
وَمَا ذَرِيَّامَا رَقَّةً فَفَكَرَ وَلَا جَبَابَةَ بِخَوَاجٍ وَلَا خِيَانًا  
إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي غَنٍّ وَفِي مَعَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَوْ مَعَامِي بِكِبَرٍ وَعِلْمٍ وَعُثْمَانُ رَفِيقِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ الرَّبَّ يَفْضَلُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدِّينِ  
فَوَجَدْتُهُ أَلْفِي أَلْفٍ وَمِائَتِي أَلْفٍ قَالَ فَلَيْسَ بِحَكِيمٍ  
إِنَّ جِرَامَ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّ الرَّبَّ يَفْضَلُ يَا ابْنَتِ أَخِي  
كَفَرْتُ عَلَىٰ أَخِي مِنَ الدِّينِ فَكَلِمَتُهُ فَكَانَ مِائَةً أَلْفٍ

مظہور ہو کر مجھے غمزدار ہے کہ عنقریب میں مظلومی کی حالت میں قتل کر دیا  
جائے گا مجھے سب سے زیادہ غمزدار ہے کہ ہے۔ یہ میرا ترغیب اور  
کر کے میرے دل میں سے بچ سکتا ہے، پھر فرمایا، برحق ہمارا اسرائیل  
بچ کر میرا ترغیب اور اگر وہ انھوں نے تمہاری ماں کی سر سے لیے وصیت  
فرمائی اور اس کے تمہاری اہل، ان کی حضرت عبداللہ بن زبیر کے صاحبزادے  
کے لیے وصیت فرماتے ہیں تمہاری کاتھائی، ابس ہر ترغیب اور کرنے کے بعد  
ہمارے دل میں سے کچھ بچ جائے تو اس کا ایک تہائی تھامی اور اللہ کے  
لیے۔ چشم کا قول ہے کہ حضرت عبداللہ کے بعض صاحبزادے حضرت  
زبیر کے صاحبزادوں کے ہم عمر تھے جیسے حبیب اللہ مولد اور ان کے  
اس وقت نور صاحبزادے اور سات صاحبزادیاں تھیں۔ حضرت زبیر  
فرماتے ہیں کہ آپ برابر مجھے ترغیب اور کرنے کی وصیت فرماتے رہے  
اور فرمایا، اے غنیمت جگر! اگر تو کسی طرح اس سے عاجز آ جا ہے تو  
میرے مولیٰ سے مدد طلب کر لے۔ میں عرض کر رہا ہوں، اباجان! آپ  
کا مولیٰ کون ہے؟ فرمایا، اللہ۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ خدا کی  
قسم جب بھی ماں کے ترغیب کے بارے میں مجھے کوئی تکلیف پہنچتی  
تو میں کہتا، اے حضرت زبیر کے مولیٰ! ان کا ترغیب یا نافرمانی ہے تو ادا ہو  
جاتا۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے اور انھوں نے پیچھے کوئی  
دھرم دینا نہیں چھوڑا، اس لیے زمین کے من میں سے ایک ٹام  
ہے نیز گیارہ مکان حیدرہ میں، دو بھر سے بھرا، ایک کونے میں  
اور ایک بھر میں ان پر تمہارا ترغیب اس لیے پڑھا گیا تھا کہ اگر کوئی آدمی  
امانت کے طور پر رکھنے کے لیے ان کے پاس مال لانا تو حضرت زبیر  
فرماتے، امانت میں بلکہ اسے ترغیب سمجھو، کیونکہ مجھے اس کے منافع  
جو جائے گا نہیں ہے۔ انھوں نے قطعاً کہی کہ زبیر قبول نہیں فرمائی اور  
فرمایا، وصول کرنے پر اصرار ہوئے، وہ کسی اور شخص پر۔ ان پر  
نہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فرماتے ہیں شریک ہوئے رہے  
اور پھر حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ  
حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے ترغیب کا حساب  
کیا تو نوکڑا اور نلکا کھ پائی۔ عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ پھر مجھے  
حضرت حکیم بن حزام سے اور فرمایا۔ اے حبیب! میرے بھائی پر

کتن قرظ سے ہوتوں نے بچپاتے ہوئے جواب دیا، ایک لاکھ  
حضرت حکیم نے فرمایا مجھے تو تہارے مال میں اسے ادا کر کے کی سنت  
نظر نہیں آتی۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا اگر آپ رکھنے کریں  
تو ذکر اللہ لاکھ ہے۔ تو فرمایا میں تو نہیں دیکھتا کہ تم اسے ادا کر سکو  
پس اگر تم اس کی ادائیگی سے عاجز ہو جاؤ تو مجھ سے مدد حاصل کر لینا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ اہل اللہ کرم حضرت زبیر نے  
انہی غامدالی زمین ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدی تھی۔ حضرت عبداللہ  
نے اسے سولہ لاکھ میں فروخت کر دیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اعلان  
فرمایا کہ جس کا حضرت زبیر پر قرضہ ہو وہ مجھ سے وصول کرنے کا ہے میں آ  
جائے تو حضرت عبداللہ بن جعفر بیچ گئے اور ان کے حضرت زبیر پر  
چار لاکھ تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر سے کہا کہ اگر آپ  
چاہیں تو میں قرضہ چھوڑ دوں یعنی معاف کر دیتا ہوں، انہوں نے  
جواب دیا نہیں۔ پھر انہوں نے کہا، اچھا میرے قرضے کو سب سے  
آخر میں رکھ دو۔ عبداللہ بن زبیر نے جواب دیا، نہیں۔ تو انہوں نے

کہا، مجھ اس زمین کا ایک قطعہ دے دو۔ اس پر عبداللہ بن زبیر  
نے جواب دیا کہ اچھا یہاں سے وہاں تک کی زمین تمہاری ہوگی  
غالب کی زمین سے یہ بیچ کر ان کا قرضہ ادا کیا۔ جب یہ پورا ادا ہو گیا  
تو ان کے اس زمین سے ساڑھے چار تھے باقی بیچے پھر یہ حضرت  
معدیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے پاس عمرو بن عثمان،  
صفوان بن زبیر اور ابن زعمہ موجود تھے۔ حضرت معاویہ نے پوچھا،  
غالب کی کئی قیمت گئی؟ جواب دیا، ہر قطعے کے ایک لاکھ۔ مدیہ نے  
کیا، کتنے تھے باقی رہ گئے ہیں؟ جواب دیا ساڑھے چار۔ محمد بن  
زبیر کہنے لگے کہ ایک لاکھ میں ایک حصہ میں نے لے لیا، عمرو بن  
عثمان گیا ہوئے، ایک حصہ میں نے ایک لاکھ میں لے لیا، ابن  
زعمہ جوئے، ایک لاکھ میں ایک حصہ میرا ہو گیا۔ حضرت معاویہ

نے دریافت کیا کہ اب کتنے حصے بچے؟ انہوں نے جواب دیا، ڈیڑھ۔ انہوں نے  
فرمایا میں نے یہ حصہ ڈیڑھ میں خرید لیا اب چند روز فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر نے  
اپنا حصہ چار لاکھ میں حضرت معاویہ کو فروخت کیا یا عبداللہ بن زبیر قرضے  
کی ادائیگی سے عاجز رہا ہوئے تو حضرت زبیر کے دوسرے عاجز رہے حضرت حکیم

قَالَ حَكِيمٌ وَاللَّهِ مَا أَرَى، مَوَالِكُمْ لَيْسَ بِهَذِهِ  
قَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَتْ أَلْفُ  
أَلْفٍ وَهِيَ شَيْءٌ أَلْفٌ قَالَ مَا أَرَى لَكُمْ قَطِيعُونَ هَذَا  
فَإِنْ تَجَزَّ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ فَهِيَ مَسْتَحَبَّةٌ لِي قَالَ  
وَكَانَ الزُّبَيْرُ اسْتَأْذَنَ الْعَابَةَ بِسَيِّمَةٍ وَهِيَ  
أَلْفٌ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بِأَلْفٍ أَلْفٍ وَبَسْمِيَّةٍ ثَلَاثَ  
لُكُوفٍ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ قَرْضٌ فَلْيُرْ  
بِالْعَابَةِ حَتَّى أَكُونَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ سَفَرٍ وَكَانَ لَهُ عَلَى  
الزُّبَيْرِ أَرْبَعٌ بِسْمِيَّةٍ ثَلَاثَ لُكُوفٍ فَقَالَ يَتْبَعُ تَبَهُ بَشْتَمُ  
تَرْكُهَا لَكُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا قَالَ فَإِنْ بَشْتَمُ  
جَعَلْتُهَا فَيُسَامَى مَوْحِيُونَ إِنْ أَشْرَفُ فَقَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ لَا قَالَ فَافْطَمُوا لِحْفٍ قِطْعَةً فَقَالَ عَبْدُ  
اللَّهِ بَكَ مِنْ هَلْبِنَا إِلَى هَلْبِنَا قَالَ فَسَامَى بِهَا  
فَقُضِيَ رَيْسُهُ فَادْفَكَهُ وَبَقِيَ مِنْهُ أَرْبَعَةٌ لَهُمْ  
وَنِصْفُ خَمْسَةٍ مَرَّةً عَلَى مَعَاوِيَةَ وَخَمْسَةٌ مَرَّةً  
عُثْمَانَ وَالْعَمِيرُ بْنُ الْأَرْثُ مَرَّةً فَقَالَ  
لَهُ مَعَاوِيَةُ كَمْ قَرَضَتِ الْعَامَةَ قَالَ كُلُّهُمْ بِأَلْفٍ  
أَلْفٍ قَالَ كَمْ بَقِيَ خَلَّ أَرْبَعَةٌ اسْتَهْمُوا وَبَعْدُ  
قَالَ الْعَمِيرُ بْنُ الْأَرْثُ بَرَجْدٌ أَصْدَتْ سَهْمًا بِسْمِيَّةٍ  
أَلْفٍ قَالَ عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ قَدْ أَصْدَتْ سَهْمًا  
بِسْمِيَّةٍ أَلْفٍ وَخَالَ ابْنُ زَعْمَةَ قَدْ أَصْدَتْ  
سَهْمًا بِسْمِيَّةٍ أَلْفٍ حَمَالٌ مَعَاوِيَةَ كَمْ بَقِيَ  
قَالَ سَهْمٌ وَنِصْفٌ قَالَ أَخَذْتُ مِنْ بَعْضِيَّةٍ  
وَبِأَلْفٍ أَلْفٍ قَالَ وَبِأَلْفٍ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ جَبْرِ بَعْضِيَّةٍ  
مِنْ مَعَاوِيَةَ بِسْمِيَّةٍ أَلْفٍ حَمَالٌ خَرَجَ ابْنُ

الزُّبَيْرِ مِنْ قَصَادٍ رَيْسٍ قَالَ بَعُو الزُّبَيْرِ  
أَشِيرَ بَيْسًا مِيرَ اثْنًا قَالَ لَا أَشِيرُ بَيْسًا  
شَيْءٌ أَكَادِي بِالْمَوَاسِيهِ أَرْبَعٌ مِائَتِينَ لَا مَنْ  
كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ دَيْنٌ دَلِيلٌ نَبْ كَلْتَقْصِيرِ

قَالَ فَجَعَلَ كُلَّ مَسِيحٍ بِنَاوِي بِالْأَوَّلِ مِائَتًا  
مِائَتًا أَرْبَعًا مِائَتًا قَسَمَ بَيْنَهُمْ قُلُوبًا  
فَكَانَ لِلرَّبِيعِ أَرْبَعُ مِائَتٍ وَرُجِعَ الثُّلُثُ  
فَأَصَابَ كُلَّ امْرَأَةٍ أَلْفٌ أَلْفٌ وَمِائَتًا  
أَلْفٌ فَجَمِيعُ مَالِهِ خَمْسُونَ أَلْفٌ أَلْفٌ  
وَمِائَتًا أَلْفٌ

لہذا ہر کرنے لگے حضرت عبداللہؓ نے چاہا کہ میرے لیے لاکھوں تھامے اور  
تقسیم نہیں کر لیں گا میں نے کہا کہ تو اتر چار سال حج کے موقع پر اعلان کر لیں کہ  
میں کا ارادہ ہے کہ حضرت زبیرؓ پر قرعہ ہو تو وہ ہمارے پاس آئے تاکہ ہمارا  
قرعہ چکاوں پس دو حج کے موقع پر چار سال تک برابر بندی کہتے رہے جب  
چار سال گئے تو انہوں نے حصہ دل میں مال تقسیم کیا۔ حضرت زبیرؓ کی چاہی یا  
تقسیم ایک تالی حصہ ہم سے چلے رکھا گیا۔ بموجب وصیت ان کی ہر ایک  
بیوی کو نو لاکھ دس ہزار دینار حصہ دیا گیا اور باقی کو شہداء و عساکر کا ہوا۔

جب امام کسی کو قاصد بنائے یا کسی جگہ

شہر لے تو اس کا حصہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے  
کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما بنی اہلبیتؓ کی شہداء و عساکر  
کے باعث جنگ بدر میں شہریت نہیں کر سکتے تھے۔ جو رسول اللہؐ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان  
سے فرمایا: تمہارے لیے جنگ بدر میں شان ہونے  
والے کے برابر اسیر ہے اور حصہ  
خمس مسلمانوں کی ضروریات کے لیے ہے۔

اس کی ایک دلیل یہ ہے جو قبیلہ جہنم و انہوں نے آپؐ کی  
رضامنت وہاں ہونے کے باعث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم سے کیا اور آپؐ نے مسلمانوں سے ان کا حق معاف  
کر دیا اور اس کے بدلے تو بے گناہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
نئے نصرت اور عسکری لوگوں کو مال عطا فرمایا اور جو انصار کو  
عطیات دیئے اور حضرت جابر بن عبد اللہ کو  
خیبر کی کمپوز میں مرحمت فرمائی۔

باب ۲۵۶ اِذَا بَعَثَ الْاِمَامُ رَسُوْلًا  
فِي حَاجَةٍ اَوْ اَمْرٍ يَأْتِيْهَا مَدَدٌ  
يُسْعِرُ لَهٗ

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا اَبُو عَوْنٍ مَنِ  
حَدَّثَنَا اَبُو اَسْمَانَ عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ رَجُلٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا تَخَيَّبَ عَشْمَانٌ عَنْ مَدَدٍ  
فَوَاتَا كَانَتْ بَحْتُهُ يَمُوتُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَوْبِقُهُ فَكَانَ لَهُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَحَكَ اَجْرَ رَجُلٍ يَمُوتُ  
شَهِيدًا مَذْرُوًّا سَهْمًا

باب ۲۵۷ وَ مِنَ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْخَمْسَ  
لِغَوَاثِبِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا سَأَلَ هُوَارُو  
التَّمِيْمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِضَائِهِ  
فِيهِمْ فَتَحَلَّلَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَمَا  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِيْدُ  
اِسْمَ اَنْتَ يُعْطِيهِمْ مِنَ الْفَيْءِ  
وَالْاَنْفَالِ مِنَ الْخُمُسِ وَمَا اَعْطَى  
الْاَنْصَارَ وَمَا اَعْطَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ  
نَمْرًا خَيْرًا

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ اَبِي شَهَابٍ قَالَ

عروان بن حکم اور حضرت بنو زبیر بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب قبیلہ

وَرَفَعَ عُدُوَّهُ أَنْ مَرَّ وَانْ بَنَ الْحَكِيمَ دَمِيرَ  
 بَنَ مَحْرَمَةً أَحْمَرًا أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِئْتُ جَاءَكُمْ وَهَدَّ  
 هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَتَأْتُوهُ أَنْ يُرَدَّ إِلَيْهِمْ  
 أَمْرُكُمْ وَسَبَيْتُهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ  
 أَحَدُكُمْ قَاتِلًا رَوْحًا أَحَدُكُمْ الظَّالِمِينَ أَمَّا  
 الشُّبُورُ وَإِنَّمَا الْبَالُ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ مِنْكُمْ  
 وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 انْتَهَرَ أَخْرَجَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً جِئْتُ  
 قَتَلَ مِنَ الظَّالِمِينَ فَكُنَّا تَبِينَ لَهُمْ أَنْ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّ وَجَلَّ  
 إِلَّا أَحَدُ الظَّالِمِينَ قَالُوا يَا نَحْنُ مَا  
 سُبَيْنَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي الْمُسْلِمِينَ فَذَلْنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ  
 نَحْنُ قَالُوا مَا بَعْدُ فَإِنْ أَخْرَجْتُمْهُمْ رَأَيْتُمْ  
 جَاءُوا نَاثِلِينَ وَإِنْ قَتَلْتُمْ أَيْتُمْ أَرَدْتُمْ  
 إِلَيْهِمْ سَبَيْتُمْ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطِيبَ فَلْيَفْعَلْ  
 وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى عِظَمِهِ حَقٌّ  
 فَيُطِيبَ آيَاةٌ مِنْ أَوَّلِي مَا يَفِيءُ اللَّهُ سَكِينًا  
 فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طِيبْنَا ذَلِكُمْ يَا  
 رَسُولَ اللَّهِ لَكُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا مَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ  
 فِي ذَلِكَ يَمْتَنُ لَعْمًا ذَنْ قَارِجُهُمْ أَحَقُّ مِنْكُمْ  
 إِلَيْنَا مَكَدًا كُمْ أَمْرُكُمْ فَتَرَجَمَ النَّاسُ  
 فَكَلَّمَهُمْ عُمَرُ فَأَوْهَوْهُمْ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرُوهُ أَنَّهُمْ  
 قَدْ طِيبُوا فَأَدْلُوا هَذَا الَّذِي يَلْعَنَانِ

جو ان دن کے مسلمانوں کا دھماکہ مچا رہا تھا اور انہوں نے اپنے مال اور  
 قیدیوں کا سال کیا تو رسول اللہ نے ان سے فرمایا کہ میرے  
 نزدیک سب سے پسندیدہ بات یہ ہے کہ وکریں سے ایک  
 چیز اختیار کر لو چاہے اپنے قیدی آزاد کروا کر اپنا مال سے  
 میں نے اس وجہ سے نفیس میں دیکھی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم دس سے زیادہ راتوں تک ان کے جواب کا انتظار  
 فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ خائف سے بھی ٹوٹ آئے۔  
 جب ان لوگوں پر دلچسپی طرح واضح ہو گیا کہ رسول اللہ ان کی  
 جانب دوس سے ایک ہی چیز تو مانگی گئے تو وہ عرض گزار ہوئے  
 اپنے قیدی آزاد کرانا چاہتے ہیں پس جمع رسالت نے اپنے  
 پروردگار کے جبروت میں جلوہ ریزی فرمائی پھر اللہ تعالیٰ کی  
 شایان شان حدیث بیان کر کے فرمایا کہ ہمارے یہ بھائی  
 ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں اور میں نے دیکھا کہ ان  
 کے قیدی واپس کر دوں تو جو تم میں سے اپنے بھائی کے قیدی  
 کو خوشی آزاد کرنا چاہے تو فوراً کر دے اور جو اپنے بھائی پر قائم  
 رہنا چاہے تو اسے اتنا مال دے دیں گے جب بھی اللہ تعالیٰ  
 ہمیں نے کمال مرحمت فرمائے پس وہ اس طرح آزاد کر گئے۔ تمام  
 حضرات عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! ہم بطیب خاطر آزاد  
 کرتے ہیں، رسول اللہ نے فرمایا کہ نہیں معلوم تم میں سے کسی  
 نے اجازت دی اور کس نے نہیں دی۔ تم سارے واپس لو  
 جاؤ اور ہمارے پاس اپنے ان بڑوں کو بھیجو تو ہمارے کار  
 مختاریں۔ لوگ واپس چلے گئے اور انہوں نے اپنے اپنے کار  
 برداروں کو صورت حال بتائی تو ان کے سردار بارگاہ رسالت  
 میں حاضر ہوئے، اور آپ کو بتایا کہ لوگ بطیب خاطر  
 اجازت دے رہے ہیں۔ پس آپ نے انہیں  
 آزاد کر دینے کی اجازت مرحمت فرمائی  
 قبیلہ ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں یہ  
 بات ہم تک پہنچی ہے۔



سَبِي هُوَ اَزَنٌ

۳۴۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
قَالَ وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ الْحَكِيمِيُّ  
وَأَمَّا الْحَدِيثُ الْقَاسِمُ أَحْفَظُ عَنْ زُهْدِمَ قَالَ  
كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى خَاتَمِ الْبُرْجِ وَبِجَانِبِهِ وَ  
عِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَيْمٍ أَحْمَرُ كَأَمْتٍ  
مِنَ السَّوَادِ فَقَدْ نَافَقَ لِلظَّاهِرِ فَقَالَ لِي رَأَيْتُمْ  
يَا أَهْلَ شَيْئًا مَقْدُورَةً فَخَلَعْتُ لَا أَكُلُ  
فَقَالَ هَلْكَ فَنَزَّ أَحَدُكُمْ عَنْ ذَلِكَ رَأَيْتُمْ  
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْزٍ مِنْ  
الْأَشْيَاءِ يَلْتَمِسُ خَيْلًا فَقَالَ وَاللَّهِ لَا  
أَحْمِلُكُمْ وَمَا يَسْتَوِي مَا أَحْمِلُكُمْ وَأَيُّ  
رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَلَّقُ  
أَبِلَ فَسَأَلَ عَنْهَا فَقَالَ آيَةُ الْفَقْرِ  
الْأَشْيَاءُ يَوْمَ نَأْمُرُ لَنَا بِخَيْسٍ وَدُوْغَيْرِ  
الْمَذَارِ فَلَمَّا أَطْلَقْنَا قُلْنَا مَا صَعَلْنَا بِأَرْزِ  
لَنَا قَرَجْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا إِنَّا سَأَلْنَاكَ أَنْ  
تَحْمِلَنَا فَخَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا أَفَلَيْسَتْ  
قَالَ لَسْتُ أَنَا أَحْمِلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ  
حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ إِنْ خَالَ اللَّهُ أَحْمِلُ عَلَى  
يَمِينِ قَارِي غَيْرَهَا خَيْرٌ أَمَّا إِلَّا أَنْتَ الْكَذِبِي  
هُوَ خَيْرٌ وَخَلَعْتُهَا

۳۴۴. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ  
مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَتْ سَرِيَّةٌ  
فِيهَا عَبْدُ اللَّهِ قَبْلَ نَجْدٍ فَقَعَمُوا إِمْلًا كَثِيرًا  
فَكَانَتْ سَبْعَ مِائَةٍ أَلْفِي عَشَرَ بَعِيرًا وَوَاحِدَ مِائَةٍ

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم  
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر تھے  
کہ آپ کی خدمت میں بننا ہوا مرغ بیٹھ کر گیا اس وقت ان  
کے پاس تین تھیم کا ایک شرج زنگ لگا ہوا تھا اور وہ بھی سوچ رہا تھا کہ وہ  
ان کا آزاد کر دے تو آپ نے اسے کہا تھا۔ آپ نے اسے بھی کھانے کے لیے  
فرمایا تو اس نے جواب دیا کہ میں نے شرج کو لنگہ لگا رکھا ہے  
دیکھا تو مجھے نفرت ہوئی اس لیے میں نے تم کھالی ہے کہ  
نہیں کھاؤں گا، آپ نے فرمایا، او میں اس بارے میں نہیں  
حدیث سنا ہوں۔ میں بارگاہ رسالت میں چند اشعریوں  
کے ساتھ حاضر ہوا، تو انہوں نے آپ سے سواریوں کا مطالبہ  
کیا۔ آپ نے فرمایا، خدا کی قسم، میں تمہیں سواری نہیں دوں گا  
کیونکہ میرے پاس سواری ہی کوئی نہیں، اسی آیت میں بارگاہ رسالت  
میں کسی اور شے پیش کئے گئے تو آپ نے لوگوں سے پوچھا، اشعریوں  
کا گروہ کہاں ہے؟ پھر آپ نے حکم فرمایا کہ پانچ اونٹ سیر  
کو ان کے پاس لائیں دیے جائیں، جب ہم چل پڑے تو آپ نے  
کہنے لگے کہ تم نے اچھا نہیں کیا، اس میں میں برکت نہیں ہونگی  
پھر آپ نے آپ کی خدمت میں اگر عرض کر دوں گے کہ ہم نے سواریوں  
کا آپ سے سوال کیا تھا تو آپ نے تم کھالی کر میں سواری نہیں  
دے گا۔ کیا آپ تم کو قبول گئے؟ فرمایا میں نے نہیں سواریاں  
نہیں دیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہی میں، اور یہ ہے تمہاری قسم،  
اگر میں کسی بات پر میں تم کھاؤں اور اس کے خلاف میں بھلاؤں  
دیکھوں تو میرے لیے تو اختیار کر کے تم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک سریر  
دعا فرمایا جس میں حضرت عبد اللہ بن عمر بھی تھے۔ بال غنیمت  
میں بہت سے اونٹ ہاتھ لگے۔ پس ہر بجاہ کے حصے میں بارہ  
یا گیارہ اونٹ آئے اور ہر ایک کو ایک ایک اونٹ اور ہر



هَكَذَا كَذَبَ كَذَابًا قَلْبًا يَجِيءُ حَتَّى  
تُبْعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَّا  
جَاهِلَ مَالِ الْبَحْرَيْنِ أَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَتَنَّا دِينًا  
فَتَنَادَى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَ أَوْ عِنْدَ  
مَنَابِتِ قَاتِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَابًا  
كَذَا فَحَتَّى ثَلَاثًا وَجَعَلَ مُعْبِيًا لِي  
يَحْكُمُ أَيْكُنِي سَبِيحًا ثُمَّ قَالَ لَنَا ابْنُ  
السُّكَيْدِرِ وَقَالَ مَرَّةً قَاتِلْتُ أَمَّا بَكْرٍ  
فَسَأَلْتُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَسْأَلْتُهُ فَتَنَّمَ  
يُعْطِنِي ثُمَّ أَسْأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ  
سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ  
تُعْطِنِي ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَكَمْ تُعْطِنِي فَأَمَّا  
ابْنُ يُعْطِنِي وَإِنَّمَا أَنْتَ تَبْخُلُ عَنِّي قَالَ فَتَنَّا  
تَبْخُلُ سَلَى مَا مَعْتَبَرٌ مِنْ تَمَرَةٍ  
إِلَّا وَأَنَا أَمْرٌ بِيَدِ أَنْ أُعْطِيكَ قَالَ سَفِيَانُ  
وَحَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ  
جَاهِلِ فَحَتَّى لِي حَتِيَّةً وَقَالَ عُدَّهَا  
فَوَجَدْتُهَا خَمْسَ مِائَةٍ قَالَ فَتَخَذَ ثَلَاثًا  
مَرَّتَيْنِ وَقَالَ يَعْنِي ابْنُ السُّكَيْدِرِ وَرَأَى  
دَاهٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ.

۳۴۸. حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
كَتَّابٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيمَةً  
بِالْحِجْمَةِ إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَعْدِلْ فَقَالَ  
لَهُ شَيْئٌ أَنْ تَرَأَى مِيلًا.

بَابُ مَا مَقَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منایا  
کہ وہاں کہ جس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرعہ ہوا  
جس سے انہوں نے کوئی وعدہ فرمایا ہو، تو وہ ہمارے پاس  
آجائے، میں ان کی خدمت میں حاضر ہوں اور بتاؤں گا کہ مجھے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا۔ آپ نے  
مجھے یمن پہ بھر کر خاییت فرمایا۔ سفیان راوی نے اپنی  
تجہیلوں کو جوڑ کر بتایا کہ یوں۔ ابن مسعود نے بتایا کہ حضرت  
جابر نے فرمایا کہ میں نے پہلی دفعہ حضرت ابوبکر کی خدمت  
میں جا کر سوال کیا تو انہوں نے کچھ نہ دیا۔ پھر دوسری مرتبہ گیا  
لیکن کچھ نہ دیا۔ پھر تیسری دفعہ گیا اور میں نے کہا کہ

پہلی دفعہ آپ سے سوال کیا تو کچھ نہ دیا دوسری  
مرتبہ سوال کیا تب بھی کچھ نہ دیا۔ اب تیسری دفعہ سوال کیا لیکن  
آپ نے کچھ بھی نہیں دیا۔ فرمایا ہے کچھ عطا فرمانے کا ارادہ ہے  
یا میرے بارے میں غفلت سے کام لیتا ہے؟ فرمایا: آپ نے  
کہا ہے کہ میرے شعلے غفلت سے کام لے رہے ہیں۔ حالانکہ  
میں نے ایک مرتبہ بھی انکار نہیں کیا، اور میں تو آپ کو مال  
دینا چاہتا ہوں۔ سفیان، عمرو، محمد بن علی، حضرت جابر سے  
روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے پہ بھر کر بچے دیئے۔  
فرمایا: انہیں گنو۔ گنے تو پانچ سو نکے۔ فرمایا اتنے اتنے  
وہ مرتبہ اور بیٹے۔ ابن مسعود کا قول ہے کہ  
بخسل سے زیادہ اور کون سی بیماری خطرناک  
ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت  
ہے کہ جب جبرائیل کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ایک  
شخص نے کہا، انصاف سے کام لیجئے۔ آپ نے اس  
سے فرمایا، اگر میں انصاف نہ کروں تو غیر سے محروم ہو  
جاؤں گا۔

رسول خدا کا قیدیوں پر احسان اور محسن نہ

وَسَلَّمَ عَلَى الْأَسَارَى مِنْ خَيْرِ أُمَّتٍ  
يُحْيِي

لینا۔

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْأَسَارَى  
مَذْذِبٌ لِرُكَّانِ الْمُطْعِمِ بْنِ عَبْدِ بْنِ كَثْرٍ حَكَمِي  
فِي هَذَا رَأَى النَّبِيَّ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ لَدُنْهُ

بَاب ۲۵۹ وَمِنْ التَّحْلِيلِ عَلَى أَنَّ  
الْخُمْسَ إِلَّا مَا مَرَدَ أَمَّا يُعْطَى بَعْضُ قَرَابَتِهِ  
وَدُونَ بَعْضُ مَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِبَنِي الْمُطَّيِّبِ وَبَنِي هَاشِمٍ مِنْ  
خَيْبَرَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِثْلُكَ وَلَمْ يَخْصُ قَرِيبًا  
دُونَ مَنْ أَحْبَبَهُ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَ  
التَّحْلِيلُ أَعْطَى بِمَا يَشْكُو إِلَيْهِ مِنْ  
الْحَاجَةِ وَلَيْسَ مَتْنُهُمْ فِي جَدِّهِمْ  
قَوْمُهُمْ وَحَلْفَائِهِمْ

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ  
الْمُسَيَّبِ عَنْ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَثَلْتُ  
أَمَّا رَضِيَانُ بْنُ عَدْنَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْطَيْتَ  
بَنِي الْمُطَّيِّبِ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ دَهْرُؤُكَ  
وَمَنْزِلَتُكَ وَاجِدَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شَاءَ بَنُو الْمُطَّيِّبِ وَنُؤُ  
هَاشِمٍ شَيْءٌ وَاجِدٌ وَمَثَلُ الْبَيْهَقِيِّ  
عَنْ نَبِيِّ يُوسُفَ وَتَرَادَ قَالَ جَبْرِ وَلَمْ  
يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي

حضرت جبر بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسیرانِ جہد کے متعلق فرمایا  
اگر مسلم بن عدی آج زندہ ہوتا اور وہ مجھ سے ان  
بدبختوں کی رہائی کے متعلق کہتا تو میں اس کی سفارش  
پر انہیں چھوڑ دیتا۔

خمس امام کا حق ہے۔ وہ اپنے جس رشتہ دار کو  
چاہے دے اور جس کو چاہے دے۔ اس کی دلیل یہ  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبر کے خمس میں  
سے سارے بنو مطلب یا سارے بنو ہاشم کو مال مطالبہ میں  
فرمایا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں۔ کہ نہ آپ نے انہیں  
ہر ایک کے لیے مال کیا اور نہ احتیاج دیکھ لیا قرابت والوں کے  
لیے خاص فرمایا۔ آپ نے جس کو ملنا فرمایا تو اس نے اپنی حالت  
کی آپ سے شکایت کی ہوگی یا آپ کا ساتھ دینے کے  
باعث انہیں اپنی قوم اور اپنے حلیفوں سے نقصان اٹھانا  
پڑا ہوگا۔

حضرت جبر بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ میں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں  
حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! آپ نے بنو مطلب  
کو مال ملنا فرمایا اور میں نے نظر انداز کر دیا، حالانکہ آپ کی نظر  
میں ہم قدر وہ ایک جیسے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے فرمایا۔ بیشک بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی  
چیز ہیں۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت جبر  
بارگاہ نبوت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ نے بنو جبر  
خمس اور بنو فزول کو حصہ نہیں دیا۔ ابن اسحاق کا بیان  
ہے کہ جب خمس، ہاشم اور مطلب میںوں میں بانٹے  
جائے تھے۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ بنت مرہ تھا

عَبْدُ شَيْبٍ وَرَأْسِي تَوَضَّلَ وَكَأَلِ ابْنُ  
إِسْحَاقَ عَبْدُ شَيْبٍ وَهَاشِمُ وَالْمُطَّلِبُ خَوَّ  
لَا يَمُرُّ وَنُفَعُ عَابِكَةَ يَدْتُ مَرَّةً وَكَانَ  
تَوَضَّلَ أَحَافُورَ لَابِيهِمْ.

بَابُ ۳۱ مَنْ لَعَنَ يُحْيِي الْأَسْلَابَ  
وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلْبُهُ مِنْ  
عَلَمِهِ أَنْ يُحْمَسَ وَحُكْمُ الْأُمَامِ  
فِيهِ.

۳۸۱. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ  
الْمَدِينِيِّ عَنْ هَكَّالٍ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَرْثُومٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَاقْتَرَفِي الصَّمْتُ  
يَوْمَ مَبْدَرٍ فَظَرَفْتُ عَنْ يَمِينِي وَبِشْمَالِي  
فَإِذَا أَنَا بِعَدْلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثِي  
أَسْنَانُهَا تَمَيُّتُ أَنْ أَكُونُ بَيْنَ أَهْلِهِمْ  
مِنْهُمْ فَتَمَرَّزِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا سَتِي  
هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَعْفَرٍ قُلْتُ نَعَمْ مَا جَاءَتْكَ  
الْيَبِي يَا امْرَأَتُ أَرَأَيْتَ قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّ  
يَسِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَتَوَى لَنَسِي بِبَيْدِهِ لَيْثٌ مَا أَيْتُهُ لَا  
يُعَارِفُ سَوَادِي سَوَادِي حَتَّى مَيِّتُتُ  
الْأَعْبَلُ مِنَّا فَتَجَعَّبْتُ لِمَذَا لِحَكِّ فَقَتَرَنِي  
الْأَعْرُ فَقَالَ لِي مِثْلُهَا فَكَلِمَةً لَشَبَّ أَنْ  
ظَهَرْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ يَجُولُ فِي السَّابِ  
قُلْتُ أَلَا أَنْ هَذَا صَاحِبُكُمْ الَّذِي  
سَأَلْتُمَنِي فَأَمْتَدَّ رَأْيِي سِيْفِهِمَا  
فَضَرَبَاكَ حَتَّى قَتَلَاكَ شَرُّ الصَّرْمَةِ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيْحُكَمَا قَتَلَاكَ قَالَ

ابن توفل ان کا باپ کی جانب سے بھائی  
وہ علاقائی تھا۔

مقتول کے بدن پر جو سامان ہو وہ قاتل کا

ہے۔ اس میں خمس بھی نہیں۔ بعد اس بند میں امام کا حکم

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ جنگِ بدر کے دوران میں صف میں نہ ادرم لینے کے  
لیے (بیٹھ گیا تھا۔ اپنے دائیں بائیں دیکھا تو مدغم رہن  
انصاری لڑکے نظر آئے۔ دل میں خیال گزرا کہ میں جو ان  
کے درمیان ہوتا۔ ان میں سے ایک لڑکا مجھ سے بچے  
لگا، چچا جان! آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں۔ میں نے  
جواب دیا، ہاں لیکن اسے پیچھے! کہیں اس سے کیا کام ہے  
لڑکے نے جواب دیا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گایاں دیتا تھا۔ تم ہے اس ذات  
کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر میں اسے دیکھ دوں  
تو میرا جہم اس دلت تک اس کے جہم سے جہا نہیں ہوگا جب  
تک جہم میں سے کسی ایک کو موت نہ آدو ہے۔ میں اس  
کی گفتگو سن کر حیران رہ گیا۔ دوسرے لڑکے نے بھی مجھے  
دباتے ہوئے ایسی ہی گفتگو کی۔ دیر در گزری کہ ابو جہل لوگوں  
میں چلتا پھرتا نظر آیا۔ میں نے کہا، بھگے تم پوچھتے رہو  
تہا را نشانہ و شخص ہے۔ دونوں لڑکے اپنی تلواریں اٹھ کر  
اس پر ٹوٹ پڑے، اُد پہلے دُر پہلے وار کر کے اسے  
پھینا ڈر یا۔ پچھو دفن بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اہل  
واقعہ کی آپ کو خبر دی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم میں  
سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ دونوں میں سے ہر ایک  
نے کہا، میں نے قتل کیا ہے۔ فرمایا، کیا تم نے اپنی خون آلود



كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ  
هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَتَقَرَّ  
فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كَيْلَا كَمَا قَتَلْتُهُ وَ  
سَلَبْتُهُ بِسَعَادِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَمُورِ  
وَمَا نَا مَعَادُ بْنُ عَمْرٍو آتٍ وَمَعَادُ ابْنُ  
عَمْرٍو بْنِ الْحَمُورِ -

۳۸۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْنَدٍ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ  
أَفْلَحٍ سَنَ أَبِي مُحْتَبٍ قَوْلِي أَبِي قَتَادَةَ  
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَامَ حُجَيْنٍ فَلَمَّا التَقَيْنَا كَانَتْ  
لِلْمُسْلِمِينَ جُؤْلَةٌ قَرَأَتْ رَجُلًا مِنَ  
الشُّعْرَاءِ عَدَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
فَاسْتَدَارَتْ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ قَرَأَتْ  
حَتَّى حَسَرْتُهَا يَا لَشَيْفٍ عَلَى حَبْلٍ  
عَاقِبَةٍ مَا قَبْلَ عَلِيٍّ فَضَعْنِي صَمَةً  
وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكْتُ  
الْمَوْتَ مَا رَسَلْتَنِي فَلَمَجَعْتُ عَمْرُؤَ ابْنِ  
الْحَمُورِ فَقُلْتُ مَا جَالَ الشَّيْءُ قَالَ أَمْرٌ لَّهِ ثُمَّ رَأَيْتُ مَا سَجَعُوا  
وَجَسَّ الْبَقِيَّةُ عَلَى يَدَيْهِ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَمْ يَسْبِغْهُ سَبْغُهُ  
فَقُلْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَسْبِغُهُ فِي نَفْسِهِ فَقُلْتُ فَقُلْتُ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَمْ  
يَسْبِغْهُ سَبْغُهُ فَقُلْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَسْبِغُهُ فَقُلْتُ مَنْ يَسْبِغُهُ فَقُلْتُ  
فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا نَاقِدًا مَا فَتَحْتُ عَلَيْهِ الْفَتْحَةَ  
فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَلَبْتُهُ  
عَمْرُؤَ فَإِذَا رَضِيهِ عَنِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ  
الْقَتِيدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَأَهَا اللَّهُ إِذَا  
يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يَقَاتِلُ

تلوایں صاف کر لی ہیں: دونوں طرفی گزاد ہوئے ہیں نہیں۔  
آپ نے تلوایں ملاحظہ کر کے فرمایا: تم دونوں نے  
اسے قتل کیا، لیکن اس کے جسم کا سامان معاذ بن  
عمرو بن جوع کو ملے گا۔ دونوں رُک کے معاذ بن عمرو  
اور معاذ بن عمرو بن جوع سے تھے۔ درمیان اللہ  
تعالیٰ قدر -

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ جنگ حنین کے لیے ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے ساتھ آپ پر قربان ہوئے۔ آپ کے لیے نکلے۔ جب  
ہمارا مقابلہ ہوا، تو مسلمانوں پر گردشیں آگئی۔ میں نے  
ایک شرک کو دیکھا، کہ اس نے ایک مسلمان کو دبوچا  
ہوا ہے۔ میں گھوم کر اس کے پیچھے پہنچا، اور اس کے  
کندھے پر تلوار کی بھرپور ضرب لگائی۔ وہ پلٹ کر میرے  
مقابلہ پر ڈٹ گیا۔ ہم دونوں میں خوب زور آزمائی ہوئی  
اور مجھے اپنی موت نظر آنے لگی لیکن رزخوند کی تاب  
نہ لاکر دوا چانک مر گیا۔ اور میرا پیچھا چھوٹا۔ حضرت  
عمر بن خطاب سے میری ملاقات ہوئی تو لوگوں کا حال  
پوچھا۔ فرمایا، جو اللہ کا حکم ہے۔ جب جنگ ختم ہوئی  
لوگ واپس لوٹے، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
اجلاس فرمایا اور ارشاد ہوا کہ جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو  
اور نبوت اس کے پاس موجود ہو تو مقتول کا سامان اسی  
کو ملے گا۔ پس میں کھڑا ہو گیا۔ پھر یہ سوچ کہ مجھے  
میاں میری گواہی کون دے گا؟ جب آپ نے تیسری  
مرتبہ بھی فرمایا، تو ایک آدمی اُٹھ آیا رسول اللہ  
آپ نے دست فرمایا ہے اور اس کافر کا سامان میرے  
پاس ہے۔ آپ انہیں دابو بردہ کو مجھ سے راضی کر  
دیں۔ حضرت ابو بکر صدیق نے اس آدمی سے فرمایا  
نہیں خدا کی قسم یہ تو نہیں ہو گا کہ اللہ کے پیروں میں سے  
ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑے۔

عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُفَضِّلُ سَلْبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْبًا فَاعْطَاكَ فَبَعَثَ  
الْقِدْرَ فَأَبْتَعَتْ بِهَا مَخْضِرًا فِي بَيْتِي  
سَلْبَةً خَيْشًا لَا قَوْلَ مَالٍ تَأْتِلُ فِي  
الْإِسْلَامِ

باب ۲۶۱ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَطْلُبُ الْمُسْلِمَةَ فَكَرِهَ لَهَا  
وَعَبْرَهُمْ مِنَ الْغَمْرِ وَنَحْوِهَا سَرَاةً  
عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۸۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ الثَّوْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
النَّسَائِبِ وَعَمْرٍو وَابْنِ الرَّسَيْدِ أَنَّ حَكِيمَ  
بْنَ حِرَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَا عَطَايَ شَرُّ سَأَلْتُهُ مَا عَطَايَ شَرُّ  
قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا السَّالِ  
غَضَبُ حَكْمٍ حَتَّى أَخَذَ بِسُخَاوَةٍ  
تَقْبِ بُرْكَ لَهْ رَفِئِهِ وَمَنْ أَحَدًا  
يَا شَرَّاحِ تَقْبِ لَهْ رَفِئِهِ لَهْ رَفِئِهِ  
كَانَ كَالشَّيْءِ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْبَيْتُ  
الْعَلِيَّاءُ خَبَرٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالشَّيْءُ  
بَعْدَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْمِ أَحَدًا يَحْدُكُ  
شَيْئًا حَتَّى أَفَارِقَ الدُّنْيَا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ  
يَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَايَ فَيَأْتِي  
أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا شَرُّ أَنْ عَمَّ  
عَمَّ لِيُعْطِيَهُ فَبَأَى أَنْ يَتْبَكَ فَقَالَ يَا

اور اس کا مال آپ کو دے دیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انہوں نے سچ کہا ہے۔ پس  
اس آدمی نے وہ سامان مجھے دے دیا۔ میں نے اس  
میں سے ایک زبردہ بیچ کر جو سلسلہ کا ایک باغ خرید  
لیا۔ یہ اسلام کے اولین نذر کا مال ہے جو مجھے آپ  
سے پہلے حاصل ہوا۔

تالیف تلوپ کے لیے رسول خدا کا فضل  
و خیرہ سے خرچ کرنا۔

اس سلسلے میں حضرت عبد اللہ بن زید نے  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت  
کی ہے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تو  
آپ نے حاضر فرمادیا۔ پھر آپ سے مال طلب کیا تو پھر  
مرحمت فرمادیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ اے حکیم!  
یہ دنیا کا مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ جو اسے نفس کی سعادت کے  
ساتھ لے گا تو اس کے لیے اس میں برکت ہوگی اور خواہش  
نفس کے تمت لے گا تو کسی قسم کی برکت نہیں ہوگی اور  
اس کی مثال ایسی ہو جائے گی جیسے کوئی کھانا جائے اور میر  
نہ ہو۔ یاد رکھو! اوپر والا ہاتھ دینے والا نیچے والے ہاتھ  
دینے والے سے بہتر ہے۔ حکیم بن حزام عرض کر رہے تھے یا  
رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو  
مبعوث فرمایا ہے آپ کے بعد میں کسی نے آگے دست  
سوال دراز نہیں کرنا گا، یہاں تک کہ دنیا کو خیر باد کہہ جائے  
پھر حضرت ابو بکر نے انہیں اپنے دور خلافت میں مال عطا  
کر کے کی غرض سے بجا تو نہیں نے مال لینے سے ملنا انکار  
کر دیا۔ پھر حضرت عمر نے انہیں اپنے دور خلافت میں  
مال عطا کر کے کی غرض سے بلایا، تب بھی انہوں نے لینے  
سے انکار کر دیا۔ پس حضرت عمر نے فرمایا۔ اسے مسلمانوں

مَعْمَرُ الْمُسَيَّبِيُّ إِنْ أَعْرَضَ عَلَيْهِ حَقْدٌ  
اَتَدَّى فَتَسْمُرُ اللَّهُ لَمَّا مِنْ هَذَا الْغِيْ  
كَيَا بِي أَنْ يَأْخُذَهُ حَنْوَ يَزْرَأُ حَكِيمٌ  
أَحَدًا قِنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ تَوْفِي

۳۸۴. حَدَّثَنَا أَبُو النَّضَارِ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ  
بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ تَائِفٍ ابْنِ عُمَرَ  
بْنِ النَّضَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلَى أَعْيُنِكَ  
يَوْمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا مَرَّ أَنْ يَنْفِي  
يَبَا قَالَ وَأَصَابَتْ عَمْرُو جَارِيَتَيْنِ مِنْ  
سَبْيِ حَنِينٍ فَوَضَعَهُمَا فِي بَعْضِ بُرُوتٍ  
مَكَّةَ قَالَ فَمَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَبْيِ حَنِينٍ فَحَمَلُوا  
يَسْعُرُونَ فِي السَّحَابِ فَقَالَ عَمْرُو يَا عَبْدَ اللَّهِ  
انْظُرْ مَا هَذَا فَقَالَ مَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّبْيِ قَالَ أَذْهَبُ  
فَأَرْسِلُ النَّبِيَّ يَمِينٍ قَالَ تَائِفٌ وَلَمْ  
يَعْتَمِرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنَ الْجَعْفَانِ وَلَوْ اعْتَمَرَ لَمْ يَخُفْ  
عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَزَادَ جَوَازُ بْنُ حَكِيمٍ  
عَنْ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ تَائِفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
قَالَ مِنَ الْحُسَيْنِ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ  
عَنْ تَائِفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي السَّحَابِ وَلَمْ  
يَقُلْ يَوْمَ

۳۸۵. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
جَبْرِ بْنُ عَزَّازٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ  
حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ تَائِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں سے مال سے ان کا وہ حق انہیں دے رہا ہوں  
جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے لیکن دگوار رہا وہ خود اپنے  
سے انکار کر رہے ہیں۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ نے کسی  
شخص سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد آخری  
دم تک کوئی چیز قبول نہیں کی۔

نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عندہ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ  
رمضان جاہلیت کا چھ پر ایک روز کا احکام ہے۔ پس آپ  
نے اسے پورا کرنے کا حکم دیا ہے۔ راوی کا بیان ہے  
کہ حضرت عمر کو حنین کے قیدیوں سے دو لونڈیاں ملیں  
انہوں نے انہیں مکہ مکرمہ میں کسی کے گھر بیٹھ دیا۔ راوی  
کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کے  
قیدی آزاد فرمادیے تو وہ گلی کوچوں میں بھاگنے دوڑنے لگے  
حضرت عمر نے فرمایا اے عبد اللہ! بکھیر کیسا شور مچا  
ہے۔ معلوم کر کے عرض گزار ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کے قیدیوں پر احسان فرمایا ہے۔  
راوی نہیں آزد کر دیا ہے۔ فرمایا تم جا کر ان دونوں لونڈیوں کو  
بھی بیچ دو۔ نافع کا قول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے جبرائیل سے عمرہ نہیں کیا۔ اگر آپ عمرہ کرتے  
تو عبد اللہ سے یہ بات پوشیدہ نہ رہتی۔ نافع نے  
حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں  
لونڈیاں، حنس سے مل گئیں۔ نافع نے ابن عمر  
سے جو روایت کی ہے۔ اس میں نذر کا لفظ  
اور دن کا کوئی ذکر نہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو  
مال عطا فرمایا اور بعض حضرات کو نہ دیا۔ یہ ظہریوں معلوم ہوتا  
تھا کہ گویا ان پر عتاب فرمایا ہے۔ پس آپ نے ارشاد فرمایا

قَوْمًا وَمَنْعَ آخِرِينَ فَكَانَتْهُمْ عَقَبًا  
عَلَيْهِ فَقَالَ إِنْ أُعْطِيَ قَوْمًا أَحَادُ  
طَلَعَهُمْ وَجَزَعَهُمْ وَأَحْضَلُ قَوْمًا إِلَى  
مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْخَيْرِ  
وَالْإِثْمِ مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ  
عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَتْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ النَّجْوِ  
وَرَأَى أَبُو عَامِرٍ عَنْ جَبْرِ ثَقَالِ سَيْفِ  
الْحَسَنِ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ  
أَوْ يَسْتَفِي فَقَسَمَ بِهَذَا.

۳۸۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ثَعْبَةُ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُعْطِيَ  
قَرْنِي شَا أَنَا لَأَقْضِيَنَّ لَهُمْ حَبِيبَتِ عَمْرُو  
بِجَاهِ هِلْبَةٍ.

۳۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ  
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ  
مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ الْأَنْصَارِ قَالُوا لِلرَّسُولِ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبَتِ  
أَفَتَاةُ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَإِلَ هَوَارِثَ مَا  
أَفَتَاةُ فَطَنَ يُعْطَى رَجُلًا مِنْ قُرَآنِ الْبَاةِ  
مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَعْزِزُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطَى قَرْنِي شَا  
وَسَيُؤْتِيَنَّ تَقَطُّرُ مِنْ مَآئِهِمْ قَالَ أَنَسُ  
فَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِمَقَالَتِهِمْ فَأَسْدَى إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَعَلَهُمْ  
فِي قَبِيَّةٍ مِنْ أَدَمٍ وَلَعَزَمُوا مَعَهُمْ أَحَدًا

کہ میں بعض لوگوں کو ان کی کمزوری اور بے مبری کے  
باعث مال دیتا ہوں، اور بعض لوگوں کو چھوڑ دیتا ہوں  
جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے بھلائی اور استغناء سے  
بھر کر دیا ہے۔ ایسے ہی لوگوں میں سے عمرو بن تغلب  
ہے۔ حضرت عمرو بن تغلب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کلمہ میرے متعلق ارشاد فرمایا  
یہ مجھے شرج اور خوشی سے زیادہ پیارا ہے۔ عمرو بن  
تغلب سے دوسرے حضرات نے روایت کی ہے۔  
اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کی خدمت میں مال یا قیدی آئے تھے تو آپ نے  
انہیں اس طرح تقسیم فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ میں قریش کو اس لیے مال عطیہ  
کرتا ہوں کہ ان کی بیجا بیعت کا زمانہ ابھی  
ابھی گزرا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ انصار کے بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے اس طرز میں پر جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول  
کو جواری کی دولت مفت عطا فرمائی، تو آپ نے قریش کے  
بعض افراد کو سوسو اونٹ تک مرحمت عطا فرما دیئے تو  
یہ کہنے لگے کہ اللہ اپنے رسول کو عاف فرمائے جو قریش  
کو مال مال کرتے ہیں اعلیٰ میں نظر انداز کر دیتے ہیں حالانکہ  
گنہگار کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ حضرت  
انس فرماتے ہیں کہ بارگاہ رسالت میں کسی نے اس بات کا  
ذکر کر دیا تو آپ نے انصار کو بلایا، اور انہیں ایک  
چمڑے کے ٹکے میں جمع فرمایا، اور ان کے ساتھ دوسرے  
کسی ایک آدمی کو بھی نہیں بلایا۔ جب وہ جمع ہو چکے  
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف

غَيْرِهِمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَالَ: مَا كَانَ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ خَالَ لَنَا قَفَاؤُهُمْ أَمَّا ذُووِ الْأَيْتَانِ يَارَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا وَ أَمَّا أَنَا فَمَا حَدِيثٌ أَتَانَا لَهُمْ فَتَالَ لَوْ أَنَّهُمْ يَخْبَرُ اللَّهُ يَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا قُرَيْشًا وَلَا نَصَارًا وَسَيُؤْتِي تَقَطُّرٌ مِنْ دَمٍ يَخْبَرُ فَتَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي أَنِّي أُعْطِي رِيحًا لَا حَدِيثٌ عَلَيْهَا هُمْ رَكُوزٌ أَمَّا نَرُصُونَ أَبَ يَذْهَبُ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتُوجِعُونَ إِلَى رِيحٍ لِيَكُونُ يَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ مَا تَقْلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِنَّمَا يَتَقْلِبُونَ بِهِ قَالُوا بَلَى يَارَسُولَ اللَّهِ فَتَذَرْنِيْنَا فَتَالَ لَهُمْ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أُمُورًا مَشِيدَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَنْفُكُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخَوْضِ فَتَالَ أَكُنْ مِنْهُمْ بَعِيدًا.

۳۸۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَطْعَمٍ أَنَّ مَسْعُودَ بْنَ جَبْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي جَبْرِ بْنُ مَطْعَمٍ أَنَّ بَيْنَنَا هَؤُمَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّاسِ مُقْبِلًا مِنْ حَتْنٍ عَلِقَتْ يَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْعَابَ يَسْأَلُونَ حَتَّى احْطَرَوْهُ إِلَى سَمَرَةٍ فَخَلَعَتْ يَدَآءُكَ حَوْقَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْلَوْنِي يَدَايَ فَخَلَوْكَ عَدَدَ هَذِهِ

لے گئے اور فرمایا۔ کیا یہ اچھی بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھ تک پہنچی ہے؟ ان میں سے کچھ دار حضرت عروض بن ابی اسد، یار رسول اللہ جویم بن سہیل جو واسطے میں انہوں نے قطعاً ایک لفظ بھی نہیں کہا لیکن جویم میں کم عمر میں انہوں نے کہا ہے کہ اللہ اپنے رسول کو معاف فرمائے وہ قریش کو تو مال مال کر دیتے ہیں لیکن انصار کو نظر انداز فرماتے ہیں۔ حالانکہ کفار کا خون ہماری تحامل سے ٹپک رہا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں جن لوگوں کو مال دیتا ہوں ان کے کفر کا فائدہ زیادہ دیکھ نہیں سکتا۔ یہ بات پرہیزگاری نہیں کہ جس سے لوگ مال لے کر عینیں باریک اپنے گھر میں اللہ کے رسول کو لے جاؤ، خدا کی قسم جو کچھ تم لے کر اپنے گھروں کو لوٹتے ہو وہ اسی سے بہتر ہے جو میں لے کر اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں۔ سب انصار عروض بن ابی اسد یار رسول اللہ کی عیب نہیں، یقیناً ہم اس پر راضی ہیں، پھر آپ نے فرمایا: بیشک میرے بعد تم غریب رہنے والے ہو، بڑی نا انصافی دیکھو گے لیکن اس پر میرا کیا شک کہ جو میں کوثر پر اللہ تعالیٰ سے اللہ اس کے رسول سے عظمت کرو، حضرت انس فرماتے ہیں کہ آپ کے

حضرت جبر بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین سے واپس آ رہے تھے۔ کہ چننا عربی آپ کو آ کر پہنچ گئے۔ اور وہ آپ سے مال طلب کرتے تھے اور آپ کو مجبور کرتے جوئے لیکر کے دھت تک لے گئے اور آپ کی چادر مبارک بھی اچک ل آپ نے فرمایا۔ میری چادر دس دس اگر میرے پاس ان درختوں کے برابر بھی مویشی ہوتے، تو میں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور تم مجھے غنیمت، محبوبا یا بزدل نہ پاؤ گے۔



الرُّصَاةُ نَعْمَ الْقِسْمَةُ بَيْنَكُمْ فَتَرَوْا نَعِيدُ وَفِي  
بِحَيْلٍ وَلَا كُدُوبًا وَلَا حَبَاسًا

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجَةَ حَدَّثَنَا كَالِكُ  
عَنِ اسْتَحَاقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَهْبِئُ مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِي  
فَلَمَّا خَلَعَ الْحَابِشِيَّةَ فَإِنَّهُ رَكِبَ أَغْرَاقِي فَحَدَّثَنِي  
حَدَّثَنِي شَدِيدٌ وَهُوَ حَتَّى نَظَرْتُ إِيَّاهُ صَفْحَةً  
مَاتِيقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَتْ  
بِهِ حَابِشِيَّةُ الرَّدَاةِ مِنْ بَنِي بَنِي بَنِي  
شَجَرَةٍ قَتْلَ مُرْدِيٍّ مِنْ قَاتِلِ ابْنِ أَبِي عَدْنَانَ  
فَانْتَفَتَ النَّبِيُّ فَضَحِكَ مَشَرًا أَمْرًا  
بِعَطَاةٍ

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
جَبْرِ عَنْ مُصَوِّرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حَنْبَلٍ  
أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنَاسًا فِي  
الْقِسْمَةِ فَأَعْطَى الْأَشْرَعُ مِنْ حَابِسٍ مِائَةً مِنْ أَرْدَلٍ  
وَأَعْطَى عَيْنِيَّةً وَمِثْلَ ذَلِكَ وَأَعْطَى أُنَاسًا مِنْ  
أَشْرَافِ الْعَرَبِ فَأَتَوْهُمُ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ  
قَالَ رَجُلٌ وَاللَّهِ إِنْ هَذَا الْقِسْمَةُ مَا عُدِلَ لَنَا  
وَمَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَكُنْتُ وَاللَّهِ  
لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّيْتُ  
فَأَخْبَرْتُهُ فَتَالَ هَتَنَ يَقْدِرُ لِي إِذَا أُنْعِمَ لِي  
اللَّهُ وَرَسُولُهُ رَحِمَ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أَوْفَى  
بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيْلَانَ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ قَالَ أَخْبَرَنِي  
أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا  
تھا۔ آپ جوڑے جوڑے جا رہے تھے، ایک انجراتی چادر اور  
بھرتے تھے۔ ایک اعرابی روایت میں، بلا تو اس نے بھرتے  
زور سے آپ کی چادر کو کھینچا۔ یہاں تک کہ میں نے زور سے  
کھینچنے کے باعث چادر کے کنارے کی رگڑ کا نشان آپ  
کی مبارک گردن پر دیکھا پھر وہ کہنے لگا، آپ کسی  
جو اللہ کا مال ہے۔ مجھے اس میں سے عطا فرمائیے، آپ  
نے اس کی طرف توجہ فرمائی، اور بتیم نیز حالت میں اسے  
مال عطا کرنے کا حکم فرمایا۔

حضرت عبید اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین  
کا مال تقسیم فرمایا، تو بعض حضرات کو تقسیم میں ترجیح مرحمت فرمائی  
مثلاً اقرع بن حابس کو سواروں کی نایابیت فرمائیے اور اسے  
بھی عینہ کو عطیہ کیا اور عرب کے بعض سرداروں کو بھی اس  
مور تقسیم میں ترجیح دی گئی، اس پر ایک آدمی نے کہا کہ خدا کی  
قسم اسی تقسیم میں انصاف کو ملحوظ نہیں رکھا گیا اور اس میں  
رفاسٹا لہی مطلوب نہیں رہی۔ میں عبید اللہ بن مسعود نے  
کہا کہ یہ بات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گوش  
نہز کر رہا ہوں۔ پس میں نے آپ کی یا نگاہ میں حاضر ہو کر واقعہ  
عرض کر دیا، آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ اور اس کا رسول ہی انصاف نہ  
کریں تو انصاف اور کون کوسے گا؟ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام  
پر دم فرمائے انہیں اس سے بھی زیادہ ایذا پہنچان لگی لیکن انہیں صبر کیا۔  
حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو  
جو قلعہ میں مبعوث فرمایا تھا، وہاں سے میں کچھ روٹی کی

قَالَتْ كُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الرَّمَّةِ  
بَنِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى دَابَّتِي وَرَهَى مِثْقَى عَلَى ثَلَاثَةِ فَرَسِينَ وَ  
قَالَ أَبُو صَمْرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ أَنَّ  
الْبَيْهَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ الرَّبِيعَ أَرْضًا  
مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّصِيرِ.

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْيَمَنُذَامِيِّ حَدَّثَنَا  
الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ  
قَالَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَطَّابِ أَجَلَى الْيَهُودِ وَأَمَّارًا  
مِنْ أَرْضِ الْحِجَابِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا طَهَّرَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ أَرَادَ  
أَنْ يُخْرِجَ الْيَهُودَ مِنْهَا وَكَانَتْ زَارِعُونَ شَأْ طَهَّرَ  
عَلَيْهَا رَسُولُهُ وَبِالرَّسُولِ قِيلَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلَ  
الْيَهُودَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ  
يَتْرَكَهُمْ عَلَى أَنْ يَكْفُوا الْحَمْلَ وَهُمْ بِصَفِ  
النَّحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَيْسَ كَمَنْ عَلَى ذِيكَ مَا عَسَا فَا قُرُوْهُ أَعْتَقُوا جُلَاهُمْ  
عَسْرَتِي أَمَا رَيْبُ إِلَى تَيْمَامٍ وَتَرْيَعًا.

بَابُ مَا يُصِيبُ مِنَ الْقَطَا مِرْقَى  
أَرْضِ الْحَرْبِ.

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
حَبِيبِ بْنِ هَدَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقِلٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: صَنَعْنَا مُحَاصِرَ بَنِي خَضِرٍ خَيْبَرَ فَزَوَّيْنَا  
النَّاسَ بِجَرَابٍ فِيهِمْ شَحْمٌ فَزَوَّيْنَا لِحَدِّ  
فَالْتَفَتَ هَذَا الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَامْتَحَنِيَّتْ مِنْهُ.

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا بَنُو دِينَ  
عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ

گنہگاروں کی گنتی اپنے سر پر اٹھالایا کرتی تھی  
یہ جگہ ہم سے تین فرسخ کے فاصلے پر تھی۔  
دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالی علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو جو قطر  
زمین مرحمت فرمایا وہ بنو نضیر کی زمین  
تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے  
کہ حضرت عمر بن خطاب نے یہود نصاریٰ کے وجود سے  
جہاز مقدس کی سرزمین کو پاک کر دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالی علیہ وسلم نے جب حیر والوں پر فتح پائی تو یہود کو  
وہاں سے نکال دینے کا ارادہ فرمایا۔ کیونکہ یہودیوں کی  
زمین پر رسول خدا اور مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا تھا۔ یہود  
بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ انہیں اس شرط پر  
آباد رہنا دیا جائے کہ وہ محنت کریں اور اس کے بدلے میں  
پیداوار سے آدھی نیاں پائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا: چلئے اس شرط پر ہمیں شہر سے کی اجازت  
دیتے ہیں۔ لیکن ہم جب تک چاہیں۔ پس انہیں خبر لیا گیا  
یہاں تک کہ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے دور خلافت میں  
یہاں اور اسکا کی طرف جلا وطن کر دیا تھا۔

دار الحرب میں خوددوش کی ملنے والی چیزوں کا

حکم۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ ہم نے تلخ خیر کا محاصرہ کیا جو اقلیس  
کسی یہودی نے چرائی سے بھری ہوئی ایک کٹی باہر میں رک  
دی تو اسے لینے کے لیے میں جیٹا، لیکن جب پاس  
ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو میں اپنی حرکت  
پر بہت ہی شرمسار ہوا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
جب میں کسی جہاد کے دوران شہید اور انکسار ملے تو

عَنْهَا قَالَ لَنَا نَصِيبٌ فِي مَعَارِيفِ الْعَسَلِ  
وَالْيَعْبَ كُنَّا كُلُّهُ وَرَأْسُ قَعَةٍ

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مَرْثَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الشَّيْخَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ  
ابْنَ رَجَاءٍ أَدْنَى رَجُلٍ أَنَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَهْبَابُنَا  
مَجَامَعَةٌ لَنَا إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ  
وَقَعْنَا فِي الْعُسْكَرِ الْأَهْلِيَّةِ حَاشَتْ حُرُوتُنَا هَا  
فَلَمَّا عَلَيَ الْفُؤَادُ مَا دَى مَسَادِي رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْعَنُوا اللَّهَ وَرَدُّ  
فَلَا تَصْعَقُوا مِنْ لَحُوقِ الْخُمْرِ شَيْئًا  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقُلْنَا إِيْمَانُ نَحْنُ الشَّيْخُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَهَا لَسَر  
تُخَشُّنَ قَالَ وَقَالَ الْخُرُوجَ حَرَمَهَا  
الْبَيْتَةُ وَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَعَلَّ  
حَرَمَهَا الْبَيْتَةُ

انہیں کہاں کرتے تھے لیکن انہیں دوسرے اوقات کے لیے  
انکار نہیں رکھتے تھے۔

حضرت ابن ابی ولی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے  
ہیں کہ جنگ خیبر کے دوران فتح خیبر کے بعد ہمیں سخت  
صوبک لگی تو ہمیں پہلے ہوئے گدھے مل گئے۔ ہم نے انہیں  
ذبح کر دیا۔ جب انہوں نے میں جوش آنے لگا تو رسول  
خدا کے منادی نے اعلان کیا کہ انہیں اسٹ رو اور  
گدھے کا گوشت مطلقاً نہ کھاؤ۔ عبد اللہ بن ابی ولی  
فرماتے ہیں: ہم کہنے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے شاید اس وجہ سے منع فرمایا ہے کہ ان کا غصہ ادا  
نہیں کیا گیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ دوسرے حضرات کا سامنے  
میں گدھے کا گوشت مطلقاً حرام قرار دے دیا گیا، شیعیان  
نے سعید بن جبیر سے اس بارے میں دریافت کیا  
تو بتایا کہ مطلقاً حرام قرار دیا گیا  
ہے۔

بَابُ الْجَزْيَةِ وَالْمَوَادَعَةِ مَعَ  
أَهْلِ الْحَرْبِ وَتَوَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
فَاتَلُوا الشَّيْخَيْنِ لَا يُؤْمِنُونَ يَا لَلَّهِ  
وَلَا يَالَيْسُوا بِالْأَجِيرِ وَلَا يَمْنَعُهُمْ  
مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا  
يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الشَّيْخَيْنِ  
أَوْ تَوَلَّوْا الْكِتَابَ حَتَّى يُتْلَى الْجَزْيَةُ  
عَنْ يَدَيْهِ وَهُمْ صَاحِبُونَ لَكُمْ إِذْ لَأَ  
وَمَا جَاءَ مِنْ أَخِيذِ الْجَزْيَةِ مِنَ  
الْيَهُودِ وَالْمَنْصَارِيِّ وَالْمَجُوزِيِّ  
وَالْعَجِمِ۔ وَقَالَ ابْنُ عِيَيْنَةَ  
عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قُلْتُ لِمَ جَاهِدُوا

جہاد کا نعرہ دے کر یہ لینا اسی کا وعدہ کرنا۔  
اور مشاہیر باریک قلم لکھتے ہیں: "لڑو ان سے جو ایمان  
نہیں لیتے اللہ پر اللہ قیامت پر اللہ حرام نہیں  
کرتے اسی چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اللہ  
اس کے رسول نے اللہ سے دین کے تابع نہیں  
ہوتے ہیں وہ جو کتاب دینے لگے، جب تک  
اپنے اللہ سے جزیہ نہ دیں، ذیل جو کہ رسول  
القرآن، آیت ۱۲۹۔ وہ ذیل میں، اس لیے یہود  
نصارائی اور مجوسی اللہ علیہ السلام سے جزیہ لینے  
کا حکم ہے۔ تمامہ کا قول یوں منقول ہے کہ  
ابو سہام سے چار دینار فی کسبہ  
ابو یمن سے ایک دینار، یہ ان کی

انسان کے لیے مالی حالت کے پیش نظر ہے۔

عمر بن دینار فرماتے ہیں کہ میں جابر بن زید اور عمرو بن ادی کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ بھارت نے چاہ کر مزم کے پیر حیروں کے پاس مشعر میں کیا، جس سال کہ حضرت مصعب بن زید نے ابی بصرہ کے ساتھ حج کیا تھا، کہ میں اصناف کے چچا جند بن معاویہ کے پاس غلہ تھا تو مکہ کے پاس حضرت عمر بن خطاب کا مکتوب پڑھا ان کے کئی دفعات سے ایک سال پیشتر آیا کہ جس مہجوسی نے ذی حسم عودت سے مشارک کی ہوئی ہو انہیں جدا کر دو اور حضرت عمر سے جو سونے سے جزیہ نہیں لیا تھا، یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجر کے مہجوسوں سے جزیہ لیا۔

حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی ہاشم بن ثوی کے حلیف اور جنگ جند میں شامل تھے، ان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو یمن کی طرف جزیہ لانے کے لیے بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابی بکر سے صلح کر کے حضرت عمار بن العزری کو ان پر حاکم مقرر فرمایا تھا جب حضرت ابو عبیدہ مال سے کہ یمن سے واپس لوٹے تو انصار نے ان کے آنے کی خبر سن کر اور صبح کی نماز میں اس سے ہوا بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ جب آپ ان کے ساتھ نماز فجر ادا فرما کر جانے لگے تو وہ آپ کے مدبر ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر تبسم فرمایا

مَا شَأْنُ أَهْلِ الشَّامِ عَلَيْهِمْ أَرْبَعَةُ دَنَابِيرٍ وَأَهْلِي الْيَمَنِ عَلَيْهِمْ دِينَارٌ شَالٌ جَمِيلٌ ذَلِكَ مِنْ قَبْلِ النَّبَاِ

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ إِذَا قَالَ كُنْتُ جَالِيًا مَعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعَمْرِو بْنِ نُفَيْسٍ فَخَذْتُ لَهَا بِعَالَةً سَنَةً سَبْعِينَ عَامًا حَرَّ مُصْعَبُ ابْنِ الرَّبِيعِ بِأَهْلِ الْبَصَرَةِ وَاعْتَدَ دَرَجَ زَمْرَةٍ شَالٍ كُنْتُ كَارِيَةً لِيَجْرِمَ بَنِي مُعَاوِيَةَ مَعَ الْأَحْزَنِ فَأَنَا لَا يَكُنَا عَمْرَ بْنَ الْغَضَابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ خَزَنُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَخْرَمٍ مِائَةَ الْمَجُوسِ وَلَوْ يَكُنْ عَمْرٌ أَحَدَ الْمَجُوسِ مِنَ الْمَجُوسِ حَقٌّ شَهِدَ عَبْدُ اللَّهِ حُجَّتَ ابْنِ سَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ مِنْ مَجُوسٍ هَجَرَ

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي هُرْدٌ أَنَّ ابْنَ الرَّبِيعِ بْنِ السُّوَيْدِ ابْنِ مَخْرَمَةَ ثَمًّا أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمُورَ بْنَ سَوْفٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ حَلِيفُ سَيِّ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْشَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عَبِيدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ إِلَى الْيَمَنِ يَأْتِي بِجَزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَادِرَ أَهْلِ الْيَمَنِ وَفَرَعِيهِمْ أَعْلَاءُ ابْنِ الْحَضَرِيِّ فَقَتِلَ مِنْهُ أَبُو عَبِيدَةَ يَمَالٍ مِنَ الْيَمَنِ فَمَسِيحَتِ الْأَنْصَارُ بِقَتْلِهِ وَبَرَأَى عَمِيدَةَ فَوَقَّتْ صَلَوةُ الصُّبْحِ مَعَ الْيَمَنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى

يَوْمَ الْقَوْمِ النَّصْرَ فَتَعَرَّضُوا لِلْمَأْثَمِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَأْسَهُمْ  
وَقَالَ أَهْلُكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أُمَّ عَمِيْنَةَ  
قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ قُلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَمَا أَشَدُّ  
لَا الْقَتْلَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى سَدُّكُمْ  
أَنْ تَسْطَ عَلَيْهِمْ كَمَا سَطَّ كَمَا بَيَّضْتُ عَلَى  
مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالُوا فَمَا لَنَا أَنْ نَسُوهُمَا  
تَغْلِبُكُمْ كَمَا هَلَكْتُمْ

۳۹۸. حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَدْرٍ السَّدُوقِيُّ حَدَّثَنَا  
السَّمْعِيُّ بْنُ سَيَّانٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
عَبِيدٍ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَدَّثَنَا بِحَقِّهِ  
عَبْدُ اللَّهِ الْمُرَزِيُّ وَزِيَادُ بْنُ جَبْرِ عَنْ  
جَبْرِ بْنِ حَبِيبَةَ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ  
فِي أَقْصَاءِ الْأَمْصَارِ يُعَايِنُونَ الْمُشْرِكِينَ  
فَاسْتَمَرُّوا لَهُمْ مَزَارُ فَقَالَ إِبْنُ مُسْتَيْبِرٍ  
بِإِذْنِ مَدَائِنِي هَذِهِ قَالَ نَعَمْ مَثَلُهَا وَ  
مَثَلُ مَنْ جِيءَ مِنْ أَمَائِهِ مِنْ عَدُوِّ  
الْمُسْلِمِينَ مَثَلُ طَائِفَةٍ رَأَتْ رَأْسَ  
جَنَاحَيْنِ وَلَمَّا رَجَعَا فِي الْكَيْسِ  
أَحَدُ الْجَنَاحَيْنِ نَقَصَتْ الرِّجْدَانِ  
بِجَنَابِ وَ الرَّأْسُ فَإِنْ كُسِرَ أَحَدُ  
الْأُخْرَى نَقَصَتْ الرِّجْدَانِ وَالرَّأْسُ وَإِنْ  
كُسِرَ الرَّأْسُ ذَهَبَتِ الرِّجْدَانِ  
وَالْجَنَاحَانِ وَالرَّأْسُ فَالرَّأْسُ كِشْرَى  
وَالْجَنَاحَانِ قَبْضُ وَالْجَنَاحَانِ الْأَحْمَرُ  
فَارِسُ فَتَمَّ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَنْفَرُوا  
إِلَى كِشْرَى وَحَالَ بَكْرٍ وَزِيَادُ

کی حالت میں فرمایا: میرے خیال میں تم نے پرسن یہ ہے  
کہ ابو عبیدہ مال سے کر آگئے ہیں؟ عرض گزار ہوئے: ہاں  
یا رسول اللہ! یہی بات ہے۔ فرمایا: تو خوش ہو جاؤ اور  
اس بات کی امید رکھو جو تمہیں مسرور کر دے۔ پس خدا  
کی قسم، مجھے تمہارے غریب ہو جانے کا ڈر نہیں، مجھے تو  
اس بات کا ہے کہ دنیا تم پر کثرت سے ہو جائے جس طرح  
تمہارے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی۔ پھر تم ایک دوسرے سے  
پہلے لو جیسے اگلے لوگ پہلے گئے تھے اور یہ تمہیں ہلاک کر دے  
جیسے انہیں ہلاک کیا۔

حضرت جبر بن عبد الرحمن بن عوف نے روایت ہے کہ حضرت  
عمر بن الخطاب نے بنی مضر کو مشرکوں سے روکنے کے  
لیے جسے جسے شہروں کی جانب روانہ فرمایا۔ جب عمر بن  
الخطاب قبول کر لیا تو آپ نے ان سے فرمایا: میں  
اس لڑائی کے بارے میں آپ سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں۔  
اس نے جواب دیا بہت اچھا اس کی مثال اور جو سماوی  
کے خلاف لڑ رہے ہیں ان کی مثال پر لڑ رہے جیسی ہے  
جس کا ایک سر، ٹوٹ پر اور دو ٹانگیں ہوتی ہیں۔ اگر اس  
کا ایک پر ٹوٹ دیا جائے تو وہ دونوں ٹانگوں پر ایک پر  
اور سر کے ساتھ کھڑا رہ سکتا ہے۔ اگر دوسرا پر بھی ٹوٹ  
دیا جائے تو دونوں ٹانگوں پر سر کے ساتھ کھڑا رہ سکتا ہے  
اگر اس کا سر ٹوٹ دیا جائے تو دونوں ٹانگیں اور پر ہوتے  
ہوئے بھاگے گا جو جاؤں گے۔ پس سر تو کسر کرنا ہے  
ایک پر تعمیر اور دوسرا پر ایران ہے۔ آپ مسلمانوں کو کسر  
کی جانب بھیجنے کا حکم صادر فرمائیں کہ اور زیادہ دونوں  
جبر بن حبیہ سے مروی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت  
عمر نے عثمان بن مظعون کو ہذا امیر شکر بنا کر بھی روانہ  
فرمایا۔ جب ہم دشمن کی سرزمین میں جا پہنچے تو کسر  
کا گورنر چالیس ہزار فوج لے کر ہمارے لیے نکلا۔ اس  
سے ترہان کھڑا کیا جس نے کہا کہ حضرت میں سے کوئی میرے



میرے ساتھ گفتگو کرے حضرت مغیرہ نے فرمایا، پوچھیے  
 آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ پوچھا تم کون جہاد حجاب دیا ہم  
 عرب کے باشندے ہیں۔ ہم بڑی بدبختی اور انتہائی  
 محبت میں مبتلا تھے، ہجرت کے باعث چھکے اور  
 گھٹلیاں بھی کھا جاتے تھے، چہرے اور بالوں کا لباس  
 پہنتے تھے، وہ دشمنوں اور پتھر والوں کی پوجا کرتے تھے،  
 اس وقت جبکہ ہم اس بستی میں تھے تو اُس سبب تو ہم  
 اور زمینوں کے سب سے، جس کا ذکر اہل اور عظمت  
 بلا ہے، ہمارے اندر ایک ہی مبعوث فرمایا جو ہم  
 میں سے ہے، ہم اس کے والدین کو  
 جانتے ہیں، پس ہمارے اس نبی اور اللہ  
 کے رسول نے ہمیں یہ حکم فرمایا کہ ہم  
 کاندھوں سے لڑیں یہاں تک کہ وہ ایک نماز  
 کی عبادت کرنے لگ جائیں یا پھر جزیہ ادا  
 کریں۔ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
 نے اپنے رب کی جانب سے ہیں بتایا  
 کہ جو ہم میں سے قتل ہو جائے گا۔ وہ جنت  
 میں آرام کے اندر جائے گا، جس کی مثال  
 قطعاً کسی نے نہیں دیکھی اور جو ہم میں سے  
 زندہ رہے گا وہ گنہگاروں کی گزندوں کا مالک  
 بن کر رہے گا۔ حضرت عثمان بن مظعون نے کہا،  
 آپ حضرت مغیرہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت  
 میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے بارگاہ جنگ آزمائی کا  
 موقع عطا فرمایا، جس میں آپ کو کسی ندامت  
 یا سوال کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ جبکہ میں نے  
 میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
 کی معیت میں جنگیں لڑی ہیں، پس  
 جب آپ صبح سوزیہ جنگ شروع  
 فرماتے ہیں تک کہ مناسب

حِينَمَا عَنْ جَدِّ بْنِ حَبِطَةَ دَا سَال  
 فَتَدَامَا عَمْرٍ وَاسْتَعْمَلَا عَيْتَ  
 الشَّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ حَتَّى إِذَا سَعَتْ  
 يَارْحَى الْعَدُوَّ وَخَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلٌ  
 كَسْرِي فِي أَرْبَعِينَ أَلْفًا فَقَامَ  
 تَرْحُمَانٌ فَقَالَ لِيَكُنْ مُحَمَّدٌ رَجُلٌ  
 مِنْكُمْ فَقَالَ الْمُعَبَّرَةُ سَلْ  
 عَنَّا شَيْئًا قَالَ مَا أَسْتَعْمَلُ قَالَ  
 بَعَثُ بَنَاتِي مِنَ الْعَرَبِ ثَنَانِي  
 شَقَاةً مَقْدُونِيَّةً وَبَلَاءً شَدِيدًا شَعْرُ  
 الْيَحْلَدِ وَالْمَعْوَى مِنَ الْجَوْرِ وَ  
 نَابِسُ الرُّبَرِ وَالشَّعْرَ وَبَعْدُ  
 الشَّعْرَ وَالْحَبِيرَ فَلَبِثَا مَرَّةً  
 إِذْ بَعَثَ رَثَ الشَّعْرِ وَ رَثُ  
 الْأَرْحَمِينَ تَحَى وَ كَرَا وَمَلَأَ عَظْمُ  
 الْبَيْتِ نَيْبًا مِنْ أُنْثِيَا مَعْرِثُ  
 أَبَاءَ وَأُمَمٌ هَا مَرَّتَا نَبِيَّيَا رَسُولُ  
 رَبِّنَا حَتَّى إِنَّهُ عَنِي وَسَمِعَ الْكَلَامَ  
 عَنْ يَدَيْكُمْ حَتَّى تَعْبُدُوا اللَّهَ  
 وَحْدَهُ أَوْ تَوَدُّوا الْجُزْمَةَ وَأَعْبَدُوا  
 نَبِيَّيْنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
 يَسَالِجِ رَبِّنَا أَشَدَّ مِنْ قَتْلِ مَنَاصِرَ  
 إِلَى الْجَنَّةِ فِي تَعْلِيمٍ لَمْ يَرِ مِثْلَهَا قَطُّ  
 وَمَنْ بَقِيَ مِمَّا مَلَكَ يَدَايَكُمْ فَقَالَ  
 الشَّعْمَانُ رَبَّنَا أَشْهَدُكَ اللَّهُ مِثْلَهَا  
 مَعَ الْبَقِيَّةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ  
 يُنْزِلُكَ وَلَمْ يُخْزِلْكَ وَلِيَكُنْ شَهَادَةُ  
 الْقِتَالِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَتَمَّ كَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ فِي أَوَّلِ

التَّحَارُّرُ اسْتَطْرَعَتْهُ نَفْعُ الزَّيْرِ وَتَحَضَّرُ  
الضُّمُورَاتُ

باب ۲۶۳ اِذَا وَاذَعَرُ الْاِمَامُ مِلَّةَ  
الْقَدَائِرِ هَلْ يَكُونُ مَالِكُ  
لِبَقِيَّتِهِمْ

۳۹۹. حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يَكْدَانَ سَمِعْنَا  
عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمْرِو بْنِ  
السَّائِبِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ اَبِي بَكْرٍ قَالَ  
عَدُوْنَا مَعَ اَبِي سَعِيدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَبَوُّا وَآهَى مَلَكَ اَيْلَةَ الْبَيْتِ صَلَّى  
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدُوًّا بَيْعَةً وَكُفَاةً  
بِرَدًّا وَكُتِبَ لَهُ بِمَنْعِهِمْ

باب ۲۶۵ الْوَصَايَا يَا هَذِهِ ذِمَّتُ رَسُولِ  
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُ مَنَّةٍ  
الْعَهْدُ وَالْاِثْلُ الْقَدَائِرُ

۴۰۰. حَدَّثَنَا اَدَمُ بْنُ اَبِي اَرَْابٍ سَمِعْنَا  
شُعْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
جُمُوحِيَّةَ ابْنَةَ قَدَامَةَ السَّمِيعِيَّ قَالَتْ سَمِعْتُ  
عُمَرَ ابْنَ الْعُصْبَابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا  
اَوْصِيَايَا اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ اَوْصِيَكُمْ  
بِذِمَّتِ اللهِ قِيَاةً فَمَنْ يَنْكُرْ وَرَدَّ  
عَيَالِكُمْ

باب ۲۶۶ مَا أَقْطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنْ الْبَحْسَدَيْنِ وَمَا وَعَدَهُنَّ  
مَثَلُ الْبَحْسَدَيْنِ وَالْجِزْيَةِ وَالْمَنْ  
نُفَسُ الْكَلْبِ وَالْجِزْيَةِ

۴۰۱. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هَمْدَانُ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ رَضِيَ اللهُ  
عَنْهُ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجاہد اور اوقاتِ نسا کا انتظار فرماتے  
رہتے۔

امام کا کسی بادشاہ سے عہد و پیمان سب  
باشتمول کی طرف سے ہے۔

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ ہم عریۃ جوگ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ  
علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو آئید کے بادشاہ نے نبی  
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک سفید  
نہر اور ایک چادر کا تحفہ بھیجا، تو  
آپ نے اس کا ٹکڑا اسی کے لیے  
لکھ دیا۔

رسول خدا کی امان میں آنے والوں سے جس سلوک  
و تہ سے مراد عہد معاہدہ ہے اللہ الی رشتہ داری  
کہہ سکتے ہیں۔

خزیرہ بن قدامہ بھی فرماتے ہیں کہ میں نے سنا  
ہمارے ساتھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ  
عنه کی بارگاہ میں عرض گزار ہونے اسے امیر المؤمنین  
ہیں وصیت فرمائیے۔ فرمایا، میں تمہیں یہ وصیت کرتا  
ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا عہد نبھانا کیونکہ وہ تمہارے  
نبی کا عہد ہے اللہ تعالیٰ اہل وصیت کی  
دیکھتا ہے۔

خزیرہ بن قدامہ کے مال کن کے درمیان تقسیم کیا جائے۔  
جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحرین میں  
جاگیر دی اور بحرین کے مال العزیرہ سے دے  
فرمائے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ ان کے  
ہم بحرین کی جاگیر میں لکھ دی جائیں۔ انصار عرض گزار

ذَٰلِكَ دَرَيْتُكُمْ لَهُمْ يَا بَنِي آدَمَ قُلُوا لَا  
 إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاسْجُدُوا لِي  
 بِمِثْلِهَا فَقَالَ ذَٰلِكَ سَمِعْتُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ  
 عَنِ دَلِيلِ يَقْدُوسٍ لَّهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ  
 سَتَرُونَ تَعْبُودُوا أَشْرَافًا مُّضْمِرِينَ وَاسْتَحْيُوا  
 تَتَقَرَّبُونَ لِي عَلَى التَّعَرُّفِ

۴۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
 إِبْنِ أَبِي نَجِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
 أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ  
 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
 قَالَ كُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ بِي نَزَلَتْ جَاءَنَا مَالُ ابْنِ مَرْثَدٍ  
 قَدْ اسْتَطْبَعَكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا  
 فَقَالَ قَبِضْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَتَسْمِعْ وَجَاءَ مَالُ ابْنِ مَرْثَدٍ هَكَذَا  
 أَمْوَالُكُمْ مَن كَانَتْ لَهُ يَمِينُ رَسُولٍ  
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَسَدًا  
 فَبِي بِي مَا تَقِينَا فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانُ قَالَ  
 لِي تَوْفَقُ جَاءَنَا مَالُ السَّحَرِ بْنِ لَطِيفِيكَ  
 هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَقَالَ لِي  
 أَخِي فَقَبِضْتُ حَلِيَّةً فَقَالَ لِي عَدَا  
 فَعَدَّ دُفْعَ فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ مِائَةٍ  
 أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ  
 ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ  
 أَبِي الْقَيْسِ النَّخَعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بِمَالٍ مِنَ الْبَنِي قَالُوا فَقَالَ اسْتَدْرُؤْ فِي  
 الْمَسْجِدِ فَكَانَ الْكَثْرُ مَالِ أَبِي يَمِينَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ الْغَنَاءُ فَقَالَ

ہوئے، خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا جب تک آپ ہمارے  
 قریشی بھائیوں کے لیے جس میں کچھ نہ کھریں۔ فرمایا، اگر  
 اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا تو ان کے لیے جس کچھ دیا جائے  
 گا، لیکن وہ اسی بات پر ٹھہرے رہے۔ فرمایا غنیزہ تم  
 میرے بعد منورہ نازاتر جمع دیکھو گے تو مجھ سے طاقت کرنے  
 تک میرے کام لینا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا  
 اگر بحرن کامل گیا تو میں تمہیں اتنا مال دوں گا۔ جب رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور بحرن کامل آیا  
 تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جس  
 کس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال کا ہندو  
 فرمایا ہو وہ میرے پاس آجائے، میں اتنا مال دوں گا۔  
 میں عرض کر رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
 مجھ سے اتنے زمین مال کا ہندو فرمایا کہ جب بحرن  
 سے آجائے تو مجھے حردو دوں گا۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا  
 اب میرے۔ میں نے اب میری۔ فرمایا انہیں گنو۔ میں نے  
 انہیں تھما دیا تو پانچ سو تھکے تھے۔ پس آپ نے مجھے پندرہ  
 ہندو خوسکے، دیکھو، حرکت فرماتے۔ حضرت انس  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بارگاہ رسالت میں  
 جب بحرن کامل پیش ہوا تو آپ نے فرمایا، اسے مسجد  
 میں پیلا دو۔ آج تک بارگاہ رسالت میں جتنی دفعہ مال پیش  
 ہوا یہ اسی سب سے زیادہ تھا۔ اس وقت  
 حضرت عباس آپ کی سرکار میں حاضر ہو  
 کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! یہ  
 مجھے مال عطا فرمائیے کیونکہ میں نے  
 اپنا اور عقیل کا فدیہ ادا کرنا ہے۔  
 فرمایا، اے لو۔ انہوں نے اپنے کپڑے  
 میں اتنا مال سیٹ لیا کہ اٹھا بھی نہ

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي إِنْ قَادَيْتُ نَفْسِي وَ  
قَادَيْتُ عَيْلَتِي قَالَ خُذْ صَعْتَا فِي نَوْمِكَ  
ثُمَّ ذَهَبَ يُعَلِّمُهُ فَنَقَرَ يَسْطَرُ فَقَالَ اللَّهُمَّ  
بَنِّصْهُمْ بِرَفْعَةٍ إِنْ قَالَ لَا قَالَ فَاذْفَعَهُ  
أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا . فَذَفَعَهُ

ثُمَّ احْتَمَلَهُ عَلَى كَاهِلِيهِ  
ثُمَّ نَطَلَقَ فَمَا رَأَى يُشَبِّهُهُ بَصَرًا حَتَّى  
خَوَّ عَيْنَيَا عَجَبًا قَرَأَ حَرْصِيهِمَا فَمَا  
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَذَفَعَهُ وَذَهَبَ  
بِأَمْرِ الشُّرَاحِ مَنْ قَتَلَ مَدِيحَةً الْغَيْرِ

بِحَرْصِهِ  
۴۴۰ . حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّاحِمِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا  
مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ قَتَلَ مَعَاهِدًا لَمْ يَرْحَمْ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ  
وَأَنْ يَرِيعَهَا الرَّحِمُ مِنْ مَبِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا  
بِأَمْرِ ۴۴۱ . أَخْرَأَ الْيَهُودَ مِنْ حَرِيرَةِ أُعْرَبِ  
رَقَالَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَمَنْ أَقْرَكَ مَا أَفْتَرَكُمُ  
اللَّهُ يَهْ

۴۴۲ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
النَّبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْقَيْسِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ  
فِي الْمَسْجِدِ خَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ اطْلُبُوا إِلَيَّ يَهُودَ فَخَرَبْنَا حَتَّى جِئْنَا

کے۔ عرض گزار ہوئے کسی کو انھوں نے کہا  
حکم سنو ایسے۔ سنایا۔ نہیں۔ عرض  
گزار ہوئے تو خود انھوں نے دیکھے۔ فرمایا  
نہیں۔ تو انھوں نے اتنا مال کم کر دیا کہ  
باقی کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور  
سے کر پٹے لگے۔ ان کی مرض پر تھب  
کہتے ہوئے رسول خدا کا نکاح اس  
وقت تک ان کا تعاقب کرتی رہی جب تک  
وہ مبارکی نگاہوں سے اوجھل نہ ہوئے۔ عرض  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
اسی جگہ تشریف فرما ہے یہاں تک کہ ایک  
مرد ہم بھی باقی نہ رہا۔

معاہدہ کو جرم کے بغیر قتل کرنے کا  
گناہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
میں نے کسی معاہدہ (جن سے معاہدہ کیا ہوا ہو اگر قتل کیا  
وہ جنت کی خوشبو میں نہیں سونچے گا حالانکہ اس کی  
خوشبو چالیس برس کی مسافت تک محسوس  
ہوتی ہے۔

یہود کو جو یہ عرب سے نکلنے کا حکم۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (یہود سے) فرمایا میں اس وقت  
تمہیں رکھوں گا جب تک کہ تمہاری رکھنے کی اجازت رحمت فرمائے گا  
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم

مسجد میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لے  
گئے اور ہم سے فرمایا یہود کی طرف چلو۔ پس ہم چل  
پڑے یہاں تک کہ بیت در اس پہنچے۔ پس آپ نے (یہود)  
سے فرمایا اسلحہ آؤ محفوظ ہو جاؤ گے اور نہ اچھی

بَيِّنَاتٍ لِّدِرَاسٍ مَّقَالٍ أَتَيْتُمَا تَسْمَعُوا وَ  
عَمَلُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَارْتَفَ  
أَمْرُ يَدُ الْأَمَلِيَّةِ مِنْ هَذَا الْأَرْضِ فَمَنْ  
يَعْتَدِ مَنَظَرِيكُمْ شَبَابًا فَصَبَحَهُ وَرَأَى عَمَلُوا  
أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ.

۴۰۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ  
عَنْ سَيِّمَانَ بْنِ أَبِي السَّيِّمِ الرَّحْمَلِيِّ عَنْ جَدِّهِ حَبِيبِ  
سَيِّمِ بْنِ عَتَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ يَوْمَ  
الْحَمِيمِ وَمَا يَوْمُ الْحَمِيمِ مَثَرٌ بَيْنَ الْحَيِ  
بَلَاءٍ وَنَسْأَةِ الْحَمِيمِ قَدْتُ يَا أَبَا عَتَّابٍ  
مَا يَوْمُ الْحَمِيمِ. قَالَ أَشْتَدُّ يَوْمُ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَهُ قَالَ أَشَدُّ  
يَكْتَفِي الْكُتُبُ نَكَمٌ كُنَّا لَا نَقْصُرُ بَعْدَ  
أَمْرٍ أَهَمَّ زَعَمُوا وَكَأَيُّنِي عِنْدَ نَحْبِ  
تَسَاءَلُوا فَقُلْنَا مَا لَكُمْ أَهَجَرَ سَمِعْتُمُوهُ  
فَقَالَ دَرُودِي قَالَتِي أَنَا فِيهِ حَسْبٌ  
وَمَتَا تَدْرُؤِي رَأَيْتُ قَامَرَهُمْ يَتَلَاوُثُ  
فَالْأَحْمَرُ وَالْأَسْهَرُ كَيْفَ مِنْ جَزِيرَةِ  
الْعَرَبِ وَأَجِيرُوا الْوَقْدَ يَتَحَوَّلُ  
مَا كُنْتُ أَجِيرُهُمْ وَالْأَسْهَرُ  
غَيْرُ رَأْيٍ أَنُ سَكْتُ عَنْهَا وَرَأَيْتُ  
أَنَّ قَالَهَا قَسِيئَتُهَا قَالَ سَمِعْتَانِ  
هَذَا مِنْ قَوْلِ سَفِيَّانَ

باب ۲۶۹ إِذَا غَدَرَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ  
هَلْ يُغْنِي عَنْهُمْ

۴۰۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
الْزَّيْتِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَتَحَتَّ خَيْبَرُ  
أَهْلِيَّةً بِالْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طرح جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور جنگ  
میں تمہیں اس جگہ سے نکال دینا چاہتا ہوں، پس جس  
کے پاس مال ہے وہ اسے فروخت کر دے وہ معلوم  
ہو جاتا ہے کہ بے شک زمین اللہ کی اور اس کے  
رسول کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ فرماتے سنا  
گیا۔۔۔ جھوٹ کا دن اور کیا ہے جھوٹ کا دن جھوٹا دن  
کہ ستر گز سے بھی تر ہو گئے۔ پوچھا گیا، اے ابوبہس! کیا  
کیا جھوٹ کا دن؟ فرمایا، اس روز رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مرض شدت اختیار کر گیا  
تھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا مجھے کوئی چیز لا کر دو تاکہ  
میں کچھ نگوں دوں جو میرے ہمد تم کہیں گراؤ نہ ہو سکیں۔ لوگوں  
کہ راستے میں اس کے مطلق اختلاف ہو گیا حالانکہ نبی  
کی ہر جگہ میں اختلاف مناسب نہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے،  
یا رسول اللہ! کیا دنیا کو چھوڑنے کا ارادہ ہے؟ فرمایا،  
مجھے میرے سال پر چھوڑ دو کیونکہ جس کی جانب  
تم بلا تے ہو میں اس سے بہتر حالت میں ہوں۔ پھر  
آپ نے تین باتوں کا حکم فرمایا ۱۔ ۱۱ مشرکین کو  
جزیرہ عرب سے نکال دینا ۲۱، ۲۲ جب آئیں تو انہیں  
اسی طرح انعامات دیتے رہنا جیسے میں دیا کرتا ہوں۔  
۳۰ تیسری بات یہی خوب تھی لیکن معلوم نہیں آپ فراموش  
اختیار فراموش تھے یا میں بھول گیا ہوں۔ سفیان فرماتے  
ہیں کہ یہ سفیان باری کا قول ہے۔

کیا مسلمانوں کو دھوکا دینے والے مشرکوں کو معاف کر دیا  
جاسکتا ہے۔

حضرت ابوجہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ جب غیر فتح ہوا تو بارگاہ نبوت میں پکا ہوا بکری کا گوشت  
بطور ہدیہ (بیہود کی جانب سے) پیش کیا گیا، جس میں زہر  
ڈالا ہوا تھا۔ یہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔



خَاتَمُهَا سَعْدُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوا إِنِّي كَأَن مَرَجْنَا  
مِنْ يَهُودَ فَجَبَّعُوا لَنَا فَقَالَ إِنِّي  
سَأُخْبِرُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَسْتَوُ  
صَادِقٌ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ لَمْ يَكُنْ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
أَبَوَكُمْ حَتَّى أَهْلَكَ فَقَالَ فَقَالَ  
كَيْدٌ بَعْدَ بَلْ أَلْبَسَكُمْ مَكِيدًا فَتَالُوا  
صَدَقْتَ قَالَ فَهَلْ أَسْتَوُ عَادِي  
عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوا  
نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَدَّ بَنَانَا  
عَرَفْتُمْ كَيْدَنَا كَمَا عَرَفْتُمْ فِي آيَاتِنَا  
فَقَالَ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الشَّارِ فَتَالُوا  
مَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا شَعْرًا تَحْلِفُونَ  
وَفِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَحْسَبُ وَأَفِيهَا وَاللَّهِ لَا تَخْذَلُكُمْ فِيهَا  
أَبَدًا شَعْرًا قَالَ هَلْ أَسْتَوُ صَادِقٌ  
عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوا  
نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ  
فِي هَذِهِ الشَّارَةِ شَيْئًا فَتَالُوا نَعَمْ فَقَالَ  
مَا حَسَبُكُمْ صَلَّى ذِيكَ فَتَالُوا أَمَّا دَنَا  
إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبًا نَسْتَرِيحُ وَإِنْ كُنْتُمْ  
بَيِّنَاتٍ لَمْ يَخْرُجْ

بَابُ ۲۰ حَسَاءُ إِلَّا مَا رَعَى مِنْ  
تَنَكُّتِ عَهْدًا

۴۰۷ - حَدَّثَنَا أَبُو السَّعْدَانِ حَدَّثَنَا نَائِبُ  
ابْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ  
أَبَا رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْقَعْقَرِيِّ قَالَ  
قَالَ الرَّكُوعُ فَقُلْتُ إِنْ خُلْنَا يَذُوعُ

تجلی بخاری شریف سترم ویدوم  
گیا۔ پس آپ نے ان سے فرمایا۔ میں تم سے ایک بات دریافت  
کرنا چاہتا ہوں، کیا تم صحیح جواب دو گے؟ انہوں نے غلبت  
میں جواب دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا، تمہارا  
جواب اعلیٰ کون ہے؟ جواب دیا، غلط۔ آپ نے فرمایا، تم بھٹ  
بلد سے ہو، تمہارے جہاد اعلیٰ کا نام تو غلط ہے۔ وہ کہنے  
لگے، آپ نے صحیح فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، اگر میں  
تم سے کوئی بات پوچھوں تو صحیح بتا دو گے؟ جواب دیا، ہاں  
اسے ابو القاسم۔ اگر ہم نے غلط بیانی سے کام لیا تو آپ ہمارے  
جھوٹ پر اسی طرح مطلع ہو جائیں گے جیسے ہمارے جہاد اعلیٰ کے  
بارے میں آپ کو معلوم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا، جہنمی کون ہیں؟  
جواب دیا، قعود سے دن تو ہم مدفن میں رہیں گے اور  
میر جا رہے ہیں آپ مسلمان اس میں رہیں گے۔ نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم لوگ ہم اس میں ذلت اٹھاتے  
ہو گے اور خدا کی قسم ہم اہل اسلام، تو کبھی بھی اس میں تمہارے  
جانشین نہیں بنیں گے۔ میر فرمایا، اگر میں تم سے کوئی بات  
پوچھوں تو صحیح بتا دو گے؟ کہنے لگے، اسے ابو القاسم۔ ہاں  
فرمایا، کیا تم نے بکری کے اس گوشت میں زہر ملا ہے؟ جواب  
دیا، ہاں۔ فرمایا، تمہیں اس بات پر کس چیز نے ابھارا؟  
جواب دیا، اس سے ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اگر آپ ٹھوٹے  
ہیں تو ہمارے آپ سے گھر خلاص ہو جائے گی اور اگر آپ  
بیٹے نبی ہیں تو زہر آپ کو ضرر نہیں پہنچا  
سکتا۔

امام کا موصافہ توڑنے والوں کے لیے ہلاکت کی  
دعا کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دہانے تفرقت  
کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ رکوع سے  
پہلے رکعت جاتی ہے۔ میں دہانہ تاہم انے عرض کیا کہ غلاں  
فصل کتاب کہ آپ نے رکوع کے بعد پڑھنے کے لیے

أَمَّا قُلْتُ بَعْدَ الزَّكَاةِ فَقَالَ كَذَبَ شَرٌّ  
حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ قَتَلَ شَرًّا بَعْدَ الزَّكَاةِ يَدْعُو  
عَلَى أَحْيَاءِ بَنِي مُسْلِمٍ قَتَلَ بَعَثَ  
أَمْرًا بَيْنَ أَوْ سَبْعِينَ يَسْتَحْكُمُ رَضِي  
مِنَ الْقُرْآنِ إِلَى أَمَّا بِنِ مَنَ مَشْرُكِينَ  
فَقَرَضَ لِي هُوَ هُوَ لَا يُوَفِّقُهُمْ  
كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ آيَةُ وَجَدْتُ  
أَحَدًا مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ.

بَابُ ۲۴۱ أَمَّا النَّبِيُّ وَحَرَارِهِ  
۲۰۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ  
أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ مَوْلَى  
عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى  
أُمِّ هَانِئِ ابْنَتِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ  
أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئِ ابْنَتِ أَبِي طَالِبٍ  
تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا ابْنُهَا فَجَدُّهُ  
يَخْتَلِلُ وَقَاطِعُهُ ابْنَتُهُ تَسْتَرْهُ  
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنَ هَذِهِ  
فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئِ ابْنَتِ أَبِي  
طَالِبٍ فَقَالَ مَرْثَةُ يَا أُمَّ هَانِئِ  
فَلَمَّا حَرَّرَ مِنْ عُسْلِبٍ فَأَمَّا فَصِيحَتِي  
رُكْنَاتٍ مُتَنَجِّفَاتٍ فِي كُوفٍ وَجَرٍ فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ  
قَاتِلٌ مَجْلُوحٌ أَجْرُهُ دَرَانُ ابْنِ  
هَبِيرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَمِعْتُمْ أَجْرَنَا مَنَ أَسْبَغَتْ يَا أُمَّ هَانِئِ  
قَالَتْ أُمُّ هَانِئِ وَذِيكَ صَبِي

فرمایا ہے، تو آپ نے فرمایا، وہ مجھ سے بڑا ہے۔ پھر آپ نے  
ہم سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے کوع کے بعد ایک بیٹے تک قنوت پڑھی اور نبائی  
بنو مسلم کی طاقت کے لیے دعا کی۔ فرمایا۔ آپ  
نے چالیس یا ستر قاریوں کو جن کی تعداد میں شک ہے  
مشرکین کی جانب بھیجا تو انہوں نے بدر عہد کی اندھن  
قل کر دیا، حالانکہ ان کے اندھن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ  
کہ اس واقعے کا آپ کو اتنا ہی ہوا کہ اتنا اور کسی موقع  
پر نہیں ہوا تھا۔

تو قتل کو ایمان الہیہ دینے کا بیان۔

حضرت ام المومنین حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہوئے۔ میں نے دیکھا کہ آپ غسل فرما رہے ہیں  
اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
نے پردہ تمام رکھا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپ  
نے فرمایا، کون ہے؟ عرض گزار ہوئی، میں ام المومنین  
ابو طالب ہوں۔ آپ نے فرمایا، شاہنشاہ ام المومنین!  
جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر  
آخر رکعت نماز ایک ہی کپڑے میں پہنے ہوئے  
ادا فرمائی۔ پھر میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ!  
میں نبیرہ کے فلاں بیٹے کو پناہ دے چکی ہوں اور میرے  
اں عباسی برادر محترم، حضرت علی اس کو قتل کرنا  
چاہتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
نے فرمایا، اے ام المومنین! اسے تم نے  
پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی۔ حضرت  
ام المومنین کا ارشاد ہے کہ وہ چاشت کا  
وقت تھا۔

بَابُ ۲۰۸ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَجَوَارِهِمْ  
وَاجِدَةٌ يَسْتَوِي بِهَا أَدْنَاهُمْ.

۳۰۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ  
الْأَعْمَشِ عَنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ الشَّيْبَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْكَافَلِ مَا يَخْدُ مَا حِثَّابُ  
نَعَزُّكَ يَا أَلَا حِكْمَتُ اللَّهِ وَمَا فِي هَذِهِ  
اسْتَحْيَا عَمْرٍو فَقَالَ فِيهَا الْمَرْحَاتُ  
وَأَسَانُ الْإِبِلِ وَالْمَيْدِيَّةُ حَرَمٌ مَائِي  
عَمْرٍو إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا  
أَوْ آوَى فِيهَا مُحَدِّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ  
وَالسَّلا تِكِيَّةُ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ  
مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلَّاهُ  
عَمْرٍو إِلَى يَوْمِ الْقِيَامِ فَعَلَيْهِمْ مِنْ ذَلِكَ ذِكْرٌ وَ  
ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاجِدَةٌ فَمَنْ أَخَذَ  
مِنْهَا فَعَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ ذِكْرٌ

بَابُ ۲۰۹ إِذَا حَتَّابُوا حَسْبَانَا وَلَوْ  
يُحْسِنُونَ أَسْلَمْنَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَجُلٌ  
خَالِدٌ يَقْتُلُ فَقَالَ الْقَيْسُ حَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَبْرَأُ إِلَيْكَ بِمَا حَتَّابٌ خَالِدٌ وَقَالَ  
عُمَرُ إِذَا حَتَّابٌ مَسْرُوسٌ فَمَنْدُ أَمَنَةٍ  
إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ إِلَّا لَسَنَةً كُلُّهَا وَقَالَ  
تَحْكُمُ لَا بَأْسَ.

بَابُ ۲۱۰ الْمَوَادِعَةُ وَالْمُصَالَحَةُ مَعَ  
الْمُشْرِكِينَ يَأْتِيهِمْ وَيُخْبِرُونَ بِشَيْءٍ مِنْ لَدُنْهُمْ  
يَعْنِي بِالْعَهْدِ وَقَوْلُهُ وَإِنْ جَنَحُوا بِسُلُوبِهِمْ  
كَأَجْنَحِهِمْ لَهَا الْآيَةُ.

۳۱۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ سَعْدٍ عَنْ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
الْمُقَصِّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ  
سَهْلِ بْنِ حَشَمَةَ قَالَ الصَّلَاحُ عَهْدُ اللَّهِ مِنْ سَهْلِ

مسلمان کا ذمہ لینا پناہ دینا گویا ایک ہے، ہر مسلمان  
اس کا پاس کرے۔

ابو جہم یہی کہہ دلا کہ بایں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے جس میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے پاس کوئی ایسا  
کتاب نہیں جس کو ہم پڑھیں، سوائے خدا کی کتاب قرآن کریم  
اور اس کتاب کے۔ پھر فرمایا کہ اس کتاب کے میں نہ خون نہ  
مکام اور اونٹوں کی عمروں کا بیان ہے اور یہ کہ مدینہ منورہ  
کو غیر سے ہے کہ وہاں جگہ تک حرم ہے۔ جو اس جگہ کوئی نئی  
بات نہ کہے یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ  
نہشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اس کا نہ کوئی فرض  
قبول ہوگا اور نہ نفل عبادت۔ اور جو کوئی اپنے آقا کے  
سوائے کسی دوسرے سے دوستی کرے گا تو اس کے  
یہے میں بھی یکہ۔ اور سب مسلمانوں کی ذمہ داری ایک ہے۔  
پس جو کوئی مسلمان کو ذلیل کرتا ہے اس کے یہے  
بھی مذکورہ دہیہ ہے۔

کافروں کا بیٹھنا یا اٹھنا کی جگہ قسبانہ کہنے کا بیان۔  
حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت خالد نے ایسا کئے والوں  
کو قتل کیا تو رسول خدا نے کہا: اے اللہ! جو خالد نے  
کیا میں تیری بارگاہ میں اس سے بری ہوں۔ حضرت عمر فرماتے  
ہیں کہ جب کسی نے کہہ دیا کہ نہ تو اس نے اسے ایمان دے  
دی۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب نبیوں کا جاننے والا ہے جس  
زبان میں چاہے ہوئے کوئی سچ نہیں ہے۔

کافروں سے مال کے بدلے معاہدہ یا مصالحت کرنا۔  
اور معاہدہ پورا نہ کرنے کا گناہ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔  
اگر وہ صلح پر نائل ہوں تو تم میں تیار ہو جاؤ۔ (سورۃ الانفال ۱)  
آیت ۳۱

سہل بن ابی حمزہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور حمزہ  
بن مسعود بن زید خبر کی جانب گئے۔ یہ وہ زمانہ ہے جب غیر  
دھوکے سے صلح تھی۔ یہ سفر میں فتوح کی دیر کے لیے جدا ہونے



۴۱۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى  
حَدَّثَنَا هِشَامُ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو  
الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَرُ حَتَّى كَانَ يَجْلِسُ  
أَنَّهُ لَصَنَمٌ شَيْئًا وَلَوْ يَصْنَعُهُ

باب مَا يُخَذُّ مِنَ الْعَذْرَوَاتِ لِمَنْ تَقَالَى  
وَأَنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْفَعُوا لِمَنْ حَسَنَتْ لَهُ

۴۱۳ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ  
مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ اللَّهِ بْنُ الْقَعْقَعِيِّ عَنْ  
يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سَمْعَةَ أَبَا ذَرٍّ  
قَالَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْفَةَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ نِسْيَ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَدَأَ بِكَ وَهُوَ فِي حَبْرٍ  
مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ أَتَدْرُسُ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ  
مَرْقِيَةً كَمَا تَمُوتُ بَيْنَ الْمَقْدَسِ ثُمَّ مَوَدَّكَ بِأَخْذٍ  
فِيكُمْ كَقَضَائِصِ الْفُكْرِ ثُمَّ اسْتَفْصَا صَةً لِمَالِكٍ  
حَتَّى يَمْلَأَ مِنْ جِلْدٍ مِثْلَ دِيَارِ قَيْطَلٍ سَاحِلًا  
ثُمَّ وَجَّهَهُ كَأَنَّهُ يَمْنَى بَيْنَ مِنَ الْعَرَبِ رَاكِبًا  
وَحَدَّثَهُ ثُمَّ هَدَّاهُ تَكُونُ مَسْجِدًا وَبَيْنَ يَحْيَى  
أَلَا تَسْمَعُ بَعْدَ رُؤْيَا قَبَائِلِكُمْ تَحْتَ  
ثِيَابِكُمْ عَائِيَةً تَحْتَ حُلِيِّ عَائِيَةٍ ثِيَابًا عَشَرَ  
أَلَا

باب مَا يَمْنَى إِلَى أَهْلِ الْعَهْدِ وَقَوْلُهُ  
وَأَمَّا تَحْتَ ثِيَابِهِمْ قَوْلُهُمْ حَيَاتُهُ قَالُوا لَيْسَ لَكُمْ  
عَلَى سَوَاءٍ الْوَلِيدُ

۴۱۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الْزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَمِيعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
قَالَ بَعَثَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَيَسِّرَ يَوْمَ يَوْمِ  
التَّحْرِيرِ لَا يَحْبِرُ بَعْدَ الْعَامِ مَشِيرًا وَلَا يَطُفُ  
بِالنَّبِيِّ مَرَّيَانٍ وَيَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يُؤْمَرُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جہاد کیا گیا، جس کے باعث آپ کی  
یہ حالت ہوئی کہ بعض اوقات یہ سمجھتے کہ میں نے فلاں کام کر لیا  
ہے مگر وہ کیا نہیں ہوتا تھا۔  
مسند احمد نے سے بیٹھا چاہیے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے وہ اللہ کے محبوب اگر وہ تمہیں دھوکا دینا  
چاہی گے تو بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں کان ہے اسدہ الانفال، آیت ۱۶  
حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فرشتہ  
تو کہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر  
ہوا۔ آپ چڑے کے ایک خیمے میں جلوہ افروز تھے۔ ارشاد  
فرمایا۔ قیامت آنے سے پہلے مجھ باتوں کو گن لینا ۱۱ میری ذات  
۱۲ التج بیت المقدس (۳) ترکی کی بیماری تم میں ایسے پھیلے گی جیسے  
بکریوں میں پھیل جاتی ہے ۱۳ مالک کثرت کو اگر کسی کو سوز دینا دیتے  
ہاں میں تب ہی وہ خوش نہیں ہوگا۔

۱۵ اللہ ولساد کہ اب عرب کے ہر گھر میں گھس جائے گا۔  
۱۶ ہر تہا سے اللہ نبی الصفر کے درمیان صلح ہوگی لیکن  
وہ مسابہ توڑ کر تم سے لڑنے آئیں گے۔ ان  
ان کی قوت میں اتنی جنت سے ہوں گے اللہ  
پر جنت سے کے نیچے بارہ حسد انصار  
دگیا تو لاکھ ساٹھ حسد کا لشکر جبار

مسند احمد کس طرح فسخ کیا جاسکتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اللہ اگر تم کسی قوم سے دغا بازی کا اندیشہ کرے  
تو ان کی طرف بابی کی صلح پر بھیج دے اسدہ الانفال، آیت ۷۸  
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت  
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قربانی کے روز مجھے ان لوگوں کے ساتھ  
جیسا جنہوں نے منی میں جا کر یہ اعلان کیا کہ اس سال کے بعد کوئی شریک  
نہی ذکر کرے اور نہ کوئی ننگا جو کہ طواف نہ کرے اللہ کی شکر  
دن وہی ہے جو قربانی کا دن ہے اللہ کی شکر اس لیے فرمایا کہ بعض



لَتَنفِرَ فَرَقًا ثَلَاثًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّا مِنَ اللَّهِ مَحْذُومُونَ ۚ  
الْعَامِرُ مَكَرِيحًا ۚ مَا رَحِمْنَا الْوُدَّ إِذْ أُنْزِلَ يُخَرِّجُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْرِكًا ۚ

باب ۲۴۹ - إِمَامٌ مِنْ عَاهِدٍ ثَمَرٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ  
الْمَدِينِ عَاهِدَاتٍ يَتَوَقَّعْنَ يَحْضُرُونَ عَهْدَهُمْ  
فِي بِلَادِهِمْ وَهُمْ لَا يَتَوَقَّعُونَ  
۴۹۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ  
عَيْنٍ لَا تَمِيسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ  
رَبِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى  
كَوْكَبٍ كَانَ مُتَوَلِّيًا مَكِّيًّا إِذْ أَسَدَتْ كَدْبَةٌ  
إِذَا وَقَعَتْ أَخَذَتْ وَرَدَّاعًا هَدَّ عَدُوَّهُ وَرَدَّ حَاضِرَهُ  
فَجَرَّوهُ مِنْ كَأَنَّهُ فِيهِ مِصْلَةٌ وَمَعَهُ كَأَنَّهُ فِيهِ  
مِصْلَةٌ مِنْ أَمْنَانٍ شَتَّى يَدْعُوهُمَا ۚ

۴۹۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنِ الْأَعْشَشِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا لَعَبْنَا عَيْنَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا لَقَرْنَا أَنْ وَمَا فِي هَذِهِ  
الضَّبْغَةِ قَالَ أَلَيْسَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْعَمَلُ أَيْمَنُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِشَةَ إِلَى كَذَا هَمَزَ  
أَعْدَتْ حَمَلًا أَذْ أَوَى مَخْبِئًا فَخَبَّيْ لَعْنَةُ اللَّهِ  
وَالْمَكِينَةَ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقُولُ يَسْمُ  
عَدُوٌّ وَلَا حَوْتُ ۚ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ  
يَسْفِي بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَحْفَرَهَا مَسِيحًا فَكَيْفَ يَكُونُ  
اللَّهُ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا  
يَقُولُ يَسْمُ حَرَامٌ وَلَا عَدُوٌّ وَلَا حَوْتُ ۚ وَابْنُ  
حَرَمًا يَقْبُرُ إِذْ مَرَّ إِلَيْهِ فَكَيْفَ يَكُونُ اللَّهُ  
وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقُولُ رَحْمَةُ

لوگ عمرہ کو حج اصغر کہا کرتے تھے۔ اس سال حضرت ابو بکر صدیق  
نے لوگوں کا معاہدہ انہیں واپس کر دیا، ترجمہ الوداع کے  
سال جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تھا کوئی مشرک  
حج کرنے نہیں آیا۔

معاہدہ کر کے تھوڑے کا گناہ۔  
ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وہ جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا پھر وہ  
برابر اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور تم نے انہیں (سورۃ النحل، آیت ۹۱)۔  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسم لیا۔ جس  
شخص میں یہ چار عادتیں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے، ۱۱۔  
جب بات کرے تو جھوٹ جوڑے، ۱۲۔ جب وعدہ کرے  
تو خلاف وعدہ کرے، ۱۳۔ جب معاہدہ کرے تو اسے توڑ دے  
۱۴۔ جب جھگڑے تو چالیں دے۔ اگر کسی کے انداز میں سے  
ایک عادت پائی جائے تو اس کے اندھا ناک کا حصہ موجود ہے،  
بیان تک کہ اسے چھوڑ دے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ نہیں کہا سوائے قرآن  
کریم کے اور اس کتاب کے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ مدینہ منورہ ظالم مقام سے گو گو میر تک حرم ہے۔ جو یہاں  
دین میں نئی بات نکالے یا بدعتی کو پناہ دے تو اس پر انتہا  
فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اس کا کوئی فرض  
یا نفل بارگاہ خداوندی میں قبول نہیں ہوگا، کسی ایک مسلمان  
کا ذمہ لینا گویا سب کا ذمہ لینا ہے، جس کا نبی ماسب کے  
یہے ضروری ہے۔ جو کسی مسلمان کو ذلیل کرے اس پر اللہ  
فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے اور اس کا کوئی  
فرض یا نفل قبول نہیں ہوتا اور جو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر  
کسی قوم سے دوستی کرے اس پر اللہ، فرشتوں  
اور تمام انسانوں کی لعنت۔ نہ اس کا فرض قبول ہوگا  
نہ نفل۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

صَرَفَ وَرَأَى عَدْلًا قَالَ أَلَا تُؤْمِنُونَ بِحَدِّ شَيْئَا  
هَاشِمٍ بَنِي الْفَقِّ سَيُحَدِّثُكَ الْحَقُّ بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
كَيْفَ اسْتَوْرَاؤُا ثُمَّ تَجَسَّوْا دِمَارًا وَلَا يَرْفَعُ  
فَقِيلَ لَهُ ذَلِكُمْ تَرَى دِيكَ كَالَيْتَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ  
كَانَ لِي وَتَدْرِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ سَيِّئَةٌ عَنْ  
قَدَّالِ الصَّادِقِ النَّحْدُوقِ فَتَوَاضَعُوا دَانَ  
قَالَ شَتَّعْتُ وَمَشَى اللَّهُ وَذِمَّتْ رُسُوبِي  
اللَّهُ سَلِيمٌ وَسَلَمُوا حَيْثُ دَانَ سَرَّةٌ حَيْثُ قَبْلُ أَهْلُ  
الْبَيْتِ يَتَمَسَّكُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ

باب ۲۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُرَيْرَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا دَاوُدَ  
تَهَذَّتْ صَنِيعٌ ذَلِكَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ سَهْدًا مِنْ  
حَنِيفٍ يَقُولُ إِنَّمَا أَرَأَيْتُمْ رَأَيْتُمُنِي قِيَوْمَ  
أَبِي جَدَلٍ وَلَوْ اسْتَطِيعَ أَنْ أُمِدَّ أَمْرُ النَّبِيِّ  
حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَتَكُونَ دَوْلَتُهُ دَوْلَةً وَحَدَّثَنَا  
أَبِي قَتَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَتَابَةَ عَنْ  
يَسَّارِ بْنِ أَبِي قَتَابَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ

۴۱۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ  
عَنْ أَدْرِيسَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي جَدْرَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ  
قَالَ كُنَّا بِصُفَيْنَ قَتَلَ مَسْجِدُ بْنُ حَنِيفٍ فَقَالَ  
أَيُّهَا النَّاسُ ارْجِعُوا أَنْفُسَكُمْ فَإِنْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ فَقَدْ لَمْ يَكُنْ قَتَلَ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ تَأْمُرْ بِالْحَقِّ وَتَنْهَى  
عَنِ الْبَاطِلِ فَقَالَ بَلَى فَقَالَ أَلَيْسَ قَتْلًا مَا فِي الْحَسَةِ  
وَقَتْلًا هُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَقَالَ مَا تُلْحِقُ  
الْبَيْتَةَ فِي دِينِنَا أَمْ تَرْجِعُمْ وَتَسْلِيحُكُمْ لِنَهَيْتَنَا

فرمایا۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ جزیہ کا تمہیں ایک  
دینار بلکہ ایک درہم بھی نہیں ملے گا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آنسو  
کی بات آپ کو کس طرح معلوم ہوگئی؟ فرمایا، قسم ہے  
اس ذات کی جس کے قبضے میں ابوسہرہ کی جان ہے مجھے  
صادق و مصدق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا۔  
لوگوں نے دریافت کیا کہ اس کی وجہ کیا ہوگئی؟  
فرمایا، اس وقت تم اللہ کا رتبہ اور رسول اللہ کا  
درجہ توڑ دو گے تو اللہ تمہارے کافروں کے  
دبوں کو مضبوط کر دے گا۔ لہذا وہ اپنے مال میں سے  
تجربہ کر چکے ہیں وہیں دیں گے۔

کافروں سے صلح کرنا۔

حضرت ابو مال رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ جنگ  
صفین میں شریک تھے؟ فرمایا، ہاں۔ میں نے حضرت سہل بن حنیف  
کو فرماتے سنا کہ اپنی رائے پر اصرار رکھو، میں نے جو جہل میں  
مذہب کیا کہ اگر مجھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو ٹانے کی  
طاقت ہوتی تو مال دیتا لیکن مجھ نے ایک مشکل کام کے لیے اپنی  
قوا میں اپنے کہ جوں پر رکھیں جس کے سبب وہ بات بالکل  
آسان ہو جاتی ہے ہم ان جوئی کہتے تھے۔

حضرت ابو مال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جنگ  
صفین میں شریک تھے تو حضرت سہل بن حنیف نے فرمایا۔  
تم اپنی رائے کا تصور سمجھو، صلح حدیبیہ کے وقت ہم بارگاہ  
رسالت میں حاضر تھے، اگر جنگ کی ضرورت نظر آتی تو جنگ  
کرنے سے ہم کبھی نہ ملتے بلکہ اسکا وہاں حضرت عمر بن خطاب  
بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار کرتے۔ یہ بارگاہ اللہ کا  
ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر ہیں؟ فرمایا، کیوں نہیں۔  
عرض کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے جہنم میں نہیں  
ہیں؟ فرمایا، کیوں نہیں۔ عرض گزار ہوئے، پھر ہم دین کے  
بزرے میں ان کفر و بدی کو کیوں قبول کریں اور کیوں انہیں جہنم  
ملک کو اللہ تعالیٰ ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ فرما دے

ارشاد فرمایا: اے ابن خطاب! میں، اللہ کا رسول ہوں۔ وہ مجھے کبھی  
رسوا نہیں کرے گا۔ پھر حضرت عمرؓ نے اس سے حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں  
پہنچے اور ان سے بھی وہی کچھ کہہ دیا۔ ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو چمکاتے ہوئے  
انہوں نے فرمایا: بے شک وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کبھی  
رسوا نہیں کرے گا۔ اس کے بعد سورۃ الفتح نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم غصہ مند کی صورت حضرت عمرؓ کو دکھا کر سنائی، حضرت عمرؓ عرض  
کرو کہ جو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا صلح حدیبیہ افریقہ ہے، ہمت نہ کرنا۔ ان  
حضرت اماد بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرا  
والدہ اپنے والد کو کہتے کہ اس حدیث کے دوران میرے پاس ایک بیگم  
تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے ساتھ معاہدہ کر رکھا  
تھا اور وہ مشرک تھیں۔ میں اس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے  
حکم پر پہنچنے کی عرض سے عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! میری والدہ  
میرے پاس آئی ہیں اور وہ اس قسم کی جانب راغب بھی ہیں، وہیں  
حالات کیا ہیں ان کے ساتھ صلح ہو کر سکتی ہوں؟ فرمایا: ہاں ان  
کے ساتھ صلح کر لو۔

تین دن یا کسی مقررہ مدت تک مصالحت کرنا۔

حضرت بابرؒ مازن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمر کا ارادہ فرمایا تو مکہ کے  
میں داخل ہونے کی اجازت لینے کے لیے ایک آدمی  
بھیجا۔ انہوں نے شرط مانگ لی کہ تین رات سے زیادہ مکہ میں  
غیر باغی نہیں ہوگا۔ ہتھیاروں کو خلاف میں ڈال کر رکھنا ہوگا اور  
کسی اہل مکہ کو ہراساں نہیں جائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ شرائط  
نامہ حضرت علی بن ابوطالبؓ کو دے دیے گئے۔ انہوں نے لکھا کہ یہ  
میں وہ شرائط ہیں پر محمد رسول اللہ نے فیصلہ کیا ہے، کفار کہنے  
تھے، اگر تم آپ کو اللہ کا رسول مانتے تو روکتے کیوں اور آپ سے  
بیعت نہ کر لیتے۔ لہذا ایوں کہیے کہ ان باتوں پر محمد بن عبد اللہ  
نے فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم، میں محمد بن عبد اللہ  
میں ہوں اور خدا کی قسم میں اللہ کا رسول بھی ہوں۔ راوی کا بیان ہے

وَبَيْنَهُمْ قَعَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَ  
لَنْ يُضَيِّقَنِي اللَّهُ أَبَدًا فَاصْطَلِقْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
فَقَالَ لَهُ يَشَلُّ مَا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ لَهُ إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَنَنْ يُضَيِّقَهُ اللَّهُ أَبَدًا  
مَكَرَلَتْ سُوْرًا أَنْ تَصِلَ فَقَدْ أَهَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ يَا  
رَسُولُ اللَّهِ أَتَسْتَعِزُّ هُوَ قَالَ نَعَمْ۔

۴۱۸. حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ بْنُ مَعْبُودٍ حَدَّثَنَا حَاضِرٌ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ  
أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ  
وَهُوَ مُشِيرٌ كَتَبَ فِي عَهْدِهِ نَبِيٍّ إِذَا عَاهَدَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّ تَحْتَهُ مَوْثِقًا  
فَأَسْتَعِزَّتْ رَسُولَ اللَّهِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رُفُوْقَ قَدِمْتُ عَلَى رَجُلٍ  
رَأَيْتُهُ أَقْبَلُهَا قَالَ نَعَمْ وَسَيُهَا۔

باب ۲۸۱ المصالحات علی ثلاث مشر ایام  
أو وثبت معلوم۔

۴۱۹. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ  
ابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو آدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا آتَا أَنْ يُعْتَمِرَ أَرْسَلَ إِلَى أَهْلِ  
مَكَّةَ يَسْأَلُ مَنْهُمْ لِيَدْخُلَ مَكَّةَ وَأَنْتُمْ تَهْوِ أَمْعِيَّةً أَنْ لَا  
يُقِيمَ بِهَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ وَرَأَيْدُ حُلَيْنَا أَنْ يَجْتَبِ  
السَّيَاحُ وَلَا يَدْعُو مِنْهُمْ أَحَدًا قَالَ فَاحْدِثْ بَكْتُبُ  
الشَّرْطَ مَا يَنْهَوْنِي عَنْ أَنْ يَضَافَ مَكَّتَ هَذَا مَا  
قَاضِي عَمِيرٌ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَوْ كَرِهْنَا  
أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ نَمْنَعَكَ وَلَبَّائِكَ وَبَكُنْ  
أَكْتَبُ هَذَا مَا قَاضِي عَمِيرٌ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ

أَمَّا اللَّهُ مُسْتَقْدِمٌ عَلَى عِبَادِهِ وَإِنَّا وَاللَّهُ رَسُولُ  
لَهُ قَالَ وَكَانَ لَا يَكُفُّ قَالَ فَتَنَ لِي عِيَالِي أَمَّا  
رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ عِيَالِي وَاللَّهُ لَا أَمْنَهُمْ مَعَهُ قَالَ  
فَارْتَبِعْ قَالَ قَارَهُ يَا فَصَحَ وَالتَّيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدٌ فَخَرَّادُخَلَّ وَمَقَى الْأَيَّامُ أَنْزَلَتْهَا  
حَلَاثُ أَسْرَ صَاحِبِكَ فَلْيَرْتَجِلْ فَذَكَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَعَكُمْ شَرُّ أَرْحَلٍ

بَابُ ۲۸۲ الْمَوَادِعِ مِنْ غَيْرِ وَقْتُ دَقْتُولِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ كُفْرًا  
أَقْتَا كُفْرًا اللَّهُ يَبْ

بَابُ ۲۸۳ هَذَا مِنْ حَبِيبِ الشَّرِّ مَعَيْنِ فِي الْبَيْتِ  
وَرَدُّ يُرْخَدُ لَهُمْ حَسَنٌ

۳۳۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شُعْبَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي  
أَبُو عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي اسْتَحَقَّ عَنْ عُمَرَ بْنِ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَسْتَأْذِنُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا وَخَوْفًا مِنْ قُرَيْشٍ  
مِنَ الشَّرِّ كَيْفَ إِذَا جَاءَ عُمَةُ ابْنُ أَبِي مُثَيْبٍ بِمَا جَاءَهُ  
فَقَعَنَ فَهَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَمَزَ فَهَمَزَ  
رَأْسَهُ حَتَّى جَاءَتْ مَا طَمَعَتْ عَلَيْهَا الشَّرُّ مَا حَدَّثَتْ  
مِنْ قُرَيْشٍ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَكُنْ أَمْلَأُ مِنْ  
قُرَيْشٍ أَلَمْ تَكُنْ حَتَّى جَاءَ مَا جَاءَهُ ابْنُ هِشَامٍ وَغَيْبَةُ  
بَنَ رَيْبَةَ وَشَيْبَةَ بَنَ رَيْبَةَ وَغَيْبَةَ بَنَ رَيْبَةَ  
مُعَيْبُ قَرَامِيَّةَ بَنَ خَلْفَ لَوْدِي بَنَ خَلْفَ قَلْبَتِ  
رَأَيْتُمْ قَتْلُوا أَيَوْمَ مَدْرَدٍ فَكُلُّوا فِي بَيْتِ عَمِيرٍ أَمِيَّةَ  
أَوْ ابْنِ خَالَتِ كَانَ رَسُولًا صَحَابًا فَتَأَسَّرُوا وَتَقَلَّعَتْ  
أَوْصَالُهُ قَبْلَ أَنْ يُنْفَى فِي الْبَيْتِ

بَابُ ۲۸۴ إِشْرَ الْعَادِرِ بِذِيهِ وَالْعَاجِدِ  
۳۳۱ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

چونکہ آپ خود نہیں لکھ رہے تھے اس لیے حضرت علی سے فرمایا کہ رسول اللہ  
کو مشاورہ حضرت علی عرض گزار ہوئے خدا کی قسم میں تو اس کی بھی نہیں مٹاؤں  
لکھ فرمایا اچھا یہ الفاظ مجھے دکھاؤ انہوں نے دکھا دیے تو نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے انہیں اپنے دست مبارک سے مٹا دیا۔ پھر آپ شرم میں داخل ہو  
گئے جب تین دن گزر گئے تو وہ لوگ حضرت علی کے پاس نہ گئے کہنے لگے کہ  
اپنے سردار سے جانے کے لیے کیے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ان چٹا چاہیے اللہ کو پکار آئے۔  
غیر معینہ مدت کے لیے معاہدہ۔

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دہلی خیر سے فرمایا کہ تمہیں  
اس وقت تک نہ دے دیں گے جب تک اللہ رکے گا۔  
مشرکین کی لاشیں کنوئیں میں پھینکنے کی اجازت نہ  
لینا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور آپ کے گرد مشرک جمع ہو  
گئے مگر عقبہ بن ابی معیط نے انہیں کی ادھر جی لاکر آپ کی پشت پر لڑ  
کر روک دیا۔ آپ نے دھمکے سے اسے روکا تھا، بیان تک کہ شتر  
نہا کر قیاساً سم آئی، اسے پشت پر لڑا کہ سے ہٹا یا اللہ میں نے  
دیکھا کہ اس کے کھٹاف دغا فرمائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
دغا مانگی اسے اللہ اسے راہ لیں قریش کو سنبھالے۔ اے اللہ!  
ابوہل بن ہشام، عقبہ بن ربیعہ، مشیبہ بن ربیعہ، عقبہ  
بن ابی معیط، انس بن خلف اور ابی بن خلف  
کو سنبھال۔ پس میں نے ان کی لاشوں کو میدانِ بدر  
میں پڑے چھوئے دیکھا، تو انہیں ایک کنوئیں میں  
ڈال دیا گیا، اسے انس بن خلف یا ابی بن خلف  
کے کہ اس کی لاشیں بہت پھول گئی تھیں اور جب  
کھینچا گیا تو کنوئیں میں ڈالنے سے پہلے ہی اس کے  
جڑ بند کھل گئے

پہلے اللہ کے کو دھوکا دینے کا گناہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

سُبْحَانَ الْأَعْلَى عَنْ يَدَيْهِ وَتَبْلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَ  
 عَنْ بَابِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 لِكُلِّ عَادٍ يَوْمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالِ أَحَدُهُمَا نَصِيبُ  
 وَ قَالَ الْآخَرُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَوْمَ يَوْمَ  
 ۴۲۲ حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ سَرْبٍ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا  
 عَنْ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي خَبَرٍ عَنْ أَبِي سُرَيْجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ  
 عَادٍ يَوْمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَوْمَ يَوْمَ  
 ۴۲۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
 عَنْ مَسْئُورٍ عَنْ مَجْدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَوْمَ مَكَّةَ لَا يَجُوزُ وَبِكُنْ حِجَازَ وَبِكُنْ  
 إِذَا اسْتَشْفَرُوا لَكَ نَفَرًا وَ قَالَ يَوْمَ يَوْمَ مَكَّةَ  
 فَذَا الْبَيْتُ حَرَّمَ اللَّهُ يَوْمَ حَقَّ الشُّعُوبُ وَ لَا وَهْنُ  
 فَهُوَ حَرَامٌ يَحْرُمُهُ اللَّهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَ مَا شَأْنُ  
 لَعْنٍ بِحِيلٍ أَيْتَالُ يَسِيرُ بِأَحَدٍ قَسِيٍّ وَ سَبْعُ حِيلٍ إِلَى  
 لِأَسَانَةِ مِنْ تَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ يَحْرُمُهُ اللَّهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ  
 لَا يُفَعِّلُ شَوْكُهُ وَ لَا يَنْفَعُ صَيْدُهُ وَ لَا يَنْتَفِعُ  
 لِقُطْمَةٍ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا وَ لَا يُعْنِي حِلَاةٌ مَعَتَالُ  
 النَّبِيِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْإِلَهَ حَرَّمَ حِلَاةَ يَفْقِيهِ هَجْرَ  
 قَبِيلِهِ يَهْرَقَالِي لَكَ يَدُ حَرِّ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر قیامت کے روز ہر جو  
 باز کا جھنڈا ہوگا۔ دونوں میں سے ایک راوی کا بیان ہے کہ وہ جھنڈا  
 نصب کیا جائے گا۔ دوسرے راوی کا بیان ہے کہ وہ جھنڈا اس  
 کی پیچوں کے لیے ہوگا۔  
 حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
 میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا  
 کہ ہر جو کے باز کے لیے اس کی دھواں بازی کے مطابق جھنڈا  
 نصب کیا جائے گا۔  
 حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
 جب کہ تھیں براؤر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اب ہجرت  
 نہیں رہی بلکہ جہاد اور نیک نیتی باقی ہے۔ جب اللہ کی راہ میں لکھنے کے لیے  
 کہا جائے تو نکل چڑھو اور فتح کہہ دو کہ وہ آپ نے فرمایا اس شکر کو اللہ  
 تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش کے وقت ہی حرمت و اقدس قرار دے دیا  
 تھا یہ اعتقاد کے بنانے سے قیامت تک کبھی حرمت والا ہے  
 اور بے شک اس میں کسی کے لیے مجھ سے پہلے قتل و قتل ہمارے نہیں ہوا  
 اور میرے لیے بھی قتل و قتل کا دیکھ کے لیے حلال ہوا ہجرت اسی طرح کیا  
 تک حرمت و اقدس ہے۔ یہاں کاٹنا تک نہیں توڑا جائے گا شام میں ہجرت  
 کو بڑھایا جائے گا اور نہ گری ہوئی چیز اٹھائی جائے گی کہ جو متنازع  
 کہہ اور شام کی گھاس کاٹی جائے گی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ  
 ہجرت یا رسول اللہ آخر کے مہینہ کی ہجرت کے چارے سناروں اور گھوس  
 کے کام آتی ہے۔ فرمایا: اُدھر کے سوا۔

فت: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر ایک کے لئے ہجرت حرام ہے۔ یہاں کاٹنا تک نہیں توڑا جائے گا۔ اس کا شکار نہیں مگر کابائے  
 ۱۰ اس کی گرتی چیزیں اٹھائی نہیں جاتیں گی اور شام کی گھاس نہیں کٹنی بلکہ گھاس حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذخر گھاس کو اس حکم  
 سے مار کے کوڑیے کے لیے کہا تو آپ نے اذخر کا اشتہار فرمایا۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب، میرنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم کو کسی قدر سیار حرمت فرمایا ہو گا۔ اگر قرآن و حدیث کے تحت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اختیار امت کی ہمارے دیکھنا منظور ہوتا  
 ۱۱ امام احمد رضا حال بر طریقی حضرت اللہ علیہ السلام سے ۱۲۰۰ ہجری کا بیان فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس  
 میں سائنٹیات اور زمین و آسمان کے ہر شے کے خداوند اختیار امت بیان کیے ہیں و الحمد للہ علی ذلک  
 ————— یہی بات ہمارے قریب کی اسی جگہ میں حدیث ۴۲۴ کے تحت بھی ہے۔



## پارہ — ۱۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ

## خلق کی پیدائش کا بیان

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَدْنِي وَهُوَ اسْمُ  
بَدْءِ الْخَلْقِ ثُمَّ يُعِيدُ قَالَ الرَّبِّيعُ بْنُ خُثَيْمٍ  
وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ هَذِهِ هَذِهِ وَهَذِهِ مِثْلُ  
لَيْسَ وَلَيْسَ وَهَذِهِ وَهَذِهِ وَهَذِهِ  
أَوْ هَذِهِ أَوْ هَذِهِ عَيْنًا حِينَ أُنْشِئَ كَمْ وَ  
أُنْشِئَ خَلْقُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ أَطَوَّرَ أَطَوَّرَ أَكْدَا  
وَأَطَوَّرَ أَكْدَا أَطَوَّرَ أَكْدَا أَكْدَا أَكْدَا.

۴۲۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ جَاوِيزِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ  
يُسُفَّانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ مَعَهُ  
بَنُو بَنِي تَيْمِيمٍ إِلَى بَنِي هَاشِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَاسْتَقَرَّ فَقَالَ  
يَا بَنِي تَيْمِيمٍ أَتَيْتُمْ وَقَالُوا بَشَرُ عَنَّا فَخَبَّرَ فَخَبَّرَ  
وَحَبَّرَ فَخَبَّرَ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْيَمَنِ  
اقْبَلُوا الْخَشْيَةَ إِذْ لَوْ يَنْبَغُهَا بَنُو تَيْمِيمٍ قَالُوا  
قِيلَ فَتَخَذَ الْيَمَنِيُّ عَلَى اللَّهِ عَيْدًا وَاسْتَكْبَرُوا بِحَدِيثِ  
بَدْءِ الْخَلْقِ وَالْعَرَبِيُّ فَجَاءَ وَجَبَلُ  
فَقَالَ يَا عِمْرَانُ وَاجْلِسْ لَكَ لَعَنَتْ لَيْسَ بَنِي  
لَوْ قُمْ

۴۲۵ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عِيَّادٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو حَذَفَةَ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا جَاوِيزُ بْنُ شَدَّادٍ  
عَنْ صَفْوَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ مَعَهُ  
بَنُو بَنِي تَيْمِيمٍ إِلَى بَنِي هَاشِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَاسْتَقَرَّ فَقَالَ

میں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

رجح بر خشم اور اہم حسن بھری نے فرمایا کہ سب کچھ آسمان ہے  
ہیں ہیں۔ اس کی مثال میں ہیں اور نہایت و نہایت اور عشق  
و عشق جیسی ہے۔ اُنھیں سے مراد ہے ہم پر شواہد نہیں،  
جب نہیں اور دوسری مخلوق کو پیدا کیا۔ ثبوت سے نکان مراد ہے۔  
ظنونا کا مطلب ہے کہیں کسی حالت میں اور کسی کسی حالت میں  
قد اظہر اسے مراد سے کہ وہ اپنے مقام سے گر گیا۔

حضرت فیر بن بن حنفین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں نبی تیسیم کے  
کچھ افراد حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ اسے جو تیسیم ایشات  
حاصل کرے۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے جس بشارت تو دی  
اب کچھ عطا فرمائیے۔ اس پر آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔  
پھر اہل یمن حاضر ہوئے تو فرمایا کہ اسے اہل یمن بشارت  
کو نبیوں کو جبکہ جو تیسیم نے اسے قبول نہیں کیا۔ عرض گزار ہوئے  
ہم نے قبول کیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مخلوق اللہ پر  
کی پیدائش کا ذکر شروع کر دیا تو ایک آدمی نے اُگڑا کہا، اے  
عمران! آپ کی ساری بھائی گئی ہے۔ وہ کہتے تھے کائنات  
مجھے اُنشئ نہ رہتا۔

عمران بن حنفین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
میں دورانہ سے پرانی ادنیٰ کو باندھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو نبی تیسیم کے کچھ لوگ آپ  
کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ اسے جو تیسیم!

وَحَدَّثَنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَعَدْتُهُ  
تَأْكُلُونَ بِالْبَيْتِ فَأَمَّا هَذَا نَاسٌ مِنْ نَبِيِّ تَسْمِيَةٍ فَتَرَى  
أَقْبُوَ الْبُسْرَى يَا نَبِيَّ تَسْمِيَةٍ قَالُوا قَدْ بَشَّرْتَنَا  
فَأَنْعِمْنَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِمْ نَاسٌ مِنْ  
أَهْلِ الْيَمَنِ فَتَعَالَى أَقْبُوا الْبُسْرَى يَا  
أَهْلَ الْيَمَنِ إِذَا لَمْ يَفْعَلُوا بِمَوْ تَسْمِيَةٍ  
قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَتَكُلُوا  
جَعَلْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ هَذَا أَلَمْ نَقُلْ كَانَ  
اللَّهُ وَلَهُ يَكُنْ نَبِيُّ غَيْرُهُ وَكَانَ عَرُشُهُ عَلَى  
النَّارِ وَكُتِبَ فِي الزُّكُورِ كُلِّ شَيْءٍ وَحَقَّقَ  
الْمَسْخُورَاتِ وَالْمَرْحُومِ فَنَادَى مُنَادٌ ذَهَبَتْ  
نَافِلَتُكَ يَا ابْنَ الْمُصْطَفِيِّ وَنَا نَهَضْتُ قَدَا  
هِيَ يَقْطَعُ دُونَهَا الشَّرَابُ فَوَاللَّهِ نَوُودْتُ أَتَى  
كُنْتُ تَرَكَتُهَا وَرَوَى يَحْيَى عَنْ رَجَبٍ عَنْ  
قَبِيصِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَابِرِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ  
سَمِيعَةَ عَنْ مَرْزُوقِ اللَّهِ عَنْهُ يَقُولُ قَامَ بَيْنَنَا  
ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا  
عَنْ بَدْرِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ  
مَنَا بِرُتْمِهِمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَا بِرُتْمِهِمْ حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ  
حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ.

۴۲۶. حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ  
أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَسَدِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ يَقُولُ فَقَالَ شَتَمَنِي أَبُو  
أَدَمَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ وَتَكْذِيبِي وَمَا يَنْبَغِي لَهُ  
أَمَّا شَتَمَنِي فَقَوْلُهُ إِنَّ لِي ذَنْبًا وَمَا تَكْذِيبِي  
فَقَوْلُهُ لَيْسَ يُعِيدُ فِي كَمَا  
بَدَأَ

۴۲۷. حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ

بشارت قبول کرد۔ انہوں نے دوم تہ کہا کہ آپ نے بشارت  
تو دی اب کچھ عطا فرمائیے۔ پھر ابی یمن سے کچھ اہل یمن  
بارگاہ ہوئے۔ آپ سے فرمایا۔ اے اہل یمن! بشارت  
قبول کرو جبکہ توحیم نے اسے قبول نہیں کیا ہے۔ عرض  
گرد ہوئے، یا رسول اللہ! ہم نے قبول کیا۔ پھر عرض کرنے  
لگے کہ ہم آپ کی بارگاہ میں دین کی عرض سے حاضر ہوئے  
ہیں۔ آپ نے برتاؤ فرمایا کہ میں ایک خدا کی ذات تھی اور اس  
کے سوا کچھ نہ تھا اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس نے  
وعاء سمود میں ہر چیز کے متعلق حکم دیا تھا اور آسمانوں  
اور زمین کو پیدا فرمایا۔ اس وقت ایک پکارنے والے  
نے آواز دی، اے یحییٰ! آپ کی ناتہ دہ گئی ہے۔  
میں گیا تو وہ سب سے ہی پرے چلی گئی تھی، پس خدا کی قسم  
میں نے چاہا کہ اس کو چھوڑ بیٹھا۔ حضرت عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم ایک روز ہمارے درمیان کھڑے ہوئے  
تو آپ نے مخلوق کی پیدائش کا ابتدا سے  
ذکر منسلوباً شروع کیا یہاں تک کہ جنتی اپنے  
مقام پر پہنچ گئے اور مدغنی اپنے پر۔ پس اسے یاد کیا  
جس نیکو رکھتا قبول کیا اسے جو قبول کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منبر الہی  
میرے خیال میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کی اولاد  
مجھے گالی دیتی ہے حالانکہ ایسا کرنا اس کے لیے حرام  
نہیں ہے اور وہ مجھے جھٹلاتی ہے جبکہ اس کا بھی اسے  
حق نہیں پہنچتا۔ ان کا گالی دینا تو یہ ہے کہ میرے لیے  
اولاد ٹھہراتے ہیں اور مجھے جھٹلاتا ہے جبکہ وہ کتاب ہے کہ وہ  
دوبارہ زندہ نہیں کئے گا جیسے کہ پہلے مجھے پیدا فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْقُرَظِيُّ عَنْ أَبِي التَّيْمَانَةِ عَنْ الْأَنْصَارِيِّ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ  
كَتَبَ فِي كِتَابِهِ هُوَ عِنْدَكَ فَوْقَ الْعَرْشِ ثَابِتٌ رَحِيَّةٌ  
غَلَبَتْ غَضَبِي.

بِأَقْبَلِ مَا جَاءَ فِي سَبْعِ أَرْصِينَ وَقَوْلُ اللَّهِ  
تَعَالَى اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَ  
مِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْزُجُ بَيْنَهُنَّ  
يَتْلُوهُنَّ أَنْتَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ  
اللَّهَ قَدَرٌ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَ السَّعْيُ  
الْمُتَوَكِّلُ الشَّعَاءُ سَمَكُهَا يَنْدُهَا كَانُ فِيهَا  
حَبِيبُ الْخَبِيثِ اسْتَوَاؤُهَا وَحَنُهَا وَ ذَاتُهَا  
سَبْعَتٌ وَأَطَاعَتٌ وَ نَفَتْ أَخْرَجَتْ مَا فِيهَا مِنْ  
الْمَوْتِ وَ نَحْنَتْ عَنْهُمْ طَعَاهَا . دَحَاهَا  
بِالسَّاهِرَةِ وَخَيْرُ الْأَرْضِ كَانُ فِيهَا الْحَيَوَانُ  
نَوْمُهُمْ وَ مَهْرُهُمْ .

۳۲۸ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ خَبَرَنَا عَنْ عُمَرَ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ السَّمَاوِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْغَارِثِ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ  
فِي رَجُلٍ قَدْ خَلَى عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ بِهَا ذَلِكَ فَقَالَتْ  
يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَعَ قَيْدَ شَيْءٍ  
خَطَرَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْصِينَ

۳۲۹ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عُمَرَ  
عَنْ مَوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ سَالِحِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَدَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ  
يُخْرِجُ خَشْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْصِينَ .

۳۳۰ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ

عمر بن الخطاب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا فرما  
چکا تو لوح محفوظ میں جو اس کے پاس عرش کے اوپر  
ہے ، لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب  
آگئی ہے ۔

سات زمینوں کا بیان ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے : اللہ وہ ہے جس نے سات آسمانوں  
بنائے اور ان کے برابر ہی زمینیں ۔ حکم ان کے درمیان کرتا  
ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ سب کو کر سکتا ہے اور اللہ  
کا علم ہر چیز کو محیط ہے ۔ (سورۃ الطلاق ، آیت ۱۲)

الاستغفار المرفوعہ سے آسمان مراد ہے تنکھا سے مراد تھیر کی  
جس میں جانور رہتے ہیں ۔ الخبیث کا مطلب برابر جو نا پاک و نجس  
ہو یا جو نشت سے مراد شتم اور حکم طاعا سے نافرمانی سے یہ مراد  
ہے کہ زمین میں جسے مرنے میں سب کو باہر نکال دے گی اور اس  
سے خالی ہو جائے گی ۔ طاعا کا مطلب اسے بھایا یا شہر کا  
مطلب زمین کی سطح ہے جس میں جانور رہتے اور جو گتے ہیں ۔

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہما سے روایت  
ہے کہ ان کا بعض لوگوں سے زمین کے بارے میں جھگڑا تھا  
تو یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر  
ہوئے اور ان سے اس بات کا ذکر کیا ۔ انہوں نے  
فرمایا : اسے ابو سلمہ ! زمین سے بچو کیونکہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو با شتم بھر زمین  
میں ناجائز دبانے گا تو قیامت کے روز (اسی زمین کا ہر  
زمینوں سے طوق بنا کر اس کی گردن میں پٹایا جائے گا ۔

سالم بن عبد اللہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی  
اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ بھائی کریم صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے خدا کی زمین میں بھی بھیر حق  
کے حاصل کی تو قیامت کے روز اسے ساتوں زمینوں میں دھنسیا  
ہو کر مٹی میں لٹ جائے گا ۔

عَنْ مَا يَكُونُ مِنْ عَمَلٍ قَلِيلٍ يَكُونُ مِنْهُ حَقٌّ يَنْتَظِرُ  
بِكُرَّةٍ سَنَ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَبَنِي آدَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِسْلَامُ قِيَامُ صَلَاةٍ وَكَفَايَةُ زَكَاةٍ  
خُلِقَ اسْمُ مَوْتِ الْأَمَلِ مِنَ الْمَشَقَّةِ ثَلَاثِي عَشَرَ شَهْرًا  
وَمِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرْمَةُ دَلَالَةِ مُتَوَاتِرَةٍ ثَلَاثُ دُونَكَ  
وَدُونَ الْخَيْرِ وَالْمُسْتَرْمِدُ وَرَجَبُ مُضَرَ الشَّهْرُ بَيْنَ  
جَدَّائِهِ وَشَعْبَانَ

۳۳۱۔ عَنْ نَسَائِبِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو  
إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَدِّهِ جَرْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي زَيْدٍ  
عَنِ طَرِيقِ بْنِ تَيْفَلٍ أَنَّ حَاضِمَةَ ابْنِ دُرْدُورٍ مِنْ  
زَعَمَاءِ أَهْلِ الْبَيْتِ لَهَا ابْنٌ مُرَدُّانٌ فَذَلِكَ لِسَعِيدٍ  
أَنَا سَعِيدُ بْنُ جَرْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ  
أَخَذَ شَيْئًا مِنْ الْأَرْضِ خُلِقَ فِيهَا يُطَوَّرُ حَتَّى يَرَوَهُ  
الْقَبْرُ هَبْ مِنْهُ سَبْعُ أَلْفِ مِائَةٍ وَفِي ابْنِ أَبِي الزُّبَيْرِ  
عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ جَرْمَانَ  
دَخَلْتُ عَلَى لَيْثِ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بَابُ فِي الشَّجَرِ - وَقَالَ قَتَادَةُ وَنَقَدَرْنَا  
إِسْمَاءَ الشَّجَرِ بِمَنْصَابٍ حَلَوَ هَذَا الْخُزْمُ  
لِللَّهْلِ جَعَلَتْ رِيحُهُ بِشَمَائِلِ دُرْجُومٍ بِلَيْثِ بْنِ  
وَعَلَامَاتٍ يُهْتَمُّ بِهَا فَمَنْ تَوَلَّى حَيْثُ يَغِيرُ  
ذَلِكَ أَلْطَفَ وَأَحْسَنَ نَصِيحَةٍ وَتَكَلَّمَ مَا لَا  
يَعْلَمُ لَهُ يَوْمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَيْئَةُ مُتَحَدِّثٍ  
وَالْأَبْ مَا يَكُلُ الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا خَلَقَ بَرَزَتْ  
حَاجِبٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ هَذَا الْفَقَا مُلْتَفِتَةٌ  
وَالْعَلْبُ الْمَلْفَقَةُ وَرَأْسُ مَهْمَا  
كَتُوبٍ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ  
نَكِيمًا أَقْبِلُوا

بَابُ صِفَةِ الشَّامِ وَالْقَبْرِ بِحُسْنِ بَنِي هَذَا

مسلم علیہ السلام نے فرمایا: زمانہ اسی حیثیت پر چل  
رہا ہے جس پر آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت  
نفا۔ سال کے بارہ مہینے ہیں جن میں سے چار حرمت  
واست ہیں جن میں سے دو اقصیہ، ذوالحجہ اور محرم  
تو مشوات ہیں اور رجب، جس کا قبیلہ معمر کے لوگ  
بڑا احرام کرتے ہیں، وہ جمادی الاخریٰ اور شعبان کے  
درمیان میں ہے

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
میں سے روایت ہے کہ اردوان نامی عورت نے مجھ سے مجھڑا  
کر کے ایک قطعہ زمین پر اپنی حق جتنا تے جوئے مردان کے  
باس و مونی باز کر دیا حضرت سعید نے اردوان کے سامنے فرمایا  
میں اس کے حق میں اس طرح کی کر سکتا ہوں جسکے میں گواہی دیتا  
ہوں کہ بے تدبیر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا جو ایک باشت مجھ زمین میں کسی کی  
زبردستی یا بے گناہی سے کے روز ساتوں زمینوں کا طوق اس کی  
گردن میں ڈالا جائے گا حضرت سعید بن زید فرماتے ہیں کہ جب یہ ارشاد

گرایا تو میں خود ہی کہیں صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتا  
ستملاؤں کے بارے میں حضرت قتادہ کا قول ہے راوی  
دانی۔ اور بیگم نے بچے کے آسمان کو چاٹنے سے راستہ کیا  
دوسرے ملک آیت و انوار ستاروں کو زمین و جہت سے پیدا فرمایا ہے۔  
انہیں آسمان کی زینت بنایا ہے۔ انہیں کو اس نے کے لیے وہ اسے سلام  
کرنے کو نشانیاں جو ان میں سے کو کوئی اور جو بتانے کے غلط ہے  
اپنا حصہ منافع کرے اور اس چیز میں جسکے مانتا ہے جس کا اسے علم نہیں  
دیا گیا حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حبشیہ سے متغیر و بدلا جو امر  
ہے الاثبات وہ چارہ ہے جس کو جہیز کھاتے ہیں۔ الاثبات سے  
مخلوق مراد ہے۔ بزورِ خلق کا مطلب یہ ہے۔ آباد کا قول ہے کہ  
انہا سے مراد ہے اپنے جوئے اور ان کے کتب کا مطلب پٹا ہو ہے۔  
وہ ان کا مطلب بستر ہے جیسا کہ ارشاد ربی تعالیٰ ہے۔ انہ

شمس و قمر و ان کی گردش کا بیان

یہ روایت ہے کہ حضرت سعید بن زید نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا جو ایک باشت مجھ زمین میں کسی کی زبردستی یا بے گناہی سے کے روز ساتوں زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ڈالا جائے گا حضرت سعید بن زید فرماتے ہیں کہ جب یہ ارشاد گرایا تو میں خود ہی کہیں صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتا

مَحْدُودٌ كَحُسْبِ الرِّقَى - وَكَانَ عَمِيرَةً بِحَسَابِ  
 وَفَدَّ يَوْمَ لَا يُدْرَى ذَاتُهَا حَسْبَانِ جِنَاسَةً جَوَابِيَةً  
 بِمَثَلِ شَهَابٍ وَشَهَابَانِ صَحَّاحٌ صَوْرُهُ هَذَا أَتَتْ  
 تَدْرِيكُ الْقَمَرِ لَا يَسْتَرْصِمُوهُ أَحَبُّهُ هَذَا صَوْرُهُ  
 الْآخِرُ وَلَا يَسْتَنْبِي لَهْمَا ذَلِكَ سَابِقُ التَّهَارِ  
 يَتَخَارِبَانِ حَتَّى يَكُنْ نَسْلُهُ مُخْرِجُهُ أَحَدُهُمَا  
 مِنَ الْآخِرِ وَيَجْرِي كُلُّ وَاحِدِهِمَا هَذَا وَآخِرُهُ وَهَذَا  
 وَكَشَفَتْهُ أَرْجَايُنَا مَا لَمْ يَكُنْ يَنْتَهِ دَعْوَى  
 عَلَى مَا فَكَّرَ لَقَرِيْبٌ عَلَى أَرْجَايُنَا يَنْتَهِ دَعْوَى  
 وَجَنُّ أَظْلَمَ وَقَالَ الْحَسَنُ كَوْرَتْ . ذُكُوْرُ  
 حَتَّى يَذْهَبَ صَوْرُهُ هَذَا وَاللَّيْلُ وَمَا وَاسَقَ  
 جَسَمُ مِنْ دَأْبَةِ السَّقَى . اسْتَوَى بِرُوحِهَا  
 مَتَّ بِرِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْخَرُّورُ بِالسَّهَابِ  
 مَتَّ الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْخَرُّورُ بِالسَّهَابِ  
 وَالشُّوْمُ بِالسَّهَابِ . يَعْنِي يُوْبِيهِ يَكُوْرُ وَيُجِبُهُ  
 كُلُّ شَيْءٍ أَدْعَتْ رِقَى شَيْءٍ .

۳۳۳ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
 عَنْ الْأَسَدِ بْنِ عَزَازٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ  
 أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذَرٍّ حِينَ عَدَبْتَ الشَّمْسَ  
 تَذَرُونَ أَيْنَ تَذْهَبُ قُلْتُ اللَّهُ وَنَسَوْتُ أَسْمَاءَ  
 قَالَ فَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَعْبَتِ الْعَدَسَ  
 فَتَسْتَاوِيْنَ قِيَادَةً لَهَا وَتَوَسِّلُ أَنْ تَسْجُدَ  
 فَلَا يَقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَاوِيْنَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا  
 يَقَالُ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُمُ  
 مِنْ مَلْجَأِهَا فَيُذْهِبُ قَوْلُهُ تَعَالَى وَالشَّمْسُ  
 تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ  
 الْعَلِيمِ

۳۳۴ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ

محدود کا قول ہے کہ شہاب کی طرح کسی ترقی پر وہی ہے دوسرے حضرات  
 فرماتے ہیں کہ حساب اور مثال میں سے دونوں بہرہ شکل کسی شہاب  
 حساب کی جمع ہے جیسے تمناؤں شہاب کی جمع ہے۔ تمناؤں کی شکل  
 ان شہروں انگریزوں کے لیے کہ ایک کی شکل دوسرے کی شکل کو پہنے  
 اندر عدم نہیں کر سکتی یہ دونوں میں سے کسی کے جی نہیں میں نہیں  
 انہما کے مطلب ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے طالب ہو کر ایک  
 سے نہیں۔ شمع سے مراد ہے ہم ایک کو دوسرے سے نکال رہے ہیں  
 ایک کو دوسرے کے پیچھے دوڑا رہے ہیں۔ فاجیہ کا مطلب جھٹ  
 جانا ہے۔ اڑ جانا تھا سے وہ جہت مراد ہے جو پیشانہ جو دور کو نکال  
 پر جو سکتا ہے جیسا کہ کہتے ہیں۔ کونوں کے کنارے پر انشراح  
 تار یک جو جاتا ہے۔ امام حسن بھری نے فرمایا کہ گوشت سے مراد ہے  
 اس طرح پیٹ دینا کہ تار یک جو جاتا ہے۔ رات کے متعلق جو دنیا  
 ویش آ رہا ہے اس سے مراد جانوروں کا کھنکھارنا ہے۔  
 اس کی سیدھا یا ایسا ہے۔ جو دھا چاند اللہ صبح کی سزا  
 کو کہتے ہیں رات کو کڑو دن میں صبح کے ساتھ ہوتا ہے۔ ابنا عباس  
 کا قول ہے کہ مختلف رات میں اور شوم دن میں ہوتا ہے کہا گیا ہے

حضرت محمد بن ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ فریب  
 آفتاب کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے  
 فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں عرض گزار  
 ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا ایشک یہ جگہ  
 عرض الہی کے نیچے سجدہ کرتا ہے۔ پھر طلوع ہونے کی اجازت  
 مانگتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے۔ فقیر یہ ایسا  
 وقت میں آئے گا کہ وہ سجدہ کرے گا لیکن قبول نہ  
 ہوگا۔ پھر طلوع ہونے کی اجازت طلب کرے گا  
 لیکن نہیں ملے گی۔ اس سے کہا جائے گا کہ جہد  
 سے آیا ہے آخر ہی لوٹ جا۔ تو وہ مغرب سے طلوع ہوا۔  
 اسی سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اللہ سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹکڑے  
 کے لیے یہ حکم ہے زبردست علم والے کا۔ (سورہ شمس، آیت ۱۲۸)  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ابنا عباس کا قول ہے کہ شہاب کی طرح کسی ترقی پر وہی ہے دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ حساب اور مثال میں سے دونوں بہرہ شکل کسی شہاب حساب کی جمع ہے جیسے تمناؤں شہاب کی جمع ہے۔ تمناؤں کی شکل ان شہروں انگریزوں کے لیے کہ ایک کی شکل دوسرے کی شکل کو پہنے اندر عدم نہیں کر سکتی یہ دونوں میں سے کسی کے جی نہیں میں نہیں انہما کے مطلب ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے طالب ہو کر ایک سے نہیں۔ شمع سے مراد ہے ہم ایک کو دوسرے سے نکال رہے ہیں ایک کو دوسرے کے پیچھے دوڑا رہے ہیں۔ فاجیہ کا مطلب جھٹ جانا ہے۔ اڑ جانا تھا سے وہ جہت مراد ہے جو پیشانہ جو دور کو نکال پر جو سکتا ہے جیسا کہ کہتے ہیں۔ کونوں کے کنارے پر انشراح تار یک جو جاتا ہے۔ امام حسن بھری نے فرمایا کہ گوشت سے مراد ہے اس طرح پیٹ دینا کہ تار یک جو جاتا ہے۔ رات کے متعلق جو دنیا ویش آ رہا ہے اس سے مراد جانوروں کا کھنکھارنا ہے۔ اس کی سیدھا یا ایسا ہے۔ جو دھا چاند اللہ صبح کی سزا کو کہتے ہیں رات کو کڑو دن میں صبح کے ساتھ ہوتا ہے۔ ابنا عباس کا قول ہے کہ مختلف رات میں اور شوم دن میں ہوتا ہے کہا گیا ہے





۳۳۷. حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
رَسَائِلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ  
لَا يَكْفِيَانِ لِمَنْ مَوْتَ أَحَدٌ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَيْسَتْ هَهُنَا  
آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ هَذَا آيَاتُ مَوْتِهِمَا  
فَصَلُّوا

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ وَهُوَ الَّذِي أَمْسَلَ  
الرِّيحَ بِسُورَاتَيْنِ مِمَّا فِي رَحْمَتِهِ مَا صَفَّ  
تَقْصِطُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ كَوَافِحَ ۚ مَا رَافَحَ مُنْتَدٍ ۚ  
إِغْصَرَ ۚ بِرِيحِهِ مَا صَفَّ فَهَبَتْ مِنْ أَرْضِ بْنِ  
الشَّمَا ۚ كَمَوْجٍ خَيْرٌ مِثْرٌ بِزْدٍ شَمَرًا  
مُتَعَرِّقًا

۳۳۸. حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكِيمِ عَنْ  
مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِالنَّسَاءِ هَذِكُنَّ عَادَ بِالْبُحُورِ  
۳۳۹. حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
عَنْ حُطَّاءَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَجِيئَهُ فِي السَّمَاءِ أَقْبَلَ  
وَأَدْبَرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَعَبَّرَ وَجَهَّ وَادَّاهُ مَطَرًا  
السَّمَاءُ سِرِّي عَنْهُ فَحَرَّجَتْهُ سَائِسَةٌ ذَلِكَ فَقَالَ  
إِنِّي حَيٌّ ۖ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْرِي نَعْلَهُ كَمَا  
قَالَ قَوْمٌ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أُوَيْيَتِهِمْ  
الْأَيُّمَ

بَابُ دُرِّ الْمَدِينَةِ ۖ وَذَلِكَ أَنَّهُ قَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَدٍّ مَرَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
جَاءَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدُوٌّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَخْرُجْ الصَّاحِقُونَ الْمَلَائِكَةُ  
۳۴۰. حَدَّثَنَا هُدَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ  
قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَسَنٍ أَيْرُودُ بْنُ قُدَيْعٍ حَدَّثَنَا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت یا حیات  
کے باعث گن نہیں گنا بلکہ یہ دونوں تو اللہ تعالیٰ  
کی نشانیوں سے ہیں جب تم انہیں گنائے ہوئے دیکھو  
تو نماز پڑھا کرو۔

ہواؤں کا بیان: جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: اور وہی ہے  
جو ہوا میں عینت سے اپنی رحمت کے آگے سرزد ستانی ہوئی  
دوسرے اوقات: آیت ۵۵، قاصص سے مراد ہر چیز کو توڑ دینے  
والی توفیق معنی کا قہر ہے، جو توفیق کی جمع ہے یعنی مقررہ انحصار  
تیر ہوا کا بخور جو عروجی شکل میں زمین سے آسمان تک اٹھتا ہے  
اور اس میں آگ جلتی ہے جھڑے مراد غنڈہ اور شراب کا مصلحت ہے  
حصولت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری ہوا ہر صبا کے ساتھ فرمائی گئی ہے  
اور ماد قوم کو گرم ہوا سے ملاک کیا گیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آسمان میں ابراہیم علیہ السلام کی جگہ پر پہنچے  
جالتے، کبھی پیچے جھٹتے، کبھی اندر جاتے، کبھی باہر نکلتے اور آپ کے  
چہرہ نور رنگ تبدیل ہو جاتا تھا۔ جب آسمان سے باران رحمت کا  
نزل ہوا ہوتا تھا تو اس وقت آپ کو تسکین ہوتی۔ حضرت عائشہ صدیقہ  
نے اس کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا خبر تیر  
یا اسی طرح جو جیسے قوموں کو دیکھا کرو۔ جب انہوں نے مذہب کو دیکھا  
بہن کی طرح آسمان کے کنارے میں چلے ہوا، ان کی زبانوں کی طرف آنا۔

فرشتوں کا بیان: حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی  
اللہ عنہ نے کہا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ  
میں نے فرشتوں سے حضرت جبریل علیہ السلام کو پناہ دینا سیکھتے ہیں  
حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ حق تعالیٰ ان سے فرشتے مقرر ہے۔  
حضرت انس بن مالک، حضرت مالک بن سعید رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

سَعِيدٌ قَهِيْتُ هَذَا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
 بَرْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
 قَالِ بْنِ الْوَيْهَقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا  
 الْبَيْتِ بَيْنَ نَسْرٍ وَالْيَقْعَانِ وَكَرَبَ بَيْنَ  
 الْمَرْحَبِ وَالْمَيْمِ بِطَبِ مِنْ ذَهَبٍ مِثْقَالِ  
 حُرَّةٍ وَابْنُ مَالِكٍ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ  
 الْأَسْطِنِ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
 حُرَّةٍ وَابْنِ مَالِكٍ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ  
 الْبَغْدِيِّ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
 جَبْرِئِيلَ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
 قَالِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
 وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ  
 وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَتَبَّتْ عَلَى أَدَمَ فَتَبَّتْ  
 عَلَيْهِ قَالِ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ إِبْنِ قُتَيْبَةَ فَتَبَّتْ  
 السَّمَاءُ الثَّانِيَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالِ جَبْرِئِيلُ  
 قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ  
 وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَتَبَّتْ عَلَى عِيسَى وَتَبَّتْ  
 فَتَبَّتْ مَرْحَبًا بِهِ مِنْ إِبْنِ قُتَيْبَةَ فَتَبَّتْ  
 السَّمَاءُ الثَّالِثَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالِ جَبْرِئِيلُ  
 قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ  
 وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَتَبَّتْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ  
 وَتَبَّتْ مَرْحَبًا بِهِ مِنْ إِبْنِ قُتَيْبَةَ فَتَبَّتْ  
 السَّمَاءُ الْخَامِسَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالِ

فرمایا۔ میں خدا کے کعبہ کے قریب خواب میں عیسیٰ کی آمد میں حالت میں  
 تھا۔ تو وہ آدمیوں کا ذکر فرمایا جو میرے پاس سونے کا لاشٹ لے کر  
 آئے اور وہ بیان وحی کے ساتھ میرے پاس آئے۔ پھر آگے سے لے کر پیٹ  
 کے نیچے تک چڑھ گیا۔ پھر پیٹ کو آب زمزم سے دھویا گیا۔ پھر  
 اسیان وحی کے ساتھ میرے پاس آئے۔ پھر میرے قریب آیا۔ سفید مٹھی لایا گیا  
 میں نے کہا۔ جو خر سے مجھے اللہ کے واسطے سے ہے۔ ہاں۔ میں حضرت جبریل  
 کے ساتھ میں ہوں۔ یہاں تک کہ آسمان دنیا تک پہنچے۔ پوچھا گیا کون  
 ہے؟ جواب دیا۔ جبریل ہے۔ پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟  
 جواب دیا۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پوچھا گیا کیا انہیں بلایا  
 گیا ہے؟ جواب دیا۔ ہاں۔ کہا گیا، امر ما ان من کے لیے، کیا بہتر نہ آئے  
 واسطے نے قدم منہ فرمایا۔ میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پہنچا  
 اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا، ایسے  
 بیٹے اور بی کو مرہبا۔ پھر میرے آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا  
 گیا کون ہے؟ جواب دیا، جبریل ہے۔ دریافت کیا گیا، آپ کے  
 ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حدیث  
 کیا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، ان کے لیے  
 مرہبا کیا بہترین اسے واسطے کا شریف آدمی ہوں۔ میں حضرت عیسیٰ اور  
 حضرت یحییٰ کے پاس پہنچا۔ دونوں حضرات نے فرمایا، ایسے بھائی اور نبی  
 کو مرہبا۔ پھر میرے آسمان تک پہنچے پوچھا گیا کون ہے؟ جواب  
 دیا، جبریل ہے۔ پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا،  
 محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں۔ پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟  
 جواب دیا، ہاں۔ کہا، ان کے لیے مرہبا کیا بہترین اسے واسطے  
 قدم حسنت آدم سے نوازا ہے۔ وہاں میں حضرت یوسف علیہ السلام  
 کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، آپ کے لیے مرہبا  
 اسے بھائی اور نبی۔ پھر میرے آسمان تک پہنچے۔ سوال کیا گیا کون  
 ہے؟ جواب دیا، جبریل ہے۔ سوال کیا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟  
 جواب دیا۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں۔ سوال کیا گیا،  
 کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا، ان کے لیے مرہبا  
 کیا بہترین آئے واسطے تشریف آدمی سے مشرف فرمایا ہے۔

جَبْرِئِيلُ قَبِيلٌ وَمَنْ مَعَكَ قَبِيلٌ مُعْتَمِدٌ قَبِيلٌ وَقَدْ  
 أَرْسَلَ إِلَيْكَ قَالَ نَعْرِضُ قَبِيلٌ مَرْحَبًا بِكُمْ وَلِنَعْمَ  
 الْعِجْبِيُّ حَاجَةً خَافَتُنَا عَلَى هَازِلٍ قَسَمْتُ عَلَيْكُمْ  
 فَقَالَ مَرْحَبًا بِكُمْ مِنْ أَيْنَ قَبِيلٌ قَالَتْ عَنْ السَّمَاءِ  
 الشَّامِ سَبْعَ قَبِيلٍ مِنْ هَذَا قَبِيلٌ جَبْرِئِيلُ قَبِيلٌ مَنْ  
 مَعَكَ قَبِيلٌ مُعْتَمِدٌ عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَنَحْمُ قَبِيلٌ وَقَدْ  
 أَرْسَلَ إِلَيْكَ مَرْحَبًا بِكُمْ وَلِنَعْمَ الْعِجْبِيُّ حَاجَةً خَافَتُنَا  
 عَلَى مَوْسَى فَكَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكُمْ مِنْ أَيْنَ  
 قَبِيلٌ قَالَتْ مَرْحَبًا بِكُمْ مِنْ أَيْنَ قَبِيلٌ قَالَتْ مِنْ أَيْنَ  
 يَأْتِي هَذَا الْغَلَامُ أَلَيْدِي بَعِثْتُ نَعْدِي مِنْ مَعْلُ  
 الْجَنَّةِ مِنْ أَمْرِ أَنْظِلْ مَنَّا يَدْخُلُ مِنْ أَمْرِ  
 خَافَتُنَا السَّمَاءُ الشَّامِ سَبْعَ قَبِيلٍ مِنْ هَذَا قَبِيلٌ  
 جَبْرِئِيلُ قَبِيلٌ مَنْ مَعَكَ قَبِيلٌ مُعْتَمِدٌ قَبِيلٌ  
 وَقَدْ أَرْسَلَ إِلَيْكَ مَرْحَبًا بِكُمْ وَلِنَعْمَ الْعِجْبِيُّ  
 حَاجَةً خَافَتُنَا عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَكَلَّمْتُ عَلَيْهِ  
 فَقَالَ مَرْحَبًا بِكُمْ مِنْ أَيْنَ قَبِيلٌ قَالَتْ مِنْ أَيْنَ  
 الْبَيْتِ الْغَمُورُ قَالَتْ لَنْتُ جَبْرِئِيلُ فَقَالَ هَذَا  
 الْبَيْتِ الْغَمُورُ يَصِيحُ فِيهِ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعُونَ  
 أَلْفَ مَلَكٍ إِذْ خَرَجُوا إِلَى يَوْمِ الْيَوْمِ الْيَوْمِ الْيَوْمِ  
 مَا عَلَيْهِمْ وَرُحَّتْ فِي سِدْرَةِ الْبَيْتِ الْغَمُورِ  
 بَيْنَهَا كَانَتْ جَدَلٌ هَجَرٌ وَوَرَقَهَا صَكَاتٌ  
 إِذَا الْغَمُورُ قَالَتْ أَصْبَحَ أَرْبَعَةُ أَهْلٍ بِهَذَا  
 بَايُطَانٍ وَنَهْرَانِ ظَهْرَانِ قَالَتْ جَبْرِئِيلُ  
 فَقَالَ أَقَامَ الْبَايُطَانِ فِي الْجَنَّةِ وَ أَمَّا  
 الشَّاهِرَانِ الْبَيْتُ وَانْقَرَأَتْ فَخَرُصَتْ عَلَى  
 خَمْسُونَ صَلَوةً فَاقْبَلْتُ حَتَّى جَنَّتْ مَوْسَى  
 فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فَخَرُصْتُ عَلَى خَمْسُونَ  
 صَلَوةً قَالَ أَمَا أَعْلَمُ يَا نَائِبُ مَكَاتُ الْجَنَّةِ  
 بَنِي إِسْرَئِيلَ أَشَدَّ السُّعَالِ جَرَّةً وَإِنْ أَمْسَكَتُ

میں حضرت اور نبی علیہ السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے  
 فرمایا: ایسے بھائی اور نبی کو مرحبا۔ پھر ہم پر انہوں نے آسمان تک پہنچے۔  
 وہاں پوچھا کہ کون ہے؟ جواب دیا: جبریل ہے۔ پوچھا: آپ کے ساتھ  
 کون ہے؟ جواب دیا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پوچھا: کیا انہیں  
 بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا: ان کے لیے مرحبا کیا کسی بہترین  
 آنے والے ہے جس نے دلدلِ سعید فرمایا۔ پھر میں حضرت ہارون کے  
 پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا: مرحبا اسے بھائی اور  
 نبی۔ پھر ہم چھ آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ  
 کون ہے؟ جواب دیا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ دریافت  
 کیا گیا: انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا گیا: اچھا  
 تشریف لاسے والا تشریف لیا ہے۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام  
 کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا: مرحبا ہے ایسے  
 بھائی اور نبی کے لیے۔ جب میں آگے بڑھنے لگا تو وہ دروازے  
 ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس چیز نے بلایا ہے؟ وہ عرض کر دی  
 جو ہے اسے سب: یہ نوجوان جو میرے بعد مبعوث فرمایا گیا۔  
 جنت کے داخلے میں اس کی امت میری امت سے بہت بڑھ  
 جائے گی۔ پھر ہم ساتویں آسمان تک پہنچے۔ دریافت کیا گیا: کون  
 ہے؟ جواب دیا: جبریل ہے۔ دریافت کیا: آپ کے ساتھ کون  
 ہے؟ جواب دیا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ دریافت کیا:  
 کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ کہا گیا: اچھا  
 بہترین آنے والے نے دلدلِ سعید فرمایا ہے۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ  
 السلام کے پاس پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا: مرحبا  
 ہے ایسے بھائی اور نبی کو۔ پھر میرے لیے بیت المعمور ظاہر فرمایا  
 گیا۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے خواب  
 دیا یہ بیت المعمور ہے، اس میں دن دن تشریف آفرشتے نماز  
 پڑھتے ہیں، جب وہ بڑھ کر نکل جاتے ہیں تو ان کی پھر بھی بلکا  
 نہیں آتی۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہی تک لے جایا گیا، اس پر میرا سنے  
 بڑے سنگ جو ہے یہ جیسے حجر کے سنگے اور پتے ہاتھی کے کانوں  
 جیسے ہیں۔ اس کی جڑ سے چار نہریں نکلتی ہیں۔ دو نہریں باطنی ہیں اور





ظاہر ہے کہ یہ چاروں باتیں ماذن تکسب غدا سے ہیں جو معلوم فرماتا ہے کہ ماذن تکسب کیا جاتا ہے جب ایک ماہ نہ ہوتے کہ جو  
مصلح کا مدعا ہے اللہ تعالیٰ عیب کی کسی عزیمت سے مطلع فرمادیتا ہے تو پھر اس بات کے متعدد معلوم کا اندازہ کر کے ماذن تکسب کا جو اولین و آخرین کے معلوم  
کی جانتی ہے پس نہیں پروردگار عالم نے ساری کائنات کے مجموعی علم سے بھی زیادہ علم مرحمت فرمایا اور انہیں اپنا فیض اعظم عطا فرمایا ہے۔ حضور  
کے فدا داد معلوم جو کثیر و عظیم و مفرد و متکثر ہیں۔ ان کے انکار کا سبب مقام مصطفویٰ سے بے خبری کے باعث ہو سکتا ہے یا غریبیت کی بیماری  
کے سبب۔ اللہ تعالیٰ برحق اس کا مقلد و پیروں سے فرماتا ہے: **یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ**۔ یہ مضمون بخاری شریف کی اسی جگہ  
حدیث ۵۵۱۵ اور ۵۵۱۶ کے تحت بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۳۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَاةٍ أَخْبَرَنَا مَعْنَةُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي جَرِيرٍ قَالَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَقِيَ الْيَوْمَ عَابِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ الْعَبْدَ مَادَى جَبْرِئِيلُ إِنْ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَا تَأْخُذُ فَمِنْ جَبْرِئِيلُ فَيُنَادِي جَبْرِئِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنْ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَنْ كَأَجْرِهِ فَيُجِزُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوصِلُهُ إِلَى الْقَبُولِ فِي الْأَرْضِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس کی  
حضور ابو ہریرہ، ابن جریر، موسیٰ بن عقبہ، ثابت، حضرت ابو ہریرہ  
نے کہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
عیب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو  
حضرت جبریل علیہ السلام کو ملا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ  
ملاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہذا تم میں اس سے  
محبت کرو۔ پس حضرت جبریل اس سے محبت کرتے  
ہیں۔ پھر حضرت جبریل آسمانی مخلوق میں ندا کرنے میں کہ  
اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے لہذا تم میں اس سے  
محبت کرو۔ پس آسمان والے بھی اس سے محبت کر کے ملے ہیں پھر  
زمین والوں کے دروں میں اس کی مقبولیت تکرو دی جاتی ہے۔

۴۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَاةٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ جَرِيرٌ  
الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّهَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا سَمِعْتِ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ قُلْتُ لَكَ سُبُلُ  
فِي الْعَالَمِينَ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذَكَّرُ الْأَمْرَ فَمَعِيَ فِي سَمَاءِ  
فَتُسَرِّقُ الشَّيَاطِينُ لَتَسْمَعَنَّ فَتَسْمَعُهُ فَتُوجِبُ إِلَى الْكَلْبَانِ  
فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مَاشَةً كَذِبَهُ مِنْ جَنَدِ الْقَبْهِرِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے، انہوں نے سنا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے جماعت کی شکل میں ہیں  
نازل ہوتے ہیں جیسے باران، پھر وہ آسمان میں اس بات کا ذکر  
کرتے ہیں جس کا آسمان پر فیصلہ ہوا ہے۔ پس شیطان  
کے کان میں اگر ایک آواز بات بھی پڑ گئی تو اسے کانوں  
کو بتانے کے لیے دھڑکتے ہیں۔ کان اس کے ساتھ  
بھٹاپنے یا اس سے جھڑکتے ہیں۔

۴۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ  
سَعْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ وَالْأَعْرَبِيِّ عَنْ  
ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَلَدٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب  
جمعة المبارک کا روز ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دو طرف  
پر فرشتے آجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سب سے پہلے وہ



خَدْرَتُهُ الْجَنَّةِ أَيْ قُلْ هَذِهِ قَالِ أَبُو نَكْرَدَةَ لَا أَلْوِي  
لَأَتَوِي عَلَيْهِ قَالِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَجُو  
أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ.

۴۵۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَسَّنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ  
أَبْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا  
يَا عَائِشَةُ هَذَا جَبْرِيلُ يُفَرِّغُ عَلَيْكَ الشَّلَامَ فَقَالَتْ  
وَعَلَيْهِ الشَّلَامُ فَخَسَّهَ اللَّهُ وَبَرَّكَ فَتَمَرَّتْ مَرَارَتِي  
تُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو بکر صدیق نے کہا، پھر ایسے آدمی کو کیا غم ہے  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا، مجھے امید ہے کہ  
تم بھی ان لوگوں میں سے ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے  
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا۔ اے عائشہ! یہ جبریل ہیں، جو تمہیں سلام  
کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا، علیہ السلام!۔  
رحمۃ اللہ برکاتہ! یا نبی اللہ! آپ ہمیں دیکھ رہے ہیں لیکن  
مجھے نظر نہیں آتے۔

فما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلسوں پر حضرت عائشہ کی خدمت میں کدوئیں اور میوے لائے جاتے تھے۔ ان سب کا ادب و احترام  
مطلوبہ تھا۔ بلکہ اس لیے لازم ہے کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مال اور مکان سے آپ کی خدمت کا بے مثال حق ادا کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے بڑی محبت تھی۔ ان کے ہر جوش کی ہر ہر بات میں آپ نے دوسرا کاع نہیں کیا۔ آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو حضرت  
ہامزہ قلیہ سے پیدا ہونے اور ان کے سوا، آپ کی ساری اولاد حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی کے بطن مبارک سے پیدا ہوئی۔ اہل حق انکی  
بارگاہ میں یوں عراجِ حقیقت پیش کرتے ہیں۔

سنا پہلے ان کہتے ہیں وہاں

حق گناہ رفاقت پہ لاکھوں سلام

ان کے بعد جن کو بھی آپ سے شرفِ رویت سے نوازا ان میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت عائشہ  
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو سب سے پیاری تھیں۔ جتنی عورتوں سے آپ نے نکاح کیا ہے ان میں سے کوئی بھی صرف یہی تھیں۔ یہ انتہائی عالم  
فاضلہ اور عالمہ تھیں۔ نصفِ دین بان سے مروی ہے۔ حالانکہ سرمد کن و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وہاں کے وقت بان کی عمر صرف اٹھائیس  
سال تھی۔ انہیں چھوٹے ہی آپ پر کسی کے ہنرمیں وہی نہیں آتی تھی۔ سوائے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ حضرت عائشہ کی گود میں ہی  
آپ نے وہاں فرمایا۔ ان کے ہاں کا محرومی آپ کی آرام گاہ بنا ہوا ہے۔ ان کی بڑی شان ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رحمت لگی تو اللہ تعالیٰ نے ایک  
دودھ پیتے بچے سے گڑ کی دوا کر، انہیں پاک و امن ثابت کیا۔ حضرت کریم پر بتایا گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے گڑ کی دوا لائی  
ملا کہ وہ امن پیدا ہوئے تھے لیکن جب حضرت صدیقہ پر رحمت لگائی گئی تو ان کی سفالی میں خود پروردگار عالم نے گڑ کی دوا دے کر ان کی ابتدائی  
آیتیں مانڈ فرمائیں۔

نبیہ صدیقی، امام حبان نبی

اس مریم بھارت پہ لاکھوں سلام

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا

۴۵۱. حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ قُدْسٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حُجَّانٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ قُدْسٍ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَبِيبِ بْنِ أَبِي رَافَةَ لَمَّا كُنَا فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نَتَمَرُّ إِلَّا بِأَصْحَابِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُنْ.

۳۵۲. حَدَّثَنَا أَبُو سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ عُثَيْبٍ عَنْ نُوَيْلِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَبُ حَبِيبٍ عَلَى خُرُوبٍ حَقٌّ أَوْ لَا أَسْتَزِيدُ فَاسْتَفَيْتُ حَقًّا أَوْ سَبْعَةَ حُرُوبٍ.

۳۵۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ يُونُسَ بْنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُ النَّاسِ دَوَابٌّ وَكَانَ جُودًا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ جَنِينَ يَنْقُضُ حَبِيبِي وَكَانَ حَبِيبِي يُلْقَا فِي كُلِّ بَيْتَةٍ مِنْ رَمَضَانَ قِيَامًا أَوْ نَوْمًا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ جَنِينَ يَنْقُضُ حَبِيبِي أَجُودًا بِالْعَدَمِ مِنَ التَّوْبَةِ الْمَرْبُوكَةِ وَكَانَ حَبِيبِي يُلْقَا مَعَهُ بِهَذَا الرَّسْمِ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَوْنًا وَاجِدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ اجْعَلِي لَكَ حَبِيبًا كَمَا كَانَ حَبِيبِي لَكَ.

۳۵۴. حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي نَهْشَابٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنَا عَنْ عَصَا بْنِ عَدُوٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُضُ حَبِيبِي يَوْمَ كَانَ حَبِيبِي يُلْقَا مَعَهُ بِهَذَا الرَّسْمِ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَوْنًا وَاجِدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ اجْعَلِي لَكَ حَبِيبًا كَمَا كَانَ حَبِيبِي لَكَ.

جبھی دفعہ تم ہمارے پاس آتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے؟  
لاؤی کہ بیان ہے کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: وَجِبْرِيلَ مَا رَكِبُوا  
رسالت میں عرض گزار ہوئے، ہم فرشتے نہیں آتے مگر حضور  
کے سب کے حکم سے، اسی کا ہے جو ہمارے آگے بھیجے ہے ہم

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل نے مجھے ایک ہی قرأت  
میں قرآن کریم پڑھایا تھا، میں برابر اس سے زیادہ کا مطالعہ کرتا  
رہا، یہاں تک کہ سات قرأت تک بات پہنچ گئی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر سختی  
رکھتے اور رمضان شریف میں یہ حضرت جبریل حاضر بارگاہ عالی  
ہوتے تو آپ کی سخاوت اور زلفوں پر آجاتی، حضرت جبریل  
علیہ السلام صحن السابک کی ہر رات میں آپ کے پاس آتے اور  
قرآن کریم کی دہرائی کرتے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حضور  
جبریل کو دیکھتے تو ماندہ بیٹھانے میں تیز چلتے والی گواہی  
زیادہ سنی ہو جاتے، عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے ستر سے  
اسی سند کے ساتھ ایسا ہی روایت کیا ہے اور حضرت ابو ہریرہ  
حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایتوں میں ابی جبریل  
حکایت کیا ہے: حَدَّثَنَا الْقُرْنِيُّ كَمَا أَخْبَرَنَا.

ابن شہاب سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر بن  
عبد العزیز نماز عصر میں زراویہ سے پہنچے، عروہ نے ان سے  
کہا کہ بیشک حضرت جبریل آئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دامن کرنا شروع کیا، حضرت عمر بن عبد العزیز  
نے فرمایا: اے عروہ! خود تو نہ مایہ! آپ کیا کہہ رہے ہیں!  
انہوں نے جواب دیا، میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا، انہوں نے  
ابو مسعود سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو  
فرماتے سنا کہ جبریل اگر میرے پاس آئے، میں نے ان کے ساتھ  
نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے

حسن صدوات

۳۵۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَدُوٍّ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَجْزِيَنَّ مَنْ مَاتَ مِنْ قِبَلِكُمْ لَأُيَسِّرَنَّ لَهُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ لَمْ يَدْخُلْ اسْتَأْذَنَ قَالَ ذَاكَ ذُو سَرَقٍ كَانَ ذَاكَ

۳۵۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِكَةُ يَتَفَقَّهُونَ مَلَائِكَةُ السَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَنِبُونَ بِحُصْبَةِ الْخَبَرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ يَمُرُّونَ بِالَّذِينَ بَالُوْا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُمْ أَعْلَمُ فَيَقُولُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ يُصَلُّونَ

۳۵۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي سَمِيْعٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَادَةٌ فِيهَا قَائِلٌ كَانَتْ سُرُورَةً فَجَاءَ قَوْمًا مِنْ بَنِي يَسْرٍ وَجَعَلَ يَتَنَبَّأُ وَجْهَهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا بَالُكُمْ هَذِهِ الْيَوْمَ سَادَةٌ فَخَالَتُ دُونَ دَعَا عَقَلَتُهَا نَحْنُ

لَتَصْطَحِبْكُمْ عَلَيْهَا قَالَ مَا عَلِمْتُ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ رَأَتْكُمْ يَوْمَ يَوْمِ صُورَةٍ وَأَنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّورَةَ يُعَذَّبُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَقُولُ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ

سابقہ نماز پر بھی پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی وہ اپنی انگلیوں پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رائی سے کہا کہ جو شخص آپ کی امت سے اس حالت میں وفات پائے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا یا دوزخ میں نہیں جائے گا یا نہ ہو رسالت میں عرض کیا گیا، خواہ زندہ یا چھوڑ کرے! فرمایا، خواہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے ہر ایک سے کہتے ہیں پھر رات کے فرشتے ہیں، پھر دن کے فرشتے ہیں اور ان کا جملہ نماز نماز اور نماز عصر کے وقت ہے۔ پھر وہ فرشتے آسمان کا خوف چڑھ جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزار لی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے لوگوں کے متعلق دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو اس حال میں چھوڑا حال کہ وہ بہتر جانتا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں۔ جب ہم انہیں چھوڑ گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور آمین کہنے میں فرشتوں کی موافقت۔

جب تم میں سے کوئی آمین کہے اور فرشتے آسمان میں کہیں اور میں کی آمین ان سے مل گئی اس کے ساتھ نماز بخش دے گئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک نگہ بھرا جس پر تصویر بنی ہوئی تھیں گویا وہ چھائی ہوئی تھیں۔ آپ تشریف لائے تو وہ دروازوں کے درمیان کھڑے ہو گئے اور رخ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا میں عرض کر رہی ہوئی، یا رسول اللہ کیا ہم سے کوئی غلطی ہوئی ہو گئی؟ فرمایا، یہ کیسی بات ہے؟ میں عرض کر رہی ہوئی۔ یہ نگہ میں نے آپ کے لیے تیار کیا ہے تاکہ اس پر ہر مبارک رکھ کا آپ کوام فرمایا کریں۔ فرمایا، یہ تمہیں یہ معلوم نہیں کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو اور جس نے تصویر بنائی قیامت کے دن اسے مذہب دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ جو کچھ

یہاں لکھا ہے وہ سب صحیح ہے

یہاں لکھا ہے وہ سب صحیح ہے

یہاں لکھا ہے وہ سب صحیح ہے



حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابولکھم سے سنا اور فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گتایا گئی عبادت گاہ کی تصویر ہو۔

بشیر بن سعید نے حضرت زید بن خالد جونی رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔  
بشیر بن سعید کے ساتھ عیدائند خنانی بھی تھے جو حضرت میمون بن جعفر  
حنانی سے اندرجہ بن کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیر تربیت تھے۔ ان  
دونوں حضرات کو حضرت زید بن خالد نے بتایا کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ  
عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ارحمت  
کے فرشتے اسی حجر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ بشیر فرماتے  
ہیں کہ پھر حضرت زید بن خالد مجاہد جھٹھے۔ ہم سے ان کی میادت کی  
تو دیکھا کہ ان کے حجر میں تصویروں والا ایک پردہ ہے۔ میں نے  
عیدائند خنانی سے کہا: کیا انہوں نے تصویروں کے متعلق ہم سے  
حدیث بیان نہیں کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: کیا تھا کہ سوائے  
پکڑے کے غوش کے جو خیر بانڈو کے چوں کہ آپ نے یہ نہیں سنا  
تھا میں نے جواب دیا: نہیں کی، کیوں نہیں، یہ میں نے کہا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ وعدہ کیا ہے کہ ہم اس مگر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر لکھا ہو۔

حضرت جوہریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے منہ سے ہدایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حسب اہم شیئہ  
اللہ یعنی سچکد کے تو تم اللہ تم رشتہ لکن الحمد للہ کیا کرو گی کہ  
جس کا یہ قول فرشتوں کے قلوب سے منافقت کر گیا اس کے سابلکہ  
حق ہوں کی مسخرت حوجا ہے گی۔

حضرت جوہر پورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص اسی وقت تک  
نماز میں مصروف نہ ہو گا جب تک نماز اسے دیر ہو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ فِي صَرْفَةٍ مِّنَ  
ذَلِكَ الصَّلَاةِ تَحِيَّاتُهُ وَالْمَدَائِكَةُ تَقُولُ لَقَدْ كُنَّا أَهْلَ  
وَارْحَمَهُ مَا لَمْ يَلْعَنُوا قَوْمَ صَلَاتِهِمْ أَذِيَّ حَبِثَ .

۴۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقْرَأُ عَنِ النَّبِيِّ لَمَّا نَادَوْا يَا مَعْ لِيكَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ  
رَبِّي يَقْرَأُ وَابْتَدَأَ اللَّهُ وَنَادَوْا يَا مَعْ لِيكَ .

۴۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ أَخْبَرَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
عُرْوَةُ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا بَلَغَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
وَسَمِعَهُ هَلْ أَتَى عَلَيْهِ . . . كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمٍ خَبَرْتُ  
قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِيكَ مَا بَقِيتُ وَكَانَ أَشَدَّ مَا  
لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَكْبَةِ إِذْ مَرَّ صُفْيَانُ بْنُ عَمْرٍو  
بِالْبَيْتِ بْنِ عَمْرِو كَلَّامًا فَلَمَّ بِجَنَّتِي إِلَى مَا أَرَدْتُ مَا ظَلَمْتُ  
وَأَنَا مَقْهُومٌ عَنْ وَجْهِ قَوْمٍ أَسْتَفِيزُ بَرًّا وَأَمَّا بَقَرِي  
الْبَدَائِلِ مَرَعَتْ نَارِي فَإِذَا أَنَا بِعَجْمَةٍ فَتَدُ  
أَخْلَمَتْنِي فَظَلَمْتُ فَإِذَا أَنَا بِعَجْمَةٍ مِيلُ فَتَدُ إِلَى  
فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِيكَ لَكَ وَمَلَأَ دُونََ  
مَلِيكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مِنْكَ الْجَبَالَ لِمَا هُوَ  
بِمَا شِئْتُ فَبِهِمْ فَتَدُ إِلَى مَنَعِكَ الْجَبَالَ فَتَدُ  
عَنِ قَوْمٍ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذَاكَ فِيهِ مَا شِئْتُ أَنْ  
شِئْتُ أَنْ أَطِيقَ عَلَيْهِمُ الْأَحْشَابَ فَقَالَ  
لَمَّا حَقَّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءٌ وَجُوَّ أَنْ تَحْدِثَ  
اللَّهُ فِتْنًا أَصْلَابَهُمْ مَنْ يُعْبِدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا

لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا .

۴۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ أَخْبَرَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
عُرْوَةُ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا بَلَغَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
وَسَمِعَهُ هَلْ أَتَى عَلَيْهِ . . . كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمٍ خَبَرْتُ  
قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِيكَ مَا بَقِيتُ وَكَانَ أَشَدَّ مَا  
لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَكْبَةِ إِذْ مَرَّ صُفْيَانُ بْنُ عَمْرٍو  
بِالْبَيْتِ بْنِ عَمْرِو كَلَّامًا فَلَمَّ بِجَنَّتِي إِلَى مَا أَرَدْتُ مَا ظَلَمْتُ  
وَأَنَا مَقْهُومٌ عَنْ وَجْهِ قَوْمٍ أَسْتَفِيزُ بَرًّا وَأَمَّا بَقَرِي  
الْبَدَائِلِ مَرَعَتْ نَارِي فَإِذَا أَنَا بِعَجْمَةٍ فَتَدُ  
أَخْلَمَتْنِي فَظَلَمْتُ فَإِذَا أَنَا بِعَجْمَةٍ مِيلُ فَتَدُ إِلَى  
فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِيكَ لَكَ وَمَلَأَ دُونََ  
مَلِيكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مِنْكَ الْجَبَالَ لِمَا هُوَ  
بِمَا شِئْتُ فَبِهِمْ فَتَدُ إِلَى مَنَعِكَ الْجَبَالَ فَتَدُ  
عَنِ قَوْمٍ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذَاكَ فِيهِ مَا شِئْتُ أَنْ  
شِئْتُ أَنْ أَطِيقَ عَلَيْهِمُ الْأَحْشَابَ فَقَالَ  
لَمَّا حَقَّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءٌ وَجُوَّ أَنْ تَحْدِثَ  
اللَّهُ فِتْنًا أَصْلَابَهُمْ مَنْ يُعْبِدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا

کاموں سے مدد کے لئے اور جب تک وہ نماز کی مجلس سے مٹا  
جائے یا اس کا وضو ٹوٹ جائے اس وقت تک فرشتے یوں دعا  
کرتے رہتے ہیں۔ اسے اللہ اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما۔

حضرت یحییٰ بن اسیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں  
سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر دُعا دینا ملاحظہ  
اسود الزخرف، آیت ۷۷، پڑھتے سنا۔ حضرت عبداللہ بن  
مسعود کی تلمذ میں دُعا دینا یا مال سے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مہلک ہے کہ  
مارا، نبوی میں عرض کر رہا ہوں۔ کیا آپ پر اللہ کے مدد سے  
میں سمجھ کوئی دن آیا ہے؟ فرمایا: مجھے تمہاری قوم سے بڑی  
تکلیفیں پہنچی ہیں اور مجھ پر سب سے سخت دن ہو چکا ہے آیا  
جب میں نے اپنے آپ کو عبدہ بن اسیر بن عبد کلالی پر پیش کیا  
تو اس نے میری بات نہ مانی۔ میں دعا لے کر آیا وہاں چلا آیا  
اور یہ بتانی کے آثار میرے چہرے سے عیاں تھے۔ جب  
موت میں آیا تو قرن الثعالب میں تھا۔ مراٹھا کر دیکھا تو بادل کا  
ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ لگن تھا۔ میں نے اس کے امداد جبریل علیہ  
السلام کو دیکھا۔ انہوں نے مجھے پکارا، پھر کہا، ابھی تک اللہ  
نے آپ کی قوم سے گفتگو اور ان کا جواب سن لیا ہے، لہذا  
حک الجبال کو آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، چنانچہ کافروں کے  
متعلق آپ انہیں جو چاہیں حکم فرمائیں۔ پھر مجھے حک الجبال  
نے پکارا اور سلام کیا، اس کے بعد کہا، یا رسول اللہ! آپ  
آپ کی مرضی پر منحصر ہے، اگر آپ چاہیں تو میں کوہِ خشبین کو  
اٹھا کر ان لوگوں کے اوپر رکھ دوں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے  
اصطلاح سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو خدا سے واحد

کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔  
ابو اسحاق شیبانی نے ترمذی میں حدیث سے کہا کہ قَاب  
قَوْمِ سَبِیْ اَوْدَانَ . . . قَوْمِ ابْنِ عَبَّاسٍ . . . مَا اَوْسَى ۱۵ سورہ

انہم، آیت ۱۰۹ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سے حضرت ابن مسعود نے حدیث بیان کیا ہے کہ آپ نے حضرت جبریل کو دیکھا، ان کے چہرہ سو پرستے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لفظ رائی میں آیات ذیقہ انکبریٰ ۵ سورہ النجم، آیت ۱۸ کے بارے میں فرمایا کہ آپ نے ایک سبز بادل دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ رکھا تھا۔

حضرت مالک مدینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں گاہ یہ خیال ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا اس نے بڑی غلی کی کیونکہ حقیقت میں آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو ان کی صورت و خلعت میں دیکھا جنہوں نے آسمان کے کناروں کو بھر رکھا تھا۔

حضرت مالک مدینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد ہادی تعالیٰ د۔ شَرَدْنَا فَتَدْنِي . مَكَانَ كَتَابِ قُرَيْشٍ اَوْ اَذُنِي کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ حضرت جبریل تھے جو آپ کی بارگاہ میں عبودت آدمی حاضر ہوا کرتے تھے اللہ اس دفعہ وہ اپنی اس صورت میں آئے جو حقیقت میں ہے، میں انہوں نے آسمان کے کناروں کو بھر رکھا تھا۔

حضرت عمرو بن عبد بن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے، دونوں نے کہا جو آگ جلاتا ہے اس فرشتے کا نام مالک ہے اللہ وہ جہنم کا انچاری ہے اور میں جبریل ہوں، یہ میکائیل ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو محاسنت کے لیے بلاتا ہے،

اگر صورت انکار کر دے، میں آدمی نے اس سے ناراض ہو کر رات گزری تو فرشتے صبح تک اس صورت پر محنت سمجھتے رہتے ہیں۔ اس کی متابعت ابو حمزہ، ابن داؤد و ابوسعاد نے

مَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى كُنَّا قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنَىٰ حَتَّىٰ اِنَّا مَعْبُودَةٌ مَا اُرْجَىٰ . قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ اَنَّ رَأْيَ جِبْرِيلَ لَهُ يَسْتِيَا شَرَّ جَنَاحٍ .

۴۶۶ . حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَأْيِ اللَّهِ لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ يَلِيَّتِ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ رَأَىٰ رَقِيقًا اخْضَرَ سَدَّ اَفْقَ السَّمَاءِ .

۴۶۷ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَرَأْتُ فِي رَأْيِ مُحَمَّدٍ اَرَأَىٰ رَبِّهِ فَقَدْ اخْضَرَ لَكِنْ قَدْ رَأَىٰ جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ وَخَلْعَتِهِ سَدَّ مَا بَيْنَ الْأَفْقِ .

۴۶۸ . حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ يَا زَيْدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَوْلُهُ . ثُمَّ دَمَاقَتُنِي وَكَانَ خَنَاطٌ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنَىٰ . قُلْتُ ذَاكَ جِبْرِيلُ كَانُ يَأْتِينِي فِي مُوَدَّةٍ اَوْ زَجَلٍ وَرَأَيْتُهُ اَتَاَهُ هَلْبَةُ السَّوَادِ فِي صُورَتِهِ الَّتِي فِي صُورَتِهِ فَسَدَّ الْأَفْقَ .

۴۶۹ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَوْسَىٰ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ مَسْرُودَةَ قَالَتْ قَالَ الْيَتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ الْكَلْبَةَ رَجُلَيْنِ أَمِيْنِي قَالَا لَيْدِي يُوَدُّ الْبَنَاءَ مَا لَكَ خَائِرٌ النَّارِ ذَاكَ جِبْرِيلُ وَهَذَا مِيكَائِيلُ .

۴۷۰ . حَدَّثَنَا مَعْنَةُ بْنُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَاتَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُرَيْشُ اَمْرًا إِلَىٰ قَوْلِهِمْ قَالَتْ قِيَامَتُ عَصِيَانٍ عَلَيْكَ اَلْعَسَاةُ السَّلَاطِيَّةُ مَتَىٰ نَضِيحُ مَا بَعَثَ أَبُو حَزَنَةَ

وَابْنُ دُرْدَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الرَّحْمَنِ .

اعمش سے کی ہے ۔

۴۸۰ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا النَّبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ عَبْدِ الْعِزِّ بْنِ شَهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَعِيُّ اللَّهِ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثُمَّ فَرَعَنِي نَوْحِي فَتَرَدَّدْتُ بَيْنَنَا أَنَا أَمِيشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَدَفَعْتُ بَصْرِي قَبْلَ السَّمَاءِ فَإِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَجَاءَنِي جِبَارَتَانِ يَحْمِلَانِ قَاعًا عَظِيمًا كَأَنَّهُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَخَفْتُ مِنْهُ حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ مَا يَكُونُ لِي رَمَتِي هَذِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَيِّرُ إِنِّي قَدْ جَعَلْتُكَ ابْنُ سَكْمَةٍ وَالزُّجَّارُ لَا دَانَ .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر کوئی شخص کے لیے مجھ پر وحی کا آنا بند کر دے۔ اسکی دوزخ میں جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی، میں نے آسمان کی جانب نگاہ کی تو دیکھا کہ وہی فرشتہ جو فارحرا میں میرے پاس آیا تھا وہ زمین اور آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ پس میں ڈر گیا یہاں تک کہ زمین پر گر گئے، نگاہ میری اپنی اچھلنے کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کسب الکرہ میں مجھے کسب الکرہ نے نبی اللہ تعالیٰ نے یا ایہا المدیر سے ماخوذ ہے کہ وہی نازل فرمائی۔ ابوسلمہ کا قول ہے کہ قاع عظیم سے بڑھ کر

۴۸۱ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جَبْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَثَبٍ عَنْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَاعِدِ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةً أُسْرِيَ بِي مُوسَى رَجُلًا أَدَمَ طَوِيلًا جَسَدًا كَأَنَّ مِنْ يَدِ جَالٍ مَشْنُونًا وَرَأَيْتُ يَحْيَى رَجُلًا مَرْمُومًا مَرْمُومًا إِلَى الْخَلِيلِ إِلَى نُحُورِهِ قَاعًا وَابْنِ بْنِ سَيْدِ الرَّائِسِ وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ امْرَأَةٍ وَلَوْ جَالٍ فِي آيَاتِ الرَّاهِنِ اللَّهُ رِيَاءُ فَلَا تَكُنْ فِي مَرْيَةِ مِنْ رَمَتَيْهِمْ قَالَ وَأَبْرَمَكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْدُسُ الْمَلَائِكَةُ الْمُدَيِّرَةَ مِنَ الدَّجَالِ .

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صحابہ کی رات میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ گندی رنگ اور زرد اور کھنکریا سے بالوں والے ہیں، گویا کہ تعبیر سنوہ کے ایک فرد ہیں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ سیاہ قد، سیاہ جسم، رنگ کے سرخ و سفید اور سیدھے بالوں والے ہیں۔ پھر میں نے مالک طروغہ جنم اور دجال کو دیکھا۔ یہ ان نشانوں میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھائے۔ پس آپ کے دیکھنے پر مجھے شک نہیں ہوا چاہیے۔ ابوجبرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ مدینہ منورہ کی دھبہ کی حفاظت کریں گے۔

يَا أَيُّهَا الْمَلَأُوْنَ فِي صَفَةِ الْجَنَّةِ وَالْهَامِ مَعْلُوقَةٍ

جنت کی خوبیاں اور وہ پیدا ہو چکی ہے۔

قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ مَطْلَقٌ مِنَ الْخُصْبِ وَالْبَوْلِ وَالْبِرِّ أَقِي كَلِمًا يُرَقَّوْا أَمْوَالُكُمْ بِهَذَا أَمْوَالُكُمْ خَرَقُوا هَذَا الَّذِي رَزَقْنَا مِنْ قَبْلُ أَيْتِيَا مِنْ قَبْلُ وَ

ابو العالیہ کا قول ہے کہ مطلقہ یعنی حوری، حسیں، ریشاب اور شہد سے پاک ہیں۔ کلمہ مذکور جب انہیں ایک چیز کے بعد دہری دی جائے گی تو کہیں گے خذ اللہ فی رزقنا من قبل یعنی پہلے دے

أَتَوَابِهِ مُنْشَأَتُهُ بِشِبْهِ نُفُوسٍ بَعْضُهَا وَبَعْضُهَا  
فِي الصُّلُوبِ قُصُودُهَا يَقْطَعُونَ كَيْفَ شَاءُوا  
دَرِيَّةً قَرِيبَةً الْأَمَّا يَنْتِ الشَّرُّ وَفَسَالُ  
الْحَسَنِ النَّصْرَةُ فِي الْوُجُوهِ وَالشَّرُّ فِي الْقُلُوبِ  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَلَسِيلًا حِدَايِدَةُ الْخَزِيرَةِ  
عَوْلًا وَجَعُ الْبَصَرِ يَكْفُرُونَ لَا تَذْهَبُ  
عَقُولُهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهَاتَا  
مُتَمَلِّئًا كَوَاسِبُ تَوَاهِدِ الرَّجُلِ الْخَسْمُ  
التَّسْنِيمُ يَعْلُو شَرَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ جَنَامُهُ  
طَائِفُهُ مِنْكَ نَصَاحَتِينَ فِي صَتَانٍ يُعَالِ  
مُؤْمِنَاتٍ مَسْجُوعَةٍ مِنْهُ وَصِيْرَتِ الْفَقْرِ  
وَلَكَرْبُ مَرَاذُنَ لَهُ وَكَرْدُوهَا وَالْكَارِي  
دَوَاتِ الْأَذَانِ وَالْعَمْرَاءُ غُرَبَاءُ مُسْتَقَلَّةٌ  
وَأَجْدُهُ عَرُودٌ بِمِثْلِ صَبُورٍ وَصَبْرِيَّتِيهَا  
أَهْلُ مَكَّةَ الْعَبْرَةُ وَأَهْلُ السَّيْدِيَّةِ  
الْعَيْشَةُ وَأَهْلُ الْمِرَاقِ الشَّيْخَةُ وَقَالَ  
مُجَاهِدٌ رَوْحُ جَنَّةٍ وَرِجَاءُ وَالزَّيْعَانُ  
الزَّيْعَانُ وَالْمَنْصُودُ لَعُودُ وَالْمَخْصُودُ الْمَوْتُ  
حَمْدٌ وَيُقَالُ أَيْضًا لَا شَوْكَ لَهُ وَالْعَرُودُ  
الْمُحَبَّبَاتُ إِلَى أَرْوَاحِهِمْ وَيُقَالُ مَسْكُونٌ  
جِدٌ وَخَرُشٌ مَرْدُوعَةٌ بَعْضُهَا تَرُوقُ بَعْضُهَا  
نَعْوًا بَاطِلًا تَاتِيْنَا كَكِدْنَا أَفْتَقْنَا  
أَعْصَمْنَا وَجَعُ الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ مَا  
يُجْتَنَى قَرِيبٌ مَذْهَبَانِ سَوْدَاوَانِ  
مِنَ الرَّيِّ

عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

سَعْدٍ عَنْ تَائِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ  
أَحَدٍ كَرِهَ اللَّهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ

لُحَى - وَأَتَوَابِهِ مُنْشَأَتُهُ یعنی ایک دوسری سے متعلق ہوں گی لیکن  
فائزہ مختلف بجائے تھوڑا اس کے چل میں طرح پر ہیں توڑیں  
گئے۔ دَرِيَّةً سے قریب مراد ہے۔ الْأَمَّا ابْنُ الشَّرِّ بھوت  
جمع۔ نام حسن بھری کا قول ہے کہ الشَّرُّ پیرے کی نازگی اور  
الشَّرُّ دُور کی خوشی کو کہتے ہیں۔ تَوَاهِدُ کا قول ہے کہ تسنیم  
بنے والی نر ہے۔ غَوْلٌ پیٹ کا درد۔ یَعْلُو دُور یعنی عقل سے  
عزیم نہیں ہوں گے۔ ابْنُ عَبَّاسٍ کا قول ہے کہ دُجَانَا سے  
مراد صبرا جواب ہے۔ کَوَاسِبُ سے ابھری ہوئی پھاتیاں مراد ہیں۔  
الزَّيْعَانُ خراب۔ التَّسْنِيمُ سے مراد اہل جنت کی شراب کے پور  
جو دلی ہوگی۔ جَنَامُهُ یعنی اس کی منی مشک ہوگی۔ طَائِفَتُہِ  
یعنی چمکتے ہوئے چشے۔ مَسْجُوعَةٌ یعنی عورت کو کہتے ہیں اور  
دَوَاتِ الْأَذَانِ یعنی اوستی کی قبول اس سے ماحوز ہے۔  
الْعَمْرَاءُ وہ برتن جس میں ٹوٹی اور دستہ ہوا لہذا باریق ایسے  
برتن جن میں ٹوٹیاں اور دستے ہوں۔ غُرَبَاءُ جاری کو کہتے  
ہیں۔ اس کا واحد غُرْبٌ ہے جیسے فُجُورٌ کی جمع فُجُورٌ ہے۔

الْجَنَّةُ کہ اسے قَرِيبٌ، اہل مدینہ القُبُورِ مراد اہل عراق الشَّيْخَةُ کہتے  
ہیں۔ تَوَاهِدُ کا قول ہے کہ دُور سے مراد جنت اور فراخ مدینہ  
ازیمان رزق۔ الشَّرُّ دُور کیلئے، کَرْدَا۔ الْمَخْصُودُ بوجہ سے ہوا  
ہوا اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جس پر کائنات ہو۔ الْعَرُودُ ایسی عورتیں  
جن کو خانہ پسند کریں۔ کہتے ہیں کہ شُكُوبٌ سے مراد جاری ہے۔ فَرْشُ  
مَرْقُومٌ یعنی اوپر نیچے نیچے جوئے فرش۔ نَعْوًا باطل، بے کار  
تاتینا بھوت سے۔ أَفْتَقْنَا تانیں۔ تَانِيْنَا تانیں۔ جَنَامُ الْجَنَّتَيْنِ اہل  
یعنی جنت کے چل بہت قریب ہوں گے۔ جَوَامَانِ  
سے توجہ سے ماسکیں گے۔ مَذْهَبَانِ جو زیادہ سبز ہونے  
کے باعث کاسے معلوم ہوں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں  
سے کوئی مر جائے تو صبح و شام اس کا ٹھکانا پیش کی جاتا  
ہے۔ اگر جنتی ہے تو جنت میں اس کی جگہ دھاتی جہاز ہے



فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ.

۴۴۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَيْخَانَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَظَلَمْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا لَعَنَةً آتَاةً أَظْلَمْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا بَقِيَّةً.

۴۴۵. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَرْثُومٍ حَدَّثَنَا الْفَيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْثُومٍ قَالَ أَظَلَمْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا لَعَنَةً آتَاةً أَظْلَمْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا بَقِيَّةً.

اور اگر جہنمی ہے تو جہنم میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ جگہ جنت دکھائی گئی تو میں نے دیکھا کہ اس میں غریب آدمی زیادہ ہیں اور دوزخ کا معاملہ کیا تو میں نے دیکھا کہ اس میں غنیمتیں زیادہ ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا: میں جو خواب تھا کہ جنت میں ایک عورت کو دیکھتا ہوں کہ ایک محل کے اندر دھنوک رہی ہے۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ یہ محل کس کے لیے ہے؟ اس نے جواب دیا: حضرت عمر بن خطاب کے لیے۔ پس مجھے عمر کا غیرت یاد آئی تو میں واپس لوٹ آیا۔ حضرت عمر نے اسے اور عمر بن العزرا کو یاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر غیرت کرتا۔

فہم المسلمون لما کہ حضرت مرثیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صنفی ہیں اور جنت میں ان کے لیے مکان ہیں خصوصاً فرمایا گیا ہے۔ یہ بشارت بخاری ترمذی کہ اس جہد میں حدیث ۴۴۴ اور ۴۴۵ کے تحت ہی موجود ہے۔ فقہ اسلامیہ پر حضرت مرثیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ثبوت احکامات میں پیدلان کا ذکر کرنا غیر کے ساتھ ہی کرنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۴۶. حَدَّثَنَا حُجْرُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَظْلَمْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا لَعَنَةً آتَاةً أَظْلَمْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا بَقِيَّةً.

۴۴۷. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَظْلَمْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا لَعَنَةً آتَاةً أَظْلَمْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا بَقِيَّةً.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: (جنت میں) ایک عورت تھیں کہ میں نے اس کے گھر میں دھنوک رہی تھی۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ یہ محل کس کے لیے ہے؟ اس نے جواب دیا: حضرت عمر بن خطاب کے لیے۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ یہ محل کس کے لیے ہے؟ اس نے جواب دیا: حضرت عمر بن خطاب کے لیے۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ یہ محل کس کے لیے ہے؟ اس نے جواب دیا: حضرت عمر بن خطاب کے لیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرما کہ جہنم میں اپنے نیک بندوں کے لیے تیار کر رکھا ہے انہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا۔

وَلَا أُدْرِكُ سَبْعَتٍ وَلَا حَمْرٍ عَلَى قَلْبٍ نَشْرًا قَرُّوْا  
إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَقْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخِيْلَ لَكُمْ مِنْ  
قُدْرَةِ أَسَدِيْنَ.

۴۴۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَتَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَوَّلُ رُطْبَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ صُورَةٌ تَهْرُغُ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ  
لَيْلَةً أَلْبَدِيَّةٍ لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا وَلَا يَسْتَحْضُونَ وَلَا  
يَعْمَلُونَ أَيْسَرُهُمْ بِهَا الْكَهْبُ أَمْثَلُ ظَهْمٍ  
مِّنَ الْكَهْبِ وَالْقَصِيَّةُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلْوَدُ وَرَشْحُهُمُ  
النُّسْكُ وَبِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ رُحَابٌ يُرَى مَسْخٌ  
سُوقِيهَا مِنْ وَرَاءِ الدَّخَانِ مِنَ النَّحْسِ لَا خِيَلَاتَ  
بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاعُضُ قُلُوبُهُمْ قَبْلُ وَاحِدٍ يَسْمَعُونَ  
اللَّهُ بِكَلِمَةٍ وَوَعِيْنَا

۴۴۹. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَيْسَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ  
أَبِي الْوَيْسَانَ عَنْ الْأَعْدَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ خُلِيَ  
نَجَّةٌ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةً أَلْبَدِيَّةٍ تَدْخُلُ  
عَلَى رُطْبَةٍ كَأَشَدِّ الْكَوْكَبِ إِضَاءَةً فَكُلُّهُمْ هَرُغٌ عَلَى  
قَلْبٍ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا  
تَلَفُظَ يَكُلُّ الْهَرِغُ مِنْهُمْ وَرُحَابٌ كُلُّ وَاحِدَةٍ  
مِنْهَا يُرَى مِنْ سَائِرِهَا مِنْ وَرَائِهَا مِنَ الْحُسْنِ  
يَسْبِقُونَ اللَّهَ بِكَلِمَةٍ وَوَعِيْنَا لَا يَسْقُطُونَ وَلَا  
يَسْتَحْضُونَ وَلَا يَبْصُقُونَ أَيْسَرُهُمُ الْكَهْبُ وَالْقَصِيَّةُ  
وَأَمْثَلُ ظَهْمٍ الْكَهْبُ وَرَشْحُهُمُ الْأَلْوَدُ قَالَ  
أَبُو الْوَيْسَانَ يَنْبَغِي الْعُودُ وَرَشْحُهُمُ النُّسْكُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ  
إِنَّ بَكَارَ أَوَّلِ الْفَجْرِ وَالْقَيْسِيُّ مِيلُ الشَّمْسِ أَنْ  
تَرَاهُ تَعْرَبُ.

۴۵۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُعَدِّي حَدَّثَنَا

اور کسی انسان کے دل میں ان کا خیال نہ آئے۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو  
لو۔ تو کسی ہی کو نہیں معلوم جو اللہ کی شہادت ان کے لیے پیدا کی  
ہے۔ (سورہ السجدہ، آیت ۱۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرد جنت میں  
سب سے پہلے داخل ہوگا ان کے پیرے چودھویں راست کے چاند  
کی طرح تاباں و درخشاں ہوں گے۔ انہیں تھوڑے۔ نال صاف کونے  
اور نقصانے حاجت کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔ ان کے  
برتن سونے کے ہوں گے اور کنگے سونے چاندی کے۔ ان  
کی انگلیشیوں میں عود سنگے لگا اودان کا پسینہ مشک کی طرح  
خوشبودار ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کو قد عیویاں عیویاں  
جن کے گوشت کا سطران کی بندھنوں کے رپا سے نظر آئے گا۔  
ایسی حسینہ ہوں گی۔ ان ٹوٹوں کے درمیان کوئی افتوت نہیں ہوگا  
اور ان کے دونوں ہڈیاں بغض ہوگا۔ ان کے دل متحد ہوں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں جو مرد  
سب سے پہلے داخل ہوگا ان کے پیرے چودھویں کے چاند کی طرح دکھتے  
ہوں گے اور جو ان کے بعد داخل ہوں گے ان کے مشن ستاروں کی طرح  
پگھلتے ہوں گے۔ ان سب کے دل متحد ہوں گے۔ ان کے درمیان  
کوئی اختلاف ہوگا۔ جنہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی قد عیویاں ہوں  
گی۔ ہر عورت ایسی حسینہ ہوگی کہ منہ کا سطران گوشت کے اندر  
سے نظر آتا ہوگا۔ وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہوں  
گے۔ نہ وہ اس میں بیمار پڑیں گے۔ نہ تنگ صاف کرنے کی ضرورت  
پیش آئے گی اور نہ تھوڑیں گے۔ ان کے برتن سونے اور چاندی  
کے ہوں گے اور کنگے سونے کے اودان کا انگلیشیوں میں عود  
سنگا ہوگا۔ ابویسان نے عود مراد لیا ہے اور ان کا پسینہ مشک  
کی طرح خوشبودار ہوگا۔ مجاہد کا قول ہے کہ بکارت سے صبح مراد ہے  
اور القیس سے مراد کافریہ ہونے کے لیے دھنا۔

حضرت سلم بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

فَتَمِيلُ بَيْنَ سُبْحَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ  
نَعَى اللَّهُ نَدْنُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى  
لَمَّا خَلَّتْ مِنْ أَمْرِهَا سَبْعُونَ أَلْفًا وَسَبْعِينَ أَلْفًا  
يَدْخُلُ أَوَّلَهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ أَخْرَجَهُمْ وَجُزْءُهَا عَلَى  
مُؤَرَّةٍ لَعَنَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ.

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ الْأَعْجَلِيُّ حَدَّثَنَا  
يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا  
أَسْنَدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدَى إِلَيْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ جَنَّةً سُنْدُوسٍ وَكَانَ يَمْنَى عَنِ الْخَيْرِ بِرَجَبٍ ثَمَانٍ  
وَمِائَةٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَمَّا ذُو الْبُحْرِ  
ابْنُ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا.

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ  
سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو اسْحَقَ عَنِ ابْنِ سَيْفَةَ الْبَرَاءِ بْنِ  
عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَوْبٍ قَرْنِ خَبَرٍ يَرْتَجِعُهُوْا بَعْضُهُمْ مِنْ جَنَّةٍ  
وَلَيْسَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دِيلُ  
سَلُو بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَفْضَلُ مِنْ هَذَا.

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ التَّائِبِ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَوْضِعْ سَوَاحِلُ الْجَنَّةِ  
نَجِيرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَهَذَا.

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا دُؤْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
ابْنُ زُرَّارٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ  
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً لَيْسَ بِالرَّائِبِ فِي ظِلِّهَا  
مِائَةٌ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا.

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ  
سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں سب سے  
پہلے میری امت کے شہر ساز باسات لاکھ افراد داخل ہوں گے۔  
ان سے پہلے کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ یہاں تک کہ جو ان کے بعد  
داخل ہوں گے ان کے پرے بھی جو عرصہ رات کے پانچ طرح  
دیکھتے ہوں گے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سندس کا ایک خبیہ طہر  
درجہ پیش کیا گیا۔ چونکہ آپ دیشیم سے منع فرماتے۔ اس لیے  
لوگوں کو اس پر تعجب ہوا۔ آپ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات  
کی جس کے قبضے میں قسمت کی جان ہے، جنت میں سعد بن سواد کے  
نمال اس سے زیادہ خواہص ہوتے ہوں گے۔

حضرت بران مازب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باگاہ میں ایک دیشی گہرا  
پیش کیا گیا۔ لوگ اس کے خواہصورت اور قائم ہونے پر تعجب  
کئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:  
جنت میں سعد بن معاذ کے نمال اس سے بہتر  
ہوں گے۔

حضرت سہل بن سعد سادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عالم  
وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک کڑے کے برابر جگہ  
دنیا کا نیما سے بہتر ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:  
بیشک جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار  
تو سال تک اس کے سائے میں چلتا رہے تب بھی  
اسے خنسی نہ کر سکے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت  
میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سائے

لَهُ مَلِكُهُ وَاسْمُهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يُسَمَّى الرَّابِ  
فِيهَا وَاصِلَةٌ سَنَةً وَأَقْرَبُ فَإِنْ شِئْتُمْ وَطُنْ تَعْدُو  
وَلَقَابُ قَوْمٍ أَحَدٌ كَرِيهُ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا صُلِفَتْ عَلَيْهِ  
الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ .

۳۸۶ . حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْلَدٍ  
فَتِيحٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِذَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
عُمَرَ عَنْ أَبِي طَرِيقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ زُورُوا مَنْزِلَ الْجَنَّةِ عَلَى سَوْرَةٍ تَقْرَأُ  
لِكَلِمَةِ الْبَيْتِ بِرَدِّ الْقِدْرِ عَلَى الْكَافِرِ هِيَ كَأَنَّ كَوْنَهُ  
فِي السَّمَاءِ إِصْبَاحَةً فَتُؤْتَى عَلَى قَدَرِ رَجُلٍ وَاجِدٍ رَسْمُ  
بَيْتِهِمْ وَرَأْسُ سِدِّ يَكُونُ أَمْرِي زُورُوا مَنْزِلَ الْجَنَّةِ  
يَوْمَ مَعْرُوفَةٍ مِنْ ذُرَاةِ الْعُظَمَاءِ وَالْخِيَرِ

۳۸۷ . حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ سَمَاعٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ  
عَدِيٍّ عَنْ قَلْبِ مَاتِ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ  
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا مَلَأْتُ إِبْرَاهِيمَ  
قَالَ إِنَّ لَهُ مَرْضَعًا فِي الْجَنَّةِ .

۳۸۸ . حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَبِيحٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسْرِ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ  
الْفِرْقَيْنِ مِنْ قَوْمِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ كَوْنُكَ الْفَرَقَيْنِ  
تُخَابِرُ فِي الْأَفْئِدَةِ مِنَ الشَّرِّقِ وَالْمَغْرِبِ بِمَا أَصْبَحَ  
مِنْكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا  
يَبْعَثُ بَعْدَهُمْ قَالَ سَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ جَعَلَ  
أَمْثَلُ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ .

بَابُ صِفَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَقْرِ زَوْجَتَيْنِ دُعِيَ مِنْ بَابِ  
الْجَنَّةِ فَيُعْبَادُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۳۸۹ . حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

میں تو سال تک چلے گا۔ اگر تم چاہو تو پھر پھر لو  
جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ اس سال دنیا  
سے بہتر ہے جس پر سورتا طلوع اللہ غروب  
جنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلا گروہ جو  
جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے پر دھوی رات کے چاند  
کی طرح چمکتے ہوں گے اور جو ان کے بعد داخل ہوں گے وہ چمک  
تہوں سے زیادہ چمکیں گے اور حسین ہوں گے۔ ان کے دل ایک  
خوب کے راس میں بعض وعدہ کائنات میں نہیں ہوگا۔ ہر شخص کی  
زوجیت میں دو عورتیں ہوں گی۔ ان کی ہڈیوں کا سفر بڑی  
اور گوشت کے باہر سے نظر آئے گا۔

حضرت برأس مازرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت  
ابراہیم کا دھال ہوا تو آپ نے فرمایا۔ بیشک جنت میں اس کی دو  
پاؤں والی موجود ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک جنتی لوگ اپنے  
ادب پر بلا خانے والوں کو ایسے دیکھیں گے جس طرح انہی میں شرق  
یا مغرب کی جانب کسی مدینہ سے کہہ دیتے ہوں اس فرق  
کے باعث جو ان مقامات کے درمیان ہوگا۔ لوگ عرض گزار  
ہوئے۔ یا رسول اللہ! وہ تو انبیاء کے کام کی ستر ہیں دوسرے  
وہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں؟ فرمایا۔ کیوں نہیں۔ قسم ہے اس ذات  
کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ وہ لوگ پہنچ سکیں گے جو اللہ  
پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔

جنت کے دروازوں کا بیان۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ جو راہ خدا میں ڈبل چیز خرچ کرے اسے جنت کے  
دروازے سے بلایا جائے گا۔ اس کی حضرت مالک نے روایت کی۔

حضرت مسلم بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

مَعْرِفَةٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ  
عَنِ اللَّهِ عَنْ عَنِ الْيَقِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
فِي الْجَنَّةِ قَعْرِيَّةٌ الْبُؤَابُ فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرِّبَاطُ  
لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِتُونَ .

بَابُ ۲۹۹ صَلَواتُ النَّارِ وَإِنَّهَا مَخْلُوقَةٌ عَشْرًا  
يُقَالُ تَسْقُفَتْ عَيْنُهُ وَيَحْسِقُ الْجُرْحُ وَكَانَ  
النَّسَاءُ وَالْفُسْقُ وَاحِدٌ يَسْقِي كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ  
فَعَدَجَ مِنْهُ شَيْءٌ وَهُوَ غُلِيلٌ يَدِينُ مِنَ النَّسْلِ  
مِنَ الْجُرْحِ وَالْتَدِيرُ . وَقَالَ يَكْرَمُهُ حَصْبُ جَهَنَّمَ  
حَصْبًا بِالنَّبَرِيَّةِ وَقَالَ عِدَّةٌ . حَصْبًا الزُّبُرُ  
الْعَامِيَّةُ . وَالْحَصْبُ مَا تَرْمِي الزُّبُرُ وَمِنْهُ  
حَصْبُ جَهَنَّمَ يُرْمَى بِهِ مَا فِي جَهَنَّمَ حَصْبًا  
وَيُقَالُ حَصْبُ فِي الْأَرْضِ ذَهَبٌ . وَالْحَصْبُ  
مُشْتَقٌّ مِنْ حَصَبَاءِ الْحِجَارَةِ . صَدِيدٌ فَيُح  
وَدَمٌ حَدَّثَ طِينَتُ ثَوْدُونَ . تَسْتَفْرِجُونَ  
أَوْ رَأَيْتُ أَوْ قَدِمْتُ لِمُعْمَوِينَ يَلْمَسُ حَرِيرٌ وَ  
الْبَقِيَّةُ الْغَمْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ جِرَاطُ الْجَحِيمِ  
سَوَاءُ الْجَحِيمِ وَوَسَطُ الْجَحِيمِ لَتَوَيَّامَتِ  
جَحِيمٌ يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَذَيْبٌ . بِالْجَحِيمِ رَجِيمٌ  
وَشَرِيمٌ . صَوْتُ شَرِيمٍ وَصَوْتُ حَصْبَةٍ  
وَرَدَّ اعْطَاكَ غَيًّا . غَيًّا . غُسْرًا . وَحَتَالُ  
مُبَاهِدٌ يُسْتَجْرُونَ تَوَحُّدًا يَهْمُ الْمَتَامُ  
نَحَامُ الصُّغْرِ يُصْبَغُ حَتَّى يُدَوِّيَهُمْ يَقَالُ  
دَوِّيُوا بَأْشَرًا وَجَرُّوا . وَلَيْسَ هَذَا مِنْ  
دَوِّيِ الْعَمْرِ مَا يَرُجُّ خَالِصٌ مِنَ التَّكْرِ . مَرَجَرُ  
الْأَمِيرِ رَعِيَّةً إِذَا اخْلَا هَرَجًا وَدَا بَعْضُهُمْ  
عَلَى بَعْضٍ مَرَجَرٌ مُلْتَبِينَ . مَرَجَرُ أَمْرِ النَّاسِ  
اِخْتَلَطَ مَرَجَرُ الْبَحْرِ مِنْ مَرَجَتٍ . وَاتَّصَفَا  
مَرَكَّتْهَا

نہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کے آٹھ  
مدوائے ہیں، جن میں سے ایک مدوائے کا نام رِبَاط  
ہے، اس سے صرف مظلوم و مظلوم داخل ہوں گے۔

وہ دفع کا بیان اور وہ پیدا کی جا چکی ہے۔  
نَسَا قَا دوزخوں کے جسم سے نکلنے والی بدبودار سیپ کہتے ہیں،  
جیسے آٹھ اور غم سے مدوائے نکلتا ہے۔ شاید نَسَا قَا دوزخوں کے جسم  
میں سے نکلتی ہو کہ جس چیز کو دوزخوں سے برآمد ہوتا ہے یعنی دوزخوں  
میں سے نکلتی اور غم سے ہے جو غموں سے نکلتا ہے۔ مکرر کا قول  
ہے کہ حَصْبُ تَقْتَمُ میں فقط حَصْبُ جنت کی زبان کہے دوسرے  
حضرت کا قول ہے کہ جسے تیز حوا چمکے۔ یہی حَصْبُ وہ جس کو تیز  
جوانے جینا ادا کی سے حَصْبُ تَقْتَمُ ہے کہ جو جہنم میں  
پیدا ہوا ہے، جیسے کار اس میں پھینکے جائیں گے۔ اور جانے  
کو حَصْبُ فی الارض کہتے ہیں اور حَصْبُ غصاء و الجوارق سے  
مشتق ہے۔ حَصْبُ سے سیپ اور خون مراد ہے۔ تَقْتَمُ  
حق ہے۔ تَوَدُّنَ تَمَنَّا ن چاہتے ہو۔ اذیت میں سے آگ و دشمن  
کی۔ تَقْتَمُ یعنی مسافروں کے لیے۔ انہی میدان۔ ابن عباس  
کا قول ہے کہ مَرَجَرُ الْجَحِيمِ سے دفع کا مدوائے مراد ہے۔  
نَسَا قَا دوزخوں کے جسم میں ان کے کھانے میں گرم پانی ملا جائے گا۔ تَقْتَمُ  
و حَصْبُ۔ اولیٰ آواز اور نہی آواز۔ دینا پیاسے غیا نقصان میں  
مجاہد کا قول ہے کہ تَقْتَمُ دوزخوں سے مراد ہے کہ ان پر آگ برہمائی جائے  
گی۔ تَقْتَمُ سے مراد تباہی جو گرم کہہ کے سردی پر فلا جائے گا۔  
کہا جاتا ہے کہ دوزخوں سے مراد ہے دیکھو ان آزمائشوں سے  
سے چکنا چک ہیں، تَقْتَمُ خالص آگ جیسا کہ تَقْتَمُ اذیت  
تَقْتَمُ کہتے ہیں جب کہ وہ ایک دوسرے پر  
ظلم کرنے کی کھلی چٹائی دے۔ تَقْتَمُ غلو، جیسا کہ  
کہتے ہیں تَقْتَمُ اذیت اس میں غلطی ہو گیا، جیسے  
تَقْتَمُ اذیت اور تَقْتَمُ تَقْتَمُ تَقْتَمُ ہوتے  
ہیں۔



۳۹۰ حَدَّثَنَا أَبُو لَوْلِيدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هَاشِمٍ  
ابْنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ جِئْتُ  
أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي سَبْعٍ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ أَبُو ذَرٍّ مَا لَكَ الْقَوْلُ  
يَعْنِي يَسْتَمُولُ ثُمَّ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا لَاصْوَةِ فَنَانَ يَسْتَدَا  
مُخْتَارٍ مِنْ قَبْرِ جَهَنَّمَ.

۳۹۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَلِيُّ الْأَسَدِيِّ عَنْ ذَكَوَانَ عَنْ أَبِي سَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ بِالْصَّوْقِ  
فَوَاقِ يَسْتَدَا الْخَيْرَ مِنْ خَيْرِ جَهَنَّمَ.

۳۹۲ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ الْخَلَفِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْقُرَيْنِ أَنَّ سَيِّدَ  
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَلُوكُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْبَتِ الْمَارِدُ رِيْقَهَا جَاءَتْ رِبَّ  
أَكْلَ بَعْضُ بَعْضٍ فَأَرَادَ نَهَا بَعْضُ بَعْضٍ فَيُسَبِّحُ فِي لَيْلَةٍ  
وَلَيْسَ فِي الصَّبِيِّ فَاشْتَدَّ رَجْدُ وَرَبِّ الْخَيْرِ وَاشْتَدَّ  
مَا تَجِدُ وَرَبِّ الزَّمَانِ.

۳۹۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو  
حَدَّثَنَا هَمْدَانُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الْخَثْعَمِيِّ قَالَ كُنْتُ  
أَجَالِسُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَسْكُنُ فَأَخَذَ نَبِيَّ الْخَثْعَمِيِّ فَقَالَ  
أَبُو ذَرٍّ هَذَا عَلَيْكَ بِمَا رَمَرْتَهُ فَإِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَثْعَمِيُّ مِنْ قَبْرِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدَ وَهَبًا لَمْ  
أَوْقَالَ يَسْمَاءُ رَمَرْتَهُ بَشَتْ هَمْدَانُ.

۳۹۴ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ قَالَ  
لَخَيْرٌ لِي أَنْ يَرُدُّنِي خَدِيجٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ الْخَثْعَمِيُّ مِنْ قَبْرِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدَ وَهَبًا لَمْ يَأْبَدَ.

۳۹۵ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ  
حَدَّثَنَا هَمْدَانُ عَنْ عَمْرُو بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو نماز ظہر  
کے لیے آپ نے فرمایا۔۔۔ پھر ٹھنڈی کر لیں تک کہ سایہ  
ٹیلوں سے اتر جائے پھر آپ نے فرمایا۔۔۔ نماز کو ٹھنڈی کر کے  
پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تیرہی سے  
بڑھتی ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔ نماز کے وقت  
کو ٹھنڈا کر لیں کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تیرہی سے  
بڑھتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔ جہنم نے اپنے  
رب کے حضور صورت حال بیان کرتے ہوئے عرض کیا کہ اے  
رب! میرا ایک مضمہ دوسرے کو کھا رہا ہے لہذا اسے  
دوسراں لینے کی اجازت مرحمت فرمائی گئی، ایک سالس ہر دوپہ  
میں اور ایک گریوں میں، اسی کے سبب تم گرمی اللہ سرور  
کی شدت دیکھتے ہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ مکہ مکرمہ کے اندر میں حضرت ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا کہ مجھے  
بھار ہو گیا۔ آپ نے فرمایا۔۔۔ اسے آب زمزم سے ٹھنڈا کرو کیونکہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بھار جہنم کی تیرہی سے ہے  
میں اسے پانی سے ٹھنڈا کرو یا نرا ایک آب زمزم سے ٹھنڈا کرو یہ تمام  
راوی کا شک ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے  
ہوئے سنا کہ بھار جہنم کے جوش سے ہے تو تم اسے پانی سے  
ٹھنڈا کر لیا کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔ بھار

مَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْخَبِرُوا  
فِيهِ جَهَنَّمَ فَإِنَّهَا دُورٌ هَذَا

۳۹۶. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ  
حَدَّثَنِي تَائِفٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْخَبِرُوا مِنْ فِيهِ جَهَنَّمَ  
فَإِنَّهَا دُورٌ هَذَا

۳۹۷. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْيَاسَنِ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَا رَكِبْتُ جُرْزًا مِنْ سَبْعِينَ خَرًا قَبْلَ مَا رَكِبْتُهَا وَقِيلَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَ قَبِيَّةٌ قَالَ فَهِيَ لِي عَلَى  
رَبِّعَةٍ وَسَبْعِينَ جُرْزًا كَلَّهْتُ مِثْلَ حَبِهَا

۳۹۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَيْرِ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ النَّخَعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِي  
وَكَاةٌ وَلَا مَالِكٌ

۳۹۹. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَزْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْأَعْيَنِ عَنْ  
أَبِي دَاوُدَ قَالَ قِيلَ لِكِسَامَةَ لَوْ أَتَيْتَ فَلَانَ فَكَلِمَتُهُ  
قَالَ أَلَمْ تَعْرِفْ لَوْ أَتَى لَا أَكَلِمَتُهُ إِلَّا أَسْمِعْكُمْ رَأْيِي  
أَكَلِمَتُهُ لِي الْبَيْتُ دُونَ أَنْ أَفْتَمَّ بِأَيِّهَا أَكُونُ أَوَّلُ  
مَنْ مَنَعَهُ وَلَا أَقُولُ لِرَجُلٍ إِنْ كَانَ عَقِيًّا أَمِيرًا  
إِنَّهُ خَيْرٌ النَّاسِ بَعْدَ نَبِيِّهِ سَعِيدٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْ مَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ قَالَ  
سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَجَاءُ بِالنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقِي  
بِالنَّارِ قَتْلَهُمْ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَذُرُ كَمَا  
يَذُرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَنِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ  
فَيَقُولُونَ أَعْدَدَ لَنَا مَا شَأْنُكَ الْيَسَّ كُنْتَ تَأْمُرُنَا  
بِالنَّارِ وَتَنْهَانَا عَنِ السَّكْرِ فَكُلَّ هَكَذَا  
أَمْ كُنْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَمْتِهِ وَأَنْتُمْ أَكْثَرُ

جہنم کی تیزی سے جتنا ہے تو تم اسے پانی سے ٹھنڈا  
کیا کرو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کا سبب  
جہنم کی تیزی ہے، پس تم اسے پانی سے ٹھنڈا کر  
لیا کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری  
آگ جہنم کی آگ کے شتر معنوں میں سے ایک معنہ (یعنی بڑا)  
ہے، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ آگ بھی کافی گرم ہے  
فرمایا: وہ اس سے اکثر حد زیادہ گرم ہے اور ہر معنی  
اس کے باہر گرمی ہے۔

حضرت میں رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں  
سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر یہ پڑھتے ہوئے  
سنا: اَسَدًا وَلَا يَمَالِكُ اُوں پکار رہے تھے، اسے  
مالک!

حضرت ابو داؤد سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ  
بن زید رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ آپ فلاں (حضرت عثمان)  
کے پاس جاؤ گفتگو کیں انہیں کہتے: فرمایا: آپ تو بھی  
دیکھتے ہیں کہ میں نے ان سے گفتگو نہیں کی، کیا میں آپ  
کو سنا؟ میں نہ جانتی میں ان سے گفتگو کرتا ہوں تاکہ جیسے کا مزید  
مدد دے سکے اور کہیں مجھ سے ہی اس کی پہل نہ ہو جائے۔ نیز  
وہ تو ہمارے امیر اور سب لوگوں سے بہتر ہیں پھر بعد میں کسی شخص سے  
ایسی بات کہہ سکتا ہوں جبکہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے اس کے متعلق سن چکا ہوں۔ لوگوں نے مدیانت کیا کہ آپ  
نے آقا کو کیا فرماتے ہوئے سنا؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے آپ  
کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز ملک آدمی کو دیا جائے گا،  
پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ تو اس کی آنتیں آگ میں نکل  
پڑیں گی۔ وہ انہیں سے کہ اس طرح گھومے گا جیسے گدھا پہاڑ کے گرد

مَنْ أَسْرَفَ وَتَوَلَّى زَوَايَا فَاجْزَاهُ اللَّهُ شَحْابًا حَامٍ  
نَارًا تَلْقَوْنَ فِيهَا سُلَاسِيًا

بَابُ صِنْفِ الْبُيُوتِ وَحُجُودِهَا وَقَالَ  
مُجَاهِدٌ يَقْتَضُونَ بِيُوتُونَ وَحُجُورًا  
مَطْرُودِينَ وَأَصِيبٌ ذَاتُهُمْ وَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ مَذْهُورًا مَطْرُودًا يُقَالُ مَرِيدًا  
مَرِيدًا نَدَّكَ قَضَعَهُ وَاسْتَفْرَضَ اشْتَفَعَ  
يَسْتَفِئُ اسْتَفْئَانًا وَالزَّجَلُ الزَّجَالَةُ  
وَأَجْزَاهُ أَجْزَالًا مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَاحِبَةٍ  
تَاجِدُ وَتَجِدُ لَا حَتَمَ حَكَمٌ لَا سَمَاءَ صِلَتْ  
قَبْرِينَ شَيْطَانٍ

۵۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ أَسْرَفَ وَتَوَلَّى زَوَايَا فَاجْزَاهُ اللَّهُ شَحْابًا حَامٍ نَارًا تَلْقَوْنَ فِيهَا سُلَاسِيًا مَطْرُودِينَ وَأَصِيبٌ ذَاتُهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَذْهُورًا مَطْرُودًا يُقَالُ مَرِيدًا مَرِيدًا نَدَّكَ قَضَعَهُ وَاسْتَفْرَضَ اشْتَفَعَ يَسْتَفِئُ اسْتَفْئَانًا وَالزَّجَلُ الزَّجَالَةُ وَأَجْزَاهُ أَجْزَالًا مِثْلُ صَاحِبٍ وَصَاحِبَةٍ تَاجِدُ وَتَجِدُ لَا حَتَمَ حَكَمٌ لَا سَمَاءَ صِلَتْ قَبْرِينَ شَيْطَانٍ

قَالَ يَمِينٌ ذَا قَالَ فِي مَشْطِ قَدْ خَتَمَ وَحَرِيَّةٍ  
حُلُوعٍ ذَكَرَ قَالِي قَائِلٌ هُوَ قَالَ فِي يَنْبَرِ دُرْدَانٍ  
وَتَحَرَّرَ إِلَيْهَا الْقَبِيضُ صَنِيعَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَقْلًا رَجَعَ فَقَالَ لَيْفَ يَنْبَرُ تَجِدُ رَجَعَهُ تَخْلُهَا  
كَتَمَهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ فَهَلَتْ اسْتَفْرَضَ  
فَقَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَهَتَدُ شَعْنًا فِي اللَّهِ وَ  
خَيْشِيَّتُ أَنْ يُشِيرَ ذَلِكَ عَلَى الثَّابِتِ سَرًّا

موتتا ہے۔ دوسرے میں اس کے گرد جمع ہو کر کہیں گے، جناب آپ  
اس حالت کو کیسے پہنچے ہوگا آپ ہیں نیکوں کا حکم نہیں دیتے تھے اور  
ابلیس اور اس کی فوج کا بیان۔

مباد کا قول ہے کہ نیک فوج سے پیشک کرنا نامراد ہے۔ مقرر  
دستکار سے جوئے، محبوب دانی، ابن عباس کا قول ہے کہ  
نہ مقرر داندہ جوئے کو کہتے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ مریض سے  
سرخس مراد ہے۔ جنگ اسے کاٹ ڈالا۔ استفرض ہلکا سمجھا،  
منصف جان و خلیف اپنے سواروں کے ساتھ ان میں ہمارے  
ایمیل اس کا واسطہ نہیں ہے۔ صحت سے کہیں غصب ہے  
اور امیر کی تجویز، لا حتم حکم سے اٹھا چیلنگ ٹرین  
کے شیطان مراد ہے۔

حضرت مانت مد لہ رحمہ مناسے مدایت کے دو حکیم صل  
اش بادیم پر ہر دو کرباں تھا میت بن سعد کا بیان ہے کہ ہشام نے  
میرب کے خط لکھا کہ اسوں نے اپنے داندہ سے تہ اللہ خوب یاد رکھا  
اور انہی حضرت مانت مد لہ نے بتایا کہ یہ سب سنی مذہب کے آدم ہیں اور  
کیا ان میں سے باعت آپ یہ سمجھتے کہ میں نے ان کام کر لیے ہوں اور  
کیا میں بن تھا جن پر ایک مدد آپ سے اس کے یہ بار بار دعا  
کی پھر فرمایا کیا تمہیں یہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی ہے  
میں میں میرا مطلب، میرے پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس  
آکر احوال مد لہ پر دیکھ کر عرف ان میں سے ایک نے دوسرے سے  
پوچھا اسی کیا تکلف ہے، دوسرے نے جواب دیا ان پر بار بار کیا  
سے پہلے نے دیانت کیا ماردن سے میرا ہے، دوسرے نے جواب  
دیا ابیدہ ان قسم نے پہلے نے پوچھا کہ مد لہ کیا ہے دوسرے  
نے جواب دیا، لکھو، مد لہ کے گارے اور فرمیں کے اور پھر اسے چیلے ہو  
پہلے سران کا یہ میری کہیں ہیں، دوسرے نے جواب دیا، اردلان  
کے کنوئیں میں میں ان کو کہیں اللہ تعالیٰ علیہم اس کنوئیں پر لکھ اور  
دوسرے نے کہا ہے، اسی پر آپ نے حضرت مانت کو بتایا کہ وہ ان کی  
کچھ رہا میں جسے شیعہ میں کے سر حضرت مد لہ کے سوال کیا آپ نے  
کیا وہ چیزیں لکھیں، فرمایا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاء بکریا ہے۔

نُفَرٌ دُفِنَتْ بِالْبُحْرِ.

۵۰۱. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبِي عَنْ سَيِّمَانَ بْنِ يَلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ  
سُعَيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَقَدُّ الشَّيْطَانُ  
عَلَى قَائِمِيَّةٍ رَأْسٍ أَحَدِكُمْ زَادَ لَهُمْ نَامُوسًا عَجَبًا يُضْرِبُ  
فِي عَقْدَةٍ مَكَاتِفَ عَتِيكَ لَيْلَ حُزَيْنٍ فَإِنَّهُ يَنْفِرُ  
اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ اجْعَلْتَ عُفْرَةً فَوَلَّ تَوَحُّشًا  
اَتَّخَذْتَ لُحْمَةً فَإِنْ صَلَّى اَتَّخَذَتْ لُحْمَةً فَذَكَرَ اللَّهَ  
فَأَصْبَحَ بِشَيْطَانٍ طَيِّبٍ النَّفْسِ وَالْأَصْبَحَ خَبِيثَتِ  
النَّفْسِ كَسْرًا.

۵۰۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَبْرِ  
عَنْ مَعْمُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ غَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ  
نَامَ بَيْتَهُ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالٍ لِلنَّبِيِّ  
فِي أَدْبَامِهِ أَوْ قَالَ فِي أَدْوَانِهِ.

۵۰۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُسَافِرٍ حَدَّثَنَا هُشَامُ  
عَنْ مَعْمُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ حُكْرَبٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا إِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا أَفَى  
أَهْلَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَلَلَّامُ سَبَّحْنَا الشَّيْطَانَ وَ  
جَبَّيْتُ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا مَرَّةً فَإِنَّهُ لَدَاؤُكُمْ  
بِكُفْرٍ الشَّيْطَانِ.

۵۰۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدَةَ عَنْ جَدِّهِ  
بُزَيْنِ كُذِرَتْ عَنْ أَبِيهِ عَنْ لُثَيْنِ عَنْ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ  
حَاجِبُ النَّفْسِ فَذَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْذُرَ وَ  
وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ النَّفْسِ فَذَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْذُرَ  
وَلَا تَعْبُوا بِصَلَاةٍ تَكْفُرُ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا

مجمع بحار شریف شریف محمد ہمدانی

مجمع بحار شریف شریف محمد ہمدانی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں کھڑا ہو تو شیطان اس کی گردن پر سین گریں لگا دیتا ہے اور ہرگز پر یہ چوٹ مارتا ہے کہ اسی کا دل دانت پڑی ہے، اسی اور سمجھتے ہو۔ اگر آدمی کھڑے ہو جائے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر دوسرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر نماز پڑھنے سے تو ساری گرہیں کھل جاتیں اور وہ آگے بڑھتا ہے بڑھتا ہے اور غرضیں بدلی سے جمع گزرتا ہے اور نہ بدول اور مسست رہتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اس شخص کا ذکر کیا گیا جو رات کو سوئے اور صبح تک سویا پڑا رہے فرمایا، ایسے آدمی کے دونوں کانوں میں یا کان میں شیطان پشاپ کرتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایسی بیوی سے ہم بستری کرے کہ اسے اللہ کا نام سے شروع کرتا ہوں۔ اسے اللہ! میں شیطان سے بچا اور جو تو میں مطہر تھا اسے میں شیطان سے بچانا۔ تو انہیں جو ہمہ مرحمت فرمایا جانے لگا شیطان اسے غرضیں پہنچا سکتا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سورج کا کنارہ طلوع ہونے لگے تو نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ پوری طرح طلوع ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ غروب ہونا شروع ہو جائے تب ہی نماز پڑھو یہاں تک کہ پوری طرح غروب ہو جائے۔ پس سورج طلوع یا غروب ہونے تک نماز

وَأَمَّا قَسَمُهُ بَيْنَ قَوْمِي الشَّيْطَانِ وَالشَّيْطَانِ لَا  
أَذْرِي أَتَى ذَلِكَ قَالَ هَعَامٌ

۵۰۵. حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حَسِبٍ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ  
إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيَّ أَحَدٍ كَرِهْتُ أَنْ أَهْوَيْتُ بِهِ  
فَوَيْلٌ لِي فَإِنْ أَتَى فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ هُوَ الشَّيْطَانُ  
وَقَالَ مُشَدَّدٌ لِي أَنَّهُ كَانَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
بِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَكَلَّمَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَلًا رَكُوبًا مَصْنُوعًا  
فَأَمَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَحْشَرُ مِنْ نَصَائِمِ مَا خُذْتُ  
فَلَسْتُ بِأَزِيدُكَ لِي رَسُولًا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَكَرَّ الْخَدِيتُ فَصَارَ إِذَا أَدْبَتِ رَأَى  
فَرَأَيْتُ قَوْمًا أُمِّيَةً الْكُرْبِيِّ لَوْ تَرَى حَسِبْتُ  
مِنْ اللَّهِ حَارِظٌ وَرَأَيْتُ بَيْنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى  
تُشَبِّهَ فَقَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
وَهُوَ كَذِبٌ وَالشَّيْطَانُ

۵۰۶. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا أَمْ  
خَلَقَ كَذَا حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبِّكَ فَإِذَا بَلَغَهُ  
فَلْيَسْتَوِدْ بِاللهِ وَيَسْتَوِ

۵۰۷. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ شِهَابٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ  
لَتَرِي بَيْنَ أَنْ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّ سَمَاءَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْتُمْ أَهْلُ الْبَيْتِ وَالْجَنَّةِ وَعَلَيْكُمْ أَهْلُ الْجَهَنَّمَ وَالشَّيْطَانُ

اور ان کی کہ کوئی کہ وہ شیطان کے دونوں شیطانوں کے درمیان ہوتا ہے کہ  
شیطان کے۔ عہدہ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ ہشام نے ان دونوں میں  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی راز  
پڑھ رہا ہو اور کوئی اس کے سامنے سے گزرے تو اسے روک  
دینا چاہیے۔ اگر وہ باب ماننے سے انکار کرے تو پھر منع  
کرنا چاہیے۔ اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس سے لڑنا چاہیے  
کیونکہ وہ شیطان ہے۔ دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے مجھے صدقہ شکر کی حفاظت پر متنبہ فرمایا۔ پس کوئی  
آیا اور کھانے کی چیزوں میں سے آپ بھر کرے جانے لگا۔  
پس میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤں گا۔ آگے جاتی ہو  
بہن کا۔ آخر کار چور نے کہا کہ جب تم بستر پر جانے لگو تو آگے کوئی  
پڑھ کر تو اللہ تعالیٰ سے براہی تمہاری حفاظت فرماتا ہے لہذا  
اور صبح تک شیطان تمہارے نزدیک نہیں آئے گا۔ دوسری روایت میں  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس نے بات یہی کہی ہے لہذا  
خود صحابہؓ وہ شیطان تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب شیطان تم میں سے کسی  
کے پاس آئے تو اس کے دل میں یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ فلاں  
میرے کو کس نے پیدا کیا اور فلاں کو کس نے؟ اور فلاں میں یہ بات  
ذات سے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب بات یہیں  
لگے پیچے تو اللہ تعالیٰ کے جوار رحمت میں پناہ لینی چاہیے اور ایسے  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ جب رمضان المبارک شروع ہوتا ہے تو جنت  
کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جہنم کے  
دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو  
دنجر میں جکڑ دیا جاتا ہے۔



۵۰۸. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
عَمْرُو بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
فَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ مَوْتَى قَالَ لَيْتَ كَأَنَّ  
إِنَّمَا سَدَّ قَاعًا أَوْ رِيَّتَ إِذَا دُيْتُ إِلَى الصَّخْرَةِ  
قَالِي لَيْتَ الْخَوْتُ وَمَا أَسْمِيَّةُ إِلَّا الشَّيْطَانُ  
أَنْ أَدَّ كَرَاهٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُوسَى النَّصَبِيَّ حَتَّى جَاءَ دَرَّ  
أَمَّا كَانَ الْبَدَنُ أَمَّا تَبَهُ بِهِ

۵۰۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَالِيٍّ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ رَجُلٍ مِنْهُمْ  
عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُنْزِلُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ إِنْ أَلَيْتُمْ هَهُنَا لَأَنْ لَيْتُمْ  
هَهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْمُ كَرُونَ الشَّيْطَانُ

۵۱۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَصَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَرِيرَةَ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ جَبْرِ رَجُلٌ مِنْهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجَبْتُمْ أَوْ كَانَتْ  
جُنُوحُ السَّيْلِ فَصُكُّوا صَبِيحًا نَكْرًا جَانِ السَّيَابِينَ  
تَنْشِيرُ جَبَلَيْدٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْبُشَاةِ  
فَحُكُّهُمْ وَأَعْيُنُ بَابِ وَأَذْكَرُكُمْ لَكُمْ وَأَعْيُنُ  
وَصَبِيحًا حَكَ وَأَذْكَرُكُمْ سَمَرُ اللَّهِ وَأَذْكَرُكُمْ مَتَانِكَ وَأَذْكَرُكُمْ  
أَمُّمُ اللَّهِ وَخَيْرُ أَمَّةٍ وَأَذْكَرُكُمْ أَمُّمُ اللَّهِ وَلَوْ  
كَفَرْتُمْ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ

۵۱۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْنٍ الرَّهْزِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَسَنِ  
عَنْ صَدِيقَةِ ابْنَةِ حَبِيبٍ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَكُمْ فَاتَمَّتْ أَمْرُكُمْ لَيْسَ  
فَحَدَّثْتُمْ فَتَمَّتْ فَتَمَّتْ فَتَمَّتْ فَتَمَّتْ فَتَمَّتْ فَتَمَّتْ فَتَمَّتْ  
لَيْسَ بِهِيَ وَكَانَ مَكْنَهُ فِي دَارِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ بیشک حضرت موسیٰ علیہ السلام نے  
فرحان ماقی سے فرمایا: ہمارا صبح کا کھانا اور شام کا کھانا اپنے  
اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا۔ بلا جلا رکھیں تو جب ہم نے اس  
پہاڑ کے پاس جہڑ لیا تو بیشک میں بھی کوہل گیا اور مجھے شہتیاں ہی  
نے جلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں۔ سورۃ الکہف آیت ۶۲-۶۳ حضرت  
موسیٰ کو شکناسی وقت میں جب اس جگہ سے اُٹھے چلے گئے جس کا  
اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مشرق کی جانب  
اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: بے شک قفسہ یہاں  
ہے، یہاں سے شیطان کا سینک  
نکلے گا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
جو کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اندھیرا  
چھانے لگے یا رات تاریک ہونے لگے تو اپنے بچوں کو  
باہر جانے سے روک لو کیونکہ اس وقت شیطانیں پھیل جاتے  
ہیں۔ جب عشاء کی پہلی ساعت گزر جائے تو انہیں بچو  
دو اللہ اللہ کا نام لے کر اپنے گھر کا دروازہ بند  
کر لو۔ اللہ کا نام لے کر اپنا چراغ بڑھا دو۔ اللہ کا  
نام لے کر پانی کے برتن کا منہ بند کر دو۔ اللہ کا نام  
کر رہتوں پر ڈھکنے رکھ دو۔ ان میں تو کوئی چیز اوپر  
رکھ دو۔

حضرت صفیہ بنت منی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکن تھے تو میں  
رات کے وقت آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئی۔ آپ  
نے مجھ سے گفتگو فرمائی، پھر میں کھڑی ہوئی اور واپس جوتے  
لگی تو آپ بھی مجھے پہچانے کے لیے میرے ساتھ کھڑے  
ہو گئے۔ اس وقت ان کا قیام حضرت اسامہ بن زید کے مکان



رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا تَوَدَّى بِالْعَتَلَةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ وَنَهَ طُورَاطَ  
يَا ذَا قُصْوِ الْقَبْرِ يَا ذَا قُصْبِ بَهَا أَذْبَرَ جَا ذَا قُصْوِ  
أَبْلَ حَتَّى يَغْطُرَ بَيْنَ الْإِنْسَانِ وَفَقِيمٍ فَيَسْئَلُ  
أَذْكَرَ كَذَا وَكَذَا حَتَّى لَا يَبْدُرَ أَنْتَ صَحْنِي  
أَمْرًا بَقَا فَاذْ أَلَمْ يَدْرُ تَلْكَ صَحْنِي أَوْ أَرْبَعًا  
سَجْدَ سَجْدَ فِي الشَّيْطَانِ .

۵۱۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
لَيْسَ التَّيْمُورِيِّ عَنْ لَاحِظٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كُلُّ رَجُلٍ إِذَا دَخَلَ الشَّيْطَانُ فِي جَنْبِهِ يَأْصَحُّ  
جَعَلَنِي يُولَدُ سَائِرَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَهَبَّ يَضَعُ  
قَطْعَنَ فِي الْجَنْبِ .

۵۱۷ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ حَدَّثَنَا سُرَيْلُ  
عَنِ النَّجَّارِ عَنْ عَبْدِ بَرَاهِيمَ عَنْ عَنُقَةَ قَالَ قَدِمْتُ  
الْفَرَافِسَ مِنْ هَهنا قَامُوا أَبُو أَدْرَدَةَ قَالَ  
أَوَيْلَهُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ  
بَنِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۱۸ حَدَّثَنَا سَيْبَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ  
عَنْ مَيْمُونَةَ . وَقَالَ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ  
بَنِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَقَارًا قَالَ وَ  
قَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مَيْمُونَةَ  
أَنَّهَا هَلَلَتْ أَنَّ أَبَا الْكَسْرِ أَخْبَرَنَا عَنْ عَنُقَةَ  
وَعَنِ اللَّهِ عَنْهُ عَيْنَ بَنِي هَبَّ نَهَ سَهَبَ وَسَمِعَ حَتَّى  
فَلَمَّا لَيْلَتُهُ تَخَدُّثُ فِي الْعَمَانِ وَانْفَادُ الْعَمَامِ  
بِالْأَمْرِ يَكُونُ فِي الْأَرْضِ فَتَسْمَعُ الشَّيْءَ أَطْنِ الْكَلِمَةِ  
فَتَقْرَأُ فِي أَدْنِ الْكَاهِنِ كَمَا تَقْرَأُ امْتِ رُودَةً  
فَيَرْبِدُونَ مَعَهَا بِمَنْةٍ كَرِيمَةٍ .

۵۱۹ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي وَهْبٍ

ہے اور اس کی چونک نکلتی جاتی ہے ۔ جبہ اذان ختم ہو تو پھر  
آؤ جوہر جوتا ہے ۔ پھر جب پھر کی جائے تو دہر جاتا ہے  
جب ختم ہو جائے تو پھر آؤ جوتا ہے ایساں تک کہ اوسو  
کے دل میں دوسوہ جاتا ہے کہ فلاں بات یاد کر فلاں  
بات یاد کر ایساں تک کہ اوی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ وہ یہی  
رکعت پڑھ رہا ہے یا جو بھی ۔ اس صحبت میں بھول چوک  
کے دو جگہ کرے (سیدہ سہو)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : جب بھی کسی آدمی کے  
گھر پہنچتا ہے تو شیطان اس کے پیروں میں انگلی  
چبھاتا ہے جبکہ اس کی طاوت جرتی ہے ماسوائے  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہ انگلی چبھو نہ گیا تھا لیکن وہ  
پہلے پر انگلی مار سکا ۔

تفسیر سے روایت ہے کہ میں ملک تمام گیا تو میں نے  
دریافت کیا کہ یہاں کوئی سماجی ہیں ؛ لوگوں نے جواب دیا کہ  
حضرت حمود دراز ہیں ۔ انہوں نے پوچھا کیا آپ حضرات  
میں کوئی ایسے صاحب ہیں جسے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے  
نبی کے کئے پر شیطان سے محفوظ رکھا ہو !

سیدہ فرماتے ہیں : کہ میں شخص کو اللہ تعالیٰ نے اپنے  
نبی کے کئے پر شیطان سے محفوظ رکھا وہ حضرت عمار بن یاسر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :  
فرشتے جب دنیا میں واقع ہونے والے امور پر ابر میں پھپھ  
کر رہے ہوتے ہیں تو شیطان جسے خود سے سنتے ہیں  
اور ایک آواز کلمہ سننے میں آجائے تو اسے بے درگتے ہیں  
پھر اسے کامن کے کان میں یوں مارتا ہے جسے شیش  
میں قارورہ دینا ہے ، ڈالاجاتا ہے ۔ پھر کامن اس کے  
ساتھ سو صحبت اپنے پاس سے لاتے ہیں ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

عَنْ سَعِيدٍ لَسَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَشَارِكُنَّ  
مِنَ الشَّيْطَانِ ذُرِّيَّةَ ثَمَارِ قَوْمٍ أَحَدٌ كَرَّ حَنْبَرٌ ذَا مَا  
اسْتَطَاعَ أَحَدٌ كَرَّ ذَا مَا ضَجَّ الشَّيْطَانُ .

۵۲۰- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَتَشَارِكُنَّ مَعَهُ ثَمَارَ قَوْمٍ أَحَدٌ كَرَّ حَنْبَرٌ ذَا مَا  
اسْتَطَاعَ أَحَدٌ كَرَّ ذَا مَا ضَجَّ الشَّيْطَانُ .

۵۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَتَشَارِكُنَّ مَعَهُ ثَمَارَ قَوْمٍ أَحَدٌ كَرَّ حَنْبَرٌ ذَا مَا  
اسْتَطَاعَ أَحَدٌ كَرَّ ذَا مَا ضَجَّ الشَّيْطَانُ .

۵۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَتَشَارِكُنَّ مَعَهُ ثَمَارَ قَوْمٍ أَحَدٌ كَرَّ حَنْبَرٌ ذَا مَا  
اسْتَطَاعَ أَحَدٌ كَرَّ ذَا مَا ضَجَّ الشَّيْطَانُ .

۵۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَتَشَارِكُنَّ مَعَهُ ثَمَارَ قَوْمٍ أَحَدٌ كَرَّ حَنْبَرٌ ذَا مَا  
اسْتَطَاعَ أَحَدٌ كَرَّ ذَا مَا ضَجَّ الشَّيْطَانُ .

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھائی شیطان کی  
طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کسی کو بھائی آئے تو اسے  
دیکھنے کی ہڈی کو شش کرے۔ جب بھائی ایسے دلا دلا کرتا  
ہے تو شیطان منسا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ  
عروہ، جو میں سب شرکوں کو شکست ہو گئی تو شیطان پلایا  
اور اسے خدا کے بندہ! پیچھے والوں کو سنبھالو۔ میں جو حضرت آگے  
لے رہے تھے وہ منسلک میں پیچھے والوں پر فوٹ پڑے۔ پیچھے والوں میں  
حضرت عبداللہ کے والد محترم حضرت یحییٰ بن یحییٰ کے پاس سے یہ  
روایت کی کہ خدا کے بندہ! یہ تو میرے والد ہیں، لیکن خدا کی قسم ہرگز  
مڑے اور انہیں قتل کر دیا گیا۔ حضرت عبداللہ نے کہا: اللہ تعالیٰ  
تمہیں معاف فرمائے۔ عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کو فوٹ  
وقت تک، اس کا انوس رابہاں تک کہ وہ مانک حقیقی کی  
بارگاہ میں چاہیے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ  
میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ میں  
اور عروہ دھڑکتے کے متعلق دریافت کی تو آپ نے فرمایا:  
یہ ایک بھائی ہے اور شیطان اس طرح منسا۔ یہ سنا  
آج ہے۔

ابو نعیرہ، الزامی، ابی، عبداللہ بن ابی قتادہ، ان  
کے والد محترم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے  
اگلی حدیث روایت کی ہے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا خواب  
اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف  
سے۔ جب تم میں سے کوئی بُرا خواب دیکھے اور ڈر جائے  
تو ہانپے کہ اے اللہ! میں شکر ہوں۔ اور کہے  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ  
نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ بَيَّانَةٍ مَذْكُورَةٍ كَانَتْ لَهُ عَذَابٌ عَشْرٌ وَفَأَبِى وَكَتَبَتْ لَهُ مِائَةَ حَسَنَةٍ وَمُجِيبَتٍ عَشْرٌ وَبِأَسْئَلِهِ سَبْعَةٌ وَكَانَتْ جُزْأً مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ حَتَّى يُنْصَبَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلٍ مِنَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِن ذَلِكَ .

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ قَالَ مَنْ خَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ بَيَّانَةٍ مَذْكُورَةٍ كَانَتْ لَهُ عَذَابٌ عَشْرٌ وَفَأَبِى وَكَتَبَتْ لَهُ مِائَةَ حَسَنَةٍ وَمُجِيبَتٍ عَشْرٌ وَبِأَسْئَلِهِ سَبْعَةٌ وَكَانَتْ جُزْأً مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ حَتَّى يُنْصَبَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلٍ مِنَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِن ذَلِكَ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دن میں سو مرتبہ لا الہ الا اللہ وحمدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و هو علی کل شیء قدير پڑھے تو اس کے لیے دس نعم آئندہ کہنے کا ثواب ہے اس کے لیے تو نیکیاں مکہ کی جاتی ہیں اس کی توجہ ثنائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس روز شام تک وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔ اس روز کوئی اس کے عمل سے سزا نہیں دیتا کہ اس کے گناہوں کو بھی کھات اس کے زیادہ پڑھے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاضر ہو کر آپ کی اجازت چاہی۔ اس وقت آپ کی بارگاہ میں فریض کی چند عورتیں مصروف گفتگو تھیں اور ان کی آواز سے بول رہی تھیں۔ جب حضرت عمر نے حاضر ہونے کی اجازت مانگی تو وہ اللہ کھڑی ہوئیں اور پردے میں جا کر بیٹھ گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حاضر ہونے کی اجازت دے دی اور آپ تبسم فرماتے تھے۔ حضرت عمر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ جسم پر رکھے۔ ارشاد فرمایا مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے جو میرے پاس بیٹھتی ہیں لیکن انہوں نے تمہاری آواز سن کر پردے میں جا کر بیٹھ گئیں حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ سب سے زیادہ حق ہیں کہ آپ سے ڈرا جائے۔ پھر ان عورتوں سے فرمایا: اسے اپنی جان کی دشمنی اتم مجھ سے ڈرتی ہو لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیوں نہیں ڈرتی؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تیز مزاج اور سخت دل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! قسم! اس وقت کی جہاں کے قبضے میں میری جگہ ہے جب شیطان تمہیں کسی حالت پر چڑھوا دیتا ہے تو وہ تمہارے پاس سے گزر کر





إِلَيْكَ نَقَرًا مِنَ النِّجْدِ إِلَى قَوْلِهِ أُولَئِكَ فِي  
صَبَلٍ مُبِينٍ مَعْرِفًا. مَعْدِلًا. صَوْنًا أَيْ  
وَجْهًا.

باب قول الله تعالى وبنت فيها من  
كبر ذاتة . قال ابن عتيق بن الثعلبي  
الحية المذكور منها يقال الحيات اجناس  
البحان والافارج والاسود . اخذ كحياتها  
في مئكة وسلطان . يقال صاقي بسط  
اجنحتهم . يفيضون يفيضون  
يا جنيحهم .

٥٢٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ  
ابْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُرَّامٍ  
عَنِ ابْنِ سُرَّةٍ رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهَا أُمَّ سَيْمَةَ الْأَسَدِيِّ  
عَنْ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِبُ عَلَى ابْنِ سُرَّةٍ يَقُولُ  
اقتُلُوا النِّجَارَ وَالْمُتَلَوِّاءَ وَالنَّفِيسَتَيْنِ وَلَا تَقْرَبُوا  
بَنَاتَهُمَا يُخَيِّسُكَ الْبَصَرُ وَيُتَسَّقِطُ ابْنُ الْجَبَلِ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِيهَا أَنَا طَارِدُ حَيْثُ يَأْتِي قَتْلُهَا  
فَنَادَى ابْنُ سُرَّةٍ لَا تَقْتُلُهَا قَتَلْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ابْنُ سُرَّةٍ الْحَيَاةَ  
قَالَ رَأَيْتُهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَ  
هِيَ الْعَوَالِمُ - وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْصُومٍ  
قَالَ ابْنُ أَبِي لُبَابَةَ أَوْ رَأَيْتُ ابْنَ الْخَطَّابِ وَقَاتِلَهُ  
وَيُوشِ وَأَبْنُ حَبِيبَةَ وَاسْمُ الْكَلْبِ وَالْأَسَدِ  
الْأَسَدِيِّ وَكَانَ صَائِلًا وَأَبْنُ ابْنِ حَفْصَةَ  
وَأَبْنُ مَعْصُومٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ  
عَمْرٍاءَ ابْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَاسْمُهُ ابْنُ  
الْخَطَّابِ.

باب ۲۹ خیر مال المسلم عنہم ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱

خلیل مبین۔ (سورۃ الاحقاف، آیت ۲۴ تا ۳۲) مثنویؒ  
نرسنے کی جگہ۔ فتنہا متوجہ نہ کرنا، رخ پھیرنا۔

## دیگر مخلوق کا بیان

اور شاہ بار کی شفا کے لیے اس امداد میں بھی ہر قسم کے جہاز بھیجے گئے۔  
 بقدرہ آیت ۱۶۲ میں عباس کا قول ہے کہ انقباضِ سانپ کو  
 کتے میں زہ سانپ کو غثاٹ کہا جاتا ہے۔ سانپوں کی مختلف قسمیں ہیں  
 جیسے چو سانپ، اردو بان، کھانگ، دفرہ، اچھڑا، اسیب، یامین، سہا  
 اس کے حکم امداد شاہی میں ہیں۔ کھانگ اپنے چرند کو پیٹتا  
 جھٹے۔ یچٹوں اپنے پرند کو مارنا۔ پھٹھانا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبے کے دوران منبر  
پر فرماتے سنا کہ سائپوں کو مار دیا کرو۔ خاص طور پر انہیں جن کے  
سر پر دو فٹلے جوڑے اور چھوٹی دم والوں کو، کیونکہ ان کے  
کاشتے سے بینائی ملتی رہتی ہے اور عمل ساقط ہو جاتا ہے۔  
حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں ایک سائب کو مارنے  
کے لیے بل سے نکل رہا تھا تو حضرت ابو بکرؓ نے آواز دی  
کہ اسے نہ مارو۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے تو سائبوں کو مارنے کا حکم دیا ہے۔ کہا، اس  
کے بعد آپؐ نے عوثر نامی سائبوں کو مارنے سے منع فرما  
دیا تھا، جو ٹھمریوں میں رہتے ہیں۔ عبداللہ بن ابی سہلؓ نے  
اس کی روایت کی اس لیے ابوبکرؓ نے ابیہ بن خطابؓ نے دیکھا۔  
اس کی متابعت یونسؓ، ابن عبیدہؓ، اسحاقؓ، ابیہؓ، ابن  
کی۔ صالحؓ، ابن ابی حصہؓ، ابن صبیحؓ، زہریؓ، سالمؓ، ابی  
عشرؓ نے بھی مروی ہے۔ مجھے ابولسبابہؓ اور  
زید بن خطابؓ نے دیکھا۔

مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہیں جنہیں بے کر وہ  
پھاڑوں کی چوٹیوں پر بھیرے۔



النَّبِيِّ طِبْنَ تَلْتَمِيزٌ جَنِيْدٌ فَإِذَا أَذْهَبَ سَاعَةً قَوْمَ  
الْغَيْلِ فَخَلَوْهُمُ وَأَسْلَبُوا أَلْبَابَ وَأَذْكَرُوا أَسْمَ اللَّهِ  
وَإِنْ لَمْ يَشْعُرْ لَا يَنْتَحِ بِأَبَا مُعْتَقٍ حَالٍ وَاحْصِرْنِي  
سَرُّوْنِي بِبَابِ سَيْمٍ جَابِلٌ مِنْ عَيْدٍ اللَّهُ يَحْمِلُ أَحْبَبَنِي  
عَطَايَاً وَوَلَّيْتُكَ كَرَّ وَأَذْكَرُوا أَسْمَ اللَّهِ

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا مُرْسِي بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
وَهْبُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
فَقَدَرْتُ أَمَةً مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ إِذَا دُرِيَ مَا  
فَعَلْتُ وَإِنِّي لَأَرَاهَا إِذَا الْفَرَادَا أَوْضَعَهَا  
الْبَانُ الْإِبِلَ لَعَنَ تَشْرِبُ وَإِذَا أَوْضَعَهَا لَهَا نَبْذُ  
السَّكَاةِ لَمْ يَبْتَ فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ أَنْتَ  
سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
كُنْتُ لَعَنَ كَالِ ابْنِ مِرَارٍ فَقُلْتُ أَفَ تَسْرُو  
التَّوْرَةَ؟

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا سَجِيدُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ هُرَيْرَةَ وَكَانَ يَحْدِثُ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ تَكُونُ دُفْرُ أَسْمَاءَ أَمْرٍ بِبَيْتِهِمْ  
إِلَى دُفْرِ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرٍ بِبَيْتِهِمْ  
۵۳۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ  
أَنَّ أُمَّ هُرَيْرَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمَرَهَا بِقَتْلِ ابْنِ دَوْدَانَ

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا سَجِيدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا بَرَاءُ بْنُ  
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَتْلُ وَالْقَتْلُ  
فَإِنَّهُ يَنْقُصُ بَصَرًا وَيُصِيبُ الْحِمْلَ  
۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ

رات کی ایک ساعت گزرتا تھا تو ہمیں چھوڑ دیا اور ہمیں  
پرچہ کر دیا وہ بد کردار کو کہہ شیطان بند دروازے کو نہیں  
کھولتا۔ عمرو بن دینار بھی جابر بن عبد اللہ سے ایسا ہی روایت  
کرتے ہیں جیسے عطار سے کہ اب اس فرق ہے کہ اس میں  
فرق نہ تھا اور نہیں ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کا  
ایک مردہ تم ہو گیا تھا، معلوم نہیں ان کا کیا بنا اور میرا تو یہ خیال  
ہے کہ یہ چوہے وہی ہیں، کیونکہ جب ان کے سامنے لوت  
کا دودھ دکھا جائے تو نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ دکھا  
جائے تو پی لیتے ہیں۔ پھر میں نے یہ حدیث کعبہ مبارک سے  
بیان کی تو انہوں نے پوچھا کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کو ایسا فرماتے ہوئے خود سنا ہے۔ میں نے جواب دیا  
ہاں۔ انہوں نے کہا باری پوچھا تو میں نے جواب دیا۔ اور  
کیا میں نے قدرت میں پڑھا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گڑب گڑ کو قہرِ حق فرمایا  
ہے لیکن اس کے مارنے کا میں نے آپ سے حکم نہیں سنا۔  
حضرت سعد بن ابی وقاص کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے اسے مارنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت ابن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے گڑب گڑ کو مارنے کا حکم  
فرمایا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دُر درجہوں والے  
سانپ کو مار دیا کرو کیونکہ اس کے کاٹنے سے بنیائی جالی رہتی ہے۔  
اور محل ساقط ہو جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

كَانَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعْدِ بْنِ خَالَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْإِبْرَةِ قَالَ إِنَّهُ يُعَذِّبُ أَهْلَهُمْ وَيَذْهَبُ الْعَمَلُ.

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لٹھروں سے سانپ کو مارنے کا حکم دیا ہے کیونکہ اس کے ٹسنے سے میناں باقی رہتی ہے اور عمل گریبا ہے۔

۵۳۶. حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ أَبِي حَكِيمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ فِيهِ نَسَبٌ مِنَ النَّسَبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَعَا لَمْ يَجِدْ فِيهِ سِنَةً حَتَّى يَقَالَ: أَنْظِرُوا أَيْنَ هُوَ فَتَطْرُدُوا عَنْهُ. أَفْتَلَوْا فَمَكَتْ أَفْتَلُوا لِيَذْرُوكَ فَلَقِيَتْ أَبَا لُبَابَةَ فَأَخْبَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقْتُلُوا الْوَحْشَ إِلَّا كُلَّ أَهْلِهِ ذِي ظُلَيْمَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَسْتَفْظِ الْوَلَدَ وَيَذْهَبُ الْبَصَرُ مَا أَفْتَلُوا.

ابن ابی حکیم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ جو شخص میں سے کسی ایک دیوار گرائی میں سے سانپ کی پھٹی نکل تو آپ نے فرمایا کہ سانپ کو دیکھو کہ صرے ہوگی نے سانپ دیکھو تو آپ نے فرمایا، اسے مار دو۔ تو اس وجہ سے میں بھی انہیں مارنے لگا۔ پھر میری حضرت ابو بابرؓ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گزرا مجھے بتایا کہ لٹھروں سے اور دو دھالوں والے کے سوا ہر ایک سانپ کو نہ مار دیا کرو۔ چونکہ یہ عمل کو ساقط کرتا اور میناں کو قصت کر دیتا ہے۔ لہذا اسے مار دیا کرو۔

۵۳۷. حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ ابْنِ حَازِمٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَ الْوَحْشَ عَنْ قَتْلِ جَنَابِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا بِأَبِ الْخَرَمِ.

مالک سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ جو شخص سانپ کو مار دیا کرتے تھے۔ پھر انہیں حضرت ابو بابرؓ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں (عوام) کے مارنے سے منع فرمایا ہے، تو وہ اس سے شک گئے پانچ جانور فاسق ہیں وہ حرم میں بھی مار دینے جائز ہیں۔

۵۳۸. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْرٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَمْسٌ قَوَامٌ يَنْتَنُ فِي الْخَرَمِ كَدْرًا وَالْعَرَبُ وَالْحَبَشَةُ وَالْعَرَابُ وَالْأَنْكَبُ وَالْعَقْرُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور فاسق ہیں انہیں عرم میں بھی مار دینا جائز ہے۔ چوہا، بچھو، چھچھو، ککڑا اور کالٹے والا ککڑا۔

۵۳۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَخْبَرَنَا مَرْوَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَةَ عَنْ رَمُولٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَمْسٌ مِنَ النَّوَائِبِ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُعْرِضٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمْ لِقَاتِهِ وَالْعَرَبُ وَالْحَبَشَةُ وَالْعَرَابُ وَالْأَنْكَبُ وَالْعَقْرُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں کہ اگر ان میں کوئی عوام کی حالت میں بھی مار دیا جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، یعنی بچھو، چھچھو، ککڑا، کالٹے والا ککڑا، اور ککڑا۔

۵۴۰. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ



كَوْثِرَ عَنْ عَصَاكَ عَنِ جِبْرِئِينَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
رَفَعَهُ مَكَالَ نَحْمٍ وَالْأَنِيَّةِ وَأَكْوَا الْأَسْهِيَّةِ وَأَجْمَعُوا  
الْأَرْوَاحَ وَالْأَوْثَانَ صَبِيحًا تَكُونُ عِنْدَ الْفَيْشَاءِ هَيَاتَ

رَبِّهِمْ إِنِّي تَوَّابٌ وَأَوَّاهٌ وَأَعْلَمُ السَّمْعِ بَيْنَهُمْ يَوْمَ  
الْقِيَامِ فَإِنَّ الْفُتُورَ رَبَّمَا يَكْتُمُ الْغَيْبَ  
وَأَحَدُكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَبِيبُ  
عَنْ عَطَاءٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ.

٥٣٣. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّعْمِيُّ  
ابْنُ أَدْرَعَةَ إِسْرَءِيلُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
عَلَّقَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَتَرَيْتُ دَابَّةً سَلَمَتْ مِنْهَا كَانَتْ  
يَسْتَقْطِئُ مِنْ فِيهَا إِذَا أُعْرِجَتْ حَيَّةٌ مِنْ جُحْرِهَا  
فَأَبْتَدَرَ نَاحِلُهَا لَفَتْهَا فَسَبَعَتْهَا فَجَحَّتْ فِي جُحْرِهَا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَيْتُ شَرَّكُمْ  
كُلَّكُمْ قَيْدُكُمْ شَرُّهَا وَعَنْ إِسْرَءِيلَ عَنِ الْأَسْثَنِ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَشْكُو قَالَ وَإِنَّا  
نَسْتَقْطِئُ مِنْ فِيهَا رُطْبَةً وَقَالَعَهُ أَبُو عَوَاسَةَ عَنْ  
طَيْبَةَ وَقَالَ حَنَّسٌ وَابْنُ مَعَادٍ وَسَيْبَانُ بْنُ قَرِيمٍ  
عَنِ الْأَسْثَنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

٥٣٥. حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَرْمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
دَخَلْتُ أَمْرًا فِي النَّارِ رُبِّي بِهِ رَقِيبٌ فَلَمْ يُطْعِمَهَا  
وَلَمْ يَدْعُهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَائِشِ الْأَرْضِ قَالَ وَحَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

٥٣٦ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزُولُ نَفْسٌ

روایت کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا: اوقات کے وقت اور  
برخیزنے کو موعظہ پانی کے برتنوں کے منہ پر رکھ دو۔ اور  
کوچہ کرو اور اپنے بچوں کو مشاء کے وقت باہر جانے سے

ملک کو مکروہ جنات کے پھیل جانے سے متعلق فکر کرنے کا وقت ہے۔  
اللہ سب سے وقت پرانے برحق اور کیونکر فریست کسی بتا کر پہنچا رہا ہے  
مگر طے سے سب جانتے ہیں۔ ابن جریج، حبیب، اعطاء کی  
رہایت میں (فَرَأَى النَّاسَ يَفْعَلُونَ آيَاتِ الشَّيْطَانِ) ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غار کے اندر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو سورہ انعامات نازل ہوئی میں ہم اسے آپ کی زبان مبارک سے سیکھنے گئے تو ایک مانپ اپنے جیسے نکلا ہم اسے مارنے کے لیے دوڑے لیکن وہ ہم پر سبقت سے کر اپنے بلی میں داخل ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ فرمایا: وہ تمہارے شر سے بچ گیا، جس طرح تم اس کے شر سے بچ گئے ہو۔ اسرائیل، ایش، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ بن مسعود سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابوذر نے فرمایا کہ ہم آپ کی زبان مبارک سے تو تلاوت سیکھ رہے تھے ابو حوانہ، سعید، حفص و ابو سعید و اسماعیل بن قیس، ایش، ابراہیم، اسود نے عبداللہ بن مسعود سے یہ روایت کی ہے۔

امین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت کی وجہ سے دنیا میں ڈالی گئی۔ اس نے وہ باندھ رکھی تھی لیکن نہ اسے کھانے کو دیتی تھی اور نہ چھوڑتی تھی کہ وہ کیڑے کوڑے ہی کھا لیتی۔ عبد اللہ، سعید القبری، ابو ہریرہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے مثل روایت کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہدایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُمّیائے کرام میں سے نیک نبی کسی حدیث کے نیچے اترے تو انہیں کسی بیوی بیٹی

بَيْنَ الْأَيْدِيَّاءِ نَحْتُ شَجَرَةٍ خَلْدَةٍ نَحْنُ قَامُوا  
بِجَهَانٍ فَأَخْبِرُ مِنْ نَحْتِهَا نَحْنُ مَرَبِّهَا فَأَخْبِرُ  
بِأَنَّا نَحْنُ فَادُوْنِ اللَّهِ أَيْبَرُ فَهَلَّا نَحْنُ وَأَيْبَرُ

نے کاٹ کھایا۔ انہوں نے اس کی ریشم گاہ تلاش کرنے کا حکم  
دیا تو لوگوں نے درخت کے نیچے ڈھونڈ نکالی۔ پھر انہوں نے  
حکم دیا تو ساری حیویوں کو مہلا دیا گیا۔ پس اللہ نے ان کی طرف  
دیکھا کہ ہر ایک ہی حیوی کی گلیوں میں رہی۔

بَابُ إِذَا دَرَكْتَ الدَّيَّابَ فِي شَرَابٍ أَحَدٌ لَكَ  
فَلْيُخْبِرْهُ فَإِنِّي أَخْبِرُ جَنَّتِي وَأَخْبِرُ  
أَخْبِرُ شِعَابِي

اگر کھتی کسی کے پینے کی چیز میں گر جائے۔  
اس صورت میں اسے غوطہ سے لینا چاہیے کیونکہ اس کے ایک  
پیر میں ہمارا اللہ دوسرے میں تھا ہے۔

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَيِّمَانُ  
ابْنُ يَزِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُثَيْبُ بْنُ مَسِيْمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَبِيدُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَمَّا هُرَيْرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَرَكْتَ  
فِي شَرَابٍ أَحَدٌ لَكَ فَلْيُخْبِرْهُ شِعَابِي فَإِنِّي  
أَخْبِرُ جَنَّتِي وَأَخْبِرُ شِعَابِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جب تم میں سے کوئی کے پینے کی چیز میں گھس کر جائے  
تو اسے غوطہ سے کر پھینکنا چاہیے کیونکہ اس کے  
ایک پر میں ہمارا اللہ دوسرے میں تھا ہے۔

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ  
الْأَزْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عَوْفٌ بْنُ الْحُسَيْنِ وَابْنُ سِنِينَ عَنْ  
أَمَّا هُرَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَى رَأْمَرًا مَوْسِمَةً مَرَّتْ بِكَلْبٍ  
عَلَى رَأْسِ رَكْبٍ يَمْشِي قَالَ كَادَ يَقْتَنَهُ الْكَلْبُ فَتَزَعَّتْ  
خُفَّيْهَا فَادْرَأَتْهُمَا فَتَزَعَّتْ لَهَا مِنَ الْعَادِ وَفَقَرُوا  
لَهَا يَدَيْهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- ایک ناکھ  
صوت کی صوف اس لیے مغزرت فرادی گئی کہ اس کا گڑا ایک  
ایسے کتے کے پاس سے ہوا جو ایک کنویں کی منڈیر کے پاس  
مادرے پیاس کے بدم پڑا اپنے رمل تھا۔ قریب تھا کہ پیاس سے  
مر جاتا۔ اس نے اپنا سوزہ آٹا کر دوپٹے سے بالہ صاف پانی  
نکال کر اسے چھایا تو وہی اس کی بختش کا سبب ہو گیا۔

وہ انسان کہ یہ بات سنتا ہوتا وہ دنیا و آخرت میں بڑی کام آئے والی ہے کہ وہ بختیوں اور مجبور لوگوں کو سلام و راحت پہنچانے  
میں کوشاں رہے۔ جو مجبور لوگوں کے دکھ درد میں کام آتا رہے گا۔ جب اسی کے عزیز و اقارب اسے قبر کی اندھیری کوٹھڑی میں ڈال کر چلے آئیں  
گے تو اس کیسے کے وقت میں تھلے دفنانے والے اس پر ترس کھائے گا جیسے وہ خدا کے مجبور و بے بسی بندہ بدترس کا تاقا تھا ترس کھانے میں  
انسان ہی کی شخصیت میں جان و مال کے ساتھ ہی انجیا سو کر آچاہیے جیسا کہ اس حدیث میں فاحشہ عورت کے ترس کھانے کا ذکر ہے اور  
یہی عمل اس کی بختش کا سبب بن گیا تھا۔ یہ واقعہ ہی جملہ حدیث ۵۳۸ میں بھی ہے۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَيِّمَانُ قَالَ  
حَفِظْتُهُ مِنَ النَّهْرِ هُرَيْرِي كَمَا أَتَكَ هَلُمَّا أَحَبَّرِي عُثَيْبُ  
اللَّهُ عِبْنُ عَتَابٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا:- رحمت کے فرشتے اس گھر میں  
داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر

الْعَدَا يَكْفُرُ بَيْنَهُمَا كَلْبٌ وَلَا صَوْرَةٌ

۵۵۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكَلْبِ.

۵۵۱. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا يَنْفَعُ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قَبْرًا طَرًّا كَلَبَ حَرِّ النَّارِ وَكَلَبَ مَوْتِهَا

۵۵۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسِينَةَ حَدَّثَنَا سَيِّدُنَا قَالَ أَخْبَرَنِي يَرْبُودُ بْنُ خُصَيْفَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَرْبُودُ بْنُ يَرْبُودٍ سَمِعَ سَفْيَانَ بْنَ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا لَا يَكُنِّي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا حَرْثًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قَبْرًا طَرًّا قَالَ لَسَائِبُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَدْرِي وَرَبِّ هَذِهِ الْقَبْلَةِ.

كِتَابُ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ

بَابُ خَلْقِ آدَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَذُرِّيَّتِهِ. صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ طِينٌ خُلِقَ مِنْهُ فَصُلِفَ كَمَا يَصْلِفُ النَّخْلُ. وَيُقَالُ مَنْبُتٌ مُبْرِمِدُونَ بِهِ صَلَ. كَمَا يُقَالُ صَدْرُ الْبَابِ وَصَدْرُ عَمْرٍو عِنْدَ الْإِسْلَامِ قِيلَ كَيْسَبَتُهُ يَحْيَى كَيْسَبَتُهُ مَمْدُودَةٌ بِرُاسَتِهِمَا الْوَحْلُ فَانْتَبَهَتْ أَنْ لَا تَسْجُدَ أَنْ تَسْجُدَا.

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا قَالَ رَبِّكَ

جو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کو مارنے کا حکم فرمایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کتا پلا جو اس کی نیکیوں میں سے ہوا نہ ایک قیرا ط کے برابر کی جوتی رہتی ہے اس واسطے کہیتی یا سوتیشیوں کی حفاظت دلائے گئے کہ۔

حضرت سفیان بن یزید شونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اگر کوئی ایسا کتا پالے جو نہ کہیتی نہ حفاظت کے کام آئے نہ ریوڑ کی رکھوالی کے تو اس کی نیکیوں سے ہفتہ ایک تیرا ہر کی جوتی رہے گی۔ سائب نے دریافت کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات خود سنی ہے؟ جواب دیا ہاں اس قبلہ کے رب کی قسم۔

حضرت انبیاء کرام کا بیان

حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی پیدائش۔ مَنَصَانُ اس کی جگہ کو کہتے ہیں جس میں ریت کی عمارت ہو اور یہ ایسے جگہ جیسے شیل کی جوتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس سے پہلے مٹی ملا رہے۔ ان کے نزدیک یہ لفظ مَنَصَل سے بنا ہے جیسے کہتے ہیں مَنَصَلَاتُ ب یا کس برس کو اٹاتے رہ جو آواز نکلتی ہے تو مَنَصَل کہتے ہیں۔ تَرْثُثُ یہ معنی حضرت حوا کو برابر حمل ہوتا رہا اور وہ مدت پورا کرتی رہی۔ اَنْ لَا تُسَبِّحَ مَرَادُ یہ ہے مجھ کوں۔

خلیفہ کی پیدائش کا فرشتوں میں اعلان۔

يَسْلُبُكَ حَكِيمٌ اِنِّى جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً  
 قَالَ اِنَّ عِبَادِي لَشَاٰ عَلَيْهِمْ حَافِظًا اِلَّا عَلَيْهِمْ  
 حَافِظٌ فِى الْكِتَابِ فِى رِسَالَةٍ خَلَقْتُ وَرِىَاشَا السَّمَاءُ  
 وَقَالَ غَيْرُكَ الْوَرِىْشُ وَالْوَرِىْشُ وَاحِدٌ وَهُوَ  
 مَا ظَهَرَ مِنَ الْاَبْيَاسِ مَا تَمْتَلُونَ النُّطْفَةَ فِى الرَّحَامِ  
 الْبَيْسَاءِ . وَكَانَ مَبْدَا هَذَا اِنَّهُ عَلَى رَجْعِهِمْ  
 لَعْنَادُهُ . النُّطْفَةُ فِى الْاِوْحُلِيِّ كُلِّ شَيْءٍ  
 خَلَقَهُ كَهُوَ شَفِيعُ السَّمَاءِ شَفِيعُ الْوَرِىْشِ  
 اللهُ عَزَّوَجَلَّ . فِى اَحْسَنِ تَقْوِيمٍ

فِى اَحْسَنِ تَقْوِيمٍ اَسْذَلْ سَافِيْهِنْ اِلَّا مَنْ اَمَرُ  
 خُسْرٍ ضَلَلْ لَنْ اَسْتَقْنٰ اِلَّا مَنْ اَمَرُ لَا يَنْبِ  
 لَا يَنْبِ لَنْ يَنْبِ لَنْ يَنْبِ لَنْ يَنْبِ . لَنْ يَنْبِ  
 يَحْمَدُ . نَحْمَدُكَ . وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ مَتَمَلُّ  
 اَدَمُ مِنْ مَّيْمَةٍ كَلِمَاتٍ وَهُوَ قَوْلُهُ رَبَّنَا ظَلَمْنَا  
 اَنْفُسَنَا فَاَنْزَلْنَا لَهَا فَاَسْتَرْزَقْنَا وَتَقَرَّبْنَا  
 يَتَقَرَّبُ . اَمْرٌ . مَتَمَلُّ . وَالْمَتَمَلُّونَ الْمُتَقَرَّبُونَ  
 حَمَادٌ جَمْعٌ حَمَادَةٌ وَهُوَ الْبَقِيَّةُ الْمُتَقَرَّبَةُ  
 يَخْصِفَانِ اَحَدُ الْخُصَافِ مِنْ دَرَجَةِ الْجَنَّةِ  
 يُوَلِّفَانِ الْوَرَقَ وَيَخْصِفَانِ بَعْضَهُمَا إِلَى  
 بَعْضٍ . سَوَاتِرُهُمَا . كِتَابِيَّةٌ عَنْ تَرْجِيهِمَا  
 وَمَنْعُ إِلَى جَنِّ هُنَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
 الْحَيِّينَ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ مَّاعِيَةِ إِلَى مَا لَا  
 يَخْصِي عَدَدًا . قَبِيْلُهُ جَيْلُهُ السَّوْدُ  
 هُوَ مِنْهُمْ .

۵۵۳ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
 عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَحْمُودٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ  
 رَجْوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْكَةٍ قَالَ  
 خَلَقَ اللهُ أَدَمَ وَطَوَّلَهُ سِتُونَ ذِرَاعًا نَبَعَتْ لَهُ

اور شاہد بارگاہی تھا نے سجدہ۔ اور یاد کرو جب تمہارے بچے جنم لیں  
 سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ دوسرا بقدرہ آیت لگا  
 ابن عباس کا قول ہے کہ کہ ایک کافرانہ کافرانہ میں کتاب اللہ کے معنی میں ہے۔  
 فی الکفر سے مراد سخت بدعت ہے۔ برویا خاصہ مال مراد ہے۔  
 دوسرے حضرات نے کہا ہے کہ ابراہیمؑ کا تعلق ہم معنی میں ہے۔  
 یعنی ظاہری لباس۔ کائناتوں سے وہ نطفہ مراد ہے جو مردوں کے  
 ارحام میں ڈالا جاتا ہے۔ سب کا قول ہے عارضہ علیٰ رُغْبِہِ تَعَادُلُ  
 سے ارحام میں نطفے کا ٹھکانا مراد ہے جس سے ہر چیز پیدا  
 ہوتی ہے۔ شفعہ بفتہ کو کہتے ہیں۔ آسمان بھی بفتہ میں۔

الْوَرِىْشُ وَاحِدٌ تَعَالٰی ہے۔ اِنِّى اَسْمٰی تَقْوِیْمٍ سے مراد پیدائش مراد ہے  
 اَسْمٰی تَقْوِیْمٍ میں۔ سوائے اہل ایمان کے شہر سے گزرا ہوا ہے  
 لیکن اہل ایمان کا استثناء فرمایا گیا ہے۔ لَآ نَبِیَّ یُکْفِیْهِمْ  
 تَشْکِیْمٌ یعنی جس شکل میں ہم چاہیں پیدا فرمادیں۔ تَشْکِیْمٌ تَشْکِیْمٌ  
 حکمت بیان کرتے ہیں۔ ابوالکالیہ کا قول ہے کہ تَقْوِیْمٍ اَدَمُ مِنْ  
 تَرْجِیْهِ لَنْ تَقَرَّبْنَا اَنْفُسَنَا اَنْفُسَنَا مراد ہے۔ تَقَرَّبْنَا  
 یعنی ان دونوں کو بہکا دیا۔ یَقْرَبُ سے قرب ہو جانا مراد ہے۔  
 اِنِّى مَتَمَلُّونَ اَسْمٰی تَقْوِیْمٍ۔ تَعَالٰی یہ غناؤ کا معنی ہے اور  
 وہ سرکار ہوئی سچی ہے۔ یَقْرَبُ اِنِّى مِنْ جَنَّتِ کے پتے سے  
 کہ ایک کو دوسرے کے ساتھ جوڑا۔ تَعَالٰی یہ فرمایا ہے  
 کتایہ ہے۔ مَتَمَلُّونَ اِنِّى جَنِّیْ یہ اس وقت سے ہے کہ  
 قیامت تک ہے۔ اہل عرب جہنم اس راستہ کو  
 بھی کہتے ہیں جس کا کوئی عدد ہو۔ تَقْبِیْلُ وہ  
 گروہ جس میں سے وہ آپ ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے  
 حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کا اندام ساڑھے ذراع  
 (میٹر) تھا۔ پھر فرمایا کہ ان فرشتوں کو مبارک سلام کہو اور ان

مَا يَخْتَلِفُ فِي سَجِيَّتِكَ وَنُجْوَا دُرِّيَّتِكَ  
فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ  
رَحْمَةُ اللَّهِ فَزَادُوا وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَوَكَّلَ مَنْ  
يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةٍ أَدْرَقَهُمْ يَزِيلُ الْحَقُّ  
يُخَصُّ حَتَّى الْآنَ.

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ  
أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةٍ انْقَرَبَ لِيَلْبَسَ  
لِبَدَ رِثَةِ الَّذِينَ يَلْبَسُهُمْ سُنِّيَ أَشَدَّ كَوْنًا مَرَّةً  
فِي السَّمَاءِ إِحْسَاءً لَا يَبْرُونَ وَلَا يَخْطُونَ وَلَا  
يَتَفَلَّحُونَ وَلَا يَسْتَجْطُونَ بِمَشَاتِلِهِمْ أَدْهَبُ وَ  
رَشَّحُهُمُ الْمُسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْكَلْبُ الْأَنْجَرُ  
عُودُ الطَّيِّبِ وَأَزْوَاجُهُمُ الْخُورُ الْيَبِينُ حَسَنِي  
خَلْقٍ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ عَلَى صُورَةٍ أَبِيهِمْ أَدْرَقَتْهُنَّ  
وَرَأَى فِي السَّمَاءِ.

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ  
ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَمَّ سَكَمَةَ أَنَّ مَرْسَلِيمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَقِيتُ  
لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ قَهْلٌ عَلَى الْمَرْأَةِ الْفُحْلُ إِذَا  
اِحْتَسَسَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَضَحِكَتْ أَمْ  
سَكَمَةَ فَقَالَتْ نَحْنُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَامًا يُشْبِهُ الْوَكْدَ.

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا الْفَرَارِيُّ  
عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي رَجْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَلْبَسُهُمُ اللَّهُ  
بُنُ سَلَامٍ مَقْدُمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَسَمِعْتُ يَنْتَهَى حَتَّى قَالَ إِنْ سَأَلْتَهُ عَنْ ثَلَاثٍ لَا  
يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوَّلُ أَشْهُاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَقْلُ  
طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَيْ كَيْفَ يُلْزَعُ

سلام ہوگا۔ انہوں نے کہا۔ السلام علیکم۔ انہوں نے جواب  
دیا۔ السلام علیکم درمستہ اللہ یعنی انہوں نے رحمۃ اللہ فرمادیا۔  
پس جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام  
کی صورت پر ہوگا۔ اس وقت سے اب تک لوگوں کا قد برابر  
گھٹتا آرہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے پہلے جو  
گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چور ہو جائیں گے چاند  
کی طرح چمکتے ہوں گے۔ پھر ان کے بدن داخل ہونے والے ان

چمک دہتر ہوں گے مانند ہوں گے جو اسٹیل میں جگمگاتے ہیں۔ انہیں  
وہاں پیشاب کرنے، قضاے حاجت کے لیے جانے انگوٹھے  
اور ناک صاف کرنے کی حاجت نہ ہوگی۔ ان کے کتھے صوفے  
کے اور پسینہ مشک کا ہوگا۔ ان کی انگلیاں سنگتی ہوں گی جن  
سے خود کی خوشبو آئے گی۔ ان کی بویاں صبر عین ہوں گی۔  
سانس ایک چمک صوفے میں اپنے باپ حضرت آدم کی صورت  
پر چلے گی۔ جن کا قد ساٹھ ذراع (میٹر) تھا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن غنارہ جو میں دیا  
رسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا پس اگر  
عورت کو اسلام ہو جائے تو کیا اس کے لیے غسل کرنا ضروری  
ہو جاتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ اس پر حضرت ام سلمہ ہنس پڑیں  
اچھکنے لگیں یہ عورتوں کو بھی اسلام ہو جاتا ہے؟ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ نہ ہو تو اولاد میں اس  
کی مشابہت کیوں ہوتی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب  
عبداللہ بن سلام کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ  
مکہ میں تشریف آوری کا حکم ہوا تو بارگاہ نبوت میں حاضر ہو  
کر عرض گزار ہوئے، میں آپ سے عین ایسی باتیں دریافت  
کرنا چاہتا ہوں جن کا علم نبی کے سوا کسی کو نہیں ہوتا۔ ۱۰، ۱۱  
کی سب سے پہلی نشانی کون سی ہے؟ ۱۲، ۱۳ کھانا کون سا ہے



التَّوْبَةُ إِلَى اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ يُدْرِكُ إِلَى أَهْوَالِهِ  
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَنِي بِرَبِّ  
 أَنْفَاجٍ يُرِيدُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَالْعَدُوُّ وَالْأَعْدَاءُ مِنْ  
 الْمَسِيكَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَمَّا أَقُولُ أَشْرَاطُ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنْ  
 الْمَشْرِقِ وَرَأَى الْخُرَيْبَ وَأَمَّا أَقُولُ صَائِرُ يَوْمِ كَلَّةٍ أَهْلُ  
 الْجَنَّةِ فَيُزَادُهُ كَيْدُ حُوتٍ وَأَمَّا الشَّيْرُ فِي التَّوْبَةِ  
 فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ امْرَأَةً فَسَبَّهَا مَا وَدَّ كَانَ  
 أَشْبَهُ لَهُ مَا دَا بَنُو مَا وَدَّهَا كَانَتْ السَّيْبَةُ  
 مِنْ قَوْلٍ شَهِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَنَّهُ إِنْ الْيَهُودَ قَوْمٌ بَهَتْ رَنْ عِيَا بِأَيْسَدَ كَيْفٍ  
 قَبْلَ أَنْ تَكُنْ لَكُمْ يَهْتَوِي عَيْنُهُ وَجَاءَتْ الْيَهُودُ  
 وَدَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ الْبَيْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَى رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالُوا أَهْلُكُمْ وَأَبْنُ أَهْلِكُمْ وَأَخِيرُكُمْ وَأَبْنُ  
 أَخِيرِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَقْوَامٌ أَنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالُوا أَعَادَهُ اللَّهُ  
 مِنْ ذَلِكَ فَخَرَّبَ عَبْدُ اللَّهِ الْيَهُودَ كَقَوْلِ الشَّهِدِ  
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا  
 رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا شَرُّنَا وَأَبْنُ قَوْمِنَا  
 وَقَوْمَانَا

میں کو جنتی سب سے پہلے کھائیں گے ۲۱، کس وجہ سے  
بچہ اپنے باپ کے مشابہ ہو کر کس وجہ سے اپنے ماموں وغیرہ  
کے مشابہ ہوتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ یہ باتیں تو مجھے جبریل اسی بتا کر گئے ہیں۔ عبد اللہ بن  
مسلم کہنے لگے کہ سردے فرشتوں میں سے یہود کے ہی تو  
دشمن ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں  
کو مشرق سے مغرب میں سے جائے گی اور ان جنت کا  
سب سے پہلا کھانا پھلی کی کھجی کا پھلا حصہ ہوگا۔ اور سب سے  
کی مشابہت کا معاملہ یہ ہے کہ آدمی جب اپنی پوری عمر بستر کتک ہے تو ان  
کو پہلے نرالی ہو جائے تو پھر اس کے مشابہ جگہ و مدت کو اگر پہلے نرالی ہوگا تو  
اس سے مشابہت ملکتا ہوگا۔ عرض گوارہ ہوئے میں گواہی دیتا ہوں کہ  
طاہرؑ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر عرض پھار ہوئے ایدہ رسول اللہ! یہود  
جڑی میدان تراش تو رہے۔ اگر میں میرے اسلام لانے کے متعلق پتہ چل گیا  
اس سے پہلے کہ آپ ان سے مخالفت فرمائیں تو وہ مجھ پر ازہم تراش کریں گے میں  
یہودی آپ کی بگاہ میں حاضر ہوں اور حضرت عبد اللہ بن سلامؒ میں پچ گئے  
رسول اللہ نے دریافت فرمایا کہ عبد اللہ بن سلام تم کب سے ادنیٰ ہو؟ یہودی کہنے  
لگے وہ ہمارے سب سے بڑے عالم اور سب سے عالم کے بیٹے ہیں وہ ہم میں  
سب سے بڑا اور سب سے بڑا آدمی کے بیٹے ہیں۔ پس رسول اللہ نے فرمایا۔ اگر تم یہ  
دیکھو کہ عبد اللہ بن سلامؒ جو گئے ہیں تو ان کے لئے اللہ تعالیٰ ان میں سے پہلے  
اس پر حضرت عبد اللہ بن سلامؒ کے پاس مانگے اور کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں  
کہ اللہ کے سوا کسی مصدق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ وہ کہنے لگے یہ ہم میں جبرائیل ہے اللہ شہدے آدمی  
لا ملا ہے ہر من روضہ کو کھلے گئے۔

حضرت اکبرؑ پروردگار تعالیٰ عنہ سے ولایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی اسرائیلی نہ جوتے  
تو گوشت کبھی خراب نہ جوتا اور اگر حضرت حقانہ جو میں تو کوئی  
عدوت اپنے خداوند کی خبیانت نہ کرتی۔

٥٥. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَحْمُودٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا مَحْمُودٌ عَنْ هُتَيْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ يَسْتَبِي  
لَوْلَا نِعْمَةُ اللَّهِ عَلَيَّ لَوَيْخُ خَيْرَ النَّاسِ وَلَوْلَا حَسْبُ اللَّهِ  
عَلَيَّ اللَّهُ زَوْجِي.

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ  
ابْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي حَزِيمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ أَوَّلَ بَابٍ فَتَحَ مِنْكُمْ  
وَأَنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي أَعْيُنِهِمْ أَغْلَافُ خُرَانٍ ذَهَبَتْ  
نُفْسُهُمْ لَمَسَرَّتَهُ وَإِنْ تَرَكَتَهُ لَمْ يَزَلْ يَتَوَبَّعُ مَا تَوَلَّوْا  
بِالنِّسَاءِ .

۵۵۹. حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَزَنَةَ  
الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ  
بِالنَّصْبِ وَقَدْ رَأَى أَحَدًا كَرِهَ يُخَمِّرُ بَطْنِ أُمِّهِ أَوْ لَبِئِ بْنِ

يَوْمًا لَمْ يَكُنْ عِلْقَةً مِثْلَ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ  
مُضْمِلَةً مِثْلَ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ رَجَعَتْ إِلَيْهِ مَعَهَا  
يَا رَبِّ كَلِمَاتٍ تَكْتُبُ عَمَلَهُ وَجَلَّتْ وَرِزْقُهُ  
وَشَرَفُهُ أَوْ تَسْعِدُهُ لَمْ يَنْفَعْ فِيهِ الْقُرْآنُ وَالزَّجَلُ  
لِيَعْمَلَ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ نَيْتُهُ وَ  
يُنِيهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ  
أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَإِنَّ الزَّجَلَ يَسْمَلُ بِعَمَلِ  
أَهْلِ النَّجَسِ حَتَّى مَا يَكُونُ نَيْتُهُ وَيُنِيهَا إِلَّا ذِرَاعٌ  
فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ  
فَيَدْخُلُ النَّارَ .

۵۶۰. حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ  
اللَّهُ وَكُلُّ فِي الرَّحْمِ مَكَاتٍ يَقُولُ يَا رَبِّ تَطْفِئْ  
يَا رَبِّ عِلْقَةً يَا رَبِّ مَضْمِلَةً يَا رَبِّ أَفَادَ أَنْ  
يَخْتَفِئَ قَالَ يَا رَبِّ أَذْكَرُ يَا رَبِّ أَتَقِي يَا رَبِّ  
شَرِّقِي أَمْ سَعِيدِي قَالَا الرَّاقِي قَالَا أَجَلُ فَيُكْتَبُ  
كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ .

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
عورتوں سے اچھا سلوک کرو کیونکہ عورت پسلی سے  
پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا اندر والا حصہ زیادہ شیرما  
جوتا ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے  
اور اگر چھوڑ دو گے تو ہمیشہ شیرما ہی رہے گی۔ پس  
عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے  
رہنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بائیں اور مصدق یاں کہ تم میرے بڑے  
اپنی والدہ کے شکم میں پہلیں یہذا اس طرح نطفے کی صورت میں  
رہتا ہے پھر وہ بائیں اور مصدق یاں کہ تم میرے شکم کی صورت میں

میں رہتا ہے۔ پھر وہ گوشت کی بوتلی بن کر اسے ہی دن رہتا ہے۔ پھر  
اللہ تعالیٰ اس کی جانب ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ چار بائیں نکو کرے  
۱۱ اس کا محل ۱۲ اس کی صورت ۱۳ اس کا مذق ۱۴ اٹھتی ہے یا سید پھر  
اس میں مدخ ہو کر جاتی ہے۔ بعض افقائ اولیٰ الذہن جیسے کل  
کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دندخ کے درمیان ایک میٹر کا فاصلہ  
رہ جاتا ہے لیکن اس پر نوشتہ تقدیر غالب آجاتا ہے کہ جنتوں جیسے محل کے  
جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور وہیں بھی جو جاتا ہے کہ کوئی آدمی جنت  
جیسے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف  
ایک میٹر کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن قسمت کا کھنسا پیش آجاتا ہے اللہ  
جنتوں جیسے محل کے دندخ میں داخل ہو جاتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے دم پر ایک  
نوشہ مقرر فرمایا جو کتاب ہے۔ وہ عرض کرتا کہ کتاب ہے کہ یا رب یہ نطفہ ہے  
یا رب یہ جوا خون ہے۔ یا رب یہ گوشت کی بوتلی ہے۔ جب اس  
کی تخلیق کا وقت جوتا ہے تو عرض کرتا ہے۔ یا رب یہ مرد ہے  
یا عورت یا رب یہ شقی ہے یا سعید یا اس کا مذق کتاب ہے اس  
کی طرف کشی ہے یا یہ سب کچھ دیا جاتا ہے حالانکہ وہ اپنی والدہ  
کے شکم میں جوتا ہے۔

۵۴۱ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ  
الْعَارِبِ حَدَّثَنَا اُسَيْمَةُ عَنْ أَبِي عُمَرَ اَنْ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَكُفُّ لَهْلُ الشَّارِبِ عَذَابًا لَوْ  
اَنَّكَ مَرَرْتَ بِالْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكَلْتَ لَعَلَّكَ يَدْرِيهِ قَالَ نَعَمْ  
قَالَ فَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هَذَا وَأَمِنُ فِي سُلْبِ  
أَدَمَ اَنْ لَا تُشِيرَ لَهْلُ فِي فَا بَيْتِ إِلَّا الشِّرُّ لَكَ

۵۴۲ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا أَبِي  
حَدَّثَنَا الزُّعَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ  
مُسْرَدِ بْنِ عَمْرِو اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلُوا نَفْسًا  
كُلَّمَا آذَلَا كَانَ عَلَى الْإِنْسَانِ دَمًا لَوْلَا ذَلِكَ لَكُنْتُمْ مِنْ دِيهَا  
يَا أَيُّهَا آذَلُ مَنْ سَقَى الْقَتْلَ

بَابُ الْأَرْوَاحِ جُودٌ مُجْتَدِدٌ قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمْرَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَرْوَاحُ جُودٌ  
مُجْتَدِدٌ وَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اشْتَلَفَ وَمَا تَنَافَرَ  
مِنْهَا اخْتَلَفَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي  
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى عَذَابٌ وَجَلٌّ وَلَعَنَ  
اَنْ سَلَّمْنَا نُوْحًا اِلَى قَوْمِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِيَ  
الْآرَاءِ مَا ظَهَرَ لَنَا اَفْلَحِي اَمِيْكِي وَفَارَ الشُّوْرَا  
نَبِيَّ السَّمَاءِ وَقَالَ عِكْرَمَةُ وَجِبَةُ الْأَرْضِ  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْجُودِيُّ جَبَلٌ يَالْتَجِزُ يَدْرِي  
دَابٌّ قَتْلُ حَالٍ

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوْحًا  
اِلَى قَوْمِهِ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَكُنَ  
عَذَابُ الْكَافِرِ اِلَى اَخِيْرِ السُّوْرَةِ وَقَالَ عَلَيْهِ  
نَبَا نُوْحًا اَنْ قَالَ لِقَوْمِهِ لِقَوْمِهِ اِنْ كَانَ كُفْرًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی روایت ہے  
کہ اللہ تعالیٰ اس دوزخی سے فرمائے گا جس کو صلب سے کمذاب  
میں جہاد ہو گا کہ اگر تجھے دنیا کا سارا سارا دھواں دھواں سے دیا جائے  
تو کیا تو عذاب سے بچنے کے لیے انہیں ذریعہ میں دے دے گا۔  
جواب دیا کہ ہاں اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں نے تجھ سے اس کی نسبت  
بہت خود اطمینان کیا تھا مگر تو دم علیہ السلام کی بیڑ میں تھا کہ یہ سارا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
جب میں دنیا میں کوئی ناحق قتل کیا جاتا ہے تو اس خون کے  
مخبر کا حصہ حضرت آدم علیہ السلام کے اس بیٹے  
دقابل (کہ میں جاتا ہے جس نے رسم قتل ایسا

کرتی۔  
روحیں فوج کی طرح جمع ہیں۔  
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ روحیں فوج کی طرح  
جمع ہیں جن میں وہاں آشتانی ہو گئی ان کے درمیان یہاں سخت  
جھگڑا ہو گیا جو وہاں ایک دوسری سے نا آشنا رہیں وہاں  
بھی بیچارہ رہیں گی۔ یحییٰ بن ایوب نے بھی یحییٰ بن سعید سے اس  
کی روایت کی ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام۔  
برخاستہ بار اللہ تعالیٰ ہے۔ اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا  
اور سورہ ہود آیت ۲۵) ابن عباس کا قول ہے کہ باوجود انہی سے  
ملا رہے جو کہ اس کے لیے غاصر ہوا۔ قلیبی روک سے مکرر اکتوز پانی کا  
بھرت پڑا۔ مکرر کا قول ہے کہ نور سے طبع زمین مراد ہے۔ مجاہد کا  
قول ہے کہ جو وہی جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے۔ ذات حالت۔

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر عذاب۔  
تھا ہے۔ ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو  
اس سے پہلے کہ ان کے پاس دنیا کی عذاب کے ساتھ اور سورہ نوح۔ نیز  
فرمان بھی۔ اور انہیں نوح کی خبر دے کہ سنو۔ جب اس نے اپنی قوم سے

عَلَيْكُمْ مَخَافِي وَتَذَكُّرِي بِآيَاتِ اللَّهِ الَّتِي تَقُولُ  
وَمِنَ الْمُسْلِمِينَ .

۵۶۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَنْ رَجُلٍ  
عَمِلَ مَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَابِ  
كَانَتْ سُلُوكُهُ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ تَتَذَكَّرُ الدَّجَالَ فَتَقَالَ  
إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ كَلِمَةً وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا تَتَذَكَّرُ كَلِمَةً  
لَقَدْ أَتَذَكَّرُ قَوْمٌ قَوْمَهُ وَلَيْسَ بِي أَكْرَمُ لَكُمُ  
رَفِيهِ قَوْلًا لَرَفِيْقَةٍ بَنِي لِقَوْمِهِ تَعْدُونَ أَسْمَاءَ  
أَعْوَرُ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرُ .

۵۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ مَوْثِقًا  
مَعِيَ النَّبِيُّ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ إِنَّهُ أَهْوَدُ  
لَهُ أَنْ يَجُوزَ مَعَهُ بِسَائِلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالَّتِي  
يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَذَلِكَ أَمَدٌ رَكْعَتَا  
الْأَذَانِ بِهِ نَوْحٌ قَوْمَهُ .

۵۶۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَسَدِيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ  
أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَحْيَى تَوَخَّ وَأُمَّتُهُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى هَلْ  
بَنَفْتُ فَيَقُولُ تَعَرَّافِي رَبِّ تَعَالَى يَقُولُ لَا مَتَّحِمٌ  
هَلْ بَنَفْتُ فَيَقُولُونَ لَا مَا جَاءَنَا مِنْ نَبِيٍّ  
فَيَقُولُ لِمُؤْمِرٍ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتُهُ فَيَشْهَدُ أُمَّتُهُ  
قَدْ بَكَمَ وَهُوَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَكَذَلِكَ  
جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى  
النَّاسِ وَالْوَسْطُ أَقْدَرُ .

۵۶۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو حَتَّى عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي

کما اسے میری قوم اگر تم پر شاق گزنا ہے میرا کھرا اور اللہ کی تخلیق  
یاد رکھو .... تاہم انہیں (سورہ یونس، آیت ۱۲۰-۱۲۱)  
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان تشریف فرما ہوئے  
اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جس کا وہ اہل ہے پھر مجال  
کا ذکر فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اللہ ہر ایک نبی سے  
انہی قوم کو اس سے ڈھایا تھا اور حضرت نوح علیہ السلام نے بھی۔  
لیکن میں تم سے ایک ایسی بات بھی کہتا ہوں جو کسی نبی سے اپنی  
قوم سے نہیں کہی ہے۔ یہی خبر بارگاہِ نبویہ کے درجہ کا نام ہے اللہ  
اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں مجال  
کے بارے میں ایسی بات بتاؤں جو کسی نبی سے اپنی قوم کو نہیں  
بتائی۔ جبکہ مجال کا نام ہے اللہ وہ اپنے ساتھ جنت اور دوزخ  
کی شبیہ لائے گا لیکن جسے جنت کے گاہ بہنم ہوگی۔ اللہ بیشک  
میں تمہیں اس کے ہندے میں پہننے سے ڈھاتا ہوں جیسے  
حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈھایا تھا۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت نوح علیہ السلام اپنی امت  
کے گیارہ گاہ خواہندی میں حاضر ہوئے گے تو اللہ تعالیٰ حوائت  
فرمائے گا کیا تم میرے احکام پہنچاتے تھے؟ جواب دیں گے،  
ہاں لے رب! پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کیا تمہارے تک  
میرے احکام پہنچاتے تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ نہیں، بلکہ ہمارے  
پاس تو کوئی نبی آیا ہی نہیں تھا اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام  
فرمائے گا، کیا تمہاری گواہی دینے والا کوئی ہے؟ عرض کریں گے،  
حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت گواہ ہے۔ پس یہ گواہی دینے  
کے کہ نبی نے احکام پہنچا دیے تھے اور یہی مطلب ہے اس ارشادِ باری  
تعالیٰ کا: اور بات چلی ہے کہ ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا تاکہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حکومت میں  
جو کہ مملکت پر حکمران تھے ان کی خدمت میں بڑی کدوئی کا گوشت

هُرُونَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَأَمَعَ النَّبِيُّ حَتَّى لَاحَظَ  
عَلَيْهِ وَاسْتَوَى دَعْوَةً قَرِيبَةً أَسْرَعَ وَكَانَتْ  
تُجِيبُهُ فَتَمَسَّ مِنْهُ فَهَسَهُ فَقَالَ أَنَا سَيِّدُ الْخَوَاصِّ  
يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَلْ تَدْرُونَ مَنْ يَجْمَعُ اللَّهُ الْأَدْلِيَّةَ  
وَالْأَخْيَرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يُبْصِرُهُمْ الْغَاظِرُ وَ  
يُسْمِعُهُمْ السَّامِعُ وَتَدْرُونَ أَمَنَهُمْ اسْتَشْفَى فَيَقُولُ  
بِعَمَلِ النَّاسِ أَلَا تَدْرُونَ مَا أَنْتُمْ فِيهِ إِلَى مَا بَعَثَكُمْ  
أَلَا تَكْفُرُونَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ بَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ  
بِعَمَلِ النَّاسِ أَبُوكُمْ أَمْ رَبُّكُمْ فَيَقُولُ يَا  
أَدَمُ أَمَّا أَبُو النَّبِيِّ خَلَقَكَ اللَّهُ رَسِيدًا  
وَنَعَى بِكَ مِنْ دُجَمٍ وَأَمَّا السَّيِّدُ فَكَانَ  
فَاجِدًا وَأَنْتَ وَاسْتَلَفْتَ الْجَنَّةَ أَلَا تَشْفَعُ  
بِنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَدْرَى مَا نَحْنُ فِيهِ وَدَمَا  
بَلَعْنَا فَيَقُولُ رَبِّي غَضِبَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ  
قَبْلَهُ وَمِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ وَمِثْلَهُ  
فَهَارَى عَنِ الشَّجَرَةِ فَمَصَّيْتُهُ فَتَشِيَتْ لَقِيَتْ  
إِذْ هَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْ هَبُوا إِلَى نُوحٍ فَمَا كُنْ  
نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ أَمَّا أَتَى الْوَسِيلُ  
إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِينَ وَسَيَاكُ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا  
أَمَا تَدْرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِمْ أَلَا تَدْرَى إِلَى مَا بَلَعْنَا أَلَا  
تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ  
غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ وَمِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ  
مِثْلَهُ فَتَشِيَتْ لَقِيَتْ أَمَّا نَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَمَا تَوَلَّى فَاسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيَقُولُ  
يَا مُجَسِّدُ ارْقَمْ رَأْسَكَ وَاسْقُمْ لَشَفَعُ تَحْتَهُ قَالَ  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَا أَحْضَرُكَ سَائِرًا

پیش کر لیا یہ آپ کو بہت اچھا لگا تھا۔ آپ اسی میں سے نور فرماتے  
فرماتے تھے اور اشارہ فرمایا میں قیامت کے روز تمام انسان کا سرور چاہوں  
تم جانتے ہو کہ کیوں؟ اللہ تعالیٰ سب اچھے چھپوں کو ایک صاف میدان میں  
جمع فرمائے گا تاکہ دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے اور پکارتے والا اچھے افراد  
سنا سکے اور صریح ان کے بالکل نزدیک آجائے گا اس وقت بعض لوگ  
کہیں گے کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ کس حال میں جو کس مصیبت میں پھنس  
گئے ہو۔ ایسے شخص کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے  
محفوظ تہا کی حفاظت کرے۔ بعض لوگ کہیں گے ہم سب کے  
باپ تو حضرت آدم علیہ السلام ہیں لہذا ان کی خدمت میں چلیں عرض  
کر لیا گے۔ اے ابراہیم اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت  
سے پیدا فرمایا اور آپ میں اپنی طرف کی مدد چھوٹی اللہ فرشتوں سے آپ  
کے لیے سیدہ کر دیا اور آپ کو جنت میں سکونت بخشی کیا اپنے رب  
کے حضور آپ ہماری حفاظت فرمائیں گے کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت  
میں گرفتار ہیں؟ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں اور فرمائیں گے میرے  
رب نے آج ایسا اظہار غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا پہلے فرمایا، نہ  
آئندہ ایسا فرمائے گا مجھے اس نے ایک روزت سے منع فرمایا تھا تو مجھ  
سے اس کے حکم میں منہ زنی ہوئی لہذا مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، اپنی ہی  
پڑی ہے تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت نوح کے پاس چلے  
جاؤ۔ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے  
اے نوح! آپ اہل زمین کے سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے  
آپ کا نام عیناً محفوظ رکھا کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں پھنس  
گئے ہیں کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں کیا اپنے رب کے حضور  
اپنے ہماری حفاظت فرمائیں گے؟ وہ فرمائیں گے کہ میرے رب نے آج  
غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ پہلے ایسا اظہار فرمایا اور نہ آئندہ ایسا  
اظہار فرمائے گا۔ مجھے خود اپنی فکر ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے۔ باقی  
حیث خوف کر کے فرمایا تم ہی کریم علیہ السلام کے پاس جاؤ لوگ میرے  
پاس کیوں گے تو میں دشمن کے نیچے جہاد کروں گا فرمایا جاتے گا اے محمد  
اپنا سر اٹھاؤ حفاظت کرو کہ تمہاری حفاظت قبول فرمائی جائے گی۔ رسولی



۱۔ فدا اس حدیث سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ شفیق اور صاحب مقام محمود صرف ایک ہی ہوتی ہے اور وہ ہیں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر دیگر تمام نے جو قرآنی مجید میں یہی فرمایا ہے۔

نَفْسِي أَنِّي يَبْعَثُكَ رَبُّكَ مَقَامًا

مَقَامًا ۱۔ (۴۹:۱۵)

قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب مقام محمود پر مقرر کرے گا۔

مقام محمودی مقام شفاعت ہے۔ جب اس جگہ آپ بیوہ افرندہ ہوں گے تو اولین و آخرین سب آپ کی تعریف کریں گے۔ مددگری بڑی سے بڑی بستیاں بھی اس وقت سب کشتی کی جزائرت نہیں کر سکیں گی۔ اور العزم بغیر تک نفس نفس ستائیں گے اور گنگل سر اذ قہو اراف غیری ای فرمائیں گے صرف آپ ہی مدد بخیر نصیبت ہی جو دگر لے آنا آگیا فرمائیں گے میں شفاعت کرنے کے لیے کریں ہی غرضی ہوں۔ آپ شفاعت کبریٰ فرمائیں گے تو اس کے بعد حواشیاد و صلوات شامت کریں گے وہ آپ کی شفاعت ہی کا ایک حصہ ہوگا نہ بعد شفاعت کرنے والے آپ ہی کی بیات میں کریں گے اس روز جس طرح آپ کی انی جلے گا اللہ تعالیٰ حضرت میدان مشرق میں جس طرح اپنے محبوب کی مرضی کے مطابق فیصلے فرمائے گا۔ اسی کے باعث قوم نامن و زمان ہر یوری رتہ اللہ علیہ نے کہا ہے۔

فقط رہتا سبب ہے افتخار بزم محشر میں

کر ان کی شانیں محبوبی مکانی پہننے والی ہے

یہ حدیث ہماری شریف کی کتاب میں حدیث ۱۵۹۳ اور ۱۶۲۲ کے تحت بھی ہے۔ احادیث شفاعت مختلف صحابہ کرام سے مروی ہیں اور مختلف ائمہ کے ساتھ حدیث کی متعدد کتابوں میں موجود ہیں۔ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں بعض اسامیہ لاریبین میں پیش کی ہیں اور شیخ یقین کے اندر احادیث شفاعت کو خاص ترتیب کے ساتھ ایک ہی کتاب میں پروردگار میں کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ نَصْرِ بْنِ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُكَّانٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ ابْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذَا مِنْ كِتَابِهِ مِثْلَ قِرَاءَةِ الْعَاقَةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت ۱۰۱ قُلْ مَن قَدَّرَ کُفْرًا مِّنْ عَمَلِهِ مِثْلَ قِرَاءَةِ الْعَاقَةِ کے مطابق تلاوت فرمایا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور انوار ابراہیم تعالیٰ سے اور شیخ عیسیٰ پیغمبروں سے ہے، جب اس شفاعتی قوم سے فریاد کیا تو فرمتے نہیں ابی اہل کو پوجتے ہو اور اس کو چھوڑتے ہو جو سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے یعنی اللہ کو جو رب ہے تمہارا اور تمہارے گھر کے آپ والا کار بھر انوار کائنات اور نور پر ہے جسے انہی کے سوا اللہ کے چنے ہوئے بندوں کے اور ہم نے پچھلوں میں اس کا ذکر فرماتی رکھا۔ اس وقت وہ تصفیت آیت ۱۰۱ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ اگر فریادیں نہ کرنا اور فریادیں نہ کرنا

بَابُ وَإِنَّ الْيَأْسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ وَإِذْ قَالَ لِقَوْمِهِمْ أَلَا تَتَّقُونَ أَتَدْعُونَنِي بِعَشَاةٍ وَتَذَرُونِي أَحْسَنَ الْعَالَمِينَ اللَّهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ فَكَذَّبُوا فَأَنَاهُمُ لَمُخَصَّصُونَ وَإِلَّا يَبْأَدِ اللَّهُ الْمُخَلَّصِينَ وَتَوَكَّلْنَا عَلَيْهِمْ فِي الْآخِرَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَقَدْ كُنَّا نَحْمَدُ سَلَامًا عَلَى إِلَهِ يَاسِينَ۔

عِبَادَنَا الْمُؤْمِنِينَ هَٰذَا كَعَدُّ عَيْنٍ  
مُسْمُومٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ الْيَاسَ هُوَ  
إِذْ رُسِيسٌ.

بیشک یہ ایسا ہی صلیبیہ میں نیکیوں کو۔ بیشک وہ ہمارے، علی و جبکہ  
لال الہیان ہندو ایسہ۔ دوسرے واقعات آیت ۳۸۱۱ حضرت ابن  
مسعود حضرت ابن عباس سے دیکھ رہے کہ ایسا حقیقت میں حضرت کریم  
علیہ السلام کا نام ہے۔

بَابُ ذِكْرِ إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ  
قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا قَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ . ح

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَنَيْسَةُ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ كَانَ  
أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُعَذِّبُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُرْبُ سَقْفِ بَيْتِي وَنَابِسَكَةَ  
فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَخَرَّ حَذْوِي ثُمَّ قَسَمَهُ بِيَاةٍ  
فَمَزَمَ فَخَرَّ جَارِ بِطُحْتِ بْنِ وَحِيبٍ مُسْتَبَلًى وَبُكَّةً  
وَرَأَيْتُهَا فَأَقْدَمْتُهَا فِي حَذْوِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ  
أَخَذَ بِمِوَدِي فَعَدَّخَنِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى  
السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ لِيَحْزَنِينَ السَّمَاءُ  
الَّتِي قَالَ مِنْ هَذَا قَالَ هَذَا أَجْنَبِيْلُ فَقَالَ  
مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَسْمِعْ لِي نِيَمٍ  
قَالَ نَعْرِفُ فَالْتَمَعْنَا عَلَيْنَا السَّمَاءُ إِذَا رَجُلٌ  
عَنْ يَمِينِهِ أَسْوَدٌ وَ عَنْ شِمَالِهِ أَسْوَدٌ فَإِذَا انْظُرَ  
قَبْلَ يَمِينِهِ ضَمِعَتْ فَإِذَا انْظُرَ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ  
مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ الصَّالِحِ وَالْإِلَهِ الصَّالِحِ فَكُنْتُ  
مِنْ هَذَا أَيْلِ جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا أَدْمُ وَهَذَا الْوَسْوَدُ  
عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بِيَمِينِهِ كَأَهْلُ  
الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوَدُ الْيَمِينِ  
عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا انْظُرَ قَبْلَ يَمِينِهِ  
ضَمِعَتْ فَإِذَا انْظُرَ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى ثُمَّ عَدَّخَنِي  
بِئِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ

حضرت ادريس علیہ السلام۔  
اور تبارک تعالیٰ ہے۔ اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھایا۔ دوسرا  
مرحوم آیت ۵۶۸۔ عبد اللہ، عبد اللہ، یونس، زہری سے ان کے  
متعلق روایت ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رشب اسلمی میرے مکان کی چیت  
کھولی گئی اور میں کہہ کر نہ میں تھا۔ جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں  
نے سیرا سیر چک کیا، پھر اسے آب زہر سے دھویا، پھر ایک گھونٹے کا  
طشت لے کر بو حکت و امین سے میری تھا اور اسے میرے سینے میں  
اندھلی بیاد پھرا سے سجایا گیا، پھر سیرا سیر چک کر آسمان کی طرف بڑھنے  
لگے، جب آسمان دنیا کے پاس پہنچے تو جبریل نے آسمان کے خازن  
سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا، اس نے پوچھا، کون ہے؟ جواب  
دیا، میں تو جبریل ہوں۔ پوچھا، کیا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ جواب  
دیا، میرے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ روایت  
کیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں، میں دروازہ کھولی دیا گیا۔  
جب ہم آسمان پر پہنچے تو ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے دائیں جانب  
آدمیوں کا ایک جم غفیر تھا اور بائیں طرف بھی جب وہ اپنے دائیں  
جانب دیکھتا ہے تو ہستیاں اور جب بائیں جانب دیکھتا ہے تو دیوتے  
گھٹا ہے پھر اس آدمی نے کہا: صالح نبی اور صالح بیٹے مر حبا۔ میں نے  
دریافت کیا کہ اسے جبریل آج آندا کون ہے؟ جواب دیا، یہ حضرت آدم  
علیہ السلام ہیں اور ان کے دائیں بائیں کی ملاوٹ مدحیں ہیں۔ پس دائیں  
طرف واسے جنتی ہیں اور بائیں غنیمت روزخوئیوں کا ہے ماسی لیے  
یہ دائیں طرف دیکھ کر ہنسے اور بائیں جانب دیکھ کر روتے تھے۔ پھر  
جبریل جیسے بے کراور پر چڑھنے لگے، حتیٰ کہ دوسرے آسمان تک  
پہنچے، اس کے خازن سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا گیا تو پہلے

بَعَاثَ فِيهَا فَتَنَهُ فَقَالَ لَهُ خَارِبُهَا مِثْلُ مَا حَتَّالُ  
الْأَوَّلُ فَقَتَعَهُ قَالَ أَسَرُّ قَدْ كَرَأْتَهُ وَجَدَ فِي  
التَّسْوِيتِ رَافِئِينَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَابْرَاهِيمَ وَكَوْنُ  
يُشْمِتُكَ كَيْفَ مَنَّا لَكُمْ خَيْرَ أَفَنَ قَدْ كَرَأْتَهُ  
وَجَدَ أَدَمَ فِي السَّمَاءِ وَالْكَسْبِ وَأَبْرَاهِيمَ فِي  
السَّائِيسَةِ وَقَالَ أَسَرُّ قَدْ كَرَأْتَهُ مَرَّ جَبْرِيْلُ  
بِأَبْرَاهِيمَ قَالَ مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ الصَّالِحِ الْأَخِي  
الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا رَافِئِي خُورُ  
مَرْيَمَ بَنِي مُوسَى فَقَالَ مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ الصَّالِحِ  
وَالْأَخِي الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُوسَى  
كُفْرَ مَرْيَمَ بَنِي مُوسَى فَقَالَ مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ الصَّالِحِ  
وَالْأَخِي الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ عِيسَى نَعْمَ مَرْيَمَ  
بَنِي إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ الصَّالِحِ وَالْأَخِي  
الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ  
وَأَخْبَرَنِي بَنِي حَزْمِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبِيبٍ  
الْأَنْصَارِيُّ كَانَ يَكُونُ لَابَنَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَكْرًا عَجَبِي حَقِّي فَطَلَسْتُ نَسْتَوِي أَسْتَمُ  
حَرِيْفُ الْأَعْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَسَرُّ بَنِي مَالِكٍ  
رَجَى اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَرَأْتُ اللَّهُ عَلَى خَبْرَيْنِ صَلَوَةً فَرَجَعْتُ بِدَلِيلِهِ  
سَحَى أَمْرٍ بِمُوسَى فَقَالَ مُوسَى مَا أَلَيْدِي فَرَجَعْتُ  
أَمْرِي قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَبْرَيْنِ صَلَوَةً قَالَ  
فَرَأَيْتُمْ رَبَّكَ فَإِنْ أَمْتَكْ لَا تُطِيعُوا ذَلِكَ فَرَجَعْتُ  
فَرَأَيْتُمْ رَبِّي فَرَضَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى  
فَقَالَ رَأَيْتُمْ رَبَّكَ كَذَلِكَ مَثَلُهُ فَرَجَعْتُ شَهْرًا  
فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَخَبَّرْتُهُ فَقَالَ رَأَيْتُمْ رَبَّكَ  
فَإِنْ أَمْتَكْ لَا تُطِيعُوا ذَلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَجَعْتُ  
رَبِّي فَقَالَ رَحِي خَيْرٌ وَهُوَ عَمْسُونَ لَا يَبْدُلُ  
الْقَوْلُ لَمْ يَكُنْ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَأَيْتُمْ

کہ طرح جو بعد رسول مجھے نے یہاں تک کہ دروازہ کھول دیا گیا، حضرت جس کا  
بیان ہے کہ میرے لیے حضرت ہونے، اذکر لیکر آسمانوں میں حضرت  
ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم کو پایا اور بعد پر نبی  
کہا کہ قدرت کہاں میں اس واسطے اس کے جو قبول نے بیان کیا کہ حضرت  
آدم کو آسمان بنایا پر پایا اور حضرت ابراہیم کو بچھے آسمان پر، حضرت اس کا  
بیان ہے کہ جب جبریل کاگزدر حضرت موسیٰ کے پاس سے ہوا تو انہوں نے  
کہا، صالح نبی اور صالح صالح مریدا میں سے دیانت کیا، یہ کون ہیں، بتایا  
۲، حضرت موسیٰ ہی پھر میں حضرت عیسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے  
صالح نبی اور صالح صالح مریدا میں سے دیانت کیا، یہ کون ہیں، جواب دیا  
یہ حضرت عیسیٰ ہی پھر میں حضرت ابراہیم کے پاس سے گزرا تو انہوں نے  
کہا، صالح نبی اور صالح صالح مریدا میں سے دیانت کیا، یہ کون ہیں، جواب  
دیا یہ حضرت ابراہیم ہیں۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ ابو بکر بن حزم نے قبول  
کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابو حنیفہ اہل کوفہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم نے فرمایا، پھر مجھے سنا کہ اوپر چڑھے یہاں تک کہ مجھے ایک محل  
جگہ دکھائی دی، جہاں سے میں تمہوں کے چلنے کے دراز مسن برآمد، آپ  
حرم کہتے ہیں کہ حضرت اس بن ابی حذافہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، پھر اُنہوں نے مجھے یہاں نڈی فرض فرمائی، میں  
اس حکم کو کہ میں نے یہاں آتا تو میرا گزر حضرت موسیٰ کے پاس سے ہوا  
انہوں نے دیانت کیا، آپ کہتے ہیں کیا فرض کیا ایسا ہے، میں نے جواب  
دیا اب یہاں نڈی فرض فرمائی گئی ہیں، کہا، اپنے رب کی جانب  
میں نے یہ کہ آپ کہتے ہیں اب جو فرض نہیں، خدا کے کی، میں اپنے رب  
کی طرف رہتا تو ایک حد تک کر دیا گیا پھر حضرت موسیٰ کے پاس سے  
گزرا تو انہوں نے کہا، اپنے رب کی طرف جا بیٹے، پھر پہلے کی طرف  
واقعہ بیان کیا تو ایک حد تک کر دیا گیا، میں حضرت موسیٰ کی جانب  
میں اور انہیں فرما کہ تو کہنے لگے، اپنے رب کے حضور میرا جائے کہو کہ  
آپ کہتے ہیں اتنی طاقت نہیں ہے، میں اپنے رب کی بارگاہ میں  
طاہر اتویہ یاغ غازی رہ گئیں جو حقیقت میں یہاں ہیں کیونکہ انہوں  
ہر کی قہار ہے کہ میرے نزدیک بات تبدیلی نہیں ہوتی۔  
پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف رہتا تو کہنے لگے، اپنے رب کے

رَبِّكَ فَقُلْتُ خِدَا اَسْتَحْيِيَّتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقْتُ  
حَتَّى اَتَى بِهَا اَمِيْدُ رَدَّ الْمَسْتَهْيِ فَغَضِبَهَا اَنْوَانُ  
لَا اَدْرِى مَا هِيَ شَعْرٌ دَخِلَتْ الْجَنَّةَ فَاِذَا  
فِيهَا حَتَايِدُ اَنْوَانُ لَوْ لَوْنُهَا اِذَا اَقْرَبَتْ اَبْوَابَ  
الْجَنَّةِ

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى . وَ اِلَى عَادِ  
اَخَاهُمْ هُوْدًا قَاتِلَ يَنْقُوْرًا عِبْدُ اللهِ وَ كُوْلُهُ  
اِذَا اَمْدَرَ قَوْمَهُ بِالْاَحْقَابِ اِلَى قَوْلِهِ كَذَلِكَ  
نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ . وَ فِيهِ عَنْ عَطَاءٍ وَ  
سُيْمَانَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَ اَمَّا عَادُ  
فَاَهْلِكُوْا بِرِيْبِهِمْ صَرْصَرًا مُّشْدِدًا عَائِشَةَ  
قَالَتْ اِنَّ عِيْنَهُ . عَدَّتْ عَلَى الْخُرْدِ اِنْ  
سَعَرَهَا عَنْبَهُمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَ مَسَامِيْنَةَ  
اَيَّامٍ حُسُوْمًا مَكْتَابَةً فَنَادَى الْقَوْمُ  
بِهَا صَرْصَرًا كَاَنْتُمْ اَجْعَلُ اِنْ تَحْمِلُ خَارِدِيَّةً  
اُحْمَلُوْهَا . فَكُلُّ تَرَى لَهُمْ مِنْ تَارِقِيَّةٍ  
بِقِيَّتِهِ

۴۹۹ هـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ تَبَّاسٍ عَنْ اَبِي  
عَلِيٍّ عَنْ اَبِي النَّبِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ وَ سَمِعْتُ قَالَ يَخْبُرُ  
بِالْقَبْرِ وَ هَبْكَتْ عَادُ رَايْتُ لُؤْلُؤَ قَالَ قَالَ ابْنُ كَيْسَرٍ  
عَنْ سَفْيَانَ عَنْ اُمِّهِ عَنْ ابْنِ اَبِي نَعْمٍ عَنْ اَبِي  
سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَجُلٌ رَضِيَ اللهُ  
عَنْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيْنِ  
فَقَسَمَ بَيْنَهُمَا اَلَا تُرَبِّعُ اِلَّا قَرِيْبًا مِنْ حَارِيسٍ  
اَلَيْسَ بِرَبِّكَ الْمَجَاشِعِيُّ وَ عِيْنَتُهُ بَيْنَ بَدْرٍ  
اَلَمْ يَرِىْ وَ تَرَبَّبَ الْقَطَائِبُ ثُمَّ اَحَدَ بَنِي تَيْهَانَ

مصدقہ پھر جاری ہے۔ میں نے کہا، اب مجھے اپنے رب کے حضور  
جاسے جو نے قسم آتی ہے۔ پھر جبریل مجھے لے کر مدینہ النبی  
پر پہنچے۔ اسے ایسے رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا جنہیں میں  
نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا، تو دیکھا  
کہ موتی اس کے سنگریزے اور مشک اس کی مٹی ہے۔

حضرت حمود علیہ السلام اور عاصم قوم۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔  
اور عاصم کی طرف ان کی برادری سے جو کو سمجھا۔ کہا اے میری قوم  
اللہ کی ہندگی کرو۔ (سورۃ الاعراف، آیت ۶۵) نیز: جب اس  
نے ان کو سرزمین احقاف میں نکالیا۔ تا کہ تجزی الکھضر لکھنوی۔  
اسورۃ الاحقاف، آیت ۱۲۵ تا ۱۲۷ اس بارے میں عطاء و سلیمان مانتے  
صدیقہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عاصم قوم کی تباہی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اللہ ہے عاصم وہ  
ہلک کے لئے نہایت سخت گرجتی آندھی ہے۔ (سورۃ العنکبوت)  
آیت ۵) خشک مٹی اپنے مستطعم کے قبضے سے باہر ہو گئی۔  
وہ ان پر سات رات اور آٹھ دن متواتر چلتی رہی جس کو  
سے مراد بے درپے چلنا ہے۔ اگر تو اس قوم کو دیکھتا  
تو کھجور کے ٹھوکھے سے مسلام ہوتے جڑ سے۔ پس کیا  
قوان میں سے کسی کو باقی دیکھتا ہے یا قریب کا معنی ہے جو  
باقی بچا ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مد مشرقی ہوا کے ساتھ فرمائی گئی ہے کہ  
قوم عاصم بن ہوا سے ہلک کی گئی تھی۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ  
عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا۔ آپ نے وہ چار آدھوں میں تقسیم کر  
دیا، یعنی اقرام بن مالک، عکلی بن جابر، حنیفہ بن بدیع، و طرہ بن ابی  
طلحہ جو بعد میں نویسان میں شامل ہو گئے، عکرم بن علقمہ مامری  
جو پھر بنو کلاب میں جا شامل ہوئے، و کوہا۔ یہ بات قریش  
وہا بن اودانہ پر گزری کہ نجد کے سرداروں کو مال دیا  
گیا اور وہیں چھوڑ دیا گیا۔ آپ نے فرمایا: میں انہیں تالیف

وَعَلَقَمَةً ثَمَّ عَلَاكَ الْعَارِيزِي ثُمَّ أَحَدَ بَنِي كَلَابٍ  
فَصَعِبَتْ كُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ فَالْوَالِغِيُّ صَنَّا وَيَدُ  
أَهْلِ تَجْدٍ وَيَدُ عَنَّا قَالِ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ قَاتِلٌ  
وَجَلَّ عَقْدُ الْخَبِيِّنِ مُشِيرٌ الْوَسْطِي بَنِي بَحِينَ  
كَتَبَ الْخَبِيَّةَ مَعْلُوكُ الرَّأْسِ فَقَالَ ابْنُ ابْنِيَا مَعْتَدُ  
فَقَالَ مَنْ يُخَيِّرُ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُ أَبَا عَمِيٍّ اللَّهُ عَذَابِي  
أَهْلُ الْأَنْبِيَاءِ فَلَا تَأْمُرُونِي كَمَا لَرَجُلٍ قَتَلَهُ نَجِيبُ  
خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَتَعَمَّقَ قَتْلًا وَاقَالَ ابْنُ مِنْ هَيْثُ  
هَذَا أَوْ فِي عَقِيبِ هَذَا الْقَوْمِ يُفَرِّدُونَ الْقُرْآنَ لَا  
يُجَادُونَ حَتَّى يَجْعَلَهُمْ رُكُونٌ مِنَ الَّذِينَ مَدُونٌ  
اِسْتَهْوَوْا مِنَ الرِّمَّةِ يَفْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَ  
يَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَيْسَ أَدَاكَ كَلْعُكُمْ لَكُمْ  
قَتْلُ عَادٍ

قبول کے لیے دیتا ہوں پھر ایک ایک آگے بڑھا آئی کہ انھیں اللہ  
وحسب ہونے لگیں مخلصانہ ہوئے تھے ویشیائی آگے نکل پڑا  
مارا کھنکھاتا اور مرنا ہوا (میت) تھا کہنے لگا کہ اسے میرا اللہ  
سناد۔ آپ نے فرمایا اگر میں خدا کی نافرمانی کرتا ہوں تو اس کی  
اطاعت کون کر دے؟ اللہ تعالیٰ نے تو اہل بدین کی امانت  
میرے سپرد فرمائی ہے لیکن تم مجھے امین ہی نہیں سمجھتے۔ ایک  
شخص نے اسے قتل کر دینے کا اجازت طلب کی۔ میرا خیال  
ہے شاید حضرت خالد بن ولید تھے۔ لیکن آپ نے منع فرما  
دیا۔ جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا اس کی نسل میں یا اس کے  
پیچھے ایسی حالت ہے جو قرآن کریم کو خوب پڑھیں گے لیکن وہ  
ان کے حق سے نیپے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں  
گے جیسے کان سے تر نکل جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کیا کریں گے  
اللہ بت پرستوں سے صلح رکھیں گے۔ اگر میں ان لوگوں کو گناہ مریض

فت: انداز میں وہ سے شلو: حدیث غامی ترجمہ کی اسی جلد میں حدیث ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹ کے تحت بھی ہے۔ اس شخص  
کا نام حرم بن زبیر تھا۔ معلوم ہوا کہ بارگاہِ رسالت میں اپنی جہارت کرنے والا شخص بھی واجب القتل تھا۔ یہ ایک بات ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رعایت برقی اور اس کو قتل کر دینے کی ہدایت نہ دی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو حکم قیامت تک کے حالات و  
واقعات میں کتب دست کی طرح ملتا رہتا ہے۔ لہذا ہمیں معلوم ہوا کہ ان لوگوں سے دیکھ کر صواب کلام کرتا یا اگر اس شخص کی منگت میں بدعت  
قیامت تک مختلف رنگوں میں نظیر عام پر آتی رہے گی۔ یہ مسلمانوں میں خدائی فوجدار اور سرکاری خبردار بن کر دیں گے۔ اللہ غیر معلوم کے کہ بہت  
اور دائرہ دار ہوں گے۔ مختلف حدیث میں ان کی کافی ظاہری نشانیں پائی گئی ہیں جبکہ حدیث مطہرہ میں ان کے ظاہر و باطن کا حال لیا گیا ہے  
۱۔ ان کے اکثر لوگ نازی ہوں گے۔ حدیث میں بھی شعب بن سوید کے بیان میں ہے کہ اس کے باعث اہل اللہ صدیق مسلمان اپنی نماندن کو ان کی  
نماندن کے مقابلے میں حیرت مانیں گے۔

۲۔ نماندن جیسا مال ہی ان کے اور اہل اسلام کے رنڈوں کے درمیان ہوگا۔

۳۔ اہل اللہ صدیق مسلمانوں کی نسبت قرآن کریم کی تلاوت سے روک دیا کریں گے۔

۴۔ قرآن مجید ان کی زبانوں پر تہ بہ تہ صد ہوا لیکن اس کا ان کے دل پر کوئی اثر نہیں ہوگا کیونکہ وہ صحت ذہن اور بصیرت کے لحاظ سے بے پناہ تر  
ہیں پائے گا۔

۵۔ آپ نے بتایا کہ یحییٰ بن الیٰس کا شہرہ من الرقیۃ یعنی دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے ترشک سے پار نکل جاتا ہے۔۔۔۔  
یہ بات ہر کسی کو عجیب معلوم ہوگا کہ غارِ مدینہ اور صوفیہ وغیرہ عبادت میں دینی شان رکھنے کے باوجود وہ دین سے نکلے ہوئے کیوں قرار پائے  
ان کے دین سے نکلنے کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ قرآن و تفسیر و رسالت کی بیاری میں مبتلا ہوں گے جس کے باعث ایک جانب آدمی اپنا نکل حدت سے  
محروم ہو جاتا ہے تو دوسری طرف اس کے اعمال فاسخ ہو جاتے ہیں لہذا مانع شدہ اعمال و عبادت کا ظاہر ہی حسن و جمال میں محدث میں انسان کو







فَرَزْتُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبِئْسَ الْتَعَرُّبُ مِنْ شَيْءٍ  
قَدْ أَقْرَبَ قُبْحَ الْيَوْمِ مِنْ رَدِّهِ تَأْجُورُهُمْ وَمُحَاجَرُهُمْ  
مِثْلَ هَذِهِ وَحَلَقَ بِأَصْبَحِهِمُ الْإِتِهَامُ وَأَيْتَى تَلِيْقًا  
قَالَ تَارِيْبُ أَبِي جَعْفَرٍ فَقَدْ تَرَسَّوْا  
اللَّهُ يَهْلِكُ دِينُ الصَّالِحِينَ قَالَ نَعَمْ إِذَا  
كَثُرَ الْحَبِثُ.

٥٤٢ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ  
حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ  
اللَّهُمَّ رَدِّمْ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلَ هَذَا  
وَعَقْدِ يَدِي بِتِسْعِينَ .

٥٤٣ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ  
عَنِ الْأَعْلَنِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا أدمُ فَيَقُولُ لِسَيِّدِكَ وَسَعْدِيكَ  
وَالْحَبِيرُ فِي يَدَيْكَ وَيَقُولُ أَخْبِرْ بِحَدِّ الشَّارِقِ  
وَمَا بَعَثَ الشَّارِقُ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ يَشْرِي مِائَةً  
وَأَسْعَةً وَيَسْعِينَ فَعِدَّةُ يَسْبِيبِ الصَّغِيرُ  
تَضَعُ كُلُّ ذَاتٍ حَمَلًا وَتَرَى النَّاسَ  
سُكَّانٍ وَمَا هُمْ بِسُكَّانٍ وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ  
شَدِيدٌ كَالْوَأِ يَأْتِيهِمْ رُزْقٌ مِنْهُ وَيَأْتِيهِمْ  
الْوَأِجِدُ قَالَ أَبُوبُ حَازِمٍ يَنْكُورُ جُلْدًا وَمِنْ  
يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا شَعْرًا قَالَ وَالتَّيْدِيُّ نَفْسِي  
يَبْدُو بَرَأً أَنْجُوا أَنْ تَكُونُوا أَسْبَغَ أَهْلُ الْجَنَّةِ  
فَكَبُرَ مَا فَقَالَ أَنْجُوا أَنْ تَكُونُوا أَسْبَغَ أَهْلُ الْجَنَّةِ  
فَكَبُرَ مَا فَقَالَ أَنْجُوا أَنْ تَكُونُوا أَسْبَغَ أَهْلُ الْجَنَّةِ  
فَكَبُرَ مَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرِ  
السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ تَوْبَةٍ أَبْيَضَ أَوْ كَالشَّعْرِ الْبَيْضَاءِ  
فِي جِلْدِ تَوْبَةٍ أَسْوَدَ.

مَا خَلَقْنَا قُرْبَىٰ لَدُنَّكَ عَلَٰمٌ وَأَخَذَ اللَّهُ زَكَاةً

کر دیئے ، پھر انجمن شہادت اور انگوٹھے سے  
 حلف کر کے بتایا ، حضرت رینب بنت جہش منہ ماتی ہیں  
 کہ میں عرض گزار ہوں ، یا رسول اللہ ! کیا ہم خاک ہو جائیں  
 گے حالانکہ ہم میں تو نیک لوگ بھی ہیں ؟ منہ مایا ،  
 ہاں ۔ (ایسا اس وقت ہوا ، جب نصیحت برآمد  
 جائے گی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یاجوج و ماجوج کی دیوار اتنی کھول دی ہے اور ملاح کے حلقے سے فوٹے لکھنڈ بنایا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دنیا میں  
خیر کے لئے آسمان سے آسمان پر بھی بھیجے گا کہ حاضرین اور خیر اکمل  
کے لئے مستعد ہوں کیونکہ ہر قسم کی بھلائی تیرے ہی قبضہ قدرت  
میں ہے۔ حکم ہوگا اللہ تعالیٰ کی فرمائش کو وہ سرور سے نکل نکالے گا۔  
عرض کریں گے، اللہ تعالیٰ کی فرمائش کن نکالے گا؟ حکم ہوگا، ہر نذر میں سے  
خیر کو نکالے گا۔ یہ سن کر کبھی بڑھ کر جو باتیں گئے اللہ جل جلالہ  
فرمائیے گا۔ لہذا ایسے نظر آئیں گے جیسے نقشہ میں ہوں حالانکہ وہ  
نقشہ میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا مذاب بڑا سمجھتا ہے۔ لوگ  
عرض گزار ہوتے، یا رسول اللہ! وہ ایک کون ہوگا؟ فرمایا، تمہیں  
بشارت دیتا ہوں کہ وہ ایک آدمی تم میں سے ہوگا اور ایک ہند  
یا عجمی و مہاجر سے ہو کر فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس نے  
قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں یہ امید رکھتا ہوں کہ تم اہل  
جنت کا چوتھا ہو گے۔ یہی ہم نے تکبیر کی پھر فرمایا، میں امید کرتا ہوں کہ تم  
اہل جنت کا تہائی ہو گے۔ تو ہم نے تکبیر کی۔ پھر فرمایا، میں امید رکھتا ہوں کہ  
تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔ ہم نے پھر اس دفعہ تکبیر کی۔ پھر فرمایا، تم  
مکمل میں اس طرح جو جیسے سفید بن کے جسم پر لکھے جان یا جیسے کالے  
بن کے بدن پر سفید بن جوتے ہو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام - برقرار باری تعالیٰ ہے ۔

خَبِيلًا وَقَوْلِهِ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً  
قَانِتًا وَقَوْلِهِ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَدَا  
حَلِيمٌ. وَقَالَ أَبُو مَيْسَرَةَ الرَّجِيمُ بِلِسَانِ  
الْحَبَشَةِ -

۵۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ يُحَدِّثُ بَنِي سَفْيَانَ  
حَدَّثَنَا التَّمِيمِيُّ بْنُ التَّمِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ  
جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَخْشُورُونَ حَتَّى تَعْلَمُوا  
عَلَى شَعْرٍ فَإِذَا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعِندَ  
عَلَيْنَا إِنَّ لَنَا قَائِدِينَ وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
إِبْرَاهِيمُ تَوَرَّاتُ أَتَسَاءُونَ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ  
وَأَمَّا الْخَمَالُ فَاقُولُ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيَقُولُ  
إِنَّهُمْ لَوَرِيثُ لَوْ أَمْرُهُمْ عَنِّي أَفْعَلْتُ بِهِمْ  
مُنْذُ قَارَ كَتَّهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ  
الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا قَامًا مَتَّ فَيُهِمُّ  
إِلَى قَوْلِهِ الْحَكِيمُ -

۵۴۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي  
أَبُو حَازِمٍ الْبَغْدَادِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ سَعِيدِ  
السَّقَطَرِيِّ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَا آدَمَ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَنْ دُجَيْهِ أَرْقُفَةُ وَغَيْرُهُ يَقُولُ  
لَهُ يَا إِبْرَاهِيمُ الْخَرَأُ أَفَلْ لَكَ لَا تَعُوذُنِي فَيَقُولُ  
فَالْيَوْمَ لَا أَعُوذُكَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ يَا رَبِّ إِنَّكَ  
وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تَخْذِلَنِي يَوْمَ يُسْأَلُونَ فَأَيُّ خَدِي  
أَشْفَى مِنْ الْيَمِّ لَا يَخْذِلُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى إِنْ  
حَدَّثْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ كَرِهْتَ لِيَالِي إِبْرَاهِيمَ  
مَا تَحْتُ يَجْلِيكَ فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِرَبِّهِمْ  
مُلْتَوِيَةً فَيُؤْخَذُ بِعَوَاسِيهِمْ فَيُسْكَى فِي  
الْكَأْبِ -

امداد حضرت ابراہیم کو اپنا گمراہ دست بنایا اسودہ انصار آیت (۱۱۵) - بلکہ  
ابراہیم ایک امام تھا کافر بن بیدار اسودہ اخیل، آیت (۱۱۶) اور بیشک  
ابراہیم منزہ صمد نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اسودہ التوبہ آیت ۱۱۴) جو میر  
کتنے یوں کائنات جیسے کزبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہے (الرحیم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا عشرے کے جسم اللہ بغیر حق کے  
جو کہ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ہم نے جیسے پہلے اسے بنایا تھا  
وہیے ہم پھر کر دیں گے۔ یہ دہرہ ہے دہرہ ہم نے یہ فرما کر دیا  
ہے اسودہ انبیاء آیت ۱۰ اور قیامت میں جن کو رب سے پہلے  
میں اپنا جانتے گا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور میرے ساتھیوں  
میں سے چند لوگوں کو بائیں جانب سے پایا جاوے گا جو کہ میں کہوں گا۔ یہ تو  
میرے ساتھی ہیں میرے ساتھی ہیں تو کہا جائے گا کہ آپ جب ان سے  
خدا ہوئے یہ اپنی اثیر میں پر پھر سے جوئے ملاو از ملاو اختیار کر گئے  
تھے۔ میں اسی طرح کہوں گا جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نیک بندے  
نے کہا: اسودہ میں ان پر مطلع تھا جب تک ان میں رہا۔۔۔ تا انھیں  
وسودہ المائدہ آیت ۱۱۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز حضرت ابراہیم علیہ  
السلام اپنے باپ و چچا آدم سے ملیں گے اور آدم کے چہرے پر سیاہی  
اور گرد چھائی ہوئی ہوگی۔ حضرت ابراہیم فرمائیں گے کہ میں نے آپ  
سے عیسیٰ کا قصہ کہیں سنا تھا کہ فرمایا: کہیے۔ جواب دیا: آج میں آپ کی  
کافرانی غیبت کر رہا ہوں کہ حضرت ابراہیم عرض گزار ہوں گے: سے سب دھرتی  
میرے دہرہ فرمایا تھا کہ قیامت کے روز تجھے دھرتی میں رکھوں گا، مگر  
یہ جنت باپ کی لذت سے بڑھ کر اور کون سی لذت ہوگی اللہ تعالیٰ نے  
فرماتے گا: میں نے کافر بن بخت ورام کی موت سے بھر دیا جائے  
گا، اسے ابراہیم اللہ اپنے پیروں کے نیچے دیکھو کیا ہے! دیکھو تو خدا  
کی جواب دہانہ خون میں تھرا ہوا پڑا ہے۔ پس اس نے  
ماتحتوں سے پڑ کر لفظ حق میں پھینک دیا  
گیا۔

٥٤٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ لُكَيْثٍ حَدَّثَنَا عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ أَبِي عَتَّابٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَوَجَدَ فِيهِ صُورًا لَأَبِي هَبِيرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مَرِيضٌ فَقَالَ مَا لَكَ هُمْ فَقَدْ سَمِعُوا أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ هَذَا أَبَدَاهِيمُ مَصُورٌ فَمَلَأَ يَسْتَقْرِئُهُ.

[illegible]

٥٤٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي  
سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَلْزَمَ ابْنَ آدَمَ قَاتِلَهُ قَاتَلُوا  
بَيْنَهُمْ هَذَا مَسْأَلُكَ قَالَ فَيُؤْتَى بِتِلْكَ الْإِثْمِ  
يَقُولُ اللَّهُ ائِمِّنْ بَيْنِي اللَّهُ ائِمِّنْ جِيلٌ اللَّهُ قَاتِلُوا بَيْنَهُمْ  
هَذَا مَسْأَلُكَ قَالَ فَتَنْقَضُ مَعَاذُ الْعَرَبِ  
تَسْأَلُونَ خِيَارَهُمْ فِي ابْنِ هِلَالٍ جِبَارُ هُمْ فِي  
الْوَطَنِ إِذَا قَاتَلُوا قَاتَلَ أَبْرَأُ سَامَةٍ وَمُتَّعَهُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

٥٤٥. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا  
عُفْرَةُ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ قَالٍ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي الْبَيْتَةَ أَيْتَانِ  
فَأَتَيْتَا عَنِّي رَجُلٍ طَوِيلٍ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طَوِيلًا فَإِنَّهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس میں حضرت ابراہیم اور حضرت مریم کی تصویریں دیگئیں تو آپ نے فرمایا: ان لوگوں کو کیا جو گیا ہے جبکہ صحن دکھا ہے کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ یہ حضرت ابراہیم کی تصویر پانہ پھینکنے کے لیے ہی تو بنائی گئی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیت اللہ میں تصویریں دیکھیں تو اس میں جانا چھوڑ دیا۔ میں تک کہ آپ کے حکم سے انہیں مٹا دیا گیا۔ اور آپ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم اللہ حضرت اسماعیل علیہما السلام کے موصوں میں نال کے تیر ہیں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہلاک کرے خدا کی قسم ان بزدلوں نے تو کہیں تیر چھینک کر خالی نہیں لی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے  
 دریافت کیا، یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے عزیز کون ہے؟  
 فرمایا: جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ عرض گزار ہوئے، ہم ان کے  
 بارے میں آپ سے نہیں پوچھ رہے۔ فرمایا: تو حضرت یوسف جو  
 اللہ کے نبی ہیں، پھر اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں ان ہی اللہ کے نبی کے  
 بیٹے ہیں اللہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام  
 کے بیٹے ہیں۔ وہ عرض گزار ہوئے، ہم اس بارے میں بھی آپ سے  
 دریافت نہیں کر رہے۔ فرمایا: تو تم قبائلی عرب کے متعلق پوچھتے  
 ہو۔ (مثنیٰ) جو نہانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہی ان میں سے نازک  
 اسلام کے اندر بہتر ہیں، جبکہ دین کی سب سے بڑی وجہ دفعہ حاصل کریں، اس  
 کو دوسری سند کے ساتھ ہی حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا گیا ہے۔

حضرت سید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات میرے پاس دعا کرنے والے آئے۔ پھر ہم ایک عورت کو تقاضا آدی کے پاس پہنچے جن کا لہجائی کے باعث میں سرخیں دیکھ سکتا تھا معلوم ہوا کہ وہ حضرت



ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم۔

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا بَيَّانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا الْقَصْرُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَزُوبٍ عَنْ مُجَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ جَالِ بْنَ عَجِيْبَةَ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ أَوْ كَفَرَتْ رَأْسَهُ قَالَ لَسْتُ أَسْمَعُ ذَلِكَ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَكَانَ يُكَلِّمُ إِلَى صَاحِبِهِ وَذَا مَا مَرَّسِي فَبَعْدَ أَدَمَ عَلَى جَبَلٍ خَصْمٌ مَخْطُومٌ بِغُلْبَةٍ كَلِمَةٍ أَنْظَرُ إِلَيْهِ أَنْتَ مَرَى الرَّادِي.

ابراہیم علیہ السلام تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے شوگر درجیل کا ذکر کر رہے تھے کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافراک فٹ رکھا ہوا ہوگا۔ کہا میں نے تو یہ نہیں سنا کہ حضرت سائبہ کے کہ حضرت ابراہیم کو دیکھتا ہوں تو مجھے دیکھتا ہوں۔ اللہ حضرت مرثیٰ توان کا تک گندی ہے نہ سرخ اونٹ پر سوار ہیں کہ کھجور کی چیل کی کھیل ڈالی ہوئی ہے۔ گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ داد کی کہ حباب اثر رہے ہیں۔

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْيَدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَنَنَ إِبْرَاهِيمُ سَتْلِيَهُ لِلشَّلَامِ وَهُوَ ابْنُ كَسَا بَنِي سَنْدٍ بِالْقَدُومِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی سسلی کی مسر میں بوسے سے اپنا ختنہ کیا تھا۔

۵۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْثَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ بِالنُّقُودِ وَرِثَافَةَ تَابِعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اسْتَحْقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَتَابِعَهُ يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرِثَافَةَ مَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.

ابو ایسان، خضیب، ابوالزناد نے فقط القندوم کوئی مسند کے ساتھ نہیں بلکہ مختلف سے روایت کیا ہے۔ اس کی متابعت عبد الرحمن بن اسحاق نے ابوالزناد سے کی۔ جہان نے بھی ابو ہریرہ سے متابعت کی اور محمد بن عمر نے ابوسلمہ سے اس کی روایت کی ہے۔

۵۸۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الرَّضَيْيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ حَزْرَمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَتَابٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ يَكْدُوبُ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا نَلَّشًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اس واسطے کہ میں موافق کے دینی بظاہر ان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے جیسے نے جھوٹ بولا ہو۔

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْيَدٍ عَنْ مَخْبُوطٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَتَابٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ يَكْدُوبُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ زَلَّ نَلَّشٌ كَذِبًا بِأَيِّ تَشْتَبِي مِنْهُمْ فِي ذَاتِ اللَّهِ عَنْ وَجَلْ قَوْلُهُ لِي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ كَلَّمْتُ كَبِيرَهُ هُوَ هَذَا أَوْ كَلَّ يَتِيًّا هُوَ ذَاتُ يَوْمٍ وَمَا ذَا إِذَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابراہیم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اس واسطے کہ میں موافق کے جو بظاہر کذب معلوم ہوتے ہیں۔ جن میں سے خود اللہ تعالیٰ کے متعلق ہیں جیسا کہ آپ نے فرمایا میں نے جھوٹ بولا میں نے کبھی نہ کیا ہوگا۔ تیسرے جب آپ حضرت سائبہ کو لے کر چلے گئے تھے تو ایک عالم بادشاہ کے شہر سے آپ کا گھر ہوا۔ انہوں نے اسے بتا دیا کہ ایک ایسا آدمی آیا جو اسے میں کے ساتھ

أَنِّي عَلَى بَيْتَابِ بْنِ الْحَبِيبِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هَذِهِ  
رَجُلًا مَعَهُ مَرْبُوعٌ مِمَّنْ أَحْسَنَ النَّاسِ فَأَرْسَلَ  
إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَصَالَ مِنْ هَلْوَ قَالَ أُخِي  
فَأَنَّى سَارَ قَالَ يَا سَارَةَ لَيْسَ عَلَيَّ وَجِبَرَةٌ وَجِبَرَةٌ  
مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَعَيْرُ لِي وَرَأَى هَذَا سَابِقُ فَاحْبِرْ  
إِنَّ أُخِي فَلَا تُكْذِبْنِي فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا  
فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَمَادِلُهَا بِمِصْرٍ  
فَأَجِدَ فَقَالَ أَدْرِي اللَّهَ لِي وَلَا أَصْرُ لِي هَذَا عَيْتُ  
اللَّهِ فَاطْلُقْ نَشْرَتْنَا وَكُنْهَا الثَّانِيَةَ هَذَا جَدُّ  
رَشْدًا أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ أَدْرِي اللَّهَ وَرَأَى أَحْسَرُ جِي  
وَدَخَلَتْ فَاطْلُقْ فَدَعَا بَعْضَ حَبِيبَتِهِ فَقَالَ  
إِنكُمْ لَمَّا تَأْتُونِي بِالنَّسَابِ إِنَّمَا أَسْتَبْشِرُ فِي  
بَيْتِهَا فَاحْذَرُهَا فَجَدَّ فَكُنْتُ وَهَوَّ وَنَهَى  
يَصْنَعُ فَأَوْمَأَ بِمِصْرٍ مَهْجَبٌ قَالَتْ رَأَى اللَّهَ  
حَكِيمٌ الْكَافِرُ أَوْ الْفَاحِشُ فِي نَحْوِهِ وَ  
أَحَدٌ مَرَّهَا جَدُّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَرِهَ يَذْكُرُ  
أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ

۵۸۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثُيٍّ أَوْ ابْنُ  
سَلَامَةَ عَنْ أَبِي جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
بَنِي جَبْرِ عَنْ بَيْدِ بْنِ الشَّيْبِ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَمَرَ بِسُكْرِ الْوَرْدِ وَقَالَ كَانَ يَسْتَعْرِضُ عَلَى  
إِبْرَاهِيمَ يَوْعِيَةَ الشَّامِ

۵۸۶ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عُمَارٍ حَدَّثَنَا  
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ  
عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ  
الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَكَّلُوا بِمَا نَزَّلَتْ قُلُوبُنَا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا نَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ  
كَمَا تَقُولُونَ لَمْ يَكُنْ يَسْأَلُ إِنَّمَا تَقُولُ بِشَرِّكَ

مَرْثُيٌّ أَوْ ابْنُ سَلَامَةَ عَنْ أَبِي جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَنِي جَبْرِ عَنْ بَيْدِ بْنِ الشَّيْبِ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِسُكْرِ الْوَرْدِ وَقَالَ كَانَ يَسْتَعْرِضُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ يَوْعِيَةَ الشَّامِ

اسی عورت ہے جو سب سے حسینہ ہے۔ اس نے آپ کو جو بھیجا اور پوچھا  
کہ عورت کون ہے انفرایا، یہ میری بہن ہے پھر آپ حضرت سارہ کے پاس  
آکر گئے اے سارہ! اس وقت مدینہ زمین پر میرے لئے خیرے صرا  
کئی سوئیں نہیں ہے۔ اس بادشاہ نے مجھ سے دریافت کیا تو میں نے  
تجایا کہ تم میری بہن ہو۔ لہذا تم مجھے جھٹاڑ کر دینا۔ بادشاہ نے حضرت سارہ  
کو جو بھیجا جب یہ اس کے پاس پہنچی تو اس نے دست دراز کرنا  
چاہی تو خدا کی پکڑ میں آگیا۔ کئے گا میرے لیے دعا کہ اب میں کوئی  
خود نہیں پہنچاؤں گا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا  
گیا۔ دوسری بار میری دست دراز کرنا کرنے کا فخر کئی گیا، جیسے پہلے  
پڑا گیا تھا اس سے بھی سخت کہنے کا میرے لیے دعا کہ میں اب نہیں کوئی  
خود نہیں پہنچاؤں گا۔ انہوں نے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا۔ اس نے اپنے  
لیکھ دین کو دیا اور کہنے لگا: تم میرے پاس انسان کو نہیں لائے بلکہ  
شیطان کو لائے جو اس سے حضرت سارہ کی خدمت کے لیے حضرت ابوبکر  
سے دی۔ پس یہ اس حضرت ابوبکر کے پاس پہنچی تو وہ کہنے لگا  
نہاڑ پھر رہے تھے۔ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے دیانت لیکر  
کی گزند اچھل دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا مردانہ کار فرمایا اسی کی جانب  
نہاڑ پھر دست کے لیے حضرت امیر مولا دیں۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا

حضرت آتم شعیب رضی اللہ عنہما سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
نے لوگوں کو دینے کا حکم فرمایا ہے اللہ  
فرمایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی  
آگ میں چھوٹنے کا تھا۔

حضرت عبید اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ  
عندہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی  
وہ جو ایمان لائے اللہ اپنے ایمان میں کسی  
تاق کی آسیر نہیں نہ کہ رسدہ الانعام، آیت  
۱۸۲ یہاں ظلم سے مراد مشرک ہے۔ کیا  
تم نے حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو یہ

أَوَلَمْ تَسْعُوا إِلَىٰ قَوْلِ لُّثْمَانَ لِأَيُّكُمْ يَأْتِي  
لَا تُشِيرُكَ يَا لُثْمَانُ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ  
عَظِيمٌ

بَاقِلَ يَرْفُوتِ الْمَسَلَاتِ فِي النَّشِ

۵۸۸. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَعْمٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو أَسْكَمَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ مَا بَلَغَ جِبْرِيلُ رَأَى اللَّهَ يَبْسُومُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
الْأَوَّلِينَ دَاخِرِينَ فِي حَيْدٍ وَاحِدٍ فَيُسَبِّحُهُمْ  
أَلَدَّيْنِ وَيُسَبِّحُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ  
وَهُمْ فَذَكَرَ دُونَ الشَّفَاعَةِ قِيَامًا لَكُمْ يَوْمَ الْإِثْمِ  
فَيَسْأَلُونَكَ عَنْ النَّبِيِّ نُوحٍ اللَّهُ وَخَلِيلُهُ كَيْفَ لَدَى اللَّهِ  
نُوحًا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ فَذَكَرَ كُنَّا بَابَهُ لَقَدْ  
لَقِيتُ إِذْ دَعَا إِلَى تَوَكُّلٍ مُتَّبَعٍ أَتَى عَلَى النَّبِيِّ  
حَيْثُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۸۹. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي يُوْبَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَبْرِ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرْجُمُ اللَّهُ  
أَمَّا إسماعيلُ نُوْحًا أَتَاهَا بِجَدَّتِ لَهَا  
رَمَزُ مَرْيَمًا مَعِيًا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو  
جَرِيرٍ أَنَّ أَمَّا كَثِيرُ بْنُ كَثِيرٍ فَقَدْ رَأَى قَالَ إِبْنُ وَ  
عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ جُلُوسَ مَعَ سَعِيدِ  
ابْنِ جَبْرِ فَقَالَ مَا هَذَا أَحَدٌ ثَنَى ابْنُ عَتَارِقَ قَالَ  
أَبِي إِسْمَاعِيلَ بِرَأْسِهِ بِرَأْسِهِ وَأَمَّا عَلَيْهِمُ السَّلَامُ  
دَعَى مُرْضِعَةً مَعَهَا سَنَةٌ لَعَرِيْرَةٌ مَعَهَا سَنَةٌ مَعَهَا  
بِرَأْسِهِ بِرَأْسِهِ بِرَأْسِهِ

۵۸۹. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
الْوَرَقِيُّ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي يُوْبَ الشَّحْنَانِيِّ وَكَثِيرِ بْنِ

نصبت جنیں سننے سے اسے میرے بیٹے! اللہ  
کا کسی کو شریک نہ کرنا۔ بیشک شرک بڑا ظلم  
سے (سورہ لقمن، آیت ۱۳)  
تیز چلنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک  
مذہبی کریم صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا  
گیا۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرا مت کے لذت سب انگلیں اور  
پچھلیوں کو ایک ہی جگہ جمع فرمائے گا تاکہ وہ پکاسنے والے  
کی آواز سن سکیں اور سب کو دیکھ سکیں اللہ عزوجل ان کے  
نزدیک کر دیا جائے گا۔ پھر حدیث شفاء میں کہتے ہوئے لڑکا کہ  
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آکر کہیں گے کہ آپ زمین میں اللہ کے  
نہاؤ اس کے خیل میں، آپ اپنے رب کے حضور جہل کی شفاست  
فرمائیے۔ وہ اپنی بیگم غلامہ واثقہ اتوں کا ذکر کھنکھائی گئے، مجھے  
خود ہی پڑا ہوئی ہے، لکھا ہی پڑا ہوئی ہے، تم حضرت موسیٰ علیہ  
السلام کے پاس۔ تو حضرت اس سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک  
صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام  
کا والدہ محترمہ پر دم فرمائے اگر انہوں نے جلدی نہ فرمائی ہوتی  
تو زخم ایک ہون چشتہ ہوتا۔ انھارا کہ بیان ہے کہ وہ  
ابن شریک سے ایسا ہی کہ۔ لیکن کثیر کا بیان ہے کہ میں اور عثمان  
بن ابوسلیمان دونوں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے  
فرمایا کہ میں نے تو حضرت ابی عباس سے ایسا نہیں سنا، اب یہ  
سنا ہے کہ حضرت ابراہیم اپنے ساتھ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی  
والدہ عظیمہ کو لے کر آئے۔ وہ انہیں دودھ پلائی تھیں اور  
ان کے ساتھ ایک خشکیہ تھا، لیکن انہوں نے اسے مرنے والی  
ٹھہری کر کے حضرت ابراہیم اپنے بیٹے حضرت اسماعیل کے ساتھ  
اکثر مرنے کی جگہ پر، تشریف لے گئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیث میں  
سب سے پہلے بن سے کہ نہ دانا سیکھا کہ حضرت اسماعیل کی والدہ

كَيْفَ يَرَى السُّعْيِبُ نِيَابِي وَدَانَةَ يُؤَيِّنُ أَحَدَهُمَا عَلَى الْوَاوِي  
عَنْ جَبْرِ يُرَى قَالِ ابْنُ مَنَابِي أَوْ هَا أَتَى الْوَاوِي  
السُّعْيِبُ مِنْ قَوْلِ أُمِّ سَامِئِيلَ أَخَذَتْ مِنْطَقًا تَحْفَظُ  
أَكْرَهًا عَلَى سَادَةِ خَرَجَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمَ دِيَارِهَا سَمِئِيلَ  
وَرَفِي مُرْصِدَهُ حَتَّى وَضَعَهَا عِنْدَ الْبَيْتِ يَنْزِلُ وَوَحْيٌ كَوَقْفٍ  
زَهْرَ أَبِي أَحَى السُّعْيِبِ وَيَسْ سَكَّةَ يُؤَيِّنُ أَحَدَهُمَا وَلَيْسَ  
بِهَا هَا وَوَضَعَهَا هَا لَيْكَ وَوَضَعُ وَنَدَّ هَا جَدَّ أَبَا  
يُطِيرُ تَرَقُّبًا وَفِيهِ مَاءٌ تَعْرِفُ لِي إِبْرَاهِيمَ مِنْطَقًا  
فَتَبِعَتْ أُمُّ سَمِئِيلَ فَقَالَتْ يَا إِبْرَاهِيمَ هَيْبُ أَيْنَ تَذْهَبُ  
وَتَذْهَبُ لِهَذَا الْوَاوِي الْوَاوِي لَيْسَ جَبْرِ أَسْلُ وَلَا  
شَوْءٌ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ وَمَرَّارًا وَجَعَلَ لَا يَلْمِ عِيَتْ  
إِلَيْهِ فَقَامَتْ لَهُ أُنْثَى الْوَاوِي أَمْرًا لِهَذَا فَتَالِ  
نَعْمَ قَالَتْ إِذَنْ لَا يَصِيحُ نَعْمَ نَعْمَ رَجَعَتْ فَالْخَلْقُ  
إِبْرَاهِيمَ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ التَّيْبَةِ حَيْثُ لَا  
يَرُونَ اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ مَتَرًا عَا  
يَهُودَ زَايَرُ الْكَلَامَاتِ وَتَفَعَّ يَدَيْهِ مَعَالِ رَبِّ  
رَأَى أَسْلَمْتُ مِنْ ذِي يَتِي يَوَاجِدُ عَيْبُ فَوْى مَدِيرٍ  
حَتَّى بَعَثَ يَشْكُرُونَ وَجَعَلَتْ أُمُّ سَمِئِيلَ  
تُزْهِعُ اسْمًا عَيْلَ وَتَشْجِبُ مِنْ ذَلِكَ السَّاءِ  
حَتَّى إِذَا نَفِثَ مَا فِي الْبَيْتِ يَرُوحُشَتْ وَغِيْشَ  
أَبْنَاهُ وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَادَى أَوْ قَالَ يَتَلَمَّظُ  
فَالْطَّلَقَتْ كَرَاهِيَّةً أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ فَوَجَدَتْ  
الضَّغْنَةَ أَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْأَرْضِ فَبَدَتْ فَتَعَامَتْ  
عَبِيرٌ نَعْمَ اسْتَقْبَلَتْ الْوَاوِي تَنْظُرُهُ لِي تَرَى  
أَحَدًا فَمَرَّ تَرَاخَدًا فَهَبَطَتْ مِنَ الضَّغْنَةِ حَتَّى  
إِذَا بَلَغَتْ الْوَاوِي دَفَعَتْ ظَرْفَ فَذِيلِهَا شَمْرَ  
بَعَثَتْ سَمْعِي الْوَاوِي نَسَايَ الْمُعْشَرُ حَتَّى جَاوَزَتْ  
الْوَاوِي فَتَرَاثَمَتِ السَّمَاءُ وَفَكَامَتْ عَيْنَاهَا  
نَظَرَتْ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَتَعْرِفُ أَحَدًا أَفَعَلَتْ

ماجدہ تھیں انہوں نے حضرت سادہ سے اپنے نشانات چھپانے کا فریضہ  
سے کمر بند ڈالا تھا پھر حضرت ابراہیم انہیں اور ان کے صاحبزادے حضرت  
اسمعیل کو سنے آئے اور وہ انہیں دودھ پلا رہے تھے۔ ان دونوں کو  
بیت المقدس کے قریب، مسجد کے اوپر والی جانب ابراہیم کی جگہ چھوڑ گئے۔  
اس وقت کہ کمرہ میں ایک بھی آدمی باوجود تھا اور ان کے نزدیک  
پانی نہ تھا۔ ان دونوں کو ایسی جگہ چھوڑا گیا۔ ان کے پاس ایک  
تھیلے میں کھجوریں اور ایک خشکیزے میں پانی تھا۔ پھر حضرت ابراہیم انہیں  
لوٹنے گئے تو حضرت اسمعیل کی والدہ ماجدہ نے ان کا پیچھا کیا اور  
کہنے لگیں، اسے ابراہیم! آپ ایسے واوی میں بھی چھوڑ کر جس  
کے گندہ کوئی انسان یا پھر نہیں، کہاں جا رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ قریب یہ  
الہام اور ہے۔ لیکن انہوں نے اس کی جانب مڑ کر نہیں دیکھا بلکہ صرف  
میں گرا رہا ہے۔ اس نے کہا اے یہ حکم دیا ہے۔ کہنے لگیں، یہ بات ہے تو  
وہ جس طرح نہیں جوتے دے گا۔ حضرت ابراہیم لوٹ گئے اور چلتے ہوئے  
میان تک کہ قریب کے مقام پر پہنچے جہاں سے وہ انہیں دیکھ نہیں سکتے تھے تو  
بیت المقدس کی جانب مڑ کر کے، دونوں دھڑاٹھا ان غفلتوں میں دعا  
کہ: اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نامے میں بسائی ہے  
جس میں کچھ نہیں جوتی اس نے ابراہیم، ایت، اور ایسا تک کہ وہ شکرگزار  
کو نہیں۔ حضرت اسمعیل کی والدہ انہیں دودھ پلاتی تھیں اور اسی پانی سے  
پتی پتی رہیں یہاں تک کہ خشکیزے کا پانی ختم ہو گیا۔ جس کے باعث انہیں  
اور ان کے گندے جگہ کو پیاس مسوس ہوئی۔ انہوں نے دیکھا کہ پھر پیاس  
سے تڑپ رہا ہے یا مر رہا ہے یاں رگڑ رہا ہے۔ وہ اس شکل کا تاب  
خانہ جسے پانی کا تلاء میں رکھ کر دی ہوئی قریب ہی صفا ہوا  
تلاء میں پرچہ کر دیا کی جانب نظر دلائی کہ کوئی نظر آئے لیکن نظر  
کوئی نہ آیا۔ پس یہ صفا سے اترا آئیں اور واوی میں آکر، دامن سیٹ  
کریں و وریں جیسے کوئی سخت مصیبت زدہ آدمی دوڑتا ہے،  
میان تک کہ واوی کوٹے کر گیا اور مردہ پاؤں پر پہنچیں تو اس پر  
کھڑی ہو کر نظر دلائی کہ کوئی نظر آئے لیکن نظر نہ آیا۔ پس یہ  
عمل انہوں نے سات مرتبہ کیا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی بے ٹوکوں کو ان دونوں پہاڑوں

ذَلِكَ سَمِعَ مَوَاتٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَيْكَ سَعْيُ النَّاسِ  
بَيْنَهُمَا فَمَنْ أَشْرَفَتْ عَلَى التَّرَوُّجِ سَمِعَتْ مَوَاتٍ  
فَقَالَتْ صَدِّقُوا نَزِيدُ نَفْسَهَا ثُمَّ تَسَمَّتْ فَمِجَّتْ  
أَيْضًا فَقَالَتْ قَدْ أَسَمَّتْ إِنْ كَانَ يَعْنِي لَكِ غَوْلٌ  
هَذَا أَيْ بِالسَّلَاقِ عِنْدَ مَوْضِعِ رَمَزٍ فَبَحَثَتْ  
بِعَقَبِهِ أَذْكَالَ بَعْنَاهُ حَتَّى ظَهَرَ السَّمَاءُ  
فَجَعَلَتْ لَحْزَمُهُ وَتَقُولُ يَبِيدُهَا هَكَذَا وَ  
جَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فِي سَتَائِهَا وَهِيَ  
يَكُونُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُجُّهُ اللَّهُ أَمَّا سَمَاءُ بِمِثْلِ  
لَوْ تَرَكْتُ رَمَزًا أَذْكَالَ لَوْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ  
لَكَانَتْ رَمَزٌ عَيْنًا مَعَهَا قَالَ كَثِيرٌ وَ  
أَرْجَعَتْ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ لَا تَخَافُوا  
الضَّيْقَةَ فَإِنَّ هَهُنَا بَيْتُ اللَّهِ يَنْبِئُ هَذَا  
الْغَلَامُ وَالْبُرَّةُ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضَيِّقُ أَهْلَهُ وَ  
كَانَ الْبَيْتُ مَدْفَعًا مِنْ الْأَرْضِ كَالرَّايَةِ  
تَأْتِيهِ الشُّيُوكُ فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ  
كَكَانَتْ كَذَلِكَ حَتَّى مَرَّتْ بِهِنَّ دَفْعَةً قَبْلَ  
جُرْهُنَّ أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِنْ جُرْهُنَّ مُقْبِلِينَ  
مِنْ صِدْقٍ كَذَا قَدْ تَرَكُوا فِي أَسْفَلِ مَكَّةَ كَرَأُوا  
صَائِرًا حَتَّى نَفَسًا فَقَالُوا إِنَّ هَذَا الظَّالِمُ لَيَدُورُ  
عَنْ مَا يَرْتَدُّ نَاهِيًا هَذَا التَّوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ  
فَارْسَلُوا جِدِّيًّا أَوْ جَرِيَّتِيْنِ فَوَاضَحُوا بِالْمَدِينَةِ  
قَدْ جَعَلُوا حَاجِبًا وَهُمْ يَأْتِيهِمْ فَاقْبَلُوا فَتَالَ وَ  
أَمَّا سَمِيعٌ عَنْهُمَا فَتَالَ مَا تَرَكْنَا دَيْنًا لَنَا  
أَنْ تَمُوتَ بَعْدَكَ فَقَالَتْ نَعْرِفُكِ لَكِنْ لَا حَرْقَ  
نَكْفِي فِي الْمَاءِ قَالُوا نَعْرِفُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي ذَاكَ

کے درمیان دوڑتا پڑتا ہے جب یہ دائرہ حرکت میں آتا ہے  
چرخیں تو انہوں نے ایک آواز سنی اور ان کے دل میں خیال آیا کہ  
اس کو سننا چاہیے۔ چنانچہ انہوں نے کان لگا کر سنا پھر کئے  
گئے۔ تو نے آواز تو سنائی لیکن کاش اتنے سے پاس کوئی آواز نہ  
میں مدد کرنے والا ہے ہوتا۔ اسی دوران انہوں نے رزم کے مقام  
پر ایک فرشتے کو دیکھا تو اس نے اپنی ایڑی لہری یا فرمایا کہ یہاں  
میں ایک ملک کہاں رکھے گا۔ مدد عرض کی شکل درست میں سے، بنا کر  
اسے دے گئے۔ گئیں اور پانی میں سے جلوہ برکراپنے شکنے  
میں ڈالنے لگیں۔ اس کے بعد پانی میں سے اٹھنے لگا۔ ابن عباس  
قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل  
کے والدہ پر دم خرانے لگا انہوں نے رزم کو کھٹکھٹایا پھر پانی فرمایا  
کہ چلو نہ بھرے۔ چوتھے تو رزم ایک جہی بہنے والا چشم ہوتا۔ لہذا کا  
بیان ہے کہ پھر انہوں نے پانی پیا، بچے کو دو دو پلا یا تو فرشتے نے  
کی۔ اپنی دکت کا میال بھول میں نہ آنے دینا کیونکہ یہاں بیت اللہ ہے  
ہے جس کو یہ فضائل دوران کے عالم مزم تعبیر کریں گے۔ مدد ملک اللہ  
قال اپنے بندوں کو پاک نہیں کیا کرتا۔ بیت اللہ زمین سے  
کہ بلند تھا جیسے ٹیلہ سیوا آتے تو کتر اگر اس کے مابین باہیں سے نکل  
جاتے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ ایسی آسمانی حالت میں وہاں آباد تھے کہ  
تعبیر جبرم کے کہ ملک ان کے پاس سے گزرتے باقی جبرم کے کچھ  
اطراف دکھا کے راستے سے آتے چوتھے تو کتر کے بچے کی جانب اگر  
اتے۔ انہوں نے پرندوں کو پکڑ گاتے ہوئے دیکھا تو اس کے گئے کہ یہ  
پرندے خود پانی پر چڑھ چلا ہے ہوں گے مگر اس راوی سے ہم  
بارہ گز سے لیکن کسی یہاں پانی کا نشان نہیں پایا تھا۔ انہوں نے ایک  
یاں آدھوں کو پانی کا حال معلوم کرنے کے لیے بھیجا یا انہوں نے پانی  
دیکھ کر اپنے ساتھیوں کو جاتا یا۔ وہ جملہ افراد وہاں آئے اور پانی کے  
ڈس بیٹھی ہوئی حضرت اسماعیلؑ کی والدہ سے کہتے گئے۔ کیا آپ ہمیں  
میں اپنے پاس آکر چھوٹنے کی اجازت دیتی ہیں! انہوں نے جواب  
دیا۔ ہاں اجازت ہے لیکن پانی پر سدا کوئی حق نہیں ہو گا۔ کہنے لگے  
بہت اچھا۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



أَمَّا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ نَحْبُ الْإِسْلَامِ كَرُّوا وَأَسْلَمُوا  
إِنِ أَهْلِيهِمْ فَتَزَلُّوا مَعَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ يَهْمَا  
أَهْلُ أَيْتَابٍ مَعَهُمْ وَهَبَ الْعِلْمُ مَرَدَّ تَعْلَمُ  
الْعَرَبِيَّةُ مَعَهُمْ وَالْفُصُوحُ وَأَعْبَهُمْ حِينَ  
شَبَّ فَلَمَّا أَوْرَكَ دَوَّجُوا مَرَّةً لَا يَمْنَعُهُمْ مَالَتْ  
أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَبَعَثَتْ إِسْمَاعِيلَ بِخَدْمٍ مَعَهُ وَبَرَّ  
إِسْمَاعِيلَ يُطَالِمُ تَوَلَّى مَعَهُ فَبَعَثَ إِسْمَاعِيلَ  
فَسَأَلَ مَرَاكَةً عَنْهُ فَقَالَتْ فَتَحَرَّ يَتَنَبَّهَ لَنَا  
مَعَهُ مَا لَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ  
نَحْنُ بِشَرِّ مَعْدُ فِي ضَيْقٍ وَشِدَّةٍ فَسَكَتَ إِلَيْهِ  
قَالَ فَيَا جَاءَ دَوَّجُكَ فَافْرِي عَلَيْهِ السَّلَامُ  
وَكُلُّي لَكَ يُغَيِّرُ عَيْشَ بَابٍ فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ  
كَانَتْ أُنْسَ شَيْئًا فَقَالَ هَلْ جَاءَ كَعْرِضٍ أَحَدٍ  
قَالَتْ لَمْ يَجْأَ مَا شَيْئًا كَذَّ وَكُنَّا أَسْأَلْنَا  
عَنْكَ كَعَجْرَتِهِ وَسَأَلْنِي كَيْفَ عَيْشِكَ وَحَالِهِ  
فَنَا فِي جَهْدٍ وَشِدَّةٍ قَالَ تَهَلُّ أَوْ مَا يَكُونُ فَقَالَتْ  
نَعَمْ أَمْسِي أَنْ أَفْرُغَ عَلَيْكَ سَلَامٌ وَيَقُولُ عَيْشُ  
عَشَّةً بَابُكَ قَالَ ذَاكَ إِنِّي وَهْنٌ أَمْرِي أَنْ أَتَا بِكَ  
الْحَقُّ يَا هَيْكَلُ فَصَلِّهَا وَتَزَوَّجْ مَعَهُ أُخْرَى نَبِيَّ  
عَلَيْهِ سَلَامٌ هَيْئَتُهُ مَا شَدَّ مَتْنُهُ تَعْلَمُ أَتَاهُمْ بَعْدَ كَعْرِ  
يَجِدُهُ وَدَوَّجُكَ عَلَى مَرَاكِ فَتَبَاهُ عَنْهُ كَعْلَتْ  
خَرَجَ يَتَنَبَّهَ سَأَلَ كَيْفَ أَسْخَرُوا دَوَّجُكَ لَهَا عَنْ  
عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِشَرِّ مَعْدُ وَشِدَّةٍ  
وَأَشَدَّتْ عَلَى نَبِيِّهِ فَقَالَ مَا طَعَامُكُمْ فَتَلَبَّ  
الْحَمْرُ قَالَ فَمَا شَرُّ الْكُفْرِ قَالَتْ الْكُفْرُ قَالَتْ  
أَنْتُمْ بَابُكُمْ لَكُمْ فِي الدُّخْرِ وَالنَّهْءِ فَتَلَبَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ يَكُنْ زَمَنُ يَوْمٍ مِثْلِي  
حَبِّ وَتَوَكَّلْ لَكُمْ دَعَا لَكُمْ فِيمَا قَالَ فَهَبْ مَا  
لَا يَكُونُ أَعْيُنُهُمْ أَحَدٌ يَغْيِرُ مَكَّةَ إِلَّا لَوْ يَدْرَأُ

ہے فرمایا میں حضرت اسماعیل کی والدہ ماجدہ نے اس بات کو نصیحت  
سینا اور انہیں ذال طور پر نشانوں سے محبت بھی تھی۔ پس وہ  
لوگوں میں آزاد ہوئے اور انہوں نے پیغام بھیج کر اپنے اہل بیت  
کو بھی اسی جگہ لایا۔ جب ان کے چند گھر آباد ہو گئے اور حضرت  
اسماعیل روکین کی طرح رہنے لگے تو انہوں نے ان سے عربی زبان سکھی۔  
حضرت اسماعیل انہیں عادات و خصائل کے لحاظ سے بڑے نفیس  
اور خیران کن نظر آئے تو جوان ہونے پر انہوں نے اپنی ایک لڑکی  
کان سے نکاح کر لیا۔ اس کے بعد حضرت اسماعیل کی والدہ محترمہ  
کا انتقال ہو گیا۔ پس حضرت اسماعیل کے نکاح کر لینے کے بعد حضرت  
برہم نے جو کہ جسے اللہ کا حق معلوم کرنے کے لئے تشریف لائے، لیکن گھر پر حضرت اسماعیل  
کیا پس لایا گیا ہے پر پھر اس نے بتایا کہ وہ جلد ہی مدینہ کا شہر آئے گئے ہوں  
میں پھر خود اس سے گور وقات اور ساشہ حالت کے بارے میں دریافت فرمائی تو  
اس نے جواب دیا کہ ہم پر تب سے ملے ہیں، ہم پر ایک ملک میں پریشانی میں زندہ گذر کر  
ہے نہ اس نے ایک وجہ سے پھر ٹکناہنگی کے لئے فرمایا۔ جب تمام اوقات  
تو ان سے پوچھا کہ اس دور کے حالات کیا ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہاں ایک دور ہے  
اس دور میں ہمیں کفر کا طریقہ آج کل ختم ہو گیا ہے۔ یہاں ایک دور ہے  
کیا ہے گھر کا نفیس آقا، اس نے جواب دیا کہ یہاں ایک دور ہے  
کے آئے تھے۔ انہوں نے آپ کے متعلق پوچھا تو میں نے بتایا پھر انہوں نے جہاں گھر  
اوقات کے بارے میں دریافت کی تو میں نے بتایا کہ بہت ہی دور پریشانی میں رہ کر  
رہا ہے۔ یہاں تفریق کیا وہ تہیں کہ رعیت کہ گئے تھے و جواب دیا کہ یہاں  
کا کاروبار کو کام کر رہا ہے یہاں ہڈی کر رہے ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ یہاں کیا  
دور ہے والد محترم تھے، یہاں نے مجھے حکم دیا کہ تمہیں اپنے سے جدا کر دوں گا  
تم اپنے گھر میں جاؤ۔ پھر آپ نے اسے طلاق دے دی اور یہاں دور کو لوہا ہے خدا کی  
کہ حضرت ابراہیم ان کے دور سے جب تک مشہور نہ تھا۔ جب اس کے بعد وہ  
تفریق کے تو اس نے میری اپنے لئے جگہ کر دیا۔ میں ان کے بعد میرے پاس جا کر پوچھا  
تو میں نے بتایا کہ وہاں سے یہ ملک تاش کر رہے تھے۔ یہاں تفریق فرمایا۔ تمہارا  
حال کیا ہے اور ان کا معیشت و دیگر حالات دریافت فرمائے۔ جواب دیا کہ ہم پر خدا  
آرام سے رحمت گرا رہی ہے اللہ اس پر مشفق ہے کہ ہم نے تابین کا مدد یافت فرمایا۔  
تمہارا حال کیا ہے جواب دیا کہ گھر میں رہتا ہوں اور یہاں سے کیا ہو جواب دیا

قَالَ يَا ذَا جَاءَ وَرَجَعْتُ يَا قَدْ رُبِّي عَلَيْكَ السَّلَامُ وَ  
 مَرِيضِي بِمَنْ مَرِيضِي بِأَيِّهِ فَتَقَا جَاءَ رَسُلًا عِيْلُ  
 قَالَ هَذَا أَتَاكَ عَرِيقٌ أَحَدٌ قَالَتْ لَعَنَ أَكَاثُ الْخَنِيمِ  
 حَسَنُ الْعَيْتَةِ وَرَأَيْتُ عَلَيْكَ فَسَأَلَنِي عَنْكَ  
 فَخَبَرْتُهُ فَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشًا فَخَبَرْتُهُ أَنَا  
 بِخَيْرٍ قَالَ فَذَكَرَ صَادِقِي بِشْيٍ قَالَتْ لَعَنَ هُوَ يَقْرَأُ  
 عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا مَرْءُ أَنْ يَكُنْتَ مَكْنِيَةً بِأَيِّهِ  
 قَالَ ذَاكَ إِيَّاهُ قَالَتْ الْعَيْتَةُ أَهْدِي أَنْ أَسْأَلُكَ  
 لَعَنَ لَيْتَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ تَعَرَّجَ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ  
 قَدْ سَارِعِيلُ يُعْرِي تَبْلَا لَمْ تَعْتَ دَوْحَةً قَرِيْبًا مِنْ  
 زَمْزَمَ لَقَاتَا هَاقَمَ إِلَيْهِ فَصَنَعَهُ كَمَا بَيَضَهُ الْوَالِدُ  
 يَا لَوْلَا وَالْوَلَدُ يَا لَوْلَا لِيَدُ شَرَّ قَالَ يَا سَعِيلُ إِنَّ اللَّهَ  
 أَمَرَنِي بِأَمْرٍ قَالَ فَاصْنَعِ مَا أَمَرْتُ رَيْكَ قَالَ وَ  
 تَعِيْنِي قَالَ وَارْعَيْكَ قَالَ فَإِنْ شَاءَ اللَّهُ أَمَرَنِي أَنْ يَأْتِي  
 هُنَا بَيْعًا وَاشْتَا إِلَى الْكَلْبَةِ مَرْتِفَعَةٍ عَلَى مَا  
 حَوْلَهَا قَالَ فَوَجَدَ ذَلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ  
 فَجَعَلَ رَسُلًا عِيْلُ يَأْتِي بِالنَّجَارَةِ وَذَلِكَ لِيُؤْتِيَهُمْ يَنْفِي حَقِّ  
 إِذَا ارْتَفَعَ إِلَيْهَا جَاءَ بِهَذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ  
 فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَنْفِي فَدَا سَعِيلُ يَنْوِي لَهُ الْجِعَارَةَ  
 وَهُوَ يُوَلِّدُ رُبَّنَا تَقْبِلُ هُنَا إِنَّكَ أَنْتَ السَّيِّئُ  
 الْعَرِيْمُ قَالَ فَجَعَلَ بَيْنِيَا حَتَّى يَدُورَا حَوْلَ  
 الْبَيْتِ وَهُمَا يَتَوَلَّانِ رُبَّنَا تَقْبِلُ هُنَا إِنَّكَ أَنْتَ  
 السَّيِّئُ الْعَرِيْمُ

ہاں۔ کہنے لگے۔ اے امیر! انہیں گوشت اور دان میں برکت عطا فرما۔ یہاں تک کہ انہیں  
 میں خوراک ملے۔ انہیں جو چاہا، اگر چاہا تو حضرت بلالؓ کے پاس سے برکت  
 کا دعا کر دیتے۔ پھر انہوں نے ان کے لئے جو چاہا، برکت کے ساتھ لے کر لے گئے۔ انہیں  
 لیا جاتا۔ یہاں تک کہ یہاں سے صافقت نہیں کریں گے۔ حضرت بلالؓ سے فرمایا۔  
 جب تم اسے خوراک میں تو انہیں میرا دعا کہہ دینا اور انہیں میرا حکم پہنچانا کہ اپنے  
 گھر کی جو عورت برقرار رکھیں۔ جب حضرت اسماعیلؑ کے تو صیانت فرمائی گئی۔ ان کا  
 جو کچھ چاہا۔ ہاں ایک خوبصورت اور خوب صورت عورت تشریف لائے  
 تھے۔ چنانچہ ان کی قرینہ نہیں۔ انہوں نے آپ کے متعلق صیانت ڈرایا تو میں نے  
 بتا دیا۔ پھر انہوں نے ہمدردی اور اوقات کے بدلے میں سوال کیا تو میں نے عرض کیا کہ  
 وہ میرے ظلم و ستم میں اللہ کی عتاب میں پورے گویا انہوں نے مجھے حکم فرمایا کہ  
 کہ جس کی چاندی عیت میں برقرار رکھوں۔ پھر حضرت بلالؓ ایک مرد سے  
 دودھ دے جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ جب اس کے بعد تشریف لائے تو حضرت  
 اسماعیلؑ چار زمر کے پاس ایک مدفن کے نیچے بیٹے ہوئے تیرہ دست  
 فرما رہے تھے۔ جب انہوں نے اپنے والد محترم کو دیکھا تو استقبال کے  
 لیے نوازا اللہ عظمیٰ جو اپنے والد باپ سے بیٹے کے ساتھ شفقت کا جو بیٹے  
 نے باپ کے ساتھ کسب و کار کے تمام تقاضے پورے کیے جو بیٹے  
 اور ایسے بیٹے کا خان کے خاں ہیں۔ فرمایا۔ اے اسماعیل! مجھے اللہ  
 تعالیٰ نے ایک کام کا حکم فرمایا ہے۔ عرض کر دو جو ہے، حضرت اسماعیلؑ کا ہاتھ آپ کے  
 دست حکم فرمایا ہے اسے خود کچھ سطر یا نہ مجھے تمہارا والد مدد کار ہے۔ عرض  
 کیا، میں آپ کی مدد کے لیے تیار ہوں۔ فرمایا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ  
 اس گھر کو تعمیر کروں۔ پھر اس کا چھوٹا حصہ اپنے والد اس کی حدود کی جانب  
 اشارہ فرمایا۔ اس کا بیان ہے کہ میرے والد حضرت اسماعیلؑ کے بیٹے کہ بنیادیں لگانا  
 شروع کریں۔ جو میں نے حضرت اسماعیلؑ پر شکر لائے اللہ حضرت بلالؓ پر

نہایت یہاں تک کہ جب بنیادیں لگانے بند ہوئیں تو حضرت اسماعیلؑ ہی پھر کو اشارہ لائے اللہ ان کے ساتھ رکھ دیا تاکہ اس پر کھڑے ہو کر حضرت بلالؓ تعمیر کرتے رہیں۔  
 تعمیر فرماتے اور حضرت اسماعیلؑ بار بار پھر عتبہ سے اللہ عزوجل حضرت بلالؓ کو کہتے رہے۔ اے بلال! جب تم میرے قریب آؤ، جبکہ تم میرا چاہتا ہے۔ دوسرا اشارہ  
 آیت ۱۲۱ ان کا بیان ہے کہ دونوں حضرات تعمیر کرتے ہوئے یہاں تک کہ بیت المقدس کے گرد پہنچے۔ اے بلال! یہی کھنڈر ہے۔ اے بلال! یہی کھنڈر ہے۔  
 قبول فرمائیے شک تو ہی سنا کرتا ہے۔

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
 عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمِيٍّ وَقَالَ حَدَّثَنَا

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خداؐ  
 فرمایا جب حضرت بلالؓ ان کی اجازت کے لئے اس کے واسطے کہ شکر راجی ہوں تو

یہاں تک کہ انہیں جو چاہا، برکت کے ساتھ لے کر لے گئے۔ انہیں لیا جاتا۔ یہاں تک کہ یہاں سے صافقت نہیں کریں گے۔ حضرت بلالؓ سے فرمایا۔ جب تم اسے خوراک میں تو انہیں میرا دعا کہہ دینا اور انہیں میرا حکم پہنچانا کہ اپنے گھر کی جو عورت برقرار رکھیں۔ جب حضرت اسماعیلؑ کے تو صیانت فرمائی گئی۔ ان کا جو کچھ چاہا۔ ہاں ایک خوبصورت اور خوب صورت عورت تشریف لائے تھے۔ چنانچہ ان کی قرینہ نہیں۔ انہوں نے آپ کے متعلق صیانت ڈرایا تو میں نے بتا دیا۔ پھر انہوں نے ہمدردی اور اوقات کے بدلے میں سوال کیا تو میں نے عرض کیا کہ وہ میرے ظلم و ستم میں اللہ کی عتاب میں پورے گویا انہوں نے مجھے حکم فرمایا کہ کہ جس کی چاندی عیت میں برقرار رکھوں۔ پھر حضرت بلالؓ ایک مرد سے دودھ دے جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ جب اس کے بعد تشریف لائے تو حضرت اسماعیلؑ چار زمر کے پاس ایک مدفن کے نیچے بیٹے ہوئے تیرہ دست فرما رہے تھے۔ جب انہوں نے اپنے والد محترم کو دیکھا تو استقبال کے لیے نوازا اللہ عظمیٰ جو اپنے والد باپ سے بیٹے کے ساتھ شفقت کا جو بیٹے نے باپ کے ساتھ کسب و کار کے تمام تقاضے پورے کیے جو بیٹے اور ایسے بیٹے کا خان کے خاں ہیں۔ فرمایا۔ اے اسماعیل! مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک کام کا حکم فرمایا ہے۔ عرض کر دو جو ہے، حضرت اسماعیلؑ کا ہاتھ آپ کے دست حکم فرمایا ہے اسے خود کچھ سطر یا نہ مجھے تمہارا والد مدد کار ہے۔ عرض کیا، میں آپ کی مدد کے لیے تیار ہوں۔ فرمایا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس گھر کو تعمیر کروں۔ پھر اس کا چھوٹا حصہ اپنے والد اس کی حدود کی جانب اشارہ فرمایا۔ اس کا بیان ہے کہ میرے والد حضرت اسماعیلؑ کے بیٹے کہ بنیادیں لگانا شروع کریں۔ جو میں نے حضرت اسماعیلؑ پر شکر لائے اللہ حضرت بلالؓ پر

إِبْرَاهِيمَ بَنُ نَافِيعٍ عَنْ كَثِيرٍ نَبِ كَثِيرٍ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ وَبَيْنَ  
أَهْلِيهِ مَا كَانَ عَزِيزًا سَمَاعِيلَ وَكُزَيْبَ سَمَاعِيلَ  
وَمَعَهُمْ مَشْرُوفٌ فِيهَا مَا رَفَعَتْ أُمُّ إِبْرَاهِيمَ  
تَشْرِبُ مِنَ الشَّيْءِ فَيَذَرُ لَبَنَهَا عَلَى صِيبَتِهَا  
حَتَّى قَدِمَ مَلَكَةٌ فَوَضَعَهَا تَحْتَ ذَوْحِهِ ثُمَّ  
رَجِعَ إِبْرَاهِيمَ إِلَى أَهْلِهِ حَتَّى تَبَعَتْهُ  
أُمُّ إِبْرَاهِيمَ حَتَّى لَمَّا بَلَغُوا كَدُّ آتَاءِ  
قَادَ شُهُوَيْهِ وَذَرَاؤُهُمَا يَأْبُو إِبْرَاهِيمَ إِلَى مَنْ  
تَنَزَّلُوا قَالَ إِيَّاكُمْ خَالَتْ رَحِيمَتُ يَدَيْهِ  
قَالَ فَرَجَعَتْ فَجَعَلَتْ تَشْرِبُ مِنَ  
الشَّيْءِ وَكَوْنُ لَبَنُهَا عَلَى صِيبَتِهَا حَتَّى لَمَّا  
فَتَى السَّمَاءُ خَالَتْ نُوْذَ هَبَتْ فَتَطَرَّتْ بِعَيْنِ أَحْمَرَ  
أَحَدٍ قَالَ قَدْ هَبَتْ فَصَعِدَتْ الصَّعَاءُ فَتَطَرَّتْ  
وَتَطَرَّتْ هَلْ تُحِشُّ أَحَدًا فَتَمُرُّ تُحِشُّ أَحَدًا  
فَلَمَّا بَلَغَتْ الْوَادِئَ سَمِعَتْ وَآتَتْ لُحْمًا وَفَا  
فَعَلَتْ ذَلِكَ لَمَّا خَالَتْ نُوْذَ هَبَتْ فَتَطَرَّتْ  
فَتَطَرَّتْ مَا تَحْدَلُ تَعْنِي الصَّبْرَ قَدْ هَبَتْ فَتَطَرَّتْ  
فَإِذَا هُوَ عَلَى حَالِهِ كَأَنَّهُ يَنْفَعُ بِلُحْمَتِهِ وَنَحْمُ  
تُحِشُّ هَذَا نَحْمُهَا فَتَا تَتْ نُوْذَ هَبَتْ فَتَطَرَّتْ  
لَحِيْقِي أَحْمَرَ أَحَدًا قَدْ هَبَتْ فَصَعِدَتْ الصَّعَاءُ  
وَتَطَرَّتْ فَتَمُرُّ تُحِشُّ أَحَدًا حَتَّى أَتَتْ  
سَبْعًا ثُمَّ خَالَتْ نُوْذَ هَبَتْ فَتَطَرَّتْ مَا تَحْدَلُ  
فَإِذَا هِيَ بِصَوْمِ فَتَا تَتْ أَيْضًا لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ  
خَيْرٌ فَإِذَا جَبْرِيلُ فَقَالَ بِقِيَمِهِ هَذَا كَدُّ  
وَسَدْرٌ بِقِيَمِهِ عَلَى الْوَادِئِ قَالَ فَتَبَشَّرَ الْمَلَأُ  
قَدْ هَشَّتْ أُمُّ إِبْرَاهِيمَ فَجَعَلَتْ تَحْمِلُ قَالَ  
فَقَالَ أَبُو الْكَأْسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْذُ

یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کوئے کر نکل کھڑے ہوئے جن کے  
پاس پانی سے جبار ہوا ایک مشکیزہ تھا۔ حضرت اسماعیل کی والدہ مشکیزے سے  
پانی پیتی رہی تو ان کے بچے نے دودھ جاری ہوتا رہا جب کہ کھڑکی پر  
مید پڑے تو حضرت ابراہیم انہیں ایک درخت کے نیچے آمار کر اپنی بیوی و دختر  
سارہ کی جانب واپس لوٹ آئے۔ حضرت اسماعیل کی والدہ عمر مسلمان  
کا بیچا گیا اور مقام کد پر پہنچ کر انہیں پیچھے سے آواز دی اسے ابراہیم  
آپ ہیں کسی کدوس چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ فرمایا۔ اس قدر نالی کے پیر کہ  
کہ۔ انہوں نے جواب دیا۔ ہم اللہ پر راضی ہیں۔ راضی کا بیان ہے کہ پیر  
وہ وہی لوٹ آئیں، مشکیزے کا پانی پیتی رہیں اور ان کے بچے کیسے  
دودھ جاری ہو رہا۔ لیکن جب پانی ختم ہو گیا تو انہوں نے چارہ کر  
کیوں نہ میں کسی اور کی جگہ پر جا کر دیکھوں تاکہ کوئی آدمی نظر آئے سادہ کا  
بین ہے کہ وہ گئیں اور صفحہ پانی پر چڑھ گئیں۔ پھر انہوں نے ابراہیم  
اور سارہ کو دیکھا کہ کوئی شخص نظر آجائے لیکن کوئی ایک ہی تو نظر آیا  
وہ نالی میں آگئی اور دھڑکنے لگیں میدان تک کہ وہ پہاڑی پر چھا پھنسیں۔  
و آدمی نظر آنے پر انہوں نے چند روز اس طرح چلے گئے۔ پھر انہوں نے  
اپنے دل میں کہا۔ کیوں نہ میں جا کر دیکھوں کہ کبھی صحت کیسی ہے؟ اس پر  
گئیں اور دیکھیں تو پھر اسی حالت میں تھا کہ باگہ موت کے دروازے  
پر ہے۔ اس حالت میں ان کے دل کو بھلا قرار کیسے آتا۔ پھر انہوں نے  
دل میں کہا۔ کیوں نہ میں جا کر دیکھوں شاید کوئی آدمی نظر آجائے۔ وہ جا کر  
صفحہ پانی پر چڑھ گئیں۔ اور سارہ کو بظاہر نظر نہ آئی لیکن کوئی ایک ہی تو  
نظر آیا وہ بیان تک کہ وہ سے سات چلے گئے۔ پھر انہوں نے اپنے دل میں کہا  
میں جا کر دیکھوں کہ جان تو دیکھوں۔ اپنا کھانا نے ایک آواز سنی۔ کہنے لگیں  
اگر تیرے پاس بھیجی ہے تو چہری مدد کر۔ جبریل علیہ السلام ان کے سامنے  
آگئے۔ حضرت ابن عباس نے زمین پر پڑی اور کہہ دیا کہ حضرت جبریل نے  
اس طرح زمین پر پڑی ماری تو چتر چھوٹ نکلا اُمّ اسماعیل کو حدیث لاسق  
جا کر پانی نہ زمین میں بہہ جائے گا، لہذا پانی کو روک دینے لگیں۔ راضی کا  
بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اگر پانی کو فرو  
سنے اس کے حال پر چھوڑا جو تا تو زیدہ نکلا۔ راضی کا بیان ہے کہ  
و پانی پیتی رہی اندر کے لیے ان کا دودھ جاری ہوتا رہا۔ پھر

تَرَكْتُهُ كَانَ اسْمَاءُ ظَاهِرًا قَالَ فَجَعَلَتْ  
تَشْرِبُ مِنَ اسْمَاءُ وَبَدَتْ بَنُهَا عَلَى صَنِيعِهَا  
قَالَ فَتَمَرْنَا مِنْ جُرْهُمِ بَيْنِ الْوَادِعِ  
هَذَا أَهْلُ بَطْنِ كَثَمٍ أَكْرَمُوا ذَلِكَ وَكَانُوا  
مَا يَكُونُ الْخَلِيلُ إِلَّا عَلَى مَا رَفَعُوا أَرْسُلَهُمْ  
فَتَعْرِضُ أَهْلُ اسْمَاءَ فَاتَاهُمْ فَخَبَرَهُمْ  
كَانُوا إِلَيْهَا فَكَانُوا يَا أُمَّ سَمُيْلُ أَمَّا ذَيْنِ  
لَنَا أَنْ نَكُونَ مَعَكَ أَوْ نَكُونَ مَعَكَ فَهَلْ بَنُهَا  
فَنَكَمُ فِيهِمْ أَمْرًا قَالَ كَرَامَتُهُ بَدَا لِي بَرَاهِمُ  
فَقَالَ لَا هَلِمْ إِيَّيْ مُطْلِمٌ تَرَكْتِي قَالَ فَجَاءَ  
فَسَمِعَ فَقَالَ أَيْنَ سَمُيْلُ فَقَالَتْ أَمْرًا  
فَهَبْ يَصِيْبُكَ قَالَ قَوْلِي لَهُ إِذَا جَاءَ فَلْيَرْكَبْكَ  
وَأَبْكَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرْتُهُ قَالَ أَتَيْتُ ذَاكَ  
فَكَذَبْتِي إِلَى أَهْلِكَ قَالَ كَرَامَتُهُ بَدَا لِي بَرَاهِمُ  
فَقَالَ لَا هَلِمْ إِيَّيْ مُطْلِمٌ تَرَكْتِي قَالَ فَجَاءَ  
فَقَالَ أَيْنَ سَمُيْلُ فَقَالَتْ أَمْرًا فَهَبْ  
يَصِيْبُكَ فَقَالَتْ لَا تَنْزِيلُ فَتَطْعَمُ وَتَشْرِبُ  
فَقَالَ وَمَا طَعْمًا مَكْرُومًا شَرِبْتُ الْكَرَامَتِ  
طَعْمًا مَنَا الْخَمْرُ وَشَرِبْتُ الْكَرَامَتِ قَالَ اللَّهُمَّ  
يَا رَبُّ لَسْتُ بِمِنْ طَعْمًا مَكْرُومًا وَشَرِبْتُ الْكَرَامَتِ  
فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةً  
يَدْعُوهُ لِمَا رَأَيْتُكَ كَالْمَكْرَامَتِ بَدَا لِي بَرَاهِمُ  
فَقَالَ لَا هَلِمْ إِيَّيْ مُطْلِمٌ تَرَكْتِي فَجَاءَ قَوَائِمُ  
إِسْمَاعِيلُ مِنْ قَوْمِ آدَمَ مَزْمٌ يُصَلِّحُ نَمْلًا لَهُ  
فَقَالَ يَا سَمُيْلُ إِنَّ مَاتَكَ أَمْرًا لَنَا أَيْنِ  
لَهُ مَيْتًا قَالَ أَطْعَمُ مَاتَكَ قَالَ رَأَيْتَهُ قَدْ أَمْرًا  
أَنْ تُعِينَنِي عَلَيْهِ قَالَ إِذَا أَفْعَلَ أَوْ كَمَا  
قَالَ قَالَ فَمَا فَجَعَلَ لِمَا رَأَيْتُكَ مَيْتًا  
وَأَسْمَاعِيلُ يَتَوَلَّى الْحِجَابَةَ وَيَعْتَوِّلَانِ

قبیلہ جرم کے پھر لوگوں کا اس دوسری سے گزرجو اترا انھوں نے پر نہیں  
دیکھے تو حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ پر نہیں تو صورت پانی سکھ پاس  
ہوتے ہیں۔ ایک آدمی کو بھیجا تو اس نے پانی دیکھ کر انہیں جاتا ہوا  
ان کے پاس آئے اور ام اسمیل سے کہنے لگے کیا آپ میں اجازت  
دیتی ہے کہ تم آپ کے پاس رہیں یا آپ کے پاس سکونت اختیار کریں پھر  
جب ان کا بچہ بونٹ کا ٹکڑا بچھا تو ان میں سے ایک عورت کے ساتھ لگا  
کر آیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت ابراہیم کے دل میں کچھ خیال آیا  
تو اپنی بیوی سے کہنے لگے میں جنہیں چھوڑ کر آیا تھا ان کا حال معلوم  
کنا چاہتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ پیچھے سلام کیا اور پوچھا  
کہ اسمیل کہاں ہے ان کی بیوی نے جواب دیا کہ وہ شکر کھینے گئے  
ہیں۔ فرمایا انہیں میری جانب سے کہنا کہ اپنے مددگار سے چمکھٹ  
ہو رہی ہیں۔ جب وہ آئے تو بیوی نے انہیں یہ بات بتادی۔ فرمایا  
وہ چمکھٹ تم جو اہل انہیں اپنے گھر والوں کے پاس ہیں حاد۔ راوی کا  
بیان ہے کہ پھر جب حضرت ابراہیم کے دل میں خیال آیا تو پھر بیوی سے کہنے  
لگے کہ میں جنہیں چھوڑ کر آیا تھا ان کے حال سے خبردار ہونا چاہتا ہوں۔  
راوی فرماتے ہیں کہ یہ پہنچ گئے اور پوچھا کہ اسمیل کہاں ہے ان کی  
بیوی نے جواب دیا کہ وہ شکر کھینے گئے ہوئے ہیں۔ پھر عرض کیا  
کہ آپ آتے کیوں نہیں تکر کھینچاں سکو۔ دریافت فرمایا تم کی کھاتے  
اور کیا پیتے ہو جواب دیا ہم گوشت کھاتے اور پانی پیتے ہیں۔ وہ فرمایا  
اے اللہ! انہیں ان کے کھانے اور پینے میں برکت عطا فرما۔ راوی کا بیان  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہاں کی برکت حضرت  
ابراہیم کے واسطے سبب ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ پھر جب حضرت ابراہیم  
کے دل میں خیال آیا تو اپنی بیوی سے کہنے لگے میں جنہیں چھوڑ آیا تھا  
ان کے حالات پر مطلع ہونا چاہتا ہوں۔ وہ پیچھے تو حضرت اسمیل کے درج  
کے پیچھے اپنے تئیں کو درست کہتے ہوئے پایا۔ فرمایا اے اسمیل  
مجھے تم سے سب سے حکم فرمایا ہے کہ میں اس کے یہ حقیر کر دوں۔  
اس نے جواب دیا کہ میں نے حکم فرمایا ہے کہ میں اس کے یہ حقیر کر دوں۔  
سعدی نقل۔ عرض کیا میں اس کے یہ حکم فرمایا ہے کہ میں اس کے یہ حقیر کر دوں۔  
راوی اپنے کام پر گریب ہوئے۔ حضرت ابراہیم فرمایا کہ میں نے اسے حقیر کر دیا



رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
قَالَ حَقٌّ أَرَأَيْتَ لَيْسَ لَكَ وَصْفٌ لِلشَّيْءِ  
عَلَى نَقْلِ الْعِبَادَةِ فَقَامَ عَلَى تَحْوِيلِ الْمَقَامِ فَقَالَ  
يُنَادِلُهُ الْعِبَادَةُ وَيَقُولُونَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ  
أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ .

۵۹۱. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ  
الْقَيْسِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى مُجِيبٌ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ  
أَقُولُ قَالَ أَسْجُدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ مَتَى قَالَ  
السُّجُودُ الْأَوَّلُ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ  
سَةً ثُمَّ قَالَ إِذَا رَكَعْتَ الصَّلَاةَ بَعْدَ حَمِيلَةٍ  
فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيهِ .

۵۹۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ  
عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ وَمُزَى الْقَطِيبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَمَ  
لَهُ أَحَدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُعِيبُنَا وَنُحِبُّهُ أَفَلَا  
يُزِيلُهُمْ حَرَمٌ مُكَنَّى وَلَئِنْ أَحْرَمَ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهَا وَسَوَاءٌ  
عَبَدَ اللَّهُ مِنْ زَيْتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۹۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ  
أَبِي شَلَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَ أَنَّ قَوْمًا بَنَوْا الْكُفَّةَ  
اقتَصَرُوا عَنْ قَوْمٍ أَعَادُوا إِلَهُهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا  
تَرَهُ عَلَى قَوْمٍ أَعَادُوا إِلَهُهُمْ فَقُلْتُ لَوْ لَا جِدْتَنِي  
قَوْمًا يَأْكُلُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَيْسَ كَمَا تَقُولُ

اسمعیل انہیں پتہ نہ کر دیتے تھے اور وہ نہیں کہتے۔ اسے رب ہمارا ہے  
ہماری جانب سے قبول فرما۔ بیشک تو سنا ہی ہے ساری کابریاں ہے کہ  
جب دیواریں آتی اور نچی ہو گئیں کہ حضرت ابراہیمؑ پر چڑھا دیے کہ وادعت  
ہن پر چڑھیں دیکھ سکتے تھے تو اس پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیر کرنے لگے،  
جو کو سنا ہوا ابراہیمؑ کہتے ہیں وہ پتھر انہیں حضرت اسمعیلؑ کا کہتے ہیں  
اور وہ نہیں کہتے۔ اسے رب ہمارا ہے! اسے ہماری طرف سے قبول فرما  
بے شک تو غفے والا، سنا ہے وہاں ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا، یا رسول اللہ!  
زمین پر سب سے پہلے کون ہی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا، بیت الحرام۔  
انہوں نے مزید روایت کیا، پھر اللہ کے بعد؟ فرمایا، مسجد اقصیٰ۔  
پھر سوال کیا، ان کی تعمیر کے درمیان کتنا وقفہ؟ فرمایا، چالیس  
سال۔ لیکن تمہارے یہ جہاں وقت جو چاہے تمہاری  
جگہ نماز پڑھ دیا کرو، اس میں تمہارے میلے  
نقصیت ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احد پہاڑ نظر آیا تو آپ نے فرمایا:-  
یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔  
اسے اللہ بیشک حضرت ابراہیمؑ نے مکہ کو حرم بنایا اور میں ان  
دو تلوں پہاڑوں کی درمیان جگہ کو حرم بنانا ہوں۔ اس کو عبد اللہ بن  
زید نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے  
نہ جہاں رسول خداؐ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ حضرت عائشہؓ نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کو  
تعمیر کیا تو حضرت ابراہیمؑ کی بنیادوں سے کم کر دیا ہے۔ میں عرض کر  
چلا۔ یا رسول اللہ! آپ اسے ابراہیمؑ کی بنیادوں پر کیوں تعمیر نہیں  
کرا دیتے۔ فرمایا، ایسا کیا جاتا اگر تمہاری قوم کا زمانہ گزرنے لگا  
نہ ہوتا۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا، اگر یہ بات حضرت  
عائشہؓ نے واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو



عَلَيْهِ سَلَامٌ مِثْلَ هَذَا أَوْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَمَنْ جَاءَ أَرْضِي أَنْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَوَلَّى اسْتَلْزَمَ الزَّوْكَمَيْنِ الَّذِيْنَ يَدِيَانِ الْحَبْرَةِ الَّذِيْنَ  
الْبَيْتِ لَمْ يَخْتَمُمْ عَلَى قَوَائِدِهِمْ إِنْ رَأَيْتُمْ وَكَالِ الرَّاسِ  
عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي نَكْرٍ.

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَنَا مَالِكُ بْنُ  
أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ  
بَرٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ كَثِيْرٍ عَنْ سَيْمٍ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو حَنِيفَةَ  
أَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّارِيَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى  
لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُوا  
لَهُمْ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى  
آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِيْمَانَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا  
بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَبِيْدٌ.

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَبُخَارِيُّ وَبُيُوتِيُّ بْنُ سَيْمٍ  
عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو فَرْدٍ مَسْلُورٌ

بْنُ سَالِمٍ الْهَمْدَرَانِيُّ كَالْحَدَّثِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَيْمٍ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي كَيْسٍ قَالَ لَقِيْتُ كَعْبَ بْنَ  
جَعْفَرٍ فَقَالَ أَلَا أَهْدِيْكَ لَكَ هَدِيَّةٌ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلَى فَأَهْدِنِي فَقَالَ لَنَا  
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا يَا رَسُوْلَ اللهِ  
كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْبَيْتِ كَانَ اللهُ قَدْ عَلَّمَنَا  
كَيْفَ صَلَّيْنَا عَلَى قَوْلُوا لَهُمْ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ  
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ  
حَمِيْدٌ مَبِيْدٌ أَتَدْعُوْنَهُ بِأَرْكَانِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ  
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ  
إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَبِيْدٌ.

۵۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَبُخَارِيُّ وَبُيُوتِيُّ بْنُ سَيْمٍ  
عَنْ تَمَّارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ  
عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

میرا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
دو ہاتھوں کو جو چمڑے کے نزدیک ہیں اسی وجہ سے  
بوسہ نہیں دیا کہ بیت اللہ ابراہیمی نبیوں پر پڑا نہیں  
بنایا۔ اس سبب کا قول ہے کہ عبد اللہ بن محمد  
بن ابوبکر۔

ابو حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ لوگوں نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود  
کس طرح پڑھا کریں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،  
تو کہو، اسے اللہ درود بھیج حضرت محمد اور ان کی اولاد و  
اولاد پر جیسے تو نے درود بھیجی آلِ ابراہیم پر اور برکت  
ڈال حضرت محمد اور ان کی اولاد میں جیسے تو نے  
برکت ڈالی آلِ ابراہیم میں بے شک تو تعریف کیا گیا  
بزرگ و بلا ہے۔

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ سب سے کب بن عمر سے تو میں نے کہا کیا میں تمہیں دیکھ  
توہ درود جو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے  
کہنے کے بعد لکھ لیا تمہیں دیکھ لکھ لیا، ہم نے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا، یا رسول اللہ! آپ پر ابراہیم  
بیت سمیت ہم کیسے درود بھیجا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں  
آپ پر سلام فرض کرنے کا طریقہ تو بتا دیا ہے۔ فرمایا، تم یوں کہا  
کہ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ  
عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ  
مَبِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى  
آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ  
وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ  
مَبِيْدٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین پر یہ  
کلمات پڑھ کر پھونکا کرتے اور فرماتے کہ تمہارے جدِ امجد

وَسَمِعَ يَعْقُوبُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُولُ إِنَّ أَبَاكَمَا  
كَانَ يَعْقُوبُ بِهِمَا إِسْمَاعِيلَ وَاسْمُخُ أَعُوذُ بِكَمَا  
لِلَّهِ التَّامَّةُ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ  
عَيْنٍ لَامِيَةٍ .

میں حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق پر انہیں پڑھ کر دم  
کیا کرتے۔  
أَعُوذُ بِكَمَا لَكَ اللَّهُ الذَّامَةُ - مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ  
وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامِيَةٍ

ف ای شیطان کے شہرے آمد نظیر سے محفوظ رہنے کی خاطر ان کلمات کو پڑھ کر ہم کس خاص اقداریت و کتاب کا پانی کی کسی آیت  
یا حدیث میں جو دعائیں وارد ہوئی ہیں ان کو پڑھ کر دم کس یا تعویذ یا اگر شعا یا ہنا جا رہے کیونکہ کلمات میر میں شفا اور دین سحر کی  
ہے نیز ان کے ذریعے ہر برکت حاصل ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ قَوْلِهِ عَنْ وَجَلٍ وَفَنَّهُ عَن  
حَنِيفٍ ابْنِ رَاهِيْمٍ وَقَوْلُهُ وَلَكِنْ لِيُطْلِقَ قَلْبِي .  
۵۹۷ . حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو وَهْبٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَبِشْرِ بْنِ الشَّيْبِ عَنْ زَيْنِ مَرْثَدَةَ  
وَصَفَى اللَّهِ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَعَنَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَنَوَافِرُ أَهْلِهِ رَأَى قَالَ رَبِّي أَرِنِي  
كَيْفَ تُبَيِّنُ الْمَوْتُ قَالَ أَوَلَمْ تَرَوْهُ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ  
لِيُطْلِقَ قَلْبِي وَيُرْجِعَ اللَّهُ نَفْسًا لَقَدْ كَانَ يَا وَيْ  
لِي رُكْنٌ شَدِيدٌ وَلَوْ لَيْسَتْ فِي الرَّجُلِ طَلْقٌ مَا يَدَّ  
يُوسُفَ لَأَجَلَتْ النَّفْسُ .

ارشاد ربانی ہے کہ ادا نہیں ابراہیم کے ہاں کا حال  
ہتاؤ نیز فرمایا کہ تاکہ میرے دل کو اطمینان ہو۔  
حضرت عبید بن راضی ہاشمی نے منہ کے دعائیت سے کہہ کر  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم کی نسبت  
شک کرنے کے ہم زیادہ سخت ہیں جبکہ انہوں نے کہا کہ اسے رب میرے  
مجھے دکھاؤ تو کوئی مرتبہ جلائے گا۔ فرمایا کیا تجھے یقین نہیں۔  
عرض کی کہ یوں نہیں اگر میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرارا جائے۔  
دوسرے ہجرت آیت (۲۳۰) اللہ تعالیٰ حضرت کو پر دم فرماتے  
وہ کسی طاقت و درکن کی بناء لیا جاتے تھے۔ مگر میں میں مجھے  
دوں رہنا پڑتا تھا مگر حضرت یوسف سے تو میں جلائے والے کی  
انتہا قبول کرتا تھا۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَادْكُرْ فِي أَنْكِ  
إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ .  
۵۹۸ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ  
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ رَجُلٍ  
عَنْ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَقْرٍ مِنْ  
أَنْتُمْ يَنْتَضُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمْ مَرَّ ابْنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنْ أَبَاكُمْ كَانَ مَأْمِيًا قَامَةً بَنِي  
فُلَانٍ قَالَ قَامَ سَلَمَةُ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ يَا بَنِي نِيْمٍ قَالَ سَلَمَةُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْزُ تَرْوُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
فَرَّقِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ أَمْ مَرَّ أَنَا مَا كُنْزُ كُنْزُ  
بِأَمِيٍّ قَحْشَبَةَ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا بیان۔ ارشاد ربانی خدا کا کتاب  
میرا اسماعیل کو یاد رکھو جبکہ وہ وعدے کا پھانسا رسول پر (آیت ۵۹۸)  
حضرت سمر بن اکثر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو اسلم کے بعض نقور کے پاس سے گزرے  
جو تیرا غار کی کر رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اے حضرت اسماعیل کی اولاد تیرا نذر کر دو کیونکہ تمہارا باپ بھی تیرا نذر تھا  
اور میں بھی تم میں سے فلان گروہ کے ساتھ ہوں۔ تو ایک فرق  
نے اپنے ہاتھ دوک لیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
تم تیرا نذر کیوں نہیں کرتے، عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ابراہیم کے  
تیرا نذر کریں جبکہ آپ صاف فرق کے ساتھ ہیں فرمایا اچھا تیرا نذر کر دو  
حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام

السلام فبیرا بن عمر وأبو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

باب ۳۱۱ أم كنشتر شهدا إذا حضر يعقوب الموت إلى قوله ولحق له مسلمون .

۵۹۹ . حدثنا إسحق بن إبراهيم بن سفيان عن عبيد الله بن سفيان بن أبي سفيان عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

قال قال الله عز وجل قال قيل للنبي صلى الله عليه وسلم

أكرمهم أم أكرمهم قالوا يا رسول الله ليس عن هذا

فأما لك قال فأكرمهم قالوا يا رسول الله ليس عن هذا

فأما لك قال فأكرمهم قالوا يا رسول الله ليس عن هذا

فأما لك قال فأكرمهم قالوا يا رسول الله ليس عن هذا

فأما لك قال فأكرمهم قالوا يا رسول الله ليس عن هذا

فأما لك قال فأكرمهم قالوا يا رسول الله ليس عن هذا

فأما لك قال فأكرمهم قالوا يا رسول الله ليس عن هذا

فأما لك قال فأكرمهم قالوا يا رسول الله ليس عن هذا

فأما لك قال فأكرمهم قالوا يا رسول الله ليس عن هذا

فأما لك قال فأكرمهم قالوا يا رسول الله ليس عن هذا

اس بارے میں حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام۔ بلکہ تم میں کے خود موجود تھے جب یعقوب کو موت آئی۔ تاکہ وہ شہید ہو۔ اسودۃ البقرة آیت ۱۳۲۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے کون کون ہیں، ہذا ما ان میں سے زیادہ

بازت میں جو شقی زیادہ ہیں۔ عرض گزار ہوئے، یا نبی اللہ! میں اس بارے میں نہیں پوچھتا۔ فرمایا، تو پھر معزز حضرت یوسف میں ہیں کے

والد نبی، دادا نبی، پڑا دادا حضرت خلیل اللہ عظیم السلام ہیں۔ عرض پر ہمارے کہ ہم نے اس سلسلے میں بھی نہیں پوچھا۔ فرمایا، تو تم مجھ سے قبائل عرب کے بارے میں دریافت کر رہے ہو، عرض کیا،

ہاں۔ فرمایا، تم میں جو عبید زائد جاہلیت میں بہتر تھا وہی زمانہ اسلام میں بہتر ہے جبکہ لوگ دین کی کچھ بوجھ رخصت حاصل کریں۔

حضرت لوط علیہ السلام۔

قرآن کریم میں ہے۔ اور لوط کہ جب اس نے اپنی قوم سے کہ

کہ کیا بے سیاقی پر آئے ہو حال کہ تم دیکھ رہے ہو۔ کیا تم مردوں کے پاس بہ ستیا سے باتے ہو مردوں کو چھوڑ کر، بلکہ تم جاہل لوگ جو تو

اس کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا۔ گریہ کر رہے، اٹھ کے گھرانے کو اپنی بستی سے نکال دو، یہ لوگ تو ستمیاری ہی چاہتے ہیں۔ تو ہم نے اسے اللہ اس کے

مردوں کو بات دی، مگر اس صورت کو ہم نے ضرور دیکھا کہ وہ رو جانے والوں میں ہے اللہ ہم نے ان پر ایک بارش برساتی۔ تو کیا ہی

بڑی بارش ہوئی ڈھانے ہوئے لوگوں پر اسودۃ النحل آیت ۱۱۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر ایسے اشارے کیے کہ حضرت لوط کی مسخرت فرماتے، وہ ایک زبردست طاقت کی بناوٹ بن چاہتے تھے۔

فرشتوں کا حضرت لوط کے پاس آنا۔

تو جب لوط کے گھر پر آئے۔ کیا تم کو کچھ پتا نہ لوگ ہو سورہ الحجر



الْعَمَاءُ وَبُرُودِي عَنْ سُبْرَةَ بْنِ مَجْدٍ وَأَبِي الشَّوْثِ  
عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَرْيَالَةَ الْكَلْبِيِّ  
عَنِ ابْنِ أَبِي ذَرٍّ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ  
أَبِي جَعْفَرٍ بِمَا هُوَ -

۱۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ بْنُ الْمَدِينِ حَدَّثَنَا ابْنُ  
بْنُ عِيَّانٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ كَافِرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَا أَنَّ النَّاسَ مَرُّوا مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
فَاسْتَقْرَأُوا مِنْ يَدِهِ وَأَعْتَجَبُوا مِنْ قَامَرِهِمْ قِيلَ  
لَهُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُفَرِّقُوا مَا اسْتَقْرَأُوا  
مِنْ يَدِهِ وَأَنْ يُعْطُوا الْإِبِلَ تَحِيَّاتٍ وَأَمَرَهُمْ  
أَنْ يَسْتَمُوا مِنَ الْبَكْرِ الَّتِي كَانَتْ تُرْدِيهَا الدُّنْيَا  
تَحِيَّاتُهُ أَسَامَةً عَنْ مَالِكٍ -

۱۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْبُودٍ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا  
مَرَّ بِالْحَجْرِ قَالَ لَوْ دَخَلُوا مَسَاكِينَ الْبَيْنِ ظَلَمُوا  
إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ  
فَرَفَعْتُمْ يَدَهُمْ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ -

۱۰۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ  
سُوَيْدٍ يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَسْرٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوا  
مَسَاكِينَ الْبَيْنِ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ  
أَنْ يُصِيبَكُمْ نَيْلٌ مَا أَصَابَهُمْ -

باب أَمْرُكُمْ شَهَادَةً مَا دَا أَحْمَدُ  
بِعُقُوبِ النُّوْتِ -

۱۰۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ  
أَبِي جَعْفَرٍ بِمَا هُوَ -

نے انہیں کھانے پینے کا حکم دیا - حضرت ابوہریرہ  
سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے روایت کی کہ وہ آٹا جو اس پانی سے  
گوندھا ہے -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ  
لوگ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ شہ قوم کی جگہ  
میں مقام حجر میں اترے تو وہاں کے کنوئیں سے لوگوں نے پانی پیا  
یا اور اس سے آٹا بھی گوندھا - اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے حکم فرمایا کہ اس کے کنوئیں سے جو پانی میرے وہ بہاؤ  
اور جو اس سے آٹا گوندھا ہے وہ اونٹوں کو کھلا دو اور آپ  
نے حکم دیا کہ اس کنوئیں سے پانی بھروسے سے حضرت صالح کی  
لوٹنے پانی پیا کرتی تھی - اس سلسلے میں واقع سے ایسا ہوا  
روایت کیا ہے -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مقام حجر کے پاس سے گزرے  
تو آپ نے فرمایا غلاموں کے مکانات میں داخل نہ ہونا  
مگر راستے بھستے - ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب آجائے  
جو ان پر آیا تھا - پھر سولہ پر بیٹھے ہوئے آپ نے چہرہ انور کے  
اوپر چادر ڈال لی -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا - غلاموں کی ہوش  
گاہوں میں داخل نہ ہونا مگر راستے بھستے - کہیں ایسا نہ ہو  
کہ جو عذاب ان پر آیا تھا وہ تمہارے اوپر بھی آ  
جائے -

حضرت یعقوب علیہ السلام - بدتم میں کے خود کو جوتے  
جب یعقوب کو موت آئی (سورۃ البقرہ آیت ۱۳۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا - کریم بن کریم بن



قَالَ الْكُرَيْبِيُّ عَنْ الْكُرَيْبِيِّ ابْنِ الْكُرَيْبِيِّ ابْنِ الْكُرَيْبِيِّ  
يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ ابْنِ إِدْرِيسَ أَهْلِيهِمْ عَلَيْهِمُ  
السَّلَامُ -

مَا قُلْتُ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ  
وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِّأُولِي الْأَبْصَارِ -

۴۰۸. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدَسَةَ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي النَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ مَنْ أَلْفَمَ النَّاسَ قَالَتْ أَلْفَمَهُ اللَّهُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسْكَتٌ عَنْ هَذَا فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّاسِ يُوسُفَ  
يُنِي كَلِمَةً ابْنُ أَبِي النَّاسِ يَنْبَغِي اللَّهُ مِنْ حَبْلٍ مَثَلُهُ قَالُوا  
يَسْ عَنْ هَذَا فَسَأَلْتُ عَنْ مَعَادِينِ الْعَرَبِ فَسَمِعْتُ  
النَّاسَ مَعَادِينِ خِيَامُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَامُهُمْ  
فِي الْإِسْلَامِ إِذَا قَتَلُوا -

۴۰۹. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدَسَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي النَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ مَنْ أَلْفَمَ النَّاسَ قَالَتْ أَلْفَمَهُ اللَّهُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسْكَتٌ عَنْ هَذَا فَسَأَلْتُ عَنْ مَعَادِينِ الْعَرَبِ فَسَمِعْتُ

۴۱۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدَسَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي النَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ مَنْ أَلْفَمَ النَّاسَ قَالَتْ أَلْفَمَهُ اللَّهُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسْكَتٌ عَنْ هَذَا فَسَأَلْتُ عَنْ مَعَادِينِ الْعَرَبِ فَسَمِعْتُ  
النَّاسَ مَعَادِينِ خِيَامُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَامُهُمْ  
فِي الْإِسْلَامِ إِذَا قَتَلُوا -

۴۱۱. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدَسَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي النَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ مَنْ أَلْفَمَ النَّاسَ قَالَتْ أَلْفَمَهُ اللَّهُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسْكَتٌ عَنْ هَذَا فَسَأَلْتُ عَنْ مَعَادِينِ الْعَرَبِ فَسَمِعْتُ  
النَّاسَ مَعَادِينِ خِيَامُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَامُهُمْ  
فِي الْإِسْلَامِ إِذَا قَتَلُوا -

کریم حضرت یوسف ہیں، جن کے والد حضرت  
یعقوب، دادا حضرت اسحاق اور پڑاوا حضرت ابراہیم  
علیہم السلام ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بیشک  
یوسف اور اس کے بھائیوں میں جو چنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں (سورہ ۱۲)  
حضرت جبریل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پرمائی کہ لوگوں میں سب سے عزیز  
کون ہے؟ فرمایا جو اللہ سے زیادہ قربت ہے، عرض گزار ہوئے، ہم  
اس کے متعلق آپ سے روایت نہیں کر رہے۔ فرمایا تو لوگوں میں  
سب سے عزیز حضرت یوسف ہیں جو خود نبی ہیں، نبی کے بیٹے  
ہیں، نبی کے بچے ہیں اور عیسیٰ اللہ کے پڑ بھتے ہیں، عرض کیا ہم  
اس سے میں بھی نہیں پوچھ رہے۔ فرمایا تو پھر تم مجھے قبائلی عرب کے  
متعلق پوچھ رہے ہو۔ لوگ کانوں کی مدد نیاں کی گئی ہیں جو زبان جاننا  
میں بہتر ہے نہ نانا اس میں بھی بہتر ہیں جبکہ دین کی سچو بوجھ اتفاق حاصل کریں۔  
عبدہ، حبیبہ، اسید، حضرت ابوہریرہ نے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزشتہ حدیث کے مطابق روایت  
کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ابوہریرہ سے کہو لوگوں کو  
نہ پڑ جائیں۔ یہ عرض گزار ہوئے، بیشک وہ نرم دل آدمی ہیں پہلا  
آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں اور وقت ملے گی جو جانے، آپ نے پھر  
یہ فرمایا اور انہوں نے پھر جواب دیا، فقیر رازی کا بیان ہے  
کہ میری یا چوتھی مرتبہ آپ نے فرمایا کہ تم حضرت یوسف کی مصائب  
حدود کی طرح جو، ابوہریرہ سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار پڑے تو فرمایا، ابوہریرہ سے کہو  
کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض گزار ہوئے کہ حضرت  
جو کراہیے آدمی ہیں۔ آپ نے پھر وہی فرمایا انہوں نے پھر بھی گواہی دی۔  
فرمایا، ان سے کہو اور تم تو حضرت یوسف کی ساتھی عورتوں جیسی ہو۔

مَرْوَةَ فَإِنَّكَ جَوَابُ يَوْسُفَ فَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ  
عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَسْبُكَ  
عَنْ مَا أَتَيْدَكَ رَجُلٌ رَقِيقٌ.

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَانٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا  
أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ أَنْتُمْ أَزْجَعُ عِيشٍ  
فِي أُمَّيٍّ بَوِيعَةِ اللَّهِ أَنْ يَحِبَّ سَكَمَةٌ بَيْنَ هَشَامٍ وَاللَّحْمِ الْأَنْجَمِ  
بَيْنَ الْوَلِيدِ وَاللَّحْمِ الْأَنْجَمِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ  
الْمُكْرَمِينَ أَنْتُمْ أَشَدُّ وَطَأَتَكَ عَلَى مَضْرَ الْأَنْجَمِ  
بِحَبْلٍ لِسِينٍ يَوْسُفَ.

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ  
أَبِي جَوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا جَوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ مَالِكِ بْنِ  
عَيْنِ الزُّهَرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ السَّيِّبِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ أَخْبَرَا  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَحُمُ اللَّهُ لَوْ طَالَ لَعَدَاكَ يَأْوِي  
إِلَى رُكْنٍ مَشْدُودٍ وَكَوَلَيْتُ لِي الْيَمِينَ مَا كَيْتُ  
يَوْسُفَ لَكُمْ أَتَا فِي الدَّائِمِ لَا جَبَنَةُ.

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ قُسَيْبٍ  
حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ  
أُمَّدُ وَامَانَ وَهِيَ أُمُّ عَالِشَةَ لَمَّا قِيلَ لَهَا قِيلَ قَاتِ  
بَيْنَمَا أَنَا مَعَ عَالِشَةَ جَالِسَاتٍ لَهَا وَنَجَتْ عَلَيْنَا  
يَأْمُرُ أَقْرَبُ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ تَقُولُ كَلَّ اللَّهُ بَقْلَانِ وَ  
قَالَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَعْزَى لَكَ إِنَّهُ لَمْ يَزَلْ لَمْ يَزَلْ الْحَيْدِ  
فَقَالَتْ عَالِشَةُ أَيْ حَدِيثٌ فَخَبَرْتُهَا فَكَانَتْ  
مَسِيحَةً أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَتْ نَعَمْ فَخَرْتُ مَسِيحَةً عِيدَهَا فَكَانَتْ أَيْ قَاتِ إِلَّا  
وَعَلَيْهَا حُشَى بِأَوْصَفَ فَجَاءَ النَّوْجُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي هَذَا فَقُلْتُ حُشَى أَخَذَ ثَعْلًا  
مِنْ أَجْلِ حَدِيثٍ تُحَدِّثُ بِهِ فَقَعَدْتُ فَهَكَذَا

پس حضرت ابو بکر برابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت  
میں کہ میں نمازیں پڑھتا رہے۔ سنین بن مائدہ کی ہدایت میں  
توفیق کا منتظر آیا ہے یعنی نرم دل میں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! عیاش  
بن جہریرہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے  
فرما۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو رہائی مرحمت فرما۔ اے اللہ! بلکہ  
مسلمانوں کو ان کی کسب و کار سے بچھڑا۔ اے اللہ! بقیہ مضر  
پر اپنی گرفت سخت فرما۔ اے اللہ! ان پر ایسے ٹکڑے  
سال بھیج جیسے حضرت یوسفؑ کے زمانے میں بھیجے گئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ  
حضرت لوطؑ پر رحم فرمائے جیسا کہ وہ کسی مضبوط رکن کی پناہ  
لیا جا رہے تھے اور اگر میں قید خانے میں اتنے دن رہتا  
جتنے دن حضرت یوسفؑ رہے تو جانے والے کی حالت  
کو قبول کر لیتا۔

سہولت کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ فاطمہ بنت ابی

کی دیکھی۔ ... حضرت تم روانہ سے واقعہ ایک کے بارے میں  
دیانت کی قراصلوں نے بتایا کہ میں اور حضرت عائشہؓ کی صحبتیں کہ ایک  
انفرادی صورت ہے اس کے کہنے کی کہ ظن پر اللہ کی عفت ہو بلکہ  
جو بھی چلی۔ اتم مدائن نے کہا، تم یہاں کیوں آتی ہو اس پر اس صورت نے  
کہا کہ بات کو اس قدر سمجھایا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ کسی بات کو  
تو اس نے واضح بیان کر دیا۔ دیانت کیا کہ اس بیان کو حضرت ابو بکرؓ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ہے؟ جواب دیا ہاں۔ تو حضرت عائشہؓ  
بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ جب انہیں ہوش آیا تو سر کی کے ساتھ ہمارے چہرے  
ہوا تھا۔ بخاری صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے توجہ دیا کہ فرمایا کہ انہیں  
کی ہو گیا ہے؟ میں اتم مدائن نے جواب دیا کہ اس بات کے بارے میں  
بند ہو گیا ہے جو ان کے متعلق کی گئی ہے۔ ہر جب حضرت صدیقہ فاطمہ



كَانَ مَبْنًى آتَتْ مَكِّيَ الصُّنْدُ وَ آتَتْ  
آتَتْ حَمْرَ التَّارِاجِيِّينَ . أَوْ حَمْرَ إِصْرٍ  
يَرْكُضُونَ بَعْدُ وَنَ .

۱۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَازِيُّ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَصْبَغٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ يُغْتَسِلُ غُدْرَانًا خَرَّ  
عَلَيْهِ رَجُلٌ جَرَّادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَبَعَثَ يَحْيَى فِي  
تَوْبِهِ فَنَادَى رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ الْمُرَّاكِبُ أَغْنَيْتَكَ  
عَمَّا تَرْتَفِعُ قَالَ بَلَى يَا رَبِّ . وَبِئْسَ مَا يَغْنَى لِي عَنْ  
بُرْكَاتِكَ .

بَابُ ۱۱۴- وَأَذْكَرُ فِي الْكِتَابِ مُوسَى  
إِنَّهُ كَانَ مُخْلِصًا وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا . وَ  
نَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَوَقَرْنَاهُ  
يَحْيَى . كَلَّمَهُ . وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ شَأْنِ حَمِينَا  
أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا . وَقَالَ يُوسُفُ أَحِبُّ  
يُلَاقِي بَيْنَ وَالتَّجْمِيمِ كَيْفَ . وَقَالَ مُخْلِصُوا  
نَحْنُ . ائْتَرُوا نَبِيًّا . وَالتَّجْمِيمُ الْجَمِيَّةُ  
يَكُنَّا جَوْنَ .

بَابُ ۱۱۵- وَتَالَ رَجُلٌ مُؤْمِرٌ  
مَنْ أَلِ يَرْفَعُونَ إِلَيْ قَوْلِهِ مُشِيرٌ  
كَذَّابٌ .

۱۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ شَيْهَابٍ سَمِعْتُ عُرْوَةَ  
قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَرَجَمَ الشَّيْخُ  
مَكِّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خِدْيَةَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ  
فَأَنْطَلَقَتْ بِهِ إِلَى وَرَاقَةَ بْنِ كَوْفَلٍ وَكَانَ رَجُلًا  
تَنْصَرَفُ إِلَيْهِ الْوَحِيلُ بِالْعَرَبِيَّةِ قَالَ وَرَاقَةُ مَاذَا  
تَرَى فَلَخَبَرَهَا فَقَالَ وَرَاقَةُ هَذَا الْقَامُوسُ الَّذِي

اگر یاد رکھنا چاہیں اس سے پتہ چلے گا کہ نبی کریم ﷺ کی تعلیم یہ تھی ہے اور تو  
سب ہر ایک کو کہہ دوں گے بڑھ کر ہر ایک کو کہنے والا ہے اور وہ انبیاء  
آیت ۱۱۳: اَوَّلُكُمْ مَكِّيٌّ . يَرْكُضُونَ بَعْدُ وَنَ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک روز حضرت  
ہریرہؓ سے فرمایا کہ میں نے کان کے اوپر سونے کی ڈیاں گونے  
لگیں۔ یہ انہیں اٹھا کر کپڑے میں رکھنے لگے۔ ان کے رب نے  
پوچھا: اسے تو ب: کیا جو کچھ تم دیکھتے ہو ان سے میں نے تمہیں  
مستغنی نہیں کر دیا؟ عرض گزار ہوئے: اسے رب: کیوں نہیں  
سیکن میں تیری برکت سے تو بے نیاز نہیں  
ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام: اور کتاب میں موسیٰ کو یاد رکھو۔ ایک  
وہ چنا ہوا تھا اور رسول شافعیہ کی خبریں بتانے والا اور اسے ہم سے  
لو کہ راستی جانب سے نہ انفرادی اور اسے اپنا لے لے کر قریب کیا۔  
اور اس میں آیت ۱۱۴: ۱۱۳: یعنی کلام کو کہنے کے لیے اور فرمایا: اور پھر  
رحمت سے اسے اس کا بھائی ہارون مطلق کیا، اور عیب کی خبریں بتانے  
والا نبی (سورۃ مرم: آیت ۵۲)۔ اور اس کے لیے نبی کہتے ہیں میکاس  
کاشیا اور معجم کہتا ہے۔ ماہیہ غلقوز انیشا ہے کہ وہ مشورہ کو کہنے  
ایک طرف چلے گئے اور اس کی بھی انجیزاتی ہے یعنی وہ مشورہ کہتے ہیں  
فرعون کا چچا زاد بھائی حضرت شمعان۔

اور ہر ایک میں سے ایک ہر مسلمان کو اپنے ایمان کو چھپا لے  
۱۱۵: تَابَعَتْ كَذَّابَةٌ (سورة المؤمن: آیت ۲۸)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر حضرت خدیجہ کے پاس دھر لے گئے  
دل کے ساتھ گئے اور وہ انہیں ورقہ بن نوفل کے پاس سے  
گئیں جو نصرانی ہو گئے تھے اور انجیل کو عربی میں پڑھا کرتے  
تھے۔ ورقہ نے پوچھا: آپ نے کیا دیکھا ہے؟ آپ نے  
سب کچھ بتا دیا تو ورقہ نے کہا: یہی تو وہ ناموس ہے جو  
حضرت موسیٰ پر اللہ تعالیٰ نے اتارا۔ اگر مجھے آپ کا سامنے

أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَرَأَىٰ أَنزَلَكَ إِلَهُكَ إِلَهُكَ  
 نَصَرَ مُوسَىٰ وَرَأَىٰ أَنزَلَكَ إِلَهُكَ إِلَهُكَ  
 يُطْلَعُ بِمَا يُفْعَلُ مِنْ عِندِهِ  
 بِاللَّهِ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهَلْ أَمَكَ  
 حَدِيثُ مُوسَىٰ إِذْ رَأَىٰ نَارًا إِلَىٰ قَوْلِهِم بِاللَّهِ  
 الْمُفْعَلُ مِنْ طَرَفٍ أُنْشِئْتُ أَبْصَرْتُ - مَا رَأَىٰ  
 تَعَالَىٰ أَيْتَكُمْ بَلْبَسَ إِلَّا يَتَقَالِ ابْنُ عَبَّاسٍ  
 الْمَعْدُوسُ الْمَسَاءُ لَكُمُ طَرَفٌ - اسْمُ الْوَادِي يَجْرِيهَا  
 حَاتَمًا - وَالْمَسَاءُ - الْمَسَاءُ - بِسْمِ اللَّهِ يَا مُوسَىٰ  
 هُوَ شَيْءٌ - نَارُهَا لَا مِنْ دُونِ مُوسَىٰ وَدَعَا  
 كُنْ يُصَوِّفُ قَتْلَىٰ وَرَأَىٰ مَعِينًا أَوْ مُعِينًا يَبْكُشُ  
 وَيَبْكُشُ يَا مُوسَىٰ وَرَأَىٰ يَتَقَالِ وَرَأَىٰ  
 قَطْعَةً عَلَيْهِ طَرَفٌ مِنَ الْخَطْبِ لَيْسَ فِيهَا لَبْ  
 سَنَشْدُ سَنُعِينُكَ - كُنَّا عَزَزْتُ شَيْئًا فَقَدْ  
 جَعَلْتُ لَهُ عَصَدًا وَقَالَ غَيْرُهُ كُنَّا لَمْ  
 يَنْطَرِقُ يَحْرَبِي أَوْ يَنْتَرِبُ تَسْتَمِعُهُ أَوْ حَاتَمًا  
 قَتْلَىٰ عَصَدًا أَرْزَىٰ - كَهْلِي - فَيَسْجُتُكُمْ  
 فَيَكْهِنُكُمْ - السُّكْلَىٰ تَأْمِيْتُ الْأَمْسَلِ يَقُولُ  
 يَدْرُسُكُمْ - يُقَالُ خَذِ السُّكْلَىٰ عَيْنَ الْأَمْسَلِ نَحْوُ  
 اسْتَوْصَفَا يُقَالُ هَلْ أَتَيْتُ الصَّفَّ لِيَوْمَ يَفْعَلُ  
 السُّكْلَىٰ النَّوَىٰ يُصَلِّيُ فِيهِ - فَالْحَسَنُ - أَخْصَرُ  
 عَوَى - فَذَهَبَ الْوَادِي مِنْ جِنَّةٍ لِحَكْمَةٍ  
 الْغَاءِ فِي جُدُوجِ النَّحْلِ - عَنِ جُدُوجِ  
 خَطْبِكَ بِالْحَسَنِ - مَسَاسَ مَصْدَرُ مَا شَاءَ  
 مَسَاسًا لِنَسْفِئَهُ لَنْدِيَا يَتَنَّهُ - الضُّعْفُ  
 الْحَرْفُ قُصِيهِ اتَّبِعِي أَفْرَا - وَهَذَا يَكُونُ  
 أَنْ تَقْصُصَ الْكَلَامَ نَحْنُ لَنَقْصُصَ عَلَيْكَ  
 عَنْ جُنُبٍ عَنْ بَعْدٍ - وَعَنْ جُنَابَةٍ وَ  
 عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ عَنِ

تو پوری پوری مدد کروں گا۔ انشاؤس اس راہ دار کو سکتے  
 میں سے آری اپنے وہ مجید بھی تھا دیتا ہے جنہیں وہ دے  
 لوگوں پر نفع نہیں کیا کرتا۔  
 حضرت موسیٰ مقدس وادی میں۔  
 در شاہد باری تھامے ہے۔ اور کچھ کہیں موسیٰ کی خبر آئی جب اس  
 نے ایک آگ دیکھی۔۔۔ تا حوالی (سورہ طہ آیت ۹ تا ۱۰) اَلَا أَنْتَ  
 میں نے دیکھی ہے ایک آگ۔ شاید میں اس میں سے تمہارے لیے  
 کوئی چیز لے آؤں۔ آیت ۱۱) ابن عباس کا قول ہے کہ اللہ نے  
 مبارک ہمارے۔ طوی داری کا نام ہے نیز تھا اس کی حالت۔  
 انھی پر ہر گامی۔ پہلے اپنا مرضی سے۔ صوفی بد بخت۔ ناریا  
 حضرت موسیٰ کی پیر کے سوا۔ رزوا تصدیق کرنے والا جو ناریا  
 و مددگار بنے بیٹش۔ بیٹش پکوانا۔ یا ترقی دین مشورہ کرتے ہیں۔  
 اَلْبَدْوَةُ مَوْتِی کراس کا جلا ہوا گڑا جس سے پیٹ نہ نکل رہی ہو۔  
 سَنَشْدُ مستقرب ہم تیری مدد کریں گے جب تم کسی کے مددگار بن جاؤ  
 تو گویا اس کے بازو ہو گئے۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ جب  
 کوئی ایک حرف زبانی کے واسطے زبان میں نکلتا ہوا ادا تھا ہو  
 تو یہ معذہ ہے۔ اندر ہی میری میٹھ۔ فیستحکم تاکہ تمہیں ہلک کرے۔  
 انشلی اسل کا موزن ہے، دین کے لیے کہتے ہیں۔ تیرے لسانی  
 اور تیرے لسانی ہی کہا جاتا ہے لَعْنَةُ اسْتَوْصَفَا عَادَ صَبَّ  
 جیسے هَلْ أَتَيْتُ الصَّفَّ الْيَوْمَ یعنی جہاں نماز پڑھ جاتی  
 ہے کیا تم اس جگہ آئے؛ تاکہ جس دن میں خوف محسوس کیا کرو  
 جاریہ کے باعث فادو گر خفہ بن گیا۔ بنی جُدُوجِ  
 لَتَنْخِلَ کو علی کے معنی میں سمجھیں۔ غَطْبَتُ تمہارا حال۔  
 مَسَاسَ کا مصدر مَسَاسَ ہے۔ تَقْصِيهِ ہم اسے ضرور  
 پھیلا دیں گے۔ انشلی گویا و صوب۔ تَقْصِيهِ اس کے  
 پیچھے جلی جا اور کہیں بائیں کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے  
 جیسے تَقْصِيهِ عَلَيْنَ عَنْ جُنُبٍ دوسرے چٹا بے حد  
 بیعتناہ کا ایک ہی مطلب ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ علی قَتْلَىٰ  
 سے دوسرے کی جگہ مرار ہے۔ لَا تَنْبِيَا سَسْتِ نہ ہونا۔



قَدْ يَمْوَعِدُ لَا تَنْبِيَا لَتَضَعَا يَسًا. يَا بَنِي  
إِسْرَءِيلَ يَسْبِقُ الْقَوْمَ - الْمَعْشَرُ الَّذِي  
اسْتَعَارُوا مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ قَدْ فَتَحَا  
الْقَيْتُهَا السَّيِّئُ صَنَعٌ فَتَنِيَتْ مُوسَىٰ هُمْ  
يَقُولُونَ أَخْطَا الزَّمَنُ أَن لَّا يَرْجِعَ  
إِلَيْهِمْ قَوْلُكَ فِي الْعَجَلِ .

۶۱۸۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَنَافُ  
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ  
صُعْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْكَةِ الْأُسُورِيِّ بِهَ حَقٌّ أَنِّي  
السَّمَاءُ النَّحْلُ وَسَيِّدَةُ مَنَازِلِهَا مَوْنٌ قَالَ هَذَا  
هَذَا لَنْ تَسْلِمَ عَلَيْكَ فَسَلِمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ دُفْعًا  
قَالَ مَرْحَبًا يَا لَاحِظَ الصَّالِحِ وَالْبَيْتِ الصَّالِحِ تَابَعَهُ  
ثَابِتٌ وَعَبَّادُ بْنُ أَبِي عَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَهَلْ آتَاكَ  
حَدِيثُ مُوسَىٰ وَكَانَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا .

۶۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُوسَىٰ أَخْبَرَنَا  
شَاوَرُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْنَةُ بْنُ الزُّهَيْرِ عَنْ  
سُوَيْدِ بْنِ غَسَّيْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ  
الْأُسُورِيِّ رَأَيْتُ مُوسَىٰ هَذَا رَجُلٌ حَرَمٌ رَجُلٌ  
كَأَنَّهُ مِنْ تِلْكَ مَشْنُونَةٌ وَرَأَيْتُ عِيسَى  
هَذَا هُوَ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ أَحْمَرُ حَكَاةً مَا خَرَجَ  
مِنْ دِيْمَاسٍ وَأَنَا أَكْثَرُ دُلُورِ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا  
أَبِيْنِيَّتُ يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ هَذَا الْبَيْتُ فِي الْأَخِيرِ  
حَمْدٌ فَقَالَ اشْرَبْ أَيُّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ  
الْبَيْتَ فَشَرِبْتُهُ فَوَيْلٌ أَخَذْتُ الْفِطْرَةَ أَمَا

يَسْبِقُ الْقَوْمَ - مَنِ ارْتَضَى الْقَوْمَ وَهُوَ زِيْرَاتِ جَرَانِمْ  
نَحْنُ نَحْنُ كَيْسُ الْقَوْمِ كَيْسُ الْقَوْمِ كَيْسُ الْقَوْمِ  
فَتَحَا قَوْمِي نَحْنُ اسْمُ الْقَوْمِ بَنِي بَنِي الْقَوْمِ  
مُوسَىٰ بَنِي الْقَوْمِ كَيْسُ الْقَوْمِ كَيْسُ الْقَوْمِ  
أَنَّ لَا يَرْجِعَ الْقَوْمُ يَرْجِعُ الْقَوْمُ كَيْسُ الْقَوْمِ  
كَيْسُ الْقَوْمِ .

حضرت مالک بن صفور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
ان سے شبِ اسرا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں پانچویں  
آسمان پر پہنچا تو وہاں حضرت ابروہ تھے۔ جبریل نے کہا  
حضرت ابروہ کو سلام کیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا۔  
انہوں نے جواب دینے کے بعد کہا: صالح بھائی اللہ  
صالح نبی مرعبا۔ ثابت و عباد بن ابی عیبہ، حضرت انس نے  
میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اس  
کی روایت کی ہے۔

حضرت موسیٰ کلیم اللہ - ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔  
اور تمہیں موسیٰ کی پھر خبر آئی سورۃ طہ آیت ۹۰ واللہ اعلم  
موسیٰ سے حقیقہ کلام فرمایا۔ سورۃ النازعات آیت ۱۱۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شبِ اسرا  
میں نے حضرت موسیٰ کو دیکھا کہ ایک شبِ پہلے اور میرے  
بھوں واسطے تھے گویا وہ تلبیہ مشنوں کے ایک فرد ہیں۔ اللہ  
میں نے حضرت عیسیٰ کو دیکھا کہ وہ میانہ قد اور سرخ رنگ کے  
ہیں، گویا ابی عام سے نکلے ہیں اور حضرت ابراہیم کی ساری  
اولاد میں ان کے مشابہ میں زیادہ ہوں۔ پھر میرے سامنے  
قد پائے لائے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں  
شراب۔ جبریل نے کہا: جو دل چاہے نوش فرلیئے۔ میں  
نے دودھ والا پیادہ اٹھا کر پی لیا۔ کئے گئے، آپ نے  
فطرت کو اختیار فرمایا ہے، اگر شراب پیئے تو آپ کی



مُلْتَصِقَتَيْنِ . اُشْرُكُوا . ثَوْبٌ مُشْرَبٌ  
مَصْبُوعٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : اِنْهَجَسَتْ الْفِرَّةُ  
وَاِذَا تَقَطَّعَ الْحَبْلُ رَفَعْتَكَ .

وَلَا تَرْضَى كَانَتْ اَرْتَقَا يَدَا اَسْمَانِ كَوْنِيكَ شَارِكِيَا هِيَ اِذَا  
لَنْ رَضَا مُتَصِقَتَيْنِ نَحْسُ فَرَا اُشْرُكُوا بِرَحْمَةِ يَحْيَى ثَوْبٌ  
مُشْرَبٌ كَتَبَ بَن . ابْنُ عَبَّاسٍ سَلَفَ فَرَا اِكْرَامُ بَحْتِ سَهْرُ ثَوْبٌ  
وَاِذَا تَقَطَّعَ الْحَبْلُ اَوْ حَبِ اَم نَعْدُ كَوْنِيَا .

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فسرد مایہ دنیا کی  
روز سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ سب سے پہلے  
میں ہوش میں آؤں گا۔ میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ رضی اللہ  
کا پیہ پر سے ہونے میں۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ مجھ سے پہلے  
ہوش میں آئے یا انہیں کو کون سے بے ہوشی کے ہونے میں  
پہلے ہوش میں آئے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی اسیر  
نے جو سنے تو گوشت کھیں خواب نہ ہوتا اور حضرت عمار  
جو میں تو کوئی حدت کبھی اپنے خاوند کی خیانت  
نہ کرتے۔

طوفان اور دیگر عذاب۔

طوفان اگرچہ پانی کے سیلاب کو کہتے ہیں لیکن لوگوں کے  
بکثرت مرنے کو بھی طوفان کہا جاتا ہے۔ چیرہ دی جو جھوٹی بات  
کی طرح ہوتی ہے۔ تحقیق سے مراد حق ہے۔ نیک  
شر مشابہہ جو نام ہوتا ہے نہ گویا اپنے ہاتھ پر کرتا ہے۔

حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہما  
السلام۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابن عمر  
موسیٰ کے ساتھی کے بارے میں اختلاف ہو گیا۔ ابن عباس کہتے تھے  
کہ وہ حضرت خضر ہیں۔ تو حضرت ابی بن کعب کا وہاں سے گزر ہوا۔  
ابن عباس سے انہیں بتایا اور کہا کہ ہم دونوں وہ شخص ہیں حضرت  
موسیٰ کے ساتھی کے بارے میں اتفاق ہے جن سے ملنے کو جانے  
کیلئے انہوں نے راستہ پر چھٹا کر دیا آپ نے اس بارے میں روایت

۶۲۲ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ  
يَضَعِفُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنُوا أَكَلُ مَنْ  
يَلْبِسُ قِيَادًا أَمَا يَمُرُّوْا إِحْدَى بَعْدَ شَمْسٍ مِنْ  
كُوَيْلِ الْعَرَبِ فَلَا أَدْرِي أَهَؤُلَاءِ قَبْلِي أَمْ  
جَوْنِي يَضَعِفُ الطُّورُ .

۶۲۳ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّبَخِيُّ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَكَّامٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَكُنِ الدَّخْرُ  
وَلَوْ لَا كَرَاهَا لَمْ يَكُنِ الدَّخْرُ وَرَجَّحَا الدَّخْرُ .

۶۲۹ . طَوْفَانٌ مِّنَ السَّيْلِ يُعْتَالُ  
بِالسَّحَابِ الْكَثِيرِ طَوْفَانٌ الْفُجَاءُ الْعُصْبَانُ  
يُشْبِهُ صَفَادَ الْخَلْعِ حَقِيقٌ حَقٌّ سَقَطَ  
كُلُّ مَرْمَرٍ فَقَدْ سَقَطَ فِي يَدِي .

حَدَّثَنَا الْخَضِرُ مَعَ مَوْلَى عَلِيٍّ مَّا السَّلَامُ

۶۲۴ . حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا بِقَرْبٍ  
بَنُ الرَّاهِمِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي  
يَسْهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ كَعْبًا رَأَى هَوَا الْحَدِّثِ قَدِيمِ  
الْعَزَائِدِ فِي صَاحِبِ مَوْسَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
هُوَ خَضِرٌ فَتَمَرَّ بِمَا آتَى مِنْ كَيْفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّي تَمَارَيْتُ اَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي  
صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ اِلَى لِقَائِهِ  
هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَبِيتُمَا  
مُوسَى فِي مَلَاةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ جَاءَهُ رَجُلٌ  
فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ لَا  
خَالِيَ إِلَّا مُوسَى إِلَى مُوسَى بَلَى عَبْدُنَا خَيْرٌ فَسَأَلَ  
مُوسَى السَّبِيلَ اِلَيْهِ فَجُعِلَ لَهُ الْخُومُ الْمَيْمَنُ  
وَالْيَمَنُ إِذَا أَقْدَمَتْ الْخُومُ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ  
سَتَلْقَاهُ فَكَانَ بَيْنَهُمُ الْخُومُ إِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ  
لِمُوسَى قَسًا لَا أَرَأَيْتَ إِذْ أُوتِينَا إِلَى الصَّخْرِ  
فَأَنَّا نَسِيْتُ الْخُومُ وَمَا أَتَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ  
أَنْ أَذْكُرَهُ فَقَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْعَثُكَ اذْكُرْنَا  
عَلَى أَمْرٍ دِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا  
خَيْرًا مِمَّا كَانَا مِنْ شَايِهِمَا الَّذِي قَعَصَ اللَّهُ  
فِي كِتَابِهِ

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا غُرَيْرٌ وَبْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ  
قَالَ قَدِمْتُ لِبَنِي عَبَّاسٍ إِنْ تَوَقَّعْنَا الْبُكَاءَ يَذْكُرُونَ  
مُوسَى صَاحِبَ الْخُومِ لَيْسَ هُوَ مُوسَى بَلَى إِسْرَائِيلَ  
وَمَا مُوسَى أَحَرَفَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَقَّقْنَا الْفُ  
بْنَ كَعْبِ بْنِ الْيَمَنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسَى  
قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيْ النَّاسِ  
أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَذْكُرْ  
الْحِكْمَ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ يَبْلَى بَنِي عَبِيدٍ بِمَجْهَمٍ  
أَبْخَرْتَنِي هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيْ مَلِكٍ وَمَنْ  
لَمْ يَذْكُرْ مِمَّا قَالَ سُفْيَانُ أَيْ رَيْتَ وَكَيْفَ رَأَى  
يَهْ قَالَ كَأَخْذِ حَرْبًا فَتَجَعَلَهُ فِي مَلِكٍ حَيْثُمَا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سننا ہے؟ جواب دیا، ہاں، میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ایک روز موسیٰ  
علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تھے کسی شخص نے اگر ان  
سے سوال کیا، آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ  
علم والا ہو؟ فرمایا نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی فرما  
فرمائی کیوں نہیں، ہمارا بندہ غصہ ایسا ہے کہ حضرت موسیٰ نے  
ان کی طرف جانے کا راستہ پوچھا۔ تو پھیل کر ان کے لیے نشانی بنادیا  
گیا ان کا گھبراہٹ ہو گئی کہ تو اس جگہ کی طرف واپس لوٹے  
آنا تمہیں وہاں جا میں گئے۔ تو یہ دریا میں پھیل کر نشان دیکھتے ہیں۔  
آفرما تھی جو ان نے حضرت موسیٰ سے کہا، یہ بھلا دیکھتے تو جب  
میں نے اس نشان کے پاس جگہ کی تھی تو مشک میں پھیل کر پھول گیا  
اور مجھے شیطاں ہی نے بھلا دیا، کہ میں اس کا ذکر کروں اور اس نے  
تو سمجھ میں اپنی راہ لی، ایسا ہے۔ موسیٰ نے کہا، یہ تو ہم جانتے  
تھے۔ تو مجھے پہلے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے، سورۃ الکہف  
آیت ۶۲-۶۳ پس ان دونوں نے حضرت خضر کو پایا۔ پھر ان کے  
درمیان وہی کچھ ہوا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں  
بیان فرمایا ہے۔

سعید بن جبیر روایت کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کیا کہ خوف بکائی کا گمان ہے کہ حضرت  
خضر سے ملاقات کرنے والے موسیٰ وہ نہیں ہیں جو بنی اسرائیل کے  
پیغمبر تھے بلکہ یہ موسیٰ دوسرے ہیں انہوں نے فرمایا، اس خدا کے

وحش نے غلط بیان کی ہے۔ ہم سے حضرت ابی بن کعب نے نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سن کر حدیث بیان فرمائی کہ حضرت موسیٰ  
بنی اسرائیل میں وہ خط کئے کھڑے ہوئے تو کسی نے ان سے سوال  
کیا، لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ انہوں نے جواب  
دیا، میں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی کیونکہ انہوں نے علم کو  
خدا کی جانب نہیں بھرا تھا۔ ان سے فرمایا، کیوں نہیں تگد دریاؤں  
کے سنگم پر ہمارا ایک بندہ رہتا ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے  
وہ عرض کر رہے ہوئے، اسے پروردگار اللہ اس بندے تک کو

فَقَدَرْتُ الْحَوْتَ فَهُوَ كَقَرْدٍ بَسًا قَالَ فَكَلِمَةً  
وَأَخَذَ حَوْثًا فَجَعَلَهُ فِي سَكَنٍ ثُمَّ انْصَقَ حَوْثَهُ  
يُوشِعُ بَيْنَ يَدَيْ حَتَّى أَتَى الصَّخْرَةَ وَخَارَ وَوَسَّامًا  
فَرَقَدَ مُوسَى وَاضْطَرَبَ الْحَوْتَ فَخَرَجَ فَسَقَطَ فِي  
الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ مَرِيًّا فَأَمْسَكَ لَشَّةُ  
بَيْنَ الْحَوْتِ وَجَرِيَةِ الْعَارِ فَصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ فَكَلِمَةً  
هَكَذَا امْتَلَأَ الطَّاقُ فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ بِقِيَّةِ  
لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمَهُمَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْعَبَدِ  
قَالَ لِعَتَاةَ أَيْتَا عَدَاؤَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَيِّئَاتِنَا  
هَذَا كَضْبًا وَلَقَدْ رَجِدُ مُوسَى النُّصَبَ حَتَّى  
جَاءَهُ حَبِيبُ أَمْرًا اللَّهُ قَالَ لَهُ فَتَنَّاكَ أَتَأْتِ  
إِذَا دُيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ يَا نَبِيَّ الْحَوْتَ وَمَا  
أَسْأَلْنِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ  
فِي الْبَحْرِ عَجَبًا فَكَانَ لِلْحَوْتَ سُرًّا وَلَهُمَا عَجَبًا  
كَانَ لَهُ مُوسَى ذَلِيلًا مَا لَنَا نَبِيٌّ كَأَنَّكَ عَلَى  
أَثَرِهِمَا فَصَصًا رَجَعَا يَنْصُصَانِ  
أَتَاَرَهُمَا حَتَّى أَتَتْهُمَا إِلَى الصَّخْرَةِ  
فَإِذَا أَرْمَلٌ مُسْتَجِدٌّ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ مُوسَى فَرَدَّ  
عَلَيْهِ فَقَالَ وَآفِي يَا ذَرُونَا السَّلَامُ قَالَ آتَا  
مُوسَى قَالَ مُوسَى بَعْدَ إِسْرَائِيلَ قَالَ لَقَدْ  
أَتَيْتُكَ لِيُخَلِّصَنِي مِنَّا عَلِمْتَ رُحْدًا قَالَ يَا مُوسَى  
آفِي عَلَى يَدَيْهِ مِنْ جِلْمِ اللَّهِ عَلَّمْتَهُ اللَّهُ كَقَلْبِهِ  
وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمْتَهُ اللَّهُ كَرَأْيِهِ  
قَالَ هَلْ أَتَيْتُكَ قَالَ فَإِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ  
صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا  
إِلَى قَوْلِهِمْ إِمْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سُلُوبِ  
الْبَحْرِ فَحَزَّتْ بِهِمَا سَبِيلُهُنَّ فَكَلِمَةً هَكَذَا  
فَقَرُّوا فَخَضَعُوا لِعَبْدِ تَوَلَّى فَكَلِمَةً رَكِبَ  
فِي الشَّيْطَانِ فَجَاءَ عَصَاكَ كَوَقْعٍ عَلَى حَرْفٍ

پہنچا ہے گا۔ کہو، سفیان بولتا دیت کرتے۔ اسے پروردگار  
میں اس تک کیجے پھول گا، فرمایا تم ایک پھل سے کر زمین میں  
ڈال لو۔ جہاں وہ پھل گم ہو جائے وہاں بندہ وہیں ہوگا۔ کہیں  
یہ تم کی جگہ نشہ دہیت کرتے۔ پھر انہوں نے پھل سے کر زمین  
میں ڈال لی اللہ وہ فوجوں پر فتح بن کر ان کو مانتے کر چل پڑے،  
یہیں تک کہ ایک پتھر راستے میں آیا۔ دونوں اس پر سر رکھ کر بیٹ گئے  
حضرت موسیٰ کو نبی اللہ پھل تڑپا، باہر نکل اُٹھا کو کر، دنیا میں  
جاگزی۔ تو اس نے سنگ کی طرح سند میں اپنا راستہ بنا لیا۔  
یہ منہ تھلنے نے پانی کے بار کو پھل کے لیے روک دیا اُٹھ  
حق کی طرح اس کے لیے راستہ بنا دیا روکی نے اشارے سے  
بتایا کہ ایسا طاق بہر حال وہ دونوں باقی دن اگلی رات گلاں برابر  
چلتے رہے۔ یہاں تک کہ جب اس سے اگلا دن آیا تو فرماں سے  
کھٹے گئے، کھانا لاؤ ہیں تو اس سفر میں بڑی حکمت ہوئی ہے۔  
حضرت موسیٰ کو حکمت اس وقت ہوئی تھی جب وہ اندر تاق کی پانی  
ہوئی جگہ سے آگے نکل گئے تھے۔ تو جوان نے ان سے کہا، بھلا  
دیکھیے تو جب ہم سفاس پران کے پاس جگر لی تھی تو جلیک میں  
پھل کو بھول گیا اللہ مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر  
کند اللہ اس نے تو سند میں اپنی راہ لی اپنا ہے (سنا اُٹھنا  
آیت ۶۳، ۶۴) پھل کے لیے سند میں سنگ بن جاتا واقعہ ان  
کے لیے تعجب کی بات تھی۔ تو حضرت موسیٰ اس سے کہنے لگے  
ہی تو ہم چلتے تھے۔ تو پہلے پٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے

آیت ۶۴ میں دونوں اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے فرماں  
لوئے یہاں تک کہ اس پتھر کے پاس پہنچے۔ وہاں دیکھا کہ ایک آدمی  
کپڑوں میں پٹا جوب ہے۔ حضرت موسیٰ نے انہیں بل لکھا۔ انہوں نے  
سلام کا جواب دیا اللہ کا۔ آپ کے حکم پر ہم کہاں سے آیا ہوتا  
ہو، میں موسیٰ ہوں۔ دریافت کیا بنی اسرائیل کے حضرت موسیٰ بنوایا،  
اے آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے اس بندہ  
ہدایت میں سے کچھ سکھائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تعلیم فرمائی ہے۔  
کہا اسے سنی! مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا علم سکھایا ہے جو



السَّيْلَيْنِ فَمَنْ فَرَّقَ فِي الْبَحْرِ نَفَرًا أَوْ فَتَرْتَيْنِ  
قَالَ لَهُ الْحَضْرَاءُ يَا مُوسَى مَا نَقَصَ عَيْشِي وَ  
عَمَلِي مِنْ سَعَادَةٍ أَوْ شَيْءٍ مِمَّا نَقَصَ هَذَا  
النَّصْفُ مِنْ عَيْشِي وَبِهِ مِنْ الْبَحْرِ إِذَا أَخَذَ  
الْعَاسِ فَتَزَعُ لَوْحًا قَالَ فَلَمْ يَفْجَأْ مُوسَى  
إِلَّا وَقَدْ قَنَعَ لَوْحًا بِالْقَدُّومِ فَقَالَ لَهُ مُوسَى  
صَنَعْتَ قَوْمًا فَحَسَبُوا بِغَيْرِ نَوَى عَمَدَتِ إِلَى  
سَيْنَتِهِمْ فَخَرَقَتْهَا لِتُفَرِّقَ أَهْلَكَ لَقَدْ جِئْتَ  
شَيْئًا مَرَاتِلًا أَلَمْ أَفْعَلْ لَكَ لَنْ  
تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تَأْخُذْ بَعِثْ  
مُسَيْمًا وَلَا تَرْهَقْنِي مِنْ أَمْرِ عَصَا أَفَكَانَتْ  
أَزْدِي مِنْ مُوسَى يَنْشَأُ فَنُفَا حَرَبٍ مِنَ الْبَحْرِ  
مُتَرَدِّدًا يَلْقَى مِنْهُ الْهَيْبَانُ فَأَخَذَ  
الْحَضْرَاءُ بِرَأْسِهِ فَقَلَعَهُ بِمِידِهِ هَكَذَا وَ  
أَوْ مَا سَمِعَانُ يَا طَرِيفُ أَصَابِعُ حَكَاتُهَا  
يَقُولُ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَفَعَلْتَ لَفْسًا  
رَكِيئَةً يَغَيِّرُ لَفْسِي لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا مُكْرًا  
قَالَ أَلَمْ أَفْعَلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ  
صَبْرًا قَالَ إِنْ مَا لَمْ تَكُنْ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا دَلَا  
تَعَا جِئْتُ حَذُّ بَلَّتْ مِنْ تَدْرِقِ عَمَدَتَا  
فَانْطَلَتِ حَتَّى إِذَا أَتَى أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطَعَا  
أَهْلُهَا خَابُوا أَن يُصَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا  
جِدَارًا يُرِيدُ أَن يَمُوتَ مِمَّا بَلَغَ أُولَئِكَ سِنُهُ  
هَكَذَا وَأَشَاءُ سَفِيَانُ كَأَنَّهُ يَمْسُرُ شَيْئًا  
إِلَى فَوْقِ فَلَمَّ أَسْمُ سَفِيَانُ يَذْكُرُ مَا يَذْكُرُ  
إِلَّا مَرَّةً فَتَلَ قَوْمًا أَيْبَاهُمْ فَكَمْ يُطِيعُونَا  
وَلَمْ يُصَيِّفُونَا عَمَدَتَا إِلَى حَائِطِهِمْ لَوْ  
بَشَتْ لَمْ تَخْدُتْ عَلَيْهِنَّ أَجْرًا قَالَ هَذَا أَجْرُ  
بَيْنِي وَبَيْنَكَ مَا بَيْنَكَ بَيْنَ لَيْلٍ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ

آپ کو میں سکھایا اور آپ کو ایک ایسا علم مرحمت فرمایا ہے  
جسے آپ کے برابر مجھے اللہ تعالیٰ نے عیم نہیں فرمایا۔ اور  
دریافت کیا۔ کیا میں آپ کے ساتھ نہ ملتا ہوں؟ کہا۔ آپ  
میرے ساتھ میری نہیں کر سکیں گے اور آپ میری کیسے جس  
کی آپ کو خبر نہیں ہے۔ تاہم انرا (سورۃ الکہف، آیت ۱۰۹)  
وہ ساحل سمندر کے ساتھ چلی پڑے ان کے پاس سے ایک کشتی  
گزری تو سوار ہونے کے لیے گفتگو کی کشتی والوں نے حضرت خضر  
کو پہچان کر سب کو سوار کر دیا اور بغیر کاسے کے۔ جب وہ کشتی میں سوار  
ہوئے تو ایک چڑیا اگر کشتی کے ایک جانب بیٹھی اور سمندر میں ایک  
یا دو چوچیں تھیں۔ حضرت خضر نے ان سے کہا اے موسیٰ! میرے  
اور آپ کے علم نے علم الہی کیا تھا میں نہیں گنا یا جتنا اس چڑیا نے  
سمندر کے پانی کو گھٹایا ہے۔ چڑیا ایک حضرت خضر نے کھا دی ہے  
کہ کشتی کا ایک تختہ نکال دیا۔ جب حضرت موسیٰ کی نظر پڑی تو کہنے لگے  
یہ آپ نے کیا کیا؟ ان لوگوں نے تو بغیر اُمت کے جس کشتی میں بیٹھا  
ہوا ہے لیکن آپ نے تختہ توڑ دیا بلکہ کشتی ہی ٹکڑے کر دی تاکہ سب  
عرق ہو جائیں۔ یہ کوئی اچھا کام تو نہیں کیا۔ حضرت خضر نے کہا  
کیا میں نے کچھ ہی نہیں کھدایا تھا کہ آپ میرے ساتھ میری نہیں کر سکیں گے  
حضرت موسیٰ نے کہا۔ میری بھول پر سناؤ کہ نہ کہہ اور میرے کام میں  
بھول پر تنگی نہ ڈالو یہ حضرت موسیٰ سے پہلی بھول تھی۔ جب یہ دیا  
سے نکلے تو ایک لڑکے کے پاس سے گزرے جو دروسے لڑکوں  
کے ساتھ کھیل رہا تھا تو حضرت خضر نے اسے سر سے پکڑ لیا اور  
اپنے ہاتھ اس کی گال اس طرح موڑ دی۔ سفیان راوی کے لیے اپنی انگلی  
سے اس طرح اشارہ کیا جیسے وہ کسی چیز کو توڑ رہے ہیں حضرت موسیٰ نے  
ان سے کہا کہ کیا تم نے ایک ستھری جن بغیر کسی خون کے پیمے قتل کر لی  
بیشک یہ تم نے بہت بڑی بات کی۔ کہا میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ  
بزرگ میرے ساتھ نہ سفر سکیں گے۔ کہا اس کے بعد میں تم سے کچھ لڑکوں  
تو پھر میرے ساتھ رہنا۔ بیشک میری طرف سے تمہارا فائدہ ہوا ہوا ہے  
پھر انھوں نے کہا کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ان دنوں  
سے کہا تھا انھوں نے انہیں دعوت دینی قبول نہ کی۔ پھر انھوں نے



عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنِ مَعْصِيٍّ عَنْ هَتَامٍ بْنِ مَيْمَنٍ اَنَّ  
سَمَآءَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُولُ  
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ لَيْلِيٍّ اَسْرَاجِيْلُ  
اَتَحْلُوْا الْبَابَ مَسْجِدًا وَكُوْلُوْا حِفْظَةً فَبَدَلُوْا  
كَدَحْلُوْا اَيْزَحَقُوْنَ عَلٰى اَسْتَارِهِمْ وَكَانُوْا اَحَبَّ  
بِىْ شَعْرَةً .

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اِبْرٰهِيْمَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عُوفٌ عَنِ ابْنِ حُسَيْنٍ وَطَائِفَةٍ  
وَحَدَّثَ بِنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ مَوْتُوْا  
كَانَ رَجُلًا حَيًّا بِمَقْبَرَةٍ اَوْ يَزِيْ مِنْ جَدِيْدٍ  
شَيْءٌ اَوْ اَسِيْحَبٌ مِنْهُ قَادًا اَوْ مِنْ اَدَاةٍ مِنْ  
بَنِي اِسْرَآئِيْلَ فَلَمَّا لُوْا مَا يَسْتَبْرِئُوْنَ هَذَا الشَّيْءُ  
اِلَّا مِنْ غَيْبٍ يَجِدُوْنَ اِمَّا مَذْرُوْعًا اَوْ مَذْمُوْمًا  
اَوْ اَمَّا اَقْبَرُ اِنَّ اللهَ اَمَرَادَ اَنْ يَكُوْنَتْ اِمْتَا فِلُوْا  
يُمُوْنِيْ فَتَحْدُوْا مَوْتًا وَحَدُّهُ كَوْضَعُ رَمِيَّةٍ اَوْ اَوْ  
اَلْحَبْرُ ثُمَّ اُخْتُسِلَ فَلَمَّا قَرَعَ اَقْبَلَ اِلٰى نِيَابِ  
بِهَا لِحْدًا هَا وَاِنْ اَلْحَبْرُ عَدَا اِيْكُمْ مِنْ فَاحْدُ  
مَوْسٰى حَصَا كَا طَلَبِ الْحَبْرِ كَجَمَلٍ يَقُوْلُ تُوْبُوْا  
حَبْرُ تُوْبُوْا حَبْرُ حَتّٰى اَنْتَ اَهٰى اِلٰى مَلَايْمٍ مِنْ  
بَنِي اِسْرَآئِيْلَ قَرَأُوْهُ عَزَّوَجَلَّ اَحْسَنَ مَا  
خَقِنَ اللهُ وَاَمْرًا اَوْ مَتَا يَمُوْنُوْنَ وَقَامَ الْحَبْرُ  
فَاَخَذَ تُوْبَةً فَنَظَرَ وَطَفَنَ بِالْحَبْرِ حَسْرًا  
بَعْضًا اَوْ اَنْتَ اِنْ يَالْحَبْرُ لَمَدَّ بَايْنَ اَشْرَ  
طَرِيْمٍ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ  
أَذْكُرُوا مَوْسٰى وَكَذَّبُوْا اِنَّ اللهَ يُمَاتُ فَالْوَا وَاَنَّ  
يَعْتَدُ اللهُ وَجِيْرًا .

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ الْأَثَرِ

نَحْوِ كَرَمِ صَلِّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا : کہ بنی اسرائیل  
کو حکم دیا گیا تھا کہ۔ دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے  
داخل ہونا اور کہنا ہمارے گناہ معاف ہوں (سورہ بقرہ  
آیت ۵۸) لیکن انہوں نے یہ حکم بدل دیا۔ وہ سرین کے  
بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوتے اور کہتے جاتے تھے عجب  
بچی شہرہ یعنی بال میں دانہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : حضرت موسیٰؑ نے پہلے  
اور سر پوش تھے۔ میا کے باعث کوئی ان کے جسم کا ذرا سا حصہ  
بھی نہیں دیکھ سکا تھا۔ بنی اسرائیل نے انہیں متانہ کے لیے کہنا  
شرع کر دیا کہ کسی بیماری کے باعث جسم کو تانا پھپاتے ہیں۔ انہیں  
برس بہ یا ان کے نیچے پھول گئے یا کوئی اور بیماری ہے۔ اللہ  
کا درود ہو اگر ان کے الزامات سے حضرت موسیٰؑ کو بری فرمائے۔  
پس ایک روز حضرت موسیٰؑ نے تنہائی میں جا کر کہہ دیا اے اللہ  
ایک پتھر پر رکھ دے پھر نسل فرمائے گے جب مثل سے فارغ  
ہوئے اللہ پڑے لینے کے لیے پتھر کی جانب بڑھے تو پتھر ان  
کے کپڑے سے کر جاکر اوجھا۔ حضرت موسیٰؑ نے پتھر کو مارنے  
کے لیے اپنا ہاتھ اٹھاتے تھے، اے پتھر میرے کپڑے، اے  
پتھر میرے کپڑے، یہاں تک کہ وہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے  
پاس جا پہنچا۔ ان لوگوں نے عربائی کی حالت میں دیکھ لیا کہ ان کی  
تخلیق تو بڑی حسین ہے، ان لوگوں کو الزامات لگتے ہیں ان کا یہاں  
نشان تک نہیں ہے، پس پتھر ٹھہر گیا اور انہوں نے کپڑے سے کہ  
میں یہ لہو اپنے حصے سے پتھر کی پٹائی کہنے لگے۔ ان کا اپنے  
کے باعث خدا کی قسم پتھر میں چار یا پانچ نشان پڑ گئے، اس لیے  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ایمان والو! ان جیسے نہ ہونا جنہوں  
نے موسیٰؑ کو ستایا تو اللہ نے اسے بری فرمایا، اس بات  
سے جو انہوں نے کی اور موسیٰؑ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے۔

(سورہ الاحزاب، آیت ۶۹)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَا قَالَ نَجْلُكَ إِذَا هَذَا لِقَمُّهُ مَا يُرِيدُ بِهَا وَجِبَ اللَّهِ فَأَنَّتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَعِيبَ حَتَّى نَأْتِيَ النُّجُوبَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أَوْفَى بِالْعَهْدِ هَذَا أَفْصَحُ.

بَابُ ٣٣ يَعْظُمُونَ عَلَى أَصْنَامِهِمْ  
مُتَّبِعِينَ خُشْدًا - وَلِيَعْمَدُوا - يَدْعُوا مَا  
عَلَوْا عَلَيْهِمْ -

٢٣٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ  
يُوسُفَ بْنِ زَيْنٍ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَنَا مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجْنِي الْأَكْبَاثَ وَتَنْ  
تَسْتَلِ الْأَشْوَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا لَأَسْوَدَ  
عَدُوِّكَ إِنَّهُ أَطْيَبُ مَا لَوْ أَنَّكَ تَرَعْتَ أَتْنَهُمْ قَالَ  
وَهَلْ وَنَرَعْتِي إِنْ لَوْ قَدَّرَ عَاهَا .

[illegible]

بَابُ ٢٢٢ وَكَانَ مُوسَى وَزَكْرِيَّا يُعَذِّدُ.

(١٣١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَرَبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَسِلُ هَذِهِ الْعَرَبِ إِلَى مَرْوَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم فرمایا تو ایک آدمی نے کہا: اس تقسیم میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو تو نظر نہیں رکھا گیا ہے۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتائی گئی تو آپ ادا فرما دیے جوئے کچھ گھٹتے کے اٹھارے آدمی نے آپ کے چہرہ انور پر دیکھے۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ مومن علیہ السلام پر رحم فرمائے۔ کہ انہیں اس سے بھی زیادہ مستایا گیا لیکن انہوں نے میرے کام لیا۔

چند قرآنی نکتوں کی تشریح

اپنے جوں کے آگے تاسوں نہ رہ گئے۔ اسی حدیث کا حوالہ آیت ۵۳۰  
میں ہے۔ لیکن یہاں پر اس کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ اس میں یہ ہے  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ  
ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ بیٹھ رہے  
تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اسے بیٹھ  
چلو کیونکہ وہ زیادہ عمدہ ہوتے ہیں لوگوں نے پوچھا: کیا  
آپ نے بکریاں چھانیں ہیں؟ فرمایا: کیا ایسا  
ہی کوئی نبی ہے جس نے بکریاں نہ چھانیں  
ہوں۔

انشائے ولی کی گامی۔

اے جب مومن نے اپنی قوم سے فرمایا، اے تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک  
گھنٹہ فوج کرو دوسرے البقرہ آیت ۱۶۷ اے ایمان والے کافروں سے۔  
انہوں نے پھیرا اور بعد اسی گھنٹہ کے درمیان عمروانہ کیا یہ منافق  
اور کفر کی مشقت نہیں بلکہ جاتی تیرتیر اور اگر رضی نہ امانت کی مشقت  
بلکہ وہ جو تیرتیر تیرتیر سے۔ قریشہ وایہ نہیں سے بقولہ  
اگرچہ یہ کوئی شہزادہ نہ ہو سکتے ہیں جیسے جمالات شہزادہ  
جہاں ہے۔ فسادہ تم تم نے اختلاف  
کے۔

حضرت موسیٰ کی وفات اور حالاتِ مابعد۔

حضرت ابوبکرؓ یہ دینی امت کا قاضی مقرر ہوا ہے جس کی وجہ سے  
حکومت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا تو  
انہوں نے تمکا ہلا سوا۔ پھر گاہ رب العزت کی طرف لوٹے اور

فَقَالَ جَدُّهُ مُحَمَّدٌ بْنُ أَبِي رَافِعٍ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ  
عَبَدْتُكَ بِرَبِّكَ أَسْوَدَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلَ لَمْ يَضَعْ  
يَدَهُ عَنْكَ مَتَى تَوَدُّكَ فَدَعَا سَطْبَ يَدِهِ بِكُلِّ شَعْرَةٍ  
سَنَةً قَالَ أَيْ رَبِّتَ كُفْرًا ذَا قَالَ فَكُفْرًا  
قَالَ فَارَبُّكَ قَالَ فَكُلُّهُ أَنْ يُدْرِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ  
الْمُعْتَدَةِ رَضِيَهُ بِعَنْبَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ نَذِيرًا لَكُمْ قَبْرُهُ  
رَأَى مَا فِي الْقَبْرِ تَحْتَ الْأَكْبِيْبِ الْأَخْبَرُ قَالَ وَكَانَ  
مَعَهُ عَنْ هَذَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۳۶. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
وَسَعِيدُ بْنُ الشَّيْبِ أَنْ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ اسْتَنْتَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسِيْبِ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ  
فَقَالَ السُّيُورِيُّ وَالْيَزِيدِيُّ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ أَصْحَابُ  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَبْدِ بْنِ قَسِمٍ يُقْبَلُ بِمَقَالِ  
الْيَهُودِيِّ وَالْيَزِيدِيُّ أَصْحَابُ مُوسَى عَلَى الْعَلَمِيِّ لَمْ يَكُنْ  
أَسْلَمَ بَعْدَ ذَلِكَ يَدُهُ فَطَعَنَ الْيَهُودِيَّ فَذَرَفَتْ  
أَيْ الْيَهُودِيَّ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَبْرَةِ الشَّرِي  
كَانَ مِنَ الْأَحْمَرِ وَأَمْرُ النَّبِيِّ فَكَانَ لَا يَخْفُو ذِي سُلَى  
مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَضْحَكُونَ فِي كُفْرِهِ ذَلِكَ مِنْ  
تُحْقِيقِ مَا دَا مُوسَى بِأَطْنَقِ جَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَمْرِي  
أَكُلَانِ نِيْمَتٍ حَبْرَةٍ مَا فِي قَبْلِي أَوْ كَانَ يَمُوتُ  
اسْتَنْتَبَى اللَّهُ.

۶۳۷. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَسْبَرِ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْمُكُمْ أَدْرَدُ مُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى  
أَمْتُ أَدْرَدُ الْيَزِيدِيُّ أَخْبَرَنَا خَطِيبُ بْنُ الْبَجْتَرِ

عرض کر رہے ہوئے تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو نہ اس میں  
جانتا۔ فرمایا: میرا بارگاہ کو کر پناہ نہ کھائی پر پھر میرے قہار کے  
ہاتھ کے نیچے جتنے ہاں آئیں گے۔ ان کے جسے ایک لالہ جانتے  
گاہ یہ عرض گزار ہوئے اسے رب! پھر کیا ہوگا: فرمایا: پھر نہ  
عرض کی تو بھی آجائے۔ دار کا کاربان ہے۔ انہوں نے دعا کی کہ  
مجھے ارضِ مقدس سے اتنا نزدیک کر دیا جائے جہاں تک پھر میرا  
ہوا کے۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا اگر میں دہاں ہوتا تو تمہیں ان کی خبر سارا رک راستے کے  
قریب سہلے کے نیچے دکھا دیتا۔ حضرت ابو ہریرہ سے یہ حدیث  
مسند کے ساتھ ہی مذکور ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ ایک مسلمان اور یہودی میں بدکلامی ہو گئی۔ مسلمان نے کہا  
اس ذات کی قسم میں نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کو تمہارے جہانوں سے حق دیا اور میں قسم کھاتی ہوں یہودی  
نے کہا تمہارا ذات کی قسم میں نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام  
جہانوں سے چنا۔ اس پر مسلمان نے یہودی کو طمانہ رسید  
ر دیا۔ یہودی نے بارگاہِ حوت میں حاضر ہو کر اپنا اللہ اس  
مسلمان کا سارا دامن بیان کر دیا۔ آپ نے فرمایا: مجھے  
حضرت موسیٰ پر فضیلت نہ ہو کیونکہ جب سارا عذاب  
بے جوش پر سے جوں کے تو میں سب سے پہلے جوش میں  
آؤں گا تو موسیٰ جوش کا تدارک کرے جوں کے مجھے نہیں  
معلوم کہ وہ بے جوش ہونے والوں میں سے ہے اور مجھ سے  
پہلے جوش میرا گئے یا ان میں ہیں جنہیں مستثنیٰ نہ کیا  
ہوا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ  
کے درمیان بحث ہو گئی۔ حضرت موسیٰ نے کہا آپ وہی مکر  
آدم تو میں جن کی فطرت سفا نہیں جنت سے نکالا۔ حضرت آدم  
نے کہا آپ وہی موسیٰ تو میں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ریاست





الْمَرْحُومِينَ. أَمْ رَجُلَيْنِ. وَيَكُنَّ أُمَّةٌ مِثْلُ الْأُمَّةِ  
 أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ. وَ  
 يُؤْتِيهِمْ عَلَيْهِ وَيُخَيِّقُ. وَكَانَ مَدِينٍ أَخَاهُمْ  
 شَعْبًا إِلَى أَهْلِ مَدِينٍ لِأَنَّ مَدِينَ بْنَ كَدَّ  
 خَلَّ وَاسْأَلَ الْقُرَيْبَةَ وَاسْأَلَ الْغَيْرَ بَعِيضِ  
 أَهْلِ الْقُرَيْبَةِ وَ أَهْلَ الْغَيْرِ وَاسْأَلَ كُمْ ظَهْرِيًّا.  
 لَعَلَّ تَعْنِي الْغَيْرَ يَقْتَالُ إِذَا الْغَيْرُ يَقْضِي حَاجَتَهُ  
 ظَهَرَتْ حَاجَتُهُ وَجَعَلَتْهُ ظَهْرِيًّا قَالَ الزَّهْرِيُّ  
 أَنَّهُ تَأْخُذُ مَعَكَ آتِيَةً أَوْ وَعَاءً تَسْتُظِلُّ بِهِ.  
 مَكَائِمُ وَمَكَائِمُ وَاحِدٌ يَخْتَوِي بِمِثْلِهِ.  
 بَيَّاسٌ يَخْزَنُ أَسَى أَخْزَنَ وَقَالَ الْحَسَنُ  
 لَأَنْتَ الْخَبِيرُ يَسْتَجِزُونَ بِهِ. وَكَانَ  
 مُعَاوِدًا لِمَكَّةَ الْأَنْبِيَاءِ. يَوْمَ الْفَتْحِ إِحْلَالِ  
 انْقِصَامِ الْعِدَابِ عَلَيْهِمْ.

باب ۲۲ قَوْلُهُ اللَّهُ تَعَالَى وَكَانَ يُؤْتِسِرُ كَيْفَ  
 الْمُرْسَلُونَ إِلَى قَوْلِهِ وَهُوَ عَلَيْهِمْ قَالَ مُجَاهِدٌ  
 مَدِينُ الْمُشْكُونِ الْمُتَوَقَّرُ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ  
 مِنَ الْمُسَيِّحِينَ الْآيَةَ فَلَبَدْنَا بِالْعَرَاءِ بِوَجْهِ  
 الْأَرْضِ وَهُوَ سَيِّحٌ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً  
 مِّنْ يَقْطِطِينَ مِنْ عَنَبٍ وَامْتِ أَصْلُ الدُّنْيَا وَ  
 نَحْوَهُ وَأَنْ سَلْنَا إِلَى رِجَالِهِ أَوْ يَزِيدُونَ  
 قَامُوا فَسَمِعْنَا هُمْ إِلَى جَنِينٍ وَلَا تَكُنْ لِكُلِّ  
 الْحَوْمِ إِذَا دَاوَى وَهُوَ مَكْظُومٌ كَيْفِيَّةٌ وَهُوَ  
 مَعْمُورٌ

۶۳۶ - حَدَّثَنَا مُدَدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ  
 قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ. حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ  
 بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي قَاتِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ  
 عَنِ ابْنِ أَبِي عَدَى عَنْ أَبِيهِ وَاسْمُ قَالَ رَأَيْتُ لَنْ أَحَدًا  
 إِفْنِ خَيْرٌ قَوْلُ يُونُسَ إِذَا مَدَدَ يُونُسَ بْنُ مَرْثَدَةَ

جہیں ملا تو رجمت ڈالنا ہے۔ قرعین اترانے والے کی جگہ  
 اللہ اسی طرح ہے جیسے اللہ قرآن اللہ یُسْطُو الرِّزْقَ یَنْفَعُ  
 یُشَاءُ وَیَقْدِرُ ہے یعنی اللہ کا فضل دیتا اور نکل فرماتا ہے۔  
 اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو دھمکا کر کہ جو آیت ہم  
 مراد ہیں مدین میں کیونکہ مدین تو شریعہ ہے۔ اس کی مثال و اسالی  
 انقریۃ اور اسالی الغیر ہے۔ مراد ہیں گاڑی دلسے اور  
 قافلے والے۔ کہ کلمہ ظہری یا ادم سے جوئے جب تم کسی کی  
 حاجت پوری نہ کر دے تو کہہ گا۔ میں نے اپنی حاجت کا اظہار کیا لیکن میں  
 نے مجھے پس پشت ڈال دیا مدین کا قول ہے کہ تم اپنے ساتھ سڑکا  
 یا برتن رکھو جس سے مدد حاصل کرو۔ تم کا پتہ اللہ کا نہیں  
 کا معلوم ایک ہے۔ یخزنو ازندہ ہے۔ بیائیں تمہیں جوئے۔  
 انہی رنجیدہ جوئے۔ حسن کا قول ہے کہ انکے انکسبت  
 جس سے غلٹ ہو کر تھے۔ مجاہد کا قول ہے کہ ایک سال کا  
 غلاب کے باروں کا ان پر سایہ افکن ہو جاتا۔

حضرت یونس علیہ السلام۔ ارشاد باری ہے۔  
 اور جبکہ یونس بغیر مد سے ہے۔ تاؤ مَحْمُودٌ دوسرے  
 اصنافات آیت ۱۳۹ (۱۳۲)۔ مجاہد نے کہا گنہگار۔ بالحق  
 مجر ہوئی۔ پس اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا فُتِدْنَا ہا بالقرآن  
 زمین پر ڈالا جبکہ وہ مجاہد تھا ادم نے اس پر ایک درخت آگایا  
 تنے کے جڑ کو دیکھیں یا کوئی اور ایسی اور اسے ایک لکھیا اس  
 سے زیادہ لوگوں کی طرف کیا پس وہ ایسا نہ آئے اللہ غالب  
 حاصل کرنا ہے ایک مدت تک اللہ بھیج دے کی طرح نہ  
 ہونا جب اسے پکارا تو وہ ضرور تھا مَکْظُومٌ کَیْفِیَّةٌ ہے  
 تلبہ یعنی معلوم۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی  
 تم میں سے یہ نہ کہے کہ میں حضرت یونس سے بہتر ہوں۔  
 مسند کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یونس ہی تھا  
 سے۔

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَسَّيْنٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَلْبِسُنِي لِعَبْدَانِ يَقُولُ ابْنِي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبُهُ إِلَى

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ الزُّوْجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يُعْرِضُ بِسَلْتَةٍ أَسْطِغَى بِهَا شَيْئًا لِرُؤْسِهِ فَقَالَ لَا ذَاتَ دِيٍّ أَصْطَغَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ حَسْبُهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَامَ فَلَطَمَ وَجْهَهُ وَقَالَ يَقُولُ وَاللَّهِ أَصْطَغَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَذَهَبَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَقْدًا خَمًا بِالْأَعْلَانِ نَعْلَمُ وَجْهِي فَقَالَ لِمَ نَعْلَمُتَ وَجْهَهُ فَذَكَرَ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رُؤِيَ فِي وَجْهِهِ دُمْرٌ قَالَ لَا تَقْصِدُوا بَيْنَ أُمَّيْسَاءِ اللَّهِ ذِمَّةً يَنْتَفِعُ فِي الصُّوَرِ فَيَصْحَقُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَنْتَفِعُ فِيهِ الْخُرَى وَالْكُرَى أَوَّلِي مَنْ يُؤْمَرُ حِينَئِذٍ أَمَّا مُوسَى أَخَذَ بِالْعُرْيَيْنِ فَلَا أَدْرِي أَمْحُوسِبَ بِصَفْقَتِهِ يَوْمَ الظُّلُمِ أَمْ يُؤْمَرُ قَبْلِي وَلَا أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى.

۶۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَكْرِيَّاهُ سَمِعْتُ حَمِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبِسُنِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَمَّا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى.

باب ۳۳ وَأَسَاءَ نَفْسٍ عَنِ الْقَرْمِصَةِ النَّبِيِّ كَانَتْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں یونس بن مثنیٰ سے بہتر ہوں اور آپ نے ان کی ان کے مالک کی طرف نسبت کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ کوئی جو دیکھ اپنا سامان فروخت کر دے مگر اس سے جو قیمت دی جا رہی تھی اس پر وہ راضی نہ تھا۔ پس کہنے لگا مای فانت کی قسم جس نے حضرت موسیٰ کو تمام انسانوں سے چن لیا، میں اسے میں نہیں چکوں گا یہ بات ایک انصاری نے سن لی تو کھڑے ہو کر اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور کہا اتم کہتے ہو کہ حضرت موسیٰ کو ساری نوجوان بشر سے چنا حالہ کنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں جلوہ فرمادہ ہیں مدہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، اسے ابراہیم کا میں ذی اور معاہدہ ہوں، نکال لیا کیا حال ہے جس نے میرے منہ پر طمانچہ مارا۔ آپ نے دیانت فرمایا کہ تم نے اس کے منہ پر طمانچہ کیا لہذا انہوں نے واقعہ عرض کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غصہ آیا اور غصے کے آثار چہرہ پر نمودار ہوئے۔ گئے بیخبر ان انبیاء کے کلام میں ایک کو دوسرے پر غصہ نہ ہو کہ جب پہلی بار غصہ ہو گا جب لے گا تو زمین و آسمان میں جتنی مخلوق ہے سب سے بے ہوش ہو جائے گی، اگر جس کو اللہ چاہے، پھر دوبارہ غصہ ہو گا جائے گا تو سب سے پہلے یہی ہوش ہیں آذان کا حضرت موسیٰ عرض کیا کہ کڑے کڑے ہوں گے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ کہہ سکتا کہ یہی ہوش کا حالہ ہو گا یا نہ جب سے پہلے ہوش میں آگئے۔ میں تو یہی نہیں کہتا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں سے حضرت یونس بن مثنیٰ سے افضل ہے۔

بنی اسرائیل کا ہنسے کی حد توڑنا۔

حَاضِرَةً اَلْمَحْجُورَةِ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ  
يَعْدُوْنَ يَجَادُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ  
تَأْتِيَهُمْ حُرَّتَانِ هُمْ يَقُومُ سَبِيحَهُمْ شَرَعًا  
شَوَارِعَ اِلَى قَوْلِهِمْ كُتُبُوا حَتَّى  
لَا يَبْقَى مِنْهُنَّ شَيْءٌ

بَاب ۳۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَاتَّيَدَا دَاوُدُ  
وَزَبُورًا الرُّبُودُ الْكُتُبُ وَاجِدَهَا زَبُورًا  
زَبُورًا كَتَبْتُ وَلَقَدْ اَتَيْنَا دَاوُدَ وَهَبْنَا  
فَضْلًا يَا جِبَالُ اَقْبِي مَعَهُ قُلْ مَجَاهِدُ  
سَيَرْجِي مَعَهُ وَالظَّنْدُ وَالْتَالُ الْخَبِيرُ  
اِنْ اَعْمَلُ مَا يَحْتَاطُ اَلْهُدُودُ وَحَدِّدُ  
فِي الشَّرْحِ الْمَسَامِيرُ وَالْحَقُّ وَلَا يُدَوِّنُ  
الْيَسَامِرُ فَيَتَسَلَّلُ وَلَا يَعْظُمُ فَيَقْصُومُ  
وَاَعْمَلُوا صَالِحًا اِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ  
بَعِيرٌ

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي الْخَوَرِزْمِيِّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ قَالَ  
حُفَيْفٌ عَنْ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْفَرَّانُ كَمَا كَانَ يَأْمُرُ  
بِدَوَائِهِ فَيُسَبِّحُ فَيَقْرَأُ الْفَرَّانَ قِيلَ اَنْ تُسَبِّحَ  
دَوَائِيهِ وَرَأَيْتُ كُلَّ اِلَافٍ مِنْ عَمَلٍ يَبْدُو دَوَائِيهِ  
بُنْ عَقِبَةَ عَنْ حُفَافٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ ابْنِ  
هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ عَنْ  
عُقَيْلِ بْنِ ابْنِ شَقَابَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ  
وَابَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عِيَسَى ابْنَ مَرْيَمَ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اُخْبِرُوا رَسُولَ اللَّهِ  
عَنْ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي اَقُولُ وَالدُّوْلَةُ لَمْ يَزَلْ  
الَّتِي رَوَى عَنْهُ النَّبِيُّ مَا عَشْتُ فَقَالَ لَهُ

اور تائید آتی ہے، اور ان سے حال پر چھو اس بستی کا مجدد یا کے  
کنارے تھے جب وہ پہنچے کے بارے میں حد سے بڑھتے۔  
(سورہ ۱۱ طہ، آیت ۶۳) یعنی حد سے نکلتے اور پہنچنے کے  
بارے میں تجاوز کرتے تھے۔ جب پہنچنے کے روزانہ کے پاس پہنچا  
آئیں۔ شوقانہ بنی ہوئی۔ کوئی ایتر ذہن خراب نہیں۔ ہم سب سے بہتر  
حضرت داؤد علیہ السلام۔

مشتاہد ہوا کہ ہے۔ اور داؤد کو زبور عطا فرمائی (سورہ ۲۱ طہ، آیت ۵۵) الزبور سے مراد کتابیں ہیں اور زبور اس کا واحد ہے نہ کہ جمع ہے  
کھاسے نیز فرمایا۔ اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنا فضل دیا۔ اسے پہنچا  
اس کے ساتھ اضعاف چند جو کہ اللہ سے پسند اور ہم سے اس کے لیے  
وہ لازم کیا کہ یہ اندیشہ بنانے میں اللہ سے کام لے رکھ کر سورہ  
النبأ، آیت ۱۱۱) سزورند ہوں کہ کیلیں اور حلقے۔ پس نہ انہیں پہنچا  
رکھ کر واصل رہی اور نہ سوئی تا کہ ٹوٹ جائیں۔ اور فرمایا۔ اور  
تم صبر ہی کرو۔ بیشک میں تمہارے کام دیکھ رہا ہوں (آیت ۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت داؤد علیہ  
السلام پر قرآن دے زبور، آسان فرمادیا گیا تھا۔ یہ اپنی سواری  
کو تیار کرنے کا حکم دیتے اور سواری پر نرین کس دکان جاتے  
اس سے پہلے ساری زبور پڑھ لیتے تھے اور صرف  
اپنے اہل کی کٹائی ہوئی روزی کھاتے تھے۔ حضرت  
ابو ہریرہ سے اسے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت  
کیا گیا ہے۔

حضرت عبد بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں  
کہ میرے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات  
پہنچائی گئی کہ میں نے یہ کہا ہے کہ تم لوگ ہم میں زندگی بھر جیشہ دن  
کو روزہ رکھا کرو گا اور جیشہ راتوں کو قیام کیا کرو گا۔ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے یہ کہا ہے کہ میں زندگی  
بھر جیشہ دن کو روزہ رکھا کروں گا اور جیشہ راتوں کو قیام کیا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَمَتِ التَّحِيَّاتُ  
تَقُولُ وَاللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَذْ وَلَا تَقُولُ مِنَ التَّحِيَّاتِ  
مَا وَصَّيْتُكُمْ فَعَلْتُمْ فَذُنُوبَكُمْ قَالَ إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ  
فَالْيَوْمَ فَصَمُّوا وَافْطُرُوا فَصَمُّوا وَفَصَمُّوا وَفَصَمُّوا  
الْبُشَيْرُ ثَلَاثَةً أَيْتًا بِرِزَانِ الْفَحْشَةِ بِحَسْبِ  
أَمْثَالِهَا وَذَلِكَ بِمِثْلِ صِيَامِ الرَّهْرِ فَقُلْتُ  
إِنِّي أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
فَصَمُّوا يَوْمًا وَافْطُرُوا يَوْمًا قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَطْبِقُ  
أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَإِنْ تَصُمُّوا يَوْمًا وَافْطُرُوا يَوْمًا  
وَذَلِكَ صِيَامُ رَمَضَانَ وَهُوَ رَمَلُ الْبُشَيْرِ فَقُلْتُ  
إِنِّي أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا  
أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي كَبَشٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَبْ أَلَا تَقُولُ  
الْبُشَيْرُ وَتَصُومُوا لَهَا وَكُلْتُمْ لَهَا فَكُلْتُمْ  
فَأَلَا تَأْذَنُ أَذْ فَكُلْتُمْ ذَلِكَ هَجَسَ الْعَيْنُ وَ  
لَقَدْ بَلَغَ النَّفْسُ صَمًّا مِنْ كُلِّ سَهْرٍ ثَلَاثَةً  
أَيْتًا بِرِزَانِ صَوْمِ الرَّهْرِ أَوْ كَصَوْمِ الرَّهْرِ فَقُلْتُ  
إِنِّي أَجِدُنِي قَدْ مَسَّحْتُ بِمِثْلِ كَوْنِي قَالَ  
فَصَمُّوا صَوْمَ رَمَضَانَ وَفَصَمُّوا صَوْمَ رَمَضَانَ وَكَانَ يَصُومُ  
يَوْمًا وَافْطُرَ يَوْمًا وَلَا يُعِيدُ أَذْ لَقَى

يَا مُلْكُ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ  
وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَكَانَ  
بَيْنَا مُلْكُ النَّبِيِّ وَبَيْنَ ثَلَاثَةٍ وَبَيْنَا  
سُدَّةً وَبَيْنَ يَوْمٍ وَبَيْنَ يَوْمٍ وَبَيْنَ يَوْمٍ  
عَلَى وَهُوَ قَوْلُ عَالِيَةِ مَنْ أَلْفَاكَ السَّحَرُ عَيْنُكَ  
أَلَا تَأْذَنُ

کروں گا، میں نے جواب دیا، ہاں ہی کہہ رہے۔ فرمایا، تم یہ نہیں  
کر سکو گے۔ یوں کہ کہ روزے رکھا کرو اور چھوٹا بھی کر۔  
راقل کو قیام بھی کرو اور سویا بھی کرو۔ لہذا جیسے میں تم دن  
کے روزے رکھ کر دیکھو، جو کچھ نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو  
یہ ہمیشہ کے روزے رکھنے جیسی بات ہو جائے گی، بعض  
گزار خواہ، یا رسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔  
فرمایا، تو ایک روزہ رکھ کر دوسرے روزے خالی چھوٹ دیا کرو۔ عرض گزار  
ہاں میں اس سے زیادہ رکھ سکتا ہوں۔ منسرایا، تو ایک  
دن روزہ رکھو اور دوسرے دن نہ رکھو۔ یہ دواؤں روزہ  
ہے اور ہے بھی مسئلہ روزہ، عرض گزار خواہ، یا رسول اللہ!  
میں اس سے زیادہ رکھ سکتا ہوں۔ فرمایا، اس سے زیادہ میں  
ضعیف نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، میں نہیں  
خدا تبارک جس سے تم دن کو ہمیشہ روزہ رکھنے والے اور راتوں کو ہمیشہ  
قیام کرنے والے شمار ہو جاؤ، میں جس گزار خواہ۔ ضرور بتائیے۔ فرمایا  
اگر رات کو تم وہی کرو تو آٹھیں کر دو اور چھوٹا بھی کر  
گے۔ یوں کہ کہ ہر مہینے میں کم دن روزے رکھ دیا کرو۔ یہ ہمیشہ  
رکھنے والی بات ہو جائے گی یا ایسی بات ہو جائے گی جسے ہمیشہ  
رکھ کر عرض گزار خواہ کہ میں اپنے اندر پاتا ہوں۔ سب سے کم ہے کہ  
طاقت پاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا تو پھر دواؤں روزہ رکھ لو کہ ایک دن  
روزہ رکھو اور دوسرا چھوٹ دیتے۔ پس انہیں دشمن کے مقابلے سے  
جائگہ کی فزولت نہیں آتی تھی۔

دواؤں روزہ اور دواؤں قیام۔ ملائی لازماً اللہ تعالیٰ کو سب  
مائدوں سے پسند ہے اور ملائی ملائی اللہ تعالیٰ کو سب مائدوں  
سے پسند ہے وہ آدمی رات تک سوتے، پھر تہائی رات قیام کرتے  
اس کے بعد باقی چھوٹا حصہ صوم کرتے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور  
ایک دن چھوٹا کر دیتے۔ حضرت علی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے  
فرمایا، میرے پاس رسول اللہ کو سوتے ہوئے دیکھا۔



۴۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدْرِيسَ  
الْكَلْبِيِّ سَمِعَ عَمَّالَهُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ لِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ  
إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَقُومُ يَوْمًا فَيَنْطَرُ  
يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ  
يَمُتُّ زَهْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَتِمُّ  
سُدُسَهُ.

باب ۳۱ وَالَّذِي جَدَّدْنَا دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِ  
إِنَّهُ أَزَلُّ إِلَى قَوْلِهِ وَخَصِلَ الْخَطَابُ قَالَ  
مُجَاهِدٌ أَلْعَنَهُمُ فِي الْقَضَاءِ وَلَا تَشْطِطُ  
لَا تُنَوِّتُ. وَاهْدُونَ إِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ إِنَّ  
هَذَا أَخْبَى لَكُمْ تَسْمُ وَتَسْمُونَ نَعَجَةٌ يَكْتَالُ  
لِلْعَدَاةِ نَعَجَةٌ وَاحِدَةً يَكْتَالُ أَيضًا سَاءَ وَ  
بِئْسَ نَعَجَةٌ وَاحِدَةً يَكْتَالُ الْغَيْثِيَّهَا مِثْلُ  
وَكَلْعَهَا زَكَاةً نِيَاءً صَنَعَهَا. وَخَرَفَ عَلَى عِلْبِي  
صَارَ أَعْرَ مَتَى أَغْرَزَتْهُ جَعَلَتْهُ عِزْمِيرًا  
فِي الْخَطَابِ يُعَالِ الْمَخَادَرَةَ قَالَ لَعَنَهُ  
ظَلَمَكَ يَسْأَلُ نَعَجَتِكَ إِلَى بَعَايِهِ وَإِنَّ  
كَثِيرًا مِنَ الْخَطَابِ الشَّرَّكَاءِ يَسْبِقُ  
إِلَى قَوْلِهِ إِنَّمَا جَدَّدْنَا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
إِخْتِبَرْنَا. وَقَدْ رَأَى عُمَرُ فَجَلَّتْهُ يَشْتَبِيهِ  
النَّارُ فَاسْتَعْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَ  
أَنَابَ.

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يَزِيدَ  
قَالَ سَمِعْتُ الْعَوَّامَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ  
عَبَّاسٍ أَسْجُدُ فِي مَنْ. فَقَرَأَ مِنْ دُرَيْجِمِ دَاوُدَ وَ  
سُلَيْمَانَ حَتَّى أَتَى فِيهِمَا أَهْمُ قَتِيلًا فَتَلَّ يَتْلُو  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ أَمْرًا يُقْتَبَرُ بِهِمْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے  
سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو داؤد کی روزہ سب  
روزوں سے پسند ہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور  
دوسرے دن چھوڑ دیتے۔ اللہ تعالیٰ کو داؤد کی  
نزد سب نمازوں سے پسند ہے۔ وہ نصف نیت  
نیک سمجھتے، چھائی رات قیام کرتے پھر باقی چھائی  
سمجھتے۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ دو نعمتوں واسے کو یاد کرو، بیشک  
وہ بڑا رجحان کرنے والا ہے (سورۃ ص، آیت ۱۷) اَلْخَطَابُ  
الْبُخَارِیُّ۔ مجاہد کا قول ہے کہ اس سے فیصلے کی سبھ درجہ  
مرا ہے۔ لَا تُنَوِّتُ زَادَتْ ذَكَرَ۔ دَاوُدُ قَالَ لِي سَوَاءِ الْقَوْمِ  
إِنَّ هَذَا أَخْبَى لَكُمْ تَسْمُ وَتَسْمُونَ نَعَجَةٌ اس میں عورت  
کو نفع کا گدھے اور وہ شکار کے معنی میں آتا ہے۔ وَلِي نَعَجَةٍ  
وَاحِدَةً حَقَّالِ الْغَيْثِيَّهَا يَكْتَالُهَا ذَكَاةً كَرِيًّا كَلَرِجِ ہے۔  
اپنے ساتھ لایا۔ وَخَرَفَ لِي بَحْرٍ بِغَابِ آریا میری نسبت طاقتور  
ثابت ہوا۔ اَلْمَخَادَرَةُ میں نے اسے غائب کر دیا ہے الْخَطَابِ  
یہ محاورہ کے طور پر ہے۔ کما تَوَدُّ دُنِي كَوَانِي دُيُوبِي میں  
میں ملائے کے لیے سوال کر کے زیادتی کی ہے اور بیشک اکثر  
شرکاء زیادتی کرتے ہیں۔۔۔۔۔ (لَعَنَّا قَتْلًا سُبْحًا۔ ابن عباس کا  
قول ہے کہ اس سے مراد ہے کہ ہم نے اسے آزمایا، حضرت عمر کی قرأت  
میں قَتْلًا میں تاد کی تشدید کے ساتھ ہے۔ پھر اس سے پہلے  
رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا اور رجوع لایا۔

نایت ۱۲۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مجاہد نے  
روایت کیا کہ کیا میں سورہ ص میں سجدہ کروں آپ نے آیت  
پر عرض۔ وَنَادَى ثَمِيمٌ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ... فَيَعْلَمُ الْكَلِمَةَ  
قرأتے تھے اسے بھی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے کہ حضرت  
نبیائے اکرام کی پیروی کریں۔



بُنِ جَعْفَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيَْادٍ عَنْ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
 مِنَ الْجَنَّةِ نَعْتُ النَّبَارِ حَتَّى لِيَقْطَعَ عَلَى حَبْلٍ لَاقِي  
 فَامْكِنِي اللَّهُ مِنْهُ فَاتَّخَذَتْهُ فَتَبَدَّدَتْ أَنْ  
 الرُّبُطَةُ عَلَى سَائِرِ مِيرُ سَمَوَاتِي السَّجْدِ  
 حَقِّي سَطَرُ الرَّايَةِ كُنْكُمْ فَتَدَّ كُرْتُ دَعْوَةُ  
 أَخِي سَلِيمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْكَ لَا يَنْبَغِي رَحْمَةً  
 مِنْ تَعْدِي قَرَدَتْ خَافَ مِنْهَا عَفْرِيَّتُ مُتَمَرِّدٌ  
 مِنْ أَسْرِ أَوْجَانٍ وَمِنْ بَيْنِيَّةٍ جَمَاعَتُهَا  
 الزَّيْبَانِيَّةُ.

۶۳۷- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مَوْحِدُ بْنُ  
 بَنِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
 قَالَ سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَطَوْفَنَ اللَّيْلَةِ عَلَى سَفِينَةٍ  
 امْرَأَةٍ تَحْمِلُ كُلَّ امْرَأَةٍ وَرَسُولًا يَهْدِي فِي سَبِيلِ  
 اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَتَمَرَّ بِذَلِكَ  
 لَوْ تَحْمِلُ شَيْئًا إِلَّا وَاحِدًا سَاقِطَ أَحَدُ شَقِيئِي  
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَقَّ لَهَا  
 نَجَا هَذَا ابْنِي سَبِيلَ اللَّهِ قَالَ شَعْبَةُ وَابْنُ أَبِي  
 الزَّيَادِ تِسْعِيْنِ وَهُوَ أَصَحُّ.

۶۳۸- حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي  
 حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ  
 عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 أَفِي مَسْجِدٍ وَضِعَ أَقْلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ  
 بَعْرَاقِي قَالَ فَفَرَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْبَصُ قُلْتُ كَوَكَانَ  
 بَيْنَهُمَا قَالَ أَلْبَعْرُونَ ثُمَّ قَالَ حَيْثُمَا أَدْرَكَكَ  
 الصَّلَاةُ فَصَلِّ وَالْأَمْرُ لَكَ مَسْجِدٌ.

۶۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شریعت  
 میرے پاس ایسا ملک آیا تاکہ میری نذر نہ تھامے۔ پس اللہ تعالیٰ  
 نے مجھے اس پر قدرت دی تو میں نے اسے پکڑ لیا۔ میرا  
 ارادہ ہوا کہ اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ  
 دوں تاکہ تم سب اسے دیکھو لیکن مجھے اپنے بھائی سیدنا  
 کا رعایا یاد آگئی کہ اسے مسجد مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے  
 بعد کسی کو لائق نہ ہو۔ پس میں نے اسے ناکام کر دیا۔  
 دیا۔ حضرت زید سے مراد سرکش ہے، خواہ نشان  
 ہو یا جتن۔ جیسے ہر مذہب کی اس کی جمع التزیینات ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
 کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سیدنا  
 بن داؤد علیہما السلام نے کہا کہ آج رات میں شتر بویوں کے  
 پاس جاؤں گا، پس ہر عورت سوار بیٹھے گی جو اللہ کی راہ  
 میں جہاد کرے گا میں ان کے ایک ساتھی بنوں گا۔ ان سے کہا  
 اللہ را اللہ۔ لیکن انہوں نے یہ الفاظ نہ کہے تو ایک کے سوا کوئی  
 عورت حاضر نہ ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ایک پہلو بیکار تھا۔ نبی  
 کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انہوں نے اللہ را اللہ  
 کہا تو تو رہے پیدا ہو کر ضرور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔ تیسرا  
 نے جواب دیا کہ بویوں کی ہدایت کی ہے اللہ زیادہ دیکھتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں  
 نے مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کون سی  
 مسجد بنائی تھی، فرمایا مسجد حرام۔ میں نے پوچھا، اس کے بعد  
 کون سی؟ فرمایا، پھر مسجد نبوی۔ میں عرض گزار ہوا، ان  
 دونوں کے درمیان کتنی مدت ہے؟ فرمایا، چالیس سال پھر  
 فرمایا، جہاں تجھے ناز کا دانت ہو جائے وہیں نماز پڑھ لیا کرو  
 تیرے لیے وہ زمین ہی مسجد ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میری اللہ

هَذَا مَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَّا مَسْمَعٌ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ الْجَلِّجِلِ اسْتَوْفَدْنَا فَوَجَدَ الْفَرَّاسُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِي النَّارِ وَكَأَنَّ كَانَتْ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِأَحَدِهِمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا ائْتِنَا ذَهَبَ بِابْنِكَ وَكَأَنَّ نَرَا خُرِفَ ائْتِنَا ذَهَبَ بِابْنِكَ فَتَحَاكَمَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْغَنِيِّ فَقَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَخَبَرْتَاهُ فَقَالَ اسْتَوْفِي يَا لَيْتَكُمَنِ الشَّعْءُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الْعُصْفُورُ لَا تَقْعَلُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ أَبُهَا فَقَضَى بِهِ لِلْعُصْفُورِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَ اللَّهُ إِنْ سَمِعْتُ يَا لَيْتَكُمَنِ إِنْ لَا يُؤْمِنُونَ وَمَا لَنَا نَقُولُ إِلَّا الشُّمْدِيَّةَ -

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنْ اشْكُرْ لِمَ آتَى قَوْلَهُ إِنْ اللَّهُ لَا يُجِبُ كُلَّ مُخْتَالٍ وَخَوْبٍ وَلَا تَصْغُرِ الْأَعْرَافُ بِالْخَوْبِ ۖ ۶۵۰ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ زُرَّاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الْيَتِيمُ آمَنُوا وَلَا يُلْسُوا أَيْمَانَهُمْ يُظْلِمُ قَالَ صَحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ لَعْنَةُ يَتِيمٍ إِيْمَانَهُ يُظْلِمُ فَكَرَرْتُ لَا تُشْرِكُ بِاللَّهِ إِنْ الْيَتِيمُ لَطَلَمُ عَطِيئًا -

۶۵۱ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زُرَّاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الْيَتِيمُ آمَنُوا وَلَعْنَةُ يَتِيمٍ آمَنُوا يُلْسُوا أَيْمَانَهُمْ يُظْلِمُ شَوْ ذَلِكِ هِيَ السُّلُومِيْنَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْسَا لَا يُلْسُوا هُكْمَهُ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ لَمَّا هُوَ الْيَتِيمُ الْوَرَسُ عَرَامَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَكْفِي يَأْمُرُ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ

لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی تو پردے اور دھوسے پر اسے اس میں آگ گر نہ گئے۔ پھر فرمایا کہ مذکور میں عقین اور ان میں سے ہر ایک کی گرد میں اس کا بیٹا تھا۔ بیٹریا آیا اور ان میں سے ایک شے کو اسے کر بھاگ کر بد ساتھی عورت نے اسے بتایا کہ تم اسے روکے کو بیٹریا سے گیا ہے دوسری کہنے لگی کہ ہمارے لڑکے کو اسے روہ اپنا بھگڑا حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس سے گئیں۔ آپ نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ پھر رسول حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس گئیں۔ اور انہیں واقعہ بتایا۔ انہوں نے کہا، بھری لاڑ میں برابر کے دو لڑکے کر کے تم دونوں کو ملے دیتا ہوں۔ چھوٹی عورت کہنے لگی، اشد آپ پر دم کسے ایسا نہ کیجئے یہ بیٹا اسی کا ہے۔ پس آپ نے چھوٹی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ سیکھیں کا حفظ میں نے اسی روز سنا ہے ہم چھوٹا کے یہ تلمیذ کہا کرتے تھے۔

حضرت لقمان کا بیان۔ در شاہی باری تھاتے ہے۔ اور بیشک ہم نے حق کو حکمت عطا فرمائی کہ شکر کا شکر کر۔ مختار فی تفسیر احمد لقمان، آیت ۳۱، وَلَا تَصْغُرْ مِنْهُ نَجْمٌ -

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت: اَلَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا اِيْمَانَهُمْ بِشَيْءٍ نَزَلَ جِوْنِ تَوْحِيدِ كَرِيمِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کہنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جو اپنے ایمان میں لگاؤ کی آمیزش نہیں کرتا۔ پس اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرا، بلکہ ترک بہت بڑا ظلم ہے (احمد لقمان آیت ۳۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت: اَلَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا اِيْمَانَهُمْ بِشَيْءٍ نَزَلَ جِوْنِ تَوْحِيدِ كَرِيمِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کہنے لگے کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جو اپنے ایمان میں لگاؤ کی آمیزش نہیں کرتا۔ فرمایا یہ بات نہیں بلکہ اس سے مراد ترک ہے۔ کیا تم نے نہیں سنا جو لقمان نے نصیحت کرتے ہوئے اپنے بیٹے سے کہا اے میرے بیٹے! اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا، بیشک





إِذْ قَالَ لِلَّهِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ  
بِكَلِمَةٍ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ مَوْلًوً وَآلَ  
إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ إِذْ قَوْلُ  
يُزَكِّى مَنْ يَشَاءُ مِنْ بَنِي عِيسَىٰ قَالَ آمَنُ بِمَا  
وَالْعِمْرَانُ السُّوءُفُونَ مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ  
عِمْرَانَ وَآلِ يَسِينَ قَالَ مَعْتَدٍ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِمْ  
يَقُولُ إِنَّ آدَمَ النَّكَّاسِ يَا مَرْيَمُ بَلِّغِي بَنِيكَ  
وَهُمْ السُّوءُفُونَ وَيَقَالُ آلُ يَعْقُوبَ أَهْلُ يَعْقُوبَ  
وَإِذَا اسْتَوَوْا إِلَيْكُمْ رُدُّوهُ إِلَى الْأَصْلِ قَالُوا أَهَيْلٌ  
۶۵۳. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ السَّيِّبِ قَالَ قَالَ  
أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُوِيٍّ إِلَّا يَمَسُّهُ  
الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَلِكُ صَارِيحًا مِنْ خَلْقِ الشَّيْطَانِ  
خَيْرٌ مَرْيَمَ وَابْنَهَا حَمْرًا يَقُولُ آدَمُ هَدِيدٌ وَآلُ آدَمَ  
يَلِكُ وَذُرِّيَّتُهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بَابُ ۳۲. وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ  
اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ  
الْعَالَمِينَ يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي  
مَعَ الرَّاكِعِينَ. ذَلِكَ مِنْ أَمْبَاءِ الْقَيْبِ نُوحٍ خَيْرِ الْبَنِي  
وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ  
يَكْفُلُ مَرْيَمَ مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ يَقَالُ  
يَكْفُلُ يَكْفُلُ. كَفَلَهَا. فَكَفَلَهَا مَعْصُومَةً لَيْسَ مِنْ  
كُلِّ الدُّنْيَا وَشَبَّهَا.

۶۵۴. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ  
عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ  
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَاءِ آدَمَ مَرْيَمُ  
بَدَتْ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَاءِ إِبْرَاهِيمَ هَاجِرَةُ.

ایک جگہ لکھی دوسری مریم، آیت ۱۶۔ اور یاد کرو جب فرشتوں  
نے مریم سے کہا، اے مریم! اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے  
پاس سے ایک کلمہ کہ سورتہ آل عمران، آیت ۴۰۔ بیشک اللہ  
کے پیچھے یاد آدم اور نوح اور ابراہیم کہ آل عمران کی آل کو سادہ  
جہان سے سورتہ آل عمران، آیت ۴۲، آل یاسین اور آل محمد  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں فرمایا بیشک ابراہیم کے  
سب سے نزدیک وہ لکھی ہیں جنہوں نے اس کی پیروی کی۔ آل یعقوب  
حضرت یعقوب کے آل طریقہ اصل میں یہ لفظ ای ہے، تصغیر کے  
بامثل اصل کی جانب سے ہوتے ہیں جیسے اخیل۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ جب صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوا ہے تو قبیلان اس کو چھتا  
ہے اور مشیطان کے چھونے کی وجہ سے ہی وہ چھتا چھتا  
ہے ماموسے مریم اور ان کے صاحبزادے کے۔ پھر  
حضرت ابو ہریرہ یہ آیت پڑھا کرتے ہیں: وَإِذْ أُنْفِثَتْ هَالِكٌ  
وَأُزِيلَتْ هَالِكٌ الشَّيْطَانُ الرَّجِيمُ (سورتہ آل عمران، آیت ۱۶)

حضرت مریم کا انتخاب۔ اور جب فرشتوں نے کہا اے  
مریم! بیشک اللہ نے تجھے چن لیا اور خوب مقرر کیا اور آج  
مارے جہان کی عورتوں سے تجھے پسند کیا۔ اے مریم! اپنے رب  
کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور اس کے لیے سجدہ کر اور رکوع کرنے  
واलों کے ساتھ رکوع کر یہ غیب کی خبریں ہیں کہیں ہم طیر طور پر تمہیں بتا  
ہیں اور تم ان کے پاس۔ تھے جب وہ اپنے قلوب سے قریب تھے  
تھے کہ مریم کسی کی بدوش میں رہے اور تم ان کے پاس نہ تھے جب  
وہ جگہ رہے تھے۔ سورتہ آل عمران، آیت ۴۲ تا ۴۴ کہتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں  
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:۔  
اپنے وقت کی بہترین عورت مریم بنت عمران تھیں اور  
اپنے وقت کی بہترین عورت خدیجہ ہیں رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو قبیلان اس کو چھتا ہے اور مشیطان کے چھونے کی وجہ سے ہی وہ چھتا چھتا ہے۔

[illegible]

٢٥٥ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ

[illegible]

١٥٩. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمُبَلَّغِ حَدَّثَنَا الْوَكِيدُ عَنْ  
الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرِو بْنُ هَارِبٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَدُّهُ  
بْنُ كَيْسٍ أُمِّيَّةً مِنْ عِبَادَةِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

[illegible]

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا: - اللہ کی نصیحت تمام امور پر  
پڑھیں ہے جس شریک تمام کھانے پر مردوں میں تو کالی بہت چٹے  
ہیں لیکن محمد توں میں کالی صرف مریم بنت عمران اور آسیہ ندوۃ نزلت  
ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فراتے سنا، تشریف کی طرف میں  
دوسری طرفوں سے بہتر ہیں۔ یہ بچوں سے بہت محبت رکھنے والی  
اور خاندان کے ہاں کی حفاظت کرنے والی ہیں۔ اس کے بعد فرماتے  
مریم بنت عمران نے کسی اور شے پر سوار کی نہیں کی۔ ایسا ہی  
ذہری کے جیسے اور اسحاق کہیں نے ذہری سے روایت کیا ہے۔  
امام ابوہریرہ نے فرمایا ہے: - اسے کتاب دلو! اپنے دین میں زیادتی  
نہ کرو اور اللہ پر نہ کہو کہ سچ۔ مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا اللہ کا  
رسول ہی ہے اور اس کا ایک کلمہ کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس  
کے یہاں کی ایک روح۔ تو اللہ اللہ اس کے رسولوں پر ایمان  
لاؤ اور میں خدا نہ کہو، باز دہرا چنے جیسے کہ۔ اللہ تو ایک  
ہی خدا ہے۔ پاک ہے اسے اس سے کہ اس کا کوئی بھوکہ جو۔  
اسی کا مال ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور  
اللہ کافی ہے کارساز (سورۃ النساء آیت ۱۱۴) ابوہریرہ کا قول  
ہے کہ کلمہ سے مراد تین ٹیکٹوں ہے۔ دوسرے حضرات کا قول  
ہے کہ تین بڑے کا مطلب انہیں خدا کے ذی روح بنا دیا۔ لہذا میں خط

حضرت مبارک بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ایسے بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود کے لائق نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے



مُرْصِعُ ابْنِ لَهْدٍ مِنْ بَنِي إِسْرَٰئِيلَ كَتَمَ بِهَا رَجُلٌ  
رَاكِبٌ ذُو شَاوَرَةٍ فَقَالَتْ أَلَيْسَ لَكُمْ جَعَلٌ إِنْجُ  
مِثْلُهُ فَتَرَكْتُمْ شَعْرَهَا وَأَقْبَلَ عَلَى الزَّاحِبِ  
فَقَالَتْ لَكُمْ لَا تَجْعَلُونِ وَمِثْلُهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى  
شَعْرِهَا يَمْسُحُهُ قُلُوبُ الْبُزْجِ بِرَمَّةٍ رَمَى حَكَايَ أَنْظَرُ  
إِلَى الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُصُّ إَصْبَعَهُ  
ثُمَّ مَرَّ بِأَمَةٍ فَقَالَتْ أَلَيْسَ لَكُمْ جَعَلٌ إِنْجُ  
مِثْلُ هَذِهِ فَتَرَكْتُمْ شَعْرَهَا فَقَالَ أَلَيْسَ جَعْلٌ وَفِيهِ  
الْجَبَّارَةُ وَهَذِهِ الْأَمَةُ يَقُولُونَ مَرُفَّتٌ رَفِيفٌ  
وَلَوْ تَعْلَلُ .

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَٰئِيلُ  
مَعْمَرُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا  
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ  
رَبِيعِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَسِيرٌ فِيهِ لَيْثٌ مُؤَسَّرٌ لَنْ يَنْفَعَهُ فَإِذَا أُجِلَّ حَبَسَهُ  
قَالَ مَضْرُوبٌ رَجُلٌ الزَّائِرِ كَانَتْ وَدَّ جَالِ شَوْوَةٍ  
قَالَ لَيْثٌ رَيْسٌ فَقَالَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
رَبِيعٌ أَحْمَرٌ كَانَتْهَا خَرَجَ مِنْ دِيْنَاهِمْ يَتَوَقَّعُ أَنْ يَكُونَ  
فَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَنَا أَشْبَهُ وَلِيَهُ بِهِ قَالَ وَأَبُو لَيْثٍ  
يَا بَنِي إِسْرَٰئِيلَ أَحَدُكُمْ لَيْثٌ وَالْآخَرُ لَيْثٌ فَكَيْفَ لَيْثٌ  
أَيُّكُمْ لَيْثٌ فَحَدَّثَ الْفَتَى فَشَرَّهُ ثُمَّ بَيَّنَّ لَهُ هَذِهِ  
لِلْوَعْدَةِ أَوْ أَصْبَحَتِ الْبَطْنَةُ أَمَّا لَنْ لَوْ تَعْلَلُ الْخَمْرُ  
غَرَّتْ أَهْلَكَ .

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَٰئِيلُ  
أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ يَزِيدٍ  
أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ رَيْثُ  
وَمُؤَسَّرٌ وَابْرَاهِيمَ فَامَّا رَيْثُ فَاحْمَرَّ جَمْعُهُ رَيْثُ الصَّدْرِ  
وَأَمَّا مُؤَسَّرٌ فَادْرَجْتُمْ سَبْطُ كَانَتْ مِنَ الزَّجَالِ

کی ایک حدیث دودھ پلا رہی تھی تو اس کے پاس سے ایک غول بھرتی ہو کر  
گولہ مار دے گا، یا اللہ! میرے اس بیٹے کو اس جیسا بنادینا۔ بچے  
نے اس کی پستان پر چڑھ کر، سوار کی جانب متوجہ ہوا اور کہا اے اللہ!  
مجھے اس جیسا بنانا۔ اس کے بعد پستان چھوتے لگا۔ حضرت ابوہریرہ  
فرماتے ہیں کہ گولہ میں اب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انگلی چھوتے  
دیکھ رہا ہوں۔ پہلوس کے پاس سے ایک گولہ لڑکائی کا گزر ہوا۔ کھٹے لکڑی  
اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنانا۔ لڑکے نے اس کا پستان چھو کر  
دیا اور کھٹے لگا۔ اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنانا۔ اس نے بچے سے  
پوچھا، یہ کیوں؟ جواب دیا: وہ سوار خاتونوں میں سے ہے اور اس  
حدیث کو لوگ کہتے ہیں کہ چھدی کر رہا ہے، حالانکہ یہ ان میں سے  
کوئی کام نہیں کرتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رشبہ سواران میری  
حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی، راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں  
یوں بتایا کہ وہ دبے پتلے، دراز قد، سیدھے بالوں والے بیٹے کی  
میں جیسے قبیلہ بنو نضیر کے۔ آپ نے فرمایا میری حضرت عیسیٰ سے  
حقائق ہوئی۔ میری نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا طعیر بیان  
فرمایا کہ یہ درمیانہ قد، سرخ رنگ والے اور ایسے تروتازہ ہیں گویا  
ایسی حمام سے نکلے ہیں اور میں حضرت ابراہیم کی ساری اولاد کی مانند  
نیاں مشابہ ہوں۔ پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے۔ ایک میں  
دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ مجھ سے کہا گیا، ان میں جو  
مخروبہ خاطر ہوئے یہ بچے، میں نے دودھ سے کر لی۔ پس کہا  
گیا کہ آپ نے فطرت کی راہ پائی ہے یا آپ نے فطرت کو پایا ہے۔  
اگر آپ شراب پیچتے تو امت لڑا ہو جاتی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رشبہ سواران، میں  
نے حضرت عیسیٰ و حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم کو دیکھا، عیسیٰ تو  
سرخ رنگ، گھٹکریاں بالوں اور چوڑے سینے والے ہیں، وہ ہے  
موسیٰ تو وہ گندمی رنگ، اور سیدھے بالوں والے تھے تو یہ قبیلہ





۶۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
 حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ  
 هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ  
 النَّبِيِّينَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْأَوَّلُ فِي الْآخِرَةِ  
 يُعْلَنُ أَهْلُهَا ثُمَّ تُخْتَلَى وَفِيهِمْ وَاجِدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَذَا  
 مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هُرَيْرَةَ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ هُرَيْرَةَ عَنْ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ۶۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
 ۶۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
 عَنْ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
 ۶۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
 عَنْ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
 ۶۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
 عَنْ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دنیا اور آخرت  
 میں جیسے بے ترجم کے سب سے نزدیک ہوں اور سادہ سادہ  
 عاقبتی صابی ہوں، کیونکہ ان کی والدہ تو عبدا حبسدا  
 میں لیکن دین سب کا ایک ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ سے دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ و سلم نے  
 فرمایا کہ اے لوگو! میں دنیا اور آخرت میں سب سے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم نے ایک آدمی کو چھوڑا کہ وہ بڑے  
 دیکھ کر فرمایا کہ کیا تو نے چھوڑا؟ اس نے جواب دیا، ہرگز نہیں قسم ہے  
 ذات کہ میں نے اس کو کوئی عیب نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں ہر آدمی کو چھوڑتا ہوں  
 حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سننا کہ مجھے اتنا بڑا حدیثنا انصاری نے  
 عیسیٰ بن مریم کو بڑا حدیث ہے، کیونکہ میں بھی اس کا بندہ ہوں، اچھا تم میں کہا  
 کرو کہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی زندگی کو اچھا ادب کھائے  
 اور اسے بہترین تعلیم دے، پھر آزاد کر کے اس سے نکال کر دے تو  
 اسے دوسرا ثواب ملے گا۔ جو آدمی حضرت عیسیٰ پر ایمان لایا اور اسے  
 پھر پر ایمان لے آئے تو اسے بھی دوسرا ثواب ملے گا۔ اللہ جو غلام اپنے  
 پھر غلام سے دے اور اپنے آقا کا حکم مانے تو اس کے لیے  
 بھی دوسرا ثواب ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اکٹھے کیے جاؤ گے تو ننگے پیر لگے  
 جسم اور ختنہ کے بغیر جو گے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ہر مہنے جیسے  
 اسے پہنے بنایا تھا ایسے ہی پھر کر دیں گے یہ وعدہ ہے جس سے وعدہ  
 ہم نے اس کو ضرور کرنا ہے (سورۃ الانبیاء آیت ۱۱۰) پھر سب کے  
 پہنے جن کو لباس پہنایا جائے گا۔ وہ حضرت ابراہیم جوں گے۔ پھر ہمیں

عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِمْ مِنْكُمْ فَاقُولُوا كَمَا قَوْلَ الْعَبْدِ الْفَقِيرِ مَعِي  
بَيْنَ مَرْكَبٍ فَكُنْتُ حَتَّى بَلَغْتُ مَا دُسْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَقَّعْتُ أَنَّ  
أَنْتَ الْوَقِيبُ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِلَى تَوْبَةِ الْوَرِ  
الْحَكِيمِ قَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ يُوسُفَ قَدْ كَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَهُ عَنِّي مَعَهُ  
قَالَ هُمْ الْأَرْكَامُ وَنَافِلَةُ الْأَقْدَامِ عَلَى عَهْدِ إِيَّاكُمْ فَقَالَ لَهُمُ  
الْوَلِيُّ بْنُ أَبِي النَّخَعِ

بِكَلْبٍ ٢٢٩ مُزُولٍ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ  
٢٢٨- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ أَحْمَدَ نَائِبُ حَقِيقَتِ بْنِ إِدْرِيسَ  
حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ  
السَّيِّبِ حَدَّثَنَا بِأَخْبَرَنَا رَجُلٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكُنِي فِي الْقَبْرِ يَدِي فِي يَدَيْهِ لِيُؤْتِيَنِي مِنْهُ مِنْ  
مَرْحَمَةٍ حَتَّى لَا أَكْثِرَ الْعُصْبُوبَ وَيَقْتُلَ الْخَجَرَ يُرَى وَيَضْمُرُ  
الْحَزَنَةَ وَيَبْقِيَنَّ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونُ  
الشَّجَرَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا رِثَا نَعْرِقُورُ  
أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَخْرَجُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ قِيلَ أَهْلُ الْكِتَابِ  
إِلَّا لِيَكُونَ مِنْ يَدِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ  
عَبْدًا لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ.

٤٩٩ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا النَّيْسَابُورِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ  
أَبِي إِسْهَابٍ عَنْ نَارِجٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَبَا  
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا سَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِسْمُكُمْ بِكُمْ  
تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي ذَرٍّ.

اور دانی جانب سے میرے چند ساتھیوں کو کچڑیا جاتے گا۔ میں کوئی  
کافی تو میرے صحابی ہیں۔ کہا جائے گا کہ یہ بیشک مرتد ہو گئے تھے اور  
آپ کے جدا ہوتے ہی پانی اڑیوں پر پھر گئے تھے۔ پس میں وہی کہوں گا  
جو میرے صالح یعنی بن مریم نے لکھا تھا کہ:۔ اہل میں ان پر مطلقاً صاحب تک  
ان میں مدد پھر جب تو نے مجھے اٹھایا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور میرے  
تیرے ساتھ حاضر ہے... اَللّٰہُمَّ صَوِّفْ لَنَا ذَرَّةَ رَحْمَةٍ اَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا  
حضرت عیسیٰ کا آسمان سے نازل ہونا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ  
میری جان ہے فقیر تم میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے، وہ  
میرا دل ہوں گے، صلیب کو قہر دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے،  
موت کو قہر کریں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ کوئی ایسے مال  
ہو گا۔ یہاں تک کہ ایک سیدہ کو فضا و فہلہ سے بہتہ خیال کیا جائے  
پھر حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ اور  
کتابی میں اضیعی جو اس کی صحت سے پہلے اس پر ایمان نہ  
تھا اور قیامت کے دن ان پر گواہ ہو گا سورہ النساء آیت

حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مدایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریمؑ نازل ہوں گے اللہ تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ فضیل رحمہ اللہ اذیٰی نے بھی اس کو مدایت کی ہے۔

وقت معلوم ہوا کہ حضرت مینو علیہ السلام زندہ آسمانوں پر موجود ہیں اور قریب قیامت کے نزدیک حرمین و بحال سکھ رہے ہیں اس کا اعلان ہے  
نقل ہو گا۔ وہ بحال کوئلہ کریں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے۔ نبی ہوتے ہوئے وہ آسمت محمدیہ کے ایک فرد کی حیثیت میں دانی دنیاوی رنگ  
نگہ انداز کریں گے۔ وہ شریعت محمدیہ پر عمل کریں گے۔ حضرت مجدد ملت ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اجتہادی مسائل میں حضرت مینو علیہ السلام کا اجتہاد  
حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اجتہاد سے مدافعت ہو گا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا نہم گویا نہم نبوت کے باطن  
قریب تھا۔ اس وقت حضرت امام محمدی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کی قیادت کر رہے ہوں گے اور وہ حضرت مینو علیہ السلام سے مسلمانوں کی قیادت  
سنبھالنے کے لیے عرض کریں گے لیکن یہاں قیادت پر بحال رکھیں گے۔ اسی حدیث میں اسی بات کا ذکر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بنی اسرائیل کے واقعات۔

**بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ**

۲۶۰. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَرَّاحٍ قَالَ  
قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عُمَرَ وَلِيَحْدِثَ النَّاسُ مَا كُنْتُمْ تَحَدِّثُونَ  
وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّكَفَى  
سَمْعُهُ يَقُولُ إِنَّ مَعَ اللَّهِ عَجَابًا إِذَا أَخْرَجْتُمَا  
وَكُنْتُمَا أَمَّا أَنْ تَرَى النَّاسَ أَلَا تَأْتِيَهُمَا بَابُ دُ  
وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسَ أَنْتُمْ مَا تَرَاهُمَا وَكُنْتُمَا  
تَخْرُجُ فَمِنْ أَدْنَى مِنْكُمْ فَلْيَقُمْ فِي النَّوَى يَرَى  
أَنَّهُمَا نَارٌ فَإِنَّهُ عَذَابٌ بَابُ دُ قَالَ حَدَّثَنَا  
سَمْعَةُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ  
أَنَّهُ الْمَلَكُ لِيُقِضَ رُوحُهُ فَيَقِيلُ لَهُ هَلْ  
عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ قِيلَ لَهُ فَانْظُرْ  
فَقَالَ مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أَبَايُمُ  
النَّاسِ فِي الدُّنْيَا وَأَجَازِيهِمْ فَانْظُرْ لِمُوسَى وَ  
أَجَازِيهِمْ الْمُعْسِرُ فَادْخُلْهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ  
فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا حَضَرَ  
الْعَرْمُ فَلَمَّا يَكُنُ مِنَ الْخَيَوَاتِ أَوْضَى أَهْلَهُ  
إِذَا أَنَا مَتٌ فَاجْعِلُوا لِي حَطْبًا كَثِيرًا وَ  
أَذِقُوا لِي مِنْ مَاءٍ حَسَنٍ إِذَا أَكَلْتُ لَعْنِي وَ  
خَنَصْتُ لِي عَظْمِي فَانْتَحَشْتُ دَحْمًا وَهَسًا  
فَأَطَعُوا مَا أَمَرْتُ أَنْظُرُوا أَيُّ مَاءٍ أَحْسَنُ فَادْرُؤْهُ فِي  
الْبَيْتِ فَفَعَلُوا فَجَعَلَهُ فَقَالَ لَهُ لَوْ كُنْتُ ذَلِكُ  
قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَمَزَ اللَّهُ لَهُ قَالَ لَهُ  
عُقْبَةُ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَاكَ  
وَكُنْتُ نَبِيًّا

۲۶۱. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى عَنْ الرَّهْزِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

صلى اللہ علیہ وسلم مدینہ سے مدینہ تشریف لائے تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
فرماتے ہوئے سنا کہ جہنم کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ بھی پس جس کو روک دیکھیں گے کہ آگ  
ہے وہ حقیقت میں جہنم کی پانی ہوگا اور جس کو روک دیکھیں گے وہ جہنم کی آگ  
آگ ہوگی پس جو کلمہ تم میں سے اس کے سچے چڑھ جائے تو وہ اس کی آگ  
میں چلا جائے کیونکہ وہ میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہوگا۔ حضرت عذیقہ  
سے روایت ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ اگلے زمانہ کے  
کسی آدمی کے پاس ملک الموت اس کی مدد قبض کرنے آیا تو  
اس سے پوچھا۔ کیا تجھے اپنی کوئی نئی معلوم ہے! کہنے لگا،  
میرے علم میں تو کوئی نہیں۔ اس سے کہا گیا، ذرا اور توجہ سے  
دیکھو۔ کہنے لگا، میرے علم میں تو کوئی چیز نہیں سوائے اسی کے  
کہ میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا تو ظلم کو ہمت  
دے دیا کرتا اور غریب آدمی سے دھوکہ دے کر تارہتا تھا۔ تو اس  
کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ انہوں نے  
یہ بھی روایت کی ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ ایک آدمی کی جیسا موت  
تقریب آئی، اس کی زندگی سے بالواسطہ ہو گئی تو اس نے اپنے اہل و عیال  
کو وصیت کر دی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے لیے بہت سا زیندہ منے  
کہ اس میں آگ لگا دینا جب وہ میرے گوشت کے ساتھ ڈھیر کو بھیجا  
دے تو انہیں سے کہیں لینا۔ جس روز تیز ہوا چلے اس روز وہ راکھ کا  
دھیرا میں ڈال دینا۔ غریب و اتار ب نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ  
نے اس کے تمام اعمال اچھے کرنے کے پوچھا۔ تو نے ایسا کیوں  
کیا! جواب دیا، میرے قریبی قریبی ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کے  
سخن فرمادی۔ حضرت قتیبہ بن نوفل نے ان سے کہا کہ میں نے  
حضور کو فرماتے سنا ہے کہ وہ آدمی کھنٹے چورہ

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہم دونوں فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کا دم قریب آیا تو آپ نے چہرہ اللہ پر چادر ڈال  
لی۔ جب گری سوکھیں ہوئی تو اسے سب پر فور سے

حَلِيمٌ وَسَلَمٌ ظَلِقَ بَطْرَمُ خَيْصَصَةً عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا  
اُنْتَهَرَ كَسَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَّابٌ لَّيْسَ بَعْدَهُ  
اللَّهُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ  
مَسَاجِدَ يُعْبُدُونَ مَا صَنَعُوا

۶۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُرَّاتٍ الْقُرَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا حَرِيرَةَ يَقُولُ قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسْرِبُهُمْ لِأَنْبِيَائِهِمْ وَكُنَّا  
هَلَكُ نَبِيَّ خَلْفَهُ نَبِيٌّ قَاتِلُهُ لَمْ يَكُنْ يَهْدِيهِ وَ  
سَيَكُونُ خَلْفَاءُ رُكُوكُورُونَ كَالْوَأَانِ مَوْتِ  
قَالَ - هُوَ السَّيِّئَةُ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ يُعْطَوْنَهُمْ حَقَّهُمْ  
فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ هَكَذَا اسْتَرْعَاهُ

۶۴۳۔ حَدَّثَنَا سَمِيعُ بْنُ أَبِي مَرْثُومٍ حَدَّثَنَا الْوَيْهَاقُ  
قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ  
أَبِي سَلَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَمِعَ قَالَ لَسْتُمْ بِمَنْ سَكَنَ مِنْ قَبْلِكُمْ شَيْئًا  
يَسِيرُهُ ذُنُوبًا عَظِيمًا إِنْ هُوَ حَقٌّ لَوْ سَكَنُوا أَحْجَرًا حَنِيتَ  
لَسَكَنْتُمْ هَذَا يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى  
قَالَ قَمْنٌ

۶۴۴۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَسِيرَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ  
الْوَيْهَاقُ حَدَّثَنَا عَالِدُ بْنُ أَبِي قَلْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَابْتَغَوْا حَقَّكَوَا  
الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى فَأَمَرَ بِإِلَافٍ أَنْ يَشْفَعُوا إِلَّا أَنْ  
وَأَنْ يَتَّقُوا الْإِسْلَامَ

۶۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ الْأَسْمَنِ بْنِ أَبِي السُّدَّيْنِ عَنْ شُرَيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَكْرَرُ أَنْ تَجْعَلَ يَدَهُ فِي  
حَاضِرَةٍ وَتَقُولُ إِنَّ الْيَهُودَ تَفْعَلُهُ تَابِعَهُ شُعْبَةُ

پر سے بٹا دیا۔ اس حالت میں آپ نے فرمایا:۔  
یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت جنہوں نے انبیاء سے  
گرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ ان کے اس عمل سے  
بچنا چاہیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ پیچھے نبی اسرائیل کے انبیاء  
لوگوں پر حکمران ہوا کرتے تھے۔ ایک نبی کا عدال ہو تا تو دوسرا نبی  
اس کا خلیفہ ہوتا۔ لیکن یاد رکھو میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہے۔  
اں مغرب طغیاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ لوگ ارض  
گزار ہوئے، آپ ہیں ان کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟  
فرمایا:۔ یکے بعد دیگرے ہر ایک سے بیعت کرتے رہنا اعدائ کی  
احکامات کا حق ادا کرتے رہنا۔ پس اللہ تعالیٰ جو ایسی حکمران بنا گا  
وہی حقوق کے بارے میں ان سے باز پرس کرے گا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ضرورت تم اپنے  
سے پہلے لوگوں کے غور و نظر کی ادھی پیڑ کا کدے سے بیٹھنے  
باشت کے برابر باشت الہیہ کے برابر میٹر یہاں تک کہ اگر  
گوں کے صدام میں داخل ہوں گے تو تم میں سے کسی میں جاگھو گے۔  
لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا ان سے یہود و نصاریٰ سزا دی؟  
فرمایا:۔ اللہ کوں جوستے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اظہار  
فلاک کے لیے، لوگوں نے آگ جو ہے اللہ ناقوس بھانے کا شعلہ  
دیا پھر یہود و نصاریٰ کے طریقوں کا ذکر ہوا آخر میں، جلال  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان و تہجد میں کہیں اللہ  
اکامت لا کریں۔

سروا سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا سے روایت کی ہے کہ انہیں کوٹھے پر ہاتھ رکھنا  
نا پسند تھا اللہ عزوجل انہیں کہ ایسا یہود کرتے ہیں  
شعبہ نے بھی اعمش سے اسے روایت







مَحْسَنٌ وَجَدْتُ حَسَنٌ قَدْ قَدِرَ فِي النَّاسِ قَالَ فَسَحَنَ  
 قَدْ هَبَّ عَنْهُ مَا عَمِيَ كَوْنًا حَسَنًا وَجَدْتُ حَسَنًا  
 آتَى السَّمَاءَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَيْدِي أَوْ قَالَ التَّهَرُّهُ  
 شَكَتَ فِي ذَلِكَ إِنَّ الْأَرْضَ وَالْأَقْصَى هَذَا أَحَدُ هُمَا  
 الْأَيْدِي وَكَانَ الْأَخْرَ الْبَحْرُ خَاطِبٌ مَنَاقِبَ عَشْرِ الْقَتَالِ  
 يُبَارِكُ لَكَ ذِكْرُهَا وَأَتَى الْأَقْصَى قَالَ آتَى شَيْءٌ بِأَحَبُّ  
 إِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ مَتَى هَذَا قَدْ قَدِرَ فِي  
 النَّاسِ قَالَ فَسَحَنَ قَدْ هَبَّ وَأَعْلَى شَعْرًا حَسَنًا قَالَ  
 خَانِ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ قَالَ خَلَطَ لَهَا نَفْسًا  
 حَامِلًا قَالَ يُبَارِكُ لَكَ ذِكْرُهَا وَأَتَى الْأَقْصَى قَالَ آتَى  
 شَيْءٌ بِأَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ يَزِدُّ اللَّهُ مَتَى بَصَرٌ فَأَبْصَرَ  
 بِهِ النَّاسُ قَالَ فَسَحَنَ قَدْ هَبَّ فَدَرَدَ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرًا فَكَانَ  
 مَا فِي السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْقَتَمُ مَا مَطَّاهُ شَاغَا  
 وَابْنُهَا بَنِي هَذَانِ وَوَكَّدَ هَذَا أَكْبَرُ هَذَا وَابْنُ  
 مِنْ رَيْلٍ وَهَذَا أَوَّادٌ مِنْ بَقَرٍ وَابْنُهَا رَاوِدٌ مِنَ الْقَتَمِ  
 قَتَمَانَهُ أَتَى الْأَرْضَ فِي مَوَاقِفِهِ وَهَيْئَتِهِ فَكَانَ  
 رَجُلٌ مِنْكُمْ تَقَطَّعَتْ فِي الْجِبَالِ فِي مَتَرٍ خَلَا  
 يَكْدُرُ الْيَوْمَ لَدَى اللَّهِ شَعْرُكَ أَشْهَدُكَ بِأَشَدِّ  
 أَسْطَاكَ الْقَوْنِ الْحَسَنَ وَالْجَعْلَ الْحَسَنَ وَ  
 أَسْأَلَ بَعِيدًا أَتَيْتُمْ مَتَى فِي مَتَرٍ فَكَانَ لَهُ  
 لَانِ الْحَقُّ كَيْفَ فَكَانَ لَهُ كَلْبِي أَفْزَعُ ذَلِكَ الْوُ  
 تَكُنْ أَنْوَاحٌ يَفْزَعُ لَكَ النَّاسُ خَيْرًا مَا عَطَاكَ اللَّهُ  
 فَكَانَ لَقَدْ وَبَشَّرْتُ لَكَ بِرَعْدٍ كَابِرٍ فَكَانَ إِنْ كُنْتُ  
 كَادَ بِأَفْزَعِكَ اللَّهُ مَا كُنْتُ وَأَتَى الْأَقْصَى فِي  
 مَوَاقِفِهِ وَهَيْئَتِهِ فَكَانَ لَهُ مَكْلَ مَا فَتَا لَكَ  
 يَهْدَا قَدْ عَلِمَ مِثْلَ مَا مَدَّ عَلَيْهِ هَذَا فَكَانَ  
 إِنْ كُنْتُ مَكَادِي بِأَفْزَعِكَ اللَّهُ مَا كُنْتُ وَ  
 أَتَى الْأَقْصَى فِي مَوَاقِفِهِ فَكَانَ رَجُلٌ مِنْكُمْ  
 وَابْنُ سَيْبِلٍ وَتَقَطَّعَتْ فِي الْجِبَالِ فِي

کہا، تجھے اس میں برکت جو پھر فرشتہ تجھے کے پاس آیا  
 اور کہنے لگا، تجھے کون سی چیز زیادہ پیاری ہے؟ کہنے لگا فرشتہ  
 بال اللہ مجھے جاتی ہے۔ مگر لوگ میری عزت کریں۔ فرشتہ نے  
 ہاتھ پیرا تو گنہگار بن جاتا ہا اور خوب صدمت بال اسے دے  
 دیا پھر مجھے کون سا مال زیادہ پیارا ہے؟ حیات دیا گناہ  
 پس اسے گناہین گناہ دی اور کہا، تجھے اس میں برکت جو۔  
 پھر فرشتہ اسے کے پاس آیا اور دریافت کیا، تجھے کیا پسند  
 ہے؟ وہ کہنے لگا، اللہ تعالیٰ میری بیانی ٹوٹا ہے۔ تاکہ میں لوگوں  
 کو دیکھوں۔ اس نے ہاتھ پیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بیانی  
 ٹوٹا دی۔ پھر دریافت کیا، تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟  
 کہنے لگا، بکری۔ فرشتہ نے اسے گناہین بکری دے دی۔ بیٹوں  
 کے گناہوں نے خوب بچے جنے یہاں تک کہ اس کے انفراد  
 سے وادی بھر گئی، دوسرے کی گالیوں سے اللہ میرے کی بکریوں سے۔  
 حقوق جو فرشتہ کوڑھی کے پاس اسی کی سابقہ شکل وصورت میں گیا اور  
 کہنے لگا، میں غریب آدمی ہوں، مسافر کی میں زار و راہ ختم ہو گیا  
 ہے، خدا کے سامنے مل مقصود پر کوئی پہچانے والا نہیں اللہ پھر میرا  
 کوئی نہیں خدا پروردگار میں تم سے اس خدا کے نام پر سوال کرتا ہوں جس  
 سے تمہیں اچھا لگے، اچھی جلد اور اونٹ عطا فرما یا کہ اس سفر میں  
 میرے پیچھے کا بند و بست کر دو۔ کہنے لگا، میں نے بہت  
 سے لوگوں کے حقوق ادا کرنے میں۔ فرشتہ نے کہا، شاید میں  
 تمہیں پہچانتا ہوں۔ کیا تم کوڑھی نہیں تھے کہ لوگ تم سے نفرت  
 کرتے تھے۔ غریب تھے تو اللہ تعالیٰ نے مال دیا۔ کہنے لگا،  
 یہ مال تو مجھے آباد و عباد کی میراث میں ملا ہے۔ فرشتہ نے کہا،  
 اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں پہلی حالت پر کر دے۔ پھر فرشتہ  
 مجھے کے پاس اس کی سابقہ شکل وصورت میں آیا اور اس سے بھی  
 اسی طرح کہا جو کوڑھی سے کہا تھا اور اس نے بھی کوڑھی کی طرح  
 سوال نہ کر دیا۔ فرشتہ نے کہا، اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں  
 پہلی حالت پر کر دے۔ پھر فرشتہ، اللہ کے پاس اس کی صورت  
 میں آکر کہنے لگا، میں غریب مسافر ہوں، سفر میں زار و راہ ختم ہو گیا

سَيَرَىٰ خَلَدًا يُدَارِعُ الْيَوْمَ مَرَاتًا يَا ذَاكَ الْوَيْلُ لَكُم مِّنْكُمْ  
 اَسْتَلْصَقَ يَا لَيْدِي مَا دَعَا عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاءَ  
 اَتَبْلُغُ بِهَا فِي سَيْرِي فَتَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْنِي قَوْلَ  
 اَللّٰهِ بَصَرِي وَفِيْهِ اَفَقْتُ اَعْنِيْ فَخَذْتُ مَا  
 شِئْتُ كَوَالِدُوْكَ اَجْعَلُكَ الْيَوْمَ مَرَاتًا  
 اَخَذْتَهُ يَوْمَ خَالَ اَمْسِيكَ مَا لَكَ مَنَاسِكَ  
 اَبْتَلِيْكُمْ قَدْ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْكَ وَسَخَطَ عَنْكَ  
 صَاحِبِيْلَكَ .

خدا اور تمہارے سوا منزل مقصود پر پہنچنے والا اللہ کوئی نہیں۔  
 میں تم سے اس ذات کے لیے ایک بکری کا سوال کرتا ہوں جس  
 نے تمہاری بیانی واپس فرمائی، تاکہ میں سفر سے کرسکوں۔ جواب  
 دیا، واقعی میں تمہارا خدا، اللہ تعالیٰ نے مجھے پھر بینائی دی،  
 میں غریب قلعے غنی کیا۔ پس تم جتنا مال چاہو سے لو۔ خدا کی  
 قسم، میں آج تمہیں ہرگز نہیں دکھوں گا جو تم اللہ کے لیے لگے۔  
 فرشتے نے کہا، مال اپنے پاس رکھو۔ تم جتنوں کو آنا یا گیا ہے  
 تم سے اللہ راضی اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہے۔

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پارہ ۱۴

## باب حدیث الغار

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ تَاجِعِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي اللَّهِ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَيْنَمَا تَلَا نَحْنُ وَتَنَ كَانَ قَبْلَكُمْ بِمَشْرِقٍ إِذَا أَصَابَتْكُمْ مَطَرٌ فَادُّوا إِلَى غَارٍ فَإِن تَلَقَّيْتُمْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنَّ اللَّهَ وَآلَهُ يَأْتُونَكَ لَا يُنْجِيكُمْ إِلَّا الصِّدْقُ فَلْيَدْعُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا بِمَا يَعْلَمُونَ أَنَّهُ قَدْ صَدَّقَ فِيهِ فَقَالَ وَاجِدْتُمْ أَنَّهُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ كَانَ فِي آيَةِ رَسُولٍ عَلَى قَرْقٍ مِنْ أَرْقٍ فَهَذِهِ قَرْقٌ وَتَرْكُهُ وَآيَةُ عَمَدَةٍ إِلَى ذِيكَ الْقَرْقِ قَدْ سَمِعْتُهُ فَصَارَ مِنْ أَمْرِ هَ آيَةِ اسْتَرْبَتْ مِنْهُ بَقَرًا وَأَمَّا أَتَانِي يُطْلُبُ أَجْرَهُ فَقُلْتُ اعْمِدْ إِلَى يَدِكَ الْبَقَرِ فَسُفِّهَا فَقَالَ لِي أَمَّا لِي عِنْدَكَ قَرْقٌ مِنْ أَرْقٍ فَقُلْتُ لَهُ اعْمِدْ إِلَى يَدِكَ الْبَقَرِ فَإِن تَلَا ذَلِكَ الْقَرْقِ فَسَاقَهَا فَإِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ آيَةَ فَكُنْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَقَرَّبَ بَرٍّ عَنَّا فَتَسَاحَتْ عَنْهُمْ الشَّجَرَةُ فَقَالَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ أَيْدِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ يَدِي مِنْ يَدِي فَتَبَطَّاتَ عَلَيْهِمَا لَيْلَةٌ فَجِشْتُ وَقَدْ بَدَأَ

## غار کا واقعہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ واقعہ ہے کہ تم سے اگلے لوگوں میں سے میں آدمی سوار رہے تھے کہ بادشہ لگا وہ ایک غار میں داخل ہو گئے۔ سود القاق کو غار کا سنا ایک پتھر سے بند ہو گیا۔ ایک دوسرے سے کہنے لگے۔ تمہیں اب پانی کے سوا کوئی چیز نہیں پیا سکتی۔ تم میں سے ہر آدمی اس کام کو میان کر کے دعا کرے میں میں وہ خود کو پیا سمجھتا ہے۔ پس ان میں سے ایک نے کہا۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے تین صاع چادروں پر ایک مزدور دکھا تھا۔ وہ اپنے چادر میرے پاس چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اس کے چادر لے لئے۔ ان سے اتنا فائدہ ہوا کہ میں نے کئی گانے خرید لئے۔ پھر وہ اپنی حردی بیٹھے آیا تو میں نے اس سے کہا یہ گائیں تیرا میں انہیں سے ہا۔ وہ کہنے لگا۔ میں نے تو تین صاع چادر لیٹھتے۔ میں سقا سے کہا کہ یہ گائیں صاع چادروں سے خریدی ہوئی ہیں پس وہ انہیں ہانگ کر لے گیا۔ اگر تو جانتا کہ یہ کم میں نے محض تیرے غوث سے کیا تھا تو ہمارا غم دور ہوتا۔ دے۔ پس وہ پتھر تھوڑا سا بٹ گیا۔ دوسرا کہنے لگا اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے والدین بڑھاپے کی عمر کو پہنچے ہوئے تھے۔ میں روزانہ رات کو انہیں بکریوں کا دودھ پلایا کرتا تھا۔ ایک رات جب میں دودھ سے کہ حاضر ہوا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ اس وقت میرے اہل و عیال بھوک سے تڑپ رہے تھے۔ میری عادت تھی کہ پٹیلے والدین کو دودھ پلایا کرتا تھا چلائے بال بچوں کو میں نے انہیں بھگنا مناسب سمجھا۔ یہ بھی ناگوار ہوا کہ دودھ چائے بغیر انہیں چھوڑ کر

وَأَهْلِيَّ دَعَيْتَنِي يَتَعَصَا عَوْنٌ مِنَ الْجُوعِ فَكُنْتُ  
لَا أَتَقْدِرُ حَتَّى يَشْرَبَ أَبَوَايَ فَكِرْتُ هَتُّ لَنْ  
أَذْكُرُهَا وَكِرْتُ أَنْ أَدْعِيَهَا فَيُسْتَكِنَا  
بِشَرِّ بَنِيهِمَا فَلَمْ أَزَلْ تَطُورُ حَتَّى طَلَعَتِ الْفَجْرُ فَإِنْ  
كُنْتُ تَعْلَمُ آتِي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ حَشِيَّتِكَ فَفَرِحَ  
عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمْ الشَّخَرَةُ حَتَّى تَكَرَّ وَابَقِي  
السَّمَاءَ . فَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّهُ  
كَانَ لِي ابْنَةٌ عَقَرْتِ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنِّي  
لَكُلُّهَا عَنْ نَفْسِيهَا فَأَمْتُ أَنْ أُوَيْهَا بِوَأْتِي بِنَارٍ  
طَلَبْتُهَا حَتَّى قَدَرْتُ مَا تَيْتُهَا بِهَا قَدْ فَتَمْتُهَا  
بِأَيْهَا مَا مَكْنَتِي مِنْ لَيْسَ بِهَا مَدَامَا قَعَدْتُ بَيْنَ وَجْهِيهَا  
فَقَالَتِ اأَيْقِ اللَّهُ وَلَا تَقْطَعْ الْخَافِرَ وَلَا يَحْقِيقَ  
فَقُنْتُ وَتَرَكْتُ بِأَمْرِهِ دِينًا بِهَذَا كُنْتُ تَعْلَمُ  
آتِي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ حَشِيَّتِكَ فَفَرِحَ بِنَا فَفَرِحَ  
اللَّهُ وَنَحْنُ فَفَرِحْنَا .

### باب ۲۵۳

۶۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عُنَيْبِ بْنِ جَحْشٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ  
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَنَا امْرَأَةٌ تَزُومُ  
ابْنَهَا إِذْ مَرَّ بِهَا مَا إِلَيْكَ وَهِيَ تَزُومُهُمَا فَكَانَتْ  
اللَّهُمَّ لَا تُبَيِّتْ ابْنِي حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ هَذَا  
فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ مِثْلَهُ مِثْلَهُ جَمْعٌ فِي  
الْعَدَاوَةِ وَامْرَأَةٌ تَزُومُ وَتُحِبُّ بِهَا  
فَقَالَتِ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَكَانَ  
اللَّهُمَّ أَجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَكَانَ أَمَّا الرَّأْسُ  
كَانَتْ كَأَنَّهَا وَامَّا الْعَمَاءُ فَكَانَتْ تَقُولُونَ  
لَهَا تَرَيْنِي وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَتَقُولُونَ كَيْفَ  
وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ .

جو بانی ہیں بہت کم سن کے ہوتے ہیں وہیں کھڑا رہا اگر تو جانتا ہے کہ  
یہ کام میں نے صرف تیرے خوف سے کیا تھا تو تمہاری شکل آسان نہ تھی  
بہت ہی قہر توڑا سا دل دہشت گیا، بیان تک کہ انہیں آسان نظر آنے لگا۔  
تیسرا شخص کہنے لگا، اے اشہ! تو جانتا ہے کہ میرے بچا کا ایک  
لڑکی تھی جو مجھے سب سے پیاری تھی اور میں دل و جان سے اسے چلتا  
تھوڑا سا تھا تھی کہ اس سے اپنی نفسانی خواہش پوری کر دوں لیکن وہ  
تو دنیا پر یہ بیزار نہ رہا نہیں جوتی تھی میں نے تک وہ لڑکی تو معلوم  
دینا حاصل ہو گئے تو میں نے اس کے بہرہ کر میں۔ اس نے خود  
کو میرے سامنے پیش کر دیا۔ جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے  
خود میں بیٹھ گیا تو کہنے لگی، خدا سے ڈاؤ اور طرعی حق کے بغیر میر  
بکارت کو نہ توڑ۔ میں اسی طرح اٹھ کھڑا ہوا اور خود دینا بھی  
چھوڑ دئے۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے ایسا عمر  
تیرے خوف سے کیا تھا، تو ابھی راستہ  
معاذ اللہ۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں راستہ سے دیا  
اللہ وہ باہر نکل آئے۔

### بعض متفرق حالات و واقعات

حضرت جوہرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ نہایت بوسہ تاکہ ایک عورت اپنے بچے  
کو دودھ پلا رہی تھی کہ ایک سوار اس کے پاس سے گزرا۔  
کہنے لگی، اے اشہ! مرنے سے پہلے میرے بچے کو  
اس سوار جیسا کر دینا۔ بچے نے کہا، اے اشہ! مجھے اس  
جیسا نہ کرنا اور پھر پستان چوسنے لگا۔ پھر ایک عورت گزری  
جسے لوگ دھکیلتے اور اس سے کھیل رہے تھے۔ وہ عورت  
کہنے لگی، اے اشہ! میرے بچے کو اس عورت جیسا نہ بنانا۔  
بچے نے کہا، اے اشہ! مجھے ایسا ہی بنانا۔ پھر کہا کہ  
وہ سوار کانر ہے اور یہ عورت ایسی ہے کہ لوگ اس پر زنا کا  
الزام لگائیں تو کہتی ہے: میرے لیے اللہ کافی ہے۔ اگر  
اس کے متعلق کہیں کہ یہ چوری کرتی ہے تو یہ کہتی ہے: میرے  
لیے اللہ کافی ہے۔



٤٨٠ . حَدَّثَنَا سَاحِبُ بْنُ يَلْبِغٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرُكْنَيْهِ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ  
إِذَا رَأَتْهُ نَفْسٌ مِنْ بَعَائِيٍّ أَسْرَأَ مِيلَ  
فَنَزَعَتْ مَوْقَهَا فَفَقَّتَهُ فَفُوزَ لَهَا .

٩٨٥. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عُمَيْدٍ  
أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ مَاتَ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ  
وَكُنْتُ فِي يَدَيْ حَرَجِي فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ  
يُنْزِلُ عَلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ مِثْلِ هَذَا وَيَقُولُ إِنَّمَا  
تَكُنْتُمْ بَعْدَ إِبْرَاهِيمَ حِينَ اتَّخَذَهَا  
نَسَاءً وَهَذَا

١٠٨٧  
 حَدَّثَنَا حَيْثُ الْوَيْلُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
 إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيكُمْ مَعْصُ  
 قَتَكُمْ مِنَ الْأُمَّمِ مَعْدُونُونَ وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ  
 فِي أُمَّتِي هَذَا مِنْهُمْ مَنِيَّةٌ جُمُرٌ ابْتِ  
 الْخَطَابِ

٤٤. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَوْنٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ  
قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصَّرْدِيِّ النَّاجِي  
عَنْ أَبِي مَعْيُودٍ شَرَحَنِي اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ فِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک گناہ کنوئیں کے گڑھوں پر ملتا۔ معلوم ہوتا تھا کہ منقریب پیاس سے مرہانے گا۔ اسی اثنا میں نبی اسرائیل کی ایک بدکار عورت کادھر سے گزرے۔ اس نے اپنا سوزہ اتارا اور اس سے پانی نکال کر نہتے کو پلا دیا۔ اس عمل کی وجہ سے اس کی مغفرت فرما دی گئی۔

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 شہداء نے جس سال حج کیا تو منبر پر پاسین کے باتوں  
 سے بانوں کا ایک پتھارے کو فرمایا اور اسے اہل بدینہ  
 تمہارے ظلم رکھاں ہیں؟ میں نے نبی کریم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کو اس طرح بال جھڑنے سے  
 منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور آپ صبر فرمایا  
 کرتے کہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاک  
 ہوئے جب ان کی عورتوں نے اس طرح  
 بال جھڑے۔

حضرت ابو بکرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
صحابیت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
نمازِ رات کی تم سے پہلی امتوں میں محدث  
حضرات (صاحب کشف والہام) ہوا کرتے  
تھے۔ اگر میری امت کے ہندو تم میں  
سے کوئی ایسا ہے تو وہ عمر بن  
خطاب ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخا اسطریق کے ایک شخص نے نافرمانی قتل کیے تھے۔ پھر اس کا حکم پوچھنے کی غرض سے ایک راہب کے پاس پہنچا اور اس سے پوچھا کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

بَقِيَ لِمَسْرَئِيلَ سَجْدٌ قَتَلَ يَتَعَدَّى  
فَإِذَا لَيْسَ مِنْهُ إِشَارَةٌ شَرَّ خَرَمَ يَسْأَلُ  
فَأَنَّى سَأَلَهَا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ  
هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ . قَالَ لَا فَقَتَلَهُ  
فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ  
أَمَرْتُ قَوْمِيَا كَذَا وَكَذَا فَأَذَاكَ  
الْمَوْتُ فَتَأَذَّى بِصُدْرِي ثُمَّ نَحَرَهَا  
فَاخْتَصَمْتُ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ  
وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَذَى اللَّهُ  
إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقْرَأِي وَأَذَى اللَّهُ  
إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدِي وَفَقَالَ  
قِيَمُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوَجَدَا الْخَلْفَ  
هَذِهِ أَقْرَبُ أَيْشِيهِ فَخَفِيَ  
لَهُ .

اس نے جواب دیا، نہیں ہو سکتی۔ اس نے وہب  
کو بھی ایک دم پہنچا دیا وہ اسی طرح مسند  
پر چھتا رہا، یہاں تک کہ اس سے ایک آدمی  
نے کہا کہ تو انوں بستی میں چلا جا۔ قصائے اہلی  
سے راستے میں اسے موت آگئی اور اس نے اپنا  
سینہ اس بستی کی جانب جھکا دیا۔ اب رحمت اور  
عذاب کے فرشتے اگر جھگڑنے لگے۔ پس جس بستی  
کی طرف وہ جا رہا تھا اتنے تھکے تھکے  
نزدیک جہنم کا حکم دیا اور جس بستی سے  
وہ آیا تھا اسے پرے بٹ جہنم کا حکم فرمایا  
پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کی جائے وفات  
سے دونوں بستیوں کا فاصلہ باپ کو  
تو اس بستی سے ایک باشت نزدیک نکلا۔ پس  
اس کی مغفرت فرمادی گئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے ایک نذ مسیح کی قاز پرستانی پھر لوگوں کی  
جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ ایک آدمی اپنے بیل کو  
انکس کے جا رہا تھا کہ پھر اس پر سوار ہو کر مارنے  
لگا۔ بیل نے کہا میں اس لیے نہیں بنایا گیا بلکہ میں  
کھیتی باڑی کے لیے پیدا فرمایا گیا ہے۔ لوگ حیران  
رہ گئے کہ بیل بول رہا ہے۔ حضور نے فرمایا میں  
اس واقعے پر یقین رکھتا ہوں اور ابو بکر و عمر  
میں، حالانکہ ان موجود نہ تھے۔ پھر فرمایا، ایک  
آدمی دیوڑ چلا رہا تھا کہ بیڑا ایک بکری کے پاس  
اس نے کوشش کر کے بکری چھڑائی۔ بیڑی نے  
سنے کہا، اس روز بکری کوں چھڑائے گا جب  
میرے سوا کوئی پروا انداز ہو گا۔ لوگ متعجب ہوئے کہ بیڑا  
کلام کر رہا ہے۔ فرمایا میں اس واقعے کی صداقت پر یقین رکھتا

۶۸۸ . حَدَّثَنَا عِيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزَّمَانِ عَيْنُ الزَّمَانِ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ  
فَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ رَكِبَهَا  
فَعَمَّ بِهَا نَقْلًا إِنَّا لَنَرُ نَخْلًا يَهْدِي إِيَّاهُ  
خَلْقَنَا الْخَرِثُ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَنَ اللَّهُ  
بَقَرَةً تُكَلِّمُ فَقَالَ فَإِنْ أَدْرِيْتُمْ يَهْدِيْنَا إِنَّا  
وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا فَتَرَوْ بَيْنَمَا رَجُلٌ  
فِي غَنَمٍ إِذْ عَدَّ الذِّئْبُ فَذَهَبَ مِنْهَا  
إِشَارَةً فَطَلَبَ حَتَّى كَانَتْهُ اسْتَقْبَدَتْهَا مِنْهُ  
فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ هَذَا اسْتَقْبَدَتْهَا مِنْهُ  
مَنْ لَهَا يَوْمَ النَّسِيرِ يَوْمَ لَا رَأْيَ لَهَا غَيْرِي  
فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَبَّ يَتَكَلَّمُ

قَالَ فَإِنِّي أَدِينُ بِهَذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ  
وَمَا هُمْ بِمَعْرِفَةٍ  
وَحَدَّثَنَا ابْنُ حُكَيْنٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ  
عَنِ ابْنِ سَنَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .

۴۸۹ . حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ قُصَيْبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقْدًا لَهُ مَوْجِدُ الرَّجُلِ  
الَّذِي اشْتَرَى الْحَقَّ فِي عَقْدِهِ جَزَاءُ يَدِهِ ذَهَبٌ هَذَا  
لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْحَقَّ أَخَذَ ذَهَبَكَ يَمِينِي  
إِنَّمَا اشْتَرَيْتَ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَوْ أَتَيْتَ بِشُحُكٍ  
الذَّهَبِ وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ  
الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي  
تَحَاكَمَا إِلَيْهِوَأَلَكُمَا ذَلْدُ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي غُلَامٌ  
فَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَلَيْسَ بِغُلَامٍ وَلَا جَارِيَةٍ  
وَأَنْتُمَا عَلَى أَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا .

۴۹۰ . حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مَعْمَرٍ بْنِ السَّكِينِ عَنْ زَيْدِ  
النَّضْرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَابِدِ بْنِ سَعْدٍ  
بْنِ أَبِي قَتَابٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَسْلَمَةُ  
بْنُ تَمِيمٍ هَذَا اسْمُكَ وَنَاسِلُكَ وَنَاسِلُكَ وَنَاسِلُكَ  
وَسَمِعْتُ فِي الطَّاعُونِ فَقَالَ أَسَامَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ رَجُلٌ رَجُلٌ  
طَائِفَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ  
فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَذْنٍ فَلَا تَقْتُلُوا مِثْلَهُ  
وَلَا تَقْتُلُوا مِثْلَهُ وَلَا تَقْتُلُوا مِثْلَهُ وَلَا تَقْتُلُوا  
مِثْلَهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا يَخْرُجُكُمْ رَأَى

وَرَأَى مِنْهُ .

ہوں اور ابوجہر و عسمر بھی اور وہ وہاں  
موجود نہ تھے اس کو حضرت ابو صبرہ  
سے دوسری سند کے ساتھ بھی۔  
روایت کیا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آدمی نے  
دوسرے سے ایک زمین خریدی۔ پھر اس میں کھسے  
سے بھرا جو ایک گھڑا پایا بشری نے بائیس سے کہا کہ اپنا  
سونا لے لیجئے کیونکہ میں نے آپ زمین خریدی ہے نہ کہ  
سونا۔ زمین واسے نے کہا زمین اورو کچھ اس میں تھا سب  
کو فروخت کیا ہے۔ اگر کار انوں نے ایک آدمی کو فیصلے کے  
یے منصف مقرر کیا۔ منصف نے دونوں سے دریافت کیا  
آپ کی اطلاع ہے! ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے۔  
دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے۔ منصف نے کہا  
ان کا آپس میں تھاج کر دو اور یہ سونا ان دونوں پر خرچ  
کر کے باقی کو خیرات کر دو۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ  
آپ نے طاعون شے بارے میں جو کچھ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہو بیان فرمائیے۔ حضرت  
اسامہ کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
ہے۔ طاعون ایک گندگی ہے جو نبی اسعدیل  
کی ایک جماعت میں بھیجی گئی یا تم سے پہلے لوگوں  
میں۔ جب تم سنو کہ طاعون جگہ طاعون ہے تو  
وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ طاعون پھیلے لگے  
جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے بلکہ فرار اختیار  
کر کے نکلو۔ ابوالنعمان کا قول ہے کہ جو نکلے گا تو فرار لگنے  
کی غرض سے ہی نکلے گا۔

۶۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ  
ابْنُ أَبِي الْعَرَاتِ حَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ بَرْثَلَمَيْسَ  
يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ ابْنِ أَبِي  
صَالِيَةَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَإِنْ خَبَرْتَهُ  
عَلَيْكَ أَنْ يَبْعَثَهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَ  
رَحْمَتَهُ لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقْتُلُ الطَّاعُونَ  
فَيَكُونُ فِي بَيْتِهِمْ حَيَاةً مُخْتَلِبًا يَعْلَمُ أَنَّ  
لَا يُعَذِّبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِنْ كَانَ لَهُ شَيْءٌ  
أَجْرٌ شَلِيلٌ.

۶۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ لَيْثٌ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
أَنَّ قُرَيْشًا أَهْتَمُّوا شَأْنُ النَّبِيِّ أَنَّهُ خُذْلِي  
الْبَقِي سَقَتْ فَقَالُوا وَمَنْ يُكَلِّمُ فِينَا رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَلَوْا مَنْ يُخْبِرُ  
عَنْهُ إِلَّا سَامِدُ بْنُ يَدِجَ بْنَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَلُوا سَامِدُ بْنُ يَدِجَ بْنِ  
حَدَّوْدِ اللَّهِ مَقْرَفًا غَضَبَ لَمْ يَقَالَ  
إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ صَاغُوا  
لَا ذَا يُبْلِغُ الشَّرِيفُ تَرْكُوهَ إِذَا سَرَقَ  
فِيهِمْ الْعَنُفِيَّتُ أَهَامُوا عَلَيْهِمُ الْخَسَفُ  
وَأَبْهَرُوا لَوَاتٍ فَاطَمَتِ ابْنَتُ مُحَمَّدٍ سَقَتْ  
لَقَطَعَتْ يَدَهَا.

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ السَّلَامِ ابْنُ صَيْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ  
الْبُقَاعِيَّ ابْنَ سَبْرَةَ الْهَلَكِيَّ عَنِ ابْنِ مَسْرُودٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً  
وَسَمِعْتُ الْبُقَاعِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ  
يُحْيَا نَهَا فَبَدَأَتْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ  
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے  
طاغوت کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے مجھے  
بتایا کہ وہ ایک غلاب ہے، جس پر اللہ چاہتا  
ہے بھیج دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے  
ابن اریان کے لیے رحمت بنایا ہے۔ کوئی مومن  
ایسا نہیں جو طاغوت میں پھنس جائے لیکن اپنے  
قصر ہی میں صبر سے ٹھہر رہے اللہ یہ کہے کہ جو اللہ  
تعالیٰ نے مقرر کیا ہے اس کے سوا کوئی تکلیف دہ  
پہنچ نہیں سکتی پس اسے شہید کے برابر جہنم ملے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ  
قریش ایک خردی عورت کے بارے میں بہت ہی ریشہ  
تھے جس نے چوری کی تھی۔ لوگ کہنے لگے کہ اس بارے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کون کسے؟ بعض آدمیوں نے کہہ  
حضرت اسامہ بن زید کے سوا ایسی عورت کو کون کر سکتا ہے کہ  
وہ رسول خدا کے چہیتے ہیں۔ پس اس بارے میں حضرت اسامہ  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا  
تم اللہ کی حمد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟ پھر آپ  
نے کہے کہ جو کرنا چاہتا ہوں فرمایا۔ بے شک تم سے پہلے اسی  
پہ چاک جوئے تھے کہ جب کوئی مالدار چوری کرتا تو اسے  
چھوڑ دیتے اور جب غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد  
قائم کر دیتے۔ خدا کی قسم اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی  
تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں  
نے کسی آدمی کو ایک آیت پڑھتے سنا اور وہ آیت  
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی سنی تھی کہ آپ نے  
اس کے صوت پڑھی تھی۔ میں نے بارگاہ نبوت میں حاضر  
ہو کر یہ واقعہ عرض کیا تو میں نے دیکھا کہ پیر قانون پر  
پابند بیگم کے آثار ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا تم دونوں بھی ہو لیکن

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتَهُ فَمَنْ ذَنْبِي وَجِبَاهُ  
أَبْكُرًا هَمِيرًا وَقَالَ كَلَّا كَلَّا مَحْسِرًا وَلَا تَحْشَلِكُمْ أَفَاقًا  
مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَفَرُوا فَلْيَنْكُرُوا

۶۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ وَبْنُ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ  
قَالَ حَدَّثَنِي سَيْفِيُّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْبِي يَمِينًا وَمِنْ  
الْأَيْمَانِ وَهُوَ قَوْمُهُ قَدْ مَرَّ وَهُوَ يَسْتَسِرُّ  
الْمَدْرَعِينَ وَجِبَاهُ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي  
فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

۶۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُثْبَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْعَدَنِيِّ عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ سَخَسَهُ اللَّهُ مَا لَا  
فَقَالَ لِبَنِيهِ لَنَا أَحْضِرُوا أَيْ أَبِ كُنْتُ نَكْمُ  
فَلَوْ أَخْبِرَ أَبِ قَالَ فَإِنِّي لَمُ أَفْعَلُ خَيْرًا أَفْعَلُ  
فَوَإِذَا مِتُّ فَأَخْبِرْ كُرْبِي ثُمَّ اسْتَعْفُو فِي نَفْسِي وَذُرْنِي  
فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَعَمَلُوا فَجَعَلَهُ اللَّهُ عَرَجًا  
قَالَ مَا حَسَلَتْكَ حَتَّى أَلَمَّا فَفَتَكَ فَتَلَعًا وَرَفَقَةً  
وَقَالَ مَعَادُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَمْعَةَ  
عُثْبَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ الْعَدَنِيِّ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ  
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَرَاشٍ قَالَ قَالَ  
عُقْبَةُ بْنُ حَفْصَةَ لَا تَحْدِثْنَا مَا سَمِعْتُمْ مِنَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ  
رَجُلًا حَضَرَ الْمَوْتَ لَنَا أَلَسَ مِنْ الْخَيْرِ وَ  
أَوْحَى أَهْلُهُ إِذَا مِتُّ فَاجْعَلُوا لِي حَصِيًّا يُخْبِرُنِي  
أَوْ سُرًّا تَارًا حَقًّا إِذَا أَكَلْتُ لَحْيِي وَخَلَعْتُ إِلَى  
عَقْلِي فَخَدُّ لَهَا فَاحْضَرُوا فَذَرُونِي فِي النَّفْسِ

آپس میں اختلاف نہ کرنا کیونکہ تم سے  
پہلے اختلاف کے باعث ہلاک ہو گئے  
تھے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا  
میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی حالت میں دیکھ  
رہا ہوں جیکر آپ انبیائے کرام میں سے کسی نبی کا ذکر فرما  
رہے تھے جن کو ان کی قوم نے مدتے مدتے مارے ہوئے انسان کر  
دیا تھا اور وہ اپنے پرند چہرے سے خون صاف کر رہے  
ہوئے کہتے جاتے تھے: اے اللہ! میری قوم کو بخش

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی  
تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے داخل مطہر فرمایا تھا۔ جب اس کی موت  
کا وقت آیا تو اپنے بیٹوں سے کہنے لگا: میں تمہارا کیا باپ  
ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: آپ اچھے باپ ہیں۔ کہنے لگا  
کو میں نے نیکی کا کبھی کبھی کیا جب میں مر جاؤں تو مجھے  
جلا دینا، پھر مجھے بیٹے دینا اور میں روز تیز ہوا چلے تو میری  
راکھ کو اڑا دینا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے  
اس کے ذنات کو جمع کر کے فرمایا: تجھے اس پر کس  
چیز نے آلودہ کیا؟ جواب دیا: تیرے خوف نے۔ تو اللہ  
تعالیٰ نے اسے اپنی آغوش رحمت میں سے لیا۔ اسے حضرت  
ابو سعید خدری سے دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ  
کہا: آپ ہیں وہ حدیث کہوں نہیں سنا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
آپ نے سنا ہے؟ حضرت عبداللہ نے کہا: میں نے آپ سے سنا ہے کہ ایک آدمی  
کا جب موت کا وقت آیا اور وہ اپنی زندگی سے ہلوس ہو گیا تو اپنے  
ابو رحیل کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے لیے بہت سا  
ایندھن اکٹھا کر کے آگ جلاتا، جب وہ میرے گوشت کو جھاڑ دینا  
تک پہنچ جائے تو میرے جسم کو اسے کر بیس ڈالنا اور کسی گرم ترین  
دن میں یا جس روز تیز ہوا چلے تو میری راکھ کو بیس ڈال دینا پس اللہ



فِي يَوْمٍ حَادٍ أَوْ رَأَى نَجْمَهُ اللَّهُ فَقَالَ لِمَ فَعَلْتَ  
قَالَ مِنْ حَشِيَّتِكَ نَجْمٌ لَهُ قَالَ عَقَبَةُ وَ أَمَّا  
سَبْعَةُ يَقُولُ.

۶۹۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَ قَالَ فِي يَوْمٍ  
مُتَأَخِّرٍ.

۶۹۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
أَبُو إِسْحَاقٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي شَقَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ الرَّسُولُ إِذَا  
الْقَامُ كَانَ يَقُولُ لِقَائِهِ إِذَا أَتَيْتُ مُنْصِرِفًا  
فَتَجَاوَزَ عَنْهُ لَعَنَ اللَّهُ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنْكَ هَذَا  
فَلَيْتَ اللَّهُ تَجَاوَزَ عَنْكَ.

۶۹۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْحَدٍ حَدَّثَنَا  
وَكَلَهُ أَخْبَرَنَا مَسْحَدٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَنَظَلٍ  
ابْنِ عَمْرِو بْنِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَبِيتُ بِإِذَا  
أَنَا مَكَتٌ مَا خَرَفْتُ مَثَرًا أَلْحَسَنِي ثُمَّ دَرَبْتُ فِي الْبُحْرِ  
فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرْتُ عَلَى رَجُلٍ لِيُعَذِّبَنِي عَذَابًا  
مَا عَذَّبَنِي أَحَدًا قَتَلَنِي مَا تَقَاتَلَنِي ذَلِكُمْ  
فَمَا مَرَّ اللَّهُ الْأَرْضَ فَقَالَ أَجَبِي مَا لَيْتُكَ  
مِنْهُ فَعَلَلْتُ فَلَا ذَا هُوَ قَاتِلُكَ فَقَالَ مَا  
حَمَلْتُكَ عَلَى مَا صَنَعْتُ قَالَ يَا رَبِّ حَشِيَّتُكَ  
فَعَفَرَ لَكَ . وَ قَالَ عَمِيرُكَ مَخَا فَمَكَتُكَ  
يَا مَتِي.

۶۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْحَدٍ عَنْ أَبِي  
حَدَّثَنَا حَمْرُ بْنُ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَتَّى بَيْتِ امْرَأَةٍ فِي هَذَا وَ سَجَّحَتْهَا

نے اس کے چار کو جمع کیا اور فرمایا تو نے ایسا نہیں کیا؛ اس نے جواب دیا  
میں نے تجھ سے کہتا ہوں۔ میں اس کی مغفرت لہذا ہی معنی جنت عقیقہ  
کہتے ہیں کہ جب وہ بیان کر رہے تھے تو میں سن رہا تھا۔

موسیٰ، ابو عوانہ، عبد الملک کی روایت میں مذکورہ  
حدیث کے اندر اسے کہ اس نے کہا کہ میں روزِ تیر  
جو اچھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص لوگوں کو تمنا  
دیا کرتا تھا۔ میں اس نے اپنے غلام سے کہہ دیا تھا کہ جب  
تو کسی غریب آدمی سے قرض مانگے جائے تو درگزر سے کام  
لینا، شاید اس کے باعث اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے  
جب وہ درگزر کرے اور گناہی میں حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ نے  
اس سے درگزر فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منہ دیا: ایک آدمی اپنی جان پر  
میں ہوں کہ ابو ہریرہ لاؤں۔ جب اس کی موت کا وقت قریب  
آیا تو اپنے بیٹوں سے کہنے لگا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے  
جلا دینا، پھر میری راکھ کو جو اس اڑا دینا، خدا کی قسم اگر میرے  
رب نے مجھ پر قابو دیا تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو کسی  
کو نہ دیا ہو۔ جب وہ مر گیا تو اس کے ساتھ اس طرح کیا گیا۔  
اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اس کے اجزاء کو جمع کر دے  
زمین نے تعمیل کی، جب وہ آدمی اللہ کھڑا ہوا تو اس سے فرمایا  
میں جو کچھ تو نے کیا ہے اس پر کس چیز نے تجھے آمادہ کیا؟ جواب  
دیا: اسے رب بہتر سے خوف نے۔ پس اسے بخش دیا۔ دراصل  
روایت میں تھا فَكَفَرْتُ يَا رَبِّ ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت  
کو بیٹی کے باعث عذاب دیا گیا، اس نے بیٹی کو مایا بنا کر  
کہہ دیا کہ وہ مر گئی۔ پس وہ عورت جہنم میں داخل کی گئی۔

مَحَقِّ مَا نَسَتْ فَذَكَرَتْ فَاذْكُرِي لَهَا مِنْهَا  
وَلَا تَسْقُطْهَا لِمَا ذُحِبَتْ عَنْهَا وَلَا يَحِبُّ تَرْكُهَا تَامِلٌ مِنْ  
بُحْثَائِشِ الْأَرْضِينَ .

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ  
مَنْصُورٍ عَنْ تَرْوِيجِ بْنِ يَحْيَى عَنْ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْوَدٍ  
عُقَيْبَةُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ إِذَا الْعَرِيسَةُ  
فَاعْتَلَى مَا شِئْتِ .

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
كَانَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي  
مُسْوَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ إِذَا الْعَرِيسَةُ  
فَاعْتَلَى مَا شِئْتِ .

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعْنٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو  
أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ  
عَمْرٍو قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
بَيْنَمَا بَعْلٌ يُجَرِّمُ امْرَأَةً مِنَ الْخِيَلِ وَخَبِثَتْ  
بِهِ فَبُذِلَتْ بَعْلُهَا فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . تَابِعَهُ  
حَبِطُ الرُّغْمِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ .

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبُ  
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
هَذِهِ الْأُمَمُ كَالْمَتَابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَهُمْ  
أُمَّةٌ أَوْ ثَلَاثُ الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِهِمْ وَأَوْ ثَلَاثُ الْكِتَابِ مِنْ بَعْدِهِمْ  
فَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ يَقْبَلُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ  
بَعْدَ غَمٍّ يَلْزَمَانِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ  
أَلْفٍ مِائَةِ سِتِّينَ سَنَةً وَجَنَّةً .

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ  
مَرْثَدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

كَوْنَكُمْ ذَا سَعَةٍ كَمَا تَقِي سَعَةً يَلْقَى تَقَى اِدْرِهِمْ بَانَدِ  
رَكْعَتِي تَقَى . مَعْنَى كَيْفَ تَقَى تَقَى تَقَى تَقَى تَقَى تَقَى تَقَى تَقَى  
ہی کھالیتی ۔

حضرت ابو مسعود عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
ہدایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کلمات  
نبوت میں سے لوگوں نے یہ کلمہ پایا ہے  
کہ جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے  
کر ۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے ہدایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ لوگوں نے کلمات نبوت میں سے یہ  
کلمہ پایا ہے کہ جب تجھے حیا نہ رہے تو جو  
چاہے کیے جا ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہدایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص نے ٹکڑے  
کی وجہ سے اپنی ازار (چادر اتہ بند) مکانی جوتی تھی وہ  
زمین میں دفن کر دیا گیا۔ وہ قیامت تک زمین میں دفن رہے گی  
چو جانے گا۔ عبد الرحمن بن خالد نے بھی نہ ہری سے  
یہ ہدایت کی ہے ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہدایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم ہی پچھلے ہیں  
اور قیامت کے روز سب سے آگے ہیں۔ فرق صرف  
اتنا ہے کہ دوسری امتوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں  
ان کے بعد۔ آج کل ان جموع میں لوگوں نے اختلاف کیا تو یہود کو  
انگلارن (پارسی ہفتا) اور نصاریٰ کو اس سے بھی انکار (اتوار)  
روز ملا۔ اس روز (مجد کو) ہر مسلمان کو چاہیے کہ سات روز  
بعد تو اپنے سر اور جسم کو دھو ڈالے ۔

سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعید بن جبیر  
رضی اللہ عنہما آخری مرتبہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو انہوں نے جس خطبہ

بَنَ آيَةُ الْمُؤْمِنَةِ الْخُرْقَةُ مِمَّا قَدْ مَعَهَا حُكْمًا  
فَأَخَذَهُمْ كَيْتٌ مِنْ شَعْرِ فَكَّالٍ مَا كُنْتُ أَرَى أَنْ  
أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ وَإِنَّ الْيَهُودَ صَوَّبَهُ  
عَلَيْهِمْ وَهُمْ مِمَّا هُوَ الرَّؤُوفُ بِغَيْرِ الْوَصَالِ فِي الْقَبْرِ  
تَابِعَهُ عَنْهُ عَنْ مَعْنِيَةٍ

## بَابُ الْمَنَاقِبِ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا  
خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا  
وَأَقْبَابَ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ وَإِنْ أَكْثَرُكُمْ عُدُوَّ اللَّهِ  
أَفْضَلُكُمْ وَكَوْنِهِمْ وَآذَنُوا اللَّهَ الْكَذِبُ  
تَسَاءَلُونَ بِهِمْ وَالْأَرْحَامُ إِنَّ اللَّهَ  
كَانَ سَمِيعٌ ذَكِيٌّ وَمَا يُعْطَى عَنْ دَعْوَى  
الْجَاهِلِينَ الشُّعُوبُ النَّسَبُ الْبَيْتُ  
وَالْقَبَائِلُ ذَوْنُ ذَلِكَ

۱۔ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ  
عَنْ أَبِي حَفْصٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ لُؤْلُؤِ بْنِ  
رُحَيْقٍ عَنْهُمَا وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَأَقْبَابَ لَعَلَّكُمْ  
تَتَّقُونَ الْقَبَائِلُ الْأَرْحَامُ وَالْقَبَائِلُ الْمَطْرُونَ

۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ لُثَيْمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي  
سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ  
قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْثَرُ النَّاسِ قَالَ أَقْصَاهُمْ  
كَأَنَّا لَيْسَ مِنْ هَذَا أَكْثَرُ قَالَ فَيُوسُفُ  
بَنِي إِدْرِيسَ

۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
حَدَّثَنَا طَائِفَةُ مِنْ أَهْلِ قَالِ حَدَّثَنِي رَيْمَةُ السَّيِّدِي  
عَنِ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَهُمْ نَزِيلُ ابْنَةِ أَبِي مَرْثَدَةَ قَالَ  
كَانَتْ لَهَا أُمِّيَةُ الْيَهُودِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَهُمْ أَصْلَحُ مِنْ

دیا اور بالوں کا ایک گچھا نکال کر دکھاتے ہوئے فرمایا: میں نہیں  
جانتا کہ یہ کسے ہوا ایسا کوئی اور بناتا ہو اور بالوں کو اس طرح جوڑ  
کر گچھا بنانے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زور دھجوت ا کا  
نام دیا ہے۔ اسے کس نے بھی شیعہ سے  
روایت کیا ہے۔

## مَنَاقِبُ كَابِيَانِ

انسان کی بزرگی تقویٰ سے ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔  
اسے لوگوں نے تیس ایک مردان ایک عورت سے پر کیا یہ تیس شخص  
اس لیے کیا کہ ان میں پہاڑ کو بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا  
جو تم میں زیادہ پر ہے اسودۃ الحمرات آیت ۱۱۳۔ اور ارشاد ربانی  
ہے اور اللہ تعالیٰ سے اللہ جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشوق کا لحاظ  
رکھو بیشک اللہ تمہیں ہر وقت دیکھ رہا ہے اسودۃ النساء آیت ۱  
اور درود جاہلیت کے بدولہ کے کیا چیز منع ہے۔ شوب سے اللہ کا  
نہی اللہ تعالیٰ سے نزدیک کا نسب مراد ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ شوب  
سے (جَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَأَقْبَابَ) میں) بڑے سے سب سے  
قَبَائِلُ سے ان کی شاخیں مسدود  
ہوتی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ یا امت کیا حیا ایسا رسول اللہ  
لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ فرمایا  
جو ان میں سب سے زیادہ متقی ہے۔ لوگوں نے کہا  
ہم اس بارے میں نہیں پوچھتے۔ فرمایا تو پھر اللہ کا نبی اور  
سب سے سچا ہے۔

کتب میں درج ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت  
یعنی زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ یا امت  
کیا کہ آپ کو معلوم ہے کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
قبیلہ مضر سے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں مضر کی

مَصْرَ قَالَتْ فَمَنْ كَانَ مِنَ الْمُضَرِّ مِنْ بَنِي  
النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ .

۹۰۔ حَدَّثَنَا مُرْسِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّاحِدِ حَدَّثَنَا  
كَلْبُ حَدَّثَنَا ثُمَيْثُ بْنُ أَبِي حَتْمَةَ حَدَّثَنَا  
وَأَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْمُتَوَكِّلِ  
وَقُلْتُ لَهَا أَخْبِرْنِي بِالْبَقِيَّةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ كَانَ مِنَ الْمُضَرِّ كَانَ مِنَ الْمُضَرِّ مَنْ كَانَ مِنَ  
الْمُضَرِّ كَانَ مِنَ وَلَدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ .

۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي رَزْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَانَ  
النَّاسُ مَعَاوَنَ خِيَارَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارَهُمْ  
فِي الْإِسْلَامِ مِلَادًا فَهَلْ أَتَى وَنَجِدُ وَنَجِدُ النَّاسُ  
فِي هَذَا الشَّيْءِ أَشَدَّ هَوًّا لِرَأْيِهِمْ وَنَجِدُ وَنَجِدُ  
شَرَّ النَّاسِ مَا أَلَوْجَهَانِ الَّذِي يَأْتِي هُوَ لَا  
يُرْجَى وَيَأْتِي هُوَ لَا يَرْجَى .

۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُجَنَّبُ  
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَمْثَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ النَّاسُ ثَمَمٌ يُقَاتِلُونَ فِي هَذَا الشَّيْءِ  
مُسْلِمُهُمْ تَبَمُّ يُسْلِمُهُمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَمُّ  
يُكَافِرُهُمْ وَالنَّاسُ مَعَاوَنَ خِيَارَهُمْ فِي  
الْجَاهِلِيَّةِ وَخِيَارَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ مِلَادًا فَهَلْ أَتَى  
تَجِدُ وَنَجِدُ مِنَ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ النَّاسِ  
كَرَاهِيَةً لِهَذَا الشَّيْءِ حَتَّى يَقُمَ  
فَتِير .

بَابُ ۲۵

۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

اس شاخ سے تھے جو نضر بن کنانہ کی اولاد  
ہے ۔

کلیب کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رہبر میرے  
خیال میں بن کر نام زینب ہے ، انہوں نے حدیث بیان کی کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے توبے ، سبز لاکھی برتن ، روغن  
برتن اور کڑی کے کھدائی والے برتنوں سے منع فرمایا ہے ۔ پھر  
میں نے ان سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا مضر سے تھے  
جواب دیا ، اور کن میں سے تھے جبکہ آپ نضر بن کنانہ کی  
اولاد سے ہیں ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : تم لوگوں کو  
کافروں کی طرح پاؤ گے ، جو دور جاہلیت میں بہتر تھے وہاں  
خاندان دین اسلام میں بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ (فقہ)  
حاصل کریں ۔ اور تم ایسے آدمی کو دیکھو گے کہ عام آدمیوں کو  
اس سے سخت نفرت ہوگی اور برے آدمی کو دیکھو گے کہ  
اس کے دشمن ہوں گے ۔ ایک منہ سے کران کے پاس جائے  
گا اور دوسرے منہ سے کران کے پاس ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : لوگ اس شان  
کے ساتھ قریش کے تابع ہیں کہ مسلمان ان کے مسلمانوں  
کے تابع اور کافران کے کافروں کے تابع ہیں اور لوگ  
کافروں کی طرح ہیں ، نہ جاہلیت میں جو قبیلہ بہتر تھے وہی  
زمانہ اسلام میں بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ (فقہ)  
حاصل کریں ۔ تم آج اسے بہترین انسان  
دیکھو گے جسے کل اسلام سے سخت نفرت  
تھی لیکن کسی شان سے دائرہ اسلام میں آ  
کر گرا ۔

قرابت اور بعض اچھی بری چیزوں کا بیان ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت اَلَا الْمُرَدُّ نَفْسِي

شُعْبَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى قَالَ قَالَ  
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبَى مَعْقِدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ إِنَّ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَعْدَ مِنْ  
قُرْبَى إِلَّا رَلَهُ يَلِيهِ كَرَامَةٌ فَتَرَلْتُ عَمِيرًا إِلَّا أَنْ  
تَعْمَلُوا كَرَامَةً يَدِينِي وَبَيْنَكُمْ.

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ  
إِسْمَاعِيلَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا جَاءَتْ أَيْدِيَهُمْ  
الْقُرْآنُ فِي رَأْسِهِمْ وَوَلِيَهُمْ الْقُرْآنُ فِي رَأْسِهِمْ  
أَهْلُ الْوَدَّ وَالْحَقَّ وَالْأَهْلُ الْأَهْلُ وَالْأَهْلُ  
مَرْثَدَةَ وَمَرْثَدَةَ.

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ  
هَاشِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفَخْرُ وَالْخَيْلُ  
فِي الْقَنْدِ أَوْ يَنْ أَهْلُ الْقَرْمِ وَالشَّيْءُ فِي أَهْلِ الْقَرْمِ  
وَالْأَهْلُ بِمَا بِيَدِهِمْ وَالْأَهْلُ بِمَا بِيَدِهِمْ  
يَأْتِيهَا عَنْ يَمِينِ الْكُتْبَةِ وَفَتْحًا عَنْ يَسَارِ الْكُتْبَةِ  
الْأَهْلُ الْمَيْسَرَةُ وَالْأَهْلُ الْمَيْسَرَةُ.

وَالْأَهْلُ الْمَيْسَرَةُ وَالْأَهْلُ الْمَيْسَرَةُ.

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مَعْقِدُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنِ سُلَيْمٍ  
أَبْنَهُ بِكُمْ مَعَاوِيَةَ وَهُوَ عَمُّ أَبِي ذَلْفٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَخْتَرُكَ أَنَّهُ يَكُونُ  
مَيْلُكَ مِنْ قَطَطَانٍ فَتَنْزِلُ مَعَاوِيَةَ فَتَمُوتُ مَرَاثِي عَلَى  
اللَّهِ بِمَا هَذَا أَهْلُهُ لَقَدْ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَرَأَيْتُمُنِي أَنِّي جَاءُوا  
بِكُمْ وَجَدْتُكُمْ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا

انقرنی کی تفسیر میں مروی ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ قرنی سے  
حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت مولد ہے۔ اس کا  
بیان ہے کہ قریش کی کوئی شاخ (قبیلہ) ایسی نہیں کہ جس  
کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت نہ ہو مگر  
یہ یہ آیت نازل ہوئی کہ تم میرے اور اپنے دریاں قرمت کو تو  
قائم رکھو۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی کہ آپ نے فرمایا۔ مجھے  
اس جانب سے انھیں گئے جہاں مشرق سے اور ظلم و ستم اور  
سنگ دلی آؤنی خیموں والوں میں ہے اور اونٹ گائے کی  
دم کے پاس کھڑے ہو کر جلاتا رہیہ اور مضر  
میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کو مڑا دیکھا سنا کہ غزوہ بدر اونی طیسے والوں میں ہے،  
سکون بکر والوں کے پاس ہے۔ ایمان میں میں اور حکمت  
پائی ہے، یمن کا نام اسی لیے یمن الکعبہ رکھا گیا ہے  
اور شام کعبہ کے بائیں جانب ہے۔ اَلْأَشْأَمُ  
بائیں جانب۔ بائیں ہاتھ۔ اَلْأَشْأَمُ بائیں  
جانب ہے اَلْأَشْأَمُ بھی کہتے ہیں۔

قریش کے مناقب۔

حضرت جریر بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سادہ بن  
اللہ تعالیٰ عنہ کو جریر بنی جبکہ قریش کے ایک وفد کے ساتھ ان کے  
پاس تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ تمھارا میں  
سے مقرب ایک بادشاہ ہوگا۔ حضرت سادہ اس بات پر ہنس  
ہوئے اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں کی جو اس کی  
شان کے لائق ہے، اس کے بعد فرمایا۔ جبکہ مجھے یہ بات  
پہنچی ہے کہ بعض لوگ ایسی باتیں کہتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں



قَدْ كُنَّا رَسُولًا مِّنْهُ صَدَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنَّا  
جَمَلًا لَّكُمْ قَدْ كُنَّا كَمَا فِي الْبَيْتِ تَحْتَهُ أَهْلًا قَدْ كُنَّا  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ  
هَذَا الْأَمْرَ فِي كَيْفِئَتِهِ لَا يَفْقَهُ إِلَّا مَنْ أَحَدَرَ الْأَكْبَرُ اللَّهُ  
يَعْلَمُ وَبِحُجَّتِهِ مَا أَكْثَرُ الْمُتَدِينِينَ.

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عاصِمٌ عَنْ مُحَمَّدٍ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَيْنٍ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ  
الْبَيْهَقِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرَى هَذَا الْأَمْرَ  
فِي كَيْفِئَتِهِ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا نَدَامًا.

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عُقَيْلِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ جُبَيْرِ  
ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَثَّابَةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ  
يَازِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
لَا يَرَى هَذَا الْأَمْرَ فِيمَنْ يَرَى وَاحِدًا فَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَاعِيلُ بْنُ هَاشِمٍ وَبَنُو  
الْمُطَّلِبِ مَعَهُ وَاحِدٌ وَقَالَ الْقَيْسُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ  
مِّنْهُمْ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أَنَا بَيْنَ بَيْنِ رَهْرَةً إِلَى عَائِشَةَ وَ  
كَانَتْ أَسَافًا مَعَهُ عَلَيْهِمُ لَقَاءُ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَفْصٍ  
قَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ  
حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ  
بِهِ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَقَدْ بَشَّرْتُ الْأَنْصَارَ وَجُهَيْنَةَ وَمُرَيْنَةَ وَنَجْدَ  
وَرَبِيعَةَ مَرَّ إِلَى لَيْسَ لَكُمْ قَوْلِي قَوْلَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ.

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبَّ الْبَشَرِ إِلَى عَائِشَةَ بَعْدَ

میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مقول ہیں۔ ایسے لوگ تم  
میں جا رہے ہیں۔ میں نے کثرتِ بقیہ سے جو کہ تمہیں گواہوں کی کیونکہ  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ خلافت  
قریش میں رہے گی، جب تک یہ دین کے محافظ رہیں اور جو کوئی ان  
عادت رکھے گا اسے اللہ تعالیٰ اور اسے منکر کرے گا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت اس وقت تک  
قریش میں رہے گی جب تک ان میں تداد ہی  
باقی ہیں۔

حضرت جابر بن مسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
میں اور حضرت عثمان بن عفان بارگاہِ رسالت میں حاضر  
ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! آپ نے نبی مطلب  
کو مال عطا فرمایا ہے اور ہمیں نظر انداز کر دیا، حالانکہ آپ  
کی نظر میں وہ اور ہم ایک ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا بیشک نبی ہاشم اور نبی مطلب ایک ہی چیز  
ہیں۔ عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر  
اپنے ساتھ ہی زہراء کے چند آدمیوں کو لے کر  
حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت کے سبب وہ ان کے  
ساتھ بڑی نرمی سے پیش آئیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے منبرِ بلاء پر قریش، انصار، مجہنین،  
نزیہ، اسلم، اشیع اور غفار کے آزاد  
کردہ غلاموں کا اللہ اور اس کے رسول کے سوا  
اور کوئی آقا نہیں ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ  
صدیقہ کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت  
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سب سے محبوب

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَارَكُ فِيكَ وَكَانَ آتِ الْكَافِرِينَ  
 يَهْدِي وَكَانَتْ لَا تَسِيءُ خَلْقًا مَعْلُومًا وَهَذَا مِنْ  
 رَدِّهَا لِلَّهِ لَا تَصَدَّقَتْ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ خَدَعَنِي يَكْفُرُهَا فَكَانَتْ أَيْ خَدَعَنِي يَدْعُو  
 عَنْ نَذْرٍ إِنْ كَلَمْتُهُ . فَاسْتَشْفَعُوا إِلَيْهَا بِرَجَالٍ  
 مِنْ قُرَيْشٍ وَبِأَخْوَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَامْتَنَعَتْ فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّ  
 أَخْوَالُ ابْنِ أَبِي نَجْدٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
 بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغْمُرَ وَالْأَسْوَدُ بْنُ مَخْرُومَةَ  
 إِذَا اسْتَأْذَنَّا فَاقْتَحِمِ الْحِجَابَ . صَدَقَ فَانْصَلَّ  
 إِلَيْهَا بَعَثَ رِقَابَ كَلْبَتِهِمْ ثُمَّ لَعَنَهُمْ ثُمَّ قَتَلَهُمْ  
 حَتَّى بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَقَالَتْ وَوَدَعْتُ أَيْ جَعَلْتُ  
 جَنِينَ حَلَفْتُ عَمَلًا أَهْمُهُ مَا فَرَعُ .

باب ۳۵۶ كُرَى الْقُرْآنِ بِسَائِرِ قُرَيْشٍ .  
 ۲۰ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
 إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي  
 عُمَانَ وَهَارِثِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ  
 وَبَشِيرُ بْنُ الْحَافِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ بَنِي  
 رَهْطٍ فَتَنَسَخَرُوا إِلَى الْمُصَافِحَةِ . وَقَالَ عُمَانُ  
 وَلِرَهْطِ الْقُرَيْشِ مِنَ الشَّلَافَةِ إِذَا اخْتَلَعُوا امْتَنَعُوا  
 قَبِيلُ بَنِي ثَابِتٍ فِي قَبِيلِ الْقُرْآنِ فَكَانَتْ بَسَائِرُ  
 قُرَيْشٍ كَانَتْ تَنْزِلُ بِسَائِرِهِمْ فَفَعَلُوا ذَلِكَ .

باب ۳۵۷ نِسْبَةُ النَّبِيِّ إِلَى إِسْمَاعِيلَ مِنْهُمْ  
 أَنَسُ بْنُ أَقْصَى بْنُ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ  
 عَامِرٍ مِنْ خُرَاعَةَ .

۲۱ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ  
 ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَفٍ أَنَّهُ عَنِ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ قَوْمٌ مِنْ  
 أَهْلِ بَيْتِهِ هَلْ بَالِغُونَ بِالنَّبِيِّ فَقَالَ الرَّحْمَنُ إِسْمَاعِيلُ

حضرت عبداللہ بن زبیر سے ارادہ بھی ان کے بڑے خدمت  
 کو کرتے تھے حضرت صدیق کی یہ حالت مبارکہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جو بھی انہیں  
 مدد فرماتا تو راہِ خلاص میں لے دیتا اور اپنے پاس جمع نہیں  
 کرتا تھیں بلکہ وہ خدمتِ عبداللہ بن زبیر سے کہہ دیا کہ ان کے ہاتھ  
 کہ وہاں جا ہیے انہوں نے فرمایا کہ میرے ہاتھ دو گنا ہے؟ مجھے خدا کی  
 لگاؤ سے کسی کلام نہیں کروں گی۔ انہوں نے قریش کے متعدد افراد سے  
 سفارش کروائی اور خاص طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا کی  
 ہے۔ لیکن انہوں نے سب کو ٹکر دیا کہ کیا۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے تھال والوں میں سے خاص طور پر عبدالرحمن بن اسود بن  
 عبد یغمر اور اسور بن خزیمہ سے عبداللہ بن زبیر سے کہہ کر موجب  
 حضرت صدیق کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کر لی۔ تو تم  
 چھپ جاؤ۔ پس یہی کیا گیا پھر حضرت صدیق کے پاس دس غلام  
 بھیجے گئے تو انہوں نے آزاد کر دیے۔ اس کے بعد وہ برابر بیٹھتے رہے  
 قرآن قریش کی زبان میں نازل کیا گیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان  
 نے حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت سعید بن جابرؓ اور  
 حضرت عبدالرحمن بن عاصؓ بن ہشام رضی اللہ عنہم کو بلایا، پس انہوں نے  
 قرآن کریم کو مصاحف کی شکل میں لکھا حضرت عثمان نے قریش کے چند  
 آدمیوں کی جماعت سے فرمایا کہ جب کسی غلطی کے بارے میں تمہارا مذاہب  
 بنیعت کے درمیان اختلاف واقع ہو تو قریش کی زبان میں لکھنا  
 کیونکہ قرآن مجید ان کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ پس انہوں نے  
 ایسا ہی کیا۔

یمن کی نسبت حضرت اسماعیل کی طرف ہے  
 بخاری سلم بن انس بن حارث بن عمرو بن عامر بن ان کے خاندان  
 خاندان سے ہیں۔

حضرت سلم بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ اسلم کی جانب تشریف  
 لے گئے تو ان کے کچھ افراد کو بنو اسلم تیرا مذاہب کرتے دیکھا گیا، اسے  
 بخاری اسماعیل ایزد بن زبیر کہہ دیا کہ یہ وہی تیرا مذاہب ہے اللہ

وَأَنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَأْمِيًّا وَأَنَّ أُمَّتَ بَنِي قُلَافٍ لِأَحَدٍ  
الَّذِي يَقْتُلُ مَا مَسَكُوا بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ مَا لَكُمْ فَكَلُوا  
وَكَيْفَ تَعْرِفُونَ وَأَنْتَ مَعَ بَنِي قُلَافٍ قَالُوا إِنْ مَوَادَّ أُنَا  
مَعَكُمْ كَلَكُمْ.

باب

۴۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْصُومٍ حَدَّثَنَا عَنْهُ الْوَارِثُ عَنْ  
الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْمِذَةَ قَالَ حَدَّثَنِي  
يَحْيَى بْنُ يَعْنَى أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدَّيْلَمِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ  
أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ آذَى لِعَمِيرٍ  
أَبِينَهُ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرًا وَمِنْ آذَى قَوْمًا  
لَيْسَ لَهُ رِيْثٌ مِنْهُمْ فَتَيَسَّبَرُوا مَقْبَدًا مِنْ  
الْمَنَارِ.

۴۲۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَيَّاشٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ  
حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُبَيْرٍ أَنَّ اللَّهَ أَخْبَرَنِي قَالَ  
سَمِعْتُ دَاوُدَ بْنَ الْأَسْعَدِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مِنْكُمْ أَكْثَرُ  
أَنْ يَذَرِي الرَّجُلُ إِلَى عَمِيرٍ أَوْ مَرِيٍّ عَيْنَهُمَا لَمْ  
تَرَ أَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَا لَمْ يَقُلْ.

۴۲۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ  
قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ  
قَدْ مَرَّ قَدْ عَمِدَ الْقَيْسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّا مِنْ هَذَا النَّحْيِ مِنْ رِجْعَةٍ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا  
وَبَيْنَكَ كُنَّا رَمْعًا فَلَمَّا تَخَلَّصُوا إِلَيْكَ إِلَّا  
فِي كُنْ شَهْرٍ حَرَامٍ فَلَمَّا أَمَرْنَا بِأَنْ نَأْخُذَ  
عَمَلَكُ وَنَتَيْغَهُ مَنْ دَرَلَمَا قَالَ أَلَمْ تَكُنْ بِأَرْبَعٍ  
وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْوَيْلُ لِمَنْ يَأْخُذْ شَهْرًا

کتاب الامیاء

اور میں بنی قلاط کے ساتھ ہوں یعنی ان میں سے ایک فریق کے ساتھ  
پس دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ دنگ دیے۔ آپ نے فرمایا  
تمہیں کیا ہوا؟ تیر اندازی کیوں نہیں کرتے؟ عرض کر رہے ہم کسی  
فرق تیر چلائی جیکر آپ بنی قلاط کے ساتھ ہیں، فرمایا اچھا تیر اندازی کرو  
نفسب بدلنا سخت گناہ ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں  
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا  
کہ جو شخص جان بوجھ کر اپنے آپ کو باپ کے علاوہ کسی  
دوسرے کی جانب منسوب کرے تو اس نے کفر کیا  
اور جو ایسی قوم میں سے ہوئے کا دعوٰی کرے  
جس میں سے خلیفہ ہے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم  
میں بنائے۔

حضرت واخر بن الاسطخ رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
یہ بہت بڑا بہتان ہے کہ کوئی آدمی اپنے باپ کے  
علاوہ کسی دوسرے کی اولاد ہونے کا دعوٰی کرے یا ایسی  
چیز کو دیکھنے کا دعوٰی کرے جس کو اسی نے نہیں دیکھا یا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ایسی بات منسوب کرے جو آپ  
نے فرمائی نہ ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عبد القیس کا  
عذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرنا ہوا کہ یا  
رسول اللہ! ہم رجبہ قبیلے سے ہیں۔ ہمارے والد آپ کے درمیان قبیلہ سحر  
کے کھڑے ہیں جن کے باپ ہم عورت ما سے عینوں کے سوا آپ کی بارگاہ  
میں حاضر ہونے سے مجبور ہیں کیا ہی اچھا ہو کہ آپ ہمیں ایسی باتیں کہیں  
جو ہمیں جی پر ہم خود ہی عمل کریں اور اپنے ان بھائیوں تک بھی پہنچائیں۔  
جنہیں ہم پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ فرمایا میں تمہیں چند چیزیں کا حکم دیتا  
ہوں اور چند چیزیں سے منع کرتا ہوں۔ اگر تم ان میں سے کسی کو نہ دیکھو  
کی کوئی چیز کے سوا اللہ کوئی سجدہ نہیں ہے۔ (۱۷۰) فلا

أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَرَأَاهُ الْعَصَاةَ وَرَأَيْتَ آيَةَ الْكُرْخِ  
وَأَنَّ كُودَ وَارِئِي اللَّهُ خَمْسَ مَا عَمِلْتُمْ وَأَهْلَاكُمْ  
عَنِ النَّبَا وَدَ الْخَنَزِرَ وَالْقَيْمِرَ وَالْمَرْكَبَ .

(۷۱) زکوٰۃ دینے اور (۷۲) مال تقسیم سے اللہ تعالیٰ کے لیے خوش ادا  
کرنے کا حکم دیتا ہوں اور (۷۳) اگلی کتبوں میں (۷۴) سبزہ لکھی برتنوں  
(۷۵) کر دی کے کوید سے جوئے برتنوں اور (۷۶) روشنی برتنوں  
از غرض شرب اسے منع کرتا ہوں۔

۲۴۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الْهَرَقِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَيْنَ اللَّهِ  
ابْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَدْ عَلِيَ الْيَسْبِرُ الْآ  
إِنَّ الْيَسْبِرَ هَهُنَا يَسْبِرُ إِلَى الْخَرِيقِ مِنْ  
حَيْثُ يَطْلُمُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ خبردار جو  
جادو نقد اور ہے ، مشرق کی جانب اشارہ  
نہرہاتے ہوئے ، جیسے سے شیطان کا سیلنگ  
ظاہر ہوگا۔

بَابُ ذِكْرِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَغِفَارٍ وَمَرْيَمَةَ وَ  
جُوهَيْنِي وَأَشْجَمَ .

اسلم ، غفار ، مریضہ اور جہینہ کے قبائل  
کا ذکر

۲۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو تَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
مَعْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُذٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُوهَيْنَةُ وَمَرْيَمَةُ وَأَسْجَمُ  
وَعِفَارٌ وَأَطْلَجَمُ مَرَّائِي لَيْسَ لَكُمْ مَوْلَى دُونَ  
اللَّهِ قَدْ سَوَّلَ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
نہرہایا۔ قریش ، انصار ، جہینہ ، مریضہ  
اسلم ، غفار اور اشجع کے لوگ ہمارے  
دوست ہیں ، ان کا آقا اللہ اور رسول کے سوا  
کوئی نہیں ہے۔

۲۴۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ هُرَيْرَةَ  
بْنِ إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ  
عَيْنَ اللَّهِ أَخْبَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَسْبِرِ غَدَارُ اللَّهِ لَهَا وَأَسْجَمُ  
سَالِمًا اللَّهُ وَجُوهَيْنَةُ عَصَبُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پر منبر فرمایا  
کہ قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی ، قبیلہ اسلم کو  
اللہ تعالیٰ نے سستی رحمت فرمادی قبیلہ جہینہ نے اللہ اور  
اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

۲۴۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ هُرَيْرَةَ  
عَنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَهْلُ  
سَالِمًا اللَّهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہرہایا۔  
اللہ تعالیٰ نے قبیلہ اسلم کو سستی عطا فرمادی اور  
قبیلہ غفار کی مغفرت فرمادی۔

۲۴۹ - حَدَّثَنَا قَبِيصُ بْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ .

حضرت عبداللہ بن ابی بکر نے اپنے والد محترم سے  
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہرہایا

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي  
بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ  
إِنْ كَانَ جَاهِلِيَّةٌ وَمُزَيْنَةٌ وَأَسْلَمَ غِفَارٌ خَيْرًا مِنْ  
بَنِي تَيْمِيمٍ وَبَنِي أَسَدٍ وَبَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطْفَانَ  
وَبَنِي عَامِرٍ بْنِ صَعَصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ عَابِدًا  
نَحْسًا وَقَالَ هُوَ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَيْمِيمٍ وَبَنِي أَسَدٍ وَبَنِي  
بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطْفَانَ وَبَنِي عَامِرٍ بْنِ صَعَصَعَةَ .  
۳۹۹ . حَدَّثَنَا يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ  
الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَدْرَعِيَّ حَدَّثَهُ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ  
الْعَبْدُ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةٌ وَ  
أَحْسَبُ دَجَلِيَّةً مِنْ أَهْلِ يَهُودٍ خَلَّكَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَسْلَمَ وَغِفَارٌ  
وَمُزَيْنَةٌ وَأَحْسَبُ دَجَلِيَّةً خَيْرًا مِنْ بَنِي تَيْمِيمٍ وَ  
بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطْفَانَ حَابُوا وَخَيْسِرٌ وَقَالَ تَعْمَقُ قَالَ وَاللَّهِ  
فَقَرِيصٌ يَمِدُّ : إِنْ لَمْ يَحْمَرْ مِنْهُمْ

کی تمہاری نظر میں جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار کے قبائل سے  
تیمیم، بنی اسد، بنی عبد اللہ بن عطفان اور بنی عامر بن  
صعصعہ کے قبیلے بہتر ہیں؟ ایک آدمی نے کہا کہ  
یہ تو ذلیل و خوار اور نامراد ہو گئے ہیں۔ پس آپ نے  
منہ دیا۔ وہ بنی تیمیم، بنی اسد، بنی عبد اللہ بن  
عطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے  
بہتر ہیں۔

عبد الرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد ماجد سے روایت  
کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اقرع  
بن عابس نے کہا کہ آپ سے ان لوگوں نے بیعت  
کی ہے جو عاصیوں کا مال چرایا کرتے تھے۔ یعنی اسلم،  
غفار اور مزینہ قبائل کے لوگ۔ ابن ابی یعقوب  
روای کو شک ہے کہ شاید جہینہ کا نام بھی دیا تھا۔  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا اسلم  
غفار، مزینہ اور فامی جہینہ کو بنی عامر، اسد اور عطفان  
سے بہتر دیکھتے ہیں جو غائب و غایب ہو گئے؟ اس نے جواب دیا،  
ہاں آپ نے فرمایا تم اس بات کی جس کے قبیلے میں میری جان ہے  
بے شک وہ قبیلہ ضرور ان سے بہتر ہیں۔

بجائے اور آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا۔ جب وہ جمع ہوئے  
پھر ان سے فرمایا۔ کیا تمہارے اندر کوئی غیر توہمیں ہے؟  
کہنے لگے، ہمارے ایک بھانجے کے سوا اور کوئی نہیں  
ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قوم کا بھانجا  
میں اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔

آبیز مزم کا واقعہ اور حضرت ابوذر کا مسلمان ہونا  
جو محبوبا بیان ہے کہ حضرت ابی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
فرمایا۔ کیا یہ تم سے حضرت ابوذر کے اسلام نے کلام قدس بیان نہ کر دیا؟

بَابُ ابْنِ أَخِي الْقَوْمِ وَهَوَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ .

۳۹۸ . حَدَّثَنَا سَيِّدَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْنَعُوا فَعَالًا هَلْ يَنْكُرُ  
أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ لَوْ الْأَدْرَعِيَّ ابْنَ أُمِّ قَيْسٍ لَمَّا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَخْبِتَ  
الْقَوْمَ مِنْهُمْ .

بَابُ قِصَّةِ نَاعِمٍ

۳۹۹ . حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهَرَابُ بْنُ أَخْرَمٍ قَالَ أَبُو قَتَيْبَةَ  
سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ قَتَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَلَسُ بْنُ سَعْدٍ



التَّحَنُّنُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَبْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ  
عَبَّاسٍ أَنَّ أَخِي كَعْبًا بَنِي سَلَامَةَ قَالَ قَالَ لَنَا  
قَالَ قَالَ أَبُو جَبْرَةَ قَالَ لَنَا قَالَ قَالَ لَنَا  
أَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ مَكَّةَ يَزُورُ عَمْرَأَةً يُقَالُ فَفُتُّ  
لَا يَمْنَعُ الْخَطَرُ إِلَى هَذَا الْوَجَلِ لَمْ يَزَلْ يَخْتَرِعُ مَا يَكُونُ مَقْبُولًا  
فَوَجَّعَ فَمَنْتُ مَا بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ قَالَ لَنَا قَالَ لَنَا  
بِالْحَبِيرَةِ يَمْنَعُ مِنَ الشَّيْءِ فَقُلْتُ لَهُ لَمْ تَشْفِقْ مِنَ الْخَبَرِ  
فَأَخَذَتْ رَجُلًا يَدُهَا وَصَلَتْهُ إِلَى مَكَّةَ فَجَعَلَتْ  
لَهَا أُخْرَى وَأَكْثَرًا وَأَسْأَلَ عَنْهُ وَأَشْرَبَ مِنْ  
مَا وَرَدَ مِنْهُ الْكُفْرُ فِي السَّجْدِ قَالَ لَمْ يَزَلْ يَحْسِبُ  
فَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ حَرِيصًا قَالَ قُلْتُ لَمْ يَزَلْ  
فَأَنْطَلَقَ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ لَا يَسْأَلُنِي  
عَنْ شَيْءٍ وَلَا أَخْبِرُهُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ خَدْتُ  
إِلَى الْمَسْجِدِ لَا سَأَلَ عَنْهُ وَكَيْسَ أَحَدٌ يُخْبِرُ عَنْهُ  
بِشَيْءٍ قَالَ فَتَمَّ بِمَنْ عَنِ فَقَالَ أَمَا نَالَ الرَّجُلُ  
بِخَيْرِهِ سَأَلْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قُلْتُ لَا قَالَ أَنْطَلِقُ  
مَعَهُ قَالَ فَقَالَ مَا أَمْرُكَ وَمَا أَتَى مَكَ هَلْ  
الْبَدَّةُ قَالَتْ لَهُ إِنْ كُنْتُ عَنْكَ أَخْبَرْتُكَ قَالَ  
فَلَمَّا أَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ بَلَّغْنَا أَنَّ قَدْ خَرَجَ  
هَذَا رَجُلٌ يَزُورُ عَمْرَأَةً يُقَالُ فَفُتُّ أَرَأَيْتَ  
يُكَلِّمُهُ فَوَجَّعَ وَكَمْ يَشْفِقُ مِنَ الْخَبَرِ فَأَمَّا دُنْ  
أَنَّ الْفَتَا فَقَالَ لَهُ أَمَا إِنَّكَ كَذَّابٌ هَذَا  
وَجَّعَ إِلَيْهِ كَاتِبُكَ أَدْخَلَ حَيْثُ أَدْخَلَ فَإِنْ  
رَأَيْتَ أَحَدًا أَسَافَةً عَلَيْهِ فَمَنْتُ إِلَى الْحَاظِلِ  
كَأَنِّي أَهْلُهُ لَحْسِي وَأَمِنْ أَنْتَ فَمَنْتُ  
وَمَنْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ وَدَخَلْتُ  
مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ لَهُ أَخْبِرْ عَنْ عَلِيٍّ الْإِسْلَامَ فَخَرَجْنَا  
فَأَسْمَتُكَ سَكَايَ فَقَالَ بِي يَا أَبَا ذَرٍّ

جس کا انصاف بیان فرمایا۔ اس نے لڑایا کہ حضرت امیر نے بتایا کہ  
تیسرا شخص کا منہ ہو جس میں یہ خبر بھی کہ اگر کسی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ  
کیا ہے۔ میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ آپ جاکر اس سے گفتگو کریں اور مجھے  
بھی اس کے حوالے بتائیں۔ چنانچہ وہ گئے اور طاقت کر کے جب وہیں پہنچے  
تو میں نے صحت پر مجھے۔ انھوں نے جواب دیا، خدا کی قسم، میں نے ایسے کچھ  
کو دیکھا جو عدول کو حکم دیتا اور برائی سے منع کرتا ہے۔ میں نے کہا، مجھے  
آپ کا اس خبر سے اطمینان قلب حاصل نہیں ہوا۔ اس تو وہ اور قصا  
ہے کہ خود میں پڑا جب کہ مسطر میں داخل ہوا تو وہاں کے کسی فرد سے  
شناختا ہی نہ تھی کہ کسی سے پوچھنا بھی پسند نہ آیا، اسی لیے زہم کا پانی پیتا  
اور مسجد حرام میں پڑ رہتا۔ ایک دفعہ حضرت علیؓ میرے پاس سے گزرے  
اور فرماتے گئے۔ یہ شخص مسافر سلوک کرتا ہے۔ میں نے ابواب میں جواب دیا۔  
دیا، یہ مسافر کو جو میں ان کے ساتھ چوٹی تک نہیں دے میں نے ان سے کچھ  
پوچھا اور انھوں نے مجھے کچھ بتایا۔ جب صبح ہوئی تو میں مسجد حرام میں چلا گیا  
تا کہ ان کے متعلق کسی سے کچھ دریافت کر سکوں۔ لیکن کوئی ایسا شخص نہ آیا  
جو آپ کے متعلق کچھ بتاتا۔ فراتے ہی کہ میرا وہ بدہ حضرت علیؓ کا میرے پاس  
سے گزر رہا اور انھوں نے فرمایا، کیا اپنی منزل مقصود کا آپ کو ابھی تک پتہ  
نہیں رہا؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ فرمایا میرے ساتھ چلیے، پھر فرمایا، آپ اس  
شہر میں کس فرس سے آئے ہیں؟ میں نے کہا، مجھ کو یہ بتائی کیا اسے  
آپ حبشہ راز میں رکھیں گے؟ جواب دیا، میں یہاں ہی کر دوں گا۔ میں نے کہا،  
جہاں یہ خبر پہنچی ہے کہ یہاں کے کسی نوٹے نبیؐ کو کا دعویٰ کیا ہے۔ میں  
میں نے خود طاقت کرنے کا ارادہ کیا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا اگر یہ بات ہے تو  
آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ میں خود ان کے پاس پہنچا اور انھوں نے  
آپ کو میرے ساتھ پیس۔ جہاں میں ہواں آپ بھی وہاں چلیں اور اگر میں  
کسی کو دیکھوں کہ اس سے آپ کے لیے خطرہ ہے تو میں کسی دیکھنے کے پاس  
گھڑا اور ہواں گا، گویا میں اپنا جتنا ارادہ کرتا ہوں اور آپ آگے نکل  
جائیں، پس وہ چل پڑے اور میں بھی ان کے ساتھ چل دیا۔ یہاں تک کہ وہ  
ایک مکان میں داخل ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ بارگاہ نبوت میں  
حاضر ہو گیا۔ میں عرض کر رہا تھا، مجھے اسلام سے روشتا کس کیجیے۔ میں وہ  
بیان کیا جس میں یہ بیکر مسلمان ہو گیا۔ رسول خداؐ نے مجھ سے فرمایا۔

اَلَمْ تَرَ هَٰذَا الَّذِي اَمَرَ دَارِجًا اِلَىٰ يَلِيكَ فَاِذَا ابْلَغْتَ  
فَقُلُوْرًا قَالِ قُلْتُ وَالتَّوْحَا بِعَتِكَ يَا لَمَحِيْ  
لَا صَرْحَتْ بِهَا بَيْتٌ اَخْلِكِيْهُمْ فَاِذَا اِلَى الْمَسْجِدِ  
وَكُرَيْشٍ فَيُرِيْهِمْ قَعَالٍ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِنِّيْ اَشْهَدُ  
اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
وَرَسُوْلُهُ فَقَالُوْا قَدْ مَرَّ اِلَىٰ هَٰذَا الصَّارِغِ فَقَامُوْا  
فَقَضِيْ بَيْتٌ لَا مَوْرِتَ فَاَذْكُرِيْ الْعَبَّاسُ مَا كُتِبَ عَلَيْكَ  
ثُمَّ اَتْبَلِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ وَيْلَكُمْ تَشْكُرُوْنَ رَجُلًا  
مِّنْ بَنِيْ اِمَّا وَ مَتَجَرُّكُمْ وَمَسْرُكُمْ تَشْكُرُوْنَ عَلَىٰ يَدِهِ  
فَاَقْلَعُوْا اَعْيُنُكُمْ اَنْ اَصْبَحْتُمُ الْعَمَدَ جُعِلَتْ صَدْرُكُمْ  
مِثْلَ مَا قُلْتُمْ يَا لَا مَنِيْ فَقَالُوْا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِلَى  
هَٰذَا الصَّارِغِ فَصَيِّمِيْ مِثْلَ مَا صَيِّمِيْ يَا لَا مَنِيْ  
اَذْكُرِيْ الْعَبَّاسُ مَا كُتِبَ عَلَيْكَ ذٰكَ اَلَيْسَ مَقَالِيْمَ  
يَا لَا مَنِيْ . قَالَ لَكَ اَن هَٰذَا اَوَّلُ اِسْلَامِيْ اِنْ ذُوْ  
رَحْمَتِ اللّٰهِ

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ  
قَالَ اَسْلَمْتُ وَغَنَاءُ وَفِيَّ مِنْ مَّرِيَّةٍ وَجُهَيْنَةٍ  
اَوْ قَالَ فِيَّ مِنْ جُهَيْنَةٍ اَوْ مَرْيَنَةٍ حَتَّى رَوَيْتُ  
اللّٰهُ اَوْ كَانَ يَوْمَ الْيَقِيْنَةِ مِنْ اَسْبَ وَ تَوْنِيْمِ  
وَهَرَانِ وَ غُلْفَانِ .

### باب ذکر قحطان

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَزَافٍ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ  
اَبِيْ اَنْعِيْثٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ  
حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يُسَوِّقُ اِسْثَاقًا  
بَعْضًا .

اسے چھوڑ اس بات کو چھپاؤ اور اپنے شہر کو ٹوٹ جاؤ جب تم ہندو نصیب  
غیر سوار ہوئے۔ میں عرض گزار ہوا، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ  
مبعوث فرمایا ہے، میں تو لوگوں میں اس بات کو ٹوٹنے کی پوچھ کر رہا۔  
میں وہ مسجد حرام کی طرف گئے اور قریشی زبان کو چھوڑ دئے۔ پس کہنے  
لگے، اے قریشیو! میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک اللہ کے سوا اور کوئی عبادت  
کے والی نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اس کے بندے اور  
اس کے رسول ہیں۔ وہ کہتے تھے کہ اس بے دین کی خبر ہو پس وہ کھنہ  
چھوٹے اور مجھے مارنے لگے، بیان تک کہ نیم جان کر دیا۔ حضرت عباس  
میری مدد کو پہنچے اور مجھے چھڑا کر کہنے لگے، تمہاری خرابی جو کیا تم  
خفا کے فرد کو حق کرتے ہو، حالانکہ تمہاری تجارتی منڈی اور گراہ  
قبیلہ غفار کا ہے۔ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا، اگلی صبح ہوئی تو میں پھوٹ پڑے  
میں گیا اور سوسو مانی لگا۔ وہ کہتے تھے کہ اس بے دین کی خبر اور جو کچھ شریف  
کیا تھا وہی آج بھی کیا۔ حضرت عباس میری مدد کیے آگئے اور میری  
وضعال بن گئے اور جو کچھ لاکھ تھا وہی چھوڑ دیا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں  
اللہ تعالیٰ فریق رحمت کرے یہ حضرت ابوذر کے سلام لانے کا منزل اول تھا  
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ رسول خدا نے فرمایا وہ اسلم، خفا اور  
مزینہ و جہینہ یا منہ یا جہینہ و مزینہ  
اللہ کے نزدیک بہتر ہیں یا منہ یا جہینہ  
کے روز اسلم، قسیم، ہوازن اور غطفان  
سے اللہ کے نزدیک بہتر ہیں۔

### قبیلہ قحطان کا ذکر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب  
تک قحطان کا ایک آدمی ڈنڈے کے ندیے  
لوگوں پر حکومت نہ کرے (یعنی لوگوں کو اپنی لاشی سے  
ہٹائے گا)۔

بِأَنِّ مَا يُنْهَى مِنْ دَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ.

٤٣٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَرْبُوعٍ أَنَّهُ  
ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمرُ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ  
عُمَارَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَدْ رَأَى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ثَابِتًا مَعَهُ النَّاسُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ  
كَثَرُوا وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلٌ ثَعْلَبِيٌّ فَكَسَمَ  
النَّصَارِيَّةَ فَنَفِيسَهَا الْأَنْصَارِيَّةُ غَضِبًا شَدِيدًا حَتَّى كَذَبُوا  
وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ  
يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ مَا بَالُكُمْ تَغْرَى أَهْلَ الْبَغَايَةِ كَرِهْتُمْ مَا نَأْتِيهِمْ  
فَالْمُخِيرُ يَكْتُمُ الْمُهَاجِرِينَ الْأَنْصَارِيُّ كَانَ لَقَاءَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَوَّاهَا فَاتَّخَذَتْهَا  
فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ سُلَيْمٍ أَقْدَمَ أَعْوَا  
عَيْنًا لَيْتَ رَجَعْنَا إِلَى السَّوْدِيَّةِ لِيَخْرُجَنَّ الْأَعْدَى  
مِنْهَا الْأَوَّلُ فَقَالَ عُمَرُ أَلَا تَقْتُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا  
الْحَيِيَّةَ لِيُعْبِدَ اللَّهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَتَعَدَّى النَّاسُ رِثَةً كَانَ يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ

٤٣٥ - حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ سُرُقٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُرُقٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ  
مَنْ دَخَلَ دَارَ جَبْرِثَ وَدَعَا بِدَعْوَى النِّجَالِ هَلِيلَتِهِ.

بَابُ ٢٧٥ فِصَّةٌ خَزَائِعُ

ابن ادم من اخبر كالا شرا آتيل عن ابي حصين عن  
ابي صالح عن ابي هريرة روى الله عنه ان رسول  
الله صلى الله عليه وسلم قال سمعوا ديت لابي بن  
قبيصة بن جندب ابو عزة سمع

نماز عبادت کی طرح جاننے کی ممانعت۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے ایک  
 صلہ اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرنا دیکھا جس میں سے کتنے ہی انورہ چمک رہے تھے  
 تھے ایک مرد جو بڑے غرض میں تھے، انورہ نے غصہ کرتے ہوئے ایک  
 شخص کی کمر میں منگوا دیا اس پر انورہ کو بہت غصہ آیا بیان کیا کہ وہ انورہ  
 پہنوں کو جلتے تھے، انورہ نے آواز دی کہ اے محمد! انورہ! صاحبِ کلام  
 اے جانتے صاحبین! میں نے کرم صلہ اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے  
 گئے اور فرمایا: یہ کیا کر رہے جاہلیت کی طرح جا رہے ہو؟ فرمایا: بات  
 کیا ہوئی ہے؟ میں نے کہا کہ انورہ کو کمر لگنا آپ کے گوتی گزار لیا گیا۔  
 مامی کہ بیان ہے کہ کرم صلہ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں ملنا پھیلنا  
 وہ یہ تو ناپاک بات ہے حبیب اللہ بن ابی بن سلول درمیں مناظرین  
 کہنے لگے: یہ ہم پر زیادتی ہوئی ہے۔ اگر ہم مدینہ منورہ گئے تو ضرور جوڑی  
 عزت والا ہے۔ وہ اسی میں سے اسے نکال دے گا جو نہایت ذلت والا  
 ہے اسودۃ مناظرین، آیت ۸، اس پر حضرت عمر فاروقؓ فرمادے ہوئے،  
 یا رسول اللہ! یہ کرم اللہ کے اس خبیثہ نسب کو قتل کوئی؟ ابی کریم  
 صلہ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا کرو ورنہ لوگ کہیں گے کہ تمہارا پس منہ  
 ساتھیوں کو قتل کر دیتے ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ ہم میں سے نہیں جو خضاروں کو بیٹے اگریبان چلائے اور دوسرے جاہلیت کی طرح لوگوں کو لانے کے لیے"۔ ۱۱۰۷

قبیلہ غزوانہ کا ذکر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
عہ وسلم نے فرمایا: تجید خواجہ کا جبرائیل عمرو  
بنہ لُحی بنہ ثعلبہ بنہ خیلان  
ہے۔

۳۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ  
الزَّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ السَّيِّدِ قَالَ الْيَزِيدُ  
الْبُقَيْرِيُّ يَسْمَعُ دَوَّاهًا يَلْقُوهُ أَخِيَّتٌ وَلَا يَعْلَمُهَا أَحَدٌ مِنَ  
النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يَسْتَبِشُونَ مِنْهَا لِأَهْلِهَا  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ  
الْبُقَيْرِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِيَتْ عَمَّارٌ وَرَجُلٌ عَاهِرٌ  
ابْنُ لُحْيٍ الْخَزَائِمِيُّ يَجُوزُ نَهْجَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ  
مَنْ سَيَّبَ الشَّوَابِ .

باب ثلث فصحى من مزمر وجعل العرب .

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ  
عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
بِهِمْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّمَا قَالَ إِذَا أَسْرَكَ أَنْ تَعْمَ جَعَلَ  
الْعَرَبُ قَائِمًا مَا فَوْقَ الْفَلَاحِينَ وَمَا شَأْنُ  
مُؤَدِّهِ إِلَّا عَمَارَةٌ خَيْرَ الْبَيْنِ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ  
سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنْ قَتَلْتُمْ قَتَلْنَا وَمَا كَانُوا  
مُعْتَدِينَ .

باب من نسب إلى أبائهم في الإسلام فإلها عليهم .

۳۷۹۔ وَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكِرْدِيَّةَ ابْنُ الْكِرْدِيَّةِ  
ابْنُ الْكِرْدِيَّةِ ابْنُ الْكِرْدِيَّةِ ابْنُ الْكِرْدِيَّةِ ابْنُ الْكِرْدِيَّةِ  
ابْنُ الْكِرْدِيَّةِ ابْنُ الْكِرْدِيَّةِ ابْنُ الْكِرْدِيَّةِ ابْنُ الْكِرْدِيَّةِ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَّا  
نَدْلَتُ وَأَنْدُسُ عَشِيرَتُكَ الْاَهْمَرِيُّ جَعَلَ  
الْبُقَيْرِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَدُّتُ يَا مَعْزِي

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّادٍ  
الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَّا  
نَدْلَتُ وَأَنْدُسُ عَشِيرَتُكَ الْاَهْمَرِيُّ جَعَلَ  
الْبُقَيْرِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَدُّتُ يَا مَعْزِي

سعد بن السیب فرماتے ہیں کہ میری وہ جانور ہے جو بوقوں کے  
یہ مخصوص کر دیا گیا ہو اور اس کا دورہ امتحان کرنے کا لوگوں کو کفایت  
کری جائے اور کوئی اس کا دورہ نہ دوسرے اور ساتھ وہ جانور ہے جس  
کو کفار اپنے فریخ خداؤں کے نام پر چھوڑ دیتے اور اس پر کوئی چیز نہ  
قدستہ ہے۔ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے  
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن طلحہ  
بن لُحیہ خزاہی کو جہنم میں دیکھا کہ اپنی آنت گھسیٹ رہا ہے۔ میں  
وہ پانچ شخص ہے جس نے ساتھ چھوڑنے کی رسم جاری کی تھی۔

زمزم کا واقعہ اور اہل عرب کی جہالت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ  
اگرچہ اہل عرب کی جہالت معلوم کرنے کی تمنا جو تو سورۃ  
الانعام کی آیت ایک سو تیس سے اگلی آیتیں تلاوت کر  
لے یعنی : بے شک تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل  
کرتے ہیں احمقانہ جہالت سے اور حرام ٹھہراتے ہیں وہ  
جو احسانے لڑکی کی بابت پر جھوٹ باندھتے کہ بیشک وہ بیکار  
اور بے نیازی (سورۃ الانعام، آیت ۱۴۰)

دور اسلام یا جاہلیت میں اپنے آباؤ اجداد کی جانب  
مضبوط ہوتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : بے شک کریم بن کریم  
بن کریم بن کریم تو حضرت یوسف بن حضرت یعقوب بن اسماعیل  
بن حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام ہیں۔ حضرت  
براد کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
میں عبد المطلب کی اولاد ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
فرماتے ہیں کہ جب آیت : اور اسے محبوب !  
اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈاؤ (سورۃ المائدہ،  
آیت ۲۴) نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے پکارا : اے بنی فہر، اے بنی عدی، خاندان

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ يَا أَيُّهَا مُحَمَّدُ قَدْ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْوَحْيَ الْحَقَّ لَمَّا جَاءَكَ الْمَلَكُ  
سُفْيَانُ عَنْ جَبْرِئِيلَ بْنِ أَبِي نَافِلَةَ عَنْ سَيِّدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ  
مُتَابِيسَ قَالَ تَزَلَّتْ قَائِمَةُ رُغَيْبِكَ الْأَقْرَبُ مِنْ جَعَلِ الْيَوْمَ  
اللَّهُ عَلَيْكُمْ يَدُ غَوْضٍ قَبْلَ قَبْلٍ.

۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَمَلِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ أَخْبَرَنَا أَبُو  
الْزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَقِيْعُ مَنِمَتَانِ  
اسْتَمَرَّا أَفْئَكُمُ مِنَ اللَّهِ يَا بَقِيْعُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ الْفَتْحُ  
أَفْئَكُمُ مِنَ اللَّهِ يَا أَمْرًا لَزِيْمًا بَيْنَ الْغَدَا وَحَسَنَةٍ  
رَسُولِ اللَّهِ يَا حَسَنَةُ بَلِّغْتِ مُحَمَّدًا نَشْرَبًا أَلْفُ كُنَّا  
مِنَ اللَّهِ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا سَلَا فِي مِثْرٍ  
قَالِي مَا شِئْنَا.

بَابُ ۳۱- قَصَّةُ النَّبِيِّ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَا بَقِيْعُ رُفْدَةٌ.

۴۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَلَابٍ عَنْ مَرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهِمَا وَجَدَهُمَا جَارِيَتَانِ فِي  
أَيَّامِهِمَا تَدْفَعَانِ وَتَحْمِلَانِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مُتَعَشٍ بِخُرْمٍ فَأَتَتْهُمَا هُنَا الْوَسِيْكَةُ فَكَشَفَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ أَوْعَلُمَا يَا بَقِيْعُ  
فَأَمْلَعَا أَيَّامَهُمَا وَيَلِكُ الْأَيَّامُ أَيَّامُهُمَا وَقَالَتْ رَأَيْتِ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِرُّ فِي ذَاكَ أَنْظَرُ إِلَى  
الْمُبَشِّرَةِ وَهَمَّ بِغَيْرِهَا فِي السَّجْدَةِ فَجَبَّحَهُمْ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُمْ أَمَّا بَقِيْعُ أَمْرٌ رُفْدَةٌ  
يَعْنِي مِنَ الْأَمْرِ.

بَابُ ۳۲- عَنْ أَحَبِّ أَنْ لَا يَسْبَغَ نَسِيْبُهُ

۴۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ  
حَسَنُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخَانِ الْمَسْرِ كَسَنَ

قریش کی شاخیں۔ حضرت ابن عباس سے دوسری سند  
کے ساتھ مروی ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبائل کو ان کا نام  
کر دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے بنی عبد مناف  
اپنی جانوں کو اللہ سے بچاؤ۔ اے بنی عبد المطلب  
اپنی جانوں کو اللہ سے بچاؤ۔ اے ولید ذبیحہ  
موتوم یعنی رسول اللہ کی بھوپتی اے فاطمہ  
بنت محمد! تم دونوں بھی اپنی جان کو اللہ سے  
بچاؤ۔ مجھے اللہ کی طرف سے تمہارا بھی ذاتی اختیار نہیں ہے  
ہاں میرے مال میں سے جو تم پہنچو مجھے ملے گا۔

جیشیوں کا ذکر اور رسول خدا کا انہیں بنی ارفدہ فرمانا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ  
عنہ میرے پاس تشریف لائے۔ نماز کے بعد میرے پاس  
قد رکھیں گا رہی حسین اور وہ مجھ پر تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کو اللہ کے کلام فرما رہے تھے۔ حضرت ابو بکر نے انہیں کوڑی لگا  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے چہرہ اللہ سے کچھ اٹھا کر لیا  
اسے بوجھ لیا میں نے کچھ نہ کہہ سکا یہ عید کے اراج کے دن ہیں۔  
حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ  
میں دھنپ رکھا تھا اور میں جیشیوں کو مسجد میں مشن کر رہے  
تھے دیکھ رہی تھی۔ حضرت ابو بکر نے انہیں ڈانٹا تو نبی  
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ انہیں نہ روکو۔ اے  
بنی ارفدہ! تم کسی سے اپنا کام کرتے رہو۔

جو یہ چاہتا ہے کہ اس کے نسب کو بڑا بھلا کر لیا جائے  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت  
حسان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرکین کی بوجھ  
کچھ کہ اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: میرے نسب



قَالَ كَيْفَ يَنْبَغِي فَقَالَ حَسَنٌ لَا سَلْتَنِي عَنْهُمْ  
كَمَا سَأَلْتَ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَجَمِيِّينَ . وَعَنْ أَبِيهِ قَالَ  
وَهَبْتُ أَسْبَغَ حَسَنًا بَعْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا  
تَسْبِغْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يَنْفِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ .

۳۴۳۔ عَاجِزٌ أَوْفَى أَسْمَاءَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ  
عَلَى الْكُفَّارِ وَخَوَلَاءُهُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ  
أَحْمَدٌ .

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ عَنْ ابْنِ الْمُبَرِّكِ قَالَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْنٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُطْعِمِ بْنِ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي حَمْسَةٌ  
أَسْمَاءُ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْفَضْلُ  
وَالنَّبِيُّ يَسْعُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ وَأَنَا الْعَابِسُ أَيْ يَحْشُرُ  
النَّاسَ عَنِّي قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ .

۳۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَلَا تَتَحَبَّبُونَ كَيْفَ يُصْرَفُ لِي عَنِّي شَيْءٌ  
فَرُئِيتُمْ وَلَعَنَهُمْ يَشْتَبِعُونَ مَذَامِمًا وَيَذْهَبُونَ  
مَذَامِمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ .

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ عَنْ ابْنِ الْمُبَرِّكِ قَالَ  
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَيْمُونَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَشْرٌ وَمِثْلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى

کا کیا ہے؟ اچھا حسن عرض کر دے۔ میں آپ کے نسب کو بیان سے  
باہر نکال کر لے جاؤں گا جیسے آٹے سے بال بکھینچ لیا جاتا ہے۔ چشم اپنے والد سے  
جیسے یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ کے سامنے حضرت حسن  
کو بڑا بھلا کھنے لگے تو انہوں نے فرمایا: حسن کو بڑا بڑا کو کر لو گویا یہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے دناغ کیا کہتے تھے۔

رسول خدا کے اسمائے گرامی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: محمد اللہ کے رسول نبی اور ان کے ساتھ  
واسے کا فرد پر سخت میں (سورۃ الفتح، آیت ۲۹) اور ارشاد  
ربانی: میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔  
(سورۃ الصف، آیت ۶)

حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
فسر فرمایا: میرے پانچ نام ہیں، میں محمد و احمد ہوں اور  
میں نامی ہوں کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو  
مٹاتا ہے اور میں حاضر ہوں کہ لوگوں کا شر میرے قدموں  
میں فرمایا جائے گا اور میں عاقب یعنی آخری نبی  
ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کیا تمہیں اس بات پر تعجب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ  
میرے پیچھے قریش کی کامیوں اور ان کی نصرت سے کس  
طرح بچا یا ہوا ہے؟ وہ ختم کر گائیں دیتے اللہ مذم پر  
نصرت بھیجتے ہیں جبکہ میں تو محسوس ہوں۔ رسول اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم۔

رسول خدا کا آخری نبی ہونا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔  
میرے اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کھجور  
آدھی سے مکان بنایا۔ اسے بالکل کھل کر دیا اور بڑا۔

فَالْمَلَأْنَا دُحْنَهَا إِذَا مَوْجِعَ لَيْسَتْ فَحَقْلَ مَنَاسٍ  
يَمُحُّونَهَا وَيَتَجَبَّرُونَ وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْجِعُ  
الْيَمِينَةِ .

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ  
عُرَيْقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَقْلِي وَمَثَلُ الْإِنْيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ  
رَحْلِ بَنِي نِيْتٍ هَاحِنَةٍ وَأَجْمَلُ مَوْجِعَ لَيْسَةٍ وَمَنْ  
زَادَ مَعَ فَبَعَثَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِمْ وَيَجْعَلُونَ  
يَقُولُونَ هَذَا دُجْعَتٌ هَذِهِ الْيَمِينَةُ قَالَ فَإِنَّا الْيَمِينَةُ  
وَأَنَا خَالِدُ الْيَمِينِينَ .

ضرورت بنایا اگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھڑ دی ۔  
لوگ اس میں داخل ہوتے اور تعجب سے کہتے کہ کاش اس  
جگہ ہی اینٹ لگا دی جاتی ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں  
میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی  
آدی نے گھر بنایا اور اس کے سجانے اور مندانے میں کوئی کمی  
نہ چھڑی مگر کسی گھر میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھڑ  
دی ۔ لوگ اس کے گرد چرتے اور تعجب سے کہتے ، جہاں یا اینٹ  
کیوں نہ رکھی گئی ؟ فرمایا ، وہ اینٹ میں ہوں ، میں سارے  
انبیاء سے آخری ہوں ۔

ف : تمام انبیا کا حقیقی منہم میں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث اساس جیسی کئی ہی احادیث و مطہوں میں بیان  
فرمایا ہے کہ آپ تمام نبوتوں کی آخری اینٹ ہیں ۔ یہ ہم نبوت کی سترنی مثال ہے جو آپ نے بیان کی ہے خدا تعالیٰ فرمادی اور میں نشین  
کر دیا کہ آپ حضرات انبیاء کرم علیہم السلام کی لڑی میں سب سے آخری نبی ہیں ۔ نہ آپ کے زمانے میں کوئی نبی تھا اور نہ آپ کے بعد  
قیامت تک کوئی نبی پیدا ہوگا ۔

پیرا سوال تک مسلمان لای مقید ہے پر قائم ہے لیکن متحدہ ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت ہوئی تو انہوں نے اس کے خلاف  
سید احمد بریلوی صاحب دالتوفی <sup>۱۳۰۷</sup> ہجری سے اس کے خلاف فتنہ کھڑا کیا جس کو صرف بعض اہل علم ہی عموس کے لئے اور منظر تصور  
پر پہنچنے سے پہلے جلادی یہ فتنہ ہلا کر ملک سرزمین میں دفن ہو کر رہ گیا پھر اسی فتنہ کو کھانے اور نبوت کا دعویٰ کرنے کے یہ دارالعلوم  
دیر بندہ بانی مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب دالتوفی <sup>۱۳۰۷</sup> ہجری کو تیار کیا جہاں نے حصول مقصد کے لیے <sup>۱۳۰۷</sup> ہجری سے <sup>۱۳۰۷</sup> ہجری  
تقدیر اس ناک کتاب کھسکا کہ کہ ہم نبوت کا ہر منہم مسلمان سے میرے ہی یہ گویا ہر ملہ ان سے وقت لگائی کا خیال ہے بلکہ اہل علم کے نزدیک  
بلالظرفنا آخری نبی ہونے میں قطعیت ہی کوئی نہیں ۔ بایں کہ اہل فہم یعنی برہمن گورنٹ کے پہلے لیل کے نزدیک حضرت علیؑ ہے کہ حضور و اولاد  
نبی ہیں اور دیگر انبیاء کے کام بالعرض ہی ہیں ۔ اس سب کے تحت آپ کا فیض ہے جیسے سندر سے چاندیوں میں مدظلہ شریفی ہے لہذا آپ کے  
نہانے میں میں اور انبیاء کا ہونا ختم نبوت کے منال نہیں اور آپ کے بعد بھی حواہ ہزاروں نبی پیدا ہو جائیں ان سے ختم نبوت کے مقید حکمت  
پر کوئی برآ اثر نہیں پڑے گا ۔

نالتوی صاحب کا یہ عقیدہ اس شریعتی ہے لیکن اس کے بعد ملنے والے دیر بند ناظمی اور لے حکما صفائی سے مسلمانوں کو ہر ایک اور کھانے  
میں کو شاک ہیں کہ یہ عقیدہ نہ کفر ہے نہ غیر لای کتاب کہ کوئی بھی جو عقیدہ ختم نبوت کے ذرا ہی خلاف ہے بلکہ خذیر اناس کو ایسی کتاب ہے  
کہ ختم نبوت کی تائید میں ایسی مسخر کتاب اس کوئی کم نہ کم <sup>۱۳۰۷</sup> ہجری میں ترجمہ نہیں ۔ پاک دہند کے اندر سینے دل سے اور سنی حنفی کہانے  
والے قریباً سوا سو سال سے آپس میں محار ہے ہیں لیکن مشرکوں نے حقیقت کو تسلیم کر لے کہ بچائے ملانے دیر بند اسے دھولیں دھانڈ

ہدایت کے ذریعے سے درست سوانح میں کرتا ہے۔

ناروقی صاحب کی قدیرانہ سی پرپور سے ملک میں شہر بہا تھا۔ جس نے سنا دی حیران تھا کہ یہ کیا تیاست آ رہی ہے۔ اکثر علماء اس کی مخالفت کر رہے تھے۔ بکراں کی کھل کر گئی تاہم کرنے والا پر سے ملک میں ایک عالم نہیں تھا۔ ناروقی صاحب انتظار میں تھے کہ سوانحین کی کچھ تصاویر جلد سے قریب قریب کر دیں جس کے لیے یہ چرچہ مدافہ بنایا تھا لیکن سائیت کا انتظار کرتے ہوئے سنا کہ اس میں ملک مدیم کی طرف سے صاحب نے ہرگز نہ جڑا غیر کا مقصد پورا نہ ہو سکا۔ اس کا کہ یہ تیسرے صاحب ہمت کی تلاش خریدا کر دی۔

جوندہ یا بندہ، جلد ہی مرزا غلام احمد قادیانی صریح مراد بل گئے۔ عادت نے بتایا کہ ان قیدیوں کی نسبت جنہم میں چلا گیا۔ لگاتار عفت مرزا صاحب بیعت سے گئے۔ انہوں نے بھی دعویٰ بھوت کے لیے دی چیمہ مدافہ استعمال کیا جو ناروقی صاحب نے تصدیق کیا۔ کے قدر یہ بنایا تاہم دین کے نام اور کام میں عقلی تبدیلی کر دی۔ انہوں نے کہا تھا کہ حضور بالذات نبی ہیں اور دوسرے انبیاء بالقرن بن کر آئے۔ ہمت عقیدہ خاتمیت پر کوئی نہ نہیں چڑھی۔ انہوں نے کہا کہ حضور تشریف لے چکے ہیں۔ ہمدیگر آئے دے خیر تشریف لے چکے ہیں۔ ان کے آد کے باعث عقیدہ خاتمیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ ناروقی صاحب نے کہا کہ نے آئے دے نبی چرچہ حضور سے اکتساب فیض کر کے نبی ہیں۔ لہذا ان کے سبب حضور کی خاتمیت کو کوئی ضعف نہیں پہنچے گا۔ مرزا صاحب نے بتایا کہ آئے دے نبی چرچہ حضور کی قریب سے نبی ہیں۔ لہذا ان کے آئے دے حضور کی خاتمیت کو کسی قسم کا ضرر نہ ہوگا۔ کیونکہ حضور کی قریب سے نبی ہیں۔ آپ کے بعد آئے دے نبی ہیں۔ انہوں نے اپنی اور بد مذہبی ہوں گے۔ یہ سنی عقیدہ خاتمیت کے خلاف برٹن گورنمنٹ کی شہرت جو سید احمد برہوی، مولوی محمد اسماعیل، ناروقی احمد مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعہ پروان چڑھائی خاتمیت کے بارے میں سید صاحب اسلام عقیدہ یہاں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قریب بھوت کی اسٹریٹ میں آپ سب سے آخری نبی ہیں۔ آپ کی آمد کے بعد اللہ تعالیٰ نے کوئی اللہ نبی پیدا نہیں کیا۔ اللہ قیامت تک کسی اللہ نبی کو پیدا کرے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

### رسول خدا کی عمر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جبب وصال ہوا تو آپ کی عمر مبارک تریستہ سال تھی۔ ابن شہاب نے کہا کہ عصفیہ بن السائب نے بھی مجھے ایسا ہی بتایا ہے۔

### رسول خدا کی کیفیت۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بازو میں تھے تو کسی شخص نے کہا۔ اے ہولناک! پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادرہ تویہ ہو کر فرمایا۔ میرا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کیفیت نہ رکھنا۔

۴۸، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَفِيٍّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَائِلَةٍ رَجُلٍ أَمَلَهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَفَّى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَرِثِيْنٍ وَقَالَ أَنَّهُ شِهَابٌ وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ.

بَابُ ثَلَاثٍ كَثِيرٌ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۹، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَمْرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي رَجِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّرْقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ

فَالْتَمَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَسْئُومٌ

وَلَا تَكُنْ تَوَّابًا كُنْ نَبِيًّا.



عَاقِبَةٍ وَقَالَ يَا أَيُّ حَبِيبَةٍ يَا لَيْتَنِي لَا شَيْئَ مِنْهُ بِعَرَبِيٍّ  
وَعَرَبِيٍّ يَضَعُكَ.

۵۵۰. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَكْرِشَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ  
أَسْمَاءُ جَدُّ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَمْ يَحْسُنْ لُشْبَةً.

۵۵۱. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ مَيْسَلَةَ حَدَّثَنَا  
رَسْمَ رَجِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَحِيفَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَكَانَ لَمْ يَحْسُنْ بِنُحْيٍ سَبِيلًا أَسْلَمَ رُيُوسُهُ قَسَتْ  
يَا أَيُّ حَبِيبَةٍ صَدْرِي قَالَ كَانَ أَتَمَّ مَنْ قَدْ شَيْطَ  
وَأَمَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَلَامَةٍ  
عَشْرًا قَتَرُصًا قَالَ فَمِنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَقْبُضَهَا.

۵۵۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبٍ أَيْدِي حَقِيقَةِ الشَّرَافِي قَالَ  
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِنْ  
تَحْتِ شَفْرِهِ الشَّعْرِ الْعَفْفَقَةِ.

۵۵۳. حَدَّثَنَا عِصَاءُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا خَيْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ  
عَنْ ثَابِتٍ أَنَّ سَالَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ بَشِيرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَدْ كُنَّ كَانَتْ فِي حَقِيقَةِ شَعْرِ جَبْهَتِهِ.

۵۵۴. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِشَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ عَنْ  
خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي هَلْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَدُوٍّ  
الرَّحْمَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ بْنَ مَالِكٍ يَصِفُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رُبْعًا مِنْ الْقَوْمِ يَنْبَغِي  
بِالْقَوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَمْ هُوَ الْقَوْمُ لَا يَسْ بِأَيْمَنْ  
أَمْ هُوَ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا أَدَمَ. لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ  
وَلَا سَبْطٍ رَجُلٍ أَنْزَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ النَّبِيِّ  
فَمِنْهُ يَكُنَّ عَشْرَ يَمِينِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ وَ

تم رسول خدا سے مشابہت رکھتے ہوئے سے مشابہت  
نہیں رکھتے اور حضرت علی جنس سے ہے۔

حضرت حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں  
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور امام حسن کی  
شکل و صورت آپ جیسی ہے۔

حضرت حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور امام حسن بن علی علیہما السلام  
آپ کے مشابہ ہیں۔ حضرت حمید سے کہا گیا کہ حضور کے  
اوصاف بیان فرمائیے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کا رنگ سفید  
تھا، بعض بال سفید ہو گئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے چپیں تیرا اور انہیں مرحمت فرماتے کا وعدہ کیا تھا مگر  
پہلیں ملا کرانے سے پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کا وصال ہو گیا تھا۔

حضرت حمید سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ  
میر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ آپ کے  
پچھلے ہونٹ کے نیچے شہری مبارک میں کچھ بال  
سفید تھے۔

شیخ نبوت کے پرانے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ  
عنہ سے حضور کے متعلق پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب  
آپ نے دیکھا تو جلد سے جو گئے تھے؛ فرمایا آپ کی شہری  
مبارک کے صحن چند بال سفید ہوئے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ  
لوگوں میں میانہ قد تھے یعنی نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ پست  
قد۔ چوڑا جیسا کھڑا ہوا رنگ تھا، نہ بالکل سفید اور نہ  
گندمی، سر کے موئے مبارک نہ گنگریاے تھے اور نہ بالکل  
نسیدہ۔ چالیس سال کی عمر میں آپ پر وحی کا نزول شروع  
ہوا۔ عید منورہ میں آپ دس سال مبارک انورہ رہے۔  
آپ کے سر اندر اور ریش مبارک میں ہیں بال بھی سفید نہ



بِالسَّادَةِ يَمَّةَ عَشَرَ وَسِتِّينَ وَكَيْسَ فِي رَأْسِهِمْ وَ  
يَحْيِيَّتِهِمْ عَشْرًا وَثَمَرَةُ شَعْرَةٍ سَبْعًا وَثَلَاثِينَ  
كَوْنَتُ شَعْرًا وَثَمَرُ شَعْرَةٍ خَلَا ذَاكَ هُوَ أَحْمَدُ فَسَمَّاهُ  
فَقِيلَ أَحْمَدُ وَكَانَ الْطَّيِّبُ .

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا مَا يَحْيَى  
بْنُ أَبِي نَجْوَى عَنْ مَرْيَمَةَ بِنْتِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
أَبِي بَرْزَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ يَقُولُ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالْظُّوْبِيلِ الْفَرِيقِ  
وَلَا بِالْقُصَيْرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْعَى وَبَيْتٌ بِالْأَمْرِ  
لَيْسَ بِالْجَعْبِ الْقَطَطِ وَلَا بِالْشَبِطِ بَعْثَهُ اللَّهُ عَلَى  
رَأْسِهِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ يَمْكِي عَشَرَ سِتِّينَ  
بِالسَّادَةِ يَمَّةَ عَشَرَ سِتِّينَ فَتَرَكَهُ اللَّهُ لَيْسَ فِي رَأْسِهِ  
وَلَحْيَتِهِمْ عَشْرًا وَثَمَرُ شَعْرَةٍ سَبْعًا وَثَلَاثِينَ .

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَمِيعٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
إِسْحَاقُ بْنُ سَعْدٍ رَحِمَهُمَا اللَّهُ أَنَّ أَبَا رَاهِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ قَوْلَ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَ  
حَقْلًا لَيْسَ بِالْظُّوْبِيلِ الْفَرِيقِ وَلَا بِالْقُصَيْرِ .

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْبُ بْنُ مَرْثَدَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا هَذَا خُطْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَدْرِي مَا كَانَ شَيْءٌ فِي حَنْدَلِيَّةٍ .

۷۱۳۔ حَدَّثَنَا حُلَيْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّ بَرْنَ عَارِظَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَدِينَةً  
كَأَمِينِ السَّكْبَكِيِّينَ لَمْ يَكُنْ يَمْلِكُ شَخَصَةً أَوْ زِيَةً  
رَأَيْتُهُ فِي حُلِيِّ حَتَّى آتَى لَمْرًا رُشِيدًا قَطَا أَحْسَنَ  
وَسَمِعْتُ قَالَ فَيَوْمَ سَمِعْتُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ رَأَى  
مَكِّيَّةً .

۷۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ أَبِي

نہ تھے۔ ربیعہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کے بالوں میں  
میں سے ایک بال مبارک کی زیارت کی ہے تو اس کا رنگ  
سرخ تھا۔ میں نے اس بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ وہ خوشبو  
سے سرخ ہو گیا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے  
ہرے سنائی کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے  
تھے اور نہ بہت قد۔ آپ کا رنگ نہ تو بالکل سفید تھا اور نہ  
تندھ۔ بال مبارک نہ گھٹا یا بے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔  
اللہ تعالیٰ نے چالیس سال کی عمر میں آپ کو مسجوت فرمایا۔ پھر  
گھٹوڑے میں دس سال علوہ فرمایا اور دس سال مدینہ منورہ  
میں مدنی انزہر رہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو وراثت  
دی تو سیراقدس اور دارالحی مبارک میں بیسٹس بال بھی سفید  
نہ تھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
بمعاظ صدقات سب لوگوں سے زیادہ حسین اور سیرت کے  
معاظ سے سب میں طیفیق تھے۔ نہ آپ بہت لمبے تھے  
اور نہ بہت قد۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا گیا کہ کیا نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خطاب کیا؟ جواب دیا: نہیں کیونکہ  
حضرت آپ کی دونوں کنجشیں میں فرامی سفیدی تھی۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے۔ دونوں کندھوں کے  
درمیان کافی فاصلہ تھا۔ گیسوئے مبارک کا لٹوئی نوٹک  
پہنچتے تھے۔ میں نے آپ کو سرخ گھٹے میں لمبوس دیکھا ہے  
اور ہرگز کسی کو آپ سے حسین و جمیل نہیں دیکھا۔  
یوسف بن ابواسحاق کا قول ہے کہ (گیسوئے مبارک)  
کندھوں تک تھے۔

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم

إِسْمَعِيلَ قَالَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۖ كَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ هَاشِمِي  
لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ السَّمُوفِ قَالَ لَا بُلْ يَسْلُ  
الْعَنِينَ .

۴۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ رِاجُوْنِي حَدَّثَنَا  
حَجَّابُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْمَرِيُّ السَّجِسْتِي حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ  
عَبْرُ الْحَكِيمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّهِ حُرْقَ إِلَى الْبَطْنِ وَنَحْوَهُ  
لَعَنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ رُكْعَتَيْنِ ۚ الْعَصْرَ وَرُكْعَتَيْنِ ۚ وَنَحْوَهُ  
يَا مُبَارَكُ وَنَحْوَهُ فِيهِ مَوَاقِفٌ عَنْ أَبِيهِ عَدَدُ الْبَقِ  
جَعْفَرِيَّةً قَالَ كَانَ يَمْسُ مِنْ دَرَجَاتِ الْمَرَاتَةِ وَكَانَ  
الْمَنَاسِلُ فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ وَيَدَّيْهِ قِيَمَتُهُنَّ بِهَذَا  
وَجُودُهُمْ خَافَتْ مِنْ يَدِهِ فَوَضَعَتْهَا عَلَى وَجْهِهِ فَكَادَ  
يُخْرِجُ مِنْ الْقَدَمِ وَالْأُخْبَارُ رَأَيْتُهُ مِنَ الْمَسَلَةِ .

۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ  
يُونُسُ بْنُ الْأَرْهَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ  
اللَّهِ عَنْ أَبِي عَدِيٍّ رَجَوِي اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَجُودُ مَا كَانَ فِي  
مَعْنَاهُ رَجَوِي يُلْقَاهُ جَبْرِئِيلُ ۚ كَانَ جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
يُلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ قِيَمَةً أَرْبَعَةِ أَلْفِ  
فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ  
مِنَ الْبَرِّ رَجَوِي .

۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ  
جَرِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ع  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَابَرَتْ أَسَدِيرُ وَجْهِهِ  
قَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي مَا كَذَبَ الْمُذَلِّجِيُّ لِيَمِينِي ۚ وَ  
أَسَامَتُهُ ۚ رَأَى أَحَدًا مِنْهُمَا أَنْ يَمُوتَ هَذَا الْقَدِيمُ  
مِنْ عَيْنٍ .

۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اندکی عمواری طرح چمک رہا تھا !  
فمنسربا ، نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا ۔

حضرت ابو حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز قبل کی جانب تشریف  
لے گئے ۔ پس آپ نے وضو فرمایا ، پھر ظہر کی دو رکعتیں  
ادا کیں اور عمر کی بھی دو رکعتیں پڑھیں ۔ آپ کے سامنے ایک نیزہ  
گذا دیا گیا تھا ۔ ٹھونکے اپنے والد سے اور ان سے حضرت جعفر سے  
یہ بھی فرمایا کہ اس کے پیچھے سے عورتیں گزریں لہذا مرد کو کھڑے رہے  
پھر وہ اپنے ہاتھوں کو حبیب پر ہار کے مبارک ہاتھوں سے  
لگا کر اپنے چہروں پر لی لیتے ہیں بھی آپ کے دست مبارک  
کو چڑھا دیا اپنے چہرے سے لگایا تو دیکھا کہ وہ ہر طرف سے زیادہ  
شہناجہ اور اس کی خوشبو خشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اللہ  
رمضان المبارک میں جب حضرت جبرئیل بارگاہ نبوت میں  
حاضر ہوتے آپ کے بحر سخاوت میں طغیانی آجاتی ۔  
حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک کی ہر رات میں  
حاضر بارگاہ مشرقی ہوتے کیونکہ آپ ان سے قرآن  
کریم کا دور کرتے تھے ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم لوگوں کو مائدہ سخاوت میں پہننے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک  
روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایسی مسرت ریز  
حالت میں تشریف فرما ہوئے کہ چہرہ انور کی ہر شکن جھلک رہی  
تھی ۔ فرمایا : کیا تم نے نہیں سنا جو ایک قیامت شناس نے  
زید اور اسماء کے متعلق کہا ہے جبکہ اس نے ان دونوں  
کے قدم دیکھ کر کہا ہے کہ ان میں سے ایک قدم باپ  
کا اور دوسرا بیٹے کا ہے ۔

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ہر عمر معزز

عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ  
كَعْبَ بْنَ مَرْثَدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَدِّي تَعْلُفَ بْنَ يَسْرَةَ  
قَالَ قُلْنَا سَلَّمْتُ هَذَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ الشَّرِّ وَرَدَّ كُنْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَبْدَرَ  
وَجْهُهُ حَتَّى كَانَتْ تَقَطُّ قَتْمًا وَكُنَّا نَمُرُّ لَدَيْهِ  
يَوْمًا

۴۶۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَمْعَرُوفُ  
بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ النَّسَمِيُّ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ كُرْدٍ بَنِي أَدْمَقُومًا  
فَقَرَأَ حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرَّاءِ النَّوَى كُنْتُ فِيهِ

۴۷۰ - حَدَّثَنَا يَمْعَرُوفُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْفَيْثُ عَنْ  
يُوسُفَ بْنِ أَبِي عُبَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ شَرُّهُ مَا كَانَ الْكُفْرُ  
بِهِ قَوْلَ رُؤُوسِهِمْ فَكَانَ هَذَا الْكِتَابُ يُسْمَعُ  
رُؤُوسُهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِبُ  
مَوَاقِفَهُ هَذَا الْكِتَابُ فَيَسْمَعُ رُؤُوسُهُمْ وَخِيَرَةُ  
فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ

۴۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَسَنَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ لِي لَحْرًا كُنِيَ الْيَتِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَمْسًا وَلَا مَتَفَحْشًا وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ  
أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا

۴۷۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا خَيْرُ رَسُولٍ إِلَّا

کعب بن عکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب  
ہم خروہ جو کہ بے پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا، پھر تو قبول  
ہونے کے بعد جب میں نے حاضر بارگاہِ حُرور رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو سامہ رخ کیا تو آپ کا پورا چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا  
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سرور ہوتے تو آپ کا  
مبارک چہرہ فرور بار ہو جاتا تھا جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔  
ہم آپ کے چہرہ اللہ ہی سے اس بات کا اندازہ کر لیا  
کرتے تھے۔

حضرت ابومریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے  
نوع انسانی کے بہترین زمانہ میں نبوت فرمایا گیا  
زمانے پر زمانے گزرتے رہے، یہاں تک کہ  
مجھے اس زمانے میں رکنا تھا جس میں میرے وجود  
ہوئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیسے مسدک کو ان کی حالت پر  
چھوٹے رکھتے جبکہ مشرکین کا معمول تھا کہ وہ سر کے بالوں کے  
دوسرے کرتے اور ان کتاب ان کی حالت پر چھوٹا کرتے تھے۔ یہ کہ  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کتاب کی موافقت پسند ہی جب تک اس  
بارے میں حکم نازل نہ ہوا سو حکم آنے پر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کیسے مشک بوس کے دے دیتے کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غش کو اور بدکلائی کرنے  
والے نہ تھے۔ آپ منہ دیا کرتے کہ تم  
میں بہترین افراد وہ ہیں جن کا اخلاق بہترین  
ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں  
کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دُور  
کاموں میں سے ایک کو اختیار کرنے کی اجازت ملی تو



حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَزِيدُ يَدِي فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنْ كَانَ يَرْكَبُ يَدِي حَتَّى يَرَى بَيًّا حَرًّا بَطْنِيَّ -

۴۷۹ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَرَّابٍ حَدَّثَنَا عَائِلَةُ بْنُ وَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْنَ ابْنَ أَبِي جَعْفَةَ ذَكَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَزِيدُ يَدِي فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنْ كَانَ يَرْكَبُ يَدِي حَتَّى يَرَى بَيًّا حَرًّا بَطْنِيَّ -

۴۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَزِيدُ يَدِي فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنْ كَانَ يَرْكَبُ يَدِي حَتَّى يَرَى بَيًّا حَرًّا بَطْنِيَّ -

۴۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَزِيدُ يَدِي فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنْ كَانَ يَرْكَبُ يَدِي حَتَّى يَرَى بَيًّا حَرًّا بَطْنِيَّ -

عمر و آرد وسلم استے اور بچے ہاتھ کسی دعا میں نہیں اٹھاتے تھے بچنے استسقاء میں کہو کہ اس میں مبارک ہاتھوں کو استے بند کرنے کہ ہاتھوں کے سفید نظر آتے تھے۔

حضرت ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اندر عورتوں کے ہاتھوں کے سفید ہونے کی اطلاع دی گئی تھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دھوے بچا ہوا ہاتھ کے مبارک ہاتھوں کے سفید ہونے کے لیے ٹوٹ پڑے۔ اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اندازہ لگا لیا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آپ کی مبارک ہاتھوں کی سفید ہونے کی اطلاع دی گئی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں کے سفید ہونے کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اندازہ لگا لیا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آپ کی مبارک ہاتھوں کی سفید ہونے کی اطلاع دی گئی تھی۔

حضرت عقیقہ مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح گفتگو فرماتے تھے کہ اگر کوئی دعا کو گناہات تو میں گناہات دوسرے بدایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بن زبیر رضی اللہ عنہ کی کہیں جو فلاں ابھر رہا ہے پر تعجب نہیں آتا۔ وہ اگر میرے چہرے کے ایک گوشے میں مجھے لگے اللہ مجھے سزا دے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں بیان کرتے لگے۔ اس وقت میں غار میں مصروف تھی اللہ میرے فارغ ہونے کے پہلے اللہ کر پڑے تھے۔ اگر میں انہیں پالیتی تو ضرور ان سے پوچھتی کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح گفتگو فرمایا کرتے تھے جیسے آپ حضرت فرز بڑے ہیں۔

رسول خدا کی آنکھیں سوتی تھیں دل نہیں سوتا تھا۔ اس سلسلے میں سعید بن مسیب نے حضرت جابر سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں کتنی نالہ پڑھا



سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ صَدَرَتْ رَسُوْلِي أَشْهَرُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَعْصَانٍ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ  
فِي مَعْصَانٍ وَلَا يُغَيِّرُهُ عَنْ أَحَدٍ عَشْرًا وَلَا رُكْعَةً يُصَلِّي  
لَهُمْ رُكْعَاتٍ فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْبِيَّتٍ وَطَوْبِيَّتٍ مَشَرَّ  
يُصَلِّي أَرْبَعًا مَرَّةً تَسْأَلُ عَنْ حُسْبِيَّتِهِ وَطَوْبِيَّتِهِ ثُمَّ يُصَلِّي  
ثَلَاثًا فَتَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَسْأَلُ قَبْلَ أَنْ  
تُؤْتِيَهُمْ قَالَ بَلَى مُعَيَّنٌ ذَكَرْتُ مُرْقِطِينَ

۷۸۱. حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَنِ  
مُثَنَّبًا عَنْ شَرِيكٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَبِيٍّ سَمِعْتُ  
أَبَا بَكْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ بَكْرِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ سَمِعْتُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكُتَيْبَةِ جَاءَ ثَلَاثَةَ ثَلَاثٍ  
قَبْلَ أَنْ يُحَدِّثَ النَّبِيَّ وَهُوَ يَتَرَدَّدُ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ  
أَوَّلُهُمْ أَيْلَهُمْ هَذَا مَكَانٌ أَوْ سَطَطُهُمْ هُوَ خَيْرٌ لَهُمْ وَقَالَ  
أَخِيرُهُمْ خَيْرٌ أَحْوَجُ لَهُمْ مَكَانَتْ بَيْنَكَ بَيْنَهُمْ وَهُوَ حَقٌّ  
جَاءَ ذَا الْيَمِينَةِ الْخُرُجِيَّةُ يَمِينُهُ قَلْبُهُ ذَا الشِّمَالِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلَةً عَيْنًا وَلَا يَأْتِي مَرْقِطًا  
وَصَلَّى بَيْنَ الْإِنْبِيَاءِ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ  
خُلُوفُهُمْ فَتَسْأَلُ مَا يَحْدِثُ فِي قُلُوبِهِمْ إِلَى  
الْأَمَانَةِ

بَابُ عِلَامَاتِ النَّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ

۷۸۲. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ دِيْلَانٍ  
سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ  
فَإِذَا لَجُّوا إِلَيْهِمْ حَتَّى إِذَا كَانَ دَجْدُهُمْ لَصِيْبُهُمْ سُرُوا  
فَقَالَتْ لَهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى أَرْتَعِبَتْ تَلَفُسُ فَتَكُنْ  
أَوَّلُ مَنْ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ يُؤْتِيَهُمْ وَكَانَ يَنْوُظُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ حَتَّى  
يَسْتَيْقَظَ فَاسْتَيْقَظَ ثُمَّ قَعَقَدَ أَبُو بَكْرٍ يَمِينَهُ  
دَائِبَةً فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْكَعُ مَرْقَةَ حَتَّى اسْتَيْقَظَ

کرتے تھے۔ انھوں نے جواب دیا کہ آپ رمضان یا غیر رمضان  
میں گیارہ رکعت سے زیادہ نماز نہیں پڑھا کرتے تھے یہی  
چند رکعتیں پڑھتے تو ان کی غوی اور طوالت کے بارے میں کچھ  
نہ پوچھیے۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے اور ان کی درستی و درازی کی  
کیا ہی بات ہے (تھک کر رکعت) اس کے بعد میں رکعت دتر  
پڑھتے ہیں مگر گودھوئی، بارہ رکعت، دتر پڑھتے سے پہلے تو آپ سو  
گئے تھے! فرمایا میری آنکھ سوتی ہے لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی سراج کا ذکر زیادت سے ہے جو مسجد حرام سے خروج  
ہوئی تھی۔ حضرت جبریل کے آنے سے پہلے میں ان (فرشتے)  
کے اندر آپ مسجد حرام سے اندر ہو کر خواب سے۔ ان میں  
سے ایک کہنے لگا اے مان میں اس سے کسی شخص نے کہا ان  
ان میں سب سے بہتر ہیں۔ تیسرا بولا ان کے بہتر کو نے  
لو۔ پھر وہ غائب ہوئے اور انہیں دیکھا نہیں گیا۔ یہاں تک  
کہ پھر کسی رات میں پہلے کی طرح نظر آئے اور نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوری تھیں لیکن آپ کا قلب  
مبارک نہیں سوتا تھا اور عجب انبیائے کرام کی آنکھیں  
سوتی تھیں لیکن دل نہیں سوتا تھا۔ پھر حضرت جبریل آپ  
کو نے کرا آسمان کی طرف چڑھ گئے۔

اسلام میں نبوت کی نشانیاں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ  
بیشک ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس  
رات بھر چلتے بچا دھب سے رزق جاکر تیا کیا۔ جب آرام کرنے  
لگے تو زمین سے صوب پڑا یا غبار کی صورت میں عروج ہو کر بند ہو گیا۔ ہم میں سے  
جو صوب سے پہلے بیدار ہوا حضرت ابو بکر تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
جگانے کی کوئی جرات نہیں کیا کرتا تھا یہاں تک کہ آپ خود ہی بیدار  
ہوئے۔ پھر حضرت عمر جاگے پھر حضرت ابو جعفر کے سر مبارک کے پاس  
بیٹھ گئے تاہم عبد اللہ سے کچھ کہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے  
آپ اترے اور صبح کی نماز پڑھائی۔ ایک شخص علیحدہ بیٹھا رہا اللہ

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ وَحَقَّقَ بَيْنَ الْأَعْدَاءِ  
فَأَعْرَضَ بَعْضُ مَنْ أَعْتَمَرَ لِرَسُولِهِمْ مَعَنَا كُنَّا  
أَنْصَرَفَ قَالَ يَا خَلَدُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَقْصِيَتْ  
مَعَنَا هَذَا أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَأَمَرَ أَنْ  
يَقْتَتِلَ بِالضَّعِيفِ كَمَا صَلَّى وَجَعَلُوا رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكُوبٍ بَيْنَ  
يَدَيْهِ وَكَدَّ عَطِشًا شَدِيدًا أَهْبَيْتُ أَخِي لَيْسَ  
إِلَّا أَخِي بِأَمْرٍ آتٍ سَادَ لِي رَجُلُهُمَا بَيْنَ مَرَاتَيْنِ فَخُفْنَا  
لَهُمَا أَيْنَ الْمَاءِ مَوْتُ الْفَنَاءِ لَا مَاءَ فَقُلْنَا كَهْرَبِ أَهْلِكَ  
وَمِنْ الْمَاءِ قَالَتْ يَوْمَ وَلَيْتَهُ فَخُفْنَا الْخَطِيقُ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَ مَا رَسُولُ  
اللَّهِ فَلَمْ نَسْجُدْ لَهُ مِنْ أَمْرِهَا حَتَّى اسْتَقْبَلَنَا  
بِمَا أَلَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا بِمِثْلِ  
الَّذِي حَدَّثَنَا غَيْرُ أَهْلِكَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ بِمِثْلِ  
الَّذِي مَوَّجَعْنَا وَأَمْرٌ مِنْ أَوْتِيهَا لَمْ يَسْمَعْ وَلَمْ يَرَوْهُ  
فَشَرِبْنَا عَطِشًا أَوْ قَبْلَ نَجْدًا حَتَّى رَوَيْنَا قَمَلًا نَا  
كُلَّ هَرَسَةٍ مَحْنًا دَرَاهِ أَوْ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ بِبَيْتٍ  
وَهِيَ تَكَادُ تَبْعُ مِنْ الرِّجْلِ ثُمَّ قَالَ هَذَا مَا  
عِنْدَكُمْ فَجِئْتُمْ بِهَا مِنَ الْكِبَرِ وَالْحَمْدُ حَتَّى أَتَتْ  
أَهْلُهَا قَالَتْ لَقَدْ بَدِئْتُ أَسْخَرَالَهُ هَذَا وَهُوَ يُحْيِي كَمَا  
رَعَوْا أَهْلُكُمْ اللَّهُ ذَاكَ الْعِزُّ هُوَ يَتْلُو السُّعْرَةَ  
فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا -

۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَرْبَابٍ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ أَلِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْبَاءٍ وَهُوَ  
بِالرَّوْدِ آيَةً فَوَضَعُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَيَعْمَلُ الْفَرْسُ  
يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوْجَعْنَا الْقَوْمُ فَسَالَ  
قَتَادَةُ قُلْتُ لَا نَسِ كَمَا كُنْتُمْ قَالُوا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
أَوْ زَهَامًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -

اس نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپ نماز پڑھتے تو فرمایا۔  
اے خلد! تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ عرض  
کیا، جب تک مجھے روکے رکھا ہے۔ آپ ارشاد فرمایا اگر تم  
کہہ لو کہ نماز پڑھو تو مجھے رسول اللہ نے چند سواریوں کے ہمراہ آگے بھیج  
دیا تاکہ اگر تم سب کو سخت پیاس محسوس ہو رہی تھی، ہم پہلے جا سکتے  
تھے، ہم نے ایک عورت کے عیانت کیا کہ پانی کہاں ہے؟ اس عورت  
نے جواب دیا کہ پانی نہیں ہے، ہم نے پوچھا، تمہارے گھر والوں اور بانی کے  
درمیان کتنا مسدود ہے؟ کہنے لگی، ایک رات دن کا ہم نے پانی اور رسول اللہ  
کے پاس ہی۔ کہنے لگی، کون ایشیا رسول! ہم اس کی باتیں سن رہی تھیں کہ  
ہم آئے ہی کریم کی بارگاہ میں آئے۔ آپ نے بھی اس سے وہی  
لنگھو فرمایا جو ہم نے کیا تھا، وہ اب اس نے آپ کو یہ بھی بتایا کہ وہ  
قیمت چرواں کاں ہے۔ اب آپ نے انہوں نے شکریں کو کھڑے کا حکم دیا  
ان کے دلوں پر دست مبارک فرمایا، پس ہم چالیس پیاس سے زچے  
جسے آدمیوں نے پانی پیا، یہاں تک کہ ہم خوب سیراب ہو گئے اور جتنے  
پانی کے برتن ہمارے پاس تھے سب بھر دیے، اسوائے اس کے کہ ہم نے  
اونٹوں کو پانی سے بلا بدھیر حال اس کی مشکیں پانی کی زیادتی کے باعث  
اب بھی پھٹی جا رہی تھیں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ جو کہ تمہارے پاس  
ہے اس کے لیے آؤ۔ چنانچہ روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں بھیج  
کر دی گئیں تاکہ وہ اپنے گھر والوں کے لیے لے جائے گا تو اس جاکر  
اس کو دے گا کہ میں نے بہت بڑے جادوگر کو دیکھا ہے یا پھر وہ جی  
جیسا کہ اس کے متعلق لگن کیا جاتا ہے، پس اس کاٹ و لال کو ایشو نے اس  
حضرت کے خیمے وایت دیدیا کہ یہ مسلمان ہوئی اس کے لیے وہ اس نے بھی اسلام قبول  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی کا ایک برتن پیش کیا  
گیا اور آپ دو تھام کے مقام پر تھے۔ آپ نے برتن کے  
اندہر انا دست مبارک رکھ دیا تو آپ کی انگشت ہل گئی  
مبارک کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹے نکلے اور سب لوگوں  
نے دھو کر لیا۔ قرآن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے دریافت کیا،  
آپ نے کتنے تھے؟ جواب دیا میں سو یا تین سو کے قریب تھے۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ ابْنِ  
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَسْجِدَ قَوْمٍ  
فَالْتَمَسَ الرِّضْوَةَ فَكُرِيَ جِدَّةٌ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَوَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فِي ذِيكَ إِذْ نَافَا مَالِكًا  
أَنْ يَتَوَضَّأَ قَرَأَتْ الْمَاءَ يَنْبِئُ مِنْ عَذَابِ أَصَابِهِ  
فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى قَوَّضُوا مِنْ عَشِيرَةٍ  
أَوْخَرِهِمْ.

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا حَرَمٌ  
قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ  
مَخَارِجِهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَمْلَقُوا  
يَسِيرُونَ فَخَصَّ بِتِلْكَ الرِّضْوَةَ فَكُرِيَ جِدَّةٌ وَأَوْتَايَتْهُمُ  
فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ التَّوْحِيدِ يَتَدَجَّرُ مِنْ قَاءٍ يَنْبِئُ  
فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ خَرَمًا  
أَصَابَهُ الرِّبْعُ عَلَى الْقَمَارِ ثُمَّ قَالَ قَوْمًا مَوَاضِعًا  
فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَوَاضِعِهِ  
وَكَانُوا سَبْعِينَ أَوْ ثَمَانِينَ.

۸۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ ابْنِ  
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَسْجِدَ قَوْمٍ  
فَالْتَمَسَ الرِّضْوَةَ فَكُرِيَ جِدَّةٌ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَوَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فِي ذِيكَ إِذْ نَافَا مَالِكًا  
أَنْ يَتَوَضَّأَ قَرَأَتْ الْمَاءَ يَنْبِئُ مِنْ عَذَابِ أَصَابِهِ  
فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى قَوَّضُوا مِنْ عَشِيرَةٍ  
أَوْخَرِهِمْ.

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ غارِ بدر کا  
وقت ہو گیا ہے۔ لوگوں کو وضو کے لیے پانی کی ضرورت ہے لیکن  
انہیں پانی نہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت  
میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے اس برتن میں اپنا دست مبارک رکھتے ہوئے،  
لوگوں کو حکم دیا کہ اس پانی سے وضو کرو۔ میں نے دیکھا کہ  
پانی آپ کی انگلیوں کے نیچے سے ابل رہا تھا۔  
لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا یہاں تک کہ سانس  
وضو کر چکے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی سفر کے لیے  
نکلے اور قسح نبوت کے ساتھ اس کے کچھ بڑے بڑے صحابہ  
ساتھ تھے۔ وہ برابر چلتے رہے یہاں تک کہ نماز کا وقت ہو  
گیا لیکن وضو کے لیے پانی نہیں مل رہا تھا۔ ان میں سے ایک شخص  
گیا اللہ پیلے میں تھوڑا سا پانی لے آیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے اسے لے کر وضو فرمایا۔ پھر اپنی چار انگلیاں پیلے  
کے اوپر رکھتے ہوئے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور وضو کرو۔  
لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا یہاں تک کہ سانس  
وضو کر چکے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کا وقت  
ہو گیا تو جن حضرات کے گھر مسجد کے نزدیک تھے وہ وضو  
کر نہ چکے تھے اور کہتے ہی افراد رہ گئے۔ پس نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پتھر کا برتن پیش کیا  
گیا جس کے اندر پانی تھا۔ آپ نے اپنا دست مبارک پانی میں  
دھو لیا لیکن برتن چھوڑا ہونے کے باعث اُمّ القدسہؓ نے تھوڑا سا پانی  
دیا کہ برتن میں ڈال لیں اور حاضرین کو وضو کروا دیا گیا۔ میں نے  
پوچھا وہ کتنے افراد تھے؟ فرمایا: اتنی آدمیاں تھیں۔

حضرت عمار بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیث

أَنْعَمَ يُرَبُّنَا مِنْهُ لِحَدَّثَتْ حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ  
أَبِي النُّعْمَانِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ - غَطِشْتُ هَتَامِي يَوْمَ الْخَنْدِ بَيْتِي وَابْتِئْتُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُ يَدِي رُكُوعًا فَتَوَضَّأَ  
فَبَدَأَ بِأَمَامِي نَحْرَهُ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوا لَيْسَ بِنِسَاءٍ  
مَا رُكُوعًا وَنَحْنُ مَا لَا نَحْمِلُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَوَضَّأَ  
فِي الرُّكُوعِ فَجَعَلَ الْعَامَّةُ يَتَوَضَّأُونَ أَصَابِعَهُمْ كَمَا  
فَعَمِلَ كُنْزِي بَنُو تَوَضَّأُوا فَتَوَضَّأُوا كَمَا كُنْزِي كَلَّ  
فَوَضَّأُوا كَمَا كُنْزِي بَنُو تَوَضَّأُوا كَمَا كُنْزِي بَنُو  
تَوَضَّأُوا كَمَا كُنْزِي بَنُو تَوَضَّأُوا كَمَا كُنْزِي بَنُو

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ النَّبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
لَمَّا تَوَضَّأَ الْخَنْدِ بَيْتِي أَرْبَعَةَ عَشَرَ وَصَانَةً وَالْعَدِيَّةُ  
بَيْنَهُمَا فَتَوَضَّأُوا حَتَّى لَمْ يَبْقَ لَمْ يَبْقَ قَطْرَةٌ فَجَعَلَ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَفِيرِ الْيَمْرِ فَتَوَضَّأَ  
بِمَا هُوَ فَتَوَضَّأَ وَتَوَضَّأَ عَلَى شَفِيرِ الْيَمْرِ فَتَوَضَّأَ  
بِمَا هُوَ فَتَوَضَّأَ وَتَوَضَّأَ عَلَى شَفِيرِ الْيَمْرِ فَتَوَضَّأَ  
بِمَا هُوَ فَتَوَضَّأَ وَتَوَضَّأَ عَلَى شَفِيرِ الْيَمْرِ فَتَوَضَّأَ

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ  
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ أَبِي طَرْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ  
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَرْحَةَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
لَمَّا تَوَضَّأَ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَنِيعَتِ الْخَبَرِ فَجَعَلَ يَتَوَضَّأُ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ  
لَعَنَهُمُ اللَّهُ حَتَّى أَقْرَأَ صَائِرُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا خَرَجَتْ  
وَحَمَارُ اللَّهِ لَمَّا تَوَضَّأَ الْخَبَرُ يَتَوَضَّأُ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ  
يَدِي وَلَا تَلْقَى يَتَوَضَّأُ مِنْ شَيْءٍ أُرْسِلَتْ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَيْءٍ  
فَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّحَابِ  
وَعَدَّ النَّاسَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ لَمَّا تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کند ز گوشت کو پیاس گلی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور  
ایک چھال رکھی ہوئی تھی جس سے آپ نے وضو فرمایا، پھر لوگ  
آپ کے گرد آکر جمع ہو گئے۔ روایت فرمایا، تمہیں کیا ہو گیا  
ہے؟ عرض گزار ہوئے، ہمارے پیاس وضو کے لیے پانی  
نہیں ہے، پس یہی فدا سا پانی ہے جو آپ کے حضور رکھی  
ہوا ہے پس آپ نے اپنا دست مبارک چھال میں ڈالا تو  
پانی آپ کی انگشت اٹنے مبارک سے ابل پڑا جیسے چشمے۔  
پس ہم نے پیا اور وضو کیا۔ میں وصال ہوا کہ اس نے روایت  
کیا، آپ اس وقت کھتے تھے؟ فرمایا، اگر ہم لاکھ ہوتے تب  
بھی پانی صاب کے لیے کافی ہوتا لیکن ہم چندہ سو گئے۔

حضرت بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
واحد حدیث کے بعد ہماری تعداد چودہ ہو گئی۔ ہم صبر کیے تو  
سے پانی نکالے تھے یہاں تک کہ اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی  
باقی نہ رہا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنوئیں کی منڈیر  
پر آ بیٹھے اور پانی طلب فرمایا اس سے گلی کی اور وہ پانی  
کنوئیں میں ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد ہم اس سے پانی  
پینے لگے، یہاں تک کہ خوب سیراب ہو گئے اور ہمارے  
گوشت بھی سیراب ہو گئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ  
نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس کے فرمایا، میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ہے جو میں صنعت محسوس ہوتا ہے میرا خیال ہے کہ آپ جو کہے ہیں، کیا تمہارے  
پس کھانے کی چیز ہے؟ انہی نے اثبات میں جواب دیا اور چند غریبوں نے  
نکال دیں۔ چرواہا ایک دھڑلے لگا اور اس کے ایک بچے میں رہیں پسٹیں  
پھر وہ ٹھان میں سے پھونک کے باقی دھڑلے لگے اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
جانب دے کر لایا۔ میں رہیں لیکر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیعہ رسالت  
کے گد چنڈ پرانے میں موجود تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ کیا تمہیں بارگاہ نے بھیجا ہے؟ میں نے جواب دیا، ہاں فرمایا کھانا  
دیکر عرض گزار ہوا، ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا،  
کھڑے ہو جائو پھر آپ گل پڑے۔ میں ان سے آگے چل دیا اور جا کر حضرت





بِسَارَاتٍ وَجَعَتْ رِجَالُ الدُّهَبِ - یعنی اسے مائشہ اگر میں یا ہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ جیسا کہ یہاں لکھا  
اس معلوم الشان آقا کے اس ارشاد میں جو تو شیشٹ ہندو ہوا ہے اگر شکہن شاہ رسالت اس پر غور کریں تو بتا سکتے ہیں کہ  
کتے ہی ان کے خاندان ساز نظریات کے ہاں یکے بعد دیگرے ٹوٹتے پڑتے ہیں۔ پھر انہیں راسخ العقیدہ سنی مسلمان بھی میں مشرک نظر  
نہیں آتے گے اور وہ بھی سنی مسلمان کی طرح شاہ رسالت کے تئیں پڑتے ہوئے مجرم مجرم کہنے لگ جائیں گے۔

محل جسد یک اندر جگر روتی خدا  
اُس شکم کی قناعت یہ لاکھوں سلام

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دھوکہ  
سے، فرمایا ہم برکت والے صحرا کو گئے تھے یہاں جگر خون  
والے والے صحرائوں کو مارنے میں لگے رہے جو ایک سفر میں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ پانی کی قلت ہو گئی  
آپ نے فرمایا: کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ ایک برتن آپ کی  
خدمت میں پیش کیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے  
برتن میں اپنا دست مبارک ڈالا اور فرمایا: پاک پانی کی طرف  
آؤ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک اور برکت والا ہے۔ میں نے دیکھا  
کہ پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے  
اُبل رہا تھا۔ بارہ برس ہم آپ کے کھانے سے تسبیح پڑھنے کی  
آواز سنا کرتے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم وفات پا  
گئے اور ان کے اوپر بڑا قرض تھا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرے والد ماجد نے چھپے قرض ہی  
چھوڑا ہے اور میرے پاس کچھ بھی نہیں ماسوائے جو کچھ کہہ دوں  
مجھ پر ملا۔ والد حاصل ہوئی ہے اور ان سے کئی سال میں بھی قرض  
انہیں ہوگا۔ آپ میرے ساتھ تشریف لے چلے تاکہ قرض ختم  
ہو جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھیری کے گرد چکر  
اور دعا کی۔ پھر دوسری ڈھیری کے۔ اس کے بعد آپ ایک ڈھیری پر چڑھ  
گئے اور فرمایا: قرض خواہوں کو پاپ کر دیتے جاؤ۔ میں سب قرض خواہوں کا پاپ  
قرض لو کر دیا۔ اللہ اتنی کجھوری ہی نکالیں جتنی قرض میں دی تھیں۔

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ  
اصحاب مجتہد غریب آدمی تھے، ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

۴۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدَ بْنِ الْمُسْتَقِيمِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
الرَّثَبِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ابْنِ أَبِي  
عَنْ سَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَعْبُدُ الْأَلْيَابَ  
بِرَكَّةٍ ذَا اسْتَقَرَّ بَعْدُ فَلَمَّا تَخَوُّعًا كُنَّا مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَجْدَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ  
فَقَالَ اطْلُبُوا فَضْلَهُ مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِإِيَّاهُ  
فِيهِ مَاءٌ قَبِيضٌ فَأَدْخَلَ يَمَانَهُ فِيهِ الْفَاءُ وَفَرَّقَ قَالَ  
مَنْ عَلَى الظُّلُمِ السَّيِّئَاتِ وَالْبِرَّةِ مِنْهُ فَخَلَعَهُ  
رَأَيْتُ النَّبِيَّ يَسْتَمِعُ مِنْ مَاءٍ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ  
الطَّاهِرِ دُخُولُ كُلِّ

۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ حَدَّثَنَا  
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ابْنِ حَدَّثَنَا جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْ النَّبِيِّ لَوْ لِي مِثْلُ مَا عَلَيْهِ دَيْنٌ مَا قَبِلْتُ الْبَيْتَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاتُكَ إِنِّي لَكُمُكَ عَمَلِي  
ذِيكَ وَلَيْسَ يَعْنُو فِي الْإِمَامِ وَخَيْرُهُمْ نَحْلُهُ وَلَا  
يَنْتَعِ مَا وَخَيْرُهُمْ يَسْتَمِعُونَ مَا عَنِيبُ فَتَطْلُبُ حَيْثُ  
يَكُنْ لَا يَقْبَحُ عَلَى النَّبِيِّ مَا مَعَهُ فَتَحْتِي حَوْلَ بَيْتِهِ  
مِنْ بَيْتٍ بِرِثَتِهِ فَذَكَرْتُ أَخْبَرْتُ عَنْ جَدِّ عَنِيبِ  
فَقَالَ أَيْزَعُوهُ فَإِذَا هُوَ الَّذِي فِي نَفْسِهِ وَبَقِي مِثْلُ  
مَا أَطْعَاهُمْ

۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَعْنِي  
عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عِثْمَانَ أَنَّ هَدَّاهُ عَنِ النَّبِيِّ

بُنِیَ ابْنُ بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَصْحَابَ الصُّخْرَةِ  
كَانُوا أَنَا سَاطِعًا وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ مَرَّةً. مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ ائْتَيْنِ فَنَلَيْتُ هَبْ  
ثَالِثٌ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَوْ بَعِيَّةٌ فَنَلَيْتُ هَبْ  
يَخَافُونَ أَوْ مَنَافِي أَوْ كَمَا خَالَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ  
جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَأَطْلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ بَعِثْتُمْ وَأَبُو بَكْرٍ وَثَلَاثَةٌ قَالَ فَهَوَ أَنَا  
وَأَبِي وَأُخْتِي وَلَا أَدْرِى هَلْ قَالَ أَمْرًا قِيْلَ وَ  
كَدِرْجِي بَيْنَ بَيْنِنَا وَبَيْنَ بَيْنَتِ ابْنِ بَكْرٍ وَأَنَّ أَبَا  
بَكْرٍ تَعَسَّقُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ  
لَيْتَ حَقَّ صَلَّى الْوَيْشَاءُ ثُمَّ نَجِمَ فَنَلَيْتُ حَقَّ تَعَسَّقُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِعَدَّةٍ مِمَّا  
مَعُو مِنْ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ لَهُ أَمْرَانِ  
مَا حَسِبْتُكَ عَنْ أَحْيَا مِنْ أَوْ ضَرِيفَلْ قَالَ إِذَا  
فَتَحْتِيْتُمْ قَالَتْ أَبُو حَتَّى تَبِيءَ قَدْ حَوَّضُوا  
عَيْنِي فَعَلُوا هُمْ قَدْ هَبْتُ كَاغْتِبَاتٍ قَعَتْ أَلْ  
يَا عُدْتُ رَجَعَتْ وَرَسَبَ وَهَذَا كَلَامٌ وَ قَالَتْ لَا  
أَطْعَمُهُ أَبَدًا قَالَتْ وَأَيُّهُمُ اللَّهُ مَا كُنَّا نَأْكُلُ  
مِنَ اللَّحْمِ إِلَّا رُبَا قَالَتْ أَسْقِيَهَا الْكُفْرَ مِنْهَا  
حَتَّى شَبِيهُوا وَصَارَتْ أَلْ كُفْرَ مِتَا كَانَتْ قَبْلَ فَطَرِ  
أَبُو بَكْرٍ كَذَا شَوْءٌ أَوْ أَكْثَرُ قَالَ  
يَا عَدْتُ يَا أُخْتُ بَنِي فِرَاسٍ قَالَتْ لَا وَفَرَّةٌ  
عَيْنِي لَيْتِي الْآنَ أَكْثَرُ وَهَذَا قَبْلُ بِثَلَاثِ  
مَنَابٍ قَالَتْ مَعَهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كُنَّا لَشَيْطَانٍ  
يَعْنِي يَسِيرَةً ثُمَّ أَكَلْنَا مِنْهَا لَحْمًا وَكُنَّا حَتَّى إِلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاصْبَحَتْ عِنْدَهُ  
كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ مِنْهُمْ فَجَعَلَ يَفْقَرُ  
إِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَا وَاللَّهُ  
أَعْلَمُ كَقَوْمٍ كُلِّ رَجُلٍ غَيْرَ أَنَّهُ يَحْتَمِلُ

سفر میں جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہے وہ تیسرا ان چیز سے  
جلسے اور جس کے پاس چار کا کھانا ہے وہ چار ان چیز سے جلسے۔  
یا جو کچھ فرمایا۔ حضرت ابو بکرؓ اور نبی کریمؐ سہ ماہہ حبشہ  
دس افراد کو اپنے ساتھ لے گئے۔ حضرت ابو بکرؓ کے پاس ابراہیمؑ یعنی  
میرے والد میری والدہ اور میں، ابراہیمؑ وادو کہتے ہیں کہ مجھے یہ یاد  
نہیں رہا کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میری بیوی اور پہلا خادم جو میرے  
اور حضرت ابو بکرؓ کے گھر میں کام کیا کرتا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے شام کا  
کھانا نبی کریمؐ سہ ماہہ حبشہ میں ہی کے پاس کھایا۔ پھر حضرت ابے  
سہ ماہہ تک کہ نذر مشاء سے لوٹے تو وہیں رہے، یہاں تک کہ کال  
رات گزرنی تو گھر پہنچے۔ وہاں کی ایسہ محترمہ نے دیانت کیا کہ وہاں  
کے پاس آئے سے کس چیز نے وہاں کے رکھا؟ فرمایا کیا تم سہ ماہہ  
کھانا کھایا؟ عرض کی، انہوں نے کھانا آپ کی تدبیر پر قوت رکھا،  
عد کہ ان کے سامنے رکھا گیا تھا، مگر وہ انکار ہی کرتے رہے۔  
حضرت عبدالرحمنؓ فرماتے ہیں کہ میں جا کر ایک طرف چھپ گیا۔  
لیکن آپ مجھے برا بھلا کہتے رہے۔ پھر فرمایا تم لوگ کھاؤ، میں  
کبھی یہ کھانا نہیں کھاؤں گا، والد کی کابیان ہے کہ خدا کی قسم، ہم جو  
بھی لقمہ کھاتے تو اس کے نیچے اس سے زیادہ کھانا جو رہا، یہیں  
تک کہ ہم میرے چوٹے اور جتنا کھانا پیٹے تھا اس سے زیادہ کھا رہا۔  
حضرت ابو بکرؓ نے جب کھانے کو دیکھا تو اتنا یا اس سے زیادہ نظر  
کیا۔ اپنی بیوی سے فرماتے گئے، اسے میں فرماؤں گی کہ (ایسی کیا؟)  
عرض کر دو تو میں تم میری ٹھنڈی آنکھ کی، اپنے کھانے سے یہ تین  
گھنٹے۔ پھر حضرت ابو بکرؓ نے بھی اس میں سے کھایا اور فرمایا  
وہ قسم شیطان کی طرف سے تھی۔ یعنی آپ نے اس میں سے

ایک لقمہ کھایا اور پھر اسے نبی کریمؐ سہ ماہہ حبشہ میں کی خدمت  
میں لے گئے۔ صبح تک کھانا بدگوار نبوت میں رہا۔ مسلمانوں اور  
کافروں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا، جس کی آج مدت  
ختم ہو چکی۔ بارہ آدمیوں کی سرکردگی میں شکر تیار کیا گیا، ہر ایک  
کے ساتھ کالی آرمی تھی، ان کی گنتی اٹھ تھوڑے ہی بہتر جاننا  
سے، ان کے ساتھ آدمی۔ صبح گئے، رات کا





إِلَّا لَجَبْرِئِيلَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقْتُلُ الرَّجُلَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ ثُمَّ يَنْفِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ وَالْأَمْرِ بِالْعَمَلِ وَالْقَهْرِ عَنِ الشُّكْرِ قَالَ لَيْسَتْ هَذِهِ وَتَكُنْ لِقَبِي ثُمَّ رَجَعَ الْبَصِيرُ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنِينَ لَا بَأْسَ عَلَيْكُمْ مِنْهَا إِنَّ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا بَابًا مُخْتَلَفًا قَالَ يَحْتَمِلُ النَّبِيُّ أَنْ يَكُنَّ فَكُنَّا حَوْلَ النَّبِيِّ قَالَ تَعْرِفُونَ كَمَا أَنَّ دُونَ عِدِّ النَّبِيِّ أَيْ حَدَّثْتُمْ حَدِيثَنَا لَيْسَ بِالْأَعْلَى فَيُحِبُّنَا أَنْ تَسْأَلَهُ وَأَمْرًا مَسْرُوفًا فَسَأَلَهُ فَكَانَ مِنَ النَّبِيِّ قَالَ عَمْرٌ

۴۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلَدِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْرَءُوا الشَّاعِرَ حَقَّ تَعْنِيهِ أَقْرَأُوا الشَّاعِرَ الشُّعْرَ وَحَقَّ تَعْنِيهِ لَوْ أَنَّ الْخَطِيئَ حَذَرَ الْوُجُوهَ وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ لَهُمْ لَوْ أَنَّ الْخَطِيئَ كَانَ وَجْهَهُمْ الْمَجَانَّ الْمَطْرَقَةَ وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ لَهُمْ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الْأَمْرِ حَقَّ يَقَعُ فِيهِ وَالنَّاسُ مَعَادُونَ خِيَارُهُمْ فِي الْبَدَايَةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ وَخِيَارِيَّتِي عَلَى أَحَدٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ لَا أَنْ يَرَانِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ أَهْلِيهِ

۴۹۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْرَءُوا الشَّاعِرَ حَقَّ تَعْنِيهِ أَقْرَأُوا الشَّاعِرَ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ خَيْرٌ مِنْ الْوُجُوهِ وَخَيْرٌ مِنَ الْخَطِيئِ وَخَيْرٌ مِنَ الْخَطِيئِ وَخَيْرٌ مِنَ الْمَجَانَّ الْمَطْرَقَةَ

بات کہنے اور بری بات سے روکے میں مائل ہوتے ہیں سزا میں نے اس قدر کہ بات نہیں کی جو اس قدر کے بارے میں یہ چھتا ہوں جو سورج دیا کی طرح اترے گا۔ عرض کر رہے تھے، اسے امیر المؤمنین آپ کو اس قدر لکھا کہ آپ کے ایک کے درمیان ایک بندہ دروازہ ہو رہا ہے۔ فرمایا: ہمارے دروازے کھولا جائے گا یا توڑ دیا جائے گا؟ جواب دیا: ہمارے توڑ دیا جائے گا۔ فرمایا: پھر قہر اس قابل نہیں ہے کہ اسے دروازہ بند کیا جائے۔ ہم نے پوچھا کہ انہیں دروازے کا علم تھا؟ حضرت حضرت نے جواب دیا: ہاں اس طرح جیسے دن کے دروازے آتے کا یقین ہوتا ہے، لیکن اس کے متعلق میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی تھی جس میں میں نے علی کا شانہ بھی نہیں لیکن مگر کے بارے اس کے متعلق ہم نے سوال نہ کیا۔ ہم نے سہروردی سے اس دروازے کے متعلق پوچھنے کو کہا تو حضرت حدیث نے بتایا کہ وہ دروازہ خود حضرت مرتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسے قوم سے تمہاری رسالت نہ ہو جائے جن کے جوتے ہاروں کے ہوں گے اور جب تک ترکوں سے دلاؤ، جن کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ، ناکیں چھوٹی اور چہرے ایسے ہوں گے جیسے اوپر نیچے ڈھالیں اور اس وقت تم میں کو بہترین آدمی شمار کرو گے وہ حکمران ہونے سے بہت بجا نفرت کرنا ہوگا اسوائے اس کے کہ اس میں پسینہ جائے اور لوگ کانوں کی طرح ہیں، جو درجہ جاہلیت میں آپ سے تھے وہی بعد اسلام میں آپ سے ہیں اور تم میں سے کسی پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ اس کے لیے میری زیارت اپنے مال و جان کی طرح ہر چیز سے عزیز ترین ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم تمہارے انفراد خود و کرمان سے جنگ نہ کرو، جن کے چہرے سرخ، ناکیں چھوٹی اور آنکھیں چھوٹی ہیں، ان کے چہرے گویا بی گویا ڈھالیں ہیں۔ ان کے جوتے ہاروں کے



رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ  
 ۸۰۰ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ  
 قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنِي يَحْيَى قَالَ أَمِيتُ أَنَا هَرِيرَةُ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَحَبَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَسَمَّيْتُ ثَلَاثَ بَنِينَ لَهَا أَكُنُ فِي بَيْتِي أَخْرَجَ عَنْ عَلِيٍّ  
 أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْعَبِيدِ مَاتَ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَهَلْ هَكَذَا  
 يَمِيدُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ يَقُولُ وَهَلْ لِي هَكَذَا  
 قُلْتُ لَوْ كُنْتُ قَوْمًا نَعَالَهُمُ الشَّعْرُ وَهَذَا أَتَبَرُّدُ  
 قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَهُوَ أَهْلُ الْبَايَرِ

۸۰۱ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا لَعْلَقُ بْنُ  
 حَارِثٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ جَبَلٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ  
 نُعَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَقُولُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَقَاتِلُونَ قَوْمًا يَسْتَحِبُّونَ  
 الشَّعْرَ وَتَقَاتِلُونَ قَوْمًا كَانَتْ تَقَاتِلُونَ قَوْمًا كَانَتْ  
 وَتُجَاهِلُونَ السَّجَّاتِ الْمَعْلُوقَةِ

۸۰۲ حَدَّثَنَا الْعَلَمِيُّ بْنُ مَالِكٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ  
 الْمُهَلَّبِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرُو  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَقُولُ تَقَاتِلُكُمْ الْيَهُودُ فَتُسَلِّطُونَ  
 عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُولُ الْغَنَمُ يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ هَذَا يَهُودِيٌّ  
 قَاتِلُكُمْ فَاقْتُلُوهُ

۸۰۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
 حَبِيبٍ عَنْ جَابِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ  
 نَمَانٌ يَعْنِي دُونَ ذَلِكَ فَيَكْفُرُ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ هُمْ فَيَقْتُلُهُمْ عَلَيْهِمْ  
 قُرْعَانٌ دُونَ ذَلِكَ فَيَكْفُرُ مَنْ صَحِبَ  
 مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ  
 هُمْ فَيَقْتُلُهُمْ

ہوں گے سن کے سوا اس حدیث کو عبد الرزاق نے بھی روایت کیا ہے  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تین  
 سال متواتر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
 صحبت میں رہا۔ مجھے اپنی سابقہ عمر میں حدیثیں یاد کرنے کا  
 اس درجہ شوق نہیں تھا۔ جتنا ان تین سالوں میں رہا۔ میں  
 نے آپ کو دست مبارک کا اشارہ کر کے فرماتے ہوئے سنا  
 ہے کہ قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے دو گے جن کے  
 جوتے بالوں کے ہوں گے اور وہ بھی باز رہیں۔ سفیان نے ایک  
 مرتبہ کہا کہ وہ باز رہنے والے ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ  
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے  
 ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے تم ایسی قوم  
 سے دو گے جو بالوں کے جوتے پہنتے ہوں گے اور  
 ایسی قوم سے دو گے جن کے چہرے چڑے کی طرح  
 کے لہجہ ہوں گے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
 روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم یہودیوں سے لڑائی کرو  
 گے تو ان پر غالب آ جاؤ گے ایسا ملک کہ پھر بھی گے گا  
 کہ اسے مسلم! یہ میرے پیچھے یہودی چھاپا ہوا ہے اسے  
 قتل کرو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایسا وقت  
 کہ جب وہ جہاد کریں گے تو ان سے پوپ جی نہ لگا کر تم میں کیا کرنا  
 ایسا شخص بھی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت  
 کا ثمر حاصل کیا جو! جواب دیں گے اہل ایمان دشمن پر  
 فتح پائیں گے۔ پھر وہ جہاد کریں گے تو ان سے پوپ جی نہ لگا کر  
 تم سے کیا کرنا کی کوئی ایسا شخص بھی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی کی صحبت سے مشرت ہوا ہو! وہ!



يُضْحِي حَدَّثَنَا أَبُو مَجَاهِدٍ حَدَّثَنَا مُجَلَّدُ بْنُ خَبِيبَةَ  
سَمِعْتُ عُبَيْدًا كُنْتُ رِجْلًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۸۵. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لُبَيْدُ  
عَنْ يَرْبُودِ بْنِ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ جَدَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ  
أَحُدٍ صَلَوةً عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْيَسْرِ فَقَالَ  
إِنِّي قَدْ طَلَعْتُ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَى كَفَرَاتِي وَأَنْدُو لَا تَقُولُ إِلَّا حَقًّا  
وَأَنَا قَدْ أَتَيْتُ مَقَابِلَكُمْ فَخَرَّائِي  
الَّذِينَ دَرَأْتِي وَأَنْدُو مَا أَخَافُ جَيْفَ أَنْ تُشْرِكُوا وَلَكِنْ تَكْفُرُونَ  
فَإِنْ هِيَ مِنْ مَدِينَةٍ مِنْ بِلَادِنَا فَمِنْ بِلَادِنَا وَكَذَلِكَ

حدیث کی دوسری سند میں فضل بن خلیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی  
سے سنا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا۔  
حضرت عبید بن جراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور عزن احد کے شہیدوں پر اسی طرح نماز پڑھی  
میں طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر واپس آکر آپ سبز پر جلوہ بوسے  
اور فرمایا: بیشک میں تمہارا سامنا اور تم پر گواہ ہوں، بیشک خدا کی قسم  
میں ایسے عرصے کو اسی وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے  
خزانوں کی کنیاں مرحمت فرمادی گئی ہیں اور بیشک مجھے یہ خطوبتیں  
میرے بعد تم شرک کو نہ لگ جاؤ گے بلکہ مجھے خدا اس بات کا ہے کہ تم دنیا سے

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی۔ — مذکوروں نے فرمایا کہ اس حدیث کے مفاد صلاۃ کا  
وما کے معنی میں ہونے پر جماع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مفسر نے کہا ہے آپ کے خصائص میں شام کیلئے ہے اور ایسا آپ نے ان حضرت پر کہا  
شفقت فرماتے ہوئے کیا۔

۲۔ اس حدیث میں آپ نے یہ بھی فرمایا: — خدا کی قسم میں اپنے عرصے کو اب بھی دیکھ رہا ہوں: — سبحان اللہ! میں پر ہوتے ہوئے جہانم کو  
کوڑھ بھڑکاتے تھے من سے شمال، جنوب، مشرق اور غرب تک کئی پیر کیے پر شیعہ وہ کہتی ہے کہ چونکہ یہ چاندوں، طرب و خوش کوثر  
کی نسبت بہت نزدیک ہیں اس سے معلوم ہوا کہ وہ مصطفیٰ کے کائنات کی کئی چیز پر شیعہ نہیں ہے اور آپ سے کوئی پوشیدہ ہر کسی  
کیوں بلکہ سب کچھ بنا ہوا ہے آپ کی نظر کیا ہے یہ ساری دنیا تو میری سی اور اپنی جہت سے نہیں ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا ہے محبوب پروردگار  
فصل عظیم ہے یعنی وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا جو کوڑھ کا خطہ فراموشی کی بات آپ نے خدا کی قسم کے ساتھ فرمادے کہ فرمائی ہے مگر  
مکمل شانیہ رسالت پر نسبت تمام ہر ملے جو اتنی کہتے ہوئے آپ کو دیا اس کے پروردگار سے حالت اور شیعہ سے بھی خبر بتایا کہ یہ لگے

۳۔ آپ نے یہ بھی فرمایا: — مجھے زمین کے خزانوں کی کنیاں مرحمت فرمادی گئی ہیں — سبحان اللہ! اور صرف زمین ہی کی نہیں دیگر  
احادیث کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر چیز اور ہر شے پر برکت کی کنیاں مل فرمادی ہیں۔ آپ کو شہنشاہ مدینہ اور سردار کونہ و کنگار  
بنایا تھا۔ خلافت مطلقہ تاج آپ کے ہر اقدار پر سایا ہوا تھا۔ اسی سے تو کہا جاتا ہے:

خانی کل نے آپ کو مالک کل بنایا  
معدنہ جہاں میں آپ کے قبضہ و اختیار میں

۴۔ اس حدیث میں آپ نے یہ بھی فرمایا: — بے شک خدا کی قسم مجھے یہ خطوبتیں مرحمت ہو رہی ہیں کہ میرے بعد تم شرک کو نہ لگے گے بلکہ تمہارے  
مستحق یہ گے دنیا کے جال میں پھنسے کا خدشہ ہے۔ — جانے غور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو اپنے بعد امت کے شرک کرنے کوئی  
خدشہ نہیں تھا جبکہ قیامت تک کے حملہ ملامت آپ کو کفایت کی طرح نظر آتے تھے لیکن اب ہر عرصے سے ایسے مسلمان ہیں جو قرآن  
ہونے میں جنہیں قرآن و فرائض دے مسلمان اپنی ماڈرن خارجیت کے باعث شرک نظر آتے ہیں کیونکہ ان ایسے مسلمانوں نے قرآن و سنت

کو قرعہ جہ کے صلہ دیا گیا تھا۔ مسلمانوں کو شرک گردانے والے یہ مہربان اس درجہ اپنی قربت امتیاز گنہا بیچے ہیں کہ بہت پرستوں یعنی  
 عیثیٰ شکر کو سب سے اہم کئی خارجیوں، بلکہ ملی پیار ہے۔ وہ ان کے اذیتور یہ ان کے بے نقاب ہے۔ ہم ہیں۔ خلافتِ زمانہ میں جملہ حدیثیں اسلام  
 کو سچی ہدایت نصیب فرمائے، آمین۔ ————— یہ ارشاداتِ فعلی کی پیش کیے ساتھ اس مبدیٰ کی حدیث ۱۲۱۳ اور ۱۲۵۴ میں بھی دیکھیں۔

٥٠٦ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ عَنِ  
الرَّهَوِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَالَ  
أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَطْعَمٍ مِنَ الْأَطْعَامِ  
فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِلَيَّ أَرَى الْفَيْثَانَ تَقْعُدُونَ  
يُؤْتِكُمْ مَرَاقِعَ الْقَطْرِ .

٨٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الِیَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الرُّمَيْثِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَدُوٌّ مِّنَ الذُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ  
أُتِيَتْ إِنْ سَلَّمَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ يَمُنُّ  
إِنِّي سَفِيَانٌ حَدَّثَنِي النَّوَيْسِيُّ يَمُنُّ بِحَبِشٍ أَنَّ يَسْقٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَمَرَّ بِهَا يَتَوَلَّى  
النَّبَا أَلَا إِنَّهُ وَثِقٌ لِلنَّاسِ مِنْ كَيْفَ قَدِمَ  
فَتَمَّ الْيَوْمَ مِنْ رُؤُوسِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَشَلَّ هَذَا  
وَحَتَّى يَاصْبِغَ وَيَأْتِيَ يَدِيهَا مَاتَ لَتِ زَيْنَبُ فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَدْرِيكَ وَفِيهَا الشَّيْءُ يَكُونُ قَالَ نَعَمْ  
إِذَا كُنَّ الْخَبِيثُ. وَعَيْنُ الرُّمَيْثِيِّ حَسْبِي هَذَا يَمُنُّ  
الْعَارِثُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَمِعْ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا ذَا أَنْزَلَ مِنْ  
السَّمَاءِ وَمَا ذَا أَنْزَلَ مِنَ الْوَحْيِ .

٨١٨. حَكَكَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي  
سَمَةَ لَوْ أَنَّمَا جِئْتُونَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي  
مَرْثُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْفُضَيْلِيِّ يَقُولُ لَدَّةُ  
فَتْنٍ قَالَ قَالَ إِبْنُ أَرَا الضَّحْبُ الْعَلَمُ وَمُتَّعِدُهَا  
نَامُوسُهَا وَأَصْرُهَا رُغَامُهَا فَإِنِّي سَعِدْتُ إِتْبَقُ مَوِي  
لَدَّةُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ  
فَلَمَّا فِيمَا يَخْتَرُ مَالُ السَّيِّمِ يَنْتَبِهُ بِهَا شَعَفُ  
أَجْيَالٍ أَوْ شَعَفُ أَلْجِبَالِ فِي مَوَاقِعِ الْقَطْرِ بَغِيَا

حضرت امام سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیرت مندانہ کے ایک شیعے پر چڑھ کر فرمایا: کیا تم دیکھ رہے ہو جو کچھ مجھے نظر آ رہا ہے! بیشک میں فتنوں کو تمہارے ٹھکانوں پر اس طرح برستے جوئے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش برستی ہے۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں  
کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس یہ فرماتے  
ہوئے صرف وہ لباس کی حالت میں تشریف لائے کہ لا اراہ اللہ  
عرب کی خرابی ہے اسی طرح جو نزدیک آگیا، دیوار میں باوجود  
ماجوس نے اتنا سونگ کر رہا ہے، پھر آپ نے در الخیر  
سے سلام بنا کر رکھا۔ پس میں گزرد ہوئی یا رسول اللہ! کیا ہم  
جاگ ہو جائیں گے حالانکہ ہمارے درمیان نیک آدمی  
میں موجود ہیں؟ فرمایا، ہاں جاگ ہوں گے لیکن جب بلا  
بڑھ جائے گی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی  
ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیدار ہو  
کر منہ لایا: سبحان اللہ! کتنے غزا۔ نہ نازل ہوئے  
اور کتنے فتنے برسائے گئے ہیں۔

حضرت ابو سعید خدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
عبدالرحمن بن ابومعصوم سے عرض کیا کہ میں دیکھتا  
ہوں کہ تمہیں بکریوں سے محبت ہے اللہ انہیں پارتے جو  
پس ان کی دیکھ بھال کر د اللہ ان کی بیماریوں کا خیال رکھو کیونکہ  
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا  
ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا ناز ہے جیسا کہ تمہیں آئے گا جبکہ ان کا  
بہترین مال بکریاں ہوں گی جنہیں سے کہ بہاروں کی کسی چوٹی  
پارش کے مقامات پر جا رہے گا کیونکہ وہ اپنے دین







وَقَسَمَ لَا تَقُومُوا لِنَاسٍ حَتَّى يَقْتَتِلَ وَبَشَاتَانِ  
۸۱۴. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ  
الْمَسَامَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِتْنَتَانِ فَيَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ  
عَظِيمَةٌ يَدْعُو أَحْمًا وَاحِدَةً وَلَا تَقُومُ الْمَسَامَةُ حَتَّى  
يَبْعَثَ دَجَانُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ  
كَلِمَةً يَزْعُمُونَ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ.

۸۱۵. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا  
نَحْنُ مَعَهُ سُورَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
يَقْرَأُ قِسْمًا آتَاهُ ذُو الْخَوَلِيجَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ  
بَنِي تَيْمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْدِلْ فَتَالَ  
وَيْلَكَ وَمَنْ يَقُولُ لَاهُ أَلَمْ أَعْدِلْ قَدْ خُفْتُ وَ  
خَسِئْتُ إِنْ تَمَرَّ أَكُنْ أَعْدِلُ فَتَالَ عَسُو مَيَا  
رَسُولُ اللَّهِ لَنْدَنْ لِي فِيهِ أَغْرِبُ عَنُقًا فَتَالَ مَعَهُ  
فَإِنْ لَمْ أَصْحَابًا يَحْفَظُوا أَحَدُكُمْ حَسْرَتَهُ  
مَنْ حَسْرَتِهِمْ وَصِيًّا مَعَهُ مَعْرُوبًا يَهْرُيقُهُ دُونَ  
النَّهْلِ أَنْ لَا يُجَارِزُهُ تَوَاقِيهِمْ يَمُوتُ قَرِيبًا مِنْ  
الْبَيْتِ كَمَا يَمُوتُ السَّهْرُ مِنَ الرَّوْمِيَّةِ يُنْطَلَقُ  
إِلَى نَحْلِهِ فَلَا يُرْجَدُ فِيهِ شَوْءٌ كَرِهَ يُنْطَلَقُ إِلَى  
رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَوْءٌ كَرِهَ يُنْطَلَقُ إِلَى  
بَيْتِهِ وَهُوَ قَدِ احْتَضَرَ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَوْءٌ كَرِهَ  
يُنْطَلَقُ إِلَى قَنْدُوقِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَوْءٌ كَرِهَ سَبَقَ  
الْقَرْصُ وَالنَّمْلُ أَيْتَهُمْ رَجُلٌ أَمْرُؤُ أَحَدُ  
عَشْرَةِ يَوْمٍ يَمْلِكُ شَذَى الْمَاءِ أَوْ يَمْلِكُ الْبُصْبُوعَةُ  
تَدْرُؤُ وَيَخْرُجُونَ حَتَّى يَحِثَّ حَرْقَتَا وَمِنَ النَّاسِ  
وَتَانِ

نہ کر لیں حالانکہ دونوں کا موقت ایک ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت تک قیامت قائم نہیں  
ہوگی جب تک تمہاری دُعا غلط کی آپس میں لڑائی نہ ہو جائے۔  
پس ان کے درمیان بڑی خوریز جنگ ہوگی، حالانکہ ان کا موقت  
و موقت اسی ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب  
تک وہ قبائل اور گزشتہ نام پر نہ جائیں، جن کی تعداد تیس کے قریب  
ہے، جن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے اور آپ صلی اللہ  
فرما رہے تھے۔ میں بنی تميم کا ایک شخص ذوالخولجہ نامی آیا اور  
کہنے لگا، یا رسول اللہ! انصاف سے کام لو۔ آپ نے فرمایا،  
تیری غرابی ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو ان کو انصاف نہ کرے گا  
اگر میں انصاف نہ کروں تو ان کا لہو ناسوارہ جاؤں گا۔ حضرت عمر  
رضی اللہ عنہ نے، یا رسول اللہ! اجانت مرحمت فرمائیے کہ میں اس  
کی گردن اٹا دوں۔ فرمایا، جانے دو کیونکہ اس کے اللہ بھی ساتھی ہی  
تم اپنی ناک میں کو ان کی ناک میں کے مقابلے میں پیچھے جانے کے اور اپنے  
دردوں کو ان کے معدن کے بالمقابل یہ قرآن بہت پڑھیں گے  
لیکن وہ ان کے حق سے نیچے نہیں آتے گا۔ یہ دین سے ایسے  
نکل جائیں گے جیسے شکار سے نکل جاتا ہے۔ اگر ان کے پوتے  
کی جگہ کو رکھا جائے تو کچھ نہیں لے گا۔ پھر ان کے پر کو رکھ جائے  
تب بھی کچھ نہیں لے گا اور ان دونوں کے درمیان والی جگہ کو  
دیکھا جائے تب بھی کچھ نہ لے گا، حالانکہ وہ گندگی اور خون کے درمیان  
سے گزرا ہے۔ ان کی لاشانی یہ ہے کہ ان میں ایک کا آوی ہوگا،  
جس کا ایک ہندو حدت کے پستان کی دند یا گوشت کا لوترا ہوگا  
جب لوگوں میں اختلافات پیدا ہو جائیں گے تو ان کا خروج ہوگا۔  
حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ  
یہ حدیث خود میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی بن

أَبُو سَيْبٍ قَاتِلُهُ أَتَى سَيْفَهُ هَذَا الْحَبِيبُ مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتِلُهُمْ  
وَأَنَا مَعَهُ فَأَمْرِي بِكَ الرَّجُلُ فَالْتَمِسْ فَإِنِّي رَجِمُ  
حَقِّي نَفَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَفْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الَّذِي نَعْتَهُ.

ابو خطاب نے ان لوگوں سے جنگ کی ہے اور  
میں بھی مشرک اسلام کے ساتھ تھا۔ حضرت علی  
نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا۔ جب اسے لایا  
گیا تو اس کے اندر وہ تمام نشانیاں دیکھیں جو آپ  
نے بیان فرمائی تھیں۔

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْبِ بْنِ غَزَلَةَ  
قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا أَحَدُكُمْ كَفَرَ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَنْجِرْ مِنَ  
الْمَنَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا  
حَدَّثْتُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ خَالَاتِ الْحَرْبِ  
خُذُوا مَعَكُمْ سَوْحَتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ يَأْتِيَنِي أَرْجُو الرَّمَانِ قَوْمٌ حُدَّ مَنَاءُ  
الْأَسْنَابِ سَعْيًا أَوْ أَفْخَلًا يَفْتَرُونَ مِنْ خَيْرِ  
قَوْلِ النَّبِيِّ قَوْمٌ مِنَ الْيَوْمِ لَا يَكْفُرُ كَمَا يَمُنُّ  
التَّحْتُمْ مِنَ التَّوْبَةِ لَا يُعَاوِزُ إِيْنَا هُمْ  
يَجَاوِزُهُمْ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ  
فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لَكُمْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ  
الْقِيَمَةِ.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں  
تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان  
کرنا ہوں تو مجھے آسمان سے گرنا اس بات کی نسبت  
زیادہ پسند ہے کہ آپ کی جانب کسی بات کی غلط نسبت  
کروں اور جب کوئی ایسی بات کر دے جس کا تعلق میرے  
اللہ تمہارے جگڑے سے ہے تو لڑائی دھوکا ہے۔ میں  
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شناسہ  
کر آ کر رہانے میں ایک ایسی قوم آئے گی جو عمر  
کے لحاظ سے چھوٹے اور میزانِ عقل پر  
کھوٹے ہوں گے۔ وہ سردارِ کائنات کی  
حدیثیں بیان کریں گے لیکن اسلام سے اس طرح  
نکل جائیں گے جیسے کان سے تیر۔ ان کا ایمان ان کے حق سے  
نیچے نہیں آتے گا۔ تم جہلی بھی انہیں پاؤں میں مل کر ڈالو کیونکہ ان  
کے لہذا ان کے قاتل کو ثواب ملے گا۔

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ حَبَابِ بْنِ الْأَعْتِ  
قَالَ شَكَّوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بِرِدَّةٍ لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَنَدَّاهُ  
أَلَا تَسْتَنْصِبُ لَنَا أَلَا تَدْعُو اللَّهَ لَنَا قَالَ كَانَ  
الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ  
فَيُحْمَلُ فِيهِ فَيُجَاوَرُ بِالْمَسْطَرِ فَيُؤْصَرُ كُلُّ رَأْسٍ  
فَيُشَقُّ بِأَسْتَبِينَ وَمَا يُصَدُّ ذَالِكُ عَنْ دِينِهِ  
وَيُسْطَلُّ بِأَسْطَرِ الْحَبِيبِ مَا دُونَ يَحْمِمْ مِنْ  
عَظِيمٍ أَوْ عَصِيبٍ وَمَا يُصَدُّ ذَالِكُ عَنْ

حضرت حباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم صحابہ  
کے عہد پر بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے جبکہ  
آپ چادر اوڑھے ہوئے کعبے کے زیر سایہ جلوہ افروز  
تھے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے  
یہے دعا کیوں نہیں طلب فرماتے؟ اللہ تعالیٰ سے ہمارے  
یہے دعا کیوں نہیں کرتے؟ ارشاد فرمایا: تم سے پہلے اگر کسی آدمی  
کے لیے گڑھا کھودا جاتا، پھر اس میں کھرا کر کے اس کے سر پر آدھ  
دکھوا دیا جاتا، پھر چیر کر اس کے دھڑکڑے کر رہے جاتے  
تو یہ سوک بھی اسے دین سے نہیں ہٹاتا تھا اللہ لوہے کی  
لنگھیاں ان کے گوشت سے بڈھریں تک پار کی جاتی تھیں،

وَنَبِيٍّ وَآلِهِ لَيَقْبُنَنَّ هَذَا الْاَمْرَ عَنِّي يَبْتَغِ الْاَرَاكِبُ مِنْ صُعَاوَدٍ اِلَى حَضْرَتٍ مَوْتٍ لَا يَخَافُ اِلَّا اللَّهَ اَوَّ الذِّقْبُ مَعِيَ غَنِيْمَةً وَلِكُنْتُ حَسْرَةً لَمَسْتُمْ حُجُوْنَ .

۸۱۸۔ حَكَ تَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا اَبُو سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْبَانَ قَالَ اَتَانِي مُوسَى بْنُ اَنَسٍ بَيْنَ مَا لَيْلٍ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ اَبِيْنِي صَفِيَّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْتَقَدَ قَابِلَتِ بَنَ قَيْسٍ فَتَالَ رَسُولُ يَارَسُولَ اللَّهِ اَمَا عَلِمْتَ عِنْدَ خَاتَاةٍ فَزَجَدَا جَالِسًا فِي بَيْتِي مَسْكَاةً اسَدُ فَقَالَ مَا تَأْتِيكَ فَقَالَ كَانِ يَرَفَعُ صَوْتَهُ خَوْفَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَزَّ جَبْطُ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ خَافِيَ الرَّحْلُ مَا خَبَرَهُ اَمْتُهُ قَالَ كَدَا وَكَذَلِكَ قَالَ مُوسَى بْنُ اَنَسٍ فَرَجَمَ الْحَمَامَةُ الْاَخِيْرَةَ بِسَازِجٍ عَظِيْمَةٍ فَقَالَ اَوْ هَبَّ اِلَيْهَا فَقُلْتُ لَوْلَا لَمْ يَكُنْ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَلَكِنْ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ .

۸۱۹۔ حَدَّثَنِي مُسْتَدِيرٌ بِشَارٍ حَدَّثَنَا عُدُوٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ سَمِعْتُ اَلْبَرَاءَ ابْنَ عَزَابٍ يَقُوْنُ اَنَّهُ عِنْدَ لَيْسَا وَفَرَا رَجُلٌ اَلْكُفَّ وَفِي اَلْبَابِ الْمَدَائِيْنِ فَجَعَلْتُ تَتَبِعُهُ فَتَعْرِفَا ذَا صِبْيَةٍ اَوْ سَحَابَةٍ مَوْشِيْمَةٍ فَذَكَرْتُ اَبِيْنِي صَفِيَّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَرُ فُلَانٌ فِيْهَا السَّكِيْمَةُ تَرْتَلُ الْفُلَانُ اَوْ تَحْزَنُ لَمْ يَلْقَ اَنْ .

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ رَاجِيْمٍ اَبُو الْحَسَنِ الْخُرَاسَانِي حَدَّثَنَا رُوَيْدُ بْنُ سَعَادٍ حَدَّثَنَا اَبُو اسْحَاقَ سَمِعْتُ اَلْبَرَاءَ ابْنَ عَزَابٍ يَقُوْلُ جَاءَ اَبُو بَكْرٍ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُ اِلَى اَبِيْ فِيْ مَنَزِلِهِ فَاَسْتَحْيَى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لَعَلَّكَ اَبِيْنِي اَبْنُكَ يَحْمِلُهُ مَعِيَ فَاَلَا نَحْمِلُهُ مَعَهُ وَخَوْرَمَ اِلَى

لیکن یہ اذیت بھی انہیں دین سے نہیں بچاتی تھی۔ خدا کی قسم یہ دین مکمل ہو کر ہے گا یہاں تک کہ اگر کوئی سوار مختار سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے گا تو اسے خدا کے سوا اور کسی کا خوف نہیں ہوگا اور شاہی خدائیوں پر بھی بیٹھے کا خوف ہوگا لیکن تم جلد بڑی سے کام لے رہے ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ایسا ہے جو نہایت بن تیس کی خبر لا کر دے۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا یا رسول اللہ میں آپ کو ان کی خبر لا کر آؤں گا۔ پس وہ گئے اور دیکھا کہ اپنے گھر میں سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ پوچھا آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا کہ بڑا حال ہے کیونکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اپنی آواز ادائی کر بیٹھا تھا لہذا میرے تمام عمل ضائع ہو چکے ہیں اور جہنمیوں میں سیرا شمار ہو گیا ہوگا۔ اس آدمی نے آپ کے گوش گزار کیا کہ وہ یہ کچھ کہتے ہیں۔ پس حضرت موسیٰ بن انس فرماتے ہیں کہ وہ آدمی بہت بڑی لحدت سے کر دہ بارہ گیا۔ آپ نے فرمایا۔ ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ آپ جہنمی نہیں بلکہ جنتی ہیں۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے سورۃ الکوف کی تلاوت کی اور ان کے گھر گھوٹا تھا اور وہ بدکنے لگا۔ جب انہوں نے سلام پیر تو دیکھا کہ اوپر پر اب کا ٹکڑا سایہ ٹھن ہے۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا۔ اے خدا! یہ سیکھ تھا جو قرآن کریم کی وجہ سے نازل ہوا یا قرآن مجید کی وجہ سے نازل فرمایا گیا۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے والد محترم کے مکان پر تشریف لائے اور ان سے کہا کہ خیر یا ابیر حضرت عازب سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو بگو تاکہ اسے اٹھا کر میرے ساتھ لے چلے۔ فرماتے ہیں کہ میں اسے لے کر ان کے ساتھ چل دیا۔ میرے والد ماجد بھی تیرت کو پر کھنے کی غرض سے نکلے مگر اس وقت میرے والد محترم نے ان سے کہا۔ اے ابو بکر! مجھے

يَقْتَدِرُ شَيْئًا فَقَالَ لَهَا يَا ابْنَتِي حَتَّى  
كَيْفَ صَحَبْتُمَا بَيْنَ سَرِيَّتٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ أَسْرَأُ يَتَانِ لَمَّا لَمْ نَكُنْ  
حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظُّمِيرَةِ وَخَلَا الْقَلْبُ لَنَا  
يَوْمًا فِيهِ أَحَدٌ فَدَخَلَتْ لَنَا صُحُفٌ طَوِيلَةٌ لَهَا  
ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ النَّفْسُ فَتَرَكْنَا بَعْدَهُ وَ  
تَوَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بَيْنَ  
يَا مَعْشَرِ عِبَادِهِ وَبَسَطْتُ فِيهِ قُرْآنًا وَكُنْتُ نَعْرِي  
رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَفْعَلُ لَكَ مَا حَزَنُكَ لَنَا مَخْرُجٌ  
أَفْعَلُ مَا حَزَنُكَ فَذَا أَمَّا رَجُلٌ مَقِيلٌ بِحَنِينٍ  
إِلَى الصُّحُفِ يُرِيدُ مِثْلَ الَّذِي آمَدْنَا  
فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ يَا عَلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ  
الْبَيْتِ أَوْ مَكَّةَ قُلْتُ أَفِي عَذِيَّتِكَ نَبْرٌ فَتَالَ  
نَعَمْ قُلْتُ أَسَعَدْتُ قَالَ نَعَمْ فَآخِذْ شَاءَ  
فَقُلْتُ الْفَضْلُ الصُّحُفِ مِنَ التَّرَابِ وَالْخَمْرِ وَالْفَدَى  
قَالَ خَرَّيْتُ السَّمَاءَ يَضْرِبُ أَحَدِي يَنْبِذُهُ إِلَى الْأَرْضِ  
يَنْفُضُ فَعَلَبَ بِي تَعَبٌ لَشَبَابٍ مِنْ لَبَنٍ وَ مَجَى  
إِذَا وَاسْتَلَمْتُ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَى  
بَيْنَهُ يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّعُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِرْتُ هَذَا قَطْمًا قَرَأْتُ حِينَ  
اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى الْيَدَيْنِ حَتَّى  
بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَالَ  
فَشَرِبْتُ حَتَّى رَحِيْبَتْ شَرَفَتَايَ (الْعُرْيَانُ لِلرَّجُلِ  
قُلْتُ بَنِي قَالَ فَإِنْ تَحَلَّنَا بَعْدَ مَا فَالَتِ النَّفْسُ وَ  
أَجَبْنَا سَرِيقَتَيْنِ مَالَيْنِ فَقُلْتُ أَيْتَا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ فَقَالَ لَا تَحَرَّنِ إِنَّ اللَّهَ مَعَاخِدُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَقَيْتُ بِهِ قَرْمَةً إِلَى  
بَطْنِهَا أَرَى فِي جَنْبِي مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا وَهَيْئًا فَقَالَ  
يَا ابْنُ أَرَأَيْكَ مَا قَدْ دَعَوْتُ لَعْنَتِي خَادِعًا يَا ابْنَةَ

واقعتو جیٹے جب آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ  
حجرت کی تو آپ مدینہ پر کیا گزری تھی؟ فرمایا، ہاں ہم ساری رات  
صبح تک چمٹے رہے، میرے دو بھائی تھے تو راستہ میں پڑا گیا اور کوئی  
ایک آدمی بھی پڑتا میرا سطر نہیں آتا تھا۔ پس میں ایک بڑا سا پتھر  
نظر آیا جس کا سایہ تھا اور اس دھوپ نہیں آتی تھی۔ پس ہم اس  
کے نزدیک آکر گئے اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے  
ایک جگہ اپنے ہاتھ سے صاف کر دی تاکہ آپ وہاں سوجائیں پس  
میں نے اس جگہ ایک پوستین بچھا دی اور میں گیارہواں بار سولی اٹھا  
سوجا بیٹھ اور میں آپ کے ارد گرد کاخیل رکھوں گا۔ پس رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام فرمانے لگے اور میں پیرو و تیار ہوا، اسی  
جگہ میں ایک چرواہا ہے کو اسی ستر کا ٹاپ آتے دیکھا، چرواہا بڑا  
کڑے کڑا پس پتھر سے وہی خاندہ حاصل کرنا چاہتا تھا جو ہم حاصل کر  
رہے تھے۔ میں نے پوچھا، اسے لاکھ اس روپے کا ٹاپ کون ہے؟  
اس نے کچھ کھڑے یا مدینہ منورہ کے کسی شخص کا نام دیا، میں نے دیکھا  
کیا، کیا تمہارا کوئی بھائی اور وہ دیتا ہے؟ میں نے کہا، کیا تم  
میں دودھ دودھ دلا گئے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا اور ایک  
بکری کو پکڑ دیا، اسی کے تھن میں، ہاں اور نباست سے لٹھڑے  
جو لے گئے۔ ابراہیم حق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم  
کا زب کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ مار کر بتایا  
کہ اس طرح اس نے تھن جھاڑے اور بھرا اپنے پیالے میں دودھ  
دور دیا۔ میرے پاس ایک بھال تھا جو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کے پینے اور دھو کر سنے کی مرض سے ہمراہ رکھا تھا۔ پس  
میں اس کے اندر دودھ سے کر ہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ میں نے آپ کو سچا دیکھا نہیں کیا لیکن میں نے آپ  
کو بیدار پایا۔ میں نے اسے سچے میں کچھ پانی ڈال دیا تاکہ وہ شہد ہو جائے اور  
غرض گور ہوا، یا رسول اللہ انوش فرمائیے، راوی کہ بیان ہے کہ آپ نے پانی دیا اور  
بہت خوش ہوئے۔ پھر فرمایا، کیا اسی پلٹے کا وقت نہیں ہوا؟ میں نے اثبات  
میں جواب دیا تو میں سولی پر سے گویا کہ دن وصلی چکا تھا، اسی اثبات میں پھر اچھا  
کرنا جو ہر لڑکے تک آگیا۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ کوئی ہمارے



لَكُمَا أَنْ تَأْتِيَا نَاظِرًا لِّمَا تَطْلُبُ فَذَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا  
 قَالَ كَيْفَ تَكُونُ مَا هَذَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا ذَكَرَهُ  
 قَالَ وَهِيَ لَنَا.

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي أَسْبَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَيْسِ  
 بْنُ مَخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يَكْرِ مَةَ حَيْثُ ابْنِ  
 عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ يَعُودُهُ قَالَ فَكَلَّمَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى مِيرْبَعٍ يَعُودُهُ  
 قَالَ لَا بَأْسَ ظَهَرَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ لَا  
 بَأْسَ ظَهَرَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ قُلْتُ ظَهَرَ كَلَّا  
 بَلْ هِيَ حَقٌّ تَمُورٌ أَوْ تَشُورٌ عَلَى شَيْخٍ كَيْفَ تَزِيدُ  
 النَّبِيُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَعُورًا ذَا.

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَيْسِ حَدَّثَنَا  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَالْجُرْآنَ  
 فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ  
 نَصْرًا أَيْتًا فَمَا كَانَ يَقُولُ مَا يُدْرِي مَعَهُ مَدْرًا  
 مَا كَتَبْتُ لَهُ فَمَا مَاتَ اللَّهُ قَدْ فَسَدَ كَمَا صَبَّحَ  
 وَقَدْ لَطَفَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا يَنْفُلُ مُحْتَبٍ  
 وَأَحْسَبُ أَنَّهُ لَقَا هَدَبَ مِنْهُمْ نَحْنُ وَأَهْلُ سَلِيمَا  
 فَانْقَرَضَ فَحَسَدُوا لَهُ فَانْقَرَضُوا فَانْقَبَضَ  
 وَقَدْ لَطَفَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا يَنْفُلُ مُحْتَبٍ وَأَحْسَبُ  
 أَنَّهُ لَقَا هَدَبَ مِنْهُمْ نَحْنُ وَأَهْلُ سَلِيمَا فَانْقَرَضَ فَانْقَبَضَ  
 لَهُ وَأَعْمَقُوا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَاصْبَحَ  
 قَدْ لَطَفَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا يَنْفُلُ مُحْتَبٍ وَأَحْسَبُ  
 أَنَّهُ لَقَا هَدَبَ مِنْهُمْ نَحْنُ وَأَهْلُ سَلِيمَا فَانْقَرَضَ فَانْقَبَضَ  
 النَّاسُ قَالُوا.

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِيْرٍ حَدَّثَنَا شَيْخُ الْقَلْبِ عَنْ

پہنچے انکیا ہے فرمایا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سافر ہے پس جو کہہ جائے  
 تھا اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا کی تو اس کا چھوڑا پیٹ تک اس بیت  
 میں میں دھنسا گیا۔ صلح رین کے بارے میں دیکھو روئی کرشمہ میرے خیال  
 میں یہاں پہلوں صحرانے میری ہمت کے لیے دعا کی ہے اب میری فحاش  
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف  
 لے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگ عادت تھی کہ جب  
 کسی شخص کی عیادت کرتے تو فرستاتے۔ کوئی در نہیں اتنا مانہ  
 تھا کہ میں حمل کی سوانی کا جب ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے اس سے بھی یہ فرمایا کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں فرماتا  
 اتنا تھا اس سے منہ صحت جو ہے۔ چہ۔ راوی کا بیان ہے  
 کہ اس نے کہا۔ جی نہیں بلکہ مجھ پر سے آدمی میں بیمار ایسی تیزی  
 اور درد کی رات کہ قبر میں پہنچا کر چھوڑے گا۔ آپ نے فرمایا بیت  
 اچھا اسابی ہو جائے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غلام مسلمان ہو گیا اور  
 اس نے سورہ بقرہ سورہ آل عمران پڑھ لی۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی خدمت میں وہی کی کتابت کرنے لگا۔ اس کے بعد وہ پھر غلامی ہو گیا۔  
 اور کہا کہ محمد تو اتنا ہی جانتے ہیں جو میں نے لکھ دیا ہے۔ پس اللہ  
 تعالیٰ نے اسے موت دے دیا اور لکھنے سے اسے دن کر دیا لیکن اگلی صبح اس  
 کی لاش زمیں پر پڑی رہی۔ وہ لکھنے کے کہ جنت اللہ میں کے رہا تھا  
 نے کیا ہو گا۔ کہہ کر یہ من کے پاس سے بھاگ کر آیا تھا اس لیے ہمارے  
 ساتھ کی قبر کھود ڈالی۔ دوسری مرتبہ انہوں نے اس کے لیے اور گہری  
 قبر کھودی لیکن اگلی صبح وہ پھر پھر زمین پر پڑا ہوا لکھنے لگا۔ یہ محمد  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا حق ہے کہ یہ من کے پاس سے بھاگ آیا تھا لہذا ہمارے  
 ساتھ کی قبر کھود ڈالی۔ تیسری دفعہ انہوں نے اس کے لیے بسا اور خوب گہری  
 قبر کھودی لیکن اگلی صبح کو اسے زمین کے اوپر پڑا ہوا پایا۔ اب وہ سمجھے کہ  
 ان کے ساتھ یہ سوک لوگوں کی جانب سے نہیں ہے۔ پس اسے پڑا دینے  
 دیا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

يُؤْتِيهِمْ مِنْ أَجْلِ الْوَعْدِ فَإِنْ لَمْ يَأْتِ الْوَعْدَ لَمْ يَأْتِ الْوَعْدَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا هَلَكَ كَسْرَى فَلَا يَكْسُرُ بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَلَئِنْ  
نَفْسٌ مُحَقَّقَةٌ بِبَيْدٍ لَتَسْمِعَنَّ كَسْرَ هَمَا فِي

سَبِيلِ اللَّهِ

۸۲۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ أَنَّ مَسْرُقَةَ  
رَفَعَهُ قَالَ إِذَا هَلَكَ كَسْرَى فَلَا يَكْسُرُ  
بَعْدَهُ وَذَكَرَ وَحْدًا لَتَسْمِعَنَّ كَسْرَ هَمَا فِي

سَبِيلِ اللَّهِ

۸۲۵. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شَيْبٌ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ  
مُسْلِمٍ إِنَّكَ ذَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ وَبَعْدَ بَعْدِ إِنْ جَعَلَ فِي مَحْمَدٍ الْأَمْرَ مِنْ  
بَعْدِهِ فَبَعْدَهُ وَذَكَرَ مَحْمَدًا فِي بَيْتٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِمْ  
فَأَقْبَلَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ  
نُحَاكِمُ بَنِي قَيْسِ بْنِ شَعْبَانَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةٌ جَرِيدٍ حَقِي وَقَعَ عَلَى مُسْلِمٍ  
فِي مَحَابِبِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ لَقَطَعْتُهَا  
أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوا أَمْرًا لِي فِيكَ وَلَئِنْ أَذْبَحْتُ  
لِيَعْرِفَنَّكَ اللَّهُ وَرَأَيْكَ لَكَ رَأَى الْقَوْمُ أَمْرِي

أَرَيْتُ فِيكَ مَا رَأَيْتُ فَخَبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا  
أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدِي سِوَارِيٍّ مَوْزٍ ذَهَبٍ  
مَنْ هُوَ شَأْنُ هَذَا دَجِي إِلَيَّ فِي الْمَسِيرِ أَنْ  
أَنْفَخْتُهَا فَتَفَحَّطَتْهَا فَكَارَا فَأَوَّلْتُهَا مَا  
كَدَّ ابْنٌ يَخْرُجَانِ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی ہلاک ہو جائے  
تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں ہوگا اور جب قیصر  
ہلاک ہو جائے تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا  
اور قسم ہے اس ذات کی جس کے جہنم میں  
محمّد کی جان ہے، تم ضرور ان دونوں کے خزانوں کو  
ان کی راہ میں خرچ کرو گے۔

حضرت جابر بن سمور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب کسی ہلاک ہو گیا تو اس کے  
بعد کوئی کسری نہیں ہوگا اور اگر کسی حدیث کی طرح ذکر کر کے  
ترجیہ ضرور تم ان دونوں کے خزانوں کو راہ خدا میں خرچ  
کرو گے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد کرامت میں سید کذاب اگر کہنے لگا  
میں محمدؐ کے اپنا جانشین مقرر کر رہا ہوں تو میں ان کا پیروی کرنے  
سکے یہ تیار ہوں اور اپنی قوم کے بہت سے آدمی نے کیا یہی  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف گئے اور آپ کے ساتھ  
حضرت ثابت بن قیس بن شماس بھی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے دستِ اقدس میں ایک پھولی سی ٹکڑی تھی۔ یہاں  
تک کہ آپ سید اور اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچے اور فرمایا  
اگر تم مجھ سے اس ٹکڑی کے برابر کسی چیز مانگو تو تمہیں نہیں  
دوں گا۔ میں تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے  
تجاوہ نہیں کر سکتا۔ اگر تم نے اسلام سے پیٹھ پھری تو اللہ  
تمہیں تباہ و برباد کر دے گا اور میں دیکھتا ہوں کہ جس شخص کا حال

مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے وہ تم بعد ازیں کبیاں ہے کہ مجھے حضرت عمرؓ  
نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سوچا ہوا تھا کہ میں نے  
اپنے ہاتھوں میں مسنے کے دو ٹکڑے دیکھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے  
تکلیف ہوئی۔ پس خواب میں میری طرف وہی فرمائی گئی کہ ان پر چڑھ  
مرو۔ پس جب میں نے ان پر چڑھ کر ٹکڑے اڑ گئے۔ پس میں  
نے اس خواب کی تعبیر تو کذاب ٹکڑے جو میرے بعد نکلیں گے۔

الْفَتْحِ وَالْأَخْبَرُ مَسِيئَةُ الْكَذَّابِ صَارِحٌ

الْقِيَامَةِ

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَدَا وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ أَسَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُجُؤَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مَوْسَى أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ ابْنِي أَخَا جَرٍّ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الرَّحْمَنِ يَتَأَخَّلُ فَتَدْعُبُ وَهِيَ إِلَى أَنْهَا لَهَا مَمَّةٌ أَوْ هَجْرٌ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَتَرَبَّصُ رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ ابْنِي هَزَلْتُ سَيِّفًا لِنَفْسِهِ هَضْرَةٌ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ طَعَنَ هَزَلْتُ يَا أَخْرِي فَغَادَ أَحْسَنَ حَاكِمًا فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ رَأَيْتُ فِيهَا بَقِيَّةَ أَهْلِ مَكَّةَ يَوْمَ أُحُدٍ وَرَأَيْتُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَكَوْنِ ابْنِ الْفَتْحِ ابْنِي فَإِذَا اللَّهُ يُقَدِّمُ يَدَهُ

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ

فَرَّاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ قُسْرُوقٍ عَنْ عَدِيشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَقْبَلْتُ فِي يَلْمَةٍ تُسَمَّى كُلُّ مَتَيْهَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّحِبًا بِابْنِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ وَغَنَ بِشَالِهِ كَمَا أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَبْكِينَ فَقُلْتُ كَمَا أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَبْكِينَ مَا رَأَيْتُكَ تَسْوِيرَ قَرْحٍ أَقْرَبَ مِنْ حَزْبٍ

فَسَأَلْتُهَا عَمَّا لَكَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَهْجُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ أَسَرَّ إِلَيْ ابْنِ جَبْرِيلَ وَكَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ مَسَمَرَةٍ فَإِذَا رَعَا حُضْنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَكَأَنَّهُ إِذَا حَضَرَ أَسْبَى وَرَأَيْتُكَ أَوَّلَ أَهْلِ بَيْتِي لِعَاقِبَتِي

ان میں سے ایک فتنی (احمد) اور دوسرا ایمان کا رہنے والا مسیئہ کذاب ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ کٹر سے ہجرت کے ایک ایسی جگہ گیا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ یہاں خیال اس طرف چلا کہ وہ جنگ تیرا یا ہجر ہے۔ جیو کہ وہ مدینہ منورہ ہے جسے یثرب کہا جاتا تھا اور میں نے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار بانی تو وہ درمیان سے ٹوٹ گئی۔ پس یہ وہی مصیبت ہے جو ابلیس پر جنگ بعد میں پڑی۔ پس میں نے دوبارہ تلوار بانی تو وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گئی۔ پس اس کی تعمیر وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فتح دی اور ابلیس کو جمع فرمایا۔ پھر میں نے خدا کی قسم گائے اور بھون دیکھی۔ گائے مراد غزوہ اُحُد میں شرکت کرنے والے مسلمان ہیں اور بھون وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے غزوہ بدر کے بعد بھون دیا اور یہ خواب میں عطا فرمایا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ

انہیں اور ان کا چہنچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح تھا میں آپ نے اپنی کشتی جگہ خوش آمدید کا ادا اپنے دایں یا بائیں جانب بٹھا لیا۔ پھر چپکے چپکے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں۔ پس میں نے ان سے درسنے کا سبب پوچھا لیکن آپ نے ان سے پھر کوئی بات چپکے چپکے کہی تو وہ ہنسی پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو تم کے آگے نہ دیکھ سکتی تھیں۔ میں نے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو فاش نہیں کر سکتی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حال ہو گیا تو میں نے ان سے پھر پوچھا تو جواب دیا کہ آپ نے مجھ سے یہ سرگوشی کی کہ جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن مجید کا ایک پارہ لے کر آتے تھے لیکن اس سال وہ نہ آئے تھے۔ پس میں نے کہا کہ میرا آخری وقت آ پہنچا ہے اور بیشک میرے گھر والوں میں سے تم پر جو سب سے پہلے میرے آٹھ گئے۔ تو اس بات نے مجھے تزلزلایا۔

فَبَكَوَتْ فَقَالَ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي مَيْمَنَةً  
يَسْتَأْهِلُ أَهْلُ الْحَشَةِ وَيَسْأِرُ الْمُؤْمِنِينَ فَصَحَّحْتُ  
بِذَلِكَ.

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْوَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَجَلَمَ ابْنَتُهُ فِي شُكْرِهِ الْغَدِيُّ فَبُهِشَ رَوْحُهَا  
فَسَأَرَهَا بِشْيٌ فَبَكَتُ حَتَّى دَعَا هَاتِي زَهْرًا  
فَصَحَّحْتُ قَالَ لَسْتُ بِهَا عَنْ ذَلِكَ فَعَتَلَتْ  
سَاتِرِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي كُنْتُ  
يَقْبِضُ فِي وَجْهِهِ الْغَدِيُّ تُوفِّيَ خَيْرٌ فَبَكَتُ حَتَّى  
سَأَلَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَقُولُ أَهْلُ بَيْتِهِ ابْتَسَحُوا  
فَصَحَّحْتُ.

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُرْوَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَمِيعٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَتَابٍ  
قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُدْنِي  
أَبْنُ عَتَابٍ مِنْ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَدِي  
أَمَا لَنَا أَهْلًا؟ سَمِعْتُكَ فَقَالَ لَا شَيْءَ مِنْ حَبِيبٍ  
تَعْلَمُ فَسَأَلَ عَنْهُ أَبُو عَتَابٍ عَنْ هَلْ هِيَ؟ أَلَا يَرَى  
إِذَا جَاءَ نَحْرُ اللَّهِ وَالْفُلُكُ فَقَالَ أَجَلُ رَسُولٍ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمُهُ أَيُّهَا قَالَ  
مَا أَعْلَمُهُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ.

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ سَيَّانَ بْنُ حَسَنَةَ بْنِ الْعَسِيلِ حَدَّثَنَا وَكْرَةُ  
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَدِمْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرْجِيَةِ الْبَدِيِّ مَا تَرَى  
فِيهِ بِلَاحَةٍ فَتُعْصَبُ بِعَصَابَةٍ دَسَمًا وَهِيَ جِلْدُ  
عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاسْتَشَى عَلَيْهِ شَرَفٌ لَأَمَّا بَعْدُ  
فَإِنَّ النَّاسَ يَكْتَرُونَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ شَيْءٌ يَكُونُ

بھرا اپنے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر رضی نہیں کرتی کہ تمام خجہ عروہ  
کی سردار تم ہو یا تم مسلمان عہدوں کی سردار تم ہو۔ پس اس  
بات پر بھی ہنس پڑی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت عائشہ کو اپنے  
اس مرض میں جو ایس میں آپ کی وفات ہوئی۔ پھر سرگوشی کے اندر  
میں ان سے کوئی بات کہ تو وہ مدے لیں پھر نزدیک جا کر سرگوشی  
کی تو وہ ہنس پڑیں۔ یہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں ان  
سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے  
سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ اسی مرض میں میری وفات  
ہو جائے گی تو میں مدے لگا۔ پھر آپ نے سرگوشی فرماتے ہوئے  
مجھے بتایا کہ ان کے گمراہوں میں سب سے پہلی میں ہوں  
جوان کے چھپے جاؤں گا تو میں ہنس پڑی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت  
عمر بن خطاب انہیں اپنے نزدیک جھایا کرتے تھے۔ حضرت  
عبدالرحمن بن عوف نے ان سے کہا۔ ہمارے لڑکے بھی تو  
ان جیسے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ یہ مدت طہ سے ادا مال ہیں پھر  
حضرت عمر نے حضرت ابن عباس سے آیت اذ جاء نصرنا والکفر  
الفتح کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے آخری وقت سے مطلع فرمایا  
گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس آیت کا جو مطلب میں جانتا  
ہوں وہی تم جانتے ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اس مرض میں جس میں وفات پائی تھی،  
بہرے لگے اور ایک چٹنی پٹی سر سے باندھی ہوئی تھی۔ آخر کادپ  
منبر پر جسے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے  
بعد خروجا کہ دوسرے لگ تو بڑھتے جا رہے ہیں لیکن انصار گھٹ  
رہے ہیں یہاں تک کہ یہ ٹکڑے میں اتنے رہ جائیں گے جیسے آٹے  
میں نمک۔ پس جو تم میں سے حاکم بنے اور وہ لوگوں کو نفع یا نقصان

ثُمَّ إِنِّي لَأَنَاسٍ يَمْتَرُونَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ فِي الْأَنْبَاءِ قَبْلَ رَأْيِ يَكْمُ  
ثُمَّ إِنِّي لَأَنَاسٍ قَوْمًا وَيَتَعَدُّونَ فِيهِ إِجْرَيْنِ فَلْيَقْبَلْ  
مَنْ مَحْبِبِي هُمْ وَبَيْعِي قَوْمًا وَدَعْنِ مَيْمُونِي هُمْ فَكَانَ  
أَخِيرَ مَجْلِسٍ جَلَسَ بِهِ الْيَقِينُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پہنچا سکتا جو کہ اسے چاہیے کہ انصار کے نیک لوگوں کی قدر کرے  
اور جو ان میں سے غلط کاروں ان سے دور کرے۔  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یہ آخری  
مجلس تھی جس میں آپ بیٹھے۔

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
ابْنُ أَدْرَجَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُمَيْلِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ  
الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْحَسَنُ فَصَعِدَ  
يُصَلِّيُ لِيَسْمَعَهُ فَقَالَ إِنَّهُ هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ  
يُصَلِّيَ بَيْنَ فَنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ہمراہ  
امام حسن کو لے کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پھر فرمایا  
میرا یہ بیٹا مر رہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ  
تعالیٰ اس کے لئے بڑے مسلمانوں کے لئے گروہوں  
میں صلح کروا دے گا۔

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَرْبُوعَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ الْأَنْبَسِيِّ  
عَنِ مَالِكِ بْنِ نَجِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَى جَعْفَرًا أَوْ مَيْمُونًا قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ خَبَرَهُمْ  
وَعَيْنَاهُ تَذَرِيحَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت  
جعفر اور حضرت زید کی خبر آنے سے پہلے ان کی شہادت  
کے بارے میں بتا دیا اور آپ کی آنکھوں سے  
آنسو جاری تھے۔

فتاویٰ ۲۰ تفصیل میں اس حدیث ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸ کے تحت گزر چکی ہے امدان میں سے کس حدیث کے تحت  
اس کا تفصیل ملاحظہ فرمائیے اور جبکہ روایت کے بارے میں وہ حاشیہ ملاحظہ فرمایا جائے۔

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ أَدْرَجَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ  
الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ مِنْ الْأَنْبَاءِ قَبْلَ رَأْيِ يَكْمُ  
يَكُونُ نَا الْأَنْبَاءِ قَالَ أَمَّا رَأْيُ يَكْمُ سَيَكُونُ لَكُمْ  
الْأَنْبَاءُ مَا نَا أَقُولُ لَهَا يَحْيَى أَمَّا رَأْيُ يَكْمُ  
أَمَّا رَأْيُ يَكْمُ سَيَكُونُ لَكُمْ الْأَنْبَاءُ قَبْلَ رَأْيِ يَكْمُ  
أَمَّا رَأْيُ يَكْمُ سَيَكُونُ لَكُمْ الْأَنْبَاءُ قَبْلَ رَأْيِ يَكْمُ

حضرت عابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تمہارا  
پاس قالین ہیں؟ میں عرض کیا کہ ہاں اور مجھ سے پاس قالین کہاں  
سے آئے؟ ارشاد فرمایا۔ یاد رکھو منقریب تمہارے پاس  
قالین ہوں گے۔ پس آج میں جو اپنی بیوی سے یہ کہتا ہوں  
کہ اپنا قالین مجھ سے لے لیا تو تو جواب دیتی ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا نہیں فرمایا تھا کہ تمہارے پاس  
قالین ہوں گے۔ پس میں غامض ہو جاتا ہوں۔

۸۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ أَدْرَجَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ  
الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ مِنْ الْأَنْبَاءِ قَبْلَ رَأْيِ يَكْمُ  
يَكُونُ نَا الْأَنْبَاءِ قَالَ أَمَّا رَأْيُ يَكْمُ سَيَكُونُ لَكُمْ  
الْأَنْبَاءُ مَا نَا أَقُولُ لَهَا يَحْيَى أَمَّا رَأْيُ يَكْمُ  
أَمَّا رَأْيُ يَكْمُ سَيَكُونُ لَكُمْ الْأَنْبَاءُ قَبْلَ رَأْيِ يَكْمُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت  
سعد بن مسعود کو کوفت کے نیچے اور امیر بن خلف ابو مسعود کے بارے  
میں اور امیر بن شام کی طرف جاتے ہوئے جب مدینہ منورہ کے گناہات



قَالَ انْطَلِقْ سَعْدُ بِنَ مَنَافٍ مِّنْهُمَا فَقَالَ خَرَلَى عَلَى  
أُمِّيَّةَ ابْنِ حَنْظَلٍ ابْنِ صَفْوَانَ وَكَانَ أُمِّيَّةً إِذَا انْطَلَقَ  
لِأَيِّ امْتِسَارٍ قَدَّمَ يَأْمِسُ يَمِينَهُ ثَوْبٌ عَلَى سَيْفٍ هَتَالِ  
أُمِّيَّةٌ يَسْمُوهُ اسْمُكَ حَقًّا إِذَا انْصَحَتْ النَّهْلُ وَغَطَّلَ  
النَّاسُ انْطَلَقَتْ فَعَلِمْتُ خَبِيرًا سَعْدُ يَطُوفُ إِذَا  
أَبُو جَهْلٍ هَتَالِ مَنَافٍ لِيُطَوِّفَ بِالْكَعْبَةِ فَعَالَ  
سَعْدُ أَنَا سَعْدُ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ طُوفُ بِالْكَعْبَةِ  
أَمَّا فَقَدْ أَدْمَيْتُمْ مُحَمَّدًا وَاصْحَابَهُ فَقَالَ نَعَمْ  
هَتَالِ حَيًّا بَيْنَهُمَا فَقَالَ أُمِّيَّةٌ لَسْتُ بِأَنْزَعُ  
صَوْتِكَ عَلَى ابْنِ الْحَكَمِ فَرَأَاهُ سَعْدُ أَهْذِ الْوَادِي  
كُفْرًا قَالَ سَعْدُ وَاللَّهِ لَيَنْ سَعْتِي أَنْ أَطُوفَ  
بِالْبَيْتِ لَا أَطُوفَ مَتَجَرِّكَ يَا نَسَائِرَ قَالَ لَجَمَلِ  
أُمِّيَّةٌ يَقُولُ لَسْتُ بِأَنْزَعُ صَوْتِكَ وَجَمَلِ  
يَسْبِغُكَ فَنُطِيسَ سَعْدُ فَقَالَ مَعَا فَنِكَ فَوَلَّى  
سَيْفُ مُحَمَّدٍ أَهْلًا فَهُوَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمُوا بِرُفْعِ أَمْنٍ  
قَاتِلْتُ فَقَالَ رِيَّاءُ قَالَ نَعَمْ قَالَ قَاتِلُوا مَا يَكُونُ  
مُحَمَّدًا إِذَا احْتَمَتْ فَرَجِعَ إِلَى أُمَوِيَّةَ فَقَالَ مَا  
تَعْلَمِينَ مَا قَالَ ابْنُ أَبِي الْيَشْرُفِ قَالَتْ وَمَلَأَكَ  
قَالَ لَا نَعَمْ أَنَّهُ سَيْفٌ مُّحَمَّدٌ أَنَّهُ قَاتِلِي قَاتِلُ  
فَوَاللَّهِ مَا يَكُونُ مُحَمَّدٌ هَتَالِ فَلَمَّا خَرَجُوا إِلَى  
بَدْرٍ وَجَاءَ الْعَصِيرُ قَالَتْ لَهُ أُمْرَأَتُهُ أَمَا  
ذَكَرْتِ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَشْرُفِيُّ فَلَا فَرَادَ  
أَنْ لَا يَخْرُجَ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ مِنْ أَشْرَافِ  
الْوَادِي قَسِيرٌ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَكَارَ مُحَمَّدٌ  
فَقَتَلَهُ اللَّهُ.

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ الْغَيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ  
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاءٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ  
وَجَلَّ قَالَ قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَشْرُفِيُّ فَلَا فَرَادَ  
أَنْ لَا يَخْرُجَ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ مِنْ أَشْرَافِ  
الْوَادِي قَسِيرٌ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَكَارَ مُحَمَّدٌ  
فَقَتَلَهُ اللَّهُ.

حضرت سعد کے پاس شہزادہ تھا۔ پس امیر نے کہا کہ میں تمہارے کنبے کا گریہ  
ہو جائے اور لوگ غافل ہو جائیں تو میں جلی کر کعبہ کا طواف کریں گے۔ پس  
جب حضرت سعد طواف کر رہے تھے تو ابو جہل آکر کھنے لگا۔ یہ کہہ کر  
جو کعبہ کا طواف کر رہا ہے! حضرت سعد نے جواب دیا میں سعد ہوں۔  
ابو جہل نے کہا تم اطمینان سے کعبہ کا طواف کر رہے ہو حالانکہ تم  
لوگوں نے محمد اور ان کے ساتھیوں کو سزا بخشا ہے۔ جواب  
دیا میں یہاں دفن کے درمیان گزار ہوا ہوں۔ امیر نے حضرت سعد  
سے کہا جو حکم سے ابو جہل بات نہ کرے کیونکہ اس عداوتی  
میں بستے دلوں کا سردار ہے۔ پھر حضرت سعد  
نے فرمایا اگر تو مجھے خانہ کعبہ کے طواف سے روکے گا تو میں تیرا شام  
کی تہمت باطل منقطع کر دوں گا۔ امیر نے حضرت سعد سے پھر کہا  
کہ آؤ اور اونچی نہ کرو اور انہیں ہی روکتا رہو حضرت سعد نے غصہ  
کیا اور فرمایا تو جا رہے دو میان سے ہٹ جا کر کیونکہ میں نے حضرت  
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ مجھے قتل کریں گے۔  
پوچھا مجھے؟ فرمایا ہاں مجھے۔ کہنے لگا عداوتی قسم، محمد جب بات  
کہتے ہیں تو جھوٹ نہیں کہتے۔ میں وہ اپنی جویا کعبہ پاس گیا اور کھنے  
لگا کہ مجھے سلام ہے ہمارے شہزادے جہاں نے کیا کیا ہے اس نے پوچھا  
تو نے کیا کیا ہے اس نے بتایا۔ وہ کہتا ہے کہ اس نے یہ محمد  
سے سنا ہے کہ وہ مجھے قتل کریں گے۔ وہ کہنے لگی عداوتی قسم، محمد  
جھوٹ نہیں کہتے۔ روکا کہ بیان ہے کہ جب قریش جنگ بدر کے لیے  
آئے تھے اور اس کا اعلان ہوا تھا اس کی جویا نہ کی۔ کیا آپ کو اپنے شہزادے  
جہاں کی بات یاد نہیں رہی؟ پس اس نے لشکر قریش میں شاہی دھونے  
کا اعلان کر دیا لیکن ابو جہل نے اسی سے کہا کہ آپ تو  
اللہ کی طرف سے ہلاک ہیں۔ میں ایک دروازے کے لیے تو ہمارے ساتھ  
چھپ چھپا ہوں۔ ساتھ چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے (غزوات میں)  
لوگوں کو دیکھا کہ ایک میدان میں جمع ہیں۔ پس ابو بکر اسٹے اور  
انہوں نے دیکھا میں ایک یا آؤ ڈول کھینچے۔ ان کے ڈول

۸۳۶۔ النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ فِي صَعِيدٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ خَرَجَ  
فَلَوْ بَأْ أَوْ ذُو نَوْبَيْنِ وَفِي بَعْضِ تَرْجُمَةٍ ضَعُفٌ  
وَاللَّهُ يَعْلَمُ لَهُ شَرٌّ أَخَذَ هَاجِئًا فَاسْتَجَانَتْ  
بَيْدٌ مَقْرَبًا فَخَلَعَ أَسَافَةً ثِيَابِي النَّاسِ يَفْعُو  
كَرْبَةً حَتَّى حَمَلَ النَّاسُ بِعَطْفٍ وَقَالَ هَذَا  
مَنْ أَهْدَى رَأَى مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ وَهَرَمِيْنِ.

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَرَمِيُّ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبَا عُمَرَ  
قَالَ أَتَيْتُ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْدَةٍ أَوْ مَسْكَمَةٍ فَعَمِلَ بِحَدِيثِ  
مُسَدَّدٍ مَرَّتَ لَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا مَسْكَمَةَ مِنْ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَكَانَتْ  
هَذَا وَحْيَةً فَكَانَتْ أَوْ مَسْكَمَةً أَوْ كَمَا حَسِبْتُ  
إِلَّا أَنِّي أَتَى سَمِعْتُ خُطْبَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُخْبِرُ جَبْرِيلَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَعَمِلْتُ بِحَدِيثِ  
مُسَدَّدٍ وَسَمِعْتُ سَمِعْتُ هَذَا قَالَ مِنْ أَسَمَةٍ  
ابْنِ زَيْدٍ.

بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى يَخْرُجُ كَمَا يَكُونُ  
أَبَاءَهُمْ وَإِنْ كَرِهُوا وَنَهَى لِيَكْتُبُوا الْحَقَّ  
وَهُمْ يَنْتَهُونَ.

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا قَالَ  
ابْنُ أَبِي عَرَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ أَنْجَلَ مِنْهُمْ وَامْرَأَةً نِيَا هَذَا لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي تَوَارِثِ فِي تَارِ  
الرَّحْمَةِ قَدْ لَوْ لَقَدْ خَرَجَ مِنْ دِيَارِهِمْ وَنَفَقَ إِلَى مَبِيتِهِمْ  
مَلَامَ كُنْتُمْ تَحْتَمِلُونَ الرِّجْعُ خَا تَوَارِثَ تَوَارِثَ فَتَرَدُّهَا  
فَرَحَمَ أَحَدٌ هُوَ يَدُ لَا عَلَى أَيْدِي الرِّجْعِ فَقَدْ أَمَّا قَبْلُ أَمَّا

کھینچے میں کڑور کی تھا، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر  
اسے کمرے سے لیا اور ان کے ہاتھ میں اس ڈول کا پیر بن  
گیا۔ میں نے لوگوں میں ایسا کوئی جواں مرد نہیں دیکھا جو ان کی طرح  
پرس کھینچ سکے۔ انہوں نے انہی پانی کھینچا کہ تمام لوگ  
سیراب ہو گئے۔ وہاں سے حضرت ابو بکر رضی  
اللہ عنہ ہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر نے  
ڈول ڈول نکالے۔

ابو عثمان فرماتے ہیں: مجھے بتایا کہ حضرت جبریل علیہ  
السلام ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے  
تو حضرت ام سلمہ آپ کے پاس موجود تھیں۔ پس وہ آپ سے  
گفتگو کرتے رہے پھر چلے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حضرت ام سلمہ سے دریافت فرمایا: یہ کون تھے؟ یا جو کچھ  
میں فرمایا۔ انہوں نے جواب دیا کہ وہ میرے تھے۔ حضرت ام سلمہ  
فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم، میں نے تو انہیں وحید لکھی تھا سمجھا  
تھا لیکن میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں  
خطبہ بتایا کہ وہ حضرت جبریل تھے۔ یا جو کچھ فرمایا۔ معمر  
کے والد نے ابو عثمان سے دریافت کیا کہ یہ حدیث  
کیسے لکھی گئی ہے؟ جواب دیا: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

آیت یٰرَافِعُ کُلُّ مَغْنُومٍ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ جنہیں ہم نے  
کتاب معاذرات میں اس کی کیا جگہ ہے جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو سمجھاتا  
ہے اسی شک میں ایک گندہ جان جو جبریل تھے پچھتے ہیں (سورۃ بقرہ آیت ۱۲۸)  
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وہم کا بارگاہ میں موجودیوں نے حاضر ہو کر بتایا کہ ان کے ایک مردانہ عورت نے  
وہاں کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم رجم کے  
بارے میں قریت کے اندر حکم دیتے ہو؟ وہ کھٹکے کہ جہذا نہیں کو

ذہن کرتے اور قوسے لگاتے ہیں۔ پس حضرت عبد اللہ بن سلام  
نے کہا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو اس میں رجم کا حکم موجود ہے۔  
پس توبہ لاکر اسے پڑھا گیا تو ایک آدمی نے رجم کی آیت  
پر ہاتھ رکھ دیا اور آگے جیسے کا مضمون پڑھنے لگا۔ حضرت



حَقُّ الْيَاقِينِ.

۴۴۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَسودَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ الْخِزَّانَةِ أَنَّ  
شُعْبَةَ بْنِ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا  
يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَقَّ يَدَايَ لَكُمْ أَمْرًا  
وَهُمْ ظَاهِرُونَ .

٨٣٣ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 إِنَّ جَابِرَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَارِثٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ  
 مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَقُولُ لَا تَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ تَأْمُرُ بِاللَّهِ  
 لَا يَصْرُفُهُمْ مِنْ خُدَمِهِمْ وَلَا مِنْ خُلَاطِعِهِمْ حَتَّى  
 يَأْتِيَهُمْ أَمْرٌ مِنَ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ عُمَيْرُ فَقَالَ  
 ذَلِكَ بَنُو يُحَايِرَ قَالَ مُعَاذُ اللَّهِ بِالشَّامِ فَقَالَ  
 مُعَاوِيَةُ هَذَا مَا بَيْنَ يَزِيدَ وَهُوَ أُمَّةٌ سَمِعَ مُعَاذُ  
 يَقُولُ وَهُمْ بِالشَّامِ .

٨٧٧. حَدَّثَنَا عَنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَحْمَرِ نَاسُفِيَّانَ  
حَدَّثَنَا خُزَيْمُ بْنُ عُرْقَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ  
عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَا  
مِثْلًا أَيْشَرَ لَهُ مِثْلًا مَا شَرَى لَهُ مِنْ شَاتَيْنِ  
فَبَاعَ أَحَدَهُمَا بِدِينَارٍ وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَمِثْلًا  
فَدَعَا لَهُ بِاسْمِ كَتَمٍ فِي بَيْعِهِ وَكَانَ لَوْ اشْتَرَى لَنَرَابٍ  
لَمْ يَرَوْهُ قَالَ سَفِيَّانُ كَانَ الْعَسَنُ بْنُ عُمَرَ هَجَدَنَا  
بِهَذَا الْحَبِيبِ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ شَيْبٌ مِنْ عُرْوَةَ  
فَأَيْمَنَهُ فَهَالَ شَيْبٌ أَيْ لَمْ أَسْمَعْ مِنْ هَذَا قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ وَلَكِنْ سَمِعْتُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ  
وَسَمِعْتُ يَقُولُ الْخَبِيرُ مَعْقُودٌ بِمَا جَاءَ الْخَبِيرُ إِلَى بَيْتِ نَعْمَةَ  
قَالَ وَقَدْ رَأَيْتُ فِي دَارِ هَسْبَعَيْنَ قَرِيبًا مِثْلَ  
سَفِيَّانٍ يَشْتَرِي لَهُ شَاةً كَأَحَدِهَا أَصْحَبَتُهُ

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

22

حضرت سفیر بن کعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ غالب رہیں گے، یہاں تک کہ جب قیامت آئے گی تو اس وقت بھی وہی غالب رہیں گے۔

حضرت سعدیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جیسے میری امت کا ایک گروہ اللہ کے دین پر قائم رہے گا۔ جو انہیں ذلیل کرنے کا ارادہ کرنے یا مخالفت کرنے تو انہیں کوڑا نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے اور وہ اسی حالت پر رہیں گے۔ غیر مالک بن نجابر، حضرت معاذ فرماتے ہیں کہ وہ تمام میں ہوں گے۔ حضرت سعدیہ فرماتے ہیں کہ مالک کا یہ دعوٰی ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ سے سنا ہے کہ وہ تمام میں ہیں۔

حضرت عروہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی بزرگ خریدنے کے لیے ایک دینار دیا۔ پس میں نے آپ کے لیے اس میں سے نو بکریاں خریدیں۔ پھر ان میں سے ایک بکرہ کو ایک دینار میں بیچ دیا اور بکریاں دینار سے کر بارگاہ و رسالت میں حاضر ہو گیا۔ پس آپ نے ان کی قیمت میں برکت کے لیے دعا کی۔ چنانچہ وہ اگر مٹی میں خریدتے تو اس سے بھی منافع حاصل کر لیتے۔ اسے میان حسن بن عمارہ، شیبیب، عروہ کا قبیلہ اور حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان شیبیب نے باہر کا حضرت عروہ سے یہ سن کر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچانے کے لیے حضرت عروہ سے روایت کی۔

شعیب مراتے ہیں کہ میں نے ان کے دروہات پر ستر گھڑے  
 دیئے۔ سفیان فرماتے ہیں کہ بکری جو طریقی گھسی شاید وہ تران  
 کے سے تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ





فَرَقَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَحَالَ  
اللَّهُ الْأَكْبَرُ خَيْرٌ إِنَّمَا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ  
فَأَعَدَّكَ الْمُنْذِرِينَ.

۸۴۹. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَدَّادٍ  
أَبَى الْقُدَيْلِ عَنْ ابْنِ أَبِي وَشَبٍ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ بْنِ نُجَيْمٍ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي  
سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَأَكْتُاهُ قَالَ ابْسُطْ  
يَدَاكَ فَبَسَطْتُ فَفَرَقَ رِجْلَيْهِ فِيهِ فَرَقَكَ مِنْهُ  
حَسْمَتُهُ فَمَا لَيْسَتْ حَدِيثًا بَعْدَهُ.

يَا قَبِيْلَ قَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَمَنْ صَحَبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَأَى مِنَ الْمُنْشِقِينَ كَقَوْمٍ مِنْ أَصْحَابِهِ.

بلند کر کے اللہ اکبر کہا اور منہ پر ہاتھ بڑھا دیا۔ جب  
ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ایسے کاموں کی وجہ  
خواب ہو کر رہتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے من گوار  
حوالہ یا رسول اللہ میں سے آپ کی بہت ساری حدیثیں سنی ہیں  
لیکن یاد کچھ بھی نہیں رہتا۔ فرمایا: اپنی چاندی پھیلاؤ۔ میں نے پھیلا دی۔  
آپ نے اپنے ہاتھوں سے اس پر سب بھر کر ڈال دیا۔ فرمایا کہ  
اسے اپنے جسم سے نکالو۔ پس میں نے نکالی، تو اس کے بعد میں  
کبھی کسی حدیث کو نہیں بھولتا۔

صحابہ کرام کے فضائل  
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کرنا یا مسلمان کی حالت  
میں آپ کو دیکھا وہ آپ کے اصحاب میں سے ہے۔

فہم قرآن مائیں اس زمانے کے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چاندی پھیلائی۔ میرا میں اپنے ہاتھ سے ایک سب ڈال دیا۔  
میں کیا ڈالا، کچھ کسی کو نظر نہ آیا۔ کسی نے کچھ بھی نہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اٹھنے والے نے کیا مٹا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
کیا پایا! ان حضرت ابوہریرہ کو غیر طلب کے یہ مدت ہے نہایت ہر گاہ مسطوری سے بل گئی کہ اس کے بعد وہ کسی حدیث کو نہ بھولے (اس لیے تو  
۱۴۸۱ محمد صالح رحمہ اللہ علیہ نے شاہی مسطوری کے بارے میں فرمایا ہے۔

وہ علامہ ہے جس نے تھک کر نہرتی گرم بنایا

ایس بیگ اچھے کو برا آستان بتایا

تجہ عہد ہے خدایا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب وہ  
بکثرت جمع ہو جائیں گے تو ان سے پوچھ جائے گا کہ تم میں کیا کوئی ایسا  
شخص ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پر مدد دے اور لوگوں کی  
سے کہ ہیں، تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ  
وہ کثیر تعداد میں جمع ہو کر جہاد کریں گے تو ان سے دریافت کیا جائے گا  
کہ تم میں کیا کوئی ایسا شخص ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب  
کی صحبت پائی جاوے وہ جواب دیں گے: ہاں۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ  
وہ بڑی تعداد میں اکٹھے ہو کر جہاد کریں گے تو ان سے دریافت کیا جائے گا کہ  
تمہارے درمیان کیا کوئی ایسا شخص ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۸۵۰. حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهَّالٍ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو بَعِيدٍ الْهَدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَعْلَمُونَ مِثْقَالَ  
فِئْتَامٍ مِنَ النَّاسِ فَيَقُولُونَ نَعْلَمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّاسِ فَيَقُولُونَ نَعْلَمُ فَيَقْتَضِيهِمْ لَمْ تَقْرَأُوا  
عَنِ النَّاسِ زَمَانٍ فَيَقُولُونَ فَيَقْتَضِيهِمْ مِنَ النَّاسِ فَيَقْتَضِيهِمْ  
هَلْ يَكُونُ مَنْ حَاطَبَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعْلَمُ فَيَقْتَضِيهِمْ لَمْ تَقْرَأُوا عَنِ  
النَّاسِ زَمَانٍ فَيَقُولُونَ فَيَقْتَضِيهِمْ مِنَ النَّاسِ فَيَقْتَضِيهِمْ

فَنُفِخَ فِي سَاحِبٍ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَحْمَدُكَ فَيَقْتَتِلُ لَكَ  
٨٥١ هَذَا يَتَقَى اسْتَحَقَّ حَقُّنَا التَّصَدُّعَ خَيْرًا شَعْبَةً  
عَنْ أَبِي جُرَيْجَةَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ مَعْشَرِ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ  
بَنِي حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أَتَقَى كَرْتِي شَعْرَ الْبَيْنِ يُولِّهُمُ  
شَعْرَ الْبَيْنِ يُولِّهُمُ قَالَ بَعَثَ أَنْ هَذَا أَقْوَمُ أَذْكَرُ بَعْدَ  
قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثِ شَعْرَانِ بَعْدَ كُفِّ قَرْنِهِمَا  
يُشَدُّونَ وَلَا يَسْتَهْزَهُنَّ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَرُونَ  
وَيَسْتَوْدَعُونَ وَلَا يُعَوَّنُونَ وَيُظْهَرُ نَبِيهِمْ  
الْبَاقِي .

٨٥٢ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
مُصْعَبِ بْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَعَ  
النَّبِيُّ قُرْبِي نَعْرَ الْيَمِينِ يَوْمَ تَمُوتُ الْبَنَاتُ يَوْمَ تَمُوتُ  
نَعْرَ يَمِينِي قَوْمٌ تَسْبِيحُ شَهَادَةً أَحَدِهِمْ يَمِينًا وَ  
يَمِينًا شَهَادَةً قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَكَأَنِّي لَأُضَيُّ بَوْمًا  
عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ وَنَعْنُ وَفَارِدُ

بِأَقْبَلِ ۚ مَنَاقِبُ الْمُهَاجِرِينَ وَفُصَيْلِهِمْ مِنْهُمْ  
أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَاحِبَةَ التَّيْمِيِّ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لِنَفْسِهِ آيَةُ الْمُهَاجِرِينَ  
الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ  
يَسْتَوُونَ فَضْلًا مِنْ اللَّهِ وَبِضْرَانًا وَتَصَدَّقُونَ  
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ وَقَالَ  
إِلَّا تَصْرُوهَا فَتَكُونَ كَصَرَفِ اللَّهِ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ  
اللَّهَ مَعَنَا. قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَبُو بَكْرٍ وَابْنُ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَايَةِ .  
٨٥٢ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ وَحَدَّثَنَا

مکے احمدیہ کی صحبت سے مشرف ہونے والوں کی صحبت کا شرف حاصل کیا جو ہرگز ثبات میں جواب دیں گے تو انہیں بھی نتیجہ حاصل ہو جائے گی۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب نانوں سے حیرانانہ ہونے پر  
 پھر حیران کے بعد ہوں گے، پھر حیران کے بعد ہوں گے، پھر حیران کے بعد  
 ہوں گے، حیرت عمران مانتے ہیں کہ مجھے ابھی طرح یاد نہیں رہا کہ اپنے  
 بعد آپ نے دو دنوں کا ذکر فرمایا تین کا۔ پھر تیسارے بعد ایسے لوگ  
 ہوں گے کہ انہیں گواہ بھی نہیں بنایا جائے گا لیکن گواہی دیں گے۔  
 وہ خیانت کریں گے حالانکہ انہیں ایمان میں بنایا گیا ہوگا اللہ نیکو دینوں  
 کے لیکن انہیں پورا نہیں کریں گے۔ وہ بڑے سے بڑے گناہ  
 فرمیں گے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: صحیح بہتر میرے سامنے کے لوگ ہیں۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر ایسے لوگ آئیں گے جو اپنی گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے اور قسم ہی ان کی گواہی ہوگی۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ جب ہم جھوٹے تھے تو ہمارے بزرگ قسم کھانے والے دیکھ کر کہنے پر مجبور ہو جاتے تھے۔

مہاجرین کے فضائل و مناقب :۔ ان میں سے حضرت ابو بکرؓ  
 بن ابی قحافہؓ کی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ اور ان کا بارگاہِ تہذیبیہ :۔ ان کا  
 ہجرت کرنے دعویٰ کے لیے مجاہدین کو اہل انوار سے نکال دینے،  
 اللہ کا فضل اہل اس کی رضا چاہتے ہیں اور اللہ و رسول کی حد کہتے  
 میں، وحی پہنچے ہیں (سورہ الصنعا آیت ۴) اور ان کا دیوانہ، اگر فرما  
 محبوب کی حد کو تو بے شک اللہ نے ان کی حد فرمائی :۔  
 نامتقد (سورہ التوبہ آیت ۴)۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت ابو  
 سعید خدریؓ اور حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ  
 خدا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت  
 ابو بکرؓ تھے۔

حضرت پیر امین عازب رحمہ اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت

يَا سِرَّائِيلُ سَمِعْتُ اِيْمَا سَمِعْتُ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ  
 اَبُو سَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا  
 فَشَرَّ يَوْمًا فَقَالَ اَبُو سَرٍّ يَعْزَابُ مَحْمَدُ الْبَرَاءُ  
 قَبْلَ جِبِلِّ الْبَرَاءِ حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ لَا حَقَّ لَكَ عَنْهُ كَيْفَ  
 صَحَبْتَ امَّتَ وَلَوْ كُنَّ اللّٰهُ حَقِّي اَللّٰهُ عَلَيَّ وَنَمَّ جَبْرُ  
 حَرَجْتَنَا مِنْ نَمَكَةٍ وَالْمَشْرُكُونَ يَطْلُبُونَكَ قَالَ اَرِنَا  
 مِنْ مَّكَّةَ فَحَبِيبٌ اَوْ سَرٍّ مِمَّا لَيْسَتْكَ وَ يَوْمَنَا حَتَّى  
 اَخْرَجْنَا وَقَامَرًا فَمَرَّ الظَّهِيْرُ فَرَمَيْتُ بِعَيْرِي هَلْ  
 اَرَى مِنْ ظِلِّ قَاوِي اِلَيْهِ فَاِذَا مَعْرُوءَةٌ اَتَيْتُهَا  
 فَتَنَظَّرْتُ بِعَيْنِي ظِلَّ لَهَا فَتَوَيْتُهُ رُفْعَ فَرَشَتِ  
 رَيْثِي حَتَّى اَللّٰهُ عَلَيَّ وَنَمَّ لِيْهِ لَعَنَ قُلْتُ لِمَا  
 اَصْطَلَحْتُمْ يَا بَنِي النَّوْءِ فَاصْطَلَحَ النَّبِيُّ حَتَّى اَللّٰهُ  
 عَلَيَّ وَنَمَّ لِيْهِ اَنْطَلَقْتُ اَنْظُرُ مَا حَوِيَّ عَلَيَّ  
 مِنَ الظَّلِيْلِ اَحَدًا فَاِذَا اَنَا بِرَأْسِيْ غَنِيْمٍ يَسْرُقُ غَنِيْمَةً  
 اِلَى الْفُخْخَرَةِ يَرِيْدُ مِنْهَا الدِّيَارَ اَمَّا دَنَا فَصَلَّيْتُ  
 فَكُنْتُ لَهُ يَمْنًا اَنْتَ يَا عَلَامُ قَالَ لِيْ جِبِلِّ مِنْ  
 قُرْبِيْ سَمَاءٌ فَمَرَّ قُدْتُ فَكُنْتُ هَلْ لِيْ غَنِيْمَتٌ مِنْ  
 نَبِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ قُدْتُ فَهَلْ اَمَّتٌ حَابِيَتْ لَبَّ اَقَالَ نَمَّ  
 قَا مَرَّةً فَاَعْتَقَلَتْ شَاةً مِنْ غَنِيْمِهِمْ فَكَرَّ اَمْرُهُ اَمَّ  
 يَنْفَعُ ضَرْعًا مِنْ اَلْعِيَارِ مَرَّ اَمْرُهُ اَلْغَنِيْمَةُ كُنْتُ  
 فَقَالَ هَكَذَا اَصْبَحْتُ اَحْمَدِيْ لَغَنِيْمَةٍ بِالْاُخْرَى فَحَبِيبٌ  
 فَقَالَ لِيْ لَغَنِيْمَةً مِنْ لَبَنٍ وَكُنْتُ لِرَسُولٍ فَلَوْ كُنْتُ  
 اَللّٰهُ عَلَيَّ وَنَمَّ اَدَاةً عَلَيَّ فِيمَا خَرَقْتُ لَصَبَبْتُ  
 عَنِّي النَّبِيْنَ حَتَّى مَرَّ اَسْأَلُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ  
 حَتَّى اَللّٰهُ عَلَيَّ وَنَمَّ فَوَاقَفْتُ قَدْ اسْتَيْقَظْتُ فَقُلْتُ  
 اَشْهَدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكُتِبَ حَتَّى رَضِيْتُ شَرَّ قُلْتُ  
 كَذَا اَنْ الرَّحِيْلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بَلَى فَانْطَلَقْنَا  
 وَالْقَوْمُ يَطْلُبُونَنَا فَكَلِمَةُ يَدْرِكُنَا اَحَدٌ مِنْهُمْ عَيْرٌ  
 سَرَّ اَقْتَدَيْنَا بِرَأْسِيْ جَفَشْتُ عَلَى قُرْبِيْ لَمْ فَكُنْتُ

ابو سرقہ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (میرے والد) حضرت ولید سے  
 سے تیر گاؤں میں ایک کھارہ خریدا۔ پھر حضرت ابو سرقہ حضرت  
 عازب سے کہا کہ بر سے کہیے کہ کھارہ کو ان سریر سے ساتھ لے  
 لے لکھنے کے کہ یاں وقت تک میں چلے گا جب تک آپ بھی یہیں تباہی  
 کے کہ آپ نے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بندہ است کیا جبکہ آپ  
 ذکر کر رہے تھے وہ مشرکین آپ کی کتاب میں تھے۔ انہوں نے بتایا کہ جب ہم نے  
 کہ حضرت سے کوچ کیا تو ایک رات کو ایک دن چھتے رہے یہاں تک  
 کہ تمہیں وہ پر کا وقت ہو گیا پس میں نے دوسرے کو نظر دیا کہ کوئی سایہ  
 نظر آئے تو میں نے بے فکر رہی پس ایک تمہ کے پاس آئے فراس کا کچھ سایہ  
 دیکھا۔ پس میں نے اس جگہ کو چھوڑ کر کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 آرام کے لیے وہاں فرس چھایا۔ پھر میں نے گڑھا دیا یا نبی اللہ آرام کر گئے  
 پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آرام کر گئے۔ پھر میں نے دیکھا کہ یہ دوسرا دوسرا  
 چھایا کوئی آدمی نظر آئے اسی انہیں ایک چھایا اپنی برہنہ کو ایک کراچی چھایا  
 جنب آتا ہوا نکلی دیا۔ وہ میں اس پتھر سے وہی کچھ چھایا تھا جو ہم نے چھایا  
 میں نے اس سے پر چھایا اسے لٹکے، ہم اس کے چھایا اس نے جواب دیا: ظالم  
 قریشی کا جب اس نے نام بتا تو میں نے پہچان لیا۔ پھر میں نے دریافت کیا  
 کیا تر کا کراچی میں دودھ ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو میں نے  
 کہا: کہ تر دودھ دوسرے گا ہاں میں نے جواب دیا: ہاں میں نے اس سے دودھ  
 کے لیے کہا تو اس نے اپنے دینے سے ایک کراچی پر اس کی انگلیں باندھ دیں۔  
 میں نے کہا کہ اس کے حق تو میں کہ وہاں پھر چھیلے گا۔ اس نے اس  
 طرح کیا: راوی نے اپنی ایک جھیل دوسری پر مار کر بتایا کہ اس طرح۔  
 پس اس نے ایک برتن میں دودھ نکال دیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی حاضر ایک چھایا رکھی پھر وہی حق میں کے منہ پر کچھ پانی ہوا  
 پھر میں نے دودھ میں پانی ڈالا جس سے وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر میں  
 اس کے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور آپ کو بیدار  
 پایا۔ میں عرض کر رہا ہوں: یا رسول اللہ! دودھ نوش فرمائیے۔ آپ نے نوش  
 فرمایا اور بہت خوش ہوئے۔ پھر میں عرض فرماتا ہوں: یا رسول اللہ! چھیلے  
 برتن ہو گیا ہے۔ فرمایا: بہت اچھا۔ پس ہم دونوں چلے گئے اور قوم ہماری تلاش  
 میں سرگردان تھی میں نے کہا کہ میں نے بھی جگہ کو کھوج نہ پایا سوائے سراقہ بن ابی

هَذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا  
تَحْزَنَنَّ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا.

٨٥٣. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَارُونَ  
ثَابِتٌ عَنْ النَّبِيِّ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
كُنْتُ يَلِينِي مَتَى مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي أَعْيَانِهِمْ  
أَنْ أَحَدٌ هُمْ يَنْظُرُ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَا يَبْصُرُ نَافِعًا مَا  
عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ يَا شَيْخَ اللَّهِ يَا ثَقَمًا.

بِأَنبِيَاءٍ قَوْلِ الشَّقِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدُّوا  
الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ هَذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ .

٨٥٥. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ  
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَالٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا  
بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلَ مَدِينَةِ الْمَدِينَةِ وَاسْتَمَعَ لَهُ النَّاسُ وَقَالَ  
لَهُ خَيْرٌ عَبْدًا يَبْنِي الدُّنْيَا وَيَبْنِي مَا بَعْدَ الدُّنْيَا  
ذَلِكَ الْفَيْدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ قَالَ بَلَى الْبُيُوتُ قَدِ احْتَمَلَتْ  
لِكُلِّ بَيْتٍ أَنْ يَخْلِفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَيْرٍ  
خَيْرٌ لِكُلِّ رَسُولٍ أَرْسَلَهُ اللَّهُ خَيْرٌ مِنْكُمْ هُوَ الْخَيْرُ  
وَكَانَ الْبُيُوتُ أَعْلَمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ عَقْرِي فِي مَحَبَّتِهِ وَقَوْلُهُ أَبَايَكُمْ  
وَوَلَّيْتُ مَسْجِدَ أَخِي خَيْرٌ مِنِّْي لَأَعْلَمْتُ أَنَّ بَيْتَكُمْ وَوَلَّيْتُ  
أَخَوَةَ الْإِسْلَامِ وَوَدَّعْتُهُ لَأَيُّقِينَ فِي السَّجِيذَاتِ  
الْأَسَدِ الْإِسْلَامِ إِلَى كَلْبِهِ.

بَابُ فَضْلِ آتِي بِكَرٍّ بَعْدَ الْيَقِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[illegible]

جیستم کے بر گھوڑے پر سوار جبکہ آرمی کے عین سے عرض کی، یار سولی اٹھو  
یہ چوکی تلاش میں آجینے ہے، مگر ایک کوئی تم نہیں جبکہ اشرافیائی مہرے ساتھ ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حرم میں زبرد جاؤں جبکہ میں خارجی تھا کہ  
اگر کسی کانفرنس اپنے قدموں کی عزت نظر کی تو وہ ہیں دیکھ لے گا۔  
پس آپ نے فرمایا: ان قد کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جن کے  
ساتھ تمہارا اللہ ہو۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت۔

فرمانِ رسالت ہے کہ تمام مرد و زن سے جنگ کرو موائے درہم و بکر کے  
اسے حضرت ابن عباسؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جب تک اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک جہ سے کو اختیار دیا کہ جو کچھ دنیا میں ہے یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ان دونوں میں سے ایک کو پسند کر لے۔ پس اس بندہ نے اسے پسند کر لیا جو اللہ کے پاس ہے۔ ملائی کا بیان ہے کہ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے کہنے لگے، میں ان کے ہونے پر تائب آیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی شخص کے متعلق جہ سے کہہ کر اسے اختیار دیا گیا۔ جب میں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی تو خود اپنے اختیار کے متعلق فرمایا تو مجھ پر واضح ہو گیا کہ حضرت ابو بکرؓ میں سب سے زیادہ علم والا ہے۔ اسی کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اپنی محبت اور اپنے مال کے ساتھ سب سے زیادہ احسان مجھ پر اور مجھ سے کیا ہے۔ اگر میں خدا کے سوا کسی کو ضل بنا تا تو بیشک وہ ابو بکرؓ ہوتے۔ لیکن اسوی انہوں نے کہہ دیا کہ اسے تو موجود ہے۔ ائمہ مسجد میں کسما حضرت ابو بکرؓ تمام صحابہ سے افضل ہیں۔

حضرت بن مریضہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ناز میں جب ہم صحابہ کرام کے درمیان کسی کو ترجیح دیتے تو سب پر حضرت ابو بکر کو ترجیح دیا کرتے، پھر حضرت عمر بن خطابؓ کو پھر حضرت عثمان بن عفانؓ کو۔ رضی اللہ عنہما۔

كَمْ عَشْرَانَ بَنَ عَفَّانَ رَجِيَّ اللَّهُ عَنْهُمْ.

باب ثَلَاثُونَ فِي الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ  
كَانَتْ مُتَّعِدًا أَخْبَرَنَا قَالَهُ أَبُو سَعِيدٍ  
۸۵۴. حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ أَبِي رَافٍ عَنْ  
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
عَلِيٍّ بْنِ أَبِي النَّاتِقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّعِدًا  
مِنْ أُمَّتِي حَبِيلًا لَأَتَّخِذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَرَجِيَّ أَخِي وَصَاحِبِي  
حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
لَوْ كُنْتُ مُتَّعِدًا حَبِيلًا لَأَتَّخِذْتُ سَيِّدًا وَنَاصِيحًا  
أَخُوهُ إِلَّا سَلَامًا فَفَصَلَ.

۸۵۵. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ  
أَبِي بَكْرٍ وَشَلَّةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي النَّاتِقِ قَالَ كُنْتُ أَهْلُ  
الْكُوْفَةِ رَأَى ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي الْحَبَشَةِ فَقَالَ أَمَا أَلَيْكَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّعِدًا مِنْ  
هَذِهِ الْأُمَّةِ حَبِيلًا لَأَتَّخِذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَأَبَا بَكْرٍ.

باب ۳۸

۸۵۶. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَافٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ  
جَسْرِ بْنِ مَطْلِبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَرْهَاتَن تَرْجَمَ إِلَيَّ قُلْتُ أَرَأَيْتَ  
إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْ لَكَ كَاتِبًا فَقَوْلُ التَّوْبَةِ قَالَ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ إِنْ لَمْ تَجِدْ بَنِي خَالِي أَبَا بَكْرٍ.

۸۵۷. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ  
ابْنُ مَعْقِلٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكْرِ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ خَلِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ تَمَارًا يَقُولُ لَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَامَهُ إِلَّا خَمْسَةً أَحَبُّ وَأَمْرَانِ وَأَبُو بَكْرٍ.

۸۵۸. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ وَاجِدٍ عَنْ نُسَيْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ

اگر رسول خدا کسی کو خلیل بناتے تو ابو بکر کو بناتے۔

یہ حدیث حضرت ابو سعید سے مروی ہے کہ اگر میں کسی کو خلیل بناتا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میں اپنی امت میں سے  
کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور  
ساتھی ہیں۔

ان سے دوسری سند کے ساتھ مروی ہے کہ آپ نے فرمایا  
اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو امیر، ابو بکر کو، خلیل بناتا لیکن اسلامی  
اخوت افضل ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابومیکہ فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ نے  
حضرت عبداللہ بن زبیر کے لیے لکھا کہ دادا کی میراث کا حکم بنایا  
جائے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں جنتی کے بارے میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر اس امت سے میں کسی کو خلیل بناتا  
انہوں نے دادا کو باپ کے حبسے میں رکھا ہے میں  
حضرت ابو بکر کے دیگر فضائل۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک خدمت حاضر ہوئی تو آپ نے اس  
سے فرمایا کہ پھر کبھی نہ آتا۔ جس کو نہ ہوئی کہ اگر میں پھر آؤں اور  
آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں؟ اس کی مراد وفات سے تھی۔  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کی  
خدمت میں حاضر ہو جانا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
ایک وہ وقت میں نے دیکھا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے ساتھ پانچ غلام، دو عورتوں اور حضرت امیر  
کے سوا اور کوئی نہ تھا۔

حضرت حماد بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھیجا ہوا تھا کہ حضرت ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو





الرَّاحِیُّ فَاسْتَقَتَّ إِلَیْهِ الْمَوْتُ ثَمَّ قَتَلَ مِنْ لَدُنْهُ  
یَوْمَ مَا اسْتَمِعَ یَوْمَئِذٍ لَمْ یَرِغْ غَیْرُیْ وَتَبِعْنَا  
رَحْمِلَ یَسُوْفَ بِهَرَمٍ ؕ قَدْ حَسَلَ عَلَیْهَا  
فَالْتَقَتِ إِلَیْهِ فَلَکَلَّمَتْهُ فَقَالَتْ إِنِّی لَمُ اخْلُقْ  
بِهَذَا وَلَیْکَیْ خُلِقْتُ بِالْحَرَمِ ؕ قَتَلَ النَّاسُ  
سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَمَّا یَوْمَئِذٍ یَذَلِّکَ رَأُوْثُکُمْ وَعَمَّا ابْنُ الْخَطَّابِ  
رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا .

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
یُوْنُسَ بْنِ الرَّهْطِیِّ قَالَ أَخْبَرَنِی ابْنُ السَّیِّبِ سَمِعَ  
أَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى  
صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ بَیْنَا أَمَّا نَأْتِیَ نَبِیُّ  
عَلِیَّ فَبِیْبَ عَلَیْهَا ثُمَّ فَرَعَتْ وَشَهَا مَسَا  
ثَاءَ اللَّهِ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ آدَمَ فَحَاقَ فَفَرَعَهَا  
فَكُوْبًا أَوْ ذَنْوَبَیْنِ وَفِیْ فَرْجِیْ حَنَقٌ وَانَّهُ یَنْبِیْ  
لَهُ ضَعْفٌ ثُمَّ سَاحَلَتْ غَرَبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ  
الْخَطَّابِ فَلَمَّا سَاحَلَتْ یَا قِیْنَ النَّاسُ یُخْرِجُ مَرْءٌ لَمَّا  
حَقَّ مَرْءُ النَّاسِ یَطْلُبُ .

۸۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ حِذْرًا  
لَعَنَ بَطْنُ اللَّهِ إِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَمَةِ فَقَالَ ابْنُ کُرَیْبٍ  
أَحَدُ شُقَى ثَوْبِیْ یَسْتَرْحِیْ إِلَّا أَنْ أَلْعَا هَذَا ذِیْکَ وَنَهْ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّکَ لَنْ  
تَحْتَمَ ذَیْکَ حِذْرًا قَالَ مُوسَى فَقُلْتُ لَسَ لَیْسَ لَکُمْ رَحْمَةُ اللَّهِ  
مَنْ جَرَّ رَأْسَهُ قَالَ لَعَنَ اسْمُهُ وَکَرَامَةُ لَوْ تَمَّ .

۸۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْیَمَانِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الرَّهْطِیِّ قَالَ أَخْبَرَنِی حُسَیْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

اسی طرح چاڑ کے دن ان کا حافظ کون ہوگا جسی معذ میرے ہوا  
ان کا میرا اور کوئی نہیں ہوگا !۔ اسی طرح ایک شخص بیل کو  
بایک کوسے جا رہا تھا کہ پھر اس پر سوار ہو گیا۔ بیل نے اسے  
مخاطب کر کے کہا کہ مجھے اس سے تو پیدا نہیں فرمایا گیا، بلکہ میں تو کئی  
ہزار سال سے یہ بیا گیا ہوں۔ مجھ سے تو عجب سے سبھاں اللہ کیا۔  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ان واقعات کی صحت  
پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں  
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ سنسرا سنے مجھے  
سناسے کہ میں سویا ہوا تھا کہ خود کو ایک کنوئیں پر دیکھا جس  
پر ڈول لگی تھا۔ میں نے اس سے اتنے ڈول نکالے جتنے  
اللہ تعالیٰ نے چاہے۔ پھر ابن ابوقحافہ (ابوبکر) نے ایک  
یاد ڈول نکالے۔ ان کی آب کشی میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ  
انہیں معاف فرمائے۔ پھر ڈول جس بن گیا اور ابن خطاب  
نے سنبھال لیا میں نے کسی جوانمرد کو عمر کی طرح چوس کھینچنے سے  
نہیں دیکھا، یہاں تک کہ سب کو سیراب  
کر دیا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو از رو تکبر کرے  
مقامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف غمزدہ رحمت سے نہیں دیکھے  
گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ میرے کپڑے کا ایک گوشہ ٹوٹا ملک  
جاتا ہے، لہذا اب میں احتیاط کیا کروں گا۔ پس رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایسا از رو تکبر نہیں کرتے۔ مومن بن  
عقبہ نے سائل سے دریافت کیا کہ کیا حضرت عبد اللہ بن عمر  
نے عن حبیرہ الزائیہ کہا ہے؟ جواب دیا: نہیں بلکہ میں  
نے تو ثویبہ سنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَصْبَحَ رَوَّعَيْنٍ مِنْ شَيْءٍ مِنْ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُعِيَ مِنَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَصَنَعْتُ كَأَنَّ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمِنْ كَأَنَّ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمِنْ كَأَنَّ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمِنْ كَأَنَّ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ يَا بَابَ التَّوْبَانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلَيَّ هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ بَابِ التَّوْبَانِ مِنْ خَيْرٍ وَرَفِيعٍ فَقَالَ هَذَا يُدْعَى بِشَيْءٍ كَلِمَاتٍ أَحَدُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَصَلِّ وَأَرْجُوا أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ.

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَزِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ ثَوْبَةَ ابْنِ التَّيْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَالْبُؤَيْبُكَرُ بِالشَّعْبِ قَالَ يَسْجُدُ يَعْزُّقُ بِالنَّعْلَيْنِ فَقَامَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَتْ وَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ مَا كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي إِلَّا خَالِدٌ قُلْتُ لَيْسَ عِنْدَهُ اللَّهُ فَلْيَحْطِمْنِ أَيْدِي رَجُلٍ وَارْجُلَهُمْ فَجَاءُوا الْبُؤَيْبُكَرَ فَكَتَفَتْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ قَالَ يَا بَنِي أُمَّتٍ وَأَنْتَ يَبِيتُ حَيًّا وَمَيِّتًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدُ يَعْلَمُ أَنَّ الْمُرْتَبِينَ أَبْدًا حَرَّ خَرَجَ فَقَالَ أَيُّهَا الْخَالِفُ عَلَى رَسُولِكَ كَلِمَاتُ كَلِمَاتٍ أَبُو بَكْرٍ حَيْسَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللَّهُ الْوُيُوكِرُ وَأَنْتَ عَلَيْهِ وَكَأَنَّ الْأَمْرَ كَانَ يَعْبُدُ مَعَهُمَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَا مُحْتَمِلًا حَتَّى مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَمُوتُ

جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک چیز کا جہاد فرما کرے تو اسے جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا، جو کہاد ہے اسے جہاد سے دروازے سے، جو خیرات کرتا ہے اسے خیرات کے دروازے سے اور جو روزے رکھے گا اسے روزوں کے دروازے باب الزیاد سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابو بکر کئے گئے جو ان سارے دروازوں سے بلایا جائے اسے تو خدشہ ہی کیا۔ پھر جن گزار ہوئے یہ یا رسول اللہ! کیا کوئی ایسا بھی ہے جس کو قبام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ منہایا، ہاں اسے ابو بکر کے امید ہے کہ تم ایسے لوگوں میں سے ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توجہ مطہر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت ابو بکر مقام شح میں تھے۔ اسماعیل راوی کا قول ہے کہ وہ دہنہ منورہ کا بالائی حصہ ہے۔ پس حضرت عسمر کمرے سے ہو کر کھنکھ گئے۔ خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات نہیں پائی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: خدا کی قسم میرے دل میں یہ بات سائی ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور سندست کر کے اٹھائے گا۔

اور ضرور..... آپ کامروں کے ہاتھ پیر لائیں گے پس حضرت ابو بکر اٹھے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سے کپڑا ہٹایا، ابو بکر ویدیا اور کھنکھ گئے کہ میرے اہل باپ آپ پر تران آپ صیات وکات مدنیوں میں پاکیزہ رہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو موت کا مزہ دیدارہ پیر کبھی نہیں چکھائے گا۔ پھر آپ باہر نکلے

وَقَالَ إِنَّكَ مَيِّتٌ قَرَأْتَهُمْ مَيِّتُونَ وَكَانَ  
وَمَا مَعَهُ إِلَّا رَسُولٌ هَدَى خَلْقًا مِنْ قَبْلِهِ  
الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَلَكَتْ أَوْ قِيلَ الْقَلْبُ مَعَهُ عَلَى  
أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ فَزَيِّرًا مُنْجَبًا  
وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ قَالَ فَتَشْتَبِه  
النَّاسُ يَكُونُ قَالَ وَاجْتَمَعَتِ الْأَنْصَارُ إِلَى سَعْدِ  
ابْنِ عُبَادَةَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَقَالُوا إِنَّمَا  
أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَتَهَبُ إِلَيْهِمُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ  
الْخَطَّابُ وَالْوَعِيدُ بْنُ الْجَرَّاحِ فَتَهَبُ عَنْهُمْ  
يَتَكَلَّمُ حَاسِكَةً أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللَّهِ  
مَا أَرَمْتُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَكُنْ فِدَاهِيَاتُ كَلَامٌ هَدَى  
أَعْيُنِي عَيْنِيكَ أَنْ لَا يَبْهَتَنَا أَبُو بَكْرٍ مَشْهُرٌ  
تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ أَبْنَةُ النَّاسِ فَتَقَالَ  
فِي كَلَامِهِمْ تَحْتُ الْأَمْرَاءُ وَأَنْتُمْ الْوَرَاءُ آخِ  
فَقَالَ حَبَابُ بْنُ السَّذْيِ لَا فَاتَهُ لَا تَفْعَلُ  
مِنَّا أَمْرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَتَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا  
وَلَكِنَّا الْأَمْرَاءُ وَأَنْتُمْ الْوَرَاءُ أَوْ سَطَا  
الْعَرَبِ فَارَادُوا أَنْ يَرْبُحُوا أَحْسَابًا فَبَايَعُوا حُسَيْنَ  
أَبَا عُبَيْدَةَ فَكَانَ حُسَيْنٌ بَلَّ شَيْءًا يَكُنْ أَمْتُ فَاتَتْ  
سَيِّدَتَا وَخَيْرُهَا وَاحْتَبَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأْخُذُ عُمَرُ بِسَيْدَةٍ  
فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَقَالَ فَاتِلُ فَتَنْتَهُمُ  
سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَتَقَالَ عُمَرُ قَسَدَهُ اللَّهُ وَ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِيِّ هَاتِلُ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ  
أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ شَخَّصَ  
بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْهُرٌ هَاتِلُ  
فِي التَّخْفِيفِ الْأَعْيُنِ ثَلَاثًا وَفَعَلَ الْعَدِيدُ  
قَالَتْ كَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتِيهَا مِنْ خُطْبَةٍ

اور فرمایا: اسے قسم کھانے والے! ہمبر کے کام لے رہے ہیں  
حضرت ابو بکر نے کلام کیا تو حضرت عمر بیٹہ کھٹے پس حضرت  
ابو بکر نے اللہ تعالیٰ کی حمد ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا پس لو  
جو شخص حضرت عمرؓ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کرتا  
تو یقیناً دو وفات پائے گی میں اللہ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا  
تھا تو اس کا خدا زہد ہے اور کسی نہیں مرے گا اور اس  
نے فرمایا ہے: بیشک اسے محبوب! تم نے  
انتقل فرمایا ہے اور انہوں نے بھی سزا ہے! سورۃ الزمر،  
آیت ۳۴) اور فرمایا ہے: اور محمدؐ تو ایک رسول ہیں۔ ان  
سے پہلے اللہ رسول جو چکے۔ تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید  
جوں تو تم اسے پاؤں پھر جاؤ گے! اور جو اسے پاؤں پھرے  
گا۔ اللہ کا کچھ نقصان نہ کہے گا اور مغرب اللہ شکر کرنے  
والوں کو صبر دے گا (سورۃ آل عمران، آیت ۱۵۷) راوی کا بیان  
ہے کہ لوگ بے اختیار رو رہے تھے۔ وہ نہ مانتے ہیں کہ  
احمدؓ حضرت سعد بن عبادہ کے ہاں سقیفہ نما صادقہ میں  
جمع ہو کر کھٹے گئے کہ ایک امیر میں سے جو اور ایک آپ  
امام ہیں میں سے۔ پس حضرت ابو بکر، حضرت عمرؓ حضرت  
ابو جہیدہ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت عمرؓ نے  
کہے تو حضرت ابو بکر نے انہیں مدعا حضرت عمرؓ کے پاس  
لکھی نہ کہ لیکن میرے پاس ایک ایسی بات آئی جس نے مجھ پران کیا پس میں  
حضرت ابو بکرؓ کو وہ بات نہ پہچانے سے نہایت پر حضرت ابو بکرؓ نے گفتگو شروع کی اور  
جسے نظروں میں کام فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمارا کہ ہے اللہ وفات آپ کے۔  
اس پر حضرت عباد بن ساعدی نے کہا کہ خدا کی قسم میں انہیں ہوگا بلکہ ایک امیر  
میں سے اور ایک آپ میں سے ہوگا حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: ایسا نہ کیجئے بلکہ  
امیر میں سے جو اللہ وفات آپ کی ہو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے لحاظ سے قریش کی  
مرد کا حیثیت ہے اور سب و نسب کی دہ سے یہی بہترین شمار ہوتے ہیں۔  
پس آپ حضرت عمرؓ یا حضرت ابو جہیدہ میں سے کسی کے ہاتھ پر بیعت کر لیجئے  
میں حضرت عمرؓ نے ہاتھ آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی کہ کوئی آپ کے ہاتھ پر بیعت  
یہ سب پر اور رسول اللہ کے سب سے زیادہ مستحب نظر میں ہی حضرت عمرؓ نے انکا

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِمَا نُنَزِّلُ مِنْ آيَاتِنَا وَلَمْ يُكْفَرُوا بِهَا إِنَّهُمْ فِي عِلِّيِّينَ

الْحَقُّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوا بِهِ يَشْتَرُونَ وَمَا  
مُحْتَسِبًا لَآئِلُوهُ خَدَعْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلَ  
إِلَى الثَّالِثِينَ .

٨٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ أَبِي سَائِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُبَ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ كُنْتُ لِحَدِيثِ أَبِي الْقَاسِمِ  
عَلِيٍّ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
أَبُو بَكْرٍ كُنْتُ تُعْرَمُ مِنْ قَالَ تُعْرَمُ وَخَشِيئَتُ  
أَنْ يَكُونَ عُثْمَانُ كُنْتُ تُعْرَمُ أَنْتَ قَالَ مَا أَمْلَأُ  
رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

٨١٩ حَدَّثَنَا كُتَيْبٌ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مِلَالٍ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِ بَعْثٍ إِذَا  
إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَبِيشِ انْقَطَعَ  
عَقْدَتِي فَأَكَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ الْبَيْتَانِ وَأَكَا مَنِ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا بِأَعْلَى  
مَا يَرَوْنَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ  
فَقَالُوا لَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَفَكَا مَنَتْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ مَعَهُ  
وَلَيْسُوا عَلَى مَا يَرَوْنَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ  
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَضْمَ رَأْسَهُ  
عَلَى فُجْجَتِي فَدَنَا مِنْهُ فَقَالَ حَبِيبُ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ لَيْسُوا عَلَى مَا يَرَوْنَ  
وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ فَعَاثِبِي وَقَالَ مَا  
شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْمُنُّ سَيْدِي فِي

پھر کراچی میں کراچی پھر دسویں تمام حضرات نے بھی بیعت کر لی۔ اس وقت کراچی  
نے گریبا کر آپ حضرت نے حضرت سعد بن عباس کو قتل کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا  
اگر یہ قتل ہے تو پھر اللہ نے کیا ہے حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ آخری

مناقشے میں علماء اہل حق کے خدیو یعنی مشرقاتی نے انہیں اس سے محفوظ رکھا۔ یہ چرچہ حضرت ابو بکرؓ نے لوگوں کو نموداریت دکھائی اور انہوں نے حق کو پہچان لیا تو یہ کریمہ اللہ تعالیٰ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی لاش کی بقعہ نکلتے جیسے باہر نکلتے۔

حضرت محمد بن حنفیہ نے اپنے والد محترم و حضرت علی  
 سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد  
 لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے ؟ فرمایا : حضرت  
 ابو بکرؓ ہیں میں نے پوچھا : پھر کون ہے ؟ فرمایا : پھر  
 حضرت عمرؓ ہیں اور میں حضرت عثمانؓ کا نام لینے سے ڈرتا ہوں۔  
 میں نے پوچھا : پھر آپ ہیں ؟ فرمایا : میں نہیں بلکہ مسلمانوں  
 میں سے ایک اور شخص ہے ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے جاتے تھے کہ جب بیابانات الجیش کے مقام پر پہنچے تو میرا ہاتھ گر گیا۔ پس اس کو تلاش کروانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا۔ دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ چلے گئے لیکن پانی کسی کے پاس بھی نہ تھا۔ لوگ حضرت ابو بکر کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ دیکھئے حضرت عائشہ نے کسی صورت حال سے دو چار کر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ پانی کی جگہ تھی اور نہ ان کے پاس پانی تھا۔ پس حضرت ابو بکر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے زانو پر سیدک رکھ کر آرام فرماتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑکھائی کیا کی جگہ نہیں اور نہ ان کے پاس پانی ہے۔ انہوں نے مجھے ڈانسا جو میرے چاموہ ان سے کھلوایا اور انہوں نے میرے دامن کو ہونٹوں سے چوم لیا۔ لیکن میں نے خدا کی قسم کہ میں اس کو نہ لڑکھائی کرتا تھا۔

وہ کہتے تھے کہ یہ کرم سنیوں کا کھان کی طرح اٹھا کر تین ترہہ فرمایا۔ رشتہ اعلیٰ ہے کچھ بالی حدیث میں لکھی۔ حضرت مولانا ماکرم علی ابراہیمؒ فرمایا کہ یہ کرم سنیوں کا کھان کی طرح اٹھا کر تین ترہہ فرمایا۔ رشتہ اعلیٰ ہے کچھ بالی حدیث میں لکھی۔



عَلَيْهِمْ سَلَامٌ فَلَا يَسْتَعْجِلُ مِنَ التَّحْزِينِ إِلَّا مَكَانَ رَسُولٍ  
الَّذِي صَدَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَيَخِذْ فَيَقَامُ رَسُولُ  
الَّذِي صَدَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى خَيْرِ  
مَا بَدَأْنَا نَزَلَ اللَّهُ آيَةً الشَّيْخُ فَقَالَ أَمِينُ  
ابْنُ الْحَضَرِ مَا هِيَ يَا ذَا لِي بَرَكْتِكُمْ يَا أَلِيَّ ابْنِ تَكْر  
فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَبِعْنَا الْبُعَيْرَ فَكَيْفَ كُنْتُ عَلَيْهِ  
فَوَجَدْنَا الْبُعَيْرَ تَمْتَرًا .

۴۰۰ . حَدَّثَنَا أَبُو مُرَّةٍ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذَكَرَ أَنَّ بَحْبِثَ عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَوُوا أَصْحَابِي فَنُزُولُ أَحَدِكُمْ  
أَتَقَى بِمَنْ أَحَبَّ ذَهَبًا مَا يَمْلِكُ مِنْ أَحَدِهِمْ وَلَا  
نَيْسِفًا تَابِعَهُ جَرِيرٌ وَبَعَثَ اللَّهُ ابْنَ دَاوُدَ وَمُؤَادِيَّةَ  
وَمَحَاضَةَ وَعَبْدَ الْأَعْمَشِ .

۴۰۱ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْفٍ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَزِيدُ بْنُ أَبِي  
مَنْصُورٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ السَّيِّبِ قَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ  
أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ فَقُلْتُ يَا لَوْ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا كُنْتُ مَعَهُ يَوْمَ هَذَا  
قَالَ فَبَجَاءَ النَّبِيِّ فَسَأَلَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالُوا أَخْبِرْهُ وَوَجَدَ هَهُنَا فَخَرَجْتُ عَلَى أَنِّي سَأَلْتُ  
عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ بَنُو أَرَيْسَ فَمَسَّتْ يَدَنَا أَبَا بَكْرٍ بَابُهَا  
وَمِنْ جَرِيرِ بْنِ حَقٍّ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ فَكُنْتُ أَيْدِيَّ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى يَدِ  
أَرَيْسَ وَتَوَسَّطَ قَدْحًا وَكَتَفَتْ عَنْ مَاقِيهِ وَدَلَّاهُمَا  
فِي الْيَمِينِ فَكُنْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجِئْتُ جَدَّ  
أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ لَا كُنْتُ يَوْمَ ابْنِ رَسُولِي اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَلَيْسَ مِنْ فَجَاءَةِ أَبِي بَكْرٍ فَدَقَّ بَابُهَا فَكُنْتُ مِنْ  
هَذَا أَهْلًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ فَهَذَا ذَهَبْتُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے زانو پر دوسرا ہاتھ رکھ کر (آدم) کو  
فرماتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح تک آرام فرماتے رہے اور  
پانی بھی نہ پیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے تمہارے آیت نازل فرمائی اور صبح  
تعمیم کیا۔ حضرت اسید بن حضیر کہنے لگے، اے آل ابوبکر! یہ  
تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب  
ہم نے ارٹ کو اٹھایا، جس پر میں سوار تھی تو ہمارے ہی میں ارٹ  
کے نیچے سے لی گیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو، اگر تم احد پیار کے برابر ہیں۔  
سونا خرچ کر تو وہ ان کے ایک مد یا نصف کے برابر  
ہی ٹوا بلکہ نہیں پہنچے گا۔ نیز جریر، عبداللہ بن خالد  
ابو معاویہ، حاکم نے بھی ائمہ سے اس کی روایت  
کی ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر سے  
وخرج کر کے باہر نکلے اور دل میں کہنے لگے کہ آج میں خود  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کروں گا اور خود  
آپ کے ساتھ رہوں گا۔ پس یہ مسجد میں آئے اور نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا۔ لوگوں نے  
بتایا کہ لاہر تشریف لے گئے ہیں۔ یہ نقش قدم دیکھتے  
اور پوچھتے ہوئے چلتے رہے یہاں تک کہ بنو اریس پر  
جای پہنچے۔ پس میں حداد سے پر بیٹھ گیا جو کھجور کی شاخوں  
کا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضا نے حاجت  
سے فارغ ہوئے اور آپ نے وخرج فرمایا تو میں اٹھ  
کر خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ بنو اریس پر بیٹھ گئے مگر  
کے درمیان پٹریاں کھول لیں اور انہیں گونہیں میں دکھایا  
میں سلام کر کے لوٹ آیا اور دعا دے پر آکر بیٹھ گیا۔  
اپنے دل میں سوچا کہ آج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کا دربان بن کر رہوں گا۔ پھر حضرت ابوبکر آئے اور انہیں

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ أَتَدْرِي  
لَهُ وَبَشَرُهُ بِالْجَنَّةِ مَا قَبِلْتُ حَقَّ قُلْتُمْ لَكَ بَشَرٌ  
وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْشَرُهُ  
بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَلَى قُرْبَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقَفِّ وَدَقَّ رِجْلَيْهِ فِي  
الْبُكْرِ كَمَا مَسَّمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ  
سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي  
يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُ قُرْبَى فَقُلْتُ إِنْ يَرِدُ اللَّهُ بِفَضْلٍ  
عَلَيْهِ أَتَبْرِيْدُ أَحَدًا يَا بَنِي قَدْ ذَا إِنْسَانًا  
يَحْتَرِكُ أَبْيَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ عُمَرُ بْنُ  
الْخَطَّابِ فَقُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَكَ مَعَهُ جِئْتُ رَايَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَلْتُ عَلَيْهِ  
فَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْأَلُونَ فَقَالَ  
أَتَدْرِي لَكَ وَبَشَرُهُ بِالْجَنَّةِ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ  
أُدْخِلْ وَبَشَرُهُ بِالْجَنَّةِ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ  
بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَفِّ عَنْ يَمَانِهِ وَدَقَّ رِجْلَيْهِ  
فِي الْبُكْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ إِنْ  
يَرِدُ اللَّهُ بِفَضْلٍ عَلَيَّ يَا بَنِي قَدْ ذَا إِنْسَانًا  
يَحْتَرِكُ أَبْيَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا  
فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَكَ  
يَسْأَلُونَ فَقَالَ أَتَدْرِي لَكَ وَبَشَرُهُ بِالْجَنَّةِ فَجَلَسْتُ  
فَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْأَلُونَ فَقَالَ  
أَتَدْرِي لَكَ وَبَشَرُهُ بِالْجَنَّةِ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ  
بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَفِّ عَنْ يَمَانِهِ وَدَقَّ رِجْلَيْهِ  
فِي الْبُكْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ إِنْ  
يَرِدُ اللَّهُ بِفَضْلٍ عَلَيَّ يَا بَنِي قَدْ ذَا إِنْسَانًا  
يَحْتَرِكُ أَبْيَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا  
فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَكَ  
يَسْأَلُونَ فَقَالَ أَتَدْرِي لَكَ وَبَشَرُهُ بِالْجَنَّةِ فَجَلَسْتُ  
فَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْأَلُونَ فَقَالَ

نے دھڑکھٹکایا۔ میں نے پوچھا، کون ہے؟ جواب دیا،  
ابوبکر۔ میں نے کہا کہ ٹھہریے۔ پھر میں جا کر عرض گزار ہوا،  
یا رسول اللہ! ابوبکر ہیں اور حاضر ہونے کی اجازت چاہتے ہوں۔  
نہا، اسی اجازت سے وہ اور انہیں جنت کی خوشخبری سنائیں گے پھر  
اگر حضرت ابوبکر کے کہا کہ اللہ کا باری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جنت کی بشارت دیتے  
ہیں پس حضرت جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جنت کی بشارت دیتے  
پر چڑھ گئے، اپنی انگلیوں کی نو میں انگلیوں اور پتھریوں کو لیں، جب کہ رسول اللہ  
نے کیا تھا، یہ وہی ہے اگر اپنی ہاتھ کیوں لیں، میں اپنے بھائی کو دیکھ کر کہتے ہوئے  
جھونکا تھا اور وہ بھی میرے ساتھ آتا ہوا تھا۔ میں نے سوچا، اگر اب اللہ  
تعالیٰ کسی پر یہی بھیجے گا کہ ہم نہ لے کر کاش! اب میرے بھائی کو بھی ساتھ لیتا ہے۔  
اسی شام میں کسی نے دھڑکھٹکایا میں نے پوچھا، کون ہے؟ جواب دیا کہ عمر بن  
خطیب ہے میں نے کہا، ذرا ٹھہریے، پھر عرض رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا  
ساتھ میں کیا ہوا، حضرت عمر اجازت طلب کی کہ میں عرض فرماؤں انہیں اجازت  
دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ میں گیا اور کہا کہ اللہ کا باری اور رسول اللہ  
آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں پس یہ اللہ کے اور جو ترے پر رسول اللہ  
کیا میں جانب میں لگے ہوا ہے وہ تو ان کی نو میں انگلیوں پر چڑھ گیا ہے۔ پھر میں واپس  
اگر میں گیا اور اپنے ہی کہا کہ کاش! اللہ تعالیٰ ان کے بھائی  
کے ساتھ میں بھائی کا ارادہ فرماتے۔ پس کسی نے دھڑکھٹکایا میں  
نے پوچھا، کون ہے؟ جواب دیا، عثمان بن عفان ہے۔  
میں نے کہا، ذرا ٹھہریے، پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا۔ فقہ دیا، انہیں  
اجازت دے دو اور جنت کی بشارت سنائو اور ایک مصیبت  
انہیں پہنچے گی۔ پس میں نے انہیں داخل ہونے کے  
لیہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت  
کی خوشخبری سنارہے ہیں اور ایک مصیبت آپ  
کو پہنچے گی۔ وہ اندر داخل ہوئے تو چوتھے کو بھلا  
جوا دیکھ کر دوسری جانب جا بیٹھے۔ شریک نے سید  
بن مسیب کا قول نقل کیا کہ اس سے میں ان کی قبریں ملز  
لیتا ہوں۔

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
سَعِيدٍ عَنْ كَثَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَبَّحَ أَحَدًا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَّتْ  
بِهِمْ فَقَالَ اشْدُدْ أَحَدًا فَيَسْمَا حَيْثُكَ يَنْتِ  
فَعَصِدَ بَيْنَ شَرَفَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر  
حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ ایک روز احمد ہمارے پر  
پڑھے قرآن کے باعث اسے وجد آگیا آپ نے  
فرمایا، احمد پھر جا کیونکہ تیرے اور ایک نبی ایک  
صديق اور شہید ہیں۔

فتاویٰ میں بھی کہیں کہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے متعلق یہی فرمایا، معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی پہلی  
ہی معلوم ہو گیا تھا کہ ان دونوں حضرات کو شہید کیا جائے گا۔ یہ بات اسی حدیث ۸۷۲ میں بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ  
حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا صَفْوَرُ عَنْ نَافِعٍ  
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا عَلَى  
بِئْرٍ أَخِذَ عَرِيضَةً جَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَخَذَ  
أَبُو بَكْرٍ الْمَذْذُوقَ فَتَرَعَرَا كُرْبًا أَوْ ذُرِّيَّتَيْنِ ذِي  
تَرْجِيَةٍ ضَعُفٌ وَاللَّهُ يَنْظُرُ لَهُ لَوْ شَاءَ خَذَ هَا ابْنَ  
الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ لِي يَدِي  
فَمَا قَلَمُ أَوْ عَقَبِي تَابَا مِنَ الْكَلْبِ يَفِي وَفَرِيَةٍ  
فَنَزَعَتْ حَتَّى صَرَبَ النَّاسُ يَطْلُونَ قَالَ وَهْبُ  
الْعَطَشُ مَبْرُكٌ الْوَيْلُ يَقُولُ حَقٌّ رَوَيْتُ الْوَيْلُ  
فَمَا نَاحَتْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا: کہ وہ دونوں خواب میں ایک کڑویں سے پانی پیچ  
رہا تھا کہ میرے پاس ابو بکر اور عمر بھی آگئے۔ پھر ابو بکر  
نے ڈول لیا اور ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے نکالنے  
میں کمر دکھائی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر ابو بکر  
کے ہاتھ سے وہ ابن خطاب سے لے لیا اور ان کے ہاتھ میں  
چرس بن گیا۔ میں نے لوگوں میں سے کسی کو ایسا جواں مرد  
نہیں دیکھا جو ان کام کے لئے حق کو لوگ میرا بھو گئے۔ ابن  
کعب کا قول ہے کہ انھوں نے اونٹوں کے پیشینے کی جگہ کو کھتے  
ہیں۔ یعنی اونٹ میرا بھو گئے تو انہیں ان کے ٹھکانوں  
پر بٹھا دیا گیا۔

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ صَالِحِ بْنِ  
عِيسَى عَنْ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
الْحَكَمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنِّي تَوَاقَعْتُ فِي قَوْمٍ خَذُوا  
لِللَّهِ لَعْنَةً مِنَ الْخَطَّابِ قَدْ وَجِعَ عَلَيَّ سَبْرٌ إِذَا رَجَلٌ  
مَنْ خَلْفِي قَدْ وَجِعَ مَوْجِعًا عَلَى مِثْقَلِ يَتُوقُلُ  
نَحْمَكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتُ لَمْ رَجُوا أَنَا يَجْعَلُكَ اللَّهُ مَعَ  
صَالِحِيكَ لِذِي كَثِيرٍ مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ  
میں لوگوں کے درمیان کھڑا تھا، پس انہوں نے حضرت  
عمرؓ کو خطاب کے لیے دعا کی جبکہ ان کا جنازہ تابت  
پر رکھا جا چکا تھا تو ایک آدمی نے میرے پیچھے سے  
اپنے ہاتھوں کو میرے کندھوں پر رکھتے ہوئے فرمایا  
اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے سب کے امید داتی تھی کہ اللہ  
تعالیٰ آپ کو عزت دے آپ کے مدفن بزرگوں کے ساتھ  
رکھے گا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بار بار کہتا  
ہوئے سنا کہ میں ابو بکر اور عمرؓ سے میں ابو بکر اور عمرؓ

وَعَمْرُو دَخَلَتْ وَأَبُو بَكْرٍ تَوَعَّدَ وَانْطَلَقَتْ وَ  
أَبُو بَكْرٍ وَعَمْرُو حَيَّانَ كُنْتُ لَا رَجُؤَ أَنْ يَجْعَلَكَ  
اللَّهُ مَعَهُمَا فَانْتَفَتُ فَيَاذَا هُوَ عِنْدَ ابْنِ  
أَبِي طَالِبٍ.

۸۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الشَّوْزِيُّ حَدَّثَنَا

الْوَلِيدُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ أَبِي هَالِيمٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ أَشَقِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ  
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ  
عُقَيْبَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ قُرْآنَهُ فِي مَقْعَةٍ وَحَسَنَةٍ  
بِهِ خَبِيقًا شَدِيدًا فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَفَعَهُ  
عَنْهُ فَقَالَ انْقَشَبُوا رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّي  
إِنَّهُ وَحْدَ جَلَدٍ كَعَرٍ بِالنَّبِيتَانِ مِنْ تَارِكِهِ

بِأَبِي مَنْزِلٍ عَنْ ابْنِ الْخَطَّابِ أَبِي حَنْظَلٍ  
الْقُرَشِيِّ الْعَدُوِّ قَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۸۷۶- حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ وَهَّابٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

السَّاجِسُونُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السُّكَيْدِيِّ عَنْ  
جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُنِي وَحَدَّثْتُ الْجَنَّةَ  
فَيَاذَا أَنَا بِالرَّمِيصِ بَارِئِ الْمَرَاةِ ابْنِ طَلْحَةَ وَ  
سَمِعْتُ خَشْفَةً فَخَلْتُ مِنْ هَذَا فَخَالَ هَذَا  
يَلَالُ وَرَأَيْتُ قَوْمًا يَفْتَنَانِي جَلِيَّةٌ فَخَلْتُ  
يَسْتَنْ هَذَا فَخَالَ لَيْعَةً فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهَا  
هَذَا نَظَرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ خَيْرَ تِلْكَ فَخَالَ عَمْرُو بْنُ  
يَاسْرٍ فَلَوْ أَعْلَيْتُكَ أَهْلًا

۸۷۷- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّهُمَّةُ

قَالَ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ خَشَّابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

نے کیا۔ میں ابو بکر اور عمر گئے۔ اسی سے مجھے امید تھی  
کہ اللہ تمہارے آپ کو ضرور ان دونوں حضرات کے  
ساتھ رکھے گا۔ جب میں نے پیچھے پھر کر دیکھا تو ان  
حضرت علی بن ابی طالب تھے۔

حضرت عروہ بن ذہب نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہم سے دریافت کیا کہ مشرکین نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے بڑا سلوک جو کیا  
ہو کیا تمام انہوں نے جواب دیا کہ میں نے دیکھا کہ عقبہ  
بن ابی معیط ایسی حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
آیا کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اس نے آپ کی مبارک  
گردن میں چادر ڈال کر سختی کے ساتھ آپ کا گلا گھونٹ کر  
کیا۔ پس حضرت ابو بکر آگئے اللہ اسے بھاتے ہوئے۔  
نسا یا یہ کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے  
جو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اللہ  
تحقیق تمہارے پاس اپنے رب سے مجھ سے بڑے کر آیا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب کے مناقب۔

حضرت عمر ابو حفص قرشی مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے (شب سراج)  
خود کو جنت میں دیکھا تو وہاں ابو طلحہ کی بیوی رَمِيصَة کو دیکھا  
اور میں نے پھیل سنی تو میں نے پوچھا یہ کس کے قدموں کی  
آواز ہے؟ جواب دیا یہ بلال ہے اور میں نے ایک محل  
دیکھا جس کے صحن میں ایک نوجوان عورت تھی۔ میں نے  
پوچھا یہ کس کا مکان ہے؟ جواب دیا کہ حضرت عمر کا۔ میں نے انا دیکھا  
کہ اللہ داخل ہو گا سے دیکھوں مگر تھمدی طیرت یاد آگئی۔  
اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ میرے ال باب آپ  
پر قربان کیا میں آپ پر طیرت کر سکتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے







كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَذُهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَذُهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ.

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَقَالَ ابْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّادٍ وَكَهْمُ بْنُ الْيَنْطَلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَحَدٍ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَغُلَامٌ فَفَرَحَ بِمَقْعَدِهِمَا بِرَجُلٍ وَقَالَ أَتَيْتُ أَحَدًا مِنْ عِبْدِ اللَّهِ رَافِعِيٍّ وَصَدِيقٍ أَوْ شَهِيدٍ ابْنِ

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ذُهَبُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَحَدٍ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَغُلَامٌ فَفَرَحَ بِمَقْعَدِهِمَا بِرَجُلٍ وَقَالَ أَتَيْتُ أَحَدًا مِنْ عِبْدِ اللَّهِ رَافِعِيٍّ وَصَدِيقٍ أَوْ شَهِيدٍ ابْنِ

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا كَيْسَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَسَافَةِ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَاذَا أَعْدَدْتُ لِمَا قَالَ لَا شَيْءَ إِلَّا أَنِي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آمَنَ مَعَهُ مِنْ أَحَبِّتِ قَالَ أَنَسُ فَمَا فَرَحْنَا بِفَوْزٍ بِكَرَحْنَا بِقُدْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنَ مَعَهُ مِنْ أَحَبِّتِ قَالَ أَنَسُ خَاخَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَا وَأَنَا جُؤَارُ أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُجَّتِي إِيَّاهُمْ وَإِنْ تَرَا عَمَلٌ بِمِثْلِ أَعْمَلِي

کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جناب کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا اور یہ میں نے اس لیے خیال کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور ابو بکر و عمر میں اور ابو بکر و عمر میں اور ابو بکر و عمر میں اور ابو بکر و عمر میں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کو احد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر و عمر و حضرت عمر و حضرت عثمان تھے۔ پھر آپ کو دھج آیا تو آپ نے شوکر اڑتے ہوئے فرمایا:۔ احد ٹھہر جا ابتر سے اور ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت عمر کے بعض حالات پوچھے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات پانچ دن کے بعد میں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے بیان کیا کہ نبی نہیں دیکھا، گویا یہ خوبیاں تو آپ کے ذات پر ختم ہو چکی تھیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ فرمایا، تم نے اس کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟ عرض گزار ہوا، میرے پاس تو کوئی عمل نہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا، تم ان کے ساتھ جو جن سے محبت رکھتے ہو حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ مجھے اتنا کسی چیز نے خوش نہیں کیا، جتنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان نے کیا کہ تم اس کے ساتھ جو مجھ سے محبت کرتے ہو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں اور ابو بکر و عمر سے، لہذا امید ہے کہ ان کی محبت کے باعث ان حضرات کے ساتھ رہوں گا اگر یہ سب اعمال ان جیسے نہیں۔

۸۸۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ  
بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأَمْمَةِ نَحْوُ ثَلَاثِينَ  
قِيَانًا يَكُفُّ فِي الْأَمْرِ أَحَدُهُمَا نَهَى عَمَّا زَادَ نَكَرًا يَأْتِي  
بِهِ زَائِدًا عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيكُمْ  
كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ رِجَالٌ يَكْفُرُونَ  
مِنْ غَيْرِكُمْ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي  
مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعَمَّ.

۸۸۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْبِيُّ حَدَّثَنَا حَقِيلُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ عَنْ جُنْدُبِ  
بْنِ الْأَسَدِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ  
سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ رَجُلٌ فِي قَوْمٍ  
عَدَا الْوُثْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَمَهَا حَتَّى  
اسْتَقْدَمَهَا فَانْتَحَتَ إِلَيْهِ الْوُثْبُ فَقَالَ لَهُ  
مَنْ لَهُ يَوْمًا اسْتَبْعِرَ لَيْسَ لَهَا رَجُلٌ غَيْرِي فَقَالَ  
النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَوَالِي أَوْ مِنْ يَوْمٍ أَبْرَأُكُمْ عَنْكُمْ وَمَا شَرُّ  
أَبْرَأِكُمْ وَحَمَّ.

۸۸۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
مَنْ عَقِيلُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ  
بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَتِيفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا قَائِمٌ وَبَيْنَ النَّاسِ عَرَصَةٌ  
عَلَى وَعَلَيْكُمْ قُمْصٌ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْتَدْيَ وَمِنْهَا  
مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَغَيْرُ ذَلِكَ عَنْ غَيْرٍ وَعَلَيْكُمْ  
قُمْصٌ أَجْتَرُّكُمْ لَوْ أَقَمَّا أَوْلَتْكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے پہلی امتوں  
میں تحدث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی تحدث ہے  
تو وہ تم ہے۔ حضرت ابو ہریرہ سے دوسری روایت ہے کہ  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے پہلے لوگوں  
میں بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی ہوا کرتے تھے  
جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلام  
نہرایا جاتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ تھے۔ اگر ان  
میں سے میری امت کے اندر بھی کوئی ہے  
تو وہ تم ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک چرواہا  
اپنے رگڑ میں خاک بھر بیٹھے حد کہ کے اس میں سے ایک  
کبری بکری بکری۔ چرواہے نے بھیجا کہ اس سے کبری بکری بکری۔  
بکری بیٹھے نے اس کی جانب متوجہ ہو کر کہا۔ بتاؤ میری بکری  
کے دن ان کی حفاظت کون کرے گا جبکہ میرے  
ہوا ان کا چرواہا اور کوئی نہ ہوگا۔ لوگوں نے تعجب  
کے کیا سمجھا اللہ۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ میں اس واقعے کی صحت پر یقین رکھتا ہوں اور  
ابو بکر و عمر بھی۔ حالانکہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر وہاں موجود  
نہ تھے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں  
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے  
سنا ہے۔ میں سو رہا تھا کہ لوگوں کو میری خدمت میں پیش  
کیا گیا۔ وہ قمیص پہنتے ہوئے تھے۔ پس کسی کی قمیص  
تو پہنے تک آتی تھی اور کسی کی اس سے بھی اونچی تھی  
لیکن جب عمر کو میرے سامنے پیش کیا گیا تو ان کی  
قمیص زمین پر ٹھک رہی تھی۔ تو عرض کر دو ہونے۔  
یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا تعبیر لیتے ہیں؟

قَالَ الرَّبِيعُ -

۸۸۹ - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ بْنُ مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا  
 إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنِ ابْنِ يَحْيَى  
 مَوْلَى عَنِ السُّوْدِيِّ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ طَائِفَةً  
 عَنْ مُحَمَّدٍ يَا لَعَنَ قَتَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَانَتْ لَهُ  
 يَبَوتُ عَمَّا يَأْتِيهِ الْمُؤْمِنِينَ وَلَيْتَ كَانَ ذَلِكَ لَقَدْ  
 صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَسْتُ  
 صَحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتُهُ وَهُوَ عِنْدَ رَاجِلٍ ثُمَّ  
 صَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتُ صَحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتُهُ  
 وَهُوَ عِنْدَ رَاجِلٍ ثُمَّ صَحِبْتُ صَحْبَتَهُمْ فَأَحْسَنْتُ  
 صَحْبَتَهُمْ وَلَيْتَ فَإِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتَعَارَفْتَهُمْ  
 وَهُوَ عِنْدَ رَاجِلٍ كَأَنَّ مَا دَكَّرْتُ مِنْ  
 مُحَمَّدٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَا  
 فَإِنَّمَا ذَلِكَ مَنْ مَنِ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ يَمُوتُ عَلَى  
 وَأَمَّا مَا دَكَّرْتُ مِنْ صَحْبَتِهِ ابْنِ بَكْرٍ وَرِضَا  
 فَإِنَّمَا ذَلِكَ مَنْ مَنِ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنْ يَمُوتُ  
 عَلَى وَأَمَّا مَا تَرَفَى مِنْ جَرَّتِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِ  
 وَأَجَلِ أَصْحَابِكَ وَاللَّهُ لَوْ أَنَّ بِي جَلَدٌ أَرَادَ  
 ذَهَبًا لَا فَتَدْرِيكَ يَمُوتُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ قَالَ حَسَنُ بْنُ رِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
 عَمْرٍو ابْنُ مَوْلَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَ عَنِ  
 هَذَا يَهْدَا.

۸۹۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ  
 قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ  
 التَّمِيمِيُّ عَنْ ابْنِ مَوْسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
 كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاطِّ  
 مِنْ حِطَّانِ الْمَدِينَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ عَمَّا سَمِعْتُهُ  
 فَقَالَ الْيَهُودِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحَرْتُ لَهُ

فَسَدَّ بِلَا - دِين -

حضرت یونس بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
 ہیں کہ جب حضرت عمر کو زخمی کیا گیا اور انہوں نے تکلیف  
 کا اظہار فرمایا تو حضرت ابن عباس نے کہا: گویا وہ کسی دیتے  
 ہوئے گھر رہے تھے کہ اسے امیر المؤمنین: اگر یہ وہی وقت ہے  
 تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رہے ہیں  
 اور ان کی صحبت سے ابھی طمع فیض یاب ہوئے ہیں پھر  
 جب وہ پھل گئے تو آپ سے خوش تھے۔ پھر آپ حضرت  
 ابو بکر کے صحابہ رہے اور ان کے ساتھ آپ کی قرب  
 ابھی صحبت رہی۔ پھر جب وہ پردہ فرما گئے تو آپ سے عدائی  
 تھے۔ پھر آپ کی صحابہ کرام سے صحبت رہی اور یہ صحبت  
 بھی بہت اچھی رہی۔ اگر آپ ان سے جدا ہوں گے تو مزید  
 اس حالت میں جدا ہو کر آپ سے راضی ہوں گے۔  
 حضرت عمر نے فرمایا: یہ جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کی صحبت اور ان کی رضا کا ذکر کیا ہے تو یہ اللہ  
 تعالیٰ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر فرمایا پھر جو آپ نے  
 حضرت ابو بکر کی صحبت اور ان کے راضی ہونے کا ذکر  
 کیا تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے جو اس نے میرے اوپر  
 فرمایا۔ جزع و فزع کی بات جو آپ دیکھ رہے ہیں تو یہ  
 آپ کی اور دیگر اصحاب رسول کی وجہ سے ہے۔ خدا کی قسم  
 اگر میرے پاس زمین کے برابر جہنم ہوتا تو مذاہب الہی  
 کو دیکھنے سے پہلے اسے آپ حضرت پر نشانہ کرتا تو حضرت  
 ابن عباس کی رعایت میں ہے کہ یہ حضرت عمر کی خدمت میں اس وقت  
 حضرت جو موصی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ  
 کے ایک بلع کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں  
 حاضر تھا۔ میں ایک آدمی آیا اور اس نے دروازہ کھولنے کے  
 لیے کہا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور  
 انہیں جنت کی بشارت دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت ابو بکر  
 تھے۔ میں نے انہیں وہ بشارت دی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَلَبِشْرُهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحَتْ لَهُ قِيَادًا أَبُو بَكْرٍ  
فَبَشَّرَهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَحَمِدَ اللَّهُ كَرَّمَ جَاءَ رَجُلٌ فَأَسْتَفْتَمَ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْتَمَ لَهُ وَبَشَّرَهُ  
بِالْجَنَّةِ فَفَتَحَتْ لَهُ قِيَادًا أُخْرَى فَبَشَّرَهُ  
بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ  
اسْتَفْتَمَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي أَفْتَمَ لَهُ وَبَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ  
عَنِ بَلْوَى تُصِيبُهُ قِيَادًا ثَلَاثًا فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ مَثَرًا  
قَالَ إِنَّهُ السُّتَحَانُ.

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
عَقِيلُ زُهْرَةَ بْنُ مَعْبُدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عُبَيْدَ  
بْنَ هَفَا مِرْقَالَ لَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ أَخَذُ بِرِدَءِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَبِي عَمِي  
وَالْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَحْيَى بِثَرٍّ وَمَا  
فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَمِدَ هَؤُلَاءِ ثَمَانٌ وَكَانَ مِنْ  
جَهَنَّمَ جَيْشُ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ كَجَهَنَّمَ عُثْمَانُ.

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ خَدَّابٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا  
وَأَمَرَ لِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ فَجَاءَ رَجُلٌ  
يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ أَذِنَ لَهُ وَلَبِشْرُهُ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ  
أَبُو بَكْرٍ كَرَّمَ جَاءَ أَخْرَجْتَهُ فَقَالَ أَذِنَ لَهُ وَ  
لَبِشْرُهُ بِالْجَنَّةِ فَأَعْمَدَ كَرَّمَ جَاءَ أَخْرَجْتَهُ  
فَسَكَتَ هُنَا ثُمَّ قَالَ أَذِنَ لَهُ وَبَشَّرَهُ  
بِالْجَنَّةِ عَنِ بَلْوَى تُصِيبُهُ قِيَادًا ثَلَاثًا مِنْ عُثْمَانَ

فرمایا تھا۔ پس انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر ایک آدمی آیا اور اس نے  
دوازہ کھول کر دیکھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوازہ  
کھول دو اور انہیں جنت کی بشارت دو۔ پس میں نے دوازہ کھولا  
تو وہ ستر تھے۔ پس جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ میں نے  
انہیں بتلایا پس انہوں نے خدا کا شکر ادا کیا پھر ایک آدمی نے عدو کو کھولنے  
کے لیے کہا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ دوازہ کھول دو اور انہیں بھی  
جنت کی بشارت دو لیکن ایک مصیبت پر جو انہیں پہنچے گی۔ دیکھا تو وہ ستر  
تھے۔ پس جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ میں نے  
انہیں بتلایا۔ انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا  
کہ اللہ تعالیٰ وہ دیکھ رہا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
ہمراہ تھے اور آپ نے حضرت عمر بن خطاب  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔

### حضرت عثمان کے مناقب

اسم گرامی عثمان بن عفان ابو عمرو قرشی رضی اللہ عنہ ہے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دوسرے کو کھول دے اس کے  
لیے جنت ہے۔ ہمارے حضرت عثمان نے کھول دیا اور فرمایا کہ تم لوگ اس کے  
کا سامنہ نہ کرو۔ اس کو جنت سے ملے تو حضرت عثمان نے مسلمانوں کو کہہ دیا  
حضرت ابو بکر صغریٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم ایک بن میں داخل ہوئے اللہ مجھے بلغ کہ وہ دوسرے کا خیال رکھنے  
کے لیے فرمایا۔ پس ایک آدمی نے آکر اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا  
انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ دیکھا تو وہ حضرت  
ابو بکر تھے۔ پھر دوسرے شخص نے آکر اجازت مانگی تو فرمایا انہیں  
بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو معلوم ہوا کہ وہ حضرت  
عمر تھے۔ پھر ایک شخص آدمی نے اجازت مانگی تو آپ صغریٰ فرمایا وہ  
پھر فرمایا انہیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو لیکن  
ایک مصیبت کے ساتھ جو انہیں پہنچے گی سو دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن



قَالَ سَمَاءٌ وَحَدَّثَنَا عَامِرُ الْأَخْوَازِ وَعَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ  
سَيِّدَا أَبَا عُمَرَ يَحْيَى عَنْ أَبِي مُؤْمِنٍ يَنْخَبِرُهُ  
وَنَوَافِيزُهُ عَامِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ قَائِمًا فِي مَكَانٍ فِيهِ مَاءٌ قَدْ انْكَشَفَ عَنِ النَّبِيِّ  
أَوْ رُكِبَتْ فَلَمَّا دَخَلَ عُمَرَانِ عَطَاَهَا.

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَيْبٍ عَنْ سَعْدِ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ قَالَ أَبُو شَرَفٍ أَبِي خَبْرٍ عَنْ  
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَبِيبِ رَأَى أَنَّ النَّبِيَّ  
بَيْنَ مَخْرَمَةٍ وَحَيْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ ابْنِ حَبِيبٍ  
يَكُونُ قَالَ مَا سَمِعْتُ أَنْ تُكَلِّمَ عُمَرَانِ يَا حَبِيبُ  
الرَّحْمَنِ فَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيهِ فَقَصَصْتُ يُعْثَمَانِ  
عَنْ خَدْرٍ إِلَى الصَّلَوةِ قُلْتُ رَأَيْتُ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً  
وَهِيَ نَصِيحَةٌ لَكَ قَالَ أَيْهَا الْمَرْءُ وَنَكَ هَذَا  
مَعْنَى أَرَأَيْتَ قَالَ أَفَرَأَيْتَ يَا نَبِيَّكَ مَا نَصَرْتُمْ قُلْتُ  
إِلَيْهِمْ إِذْ جَاءَ رَسُولُ عُمَرَانِ قُلْتُ فَقَالَ مَا  
نَصِيحَتُكَ فَقُلْتُ إِنْ أَلَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ بَقِيَ مُحْتَدًا  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَتَرَلْ عَلَيْهِ أَيْكَتَابُ  
وَكُنْتُ وَمَنْ اسْتَجَابَ يَدُو وَلِيَّ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَا جَرَمَ الْيَهُودِيِّينَ وَصَحْبَتِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ  
هَذَا يَكْتَدُ الْكُتْرَ الْقُدْسُ فِي شَأْنِ الرَّبِّ  
قَالَ أَوْ رَكِبْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قُلْتُ لَا ذَلِكُنْ خَلَصَ لِي مِنْ عَمَلِهِ مَا يُخْلَصُ  
إِلَى الْعَدُوِّ فِي يَسْخَرُهَا قَالَا أَفَمَا بَعْدُ  
فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحْتَدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِالْحَقِّ فَصَحْبَتِ وَمَنْ اسْتَجَابَ يَدُو وَلِيَّ رَسُولِهِ  
وَأَمَلْتُ بِمَا بَعَثَ بِهِ وَهَاجَرَتْ الْيَهُودِيُّينَ  
كَمَا قُلْتُ وَصَحْبَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَمَا يَعْنِيَهُ نَوَافِيزُهُ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا عَشَيْتُهُ

عَمَرَانِ تھے۔ حضرت ابو موسیٰ کی دوسری روایت بھی اسی طرح ہے لیکن  
عامر راوی نے اس میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
بلکہ بیٹھے ہوئے تھے جہاں پانی تھا اور آپ نے اپنے دونوں  
گھٹنے کھولے لیکن تھے یا ایک گھٹنا لیکن جب حضرت عثمان  
آئے تو آپ نے اسے ڈھانپ لیا۔

عبد اللہ بن علی بن خیار کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت مسد بن  
الحارث اور حضرت عبداللہ بن مسعود بن عبد بنیث نے کہا کہ آپ حضرت  
عثمان سے ان کے رضاعی بھائی ولید بن عقبہ سے متعلق گفتگو کریں  
نہیں کرتے جبکہ لوگوں کو ولید کے بارے میں شکایت ہیں۔ میں نے  
حضرت عثمان سے ملنے کا ارادہ کیا۔ بیان تک کہ وہ نماز کے لیے نکلے۔  
میں نے کہا۔ مجھے آپ سے ایک کام ہے اور اس میں فائدہ آپ کا  
ہے۔ فرمایا۔ بھلے آدمی آپ کا؟ سہم کا قول ہے کہ آپ نے فرمایا: بآپ  
سے خط پناہ رہے۔ میں میں وہیں لوگوں کے پاس آپ کا کہنا کہ حضرت عثمان  
کا نام نہ بلانے آیا۔ تریں ان کے پاس حاضر ہو گیا۔ فرمایا۔ آپ کیا  
نصیحت کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل  
فرمائی آپ ان میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانی، ہجرت کا تدوین فرماتے، حاصل کیا، رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے اور آپ کا سونہ حسنہ کو پیغمبر خود  
دیکھا۔ تو ان لوگوں کو ولید کے طرز عمل سے شک میں حضرت عثمان نے پوچھا آپ  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ نہیں لیکن آپ کا  
بعض علوم مجھ تک اس طرح پہنچے ہیں جیسے گواہی الٰہی کو پر ہے میں اس  
کے بعد انہوں نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو  
حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ پس میں ان میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور  
اس کے رسول کی بات مانی اور اس پر ایمان لایا جس کے ساتھ آپ مبعوث  
فرمائے گئے تھے اور واقعی میں نے مدثر تہجرت کا ہے جیسا کہ آپ نے  
کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا ثمر پایا اور آپ سے  
بیعت کی لیکن خدا کی قسم، نہ میں نے ان کی نافرمانی کی اور نہ انہیں دھوکا دیا،  
میں تک کہ وہ بارگاہ خلافت کی میں پہنچ گئے پھر حضرت ابو جریج کے ساتھ

حَقُّ تَرَفُّا ۚ اللَّهُ تَعَالَى أَبَدُ بَكْرٍ مَوْلَا مُتَرَعَّمٍ  
مَوْلَا مُتَرَعَّمٍ اسْتَحْدِثْتُ أَلَيْسَ لِي مِنَ الْحَقِّ  
وَمَوْلَا الَّذِي لَهُمْ قُلْتُ بَلَى قَالُوا فَمَا حَبْرُ  
الْحَادِثِ الَّذِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ أَمَّا مَا ذَكَرْتُمْ  
مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ فَسَنَاخُدُ فِيهِ يَا الْحَقُّ  
إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى دَعَا عَلَيْنَا فَا مَرَّةً أَنْ يَجْلِدَ  
فَجَدَدُهُ تَعَالَى يَنْتَ.

۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِحٍ عَنْ بَنِي بَزِيمٍ حَدَّثَنَا  
شَاذَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَعْدٍ الْمَلِجِيُّ  
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا فِي مَدِينَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا نَعْمَلُ بِأَيِّ بَكْرٍ أَحَدًا فَنَحْنُ عَنْهُ  
عُشْرَانُ نَحْنُ نَزَلْنَا عَنْ عَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا نَقْضِلُ بَيْنَهُمْ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ  
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيمٍ.

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَرَّافَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ هَاشِمٍ مَرْثَبٍ حَدَّثَنَا  
جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ وَصْرٍ وَحَبَّ النَّبِيَّتِ قَرَأَ  
قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هُوَ لَا يَكُونُ الْقَوْمُ فَتَكَ  
فَرَأَيْتُ قَالُوا هِيَ النَّبِيَّةُ فِيهِمْ قَالُوا عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عُمَرَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لِي سَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالَ لِي قُلْتُ  
لَنْ نَعْمَانَ قَرَأْتُ يَوْمَ أَحَدٍ قَالَ نَحْنُ فَقَالَ تَحْمِلُ أَمَّةً  
تَكْتَبُ عَنْ يَدَيْهِ وَلَوْ تَشْهَدُ فَالْزَمُوا فَكَمْ  
يَشْهَدُ هَا قَالَ نَحْنُ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ  
عُمَرَ كُنَّا أَمَّا قَرَأَ يَوْمَ أَحَدٍ  
فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَفَّ لَهُ دَأْمًا تَقِيْبُهُ  
عَلَى يَدَيْهِ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ

میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر حضرت عمرؓ کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا پھر مجھے غیبت  
بند رہا تو میری حق ان دونوں حضرت کو حاصل تھا کیا مجھے وہ حاصل نہیں  
ہے؟ میں نے کہا۔ کہیں نہیں فرمایا۔ لوگوں کی جراتیں آپؐ کی چونک چلی  
ہیں جیسا کہ وکیل کے بارے میں آپؐ نے فتاویٰ کا ذکر کیا  
قرآن میں ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ حق کا دامن نہیں چھوڑیں  
گے۔ پھر آپؐ نے حضرت علیؓ کو جو کہ دُشمن ہونے کا حکم دیا اس سے  
روایہ کی آخری رو سے کہے گئے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریمؐ کی  
اللہ علیہ السلام کے بعد امت محمدیہ میں کسی کو حضرت ابوبکرؓ کے برابر نہیں  
سمجھتے تھے۔ پھر حضرت مسعرؓ کے اور پھر حضرت عثمانؓ  
کے۔ پھر ہم نبی کریمؐ کی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
اصحاب کو ایک دوسرے پر تفضیلت دینے  
بغیر چھوڑ دیا کرتے تھے۔ عید اللہ نے عبدالرزاق  
سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

خان بن سائبؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی بھر سے آیا،  
اس نے حج کیا اور چند آدمیوں کو ایک جگہ بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا  
یہ کون لوگ ہیں؟ کسی نے کہا، یہ قریش ہیں۔ یہ وہاں کا سردار کون  
ہے؟ لوگوں نے کہا، حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہیں۔ ان کے گناہ  
اس ابن عمرؓ میں آپؐ سے کچھ بڑھنا چاہتا ہوں اس کا جواب دعوت  
فرمائیے۔ کیا آپؐ کو معلوم ہے کہ عثمانؓ غزوہ اُحُد سے فرار کر  
گئے تھے؟ جواب دیا، ہاں۔ پھر پوچھا کیا آپؐ کو معلوم ہے کہ  
عثمانؓ غزوہ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے؟ جواب دیا، ہاں۔  
پھر روایت کیا کہ آپؐ کو معلوم ہوگا کہ عثمانؓ بیعت رضوان کے  
وقت موجود نہ تھے بلکہ غائب ہی رہے؟ جواب دیا، ہاں۔  
اس نے اللہ کی قسم لیا۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا، یہ صحیح ہے لی  
ان واقعات کی حقیقت بیان کرتا ہوں۔ جو انہوں نے جگہ اللہ  
تعالیٰ اور اختیار کی تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں سزا  
فرمادیا اور انہیں بخش دیا گیا۔ غزوہ بدر سے قاصد رہے تو

أَجْرَ رَجُلٍ يَمُوتُ شَهِيدًا مِثْلَ ۱۰  
سَهْمَةٍ . وَأَمَّا تَلْقِيَةُ عُمَرَ  
الْبَيْضَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدًا أَعْرَضَ بِطَلَبِ  
مَكَّةَ مِنْ عُسْطَانٍ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَتَحَثَّ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عُسْطَانٌ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْبَيْضَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ  
عُسْطَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَلَسْتُمْ بِبَيْعَةِ الْبَيْضَانِ هَذَا يَدُ عُسْطَانَ فَضَرَبَ  
بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هَذَا لِعُسْطَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ  
عُمَرَ إِذَا ذَهَبَ بِهَا الْآنَ مَكَدٌ

۸۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ  
عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ  
صَدَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا وَامْعَهُ  
أَبُو بَكْرٍ وَسَعْدٌ وَعُسْطَانُ كَرِيفَ قَالَ لَسْنَا أَحَدٌ  
أَخْلَصَ مِنْهُ بِهٖ بِرَجُلِهِ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا بَيْعٌ وَ  
صَدَقَاتٌ وَشَيْئَانِ

بِأَهْلِكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَالْإِثْقَالُ عَلَى عُسْطَانَ  
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

۸۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثُودٍ قَالَ  
رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبْلَ  
أَنْ يُصَابَ بِأَيِّامٍ بِالْمَدِينَةِ وَقَفَّ عَلَى  
حَدِيقَةِ بَنِي الْحِمْيَارِ وَعُسْطَانُ بْنُ حَنْظَلَةَ قَالَ  
كَيْفَ فَعَلْتُمَا أَتَيْتُمَا أَنْ تَكُونَا قَدْ  
حَمَلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ قَالَ حَمَلْنَاهَا  
أَمْرًا بِيْهِ لَمْ مُطِيقَةً مَا فِيهَا كَبِيرٌ فَضَلَّ  
قَالَ انْظُرْ أَنْ تَكُونَ حَمَلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا  
تُطِيقُ قَالَ لَا فَقَالَ عُمَرُ لَسْنَا مِنْ مَدِينَةٍ أَنْتَ  
لَا دَعَوْتَ إِلَّا أَيْلَ أَهْلِ الْبَيْتِ إِيَّاكَ لَا يَخْتَلِفُ

اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک  
صحابہ زاری ان کے نکاح میں تھیں اور اس وقت وہ بیمار تھیں تو  
خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ  
تمہارے لیے بھی قنابلین بدر کے برابر اجر اور حصہ ہے۔ یہی  
بیعت رضوان سے غائب ہونے والی بات تو کہ گزشتہ کی سرزمین میں  
حضرت عثمان سے بڑھ کر کوئی دوسرا مستزج ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی  
جگہ سے ایک کے پاس جیسے اور بیعت رضوان کا فائدہ تو ان کے گزشتہ میں  
تشریف لے جانے کے بعد ہی پیش آیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے  
دو بیٹے کے لیے نماز کا یہ عثمان کا حصہ ہے۔ اس کے بدلے دوسرے دوست  
مبارک پر اگر کوئی شکایت کی بیعت ہے۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہاں باب چار اور ان ۴

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کو وہاں پر چلے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر  
حضرت عمر اور حضرت عثمان بھی تھے۔ تو اسے وہاں  
آگیا۔ میں آپ نے فرمایا۔۔۔ شمر عوا احمد! میرا خیال  
ہے کہ آپ نے شمر کو بھی لگایا۔ کیونکہ تیرا دایرہ ایک ہی ایک  
صدیق اللہ قد شہیدوں کے سوا اللہ کوئی نہیں۔

حضرت عثمان کی خلافت پر صحابہ کا اتفاق۔

عمر بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو زخمی ہونے  
سے چند روز پہلے دیکھا۔ میں نے کہا کہ آپ عذریہ بن ابی اور عثمان  
بن حنیفہ کے پاس گھر سے ان سے فرما رہے تھے۔ آپ  
دونوں نے یہ کیا کیا؟ انہوں نے زمین پر اس لگان نظر کر کے دت جہاں کے  
یہے ناقابلِ برداشت ہے، آپ کیوں نہ دے؟ دونوں حضرات نے  
جواب دیا کہ ہم نے جو لگان نظر کیا وہ قابلِ برداشت ہے اور اس میں تحفظ  
ذی دینی ہمیں کی بھر فرمایا۔ غور کرو، کہیں اس کو جویر تو میں دیکھ رہا ہوں  
نہ کیا سارے کے اور کیا کہانیاں ہے کہ دونوں نے جواب دیا۔ یہی سید  
پر حضرت عمر نے فرمایا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندہ رکھا تو ازان کی  
بیرہ عورتوں کا تامل نہ کروں گا کہ میرے بعد وہ کسی کسی شخص کی محتاج جائیں  
رہیں گی۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس کے چہرے پر درد آپ کو یہ حد سنا حق ہو

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۚ  
 رَابِعُهُ حَتَّىٰ أُصِيبَ ۚ قَالَ إِنِّي أَفْتٍ مِّمَّنْ  
 مَا يُبَيِّنُ وَبَيِّنَهُ الرَّاعِيَةُ اللَّهُ ابْنُ عَتَابٍ  
 عَدَاةَ أُصِيبَ وَكَانَ إِذَا مَرَّ بِسُيْتِ  
 الصَّقِيَيْنِ قَالَ اسْتَوْفُوا حَقِّي رَأَى الْغَرِيرَ فَنَهِنَ  
 خَدًّا فَقَدْ مَرَّ بِكَ بَرٍّ وَرَبَّاهُ أَمْرًا يُوسَفُ  
 أَرَادَ الدُّخْلَ أَوْ تَعَوَّذَ إِلَيْكَ فِي الْفَرْكَانِ الْأَوْفَى  
 حَقٌّ يَجْعَلُهُ النَّاسُ مِمَّا هُوَ إِلَّا أَنَّ صَكْبَهُ  
 فَسَمِعَهُ يَقُولُ قَتَلَنِي أَوْ أَكَلَنِي الْكَلْبُ  
 حِينَ طَعَنَهُ فَطَارَ الْعِلْبُ بِسُيْتِهِ ذَاتَ  
 طَرَفَيْنِ لَا يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ يَمِينٌ وَلَا شِمَالًا  
 إِلَّا طَعَنَهُ حَقٌّ طَعَنَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ مَرَّةً  
 مِنَ الْمُسْلِمِينَ طَلَحَ عَلَيْهِمْ بَرُّنَا فَنَقَطَ  
 الْعِلْبُ أَنَّهُ مَا حُدِّثَ نَحْوَ نَفْسِهِ وَتَقَاوَلَ عُمَرُ  
 بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدْ مَرَّ فَنَزَلَتْ  
 عُمَرُ فَقَدْ رَأَى الْبَيْتَ فِي أَرَايَ وَأَمَّا نَوَاحِي  
 السُّجُودِ مَا تَمُّ لَا يَدْرُونَ غَيْرَ أَهْمُ هَذَا  
 فَقَدْ دَاوَمَتْ عُمَرُ وَهِيَ يَكُونُ جُحُودًا  
 اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَصَلَّى بِرَبِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 صَلَواتٌ خَفِيفَةً فَكَلَّمَا أَمْرًا قَالَتْ يَا ابْنَ  
 عَتَابٍ الْفُلُ مِنْ قَتَلَنِي فَجَالَ سَاعَةً مَشَرَّ  
 جَاءَ فَقَالَ غَلَامُ الْمَغِيرَةِ قَالَ الْبَصَنَمُ هَذَا  
 لَمْ يَكُنْ قَاتِلُهُ إِنَّهُ لَعَدَا أَمْرًا بِهَا  
 مَعْرُوفًا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ  
 مَيْتَتِي بِمَيْتَةٍ حُلٍ يَدْعِي الْإِسْلَامَ قَدْ كُنْتُ  
 أَنْتَ وَأَبُوكَ تُجَاهِلَانِ أَنَّ تَكْتُمُ الْعَمَلُ بِكُمْ  
 بِالْبَيْتِ يَوْمَ وَكَانَ الْكُفْرُ هُمْ رَقِيقًا فَكَانَ  
 أَنْ يَشْتَكَّ نَعْدَتُ أَفِي إِنْ يَشْتَكَّ قَتَلْنَا  
 فَقَالَ كَذَبْتُ بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا بِسَمَائِكُمْ

کیا۔ عربین سمیون فرماتے ہیں کہ جس عذاب کو یہ صدمہ پہنچا تو میرے اہل آپ  
 کے مدعیان خوف حضرت عبدمنہ بن عباس سے اہل حبیب آپ کے مدعیان  
 کے درمیان سے گزرتے تو میں نے سیدھی کہنے کے لیے فرماتے اہل حبیب  
 آپ کو کوئی عقل نظر نہ آتا تو آخر تحریر لکھتے۔ اکثر اوقات آپ پہلی رکعت میں  
 سورہ یوسف، سورہ کل یاں سبھی کوئی دوسری صورت پڑھتے تاکہ لوگ  
 خال ہو جائیں۔ اہل آپ نے تحریر ہی کی تھی کہ امانی سیدھے کہنے سے حق  
 کر دیا یا کہ کیا ہے جبکہ اس سے آپ کو زخمی کیا۔ یہاں وہ غلام تھے وہاں  
 مجھ کو یہ بوسے بیگ کھرا ہوا اور وہاں میں بائیں جس کے پاس سے گزرتا  
 اسی کو زخمی کرتا جاتا۔ یہاں تک کہ اسی نے تیرہ آدمیوں کو زخمی کر دیا جن  
 میں سے سات حضرات تو اپنے حقیقی امک کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔ یہاں وہ  
 ہم سے ایک بزرگ سے اسے دیکھ دیا تو اپنا بنا سا کوث ہا کے اوپر  
 ڈال دیا اور کہہ دیا غلام نے دیکھا کہ اب کا گناہ تو مجھ سے تھا اسی چیز  
 سے خود کشی کرے۔ حضرت عمر نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑ  
 کر آگے کر دیا کیونکہ وہ آپ کے نزدیک تھے۔ پس جو کچھ میں نے دیکھا  
 وہ ان حضرات نے بھی دیکھا جو نزدیک تھے لیکن جو مسجد کے کھلم کھلا پر  
 تھے انہیں کچھ معلوم نہ ہوا اس لئے اس کے کہ حضرت عمر کی زبان  
 سے سہانہ الفاظ سہانہ سن رہے تھے۔ پس حضرت عبدالرحمن نے  
 اختصار کے ساتھ نازل پڑھا۔ جب فارغ ہو گئے تو آپ نے فرمایا  
 ابن عباس! ذرا دیکھو تو سمجھ لے کہ کس نے قتل کیا ہے؟ یہ خودی ہے  
 دیکھتے رہے۔ پھر عرض میں کہہ دیا کہ تیرہ کے غلام نے فرمایا کہ دیکھ  
 نے اہل حبیب! ان فرمایا یہ خدا سے عارت کرے، میں نے تو کہا  
 سے اچھی بات چاہی کہ تھی۔ خیر خدا کا شکر ہے کہ میری موت کسی نے بھی  
 اسلام کے دشمنوں نہیں آئی۔ آپ اہل آپ کے دل پر مقرر یہ جانتے  
 تھے کہ حیرت سے میں بکثرت غلام ہو جائیں، اسی لیے ان کے پاس رہا  
 سے زیادہ غلام تھے۔ پس انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر آپ چاہیں تو  
 ہمارے دل سے آپ چاہیں تو ہمیں قتل کریں۔ میں نے جواب دیا۔  
 جب وہ آپ کو بولی ہو تھے گئے، آپ کہنے کی طرف سر کر کے  
 نازل پڑھنے کے اہل آپ کا طبع کھانچ کر گئے تھے تو انہیں قتل کرنا مناسب  
 نہیں ہے پھر آپ اپنے مدت خانہ پر تشریف لے گئے اہل ہم علیہ

إِلَى وَصَلُوا قَبْلَ تَحْصُصِكُمْ وَحَاجُوا  
حَاجِبَكُمْ فَاحْتَمَلُوا إِلَى بَيْتِهِمْ فَاذْطَلَعُوا  
مَعَهُ وَكَانَ الثَّمَانُ لَمْ تَصْبِهِمْ  
مُصِيبَةً قَبْلَ يَوْمَيْهِمْ فَقَاتِلْ يَقْتُولُ لَا  
يَأْسُ. وَقَاتِلْ يَقْتُولُ أَحَدٌ عَنْ عَدِيْبٍ  
فَاتَى رَهْبَيْنِ نَحْبَهُ فَخَرَبَهُ مِنْ جَوَابِهِ ثُمَّ  
أَتَى بِلَبِّ نَحْبَهُ فَخَرَبَهُ مِنْ جَرْحِهِ فَقِيلَ  
أَنَّهُ مَيِّتٌ لَمَّا خَلَعَ عَلَيْهِ وَجَّاهُ الثَّمَانُ  
يُشْتَرُونَ عَلَيْهِ وَجَّاهُ رَجُلٌ شَابَتْ فَعَالَ أَيْشٍ  
يَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ يَبْشُرُكَ اللَّهُ بِكَ مِنْ صُحْبَةِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مَرَّ فِي  
الرُّسُلِ مَا قَدْ عَرِلَتْ كُفْرًا لَيْتَ تَعْدَلَتْ  
ثَمَرُ شَهَادَةٍ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي ذَا الْحَيَاةِ  
كَعَافٍ لَاعَتَى وَلَا لِي حَتَّى أَدْبَرَ إِذَا  
إِذَا رَأَى يَسُوْرُ الْأَرْضِ قَاتِلٌ رُؤُوسًا عَلَى  
الْعَلَمِ قَاتِلٌ ابْنُ أَخِي رَأَيْتُ قَوْمَكَ حَيَاتِهِ  
أَبْنَى يَحْدُوكَ وَأَقْنَى يَرِيكَ يَا عَيْدُ اللَّهِ  
ابْنُ عَمٍّ أَمَطَ مَا عَتَى مِنَ الدِّينِ فَحَسْبُوهُ  
فَوَجَدُوهُ بِسْتَةً وَثَمَانِينَ أَلْفًا أَوْ لَحْوَةً  
قَالَ يَأْنِي لَهُ مَالٌ إِلَى عَمٍّ كَادِيهِ مِنْ  
أَمْوَالِهِمْ وَالْأَكْسَلُ فِي بَيْعِ عَدُوِّهِ ابْنِ  
كُفٍّ فَإِنْ لَمْ تَقْبَلْ أَمْوَالَهُمْ فَكُلْ فِي قَوْمِهِ  
وَلَا تَعُدُّهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ فَإِنَّ عَتَى هَذَا  
الْعَمَلُ الْطَلِيقُ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ  
فَقُلْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ عَمُّ السَّلَامِ وَلَا تَعْلُ  
أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّ لَيْتَ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ  
أَمِيرًا وَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عَمُّ بْنُ الْخَطَّابِ  
أَنْ يَكُونَ مَعَ صَاحِبِيهِ فَسَلِّمْ وَسَلِّمْ  
فَسَلِّمْ وَسَلِّمْ عَلَيْهَا خَرَجَ هَذَا حَتَّى بَعْدَ

کے ساتھ گئے اور لوگوں پر یہ اتنی بڑی مصیبت آئی کہ بچے بھی نہیں بچے  
تھی۔ پس کسی نے تو کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے اور کوئی کتا کہ  
حالت خطرے سے باہر نہیں ہے۔ پھر آپ کو نبیز پایا گیا تو وہ شکم  
کے راستے ہی خارج ہو گیا۔ اس کے بعد وہ دھڑلایا گیا تو وہ بھی نرم  
کے راستے نکل گیا۔ پس لوگوں کو آخری وقت صاف نظر آنے لگا پھر  
ہم سب آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور دوسرے لوگ بھی آپ کی تعظیم  
کرتے ہوئے آئے۔ پھر ایک فرحان آیا اور اس نے کہا: اے میرے عزیز  
امتِ حق کی جانب سے آپ کو بشارت ہے کہ چونکہ آپ نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اختیار فرمائی اور اسلام لانے میں پیش قدمی  
کی کہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اور جب غلیظ بنائے گئے تو عدل فرمایا  
اور آخر میں شہادت۔ آپ نے فرمایا: میں تو یہ چاہتا ہوں کہ خیر ان میں  
سے کوئی بھی نہ ہو لیکن میرے اور کوئی گناہ نہ ہے۔ جب وہ شخص جانے  
لگا تو اس کی چاند زین کو چھو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: اس رز کے  
کو میرے پاس واپس ڈالو۔ فرمایا: اے بھتیجے! بیکرا اور بیکرا کر  
کہ ایسا کرنے سے تمہارا کپڑا بچا رہے گا اور یہ تیرے رب کو پسند  
ہے۔ اے عبد اللہ بن عمر! نذر دیکھو کہ میرے اوپر کتنی قرض ہے! جب  
حسد کی خبر چلی اس بزارہم کے لگ بھگ قرض منکھ فرمایا اس کی ادائیگی  
کے لیے مگر نہ کسی اطلاع کا مال کا نیکے تھان کے بل سے ادا کر دیا۔ اگر یہ کافی نہ  
ہو تو یہی حکم بن کتب میں کسی سے قرض لے لیتا۔ اگر میری پوزیشن تو توڑتی  
میں سے کسی سے بھگ لینا لیکن ان کے سوا کسی دوسرے کے مال سے  
میرا قرض ہوا نہ کہ ناب ام المؤمنین حضرت عائشہ کی خدمت میں جلا اور  
ان سے قرض کو اگر آپ کو سلام کہتے ہیں اور میرا مؤمنین نہ کہن کیونکہ  
آج میں مسلمانوں کا امیر نہیں ہوں اور قرض کرنا عمر بن خطاب  
اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس قرض ہونے کی اجازت طلب کرتے ہیں۔  
پس انہوں نے سلام کیا اور اجازت طلب کی۔ جب اندر داخل ہوئے  
تو دیکھا کہ وہ بیٹھی ہوئی رد رہی ہیں ستر میں گڑبڑ سے کہ حضرت عمر بن خطاب  
آپ کو سلام کہتے ہیں اور اپنے مطلق ساتھیوں کے پاس قرض ہونے  
کی اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا: میں تو وہاں خود قرض ہونے کا ارادہ  
رکھتا تھا لیکن آج میں اپنی ذات پر انہیں ترجیح دیتی ہوں۔ جب یہ



تَبَيَّنَ قَتَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ هَمَزٌ بَيْنَ الْخَطَابِ  
الْإِسْلَامِ دَلِيلٌ أَنْ تَذُنْ فَتَنْجِسَ حَيْثُ  
فَقَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُكَ بِتَقْصِيٍّ وَلَا وَفَرِيَّةٍ  
الْيَوْمَ مَرَعَى لِقَائِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قِيلَ هَذَا عَبْدُ  
اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ فَتَدَجَّاهُ قَالَ ارْفَعُو يَدَيْ  
فَأَسَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا لَدَيْكَ قَالَ لَيْتِي  
كُنْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَذُنْتُ قَالَ الْحَمْدُ  
لِلَّهِ مَا كَانَ مِنْ قَتْلِي بِأَهْلٍ إِلَى مِنْ ذَا يَكُ  
فَإِذَا أَنَا قَصِيْتُ فَاحْمِلُونِي نَشْرُ سَلِيمٌ مَقْلٌ  
يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذُنْتُ لِي  
فَأَذْخُلُونِي وَإِنْ رَدُّنِي رَدُّنِي إِلَى مَنَابِرِ  
الْمُسْلِمِينَ وَبَاءَتْ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَةً وَ  
الْيَسَاءُ لَيْسَ مَعَهَا فَلَمَّا آتَيْنَاهَا قَتَلْنَا وَلَجَتْ  
عَلَيْهِ فَبَكَتْ رَعْدَةً سَاعَةً وَاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ  
فَوَلَجَتْ دَاخِلًا لَمْ يَكُنْ كَسْبًا بَكَاءً هَا حَمْنَا  
وَمِنَ الدَّخِيلِ فَقَالُوا أَوْحِينَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
اسْتَحْلِفْتُ قَالَ مَا أَجِدُ أَحَقُّ بِهَذَا إِلَّا هُوَ مِنْ  
هَؤُلَاءِ النَّفْثِ أَوْ الرَّهْطِ الَّذِينَ تَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَيْهِمْ رَاجِعٌ فَسَنَى  
عَلِيًّا وَتَمَامَانَ وَالتَّبِيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا  
وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ وَفَكَ يَشْهَدُ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ  
عَمْرًا وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ كَلَيْشَةَ  
الشَّعْرِيَّةَ لَهُ فَإِنْ أَصَابَتْ إِلَّا مَرًا مَقْدُوقًا هُوَ  
ذَلِكَ وَإِلَّا فَلَيْسَتْ بِيهِ أَتَكْرَهُ مَا أَمَرَ هَؤُلَاءُ  
لَمْ أَخِزْ لَهُ عَنْ تَجْبِي وَلَا خِيَانَةٍ وَقَالَ أَوْصِي  
الْحَبَشَةَ مِنْ بَعْدِي مَخَاجِرِينَ إِلَّا قَلِيلًا  
أَنْ يَغِيْرَ فَكُلُّهُمْ حَقٌّ لِي وَيَحْفَظُ لَكُمْ حُرْمَتَهُمْ  
فَأَوْصِيهِمْ بِالْأَنْصَارِ يُخَيِّرُ الَّذِينَ تَبَوَّأُوا الدَّارَ  
وَالْإِسْكَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَنْ يَقْبَلَكَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ

والسید بنیہ کو کہ گیا کہ عبد اللہ بن عمر یہ آگئے، فرمایا:۔ مجھے اٹھاؤ۔  
یہ ایک شخص نے سہارا دے کر آپ کو بٹھا دیا۔ فرمایا: کیا جواب دے گا  
جو اس گناہ چھوٹے، اسے امیر المؤمنین! جو آپ چاہتے تھے لیکن  
اجازت دے دی، فرمایا: اٹھاؤ! شکر ہے میرے نزدیک کسی بات کو  
اس سے زیادہ اہمیت نہیں ہے اور جب میں وفات پا جاؤں تو میرا  
جہنم اٹھا کر ان کے پاس لے جانا اور سلام عرض کر کے کہنا کہ عمر بن خطاب  
مہلت طلب کرتے ہیں، اگر اجازت مرحمت فرمادیں تو مجھے اللہ داخل کر  
دینا اور اگر نہ فرمائیں تو مسلمانوں کے قبرستان میں سے جانا، ام المؤمنین۔  
حضرت حفصہ تشریف لائیں اور ان کے ساتھ کچھ عورتیں بھی تھیں، جب ہم  
نے انہیں دیکھا تو وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے، پس وہ آپ کے پاس گئیں  
اور تھوڑی دیر بعد ہی رہیں، پھر آدھ سویر سے اندر آنے کی اجازت چاہی  
تو ہم نے ان کے سامنے کی آواز سن لی، ہم اندر داخل ہو کر عرض گزار ہوئے۔  
اسے امیر المؤمنین، جو وصیت فرمائیں کہ ہم کس کو خلیفہ بنائیں، فرمایا:۔ میرا  
چند حضرات کے سوا اور کس کو خلافت کا اہل نہیں پاتا مگر جب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ ان سے واضح تھے، پھر آپ نے  
نام لگائے کہ وہ حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ،  
حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمن بن عوف ہیں۔ آپ جو حضرات کے پاس  
عبدالرحمن بن عمر حاضر رہا کہہ گائیں اس کا خلافت سے کوئی تعلق نہیں،  
یہ ان کی تسلی کے فرمایا، اگر خلافت سعد کو ملی جائے تو وہ اس کے اہل ہیں  
اور جو بھی خلیفہ بنے وہ ان سے دور ہے اور میں نے انہیں کس نام لیا تھا  
کے باعث سہرا نہیں کیا تھا، پھر فرمایا کہ میں اپنے بعد میں خلیفہ بننے والے  
کے لیے وصیت کرتا ہوں کہ صاحبین اربعین کا حق پہنچا سنا اور ان کا عزت  
و حرمت کی حفاظت کرے۔ اور انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں  
کہ ان کے ساتھ بھلائی کی جائے کیونکہ وہ ہجرت اور ایمان کے گھر میں پہلے  
نے آباد تھے، پس ان کے لیے تمہارا حکم کہ جب اللہ جو غلہ کو پیشیاں سے کھڑے  
کرے اس وصیت کر، جو کہ در سے شہر کے مسلمانوں سے ملے پھا سلو کہ  
کہا کہ وہ اسلام کے محافظ ہیں، اللہ تعالیٰ کا دیوار و شہر کو تباہ کرنے  
والے ہیں، ان کے حال میں یہ جانے گراں کہ زمانہ نکلتے اور جو زندہ لا  
موت ہوئے عرب کے ساتھ بھی بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ عرب

وَأَنْ يُعْتَفَى عَنْ مُسِيئَتِهِمْ. وَأُذِيبُوا بِأَهْلِي  
الْأَمْصَارِ غَيْرًا حَرَامًا ثُمَّ رُدُّوا إِلَى سِلَاحِهِمْ وَجَبَاهُ  
الْمَالِ وَغِيظُ الْعَدُوِّ أَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا  
فَقَضْتُمْ عَنْ رِضَاهُمْ. وَأُذِيبُوا بِالْأَعْرَابِ  
خَيْرًا فَإِنَّهُمْ أَهْلُ الْعَرَبِ وَمَا دَا أَيْسَلَا  
أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ خَدَائِشِ أَمْوَالِهِمْ وَشُرُودِ عَسَلَى  
فَقَدْ أَرَاهُمْ وَأُذِيبُوا بِذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْهُمْ بِغَيْرِ عَرَضٍ  
أَنْ يُعَاتَلَ مِنْ قَوْمٍ آثِمِينَ وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا  
طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهِمْ حَتَّى نَطْلُقَهُنَا  
فَسَمِعْتُ قَسْبَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ قَالَ يَسْتَأْذِنُ  
عَمْرُؤُا بْنُ الْحَخَّابِ فَإِنْ أَذِنَ لَهُ فَأَدْخُلُ  
فَدُخِرَ هُنَا لِحَدِّ مَعَ صَاحِبِيهِ فَخَرَجْنَا  
فَرَمَوْا مِنْ دُونِهِ اجْتَمَعَ هَذَا لِيَرَوْا الرَّحْمَاطُ فَقَالَ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ احْبِثُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةِ  
يُسْتَكْفَرُ فَقَالَ الرَّبِيعُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى  
عَوْنٍ فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ عُبَيْدُ الرَّحْمَنِ  
أَيُّكُمْ أَتَبَرُّ مِنْ هَذَا إِلَّا مَرُّ فَجَعَلَتْهُ إِلَيْهِ  
وَاللَّهُ عَلَيْهِمُ وَالْإِسْلَامُ لِيُظْهَرَ أَفْضَلُهُمْ  
فِي نَفْسِهِمْ فَتَأْتِيكَ الْفَيْحَانُ فَعَالَ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَمَّا جَعَلُونَا إِلَى وَاللَّهُ عَنِّي  
أَنْ لَا أَلْوَاعِدُ أَفْضَلَكُمْ فَقَالَ نَعَمْ مَا خَدَّ  
بَيْنَ أَحَدٍ هَمًا فَقَالَ لَكَ قَرَابَةٌ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَدَمُ فِي  
الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتُ فَإِنَّهُ عَلَيْكَ لَيْسَ  
أَمْرُكَ تَقْدُلُنَّ وَلَكِنْ أَمْرُ عَشْرَمَاتٍ  
لَتُسْمِعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ ثُمَّ خَلَا بِالْآخِرِ فَقَالَ  
لَهُ بِمِثْلِ ذَلِكَ فَمَّا أَخَذَ الْيَمِينَتَيْنِ قَالَ رَفَعُ

کہ میں اور اسلام کا ماور ہیں۔ جمال ان کے سپرد سے لیا جائے وہ ان کے  
غریبوں کو ٹوٹا دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے دتر ان کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
وہم کے دتر کی بھی وصیت کرتا ہوں کہ انہیں اپنے دھسے کی طرح پر دیا  
جائے۔ اگرچہ ان کی خاطر جنگ کرنا پڑے اور طاقت سے زیادہ کسی سے  
کام نہ لیا جائے۔ جب آپ ہمدانی ہو گئے تو ہم آپ کو لے کر چل پڑے  
تو حضرت عبداللہ بن عمر با د گود صریقہ میں سلام عرض کرنے کے بعد  
عرض گزار ہوئے کہ کہ حضرت عمر بن خطاب اجازت طلب کرتے  
ہیں۔ فرمایا یہ انہیں اندسے آؤ۔ پس انہیں اندر لے جایا گیا اور ان  
کے دونوں ساتھیوں کے پاس رکھ دیا گیا۔ جب ان کے دتر سے  
خارج ہوئے تو نامزد حضرات ایک جگہ بیٹھے۔ پس حضرت  
عبدالرحمن ابن عوف نے کہا کہ اس موقع کو تین حضرات میں سے  
آئیے۔ حضرت زبیر نے کہا کہ میں حضرت علی کے حق میں دست  
بردار ہوتا ہوں۔ حضرت طلحہ نے کہا کہ میں حضرت عثمان کے حق  
میں بیٹھتا ہوں۔ حضرت سعد نے کہا کہ میں نے اپنا حق معمر  
عبدالرحمن بن عوف کو دے دیا۔ پھر حضرت عبدالرحمن نے  
کہا کہ اب ان حضرات میں سے جو کنارا کش ہونے کے  
لیے کہے گا مہاجر خلافت اسی کے اوپر رکھیں گے کیونکہ  
اللہ تعالیٰ اور اسلام کے حقوق کی نگرانی اپنی حفاظت  
سے مقدم ہے۔ پس دونوں بزرگ (حضرت عثمان و حضرت علی)  
خاموش ہو گئے۔ پھر حضرت عبدالرحمن نے کہا کیا آپ دونوں  
حضرات انتخاب کا معاملہ میرے سپرد کرنے کے لیے تیار ہیں؟  
خدا کی قسم میں کہیں افضل سے عدول نہیں کروں گا۔ دونوں حضرت  
نے اثبات میں جواب دیا۔ پس انہوں نے دونوں میں سے ایک  
کا ہتھ پکڑا اور کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے قرابت دار اور اسلام لانے میں پہل کرنے والے ہیں  
جیسا کہ آپ خود بھی جانتے ہیں۔ خدا کی قسم اگر میں خلافت کا  
فیصلہ آپ کے حق میں کروں تو آپ پر انصاف کرنا لازم ہو گا،  
اور اگر میں حضرت عثمان کے متعلق فیصلہ کروں تو ان کی بات سننا  
اور ان کی اطاعت کرنا آپ کے لیے ضروری ہو گا۔ پھر انہوں

يَا عَشْمَانُ مَا يُعْنِي قَبَايِعُ لَدَى  
عَلِيِّ ذَوَّلَجَرٍ أَهْلُ السُّدَى  
أَيُّوَمَا

نے حضرت عثمان کا ہاتھ پکڑا اور ان سے بھی اسی طرح کہا۔  
جب دونوں حضرات سے پکا وعدہ لے لیا تو کہا۔ اے  
حضرت عثمان! اپنا ہاتھ اٹھا اور عجمان سے بیعت کر لی،  
پھر حضرت علیؑ نے بیعت کی، پھر تمام لوگ ٹوٹ پڑے  
اور عصب نے ان کی بیعت کر لی۔

حضرت علیؑ کے فضائل و مناقب۔

حضرت علیؑ بن ابیطالب قرشی الحاشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت علیؑ  
ہے۔ ان کے بارے میں رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ تم مجھے  
ہوا میں تم سے چوں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ رسول خداؐ نے جب  
دھواں فرمایا تو ان سے راخی تھے۔

حضرت علیؑ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل میں یہ جھنڈا منور اس  
شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح مرحمت فرمائے  
گا۔ نگ تمام رات اسی حسرت میں رہے کہ دیکھیے صبح کس خوشحال  
نصیب کو جھنڈا عطا فرمایا جائے گا۔ جب صبح ہوئی تو ہر ایک  
یہ تمنا کر رہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا  
کہ جھنڈا اسے مرحمت ہو۔ آپؐ نے فرمایا۔ علیؑ بن ابیطالب  
کہاں ہیں! لوگوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دھج  
ہیں۔ فرمایا۔ انہیں جا کر لاؤ۔ پس انہیں آپؐ کی خدمت میں لایا گیا  
تو آپؐ نے ان کی آنکھوں میں لعابِ دہن لگا دیا اور ان کے لیے  
دوا فرمائی۔ پس وہ اس طرح شفا یاب ہو گئے جیسے انہیں تکلیف  
ہی نہیں ہوئی تھی۔ پھر آپؐ نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا۔ حضرت  
علیؑ مرضی گزیر ہوئے، یا رسول اللہ! اس وقت تک لاؤں  
جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ فرمایا نہ خاموشی کے ساتھ جاؤ  
اور جب تم ان کے میدان میں حاضر ہو تو پیچھے انہیں اسلام کی  
طرت دانا اور حیران پر واجب ہے یعنی اللہ کا حق ہے وہ انہیں  
بتا دے خدا کی قسم، اگر تم ان کا دھبہ لے لو گے تو انہیں آدنی کو بھیج  
ہذا بت دیکھ تو یہ تمہارے لیے سرخ لونٹوں کے ہونے سے بہتر ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ بدر

باب ۳۹ مناقب علی بن ابی طالب رضی  
اللہ عنہ ابی الحسن رضی اللہ عنہ و قال  
القی صلی اللہ علیہ وسلم یسعی أنت وینتی  
وَأَنَا مِثْلُكَ وَكَأَلِ عَمَلِ قَوْمِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَتَّى رَأَوْهُ

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَأُعْطِيَنَّ الرِّيَاسَةَ عَدَا رَجُلًا يَلْتَمِمْ بِنْتَهُ عَلَى يَدَيْهِ  
عَالِ قَبَايِعِ النَّاسِ يَدُ وَكَوْنُ لَيْسَتُمْ رَدُّكُمْ  
يُعْطَاهَا فَكَلَّمَا أَصْبَحَ النَّاسُ حَتَّى رَأَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً يَرِجُوا أَنَّ  
يُعْطَاهَا فَكَأَنَّ أَيْنَ عَلَى بَنِي إِسْطَاطِلِمْ فَكَأَنَّ  
يَشْتَكِي بَيْنِيهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَادْرُسْكُمْ  
إِلَيْهِ فَأَلْزَمِي بِهِ فَكَلَّمَا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ  
مَسَالَةً قَبْرًا حَتَّى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ  
الرِّيَاسَةَ فَقَالَ عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَايْتُكَ  
حَتَّى يَكُونُوا مِثْلًا فَقَالَ اللَّهُدَعْلَى بِ سَلَامِكَ  
حَتَّى تَمُوتَ بِسَاحَتِهِمْ فَتَمُوتَ أَدْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ  
وَأَخْبِرُهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ  
فَيَجْعَلُوا اللَّهَ دَانَ يَفْقِدُوا اللَّهَ بِكَ رَجُلًا  
وَاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حَرُّ  
النَّحْرِ

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَازِمُ بْنُ

يُرِيدُ بَنِي أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَكَنَةِ قَالِ كَانَتْ حَتَّى  
هَذَا تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
خَيْبَرَ وَكَانَ بِهٖ رَمَدٌ فَقَالَ: إِنَّا اتَّخَلَفْنَا عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْرُجَ عَلِيٍّ  
فَلَمَّا جِئَ يَا نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَا  
كَانَ مَسَاءً الْبَيْتَةُ أَلْقَى فَقَهَا اللَّهُ فِي صَبَاحِهَا  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَظِيمَةَ  
الرَّايَةِ أَوْ لَيَّا حَدَّثَنَ الرَّايَةَ عِدَا رَحْمَلًا يُحِبُّهُ  
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يَفْتَحُ  
اللَّهُ عَلَيْهِ لَمَّا ذَا نَحْنُ يَحْيَى مَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هَذَا  
عَيْنٌ خَاطِئَةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

۹۰۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعِزِّ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ  
إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ هَذَا فُلَانٌ يَأْمُرُ  
الْمُؤَدِّيَةَ بِمَدْعُورٍ عُلْيَا عِنْدَ الْيَمِينِ فَتَنَ  
فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ يَقُولُ لَهُ أَبُو ثَرَابٍ فَفِيهِمْ  
قَالَ وَانْدُو مَا سَأَلُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ لَهُ اسْتِعْرَافًا حَتَّى إِلَيْهِ وَمَنْ  
فَاسْتَطْعَمْتُ الْحَبِيبَةَ سَهْلًا وَخَلْتُ يَا أَبَا  
عَبَّاسٍ كَيْفَ؟ قَالَ دَخَلَ عَيْنٌ عَلَى خَاطِئَةٍ ثُمَّ حَرَّمَ  
فَاصْطَحَجَمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَيْنَ عَمَلٌ خَالَفَ فِي الْمَسْجِدِ فَخَسِرَ  
إِلَيْهِمْ فَوَجَدَ رَدًّا لَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ وَخَلَعَ  
الْبُرْءَ إِلَى ظَهْرِهِ فَجَعَلَ يَسْتَعْرِفُ الثَّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ  
فَيَقُولُ أَحِبِّيسَ يَا أَبَا ثَرَابٍ مَرَّتَيْنِ.

۹۰۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مَسْعُودٌ  
عَنْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِي حَصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ  
قَالَ مَبْنُوعٌ رَأَى ابْنَ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ عُثْمَانَ

کے لیے حضرت علیؑ انھیں دیکھنے کے باعث نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی فرج میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ انھوں نے سوچا کہ میں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ کر نہ گیا ہوں، پس  
حضرت علیؑ کی جگہ پر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے۔  
جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح مرحمت  
فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح یہ جہنم میں فرود  
ایسے شخص کو دے گا یا ایسے شخص کے سپرد کر دے گا جس کو اللہ اور اس کا  
رسول دوست رکھتے ہیں یا یہ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو دوست  
رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے فتح سے نوازے گا۔ ایک چارہ کی ملاقات  
حضرت علیؑ سے ہوئی حالانکہ میں ان کے آنے کی کوئی امید نہ تھی۔  
پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہنم انہیں سے ملنے فرمایا  
اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ فتح مرحمت فرمائی۔

حضرت ابو حازم رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی  
نے حضرت حسن بن سعد سے شکایت کی کہ میں نے حضرت علیؑ کو مہر  
بیٹہ کر بڑا بھلا کہتا ہے۔ انہوں نے یہ ثابت کیا۔ آخر وہ کہتا کیا  
ہے؟ جواب دیا: وہ ان کو ابو ثراب کہتا ہے۔ یہ جنس پڑے  
اور فرمایا: خدا کی قسم، ان کا یہ نام تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
لکھا ہے اور خود حضرت علیؑ کو یہ نام اپنے اصغر ہمسائے سے بھی پکارا  
ہے۔ میں راوی کو حضرت حسن سے پوری حدیث سننے کی طبع ہوئی  
اور کہنے لگے: اے ابو عباس! واقعہ کیا تھا؟ فرمایا: حضرت علیؑ ایک  
روز حضرت طاہر کے پاس گئے اور حجر مسجد میں آکر بیٹھ گئے۔ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟  
انہوں نے جواب دیا کہ مسجد میں ہیں۔ آپ تشریف لے گئے اور انہیں  
دیکھا کہ چچا ان کی پیٹھ سے جھٹ گئی ہے اور ان کی پیٹھ سے  
آلودہ ہو گئی تھی۔ آپ ان کی پیٹھ سے مٹی جھڑنے لگے اور  
قد مرتب فرمایا کہ اے ابو ثراب! اٹھو۔

حضرت سعد بن عیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی  
حضرت ابن عمرؓ کے پاس آیا اور ان سے شان عثمان کے بارے میں  
استفسار کیا۔ انہوں نے ان کے نیک اعمال بیان کر کے فرمایا۔





لِلنَّاسِ قَوَائِيْ اَكْثَرُهَا اِلَّا غِيَرَتِ لَا تَحْتِیْ بِكَوْنِ  
لِلنَّاسِ جَمَاعَةً اَوْ اُمُوْتُ كَمَا مَاتَ  
اَصْحَابُیْ فَكَانَ اَبْنُ حَسْرٍ یَنْیُرُیْ اَنْتَ  
عَامَّةً مَا یُرَوِّیْ عَلَیْ عَیْنِ الْكَذِبِ .

میں اختلاف کو بڑا سمجھتا ہوں اور لوگوں کو متحد رہنا  
چاہیے یا مجھے موت آجائے جس طرح میرے  
ساتھی موت کی آغوش میں پھنسنے گئے ہیں۔ امام ابن  
حسین کا خیال ہے کہ حضرت علی کے متعلق ان روایات میں  
جھوٹ ہے۔

### حضرت جعفر بن ابیطالب کے

#### مناقب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ  
یہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ بڑی حدیثیں بیان کرتے ہیں مگر  
میں صبر کے باعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہر  
پڑا ہوا تھا، درد مجھے ٹان کھانے، لباسِ فاخرہ  
پہننے یا اونٹنی غلام رکھنے کی طبع نہ تھی۔ میں صبر کے  
دور سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا۔ اس کے  
باوجود اگر میں کسی شخص سے کہتا کہ مجھے فلاں آیت سناؤ  
حالانکہ وہ مجھے بھی یاد ہوئی تو مقصد یہ ہوتا کہ شاید مجھے  
کھانا کھلائے اور غریبوں کے ساتھ صبر سے زیادہ نیکی  
کا ملوک کرنے والے حضرت جعفر بن ابیطالب تھے وہ ہمیں  
کھانا کھلاتے جو بھی ان کے گھر میں ہوتا، یہاں تک کہ وہ ہمارے  
پس کھیتی لے آتے۔ اگر اس میں کچھ نہ ہوتا تو اسے توڑ ڈالتے۔ تو  
جو کچھ اس میں ہوتا ہم اسے چاٹ لیتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حضرت جعفر  
کے صاحبزادے حضرت عبداللہ کو سلام  
کرتے تو کہا کرتے اسے دو پروں یا بازوؤں  
والے کے صاحبزادے! تم پر سلام ہو۔

### حضرت عباس بن عبدالمطلب کا ذکر۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں  
کہ جب لوگ قحط سے وہ چار ہوتے تو حضرت

باب ۳۹۲ مناقب جعفر بن ابی طالب وقال النبی  
صلی اللہ علیہ وسلم اشدت حلیی وحلیی  
۹۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ یَحْیٰ بِکَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ اَبِی اَیْمٍ بَنْ یُّنَاہِرُ الْوُضْعِیْنَ اَشَدَّ الْجُحُوقِ عَنْ اَبْنِ  
اَبِی ذَیْبٍ عَنْ سَمِیْعٍ السَّجَرِیِّ عَنْ اَبِی ہُرَیْرَةَ رَضِیَ  
اللہُ عَنْہُ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یَلُوْذُوْنَ اَکْثَرَ الْوُجُوْهِ  
وَ اَبِی کَثَرَتْ اَلْزَمَرُ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ  
یَطْبِیْعُ بَطْنِیْ حَتّٰی لَا اَکْلَ الْخَمِیْرِ وَلَا اَلْبَسَ الْخَمِیْرِ  
وَلَا یَعْدُ مِثْلَیْ فُلَانٍ وَ فُلَانَةٍ وَ کُنْتُ اَلْمَوْسُوْ  
بَطْنِیْ بِالْحَصْبَاءِ مِنْ الْجُرُجِ قَرِیْبًا کُنْتُ لَا اَسْتَقْرِیْ  
الرَّجُلَ اَلْغَنِیَّ مَنِیْ کَیْ یَسْقِیْ بَیْ فِیطِیْمِیْنِ وَ  
کَانَ اَخِیْرَ النَّاسِ اِلَیَّ اَلْمَسَاکِیْنِ جَعْفَرُ بْنُ اَبِی طَالِبٍ  
کَانَ یَسْقِیْ بَنَی فِیطِیْمَ مَا کَانَ فِیْ بَیْتِیْمٍ حَتّٰی  
اِنْ کَانَ یُسْمِعُ رَیْبًا اَلْمَسْکَ اَلْبَیْ اَلْبَیْ لَیْسَ فِیْہَا  
شَیْءٌ فَتَسْقِیْہَا فَتَلْعَقُ مَا فِیْہَا .

۹۰۶۔ حَدَّثَ بَیْکَیْ عَمْرُو بْنُ عَیْنٍ حَدَّثَنَا یَرْبُوعُ بْنُ  
ہَارُوْنٍ وَ اَخِیْرًا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبِی حَالِدٍ  
عَنِ النُّسَیْبِیِّ کَانَ اَبْنُ عَمْرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کَانَ  
اِذَا سَلَّمَ عَلَیْ اَبْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَیْکَ  
یَا اَبْنُ ذِی الْجَنَّا حَوِیْنِ .

باب ۳۹۳ ذِکْرُ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ عَبْدِ اللہِ الرَّضَا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حَدَّثَنَا اَبِی عَبْدِ اللہِ بْنِ

الْمُسْتَقِيمَ عَنْ كُفَاةٍ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي  
رَجْوَةَ اللَّهِ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا  
تَحَطَّلَا اسْتَسْقَى بِالنَّعَاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ  
أَنْتُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَوَسَّلُونَ بِيَوْمِيَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَتَسْقِينَا وَإِنَّا تَوَسَّلْنَا بِإِلَيْكَ بِعَمْرٍو بَيْنَنَا قَائِمَتَا  
قَالَ فَيَسْتَوُونَ .

باب ۳۹ مناقب قرآنہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم و مناقبہ فاطمہ علیہا السلام بیعت  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال النبی صلی اللہ علیہ  
وسلم فاطمہ سیدہ نساء اہل الجنۃ .

۹۸۸ . حدثنا أبو نعيم الحارثي قال أخبرنا شعيب عن  
الزهری قال حدثني عمرو بن الزبير عن عتبة  
أن فاطمة عليها السلام أرست إلى أبي بكر تسأل  
ميراثها من النبي صلی اللہ علیہ وسلم فبما أفتاء  
الله على رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم تطلب صدقة  
النبي صلی اللہ علیہ وسلم التي بالمدينة وقدك  
وما لي من خمس خيبر ففعل أئمة بكر أن رسول  
الله صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تؤمن ما ترون كما  
فعلوا صدقة لانما يا كل آل محنت من هذا النكاح  
يعني مال الله ليس لكم أن يزيدوا على المال  
وأي والله لا أعير شيئا من صدقة النبي صلی  
الله عليه وسلم التي كانت عليا في عهد النبي صلی  
الله عليه وسلم ولا عملت فيها ما عملوا فيها رسول  
الله صلی الله عليه وسلم فتشهد علي كذا قال فأكذ  
عن كذا يا أبا بكر فضيلتك وذكرك قد أبتهم من رسول  
الله صلی الله عليه وسلم ورحمهم فتكلم أبو بكر  
فقال والذي نفسي بيده لقد أمة رسول الله صلی  
الله عليه وسلم أحب إلي من أول من قد أبت  
كخبرني عبد الله بن مكي الوهاب حدثنا خالد حدثنا

عمر بن خطاب حجة حضرت عباس بن عبد المطلب  
کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے . وہ کہا  
کرتے :- اسے اللہ ہم تیرے ہی کے وسیلے  
سے بارش دینا کرتے تھے اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے  
نبی کے مکرّم حوا کو وسیلہ بناتے ہیں ، پس ہم پر بارش برسا . راوی  
کاہلین ہے کہ بارش جو جاتی ۔

حضرت فاطمہ کی فضیلت ۔  
رسول خدا کی قرابت کے فضائل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
نعت جگر حضرت فاطمہ علیہا السلام کے مناقب اور آپ نے  
فرمایا ہے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کا سرور ہے ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت  
فاطمہ نے ابو بکر صدیق کے پاس آدمی بھیج کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے مال سے میراث کا مطالبہ کیا ، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول  
کو حق کے طور پر مرحمت فرمایا اور وہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کو حق فرمایا جو اتنا جیسے دینہ مسجد کی کچر زمین ، اور باغ ذک  
الغیر کے خمس سے جو باقی بچا تھا ۔ حضرت ابو بکر نے جواب  
دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ  
جارا دارش کوئی نہیں بلکہ جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے ۔  
آل محمد اس مال میں سے کھائیں گے یعنی اللہ کے مال سے  
لیکن کھانے کی ضرورت سے زیادہ نہیں لیں گے ۔ خدا کی قسم نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ فرمایا جو مال جس طرح آپ کے بارگاہ  
میں خرچ ہوتا تھا اس میں قطعاً کوئی تبدیلی نہیں کر دے گا  
اور میں اسی طرح عمل کروں گا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
دعوت فرمایا ۔ پھر حضرت علی بھی آگئے اور انہوں نے فرمایا :-  
اسے ابو بکر ہم آپ کی فضیلت کو پہچانتے ہیں پھر رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی قرابت کا ذکر فرمایا اور حق کا حضرت  
ابو بکر نے فرمایا :- تم اس فات کی جس کے قبضے میں میری جان  
ہے ، اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت  
اس سے زیادہ عزیز ہے کہ اپنی قرابت سے اچھا سلوک

شُعْبَةُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ ابْنِ بَكْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا خَلَقَ اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ

۹۰۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ عَينَةَ عَنْ  
مَعْرِ بْنِ رَمِيٍّ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ سُرَيْجٍ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ قَالَ  
فَلَمَّا بَصُغَتْ عِيقُ قَتْنٍ أَغْصَبَهَا أَغْصَبِي

۹۱۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَائِرُ بْنُ  
سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَدُوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ دَعَا ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْرَأَ ابْنَهُ  
شُكْرًا الَّذِي قَصَرَ فِيهَا فَمَسَا هَا لَشَى فَبَكَتْ  
فَقَرَدَ مَا هَا فَكَارَهَا فَصَحِيحَتْ قَالَتْ كَأَنَّهُمَا عَنْ  
ذَلِكَ قَالَتْ سَأَتَيْنِ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُفْعَلُ بِي وَخَبِيرٌ لَذِي تُوُفِّي فِيهِ  
فَمَكَيْتُ لَمْ سَأَتَيْنِ فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَقُولُ أَهْلُ بَيْتِهِ  
أَتَجِدُهُ فَصَحِيحَتْ

يَا جَدُّ مَسَائِبَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ دَقَّ ابْنُ  
عَبَّاسٍ هُوَ حَوَّارِيٌّ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَيِّدُ الْخَوَارِجِ يُونُسُ بْنُ يَسَافٍ ثِيَابُهُمْ

۹۱۱ - حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ مَخْلُوفٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ  
عَدُوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَدُوَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ  
ابْنِ الْحَكَمِ قَالَ أَصَابَ حُثَمَاتُ بَنَاتِ عَفَّانَ ثَمَانُ ثَمَانٍ  
سَنَةِ الرَّحَافِ حَتَّى حَبَّ عَيْنُ الْحَبَابِ وَأَوْعَى فَدَخَلَ  
سَيِّدُ جَلِيلٍ قَبْلَ يَشٍ قَالَ اسْتَحْبِلْتُ قَالَ دَقَّ لُؤْلُؤُهَا  
قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ فَكَتَّ حَدَّ خَلِّ عَيْنِي رَجُلٌ  
أَخْرَأَ حَسْبُهُ الْعَابِتُ فَقَالَ اسْتَحْبِلْتُ فَقَالَ ثَمَانُ  
وَقَالَ لُؤْلُؤُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ هُوَ فَكَتَّ قَالَ ثَمَانُ  
هَذَا أَبُو زُبَيْرٍ قَالَ كَعْبُ قَالَ أَمَّا الَّذِي تَقْسِي  
رَبِّدُ إِنَّهُ لَعَبِيرُهُمْ مَا عَيْشَتْ وَإِنْ كَانَ لَا أَحَبَّ لَهُمْ

کوں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ  
خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی آپ کے اہل بیت  
کی محبت میں ہے۔

حضرت مسعود بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **فاطمة**  
میرے جسم کا حصہ ہے، جس نے اسے غصہ دلایا  
اس نے مجھے غصہ دلایا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت  
فاطمہ کو بلایا اور پھر ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر  
انہیں قریب جا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت صدیقہ  
فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے  
بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کان میں کہا کہ اپنے  
اسی مرض میں میرا وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی۔  
پھر آپ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہل  
بیت میں سے پہلے تم میرے پیچھے آؤ گے اس پر میں ہنس پڑی۔

حضرت زبیر بن عوام کے مناقب۔  
حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ رسول اللہ کے حواری تھے  
اور حواری جگری یاد کر سکتے ہیں۔

حضرت زید بن عروہ فرماتے ہیں کہ مجھے مردان بن الحکم نے بتایا  
کہ کسیر کے سال جب حضرت عثمان کو ایچہ سخت کھیر پھرنی لگی تو جمع ہو کر  
سکے اور وصیت بھی کھلی تو قریش میں سے ان کے پاس ایک آدمی آیا  
اور کہنے لگا کہ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیجئے فرمایا کیا لوگ کہتے ہیں جواب  
دیا ہاں۔ پوچھا کس کو بتاؤں! پس وہ خاموش ہو گیا۔ پھر وہ آکر آدمی آیا  
میرا خیال ہے کہ وہ مصلحت سے۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو خلیفہ مقرر نہ کیجئے  
حضرت عثمان نے پوچھا کیا لوگ کہتے ہیں؟ جواب دیا ہاں۔ وہ نہایت  
کام کو بتاؤں! پس وہ خاموش ہو گئے۔ فرمایا شاید لوگ حضرت  
زید کے بارے میں کہتے ہیں؟ جواب دیا ہاں۔ فرمایا قسم ہے اس ذات  
کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جہاں تک مجھے علم ہے وہ ان

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَخِيْرٍ أَنَّ ابْنَ سَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ مَوْزَانَ بْنَ رَجَدٍ عَمَّنْ أَنَا رَجُلٌ فَقَالَ اسْتَخْلَفَ قَالَ فَرَقِلَ مَاوُ قَالَ نَعَمْ الزُّبَيْرُ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ أَكْثَرُ لَعَنَ لَعْنَتِ

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا طَالُوتُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَن جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ بَيْتِي وَبَيْنَ حَوَارِيٍّ وَبَيْنَ الزُّبَيْرِ وَالْأَنْصَارِ ۹۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مَرْثُومَةَ عَنْ أَبِي سَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ مَعَ الْأَنْصَارِ بِجُحَلٍ أَمَا وَطَمَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ مَتَى هَذَا أَنَا يَا زُبَيْرُ عَلَى خَرِيْبٍ وَخَلِيفٍ إِلَى بَيْتِي كَرِيْطَةٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَمَا رَجَعْتُ قُلْتُ يَا أَبَتَا رَأَيْتَكَ تَخْلُفُ قَالَ أَذْهَلُ رَأَيْتَنِي يَا نَبِيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن يَأْتِ بَيْتِي فَرِيْطَةً فَيَأْتِيَنِي بِخَبَرٍ هَذَا فَالْخَلِيفَةُ فَمَا رَجَعْتُ جَمْعِيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو زُبَيْرٍ فَقَالَ هَذَا كَأَنِّي وَارِئِي.

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا عَيْنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَيْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ بَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَوْمِ لَوْلَا أَنَا لَكُنْتَ قَدْ كُنْتَ مَعَكَ فَحَسَلَ عَلَيْهِمْ فَخْرٌ بَرُوْهُ حَتَّى يَبْتِغِيَّ عَلَى عَائِقَتِهِمْ فَأَخْبَرَهُ بِهَا يَوْمَ رَدِّهِ قَالَ سَرُّوْهُ فَكُنْتُ أَدْخِلُ أَصَابِعِي فِي يَدِكَ الْقَضَاءُ بَاتِ الْعَبْدُ وَأَنَا صَاحِبُهُ.

بَابُ ۳۱۱ وَكَوْطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَقَالَ عَمْرُو لَوْ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَمْرُو

یہ بہترین آدمی میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بڑی محبت تھی۔  
عمر بن خطاب کا بیٹا ان سب سے کہیں نے مروان سے سنا کہ وہ حضرت عثمان کے پاس تھے تو ایک آدمی اگر کہنے لگا کہ میں کو خیر مقرر فرما دیجئے فرمایا لوگ کہتے ہیں، جواب دیا ہاں۔  
حضرت زبیر کے لیے کہتے ہیں۔ فرمایا۔ خدا کا قسم وہ تو تم میں سب سے بہتر ہیں ایسے عین مرتبہ فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اللہ بے شک میرا حواری زبیر بن عوام ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خندق کے وقت میں حضرت عمر بن ابی سلمہ اور میرے عم قتل کی حفاظت پر تھے۔ میں نے اپنے والد کو (حضرت زبیر کو) دین میں مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلتے دیکھا اور آپ کو روئے پر روئے تھے۔ جب یہ واپس آئے تو عمر بن زبیر ہوا، اباجان! میں نے آپ کو تکتے جلتے دیکھا ہے۔ فرمایا، میرے بیٹے! کیا تم نے مجھے دیکھا تھا میں نے جواب دیا، ہاں۔ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کون ہے کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہو؟ میں نے کہا، میں ہوں اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پیچھے مدینہ کو بھیجا تھا اور میں نے کہا کہ میں نے آپ کو تکتے دیکھا ہے۔

عمر بن زبیر کا بیٹا ان سب سے کہیں نے مروان سے سنا کہ وہ حضرت عثمان کے پاس تھے تو ایک آدمی اگر کہنے لگا کہ میں کو خیر مقرر فرما دیجئے فرمایا لوگ کہتے ہیں، جواب دیا ہاں۔  
حضرت زبیر کے لیے کہتے ہیں۔ فرمایا۔ خدا کا قسم وہ تو تم میں سب سے بہتر ہیں ایسے عین مرتبہ فرمایا۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے مناقب۔  
حضرت عمر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بوقت وصال بھی





أَجْعَلَتْ بَنُو آسَدٍ تَعِزُّدِي عَلَى الْإِسْلَامِ لَقَدْ جَعَلَتْ إِذَا  
 صَلَّى عَلَى ذَكَرُوا أَشْوَاعِي إِلَى عَنْ قَالُوا لَا تَجْعَلِي بَعْلِي  
 بِأَحَبَّ وَكَرَّأَصَهَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مِنْهُمْ الْوَالْعَالَمِينَ بَنُو الْفَرَسِيِّ

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
 الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّاتُ يَزْعُمُ قَوْمَكَ أَنَّكَ  
 لَا تُغَضِبُ بَنِي بَدْرٍ وَهَذَا يَقُولُ نَائِكٌ مِنْ بَنِي بَدْرٍ  
 عَقَامُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُهُ جِئْتُ  
 تَشْهَدُ يَقُولُ مَا بَعْدُ أَنْ كُنْتُ أَبَا الْعَاوِلِ بْنِ  
 الْفَرَسِيِّ وَحَدَّثَنِي وَحَدَّثَنِي وَإِنْ خَاطَمَةً مَضْمُونَةً  
 مَتَّى قَالِي الْكُرَّةُ أَنْ يَسُوذَهَا وَاللَّهُ لَا تَجْشِمُ  
 يَنْتُ وَتُسَوِّلُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُتَسَلِّمُ  
 اللَّهُ جِئْتُ رَجُلٍ وَاسِعٍ فَتَرَكْتُ عَيْنِي الْخُطْبَةَ وَنَادَى  
 مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُلَيْفَةَ عَيْنِ ابْنِ يَشْقَا يَسْعَى  
 وَبَنِي عَنْ رَسُولِ رَسُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَكَرَّأَصَهَا لَمْ يَنْ بَنِي يَشْقَا شَمْسِي مَا شَأْنِي عَلَيْهِ  
 فِي مُصَاهَرَتِهِمْ إِيَّاهُ مَا حَسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي وَحَدَّثَنِي  
 وَوَعَدَنِي قَوْمِي لِي؟

۳۴۱۔ مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ الْبَغْدَادِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا وَوَعَدَنِي

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ  
 قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَّافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ بَعْثًا دَامَرُ عَلَيْهِمْ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَظَنُّوا جَعَلَ  
 النَّاسُ فِي أَمَارَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَنْ تَطْعَمُوا فِي أَمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَمُونَ فِي أَمَارَتِهِ  
 أَيْبَرُ يَحْتَلِ وَأَيْبَرُ النَّبِيُّ كَانَ يُطْعِمُ النَّبِيَّ وَأَنْ كَانَ لَمْ يَنْ  
 أَحَبَّ النَّاسُ لِي وَأَنْ هَذَا لَيْسَ أَحَبَّ النَّاسِ لِي بَعْدَكَ

اگر کیا ہوتا تو میں بڑا بد نصیب ہوتا اور میرے تمام اہل خانہ جو میرے چنانچہ  
 ہوں نے نہت ہو کر میری شکایت کی ہے کہ یہ نواز اچھی طرح نہیں پڑھا سکتے  
 رسول خدا کے نسبتی فرزندوں کا ذکر۔  
 جو ابوالحسن بن علیؑ ان میں سے ایک ہیں۔

حضرت سیور بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی  
 نے ابوجہل کی لڑکی کے لیے نکاح کا بیخام دیا جب یہ بات حضرت زاکرہ  
 نے سنی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدگاہ میں حاضر ہو کر عرض کر دیا  
 جو کہ آپ کی قوم کا خیل ہے کہ آپ اپنی صاحبزادیوں کے بارے  
 میں کسی سے خفا نہیں ہوتے۔ اسی لیے حضرت علیؑ ابوجہل کی بیٹی  
 سے نکاح کر لیا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہوئے  
 لاوی کہ بیان ہے، میں نے سنا کہ تشدد کرنے کے بعد آپ نے  
 فرمایا: میں نے اپنی ایک لڑکی کا نکاح ابوالحسن بن علیؑ سے کیا تو اس  
 نے جو بات مجھ سے کہی پورا کیا اور بیشک ناظر سے مجھ کا صدمہ ہے۔  
 مجھے یہ بات پسند نہیں کہ اسے کئی تکلیف پہنچے۔ خدا کی قسم، اس نے  
 کی اور خدا تعالیٰ کی بیٹی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکیں گی۔  
 پس حضرت علیؑ نے وہ منگنی چھوڑ دی۔ حضرت سیور فرماتے ہیں  
 میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی مدینہ شمس کی رشتہ داری کا  
 ذکر فرمایا اور اپنے نسبتی فرزند کی قرین لہائی کہ اس نے خوب رشتہ  
 داری نبھائی۔ جو بات کی اسے پورا کیا اور جو مجھ سے وعدہ کیا اسے وفا کیا۔

حضرت زید بن حارثہ کے مناقب۔ براہ بیان ہے کہ رسول اللہ  
 نے ان سے فرمایا: تم مجھ سے بھائی اور عمار سے آزاد کرو غلام ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوج تیار کی اور اس کا امیر بن کر حضرت  
 اسامہ بن زیدؓ کو مقرر فرمایا۔ بعض حضرات کو ان کی سرداری پسند  
 نہ آئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی سرداری  
 ہی پسند نہیں کرتے بلکہ اس سے پہلے ان کے والد ماجد کی سرداری  
 ہی تمہیں کب پسند تھی۔ حالانکہ خدا کی قسم، وہ سرداری کے لیے موزوں تھی  
 مگر وہ لوگوں کی نسبت ان سے بڑی محبت تھی اور ان (حضرت زیدؓ  
 کے جو چچے بن) حضرت اسامہؓ سے دوسروں کی نسبت زیادہ محبت ہے۔

٢٢٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
 بْنُ سَعْيَانَ الرَّهَافِيُّ عَنْ عَدُوٍّ وَفَعْنٍ عَنْ يَسْتَدْرِغِيَّةَ  
 عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ قَائِلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ شَاهِدٌ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَرَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ  
 مَسْطَبَانِ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ  
 قَالَ كُنْتُ بِذَلِكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَجَبَّرُ  
 فَأَخْبَرَهُ بِهِ عَائِشَةُ  
 مَا بَكَدَ ذِكْرُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ .

١٢٥ - حَدَّثَنَا تَيْمُتُ بْنُ مَعْبُودٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ  
قُرَيْشَ أَهْتَمُّهُمْ شَأْنُ الْفَخْرِ فَوَعِيَتْ قُفَاؤُا مِنْ يُجْعَرُ  
عَلَيْهِ إِلَّا أَسْمَةُ بْنُ زَيْدٍ حَيْثُ رَسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
ذَهَبَتْ أَسْأَلُ الزُّهْرِيَّ عَنْ حَدِيثِ النَّخَعِيِّ فِيهِ قَوْلُهُ  
بِئْرُ قُدْتُ لِسَفْهَانٍ فَلَمْ يَحْتَمِلْهُ عَنْ أَحَدٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا  
بِئْرُ كِتَابٍ كَانَ كَتَبَهُ أَيُّوبُ بْنُ مَوْحِبٍ الزُّهْرِيُّ  
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً  
مِنْ بَنِي مَعْزُورٍ مَرَسَتْ قَتْلَ قُفَاؤُا مِنْ يُكَلِّمُ مِثْلَهَا  
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهَا وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجْعَرْ فِي أَحَدٍ  
أَنْ يُكَلِّمَهُ فَكَلَّمَهُ أَسْمَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ  
بَيْتَ إِسْرَآئِيلَ كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيعُ  
تَرَكُوهُ فَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ تَطْعَمُوهُ لَوْ كَانَتْ  
عَاطِلَةً لَقَطَعْتُ يَدَهَا .

56

١٢٦ رَحِمَهُ اللهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَدَاةٍ  
يَحْيَى بْنُ عَدَاةٍ حَدَّثَنَا الشَّامِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ  
بْنِ دِينَارٍ قَالَ لَطَفَ إِلَيْنَا يَوْمَآ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ  
لِي رَجُلٍ يَسْأَلُ بِشَيْءٍ فِي نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ  
النَّظَرُ مِنْ هَذَا لَيْسَ عِنْدِي قَالَ لَهُ إِنَّكَ

حضرت عائشہ صدیقہٴ رسی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک قیامہ شناس آیا اللہ تعالیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موجود تھے اس وقت اسامہ بن زید اللہ زیدؓ کی حاضرت دونوں ایسے مہرے تھے۔ قیامہ شناس نے کہا کہ ان میں سے ایک قدم باب کا الد ایک بیٹے کا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سن کر محبت مسرور ہوئے۔ یہ بات آپ کھاتھی صلیٰ معلوم ہوئی کہ حضرت صدرۃ کو کبھی بتائی۔

حضرت امام حسن بن زید کا ذکر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت  
 عورت نے اپورنی کر کے (قریش کو پریشانی میں پھنسا دیا وہ کہنے  
 لگی کہ حضرت اسامہ بن زید کے سوا سفارش کی حرکات اور کون کر  
 سکتا ہے کیونکہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت ہے۔  
 صفیان کہتے ہیں کہ میں نے زہری کی خدمت میں جا کر ان سے عرض کیا  
 حضرت کی عادات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے نادر اکتی کا اظہار  
 کیا۔ (حلی نے) صفیان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں  
 نے کسی سے سنا تو نہیں ہاں ایوب بن موسیٰ کی کتاب میں لکھا ہوا  
 دیکھا ہے جو انہوں نے زہری، حرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حج عمرہ کی ایک عورت نے چور کی کان  
 لگ کھنڈے گاں کے باہر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عرض کیا  
 کسی کو عرض کرنے کی حرکات نہ ہوتی تھی۔ آخر حضرت اسامہ بن زید  
 بارگاہِ وصیت میں عرض کر دے ہوئے۔ آپ نے فرمایا: بیشک نبی اس میں  
 جب کوئی ستر زاد لایا کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور غریب چور کی کرتا تو  
 اس کا ہاتھ کاٹ دیتے، ہاتھ لگانا غریب کی بات تھی اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔  
 حضرت محمد بن اسامہ کا ذکر۔

عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت ابن عمر  
نے ایک شخص کو دیکھا کہ مسجد نبوی کے گوشے میں کپڑے بچھو  
رہا ہے۔ پس حضرت ابن عمر نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہے؟ کہا: وہ  
میرے نزدیک جوتا۔ ایک شخص نے کہا: ہاں اے ابو  
عبدالرحمن! کیا آپ اسے پہچانتے نہیں؟ تو

أَمَّا تَقِيْتُ هَذَا مَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا أَمَّا تَقِيْتُ  
أَمَّا تَقَالِ خَطَا طَائِفَةِ ابْنِ عُمَرَ رَأْسَهُ وَتَقَرَّبَ يَدَيْهِ  
فِي الْأَرْضِينَ ثُمَّ قَالَ لَوْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُنَّ حَبِيبًا.

۹۱۶ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَعْنٍ  
قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ حَزَنَةَ أَبَا عُمَرَ عَنْ أَسَمَةَ ابْنِ  
زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ  
وَسَمِعَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ بِالْعَسَنِ فَيَقُولُ أَنْتُمْ أَجْمَعُونَ  
مَاتُوا حُبًّا هَذَا قَالَ نَعِيبُ بْنُ أَبِي النَّبَاتِ لَمْ نَجِدْ أَحَدًا  
مِنَ الْأَنْصَارِ يَأْخُذُ بِمُوتِي إِلَّا سَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ابْنِ الْحَجَّامِ  
بْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ وَكَانَ أَبِي مَرْثَدَةَ بَنِي الْأَسَدِ مِنْ أَهْلِ  
أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَرَأَ مِنْ عَمَلِ  
لَوْ يَسْجُدُ لِرَسُولِهِ وَلَا يَجُودُ فَهَذَا أَيْضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ  
وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ بَيَّسَ هُوَ مَعَ حَبِيبِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ  
إِذَا دَخَلَ الْعَجَازُ بَنِي أَبِي مَرْثَدَةَ فَكُنَّا مَعَهُمْ مُسْكُوخَةً  
وَلَا يَجُودُ فَهَذَا أَيْضًا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ فَالٍ ابْنُ مَرْثَدَةَ  
هَذَا أَقْبَلْتُ الْعَجَازُ بَنِي أَبِي مَرْثَدَةَ فَقَالَ ابْنُ  
عُمَرَ لَوْ رَأَى هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَجَبَهُ  
فَدَنَّهُ حُبًّا وَمَا دَلَّهُمْ أَنَّهُ يَمُنُّ قَالَ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَهْلِ  
عَنْ سَلَمَانَ وَكَانَتْ حَاوِسَةً يَتِيْفًا عَلَى مَقْعَدِهِ وَسَلَّمَ  
بِأَسَمَةَ مَنَاقِبَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۹۱۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
عَنْ مَعْنٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مُدْيَا فَصَّهَا عَلَى أَبِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَصَحَّيْتُ أَنْ رَأَى مُدْيَا فَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد بن اسامہ ہے۔ پس حضرت ابن عمر نے اپنا سر  
بجھایا اور دونوں انھوں سے زمین کر دینے لگے۔ پھر فرمایا  
اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو ضرور اس سے  
محبت کرتے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اللہ کا نام حسن کو گد میں سے کر کے کرتے تھے  
اللہ کے بندوں سے محبت ہے تو مجھ سے محبت فرمادے حضرت  
اسامہ بن زید کے مولے سے منقول ہے کہ مجاہد بن ابی ہاشم  
ان کے اخیان بیان کیا انھار کا تھے۔ انہیں حضرت ابن عمر نے دیکھا  
کہ رکوع اللہ سجدہ درست نہیں کرتے تو فرمایا۔ اپنی نماز کا اعادہ کر۔  
دوسری روایت میں حضرت اسامہ بن زید کے مولے فرماتے ہیں  
ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ مجاہد بن  
ابی ہاشم آئے اور انھوں نے رکوع اور سجدہ سے صحیح نہیں کیے تو آپ  
نے فرمایا کہ نماز دوبارہ پڑھو۔ جب وہ واپس پہنچے تو حضرت  
ابن عمر نے مجھ سے پوچھا یہ کون ہے میں نے جواب دیا کہ مجاہد  
بن ابی ہاشم ہیں۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا اگر رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھتے تو ضرور اس سے محبت کرتے۔  
پھر حضرت ام المومنین کی امہ سے آپ کی محبت کے واقعات  
بیان کیے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میرے بعض دوستوں نے  
سلیمان بنی روایت میں یہ بھی کہا ہے کہ ام المومنین کو نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے گود کھوایا تھا۔

### حضرت عبداللہ بن عمر کے مناقب۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی حیات مقدسہ میں اگر کوئی شخص خواب دیکھتا تو بخیر کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے حضور اسے بیان کیا کرتا مجھے بھی اتنا ہی تھا کہ میں بھی وہ خواب دیکھوں  
اور آپ کے سامنے بیان کروں پھر پھر رسول اللہ کے مبارک زمانے  
کے اندر میں مجھ کو لاکھا اور صمدی صریح تھا۔ پس میں نے خواب میں

قَسَمَ لَكُمْ عَلَافًا أَغْرَبَ فَنُكِّلْتُ أَنَا مَرِيءٌ السَّجِدَ  
عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ  
كَأَنِّي مَكِينٌ أَخَذَ بِي فَخَذَ هَنَاقِي لَمَّا انْتَابَ قِيَادًا رَجُلًا  
مَطِيرِيَةً كَلِمَةً أَيْبَرُ وَإِذَا اللَّهُ قَدْ نَازَلَ لِقَائِي أَيْبَرُ وَإِذَا  
رَفِيقًا مَأْسُورًا قَدَّرَ قَتْلَهُمْ فَجَعَلْتُ أَكُولُ أَعْوَدُ بِأَنَّهُ  
رَمَنَ النَّارِ أَعْوَدُ بِأَنَّهُ رَمَنَ النَّارِ خَلَقَ لَهَا مَلَكًا أَخَذَ  
فَقَالَ لِي لَبَّ كَرَأَيْتُ رَأْسَهُ مَقْصُوعًا عَلَى حَنْصَةٍ فَقَصَصْتُهَا  
حَنْصَةً عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَحْزَنُ  
الْمَرْجُلُ عِندَ اللَّهِ تَوَكَّلْ يَا نَبِيَّ قَالَ سَأَلْتُ عَنْهُ  
عِندَ اللَّهِ لَا يَسْأَلُ مِنْ النَّبِيِّ إِلَّا قَبِيلًا .

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو ذُهَبٍ  
عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ  
حَنْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا نَزَلَ  
عِندَ اللَّهِ وَرَجُلٌ مَخَالِفٌ .

يَا نَبِيَّ مَنَاقِبَ عَمَّا وَحَدَّثَنِي عَنْهُ اللَّهُ عَمَّا  
۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ  
عَنِ الْمَعْمُورِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمْرِوَةَ قَالَ حَدَّثْتُ لَقَامَ  
فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَنَزَلَتْكُمُ اللَّهُمَّ فَيَسِّرْ لِي جِلْسًا صَالِحًا  
فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَرَأَيْتُهُمْ جَاءَهُمْ حَتَّى  
جَلَسَ لِي جَنَّتِي فَكُنْتُ مِنْ هَذِهِ أَهْلًا أَبُو الدَّرْدَاءِ  
فَقَدْتُ رَأْيِي دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جِلْسًا صَالِحًا  
فَيَسِّرْ لِي خَالَ يَتَمَنَّ أَنْتَ فَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَكَلَّمَ  
أَوْ لَيْسَ جَدُّكَ مِنْ أَوْ رَجُلٌ صَاحِبُ الْخَلِيفَةِ وَ  
أَبُو سَائِدٍ وَابْنُ سُلَيْمَانَ وَفِيكُمْ الَّذِينَ أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ  
الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَوْ لَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبٌ يَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الَّذِي لَا يَحْتَمِرُ أَحَدٌ عِندَهُ فَكَلَّمَ خَالَ كَيْفَ يَعْتَدُ  
عِندَ اللَّهِ وَالسَّبِيلُ إِذَا يَعْلَى فَكَلَّمَ أُمَّتَ عَدِيٍّ وَنَبِيٍّ

وہ فرشتوں کو دیکھا جو مجھ پر کراہی دوزخ کے قریب سے گئے جو  
پہنچ دیوچ کوئی کی طرح تھی اور کوئی کی طرح اس کے دوزخ سے تھے اور  
اس کے اندر گئے ہی تھے۔ یہ نہیں بیان کر سکتے تھے۔ میں دوزخ  
سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں دوزخ سے پناہ چاہتا ہوں۔ ان میں  
سے ایک فرشتہ نے مجھ سے کہا کہ ڈر دست ۔  
پس میں نے حضرت حنفہ کے سامنے یہ خواب بیان  
کیا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا دیا۔ آپ نے  
فرمایا:۔ عباد اللہ دست اچھا آدلی ہے۔ کاشش! رات  
کو نماز چھوڑ کرے۔ سالم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت  
عبد اللہ رات کو نہ سوئے مگر تھوڑے دیر۔

انہا لوگوں میں حضرت حنفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا:۔ عبد اللہ (ابن عمر) نیک  
آدلی ہے۔

### حضرت عمر اور حضرت حذیفہ کے مناقب۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں لشام کے  
مکہ میں گیا۔ پھر میں نے وہ رکت نماز پڑھی اور دعا کی کہ اسے ایسا  
مجھے کوئی اچھا ہمتیٰ نہ ملے۔ پھر میں ایک جماعت کے قریب  
گیا اور ان کے پاس جا بیٹھا۔ اسی دن میں ایک بوڑھا میرے پیروں میں بیٹھا۔  
میرے پر ہوا۔ آپ کوں میں جواب دیا: ابجد روا۔ میں نے کہا: بیشک  
میں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے کوئی اچھا ہمتیٰ نہ ملے۔ پس میری  
آپ کو بھیج دیا۔ اللہ نے ہدایت فرمائی: آپ کوں میں جواب دیا کہیں  
کوئے کہہ دے وہاں۔ فرمایا: کیا آپ لوگوں کے پاس ابن اُمّ عبد اللہ حضرت  
عبد اللہ بن مسعود انہیں میں جو رسول خدا کی خیمین مبارک: کیا وہ جہاں  
اپنے ساتھ رکھ کر رہتے تھے۔ کیا آپ لوگوں کے پاس وہ نہیں ہیں جن کی اللہ  
تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے پر شیطان کے شر سے محفوظ رکھا ہے (صحیح)۔  
حضرت عمر بن خطابؓ فرمایا: آپ لوگوں میں وہ حضرت حذیفہؓ انہیں میں جو  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایسے امرا کو بھیج جانتے تھے جہاں کوئی

إِذَا أَيْتَنِي وَالْقَهَّارُ إِذَا أَتَنِي، وَمَا خَلَقَ إِلَّا كَرًّا  
وَالْأَنْثَى قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَقْدَرْتُ أَنْ أُولَئِكَ أَهْلُ السُّورِ وَاللَّهُ عَزَّ  
وَجَلَّ عَزَّ وَكَلَّمَ مِنْ دَفِئِهِ إِلَى بَنِي

عمر اس میں جانتا تھا۔ پھر رسول نے فرمایا: تبارک و تعالیٰ نے مسعود  
سورہ اہل کو کس طرح چیتے میں اپس میں نے یہ کہہ کر سنائی کہ اہل بنی  
نوح کا ہی اور بنی نوح کا ہی ہے۔ اور اہل بنی نوح کا ہی ہے۔ اور اہل بنی نوح کا ہی ہے۔  
پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ اسی طرح فرمائی ہے، صحابہ  
اپنے مبارک منہ سے میرے منہ میں ڈال دی۔

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا سَيِّمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ مُيَيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عَلَّقَهُ إِلَى الشَّامِ  
فَلَمَّا دَخَلَ السَّجْدَةَ قَالَ لَكُمْ يَتِيمِي جِلْبَتٌ صَالِحَةٌ  
فَجَسَّ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ  
مَنْ أَنْتَ قَالَ صَاحِبُ الْكُوفَةِ قَالَ أَلَيْسَ  
بِكُنْزٍ أَوْ بِكُنْزٍ صَاحِبِ الْبَيْتِ الَّذِي لَا يَحِلُّهُ غَيْرُهُ  
يَتِيمِي حَدَّثَنِي كَلْ هَلْتُ بَنِي هَذَا أَلَيْسَ فَيَكُنْ  
أَوْ بِكُنْزٍ الَّذِي أَحْبَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَسَائِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتِيمِي مِنَ الشَّيْطَانِ  
يَتِيمِي عَنَّا قَالَ هَلْتُ بَنِي هَذَا أَلَيْسَ فَيَكُنْ  
أَوْ بِكُنْزٍ صَاحِبِ الْبَيْتِ الَّذِي لَا يَحِلُّهُ غَيْرُهُ  
قَالَ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ وَفِيهِمْ وَأَبِي إِدْرِي  
يَتِيمِي وَالْقَهَّارُ إِذَا أَتَنِي هَلْتُ بَنِي هَذَا  
وَالْأَنْثَى قَالَ مَا دَالِي فِي هَذَا لَوْ أَنَّكَ دَاوُدُ  
يَسْتَنْزِلُ لَوْ فَيَكُنْ شَيْءٌ مِنْ سَمْعِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابراہیم نخعی کا بیان ہے کہ حضرت طلحہ شام کی طرف گئے اور  
جب مسجد میں داخل ہوئے تو دعا کی۔ اسے اللہ اچھے کوئی ملک بخشین  
معاذ فرما۔ پھر حضرت ابوذر واکے پاس جا بیٹھے۔ انہوں نے  
پوچھا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں کونے کا رہنے والا  
ہوں۔ فرمایا: کیا آپ لوگوں میں وہ صاحب ہزار نہیں کہ جن بھید  
کو دریا نہیں جانتا تھا۔ میں حضرت خذیفہ میں نے جواب  
دیا کہ کیوں نہیں۔ فرمایا: کیا آپ لوگوں میں وہ نہیں جس کو کون  
تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے یہ شیطان سے محفوظ رکھا۔ میں نے  
عمر بن یاسر میں نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمایا: کیا آپ لوگوں  
میں وہ نہیں جو مساک و اسے یہی معنی مبارک بن مسعود میں  
نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: مبارک بن مسعود  
فرمائی: دیکھو، کاتھاسی (کاٹھن) کو کس طرح چیتے میں؟  
میں نے جواب دیا: کاتھن کو کاتھن (کاٹھن) فرمایا: جیسے یہ لوگ تیرے  
پیچھے پڑے رہتے ہیں، یہاں تک کہ مجھے اس سے ہش  
دینا چاہتے ہیں جو کچھ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم سے سنا ہے۔

### حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے مناقب

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
۴۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ  
حَدَّثَنَا حَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي النَّسَّابُ  
بُنُ مَا لِي بِكَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيَّةً وَإِنَّ أَمِيَّةَنَا أَيْتَنُهَا  
الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ فَابْنُ الْجَرَّاحِ  
۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔  
ہر امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اللہ جل جلالہ  
اس امت کے لیے ابو عبیدہ ابن الجراح  
امین ہیں۔  
حضرت خذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت



شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جِلَّةٍ عَنْ جَدِّ يَحْيَى  
نَحْوُ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ الْيَقُوتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا هَيْلَ نَجْرَانِ كَذَبْتُمْ يَحْيَى عَلَيْهِ السَّلَامُ  
يَحْيَى أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَذَمُّوا أَهْلَ الْخَطَاةِ فَبَعَثَ  
أَبَا عُبَيْدَةَ نَحْوُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے اہل نجران سے منسوب کیا کہ میں تمہارے  
ادبِ حاکم بنا کر ایسے شخص کو بھیجوں جو واقعی  
امین ہوگا۔ آپ کے اصحاب متکبر رہے۔ پس  
آپ نے حضرت ابوجبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو  
دعا فرمادی۔

حضرت مصعب بن عمیر کا ذکر۔

امام حسن اور امام حسین کے مناقب

تاج بن جبر نے حضرت ابوجبیر سے روایت کیا کہ رسول خدا  
نے امام حسن کو بیٹے سے لگا لیا۔

حضرت ابوجبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ  
میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اللہ  
امام حسن آپ کے پہلو میں تھے، کبھی آپ لوگوں کی جانب  
دیکھتے اور کبھی ان کی طرف۔ چپ پنجہ میں سے آپ کو  
منبر داتے ہوئے سنا کہ میرا یہ بیٹا مسند دار ہے  
اور شاید اُمّی کے نزدیک اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دنیا و آخرت  
میں صلح کرادے گا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اور  
امام حسن کو لیا جو ان کا اور فرما رہے تھے ہر ایک اللہ!  
میں بن دونوں سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما۔  
یا جو کچھ فرمایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ جب حضرت حسین علیہ السلام کا سر  
سبکِ طشت بن ہر کہ حمید اللہ بن زیاد کے  
سامنے پیش کیا گیا تو وہ ٹھوٹے مارنے لگا اور  
آپ کے حسن و جمال پر نکتہ بینی کی حضرت انس نے  
منبر دیا کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حب  
سے زیادہ مشابہ تھے اور امام عالی مقام نے و سر کا

باب ۲۵۱ ذِکْرُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ

باب ۲۵۱ مناقب الحسن والحسين رضي الله  
عنهما قال ما فرم بن جبر عن أبي هريرة قال قال  
النبي صلى الله عليه وسلم الحسن

۲۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَیْنَةَ  
حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ  
وَالْحَسَنَ إِلَى جَنْبِهِ يَطْرُقُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَرَأَيْتُ  
مَرَّةً وَيَقُولُ اسْمِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ  
أَنْ يَصْلَحَ بِهِ بَيْنَ بَيْنِ فَتَكُونُ مِنَ  
الْمُسْلِمِينَ.

۲۵۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا  
سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ  
ابْنِ عَامِرٍ نَحْوُ اللَّهِ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ هَذَا الْحَسَنَ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي  
أُحِبُّهُمَا فَأَجِبْهُمَا أَوْ كَمَا قَالَ.

۲۵۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنُ إِسْرَافِيلَ  
قَالَ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ  
مُعْتَمِدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ  
اللَّهُ يَنْزِلُ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَحَوَّلَ  
إِلَى طَاسِتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حَبِيبٍ شَيْئًا  
فَقَالَ أَكْرَمُ قَالَ أَشَبَّهُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوعًا بِالْوُسْمَةِ.

خطب کیا ہوا تھا۔

حضرت برادر بن عذاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے امام حسن کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور فرمادے تھے :- اسے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں، تو مجھ اس سے محبت کرنا۔

حضرت عقبہ بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے امام حسن کو اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے :- میرے باپ کا قسم، تم رسول خدا کے مشابہ ہو حضرت علی کے مشابہ نہیں ہو اللہ حضرت علی جنس بہتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا: محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی آپ کے اہل بیت کی محبت میں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بڑھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشابہ نہ تھا۔

ابن ابی نعیم فرماتے ہیں کہ کبھی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے حالت احرام کے متعلق دریافت کیا۔ فقہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں کبھی مارنے کے بارے میں پوچھا تھا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اہل عراق کبھی ماننے کا حکم پہنچتے ہیں اللہ انہی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کو شہید کر دیا تھا، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا میں یہ میرے درجہ بھول ہیں۔

۹۳۷۔ حَدَّثَنَا حُجَّاءُ بْنُ الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ قَالَ سَمِعْتُ الْأَسَدَ بْنَ رُوَيْحَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنَ عَلَى مَا يَقُولُ النَّاسُ أَنِّي أُحِبُّهُمَا فَاجِبُهُ

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَهُمَا يَقُولَانِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لَيْسَ شَيْءٌ بِعَبْدِي وَبِعَبْدَتِي يَمْنَعُكَ

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَصَدَقْتُ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَسَاكَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَرَأَيْتُمْ مَا مَعَكُمْ أَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَرَسُولِي فِي أَهْلِ بَيْتِهِ

۹۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ مُرَّةٍ عَنْ مَعْنٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَوْ كُنَّا أَحَدًا أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ مِنْ لُحْيِ بْنِ هَلِيٍّ

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ سَمِعَةَ ابْنِ أَبِي كَعْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ النَّبِيُّ يَنْتَكِلُ الذُّبَابُ فَقَالَ أَهْلُ الْيَمَانِ يَسْأَلُونَ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِجًا نَعَايَ مِنَ الذُّبَابِ

باب مناقب بلال بن رباح مولى النبى صلى الله عليه وسلم  
 ۴۴۲ - حَدَّثَنَا أَبُو تَوَكُّمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ  
 أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ مَعْتَدٍ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ  
 اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
 وَأَسْتَقَى سَيِّدًا يَعْرِفُ بِلَالًا.

حضرت بلال بن رباح مولى ابو نبی کے مناقب  
 رسول خدا نے ان سے فرمایا کہ میں نے جنت میں اپنے  
 آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی۔  
 حضرت سہیل بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر فرماتے  
 حضرت ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور اہل  
 نے ہمارے سردار حضرت بلال کو آزاد  
 کیا تھا۔

۴۴۳ - حَدَّثَنَا أَبُو تَوَكُّمٍ عَنْ مَعْتَدِ بْنِ  
 عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسِ بْنِ  
 يَزِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 كُنْتُ رَأْسًا لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ يَوْمَ الْيَوْمِ  
 فَاتَّبَعْتَنِي وَاتَّبَعْتُكُمْ يَوْمَ الْيَوْمِ فَاتَّبَعْتَنِي

حضرت قیس بن عیاز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
 ہیں کہ حضرت بلال نے حضرت ابوبکر سے کہا۔  
 اگر آپ نے مجھے اپنی ذات کے لیے خرید لیا  
 ہے تو مجھے اپنے پاس رکھیے اور اگر نہ لیا  
 ہے تو مجھے خرید لیا ہے تو آزاد کر دیجئے تاکہ  
 میں وہ کام کروں جو سے اللہ تعالیٰ ماضی ہے۔

### حضرت ابن عباس کا ذکر

باب ذكر ابن عباس رضي الله عنهما  
 ۴۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 خَالِدٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ قَالَ قَالَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي خَدِيرٌ ۖ وَقَالَ  
 اللَّهُمَّ هَاتِمَةُ الْحِكْمَةِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے مبارک سینے سے نکال  
 کر دیا کہ اے اللہ! اسے حکمت سکھا  
 دے۔

### حضرت خالد بن ولید کے مناقب

باب مناقب خالد بن الوليد رضي الله عنه  
 ۴۴۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَابْنُ  
 مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَمِيْدِ بْنِ  
 عَتَّارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَسْتَقَى سَيِّدًا  
 يَعْرِفُ بِلَالًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید حضرت جعفر اور حضرت ابن مسعود  
 کے بارے میں لوگوں کو ان کی خبر آنے سے پہلے ہی بت دیا تھا  
 یہاں پر فرمایا اب مجھ سے کوئی نہ سنا لے، پس شہید ہو  
 گئے۔ پھر پھر نے اٹھایا اور وہ بھی شہید ہو گئے، پھر ابن مسعود نے  
 پڑا اور وہ بھی عمام شہادت نوش کر گئے اور آپ کا مدفن آنکھیں  
 اشک بار تھیں۔ یہاں تک کہ مجھ سے کہ اللہ کی توراہ میں ہے

عَيْنَاهُ تَذَرُ حَتَّى آخِذَ هَاسِيَتَيْهِ مِنْ سَيْفِهِ  
اللَّهُ حَقٌّ فَتَنَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

ایک تلوار سے پکڑا، یہاں تک کہ اسد تھامنے  
تجارت حمت زمان۔

### حضرت سالم مولیٰ ابو حذیفہ کے مناقب

بَابُ مَنَاقِبِ سَالِمٍ مَوْلَى ابْنِ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

سرواق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے سامنے  
حضرت عبداللہ بن مسعود کا ذکر آیا تو انہوں نے منہ مایا کہ  
وہ تو ایسے شخص ہیں جن کو میں ہمیشہ دوست رکھتا ہوں،  
جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے  
سننا ہے کہ قرآن مجید چار آدمیوں سے سیکھو: عبداللہ بن  
مسعود سے اجتہاد، ابی بن کعب سے تفسیر، ابی بن کعب  
سازن بن جہل سے روایت کا بیان ہے کہ جب یہ یاد نہیں رہا کہ ابی بن کعب  
کا نام پہلے لایا یا سازن بن جہل کا۔

۱۲۷ حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ خَرِيبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
بْنُ عُقَيْلٍ مَرْثَةً عَنْ ابْنِ أَبِي هَيَّكَمٍ عَنْ مَنْ رَوَى  
قَالَ ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَهَذَا  
ذَلِكَ رَجُلٌ لَا أَعْلَى أَحَبُّهُ لِعَدَدِ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اسْتَفْبِذُوا الْقُرْآنَ مِنْ  
أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَبْدَ أَبِيهِمْ وَسَلِيمٍ  
مَوْلَى ابْنِ حُذَيْفَةَ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ وَمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ  
قَالَ لَا أَدْرِي بَدَلًا بَيْنَهُمْ أَوْ يَمَعًا

### حضرت عبداللہ بن مسعود کے مناقب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فضول بات نہ کہنے  
والے اور فضول کام کرنے والے تھے اور آپ نے فرمایا  
کہ مجھے تم میں سے وہ آدمی زیادہ پسند ہے جس کا اخلاق  
زیادہ اچھا ہے اور فرمایا کہ قرآن کریم چار آدمیوں سے پڑھو:  
عبداللہ بن مسعود، سالم، مولیٰ ابو حذیفہ، ابی بن کعب  
سازن بن جہل سے۔

بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
۱۲۸ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ  
سَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ سُرْدًا  
قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَعَفِّيًا وَقَالَ ابْنُ  
أَحْبَكُمُ إِلَى أَحْسَنِهِمْ أَخْلَاقًا وَقَالَ اسْتَفْبِذُوا الْقُرْآنَ  
مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَلِيمٍ مَوْلَى ابْنِ  
حُذَيْفَةَ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ وَمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

حضرت عقیق بن خالد فرماتے ہیں کہ میں شام گیا اور درگاہ  
نہر کے دروازے پر اسے شاہجی کوئی ہنشین ملاخرا۔ پس میں نے ایک  
جوشے کو گتے بھرتے دیکھا۔ جب میرے نزدیک آیا تو میں نے کہا: امید  
ہے کہ میری دعا مستجاب ہوئی۔ بزدگ نے پوچھا: آپ کہیے؟  
میں نے کہا: کہنے سے مامول نے فرمایا: کیا آپ میں وہ حضرت  
عبداللہ بن مسعود نہیں جو تعلیم میاں رک، بکر اور چاگل اپنے ساتھ  
لکھا کرتے تھے؟ کیا آپ لوگوں میں وہ حضرت عمار بن یاسر نہیں ہیں  
جن کو شیطان سے محفوظ رکھا گیا ہے؟ کیا آپ لوگوں میں وہ حضرت

۱۲۸ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ أَبِي عَوَّادٍ عَنْ مُبِيرَةَ  
عَنْ عَلْقَمَةَ وَحَدَّثَنَا الْهَاشِمُ فَصَّلَيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ  
اللَّهُمَّ لَيْسَ لِي جَوِيضًا هَرَأَيْتُ شَيْخًا مَقِيلًا قَتْلًا وَكَا  
قُلْتُ أَرَجُوا أَنْ يَكُونُوا اسْتَحَبَّ قَالَ مِنْ أَيْنَ نَت  
قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَفَلَمْ يَكُنْ رَفِيضًا  
الَّذِي صَاحِبُ الثَّعْلَيْنِ وَالْمَوْسَاةِ وَالْيَسْطَلَةِ أَوْ  
لَمْ يَكُنْ فِيكُمْ الَّذِي أُجِيزَ مِنَ الشَّيْطَانِ أَوْ لَمْ  
يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ الْبَيْتِ الَّذِي لَا يَلْعَنُهُ شَيْءٌ





۹۵۳ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ حُرَّانَ بْنَ أَبَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ زُهَيْرٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ إِنَّكُمْ تَصُومُونَ صَلَوةً لَقَدْ مَجَّيْنَا الْبَيْتَ عَلَى مَلَكِيَةٍ فَمَا رَأَيْتُمْ أَحَدًا يَصُومُهَا وَلَقَدْ نَهَى عَنْهَا بِرُوحِي الرُّكَّتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ .

۹۵۴ بِأَيِّ مَنَاقِبٍ فَلَمْ طَمَعَتْ عَلَيْهَا الشَّامُ وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ طَمَعَتْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْخَبَرِ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّحْمَةِ لَيْدِي حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنِ ابْنِ سُوَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاظِلُّوا بَضْعَةَ رِجْلِي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي .

۹۵۵ بِأَيِّ فَضْلِ عَالِيَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْجَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نُوَيْسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَالِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَابِ عَائِشَ هَذَا جَبْرِيلُ يُبْعَثُ بِكَ السَّلَامَ فَكُنْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَفَى مَا نَأْتِي تَرَفِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۹۵۶ حَدَّثَنَا أَبُو حَسَنٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنَا هَمْدٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلٌ مِنَ الْمَرْجَلِ كَثِيرٌ وَكَثُرَ كُلُّ مِمَّا أَوَسَّاهُ الْمَرْيَمُ بِمَكَّةَ رَجُلًا وَرَأْسُهُ أَمْرًا وَفَزَعُونَ وَفَضْلُ عَالِيَةِ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الشَّرَفِ عَلَى سَائِرِ الطَّاهِرِ .

۹۵۷ حَدَّثَنَا حَبِيبُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ لَيْسَةَ الْأَنْبِيَاءِ مَا لَكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَضْلُ عَالِيَةِ عَلَى

حضرت سعادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ منہ فرماتے ہیں کہ آپ لوگ ایک ایسی نماز پڑھتے ہیں جتنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں لیکن ہم سے آپ کو یہ نماز پڑھنے میں نہیں دیکھا بلکہ آپ سے نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے منع فرمایا ہے ۔

حضرت فاطمہ علیہا السلام کے مناقب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سرور ہے ۔ حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرے جسم کا ایک حصہ ہے ۔ پس جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا ۔

حضرت عائشہ صدیقہ کی فضیلت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ ! یہ جبریل جیسا سلام کہتے ہیں ۔ میں نے جواب دیا ۔ کہ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ۔ لیکن آپ ایسے ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (جو کچھ دیکھتے ہیں وہ میں نہیں دیکھتی) ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں میں سے کمال بہت سے افراد ہوئے لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ زہرا و فرعون کے سوا کوئی کمال نہ ہوئی اور عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر اس طرح ہے جیسے قرینہ کی تمام کھانوں پر ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منہ سے جیسے سنا ہے کہ عائشہ کو تمام عورتوں پر فضیلت ایسے ہے جیسے قرینہ کی فضیلت

الْبَسَاءُ لَعْنَتِي الشَّرِيفُ عَلَى الطَّعَامِ

۹۵۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَرَبٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ تَقَرَّبُوا إِلَيَّ فِي كَلْبَةٍ

۹۵۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَرَبٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ تَقَرَّبُوا إِلَيَّ فِي كَلْبَةٍ

۹۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْنَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ مَا رَسَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي فِي طَلَبِهَا فَذَرَكْتُهَا فَصَلَّوْهُ فَصَلَّوْهُ بِغَيْرِ حُضُورٍ فَذَكَرْنَا لِرَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرَّ إِذْ ذَلِكِ لِيَبِي فَتَرَلْتُ آيَةَ التَّيْمِيمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُصَيْنٍ جَزَاءُ اللَّهِ خَيْرٌ أَمَّا اللَّهُ مَا رَلَّ يَدَا أَمْرًا فَقَدْ أَرَجَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ مَنَّهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً

۹۶۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي مَرَضٍ جَعَلَ يَدُورُ فِي بَيْتِهِ وَيَقُولُ إِنِّي أَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَلَى بَلْبَتٍ عَائِشَةُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَئِذٍ مَكَانَ

۹۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدُورُ فِي بَيْتِهِ وَيَقُولُ إِنِّي أَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَلَى بَلْبَتٍ عَائِشَةُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَئِذٍ مَكَانَ

تمام کافوں پر ہے۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ بیار پڑیں تو حضرت ابن عباس عیادت کے لیے آئے اور کہنے لگے: اے اُمّ المؤمنین! آپ ایسی بزرگوار ہیں جہاں بچے پیش نیچے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو بوجھ کر بیرواں فرماتے ہیں کہ جب (جنگ جمل سے پہلے) حضرت علیؓ نے حضرت عمارؓ اور امام حسنؓ کو کوفہ بھیجا تاکہ ان لوگوں کو اپنی مدد پر بلال کریں تو حضرت عمارؓ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ حضرت عائشہؓ دنیا اور آخرت میں رسول خدا کا پیروی میں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو آغا پایا ہے کہ ان رسول علیؓ کی پیروی کریں گے یا ان (حضرت عائشہؓ) کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے اپنی ہمیشہ حضرت اسامہؓ سے ہر عاریتہ لیا تھا لیکن وہ گم ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے کئی حضرت کو اس کی تلاش میں روانہ کیا۔ پس نماز کا وقت ہو گیا اور بعض حضرات نے بغیر حضورؐ کے نماز پڑھی، پھر عذرا کہیں کہیں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پائی نہ ملنے کی شکایت کہ اس پر تہمید کی آیت نازل ہو گئی حضرت انسؓ بن حنفیر نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جنائے غیر سے کہ جو تکلیف آپ کو پہنچی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کے خیر سے آسانی فرمادی اور عام مسلمانوں کو برکت حاصل ہو گئی۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ اپنے آخری مرض میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چہرہ ازواج مطہرات میں سے جس کے ہاں ہوتی تو فرماتے کہ کل میری باری کس کے ہاں ہوگی؟ یہ حضرت عائشہؓ کے حجر کی طرح کے باعث تھا جب ان کی باری آئی تو آپ کو کون ہوا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ عز و جل خدا کی نعمت میں ہرگز حضرت عائشہؓ کی بارگاہ کے بعد چھٹی کیا کرتے تھے اس پر تمام بزرگوار صحابہؓ حضرت ام سلمہؓ کے پاس جمع ہوئے اور کہنے لگے: اے اُمّ سلمہ! خدا کی قسم، لوگ اپنے خیر سے بزرگوار رسات میں اس مدد پیش کرتے ہیں جب عائشہ صدیقہ کے ہاں باری ہوتی ہے مگر مال کی جہیں بھی اسی طرح حضرت سے ہیں

يَا مَرْءَ النَّاسِ يَتَعَزَّوْا رَأْسِيَّ حَيْثُ مَا دَأْرُ قَالَتْ قَدْ كُوتَ ذَاكَ  
أَمْ سَلَمَةُ رَأْسِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنْ سَبِّهِمْ فَلَمَّا عَادَ  
لَهُ ذَاكَ قَعْرَ حَقٍّ عَيْتٍ قَتَلْنَا مَنْ فِي الشَّالِثَةِ ذَكَرَ  
لَهُ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ كَذَبْتِ بِي فِي عَائِشَةَ مَرَاتَةٍ فَأَشْهَدُ لِي  
عَنْ تَلَوْتِي فَأَقَامَ لَهَا فِي مَرَاتَةٍ وَفَكَأَ عَيْتُهَا.

طرح عائشہ کو ہے۔ لہذا آپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا  
کہ رسول خدا انگوٹھ کو یہ حکم فرمادیں کہ میری خدمت میں یہ بیعت نہ کرے  
خواہ میں کسی جگہ یا کسی مکان میں ہوں۔ یہی حضرت ام سلمہؓ نے مجاہد صلی اللہ  
علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے منہ پھیر لیا جب انھوں نے دو مرتبہ  
مرتبہ یہ بات دہرائی تو آپ نے فرمایا اسے دفع مسدود ہے عائشہ کے

ہم سے یہ تکلیف نہ پہنچاؤ، کیونکہ خدا کی قسم، عائشہ کے براہم میں سے کسی کے لعاف کے اندر مجھے پروا ہی نازل نہیں ہوئی۔

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## باب ۱۵

بَابُ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ آمَنُوا  
وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ قَبْلِهِمْ يُجْعَلُونَ مِنْ حَاجِرِ الْأَنْصَارِ  
وَلَا يَجْعَلُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا  
أَوْفَرُوا

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَبَيْدُ  
بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غَمِيلَانُ بْنُ جَبْرِ قَالَ حَدَّثَنَا  
يُوسُفُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُصَابُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا  
أَمْرُسُ كَعْبُ اللَّهِ قَالَ قَالَ سَمَاءُ اللَّهِ كُنَّا نَحْنُ  
عَلَى النَّبِيِّ فَيُحَدِّثُنَا مَنَاقِبَ الْأَنْصَارِ وَمُشَاهِدَهُمْ  
وَيَقْبِلُ عَلَيَّ أَوْ عَلَيَّ رَجُلٍ مِنْ الْأَنْصَارِ  
فَيَقُولُ فَعَلَّ قَوْمُكَ يَوْمَ كَذَا كَذَا  
كَذَا أَوْ كَذَا

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هَبَيْدُ  
بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمَ مَعَاذٍ يَوْمَ مَا قَدْ قَدَّمَ اللَّهُ رَسُولَهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ افْتَرَقَ مَوَاطِنُهُمْ  
فَقِيلَتْ سَرَّوْا أَنْفُسَكُمْ وَجَبَّحُوا فَقَدَّمَ اللَّهُ لِيَسْمَعُوا  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ

۹۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
زَيْدِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ  
قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ مَعَاذٍ مَكَّةَ وَأَعْطَى قُرَيْشًا وَ  
أَنْصَارًا هَذَا الْهَوَ الْعَجَبُ إِنَّ سَيُوفَنَا نَقَطُ مِنْ  
وَحَاءِ قُرَيْشٍ وَعَمَّا مَضَانَا وَدُعَاؤُهُمْ فَبَدَأَ ذَلِكَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا الْأَنْصَارَ فَقَالَ  
فَعَلَّ مَا أَلْفَيْ يَلْعَبُ عَنْكُمْ وَصَلَّى كُنَّا لَا  
يَكْذِبُونَ فَعَلَّ لَوْ هُوَ الَّذِي يَلْعَبُ

انصار کے مناقب۔ انصار باری تعالیٰ ہے۔ انصار  
نے پہلے سے اس شہر ایمان میں گھر بنا لیا، دوست رکھتے ہیں انہیں  
جوان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے  
اس چیز کی جودہ دے گئے اور انصار (آیت ۹)

فیضان بن جریر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت  
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انصار نام کے بارے میں پوچھا  
کہ یہ نام آپ حضرات نے خود لکھا ہے یا اللہ تعالیٰ نے اس  
نام سے موسوم فرمایا ہے؟ جواب دیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے  
مہلایہ نام رکھا ہے۔ جب ہم حضرت انس کی خدمت میں حاضر  
ہوتے تو وہ میری یا قبیہ اند کے کسی فرد کی جانب متوجہ  
ہو کر فرماتے۔ آپ کی قوم نے فلاں روز فلاں کار نامہ  
انہم و ایضا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بعاث کا  
دن آپ رسول کی کامیابی کے لیے مقرر فرمایا تھا۔ جب رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ان کی باخداں منتشر ہو گئیں اور  
ان کے بعض سرور و ملازم گئے جبکہ بعض زخمی ہوئے تو یہ دن اللہ تعالیٰ  
نے اپنے رسول کے لیے ان لوگوں کے اسلام میں داخل ہونے کا مقرر  
فرمایا (یعنی انصار کے لیے)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ کے روز  
بعض انصار کھڑے کہال قریش میں حیران ہو کر آیا جاتا ہے، یہ  
کتنی عجیب بات ہے حالانکہ قریش (کفار مکہ) کا خون ہماری لڑائی  
سے ٹپک رہا ہے لیکن ہمارا مال غنیمت ان کے سپرد کیا جا رہا ہے  
جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ  
نے انصار کو بلایا اور فرمایا۔ تمہارے متعلق کچھ عجیب بات  
پہنچی ہے اور تم مجھ کو نہیں بولا کرتے۔ انہوں نے جواب  
دیا کہ واقعی آپ تک صحیح خبر پہنچی ہے۔ فرمایا۔ کیا تم اس بات

قَالَ اَوْلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَرْجِيَهُ النَّاسُ بِالنِّسَاءِ  
اِلَىٰ يَوْمِئِذٍ ثُمَّ تَرَجِعُوْنَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَىٰ يَوْمِئِذٍ كَمَا تَوَسَّكْتِ الْاَنْصَارُ  
وَادِيًا اَوْ شُعْبًا لِّسَكْنَتِكَ وَاِيَّيَ الْاَنْصَارِ اَوْ  
بَابِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهَجْرَةُ  
لَكُنْتُ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَتْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ  
نَعِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا  
قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَأَتْ  
اَلْاَنْصَارُ سَكَنًا وَاَدِيًا اَوْ شُعْبًا لِّسَكْنَتِكَ فِي  
وَاِيَّيَ الْاَنْصَارِ وَلَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ اَمْرًا مِنْ  
اَلْاَنْصَارِ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اَمَا ظَنَرْتِ يَا اَبِي هُرَيْرَةَ  
اَوْ هُوَ دَنْصَرٌ اَوْ اَوْ كَلِمَةٌ اُخْرٰى.

بَابُ اَحَادِثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ  
اَلْمُهَاجِرِيْنَ وَاَلْاَنْصَارِ.

۹۶۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ تَقَدَّمُوا  
اَلنَّبِيَّ ﷺ اَتَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ  
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ  
اِلٰى اَكْثَرِ الْاَنْصَارِ مَا لَاحَظْتُكُمْ مَّا لِيْ بِصُفِيِّنَ وَ  
لِيْ اَمْرًا اَنْ اَنْظُرَ اَعْجَبْتُهَا اَيْكَ فَسَيَّهَاتِي  
اَكَلْتُهَا فَاِذَا اَنْفَضْتُ حَذَرْتُهَا فَتَرَدَّدْتُهَا قَالَ  
بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَا لَكَ اَيْنَ سَوْفَ تَكُوْنُ  
فَدَلُوْهُ عَلَىٰ سَوْقِ بَنِي فَيْنُقَانَ كَمَا اَنْقَلَبَ اِلَّا  
وَمَعًا فَضَلُّ مِنْ اَقْطَافٍ وَسَمِعَ ثَقْرَبَا بَعْدَ الْعَدُوِّ  
فَتَرَجَعَا يَوْمَئِذٍ اَشْرَفَا فَنَظَرَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِيْرٌ كَانَ تَرَدَّدْتُكَ قَالَ

پر ماضی نہیں ہو کہ لوگ ماضی غیبت نے کر اپنے گھروں کو جائیں  
اور تم اللہ تعالیٰ کے رسول کو سنے کر اپنے گھروں کو جائیں  
اگر انصار کسی وادی یا گلی میں چلیں گے تو میں بھی انصار  
کی وادی یا گلی میں چلوں گا۔

انصار کے بارے میں ارشاد رسول عربی -  
حضرت عبداللہ بن زید نے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ اگر  
ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے ہوتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، یا یہ فرمایا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا: اگر انصار کسی میں وادی یا گلی میں چلیں تو میں بھی انصار کی  
میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد  
ہوتا۔ حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ آپ صلی  
سلامت حقیقت نہیں منہ دیا کیونکہ انصار نے  
آپ کو جگہ دی اور آپ کی ہدایت کی تھی۔ یا صرف  
دوسری بات کہی۔

مہاجرین و انصار کی مواخات قائم فرماتا۔

ابراہیم بن سعد اپنے والد سے اللہ واپس والد سے روایت  
کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں  
تشریف فرما ہوئے تو آپ نے حضرت عبدالرحمان اور حضرت سعد  
بن ابی معیط کے درمیان اخوت قائم فرمادی، پس انہوں نے حضرت  
عبدالرحمن سے کہا کہ مجھے مال میری حالت انصار میں سب سے  
اچھی ہے، میں اپنے مال کو مدینہ میں تقسیم کر چکا ہوں۔ نیز  
میری دو بیویاں ہیں، پس ان میں سے جو آپ کو پسند ہو اس کا  
نام بتائیے تاکہ میں اسے طلاق دے دوں اور مدت گزرنے  
پر آپ اس سے شادی کریں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ  
آپ کے اہل و عیال اور مال و دولت میں برکت دے۔ پھر  
تو اپنا بازار بتا دیئے۔ انہوں نے بنی تمیمہ کا بازار بتا دیا۔  
جب وہ واپس لوٹے تو کچھ نہراہر گئی ان کے پاس تھا۔ پھر اسکا







مَرَّةً قَالَ سَمِعْتُ أَمَّا حَزَّهٗ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ  
فَالْأَنْصَارُ إِنْ لَيْلٍ قَوْمًا أَتْبَعًا قَاتٍ قَدِ اتَّبَعْنَاكَ  
فَأَدْرَأَ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ أَمَّا عَتَا مَنَا فَتَلَ التَّبِيعُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَهْمُ اجْعَلْ أَتْبَاعَكُمْ  
مِنْهُمْ قَالَ عَمْرُو فَذَكَرْتُ لِيُؤَيِّنَ لِي نَسِيْلِي  
كَأَلْ حَذْرًا عَمْرُو ذَاكَ زَيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ أَهْمُ  
زَيْدٌ بَنُ الْأَنْصَارِ

باب فضل ذوي الأنصار

۹۷۹- حَدَّثَنَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُوا النَّجَارِ ثُمَّ بَرُوا  
عَبْدُ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَرُوا النَّجَارِ ثُمَّ بَرُوا  
سَائِدَةَ وَفِي  
فَقَالَ سَعْدُ مَا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَيَقُولُ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِّنْ قَوْمٍ  
عَبْدُ الْأَنْصَارِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعْتُ  
السَّاقِ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَهْدِيكُمْ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ

۹۸۰- حَدَّثَنَا ثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ  
عَنْ يَحْيَى قَالَ أَبُو سَعْدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَنَّهُ  
سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ الْأَنْصَارِ  
أَوْ قَالَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُوا النَّجَارِ وَبَرُوا  
عَبْدُ الْأَشْهَلِ وَبَرُوا النَّجَارِ ثُمَّ بَرُوا

۹۸۱- حَدَّثَنَا ثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ  
قَالَ حَدَّثَنَا ثَنَا عَمْرُو بْنُ بَرْزَةَ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ  
أَبِي حَنِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ خَرَجَ  
دُورِ الْأَنْصَارِ دَلَّكُمْ بَنِي النَّجَارِ ثُمَّ عَمْرُو الْأَشْهَلِ  
ثُمَّ دَارِ بَنِي النَّجَارِ ثُمَّ عَمْرُو سَائِدَةَ وَفِي كُلِّ نَجَارٍ

سنا کہ انصار بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے :- ہر نبی کے  
پیرو کار جو تھے جس اللہ بیشک ہم نے آپ کے پیروی کی ہے ۔  
پس دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیروکاروں کو بھی ہم میں شمار  
فرمائے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی :- اے اللہ ! ان  
کے پیروکاروں کو ان میں شمار فرما ۔ حضور روای کہتے ہیں کہ میں نے  
ابن ابی بنی سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا :- زید نے لیا  
ہی کہا ہے ۔ شنبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یحییٰ بن ارقم ہیں ۔  
انصار کے گھر والوں کی فضیلت ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- انصار کے گھر والوں  
میں سے جو بخار سب سے بہتر ہیں ، پھر جو عید الا شہل ، پھر  
جو عید بن خردج اللہ پھر جو ساعدہ ، فرمائیے انصار کا ہر گھر اللہ  
ہی بہتر ہے ۔ حضرت سعد فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ہمارے گھر انے پر دوسرے گھر والوں کو فضیلت  
دیا ہے ۔ ان سے کہا گیا کہ آپ کا گھر ان ہی گھر والوں  
پر فضیلت رکھتا ہے ۔ حضرت ابو سعید نے  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دوسری روایت بھی  
اسی طرح کہ ہے لیکن اس میں سعد کی جگہ سعد بن عبادہ  
ہے ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے  
سنا ہے کہ بہترین انصار ، یا یہ فرمایا کہ انصار کے گھر والوں میں  
سب سے بہترین جو بخار ، جو عید الا شہل ، جو عید بن خردج اور جو ساعدہ  
ہے ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- بیشک انصار کے گھر والوں میں سے  
بہترین گھر ان جو بخار کا ہے ، پھر جو عید الا شہل ، پھر جو عید بن خردج کا  
اور پھر جو ساعدہ کا اور چنانچہ انصار کا ہر گھر ان ہی بہترین ہے ۔ جب ان کی  
ساتھ حضرت سعد بن عبادہ سے ہوئی تو حضرت انسید نے کہا :- کیا

الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَمَجَّعْنَا سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُو  
أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَيْرَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا أَخِيْرًا فَأَذْرَكَ سَعْدُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيْرُ دُرٍّ  
الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا آخِرًا فَقَالَ أَلَيْسَ بِحَسْبِكَ أَنْ  
تَكُونُوا مِنَ الْغَنِيَاءِ .

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ  
أَصْبِرُوا حَتَّى تَقْرُوْنِي عَلَى الْحَوْضِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۹۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
لُحَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ نُبَيْهِ  
بْنِ حَنْظَلَةَ أَنَّ الْأَنْصَارَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْإِنْسَاءُ  
تَسْتَعْرِضُونَ كَمَا اسْتَعْمَلْتُمْ فَلَمَّا قَالَ سَتَقْرُونَنِي بَعْدَ قَوْلِي  
أَتَرْتُمْ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَقْرُوْنِي عَلَى الْحَوْضِ .

۹۸۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ  
شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ  
إِن كُنْتُمْ تَقْرُونَنِي بَعْدَ قَوْلِي أَتَرْتُمْ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَقْرُوْنِي وَ  
مَوْجِدَ كَعْبٍ الْأَحْمَرِيُّ .

۹۸۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ  
شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا إِلَى الْوَلِيدِ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ لِي أَنْ يَقْطَعَ لَهُمْ الْبَحْرَ يَت  
فَقَالُوا لَا إِنْ أَنْ تَقْطَعُ لِي حَوَائِثَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ  
بِمَثَلِهَا قَالَ لَا مَالًا فَاصْبِرُوا حَتَّى تَقْرُوْنِي فَمَاتَ  
سَيِّدُكُمْ بَعْدَ قَوْلِي أَتَرْتُمْ .

بَابُ دُعَايِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ  
وَالْمُهَاجِرَةَ .

۹۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ  
شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کے بہترین  
گھرانے بیان فرمائے تو ہمیں ان میں رکھا۔ تو حضرت سعد بن کربی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ  
آپ انصار کے بہترین گھرانے بیان فرمائے تو ہمیں ان میں رکھا  
ہے۔ فرمایا کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ تمہیں انصار کے  
بہترین لوگوں میں شمار کیا گیا ہے۔

رسول خدا کی انصار کو تلقین۔

حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا  
اے گروہ انصار! صبر کرو یہاں تک کہ عرض پر مجھ سے طاقات کرو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے  
ایک آدمی بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ کیا آپ  
مجھے حکم سزا نہیں فرمائیں گے میں طرح نفل کو عاکم مقدر فرمایا ہے بلکہ  
فرمایا اے میرے بھائی مجھ سے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی  
جائے گی۔ خدا صبر سے کام لیتا یہاں تک کہ عرض کو ترجیح دے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا اے تم  
میرے بھائی مجھ سے کہ دوسرے لوگوں کو ترجیح دی جائے گی، لہذا  
صبر سے کام لیتا یہاں تک کہ مجھ سے طاقات کرنا اور ہمارے لئے  
کہ جگہ عرض کر رہے۔

یحییٰ بن سعید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت  
کی ہے کہ ان کے ساتھ ایک طرف جا رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے انصار کو بلایا کہ ان کے لیے سحرین کی جاگیریں مقرر ہوئی ہیں  
وہ عرض گزار ہوئے کہ اس وقت تک ایسا نہ کیجئے جب تک چلے  
ہو جاؤں کہ وہی طرح جاگیریں نہ مل جائیں مگر اگر پسند نہیں  
تو صبر سے کام لیتا یہاں تک کہ مجھ سے طاقات کرو۔ میرے بھائی مجھ  
سے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔

انصار اور مہاجرین کے لیے رسول خدا نے دعا کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

عَنْ أَنُورِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ  
فَأَمَّا الْأَصْلَانِ الْآخِرَةُ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ فَأَعْبُدُوا لِلْأَنْصَارِ  
٩٨٣- حَدَّثَنَا دُرُجِدَةُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي  
سَيْبَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ  
الْأَنْصَارُ يَوْمَئِذٍ يَتَّقُونَ النَّبِيَّ

[illegible]

وَيُتْرَكُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

٩٥٠ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاوُدَ  
عَنْ قُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَلْفَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَبَعَثَ إِلَى رَسُولِهِ فَقُلْنَا مَا مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ فَقَالَ لَرَبِّهِ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْرِبُ أَوْ يَصِفُ هَذَا  
فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى أَمْرَأَةٍ  
فَقَالَ أَلَيْسَ فِي هَذِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَتْ مَا عَمِدْتُمْ إِلَّا قَوْمٌ مِثْلِي فَقَالَ هَيْتِي  
طَعَامًا لَكَ وَأَصْبِحِي بَيْنَ أَجْلِكَ وَتَوَيَّ مِثْلِي نَعْمَ  
إِذَا ارَادُوا عَفَاءَ فَهِيَ أَتْطَعَمُهَا وَأَمْسَعَتْ رَجُلًا  
وَنَوْمَتْ مِثْلِي نَعْمَ فَمَرَّ مَتَّى كَانَتْهَا فَعَلِمَ بِرَجُلِهَا

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر تم نہیں گراؤ گے حضرت کا  
 موسم۔ اسے اللہ انصار اور صاحبِ جبرین کی حالت و خدمت فرماتا۔ حضرت  
 انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سہی روایت میں اسی طرح کی  
 ہے، لیکن اس میں آپ نے یہ بھی کہا: "پس انصار کی حضرت فرماتا  
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جبکہ  
 غزنی کے وقت انصاروں کو خدمت فرماتے تھے۔"

ہیئتِ آنجب سے محمد مصطفیٰ کے ہاتھ پر  
ہے جہاد کی کارندہ دل کو کسی اپنی کمر  
آپ نے جنہیں جواب دیا اسے اللہ از حدی تو آخرت کی زندگی  
ہے پس انصار احمد صاحبین کو با عزت بنا۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس آکر یہ کہہ کر ہم غنق کھودنے میں مصروف تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی ڈھور رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ از بندگی تو آخرت کی زندگی ہے، اس میں ہمارے لیے اور انصار کی محفرت فرما۔

آیت دیوتیروں علی القیسم کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے اپنی انعامی عطیہ کے پاس سے کھانا لانے کے لیے بھیج دیا۔ انھوں نے جواب دیا کہ مجھے اسے پاس پانی کے ساتھ لے کر بھیج دیا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اپنے ساتھ لے جانے والا یا اس کی میزبانی کرنے والا کون ہے؟ انصار میں سے ایک شخص عرض کر رہا تھا کہ میں وہ اپنی اہلیہ کے پاس جاکر کھانے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کی خوب خاطر تواضع کرتا ہوں۔ عرض گزار بڑی کڑواہٹ سے کہتا تھا کہ میں نے کھانا لے کر آپ کے پاس بھیج دیا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ تم کھانا تیار کروا کر لانا جو وہ پورے جب شام کا کھانا مانگیں تو انہیں دینا چاہیے کہ شکر دیا۔ پس اس کی بیوی نے کھانا تیار کیا، چراغ جو یا ان چوروں کو رکھ دیا۔ پھر اس طرح اسی کو بارہ چراغ دست کرنا چاہتا ہے اور چراغ بجھا دیا۔ اسی سے روایت



فَاطْفَاةً مَّحَلًّا يُرِيَّا دِمَ الْهَمَّا يَا كَلَانَ كَبَاةَا  
طَاوِيْعِيْنَ فَلَمَّا أَصْبَحَ عَدَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَجْعَلُ اللَّهِ اللَّيْلَةَ أَوْجَبَ مِنْ  
فَعَايِكُمْ مَا تَرَى اللَّهُ دُيُورُ تَرُونَ عَلَى أَهْلِهِمْ دُ  
لَوْ كَانِ بِهِمْ خَصَا صَةً وَمَنْ يُؤْتِ شَيْءَ تَقْسِيمِ  
فَا وَلَيْكَ هَمُّ الْمَغْلُجُونَ .

بَابُ قَوْلِ شَيْبَةَ قَبْلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَادُّوا  
مَنْ مَسِيئِهِمْ .

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَمْرِو حَدَّثَنَا  
شَاةُ ابْنِ أَحْمَدَ أَنَّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَحْمَدَ شَاةُ بْنُ  
الْحَصْبَايَ عَنْ هِشَامِ بْنِ نَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَسْبَابَ  
مَا لَمْ يَقُولْ مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
بِجُلُوسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ بِأَدَهْمُ يَكُونُ  
فَقَالَ مَا يَكُنْكُمْ قَالُوا ذَكْرُنَا مَجْلِسِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَافَةِ خَلَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَانْخَبَرْنَا بِذَلِكَ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَارِشَةً بَزْدٍ قَالَ فَصَدَّ  
بِعَمْرٍو وَلَمْ يَصْعَدْ لَهُ عَدَا ذَلِكَ لِيَوْمَ مَحَبَّةِ اللَّهِ  
وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْجَبَ كُمْ بِالْأَنْصَارِ وَنَافِعُ  
كُفْرِي وَغِيْبَتِي وَفَدَا فَصَوَّأَ الْوَدَى عَلَيْهِمْ  
وَقِيْلَ الْوَدَى لَكُمْ فَا قَبْلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَ  
تَجَادُّوا فِي عَمَلِ مُسِيئِهِمْ .

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ حَدَّثَنَا ابْنِ  
الْفَيْسَلِ سَمِعْتُ عَمْرًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِحَفَّةٍ مَعَهُمَا يَهْلَا عَلَى مَنَكِبَيْهِ وَ  
وَعَلَيْهِ بَصَابَةٌ دُسْمَاءُ وَحَقِّي جُلُوسَ عَلَى لَيْثِ بَرْدٍ  
اللَّهُ وَاسْتَبْرَأَ قُلُوبًا بَعْدَ الْكَلَامِ فَإِنَّ النَّاسَ

میں صاف کے ساتھ یوں ظاہر کرتے رہے کہ گویا وہ بھی کھانا کھا رہے  
ہیں حالانکہ دونوں رات بھر کے رہے۔ جب صبح کے وقت  
وہ محمد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے  
فرمایا: تمہاری رات کی کادگر کا سے خدا بہت خوش ہے اور اللہ  
تعالیٰ نے یہ نیکیت کا نذر فرمائی ہے اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں۔  
اگرچہ انہیں شدید بیماری ہو اور وہ اپنے نفس کے لالچ سے بچا یا گیا تو  
وہی کامیاب ہیں۔ (سورۃ الحشر آیت ۱۹)

انصاف کی نیکیاں قبول کرو اور خطاؤں سے درگزر کرو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت  
ابو بکر اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انصاف کی ایک مجلس کے پاس  
سے گزے تو انہیں روکتے ہوئے دیکھا۔ پوچھا کہ آپ کس بہت  
پر رہ رہے ہیں! جواب دیا کہ میں اپنی مجلسوں میں تاج کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کا بیٹھا یاد رکھ رہا ہوں۔ پس یہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے  
اور صورت حال عرض کی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر  
تشریف لے گئے اور آپ نے چادر کا ایک سوار مبارک پر نیچی کی طرح  
باندھ دیا۔ لہذا کہ بیان ہے کہ آپ منبر پر طوہ الزہد ہو گئے اور  
منبر پر بیاب کا آخری بیٹھا تھا۔ پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد ثنا  
بیان کر کے فرمایا۔ میں تمہیں انصاف کے بارے میں نیک سلوک  
کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ صفا کی عقل کے ماتہ میرے عمر گزار  
ہیں۔ ان پر جو واجب تھا اسے وہ ادا کر چکے اور ان کا حق  
بال ہے لہذا ان کے نیک لوگوں کی نیکی قبول کرنا اللہ سبحان میں  
قصہ دار میں ان سے درگزر کرتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آخری دن  
میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے جبکہ آپ نے  
دونوں کندھوں پر چادر اندھ رکھی تھی اور سر مبارک سے چٹنی  
پٹا باندھی ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ آپ منبر پر طوہ الزہد ہو گئے  
پھر اللہ تعالیٰ کی حمد ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: دوسرے  
لوگ برحق ہیں لیکن انصار کم ہوتے جا رہے ہیں، یہاں تک کہ

يَكْفُرُونَ وَتَقُولُ الْأَنْصَارُ حَقٌّ يَكُونُوا أَكَاثِرِينَ فِي  
الْأَرْضِ بِرَحْمَةٍ دَلِيلٍ مِنْكُمْ أَمْرًا يَعْنِي فِيهِ أَحَدًا  
أَدْنَى مِنْهُمْ فَيَنْتَهِلُ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَحَاوَرُونَ  
مُحْسِنِهِمْ.

۹۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ  
شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ  
اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَنْصَارُ  
كَرِهُوا دَعِيَّتِي وَالنَّاسُ سَيِّئُ خُرُوفٍ وَيَقُولُونَ قَاتِلُوا  
مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَحَاوَرُوا عَنْ مُحْسِنِهِمْ.

بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.  
۹۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَنْبِيَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ  
يَقُولُ أَهْلُ دَعِيَّتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَمُوتَ  
فَيَعْلُو أَهْلُهَا يَسُودُهَا وَتُحْجِزُونَ مِنْ لَيْلَةِ قَتَالِ  
الْفَجْرِ وَمَنْ لَيْسَ هَذَا لَكُمْ دَلِيلُ سَعْدِ بْنِ  
مَعَاذٍ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَلَمِنْ رِوَاةٍ قَتَادَةَ وَالزَّهْرِيَّ  
مَعَاذَ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
يُونُسَ وَمَا حَتَّى أَبِي حَوَاتِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَهْلُ  
الْعَرَبِ يَمُوتُونَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ وَعَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو  
سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَهِلُ  
مَقَالُ رَجُلٍ لِحَبِيبٍ قَالَتِ الْبَرَاءُ يَقُولُ أَهْلُ الشَّيْءِ  
فَقَالَ لَهُ كَانَ يَمِينُ هَذِهِ الْحَيَّاتِ مَضَاعِي رَجُلٍ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَهْلُ عَرَضِ  
الرَّحْمَنِ لَمْ يَمُوتَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ.

۹۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ سَعْدِ بْنِ بَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ

عن كذا وروى عن أبي رباح عن أبي جهم عن أبي ثعلبة عن أبي  
تميم عن أبي جهم عن أبي جهم عن أبي جهم عن أبي جهم عن أبي جهم  
نفع بن جهم عن أبي جهم عن أبي جهم عن أبي جهم عن أبي جهم  
استعان به ربيعة بن الحارث عن أبي جهم عن أبي جهم عن أبي جهم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ظاہر) انصارِ مدینہ کی تھیلی کے اندر  
محرم رکھا۔ دوسرے دن حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جابریہ کے لیکن انصار  
کم ہونے جابریہ کے۔ پس ان کے ایک لوگوں کی تھیلیوں کو قبول کرنا  
انہی تصور ورا افراد سے روایت کرنا۔

حضرت سعد بن معاذ کے مناقب۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عہد شکن کے طور  
پر پیش کیا گیا۔ میں آپ کے اصحاب ہر قدر پیر پیر کر اس کی نسیا پر  
توجہ کرنے لگے۔ فرمایا تم اس کے ظالم ہونے پر توجہ کرتے  
جو مالا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے مدال اس  
سے حمد ہونے لگے یا یہ فرمایا کہ اس سے بھی نرم ہوں گے۔  
حضرت انس نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سعد بن معاذ کی  
وفات کے وقت عرض بھی ہو گیا تھا۔ نیز اعمش، ابو صالح،  
حضرت جابر سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح  
روایت کی ہے۔ ایک شخص نے حضرت جابر سے کہا کہ حضرت  
برا تو یہ کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان لوگوں  
قبیلوں کے درمیان جو شکر تیری شکر دینی تھی اللہ نے میں نے خود  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سعد بن  
معاذ کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ کا عرض ہو گیا تھا۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت  
سعد بن معاذ کے حکم پر (یعنی قریش کے یہودی) (تعدی) ہر نکل

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ مِنْ أَمْرِهِمْ يَسْرًا ۚ وَالَّذِينَ لَا يُلَاقُوا أَجْلَهُمُ بِالْقَوْلِ هُمْ السَّاعُونَ ۚ وَالَّذِينَ لَا يَحْكُمُونَ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ لَهُمْ هُمُ الْكَافِرُونَ ۚ  
 سَيِّدُكُمْ فَقَالَ يَا سَعْدُ إِنَّ هَؤُلَاءِ تَزَلُّوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَتْ فَيَنْتَقِلُ فِيهِمْ أَنْ تَقْتُلَ مَا بَلَغْتُمْ  
 وَتُسَبِّحُ فَرَادِيَهُمْ قَالِ حَكَمْتُ بِحُكْمِ اللَّهِ أَوْ  
 بِحُكْمِ الْمَلِكِ

بَابُ مَنْقِبَةِ أُسَيْدِ بْنِ حَضِرٍ وَوَعْبَاءِ بْنِ بَشِيرٍ  
 مَعْنَى اللَّهِ عَنْهُمَا

۹۹۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِمٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ حَسَنٍ  
 هَمَّامٌ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي لَيْلَةِ مَطْلَمَةٍ إِذَا الْمَوْءَاتِئُ أَيْدٍ يَوْمًا حَتَّى  
 تَكُنْ قَدْ تَفَرَّقَ فِي الْأَنْوَارِ مَعَهُمَا ۚ وَكَانَ مَعَهُ مَنْ  
 ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حَضِرٍ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ  
 وَكَانَ سَمَاءً أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حَضِرٍ  
 وَوَعْبَاءَ بْنَ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَنْاقِبِ مَعَارِضِ جَبَلِ رَجِيِّ اللَّهِ عَنْهُ

۹۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَنْدَلُ بْنُ  
 حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ لُؤْلُؤٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَفْزِ الْأَنْفَرَانِ مِنْ  
 أَرْبَعَةِ مِائَتَيْنِ مَسْجُودٍ فَسَلِّحْهُمَا أَوْ فِي حَدِيثٍ  
 الْيَوْمَ وَأَوْ فِي جَبَلِ

بَابُ مَنْقِبَةِ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ  
 قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا  
 ۹۹۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ الصَّغِيرِ حَدَّثَنَا

آئے۔ میرا نہیں دیا گیا تو آپ گدھے پر سوار ہو کر آئے جب مسجد  
 کے قریب پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے  
 بہترین آدمی کے لیے لکھنوی قیام کرو یا اپنے سردار کے لیے پھر  
 آپ نے فرمایا۔ اسے صحابہ لوگ تمہارے حکم پر باہر آگئے ہیں۔  
 حضرت سعد نے کہا کہ میں حکم دیتا ہوں کہ جو ان میں رہنے کے قابل  
 ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کر  
 لیا جائے۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے حکم الہی کے مطابق فیصلہ  
 لیا ہے یا فرشتے کے حکم کے مطابق۔

حضرت اسید بن حنظلہ اور عباد بن بشر کے مناقب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اندھیرا آدمی  
 میں دو شخصوں نے مجھ کو ملے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے نکلے تو ان دونوں  
 حضرات کے آگے آئے ایک نے فقیرانہ طور پر اپنے گھر کو جانے کے  
 لیے اوجھڑے تو وہ لڑاکا لگ ڈالوں کے سامنے ہو گیا۔ مگر وہ ثابت  
 اور حضرت انس کے واسطے سے کہا ہے کہ حضرت اسید بن حنظلہ اور  
 ایک اندھیرا آدمی عباد بن بشر حضرت انس کے واسطے سے کہتے ہیں کہ نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آئے تو حضرت اسید بن حنظلہ حضرت  
 عباد بن بشر تھے۔

حضرت معاذ بن جبل کے مناقب

حضرت مسدد بن ہشام رضی اللہ عنہما  
 سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ  
 قرآن مجید چار آدمیوں سے پڑھو۔ ابن مسعود  
 سالم مولیٰ ابو حذیفہ، ابی ہریرہ معاذ بن جبل سے اور جابر  
 تھا سہم

حضرت سعد بن عبادہ کی منقبت

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ واقعہ انک سے پہلے وہ نیک آدمی تھے  
 حضرت اسید بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو سَيْدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمُورُ دُرٍّ أَوْ نَصَارٍ يَتَّبِعُونَ النَّبِيَّ وَهُمْ يَتَّبِعُونَ عَيْدُ الْأَشْهَلِ ثُمَّ أَبُو الْحَكِيمِ بْنُ الْأَحْزَمِ يَتَّبِعُونَ سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُرٍّ أَوْ نَصَارٍ عَيْدُ فَتَالِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَكَانَ ذَا قَيْدٍ مِرْفَقِ الْإِسْلَامِ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَّابًا قَدْ قُتِلَ عِيَالُ قَتَادَةَ قَدْ قُتِلَ كُفْرًا عَلَى نَائِبٍ كَثِيرٍ.

باب مناقب أبي بن كعب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۹۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَفَتَالَ مَيْكَ رَجُلٌ ذَكَرَ أَنَّ أَبَتَهُ سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ النَّاسِ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَهَذَا هُمْ وَكَأَلِمْ مَوْلَى اللَّهِ حَدَّثَنَا وَمَعَاذُ اللَّهِ جَبَلِي وَأَبِي بَنِي كَعْبٍ.

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعْتُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْرَأُ اللَّهُ أُمَّةً أَمَرِي أَنْ أَهْلَيْتُ لَهَا رِيكَبِي الْبَيْنِ لَكَ وَأَقَالَ وَشَأْنِي قَالَ تَعْرِفُكَ.

باب مناقب زيد بن ثابت رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحَّفَ أَرْبَعَةَ كَلِمَاتٍ مِنْ أَرْبَعِ صَارَ أَفِي وَصَحَّفَ مِنْ جَبَلِي وَابْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ كَلَابٍ قُلْتُ لَا يَسْ مِنْ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمَرَوِيٍّ.

باب مناقب أبي طلحة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار کے گھر میں میں بہترین گھرانہ جو نبی کا ہے، پھر یہ عبد اللہ بن مسعود بن خزرج کا اور پھر جو سادہ و کا ویسے انصار کا ہر گھرانہ ہی بہترین ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ جو قدیم الاسلام تھے، انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں ہم پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسروں کو فضیلت دی ہے۔ پس ان سے کہا گیا کہ آپ کو بھی تو کتنے ہی لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے۔

حضرت آلہ بن کعب کے مناقب

مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر کے سامنے حضرت عبد اللہ بن مسعود کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ ایسے آدمی میں جن سے میں ہمیشہ محبت رکھتا ہوں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چار آدمیوں سے قرآن کریم حاصل کرو۔ میں انچہ سب سے پہلے عبد اللہ بن مسعود کا نام لیا، پھر سالم مولى ابو حذیفہ، معاذ بن جبل اور آلہ بن کعب (رضی اللہ عنہم) کا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت آلہ سے فرمایا:۔

تجے شک اللہ تعالیٰ نے تجھے حکم فرمایا ہے کہ تمہیں سونہ نہ لیکن اللہ تعالیٰ نے تم کو پڑھ کر سناؤں۔ عرض کیا، کیا میرا نام ہے کہ؟ فرمایا، ہاں۔ پس یہ بولنے لگے۔

حضرت زید بن ثابت کے مناقب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سیدک زمانہ میں چار خوش نصیب حضرات نے قرآن کریم جمع کیا اور ہماروں ہی انصار سے تھے یعنی آلہ، معاذ بن جبل، ابو زید اور زید بن ثابت۔ حضرت انس سے پوچھا گیا کہ ابو زید کون ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے ایک چچا ہیں

حضرت ابو طلحہ کے مناقب





عَلَى وَجْهِهِ أَلْوَرُ الْخُشُوعِ فَقَالُوا هَذَا أَجَلٌ مِّنْ أَجَلِ  
الْجَنَّةِ فَصَوُّوا كَلِمَتَيْنِ كَلِمَةً فِيهَا كَلِمَةٌ خَرَجَ وَتَبَعَتْهُ  
فَقُتِلَتْ أَنْتَ جَمِينٌ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا هَذَا أَجَلٌ  
مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ  
مَا لَا يَعْلَمُ فَسَأَلْتُكَ لِمَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولًا عَلَى عَهْدِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَ  
رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعِيدَةٍ دَخَلْتُهَا  
وَسَطُهَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ اسْتَلَمْتُ فِي الْأَرْضِ وَلَقَدْ لَأَ  
فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ يَقِيلُ لَهُ اسْقِ قُلْتُ لَا  
أَسْتَطِيعُ فَأَتَانِي مَنُصَّبٌ مَرَقَةٍ شِئَانِي مِنْ خَشْيِ  
لِقَائِكَ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهَا فَاحْتَمْتُ بِالْعُرْوَةِ  
فَقِيلَ لَهُ اسْتَسْلِكْ فَاسْتَيْقِظْتُ فَرَأَيْتُهَا لِقَاءُ بَرِيٍّ  
فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَدٌ  
الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ  
وَبَلَدُ الْعُرْوَةِ الْوُفْقُ فَأَمَّتْ عَلَى الْإِسْلَامِ  
حَتَّى تَمُوتَ وَذَلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَ  
قَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مَعَاذُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَرَبٍ عَنْ  
مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ  
وَجِيفٌ مَكَانٌ مَنُصَّبٌ

۱۰۰۱. حَدَّثَنَا سَيْسَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنِّي أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ  
فَلَقَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ  
الْأَجَلُ فِي طَعْنِكَ سَوِيحًا وَفَمًا وَتَدَاخُلُ فِي  
بَيْتِكَ ثُمَّ قَالَ لَكَ بِأَرْضِ الْبَيْتِ فَاشِدْ إِذَا كَانَ  
لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَأَهْدِي إِلَيْكَ جَدْلَ بَيْتِ الْجَدْلِ  
شُعْبَةُ أَوْ جَدْلَ قَبْتٍ فَلَا تَأْخُذْ بِهَا وَتَأْخُذْ بِأَوَّلِهَا وَتَعْرِضْ لِرُؤُوسِ  
النَّصْرِ وَآخِرِهِ أَوْ وَدَّعْتُ عَنْ شُعْبَةَ الْبَيْتِ

بَابُ تَرْوِيحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدَيْجَةَ  
وَقَصْلَهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

لوگ کہنے لگے کہ یہ اہل جنت سے ہے۔ پھر اس نے منقرضی و ذکر کرتے  
پڑھیں اور پڑا گیا۔ میں یہاں کے پیچھے چلا گیا اور میں نے اس کے کہے۔  
موجب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ یہ اہل جنت سے ہے  
جواب دیا۔ خدا کی قسم، ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ کسی کے لیے  
میں ایسی بات کہیں جس کا جس ملزم ہو۔ اب میں آپ کو بتاؤں کہ لوگوں  
نے ایسا کیا کہ میں نے عبد بن ربیع میں ایک خواب دیکھا اور اسے آپ  
کے سامنے بیان کیا تھا۔ خواب یہ دیکھا کہ میں ایک وسیع و وسیع اور  
سبز و شباب باغ کے اندر ہوں۔ اس باغ میں لہجے کا ایک  
ستون ہے، جس کا چلو سرازین میں اور ہر ڈالا آسان میں ہے۔ لہجے کے  
میں ایک کڑی ہے۔ مجھے کہا گیا کہ اس ستون پر چڑھیں۔ میں نے کہا۔  
اس پر میں کی طرح چڑھتا ہوں۔ پس ایک خدا میرے نزدیک آیا اور اس نے  
پیچھے سے میرے پرٹے سے تو میں چڑھ گیا۔ میں نے کہا کہ ستون کے اوپر  
سے تک جا سچا اور میں نے کشتہ کو کپڑا دیا۔ مجھے کہا گیا کہ اسے خیر  
کے پڑنا۔ اب میں بیدار ہوا تو اس طرح میرے ہاتھ میں تھا۔ پس میں نے باکریم  
کا ہاتھ تھام لیا۔ پس میرے خواب بیان کیا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ باغ تو اسلام  
کے اندر وہ ستون اسلام کا ستون ہے۔ اور یہ کڑا اسلام کی مضبوط  
رشتہ ہے۔ پس تم اس وقت تک اسلام پر قائم رہو گے۔ یہ شخص حضرت عبد  
بن سلام تھے۔ حضرت عبد بن سلام سے یہ حدیث اور اس حدیث کے ساتھ  
میں مروی ہے لیکن اس میں منصف کی جگہ وریف ہے

حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (راستہ میں کریمین ہینہ خورہ  
آیا اللہ حضرت عبد بن سلام سے ملا۔ انہوں نے کہا کہ آپ میرے  
ساتھ نہیں چلیں گے تاکہ میں آپ کو شکار کھجوریں کھڑاں۔ ہم گھر میں  
داخل ہونے تو انہوں نے کہا۔ آپ ایسی جگہ پہنچتے ہیں جہاں سود کا  
عام رواج ہے۔ جب آپ لکھی آؤں پر ترس ہوا اور آپ کو  
گھاس اچاڑا یا کوئی دوسری حقیر چیز بھی تھپنے کے طور پر دے  
تو اسے زمین کیونکہ وہ سود میں شمار ہوگی۔ اس حدیث کے مندر  
شعبہ والی حدیث میں نینت کا لفظ نہیں ہے۔

دعویٰ خدا کا حضرت خدیجہ سے نکاح کرنا اور خدیجہ کی خدمت

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ .

۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ بَنَاتُكَ مَزِيدٌ وَخَيْرٌ وَنَسَاءُهَا خَيْرٌ بِجَنَّةٍ .

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَفِيٍّ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ قَالَ كَتَبَ إِلَى هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا عَزَمْتُ عَلَى امْرَأَةٍ أَنْ تَقْرَأَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزُومُ عَلَى خَدَّيْجَةَ هَكَكَتُ قَبْلَ أَنْ تَقْرَأَ حِينَ يَمُوتُ لَنْتُ سَمْعَهُ يَدُ كُرْهًا وَأَمَرَهُ اللَّهُ أَنْ يُبَشِّرَ هَاطِلِيَّتَ مِنْ قَصَبٍ وَإِنْ كَانَ لَمَدَّ بِهِمُ النَّشَاءُ فَيُطْفِئُ فِي خَدَّيْهَا مِثْلَ مَا يَسْعُ حَرًّا .

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا يَزُومُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا يَزُومُ عَلَى خَدَّيْجَةَ مِنْ كُرْهٍ وَكُرْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا قَالَتْ وَتَزُودُ حَبِيْبَتِي بَعْدَ مَا يَشْلُكُ بَيْنَيْنِ وَأَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ وَجَلَ أَوْ جُمُورِيلَ مَعِي السَّلَامُ النَّبِيَّتِ هَاطِلِيَّتَ فِي الْبَحْثِ مِنْ قَصَبٍ .

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَسَنِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا يَزُومُ عَلَى بَعِيْرَتِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزُومُ عَلَى خَدَّيْجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْنُزُ وَكُرْهًا وَرُبَّمَا ذُبَّعَ النَّشَاءُ ثُمَّ يُطْفِئُهَا أَحْصَسَاءُ .

عبد العبد، ہشام بن عروہ، عروہ، عبد اللہ بن جعفر، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (پہلی سند) یہ خبر پہنچے ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بسا اے نکاح کی سب سے بہترین عورت کریم میں اور اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت خدیجہ ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاوچ سطرات میں سے کسی پرانا رشتہ نہیں کرتی جتنا حضرت خدیجہ پر، حالانکہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں، لیکن میں آپ کو ان کا ذکر فرماتے ہوئے سنتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا کہ خدیجہ کو سوئی کے محل کا پتہ دے دیجئے اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو ان کے سنے والی عورتوں کو حسب حال گوشت بھیجتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے منہا فرماتی ہیں کہ ملاوچ سطرات میں سے آٹا بجھے کسی دوسری پر ڈنگ نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے۔ حالانکہ میرا نکاح ان کے عین حال میں ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ نے براہ راست یا جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے آپ کو یہ حکم فرمایا تھا کہ خدیجہ کو جنت میں موعی کے محل کی بشارت دے دیجئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا منہا فرماتی ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ پر آن ڈنگ نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ پر، حالانکہ میں نے انہیں دیکھی نہیں ہے، لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر ان کا ذکر فرماتے رہتے ہیں اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے اعضا کو عیدہ عیدہ کر کے انہیں حضرت خدیجہ کی موعی والی عورتوں کے

فَمَنْ بَيَّعَهَا فِي حَبَدٍ أَوْ فِي خَيْبَةٍ فَرَبَعًا قَدْ كُنْتُ لَكَ  
كَانَتْ لَكَ بَيْعٌ فِي الْكَيْبَةِ أَمْ لَا الْكَيْبَةُ بَيْعٌ فَيَقُولُ  
إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ.

۱۰۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
إِسْمَاعِيلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا بَشَرًا لَيْسَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةٌ  
قَالَ فَقَدْ بَيَّعْتَ مِنْ قَصَبٍ لَا صَغَبَ فِيهِ وَلَا  
نَصَبَ.

۱۰۷۸ - حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى جَبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا خَدِيجَةٌ  
وَأَنْتَ مَعَهَا إِنَّا عَجَلْنَاهُ آتَاكَ أَوْ حَكَمَارُ أَوْ  
كَرَابُ فَإِذَا هِيَ أَمْسَكَتْ فَكَلَّمَهَا عَلَيْهِ السَّلَامُ  
مِنْ تَحْتِهَا وَتَوَجَّهَ وَنَشَرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْبَيْتِ مِنْ  
قَصَبٍ لَا صَغَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ  
بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِسْتَأْذَنْتُ  
حَالَتِي بَدَنْتُ حُرَيْلِبُ أَخَذْتُ خَدِيجَةَ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعَرَفَ اسْتِشْدَاثُ  
خَدِيجَةَ فَارْتَأَى بِذَلِكَ فَقَالَ أَلَيْسَ هَالِكَةً خَالَتْ  
فِيهِمْ فَفُتِلَتْ مَا تَدَّ كَوْ مِنْ هَجْوٍ وَاقُونَ بِهَا رُوِيَ  
قَدْ رِثَ حَرَّ آءِ الشَّيْءِ قَبْلَ هَكَكَتْ فِي الدَّهْرِ قَدْ  
أَبْدَلَتْ اللَّهُ تَحْدِيرُ أَيْتُهَا.

یہ بیعت کبھی میں اتنا عرض کر ہی کر دیتا میں کیا حضرت خدیجہ  
کے سوا اللہ کوئی عہد نہیں ہے تو آپ حرامتے، ہاں وہ ایسی  
ہی بیکارہ روزگار تھیں اور میری اطلاع بھی ان سے ہے۔

حضرت عبداللہ ابن ابی ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا  
گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ کو  
بشارت دی تھی؟ جواب دیا، ہاں ایسے محل کی بشارت  
دی تھی جس میں نہ شہر و محل ہوگا اور نہ رنج و مشقت اور وہ  
موتی کا محل ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت جبریل اگر عرض کر دے کہ  
یا رسول اللہ! یہ حضرت خدیجہ ہیں جو ایک برتن لے کر رہی ہیں جس  
میں سنن اللہ کھانے پینے کی چیزیں ہیں جب یہ آپ کے پاس  
آجائیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام کیجے اور انہیں  
جنت میں موتی کے محل کی بشارت دے دیجئے جس میں  
کوئی شہر یا ملکیت نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا  
سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ کی بہن بادرہ بنت خویلد نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ کے اجازت  
مانگی تو آپ اسے حضرت خدیجہ کا اجازت طلب کرنا کہہ کر  
کاپ لائے۔ پھر فرمایا، خطایا! یہ تو بالہ ہے۔ حضرت صدیقہ  
فرماتی ہیں کہ مجھے رشک ہوا، پس میں عرض گزار ہوئی کہ آپ  
قریش کی ایک سرخ رخسار والی بڑھیا کو اتنا یاد فرماتے  
رہتے ہیں، جنہیں فوت ہوئے ہیں ایک زمانہ بیت گیا  
کیا اللہ قہار ہے آپ کو ان نعم البہل عطا نہیں فرما  
دیا ہے؟

فت: حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی شان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے بے پناہ محبت تھی حضرت خدیجہ حضرت  
عائشہ، حضرت فاطمہ، حضرت عمر فاروق، امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہن تمام جہان کی حوریں کا نخل ہیں، نہیں کہا جاسکتا کہ ان پانچوں میں سب سے  
افضل کون ہے کیونکہ ہر ایک کے فضائل و کمالات حیران کن ہیں لہذا یہ بات اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئندہ محمد کی پلیدی و پائی میں ہیں، انہوں نے حضور کا حق رفاقت اس وقت ادا کیا جب ایک جوان  
آپ کا دشمن تھا یہ بلان آمدال سے مجرب پروردگار پشاور تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ساری عبادتیں ان سے ہے۔ سوائے حضرت ابراہیم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہزادہ رسول کے چچ ہیں جس کی قوت ہو گئی تھی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بطن سے تھے۔ ان کی موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسرا کاح نہیں کیا تھا جان کے دھال کے بعد میں آپ اپنی اندماجی سلطنت سے اکثر ان کا تذکرہ فرمایا کہ تھے دوران کی تعریف کیا کرتے تھے حضرت جبریل علیہ السلام کا ان کے لیے سلام پیش کرنا، جنت میں ایک ہی مرقی کے محل کی بشارت دینا اور خود پروردگار عالم کا ان کے لیے سلام بھیجنا ان کی عظمت کے روشن دلائل ہیں۔ یہ سب ثمرات ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جان سال سے پروردگار شریف نے اور شکل ترین حالت میں ہر طرح سے بے نیاز ہو کر نبی اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق سفاقت اور کائنات کے اسی بے اہل ایمان اپنی سب سے چلی دینی دایمانی ماں کی خدمت میں پیدا کرنا گوارہ کیا کرتے ہیں۔

سید، پہلی ماں، کہیں اس و اماں  
حق گزار سفاقت ہے دھکوں سلام

### حضرت جریر بن عبد اللہ بکلی کا ذکر۔

باب ۳۱ ذکر جریر بن عبد اللہ البکلی رضی اللہ عنہ

۹... حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ النَّوَّاسِ عَنْ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ يَكْنَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ يَقُولُ قَالَ جَرِيرٌ بَنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا مَجَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام سے نہیں روکا اور جب بھی آپ نے

مجھے دیکھا تو مسکراتے ہوئے دیکھا۔ نیز حضرت جریر بن عبد اللہ سے بواسطہ قیس روایت ہے کہ لڑا جاہلیت میں ایک گھر تھا جیسے ذرا اٹھنے کا جاتا تھا۔ بعض لوگ اسے کہتے یہاں یہ لڑے کہتے تھے یہی کہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ مجھ سے فرمایا کیا تم ذرا اٹھنے کے بارے میں مجھے دعوت پہنچاؤ گے؟ وہ فرماتے ہیں کہ میں قبیلہ اس کے ڈیرے پر موجود ہوں اس کی جانب روانہ ہوں اور جا کر اسے توڑ دوں گا۔ یہ کہتے تھے اس کے قریب میں ایک کو تیرتیاں کر رہے ہیں ہم نے آکر

عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ صَلُّوا اسَلَمْتُ وَلَا سَالِي إِلَّا ضَعِيفٌ وَ هُوَ قَيْسٌ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ الْخَلَصَةُ وَكَانَ يَقَالُ لَهُ الْكُفَّةُ أَوْ كُفَّةُ الْكُفَّةِ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ بَنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنتَ مُرَائِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ قَالَ فَتَحَرَّتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ دِيْنَارًا فَأَبَى مِنْ أَمْسٍ قَالَ فَكَسَرْنَا دَقَلْنَا حَزْرًا وَجَدْنَا عِنْدَ كُفَاتِنَا فَخَوَرْنَا فَدَعَلْنَا وَإِلَيْهِمْ

### حضرت محمد بن حنفیہ بن میان غلبی کا ذکر۔

باب ۳۲ ذکر محمد بن حنفیہ بن میان غلبی رضی اللہ عنہ

۱۰۸... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَخِي سَلَمَةَ بْنِ دَجَّاهٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هَزَمَ الْمُشْرِكُونَ هَيْبَةَ بَيْتِنَا فَصَبَّاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ اخْرَأَكُمُ فَرَجَعَتْ أَوْلَاهُمُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگ احد کے روز ابجد میں احباب کانوں کو واضح شکست ہوئی تو ہمیں نے صبح پکار مانی کہ اسے اللہ کے جند! اپنے پیچھے والوں کو سنبھالو میں اگلے ٹوٹ کر پیچھے والوں پر ٹوٹ چکا حضرت حنفیہ نے دیکھا کہ ان کے والد ماجد بھی بعض مسلمانوں کے

عَلَى أَحَدِهِمْ فَاجْتَلَدَتْ أَعْوَاهُ فَتَنَظَرُ  
حَدِيثًا مِمَّا هُوَ بِأَيْدِيهِمْ فَتَأْذِي أَمْسَ عِتَابُ  
اللَّهِ إِلَيْنَا إِنِّي فَقَالَتْ تَوَاضَعُوا لِمَا أُحْضَرُوا فَاحْشُوا  
فَتَنَزَّلُ فَقَالَ حَدِيثًا عَنْهُ اللَّهُ تَكْفُرُ قَالَ إِنِّي  
تَوَاضَعُوا لِمَا نَأْتِي فِي حَدِيثَةٍ مِنْهَا بَقِيَّةٌ حَيْثُ هَتَى  
لِيَقْبَلَنَّ اللَّهُ عَنْكَ وَجَلَّ

بَابُ ذِكْرِ هَيْدِ بْنِ عُبَيْثَةَ بْنِ رَيْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي مُرَّةٌ  
أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هَيْدَةَ  
بِنْتُ عُثْمَانَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ عَلَى طَاهِرٍ  
الْأَنْبُضُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي إِذْ أَحْبَبْتُ أَنْ يَبْدُوَ مِنْ أَهْلِ  
بَيْتِي ذَلِكَ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى طَاهِرٍ الْأَنْبُضُ فَقَالَ  
عُبَايْدُ أَحِبِّي إِلَيَّ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي ذَلِكَ قَالَ  
وَأَيْضًا قَالَ يُونُسُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ  
أَبَا سُهَيْلَانَ بَعَلَ بَيْتِي فَقَالَ عَلَى حَرَجٍ أَنَا أَعْلَمُ  
مَنْ الَّذِي لَهُ عِيَالُنَا قَالَ لَا أَرَأَيْكَ إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ

بَابُ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ قَيْسٍ

۱۰۱۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ  
بْنُ مُسَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَوْسَى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو بْنِ قَيْسٍ  
يَأْتِيهِمْ بِمَا يَكُونُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلَ مَتَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سُفْرًا وَكَأَنَّهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا فَقَالَ زَيْدُ بْنُ قَيْسٍ لَسْتُ  
أَكُلُ مِنْهَا تَذَبُّعُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا أَكُلُ إِلَّا مَا  
ذَكَرْتُمْ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَآلُ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو كَانَ يَعْذِيبُ  
عَنِّي كَمَا يَشِي ذَبَابُهُمْ وَيَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ خَلَقَهَا اللَّهُ  
أَنْزَلَ لَهَا مِنْ لَحْمٍ وَانْمَاءً وَأَبَدَتْ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ

نفس میں تھے یہ پکھر سے اسے خدا کے بندوایہ تو میرے والد  
میرے والد ہیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ان کی بیچ پکھر گئی تھی  
ذہبی اور انہیں قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ  
آپ لوگوں کو معاف فرمائے۔ حضرت عروہ کے والد ماجد کا  
بیان ہے کہ خدا کی قسم اس سانپ کا حضرت حذیفہ کو جیسے درد  
دہیساں تک کہ وہ بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوئے۔

حضرت ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کا ذکر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ  
بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کر رہی تھیں کہ یا رسول اللہ! مجھے زمین  
پر کوئی ایسا گھر نہیں جس کی زلت مجھے آپ کے گھر کے زلزلے سے  
تیار ہو کر ہوگی لیکن آج مجھے زمین پر کوئی گھر ایسا نہیں جس کی عورت  
مجھے آپ کے گھر سے عزیز ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے یہ بھی کہا کہ  
یا رسول اللہ! بھانپنی جان کی قسم، جبکہ جو سفیان بن عوفی آدمی ہوتا ہے  
میں ان کے مال میں سے ان کا اجازت کے بغیر نہ لوں گا  
تو کیا مرد ہے؟ فرمایا میرے خیال میں ضرورت کے مطابق  
تو جائز ہے۔

زید بن عمرو بن نفیل کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نزولِ وحی سے پہلے زید بن عمرو  
بن نفیل سے بلح کے محلے سے میں فلانت ہوئی۔ جب نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور دستِ خُلاں بچایا گیا۔ تو آپ نے  
کھانے سے انکار کر دیا۔ پھر زید نے کہا کہ میں بھی اس میں سے  
نہیں کھایا کرتا جسے تم اپنے بھائی کے نام پر ذبح کرتے ہو۔  
میں تو اسی میں سے کھاتا ہوں جس پر وقتِ ذبح اللہ کا نام لیا گیا  
جو زید بن عمرو قریش کے زبیر کو پسند نہیں کیا کرتے تھے وہ  
کہا کرتے تھے کہ کبھی کو خدا نے پیدا کیا، اسی نے آسمان سے  
اس کے لیے پانی اتارا زمین سے اس کے لیے چارہ اگایا پھر  
تم اسے خدا کے ساتھ رسول کے نام پر ذبح کرتے ہو۔ وہ اس بات



ثُمَّ رَدَّ بِحُزْنٍ عَلَى عِيْرِهِمْ اللَّهُ إِنَّكَ أَنْزِلْتَ وَ  
 اعْلَمْ مَا لَكَ قُلْتُ مَوْسَى حَقًّا ثَقِيًّا سَأَلَهُ مِنْ عَقِبِ اللَّهِ  
 وَرَأَى عَمَلًا أَنْ تَحْدِثَ بِهِ عَيْنَ ابْنِ حَسَّ أَنْ زَيْدٌ  
 بَنَ عَمِيٍّ وَبِئْسَ نَفْسٌ عَزَّزَتْ إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ  
 الْيَتِيمِ قَرِيبُهُمْ قُلْتُ فَإِلَّا شَأْنًا مِنَ الْيَهُودِ فَسَأَلَهُ عَنْ  
 دِينِهِمْ فَقَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ أَنْ أَدِينْ وَيَسْأَلُ مَا أَخْبَرْتَنِي  
 فَقَالَ لَا تَكُونُ عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِمُؤَيِّدِكَ  
 مِنْ غَضَبِ اللَّهِ فَإِنْ زَيْدٌ مَا أَفْتَى إِلَّا مِنْ غَضَبِ  
 اللَّهِ وَلَا أَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ شَيْئًا أَبَدًا وَإِنْ  
 اسْتَطَعْتُ لَهْلُ تَدْلِي عَلَى غَيْرِهِ قَالَ مَا  
 أَعْلَمُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا قَالَ زَيْدٌ وَمَا الْحَنِيفُ  
 قَالَ دِينَ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا  
 وَلَا يَتَّبِعُ إِلَّا اللَّهَ فَحَرِّبْ زَيْدٌ قُلْتُ عَلَيْكَ مِنَ  
 النَّصَارَى فَتَدْرُمُ مَثَلُ فَقَالَ لَنْ تَكُونَ  
 عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِمُؤَيِّدِكَ مِنْ نَفْسِي  
 اللَّهُ مَا أَفْتَى إِلَّا مِنْ نَفْسِي اللَّهُ وَلَا أَحْمِلُ  
 مِنْ نَفْسِي اللَّهُ وَلَا مِنْ غَضَبِ اللَّهِ شَيْئًا أَبَدًا وَإِنْ  
 لَا اسْتَطَعْتُ لَهْلُ تَدْلِي عَلَى غَيْرِهِ فَتَلْ مَا  
 أَعْلَمُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا قَالَ وَمَا الْحَنِيفُ  
 قَالَ دِينَ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا  
 وَلَا يَتَّبِعُ إِلَّا اللَّهَ فَلَمَّا بَايَ زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِي  
 إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ خَرَجَ فَلَمَّا بَرَزَ مَا قَدْ يَدِيرُ  
 فَقَالَ أَلَمْ يَكُنْ إِنْ أَشْهَدَ إِنْ عَلَى عَمَلٍ إِبْرَاهِيمَ  
 وَقَالَ أَلَيْسَتْ كُتُبُ الْمَتِّ هَذِهِ عَنْ أَبِيهِ حَتَّى  
 اسْمَاءُ يَذِيقُ أَيْ يَكْرِضُ اللَّهُ عَنْكُمَا قَالَتِ  
 زَيْدٌ بَنَ عَمِيٍّ وَبِئْسَ نَفْسٌ قَالَتِ مَا يَكُونُ مَثَلُ  
 إِلَى الْكُتُبِ يَقُولُ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ وَاللَّهِ مَا مِنْكُمْ  
 عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرِي وَكَانَ يَسْجُودُ  
 السُّورَةُ يَقُولُ بِالْزَّجْلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ

کو برا بگئے جو نے انکار کیا کرتے تھے۔ یہ دوسری روایت  
 بھی غالباً حضرت ابن عمر سے ہے کہ زید بن عمرو بن نفیل حکام  
 کی طرف گئے تاکہ کسی سے پوچھ کر برحق دین کی تہذیب کریں۔ پس  
 انہیں ایک یہودی عالم ملا۔ انہوں نے اس کے دین کے بارے  
 میں پوچھا اور کہا کہ شاید میں تمہارا دین اختیار کروں۔ وہ کہنے لگا  
 کہ تم ہمارے دین میں اس وقت نہیں آ سکتے جب تک غضب  
 الہی سے اپنا حصہ حاصل نہ کرو۔ انہوں نے کہا کہ میں تو خدا کے  
 غضب سے کوئی دور ہوا کرتا ہوں اور خدا کا ذرا سا تہ بھی  
 برداشت کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ پس کیا تم مجھے  
 کسی دوسرے دین کے بارے میں بتا سکتے ہو؟ وہ کہنے  
 لگا کہ مجھے حنیف کے سوا اور کسی دین کا پتہ نہیں ہے۔ زید  
 نے پوچھا کہ حنیف دین کونسا ہے؟ جواب دیا کہ حضرت  
 ابراہیم علیہ السلام کا دین، جو یہودیت و نصرانیت کے علاوہ  
 ہے اور اس میں خدا کے سوا اور کسی کی عبادت نہیں کی جاتی۔  
 پس زید وہاں سے چلے گئے اور ایک نصرانی عالم سے ملے، اسی سے  
 بھی ویسا ہی پوچھا تو اس نے کہا کہ تم ہمارے دین پر اس وقت تک  
 نہیں آ سکتے جب تک کہ اللہ کی سنت سے اپنا حصہ حاصل نہ کرو۔  
 انہوں نے جواب دیا کہ میں تو خدا کی سنت سے کوئی دور ہوا کرتا  
 ہوں نیز خدا کی سنت اور اس کے غضب کو خدا ہی برداشت  
 کرنے کی مجھ میں ہرگز طاقت نہیں ہے۔ پس کیا تم مجھے کسی اور  
 دین کے بارے میں بتاؤ گے؟ اس نے جواب دیا کہ میں دین حنیف  
 کے سوا اور کسی دین کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ پوچھا کہ حنیف  
 کیا ہے؟ جواب دیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین، جو نہ  
 یہودیت ہے نہ نصرانیت اور نہ اس میں خدا کے سوا کسی کے  
 عبادت کی جاتی ہے۔ جب زید نے حضرت ابراہیم علیہ السلام  
 کے بارے میں ان کا بانی یہ فیصلہ دیکھا تو اس کے پاس سے  
 چلے گئے باہر آئے تو باقرہ اشکار کے پاس آئے اور انہیں بتایا کہ میں  
 میں ابراہیمی دین پر ہوں۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا  
 ہیں کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا کہ کعبہ سے پشت لگا کر

يَقْتُلْ أُمَّتَهُ مَا تُحَنِّتُهَا إِنَّ الْكُفْيَكَهَا  
مُسُوْنَتُهَا كَيْفَ أَخَذَهَا وَإِذَا تَرَعَرَعَتْ فَتَلْ  
يَرْبِيهَا إِنْ شِئْتَ وَفَعَلْتُهَا إِلَيْكَ وَإِنْ شِئْتَ  
لِلْيَتَامَى مَسُوْنَتُهَا.

بَابُ بَنِيَانِ الْكُجْبَرِ

١٠١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ  
أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ  
سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا  
بُنِيَتْ الْكُتَيْبَةُ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَعَيْنَا سُرٌّ يَنْقُذُ مِنَ الْحِجَابِ فَقَالَ عَيْنَا سُرٌّ يَنْقُذُ  
عَنْكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ إِيَّانَا عَلَى رَقَبَتِكَ  
يَقِيكَ مِنَ الْحِجَابِ وَتَعْرِانِي الْأَنْجُونَ وَهَذَا  
عَيْنَا إِيَّانَا السَّمَاءَ طَرَأَ خَالِي فَقَالَ إِيَّانَا إِيَّانَا  
فَشَقَّ عَنْهُ إِيَّانَا.

١٠١٣ - حَدَّثَنَا أَبُو السَّمَانِ حَدَّثَنَا حَمْدٌ وَمِنْ رِوَايَةٍ عَنْ عَبْدِ وَابْنِ دِينَارٍ وَعُصَيْدٍ أَنَّهُ مِنْ أَبِي يَرْبُودٍ قَالَ لَمَّا رَأَى عَلَى سَهْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْيَمِينِ حَائِطًا كَأَنَّهُ يُصَلُّونَ حَوْلَ الْيَمِينِ حَقَّقَ كَانَ عَمْرٌو فَهِيَ حَوْلَهُ حَائِطًا قَالَ عُصَيْدٌ اللَّهُ جَدُّهُ قَصِيرٌ وَهَيْئًا أَتَيْنَ الزُّبَيْرَ .

ہانت اکیا و الجاہلیتہ

١١٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ  
هَذَا مُحَمَّدٌ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ كَانَ عَائِذُ بْنُ أَبِي مَرْثَدَةَ قَرِيبٌ مِنِّي  
الْبَحْرَيْنِ وَكَانَ الْيَوْمَ جَسَدُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَصُومُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ  
بِحِجَابِهِ فَلَمَّا تَزَلَّ رُمُحَانُ كَانَ مِنْ شَأْنِ صَامِهِ  
وَمِنْ شَأْنِ رُيُوسِهِ.

١٠٥- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا وَهَبٌ حَدَّثَنَا

ختم فرماتے تھے کہ وہ جہتے کر اے گرد و قریش! خدا کی قسم میرے  
سوا تم میں سے کوئی بھی بڑا یہی دین پر نہیں ہے اور وہ زندہ درگورک جاننے  
والی لڑکی کو بھی بجاتے تھے اور جب کوئی آدمی اپنی لڑکی کو اس طرح مار ڈالتے  
کا ہارہ کرتا تو کہتے کر اے قتل نہ کرو، تمہاری بجائے میں اس کی پھر زندگی کرتا ۲

تحریر

میرا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب  
خاندان کعبہ کی تعمیر جو بنے گی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت  
عباس دونوں پتھر اٹھا کر لائے۔ حضرت عباس نے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنا تھمد کندھے پر رکھ دو تاکہ  
پتھروں کی رگوں نہ لگے، اقصیٰ نہ کرنے پر انھوں نے زبردستی  
ایسا کر دیا، تو آپ زمین پر گر پڑے اور آنکھیں آسمان  
سے لٹک گئیں جب افاتہ ہوا تو یہی کہہ رہے  
تھے میرا تھمد، میرا تھمد۔ پس آپ کا تھمد ٹانھ  
ہل گیا۔

عمر بن دینار اور عبید اللہ بن الجوزید دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں کعبہ کے گرد دیوار نہ تھی اور لوگ بیت اللہ کے گرد نماز پڑھتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں اس کے گرد دیوار بنوائی۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ وہ دیوار بھی تھی۔ یہی یزید قیس حنت ابن زبیر نے کرائی۔

حیاتِ طبیعت کا زما عشر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمائی ہیں کہ روزہ باجماعت کے اندر قریشی عاشورہ سے لے کر دس روزہ تک رکھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی عاشورہ سے لکھنوارہ رکھتے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو آپ خود اس کا روزہ رکھتے اور دوسرے لوگوں کو بھی یہ روزہ رکھنے کا حکم فرماتے۔ جب ماہ رمضان کے روزوں کی فرضیت نازل ہو گئی تو جو چاہتا یہ روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لغاتہ



عَنِ ابْنِ مَسْرُورٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَسْلَمْتُهَا امْرَأَةً سَوْدَةً أَوْ بَعْضَ  
 الْعَبِيدِ وَكَانَ لَهَا حُضْنٌ فِي الْمَسْجِدِ قَالَتْ كُنْتُ  
 تَارِيئَةً فَتَحَدَّثْتُ عَنْدَهَا فَأَدَا فَرَعْتُ مِنْ حَيْثُ قَالَتْ  
 وَيَوْمَ الْوُشَاخِ مِنْ تَعَايُيبِ نِسَاءِ  
 الْأُمَمَةِ مِنْ بَلَدَةِ الْكُفَرِ أَنْجَانِي

قُلْنَا أَكْثَرُ مَا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَمَا يَوْمُ الْوُشَاخِ  
 قَالَتْ خَرَجْتُ جَوَازِيَةً لِبَعْضِ أَهْلِي وَعَلَيْهَا شَاخُ  
 مِنْ أَدَمٍ فَطَعَنُوهَا فَانْحَلَّتْ فَنَبِيْرُ الْعَدُوِّ نَسَا  
 رَهَا تَحِيْبَةً لِحُكْمِ مَا خَدَّثَهُ كَأَنَّهُمْ فِي يَدِ بَعْضِ  
 حَقِيْقَةٍ مِنْ أَمْرِى أَتَقَرَّ طَلَبُوا إِلَى قُبُلِي فَبَيْتُ هَلْ  
 حَوَلِي وَأَمَّا فِي كُرْبِي إِذَا أَقْبَلْتُ الْعَدُوَّ حَتَّى وَارَدَتْ  
 بِرُؤُسِنَا شَرَّ النَّفْسِ فَأَخَذْتُ وَهْ فَقُلْتُ لَكُمْ هَذَا  
 الَّذِي أَتَّخَذْتُ حَوَلِي يَوْمَ الْوُشَاخِ

۱۰۹۹ حَدَّثَنَا قُسَيْبٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ  
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا مَنْ كَانَتْ  
 قَلْبًا يَحْلُمُ الْأَيَّامَ كَانَتْ قُرْبَى تَحِيْبٍ يَا بَنِي  
 قَعْلٍ لَا تَحْذَرُوا بَنِيكُمْ

۱۰۴۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَيَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
 وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ  
 الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَسْبِيْ مَيْمُونَةَ  
 أَنْجَنَاءَ وَلَا يَقُوْمُ لَهَا وَيَخْذِرُ عَنْ عَيْشَةٍ قَالَتْ  
 كَانَ أَهْلُ الْبَيْتِ يَقُوْمُونَ لَهَا يَقُوْمُونَ رَأْسَ رَأْسٍ  
 كَثِيْرٍ أَهْلِيْ مَا أَتَيْتُ هَذَيْنِ

۱۰۴۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ بْنِ عُبَيْسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
 حَدَّثَنَا سَيَّانٌ عَنْ أَبِي يَسْعَى عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونَةَ قَالَ  
 قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ كُنُوْا الْأَيْبِيْنَ

بیش عورت اسام سے آنی ہو گی عربی کی لفظی تھی۔ اس کی مجموعہ  
 چونکہ مسجد کے پاس تھی لہذا ہمارے پاس آجاتی اور باتیں کیا کرتی۔  
 جب وہ اپنے دل کا کئے سے فارغ ہو جاتی تو یہ  
 شر پر مباحثہ کرتی۔

ادری چھری ہوئی اور حدیث نادرہ  
 غالبی اکبر نے شہر کفر سے بخش نجات

جب اس نے متعدد مرتبہ ایسا ہی کیا تو حضرت عائشہ نے اس سے پوچھا  
 کہ ہر دن کیا ہے! اس نے بتایا کہ میری ایک آنکھ لڑائی میں سے  
 چھڑے ہو کر پھینک دیا تھا۔ اور اس سے گریا اور گشت بھر کر ایک میل  
 لے لے ڈی۔ لوگوں نے قہر سے میرے اوپر لگائی اور مجھے خوب دھمکیاں  
 انھوں نے دے دیتے تھے میری طرف سے ایک کتا لاشی لایا۔ جب مجھ پر  
 ستم کیا گیا اور اس کا اور لوگ میرے اور گرد و پیش سے لے لیا گیا  
 اور وہی اس نے چارے سروں پر ڈال دیا۔ اور انھوں نے لے لیا میں نے  
 اسے لگا کر آپ میرے اوپر سمت لگا دی تھی تاکہ میں اس پر مے لے لیتا  
 ہوں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قسم کھائی تو خدا  
 کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے۔ قریش اپنے باپ دادا کی قسمیں  
 کھایا کرتے تھے لیکن تم اپنے آباؤ اجداد کی قسمیں نہ کھانا۔

میدان بن قاسم سے روایت ہے کہ حضرت قاسم  
 بن زید کے آگے چلا کرتے اور جنازے کو دیکھ کر کھڑے  
 نہیں ہوا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت  
 کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: زائد جاہلیت میں لوگ جنازے  
 کو دیکھ کر کھڑے ہوتے اور مردے کو مخاطب کر کے کہتے تھے  
 میں کہتے: تو اب بھی اپنے اہل و عیال کے پاس ہے جیسا پہلے تھا؟  
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکین کو کفر و کفر  
 سے اس دست کوڑتے جب خیر پساز پر دھوپ  
 آجاتی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس فعل

آجاتی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس فعل

بِشَيْءٍ حَتَّى تَشْرُقَ لَأَشْفِيَنَّ عَلَى قَبْرِ رَفَعَةَ لَعْنَهُمُ الشَّيْءُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ  
۱۰۲۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِإِبْنِ  
أَسَامَةَ حَدَّثَكَ كُفْرُ بْنُ الْمُهَلَّبِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ  
عَنْ يَزِيدَ مَوْلَا وَكَانَ قَالَ قَالَ مَلَأَ مَسَاحَةً قَالَ وَقَالَ  
إِبْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَشْفَى كَانَتْ بِهَا قَا  
۱۰۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَدْنَانَ عَنْ عُبَيْدِ  
الْمَوْلَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ بَلَدٍ  
قَالَهَا النَّبِيُّ كَلِمَةً يَمِينٌ إِلَّا كُلُّ شَيْءٍ مِمَّا حَلَّكَ اللَّهُ  
بِأَهْلِهِ وَكَانَ أَمِيرًا بَيْنَ أَهْلِ الْعَالَمِينَ أَنْ يَسْمَعَ

۱۰۲۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَدْنَانَ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مَعْنَى الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ  
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَعْنَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ كَانَ بِلَايَا بَكْرٍ فَلَا مَرْجِعَ لَهُ إِلَّا الْخَرَابُ وَكَانَ  
يَقُولُ يَا كُلُّ مَنْ ظَلَمَ عَمَلًا لَهُ أَنْفَلًا مَرَدُّ رِي مَا هَذَا  
فَقَالَ أَمْرٌ بَكْرٍ وَمَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكَلَّمْتُ الْإِنْسَانَ فِي  
مَنْجَاهِ وَبَلِيَّةٍ وَمَا أَحْسَنُ أَلْفَاظِي إِلَّا رَأَيْتُ خَدْعَتَنَا  
فَلَقِيتُنِي نَا خَلْفِي يَدَايَاكَ مَفْدَاةً أَلَيْسَ أَكُنْتُ مِنْهُ  
لَا دَعَلِي أَمْوَالُكَ تَكُنْ لَكَ تَكُنْ لِي وَرَبُّنَا

۱۰۲۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حَبِيبِ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا كَاتِبُنَا الْحَسَنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا قَالَ كَانَ أَهْلُ الْبَلَدِ  
يَتَّبِعُونَ لَعْنَةَ الْبَغَاةِ وَبَلَدُ الْبَغَاةِ كَانَتْ وَحِينَئِذٍ  
أَفْ تَكُنْ إِنَّكَ تَكُنْ بِلَايَا مَرْجِعَ لِي سَبْعَتِ لَعْنَةِ الْبَغَاةِ  
عَلَى اللَّهِ حَلْبُهُ فَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ

۱۰۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَعْنَى قَالَ  
نَعِيدَاتُ مِنْ جَرِيرٍ كُنَّا نَأْتِي أَسَى بِنِجَالٍ يَصُورُنَا  
عَنِ الْفَصَارِ وَكَانَ يَقُولُ لِي فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا  
يَوْمَ كَذَا وَكَذَا لَعَلَّ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا

میں بھی ان کی مخالفت فرمائی اور آپ صریح طور پر  
سے پہلے ہی سزا دے کر لوٹ آئے۔

صحیح نے حضرت عمرؓ کے واسطے سے بیان کیا  
ہے کہ گناہ کا سبب بلب بلب ہوا یا لب ہے حضرت  
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے  
داداؓ کو فرات کے کنارے بلبل میں دیکھا کرتے تھے وہیں رہا بلبل وہاں پلاؤ  
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے سچی بات  
وہ جو توبہ شاعر نے کہی ہے کہ۔ خبر دار ہو جاؤ اللہ تعالیٰ  
کے سوا ہر چیز قاتی ہے۔ اور قریب تھا کہ امیر بن ابیہر اہل  
مسلمان ہو جاتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں  
کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک غلام رکھا جو اتنا حسن سے  
آپ فرما لیا کرتے تھے۔ ایک روز وہ کوئی کھانے کی چیز لایا تو حضرت  
ابوبکرؓ نے اے کھایا۔ غلام میں گناہ ہوا کہ آپ کو معلوم ہے یہ چیز کبھی  
تھی! حضرت جو کبھی نہ دیکھتے فرمایا۔ کیسی تھی! بواب دیا کہ دن  
حاجت میں ایک آدمی کو میں آئندہ کی باتیں رکھنا بتا دیا کرتا تھا  
بیکر میں کھانت سے نا بلند ہوا صرف اسے دھوکا دیا کرتا تھا۔  
آپؐ کو تو بات کہ جس سے کہ نہ پھر چیزوں کو آپؐ نے ہی کھا ہے  
پس حضرت ابوبکرؓ نے اسے مال کیلئے بیٹھے مارا تو وہ بھاگتا ہوا نکلا

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ زمانہ حاجت  
میں لوگ قبل اجماع کے وعدے پر اونٹ کا گوشت بیکار کرتے  
تھے۔ مگر اجماع یہ ہے کہ لاش کی کھانہ پیدا ہو، پھر وہ بہرہ جو ان  
جو کر صادر ہو جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے  
سے منع فرمایا ہے۔

فیضان بن حوریر فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت انس  
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے  
تو آپ ہمیں انصار کی باتیں سناتا کرتے۔ ایک روز ہمیں  
تھے حضور اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ ہر ایک آدمی کو تم نے کھانا دیا ہے۔



### بَابُ الْقِسَامَةِ فِي النِّجَاهِ هَلِيَّةٍ

۱۰۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْثَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَنَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنْ أَوَّلَ قِسَامَةٍ نَشَأَ فِي النِّجَاهِ هَلِيَّةٌ لِيُجِبَا بَيْنَ هَا شَيْمَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَا شَيْمَ اسْتَأْجَرَ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ قَبِيلَةِ أُخْرَى فَاتَّكَفَتْ مَعَهُ فِي إِيْلِهِمْ ثُمَّ رَجَلَ بِهِ مِنْ بَنِي هَا شَيْمَ فَلَمَّا انْقَطَعَتْ عَنْهُ وَكَانَ جَوَّارِيَةً قَالَ أَيْعُشُوْهُ يَوْعَلٍ أَشَدُّ بِهِمْ عُرَّةً وَكَانَ جَوَّارِيَةً لَا تَنْتَفِرُ إِلَّا بِدَلٍّ فَأَخْطَاهُ رَجُلًا فَشَدَّ بِهِمْ عُرَّةً وَكَانَ جَوَّارِيَةً فَلَمَّا تَرَوْا عُقِلَتِ الْوَيْلُ الْوَيْلُ الْوَيْلُ وَاسْتَأْجَرُوا فَتَقَالُ الْوَيْلُ اسْتَأْجَرُوا مَا كَانَ هَذَا الْمُهْجِرُ لَمْ يَمُتْ مِنْ بَنِي الْوَيْلِ قَالَ لَيْسَ لَهُ عَقْلٌ كَانَ حَتَّى يَتَّ عَقْلُهُ قَالَ فَحَدَّثَ مَا بَعْضُكَانَ فِيهَا أَحَدُهُمْ ثُمَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَتَشْهَدُ السُّوَيْمُ قَالَ مَا أَشْهَدُ وَرَبِّي أَشْهَدُ ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْتَ مُبْتَلٍ عَنِّي رُبَّمَا لَمْ تَمُرْهُ مِنْ أَلَدٍ هَبِيرَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُتِبَ إِذَا أَنْتَ شَهِدْتَ السُّوَيْمَ فَنَادِيَا الْوَيْلُ قُرَيْشٍ فَإِذَا أَجَابُوكَ فَنَادِيَا الْوَيْلُ هَا شَيْمَ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَكُلُّ عَنْ أَهْلِيكَ فَخَفِيْدٌ أَنْ فَلَمَّا قَتَلْتَنِي فِي عَقْلِهِ وَمَاتَ اسْتَأْجَرَ فَلَمَّا قَدِمَ الْوَيْلُ اسْتَأْجَرَ أَتَاهَا أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ مَا جِئْتُ قَالَ مَرِئْتُ فَاحْسَنُ الْقِيَامَ عَلَيْهِمْ قَوْلِيَّتُ وَفَنَاءُ حَتَّى قَدْ كَانَ أَهْلُ ذَلِكَ مِنْكَ فَكُنْتُ جِيئْتُ مَشْرُؤُ أَنْتَ الرَّجُلُ الْوَيْلُ أَوْ حَتَّى الْوَيْلُ أَنْ يَبْلُغَ عَنْهُ وَفَنِي السُّوَيْمَ فَقَالَ يَا الْوَيْلُ قُرَيْشٍ قَالُوا هَلِيَّةٌ قُرَيْشٌ قَالَ يَا الْوَيْلُ هَا شَيْمَ قَالُوا هَلِيَّةٌ بَنُو هَا شَيْمَ قَالَ أَيْتُ أَبُو طَالِبٍ قَالُوا هَذَا أَبُو طَالِبٍ

### زمانہ جاہلیت کی قسامت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قسامت کا پہلا واقعہ بنی ہاشم ہی میں واقع ہوا تھا۔ جواریوں کی بنی ہاشم کے کسی فرد کو ایک شخص نے مورد لکھا۔ جو قریش کی دوسری شاخ سے تھا۔ تو یہ اس کے ارست پر اس کے ساتھ جبار ہوا تھا تو ان کے پاس سے بنی ہاشم کا کوئی دوسرا فرد گزرا، اس کے غلہ کی بوری کا بندھن ٹوٹ گیا تھا۔ اس نے مورد سے کہا کہ ایک بندھن دے کر میری مدد کرنا کہ میں اپنی بوری بندھ لوں اور انٹ نہ بھاگ سکے اس نے بندھن دے دیا اس نے اپنی بوری بندھ لی۔ جب انٹ نے پراؤ ڈالا تو ایک کے سوا سب اونٹوں کے گھٹنے باندھ دئے۔ قریش نے ہاشم سے کہا کہ دوسرے اونٹوں کی طرح اس اونٹ کو کیوں نہیں باندھا گیا؟ اس نے جواب دیا کہ رتی نہیں ہے۔ اس نے پوچھا کہ اس کی رتی کہاں گئی؟ اس نے واقعہ بیان کر دیا تو دھتے میں اس نے ایسی دھتھی ماری کہ ہاشم مرنے لگا۔ پھر اس کے پاس سے ایک تین کارہنچے ڈاکر گزرا تو ہاشم نے اس سے پوچھا کہ کیا تم ہر سال حج کے لیے جاتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ ہر سال تو نہیں ہاں کبھی کبھی فرود جاتا ہوں۔ کہا، جب بھی تم سے ہو سکے تو کیا میرا ایک پیغام پہنچا دو گے؟ اس نے جواب دیا: فرود۔ کہا کہ جب تمہیں موسم حج میں بیت اللہ کی حاضری نصیب ہو تو پکارنا۔ اسے قریشی جب وہ تم سے مخاطب ہوں تو کہنا، اے بنی ہاشم! جب بن تم سے مخاطب ہو جائیں تو ان سے ابو طالب کے متعلق پوچھنا اور انہیں بتانا کہ نفاق ہاشمی کو ایک رستی کی وجہ سے قتل کر دیا گیا ہے۔ یہ پیغام دے کر وہ فرود ہو گیا۔ جب وہ قریش واپس پہنچا تو ابو طالب کے پاس آیا۔ انہوں نے پوچھا کہ ہمارے آدمی کو کیا ہوا؟ جواب دیا کہ وہ بیمار ہو گیا تھا لیکن میں نے علاج معلوم کیا میں کوئی کسر نہ چھوڑا لیکن نہ ہو گیا پس اسے دفن کر کے واپس لوٹا ہوں۔ انہوں نے کہا تم سے اس کے متعلق بھی امید تھی۔ آخر کار اس واقعہ کو مدت گزر گئی اور ایک دفعہ حج کے موسم میں جب وہ آدمی گھر کو آیا

قَالَ أَمَرَ فَيُفْلَكُ أَنْ أَتْلَفَكَ بِسَاءَلَةٍ  
أَنْ فَلَائِي قَتَلَهُ فِي عَقَالٍ كَاتَا أَبُو طَالِبٍ  
فَقَالَ لَهُ اخْتَرِ مِنَّا أَحَدًا فَيُفْلَكُ . إِنْ شِئْتَ  
أَنْ تُوَدِّيَ وَاحِدَةً مِنَ الْإِبِلِ فَإِنَّكَ قَتَلْتَ  
صَاحِبَنَا وَإِنْ شِئْتَ خَلَعْتَ خَمْسُونَ مِنْ  
قَرْمِكَ أَنْ تَكُنْ قَتْلَهُ . فَإِنْ أَمِيتَ  
قَتَلْنَاكَ بِهَا قَوْمَهُ فَقَالُوا نَخْلَعُ فَإِنَّهُ  
أَمْرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ  
قَدَّو لَدَتْ لَهُ فَقَالَتْ يَا أَبَا طَالِبٍ أَخْبِ أَنْ  
تُجِدَ إِبْنُ هَذَا رَجُلٍ مِنَ الْغَضَبِيِّينَ وَلَا تَصْبِرْ  
بَيْنَهُمَا حَبِثُ تَصْبِرُ الْإِيمَانُ فَقَالَ كَاتَا  
رَجُلٍ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَرَدْتُ هَبِثُ  
رَجُلًا أَنْ يَحْلُوَا مَكُونُ وَاحِدَةً مِنَ الْإِبِلِ  
يُصِيبُ كُلَّ رَجُلٍ يَعِزُّ إِنْ هَذَا إِنْ يَعِزُّ إِنْ  
كَانَ قَبْلَهُمَا عَقِبُ وَلَا تَصْبِرْ نَبِيٍّ حَيْثُ تَصْبِرُ  
الْإِيمَانُ فَقِيلَ لَهَا وَجَاءَ مَكَايِنَةُ وَارْتَمَوْا  
وَحَلَفُوا . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَوْلُ الدِّيِّ لَقِيْنِ  
بِيَدِهِ مَا حَادَ الْخَوْلُ وَهُوَ الْمَكَايِنَةُ وَ  
أَرْبَعِينَ عَشْرَ تَطْرُقَ .

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو  
إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمٌ بَعَثَ يَوْمًا قَدَّمَ  
اللَّهُ بِرَسُولِهِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اخْتَرَقَ مِنْهُمْ هُمْ  
وَقِيلَتْ سَرَاوَاتُهُمْ وَجَرَحُوا قَدَّمَ اللَّهُ يَوْمَئِذٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنَا عَنْ جَدِّهِ  
الْأَشْعَرِ أَنَّ كُرَيْبًا قَوْلِي ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا  
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقِيْنِ

جس کو وصیت کی گئی تھی تو اس نے اذہر دی ، اسے آل قریش  
لوگوں نے جواب دیا قریش یہ ہیں ۔ اس نے پھر کہا ۔ اے آل بنی  
ہاشم : لوگوں نے کہا ، بنی ہاشم یہ ہیں ۔ اس نے پھر کہا ابو طالب  
کو کہہ دو : بتایا گیا کہ ابو طالب ہیں ۔ کہا کہ مجھے آپ کے فلاں  
آری نے آپ تک پہنچانے کے لیے پیغام دیا تھا جس کو ایک دن  
کے بدلے قتل کر دیا گیا تھا ۔ پس ابو طالب قاس کے پاس پہنچے اور  
اس سے کہا کہ میں سے کوئی ایک ذات اختیار کرو کیونکہ تم نے  
ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے اس لیے چاہو تو دیت کے متواؤنٹ  
ادار کرو ۔ بصورت دیگر تمہاری قوم کے بچاؤ آدمی قسم دے دیں کہ  
تمہارے قتل نہیں ہوئے ، اگر تمہیں اس سے بھی فکارت ہو تو اس کے بدلے ہم تمہیں  
قتل کر دیں گے ۔ اپنی قوم کے پاس گیا تو انہوں نے کہا ہم قسم دیں گے  
پھر ابو طالب کے پاس ایک اسی صورت منظور کی کہ بنی اسد جو قاتل کی  
قوم میں باقی تھی اعلان سے اس کا ایک لڑکا بھی تھا ۔ اس نے کہا :  
اسے ابو طالب ! میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ نے جو بچاؤ آدمی کی  
قسمیں لی ہیں میں تو سب لڑکے سے قسم نہ لینا جہاں کہ لڑکا اس کے قسم  
لی جاتی ہے ۔ انہوں نے یہ بات منظور کر لی ۔ پھر قاتل کی قوم سے  
ایک آدمی آکر کھٹے لگا ، اسے ابو طالب اپنے گزشتوں کے بدلے پانچ  
آدمیوں کی قسم چاہی ہے ، تو ایک آدمی کی قسم کے بدلے دو اونٹ چاہے  
پس ایک قسم کے بدلے دو اونٹ وصول کر لیجئے ۔ آپ نے یہی منظور کیا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بتایا  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف  
لائے تو ان لوگوں میں بھڑک پڑی جوئی تھی ۔  
ان کے سردار مارے جا چکے تھے اور کتے ہی چھی  
پڑے تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے اس روز کو پسے غور  
فرما کر ان کے سلام میں داخل ہونے کا راستہ  
بھوار کر دیا تھا ۔ نیز حضرت ابن عباس رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عفا اللہ عنہ کی حدیثی  
طریق کے اندر درنا سنت نہیں ہے ۔ بات یوں ہے

الشَّيْءُ يَطْلُبُ الْوَادِيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَسَنَةِ الْفَتْحِ  
كَانَ أَهْلُ الْبَجَائِلِ يَسْعَوْنَ نَهْدًا يَقُولُونَ لَا يُغْنِيُنَا الْبَحْثُ وَلَا

۱۰۲۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَطْرِفٍ سَمِعْتُ أَبَا  
الشَّعْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا مِنِّي مَا أَقُولُ نَكْمُرُ  
وَاسْمَعُونِي مَا تَقُولُونَ وَلَا تَدَّ هُبُوبًا فَتَقْمُوا  
فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ  
فَنِيَطَفَ مِنْ دَرَاءِ الْحِجْرِ وَلَا تَقُولُوا الْحَبْلُ يَنْفُذُ  
فَإِنَّ الرُّحْلَ فِي الْبَجَائِلِ كَانَ يَحْدِثُ فَيَنْفُذُ  
سُوطًا أَوْ نَحْلًا أَوْ قَوْسًا

۱۰۳۰ حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ عَنْ  
حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ  
يَقْرَأُ رَجُلًا مَلِيحًا قِرْدَةً قَدْ رَنَتْ فَرَجَتُوهَا  
فَرَجَتُهَا مَعْقُورًا

۱۰۳۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ خَذَلُ مِنْ بَدَلِ الْبَجَائِلِ الطُّغْنُ فِي الْأَسَاكِبِ  
وَالنِّيَاحَةُ وَالنَّيْزُ قَالَتُ لَهَا قَالَتُ سَفِيَانٌ وَيَقُولُونَ  
بِهَا إِلَّا سَمِعْتُهَا بِأَلْوَاءٍ

بِأَقْبِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ  
عَمْرِو بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ يَكْرَمِ بْنِ مَرْثَةَ بْنِ كَعْبِ  
بْنِ لُؤَيٍّ بْنِ غَالِبِ بْنِ خُزَيْمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّظِيرِ بْنِ  
كَنَانَةَ بْنِ عُذْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسِ بْنِ مُعْتَمِرِ  
بْنِ نَزَارِ بْنِ مَعْدِي بْنِ عَدْنَانَ

۱۰۳۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا الشُّو  
عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ دوڑا کرتے اور کہتے کہ ہم  
کو تیز دوڑ کر ہی ملے کریں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے  
ہیں کہ اسے لوگو! جو میں کہتا ہوں اسے غور سے  
سنو اور مجھے سناؤ جو تم کہنا چاہتے ہو اور  
بغیر کہہ سنے نہ جانا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا  
کہ جب تم میں سے کوئی بیت اللہ کا طواف کرے  
تو حجر کے پیچھے سے طواف کرے اللہ حکیم  
کو بیت اللہ سے خارج نہ سمجھو اگرچہ زمانہ  
جاہلیت میں جب کوئی قسم کھاتا تو اپنا کھڑا یا جوتہ  
یا کان بھال پر ڈال جاتا تھا۔

حضرت عمرو بن مسمون رضی اللہ تعالیٰ  
عنه فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت کے اند میں  
نے دیکھا کہ بندروں نے کٹے ہوئے ایک زانیہ بندہ  
کو سنگسار کیا اور ان کے ساتھ کھڑے تھے پھر اسے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے  
ہیں کہ کسی کے نسب پر طعن کرنا اور میت پر نعرہ  
کرنا یہ زمانہ جاہلیت کی عادات میں سے ہیں۔ تیسری  
بات کہ عید اللہ راوی بھول گئے۔ سفیان راوی کہہ  
فرماتے ہیں کہ تیسری بات بھول کر اس میں کتبہ لکھا ہے۔

رسول خدا کی بعثت کا بیان۔  
آپ کا نسب یوں ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن  
عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی  
بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک  
بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدکہ بن الیاس بن شمر بن  
نزار بن معد بن عدنان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ  
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو آپ کی  
عمر چالیس سال تھی اس کے بعد آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے۔

وَهُكَذَا مِنْ أَرْبَعِينَ فَمَكَتْ بِمَكَتٍ كَلِمَتٍ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ  
أَمَرَ بِالْخِيَرَةِ فَفُجِّرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَكَتْ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ  
ثُمَّ تَوَلَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِأَكْبَلِ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
أَصْحَابُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَتٍ.

پھر جب آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو آپ مدینہ منورہ کو ہجرت  
فرما گئے اور وہاں دس سال رہنے کے بعد وفات پا گئے  
(صلی اللہ علیہ وسلم)  
مشرکین مکہ نے رسول خدا اور آپ کے ساتھیوں سے بڑے  
سلوک کیا۔

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَالْأَسَدِيُّ قَالَا يَقُولُ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ  
يَعْقُوبٍ أَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ  
بِرُودَةٍ وَهُوَ يُطِلُّ الْكُكْبِيَّةَ وَقَدْ لَقِيََا مِنَ الْمُشْرِكِينَ  
بِشَدَّةٍ فَقُلْتُ أَلَا تَدْعُو اللَّهَ فَتَقْعُدَ وَهُوَ مُحْسَرٌ  
وَجَاهِدُ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَيْشَطُ بِشَاظِ  
الْحَدِيدِ مَا دُونَ هَذَا مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ مَا  
يَعْنِي هَذَا ذِيكَ عَنْ دِينَهِمْ وَيُؤْخِضُ الْغَمَّ عَنْ مَعْرِفَةِ  
نَاسِهِمْ فَيُشْخِطُ بِأَشْنِئَةٍ مَا يَصْبِرُ هَذَا ذِيكَ عَنْ دِينَهِمْ  
وَالْيَقِينِ أَنَّ اللَّهَ هَذَا الْأَمْرَ عَنِ يَسِيرِ الزَّكَاةِ مِنْ  
فَتَاهِ أَفْرَاقِ خَضِرٍ مَوْجَاتِ مَا يَحْمِلُهُ اللَّهُ تَعَالَى وَكَانَ كَوْنُهُ

حضرت خبیب بن سخت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ خانہ کعبہ کے سامنے میں چاند کی ٹیک گئے  
بیٹھے تھے۔ ان دنوں مشرکین کی جانب سے ہم پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے جا  
رہے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ اللہ بیٹھے  
اللہ مبارک چہرہ سرخ ہو گیا، غزواتم سے پہلے لوگوں کے گوشت اور چٹوں  
سے پار ہو کر اٹھ کر آپ کی انگلیاں جو دست کردہم جاتی تھیں لیکن یہ چیز بھی  
انہیں دین سے نہیں ہٹاتی تھی اور آپ ان کے سر پر دھاریاں میں رکھ کر چلایا  
جاتا اور دعا کرتے کرتے جاتے لیکن ان کے دین سے یہ چیز بھی انہیں  
نہ ہٹ سکی اور اس دین کو اللہ تعالیٰ ضرور مکمل فرمائے گا لہذا آپ کہ سہار  
منہ سے حرکات تک جہانے گا اللہ جل کے ہوا اسے کسی کا خوف  
نہ ہو گا۔ بیان کی روایت میں تنازعہ ہے کہ کون کون سے صحابہ کرام نے اسے فرمایا۔

۱۰۳۴۔ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَالَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْأَجْرُ فَجَدَّ قَسَمًا بَيْنِي أَحَدًا أَلَا سَجَدَ إِلَّا رَجُلًا  
رَأَيْتُمْ أَحَدًا كَثًّا مِنْ حَصَا فَفَعَلْتُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ وَ  
قَالَ هَذَا يَكْفِيكَ فُلَقْتُ رَأَيْتُمْ بَعْدَ قَبْلِ مَا فَرَّ ابْنَهُ  
۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ  
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِيفٍ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَخَوْلَتِ نَاسٌ مِنْ قَوْمٍ نِشَاجًا  
مُقْبِلِينَ لِيُفِي مَعْطِيلٍ بِسَلَا جَزْ وَبِهَا فَقَدْ قَسَمًا عَلَى ظَهْرِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ فَبَاحَتْ  
فَاطِمَةُ عَلَيْهِ هَا السَّلَامُ فَخَذَتْ مِنْ ظَهْرِ يَدِهَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو انہوں نے سجدہ کیا اور میں نے سجدہ کیا ہوا سوائے  
ایک شخص کے کہ اس کو میرے دیکھا کہ آخر میں نکلیاں اٹھائیں اور  
ان پر سجدہ کر لیا اور کہنے لگا کہ میرے لیے یہاں کا ہے۔ پس میں نے بعد  
میں اسے دیکھا کہ حالت کھڑی میں قتل کر دیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم سجدہ میں تھے اور قریش کے کچھ افراد آپ کے ارد گرد موجود تھے  
کہ خبیب بن ابی سفیان ایک اونٹ کی اڑھری سے کڑا یا اور اسے آپ  
کی پشت مبارک پر رکھ دیا۔ آپ برابر سجدہ کی حالت میں رہے یہاں  
تک کہ حضرت مالک بن عسکرم انہیں اللہ سے آپ کی پشت مبارک  
سے بٹا یا پھر اس شہادت کے مرکب کے خلاف دعا کی۔ پھر  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! سہاراں قریش کی گزرت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم سجدہ میں تھے اور قریش کے کچھ افراد آپ کے ارد گرد موجود تھے  
کہ خبیب بن ابی سفیان ایک اونٹ کی اڑھری سے کڑا یا اور اسے آپ  
کی پشت مبارک پر رکھ دیا۔ آپ برابر سجدہ کی حالت میں رہے یہاں  
تک کہ حضرت مالک بن عسکرم انہیں اللہ سے آپ کی پشت مبارک  
سے بٹا یا پھر اس شہادت کے مرکب کے خلاف دعا کی۔ پھر  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! سہاراں قریش کی گزرت

عَلَى مَنْ سَمِعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَيْكُمْ  
عَيْنُ الْمَلَأَ مِنْ قَوْلِي أَبَا جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ مَوْلَى  
بَنِي نَجِجَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَآمِيَةَ بْنَ حَلَفٍ  
أَوْ أَبْنَى بَنِي حَلَفٍ شُعْبَةَ الشَّامِ قَرَأَتْهُمْ قَبْلُ  
يَوْمَ بَدْرٍ فَأَلْفَوْا فِي غَيْرِ آمِيَةَ أَوْ أَبْنَى قَطَعَتْ  
أَوْ صَالَهُ فَلَمْ يَلِدْ فِي الْبَيْتِ

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنْ مَعْمُورِ بْنِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَوْ قَالَ حَدَّثَنِي  
الْحَكَمُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ أَبِي قَالٍ سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذَا تَيْنِ  
الَّذِي تَيْنِ مَا أَمَرَهُمْ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي  
حَرَّمَ اللَّهُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعِدًّا فَعَنَّا  
ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أُنْزِلَتْ آيَةُ فِي الْعُرْقَانِ  
قَالَ مُشْرِكُوا أَهْلُ مَكَّةَ قَتَلْنَا النَّفْسَ  
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَقَدْ  
أَتَيْنَا الْعَوَاجِشَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْأَمْنَ تَابَ وَآمَنَ  
الْأَيَةُ فَهَيَّجُوا يَدَ وَكَيْلِكَ وَأَخَا النَّبِيِّ فِي الْبَيْتِ  
الرَّجُلُ إِذْ اعْتَرَفَ الْإِسْلَامَ وَشَرَّ الْأَعْمَرُ مُرْقُطٌ  
فَجَزَّ آفَ جَهَنَّمَ فَنُكِنْتُ يُجَاجِدُ فَتَالَ  
الْأَمْنُ نِدْمًا

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ أَبِي رَافٍ عَنْ  
ابْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي  
كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي رَافٍ عَنْ التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي  
هَرْدَوَةُ بْنُ الرَّمِثِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ  
الْعَامِرَ أَخْمَرَ بِأَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ أَشْخَرُ كَرْنِ  
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا ابْنِي صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي حِجْرِ الْكُتَيْبَةِ إِذَا قَبِلَ حَقِيبَةً  
ثُمَّ أَيْ قَبِيلٍ فَوَضَعَ قَوْمِي فِي حَقِيبَةٍ فَخَنَقَهُ خَنَقًا  
شَدِيدًا فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَوَضَعَهُ عَيْنَ

فَرَدَّ۔ یعنی ابو بکر بن ہشام، عقبہ بن ربیعہ، حبیبہ بن ربیعہ، امیہ  
بن خلف یا ابی بن خلف، اشعبہ کو اس میں شک ہے۔ لاوی  
فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں جنگ بدر میں مقتول دیکھا  
تو انہیں کنوئیں میں ڈال دیا گیا یا سوائے امیہ یا ابی کے کہ  
اس کا بڑا جوڑ علیہما جو گیا تھا اس لیے کنوئیں میں نہ  
ڈالا جاسکا۔

سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمن ابن ابی نے  
حکم دیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان لوگوں کا  
مطلب دریافت کرلو۔ ۱۰۳۷۔ ایک ایسے شخص کو قتل نہ کرو  
جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے ۱۰۳۸۔ ابوبکر  
مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے۔ پس میں نے حضرت ابن  
عباس سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ پہلی آیت سورہ الفرقان  
والی شرکین کہہ کے متعلق ہے کیونکہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے اللہ کے  
حرام شہوتانے جسے نفس کو قتل کیا، اللہ کے سوا دوسرے معبود  
کا پوجا بھی کیا اور بے حیائی کے کام بھی کئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ  
حکم نازل فرمایا کہ: سو اے اس کے جو تو پرکے اور ایمان لائے  
پس یہ آیت ان لوگوں کے متعلق ہے اور دوسری سورہ النساء کی آیت  
اس شخص کے بارے میں ہے جو اسلام اور اس کی شریعت کو چیلان  
کر بھی قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے۔ پس میں (سعید بن جبیر)  
نے اس کا لہجہ ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ سوائے اس کے جو تمام تابعین علیہ السلام

فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر ابن العاص  
سے دریافت کیا کہ شرکین سے جو سب سے سخت سلوک رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا، مجھے اس کے بارے میں بتائیے۔  
انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجر کعبہ میں نہ پڑھ رہے  
تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے آپ کے گلے میں پیرا ڈال  
کر یہی طاقت کے ساتھ گھومنا شروع کر دیا۔ پس حضرت  
ابوبکر آئے اور اسے کندھوں سے پکڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے پرے کیا اور منسرح لایا۔ کیا تم ایسے شخص کو  
قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔



الْبَيْتِ حَتَّىٰ آتَاهُ مَنِيْرٌ وَسَمِعَ قَالَ أَفَعَلَلْتُمْ رَجُلًا أَمَّا  
 ۱۰۳۸- حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ يَحْيَىٰ بِزَعْدَةٍ عَنْ عَدُوَّةَ قُلْتُ  
 يَسْبِقُ اللَّهُ بَنِي حَمْرٍ وَقَالَ عِدَّةٌ عَنْ جُشَامِ بْنِ سَبْيَرٍ  
 يَكُونُ فِي اللَّهِ الْإِذْقَانُ يَتَذَكَّرُ بِمَا يَفْعَلُ وَيَتَذَكَّرُ بِمَا يَفْعَلُ  
 مَعَهُ بَنِي حَمْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ  
 أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

بِأَنَّكَ إِسْلَامٌ رَبِّي بِكُمُ الْوَصِيَّةُ رَبِّي اللَّهُ عَزَّ  
 ۱۰۳۹- حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ الْأُمِّيُّ قَالَ  
 حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَاهِدٍ  
 عَنْ يَمَّانٍ عَنْ قَبْرَةَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ  
 عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَصَنَةٌ أَهْبَاءٌ وَمَرَاتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ  
 بَاقِي إِسْلَامٌ مَعَهُ.

۱۰۴۰- حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ مَعِينٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا  
 هَاشِمٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الشَّيْبِ قَالَ سَمِعْتُ  
 أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبِي وَقَالَ يَقُولُ مَا أَسْمَرَ  
 أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الْوَلِيُّ أَسْمَرَ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ  
 سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي لَيْلَتِ الْإِسْلَامِ  
 بِأَنَّ ذِكْرَ الْحَقِّ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ أَوْحَىٰ  
 إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَهْزٌ مِنَ الْحَقِّ.

۱۰۴۱- حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
 أَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَسْعُودٌ عَنْ مَعْنٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مَوْلَى النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ لَيْلَتِ اسْتِمْعَا الْإِسْلَامِ  
 فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ذَرٍّ يَقِينُ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّهُ أَذْنَبْتُ لَهُمْ خَيْرًا

۱۰۴۲- حَدَّثَنَا مَوْسَىٰ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو  
 بْنُ يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُحِبُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً يَوْسُوفِيَّةً وَحَاجَتِهِ فَبَيْنَمَا هُوَ  
 يَتْبَعُهُمْ بِهَا فَخَالَ مِنْ هَذَا فَقَالَ إِنَّا يَوْسُوفِيَّةٌ  
 فَقَالَ أَبْيَحَىٰ أَخْبَارًا اسْتَنْوَعَتْ بِهَا ذَلَالَتِي وَخَطَمَ

ابو اسحاق نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔  
 ۱۰- یحییٰ بن عروہ، عروہ، حضرت عبداللہ بن عمر۔  
 ۱۱- عبدہ، ہشام، ان کے والد، عمرو ابن العاص۔  
 ۱۲- سعید بن عمرو ابوسلمہ، عمرو بن العاص رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہم

حضرت صدیق اکبر کا اسلام قبول کرنا۔  
 حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں  
 کہ ایک وہ وقت تھا جبکہ میں نے پانچ غلاموں سے  
 عروہ اور حضرت ابوبکر کے سوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کے ساتھ کسی لڑکے کو نہیں دیکھا رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہم

حضرت سعد بن ابی وقاص کا مسلمان ہونا۔  
 سعید بن سبیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو  
 اسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے  
 ہوئے سنا کہ جس روز میں نے اسلام قبول کیا اس روز  
 اللہ کی مسلمان نہیں ہوا۔ بلکہ سات روز تک میں اسلام میں  
 قیام نہیں کیا۔

جنت کا ذکر۔ ارشاد ربانی ہے۔ فرماؤ کہ میری  
 طرف وہی کی گئی کہ جنت کی ایک جماعت نے خود سے قرآن سنایا  
 عبدالرحمن بن عبداللہ بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے  
 مصروق سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو  
 کس نے بتایا کہ رات بھر میں نے آپ کی زبان قرآن کی  
 سنائی؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ کے تبار سے والد ماجد حضرت جعفر طیار  
 نے بتلایا کہ آپ کو ان کے متعلق ایک درخت سے بتایا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں  
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک برتن میں وضو اور حجامت  
 کے لیے پانی اٹھائے ہوئے تھا۔ اسی اثنا میں کہ میں آپ کے  
 پیچھے جا رہا تھا کہ آپ نے فرمایا۔ کون ہے؟ عرض گزار  
 ہوا کہ میں ابو ہریرہ ہوں، فرمایا، میرے لیے پتھر تلاش کرو  
 تاکہ میں استنجہ کروں لیکن بڑی اور لمبہ نہ لانا۔ پس میں نے

وَرَبُّكَ يَوْمَ تَوَفَّاكَ مَا عَلَيْكَ رَأْبٌ  
تُؤْتِي حَقَّهُ وَتُدْخِلُهُمْ الْجَنَّاتِ  
حَقًّا إِذَا قُدِرَ مَنَازِلُهُمْ قُلُوبُهُمْ  
وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ فِيهَا عَذَابٌ  
أَلِيمٌ وَفِيهَا جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ  
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ فِيهَا ثَمَرٌ  
كَثِيرٌ لَّهُمْ فِيهَا مَنَازِلُ مُتَعَدَّةٌ  
أَلْفٌ وَلَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَسَبُهُمْ  
شَيْئًا وَلَا يَضُرُّهُمْ عَمَلُهُمْ

آپ کی خدمت میں پتھر پٹھ کر دے جو میں نے پتے باندھے  
ہوئے تھے وہ آپ کے پہلو میں رکھ دے اور واپس لوٹ آیا۔  
جب آپ فارغ ہو گئے تو میں حاضر خدمت ہو کر عرض کر اچھا  
ہوئی اللہ ربیب سے منع کرنے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا یہ دونوں جنت  
کی خوراک ہیں۔ میرے پاس نصیب ہیں کے جنوں کا وفد آیا تھا اور  
وہ بہت اچھے جن تھے۔ انھوں نے اپنی خوراک کے بارے میں  
مجھ سے مطالبہ کیا۔ میں نے ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا  
کی کہ یہ جس بڑی یا لیب کے پاس سے گزرے تو اس پر اپنی خوراک پائیں۔  
حضرت ابو ذر کا اسلام لانا۔

بَابُ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ وَثْقَانَ عَنْ  
بْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الثُّمَالِيُّ عَنْ أَبِي جَسْرَةَ عَنْ  
عَنْ أَبِي رَجِيءٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَمَّا بَلَغَ  
أَمَّا ذَرٍّ مَبْعُوثٌ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا خَيْرَ لَكَ فِي هَذَا الْوَادِي فَاسْأَلْ  
بِذَنبِكَ هَذَا الرَّجُلَ الْيَهُودِيَّ يَرْعِي أُمَّتَهُ فَنِيحُ  
يَا نَبِيَّ الْحَبَرِ مِنَ اللَّهِ رَدَّ وَأَسْأَلُ مِنْ قَوْلِهِ  
شَرًّا لِي فَإِنْ نَظَرُوا إِلَيْهِ حَقَّ كَيْدِهِمْ وَسَبُّهُ  
مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ لَهُ رَأَيْتَهُ  
يَا مَرْءَ يَمْكُرٍ وَإِنْ خَلَا قَوْلُهُ مَا هُوَ بِالْبَشِيرِ  
فَقَالَ مَا شَفِيتَنِي مِمَّا ارْتَدْتُ فَتَرَدَّدْتُ وَحَدَّثَ  
شَيْئًا لَهُ فَوَهَّأَ مَا عَشَى قَدِيمَ مَكَّتٍ فَذَكَرَ الْمَسْجِدَ  
فَالْقَسَمَ لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَحِلُّ لَهُ  
ذِكْرُهُ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَقُّ أَدْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ  
فَأَسْطَجَمَ قَرَأَ عَنِّي فَحَدَّثَ أَنَّ غِيَبًا خَلَقْنَا  
رَأَاهُ يَوْمَ فَكَّرَ نِسَاكَ وَاجْتَمَعَتْ مِنْهَا صَاحِبَةٌ عَنْ  
شَيْءٍ بِحَقِّهِ أَصْبَحَ ثُمَّ اسْتَمَلَّ قِيَامَهُ دَرَاكًا  
إِلَى الْمَسْجِدِ وَظَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ الْيَقِينُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ أَمْسَى فَعَادَ إِلَى  
مَنْعَجِهِمْ فَتَمَّ بِهِ يَوْمًا فَقَالَ أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ  
أَنْ يَغْلِبَ مَتَرَهُ فَنَاقَمَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب  
ابو ذر کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر پہنچی  
تو انھوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم سوار ہو کر اس وادی کی طرف  
جاؤ اور اس شخص کے بارے میں معلومات حاصل کر دو جو اپنے  
نبی ہوئے اللہ اپنے پاس آسمانی خبروں کے آنے کا دعویٰ کرتا  
ہے اور اس کی بات سننا پھر میرے پاس آنا۔ میں ان کا بھائی  
دعا ہو کر آپ کی خدمت میں پہنچا اور آپ کی باتیں سن کر ابو ذر  
کی طرف واپس لوٹ گیا۔ پھر انہیں بتایا کہ وہ شخص اچھے اخلاق  
کا حکم دیتا ہے اور اس کے پاس جو کلام ہے وہ شاعری نہیں۔  
یہ نادانہ انداز ایک مشکیزے میں پانی سے کرکڑی میں پہنچ گئے۔  
پھر جب مسجد میں آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جستجو رہی لیکن  
آپ سے متعارف نہ تھے اور کسی سے پوچھنا بھی پسند نہ آیا۔  
اسی جستجو میں رات ہو گئی اور یہ لیٹ گئے۔ پس حضرت علی نے  
انہیں دیکھ لیا اور جان گئے کہ یہ سنا ہے۔ یہ بھی انہیں دیکھ کر  
پہنچے ہوئے تھے۔ صبح ہو گئی لیکن ایک نے دوسرے سے کچھ بھی  
نہ پوچھا۔ چنانچہ یہ اپنا بازار اور مشکیزہ سے کچھ مسجد میں آ  
گئے۔ یہ دن بھی انتظار میں گزر گیا اور انھوں نے نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا۔ ختم کے وقت یہ پھر لیٹنے کی جگہ پر  
آ گئے تو ان کے پاس سے حضرت علی گزرے تو دل میں گئے  
گئے کہ اس آدمی کو اپنی منزل مقصود نہیں ملے تاکہ وہاں قیام کر لے۔

لَا يَبْلُغُ وَاحِدُهُمَا مَا جَبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَقِّ  
إِذَا كَانَ يَوْمُ انْشَاءِ قَعَادَتِي يَمُوتُ ذَلِكَ  
فَأَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا تَعْلَمُونَ مَا أَلَيْسَ  
أَقْدَمَ مَن قَالَ إِنْ أَغْطَيْتُنِي عَهْدًا وَبَيْتًا  
لَتُرْسِدُنِي فَعَلْتُ فَخَبَرَهُ قَالَ مَوْتٌ  
سَوْءٌ وَهُوَ سُؤْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا  
أَصْبَحْتُ فَاتَّبَعْنِي قَائِلِينَ إِنَّ رَأَيْتَ شَيْئًا خَافَ  
عَلَيْكَ فَمِتْ كَأَنِّي أُرِيكَ أَلَمْ آهَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبَعْنِي  
حَتَّى تَدْخُلَ مَنْحُولِي فَفَعَلُوا فَاتَّبَعُوا حَتَّى  
دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ  
مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِمْ وَأَسْتَعْرَضُوا فَقَالَ لَهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ جِئْتُمْ إِلَى قَوْمٍ  
فَأَخْبِرُوهُمْ حَقِّي يَا بَنِي آدَمَ قَالَ وَآلِ نُوْحٍ  
وَبَنِي إِدْرِيسَ وَكُلِّ مَنْ بَلَغَ أَهْلَهُ أَنْ يَهْرُقَ خَيْرٌ  
حَقِّي أَلَيْسَ الْمَسْجِدُ هَذَا دِي بَاعِي مَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ  
الْقَوْمُ فَصَبَرُوا حَتَّى أَصْبَحُوا وَآلِ الْاِبْتِاسِ  
كَأَنَّكَ عَلَيْهِمْ كَالْذِيكُمُ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ  
مِنْ عَذَابِهِ أَنْ يَلِيَنَّ نَجَارِكُمْ إِلَى أَنْهَامِ فَانْقَدُوا  
مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْقَبْرِ لِيُخْبِرَنَا فَصَبَرُوا وَ  
كَانُوا رَائِيَيْنَ فَكَلَّمَ الْعَالَمِينَ عَلَيْهِ

بِأَنَّ إِسْلَامَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۰۴۳ | حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ  
بْنَ عَمْرِو بْنِ نَعْلٍ فِي مَنْحِبِ الْكُوفَةِ يَتَوَلَّى  
وَاللَّهُ وَفَدَّ أَيْتُنِي وَإِنَّ عَمْرًا يَمُوتُ  
عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ أَنْ يُسِيرَ عَنْهُ وَلَوْ أَنَّ  
أَحَدًا ارْتَضَى يَتَدَبَّرُ صَنَعَ مَعْرُوفَتَانِ  
تَكُنَّ

پس میں اپنے ساتھ آئے گئے اور دونوں میں سے کسی نے ایک دوسرے  
سے کچھ بھی نہ پوچھا جب میرا لفظ ہوا تو حضرت علیؑ نے اس قدر بھی نہیں فرمایا  
پس تمہارا لفظ فرمایا کہ تم مجھے اپنے آنے کی وجہ کو نہیں بتاتے! جواب دیا  
اگر آپ میری رہنمائی کرنے کا پکا وعدہ و پیمان کریں تو میں اپنے مقصد کا اظہار  
کر سکتا ہوں۔ انہوں نے وعدہ کر لیا، تو انہوں نے مقصد ظاہر کر دیا مگر  
علیؑ نے فرمایا کہ تم نے یہی بات سنی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ ہی جیسے  
سے مسیحؑ جو جائے تو میرے پیچھے چلیں۔ اگر کسی مقام پر مجھے نہ رہے یہ  
غیر نظر آیا تو میں شہر جاؤں گا اور اس طرح بیٹوں کا جیسے پیشاب کرتا ہوں  
میرے چوں تو تم بھی میرے پیچھے چلتے رہنا بیان نہ کہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
وہم کہ خدمت میں میرے اور یہ بھی ساتھ ہی رہ گئے۔ جب انہوں نے آپ  
کو ایسے نہیں تو کسی بگڑا تو کہیں کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے  
فرمایا کہ اپنی قوم کے پاس جا کر انہیں میرا پیغام دو۔ یہ عرض گزار ہوئے کہ تو تم اس  
نات کی سہ سے تجھے یہ میری کہان ہے، میں تو لوگوں کے سامنے اس کلمہ  
حق کا بیج بکھیر کر اعلان کرتا رہوں گا۔ پس یہ نکل کر باہر مسجد میں آگئے اور کلمہ  
آواز سے کہنے لگے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت  
کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسولؐ ہیں۔ پس لوگوں نے  
کلمہ بکرا نہیں مگر اپنا شروع کر دیا یہاں تک کہ زمین پر پڑ گیا۔ اتنے میں  
عباسؑ ان میں پر جھک گئے کہ اللہ تعالیٰ خدا خراب ہو گیا تم یہ نہیں جانتے کہ  
یہ قبیلہ فقہ کا ایک فرد ہے اور شہم کی تبدلت کے لیے یہی تہذیب کی نگاہ  
ہے اور یہ کہ ان کے بچے سے چھڑا یا دوسرے مذہب ہی انہوں نے ظاہر  
طرح اعلان کیا انہوں نے اس طرح انہیں پادشاهانہ عزت دیا کہ انہیں بچا یا  
حضرت سعید بن زید کا اسلام قبول کرنا۔

قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زیدؓ  
عمر بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ کی مسجد میں فرماتے  
ہوئے سنا کہ میں نے دیکھا کہ عسر مجھے مسلمان ہونے  
کے باعث باز نہ کر سکتے تھے کیونکہ وہ ابھی  
تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اور حضرت عثمانؓ کے  
ساتھ جو کچھ تم نے کیا اگر ان کی جگہ کوہ احد بھی ہوتا تو اپنی  
جگہ سے ہٹ جاتا۔

بالحکم اسلام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ۔  
۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَبْرِ بْنِ أَبِي حَزِيمٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَسْتَأْذِنُ  
أَيُّمًا مِّنْهُمْ عَمَّا

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شَيْخٌ  
قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَسْتَأْذِنُ  
أَيُّمًا مِّنْهُمْ عَمَّا  
أَبُو عَمْرٍو عَلَيْهِ السَّلَامُ جَبْرَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
وَهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ وَهُوَ حَتَمًا وَنَافِيًا  
فَقَالَ لَهُ مَا بَالُكَ قَالَ رَأَيْتُ قَوْمًا أَتَوْهُمُ  
سَيِّئَاتُ لَوْ أَنَّ أَسْمَتُ قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْهِمْ  
بَعْدَ أَنْ قَامُوا أَمْسَتْ وَغَرَبَ النَّهْلُ فَنَظَرُوا النَّاسَ  
فَدَسَّوْا بِهِمُ الْوُجُوهُ فَفَعَالٌ آيُنُ ثَوْبِي وَتَوَاتُ  
فَقَالَ يُرِيدُ هَذَا ابْنُ الْخَطَّابِ الْوُجُوهُ صَبَا  
قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْهِمْ فَفَسَّ النَّاسُ

۱۰۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شَيْخٌ  
قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَسْتَأْذِنُ  
أَيُّمًا مِّنْهُمْ عَمَّا  
أَبُو عَمْرٍو عَلَيْهِ السَّلَامُ جَبْرَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
وَهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ وَهُوَ حَتَمًا وَنَافِيًا  
فَقَالَ لَهُ مَا بَالُكَ قَالَ رَأَيْتُ قَوْمًا أَتَوْهُمُ  
سَيِّئَاتُ لَوْ أَنَّ أَسْمَتُ قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْهِمْ  
بَعْدَ أَنْ قَامُوا أَمْسَتْ وَغَرَبَ النَّهْلُ فَنَظَرُوا النَّاسَ  
فَدَسَّوْا بِهِمُ الْوُجُوهُ فَفَعَالٌ آيُنُ ثَوْبِي وَتَوَاتُ  
فَقَالَ يُرِيدُ هَذَا ابْنُ الْخَطَّابِ الْوُجُوهُ صَبَا  
قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْهِمْ فَفَسَّ النَّاسُ

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شَيْخٌ  
قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَسْتَأْذِنُ  
أَيُّمًا مِّنْهُمْ عَمَّا  
أَبُو عَمْرٍو عَلَيْهِ السَّلَامُ جَبْرَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
وَهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ وَهُوَ حَتَمًا وَنَافِيًا  
فَقَالَ لَهُ مَا بَالُكَ قَالَ رَأَيْتُ قَوْمًا أَتَوْهُمُ  
سَيِّئَاتُ لَوْ أَنَّ أَسْمَتُ قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْهِمْ  
بَعْدَ أَنْ قَامُوا أَمْسَتْ وَغَرَبَ النَّهْلُ فَنَظَرُوا النَّاسَ  
فَدَسَّوْا بِهِمُ الْوُجُوهُ فَفَعَالٌ آيُنُ ثَوْبِي وَتَوَاتُ  
فَقَالَ يُرِيدُ هَذَا ابْنُ الْخَطَّابِ الْوُجُوهُ صَبَا  
قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْهِمْ فَفَسَّ النَّاسُ

حضرت عمر بن الخطاب کا مسلمان ہونا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ جب سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام  
قبول کیا ہے اس روز سے ہم برابر غلبہ حاصل کرتے جا  
 رہے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمان  
جوانے کے بعد میرے والد محترم خوف کے واسطے اپنے  
گھر میں رہنے لگے مگر وہاں ان کے پاس عاص بن داکل سی ابوہریرہ  
آیا جس نے ریشی تھوڑی اور ریشی کناری لگا کر تاپنا ہوا تھا۔ وہ بی  
سلیم سے تھا جو محمد جاہلیت میں ہمارے صلیف تھے اس نے  
آپ سے حال پرچھا تو انہوں نے جواب دیا: مجھے تمہاری قوم  
سے خطرہ ہے کہ مسلمان ہونے کے باعث مجھے قتل کر دیں گے۔  
اس نے کہا کہ میری لمان میں ہونے کے سبب وہ ایسا نہیں کر سکتے  
جب اس نے یہ کہ تو آپ مطمئن ہو گئے۔ پھر عاص باہر نکلا تو  
انہے لوگوں کو دیکھا میں سے دادی میری ہوئی تھی۔ پوچھا تمہارا

ادواہ کیا ہے؟ جواب دیا: ہم عمر بن خطاب کو قتل کرنے آئے ہیں جو  
اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ کہا: اسے قتل کرنا اب تمہارے لیے  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب  
عمر مسلمان ہوئے تو لوگ ان کے گھر کے گرد جمع ہو کر کہنے لگے کہ  
تم اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ میں ان دونوں لوگوں کی عمر میں نکال دیا  
مکان کی پست پر تھا پس ایک آدمی آیا جس نے ریشی تپا اپنی  
ہوئی تھی۔ اس نے کہا کہ تم اگر اپنے دین سے پھر گیا ہے تو کوئی  
بات ہمیں، میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ حضرت ابن عمر فرماتے  
ہیں کہ میں نے دیکھا کہ لوگ ادھر ادھر چلے گئے۔ میں نے پوچھا یہ  
آدمی کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ عاص بن داکل ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں  
کہ میں نے حضرت عمر سے کوئی ایسی بات نہیں سنی جس کے متعلق  
آپ نے فرمایا جو کہ میرے خیال میں یہ اس طرح ہے اور وہ آپ  
کے خیال کے مطابق نہ نکلی ہو۔ ایک دفعہ حضرت عمر بیٹھے تھے۔

كَانَ كَمَا يَكُنْ بَيْنَنَا عَمْرٌ جَالِسٌ إِذْ مَدَّ  
بِهِ رَجُلٌ حَبِيلٌ فَقَالَ لَعَنَهُ أَخْطَا ظَلَمْتَنِي  
أَوَّارَتْ هَذَا عَلَى دِينِهِمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ  
لَعَنَهُ كَانَ كَاهِنُهُمْ عَلَى الرَّجُلِ فَدَعَا بِهِ  
لَهُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَا كَأَيْتُكَ تَتَوَبَّرُ  
اسْتَفِيلَ بِهِ رَجُلٌ مُسِيرٌ قَالَ فَرَيْتُ الْخِزْمَ  
عَلَيْكَ إِلَّا مَا أَخْبَرْتُكَ فَقَالَ كُنْتُ كَاهِنُهُمْ  
فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَذِكْرًا أَعْبَجْتُ مَا جَاءَنِي مِنْكُمْ  
بِهِ فَجِئْتُكَ قَالَ مَهْمًا أَنَا يَوْمًا فِي  
السُّوقِ جَاءَ شَيْءٌ أُغِيرُ فِيهِمَا الْمَرْءُ  
فَقَالَتْ أَلَمْ تَرَ الْبَحْرَ وَابْنَهُمَا  
وَيَا سَهَابًا مِنْ بَعْدِ ابْنِكَ سَهَابًا وَحُوقَهَا  
بِالْقَلَامِ وَ أَحَدًا بِحَقِّكَ وَ بَصَرًا  
بَيْنَنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ عَمْرٌ أَوْ رَجُلٌ  
يُجْعَلُ فَذَلِكَ فَتَسَرَّخَ بِهِ صَارِخٌ لَمْ  
أَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ أَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ يَقُولُ  
يَا حَبِيلُ أَمْرٌ نَحِينُ رَجُلٌ فَصِيحٌ  
يَقُولُ يَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ قَوْلُ الْخَوَافِ  
قُلْتُ لَا أَسْمَعُ حَقًّا أَفَلَا مَنَّا وَرَأَى  
هَذَا بَقَرًا نَادَى يَا حَبِيلُ أَمْرٌ نَجِدُ  
رَجُلٌ فَصِيحٌ يَقُولُ يَا إِلَهَ إِلَّا  
أَنْتَ فَكُنْتُ مَا نَشِئْتُ أَنْ يَقِيلَ  
هَذَا مَنِيَّ

۱۰۳۶ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَسْتَفَى حَدَّثَنِي يَحْيَى  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ سَمْعَانَ  
سَعِيدُ بْنُ دِينَ يَقُولُ يَلْقَوْنَ تَوْدًا مَيْسَرِي  
مُرِّيًّا عَمْرُ عَلَى الْإِسْلَامِ أَنَا وَ أُحْتَدَ مَا  
اسْتَرْوُوا أَنْ أَحَدًا لَقِطَ لِمَا صَعَدَتْ مُسَدَّةً  
لَكَانَ مُحْتَرَقٌ أَنْ يَنْقُصَ

کہ ایک خوبصورت آدمی کا آپ کے پاس سے گزر جوا۔ فرمایا کہ یا تویر  
لہٰذا غلط ہے یا یہ شخص اپنے جاہلیت کے دین پر ہے وہ کہتا ہے  
بہت سے بار کہ یہ بات پوری تھی۔ اس نے کہا کہ اس سے پہلے میں نے نہیں  
دیکھا کہ کسی مسلمان سے ایسا پوچھا گیا ہو نہ فرمایا۔ میں سمجھا اس وقت تک  
جانے نہیں دیں گا جب تک کہ مجھے اصل بات نہیں بتائے گا۔  
کہنے لگا کہ نہ جاہلیت کے اندر میں کہتا تھا۔ فرمایا۔ تیرا ہی صورت  
میں سب سے عجیب بات تیرے کہ کون سی پہچانی تھی؟ اس نے بتایا  
کہ ایک ہفتہ میں ہاتھ میں تھا کہ وہ میرے پاس خوف زدہ حالت  
میں آئی اور کہنے لگی کہ کیا تو جہالت کو نہیں دیکھتا کہ آسمان سے اذیت  
کر کے بجائے گئے ہیں، جس کے باعث وہ خوف زدہ اور ناامید  
ہو گئے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے۔ ایک دفعہ میں  
بھی تیرے کے پاس سر رہا تھا تو ایک آدمی پھر اے کر آیا۔ پھر اے  
فریخ کیا تو اس کے اندر سے اس نذر کی آواز نکلی کہ اسی صحت آواز  
میں نے کہی نہیں سنی تھی۔ اس میں سے کہ ایک کہ اسے دشمن ایک  
کام کی بات بتاتا ہوں جس سے گوہر ہزار حاصل ہو جائے کہ ایک  
فصیح البیان یہ کہہ رہا ہے کہ اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔  
تو لوگ وہیں سے جاگ گئے لیکن میں نے کہا کہ میں تو اس وقت تک  
نہیں ہوں گا جب تک کہ یہ نہ دیکھ لوں کہ اس کے بعد کیا ہو رہا ہے چنانچہ  
بھر ہی آواز آئی کہ اے دشمن ایک کام کی بات بتاتا ہوں جس سے  
ہزار ہائے کام ایک فصیح البیان ہیں کہہ رہا ہے کہ اے اللہ تیرے  
سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں ہے۔ یہ نہ کہہ کر چلا آیا۔ ابھی  
نظر سے ہی دن گزرتے تھے کہ لوگوں میں پوچھا جوسے لگا کر یہ  
نیا ہے۔

تیس کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن زید کو میں نے  
توم سے فرماتے ہوئے سنا۔ کاغذ اتم دیکھتے کہ اسلام  
قبول کرنے پر عمرؓ نے مجھے اندر اپنی ہمشیرہ کو بلا کر دیا تھا  
جبکہ وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے اور جو کچھ تم نے حضرت عثمان  
کے ساتھ کیا تو ان کی فکر اگر کوہِ احد بھی ہوتا تو ممکن ہے وہ  
بھی چھوٹ جاتا۔



### بَابُ الشَّقِيقِ الْقَمَرِ

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَتَهُ فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ وَتَقَاتَرُوا حَتَّى رَأَوْا أَمِيرَ آدَمَ بَيْنَهُمَا

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْقِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الشَّقِيقُ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَسْرُوعَاتُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى فَقَالَ اسْقُدُوا وَذَهَبَتْ فِرْقَةُ نَحْوِ الْجَبَلِ وَقَالَ أَبُو الصَّخِي عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الشَّقِيقُ بِمَكَّةَ وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ سُنَيْمٍ عَنْ أَبِي إِفٍّ نَجِيبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْقِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رِجِيَّةٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي مَعْقِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الشَّقِيقُ الْقَمَرُ

بَابُ هَجْرَةِ الْحَبَشَةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ لَدَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا أُرِيَتْ دَارَ هَجْرَتِكَ ذَاتَ نَحِيلٍ بَيْنَ رَجَبَيْنِ فَهَاجَرَ مِنْ هَاجَرَ قَبْلَ الْمَدِينَةِ وَرَجَعَ عَائِشَةُ عَنْ كَانَتْ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ

### شَقِيقُ الْقَمَرِ كَمَا مَعْرُوفٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ انہیں کوئی سمیرہ دکھایا جائے تو آپ نے انہیں چاند کے مد ٹکسے کر کے دکھائے، یہاں تک کہ کوہِ حرا ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان آ گیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ منہ فرماتے ہیں کہ جب شق القمر کا معجزہ دکھایا گیا تو ہم بھی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ سختی میں تھے۔ آپ نے منہ فرمایا، لوگو! گویا وہاں ایک ٹکڑا پسند کی دوسری طرف چلا گیا تھا۔ ابوالفضل اسحاق علیہ السلام سے راوی ہیں کہ چاند کا چٹنا کر کریم میں ہوا تھا۔ محمد بن مسلم، ابن ابی نعیم نے بھی حضرت عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح روایت کی ہے۔

عبداللہ بن علیہ بن مسعود نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ شق القمر کا معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمد کر امت ہمد میرے واقع ہوا تھا۔

مترجم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ شق القمر (چاند پھٹنے) کا معجزہ واقع ہو چکا ہے۔

### حَبَشَةُ كَيْ جَانِبِ هَجْرَتِ

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرا یا۔ میں نے تمہاری ہجرت کی جگہ خواب میں دیکھی، جو کھجور والی اور دریاؤں کے درمیان ہے۔ پس کچھ لوگ براہِ راست مدینہ منورہ ہجرت کر گئے اور وہیں نے سرزمین حبشہ کی جانب ہجرت



إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكَذَّبْتُمْ وَتَمَنَّيْتُمْ اسْتِجَابَةَ  
 اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَنْتُمْ  
 بِمَا يُبْعَثُ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَهَاجَرْتُمْ أَنْهَاجُوتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَمَا قُلْتُمْ وَ  
 مَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَائِبَتُهُ  
 وَاللَّهُ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا عَشَيْتُهُ حَتَّى تَوَقَّاهُ اللَّهُ يُنْفِرَ  
 اسْتَخْلَفَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا  
 عَشَيْتُهُ ثُمَّ اسْتَخْلَفَ عُمَرَ فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ  
 وَلَا عَشَيْتُهُ ثُمَّ اسْتَخْلَفْتُ فَلَيْسَ بِي عَنْهُمْ مِثْلُ  
 الَّذِي كَانَ لَهُمْ عَوَّاقِلُ بْنُ قَالٍ قَالٍ كَمَا هُنَا  
 الْأَحَادِيثُ الْكُتُبُ تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ مَا مَا ذَكَرْتُ  
 مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقَيْبَةَ فَسَمِعْنَا حَدِيثَهُ إِنَّ  
 اللَّهَ وَاللَّهُ بِالْحَقِّ قَالَ فَجَعَلَ الْوَلِيدُ أَرْبَعِينَ  
 جَعْدَةً وَأَمْرًا لَنَا أَنْ يُعْلِيَهُ وَكَانَ مُرَجِّعُهُ  
 فَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ أَبِي الْأَرْفَعَةِ أَفَلَيْسَ بِي خَيْرٌ  
 مِنَ الْحَقِّ يَسْتَلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ

١٠٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
يُحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ مَسْعَدَةَ وَكَرَّكَ كَلْبِيَّةَ  
رَأَيْنَهُنَّ يَأْكُلْنَ مِنْهَا نَصَا وَيُرْفَدْنَ كَرَّكَ الْيَتِيمِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ أُولَئِكَ إِذَا أَلَا رِيحَهُمْ  
الزَّجَلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَعَثُوا عَنِّي بَرِيءًا سَجِيدًا  
سَوْرًا أَيْمِينَ رِيحُكَ الصُّورَ أُولَئِكَ يَرَوْنَ أَرْحَمَ عِندَ  
اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

١٥٦. حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ كُنَانِي. حَدَّثَنَا مِنْ أَرْضِ  
تُحَيْشَةَ أَنَا جَوَيْرِيَّةُ كُنَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ سبوت فرمایا اور ان پر کتاب  
نازل فرمائی اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول  
کی بات مانی اور جب کے ساتھ انہیں سبوت فرمایا گیا، میں اس پر ایمان لایا  
اور میں نے سب سے پہلے اللہ پر یحییٰ کیا، جبکہ اگر تم نے کہا ہے اللہ  
میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور بیعت کا شرف حاصل کیا  
اللہ خدا کی قسم، تمہا نے آپ کی کبھی نافرمانی کی اور ناپ کو دھوکا دیا یا میں  
اس کا شیعہ نہیں بنے یا میں جیسا پروردگار نے قدرت عظیمہ کو خود حق فرمائی کہ خدا کی  
قسم میں نے ان کا نافرمانی کی اور انہیں اس کا یہ پیرا شیعہ نے حضرت محمد کو خود حق  
فرمائی کہ تمہاری سقاں کے ہاتھ لگاؤ اور انہیں اس کا یہ پیرا شیعہ بنا لیا یہ تمہارے حق فرمائی  
جو انہیں حضرت کا لقب انہوں نے جواب دیا کہیں نہیں۔ فرمایا تو یہ کیا بتائی  
میں جو تمہاری جانب سے میری پاس پہنچ رہی ہیں۔ وہ جو تم نے ولید بن  
عقبہ کے بارے میں بھی ذکر کیا۔ تو ان کے ساتھ یہاں جسے میں حق کا  
حامن کہہ رہی ہوں، ملائی کا بیان ہے کہ ولید کو چاہیے  
کہڑے مارے گئے یعنی آپ نے حضرت علی کو گڑھے  
مارنے کا حکم دیا کیونکہ گڑھے وہی مارا کرتے تھے۔  
یونس مذہب کے بھتیجے نے ذہب کی صداقت کی ہے جس میں ہے  
۱۔ کیا میرا تم پر وہ حق نہیں جو ان حضرات کو حاصل تھا؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت اہم  
 حمید اور حضرت اہم سلم نے مجھ سے اس گرجے کا ذکر کیا جو انہوں نے  
 حبشہ میں دیکھا تھا، جس میں بہت تصویریں تھیں۔ پھر ہم نے  
 اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا  
 حبیب ان میں کوئی نیک آدمی ہوتا اور مرجاتا تو اس  
 کی قبر پر مسجد بنائیے اور اس کی تصویر اس میں  
 نقش کر دیتے۔ قیامت کے روز عائد تھائی کے نزدیک  
 قرن مخلوق شمار ہوں گے۔

حضرت اہم خالد بنت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں حبشہ سے آئی تو چھوٹی سی لڑکی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور مجھے کے لیے دو بیڑ مرصع فرما دیے یہ دو بیڑوں کی تصویریں تھیں۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيسَةً لَهَا أَعْلَامٌ فَجَعَلَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّهُمُ الْأَعْلَامُ بِيَدِهِ وَيُكْوِلُ  
سَاءُ مَا قَالِ الْخَصِيدُ بَعَثَ حَسَنٌ حَسَنٌ  
۱۰۵۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ  
عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَسِيرُ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَمَسُّنِي فَيُرَدُّ عَنِّي  
فَكُنَّا نَجْعَلُ مِنْ عِثِدِ النَّجَاشِيِّ سَنَتًا عَلَيْهِ فَلَمَّ  
يُرَدُّ عَنِّيَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ كُنَّا نُسِيرُ عَلَيْكَ  
فَتُرَدُّ عَنِّيَا هَذَا إِنْ فِي الصَّلَاةِ شُعْرًا فَقُلْتُ  
لِيِبْرَاهِيمَ هَيْدُو كَيْفَ فَصَنَعْتُمْ أَمَّا قَالَ أَمَا ذُو  
بِي النَّبِيِّ.

۱۰۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو  
أَسَامَةَ حَدَّثَنَا مَرْيَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي  
لَرْدَاءٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَعْنَا مَخْرُجُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْبَيْتِ  
فَرَكِبْنَا مَعِيْنَةً فَانْقَسَا سَفِيْنَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ  
بِالْحَبَشَةِ فَوَاقَفَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَاقْبَضَنَا  
مَعَهُ حَتَّى قَدِمَ قَدْرَ الْقَسَا الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ جِئْنَا إِنْ شِئْتُمْ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكُورٌ أَمْ تُكُونُ يَا أَهْلَ  
السَّيْفِ نَتْرُكُكُمْ هَجْرَتَانِ.

بَابُ مَوَدَّةِ النَّجَاشِيِّ

۱۰۵۹ - حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ  
جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْنَا مَاتَ النَّجَاشِيُّ  
مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَتَوَمَّزُوا فَصَلُّوا عَصَا  
أَرْحَمَكُمْ أَوْصَحَكُمْ.

۱۰۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر اپنا دست مبارک پھیرتے ہیں  
اور فرماتے جاتے سَنَاءُ سَنَاءُ۔ خبید کی قسم جاتے ہیں  
یعنی اچھی ہے، اچھی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے  
تب بھی جواب مرحمت فرمادیا کرتے تھے۔ جب ہم نجاشی کے پاس  
سے واپس لوٹے اور آپ کو سلام کیا تو آپ نے ہمیں جواب نہ دیا۔  
ہم عرض کر رہے تھے، یا رسول اللہ! جب ہم آپ کو سلام کیا کرتے تو  
آپ جواب مرحمت فرمادیا کرتے تھے۔ فرمایا: نماز میں (خدا کے ساتھ)  
مصرفیت ہے۔ میں (اسلام) اسے اباہم سے پوچھا کہ اس  
موقع پر آپ کیا کرتے ہیں؟ فرمایا، اپنے دل میں جواب  
دے لیتا ہوں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت نزدیکی پر پہنچا تو ہم کھین  
میں تھے۔ پس ہم ایک کشتی پر سوار ہو گئے تو کشتی نے  
میں نجاشی کے ملک حبشہ میں پہنچا دیا۔ وہیں ہمیں حضرت جعفر  
بن ابی طالب مل گئے۔ پس ان کے ساتھ ہم بھی رہنے لگے۔  
پھر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس  
وقت حاضر ہوئے جب آپ خیبر کو فتح فرما چکے تھے۔  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا  
اے کشتی والو! تمہارے لیے دو ہجرتوں کا  
ثواب ہے۔

نجاشی کی وفات۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی  
کی وفات کے وقت فرمایا کہ نیک، وہی وفات پا  
گیا ہے پس کھڑے ہو جاؤ اور اپنے بھائی (محمد)  
پر نماز جنازہ پڑھو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما

قَدْ رَأَيْتُمْ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَوْلَانَا أَبِي نَجْوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْبُخَارِيُّ فَخْرُكُمْ وَأَمَّا الْفُكْتُ فِي الصَّغِيرِ الْبُخَارِيُّ» أَوْ النَّالِي.

۱۰۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ جَبْرِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْبُخَارِيُّ فَخْرُكُمْ» أَوْ النَّالِي.

۱۰۶۲- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْبُخَارِيُّ فَخْرُكُمْ» أَوْ النَّالِي.

نہایتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بخاشی کی نساہ جنازہ پڑھائی، پس ہم نے آپ کے پیچھے صفیں باندھ لیں اور میں (حضرت جابر) دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اصمہ بخاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور نماز میں چار تکبیریں پڑھا لیں۔ اسی کے مثل ابھی نے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بخاشی شام عبتہ کے وفات پانے کی خبر اپنے اس کو اسی روز سے دی تھی، جس روز وفات ہوئی۔ اور فرمایا تھا کہ اپنے بیٹا کے لیے دعاؤں مغفرت کرو۔ دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جنازہ گاہ میں صفیں بنائیں اور آپ نے چار تکبیریں پڑھا لیں۔

ف: اس باب کی جامد مدینہ جیشہ کے بادشاہ حضرت بخاشی اموی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تصفہ میں دان سے متعدد جہیزیل باقی ملنے آتی ہیں۔

- ۱۔ جیشہ کے نصرانی بادشاہ بخاشی اموی نے اسلام قبول کر لیا تھا۔
- ۲۔ بخاشی اموی نے اگرچہ اپنے مسلمان ہونے کی شہیر نہیں کی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی بارگاہ میں اس کو مسلمان ہونا مقبول ہو گیا تھا۔
- ۳۔ اگر کوئی مسلمان دار الحکومت میں مقیم ہو اور وہاں اس پر نماز جنازہ پڑھنے والا کوئی نہ ہو تو دارالاسلام میں اس کی نماز جنازہ ہونی چاہیے۔
- ۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بخاشی کے وفات پانے کی خبر صحابہ کرام کو اسی روز سے دی تھی، خواہ آپ انہیں خود دیکھ رہے تھے اور خواہ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کو خبر دی ہو۔



۵۔ غازیہ جنازہ کی پاد بھجوری میں جیسا کہ اس باب کی تیسری اور چوتھی حدیث میں ہے۔

نخاشی کی غازیہ سارہ کے باعث بعض لوگ غازیہ جنازہ چلنے پڑتے ہیں حالانکہ غازیہ جنازہ بانہ نہیں ہے پر دہریہ صدی کے مجدد برحق امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ راہنہ سنیہ جلد ۱۲۸ میں اس مسئلے پر ایک انتہائی تحقیقی فتویٰ لکھا ہے اس کا جواب کے نام سے مرتب فرمایا تھا۔ ادارہ فتویٰ رضویہ مصری شاہ احمد دہلوی نے اسے کتابی شکل میں بھی شائع کیا ہے۔ دلائل کاٹا نہیں اتنا ہوا سند تو اصل دلائل کے بعد نکال دیے ہیں اس مسئلے کی چند عبارتیں پیش خدمت ہیں۔

۱۔ مذہب سنیہ حنفی میں جنازہ غائب پر بھی فرض نہیں ہے۔ اگر مقتول کا اس کے دم جو نہ ہو بھی جائز ہے۔ خاص اس کا جزیہ بھی مصرع ہونے کے علاوہ تمام مہارت مسئلہ نقلی بھی اس سے مستقل ہے۔ غازیہ جنازہ غائب کو کھار مطلق جنازہ لازم۔ بلکہ اسلام میں جہاں مسلمان انتقال کو غازیہ جنازہ ہوگا اور مدبری جگہ خبر کے بعد ہی پیچھے لگا دینا امام اہل سنت نے کافی میں اس مسئلہ کو اس کا فرض نہیں کیا، اگرچہ وہاں مسئلہ مستقل میں

(ص ۲۵۰)

۲۔ زمانہ اقدس میں صدر مصلحہ کرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدرسہ مروج میں وفات پائی۔ کبھی کبھی حدیث صحیحہ میں سے ثابت نہیں کہ حضور نے غازیہ جنازہ ان کے جنازہ کی غازیہ پڑھی کیا وہ محتاج رحمتہ والا نہ تھے کیا اسناد اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امام احمد بریلوی کی غازیہ جنازہ پڑھنا ہی دلیل رحمت و مہربانی ہے کہ جنازہ غائب پر غازیہ جنازہ ممکن تھی مدبر ضرور پڑھتے کہ مقتضی بحال و قدر موجود نہ تھے منع مقتول لا جرم نہ پڑھنا مقتول باندہ پڑھنا تھا اور میں اس کے معنی میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع مروجہ مزار پر پڑھنا منع ضرور مروجہ نہیں ہو سکتا۔

(۵۴، ۵۳)

۳۔ دوسرے شرک سیت پر مسئلہ کا ذکر صرف تین ماقول میں رعایت کیا جا سکتا ہے۔ ماقولہ نخاشی، ماقولہ سعیدہ پیشی و ماقولہ ہرے موتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، جمیع ان میں اصل عدم مگر عدم کا بھی جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا، تو غائب پر نہ ہوئی، بلکہ حاضر پر اور عدم و عدم کی سند صحیح نہیں اور لفظ مسئلہ یعنی نماز میں مروج نہیں، ان کی تفصیل بموجب کتابی ابھی آتی ہے (ص ۵۴)

۴۔ مگر فرضی تھا کہ ایسے کہ ان تینوں ماقول میں غازیہ پڑھنا تو بابت حضور کے اس اہتمام عظیم و مرفور و تمام اسوت کے اس ماحبت شہید رحمت و قدر پر کے مدلی برکیوں نہ پڑھی ہو، بھی مکیہ حضور ماحبت شہید رحمت و قدر حضور ان پر بھی رحمت و رحیم تھے۔ غازیہ سب پر فرض میں نہ ہونا اس اہتمام عظیم کا جواب نہ ہوگا، نہ تمام اسوت کے اس حاجت شہید کا علاج۔ مگر کچھ نہیں چاہیں گے ان کی شان ہے۔ مگر ایک کی رنگیری فرمایا کہ حضور کو چھوڑنا کہ ان کے کم کے نمایاں ہے، ان حالات و اشارات کے خطوط سے امام احمد بریلوی تک حدیث مرقوم ایک بار وقوع خود ہی بتائے گا کہ وہ ان کو فی خصوصیت خاصہ تھی جس کا حکم عام نہیں ہو سکتا۔ حکم عام وہی عدم جواز ہے، جس کی بنا پر عام احقرانہ ہے (ص ۵۴)

۵۔ اب ماقولہ ہرے موتہ پر کوئی بھیجے۔ درمیانہ کے شرک پڑھوں، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص بیادوں، اہل طہارت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کھانے و کھانے شہید کیا، یہاں تک کہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا سخت و شدید غم و الم تھا۔ ایک مہینہ کامل

خاص نماز کے اندر کھانا نہ پڑھا، رحمت فرماتے تھے مگر ہرگز ماقول نہیں کہ ان بیادوں کے بعد بھی غازیہ پڑھی ہو (ص ۵۴)

۱۔ اہل انصاف کے نزدیک کلام قرآنی قدر سے تمام تھا مگر ہم ان وقائع شہداء کا بھی باذہن قائل تصدیق کریں۔ ماقولہ اولیٰ — جب احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ جعفر نے حبشہ میں استیصال کیا، سیدہ زینب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درمیانہ طبع میں صحابہ کو خبر دی، مصلیٰ میں جا





عَيْنَكَ حَيَاتُكَ كَانَ يَحْطُوكَ وَيَقْطُبُكَ لَكَ قَالُوا  
فِي مَضْجَعِهِمْ تَارَةً وَتَوَلَّى أَنَا لَكُنْ فِي الدُّوَلِ  
الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَحْبَرَ مَا مَعَهُ عَنِ النَّوْصَرِيِّ عَنِ ابْنِ السُّيْتِيبِ عَنْ  
أَبِيهِ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَ شَأْنُ الْوَفَاةِ وَخَلَى  
عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَهُ أَبْجَهَ  
فَقَالَ أَيْ سَقِيمٌ قَدْ لَدَّ إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أُخْرَى لَكَ  
بِمَا عِنْدَنَا نَدَى فَقَالَ أَبْجَهٌ وَجَدْتُ أَنِّي  
أَمِيَّةٌ يَا أَبَا طَالِبٍ تَرْجُبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ  
فَقَدْ جِدْتُ لَا يَكُنْ مَا يَنْحَقُّ لَكَ أَحَدٌ شَيْءٌ كَلِمَةً  
بِهِ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لِلْبَقِيَّةِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْخِرْ لِي مَالَهُ أَمْرًا عَنْهُ  
لَمْ تَرَلْتُ مَا كَانَ يَلْبِسُ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَوُوا  
بِالْمُشْرِكِينَ وَتَوَلَّى كَانُوا أَوْ قُرْبَى مِنْ بَعْضِ مَا تَتَّبَعُونَ  
لَهُمْ أَطْلَعُوا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ وَتَرَلْتُ إِنَّكَ لَا تَكُونُ  
مِنْ أَصْحَابِهَا

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَرْسَبْتَ حَدَّثَنَا الْفَيْضُ  
حَدَّثَنَا بْنُ الْقَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَتَّابٍ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَبْعَ بَنِي  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ عَنْهُ أَنَّ قَالُ  
لَعَلَّهُ تَمْلَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِمَّنْ جَعَلُ  
فِي مَضْجَعِهِ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبِيَّةٍ يَغِيثُ وَنَهْ  
وَمَا عَدْنَا

فسد ریا، اب وہ صرف غصوں تک آگ میں ہیں اور  
اگر میں (درمیان میں) نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے  
چمپے طبقے میں ہوتے۔

حضرت مسیب بن حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے پاس ابو جہل بھی  
تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اے چچا! لا الہ الا اللہ کہہ دو تاکہ اس کلمہ  
کے باعث میں آپ کے لیے بزرگوار خلوذی میں کچھ عرض  
کر سکوں۔ تو ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے۔ اے  
ابو طالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ وہ  
برابر ہی بات دہراتے رہے تو ابو طالب نے ان کے انوکھے  
کلام پر کیا کریں عبدالمطلب کے دین پر چوں۔ پس نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں برابر ان کے لیے استغفار کرتا ہوں گا  
جب تک مجھے اس سے منع نہ فرما دیا جائے اس پر یہ آیت نازل  
ہوئی۔ نہ ہمارا ایمان واپس کے لیے مناسب نہیں کہ شرکوں کی بیشتر شاہدیاں  
مگر چارہ رشتہ دار چوں، جبکہ انہیں کلمہ چکا کہ وہ معذرتی ہیں اسورہ التوبہ  
آیت ۱۱۳ نازل ہوئی۔ اے شک یہ نہیں کہ تم جیسے اپنی طرف  
بے شک حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ  
کے چچا (ابو طالب) کا ذکر ہوا، تو آپ نے فرمایا کہ شاید  
قیامت کے روز میری شفاعت انہیں کچھ ناکام نہ پہنچائے  
کہ انہیں دوزخ کے درمیانی درجے میں کر دیا جائے۔  
جہاں آگ دن کے غصوں تک پہنچے لیکن اسی کے باعث  
دن کا دماغ کھولنے لگے گا۔

فہ اس حدیث میں ابو طالب کے ساتھ نام نہ ملتا قبول نہ کرنے کا بیان ہے۔ اسی جملہ حدیث ۱۰۶۶ء اور ۱۰۶۷ء میں یہ بیان  
زیر تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا عبد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ہیں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے رشتہ آفرین کے تھے، شہادت فرماتے ہیں انتہائی نازک حالات میں اپنے پیچھے کی حمایت اور طرف داری کرتے رہے، جس کے باعث  
آپ کے خلاف انتہائی اقدام سے مجبور رہے جاتے تھے۔ یہ سب کچھ تھا لیکن ان کے سلام قبول کر لینے کے مضبوط مقابلہ طریقہ ان دلائل نہیں تھے۔  
مگر ہجرت کو کر کے دلائل کے سارے انہیں صاحب ایمان منوانے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ خیر صورت حال کچھ بھی ہو لیکن ابو طالب کی طرح

ان کا کفر غلط بھی نہیں ہے۔ ہر مسلمان کو ایسا ہی کہے گا کہ کاش! یہ شرعی طریقے پر ایمان لے آئے۔

چودھویں صدی کے مفکر برحق امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی موضوع پر شرح المطالب فی مبعوث الیہ طالب کے نام سے ایک رسالہ لکھا جس میں آیت، پند، احادیث اور اسی صاحب کرم کا معنی حکام و ملوک کے ایک سو پچاس اقوال سے ثابت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا اور طالب کا آخری وقت تک دولت اسلام اور ایمان سے بہرہ ور ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ حاشہ درود اولہ اعظم۔

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَسَنٍ عَنْ حَدَّثَنَا ابْنُ  
أَبِي حَالٍ مَرْقَانْدَ رَأُوْرُوْنِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ  
كَيْسٍ عَنْ أَهْلِ مَرْوَ حَافِي.

يَا أَيُّهَا الْحَدِيثُ الْأَمْرُ آيَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى مَبْعَثُ  
النَّبِيِّ أَمْرٌ يُبَيِّنُ لِيَتْلَا مِنْ مَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي  
مَسْجِدِ الْأَقْصَى .

١٠٤٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجَ حَدَّثَنَا الْمَلِيشُ عَنْ  
كُثَيْلِ بْنِ ابْنِ يَسْلَمٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ  
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
لَمَّا كُنْتُ بَيْنَ قُرَيْشٍ قُمْتُ فِي الْخَبَرِ فَجَسَدَ اللَّهُ  
لِي بَنِي الْمَقْدِيرِ فَطَوَيْتُ أُحُدَ هَذَا عَنْ الْيَاقِ  
وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ -

بَابُ الْحَرَامِ

١٩١ | أَحَدَاتُنَا حَدِيثُ بَنِي خَالِدٍ حَدِيثُ بَنِي هَاشِمٍ  
بْنِ رَجِيٍّ حَدِيثُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ  
مَالِكِ بْنِ صَفْصَةَ رَوَى اللَّهُ عَنْكَ أَنَّ مَيْمُونًا  
لِللَّهِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ مَيْمُونَةَ  
أُتِيَ بِهَا يَوْمَئِذٍ أَنَا فِي الْحِطْبَةِ وَرُبَّمَا قَالَتْ  
فِيهَا شَيْءٌ مُضْطَجِعًا إِذَا أَنَا أَيْتَ فَقَدْ قَالَ  
وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى  
هَذِهِ فَقُلْتُ لِلْجَارِ مُدَّ وَهُوَ إِلَى جَنْبِ مَا  
يَقِفُ بِهِ قَالَ مِنْ شَعْرَةٍ تَحْمِلُهُ إِلَى بَيْتِهِ وَ  
سَمِعْتُهُ يَقُولُ مِنْ قَصَبٍ إِلَى شَعْرَةٍ فَاصْطَرَحَ

ابراہیم بن حمزہ، شاہ سلیم درود کا انجیل سے اسی طرح روایت کرتے ہیں لیکن اس روایت میں درود خدا کی جگہ اُنم و انعم (بجسما) کا لفظ ہے۔

آیت مُجَانِ الذَّمِّ (آسری)۔ کا بیان۔  
 ہر شایہ باری قاتل ہے۔ پاک ہے اے جو اپنے بندے کو قاتل  
 رات مسجد حرام نے مسجد اقصیٰ تک گیا (سورہ نجا، سہل)۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قریش نے (واقعہ معراج کے سلسلے میں) مجھے جھوٹا بتایا تو میں حجر کے مقام پر کھڑا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے بحیثیت القدس میرے سامنے کر دیا۔ پس اس کی جو نشانیاں وہ پوچھتے ہیں اس کی طرف دیکھ کر بتا دیتا تھا۔

منہاج شرف

حضرت آتش بن ملک اور حضرت ملک بن معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مہراج شریف کا واقعہ یوں سنایا کہ میں عقیقہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ کبھی اس کے جگہ حجر مرتا ہے۔ تو میرے پاس ایک آنسو والا آیا۔ پھر اس نے کچھ کہا جو میں سن رہا تھا۔ پھر اس نے یہاں تک میرا جسم چیرا کہ میں نے جاکر اس کا مطلب پوچھا، جو میرے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ سلق سے ان کے نیچے تک اور میں نے حضرت انس سے (زیر زناات تک) سنا ہے۔ پھر میرا دل نکالا گیا۔ اس کے بعد مرنے کا ایک طشت دیا گیا جو امین سے بھرا ہوا تھا۔ پھر میرے دل (دھو کر) اس کی جگہ پر رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد میرے پاس ایک سفید



قُلْتُ ثُمَّ أُتِيتُ بِطُحْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ  
 بِمِائَةِ فُكُلٍ قُلْتُ ثُمَّ حُشِي ثُمَّ أُتِيتُ بِدَأْبَةِ  
 ذَوْنِ الْبَعْلِ وَفَوْقَ الْفَحْمِ ابْنُكَ فَقَالَ لَسْتُ  
 أَنْجَارُ دُودُ هُوَ الشَّرُّ أَوْ يَا أَبَا حَمَزَةَ قَالَ أَسْأَلُ  
 نَعْمَ بَعَثَ بِخَطَرِهِ عِنْدَ أَفْطَى طَلٍّ فِيهِ فَحَدَّثَتْ  
 عَلَيْهِمَا فَانْطَلَقَ بِنَ جَبْرِئِلَ حَتَّى أَتَى ابْنَهُ  
 الدَّيْبَ فَاسْتَفْتَاهُ فَقِيلَ مِنْ هَذَا قَالَ جَبْرِئِلُ  
 قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَهَذَا أُرْسِلَ  
 إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنَعِمَ النِّعْمُ جَاءَ  
 فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصَتْ قِيَا ذَارِفَهَا أَدَمَ فَقَالَ  
 هَذَا أَبُوكَ أَدَمُ فَنَعِمَ عَلَيْهِ فَكَلِمَتْ عَلَيْهِ قَرَّةَ  
 السَّلَامِ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا لِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ  
 الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ  
 فَاسْتَفْتَاهُ فَقِيلَ مِنْ هَذَا قَالَ جَبْرِئِلُ قِيلَ وَمَنْ  
 مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَهَذَا أُرْسِلَ إِلَيْهِ  
 قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنَعِمَ النِّعْمُ جَاءَ  
 فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصَتْ إِذَا بِعَيْنِي وَبَيْنِي وَهَمًا  
 ابْنُ الْغَالَةِ قَالَ هَذَا عَيْنِي وَبَيْنِي فَسَدِمَ  
 عَلَيْهِمَا فَكَلِمَتْ قَرَّةَ السَّلَامِ لَمْ تَرْحَبَا يَا لِبْنِ  
 الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِنَ إِلَى  
 السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَاهُ فَقِيلَ مِنْ هَذَا  
 قَالَ جَبْرِئِلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ  
 قِيلَ وَهَذَا أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا  
 بِهِ فَنَعِمَ النِّعْمُ جَاءَ فَفَتَحَتْ فَلَمَّا خَلَصَتْ  
 إِذَا بِيُوسُفَ قَالَ هَذَا يُوسُفُ فَسَدِمَ عَلَيْهِ  
 فَكَلِمَتْ عَلَيْهِ قَرَّةَ السَّلَامِ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا لِبْنِ  
 الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِنَ حَتَّى أَتَى  
 السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَاهُ فَقِيلَ مِنْ هَذَا  
 قَالَ جَبْرِئِلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ

جانہ لایا گیا جو چرخے سے چھوڑا اور گھر سے بڑا تھا۔ تو جا رہے تھے  
 ان سے کہا کہ اسے جو حوزہ دیکھا وہ براق تھا؛ حضرت انس نے جواب  
 دیا۔ ہاں۔ وہ (جابر) اپنا ایک قدم حد نظر کے برابر دور رکھتا  
 تھا۔ پھر میں اس پر سوار ہو گیا اور حضرت جبرئیل مجھے سے کرپل  
 پڑے، یہاں تک کہ پہلا آسمان آگیا۔ پس دروازہ کھلانا چاہا  
 تو کہا، کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل ہے۔ پوچھا گیا، آپ کے  
 ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا گیا، انہیں بلایا  
 گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا گیا، خوش آمدید، کیسا اچھا آئے  
 والا آیا ہے۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اور میری توہمیں  
 کہ حضرت آدم تشریف فرما میں کہا، یہ آپ کے والد حضرت آدم ہیں، انہیں  
 سلام کر بیٹے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب  
 دیا۔ پھر کہا، صالح بیٹے اور صالح نبی مرہب۔ پھر اوپر چڑھنے کے لئے یہاں  
 تک کہ دوسرا آسمان ملے اللہ اسے کھلوانا چاہا تو کہا گیا، کون ہے؟  
 جواب دیا، جبرئیل۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا کہ  
 حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا گیا، انہیں بلایا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔  
 کہا گیا، خوش آمدید، کیا اچھا آئے والا آیا ہے۔ پس دروازہ کھولا  
 گیا اور میں اور میری توہمیں حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ دونوں غارِ زار  
 جہانوں کو بلایا۔ جبرئیل نے کہا کہ یہ حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ ہیں،  
 انہیں سلام کر بیٹے۔ تو میں نے انہیں سلام کیا اور دونوں حضرت  
 نے سلام کا جواب دیا، پھر کہا، صالح جاثیہ، اور صالح نبی مرہب۔  
 پھر مجھے لڑ میرے آسمان تک گئے اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا  
 گیا، کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل۔ دریافت کیا کہ آپ کے ساتھ  
 کون ہے؟ جواب دیا، حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا گیا، انہیں  
 بلایا گیا ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ کہا گیا، خوش آمدید، کسی مبارک مہستی نے  
 قدم رنج فرمایا ہے۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل  
 ہوا تو وہاں حضرت یوسف تھے۔ کہا، صالح جاثیہ اور صالح نبی  
 مرہب۔ پھر مجھے لڑ میرے آسمان تک گئے اور دروازہ کھلوانا  
 چاہا۔ پوچھا گیا، کون ہے؟ جواب دیا، جبرئیل ہے۔ پوچھا گیا،  
 آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا، حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔

قِيلَ اَوْ قَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا  
بِمَ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَتْ فَتَنُهُمْ فَلَمَّا خَلَصَتْ اِلَى  
اَدْرِيسَ قَالَ هَذَا اَدْرِيسُ فَتَلَوْا عَلَيْهِ فَسَلَّمَتْ  
عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا اَبْنَا اِصْحَابِ  
التَّقِي الصَّالِحِ ثُمَّ صَوَّبَ لِي حَتَّى اَتَى السَّمَاءَ  
الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَمَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ  
جَبْرِئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ فَتَلَوْا عَلَيْهِ  
قِيلَ مَرْحَبًا بِمَ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَتْ فَتَنُهُمْ  
خَلَصَتْ فَاِذَا هَارُونَ فَتَلَوْا هَذَا هَارُونَ  
فَتَلَوْا عَلَيْهِ فَسَلَّمَتْ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ  
مَرْحَبًا يَا اَبْنَا الصَّالِحِ وَالتَّقِي الصَّالِحِ ثُمَّ  
صَوَّبَ لِي حَتَّى اَتَى السَّمَاءَ السَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَمَ  
قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جَبْرِئِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ  
مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ  
مَرْحَبًا بِمَ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَتْ فَتَنُهُمْ خَلَصَتْ  
فَاِذَا اَمْرُؤُ قَالَ هَذَا اَمْرُؤُ فَتَلَوْا عَلَيْهِ  
فَسَلَّمَتْ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا اَبْنَا  
الصَّالِحِ وَالتَّقِي الصَّالِحِ فَلَمَّا قَامَا وَثَمَتْ  
بَنِي قِيلَ لَهُمَا يَبْكِيكَ قَالَ اَبْيُكِ لَا اَبْ  
بَلَا مَا بَعَثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْعِثَّةَ مِنْ اَمَّتِهِ  
اَكْثَرُ مَنْ يَدْخُلُهَا مِنْ اُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ  
بِي اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَمَ جَبْرِئِيلُ  
قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جَبْرِئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ  
قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بَوَّيْتُ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ  
قَالَ مَرْحَبًا بِمَ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَتْ فَتَنُهُمْ  
خَلَصَتْ فَاِذَا اِبْرَاهِيمُ قَالَ هَذَا اِبْرَاهِيمُ  
فَتَلَوْا عَلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمَتْ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ  
قَالَ مَرْحَبًا يَا اَبْنَا الصَّالِحِ وَالتَّقِي الصَّالِحِ

دریافت کیا کیا انہیں دیا گیا ہے؟ جواب دیا۔ ہاں۔ کہا گیا۔ خوش  
آمد کیا مقدس ہستی نے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ پس دروازہ کھولا گیا  
گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ادریس تشریف فرما  
تھے۔ کہا یہ حضرت ادریس ہیں، انہیں سلام کر لیجئے۔ پس میں نے  
انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا اللہ کا، صالح بھائی اور  
صالح نبی مرعبا۔ پھر مجھے سے کہ پانچویں آسمان تک پہنچے اور  
دروازہ کھولنا چاہو۔ پوچھا گیا۔ کون ہے؟ جواب دیا۔ جبرئیل ہوں  
پوچھا۔ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا۔ حضرت محمد مصطفیٰ علی  
الہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا کیا انہیں دیا گیا ہے؟ جواب  
دیا۔ ہاں۔ کہا گیا۔ خوش آمدید، کسی صاحبک ہستی نے قدم رنجہ  
فرمایا ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ادریس تشریف  
فرما تھے۔ کہا یہ حضرت ادریس ہیں، انہیں سلام کر لیجئے۔ پس میں نے  
انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا اللہ کا، صالح بھائی  
اور صالح نبی مرعبا۔ پھر مجھے سے کہ اوپر چلو، یہاں تک کہ تم چھ  
آسمان تک پہنچے تو دروازہ کھولنا چاہو۔ پوچھا گیا کون ہے؟  
جواب دیا۔ جبرئیل ہوں۔ دریافت کیا، تمہارے ساتھ کون ہے؟  
جواب دیا۔ حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ پوچھا، کیا انہیں دیا گیا ہے؟  
جواب دیا۔ ہاں۔ کہا، خوش آمدید، کیا بہترین تشریف لانے والے  
نے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت  
امروئ جلوسہ افرودہ تھے۔ کہا، یہ حضرت امروئ ہیں، انہیں سلام  
کر لیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا  
پھر کہا۔ صالح بھائی اللہ صالح نبی مرعبا۔ جب میں آگے بڑھنے  
لگا تو وہ دروازے سے پوچھا گیا کہ آپ کس بات پر روئے؟  
جواب دیا، میں اس بات پر رویا کہ یہ لاکھ میرے بعد مبعوث  
فرمایا گیا ہے لیکن میری امت کی نسبت اس کے اتنا زیادہ  
تعداد میں داخل جنت ہوں گے۔ پھر مجھے سے کہ ساتویں آسمان  
تک پہنچے اور حضرت جبرئیل نے دروازہ کھولنا چاہا تو پوچھا  
آپ کون ہیں؟ جواب دیا۔ جبرئیل ہوں۔ دریافت کیا، آپ کے  
ساتھ کون ہے؟ جواب دیا محمد رسول اللہ ہیں۔ پوچھا کیا انہیں

ثُمَّ رُفِعَتْ لِي سِدْرَةٌ أَلْمَسْتُهَا فَلَا أَتَيْتُهَا  
 يَمْثِلُ لِدَلٍّ هَجَرَ وَإِذَا وَرَفَهَا يَمْثِلُ أَذَانِ  
 الْفَيْكَةِ كَالْهَذَى سِدْرَةٌ أَلْمَسْتُهَا وَإِذَا  
 أَرْبَعَةُ أَهْقَابٍ تَقْرَأُ بَابِلَيْنِ وَتَهْرَانِ  
 ظَاهِرَانِ فَتَكُنُ مَا هَذَا بَيْنَ يَأْجُجٍ وَمِمْلُ  
 قَالَ أَمَا الْبَابِلَيْنِ فَتَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَ  
 أَمَا الظَّاهِرَانِ فَالْوَيْلُ وَالْفَرَاتُ ثُمَّ رُجِعَ  
 لِي التَّيْتُ الْعَمُورُ كَمَا أُتَيْتُ بِإِنَاءٍ مِنْ  
 تَحْمُرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ قَرَأَ مَا هُوَ مِنْ عَسَلٍ  
 فَأَخَذْتُ الْبَيْنَ قَالَهُ هِيَ الْغَضْرُ أَتَيْتُ  
 عَلَيْهَا وَأَمْتَكُ ثُمَّ كَرِهْتُ عَقَى الصَّوَاتِ  
 غَمِيمَةً صَلَوَةً كُلَّ يَوْمٍ فَتَرَجَعْتُ  
 فَتَرَدْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ يَمَا أُمِرْتُ  
 كُلَّ أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَوَةً كُلَّ يَوْمٍ  
 قَالَ إِنْ أَمْتَكُ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَوَةً  
 كُلَّ يَوْمٍ وَرَأَيْتُ دَانُو قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ  
 قَبْلَكَ وَتَعَالَيْتُ بَيْنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ  
 الْمُعَالَجَةِ فَأَجْعُ إِلَى رَبِّكَ خَاسِئًا  
 التَّخْلِيفَ بِأَمْتِكَ فَتَرَجَعْتُ فَرَضَمَ عَقَى  
 عَشْرًا فَتَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ وَمِثْلَهُ  
 فَتَرَجَعْتُ فَرَضَمَ عَقَى عَشْرًا فَتَرَجَعْتُ إِلَى  
 مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَتَرَجَعْتُ فَرَضَمَ عَقَى  
 عَشْرًا فَتَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ وَمِثْلَهُ  
 فَتَرَجَعْتُ فَرَضَمَ عَقَى عَشْرًا فَتَرَجَعْتُ  
 كُلَّ يَوْمٍ فَتَرَجَعْتُ فَتَرَدْتُ عَلَى مُوسَى  
 فَقَالَ يَمَا أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَوَةً كُلَّ يَوْمٍ  
 قَالَ إِنْ أَمْتَكُ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَوَةً  
 كُلَّ يَوْمٍ وَرَأَيْتُ دَانُو قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ  
 قَبْلَكَ وَتَعَالَيْتُ بَيْنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ  
 الْمُعَالَجَةِ فَأَجْعُ إِلَى رَبِّكَ خَاسِئًا

دلو کیا گیا ہے، حجاب دیا، ہاں نہ کہا، خوش آمدید کہیں مراد  
 بہتی نے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا  
 تو جوں حضرت ابولہسم شریف فرماتے۔ کہا یہ آپ کے  
 خیر امید میں انہیں سلام کر لیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور  
 انہوں نے جواب دیا، پھر کہا کہ صالح بیٹے اللہ صالح بنی مراد، پھر  
 مجھ پر سیدۃ المنتقی ظاہر فرمایا گیا تو اس کے پھل (بیر) مقامِ حجر  
 کے شکوں جیسے تھے اور اس کے پتے ہتھی کے کانوں کی طرح تھے  
 گیا، یہی سیدۃ المنتقی ہے۔ اس کی چادر نری تھیں، اور ظاہری اللہ نور  
 باطنی۔ میں نے حجر نری سے پوچھا کہ یہ نری کیسی ہے؟ جواب دیا کہ  
 باطنی نری تو رحمت کی ہیں اور ظاہری نری نیل اور حرارت ہیں۔ پھر  
 حجر پر بیت المعمور ظاہر فرمایا گیا۔ پھر سیرے سامنے ایک برتن  
 میں شراب اور سیرے میں دودھ اللہ تیسرے میں شہد پیش کیا گیا  
 میں نے دودھ سے پیا، کہا یہ فطرت ہے لہذا آپ اللہ آپ  
 کی امت فطرت پر قائم رہیں گے پھر حجر پر رات دن میں پانی نہانی  
 غرض طہائی گئیں، جب میں واپس لوٹا اور سیرا گند حضرت موسیٰ کے پاس  
 سے چاؤ پوچھا کہ آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے جواب  
 دیا کہ روزانہ پچاس نمازی پڑھنے کا۔ کہنے لگے، آپ کا امت  
 روزانہ پچاس نمازی نہیں پڑھ سکے گی اور خدا کی قسم میں اس چیز  
 کا آپ سے پہلے تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کے ساتھ اس امر کی  
 بڑی کوشش کر کے دیکھ لی ہے۔ آپ بارگاہِ بندگی میں دلچسپی  
 جانیں اور اپنی امت کے لیے تخفیف کا سوال کریں۔ میں واپس  
 گیا تو دس نمازی کم کر دی گئیں پھر حضرت موسیٰ کی طوت لوٹا اور  
 اسی طرح گفتگو ہوئی اور واپس لوٹا تو دس نمازی کم کر دی گئیں۔  
 پھر حضرت موسیٰ کے پاس آیا اور اسی طرح گفتگو ہوئی تو میں  
 واپس لوٹا اور دس نمازی مزید کم فرمادی گئیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ  
 کے پاس لوٹ کر آیا تو سب سابق گفتگو ہوئی۔ پس لوٹا تو روزانہ  
 دس نمازی پڑھنے کا حکم فرمایا گیا۔ پھر میں واپس حضرت موسیٰ کے پاس  
 آیا تو پھر وہی گفتگو ہوئی تو میں واپس لوٹا اور روزانہ پانچ نمازی  
 پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ کی امت روزانہ

جَرَبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَاجَتُ بَيْنَ إِسْرَافٍ  
أَشَدَّ الْمَعَالِجَةِ فَارْجِعْ إِلَى نَبِيِّكَ فَاسْأَلْهُ  
التَّخْفِيفَ لِذُنُوبِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَقِّي  
اسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ أَرْضَنِي وَأُسْلِمْتُ قَاتِلًا  
فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مِنِّي أَحَدُ أَهْلِ مَضِيَّتِي فَرِيضَتِي  
وَكَلَفْتُ عَنْ رِيَاءِي.

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
عَمْرُو عَنْ يَكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ جَبْرِ عَنْ يُونُسَ أَنَّهُ  
عَمَّا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا الذُّرِّيَّةَ  
أَرْثِيكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلْعَالَمِينَ قَالَ هِيَ نَذْيَا عَدِي  
أَوْ يَهَارَ سَوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ  
أُسْرِي عَدِي إِلَّا بَيْتُ الْعَقِيدِ قَالَ وَالشَّجَرَةُ الْمَعْرُوفَةُ  
فِي الْقُبَابِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الْأَرْقَمِ.

بَابُ وَكُفْرٍ أَلْهَادِ إِلَى الْيَقِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِمَكَّةَ وَبَيْتِ الْعَقِيدِ.

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِمٍ حَدَّثَنَا الْوَيْثُ عَنْ  
عَقِيلِ بْنِ رُوَيْنٍ شَرَفًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ  
حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ  
بْنِ مَالٍ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَاتِلًا كَعْبٍ  
وَبْنِ عَمِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالٍ يَحْدِثُ  
جَيْنَ تَعْلَفَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي نَعْرَةٍ وَهُوَ يَقُولُ بِطَوْلِهِ قَالَ ابْنُ يَكْرِمٍ فِي حَدِيثِهِ  
وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ  
الْعَقِيدِ جَيْنَ تَرَاكُمَا حَتَّى الْإِسْلَامَ وَمَا أُجِبْتُ  
أَنْ لِي بِمَا مَشَّهَدًا بِذِي وَرَأَيْتُ كَانَتْ بِذِي أَدْعُو  
فِي النَّاسِ حَقًّا.

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
قَالَ كَانَ مَعَهُ وَيَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

پانچ ہزار میں نہیں بڑھ سکے گی اور میں آپ سے پہلے اس بات کا تجربہ  
کونچا ہوں اور نبی کریم پر تو کوشش کی کہ دیکھ لے۔ اپنے رب کی بارگاہ  
میں پھر جائے گا اور اپنی امت کے لیے تخفیف کا سوال پیش کیجے۔ فرمایا  
میں نے اپنے رب سے اتنی مرتبہ درخواست کی ہے کہ اب مجھے شرم محسوس  
ہونے لگا ہے لہذا برضا و رغبت سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ فرمایا جب میں آگے  
بڑھا تو اتر آؤں گا۔ میں نے اپنے بعض بھائیوں کو فرمایا اور اپنے بھائیوں پر تخفیف بھی فرمائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد باری تعالیٰ  
اور ہم نے نہ کیا وہ دکھا و احوال کو دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش  
کو (حدودہ بنی اسرائیل، آیت ۱۰۴) کے متعلق فرمایا ہے کہ  
اس دیکھنے سے آٹھ کا دیکھنا ملو رہے جو رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کو اس رات دکھائی گئی جس رات آپ کو بیت  
الحکم سے کھائی گئی تھی۔ اور فرمایا کہ قرآن کریم میں جو الشجرۃ المعرفۃ  
آیا ہے اس سے ملو تو یہ کافرت ہے۔

انصار کے ولود کی آمد اور بیعت عقبہ۔

عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت  
عبد اللہ بن کعب وہ ہیں جو اپنے والد حضرت کعب بن  
مالک کو بینائی سے محروم ہو جانے پر راستہ بتاتے کی خدمت  
کے لیے حاضر تھے۔ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ پورا  
واقعہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا ہے جبکہ  
آپ غزوہ تبوک کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے  
ہجرت نہ گئے تھے۔ ابن کعب کہتا ہے کہ ان کے واقعہ میں  
یہ بات سمجھا ہے کہ بیعت عقبہ کی رات میں بھی نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، جبکہ ہم نے اسلام پر قائم رہنے  
کا پکا وعدہ کیا تھا اور اس حاضری کے برابر مجھے غزوہ بدر کے  
حاضری سے بہت پسند نہیں اگرچہ لوگوں میں غزوہ بدر کی حاضری کا چرچا  
بہت زیادہ ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے  
ہیں کہ مجھے میرے دونوں ماموں بیعت عقبہ کے وقت اپنے

نَعَىٰ اللَّهُ عَنْهُمْ يَقُولُ شَيْدٌ فِي خَالِدٍ الْعَقِيَّةُ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَحَدُ هَذِهِ الْبَرَاءَةِ  
بَنُ مَعْرُوفٍ -

۱۰۴۳. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْثَمٍ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا يَحْيَى  
أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ خَابِرٌ  
أَنَا وَابْنِي وَخَالِي مِنْ أَصْحَابِ الْعَقِيَّةِ -

۱۰۴۴. حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ بْنِ مُسْطُورٍ أَخْبَرَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
عَنْ حَيْثَمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو ذَرٍّ قَالَ قَالَ ابْنُ  
عَبَّادَةَ بْنُ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِينَ شِلْدُوا بَدْرًا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِ  
بَيْتِ الْعَقِيَّةِ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِ تَعَالَوْا  
بَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُقَاتِلُوا بِأَنفُسِكُمْ وَلَا  
تُسَبِّحُوا وَلَا تُدْعُوا وَلَا تُقَاتِلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَهْلِكُوا  
بِهَيْبَتَيْنِ تَقْتَرُونَ بَيْنَ أَيُّكُمْ وَأَرْجُلُكُمْ  
وَلَا تَقْصُرُونِي فِي مَعْرُوفٍ كُنْ وَفِي مَنَافِعٍ مَا جُرَّه  
عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فُتِحَتْ  
بِهِ فِي الدُّنْيَا دَهْرُكَ الْكَفَرَةِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ  
ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ فَامْرَأَةً إِلَى اللَّهِ  
إِنْ شَاءَ مَا كَيْبَهُ فَرَأَتْ شَاءَ عَمَّا عَنْهُ قَالَ فَهَلِ احْتَسَبَ  
عَلَى ذَلِكَ -

۱۰۴۵. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
بَرْزَةَ جُنَيْدٍ عَنْ أَبِي الْخَبَرِ عَنِ الصَّنَائِعِيِّ عَنْ  
عَبَّادَةَ بْنِ الصَّامِتِ نَعَى اللَّهُ عَنْهُ أُمَّهُ فَكَانَ  
إِنِّي مِنَ النَّبِيَّاءِ الَّذِينَ يَأْيَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعَا عَلَى أَنْ لَا تُقَاتِلُوا  
بِأَنفُسِكُمْ وَلَا تُسَبِّحُوا وَلَا تُدْعُوا وَلَا تَقَاتِلُوا أَوْلَادَكُمْ  
وَلَا تَهْلِكُوا بِهَيْبَتَيْنِ وَلَا تَقْصُرُونِي بِالْجَمَةِ

سلفہ کے لئے تھے تھے تمام بخاری فرماتے ہیں کہ ابو عیینہ کے  
قول کے مطابق ان میں سے ایک کا نام پرا بن معرور تھا۔  
(یعنی: ابنہ قتال منہم)

حضرت بابیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے  
والد محترم ابو میرے دونوں اموں (یعنی اللہ تعالیٰ عنہم) بیعت  
غیبہ کے بعد اہل بیت میں شامل تھے۔

حضرت مبارک بن صامیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان معنات  
میں سے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ  
بدر میں شریک ہوئے اصحاب مدینہ کے ساتھ بیعت غیبہ  
میں بھی شامل تھے۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی  
علیہ وسلم نے اس وقت یہ فرمایا جبکہ آپ کے گرد صحابہ  
کرام کی ایک جماعت تھی کہ آؤ میرے ہاتھ پر اس  
بات کی بیعت کرو کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو  
گے، نہ جہری کرو گے، نہ زنا کرو گے، نہ اپنی اولاد کو  
قتل کرو گے، جان بوجھ کر جھوٹا بتان نہ کرو گے اور اچھی بات  
میں سیری نہ کرنا گے۔ پس جو اپنا مددہ پورا کرے اس کا  
اجر اللہ کے پاس ہے اور جس سے ان اصحاب میں کوتاہی واقع  
ہو جائے اور دنیا میں اسے سزا ملے تو وہ اس کے لیے کفارہ  
ہو جائے گا اور جس سے کسی قسم کی کوتاہی سرزد ہو جائے  
اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرماتے تو اس کا سعادہ اللہ  
سب عزت کے سپرد، اگر چاہے اسے سزا دے اور چاہے  
توسعات فرمادے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے بھی اس بات پر  
حضرت مبارک بن صامیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں ان راوی، نقیبوں میں سے تھا جنہوں نے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم اللہ تعالیٰ  
کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے، چھلکا نہ کریں گے،  
فریادیں کریں گے، کسی ایسی جان کو قتل نہیں کریں جو اللہ نے  
حرام قرار دیا ہے، لوٹ نہ لیں کریں گے اور رسول خدا  
کی نافرمانی نہ کریں گے۔ اگر اس کے مطابق عمل کریں گے



۱۰۴۵۔ **قَالَ فَذَلِكَ قَوْلُ عَائِشَةَ وَنَافِلَةُ شَيْثَ كَانَ قَصَادًا مَذْلُومًا إِلَى اللَّهِ**

**بِأَنَّهُمَا تَزَوَّجَا ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَقَدْ وَرِثَهَا الْمَوَئِنَةُ وَيَتَارِكُهَا**  
۱۰۴۶۔ **حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ حَدَّثَنَا يَحْيَى**

**ابْنُ سُلَيْمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِمَنْتُ رِسْوَةٍ بِسَبْعِينَ مَقْدَرًا مِنَ الْمَوَئِنَةِ فَتَزَوَّجَنِي ابْنِي النَّعَّاسُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَوُجِعْتُ فَتَزَوَّجَنِي قَوْلِي جُصَيْمَةَ فَأَتَتْنِي أُمِّي أُمُّ زُرْعَانَ قَرَأَتْنِي فِي رَجُلٍ وَجَعَلَنِي وَتَزَوَّجَنِي فَصَارَ خَتَنِي فَأَتَتْنِي هَارًا أَوْرِي مَا تُرِيدُ بِهَا فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَتَوْقَدَتْنِي عَلَى الْهَلْبِ الْبَذَارِ وَأَنَّى لَا نَهَيْتُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفْسِي حَتَّى أَخَذَتْ شَيْثَ مِنْ مَاءٍ فَتَسَحَّطَ بِهِ وَجْهِي وَرَأَيْتُ نَارًا خَلَّتْ فِي النَّارِ فَأَيُّهَا يَسُوءُهَا مِنْ الْأَنْصَارِ فِي فِي الْبَيْتِ فَكُنْتُ عَلَى الْخَيْرِ وَابْتَرَكْتُ وَغَلِي خَيْرُهَا فِي مَا سَلَمْتَنِي إِلَيْهِمْ فَتَسَحَّطَ مِنْ شَأْنِي فَلَمْ يَدْخُلْنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَنِي فَأَسْلَمْتَنِي مَا لِي بِهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِمَنْتُ يَسِيمُ يَسِيمُ**

۱۰۴۷۔ **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُدَّادٍ وَهَيْبُ بْنُ عَشَّامٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا أُرِيْتُكَ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَمَى أَتُكُ فِي سَرَقَةِ قَوْمٍ حَيْدُورٍ وَبَعَالَ هَذِهِ أَمَرَ أَتُكُ فَكَيْفَ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتَ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ جِنْدِ اللَّهِ يُمْنٌ**

۱۰۴۸۔ **حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ تَوَضَّعْتُ خِوْجَةً**

تو جنت میں گئی اور اگر نافرمانی کی تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے۔

**حضرت عائشہ کا رسول خدا سے نکاح کرنا اور مدینہ میں رخصتی کا ہونا۔**

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے شرفِ زوجیت بخشا تو اس وقت میری عمر چھ سال تھی پھر ہم مدینہ منورہ آ گئے اور بنی حارثہ کے مکان میں فروکش ہوئے۔ پھر مجھے شدید بیمار آیا جس کے باعث میرے سر کے بال بھی اڑ گئے اور صحت کا لعل کے پاس نہ گئے۔ پھر ایک روز میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ چھوٹے میں بیٹھی تھی کہ میری والدہ ماجدہ امّ سلمہ انھیں اندر اندر سے مجھے آواز دی۔ میں حاضر ہو گئی اور مجھے قطعاً علم نہ تھا کہ بلایا کیوں گیا ہے۔ انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور لپک لپک کر کے صحنہ سے پرکھ دی کہ وہی میرا سانس پھول رہا تھا۔ جب کہ کالی دیر بعد دم میں دم آیا۔ پھر تھوڑا سا پانی لے کر میرے منہ اور سر پر ہاتھ پھیرا گیا۔ پھر مجھے مکان کے اندر داخل کر دیا گیا جہاں چند انصاری عورتیں بھی جمع تھیں۔ انھوں نے کہا: خیر و برکت اور نیک قال کے ساتھ آتا ہو۔ پھر مجھے ان عورتوں کے پردہ کر دیا۔ انھوں نے میرا بازو اٹھا کر دیکھا اور میں اس وقت زکریا جب دوسرے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ میں نے خواب میں دو مرتبہ تمہیں دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ تم ریشمی کپڑوں میں پیٹی ہوئی ہو اور کہا گیا کہ یہ تمہاری بیوی ہے۔ جب کپڑا اٹھا کر دیکھا گیا تو تم تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کا عزم ہے تو ایسا ہی ہو کر رہے گا۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

قَبْلَ مَحْرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى  
الْمَدِينَةَ بِثَلَاثِ مِائَتَيْ مِيلٍ قَالَتْ سَمِعْتُ أَوْ  
قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ ذَكَرَكَ عَائِشَةُ وَهِيَ بِمَنْثِ رِسْتِ  
بَنِيهِ ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِمَنْثِ رِسْتِ بَنِيهِ.

بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْحَابِهِ  
إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ رَيْدٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ  
نَحْنُ أَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَسَلَّمَ نَوَازِلَ الْهَجْرَةِ لَكُنْتُ امْرَأًا مِنَ الْأَنْصَارِ  
وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَأَيْتُ فِي السَّمَاءِ آيَةً هَاجِرُونَ فَكُنْتُ إِلَى الْأَرْضِ  
بِمَا نَحَلْتُ فَذَهَبَ وَهَبُ إِلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَوْ هَجَرَ  
قَوْلُهُ هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ.

۱۰۷۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
الْأَعَشِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ عَدْنَا حَبِلًا  
فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيدٌ  
وَجَبَّ اللَّهُ فَوَقَعُ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَتَعَى  
لَعَرًا حَذَرَ مَنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ  
عَمِيرٍ قُتِلَ بِزُومٍ أُحْدِدَ وَتَرَكَ مَسَرَّةً لَنَا إِذَا  
نَحَلْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا عَلَيْنَا  
بِرِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ كَأَمْرًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْلِيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَيْنَ  
بِرْجَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ إِذْجِرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْدَعَتْ لَهُ شَرْكَةً  
فَهَوَّيْهَا بِهَا.

۱۰۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ وَهُوَ مِنْ  
نَيْدِ هَذَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ  
عَلْقَمَةَ بْنِ وَثَّاحٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ الْأَعْمَالُ يَا بَيْتَةَ فَمَنْ كَانَ هِجْرَتُهُ إِلَى  
دُنْيَا يَحِبُّهَا أَوْ امْرَأَةً يَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ هِجْرَتُهُ

رسول کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے پچیس سال پہلے ہو گیا  
تھا۔ پس آپ نے دو سال یا کم و بیش توقف فرمایا، پھر حضرت  
عائشہ صدیقہ سے نکاح کر لیا جبکہ ان کا عمر چھ سال تھی اور  
جب ان کی رخصتی ہوئی تو عمر نو سال تھی۔

رسول خدا اور آپ کے اصحاب کا مدینہ کو ہجرت کرنا

حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابوبکرؓ نے رسول خدا سے  
مدایت کی کہ اگر ہجرت نہ ہو تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔  
حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے خواب میں دیکھا  
کہ میں کوہِ کرب سے ایسا زمین کی جانب ہجرت کر رہا ہوں جہاں  
کھجور کے درخت ہیں۔ میرا خیال تو یہ تھا کہ وہ پیام یا ہجر ہے  
بلکہ ہے وہ مدینہ مابعدہ یثرب۔

ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت غنیمہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی  
مہارت کے لیے حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: ہم نے نبی کریمؐ صل  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اندک رفا کے لیے ہجرت کی۔ پس  
بعض تو ہم میں سے وہ ہیں جو دنیا سے چلے گئے اور دنیا میں انہیں کچھ  
بھی صلہ نہ ملا ایسے ہی حضرات میں سے حضرت مصعب بن عمیرؓ بھی  
ہیں جو غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے اللہ کے صحت ایک کبھی چھوڑا  
تھا۔ جب ہم اس کے ساتھ کوہِ کرب پہنچے تھے تو یہ کہل جاتے اور جب  
پہرہیں کوہِ کرب پہنچے تو سر کہل جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حکم دیا تھا کہ سر دکھ دیا جائے اور نہروں پر از غم اس ڈال دی  
جائے۔ ہم میں سے بعض وہ ہیں جن کے بچن کچھ گئے ہیں اور وہ انہیں  
توڑ رہے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریمؐ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اعمال کا  
دار و مدار نیت پر ہے۔ پس مجھ نے دنیا حاصل کرنے یا اللہ  
سے شادمانی کرنے کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت کا بدلہ دیا ہے  
میں کے لیے ہجرت کی۔ اللہ میں کی ہجرت اللہ اور اس کے  
رسول کی رضا کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس

إِلَى مَا جَاءَ إِلَيْهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ  
وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ  
وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَدِّ قَتَادَةَ  
يَحْيَى بْنُ سَمْعَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرِو بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نُبَايَةَ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ هَبِيرٍ الْمَدَنِيِّ  
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ  
لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْمَنِيِّ.

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ  
قَالَ رَأَيْتُ عَدِيَّةَ مَعَ عُثَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ النَّخَعِيِّ فَقَالَا  
عَنِ الْهَجْرَةِ الْيَوْمَ قَالَتْ كَانَ الْيَوْمُ مَمْنُونٌ يَجُوزُ  
أَحَدُهُمَا بِبَيْتِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحْفَافَةً أَنْ يُفَتَنَّ عَلَيْهِ يَوْمَ مَا  
الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ أَنْ يَسْلَمَ وَالْيَوْمُ يَجُوزُ  
رَبُّهُ حَيْثُ شَاءَ وَلَيْكِنْ جَهَادٌ وَرَيْبٌ.

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ  
كُثَيْبٍ قَالَ هِشَامُ بْنُ كَعْبٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ سَعْدًا قَالَ أَدْرَأَيْتُمْ إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا  
أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَسْأَلَ هَذَا لَكُمْ فَيَكُنْ  
مِنْ قَوْمِ كَدِّ بَوَارِئِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَخْرَجُوهُ أَدْرَأَيْتُمْ فَرَأَيْتُمْ أَطْلُقُ إِنْ لَمْ تَعْلَمُوا  
الْعَرَبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ وَقَالَ آيَا ابْنِ يَزِيدَ  
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
كَذَلِكَ أَيْبَسَتْ وَأَخْرَجُوهُ مِنْ قُرَيْشٍ.

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَاسِمِ حَدَّثَنَا زَوْجُ  
حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا يَكْرُمَةُ عَنْ أَبِي عَتَابٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَكَثُرَتْ بِكَ تِلْكَ  
عَشْرَةُ سَنَةٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ شَرُُّ الْمَذْهَبِ فَهَجَرَ بِهَا جَمْعٌ

کے رسول کی طرف شہر کی جگہ  
گئے۔

اسحاق بن یزید دشتی، یحییٰ بن حسنہ، ابو عمرو  
الذہلی، عبیدہ بن ابوسبابة، معاویہ بن جبرک  
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنا فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی  
ہے۔

عطاء بن ابی رافع فرماتے ہیں کہ میں حمید بن عتیر کیجے کے  
کے ہمراہ حضرت عائشہ مدینہ کی زیارت کے لیے گیا تو ان سے  
ہجرت کا حکم دریافت کیا۔ فرمایا اے ابی ایمن ایمان کو اپنا دین بنانے  
کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کیا تو اللہ اس طرف  
آئے کہ کہیں وہ حقے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ لیکن آج اللہ تعالیٰ نے  
اسلام کو غالب کر دیا ہے۔ آج اپنے رب کی جہاد کوئی چاہے  
مہابت کر سکتا ہے۔ اب اب جہاد اور نیت کا ثواب ہے۔

حضرت عائشہ مدینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سعد  
بن سہل انصاری کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! تو خوب جانتا ہے  
کہ مجھ اس سے بدیا کوئی نہیں کہ تیرے لئے میں اس قوم سے لڑا  
رہوں جنہوں نے تیرے رسول کی تکذیب کی اور انہیں دین سے نکالا  
تو اللہ میرے خیال سے کہ تو نے مجھ سے اور ان کے درمیان  
لڑائی ختم کر رکھا ہے۔ ابان بن یزید، ہشام، عروہ و حضرت عائشہ  
مدینہ سے روایت کرتے ہیں اور اس روایت میں یوں ہے کہ جنہوں  
نے تیرے نبی کو جھٹلایا اور انہیں دین سے نکالا یعنی قریشی  
کا نکلنے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو آپ کا عمر چالیس  
سال تھی۔ پھر یہ سوال کیا کہ کب سے رہے اور وہی نازل ہوئی رہی۔  
پھر آپ کو ہجرت کرنے کا حکم فرمایا تو آپ ہجرت فرما گئے اور اس  
کے دس سال بعد آپ کا وصال ہوا تو عمر میں ایک تریسٹھ سال سے

عَشْرِينَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثِينَ سِنِينَ .

۱۰۸۵ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَسْبِ حَدَّثَنَا دُرُجَيْمُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زَكِيَّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَاسِحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْزَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ

وَنُفُوسٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثَ سِنِينَ .

۱۰۸۶ . حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَرْثِي عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَخْدَرِيِّ رَجُلٍ رَوَى اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْيَسْبَرِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَخْبِرْهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ رَحْمَةِ الرَّحْمَنِ مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ كَلْخَتَارَ مَا عِنْدَهُ قَبْلِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ قَدِيتُكَ يَا نَائِيكَ وَفُتْهَا بَيْنَا مَعْجَانَهُ وَقَالَ النَّاسُ أَنْظِرُوا رَأَى هَذَا الشَّرِيحَ يُخَيِّرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبِرْهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ وَهُوَ يَقُولُ قَدِيتُكَ يَا نَائِيكَ وَفُتْهَا بَيْنَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ السَّخِرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمُنَا بِهِ . وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ عَلَى فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِمْ أَبَا بَكْرٍ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَبِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَأَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ لَأَخْلَعَهُ إِلَّا سَلَامًا لَا يَبْقِيَنَّ فِي السَّجْدِ غَوْخَةٌ إِلَّا غَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ .

۱۰۸۷ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا

تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دہشت کے بعد ہر تیرہ سال کے مسئلہ میں سب سے اہم روایات کے تحت آپ کی عمر مبارک تیس سال تھی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میز پر بیٹھ کر فرمایا: بے شک ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار دیا ہے کہ دنیا کی جتنی دولتیں وہ چاہے اسے مل جائیں اور ہر چیز آخرت میں اس بندے سے اس چیز کو اختیار کر لیا ہے جو خدا کے پاس ہے۔ پس حضرت ابوبکر رونے لگے اللہ کا ہمارے مل باپ تم پر قرآن جو ہمیں، جس پر دعا تمہیں غیر نظر آیا اللہ ہی نے تم کو اسے کیا کہ خدا ان بڑے میں کو تو دیکھیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو کسی بندے کا ذکر فرما رہے ہیں کہ اسے اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار دیا کہ اسے دنیا کی خوشحالی عطا فرما دیا جائے یا جو خدا کے پاس ہے اور یہ صاحب کبر ہے میں کہ ہمارے ان باپ آپ پر قرآن جو ہمیں، وجہ چند دفعہ بعد آپ کا وصل ہوا تو ہم سب گئے کہ جس کو اختیار دیا گیا تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی تھے اور حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ میں نے اپنی صحبت اور مال کے ساتھ مجھ پر احسان کیا وہ ابوبکر ہیں اور میں اپنی امت میں سے اگر کسی کو غلیل بناؤ تو ابوبکر کو بنانا، ہاں اس کی غلٹ تو موجود ہے۔ اور مسجد میں کسی کی کھڑکی کھلی نہ رہے سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی

الْمَنِيَّةُ عَنْ عَمَلٍ قَالَ ابْنُ شَيْبَةَ ابْنُ حَمْرٍ  
عَنْ وَهْبِ بْنِ النُّبَيْتِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
كَرِهَتْ أَنْ يَتَّبِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَتْ  
أَهْلَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فَقَطَّ إِلَّا وَهْبًا يَدِيَّانِ  
الَّذِينَ قَلَعُوا مِثْمًا عَطِيتَ يَوْمَهُ إِلَّا يَا وَهْبًا  
فِيمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَرِهَ فِي النَّهَارِ بُكُورَهُ وَعِشْيَتَهُ فَلَمَّا ابْتَدَأَ  
الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُعَاجِزًا نَحْوَ أَرْضِ  
الْحَبَشَةِ حَتَّى بَلَغَ بَرْكَ الْيَمَاءِ لَقِيَهِ ابْنُ  
الدَّيْعَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَادَةِ وَقَتْلَ ابْنِ ثَوَيْدٍ  
يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرِجْنِي قَوْمِي فَإِنِّي  
أَنْ أَسِيَّحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ ابْنُ  
الدَّيْعَةِ يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ لَا يَخْرُجُ وَلَا  
يُخْرُجُ إِنَّكَ تَكْسِبُ الْعُقُودَ وَمَرَّةً وَتَصِلُ الرَّجْمَ وَ  
تَحْمِلُ الْكُلَّ وَتَقْرَى الضَّعِيفَ وَتُعِينُ عَلَى تَوَاقُفِ  
الْحَقِّ وَأَنَا نَكْجَارٌ رَجِيمٌ وَأَعْيُذُ بِكَ بِبُكَورِكَ  
وَأَرْتَعِلُ مَعَهُ ابْنُ الدَّيْعَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّيْعَةِ  
عَبِيدَةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ  
إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ بِمِثْلِهِ وَلَا يَخْرُجُ تَحْرُجُونَ  
فَجَلَّابُ يَكْسِبُ الْعُقُودَ وَمَرَّةً وَتَصِلُ الرَّجِيمَ  
وَيَحْمِلُ الْكُلَّ وَيَقْرَى الضَّعِيفَ وَيُعِينُ  
عَلَى تَوَاقُفِ الْحَقِّ فَلَمَّا تَكْذِبُ قُرَيْشٌ تَجْرِبُ ابْنَ  
الدَّيْعَةِ وَقَالُوا يَا ابْنَ الدَّيْعَةِ مَنْ أَبَا بَكْرٍ  
فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي قَادِهَا فَلْيَصِلْ رَجُلًا وَلْيَمْرَأَ مَرًّا  
شَاءَ وَلَا يُوْذِيْنَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِينَ بِهِ حَيَاثَا  
تَعْلَشِي أَنْ يُفَنَّنَ وَتَأْكُلْنَا وَأَنْتَ لَمْ تَأْكُلْ ذِيكَ  
ابْنُ الدَّيْعَةِ يَرَى نَكْرًا فَلَمَّا أَبَا بَكْرٍ بِذَلِكَ  
يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي قَادِهَا وَلَا يَسْتَعْلِينَ بِعِصْيَانِهِ وَلَا  
يَفْنَأُ فِي غَيْرِ قَادِهَا ثُمَّ يَدَا ابْنَ بَكْرٍ حَايَتَيْنِ

امد مددگار فرمائی ہیں کہ جب سے میں نے جوش منہ لایا ہے اس  
وقت سے اپنے والدین کو دین کی دولت سے لایا مال ہی پایا  
اور کوئی دین ہم پر ایسا نہیں کر رہا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم صبح و شام در مرتبہ مبارک سے پاس تشریف نہ لائے ہوں۔  
جب مسلمانوں کو زیارہ نکلا گیا جانے لگا تو حضرت ابو بکر حبشہ  
کی جانب ہجرت کر کے چلنے لگے۔ جب بکر اہل ملک کے تمام  
پر پہنچے تو ابن الدفنہ لا، جو قبیلہ قادی کا سردار تھا، کھنٹے لگا دے  
ابو بکر اہل ملک کا ارادہ ہے؟ فرمایا میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے  
میں میں زمین میں سیاحت کر کے اپنے رب کی عبادت کرنا چاہتا  
ہوں۔ ابن الدفنہ نے کہا کہ اے ابو بکر! آپ جیسا آدمی نہ نکل  
سکتے ہیں اور نہ نکلا جاسکتا ہے کیونکہ آپ غریبوں کی مدد کرتے،  
مدد دہی فرماتے۔ بیکسوں کا بوجھ برداشت کرتے، مہاؤں کے  
ضیافت کرتے اور راہ حق میں پیش آنے والے مصائب کے اللہ  
مدد کرتے ہیں۔ پیچھے میں آپ کو پناہ دیتا ہوں، واپس لوٹنے  
اور اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کیلئے۔ چنانچہ آپ  
ابن الدفنہ کے ساتھ واپس لوٹ آئے۔ پھر ابن الدفنہ تمام  
وقت تمام سردار ابن قریش کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ ابو بکر جیسا  
آدمی نہ نکل سکتا ہے اور نہ نکلا جاسکتا ہے۔ کیا تم ایسے آدمی کو  
نکال دینا چاہتے جو غریبوں کی مدد کرتا، رشتہ داروں سے مدد  
کرتا، بیکسوں کی خدمت کرتا، مہاؤں کی ضیافت کرتا اور راہ حق  
میں پیش آنے والے مصائب کے اللہ مدد کرتا ہے۔ قریش نے  
ابن الدفنہ کے امان دینے کی کذب نہ کی۔ بلکہ ابن الدفنہ سے  
معت یہ کہ ابو بکر سے یہ کہہ دو کہ وہ اپنے گھر کے اللہ اپنے رب  
کی عبادت کریں کریں۔ وہ گھر میں نہ آئے ہیں اور گھر میں جو چاہیں  
پر ہیں اور آواز سے پڑھ کر ہیں اور تیرے پیچھے ہیں۔ اگر وہ آواز  
سے پر ہیں گئے تو ہیں اور تیرے کہیں۔ مہاؤں کی خدمت اور  
بیکے اس وقت میں قیام نہ ہو جائیں۔ میں ابن الدفنہ نے معذرت  
جو کر کے۔ بات کہہ دی۔ پس حضرت ابو بکر اسی طرح سب اور گھر  
میں عبادت الہی کرتے رہے نہ نماز میں اور نہ نماز سے تفرات



مَسْجِدًا اٰیْتَانَا فِيْهِ دَارٌ وَمِنْكَ بَصِقَتْ فَيْضٌ وَفِيْهِ  
 الْقُبْرَانِ فَمِنْهُمْ مَنْ عَمِيَ يَدَا الشُّعْرِ كَيْفَ  
 اٰتَيْنَا هَٰذَا وَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ مِنْهُ فَانْظُرْ وَانِظِرْ  
 وَكَانَ الْاَوَّلُ بِكَ دَجْدًا بَعْدًا لَا يَسْلِكُكَ عَيْنِيْهِ اِذَا  
 قَرَأَ الْقُرْآنَ وَافْتَرَعَ دَٰلِكَ اَشْرَافُ قَوْمٍ  
 مِنَ الشُّعْرِ كَيْفَ خَارَسُوا اِلَى الْاٰثَرِ الَّذِيْ يَنْتَوِيْهِ  
 سَيِّمٌ لِّمَا اَوْرَاقًا لِّمَا اَجْرًا اَبَا بَكْرٍ بِجَوَارِكِ عَلِيٍّ  
 اَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهُ فِيْ دَارِهِ فَقَدْ جَعَلَهُ ذِيْكَ حَٰبِشَتِيْ  
 مَسْجِدًا اٰیْتَانَا فِيْهِ دَارٌ فَاَعْلَمَ بِالْقُلُوْبِ وَالْاٰثَرِ  
 غَيْرُهُ اِنَّا قَدْ عَمِيْنَا اَنْ يَّفْتَنَ رَسُوْلًا وَّ اَسْمَاءًا  
 فَاَنَّهُ حَيَّ اَحَبُّ اَنْ يَّفْتَنَ عَلِيٍّ اَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهُ  
 فِيْ دَارِهِ فَحَلَّ وَ اِنْ اَبَى اَلَا اَنْ يَّحْلُوْا بِذِيْكَ  
 لَسْتُ اَنْ يُّرَدَّ رَاسُكَ وَ قَتْلُكَ فَاَقْدَ اَلْوَحْيِ  
 اَنْ تُخْفَرَ لَكَ اَسْمَاءُ مُعِيْنٌ يَّرِيْ بِكَ الْاِسْوَدَانِ  
 قَالَتْ فَاَنْشَأَ قَالِيْ اَبْنُ اَلدَّحْمَةِ اِلَى اَبِيْ  
 بَكْرٍ فَقَالَا قَدْ عَمِيْنَا اَلَّذِيْ فَاَقْدَتُ لَكَ  
 عَيْنِيْ فَاِذَا اَنْ تَقْتَمِرَ عَلَيَّ ذِيْكَ وَاِنَّمَا اَنْ  
 تَرْجِعَ اِلَيَّ ذِيْكَ فَاِيْ كَا اَحَبُّ اَنْ  
 تَسْمَعَ الْعَرَبُ اَيَّ اَلْخِيَرَاتِ فِيْ رَجُلٍ فَقُلْتُ  
 لَهُ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ فَقَالَ اَرُدُّ اِلَيْكَ جَوَارِكَ وَ  
 اَرْضِيْ بِجَوَارِ اِسْمِ عَزَّ وَجَلَّ وَ اَللّٰهُ صَوَّقَ اِلَٰهَ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْحِيْدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ اَللّٰهُ صَوَّقَ  
 اِلَٰهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْلِمِيْنَ اِلَيَّ اُرِيْتُ دَارَ  
 هَجْرِكُمْ ذَاتَ لَحْلِ بَيْنَ بَيْتَيْنِ وَ هُمَا  
 الْاَحْزَابُ كَمَا جَرَمَنَ هَاجِرٌ قَبْلَ اَلْمَدِيْنَةِ  
 وَ نَجَبَ عَاشَةً مَنْ كَانَ هَاجِرًا يَارَاضِ الْحَيْشَةِ  
 اِلَى اَلْمَدِيْنَةِ وَ تَجَهَّأَ اَبُو بَكْرٍ قَبْلَ اَلْمَدِيْنَةِ فَقَالَ  
 لَكَ رَسُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ يٰ  
 قَالِيْ اَرْجُوْا اَنْ يُؤْذَنَ لِيْ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ وَ هَلْ

چڑھتے اور نہ کسی دوسرے کے گھر میں پڑھتے پھر حضرت ابو بکر  
 کے دل میں خیال آیا تو آپ نے گھر کے سامنے مسجد بنائی۔ اسی  
 میں نماز پڑھتے اور عبادت کیا کرتے تھے۔ یہی مسکن کی تھی  
 اور آپ کے آپ کے گرد جمع ہو جاتے وہ بڑے تعجب کے  
 ساتھ آپ کو دیکھتے رہتے اور حضرت ابو بکر بڑے نرم دل  
 تھے، جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو انہیں اپنی آنکھوں پر  
 ندابھو اختیار نہ تھا، سردارانِ قریش اس بات سے بہت متحفظ  
 اور انہوں نے ابنِ الدنہ کو بلایا۔ جب وہ آیا تو کہنے لگے کہ میں نے  
 تمہارے ان دینے کے باعث اب کو گومان دی تھی، اللہ اس شرط پر  
 کہ وہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کیا کریں گے میں انہوں نے  
 تیار کر کے اپنے گھر کے سامنے مسجد بنالی ہے جس میں وہ اذان  
 نماز پڑھتے اور عبادت کرتے ہیں، جس کے باعث میں نے تمہیں  
 ہمدیٰ میں اللہ ہمارے بچے تھے میں متلاذم ہو جائیں۔ میں نہیں  
 ہیا کرتے سے منع کر دیجئے۔ اگر وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت  
 کرنے پر راضی ہو گئے تو یہاں رہیں اگر اس سے انکار کریں اور حق  
 یہ کام کہنے یا ہیں تو ان سے کہو کہ تمہاری ذمہ داری وہیں کر  
 کیونکہ میں نے تمہاری خدمت میں مقصود ہے اللہ ہم پر برداشت کر  
 سکتے ہیں کہ ابو بکر یہ کام علانیہ کرتے رہیں، یہیں ابنِ الدنہ اس وقت  
 حضرت ابو بکر کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ آپ کو بخیر معلوم  
 ہے کہ میں نے قریش سے کسی شرط پر معاہدہ کیا تھا، پس اگر ہو سکے تو  
 آپ اس شرط پر قائم رہیں یا میری ذمہ داری وہیں کر دیجئے کیونکہ میں  
 یہ پسند نہیں کرتا کہ میں اللہ کی عبادت کے متعلق معاہدہ کر کے رسوا  
 ہوں، حضرت ابو بکر نے فرمایا۔ میں تمہاری امان وہیں کرتا ہوں  
 اللہ صحت اللہ مع العزت اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امان پر  
 زیادہ راضی ہوں ان دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امان پر  
 ہا میں جوہ افزہ رہتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوات سے فرمایا  
 مجھے خواب میں تمہاری ہجرت کا مقام دکھایا گیا ہے، وہاں گھروں  
 کے درخت ہیں اور وہ درخت گستاخوں کے درمیان واقع ہے۔  
 میر جس نے بھی ہجرت کی تو وہ دینہ منورہ گیا۔ اور جن حضرات نے

تَوَجَّوْا ذَلِكَ بَابِي أَنْتَ قَالَ فَتَعَرَّفَ نَجَسٌ أَبُو بَكْرٍ  
نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِصُحْبَةٍ وَعَلَفَ رَأْسَهُ فِي كَانَتْ أَعْيُنُهُ وَرَفَعَ  
بِشَمِيرٍ وَهُوَ أَعْبَثٌ أَرَادَ بَنَةً أَشْهَبَ قَالَ ابْنُ  
شِهَابٍ كَانَ عُدْوَةً خَالَتْ عَائِشَةَ . فَبَيْنَمَا  
تَحْتَفِظُ يَوْمًا جُلُوسًا فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَجْدٍ  
الْخَبِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِذِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَبَّلَتْهُ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ  
تَأْتِيَنَا فِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَذَلِكَ آتٍ وَ  
أُرِنِي وَاللَّهُ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ فَتَأْتِيَنَا بِكَ أَمْرٌ  
قَالَتْ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَاسْتَدْنَتْ فَادْنُ لَنَا فَدَخَلَ فَقَالَ لِلْبَيْتِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَى بَكْرٍ أَخْرَجَ عَنْ عِنْدَكَ  
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكُمْ تَعْلَمُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَابِي قَدْ  
أُورِنِي فِي الْخَبِيرَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الْقَضَابَةُ بَابِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
تَعْلَمُونَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُرِنِي فِي الْخَبِيرَةِ  
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّحَابَةُ بَابِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَرَّفَ  
قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَخَدَّ بَابِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدُكُمْ  
رَأْسِي فَقَالَ هَئِنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِالْقَيْنِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَعَلْنَا هَسًا  
أَحَدُ الْبُعَاثِ وَصَنَعْنَا لَهَا سِدْرَةً فِي جِرَابٍ  
فَقَطَعْتُ أَسْنَانِي بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً جَعَلَتْ  
بِضَاقِهَا فَرَبَطْتُ بِهِ عَلَى قَبْرِ النُّجْدِ ابْنِ قَبْرِ يَحْيَى  
سَيِّدَتِ ذَاتِ الْبَطْنِ قَالَتْ لَمْ تَجِدْ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بَعَاثٍ فِي  
جَبَلٍ ثَوْرٍ فَكَمْنَا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِينُ  
عِنْدَ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ عَدْلٌ  
شَاطِئٌ يَدْرُكُ لَيْلًا قَبْلَ لَيْلٍ مِنْ رَعْدٍ هَمَّ بِأَخِي

جنت کی جانب ہجرت کی تھی ان میں سے اکثر مدینہ طیبہ پہنچ گئے  
حضرت ابو بکر نے بھی مدینہ منورہ جانے کا تدارک کر لیا اور وہیں انہیں  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم نماز پڑھو اور کھانا کھا لے  
اجازت لینے کی امید ہے۔ حضرت ابو بکر عرض گزار ہوئے میرے  
ہاں باپ قربان کیا آپ کو بھی ہجرت کی امید ہے؟ فرمایا ہاں۔  
یہی حضرت ابو بکر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا  
خاطر رکھے وہاں کے پاس موجود اونٹیاں تھیں انہیں جاریہین  
تھا لیکر کے پتے کھاتے رہے۔ ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ  
عصیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز وہ ہجرت کے وقت ہم حضرت  
ابو بکر کے مکان میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی کھانے والے نے حضرت  
ابو بکر سے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہہ مبارک پر گزرا  
وہاں ہجرت تشریف لائے ہیں احاطہ کر ایسے وقت رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف نہیں لایا کرتے تھے۔ حضرت  
ابو بکر کھانے کر رہے ہاں باپ قربان خدا کی قسم آپ جو ایسے وقت  
تشریف لائے ہیں تو خود کوئی خاص بات ہے۔ یہ فرمائی ہیں کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر اجازت طلب فرمائی۔ پس آپ کو  
اجازت دے دیا گئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل  
ہوئے اور حضرت ابو بکر سے فرمایا: اپنے پاس سے صاب کو لے  
اور حضرت ابو بکر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میرے ہاں باپ  
قربان! یہ تو آپ کے اپنے گھر والے ہیں۔ فرمایا اب مجھے ہجرت کی  
اجازت مل چکی ہے۔ حضرت ابو بکر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ!  
میرے ہاں باپ قربان! کیا مجھے ساتھ لینے کی اجازت ہے؟ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ حضرت ابو بکر عرض گزار ہوئے: یا  
رسول اللہ! میرے ہاں باپ قربان! ان دونوں میں سے ایک انہیں  
آپ سے بھیجے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم قریب  
ہو گئے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ طبلہ میں جو کچھ ہو سکا ہم نے  
دونوں کے لیے تیار کیا۔ چنانچہ ہم نے ہجرت کی ایک قبیلہ میں  
تھوڑا سا کھانا بھر دیا۔ حضرت اسامہ بن جندب ابو بکر نے اپنے گریز  
کا ایک گز لاکٹ کر اس کے ساتھ قبیلہ کا سفر باغ دھا۔ اس لیے

فَيُصْبِحُ مَرَّةً قَدْ لَيْسَ بِمَكَّةَ كَمَا بَيَّنَّ قَدْ لَيْسَ مَكَّةَ  
أَمْرًا يُكْفَاهُ إِنْ يَمُوتُ إِلَّا وَغَاةً حَتَّى تَأْتِيَهُمَا بِغَيْرِ  
حِينَ يَخْتَلِطُ الْفَلَاحُ وَيُزَيِّجُ عَيْنَهُمَا عَامِرُ بْنُ  
زُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مَنَّمَةً مِنْ عَنِّي بِمَكَّةَ  
عَيْنَهُمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْفَلَاحِ  
فَيَسْتَلِينَ فِي رَسُولٍ وَهُوَ لَيْسَ بِمَكَّةَ  
وَمَنْ يَفِيضُ حَتَّى يَمُوتَ بِمَكَّةَ عَامِرُ بْنُ زُهَيْرَةَ  
بَعْدَ يَمُوتُ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ بَنِي النَّبِيِّ  
الْقَدَرِ وَأَمَّا جَدُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلَانِ مِنْ بَنِي الدَّيْلِ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَدِي  
بْنِ عَدِي هَذَا بِمَكَّةَ نَيْشًا وَالْجَدُّ بْنُ النَّبِيِّ  
بِالْهَدَايَةِ قَدْ عَمَسَ جُلُودًا فِي آلِ الْفَلَاحِ بِنِزَالِ  
الْمَكَّةَ وَهُوَ عَنِ دِينَ كُنَّ بِمَكَّةَ قَامَتِ هَا  
قَدْ فَحَا الْبَنِي رَاجِلَتِيهِمَا صَبْرًا ثَلَاثًا  
الْقَطَرِ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ زُهَيْرَةَ وَالدَّيْلُ مَكَّةَ  
بِهِمْ طَلَبُ الشَّوَابِلِ قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ وَآخِرِي  
عَهْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكِ السُّلَيْمِيِّ وَهُوَ ابْنُ أَبِي  
سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ مُشْمِرٍ وَأَبَا أَحْمَدَ كَلَّ  
بِهِمْ سُرَاقَةَ ابْنُ جُفَيْشٍ يَقُولُ: جَاءَنَا  
رَسُولُ الْفَلَاحِ قَدْ لَيْسَ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرَى بَنِي دِيَّةٍ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا  
مَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسْرَاهُ قَتَلَهُمَا أَوْ قَتَلَهُمَا أَوْ قَتَلَهُمَا  
مِنْ مَجَالِيهِ قَوْمِي بَيْنِي مَدِينَةٍ أَقْبَلُ وَجِلْدُ  
مِنْهُمْ حَتَّى قَامَ عَيْنًا وَنَحْنُ جُلُوسٌ فَفَتَالَ  
يَا سُرَاقَةَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَمْرًا أَسْوَدَ فَيَا شَاحِلَ  
أَنَا هُوَ مُحَمَّدٌ أَوْ أَصْحَابُهُ قَالَ سُرَاقَةُ نَعْرِفُكَ  
أَنْتُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكُمْ لَيْسُوا بِهِمْ وَلَكِنْ كُنْتُمْ  
رَأَيْتُمْ فَلَا مَا وَقَلْنَا أَنْظَرُوا يَا عَيْنِي مَا شَرُّ  
لَيْسَتْ لِي الْمَجَالِيهِ سَاعَةً فَفَرَّقْتُ قَدْ خَلْتُ

ان کا نام کر بندہ والی بڑھ گیا۔ یہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ قریب ہوا گیا ایک فار میں پیسے گئے اور تین راستہ تک اس کا پتہ چھپے رہے۔ عبد اللہ بن ابوبکرؓ ان دونوں زوجوں اور ہوشیار سمجھ رہے تھے۔ یہ رات دونوں حضرات کے پاس گزرتے اور علیؓ صبح کہ گھر میں قریش کے پاس پہنچ جاتے گریزات میں گنڈا رہے۔ یہی وہ قریش سے جو بھی کر رہے تھے

کہ بات سننے تو ان دونوں حضرات کو اندھا بولنے پر تیار دیتے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ کا اندر کا نام مہر بن سیرہ تھا ان کے قریب ہی گریزات جرتا تھا اور جب رات کا اندھا بولتا تھا تو گریزات ان کے پاس سے آتا۔ وہ یہ دونوں حضرات گریزوں کا دورہ کر کے آرام سے رات گزارتے۔ اس کا طریقہ عامر بن سیرہ منہ اندھا کر گریزوں کو انکے گریزے جاتا اور بخیر رات ایسا ہی کرتا رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ نے تبیغ بنی دہل کے ایک شخص کو جو بنی عبد بن عدی کے قریب رہتا تھا بتانے کے لیے امرت پر رکھ لیا۔ وہ راستہ بتانے میں بڑا مہر تھا۔ وہ بنی دہل میں رہا کسی کا حلیف اور کفار قریش کے دین پر تھا انہوں نے اسے امین بنا کر اپنی سودیاں اس کے سپرد کر دی تھیں اور تین رات کے بعد سودیوں کو فارخہ پر لے گئے کا دودھ لیا تھا۔ یعنی تیسری رات کا صبح کو۔ عامر بن سیرہ اور راستہ بتانے والا ان حضرات کو ساحل کے ساتھ ساتھ لے کر چلے۔ سراقہ بن جشم کہتے ہیں کہ جاسٹ پاس کفار قریش کے قہر آئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ کے متعلق یہ اعلان کر رہے تھے کہ جو شخص انہیں قتل کرے یا گرفتار کرے اسے قتل کر دیا جائے گا۔ اسے سراقہ امین نے بھی چند لوگوں کو ساتھ

لے کر ہر ایک کے بڑے صوفوں کے ساتھ انہیں لے گئے۔ ابھی میں اپنی قوم بنی دہل کی مجلس میں ہی بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آگے بڑھا ہمارے پاس آکر کھڑا ہوا جبکہ ہم بیٹھے ہوئے تھے اور کہنے لگا۔ اسے سراقہ امین نے بھی چند لوگوں کو ساتھ لے کر دیکھا ہے اور اس کا خیال ہے کہ وہ محمدؐ اور اس کے ساتھیوں میں۔ سراقہ نے کہا میں جان گیا کہ یہ وہی ہیں لیکن میں نے

فَاَمَرْتُ بِحَارِثِ بْنِ اَن تَخْرُجَ بِعَاصِيٍّ وَبِجَنٍّ  
وَسَارَةَ اَكْتَمَتْ فَتَخَبَّسَهَا عَلِيٌّ وَاحْدَتْ دُرٍّ مَسِيحِيٍّ  
فَعَزَّجَتْ بِهٖ مِنْ ظَهْرِ النَّيْبِ فَخَطَطَتْ بِرُجْجِ  
الْاَرْجَلِ وَخَفَضَتْ حَارِثًا حَتَّى اَتَيْتُ قَرِيْبِي  
فَرَكِبْتُهَا فَدَفَعْتُهَا لِقَرِيْبٍ يَتِّحِدُ حَتَّى دَنَوْتُ  
مِنْهُمْ فَعَزَّجْتُ رِجْلِي فَخَرَّ سَاقُهَا فَخَسَّتْ  
فَاَهْدَيْتُ يَدِي اِلَى كِتَابِي فَاسْتَخَرَجْتُ مِنْهَا  
الَّذِي لَمْ يَرَفَا فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا اَضَرُّهُمَا اَمْ لَا اَضَرُّهُمَا  
الَّذِي اَكْرَهُ فَرَكِبْتُ قَرِيْبِي وَعَصَيْتُ الْاَرْجَلِ  
لِقَرِيْبٍ يَتِّحِدُ حَتَّى اَخْبَرْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللهِ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَلْتَمِشُ فَاَبُو بَكْرٍ  
يَكْتُمُ اِلَّا لِمَتَاتٍ سَاخَتْ يَدَا قَرِيْبِي فِي الْاَرْجَلِ  
حَتَّى يَلْعَنَ الْاَرْكَسَتَيْنِ فَعَزَّجْتُ عَنْهَا ذُرَّجَةً  
فَنَهَضَتْ فَكَلَّمَ تَكْدُ تَخْرِجُ يَدِيهَا فَسَلَّتْ  
اَسْتَوْتُ فَاسْتَمْتَرْتُ اِذَا لَمْ يَرِدْ يَدِيهَا عَتَاتٌ  
سَاخَتْ فِي السَّمَاءِ وَفَدَّ اَلْبَدَّ خَايَنٌ فَاسْتَقْسَمْتُ  
بِاَنَّهُ لَمْ يَرَفْ فَخَرَجَ الَّذِي اَكْرَهُ فَنَاءَ يَتَهَمُّ  
بِالْاَصْلَاقِ فَوَقَفُوا فَرَكِبْتُ قَرِيْبِي حَتَّى جَنَّتْ  
وَوَقَفَ رِجْلِي تَلْقِيٍّ جَيْنٌ لَقِيْتُ مَا لَقَيْتُ مِنْ  
الْحَبْسِ عَنْهُمْ اَنْ سَبَّطَهُمْ اَمْ رَسُولُ اللهِ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَمْ اَنْ قَدْ مَكَكَ  
قَدْ جَعَلُوا رَفِيْقَكَ النَّيْبَةَ وَاخْبَرَ قَلْبُكَ اَحْبَلُ  
مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ وَغَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الرِّاَدَ  
وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَزِدْ تَارِيٍّ وَلَعَرِيْسًا لَا يَزِيْ اِلَّا اَنْ  
قَالَ اَخْبِرْ عَنَّا فَاسْأَلْنَا اَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ  
اَيُّنَ فَامْرَأَتِي بِنْتُ فَهَيْرَةَ كَتَبَتْ لِي رَقْعَةً  
مِنْ اَوْيَمَرْتُ مَقْنَى رَسُولِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ يَتَهَلَّبُ فَاَخْبَرَ قِيْعَرَةَ وَابْنُ  
الْاَسْبَرِ اَنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان سے کہا کہ میری نہیں ہیں بلکہ انہیں تو میں نے دیکھا ہے کہ  
نہاں اور نہوں اسی اسی میرے سامنے گئے ہیں۔ اس کے  
بعد میں مقتوی دیر تو مجلس میں بیٹھا رہا۔ پھر کھڑا ہوا اور  
میں داخل ہوا اور اپنی لوندی کو حکم دیا کہ میرے گھوڑے کو وہاں  
ٹیلے کے پر سے لے کر کھڑا کر دے۔ پھر میں اپنا نیزہ لے کر گھر  
کے پیچھے سے نکلا اور نیزہ کے پھل کے ساتھ زمین پر لکھ  
لکھتے ہوا چھوٹا دھڑا پر دلے سے لے کر چھکا یا ہوا تھا۔ پھر گھوڑے کے  
پاس آکر اس پر سوار ہو گیا اور اپنی منزل مقصود تک جلد پہنچنے کی  
غرض سے اسے سر پٹ دوڑایا۔ بیان تک کہ میں ان کے نزدیک جا  
پہنچا۔ لیکن میرے گھوڑے نے غور کرکھاں اور میں اس سے گر  
پڑا۔ میں نے کھڑے ہو کر ترکش میں ہاتھ ڈالا اور تیروں سے  
قال نکال کر میں ان لوگوں کا کچھ دھاڑ سکوں گا یا نہیں۔ پس قال  
میرا مرضی کے خلاف نکلے میں گھوڑے پر سوار ہو گیا اور قال  
کہ بھی پردہ رکھ۔ جب گھوڑا مجھے ان کے نزدیک سے گیا  
تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلاوت فرماتے  
کی آواز سنی اور آپ کسی جانب مستحق تھیں وہ پھر رہے تھے جبکہ  
حضرت ابوبکر کی نظریں ان پر اور ہر دو طرف تھیں۔ اچانک  
میرے گھوڑے کی اگلی ٹانگیں ٹھنوں تک زمین میں دھنس گئیں  
اور میں گھوڑے سے گر پڑا۔ میں نے اپنے گھوڑے کو ڈانٹا  
تاکہ میں آگے بڑھوں، لیکن وہ اپنی اگلی ٹانگوں کو زمین تکال رکھا۔  
جب وہ اپنی ٹانگوں کے پھنس جانے کے بارے میں سیدھا کھڑا  
ہوا تو میں گراڑی کہ آسمان تک چل گئی گویا کہ وہاں سے  
میں نے تیروں سے قال کہ اور اس دفعہ بھی قال میرا مرضی کے  
خلاف نکلے۔ پس میں نے ان حضرات سے ان مانگی۔ پس وہ  
مٹ گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کی خدمت میں  
حاضر ہو گیا۔ جب میرے ساتھ یہ گزری تو وہاں میں یہ خیال جم گیا۔  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین منقریب غائب ہو کر رہے گا۔  
پس میں عرض گزار ہوا کہ آپ کی قدم نے تواضع انعام مقرر کی  
ہوا ہے اور لوگوں نے آپ کے متعلق جتنے بھی منسوبے بنائے

لَقِيَ النَّبِيَّ فِي سَكَبٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَأَنَّهُ انْجَارٌ  
قَائِلِينَ مِنَ الشَّامِ فَكَأَنَّ النَّبِيَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ فَلَمَّا بَيَّنَّ  
وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ يَا لَيْسَ بَيْنَنَا مَخْرَجٌ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَحُكِّمُوا  
يَعْقُودُونَ كُلَّ حَذَايَةٍ إِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُونَ وَمَا  
حَقُّ يَوْمَ هُمْ حَرُّ الظَّهِيرَةِ فَانْقَلَبُوا يَوْمًا بَعَثَ مَا  
أَطْلَعُوا انْظَرَاهُمْ فَكَتَبَ أَذْوَاقُ الرِّمَى يَوْمَ يَهْمُ أَوْفَى  
رَجُلٌ مَنْ يَهُودٍ عَلَى أَطْعَمٍ مِنْ أَطْعَمِيهِمْ يَوْمَ يَنْظُرُ  
إِلَيْهِمْ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَصْحَابِهِ مُتَّبِعِينَ يَرْدُّونَ إِلَيْهِمُ الشَّرَافَ حَتَّى  
يَمْلِكُ لِلْيَهُودِيِّ أَنْ يَقَالَ يَا عَلِيُّ صَوِّبْ يَا مَعْشَرَ  
الْعَرَبِ هَذَا جَدُّكُمْ أَلَيْسَ تَنْتَظِرُونَ وَمَكَرَ  
الْمُسْلِمُونَ إِلَى الْكَلَامِ فَتَلَقَّوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظُلَمِ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ إِلَيْهِمْ ذَاتُ  
النَّبِيِّ حَقٌّ مَرَلٍ إِلَيْهِمْ فِي بَيْتِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَ  
ذَلِكَ يَوْمَ الْأَشْثِينَ مِنْ شَهْرِ رَجَبِ الْأَوَّلِ فَخَامَ  
أَبُو بَكْرٍ بِلَتَائِهِمْ وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا فَظَلَمُوا مِنْ حَافِظِ الْأَنْصَارِ  
مَنْ لَمْ يَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَحْيَى أَبَا بَكْرٍ حَتَّى أَصَابَتْ الشَّمْسُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى طَلَعَ  
عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ نَحَاكَ النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَيْسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضَمِّ عَشْرَةٍ  
لَيْسَ وَأُتِمَّتِ السَّجْدَةُ الَّتِي فِي الْأَرْضِ عَلَى الشَّعْرِ  
وَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَوَضَّأَ  
رُكْبَتَيْنِ بِلَتَائِهِمَا فَسَارَ يَمْشِي مَعَ النَّاسِ حَتَّى بَرَكَتْ  
جَنَّةُ مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ

تھے وہ سارے اعراف گردنے۔ اس کے کھلنے پینے کا جو زمان  
میرے پاس تھا وہ بیتی کر دیا لیکن آپ نے کچھ نہ کیا اور نہ وہ  
حضرات نے کچھ کہا ماسوائے اس کے کہ ہمارے متعلق کسی  
کو کچھ نہ جانا۔ میں عرض گزار ہوا اگر میرے لیے امان نکھڑ جائے۔  
تو آپ نے عامر بن قیسہ کو بھیجے گا حکم لے دیا اور اس نے چڑھ  
کے ایک ٹکڑے پر امان نکھڑا دیا رسول اللہ صلی علیہ وسلم  
چلے گئے۔ ابن شہاب نے حضرت ابو ذر کا زبانی بیان کیا ہے کہ اسے  
میں رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو حضرت زبیر نے جو مسلمانوں کے ایک قافلے  
کے ساتھ شام سے تجارت کر کے آ رہے تھے۔ پس انہوں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر کو پیچھے کیے سفید کپڑے سے  
دینے شروع کیے مسلمانوں نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے کمرے سے  
نکلنے کی خبر سن لی تھی۔ پس وہ روزانہ صبح کے وقت آپ کا استقبال کرنے  
کے لیے مقام حرة تک آتے۔ انتظار کرتے رہتے اور دوپہر گرم ہونے پر  
واپس لوٹتے تھے۔ ایک روز جب وہ آپ کا عریض انتظار کر کے واپس  
لوٹے اپنے گھروں میں پہنچے تو کسی خدمت سے ایک بوری کسی ٹیلے پر  
چڑھا کر اس نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم اللہ آپ کے ساتھ  
آ رہے ہیں، جو سفید کپڑوں میں عبوس حالت نظر آ رہے تھے۔ پس یہ وہ  
بے اختیار دنیا طافے چلایا اسے گرد و غبار اچھا لگتا تھا کہ وہ آتے ہیں  
تو آگے۔ مسلمانوں نے اپنے ہتھیار لیے اور رسول اللہ صلی علیہ وسلم  
کا آگے بڑھ کر حق کے پیچھے استقبال کیا۔ آپ نے ان کے ساتھ وہ اپنی  
جانب لے کر دست اختیار لہرایا یہاں تک کہ بنی عمرو بن لوف میں جا آئے۔  
یہ دو شبہ رہا، کہ روزہ اور جمعہ دونوں کا عید تھا۔ رسول اللہ صلی علیہ  
صلیہ وسلم چپ چاپ بیٹھ گئے اندر لوگوں نے محاسب ہونے کے لیے ستر  
ابو بکر کھڑے رہے۔ پس انھوں نے جو آتا اس نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم  
عید کلم کی زیارت مذکور کی ہوئی وہ حضرت ابو بکر کو سلام کیا۔ یہاں تک کہ  
رسول اللہ صلی علیہ وسلم پر دھوپ آگئی تو حضرت ابو بکر نے آپ کے اوپر  
اپنی چادر لٹائی اور سب کیسے کہا تو لوگوں نے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم  
صلیہ وسلم تو یہی۔ پس رسول اللہ صلی علیہ وسلم بنی عمرو بن لوف میں رہے  
وہاں سے کچھ زیادہ جا آئے پھر پذیر رہے اور وہاں اس مسجد کی بنیاد رکھی



وَهُوَ بَصِيْرٌ ذِي بُلُوْءٍ مُّشِيْرٌ رِّجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ حَرِيْرًا  
بَلِيْغًا سَكِيْلًا وَسَلْبًا غَلَامِيْنَ يَتِيْمِيْنَ فِيْ حَجْرٍ  
اَسْعَدُوْهُ زُرَّارَةً فَعَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَجِيْنٌ بَرَكْتَ بِهٖ رَاٰ حِلَّتْهُ هَذَا اِنْ شَاءَ اللهُ  
الْمَثُوْلُ نَحْنُ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْغُلَامِيْنَ فَاَوْفَاوْهُمَا بِالْمَرْءِ يَدِيْهِ لِيَسْجِدَا مُسْجِدًا  
فَعَالَ لَا بَلَّ نَهْمُهُ لَكَ يَا رَسُوْلُ اللهِ ثُمَّ بَنَاهُ  
مُسْجِدًا وَطَلَبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَنْقُلُ مَعَهُمُ النَّبِيْنَ فِيْ بُيُوتِهِمْ وَيَقُوْلُ وَهُوَ  
يَنْقُلُ النَّبِيْنَ هَذَا الْحَسَالُ لَا حَسَالَ خَيْرَ هَذَا  
اَبْرَ رَبَّنَا وَافْطَرَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنْ اَلْاَجْرَ اَجْرُ  
اَلْاَجْرَةِ فَارْحَمِ اَزْوَاجَنَا وَانْمُحَا جِرَةً فَتَمْتَلِ  
بِشَيْءٍ رَّجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يُسْعَرْ لِيْ قَالَ ابْنُ  
شِهَابٍ وَلَمْ يُبَلِّغْنِيْ اِلَّا هَؤُلَاءِ اَنْ رَّسُوْلُ اللهِ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْتَلِ بِبَيْتٍ شَيْءٍ شَاوِرٍ  
غَيْرِ هَذَا الْبَيْتِ

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو  
اَسَمَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ اَبِيهِ وَكَاطِبَةَ عَنْ  
اَسَمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مَنَعَتْ سَعْدَةَ بِنْتِيْ صَلَوَاتُ  
اللهِ عَلَيْهَا وَسَعْدَةُ رَأَتْهَا بَيْنَ وَجِيْنِ اَرَادَ الْمَدِيْنَةَ  
فَقَعْتُ بِأَيِّ مَا أَجِدْتُ خِيْثًا أَوْ بَطْنًا اِلَّا بَطْنًا  
قَالَ فَتَقِيْمِيْ فَفَعَلْتُ فَسَمِيْتُ ذَا امْتِ  
الْبَطْنِ قَبِيْلَ

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
حَدَّثَنَا شَيْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْرَءَ  
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ سَبَّحَهُ سُرَّاقَةُ بْنُ  
مَالِكٍ بْنُ جَعْفَرٍ فَقَدِمَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَسَاحَتْ بِهٖ قَرَسُهُ قَالَ اِذَا مَرَّ اللهُ لِيْ وَلَا

میں کی بنیاد تقویٰ پر ہے اور صبیح مسجد قہا اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرماتے رہے۔ چار پانچ بیٹے اور لوگ آپ کے ساتھ چلے گئے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں مدینہ منورہ میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ اس جگہ گھوڑوں کا گھلایا تھا اور وہ اسعد بن زرارہ کے دو بیٹے تھے یعنی سل اور سہیل کی تھی جب آپ کی ازمنہ اس جگہ میں تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ ہم اس جگہ کو چھوڑتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسند لینے کے اٹھ کر کیا اور انہیں قیمت لیا فرمائی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی بنیاد رکھی اور آپ بھی مسلمانوں کے ساتھ انیسویں سال اٹھارہ لاکھ تھے اور کہتے تھے۔ اسے رب ایہ غیر کا جو جو اٹھانا نہیں بلکہ یہ تو نبی اور پاکیزگی ہے۔ نیز یہ بھی کہا۔ اسے اللہ عز و جل تو آخرت کا اجر ہے۔ پس انصار اور حاضرین پر دم چرا۔ پھر کسی مسلمان اور عزت مند عزیز روا حکم آپ نے ایک شعر پڑھا۔ ابن شہاب نے مجھے یہ کہا کہ احادیث میں بھی یہ شعر نہیں ملے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شعر کے علاوہ کوئی اور شعر پڑھا۔

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے ساتھ کھانا تیار کیا جبکہ آپ نے مدینہ منورہ جانے کا ارادہ فرمایا۔ فرمایا۔ میں نے اپنے والد ماجد سے عرض کی کہ مجھے تو شروان کا منہ باندھنے کے لیے اپنے کرند کے سوا اور کوئی چیز ہی نہیں رہی ہے۔ فرمایا۔ اس کو بھاڑ لو۔ پس میں نے ایسا ہی کیا تو میرا نام ذات النکاتین یعنی دو کرندوں والی پڑ گیا۔

حضرت بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی جانب تشریف لے جا رہے تھے تو قرآن مجید میں آیت پڑھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خوند نکال کر اس کا گھوڑا زمین میں دھنسی دیا۔ عرض گزار ہوا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کیجئے میں آپ کو کوئی غرض نہیں پہنچاؤں گا کہ بعد آپ نے اس کے لیے دعا کی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں کی بنیاد تقویٰ پر ہے اور صبیح مسجد قہا اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرماتے رہے۔ چار پانچ بیٹے اور لوگ آپ کے ساتھ چلے گئے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں مدینہ منورہ میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ اس جگہ گھوڑوں کا گھلایا تھا اور وہ اسعد بن زرارہ کے دو بیٹے تھے یعنی سل اور سہیل کی تھی جب آپ کی ازمنہ اس جگہ میں تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ ہم اس جگہ کو چھوڑتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسند لینے کے اٹھ کر کیا اور انہیں قیمت لیا فرمائی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی بنیاد رکھی اور آپ بھی مسلمانوں کے ساتھ انیسویں سال اٹھارہ لاکھ تھے اور کہتے تھے۔ اسے رب ایہ غیر کا جو جو اٹھانا نہیں بلکہ یہ تو نبی اور پاکیزگی ہے۔ نیز یہ بھی کہا۔ اسے اللہ عز و جل تو آخرت کا اجر ہے۔ پس انصار اور حاضرین پر دم چرا۔ پھر کسی مسلمان اور عزت مند عزیز روا حکم آپ نے ایک شعر پڑھا۔ ابن شہاب نے مجھے یہ کہا کہ احادیث میں بھی یہ شعر نہیں ملے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شعر کے علاوہ کوئی اور شعر پڑھا۔

أُخْبِرَ لَكَ قَدْ عَالَه قَالَ فَعَلَيْشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَ قَدْ خَلِصَتْ  
فِيهِ كُتُبُهُ مِنْ كُتُبِ قَاتِلَتِهِ فَشَرِبَتْ حَتَّى تَبَيَّنَتْ

۱۰۹۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ سُرَّةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ يُعَذِّبُ اللَّهُ بِنِ الْوَيْلِ بْنِ الْوَيْلِ قَالَتْ فَخَرَجْتُ  
وَأَنَا مَعْرِفُ تَيْبَتِ الْمَدِينَةَ فَخَرَجْتُ بِبَيَاةٍ تَوَلَّيْتُ  
بَيْتًا بِدَعْوَةِ أَيْمَنَ بِيهِ إِلَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَوَضَعْتُ يَدِي حَتَّى رَفَعْتُ دَعَايَ ثُمَّ رَفَعْتُ مِصْطَفَاهَا  
فَكَرَّرْتُ فِي فِيهِ لَكَ أَنْ أَدُلَّ عَلَى مَا دَخَلَ حَرْقَهُ  
بِرَأْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَسَنَهُ  
بِشُمُوكَ بَعْدَ عَالَهِ وَبَرَكْتَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ  
مَنْ تَوَدَّ وَوَلَدَ فِي الْإِسْلَامِ كَاتِبُهُ خَالِدُ بْنُ  
مَخْلَدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُشَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ نَيْبٍ عَنْ  
أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَبْلِي

۱۰۹۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ  
بْنِ سُرَّةٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَوَّلُ  
مَنْ تَوَدَّ وَوَلَدَ فِي الْإِسْلَامِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ  
أَتَوَّأَيْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْدَثَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَرًا فَلَا لَهَا لَمْ أَدْخُلَهَا  
فِي فِيهِ قَالَتْ مَا دَخَلَ بَطْنَهُ بِرَأْيِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۹۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ  
أَبِي حَسَنٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَهْلٍ حَدَّثَنَا الْقُرْبِيُّ  
مَالِكٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلَ بَنُو اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أَبَا بَكْرٍ وَ  
أَبُو بَكْرٍ شَيْخٌ يَعْرِفُ وَبَنُو اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
شَابُّ لَا يَعْرِفُ قَالَ فَبَقِيَ الرَّجُلُ أَبَا بَكْرٍ فَيَقُولُ

وہم کو بیس مسوے ہوئی تو آپ کا گنہ جب ایک چرواہے کے  
پاس سے ہوا۔ حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بڑے کراسی میں  
دھواڑ لگا کر آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے آمادہ دھواڑ فرمایا  
حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ عید الفطر بن  
تبریر میرے پیش میں تھے۔ جب میں نے ہجرت کی تو پورے  
دولت تھی۔ میں مدینہ منورہ میں پہنچی اور قیاس شہری تو قبا کے  
اندیکے کی ملاوت ہوئی۔ میں اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئی اندیکے کو آپ کا گود میں دے دیا  
آپ نے اس کے لیے دعا کی اور ایک کھجور چبا کر بچے کے منہ میں  
ڈالی۔ چنانچہ یہ پہلی چیز ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کا لعاب دہن عید الفطر کے پیش میں گیا۔ اس کے بعد آپ نے  
چبائی ہوئی کھجور اس کے منہ میں رکھی اور اس کے لیے دعا کی برکت  
کی۔ یہ پہلا بچہ ہے جو درالاسلام میں پیدا ہوا۔ اسی طرح خالد  
بن مخلد، علی بن سہر، ہشام، عروہ نے حضرت اسماء رضی اللہ  
عنہا سے رعایت کی ہے کہ انہوں نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی طرف ہجرت کی تو یہ حاملہ تھیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے  
پہلا چرواہا اسلام میں پیدا ہوا وہ عبد اللہ بن زبیر ہے۔ اسے  
بہ گام نبوت میں بلا دیا گیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک  
کھجور لے کر چبائی اور اسے عبد اللہ کے منہ میں رکھ دیا۔ پس  
جو چیز عبد اللہ کے پیش میں سب سے پہلے گئی وہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعاب دہن

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی جانب تشریف لے جایا  
سے تھے تو آپ حضرت ابو بکر سے آگے تھے۔ پس حضرت  
ابو بکر کی مثال اس بڑے سے جیسی تھی جس کو ہر کوئی جانتا ہوا اور نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نوجوان کی طرح تھے جو زیادہ عقافت نہ  
جو۔ پس جو آدمی جس راستے میں تھامو حضرت ابو بکر سے پوچھنا کہ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ يَقُولُ  
هَذَا الرَّجُلُ يَقُولُ بَيْنِي الشَّيْءُ قَالَ فَيَحْسِبُ النَّاسُ  
أَنَّهُ إِنَّمَا يَتَّبِعُ الظُّلُمَاتِ وَإِنَّمَا يُتَّبِعُ سَبِيلَ الْخَيْرِ  
فَالْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا هُوَ بِفَارِسٍ قَدْ لَجَعَهُمْ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا فَارِسٌ قَدْ لَجَعَهُمْ سَأَلَكَ اللَّهُ  
اللَّهُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنَّهُمْ أَهْلُ بَيْتِ مُحَمَّدٍ  
الْفَرَسُ شَرُّ قَامَتِ تُحْمَلُ قَامَتِ يَأْتِيكَ اللَّهُ  
مُرِّي بِمَرِيئَتِ قَالَ قِيَّتْ مَكَانَكَ لَا تَقْرَأَنَّ  
أَحَدًا يَمْنَحُ بِنَا فَكَفَنَ أَوَّلَ النَّهَارِ  
جَاهِدُوا عَلَى بَيْتِي اللَّهُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَكُلَّ مَا أُخِرَ الشَّهَادَةُ مَسْحَةً لَهُ فَكُنْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ  
الْحَزَنَةُ تَقْرُبُ بَعَثَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَاءُوا إِلَى  
بَيْتِ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا  
عَلَيْهِمْ وَأَقَامُوا الرُّكْبَانِ الْوَحْشِينَ مَطَاعُونَ  
فَرَكِبَ بَنِي اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
أَبُو بَكْرٍ وَخَلَوَاءُ وَنَهَضُوا بِالنَّيْدِاجِ  
فَقِيلَ فِي الْمَدِينَةِ جَاءَ بَنِي اللَّهِ جَاءَ  
بَنِي اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْرَعُوا  
يَسْطُرُونَ وَيَقُولُونَ جَاءَ بَنِي اللَّهِ جَاءَ  
بَنِي اللَّهِ فَأَقْبَلَ يَسِيرُ حَتَّى مَسَرَّوْا  
جَانِبَ دَارِ أَبِي أَيُّوبَ فَتَوَاتَتْ لِيَعْلَمَ  
أَهْلُهُ إِذَا مَسَحَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ  
وَهُوَ فِي بَيْتِهِ لَا هَلِيلَ يَتَغَيَّرُ لَهْفُهُ  
فَعَجِلَ أَنْ يَجْمَعَ الَّذِينَ يَخْتَرُونَ لَهُمْ فِيهَا  
فَجَاءَ وَهِيَ مَعَهُ نُسَيْمٌ مِنْ بَنِي اللَّهِ صَلَّيَ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ  
فَقَالَ بَنِي اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ  
بُيُوتِ أَهْلِنَا أَقْرَبُ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ أَنَا

کہ یہ آپ کے آگے کون ہے؟ وہ جواب دیتے کہ یہ مجھے راستہ  
نشانہ دلا رہا ہے۔ پوچھنے والا اس سے یہی سمجھتا کہ ارضی واسطہ  
بتانے والا لیکن ان کی ملاوٹیں جوتی تھی کہ یہ مجھے بھلائی کا راستہ  
بتانے والے میں۔ جب حضرت ابو بکر نے پیچھے ہٹ کر دیکھا تو ایک  
سورنظر آیا جو نزدیک آچکا تھا۔ عرض کر رہا ہوئے، یا رسول اللہ  
یہ سوار ہمارے نزدیک آچکا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس کی طرف تو مہربانی، پھر دعا کی کہ اسے اللہ اسے گواہ  
تو مقرر کرے اسے گواہ بنائے کہ ابو بکر پہنچانے لگا۔ پھر وہ جگہ  
گزار ہوا۔ اسے نبی اللہ اس خادم کو جو چاہیں حکم فرمایا۔  
تم اپنے گھر نکالو اور ہماری جانب کسی کو نہ آنے دینا۔ حضرت  
انس فرماتے ہیں کہ صبح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا  
شام کو آپ کا دل خیر خواہ ہو گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حرمہ کے  
مقام پر اترے اور آپ نے انصار کو بلایا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دونوں حضرات کی خدمت میں سلام عرض  
کرتے۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ آپ دونوں حضرات مطمئن ہو کر  
سوار ہو جائیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر  
دونوں سوار ہو گئے اور انصار مسلح ہو کر آپ کے ساتھ ہو گئے  
مدینہ منورہ کے اندر ہی اولاد گونج رہی تھی کہ نبی اللہ تشریف لے  
آئے، نبی اللہ کی تشریف آوری ہو گئی۔ لوگ اپنے مقامات  
پر چڑھ کر بیٹھتے اور یہی کہتے کہ نبی اللہ نے قدم رنجہ فرمایا۔ نبی اللہ  
تشریف لے آئے۔ آپ برابر چلتے رہے یہاں تک کہ حضرت قبر  
ایوب کے مکان پر آکر اتر گئے۔ جب آپ اس مکان میں داخل ہوئے  
وہاں سے مصروف گفتگو رہے تو عبد اللہ بن سلام نے بھی  
اس تشریف آوری کا خبر سنی۔ وہ اس وقت اپنے گھر والوں کے باغ  
میں کھڑی توڑ رہے تھے۔ وہ توڑی جوتی کھڑی رہی اپنے ساتھ  
لیٹے آئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں اور پھر  
اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا۔ ہمارے ساتھیوں میں سے کس کا گھر قریب ہے؟ حضرت  
ایوب عرض گزار ہوئے کہ میرا۔ یا نبی اللہ! یہ میرا گھر ہے اور یہ



أَوَّلَيْنِ أَرْبَعَةَ أَلَافٍ فِي أَرْبَعَةِ وَقْتٍ مَرَّةٍ بَن  
عَمَّ كَلَاكَةَ أَلَا فَوْحَسِيَا ثَلَاثَةً فَعِيلٌ لَهُ هُوَ  
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلَمْ تَقْصُصْهُ مِنْ أَرْبَعَةِ أَلَافٍ  
فَقَالَ إِنَّمَا هَاجَرْتُمْ آبَاءَهُ يَقُولُ نَيْسُ هُوَ  
كَعَنْ هَاجَرْتُمْ نَفْسِهِ

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
الْأَعْمَشِيُّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خُبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
الْأَعْمَشِيُّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خُبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ سَمِعْتُ شَيْئًا مِنْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خُبَّابٌ  
قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَمِعْتُ نَبِيَّ اللَّهِ وَجَّهَ اللَّهُ وَجْهَ أَجْرِنَا كُلِّ  
اللَّهُ فَمِنَّا مَنْ قَضَى لَعْنًا كُلِّ مَنْ أَجْرِنَا شَيْئًا  
يَسْأَلُهُ مُصْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ قَتِيلَ يَوْمَ أُحُدٍ  
فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا لَكَيْفَمَا ذُكِرَ إِلَّا لَوْ كُنَّا أَمَّا  
فَعَيْنَانَا بِهَا رَأْسُهُ خَرَجَتْ رَجُلًا وَفِي دَاخِلِنَا  
رَجُلَيْنِ خَرَجَ رَأْسُهُ كَأَمْرًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَعْنَتِي رَأْسُهُ يَهْدِي أَوْ يَهْدِي  
عَلَى رَجُلَيْنِ بَنِي إِدْحِمْ وَمِنَّا مَنْ آيَعَتْ لَعْنَةُ  
لَعْنَتِهِ فَهُوَ نَهْدِي بَيْنًا

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
الْأَعْمَشِيُّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خُبَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو بَرْدَةَ ابْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قَالَ لِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي  
لِي بِئْسَ قَالَ قَدْتُ لَا قَالَ فَإِنْ أَبَى قَالَ  
لِي بِئْسَ يَا أَبَا مُوسَى هَلْ يَسْرُكَ إِسْلَامُنَا مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَجَرْتُمَا  
مَعَهُ وَجَهَادًا نَا مَعَهُ وَفَعَلْنَا كُلُّهُ مَعَهُ  
بَرَدَ لَنَا وَأَنْ كُلَّ عَمَلٍ عَمَلُنَا بَعْدَهُ

کہا گیا کہ یہ بھی تو ہاجرین سے ہیں پھر ان کا وظیفہ  
چار ہزار درہم سالانہ سے کیوں گھٹایا گیا؟ فرمایا کہ اس  
نے اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کی تھی  
لہذا یہ ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتا جنہوں نے  
تنہا ہجرت کی تھی۔

محمد بن کثیر، سفیان، العیسیٰ، ابو وائل، حضرت

خُبَّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی۔

حضرت خُبَّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی اور  
پھر مقصد صحت رسانے النبی تعالیٰ ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس  
مجمع ہو گیا۔ پس ہم میں سے وہ بھی ہیں جو اس دنیا سے چلے گئے اور  
اب خباہر میں سے یہاں کچھ بھی نہ چکا۔ ایسے حضرات میں سے  
حضرت مصعب بن عمیر بھی جنہوں نے غزوہ اُحُد میں جا پہنچے  
فوت کیا۔ پس ان کے کفن کے لیے یہیں ہمارے ایک کسب کے  
اللہ کچھ بھی نہ ہو۔ جب اس کسب سے ہم ان کا سر چھپاتے تو یہ کھل  
جاتے اور جب پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ پس رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ان کا سر چھپا دیا جائے اور  
پیروں پر از فرمگیاں ڈال دی۔ جبکہ ہم میں سے وہ حضرات بھی ہیں جن  
کے دنیا میں بھی چھل پک گئے اور وہ ان سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عمر نے دریافت کیا کہ آپ کو  
سکون ہے کہ میرے والد ماجد نے آپ کے والد ماجد سے کیا کہا  
تھا؟ میں نے جواب دیا، انہیں۔ کہنے لگے کہ میرے اباجان نے آپ  
کے اباجان سے کہا تھا کہ لے ابو موسیٰ! کیا آپ کو یہ بات سحر  
نہیں کرتی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے مسلمان  
ہوئے، آپ کے ساتھ ہجرت کی، آپ کے ساتھ رہ کر جہاد کیا  
اور جتنے بھی عمل ہم نے آپ کے سامنے کیے وہ قائم ہیں اور جتنے  
عمل ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں ان میں برابر کی سطح پر ہمارے



نَجُونَا وَمِنْهُ كَفَا قَامَ اسْمَاءُ بِهَا فِي فَقَالَ  
أَبُوكَ يَدْرِي لَا وَاللَّهِ قَدْ جَاءَ هَذَا بَعْدَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
صَلَّيْنَا وَصَلَّيْنَا وَصَلَّيْنَا غَيْرَ أَكْثَرَ  
وَأَمْلَكُ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرًا كَثِيرًا وَ إِمَّا  
لَنَرْجُو ذَلِكَ فَقَالَ إِنْ لِي كَيْفَى أَنَا وَاللَّهِ  
لَفَسُّ عَمْرٍَ يَبْدُو لَوْ وَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ بَرَدٌ لَنَا  
ذَلِكَ كُلُّ شَيْءٍ يَوْمَئِذٍ بَعْدَ نَجُونَا مِنْهُ كَفَا  
رَأْسًا بِهَا فِي فَقُلْتُ إِنْ أَبَاكَ وَاللَّهِ غَيْرُ  
مِنْ أَبِي.

۱۰۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبَاجٍ أَوْ بَلْعَنِي عَنْهُ  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي  
عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ إِذَا قِيلَ لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيهِ  
يَنْصَبُ . قَالَ وَهَذَا أَنَا وَمَعَهُ عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَا  
قَائِلًا فَدَجَعْنَا إِلَى الْمَتَرِ قَدْ دَسَّوْهُ  
عُمَرُ وَقَالَ إِذَا هَبْ فَإِنَّكَ هَلِ اسْتَيْقِظَ  
فَإَتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ  
انْطَلَعْتُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدْ  
اسْتَيْقِظَ فَإِنْطَلَعْنَا إِلَيْهِ فَهَرَّوْهُ  
هَذَا وَلَتَا حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ  
بَايَعْتُهُ.

۱۰۹۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدْنَانَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ  
بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي اسْمَعَالٍ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُحَدِّثُ قَالَ أَتَانَا  
أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَارِبٍ بِرَحْلٍ فَحَمَلْتُهُ  
مَعَهُ قَالَ فَسَأَلْنَا عَارِبًا عَنْ قَوْمِهِ

نجات ہو جائے یعنی قراب یا عذاب کچھ نہ ملے۔ تو آپ کے والد  
محرم نے میرے والد محرم سے کہا۔ خدا کی قسم ایسا نہ ہو کہ محمد  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاد کیا، نمازیں پڑھیں  
لہذا سے رکھے، بہت سے نیکی کے کام کیے اور کہتے ہی افراد  
جانب ہاتھوں دولت اسلام سے مالا مال ہوئے، خدا بھی  
اس کے اجر کی امید ہے۔ پس میرے والد محرم نے کہا:-  
اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں عمر کی جان ہے، میں تو ہی پسند  
کرتا ہوں کہ ہمارے عمل تو قیام رہیں اور جتنے بھی عمل ہم نے آپ کے  
بعد کیے ہیں ان میں برابری کی سطح پر ہی نجات ہو جائے۔ پس میں نے  
جواب دیا کہ بے شک آپ کے والد ماجد میرے والد ماجد سے بہتر ہیں۔

حضرت بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب یہ کہا  
جایا کہ آپ نے اپنے والد ماجد سے پہلے ہجرت کی تھی تو  
وہ ناراض ہو جاتے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اور حضرت عمر ایک  
روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہوئے تو آپ آرام فرما رہے تھے، لہذا ہم وہیں  
اپنے گھر کو لوٹ آئے۔ پھر حضرت عمر نے مجھ سے فرمایا  
کہ جا کر دیکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے ہیں؟  
پس میں گیا اور جب اندر داخل ہوا تو میں نے آپ سے بیعت  
کی اور اس کے بعد حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں  
بتایا کہ آپ بیدار ہو چکے ہیں۔ پھر ہم بڑی تیزی کے ساتھ آپ  
کی جانب روانہ ہوئے، یہاں تک کہ جب آپ کی بارگاہ  
میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بیعت کی اور پھر میں نے  
بیعت کا شرف حاصل کیا۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے  
ہیں کہ حضرت ابو بکر نے حضرت عازب سے ایک پالان ٹھہرا  
پس میں اسے اٹھا کر آپ کے ساتھ چلا۔ پس حضرت  
عازب نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر  
ہجرت کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ لوگ  
ہماری تلاش میں تھے۔ لہذا ہم مارے رات کے وقت

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
أَخَذَ عَلَيْنَا بِالرَّصْدِ فَخَرَجْنَا لَيْسَ  
فَأَخْلَسْنَا نَيْلَتْنَا وَيَوْمَئِذٍ قَامَ  
فَأَخْبَرَ النَّبِيَّةَ رُفْعَةَ لَنَا صَحْبَةً  
فَأَمِنَّا هَذَا لَهَا شَيْءٌ مِنْ خِلِّهِ قَالَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَرْدَةٌ مِمَّنْ نَزَّاصُطَحِمَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْعَقَتْ أَنْعَقُ مَا حَوْلَهُ  
فَادَا أَمَا بِمَاءٍ قَدْ أَقْبَلَ فِي عُنُقِهِمْ يُرِيدُ  
مِنَ الصَّخْرَةِ وَمِنَ النَّبِيِّ أَمَدًا فَكَانَتْ لَيْسَتْ  
بِئْسَ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَكَانَ أَنَا بَعْدَ ذَلِكَ  
فَقُلْتُ لَهُ هَلْ فِي عُنُقِكَ مِنْ لَبَنٍ قَالَ  
لَعَنَ قُلْتُ لَهُ هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ قَالَ  
لَعَنَ فَأَخَذَ شَاةً مِنْ عُنُقِهِ فَقُلْتُ لَهُ الْفُصْمُ  
الْمُشْرَعُ قَالَ فَحَدَّثْتُ كُشَّةً مِنْ لَبَنٍ  
فَمِمَّنْ إِذَا دَوَّ مِنْ قَاءٍ عَنِ خِرْقَةٍ قَدْ  
رَوَّاهُكَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَسَكَّرَ فَصَبَبْتُ عَلَى النَّبِيِّ حَقٌّ بَرَدٌ  
أَسْفَلَهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى رَضِيْتُ ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالْطَّلَبُ  
فِي أَثَرِنَا قَالَ الْبَرَاءُ قَدْ خَلْتُ مَعَ أَبِي  
بِكْرٍ عَنْ أَهْلِهِ فَإِنَّ أَعْيَشَةَ ابْنَةَ  
مُعَظِّجَةَ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى فَرَأَيْتُ  
أَبَاهَا فَقَبِلَ خَدَّهَا وَقَالَ حَكِيمٌ أَنْتَ  
يَا بَيْتِيَّةُ

۱۹۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَدِيٍّ الرَّحْمَنِيُّ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

نکے اور ایک رات دن برابر چیتے رہے یہاں تک کہ  
مدیر کا وقت ہو گیا تو ہمیں ایک بڑا سا پتھر نظر آیا تو ہم  
اس کے پاس آئے اور اس کا حضورؐ اس سیدہ تھا۔ پس  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے  
پورستین بچھا دیا جو میرے پاس تھی اور نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم اس پر بیٹ گئے۔ میں اور دوسرے چیتے کیے نکلا  
تو ایک مرد اٹھ اٹھا۔ جو سلفے سے آ رہا تھا اور ہماری  
طرف اسے بھی اس پتھر کے سایہ کی ضرورت تھی میں  
نے اس سے پوچھا کہ تو کس کا غلام ہے؟ اس نے بتایا کہ  
غلام کلام میں نے پوچھا کہ کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟  
اس نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا تو  
دودھ دودھ سکتا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر اس نے ریڑھ  
میں سے ایک بکری پکڑی۔ میں نے اس سے کہا کہ اس کے  
قطن صاف کرلو۔ پھر اس نے ایک برتن میں دودھ نکالا۔  
میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ایک چھگ  
تھی جس میں پانی تھا اور اس کا سنہ پڑے سے باندھا ہوا  
تھا۔ پس میں نے دودھ میں حضورؐ اس پانی ڈالا جس سے وہ  
مجھے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہہ  
خدمت میں پیش کر کے میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ  
نوش فرمائیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
ان دودھ نوش فرمایا کہ میں خوش ہو گیا۔ پھر ہم چل پڑے اور  
قماش کوٹنے والے سرگردان پھر رہے تھے۔ حضرت برا  
فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر کے ساتھ ان کے دولت خانے  
میں پہنچا تو ان کی صاحبزادی حضرت عائشہؓ لٹی ہوئی تھیں۔  
انہیں بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ان کے والد بھترم  
نے ان کا سنہ چھو اور دریافت فرمایا کہ اسے میری منگی تھی یا  
تیرا کیا حال ہے؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم حضرت انس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

أَيُّ عُبَلَةٍ أَنْ عَقِبْتَهُ بَنُو وَشَاحٍ حَدَّثَنَا  
عَنْ أَنَسٍ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ قَدِمَ الْمَيْمُونُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ  
بِي أَصْحَابِيهِ اشْتَعَطَ غَيْرُ أَيُّ بَكْرٍ فَكَلَّمَهُ بِالْعَنَاءِ  
وَأَنْكَبَ وَقَالَ دُحِيمٌ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْدٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو ذَرٍّ عَنْ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ عَنِّ عَقِبَةٍ  
بَنُو وَشَاحٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمَدِينَةَ فَكَانَ أَسَنُّ أَصْحَابِيهِ أَبُو بَكْرٍ  
فَعَلَفَهَا بِالْعَنَاءِ وَالْكُفْرِ حَتَّى  
قَتَلْنَا نَوْنَهَا.

۱۱۰۰. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ كَلْبٍ  
يُقَالُ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ فَلَمَّا هَاجَرَ أَبُو بَكْرٍ  
صَلَّاهَا فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عُمَرَ هَذَا الشَّيْءُ  
الْبَدِيعُ قَالَ هَذِهِ الْقِصَّةُ رَأَيْتُ صُكْفَرَ  
مَدْرِيْسَهُ

وَمَا ذَا بِالْقَلْبِيبِ مَبْدُوبٍ  
مِنْ ابْنِ بَكْرٍ تَزَوَّجَ بِالشَّامِ  
وَمَا ذَا بِالْقَلْبِيبِ قَلْبِيبِ مَدْرِيْسَهُ  
مِنْ الْقِيَامَاتِ وَالشَّامِ أَنْكَرَامِ  
مُحَمَّدِي يَا السَّلَامَةَ أُمُّ بَكْرٍ  
وَهَذَا بَنُو بَعْدَ قُرَيْشٍ مِنْ مَدْرِيْسِهِ  
يُحْيِيْنَا الرَّسُولُ يَا نَسْحَا  
وَلَيْفَ حَيَاةَ أَحْمَدَ آدِرْهَا

۱۱۰۱. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَيُّ مَكْرٍ

عبد السلام نے مدینہ منورہ میں جلوہ فرمایا تو آپ کے ماحول  
میں سے سیاہ و سفید بالوں والا حضرت ابوبکر کے سوا اور  
کوئی نہ تھا اور انہوں نے دوسرے کا غضاب لگایا ہوا تھا۔  
دوسری روایت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں  
تشریف فرما ہوئے تو آپ کے اصحاب میں حضرت ابوبکر  
سب سے سب رسیدہ تھے۔ انہوں نے اپنے  
دیش مبارک پر ہندی لگا کر دوسرے کا  
غضاب لگایا ہوا تھا جس کے باعث اس کا  
رنگ سرخ ہو گیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے تبدیل کلب کی  
ایک عورت سے نکاح کیا جس کا نام اُمّ بکر تھا۔  
ہجرت کرنے سے پہلے حضرت ابوبکر نے اسے  
طلاق دے دی تھی اور اس کے بعد اس کے چچا زاد  
بھائی نے اس سے نکاح کر لیا تھا۔ یہ وہ  
خاموشی جس نے گفتار قریش کے مرثیے  
میں یہ شعر کہے تھے:

وہ کیسے بند کے ہنگام تھے تا در پیارے  
بچے سیزی سے تھے کہ ان اڈھل کے دل سے  
گڑھے میں دھن ہو کر رہ گئی ان کی امارت  
شراب اور رقص پر تھے رگ جو مر رہے دل سے  
ہوایا قتل اُمّ بکر کے کام وہیں سے  
ہے کیا اب ناک میں اسٹ لگے جب مہ جیائے  
یہ کہ کتابے نجی ہم سے کہ ہم مرکز جیسے گئے  
مجھ سے کون سے جو بڑیوں میں جان ڈالے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ میں غار میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي انْعَارٍ فَرَقَعْتُ رَأْسِي  
فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْعُتُومِ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ  
اللَّهُ لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَلَّاءٌ بَصُرَ رَأْسِي  
قَالَ اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّهُ تَأْتِيكَ

۵

وہم کے ساتھ تھا۔ جب میں نے سر اٹھا کر دیکھا  
تو کانٹوں کے قدم نظر آنے لگے۔ میں عرض  
گزار ہوا کہ اے نبی اللہ! اگر انہوں نے مجھے  
جھانک کر دیکھا تو میں دیکھ لیں گے۔ فرمایا  
اے ابو بکر! خاموش رہو کیونکہ ہم دونوں کے  
ساتھ قیلا اللہ ہے۔

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
أَبُو لَيْدٍ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ  
مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ  
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ  
يَرْفِيدَةَ الْيَمَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَغْرَابُ رَأْسِي  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَنْ  
الْهَجَرَةِ فَقَالَ وَيَحْصِلُ إِنَّ الْهَجَرَ  
شَافَهَا شَرِيدٌ فَقُلْتُ لَعَنَ مِنْ إِبْدِ قَالَ  
نَعَمْ قَالَ فَتَمَلَّحِي مَسَدَ قَتْعِهَا قَالَ نَعَمْ  
فَلَا فَهَلْ تَمْسَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ  
فَتَحْلِبُهَا يَوْمَ دُرُودِهَا قَالَ نَعَمْ  
قَالَ فَحَمَلْتُ مِنْ دُرَادَةِ الْبَحَارِ  
فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمِيحِكَ  
شَيْئًا.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے  
ہجرت کے متعلق پوچھنے لگا۔ فرمایا:۔ تجھ پر  
افسوس! یہ کام بڑا مشکل ہے۔ پھر منہ لایا اچھا  
بتا دیا تیرے پاس ادھ ہیں؟ جواب دیا: ہاں  
دیاخت فرمایا، کیا ان سے خیرات دیتا ہے؟ عرض  
گزار ہوا: ہاں۔ پوچھا، کیا ان کا دودھ بھی خیرات  
کرتا ہے؟ جواب اثبات میں دیا۔ پھر فرمایا کہ پانی  
پلانے کے دن بھی عزیموں میں دودھ پالتا ہے؟  
جواب دیا: ہاں ایسا کرتا ہوں۔ آپ نے منہ لایا:۔  
تو چاہے سمندر پار جا کر عمل کر سکیں تیری  
نیکیوں میں سے اللہ تعالیٰ نفا بھی کھی  
نہیں منداٹے گا۔

بَلَّيْتُكَ مَقْدَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَصْحَابِهِ الصَّغِيرِينَ.

رسول خدا کی اصحاب سیت مدینہ منورہ میں جلو گری

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ أَمَّا مَا أَبُو شُعْبَةَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيَّ مُصْحَبُ بْنُ  
عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَخَرَفَتَا عَيْنَا ابْنِ  
يَاكِبٍ وَبَلَاحُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
مدینہ منورہ میں ہمارے پاس سب سے پہلے حضرت  
مصعب بن عمیر اور حضرت ابن امی مکتوم آئے  
پھر حضرت عمار بن یاسر اور حضرت بلال آئے رضی  
اللہ تعالیٰ عنہم

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غَدَّو

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ  
الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
أَقُولُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَنَّبُ بْنُ عَتِيرَةَ فَإِنْ  
أَمْسَكَتُمْ بِهِ وَكَانَ يُقَرِّئُ ثَابِتَ النَّاسِ فَقَدْ دُمِ  
بِلَالٌ وَ سَعْدٌ وَعَتَارِدُ بْنُ يَاسِرٍ مَشْرُوقٌ قَدِمَ  
عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عَشِيرَتِنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَيُّ رَأْيَتْ أَهْلَ الْمَدِينَةِ  
فِي حُدُودِهِمْ بِرَحْمَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقَّ جَعَلَ الْأَمَاءُ يُقْتَلُونَ قَدِمَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَيُّ رَأْيَتْ  
حَقَّ قَرَأَتْ سَبِيحَ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُبْحٍ  
مِنَ الْمُفَضَّلِ.

۱۱۵۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا  
قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمَدِينَةَ وَوَعَلَكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَكَأَيُّ رَأْيَتْ  
فَدَخَلَتْ حِينَئِذٍ فَقُلْتُ يَا أَيَّتُهَا صَكَيْتُ  
تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ فَتَالَتْ  
فَصَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحَشَى  
يَقُولُ ۝

كُلُّ أَمْرٍ مُصَنَّبٍ فِي أَهْلِهِ  
وَالْمَوْتُ أَذَى مِنْ شَرِّ النَّاسِ عَلَيْهِ  
وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْبَمَ عَنْهُ الْحَشَى يَوْمَهُ  
عَقِيرَةً مَنَّا وَيَقُولُ ۝

أَلَا كَيْتُ شَعْرِي هَلْ أَبَيْتُ لَيْلَةً  
يُؤَادٍ وَخَوْلِي إِذْ خَرَّ وَجَلِيلُ

ہی کہ سب سے پہلے مدینہ منورہ میں ہمارے پاس  
جہانے حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم  
ہیں اور یہ دونوں حضرت لوگوں کو قرآن کریم پڑھاتے  
تھے۔ پھر حضرت بلال، حضرت سعد بن ابی وقاص اور  
حضرت عمار بن یاسر آئے۔ ان کے بعد حضرت عمر بن  
خطاب آئے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میں  
اصحاب کو ساتھ لائے تھے۔ پھر خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف  
لے کر آئے۔ میں نے اہل مدینہ کو اتنی خوشی مناتے ہوئے کبھی نہیں  
دیکھا جتنی خوشی انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف  
آوری سے ہوئی۔ یہاں تک کہ لونڈیاں بھی یہی کہتی تھیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے۔  
جب آپ کی تشریف آوری ہوئی تو میں طوان مفضل کی سورتوں  
میں سے سب سے اہم رکعت الا علی سورت پڑھ چکا تھا۔

حضرت مالک سے حدیث رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہے  
کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ  
میں تشریف لے آئے تو حضرت ابو بکر اور حضرت  
بلال کو بھار آئے۔ مگر میں دونوں حضرات کے  
پاس بجائی اور پوچھتی، ابا جان! آپ کا کیا حال  
ہے؟ اے حضرت بلال! آپ کے مزاج کیسے  
ہیں؟ وہ منبرماتی ہیں کہ جب حضرت ابو بکر  
کو بھار پڑھتا تو یہ شعر پڑھتے۔

ہو تاکہ شاد آدمی الی دیال سے

علا کہ موشے قرین اُس کے نعل سے

اور حضرت بلال کا جب بھار اترتا تو بلند آواز سے یہ

شعر پڑھتے گئے۔

کاش کہ میں اپنی داری میں گھرا ہوں ایک شب

جو بنا بات بلیل اذ غرقا نثارہ عجیب



وَهَلْ أَرَدَنْتَ يَوْمَ مَارِشِيَاةٍ مِجْنَةً  
وَهَلْ يَبْدُونُ لِي شَامَةً وَكَوْفِيلًا  
قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَحْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُ فَرَحِيْبٌ إِلَيْنَا  
الْمَدِينَةُ كَحَبِيبِنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحْبُهَا  
وَبَارِكُ لَنَا فِي مَا عَزَمْنَا وَمَدَّهَا وَانْقَلَبَ حَتَّى هَا  
فَاجْعَلْهَا بِالْجَعْفَرِيَّةِ .

۱۱۰۶ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
هشامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي  
عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ دَخَلْتُ  
عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يَشْرُبُ بَنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي  
عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ  
عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ خُبَّابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ  
وَدَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَتَشَبَّهَ شَعْرَ حَالِكٍ  
أَتَانِي يَا اللَّهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ مِنْ أَتَّحِبُّ  
لَهُ وَابْرَسُولِهِ وَآمَنْتُ بِمَا بَوَّعَ بِهِ مُحَمَّدٌ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَّهَا حَرَّتْ هَجْرَتَيْنِ  
وَبَلَّغْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَتَابَعْتُهُ قَوْلَهُ مَا حَصَيْتُهُ وَلَا  
يَحْصِي شَيْءٌ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ تَابَعْتُهُ إِسْحَاقُ  
الْكُفَيْتِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ مِثْلَهُ .

۱۱۰۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي  
ابْنُ دَهْبِيزٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ  
عَنِ ابْنِ شَيْكِبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ  
عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَيْدَ  
الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ إِلَى أَهْلِيهِ وَهُوَ  
يَعْنِي فِي الْخَبَرِ حَقِيْقَةً حَقَّهَا عَمْرُو بْنُ جَدْرٍ  
فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

کیا گزند ہوگا میرا آپ مجتہد پر بھی !  
کیا غفلت و شامہ کی ہوگی زیارت میری اب  
حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ سورت حال عرض کی۔ آپ نے دعا  
ہاگو۔ اسے اللہ عزیٰہ کی ہیں ایسی صحبت عطا فرما جس میں  
تکے صحبت بخشی ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ، اس کی ہوا کو ہار سے لیے  
صحت بخش بنا، اس کے صاحب دیکھا چیلوں میں برکت ہے اللہ  
عزیز اللہ بن مدکی بن خیار فرماتے ہیں کہ میں حضرت  
عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں  
نے اللہ اور رسول کی شہادت دینے کے بعد مسترمایا  
کہ جب تک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کو سپاہ دین سے کر مبعوث فرمایا اللہ میں ان  
لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول  
کی بات مانی اور اس چیز پر ایمان لایا جس کے ساتھ حضرت  
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث فرمائے گئے تھے،  
پھر میں نے دو مرتبہ ہجرت کی اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی ماداری کا فرقت نصیب ہوا اور میں نے آپ  
ہجرت کی۔ پس خدا کی قسم، نہ میں نے کبھی آپ کی افواہی  
کی نہ کبھی آپ کو دھوکا دیا، یہاں تک کہ آپ کو اللہ  
تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا۔ اسحاق  
کلبی نے بھی زہری سے ایسی ہی روایت  
کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے  
ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمن بن عوف اپنے گھر والوں کی  
محبوب واپس لوٹے جیکہ منی میں اقامت پذیر تھے۔ یہ  
حضرت عمر کے دور خلافت میں ان کا آخری حج تھا۔ پس میں  
انہیں لگ گیا تو حضرت عبدالرحمن نے فرمایا کہ میں نے ان  
(حضرت عمر) سے کہا تھا کیا سے امیر المؤمنین! یہ ہم کا حکم  
ہے، اس موقع پر ہر قسم کے لوگ جمع ہیں، اللہ امیر کی رائے

إِنَّ التَّوَسُّيَةَ يَجْعَلُ دَعَاكَ التَّائِبَ وَرَأَى أَنِّي  
أَنْ تَنْهَيْدَ حَتَّى تَقْدَرَ الْمَدِينَةَ فَتَهْجُرَ  
دَارَ الْهَجْرَةِ وَالتَّائِبَ وَتَخْلُصَ يَ أَهْلَ  
الْبَيْتِ وَ أَشْرَافِ النَّاسِ وَذَوِي رَأْسِهِمْ  
قَالَ عَمَّا لَا قُوَّةَ لِي أَقُولُ مَعَايِرَ أَقْوَمًا  
وَالْمَدِينَةَ -

۱۱۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
زُبَيْرُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ شَرَّابَ عَنْ  
خَارِجَةَ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْقَلَدَةِ  
أُمًّا قَدْ مِنْ بَنِي بَيْتِ بَايَحْتِ الشَّيْخِ عَلَى اللَّهِ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْ أَنَّ عُمَرَ بْنَ مَطْعُونٍ  
طَارَ لَهَا فِي الشَّكْلِ حِينَ أَقْبَرَتْ الْأَنْصَابُ  
عَلَى سَكَنِ الْمَكِّيِّينَ فَانْتَأَمَّ الْعُلَاءُ  
فَأَشْتَكَى عُمَرَ بْنَ جَدِّهَا لَمَّا حُتَّتْ حُتُّوهُ  
وَجَعَلْنَا فِي أَثْوَابِهِ فَدَخَلَ عَلَيْكَ الشَّيْخُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحِمَهُ  
اللَّهُ عَلَيْهِ آبَا النَّاسِ شَهِادَتِي عَلَيْكَ  
لَعَنَ اللَّهُ مَكَاتُ اللَّهِ فَقَالَ الْبَيْتُ عَلَى اللَّهِ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّهَ الْكَرَمُ  
قَالَتْ قُلْتُ لِمَ لَا يَدْرِي بِأَيِّ أَنتَ وَأَيُّ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ لَمَنْ قَالَ أَمَا هُوَ فَقَدْ جَاءَكَ  
وَاللَّهُ الْيَقِينُ وَانْتَوَيْتُ لَأَرْجُوَ الْخَيْرَ  
وَمَا أَدْرِي وَاللَّهُ وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا  
يُفْعَلُ يَنْ قَالَتْ فَوَاللَّهِ لَا أُرَى أَحَدًا بَعْدَهُ  
قَالَتْ فَأَخْبَرْتَنِي ذَلِكَ فَمِنْهُمَا وَرَيْتُ  
بَعَثَ بْنَ مَطْعُونٍ عَيْنًا تَجْرِي فَبَحَثْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرْتُ  
فَقَالَ ذَلِكَ عَمَلُهُ كَ الْبَرْكَاهِ فِي مَعْرِ هُوَ كَرِي  
حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَمِيْعٍ حَدَّثَنَا

یہ ہے کہ یہاں کے بھائی آپ مدینہ منورہ میں لوگوں سے  
خطاب فرماتا، کیونکہ وہ ہجرت اور صفت کا گھر ہے۔ وہی  
آپ کو اپنی فقہ (دین کی سمجھ رکھنے والے) قوم کے  
معزز افراد اور سمجھ دار لوگ بن جائیں گے۔ حضرت  
عمرؓ نے جواباً فرمایا کہ بہت خوب۔ میں مدینہ منورہ ہی جاؤں  
لوگوں سے خطاب کرنے کے لئے۔

حضرت خاریج بن زید بن ثابتؓ اپنی والدہ حضرت  
ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو ایک نصاریٰ عورت تھیں اور  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھیں اور ایت کرتے ہیں کہ جب  
انصار نے ہاجرین کو آباد کرنے کی فرض سے قہر اندازی کی تو حضرت  
عثمان بن مظعونؓ میرے مجھے میں آئے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا نے حضرت عثمانؓ کے پاس آکر بیدار ہو گئے۔ اگرچہ میں نے  
ان کی سب دیکھ بھال کی لیکن ان کا انتقال ہو گیا۔ ہم نے انہیں  
کفن پنا دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے  
گئے۔ میں نے کہا، اے ابوسائب! آپ پر اللہ کی رحمت  
ہے۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا ہے۔ پس  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں کیسے معلوم ہوا  
کہ اللہ تعالیٰ نے عثمانؓ پر کرم فرمایا ہے؟ میں  
عرض کر رہی تھی، یا رسول اللہ! میرے ہاں باپ تھیں، نبی تو نہیں جانتی  
لیکن ان پر کرم نہ ہوا تو اور کس پر ہو گا۔ آپ نے فرمایا کہ ان کا تو  
وقت آگیا اور پھر وہ اللہ ہی ہے اور خدا کی قسم، میں ان کے متعلق  
بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہو کر خود  
بخود یہ نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہو گا۔ وہ عرض کر رہی تھیں کہ خدا  
کی قسم، میں آج کے بعد کسی انسان کی متنی پاکیزگی بیان نہیں کروں  
گا وہ فرمائی ہیں کہ مجھے ان کلمات کا بڑا انوس حوا۔ جب  
میں سو گئی تو مجھے خواب میں حضرت عثمان بن مظعونؓ کی ایک  
نظر آئی جو باری ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
خواب میں کیا تو آپ نے فرمایا: یہ ان کا صل ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمٌ بَعْثَ يَوْمًا فَدَخَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَفِيهَا أَتَرَقَ مَلَكُهَا وَفَتِلَتْ سُرَا تَلْعُرُ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْوَسْلَامِ.

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْكَثَرِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَالتَّيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُودُهَا يَوْمَ فُطِي أَوْ أَضْحَى وَهَذَا مَا قَبِلْنَا مِنْ تَفْصِيلٍ بِمَا تَقَالَا وَفِي الْأَصْلِ يَوْمَ بَعْثَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا رُ الشَّيْطَانِ مَرَّتَيْنِ وَفَقَالَ التَّيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِي لَكُمْ قَوْمًا عِيبًا أَوْ إِنَّ عِيبًا كَذَا هَذَا الْمَوْمَ.

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا ثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ لُؤْلُؤٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَحْدِثُ حَدَّثَنَا أَبُو النَّثِيرِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَيْحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَنَا قَوْمٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَفِيهَا أَتَرَقَ مَلَكُهَا وَفَتِلَتْ سُرَا تَلْعُرُ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْوَسْلَامِ.

ہیں کہ جنگ بکاث کے دن کو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے ہی مقرر فرما دیا تھا۔ جب مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو اہل مدینہ کی جماعت میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی اور ان کے سرور قتل ہو چکے تھے اللہ ہی بابت ان کے اسلام میں داخل ہونے کا منبہ بنی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے روز حضرت ابوبکر میرے گھر آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف فرما تھے۔ اس وقت ان کے پاس مذراہیاں ایسے اللہ گاری تھیں جو انصار نے جنگ بکاث میں پڑے تھے حضرت ابوبکر نے مذرتہ فرمایا۔ یہ شیطان لگانا؛ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے ابوبکر! اس سے پہلے دو۔ بے شک ہر قوم کی عید چلتی ہے اور ان کی عید کا دن آج ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں اتارے یعنی اس قبیلے میں میں کو جو عربوں خوف کھتے ہیں۔ یہ فرماتے ہیں کہ آپ ان کے پاس چورہ روز اقامت پذیر رہے۔ پھر آپ نے بنو نضیر کے گروہ کو بلایا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ مسلح ہو کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری پر جلوہ افروز ہیں آپ کے پیچھے حضرت ابوبکر کی سواری ہے اور آپ کے چاروں طرف نئی نجلہ کے افراد ہیں۔ یہاں تک کہ آپ حضرت ابوالیوب کے مکان کے سامنے اتر گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ جہاں نماز کا وقت ہوتا آپ اسی جگہ نماز پڑھ لیتے یہاں تک کہ کبریوں کے بارے میں بھی نماز

حَيْثُ أَذْرَكَتُهُ الصَّلَاةُ وَيُصَلِّي فِي مَوَاقِعَ  
أَنْعَمَ قَالَ تَقَرَّأْتَهُ أَمْ يَبْنَى الْمَسْجِدَ  
فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَايِكَةِ بَنِي النَّجَّارِ فَقَالُوا قَدْ  
يَأْتِي النَّجَّارُ تَأْمِنُونَ مَا يَعْطَاكُمْ هَذَا  
فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ كَمَنْدُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ  
قَالَ فَمَا كَانَ فَيَوْمَ مَا أَقُولَ لَكُمْ كَأَنَّ فَيَسْبِ  
فَيَوْمَ النَّشْرِ كَيْفَ وَكَأَنَّ فَيَوْمَ خَوْفٍ وَكَانَ  
فَيَوْمَ نَقْلِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِقَوْمِ النَّشْرِ كَيْفَ فَيُشَدُّ وَيَالُغَرِبَ مَسِيْرُ النَّشْرِ  
فَكَطِمَ قَالَ فَصَلُّوا التَّخَلُّ قَلْبًا الْمَسْجِدَ قَالَ وَحَلُّوا  
جَمَادَ تَيَوْمَ جَمَادَ قَالَ قَالَ جَعَلُوا يَنْقَلِبُونَ دَاكِ  
الطَّعْدُ وَهُمْ يَزِيحُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَعَهُمْ يَقُولُونَ تَعْلَمُ لَأَنَّهُ رَاخِيْرُ الْأَخِيْرَةِ الْاُخِيْرَةِ فَيَنْقَرِ  
الْاُخِيْرَةِ وَالْمُحَاجِرَةِ

بَابُ إِقَامَةِ الْمُهَاجِرِينَ بَعْدَ نَصَائِهِمْ

۱۱۱۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي هَبٍ عَنْ حَنْدَةَ بِنْتِ حَازِمٍ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَكِيمٍ الرَّحْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ  
عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ يُرِي الْقَائِمَةَ ابْنَةَ الْحَبَابِ الْكَلْبِيَّةِ  
مَا سَمِعْتُ فِي سَكَنِي مَكَّةَ قَالَ سَمِعْتُ لِحْدًا بِنْتَ  
الْحَضَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثَلَاثَةٌ لِلْمُهَاجِرِينَ بَعْدَ النِّصَابِ

بَابُ

۱۱۱۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ حَنْدَةَ بِنْتِ حَازِمٍ  
عَنِ ابْنِ أَبِي هَبٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعْبُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَأْسًا  
مِنْ مَيْمَنَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلا مِنْ وَجْهِهِ  
مَا عَدُّ ثَاثًا إِلَّا مَقْدِيمُ الْعِدَّةِ يَوْمَ

۱۱۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنْدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رَافِعٍ

ادا کر لی جاتی۔ پھر آپ نے مسجد بنانے کا حکم فرمایا اور  
بنی نجار کی حاجت کو دیا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو فرمایا  
اے بنی نجار! تم یہ اپنا باغ مجھے بیچ دو۔ وہ عرض گزار  
ہوئے۔۔۔ خلا کی قسم، ہم اس کی قیمت نہیں دیں گے مگر  
اللہ تعالیٰ سے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نہیں  
بتا سکتا ہوں کہ وہاں کیا چیزیں تھیں۔ وہیں مشرکین کی قبریں تھیں  
اور ان پر کھجور کے درخت تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ مشرکین کی قبریں تو کھود دی گئیں۔ ورنہ کو  
ہموار کر دیا گیا اور کھجور کے درخت کاٹ دئے گئے۔ پھر  
مسجد سے قبل کی جانب ایک قطار میں درختوں کی کڑیاں رکھ  
دی گئیں اور دروازے کی جگہ پتھر رکھ دئے گئے۔ پس لوگ  
پتھر اٹھا کر لاتے اور دروازے پر پڑھتے جاتے تھے۔ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم یہاں کے شریک کہتے آپ کی زبان مبارک پر  
یہ لفظ تھا کہ میں نے تم کو عزت کا بھائی پس خدا اور مہاجرین کی مدد فرما۔

فریضہ حج ادا کرنے کے بعد مہاجرین کا مکہ مکرمہ میں ٹھہرنا۔

عبدالرحمن بن عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن  
عبد العزیز کو سائب بن اعمت النمر سے دریافت کرتے ہوئے سنا  
کہ مکہ مکرمہ میں حج کے بعد ٹھہرنے کے بارے میں آپ نے  
کیا مناسبات، انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت ملا بن  
حضری سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔  
مہاجر کے لیے نئی سے ٹھکانے کے بعد مکہ مکرمہ میں امن تین روز ٹھہرنا کہ

اسلامی سن واقعہ ہجرت سے شمار کیا جاتا ہے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
اسلامی تاریخ نہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت سے  
شمار کی گئی اور نہ آپ کی وفات سے بلکہ آپ کی ہجرت  
میں تشریف آوری سے اسے شمار کیا جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ الرَّهَافِيِّ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُرِئَتْ الْقُرْآنُ لَكَ لَمْ تَكُنْ فِي  
قَمَرٍ حَاجِرٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِئَتْ  
أَرْبَعًا وَتُرِكَتْ صَلَوةُ الشَّعْرِ عَلَى الْأُذُنِ تَابَعَهُ  
عَبْدُ اللَّهِ شَرِيفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ  
أَمْنِي لَا ضَعْفِي هِجْرَتُهُمْ وَ عَزْرَتُهُمْ  
لِمَنْ قَاتَ بِمَكَّةَ.

۱۱۱۵. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
عَنِ الرَّهَافِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَامَرُ حُجَّيَّةُ الْوَدَّاءِ مِنْ مَكَّةَ  
أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى التَّوْبَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَرَفَى مِنَ الْوَجَعِ  
مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يُوَفِّقُنِي إِلَّا ابْنَةُ لَيْلٍ  
فَأَجِدُ أَكَا تَصَدَّقُ بِحُلِيِّ مَا لِي قَالَ لَا قَالَ  
فَأَتَصَدَّقُ بِشُطْرِهِ قَالَ الْخُلْتُ يَا سَعْدُ  
وَالْخُلْتُ لِمَنْ لَيْسَ بِكَ أَنْ تَدَارَ دُرِّيَّتَكَ  
أَعْيَانُ خَيْرٌ قِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ سَالَةً  
يَتَكَلَّمُونَ الْكُفْرَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ دُرِّيَّتِكَ وَنَسْتُ  
بِتَارِي لَقَعَتْ تَبَعْنِي بِهَا وَحِبَّ اللَّهِ إِلَّا  
أَجْرَكَ اللَّهُ حَقَّ الْقَعَمَةِ تَجْعَلُهَا فِي رِي  
أَمْرَاتِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَعُ بَعْدَ  
أَخْلَعْتُ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخْلَعُ فَتَمْسِكُ  
عَمَلًا كَبْتَنِي بِهِ وَحِبَّ اللَّهِ إِلَّا أَدَدَتْ بِهِ  
دَرَجَةً حَوْفَةً وَتَعْلَمُ تَخْلَعُ حَقَّ  
يَنْتَفِعُ بِكَ أَقْوَامٌ وَيَصْرُوكَ بِكَ بِخَوْنٍ  
اللَّهُمَّ أَمْنِي لَا ضَعْفِي هِجْرَتُهُمْ وَلَا

بیلے پر سزا کی دو رکعتیں فرض ہوتی تھیں۔ جب آنحضرت  
کریم صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ہجرت کی تو چاند  
رکعتیں فرض فرمادی گئیں اور سفر کی نماز اپنی پہلی  
حالت پر رہی۔ عبداللہ شریف نے بھی ستر سے اسی  
طرح روایت کی ہے۔

شیعہ رسالت کی اپنے پڑاؤں کے لیے دعائے  
مغفرت۔۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری میابت کے لیے تشریف  
لے گئے جبکہ مجھ کو دار کے سال میں (مکہ مکرمہ میں) ایسا بیمار پڑا  
کہ موت کا سایہ میرے اوپر منڈھلنے لگا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری تکلیف  
کس حد کو پہنچ گئی ہے یہ آپ کا خطہ فرما ہے یا مجھے اللہ  
تعالیٰ نے کالی مال عطا فرمایا ہے اللہ ایک لاکھ کے سوا میرا  
وہرٹ کوئی نہیں کیا میں اپنے دو تھائی مال کی وصیت کر دے  
فرمایا نہیں۔ عرض گزار ہوئے کیا آپ سے کی کروں؟ فرمایا نہیں۔  
فرمایا اے سعد! تھائی کی وصیت کر دے اور تھائی بھی اگرچہ زیادہ  
ہے تم اپنی والدہ کو اللہ بھروسہ تو اس سے بہتر ہے کہ انہیں تمام  
چھوڑ کر جلا اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں۔ احمد بن یونس نے  
ابراہیم سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ تم اپنی والدہ کی بھروسہ جلا  
تو جو کچھ تم رہنے والی کے لیے خرچ کر لے اس کا اللہ  
تعالیٰ تمہیں اجبتے گا، یہاں تک کہ جو نعمت اپنی بوی کے  
مذہب میں دے گا اس کا بھی۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ!  
کیا میں اپنے ساتھیوں سے کچھ مانوں گا فرمایا تم پھر دیکھیں میں  
کے بعد جو کوئی تمہارے ان کے لیے کام کرے تو اس کے درجات  
میں اضافہ ہوتا ہے اور رفعت مٹی ہے اور شاید تم مرقوں زندہ  
رہو کہ تمہارے نزدیک بہت سے لوگوں کا نام نہ ہوا رکھنے ہی  
انہوں کو نقصان پہنچے اسے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت



تَرَدُّهُمُ عَلٰی اَعْتَابِهِمْ وَلٰكِنْ اَتٰهُمُ  
سَعْدُ بْنُ حَوْلَةَ يَزِيْرُ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُرْسِيْ يَمَكَّتَا وَقَالَ اَحْمَدُ  
بْنُ يُوْنُسَ وَمُوسٰى عَنْ اَبِيْ اِهِيْعَر اَنْ قَدَّرَ  
وَلَمَّا تَلَّكَ

بِالْكِبٰى كَيْفَ اَخٰى اَبِيْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْنَ اَصْحَابِهِمْ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ  
بْنُ عَرَفٍ اَخِي الْيَقِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَبِيْنُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ كَمَا قَدْ مَسَا  
الْمَدِيْنَةَ وَقَالَ اَبُوْ جَحِيْفَةَ اَخِي الْيَقِيْنَ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ قَابِلَ الدَّرْدِ اَيَّ

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا سَعْدُ  
عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ  
قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَرَفٍ فَاَخٰى النَّبِيَّ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ  
الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيِّ فَعَرَضَ حُمَيْدٌ اَنْ يُّنَاسَ صَفَةً  
اَهْلِكَ وَمَالَهُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَا رَسُوْلَ  
اللهِ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلِّيْ عَلَى الشُّرْبِ  
كَدِّ بِهٖ شَيْئًا مِنْ اَقِطٍ وَشَمْنٍ فَدَرَأَهُ اَلْكَبِيْ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَيَّامٍ مِنْ عَيْنِهِ  
وَضَرَبَتْهُنَّ صَفَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَكِيْمٌ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ يَا رَسُوْلَ  
اللهِ تَرَدَّدْتُ اَمْرًا فَمِنْ اَلْاَنْصَارِ قَالَ  
فَمَا سَأَلْتُ مِنْهَا فَقَالَ وَتَرَدَّدْتُ قَوَاقِبَ مِنْ هَهِبٍ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ لِمَ تَرَدَّدْتَ

بَابُ ۲۵۵۔ سے نکال کر آیا ہے۔ روایت فرمایا کہ کرتا دیکھ! عرض کیا کہ تھک گیا ہوں۔ اب دیر ہو چکی ہے کہ وہ لوگ ایک ہی جگہ بیٹھ گئے۔

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا ثِيْبُ حَامِدُ بْنُ عَمْرٍا عَنْ يَشْرِ بْنِ  
اَلْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عَبْدِ  
اللهِ اَنَّ سَلَامَ بْنَ مَلْحَمَةَ مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

کو قبول فرما دیا اور انہیں ان کی ایڑیوں پر واپس نہ لٹایا۔ لیکن یہاں  
انہوں نے حضرت سعد بن حولہ سے، جن کی وفات گذر کر تھوڑے  
میں واقع ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے  
انتقال کا حال ہی رہا۔ دوسری روایت میں ہے کہ انہیں پیچھے  
چھوڑنے کا حال رہا۔

رسول خدا نے اپنے اصحاب میں کس طرح اخوت قائم فرمائی

حضرت عبدالرحمان بن عوف فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے میرے  
اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرمائی۔ حضرت  
جو تھکے فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں رسول خدا حضرت سلمان اللہ  
حضرت ابو دھاء کے درمیان ملاقات کا رشتہ قائم فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت  
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ آئے اور  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع  
انصاری کے درمیان ملاقات قائم  
فرمائی تو انہوں نے ان سے کہا نصف مال اور  
جو یاں اسطرح لینے کے لیے  
گئے کہ اگر حضرت عبدالرحمن کہتے

گئے۔۔۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل و عیال اور مال و منال میں  
برکت دے۔ مجھے تو آپ ہزار کے متعلق بتا دیں۔ چنانچہ انہوں  
نے کوئی چیز بیچ کر نفع میں کچھ پیر اور گئی کہلا۔ کچھ دھن کے بعد  
انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کے اوپر  
نہروں کا کچھ لا نظر آ رہا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
پوچھا کہ اے عبدالرحمن! یہ کیا ہے؟ عرض گزار  
ہوئے۔۔۔ یا رسول اللہ! میں نے ایک انصاری عورت  
کے پاس سے دیکھا کہ وہ میری ایک عورت کی بیوی کے پاس آئی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی  
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبارک مدینہ منورہ میں تھوڑے روز  
ہوئے تو عبدالرحمن بن سلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے

حَبِيبُ قَسَمَ الْمَوْبِیْنَةُ فَاَنَا وَیَسْأَلُهُ عَنْ  
اَشْیَاءَ فَقَالَ اِنِّیْ سَاِیْلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ  
لَا یَمْنَعُكَ اِلَّا نَحْنُ مَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ  
وَمَا اَوَّلُ طَعَامِ قَاكُلُهَا اَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَا  
کَالِ الْوَلَدِ یَنْزِعُ اِلٰی اَبِیْهِ اَوَّلُیْ اُمِّیْهِ  
فَلَمَّا اَخْبَرْتَنِيْ بِهٖ جِئْتُ بِمِثْلِ الْعِصَا قَالَ  
ابْنُ سَلَوَمٍ ذَاكَ عَدُوُّ الْیَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ  
قَالَ اُمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَمَنَّا  
تَحْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلٰی الْمَغْرِبِ وَاَمَّا  
اَوَّلُ طَعَامِ قَاكُلُهَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِیْ یَا ذَا  
کَلِمَةِ الْخَوِیْتِ وَاَمَّا الْوَلَدُ فَاِذَا سَبَقَ  
مَاءُ اَرْجُلِ مَاءِ السَّمَةِ تَزْعُمُ الْوَلَدُ  
وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ السَّمَةِ مَاءُ اَرْجُلِ  
تَزْعُمُ الْوَلَدُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا  
اللهُ وَ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ قَالَ یَا رَسُوْلُ اللهِ  
اِنَّ الْیَهُودَ قَوْمٌ یُهْمُ قَا سَاَلْتَهُمْ عَلَیْ  
قَبْلِ اَنْ یَمْنَعُوْا یَا سَلَامُ فِیْ جَاءَتْ اِلَیْهِمْ  
فَقَالَ اَللّٰهُ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ  
رَجُلٌ عَبْدُ اللهِ بَنُوْا بَنًا فِیْكُمْ قَالُوْا  
عَبْدُنا وَابْنُ خَیْرِنَا وَافْضَلُنَا وَابْنُ  
اَفْضَلِنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ  
اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللهِ مِنْ سَلَامٍ  
قَالُوْا اَعَادَهُ اللهُ مِنْ ذَاكَ فَتَا عَادَ  
عَلَیْهِمْ فَقَالُوْا مِثْلُ ذَاكَ فَخَرَجَ اِلَیْهِمْ  
عَبْدُ اللهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ  
وَ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ قَالُوْا اَشْرُکُنَا  
ابْنُ شَرِّ مَا وَتَقْصُوْهُ قَالَ هَذَا اَكْتُفِ اَخَانُ  
یَا رَسُوْلَ اللهِ

ابن سلاوم نے کہا کہ میں نے یہ سب باتیں آپ سے سنی ہیں

کہ کچھ پوچھیں۔ انہوں نے عرض کی کہ میں آپ سے سنی چیزوں  
کے بارے میں پوچھتا ہوں جنہیں نبی کے سوا دوسرے نہیں جانتے۔  
۱۱) قیامت کی سب سے پہلی نشانی ۱۲) اہل جنت کا سب سے  
پہلا کھانا ۱۳) کچھ کہیں باپ کی شکل پر اور کہیں ماں کی  
صورت پر کیوں جڑتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ  
مجھے جبرئیل نے ابھی بتایا ہے۔ عبد اللہ بن سلام  
کہنے لگے کہ وہ تو فرشتوں میں سے ہے یوں کہ دشمن  
ہیں۔ بہر حال آپ نے فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی  
وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے گھیر کر مغرب کو لے جائے  
گی۔ اور وہ کھانا جس کو جنتی لوگ سب سے پہلے کھائیں گے  
جھیل کی گھاس کا ٹانڈا حصہ ہوگا۔ وہی بچے والی بات تو جب  
مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجائے تو بچہ مرد کے  
شکل پر جڑتا ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب  
رہے تو بچہ عورت کی شکل پر جڑتا ہے۔ اس نے کہا  
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور  
میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں۔  
پھر وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ اور بڑی نعمت  
انگیز قوم ہے، پس آپ ان سے میرے متعلق دریافت  
فرمائیے اس سے پہلے کہ انہیں میرے مسلمان ہونے  
کا علم ہو۔ پس یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمہارے  
اللہ عبد اللہ بن سلام کیا آدمی ہے؟ کہنے لگے وہ  
جم میں بہترین آدمی کا بیٹا ہے نیز ہم میں سب سے  
افضل اور سب سے افضل آدمی کا بیٹا ہے۔ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عبد اللہ بن سلام مسلمان ہو جائے تو میرا  
کہنے لگے، اللہ تعالیٰ اسے اس سے محفوظ رکھے۔ آپ نے پھر دریافت فرمایا  
اور انہوں نے یہی جواب دیا۔ تو حضرت عبد اللہ بن سلام نے اسے گواہی دی  
گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں  
کہ محمد واقعی اللہ کے رسول ہیں۔ کہنے لگے، یہ جم میں بہترین آدمی اور بہترین

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّ أَبَا أَلِيٍّ الْهَمَلِيَّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَرْثُومٍ قَالَ بَاغَ قَبْرِيكَ لِي دَرَاهِمَ فِي الشُّوقِ نُسَيْمَةً فَقُلْتُ سَبَحَنَ اللَّهُ أَنْ يَصْلَحَ هَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَآلِهِ وَقَدْ يَغْتَهَى فِي الشُّوقِ حَمًا عَابَهُ أَحَدٌ فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَكْبَايِعُ هَذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا يَبِيهَا قَيْسُ بْنُ بَاسٍ وَمَا كَانَ نُسَيْمَةً فَلَا يَصْلَحُ وَالنَّبِيُّ زَيْدٌ ابْنُ أَرْقَمٍ فَسَأَلْتُ فَاتَةَ كَانَتْ أَمَظْمَنَا بِجَارَةٍ فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ فَقَالَ مِثْلَهُ. وَقَالَ سُلَيْمَانُ مَرَّةً فَقَالَ قَدِمَ عَيْسَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُسَيْمَةً وَنَحْنُ نَكْبَايِعُ وَقَالَ نُسَيْمَةً إِلَى الْغَرِيبِ أَوْ الْغَلِيظِ.

بَابُ رَأْيِ الْيَهُودِ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِدِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ هَذَا وَذَلِكَ صَدَقَ الْيَهُودُ وَأَخَافُوا هَذَا مِثْلَنَا هَذَا تَابِيكُ

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِ عَنْ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ مِنْ بَنِي عَشْرَةَ رَجُلٍ الْيَهُودُ لَا مَنَ لَهُ الْيَهُودُ.

۱۱۲۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ وَأَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَدْنِ عَنْ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَسَامَةَ

عبد الرحمن بن مسلم فرماتے ہیں کہ میرے ایک ساتھی نے بازار میں چند خیریاں ادا کر دیں تو میں نے قیوب سے پوچھا کہ کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ قیوب کی کیا بات ہے بلکہ خدا کا قسم ہم تو حیدر بازار میں ایسا کرتے رہے لیکن کوئی حضرت زید بن عمارؓ میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہم اسی طرح غریب و فروخت کیا کرتے تھے۔ پھر فرمایا کہ جو زمین دین یا سونے یا تھوہر میں سے کوئی چیز نہیں ہے لیکن ایسی خرید و فروخت ادا کر جائز نہیں ہے، مزید آپ حضرت زید بن ارقمؓ سے بھی دریافت کر لیں کیونکہ وہ ہمارے درمیان بہت بڑے تاجر ہیں، مگر انہوں نے بھی یہ جواب دیا۔ سفیان نے کئی مرتبہ فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو تشریف آوری سے مشرف فرمایا تو ہم یہ تحبارت کیا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ موسم حج کی آمد پر۔

رسول خدا کی خدمت میں یہود کا آنا۔

یعنی جب آپ مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے۔ عائد سے یہودی ہونا مراد ہے۔ خدا تعالیٰ ہم نے تو یہ کی حاکم سے تو یہ کہنے والا مراد ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھ پر بیس یہودی بھی ایمان لائے آتے تو یقیناً مائے یہودی مسلمان ہو جاتے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ

أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ  
عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَ  
إِذَا أَتَانِ مِنَ الْيَهُودِ يُعَظِّمُونَ  
عَامُورًا وَ يُصَوِّمُونَ فَتَعَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَهْلُ بَيْتِهِ

كَأَمْرٍ يَصْنَعُونَ

۱۱۲۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي زَيْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَسْرٍ عَنْ  
أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا  
قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ  
وَعَبَدَ الْيَهُودُ يُصَوِّمُونَ عَامُورًا وَكَسَبُوا  
عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ الْمَدِينَةُ أَطْلَقَ  
اللَّهُ بَيْنَهُ مُؤْمِنِي وَبَيْنَ إِسْرَائِيلَ عَلَى  
فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَهْلُ  
بَيْتِهِ يَنْكُرُ ثَمَرًا مَرَّ يَصْنَعُونَ

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
يُوسُفَ بْنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبِيدَةُ اللَّهِ  
بْنُ عَبِيدَةَ اللَّهِ بْنِ عَثْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَتَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَدِينُ شَعْرَةً وَكَانَ لِلشَّعْرَةِ  
يَقْرَأُونَ رَعْدًا وَشَهْرًا وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ  
يَسْتَدِينُونَ رَعْدًا وَشَهْرًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مَرَاتِقَهُ أَهْلُ الْكِتَابِ  
فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ قَرَأَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ

تھانے علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں  
تشریف لائے تو آپ نے یہود کو عاشورہ  
کی تعظیم کرتے اور اس کا روزہ رکھتے  
ہوئے دیکھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منسردیا کہ ہم  
اس روزے کے زیارہ حق دار ہوں  
لہذا آپ نے یہ روزہ رکھنے کا حکم

منسرایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے  
ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ  
میں تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کے روزہ رکھتے  
ہوئے دیکھا اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے  
جواب دیا کہ اس روزہ حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل  
کو اللہ تعالیٰ نے فرعون پر قاب کیا تھا۔ لہذا اس کی  
تعظیم کرتے ہوئے ہم اس کا روزہ رکھتے ہیں۔ پس  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے  
نسبت ہم حضرت موسیٰ سے زیادہ قریب ہیں پھر آپ  
نے اس کے روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما منسراتے ہیں کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیسے مبارک  
میں مانگ نہیں نکالا کرتے تھے لیکن  
مشرکین نکالتے تھے جبکہ اہل کتاب بھی مانگ  
نہیں نکالتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جس کام کا حکم  
نہ منسرایا جاتا اس میں اہل کتاب کی  
موافقت پسند تھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم بھی مانگ نکالتے  
گئے تھے۔

۱۱۲۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ دَاوُدَ، وَأَبُو أَيْوُبَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ  
أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي جَبْرٍ عَنِ  
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ هَلْ هُوَ  
أَهْلُ الْكِتَابِ خَيْرٌ وَهُوَ أَجْزَأُ فَنَّا هُنَا  
بِغَضَبِهِ وَكَفَرُوا وَابْتَغَوْا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
فرماتے ہیں کہ وہ اہل کتاب ہی تو ہیں جنہوں نے  
توہیت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے تھے۔ ایک ٹکڑے  
پر ایمان لانا دوسرے کے ساتھ کفر کرنا ان کا  
معمول تھا۔

باب ۲۱۱۱- اسْلَامُ سَلَمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سلمان فارسی کا اسلام قبول کرنا

۱۱۲۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ أَبِي وَحَدَّثَنَا أَبُو  
عُثْمَانَ عَنْ سَلَمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّهُ  
تَدَامَ وَلَمْ يَضَعْ عَشْرَ مِنْ رَأْيِ لِي

حسن بن شعیب، محترم، ان کے والد ابو عثمان  
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ وہ دس سے زیادہ مالکوں کے قبضے  
میں یکے بعد دیگرے جلتے رہے تھے۔

۱۱۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ  
سَلَمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّا مِنْ  
رَأْمٍ هَذَا.

مسند ابو یوسف، سفیان، ابو عثمان، عوف  
ابو عثمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمان  
فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا  
کہ میں راءم کا رہنے والا ہوں۔

۱۱۲۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو  
عَوَّامَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي  
عُثْمَانَ عَنْ سَلَمَانَ قَالَ قُبْرَةٌ سَيْنَ  
رَيْسِي وَ مُحَمَّدٍ عَلَى اللَّهِ عَيْنِي وَسَدْرٍ  
بِسُحَابَةٍ سَنَةٍ.

حسن بن علی، یحییٰ بن حماد، ابو عوامہ، الاحول، ابو عثمان، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ زمانہ فترت  
جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان کا عرصہ ہے اس کی  
امت پچھ سو سال ہے۔

بِفَضْلِهِ تَعَالَى يَنْدُرْ هَوَاتٍ بِأَرْكَاخْتَمُ هَوَاتٍ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بار ۱۴

كِتَابُ الْمَغَازِي

## غزوات کا بیان

بَابُ غَزْوَةِ الْعُسَيْرَةِ أَوْ الْعُسَيْرَةِ قَالَ  
إِسْحَاقُ أَذَلُّ مَاءٍ الْيَقِينُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْأَنْوَاءُ نَعْبُ بَوَاطِلُهَا الْعُسَيْرَةُ .

١١٢٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْبُ بْنُ  
عَمْرِو بْنِ أَثِيْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ كُنْتُ إِلَى جُمُعٍ رَمِيحٍ  
أَوْ قَرِيبٍ لَهُ كَوْفَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ كُرْدَةٍ قَالَ يَسْمَعُ عَشْرَةَ قُلْتُ كَوْفَرُهُ مَاتَ  
مَعَهُ قَالَ سِتِمَ عَشْرَةَ قُلْتُ مَا يَهْمُكَ أَنْتَ أَقْبَلُ قَالَ  
الْعُسَيْرَةُ أَوَ الْعُسَيْرَةُ فَدَكْرْتُ بِقَتَادَةَ فَجَاءَ  
الْعُسَيْرَةُ .

١١٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَدَ بْنِ عَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ يَرْسَبْتَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ أَنَّ مَسْعُودَةَ عَجَلَةَ ابْنَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَتْ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ عَمْرِي قَالًا أُمِّيَّةً بَرًّا خَلِيفَ وَكَانَ أُمِّيَّةً إِذَا مَرَّ بِالْمَدِينَةِ قَرَأَ عَلَى مَسْجِدٍ وَكَانَ سَعْدٌ إِذَا مَرَّ بِمَكَّةَ قَرَأَ عَلَى أُمِّيَّةٍ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْطَلَقَ سَعْدٌ مُتَخَبِّرًا أَمَلْنَا أَنْ نَلْقَى عَلَى أُمِّيَّةٍ بِسَكَّةَ فَقَالَ لِلْأُمِّيَّةِ انْظُرِي لِي سَاعِدَ خَلْفِي لَعَلِّي أَنْ أَكْرِفَ بِالْبَيْتِ فَخَرَجَ بِهِ قَرِيبًا مِّنْ بَيْتِهِ لِيَصْغُبَ لَدُنْهَا بِرِغْلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ مَن هَذَا مَعَكَ فَقَالَ هَذَا سَعْدٌ .

غزوہٴ عسیرہ یا عسیرہ  
ابن اسحاق کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھ بھائی  
بھیر لیا تھا۔ بھیر عسیرہ کا لہجہ لہرایا۔

ہوا اسحاق فرماتے ہیں کہ میں حضرت زید بن قدام رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا۔ کسی نے ان سے دریافت  
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے غزوے فرمائے  
انہوں نے جواب دیا کہ انیس۔ میں نے پوچھا کہ ان کے علاوہ آپ  
نے کتنے غزوات میں شرکت کی۔ جواب دیا ستر تو میں نے دریافت  
کیا کہ پہلا غزوہ کون سا ہے؟ قتیبہ یا مشیرہ۔ جب میں نے  
تبادلہ سے ذکر کیا تو جواب ملا مشیرہ۔

مقتولین بعد کا ذکر نہ جان رسالت سے۔

[illegible]

فَقَالَ لَهُ الْبُزْجِيُّ هَلْ أَرَأَيْتَ تَكُونُ بِسَكَّةٍ أَوْ مَاءٍ  
 قَدْ أَدَيْتُمْ النَّسَبَ وَرَأَيْتُمْ أَنْتُمْ تَتَصَرَّوْنَ بِهَذَا  
 تُجِئُونَهُمْ أَمَّا وَاللَّهِ لَوْ لَا أَنْتَ مَعَ أَبِي صَفْوَانَ مَا  
 دَخَلْتُمْ إِلَى أَهْلِكَ سَالِمِينَ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ وَرَفَعُ  
 صَوْتَهُ عَلَيْهِمَا هَاؤُمَا وَانْهَرَا لَيْتَ مَسْتَحْفِي هَذَا الْاِمْتِعَانِ  
 مَا هُوَ أَشَدَّ عَلَيْكَ مِنْهُ مَكَرُ يَسُوكَ عَلَى الْعَدُوِّ يَنْهَى فَقَالَ  
 لَهُ أُمِّيَّةٌ لَا تَرْفَعُ صَوْتَكَ يَا سَعْدُ قُلْ أَبِي الْاِمْتِكِرِ  
 سَيِّدِ أَهْلِ الْوَادِي مَا فَقَالَ سَعْدُ دَعَا عَنْكَ يَا أُمِّيَّةٌ  
 قَرَأْتُمُ الْقُرْآنَ سَمِعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَقُولُ ائْتُمُّوا قَائِلَكُمْ قَالَ يَمْكُتُ خَالَ لَا أَمْرِي فَمَرَّ  
 بِذَلِكَ أُمِّيَّةٌ فَدَعَا شَدِيدًا فَقَالَتْمَا رَجَعَا أُمِّيَّةٌ إِلَى  
 أَهْلِهِ قَالَ يَا أُمُّ صَفْوَانَ ائْتُمِّي مَا قَالَ يَا سَعْدُ  
 قَالَتْ وَمَا قَالَ لَكَ قَالَ دَعَاكَ مَا عَمِدَ الْخَبَرُ هُمْ  
 ائْتُمُّوا قَائِلَكُمْ فَكُنْتُ لَهُ بِمَكَّةَ قَالَ لَا أَدْرِي فَقَالَ  
 أُمِّيَّةٌ وَاللَّهِ لَا أَشْرُ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ مَرْجٍ  
 وَاسْتَقَرَّ الْبُزْجِيُّ النَّاسَ قَالَ أَدْرِكُوا أَبِي يَرْكُوكُكُمْ  
 أُمِّيَّةٌ أَنْ يَخْرُجَ فَأَتَاهُ الْبُزْجِيُّ فَقَالَ يَا أَبَا صَفْوَانَ  
 إِنَّكَ مَتَى مَا يَرَاكَ النَّاسُ قَدْ تَخَلَّفْتَ وَأَنْتَ سَيِّئٌ  
 أَهْلُ الْوَادِي مَا تَخَلَّفُوا مَعَكَ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ الْبُزْجِيُّ حَتَّى  
 قَالَ أَمَّا إِذَا غَشِيَتْكُمْ قَوْمُ اللَّهِ لَا شَرَّ مِنْ أَجْرٍ ذِي بَيْتٍ  
 فَمَرَّ قَالَتْ أُمِّيَّةٌ يَا أُمُّ صَفْوَانَ جَاهِلِيْنِي فَقَالَتْ لَهُ  
 يَا أَبَا صَفْوَانَ وَقَدْ نَسِيتُ مَا قَالَ لَكَ تَعْلَمُ لَيْتَ لِي  
 قَالَ لَا مَا أَبَا يَكْدُرُ أَنْ أَجْرُ مَعَهُمُ الْاِقْدَامُ فَلَمَّا  
 خَرَّبَتْ أُمِّيَّةٌ أَحَدًا لَا يَنْزِلُ مِنْهُ إِلَّا الْأَعْقَلُ بِمَرْجٍ  
 فَتَعَرَّيْلُ بِذِيكَ حَتَّى قَتَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

اپنے اہل عیال کی جانب سے سلام لوٹ کر نہیں جاسکتے تھے۔ حضرت سعد  
 نے اسے باغداد جہز طلب کیا۔ خدا کی قسم اگر تو مجھے طوائف سے روکے گا تو میں  
 تجھے عیال جہز سے روک دوں گا جو تو پر اس سے بھی گراؤں گے۔ ابی بکر  
 مدینہ تھیں شام اتنے سے ان سے کہا۔ اے سعد اگر اللہ کے سامنے تو  
 جہز کرو یہ دلی کہ ہمارے حضرت سعد نے فرمایا۔ اے امیہ زیادہ حیا رکھو  
 کہ خدا کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ  
 تمہیں قتل کریں گے۔ ابی بکر کیا کہ کر میں؟ جواب دیا میں اور کچھ نہیں جانتا۔ امیہ  
 اس خبر سے بڑا خوف مند ہوا اور اپنی بیوی سے جا کر کہنے لگا اے ام صفوان!  
 تمہیں معلوم ہے کہ سعد نے میرے حق کیا کیا ہے؟ وہ بابت کیا؟ بتاؤ تو میں کہ  
 انہوں نے تمہارے مثل کیا کیا ہے؟ اس نے بتا کر وہ کہنے لگا کہ سعد نے مسلمانوں  
 کو بڑی سزا دی ہے کہ جس کے قتل کریں گے۔ میں نے ان سے یہ کہا کہ اگر میں؟ تو میں  
 جواب دیا کہ مجھ کو کچھ معلوم نہیں۔ پس امیہ کے ٹکار خدائی تمہیں کہ سعد  
 تکلف گئی تھی۔ جب جنگ بدہ کا موقع آیا تو ابو بکر نے لوگوں سے کہا کہ اگر  
 کسی نے سکوا اس پانچ قافہ کو پہنچا دینا تو میں نے تمہیں نیک سمجھ دیا۔ پس ابو بکر اس کے  
 پاس آگئے۔ اے ام صفوان! جب تک جنگ نہیں پیچھے رہے گا ہمارے لیے  
 جگہ تو وہی رہے گی۔ پھر تم دلی دہلی کے سردار ہو۔ ابو بکر براہِ امر اور ان کا  
 قوس سے کہ جب تم نے مجھ سے جنگ کا قصد کیا تو خدا کی قسم میں یہاں سے تیار ہوں تو یہ  
 اس جگہ کے لیے میں کا کر میں جواب دیا۔ پھر میرے کہنا۔ اے ام صفوان  
 میرے لیے سامان سفر لے کر۔ ان کے کہنے پر اے ام صفوان! اسلام  
 جو کہہ کر آپ اپنے بھائی مدنی، عیال کی بات بھول گئے ہیں؟ جواب دیا میں  
 خبر و صبیحہ بکر صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ساتھ دینے ڈر ہوں  
 جب اسے کل گیا تو ہر منزل پر اونٹ کو پیچھے باندھتا  
 اللہ جابر اسی طرح کرتا رہا۔ یہاں تک کہ میدان  
 بدر میں جا پہنچا جہاں اللہ تعالیٰ نے اسے قتل  
 کر دیا۔

غزوہ بدر کا بیان

مشرکوں کی تعداد تھی۔ یہاں تک کہ اللہ نے بدر میں تمہاری  
 مدد کی جب تم اہل بے سوساں تھے۔ تو اللہ کے فضل سے تم لوگوں کو

یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قَضَىٰ سَنَافَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
 وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَكْثَرُ أُولَٰئِكَ فَانْقَرَأَ اللَّهُ  
 لَكُمْ كُتُوبَكُمْ وَتَرَكُوا فِي الْأَرْضِ خَلْقًا ذَرِيَّةً لَكُمْ فَيَوْمَئِذٍ

أَنْ تَبْتَغُوا كَثْرَتَكُمْ بِثَلَاثَةِ آيَاتٍ مِنَ الْمَلَكِ وَمِنْ مَخْلُوقَاتِهِ  
بَلَىٰ إِنَّا فَتَقِيرُوا أَوْ تَتَّقُوا أَوْ يَأْتِكُمْ مَوْرِهِمْ  
هَذَا يُعَذِّبُكُمْ بِكُمْ بِخُصَّةِ الْآيَاتِ مِنَ الْمَلَكِ  
مُسَوِّمِينَ. وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ  
وَلِيَعْلَمَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ بِهِ وَمَا الْغَصْبُ إِلَّا مِنَ عِندِ اللَّهِ  
الَّذِي يَفْرُقُ الْخَبِيرَ لِيُعْلَمَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ  
يَكْتُمُهُمْ فَيُنْزِلُ بِهِ الْآيَاتِ. وَقَالَ وَخِشْيَ قَسْلٍ  
حَسْرَةً طَعِيبَةً بَيْنَ عَدُوِّ بْنِ الْحَيَا يُرِيدُ مَسِيدًا  
وَقَوْلُهُ تَعَالَى إِذْ يُعَذِّبُكُمْ اللَّهُ إِخْرَاجًا مِمَّا كُنْتُمْ فِيهِ  
أَتَمَّ الْكُفْرَ الْآيَةَ.

۱۱۲۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
حُمَيْلٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ  
كَالْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَمَّا تَخَلَّفَ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ عَزَّ وَجَلَّ  
إِلَّا فِي غَزْوَةٍ تَبَوَّلَ غَيْرَ آتٍ تَخَلَّفَ عَنْ غَزْوَةٍ وَتَبَوَّلَ  
تَلَوَّاهَا تَبَّ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا تَلَوَّاهَا تَلَوَّاهَا تَلَوَّاهَا  
عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ بِغَيْرِ قَدِيشٍ حَقَّ جَسَدِ  
اللَّهِ بَيْنَهُمَا دَيْنٌ عَدُوٌّ هَرَمَ عَلَى غَيْرِ مَيْتَانِ.

بَابُ ۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِذْ تَخْفِئُ لَكُمْ تِلْكَ  
عَاصِيَاتُ بَنَاتِكُمْ أُفٍّ مِمَّا كَفَرُوا بِاللَّهِ مِنْ قَوْلِهِمْ  
مُسَوِّمِينَ. وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ  
وَلِيَعْلَمَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ بِهِ وَمَا الْغَصْبُ إِلَّا مِنَ عِندِ اللَّهِ  
الَّذِي يَفْرُقُ الْخَبِيرَ لِيُعْلَمَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ  
يَكْتُمُهُمْ فَيُنْزِلُ بِهِ الْآيَاتِ. وَقَالَ وَخِشْيَ قَسْلٍ  
حَسْرَةً طَعِيبَةً بَيْنَ عَدُوِّ بْنِ الْحَيَا يُرِيدُ مَسِيدًا  
وَقَوْلُهُ تَعَالَى إِذْ يُعَذِّبُكُمْ اللَّهُ إِخْرَاجًا مِمَّا كُنْتُمْ فِيهِ  
أَتَمَّ الْكُفْرَ الْآيَةَ.

جو ہوا۔ جب اسے محبوب! تم مسلمانوں سے کہتے تھے کیا تمہیں یہ کافی  
نہیں کہ تمہارا رب تمہارا خدا ہے کہ جسے میں ہزار فرشتے آسمانوں میں  
آزمائے گا کہ تمہاری کراہی کا قسم پر اسے رم آڑی ہو تمہارا رب تمہاری مدد  
کو پانچ ہزار فرشتے نشان دے گا۔ اور یہ فتح اللہ نے نہ کی تمہارا  
خوشی کے لیے خدا کی لیے اس سے تمہارے دلوں کو چین سے اور دیر  
نہیں گزرتے غالب حکمت دے کے پاس ہے۔ اس سے کہ کانوں  
کا ایک حصہ کٹ دے یا انہیں ذلیل کرے کہ نام اور ہر نہیں دوسرے آں کھا  
آیت ۱۱۲۹ اور وحی کا قول ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے  
خدا کی عبادت کو تمہاری عبادت سے زیادہ زیادہ کیا ہے اور یہ کہ جب اللہ  
نے تمہیں وعدہ دیا تھا کہ ان دونوں گروہوں میں سے ایک تمہارے لیے مسودہ  
میں اللہ بن کعب لڑتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب بن لہجہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں کسی غزوہ میں رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہا، ماسوائے طرہ تبوک کے  
میں کہ میں طرہ بدر میں بھی شامل نہیں ہوا تھا تو اس میں شامل رہ  
جوئے دے کسی غزوہ پر اللہ تعالیٰ نے کتاب نہیں فرمایا۔ کیونکہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو کائنات قریش کے ارادے  
سے نکلے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں  
کا ان کے دشمنوں سے بغیر کسی تیاری کے ٹکراؤ کر دیا۔

آیت ۱۱۲۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
حُمَيْلٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ  
كَالْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَمَّا تَخَلَّفَ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ عَزَّ وَجَلَّ  
إِلَّا فِي غَزْوَةٍ تَبَوَّلَ غَيْرَ آتٍ تَخَلَّفَ عَنْ غَزْوَةٍ وَتَبَوَّلَ  
تَلَوَّاهَا تَبَّ أَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهَا تَلَوَّاهَا تَلَوَّاهَا تَلَوَّاهَا  
عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ بِغَيْرِ قَدِيشٍ حَقَّ جَسَدِ  
اللَّهِ بَيْنَهُمَا دَيْنٌ عَدُوٌّ هَرَمَ عَلَى غَيْرِ مَيْتَانِ.

يُنْفَخُ عَنْ يَتَايَا ۖ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاكُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ  
وَمَنْ يَشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ  
الْعِقَابِ ۝

۱۱۳۰۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُتِعِبُ بِحَدَّثِىْ اِسْمَ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ  
عَنْ كَابِرِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَمُوْعٍ يَقُوْلُ  
شَهِدْتُ وَنَ الْوَلَدَ اِذَا بَنَ الْاَسْوَرُ مَشَقًّا لَّا كُنْ  
صَاحِبَةً اَحَبُّ لَىْ رَمَتَا عِيْلَ يَمَ اَلَى النَّبِىِّ صَلَّى  
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُوْا اَسْمَ النَّبِىِّ كَيْفَ فَكَانَ  
لَا يَقُوْلُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ مُّؤْمِنٍ اِذَا هَبَّ اَمْتُ وَرَبُّكَ  
فَقَاتِلَا وَكَوْنَتْ نَقَائِلُ عَنْ يَمِيْنِكَ وَ عَنْ شِمَالِكَ  
وَمَبِيْنِ يَمِيْنِكَ وَخَلْفَكَ فَاَيُّ الشَّيْءِ صَلَّى  
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَقَ وَجْهَهُ وَ سَدَّ  
يَوْمَ قَوْلَهُ ۝

گوشت تھم کر کھنڈ میں کانٹوں کے دھول میں پیست ڈھول گا تو  
کانٹوں کی گدغدی سے اور پر اور ان کان کی ایک ایک پر پر ضرب لگاؤ۔  
یہ اس لیے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اور جو  
حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے  
حضرت مقداد بن اسود کا ایک ایسا فعل دیکھا کہ اگر وہ مجھے حاصل ہوتا  
تو میں اسے دنیا کی ہر نعمت سے عزیز تر سمجھتا۔ یہ بات ہے کہ  
وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ آپ صوفی  
کے لباس کے لیے سفوف کو بلا رہے تھے۔ تو یہ عرض فرما  
ہوئے۔ ہم پر گزروہ بات نہیں کہیں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے  
کئی تہی کرتے ہوئے اسباب دھنوں جا کر لڑے بلکہ ہم آپ کے دائیں، بائیں،  
آگے اور پیچھے پرواز و درویشی گئے۔ پس میں نے دیکھا کہ ان کی بات سن  
کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ دمک اٹھ اٹھا۔

۱۱۳۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی قوم سے کانٹوں کے فواف جہاد کرنے کے لیے کہا تو ان کی قوم نے اپنے نبی کو بڑا ایذا پہنچا  
اور یہ ایک جواب دہ تھا جس کا قرآن کریم نے یوں ذکر کیا ہے

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا  
ظَاهِرًا قَائِدُ دُونَ ۝ (۲۴: ۵)

تو آپ جائے اور آپ کا رب اتم دونوں لڑو۔  
ہم یہاں بھیجے ہیں۔

اس کے برعکس جب نبی آخر الزمان سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کو کانٹوں سے جہاد کرنے کے لیے کہا تو  
شیعہ رسالت کے پیروں میں سے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ! ہم وہ  
بات نہیں کہیں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ان کی قوم نے کہی تھی کہ جائیں آپ اور آپ کا رب دونوں جا کر لڑیں، ہم اسی جگہ بیٹھے رہیں گے  
حنود! آپ کے دائیں بائیں آگے پیچھے ان سے لڑیں گے اور پوری دنیا کو دیکھ دیں گے کہ شیعہ ہر پر دے یوں تار بوج کر رہے ہیں۔  
ان کا یہ جواب سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ فرط مسرت سے دمک اٹھا تھا اس حدیث کے راوی یعنی ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ  
رحمۃ اللہ علیہ کے امام اعظم حنی حشرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ اتفاق اس وقت میں نہ کہے ہوتے تو یہ بات مجھے  
دنیا کی ہر نعمت سے زیادہ عزیز ہوتی۔ اس بات کا ذکر سی جلد کی حدیث ۱۱۲۲ میں بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۱۳۱۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُتِعِبُ بِحَدَّثِىْ اِسْمَ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ

عَنْ كَابِرِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَمُوْعٍ يَقُوْلُ  
شَهِدْتُ وَنَ الْوَلَدَ اِذَا بَنَ الْاَسْوَرُ مَشَقًّا لَّا كُنْ  
صَاحِبَةً اَحَبُّ لَىْ رَمَتَا عِيْلَ يَمَ اَلَى النَّبِىِّ صَلَّى  
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُوْا اَسْمَ النَّبِىِّ كَيْفَ فَكَانَ  
لَا يَقُوْلُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ مُّؤْمِنٍ اِذَا هَبَّ اَمْتُ وَرَبُّكَ  
فَقَاتِلَا وَكَوْنَتْ نَقَائِلُ عَنْ يَمِيْنِكَ وَ عَنْ شِمَالِكَ  
وَمَبِيْنِ يَمِيْنِكَ وَخَلْفَكَ فَاَيُّ الشَّيْءِ صَلَّى  
اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَقَ وَجْهَهُ وَ سَدَّ  
يَوْمَ قَوْلَهُ ۝

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہم میں یہ الفاظ لڑا کیے۔ اے اللہ! تجھ  
سے میری تمنا ہے کہ اپنا مہاجر و مدینہ پر فرما۔ اے اللہ! اگر تو چاہتا  
ہے کہ میری کبھی عبادت نہ ہو۔ اتنا کہنے پر حضرت ابو بکر نے آپ کا دست مبارک

إِنْ يَشَاءُ لَنُغْلِبَنَّ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِمِثْقَالِ حَبِّكَ  
فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيَهْزُمُ الْجَعْفَرُ وَيَكُونُ الدَّبِيرُ.

بَابُ ۳۸۱

۱۱۳۲. حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَوْلَى أَخِيهِمْ إِسْمَاعِيلَ  
أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ الْكَرْبِيِّ  
أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ لَا يَسْتَوِي الْقَائِدُ  
وَالْمُسَوِّدُ وَبِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

بَابُ ۳۸۲

۱۱۳۳. حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ  
إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَشْفَعَتْ أَسَدُ  
ابْنُ جُرَيْجٍ

۱۱۳۴. حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ  
إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَشْفَعَتْ أَسَدُ  
ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَسْتَوِي  
الْقَائِدُ وَالْمُسَوِّدُ وَبِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۱۱۳۵. حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَالِبٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ  
أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَخِي  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ وَسَمِعْتُ يَتَمَنَّى عَزِيدُ بْنُ  
كَافَلَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا يَسْتَوِي الْقَائِدُ وَالْمُسَوِّدُ وَبِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۱۱۳۶. حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَالِبٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ  
أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَخِي  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ وَسَمِعْتُ يَتَمَنَّى عَزِيدُ بْنُ  
كَافَلَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا يَسْتَوِي الْقَائِدُ وَالْمُسَوِّدُ وَبِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۱۱۳۷. حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ  
إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَشْفَعَتْ أَسَدُ  
ابْنِ جُرَيْجٍ

تمام کر دینے کی باتیں اس کی کاپی ہے۔ میں آپ سے فرماتے ہوئے ہمارے تشریف  
۱۱۳۸. حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لَا يَسْتَوِي الْقَائِدُ وَالْمُسَوِّدُ وَبِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

معاذ بن جبل کی بات ہے کہ ان کو کہہ دیا کہ تم تمہارے کاتبین سے کہ ان کو  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سن کر آیت لایستوی  
انہما یفعلن من الودعین سے یہ مراد ہے کہ جو جنگ جہد  
میں شامل نہ تھے وہ شامین بدر کے بار نہیں ہو سکتے۔

اصحاب بدر کی تعداد

حضرت برادر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
کہ جنگ بدر کے لیے مجھے اور حضرت ابن عمر کو  
کم سن شمار کیا گیا تھا۔

حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے  
اور حضرت ابن عمر کو جنگ بدر کے لیے کم عمر شمار کیا گیا۔ خود بدر  
میں شامل ہونے والے ماجرین کی تعداد تیس سے کچھ اوپر اور انصار  
و مدینہ والوں کے کچھ زیادہ تھے۔

حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے مجھے بتایا ہے کہ بدر کی لڑائی میں شہید  
فرمائے گئے حضرات کی تعداد ان اصحاب طالوت کے برابر  
جنہوں نے ان کے ساتھ ہجر کیا تھا۔ ان کی تعداد تین سو دس  
سے کچھ زیادہ تھی۔ حضرت برادر فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ان کے  
ساتھ ہجر کر مومن کے سوا دوسرا پارہا ہی نہیں سکا تھا

حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپس میں کہا کرتے  
تھے کہ اصحاب بدر کی تعداد اصحاب طالوت کے برابر ہے  
جنہوں نے ان کے ساتھ ہجر کیا تھا اور مومن کے سوا  
کوئی پارہ نہیں کر سکا تھا۔ ان کی تعداد تین سو دس سے  
کچھ زیادہ تھی۔

حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

معاذ بن جبل کی بات ہے کہ ان کو کہہ دیا کہ تم تمہارے کاتبین سے کہ ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سن کر آیت لایستوی انہما یفعلن من الودعین سے یہ مراد ہے کہ جو جنگ جہد میں شامل نہ تھے وہ شامین بدر کے بار نہیں ہو سکتے۔

(الصحیح)



يَخِي عَنْ سَفِيَّاتٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَعْتَدِينَ كَثِيرًا أَخْبَرَنَا سُبَيْتُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ  
النَّبِيِّ قَالَ لَنَا مَتَحَدٌ إِنَّ أَهْلَ أَهْلَابٍ يَذَرُ ثَلَاثَ  
وَأَرْبَعَةٍ وَيَضَعُهُ عَشْرًا بَعْدَهُ أَهْلَابُ طَاوُتَ  
الَّذِينَ جَاءُوا وَوَعَدَهُ اللَّهُ وَحَاجَاوَهُ مَعَهُ إِلَّا  
مُؤْمِنِينَ

۳۲۸ باب في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم  
على كفار قريش شيبه وعتبة والوليد وأبي  
جهم بن حنظل وهذا كيهن

۳۲۸ - حَدَّثَنَا ثَنَا وَبْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رُحَيْمٌ حَدَّثَنَا  
أَبُو إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْرُودٍ  
رَوَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَالْحَمْدُ لَهُ وَسَلَّمَ الْكُفْرَ فَذَعَا عَلَى كَفَرٍ قَيْنَ فَرِيضٍ  
شَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُتَبَةَ بْنَ مَيْمُونَةَ وَالْوَلِيدَ بْنَ عُسَيْبَةَ  
وَأَبِي جَهْلٍ بْنُ حَنْظَلٍ مَا لَمْ يَدْعُ يَدْعُ لِقَدَرِ أَيْتِهِمْ مَرَّةً  
قَدْ غَيَّرَ قَهْرُ الشَّمْسِ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا

باب في قتل أبي جهل

۳۲۹ - حَدَّثَنَا ثَنَا ثَنَا ثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا ثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا  
جَهْلٍ قَتَلَ رَجُلًا مَرَّةً يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ أَعْدُو  
مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ

۳۳۰ - حَدَّثَنَا ثَنَا وَبْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رُحَيْمٌ  
عَنْ سَفِيَّاتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضِلُّ مَا صَنَعَهُ  
أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْرُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ مَرَّ بِهِ  
أَبْنَاءُ عَمِّهِ أَهْلًا فَقَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ قَالَ  
فَأَخَذَ بِحَبِيئِهِ قَالَ وَهَلْ قَتَلْتُ رَجُلًا قَتَلْتُمُوهُ  
أَوْ رَجُلًا قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَنْتَ  
أَبُو جَهْلٍ

ہیں کہ ہم آپس میں یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ اصحاب  
بدر کے تعداد میں تو دس سے کچھ زیادہ ہے۔ یعنی  
اصحاب طاوت کے برابر جنہوں نے ان کے ساتھ  
نہر عبیدہ کی تھی اور ان کے ساتھ مومن کے ہوا دوسرا  
نہر کو عبیدہ نہیں کر سکا تھا۔

رسول خدا کا سردار ابن قریش کی طاقت کے لیے دعا کرنا۔  
اور وہ شیبہ، عتبہ، ولید اور ابو جہل بن  
ہشام وغیرہ ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے موقع پر قریش کے  
کچھ افراد (سرداروں) کی طاقت کے لیے دعا کی یعنی شیبہ  
بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ، ولید بن عسبہ اور ابو جہل بن ہشام کے لیے  
پس میں سدا کو حاضر ناظر جان کر کہتے ہوں کہ میں نے میدان بدر کے اندر  
پڑے ہوئے دیکھا کہ دھوپ سے ان کی لاشیں پھول گئی تھیں  
اور گرم ترین دن تھا۔

ابو جہل کا قتل ہونا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
جنگ بدر کے روز میں ابو جہل کھانہ کے پاس پہنچا جبکہ اس میں نہانے  
کا کچر رہی ابھی باقی تھی پس ابو جہل کہنے لگا: جن لوگوں کو تم نے قتل کیا  
ہے کیا ان میں مجھ سے بڑھ کر بھی کوئی ہے؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جبکہ تم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو یہ دیکھے کہ ابو جہل کا کیا  
ہوا، پس حضرت ابن مسعودؓ گئے اور دیکھا کہ اسے عمر کے دونوں بیٹوں  
نے آواز دی کہ یہ کرو یہ سیکھیں گے رہے۔ انہوں نے فرمایا:  
تو ابو جہل ہے؛ اور ان کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے اس کی ماڑی پکڑا،  
تو وہ کہنے لگا کہ جن آدمیوں کو تم نے قتل کیا ہے کیا ان میں مجھ سے  
بڑھ کر کوئی ہے یا ان لوگوں میں کوئی ایسا ہے جس کو اس کی قوم  
میں یہ جہاد احمد بن یونس کی روایت میں بھی آئی ہے ابو جہل کا غلبہ۔

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي خَالٍ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ رَدِّ بَرَاءٍ مَنْ يَنْظُرُ  
مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ مَا لَطَفَ بَيْنَ مَعْرُوفٍ وَفِرْعَوْنَ فَقَدْ  
ضَرَبَهُ أَسَافَةً عَنَّا عَنِّي بِرَدِّهِ فَأَخَذَ يَلْعَنُ بِي  
فَقَالَ أَمْتُ أَبُو جَهْلٍ قَالَ قَهْلٌ فَوْقَ رَجُلٍ مَثَلَهُ  
قَوْمُهُ أَوْ قَالَ قَتَلَتْهُ سَوْءُهُ.

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا مَعَاذُ بْنُ مَعَاذٍ  
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي خَالٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي خَالٍ عَنْ

۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي خَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَتَبْتُ عَنْ  
يُوسُفَ بْنِ الْمُنَافِقِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ جَدِّهِ فِي بَدْءِ يَفْعُو حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

۱۱۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيِّ حَدَّثَنَا  
مُعْتَمِدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو جَهْلٍ عَنْ  
قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَخْرُجُ أَبْدَنَ يَدِي الرَّحْمَنُ  
لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ وَ  
فِيهِمْ أَتَرَلْتُ هَذَيْنِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَيْبِهِمْ  
قَالَ هُوَ الْكَافِرُ مَبَارَكُ يَوْمَ يَوْمَ يَدْرُسُ حَمْرُهُ وَوَجْهُ  
وَعَبِيدُهُ وَالْأَوَّلُ عُبَيْدُ بْنُ الْحَارِثِ وَالثَّانِيَةُ بِنْتُ  
رَبِيعَةَ وَالثَّانِيَةُ وَالْأَوَّلُ لَيْدُ بْنُ عُثْمَةَ.

۱۱۳۵۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي  
هَاشِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَادَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ تَرَلْتُ هَذَيْنِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَيْبِهِمْ فِي  
يَوْمِهِمَا قَرْنِيْنِ بَيْنِي وَحَمْرُهُ وَعَبِيدَةُ بْنُ الْحَارِثِ  
وَالثَّانِيَةُ بِنْتُ رَبِيعَةَ وَالثَّانِيَةُ وَالْأَوَّلُ لَيْدُ بْنُ  
عُثْمَةَ.

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَوَاتِي حَدَّثَنَا  
يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ كَانَ يَخْرُجُ فِي بَيْتِي ضَبْعَةً وَهَوًى

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے بدر کے روز فرمایا: کوئی چھو بوجھل کو دیکھ کر اس کا حال بتائے؛  
پس حضرت ابن مسعودؓ نے اس سے اس حالت میں پایا کہ حضرت معاذ  
کے مدد کو بیٹھ کر فریادیں کر رہے تھے اور وہ اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔  
انہوں نے اس کو دیکھا کہ وہ فریادیں کر رہا تھا تو وہ فریادیں کر رہے تھے۔  
اوسوں کو ان کی قوم نے قتل کیا ہے کیا ان میں میرے بڑے کو قتل  
ہے؟ یا جن کو تم نے قتل کیا ہے؟

ابن التیمی، معاذ بن معاذ، سلطان، حضرت انس بن  
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

علی بن عبد اللہ یوسف بن ماجہ، صالح بن ابراہیم، حضرت  
عبد الرحمن بن حوف رضی اللہ عنہ نے واقعات بدر میں حضرت معاذؓ کے بارے میں  
معاذ بن اوس کے کان سے کی اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت  
کے روز اپنے بھائی کے حضور جھگڑے چمکانے کے لیے میں سب سے  
پہلے ملاؤں بیٹھوں گا، ان میں بنی ہاشم کے ہیں کہ آیت: "یہ دو  
فرق ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑے" (سورہ حج، آیت ۱۴)  
اسی سبب سے میں نازل فرمائی گئی۔ اوس کا بیان ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں  
جو اولیٰ نے جنگ بدر میں پہل کی، یعنی اوس سے حضرت حمزہؓ اور حضرت  
علیؓ اور حضرت جبریلؓ و ابی العزیزہ ابن الحارث اور اوس سے  
شعب بن ربعیہ، شعب بن ربعیہ اور ولید  
بن عقبہ۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں  
کہ آیت: "یہ دو فرق ہیں جو اپنے رب کے بارے میں  
جھگڑے" قریش کے چار افراد کے بارے میں نازل ہوئی  
جن میں اوس سے حضرت علیؓ، حضرت حمزہؓ اور حضرت جبریلؓ  
بن حارث ہیں اور اوس سے شعب بن ربعیہ، شعب بن ربعیہ اور  
ولید بن عقبہ۔

حضرت قیس بن مکار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ  
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آیت: "یہ دو

مَوْلَى يَمْرُؤٍ سَدُوٍّ مِنْ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ الْقَشِيرِيُّ عَنْ أَبِي  
مُجَلِّزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ هَبٍ وَ قَالَ قَالَ عَدُوٌّ يَتَنَا تَرَلَتْ  
هَذِهِ الْآيَةُ هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَفِيعَةٍ  
۱۱۳۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا وَ كَيْفَرٌ عَنْ  
سُمَيَّةَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مُجَلِّزٍ عَنْ قَيْسِ  
بْنِ عُبَادٍ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ لَرَلَتْ هَذِهِ  
آيَاتُ فِي هَذِهِ الْوَضْعِ لَرَلَتْ يَوْمَ بَدْرٍ  
نَحْوَهُ

۱۱۳۸ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ  
أَخْبَرَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مُجَلِّزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ  
سَمِيَّةٍ أَنَّ ذَرَّ بْنَ يَاسِرٍ قَسَمَ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ هَذَانِ  
خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَفِيعَةٍ تَرَلَتْ فِي الْيَوْمِ بَدْرٍ  
يَوْمَ بَدْرٍ حَضَرَهُ وَ عَلِيٌّ وَ عُمَيْرَةُ مِنَ الْخَلِيفَةِ وَ عَمَّةُ  
وَ شَيْبَةُ ابْنِ رَيْبَعَةَ وَ الْوَلِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ  
۱۱۳۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَحْمُودٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ  
حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَتَّوْمٍ الشُّكْرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ أَنَّ رَجُلًا  
دَلَّ الْبُرْءَ وَ أَمَا اسْمُهُ قَالَ أَشْهَدُ عِيًّا بِدُرِّ الْفُلِّ  
بَارِئًا وَ ظَاهِرًا

۱۱۴۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَلْمَاحِظُونَ عَنْ صَالِحِ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
حَنْظَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَالٍ كَاتِبُ أُمِّيَّةَ بْنِ حَنْظَلٍ  
قُلْنَا كَاتِبُ يَوْمَ بَدْرٍ فَذَكَرَ قَتْلَهُ وَ قَتْلَ أَبِيهِ فَقَالَ  
يَلَالُ لَا تَجُودُ إِنَّ نَجْمًا أُمِّيَّةَ

۱۱۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي  
أَبُو عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَوَّلُ النَّجْمِ  
فَسَجَدَ لَهَا وَ سَجَدَ مِنْ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا أَحَدًا لَنَا

فسیق ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑتے  
ہر بارے ہی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

قیس بن عباد کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ قسم کھا کر فرماتے تھے کہ یہ آیتیں جنگ بَدْر میں  
بالقابل ہونے والے مذکورہ چار افراد کے بارے میں  
نازل ہوئی ہیں اور پھر گزشتہ حدیث کے مطابق  
روایت کی۔

حضرت قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر  
کو قسم کھا کر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آیت :- ”یہ ذکر فرمائی  
جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑتے ان چار افراد کے بارے  
میں نازل ہوئی جو میدانِ بَدْر میں بالقابل ہوئے تھے۔ یعنی

دوسرے صحابہ کرام، حضرت علی اور حضرت عبید بن جراح  
اور دوسرے قبیلہ مشیرہ ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عقبہ۔

ایک آدمی نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے دریافت کیا اور میں سن رہا تھا کہ کیا حضرت علی جنگ  
بَدْر میں شامل ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ  
نہ صرف شامل ہوئے بلکہ مقابلے پر نکلے اللہ غالب  
ہوئے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے  
میں کہ میں نے امیہ بن خلف سے (زمین کے بارے  
میں) ایک تحریری معاہدہ کیا تھا۔ جب بَدْر کا روز آیا تو  
انہوں نے اُمیہ اور اس کے بیٹے کے قتل ہونے کا  
واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ حضرت جَلُّ اس روز کدو رہے  
تھے کہ اگر آج اُمیہ کی کھوکھی تو تم سے میری نبوت نہیں ہوگی۔

حضرت عبید اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم کی تلاوت فرمائی، پھر اس کے ساتھ سجدہ  
کیا اور آپ کے ساتھ دوسرے لوگوں نے بھی سجدہ کیا اس سے ایک  
بڑے آدمی بن خلف اس کے کہ اس نے خدا کی قسمی اٹھا کر پیشانی

مِنْ ثَرَابٍ فَكَذَّبَ إِلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ يَكْفِيكَ هَذَا  
 قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ قَتْلِ كَاثِمٍ  
 ۱۱۵۶- أَخْبَرَنِي إِسْرَافِيلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ  
 بْنُ يُوسُفَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ  
 كَانَ فِي الرَّبِيعِ ثَلَاثُ صَرَائِبَ بِالنَّبِيِّ إِحْدَاهُنَّ  
 فِي عَاتِقِهِ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَا أُجِيبُ أَصَابِي يَوْمَئِذٍ فَكَانَ صَرْبٌ  
 يُسْتَنْبِئُ يَوْمَ مَرَدِّهِ وَاجِدَةً يَوْمَ الْيَوْمِ لَوْ قَالَ مَرَدُّهُ  
 وَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا قَتِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
 أَنَّ الرَّبِيعَ يَأْتِيهِمْ أَهْلُ تَمِيمٍ سَيِّفُ الرَّبِيعِ كُنْتُ حَتَمٌ  
 قَالَ فَمَا بِهِمْ قُلْتُ مَيِّتٌ فَلَمَّا يَوْمَ مَرَدِّهِ قَالَ صَدَقْتُ  
 بِهِمْ فَمَوْلَاهُمْ قَتِيلُ بْنُ مَرْزُوقٍ ثُمَّ رَدَّ عَلَى مَرْزُوقٍ  
 قَالَ هِشَامُ فَكَانُوا بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةُ الْيَوْمِ وَآخِذٌ  
 بَعْضُهُمْ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ أَخَذْتُه  
 ۱۱۵۳- حَدَّثَنَا كُرْدَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِشَامِ عَنْ  
 أَبِيهِ قَالَ كَانَ سَيِّفُ الرَّبِيعِ مَحَلِّي بِضَيْفَةٍ قَالَ  
 هِشَامُ وَكَانَ سَيِّفُ مَرْزُوقٍ مَحَلِّي بِضَيْفَةٍ  
 ۱۱۵۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
 أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَهْلَ قَلْبِ رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلرَّبِيعِ يَوْمَ مَرَدِّهِ  
 أَلَا لَشُدُّ كُنْشُدُ مَعَكَ فَقَالَ إِيَّانَ كُنْشُدُ كُنْشُدُ  
 فَقَالُوا لَا تَفْعَلْ فَفَعَلَ عَلَيْهِمْ حَتَّى شَقَّ صُفْرَهُمْ  
 فَجَاوَزَهُمْ وَمَا مَعَهُ أَحَدٌ فَفَرَجَبَهُ مَيْلًا فَأَحْذَرُوا  
 بِهَا وَمِمْ فَفَرَجَبَهُ صَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقَيْهِ بَيْنَهُمَا  
 طَرْبَةٌ ضَرْبٌ يَوْمَ مَرَدِّهِ قَالَ عُرْوَةُ وَكَانَتْ أُجِيبُ  
 أَصَابِي فِي تِلْكَ الصَّرْبَاتِ الْغَبَّ وَأَنَا صَدِيقُ قَالَ  
 عُرْوَةُ وَكَانَ مَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الرَّبِيعِ يَوْمَئِذٍ وَ  
 هُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ فَفَعَلَهُ عَلَى قَدَرٍ وَوَحَلَّ  
 بِهِ رَجُلًا  
 ۱۱۵۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعَ رُوِيَ

سے نکالی اور کہا میرے لیے یہی کافی ہے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں  
 کہ میں نے امیر ابن ہشام کے ہزار سے زائد کھنڈیوں کو دیکھا۔  
 عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت زبیرؓ کے جسم پر زخموں کے تین گہرے  
 تھے جن میں سے ایک سو کے گہرے پر تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ابھی کے اندام میں اس  
 میں بھی نکل کر نکلا کرتا۔ ان کا بیان ہے کہ عروہ جنگ بدر میں تھے اور  
 ایک جنگ برپا تھی۔ عروہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو تنہا کر دیا  
 تو وہ جنگ بن ہونے لگے۔ اسے عروہ نے کہا کہ تم حضرت زبیرؓ کی عورت پر چڑھاؤ  
 یہ جواب دیا، ہاں پرچھا اس کی نشان دہی ہے؛ میں نے کہا جنگ بدر میں اس  
 کی عورت ایک حجر سے ٹوٹ گئی تھی۔ کہنے لگا، تم سچ کہتے ہو۔ پھر اس نے یہ عروہ  
 پر حملہ کرنے لگے۔ ان کی عورتیں ٹوٹ گئی ہیں۔ پھر اس نے وہ عورت حضرت زبیرؓ  
 کو دے دی۔ ہم نے آپس میں اس کی قیمت کے متعلق مشورہ کیا کہ  
 تین ہزار درہم جوگی۔ پس ہم میں سے ایک شخص نے اسے خرید لیا  
 اور مجھے یہ حسرت رہ گئی کہ عورتوں میں لیتا۔

عروہ بن زبیر

ہشام اپنے والد کے واسطے سے فرماتے  
 ہیں کہ حضرت زبیرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عورت  
 پر چاندی کا کام تھا۔ اور حضرت عروہ کی عورت بھی چاندی  
 ہشام اپنے والد حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت کرتے  
 ہیں کہ جنگ بدر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
 اصحاب نے حضرت زبیرؓ سے کہا کہ آپ حملہ کیوں نہیں کرتے کہ ہم میں  
 آپ کے ساتھ ملا اور جو باقی فرمایا، میں نے حملہ کیا تو میرا سر اس شخص  
 سے ٹکرائے۔ کہنے لگے کہ نہیں جناب، ہم ضرور ساتھ دیں گے۔ پس  
 یہ حملہ آور ہو گئے اور کھنڈیوں کو چیرتے ہوئے دوسری طرف  
 جا چکے۔ ان کے ساتھ ایک شخص بھی نہیں تھا۔ جب یہ واپس لوٹے  
 رہے تھے تو دشمنوں نے ان کی گھوڑے کی ناک پر پڑی اور ان کے  
 گہرے پر زخمیں لگائیں۔ ان کے درمیان ہاتھ بٹک رہا تھا۔  
 حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ میں ان زخموں کی گہرائی میں انگلیاں ڈال کر دیکھا  
 کہ تھیں اپنے درمیان میں حضرت عروہؓ کہیں ہے کہ اس عورت پر نے صاحب  
 حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو ساتھ لے گئے تھے حالانکہ ان کی عمر تھی سال تھی۔  
 حضرت انس بن مالک نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

بْنُ عَمْرٍاءَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْوَةَ عَنْ  
قَتَادَةَ قَالَ دَخَلْنَا أَيْمَنُ بْنُ هَالِكٍ عَنْ أَبِي حَلَةَ  
أَبْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرٌ يَوْمَ يَذِرُ  
يَا رَبِّعَةَ وَبُشَيْرَةَ بَنِي رَجُلًا مِّنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ  
فَقَالُوا أَيْ طَوِيقِي مِّنْ أَطْوَأِ وَجَدٍ رَّغِيْبٍ مُّغِيْبٍ  
وَكُنْ إِذَا أَهْلَكَ عَلَى كَوْمٍ قَامَ بِالْعَرَبِ مَتَبِثٌ  
لِّبَالٍ مِّمَّا كَانَ يَهْدِيهِ الْيَوْمَ الثَّالِثُ أَمْرٌ رَّاجِعٌ  
فَسَدَّ عَلَيْهَا رَحْلَهَا لَمَّا مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُ  
قَالُوا مَا نَرَى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِيُعْجِبَ حَاجَتِهِ حَتَّى قَامَ  
عَلَى شَعْبَةِ النَّبِيِّ فَبَعَثَ يُسَافِرُ يَسَافِرُ بِأَسْمَاءَ هَذِهِ  
وَأَسْمَاءُ أَبَا وَهْبٍ يَا هَلْكَ بَنِي قَتَادَةَ فَيَا هَلْكَ  
بَنِي دُلَابٍ أَيْسَرُكُمْ أَنْتُمْ أَطَعْتُمْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ  
فَكَانَ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ  
مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ هَتَالُ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
مَا تَكْتُمُ مِنِّي أَعْجَبُ وَلَا أَرُودُ أَسْأَلُهَا قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ  
بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَاءَ لِمَا أَقُولُ مِنْكُمْ قَالَ  
قَتَادَةُ أَحْيَاهُمْ اللَّهُ هَتَالُ عُمَرُ أَسْمَعُهُمْ قَوْلَكَ  
فَوَيْلٌ لَّاهُ قَصِيْبُهَا وَبَيْتُهَا وَحَبْرُهَا وَ  
قَتَادَةُ

۱۵۶. حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ الْأَذْيَنِيِّ  
يَدُكَ الْفَيْسَمَةَ اللَّهُ كَفَّرَ قَالَ هُوَ قَاتِلُ كُفَّارِ كُرَيْشٍ  
قَالَ عَمْرٌو هُوَ كُرَيْشٌ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نِعْمَتُ اللَّهِ وَآخِلُوا قَوْمَهُ هُوَ أَرَبُ الْبَوَارِ  
قَالَ التَّائِي يَوْمَ يَذِرُ

۱۵۷. حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
يُزَيْدُ بْنُ أَبِي عِيْنَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ  
عَائِشَةَ فَقَالَ عُمَرُ رَفَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جد کے عند کفہ قریش  
کے جو جنگی سرداروں کی لاشوں کو ایک ایک سے کنوئیں میں پھینکنے کا حکم  
فرمایا تھا، چنانچہ ان کے لاشوں کو ایک ایک کنوئیں میں پھینک دیا گیا  
تپ کی یہ علامت مبارک تھی کہ جب کسی قوم پر غلبہ حاصل ہوتا تو میں ان میں  
قیام فرمایا کرتے تھے۔ جب میدانِ بدر میں میرا لفظ آیا تو اسی سوار کی کا حکم  
فرمایا، چنانچہ آپ کی کنوئیں پر کبار و کس دیالی، جب آپ چل پڑے تو صحت  
کرام بھی آپ کے پیچھے چل رہے اور ان حضرات کا بیان ہے کہ ہم تو یہ  
سمجھتے تھے کہ آپ کسی حاجت کے تحت جا رہے ہیں، ایمان لائے کہ آپ  
اسی کنوئیں کی سند پر چا پھینچے اور ان لوگوں کے نام سے حاجت کے کر  
مخاطب فرمایا کہ اسے نواں بن نواں، اسے نواں بن نواں، کیا یہ بات  
تھیں بھی گئی ہے کہ تم اللہ اس کے رسول کا حکم ماننے۔ بے شک ہمارے  
سب نے جیسے جس چیز کا لفظ فرمایا تھا وہیں حاصل ہو گئی۔ بتاؤ جس چیز کا  
اس نے لفظ سے لے کر لفظ تک تھا وہیں پہنچ گئی ہے یا نہیں، ہاں ان کا بیان  
ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے، یا رسول اللہ! آپ ایسے جس طرح کا لفظ فرما  
رہے ہیں میں نے اللہ کے اندر مدح میں نہیں ہی۔ پس رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ اس دستِ مبارک کے قبضے میں عمر کی ہون ہے، جو کچھ میں کہہ رہا ہوں  
اسے تم ان کے زیادہ نہیں سمجھتے، قاتلہ کافروں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس  
کی ایک گونہ زندگی رکھی، تاکہ ان میں سے آپ کے ارشادِ عالی سے ان  
کی بیخ کنی، زلفت، مسخ اللہ حضرت و نماست کا  
انکار ہو جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت ۱۔  
”جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا ہے“ میں  
ابراہیم (آیت ۱۲) میں ناشکری سے بدلنے والے کفار قریش ہیں۔  
عمر بن دینار کا قول ہے کہ ناشکری کرنے والے قریش میں ابو محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت میں اور انہیں تباہی کے گمراہ کرنے سے مراد یہ ہے  
کہ بدر کے میدان میں انہیں واصل جہنم کیا۔

خاتمِ ثانیہ: وہ کلمہ حضرت عمر بن ذر سے روایت کیا ہے کہ  
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے حضرت ابن عمر رضی اللہ  
عنہما کا ذکر ہوا کہ ابی وہیل کے گھرنے سے رستہ کو اس کی قبر میں



وَمَسْلَمًا أَنَّ النِّمْتَ يَحْدُبُ فِي كُفْرِهِ بِبَيْتِهِ أَهْلِهِ  
تَعَالَتْ إِيَّاهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّهُ لَيُحْدِبُ بِخَطِيئَتِهِ وَدَيْبِهِ وَإِنْ أَهْلَكَ  
لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الَّذِي قَالَتْ قَدَ الْكَ مِثْلَ قَوْلِهِ إِنْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى  
الْقَلْبِ وَيَبْكُ قَتْلِي بِدِيَارِ قَيْنِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ  
لَهُمْ مَا قَالَ إِنْهُمْ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ إِنَّمَا قَالَ  
إِنْهُمْ الْآنَ لَيَبْكُونَ أَنْ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ  
حَقٌّ كَمَا قَرَأْتُ إِنَّكُمْ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتَى وَمَا أَنتَ  
بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ تَقُولُ جِئْتُمْ تَبَوُّؤُا مَقَالِدَهُمْ  
فِي الْقُبُورِ.

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَزْ  
هَشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقَدْ أَلِفْتُ  
حَدَّثَنَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَلْبِ بَدْرٍ فَقَالَ  
هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالُوا لَا  
الآنَ يَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ  
إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْهُمْ  
الآنَ لَيَبْكُونَ أَنْ الْمَوْتَى كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ  
النَّصْقُ مَقْرَأْتُ إِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتَى حَقٌّ  
قَرَأْتُ الْآيَةَ.

بَابُ فَضْلِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا.

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا  
مَعْمُورُ بْنُ عَمِيٍّ وَحَدَّثَنَا أَبُو اسْمَعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنَ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أُمِّيُّبُ  
حَارِ شَرُّ يَوْمٍ مَبْدُورٍ وَهُوَ عَدَاؤُكَ فَجَاءَتْ أُمُّكَ  
الشَّيْخِي صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ قَدْ عَرَفْتُ مَبْدُورَةَ حَارِ شَرِّ وَجْهِي فَإِنْ يَكُنْ  
فِي الْجَنَّةِ أَصِيرُ وَأَحْتَسِبُ وَإِنْ تَكُنْ فِي الْأُخْرَى  
تَرَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ وَيَعْلَى أَوْ هَلَيْتِ أَوْ جَنَّةٌ

عاب ہوتا ہے، تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ  
فرمایا ہے کہ ریت کو اس کی خطاؤں اور گناہوں پر مذکور رہا ہوتا ہے  
اور اہل ایمان اس پر ریت رہ جاتے ہیں اور یہ تو اس ارشاد کے مطابق  
ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ آپ اس گنہ  
پر کھڑے ہوئے جس میں مشرکین کے مقتولین بد پرست ہوئے تھے،  
تو آپ نے ان سے خطاب فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ میرے ارشاد کو یہ سن  
رہے ہیں بلکہ یہ فرمایا کہ انہیں اب معلوم ہو گیا ہے کہ میں جو کچھ ان  
سے کہتا تھا حق ہے، پھر حضرت صدیق نے یہ آیت پڑھی نہ بیشک رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت ۱۱۵۸ نیز اللہ اعلم فیہ  
پرست ہوئے لوگوں کو سنانے والے ہیں اس آیت ۱۱۵۹ کا  
بیان ہے کہ حضرت صدیق کلمہ لاد یہ تھا کہ جنہوں نے اپنے گناہوں پر پچھ جگے ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم بد کے گنہوں پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا  
تم نے اپنے رب کے سچے وعدے کو پایا؟ پھر فرمایا کہ یہ اب  
میرے اہل کس رہے ہیں جب اس بات کا حضرت عائشہ  
سے ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ انہیں اب کوئی معلوم ہو گیا ہے کہ جو  
کچھ میں کہتا تھا حق ہے اور پھر انہوں نے کہ بے شک  
موتے تمہارے سنانے سے نہیں سنتے۔ آخر  
آیت تک پڑھی۔

اصحاب بد کے فضیلت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت  
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے ساتھی کو دیکھا کہ وہ فخر  
تھے۔ ان کی وجہ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں  
ماضی ہو کر ان کی خدمت میں۔ یا رسول اللہ آپ کو نبی معلوم ہے کہ مجھے  
مذمت سے کتنا پیار تھا، پس اگر وہ جنت میں ہے تو میں میری عمر اور ثواب  
کی امید رکھوں اور میرا دل فرخا بخراستہ برعکس ہے تو وہ خطہ فریستے  
کو میرا کیا بدل ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تجھ پر انورس ہے کیا تو پہلی  
جو گنہ ہے؟ کیا خدا کی ایک ہی جنت ہے؟ اس کی جنتیں تو بہت

وَاجِدَةٌ هِيَ اِنَّهَا جَنَّتْ كَثِيرَةً قَرَأَتْهُنَّ بِنْتِ  
الْوَقْدِ دَوَّسٍ .

۱۱۶۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اَدْرِيسٍ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
عَنْ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنَّا مَرَّةً وَ  
الزَّمِيرُ وَكُنَّا قَائِمِينَ قَالَ انْطَلِقُوا حَقَّ  
تَأْتُوا وَضَعْتُ خَاجَ حَدِّثَ بِهَا امْرَأَةً مِنْ  
الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ وَمِنْ حَاجِبِ بْنِ اَبِي  
بَلْعَةَ اَنَّ الْمُسْلِمِينَ قَالُوا كُنَّا هَائِلِينَ عَلَى  
نَبِيِّهَا عِثْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُنَّا اَلِكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعَنَا كِتَابٌ مَعَهَا  
فَانْتَسَتْ فَلَمْ تَرَ كِتَابًا فَقُنَّا مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا كِتَابٌ اَوْ  
لَتَجِدَنَّ ذَلِكَ فَلَمَّا رَأَتْ اَلْجَنَّةَ اَهْوَتْ اِلَى مَخْرَجِهَا  
وَهِيَ مُخْتَلِجَةٌ بِكِسَاءٍ فَاَعْرَجَتْ فَانْطَلَقَتْ اِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ اَرْسَلْنَا  
اَبِيكَ قَدْ خَانَ اَبِيكَ وَرَسُولُكَ وَالْمُؤْمِنِينَ قَدْ بَيَّضَ  
عُنُقُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلْتِكِ  
عَلَى مَا مَنَعْتِ قَالَ مَا جَلَبَ وَانْتَوَمَا اِلَى اَنْ لَا تَكُونَا  
مُؤْمِنَاتٍ اِنَّهُمَا وَرَسُولُهُمَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اَرَدْتُمْ اَنْ يَكُونَ لِي يَتَدَلَّقُوْا مَبْدُودَةً اِنَّهُمَا  
عَنْ اَهْلِي وَمَالِي وَنَيْسَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ هَذَا  
مِنْ غَشِيَةِ رَبِّهِ مَنْ قَدَّعَ اللَّهُ رِيْبَ عَنْ اَهْلِيْهِ وَمَالِهِ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ وَذَقُوا لَوْ  
لَهُ اِلَّا حَبْرًا فَقَالَ عُمَرُ اِنَّهُ قَدْ خَانَ اَبِيكَ وَرَسُولُكَ  
وَالْمُؤْمِنِينَ قَدْ بَيَّضَ عُنُقُهُ فَلَا صَرْبَ عَنْقُهُ فَقَالَ اَنْفِيسَ  
بِسْ اَهْلِي يَدُ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ اَهْلَهُ اِلَى اَهْلِي مَبْدُورٍ

ساری ایسے اور بے شک وہ جنت الفردوس میں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے احصاء ابو نذر اور حضرت زبیر کو مکرر کیا کہ سوار ہو کر چلاؤ  
میان تک کہ جب وہ صراط کے پاس پہنچے تو مشرکین کا ایک صف  
ہے گی جس کے پاس صاحب بن ابی ہشام کا خط ہے جو مشرکین کو کہے کہ  
لکھا گیا ہے۔ چنانچہ جب وہ صدمت میں آئے تو اللہ اولیٰ پر سوار  
ہو کر جاری تھے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ پس  
پہنچے اس سے صدمہ کے لیے کہا۔ وہ کہنے لگی کہ میرے پاس تو کوئی  
صدمہ نہیں ہے۔ پہنچے اور اس کو جفا کر اس کی تلافی نہ ہو سکی کوئی خط  
- ۵۰ - پس پہنچے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرما ہرگز خط  
نہیں ہو سکتا۔ لہذا یہ تو خط نکال دے ورنہ ہم تجھے لٹکی کر دیں گے۔  
جب اس نے اس کی سختی دیکھی تو اپنے پیٹھ کے اندر سے ایک خط  
نکال کر میرے پاس پہنچا ہوا تھا۔ ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا تو اس  
سے اللہ تعالیٰ اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خیانت کی ہے۔ پس مجھے ہوا  
مرحمت فرمائی کہ اس کا گردن اڑا دو۔ اچھا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حضرت صاحب سے پوچھا کہ تم نے کیا کیا کیا؟ حضرت صاحب رضی اللہ عنہ  
جسے کہ خود کی قسم مجھے کچھ بھی نہیں جو بد میں ملو وہاں سے اللہ پر اللہ  
اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہوں امیر ارادہ ہوا کہ  
ان لوگوں پر کوئی اسان گردن نہ کرے میری جانوں اور مال کو وہ لوگ تباہ  
نہ کریں جبکہ حضور کے اصحاب میں سے ایسا ایک بھی شخص نہیں ہے جس  
کے وہاں دشتہ ہزار ہوں جو اس کے اہل و عیال اور مال و مسائل کو لٹکتے  
کر رہے ہیں۔ اچھا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بیان سن کر (ہوا کہ یہ  
سچ کہتے ہیں لہذا کوئی انہیں بخانا نہ کہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
کہ اس نے اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی ہے۔  
لہذا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کا گردن اتار دوں۔ آپ نے  
فرمایا: کیا اس نے جنگ بدر میں حصہ نہیں لیا تھا؟ کیا تمہیں معلوم نہیں  
کہ اہل بدر کے حالات پر مطلع ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان سے



عَنْ حَمَّادَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَ الشَّوْبَرِيِّ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ  
زَيْدِ أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا الشُّبُوكُ كَرِهَ بَعْضُ كَثْرَتِهِ فَارْتَمُوا  
وَأَسْتَبِقُوا نَهْلَكُمْ .

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَالٍ حَدَّثَنَا هَدْرُ  
حَدَّثَنَا أَبُو اسحق قَالَ سَمِعْتُ النُّجَافَةَ بْنَ عَازِبٍ  
قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ثَمَرِ مَاءٍ  
يَوْمَ مَا أُحُدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ فَأَمَّا بَنُو مُتَاسِجِدِينَ  
وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصْلَحُوا  
مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً فَسَبَّحِينَ  
أَسِيرًا وَ سَبَّحِينَ قَتِيلًا قَالَ أَبُو سُهَيْبٍ يَوْمَ يَوْمِ  
بَدْرٍ وَالْعَرَبُ بِبَدْرٍ .

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو  
إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ زَيْدِ بُرَيْدَةَ عَنْ  
أَبِي مُوسَى أَسَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِذَا الْغَنِيمَةُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنْ الْخَيْرِ بَعْدَ  
وَكُوفِ الْبَيْتِ الَّذِي أَتَانَا بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ .

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ  
سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ سُوَيْبٍ أَبِي لَيْثٍ الْحَضْرَةَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا الْغَنِيمَةُ  
هَوْدَجٌ فَتَبَيَّنَتْ وَعَنْ يَسَارٍ فَتَبَيَّنَتْ حُدُوثُ الْبَيْتِ  
فَكَانَ لَوْ أَنَّ مَنْ يَمُكِّنُهُمْ إِذَا كَانَ لِي أَحَدُ هَؤُلَاءِ  
فَتَنَ صَاحِبِهِ يَا عَمْرُو أَرَأَيْتَ أَبَا جَهْلٍ فَقُلْتُ يَا ابْنَ أَبِي  
وَمَا فَصَّرْتُمْ قَالَ مَا هَذِهِ أَتَى رَأَيْتُمْ  
أَنْ أَقْتُلَهُ أَوْ أَمُوتَ كَذَلِكَ فَقَالَ لِي الْأَخْرَجُوا  
مِنْ صَاحِبِهِ بِمِثْلِهِ قَالَ فَمَا سَأَلْتَنِي أَيْ سَبَّحْتَ  
رَجُلَيْنِ مَكَانَهُمَا مَاشَرْتُ لَهْمَا إِلَيْهِ فَشَدَّ  
عَلَيْهِ مِثْلُ الصَّقَرِ بَيْنَ حَتْفِي وَبَازَا وَهُمَا  
أَيْنَا عَمْرُو .

نسر آیا۔ جب کانزلی میں گرتھار سے نزدیک آ  
جائیں تو تیرا غلارہ کنا اور اپنے تیروں کو خارج نہ  
کرنے دینا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
ابو کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن جبریل بن عباس  
تیرا غلارہ کنا سرور سرور فرمایا تھا، لیکن ہمد سے سرگرداں شہید ہوئے  
بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے اخص  
مشرکین کے ایک سو چالیس افراد پر انصار پڑا یعنی شتر قیل  
ہوئے اور شتر سے ٹکے۔ اسی لیے ابو سہیب نے  
کہا تھا کہ آج کا دن گویا ہمد کے دن کا بدلہ ہو گیا اور  
جنگ شعلہ کی طرح ہوئی ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نسر دیا۔ غیر  
(بھلا) تو وہ ہے جو جنگ آمد کے بعد ہنس نکلا  
اور سچائی کا صلہ وہ ہے جو جنگ ہمد کے بعد غنایم  
فرمایا تھا۔

حضرت عبد الرحمن بن حوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ  
ہمد کے بعد میں صف کے مدد تھا کہ میں نے اپنے دلیں بائیں دیکھا تو حکم  
سین (لے کر) آئے، گویا ان دھن کی سوجھ بک سے میں غصہ ہو کر بڑھ کر  
اتنے میں ایک نے ہمد سے چپا کر مجھ سے پرچا اور چپا جان: بچے جو جنگ  
فرمایا میرے میں نے کہا: اسے چھوڑو: تمہیں کا کیا کدو ہے؟ جواب دیا کہ  
میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ مدد کی ہے کہ اگر سے دیکھ پاؤں تو تم کر کے  
چھوڑ دو گویا جام شہادت نوش کر جاؤ گا۔ پھر دوسرے لڑکے نے پچھ  
سے چہتے ہوئے مجھ سے یہ بات کہی: وہ فرماتے ہیں کہ اب مجھے اس بات کی  
کوئی تشابہ نہ رہی کہ میں ان کے بدلے تو تمہارے مدد میں ہوا۔  
آخر میں نے انہیں اللہ سے آجوتی بنا دیا تو وہ اس پر جواب کی طرح  
چھپ پڑے اس پر پنے دہے عزیزوں کا نکلیں میں دلوں  
و مدد ہو تو حضرت صفرا کے ماہر ادا نہ تھے۔

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ سَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ  
بْنُ أَسِيدٍ بَنُ جَارِمَةَ الشَّقِيقِيُّ خَلِيفَةُ بَنِي زُهْرَةَ وَ  
كَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ  
عَيْنًا وَآمَرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ  
حَدَّثَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا حَفْصَةُ أُمُّ كَالْوَا  
يَ الْهَدَاةَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذَكَرُوا لِي وَنَ  
هَذَا يُقَالُ لَهُمْ يَحْوُلُ حَيَاتٍ فَتَقْدَرُ وَالْهَضْر  
بَقِي نَيْبٍ مِنْ مَنَاسِيَةِ رَجُلٍ زَامٍ فَاقْتَتَلُوا أَثَارَهُمْ  
سَقَى وَجَدُوا مَا كُلُّهُمُ الشَّعْرِيَّ مَنُورٍ تَزَلُّوا مَقَالًا  
تَمُورٍ يَلْمِزُ فَاثْبَعُوا أَثَارَهُمْ فَتَمَّا أَحْسَنَ بِهِمْ  
عَاصِمٌ وَأَحْصَانُهُ لَجُورٍ إِلَى مَوْجِبِهِ مَا حَاطَ بِهِمْ  
الْقَوْمُ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَزَلْنَا غَطْلُوا يَا نَذِيرُكُمْ وَنَكْمُ  
الْعَهْدُ وَالْيَمِينُ قَالُوا لَا نَقْتُلُ مِنْكُمْ أَحَدًا فَكَانَ  
عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ إِذَا الْقَوْمُ أَمَّا مَا كَلَّا أَنْزَلَ  
فِي ذِمَّةٍ كَافٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَخْبِرْنَا بِمَيْتِكَ  
حَمْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَسَكَّرَ قَوْمَهُمْ بِالْبَلِّ فَقَتَلُوا  
عَاصِمًا وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَعْبٍ عَلَى الْعَهْدِ وَ  
الْيَمِينِ قَالُوا مِنْهُمْ تُحْيِيهِمْ وَتَذَكُّهُمْ الدِّينَ وَنَزَلَ  
الْحَرْفُ فَكَانُوا اسْتَمْتَكُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْ تَارَقِيَتِهِمْ  
فَرَبَطُوا هُمْ بِمَا قَالَ الرَّجُلُ لَمَّا بَلَغَ هَذَا أَوَّلُ  
الْعَهْدِ وَوَالِدُوا أَصْحَابُكُمْ إِنْ يَنْهَوُكُمْ عَنْهُ  
يُرِيدُ الْقَتْلُ فَجَرُّوا وَكَانَ لَجُورًا قَالُوا أَنْ يَضَعَهُمْ  
فَاطْلُقُوا بِحَبِيبٍ وَرِيدُ بَنِي الدَّيْثَانَةِ سَقَى بِأَسْوَأِ  
بَعْدَ وَفَعَلَ بَدْرًا فَابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بَنِي عُمَيْرٍ  
تَوَلَّى حَبِيبًا وَكَانَ حَبِيبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَبِيبَ  
بَنَ عَاصِمٍ يَوْمَ هَدْرٍ فَكَانَتْ حَبِيبٌ بِعَدَمِهِمْ أَيْدِيًا  
حَتَّى أَجْمَعُوا قَتْلَهُ فَاسْتَعَارَ مِنْهُ بَعْضُ بَنَاتِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے دس افراد کا ایک سر پر دو نفر یا اور بن پر حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو  
امیر مقرر فرمایا جو حضرت عاصم بن عمر بن خطاب کے اصحاب تھے۔ جب یہ حضرات  
مصر میں آکر کھد کے امین وہ کے مقام تک پہنچے تھے تو قریہ بیان کو کہ  
مصر کے استحقاق بنا دیا۔ یہ قبیلہ ذیل ایک شاخ ہے۔ پس انھوں نے ترکہ تک  
بلکہ تیر اندازوں کو ان کا قاتل یوں کہ دیکھا ان کے نقش قدم کا قاتل میں تھے  
یوں تک کہ انھوں نے ان سہت کے شہرے کی ایک جگہ پر کھدوں کی گھنٹیاں  
دھڑکا کھد کو تو خوب دھیرہ طیرا کا کھد یہی ہیں۔ پس ان قدس کے نشانات  
دیکھتے ہوئے چھپے چھپے گئے۔ جب حضرت عاصم اللہ بن کے سچوں نے  
انھیں دیکھا کہ قریب آئے تو ایک چٹائی پر چڑھ گئے۔ ان لوگوں نے پادری  
کو کھیر یا اللہ ان سے کہنے لگے کہ اگر تم مجھے قتل کرو گے تو میں آپ کو ہلکے پرد  
کو تو قیامت کا دھمکے یہ کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہیں کریں گے  
حضرت عاصم نے کہا۔ مانتھیں میں تو کافروں کی پادری جانے کے لیے مانتھ  
تیار نہیں ہوں۔ چھوڑنا کہ اسے اللہ ہمارے حال سے ہی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کو صلی اللہ علیہ وسلم۔ کافروں نے تیر پر ہلکے شہرہ کہنے میں سے حضرت  
عاصم اللہ بن کے سات ساتھ غریب ہو گئے اسالی میں حضرات ان کے  
معدوہ بیان پر انھوں نے کہنے لگے اتر آئے میں حضرت خبیث حضرت  
نید بن ثبوت تیسرے کوئی اللہ عبد اللہ بن حنفی (جب انھوں نے اپنے  
آپ کو ان کے پردہ کی آواز کہنے کی نانت نکال کر ان سے ان سہت کی  
مشکلیں دیکھنے لگے۔ پس تیسرے آدمی (حضرت عبد اللہ بن حنفی) نے کہا  
میں دیکھتا ہوں کہ تم میں تیسرے ساتھ ہرگز نہیں جاؤ گا۔ لہ  
ان کا نسبت اپنے مقتول بھائیوں کے نقش قدم پر چلنا زیادہ پسند ہے  
کہ انھوں نے ان کے ساتھ بہت کچھ نہائی کی لیکن یہ ان کے ساتھ جانے پر  
دل نہ ہوتے۔ آخر کار حضرت خبیث اللہ حضرت زید کو نہ کہ چلے  
گئے اس لیے کہ انھوں نے حضرت کو فرست کر دیا۔ یہ تو جنگ بدر کے بعد  
دور پذیر ہوا جو حادثہ بن عاصم بن ثعلبہ نے حضرت خبیث کو فرمایا کہ  
تجس کے وقت انھوں نے حضرت بن عاصم کو قتل کیا تھا، حضرت خبیث کا بیٹا  
تھا ان کی تیر میں ہے۔ جب انھوں نے قتل کی نشان دہی تو انھوں نے  
حادثہ کی بیٹی سے استعاز مانگا۔ اس نے دے دیا۔ اس کا ایک بھڑاسا



الْمَوْتِ مُؤْمِنًا يَسْتَعِدُّ لَهَا خَائِعًا رَشَدًا مَدْرَجَتِي  
 لَهَا وَهِيَ غَارِدَةٌ حَقٌّ أَمَّا هُوَ جَعَلَتْهُ مَجْلِسَةً  
 عَلَى فَيْحَةٍ وَالْمَوْسَى يَسِيدُ قَالَتْ فَخَرَّ عَنْ قَرْنَةٍ  
 عَنْهَا خَبِيبٌ أَطْعَمَ أَنْ تُخَفِّينَ أَنْ أَقْتَلَكَ مَا كُنْتُ  
 لَا فَعَلَ ذَلِكَ قَالَتْ وَانْهَو مَا رَأَيْتَ أَيْسَرًا فَخَطَّ  
 غَيْرَ ابْنِ خَبِيبٍ وَاللَّهُ لَعَنَهُ وَجَدَّ لَهُ يَوْمًا يَأْكُلُ  
 قِطْعًا مِنْ بَيْتٍ فِي مَدِينَةٍ وَإِنَّهُ لَمَوْفُورٌ بِالْحَدِيدِ  
 وَمَا مَكَّةَ مِنْ شَمَرَةٍ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّهُ لَيَرْتَفِعُ  
 رَمَقُهُ اللَّهُ خَبِيبًا قَدْ خَلَعَ حُجْرَاهُ مِنَ الْعَرَمِ  
 لِيَقْتُلَهُ فِي الْوَحْلِ قَالَ لَهُمْ خَبِيبٌ وَمَوْفُورٌ أَصْبَحَ  
 نَكْعَتَيْنِ خَتَرَ كَوْفَهُ قَدْ كَرَّ نَكْعَتَيْنِ فَقَالَ وَاللَّهِ  
 لَوْ لَا أَنْ تَحْسِبُونَا أَنَّ هَذَا جَرَحٌ يَزِيدُكُمْ أَنْفُسَكُمْ  
 أَنْفُسَكُمْ عَدَاؤًا وَاقْتُلْتُمْ بَدَاؤًا فَلَا تُبْقِي مِنْهُمْ  
 أَحَدًا أَشْرَافًا يَقُولُ ۝

فَلَسْتُ أَبَاقِي حَيًّا أَقْتُلُ مُسْلِمًا  
 عَلَى أَعْيُنِ جَنْبٍ كَانَ يَدُو مَضْرُوعِي  
 وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَاءُ  
 يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شَلُو مُسَمِّعٍ

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ الْبُؤْسُ وَعَدَّ عَقِبَهُ لِحَاثِ قَتْلِهِ وَكَانَ  
 خَبِيبٌ مُؤْمِنٌ يَكُنِي مُسْلِمٌ قِيلَ صَبْرُ الصَّلَاةِ وَخَيْرُ أَحْوَابِهِ  
 يَوْمَ أُحَيْيِيُوا أَخْبَرَهُمْ وَبَعَثَ مَا شَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى عَاجِمِ  
 بَيْنَ ثَابِتٍ حَيْثُ قَرَأَتْهُ قَوْلُ أَنْ يُوْثِقُوا بِشَقِيٍّ قَبِيضَةً  
 يَمْرُؤًا وَكَانَ قَتْلُ رَجُلٍ عَيْنِيَانِ عَطَلَتْهُمُ فَبَعَثَ خَتَرَ لَهَا  
 رَهْلًا الْكَلْبِيَّ مِنَ الدَّارِ بِرَحْمَتِهِ مِنْ رُسُلِهِمْ فَخَرَّ جَدُّهُ  
 أَنْ يَقْتُلُوهُ أَوْ مَنَّهُ شَيْئًا فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ذَكَرُوا  
 مَرَارَةً أَيْكَ الْبَتِّ سَمِعَ الْعُمَرَاءَ وَجَلَالَ مِنْ أَيْدِي الْمَوْتِ  
 يُجَنِّبُونَ صَالِحِيْنَ قَدْ شَهِدَ أَبَدُ رَأَى

بني عامر

و لا حضرت خبيب کے پاس چلا آیا اسے کوڑہتے نہیں تھا۔ جب وہ اس کے  
 پاس آئی اور اس کے کونان کی زبان پر بیٹھے ہوئے اور اس سے کون کے  
 ہاتھ میں دیکھا تو بہت ڈر کر حضرت خبيب نے اس کی پریتائی کو کاٹتے  
 ہوئے فرمایا: کیا تم اس سے ڈرنا ہو کہ میں بچے کو قتل کر دوں گا؟  
 میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ اس نے کہا: خدا کی قسم میں نے خبيب  
 سے نیک ہرگز کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ خدا کی قسم ایک روز میں نے دیکھا  
 کہ وہ انگوٹھا کھاتے ہیں اور گچا ان کے ہاتھ میں ہے، اما انکو روزگار  
 میں بیکار سے جھٹے سے اندران دونوں کوئی چیل کہ کمر میں تھا ہی نہیں  
 دیکھا کرتی تھی کہ یہ روزی امیر تعالیٰ کی لطف سے تھی جو انہیں رحمت  
 فرمائی تھی جب بزم عادت انہیں قتل کرنے کے لیے حرم کی  
 حدود سے باہر سے گئے تو اس وقت حضرت خبيب نے کہا کہ مجھے تو  
 رکعتیں پڑھنے کی اہازت سے دیکھے ہیں انہوں نے یہ چھوڑ دئے  
 تو انہوں نے دو رکعت نازل پڑھی۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم میں یہ رکعتیں کافی  
 دیر میں پڑھتا ہوں اس وجہ سے دیر نہ کہ کرتے کہنے کو اس وقت سے  
 فرما رہے۔ چھوڑا اگلے اسے امیر انہیں گن کر تباہ کر پھر گن کر قتل  
 کرانے کی ایک کونان میں سے قتل و مچھوڑ۔ میرے اشارے پڑھے۔

جو جاؤں تکی مہدی وصفا پر تو کیا اہم  
 جاؤں پچھاڑا و قد میں تو کیا ہر علم  
 سے میری جاں پیرو یہ زندانی ذی اکرم  
 رکت سے بھر دے جو مرا اعضا کی گیت و کم

پھر جو سرور و عقید بن خاتم امیر اس نے انہیں شہید کر دیا۔ حضرت  
 خبيب کے سہارن کیلئے یہ طریقہ ڈالنے لگا کہ جب وہ اس کے قتل کی جائے  
 تو نذر پڑھے۔ وہ اس کے لئے اپنے اصحاب کو ان حالت کا واقعہ اسکا سناتا  
 دیتا تھا۔ جب قریش نے حضرت عامر بن ثابت کی شہادت کے متعلق سنا چند  
 آدمی بھیجے کہ ان کے جسم کا کوئی حصہ نہ لائیں جس سے انہیں پہچانا جاسکے، لیکن  
 انہوں نے قریش کے ایک بہت بڑے آدمی کو قتل کیا تھا، یہی حصہ ان کا تھا  
 کہ اس پر قریش کو بھیج دیا تاکہ قریش ان کی لاش کے پاس نہ آسکیں اور ان کے جسم کا  
 کوئی حصہ نہ لائیں۔ حضرت کعب بن لکھ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب  
 فرماتے حضرت خالد بن اسید و انہوں نے ایک آدمی تھے جو دونوں نے جگہ جگہ



بَابُ ثَلَاثِينَ فِي شُحْرِ الْمَلِيكَةِ بَدْرًا

۱۱۴۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَبْرِ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ رِفْعَةَ بْنِ رَافِعٍ الرَّسَاقِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ جَاءَ جَبْرِ بْنُ يَحْيَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعْلَمُونَ أَهْلَ بَدْرٍ فَبَيْنَمَا هُمْ إِذْ قَالَ مَنْ أَهْلُ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً تَعْرِفُهَا قَالَ وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلِيكَةِ .

۱۱۵۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمْدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفْعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ أَهْلِ الْعَبِيدِ فَكَانَ يَقُولُ لِأَبْنَيْهِمَا مَا يَسُرُّ فِي ابْنَيْهِمَا بَدْرًا يَا عَقْبَةَ قَالَ سَأَلَ جَبْرِ بْنُ يَحْيَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا .

۱۱۵۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفْعَةَ أَنَّ مَدْحًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَحْيَى أَنَّ يَزِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّكَ كَانَ مَعَهُ يَوْمَ بَدْرٍ حَدَّثَهُ مُعَاذٌ هَذَا الصِّحَابِ فَقَالَ يَزِيدُ فَقَالَ مُعَاذٌ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۱۵۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَبْرِ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ رِفْعَةَ بْنِ رَافِعٍ الرَّسَاقِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ جَاءَ جَبْرِ بْنُ يَحْيَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعْلَمُونَ أَهْلَ بَدْرٍ فَبَيْنَمَا هُمْ إِذْ قَالَ مَنْ أَهْلُ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً تَعْرِفُهَا قَالَ وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلِيكَةِ .

بَابُ ثَلَاثِينَ

۱۱۵۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَبْرِ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ رِفْعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ جَاءَ جَبْرِ بْنُ يَحْيَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعْلَمُونَ أَهْلَ بَدْرٍ فَبَيْنَمَا هُمْ إِذْ قَالَ مَنْ أَهْلُ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً تَعْرِفُهَا قَالَ وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلِيكَةِ .

غزوة بدر میں فرشتوں کا آنا۔

حضرت معاذ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں جو غزوہ بدر میں شامل تھے کہ حضرت جبریلؑ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ آپ غزوہ بدر میں شمولیت کرنے والوں کو کیا سمجھتے ہیں؟ فرمایا میں انہیں مسلمانوں میں سب سے افضل قرار دیتا ہوں، ایسا ہی کوئی دوسرا لفظ استعمال فرمایا حضرت جبریلؑ نے کہ اگر غزوہ بدر میں شمولیت کرنے والے فرشتے بھی دوسرے فرشتوں میں اسی طرح ہیں۔

حضرت معاذ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم معاذ بن رافع صحابی ہیں یا میرے جبرائیلؑ حضرت رافع بن خدیجؓ والد ہیں۔ وہ (حضرت رافع) اپنے صاحبزادے (حضرت معاذ) سے فرماتے تھے کہ مجھے غزوہ بدر میں شامل ہونے کی اتنی خوشی نہیں تھی جتنی بیت عقبہ کی ہے۔ وہ فرماتے تھے کہ حضرت جبریلؑ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں دریافت کیا تھا، جیسا کہ مذکور ہوا۔ یعنی بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن رافع نے فرمایا کہ ایک فرشتے نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ یہی فرماتے ہیں کہ یزید بن الولیدؓ نے کہا کہ میں مدد حضرت معاذ نے یہ صحیث بیان کی تو میں آپ کے ساتھ تھا۔ یزید کا بیان ہے کہ حضرت معاذ نے فرمایا تھا کہ دریافت کرنے والے فرشتے کا نام حضرت جبریلؑ علیہ السلام ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے روز فرمایا کہ یہ حضرت جبریلؑ ہیں جنہوں نے اپنے گھوڑے کا سر خانا ہوا ہے اور ہتھیار زیب تن کئے ہوئے ہیں۔

غزوہ بدر سے بعد کی باتیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ حضرت ابو زبیرؓ صحابی لاؤ اور انتقال کر گئے اور غزوہ بدر میں شامل ہونے تھے۔

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
ثَابِتٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ  
مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي سَلَابٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ بَيْنَ مَالِكٍ وَالْحَدِيثِ  
قَدِيمٌ مِنْ سَعِيدٍ فَقَدْ أَرَادَ أَنْ يَتَرَأَّاهُ هَذِهِ لَحْظًا مِنْ لَحْظِهِ  
الْأَخْصَى فَقَالَ مَا أَتَانِي إِلَيْكَ سَأَلْتُ عَنْكَ فَاسْأَلْ  
إِلَى آخِرِهِ لَا تَمُوتَ وَكَانَ مَدِيرِيَا فَكَانَ بَيْنَ  
الْعُمَيَّانِ فَكَانَ فَقَالَ إِذَا سَمِعْتَكَ بَعْدَ ذَلِكَ  
أَمْرًا فَمَنْ لِمَا كَانُوا مِنْهُ مِنْ أَكْثَرِ لَحْظِهِ  
الْأَخْصَى بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو  
أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ  
الرَّبِيعُ لِقَيْسِ بْنِ سَعِيدٍ يَا عَبِيدُ مَا بَيْنَ سَعِيدِ بْنِ  
الْعَمْرِ وَهُوَ مَدَّ يَدَهُ لَا يُرَى مِنْهُ إِلَّا عَيْنَاهُ  
وَهُوَ يَكْنَى أَبُو ذَاتِ الْكَلْبِ فَقَالَ أَبُو ذَاتِ  
الْكَلْبِ مَا حَدَّثْتُكَ عَنِّي يَا عَمْرُو فَطَعَنْتُهُ فِي عَيْنَيْهِ  
كَمَا تَقَالَ وَهَاشِمٌ مَا أَخْبَرْتُ أَنَّ الرَّبِيعَ قَالَ  
لَقَدْ قَعَنْتُ رَجُلًا عَنِّي ثُمَّ تَمَطَّاتُ فَتَعَانِ  
لِلْجَهْدِ أَنْ تَزْعُمَهَا فَقَدْ امْتَنَى طَرَفَاهَا قَالَ لَوْ  
فَأَلَيْسَ يَا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَطَا  
فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَفَا  
ثُمَّ هَبَّ أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ فَمَتَا قَيْسُ أَبُو بَكْرٍ سَأَلَهَا  
إِنِّي هَا عَمْرُو كَيْ خَطَا إِيَّاهَا فَلَمَّا قَامَ عَمْرُو أَخَذَهَا  
فَلَمَّا طَلَبَهَا عُمَيَّانُ مِنْهُ فَاعْطَاهَا إِيَّاهَا فَلَمَّا قَامَ قَيْسُ  
مُتَّحِنٌ وَقَعَتْ بَيْنَهُمَا عَيْنٌ فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
الرَّبِيعِ فَكَانَتْ بَيْنَهُمَا حَتَّى قُتِلَ.

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الْزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو ذَرٍّ رَأْسُ عَائِدَةَ الْفَيْزِ  
عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ شَهِيدًا بَدَأَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا يُونُسُ.

حضرت یونس بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جب سفر  
سے اپنے اہل و عیال میں واپس آئے تو ان کے گھر والوں نے  
ان کے سامنے قرآن کے تلاوت میں سے پیش کیا۔ انہوں نے  
فرمایا کہ میں اس وقت تک اسے نہیں کھاؤں گا جب تک  
اپنے اہل و عیال سے مل نہ سکوں۔ حضرت قتادہ بن نومان سے یہ روایت  
ہے جو بدری صحابی ہیں۔ جب ان سے پوچھا کہ انہوں  
نے فرمایا۔ آپ کے جاننے کے بعد سابقہ علم منسوخ  
ہو گیا تھا یعنی پہلے قرآن کا تلاوت میں دن کے بعد کھانے  
کا عادت تھی۔

حضرت حماد بن ابی اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد  
حضرت امیر نے فرمودہ بدر کے بعد دیکھا کہ جبکہ بن سعید بن ابی اسحاق  
سے میں چھاپا ہوا تھا اور میں نے دیکھا کہ میری نظر میں آتا تھا اس  
کا کیفیت ابھارتا کرتی تھی مدہ کہنے لگا کہ میں ابھارتا کرتی ہوں۔  
پس حضرت زبیر نے اس پر حملہ کیا اور اس کی آنکھ میں برہمی ڈالی تو  
وہ گر گیا۔ ہشام کہتے ہیں کہ مجھے حضرت زبیر کی زبان بٹا گیا کہ میں نے اس  
پر ایسا پاؤں رکھ کر زور لگایا اور بڑی شکل سے وہ برہمی نکالی تھی جس  
کے باعث اس کے دونوں کنارے بڑھے ہوئے تھے۔ عروہ کا بیان  
ہے کہ اس برہمی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مانگا تو انہوں  
نے پیش کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے سال ہو گیا تو انہوں نے  
سے لے لی۔ پھر حضرت ابوبکر نے حبش کی قرآن سے لے لی۔ جب حضرت عمر  
کا وصال ہو گیا تو اسے حضرت عمر نے مانگا۔ لہذا انہیں دے دی۔ جب  
حضرت عروہ وصال ہو گیا تو انہوں نے لے لی۔ جب حضرت عثمان نے  
ان سے حبش کی قرآن سے لے دی جب حضرت عثمان شہید کر  
دئے گئے تو یہ حضرت علی کا وصال کے پاس آگئی۔ آخر کار حضرت  
عبید اللہ بن جراح نے اسے مانگا اور شہید ہونے تک ان کے پاس ہی رہا۔  
ابو اسحاق کا کہنا ہے کہ حضرت عباس  
بن عباس نے کہا جو عروہ بدر میں خالی ہوئے تھے کہ وصال  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منسوب کیا کہ مجھ سے بیعت  
کر۔

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجٍ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ  
عَنْ عُكَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّمِثِيِّ  
عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا  
حَدِيقَةَ وَكَانَ مِنْ شُرَهْدٍ مَدْرَأَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَقَّى سَائِلًا وَأَنَّهُ كَانَ يَدُفُّ أَيْخِرَ  
هَيْدِ يَدَيْهِ الْوَلِيدِ بْنِ عُثْبَةَ وَهُوَ مَوْتِي لَأُمِّ رَاقٍ مِنْ  
الْمَنْصَارِكِ كَمَا تَنَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
زَيْبًا وَكَانَ مِنْ مَبْنُوعٍ رَجُلًا فِي الْعَجَلِ لَيْتِي دَعَاءُ النَّاسِ  
إِلَيْهِ وَوَرِيتُ مِنْ مَيْلٍ لَيْتِي حَتَّى أَمُرَ اللَّهُ تَعَالَى  
أَذْغُوهُمْ بِأَيْدِيهِمْ فَجَاءَتْ سَهْلَةُ الْبَيْتِي صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَوِثَ .

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمَعْنَى  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ ابْنِ الرَّمِثِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
قَالَتْ وَحَلَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاءُ  
بُنَى عَلِيٍّ فَحَسَسَ عَلِيٌّ فِي أَثَرِي كَمَا خَلَّيْتُ حَتَّى وَجَّهْتُ  
بُرُيْرِيَّ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَبِالْبَدْنِ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى مِنْ قَبْلِ  
أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ قَبِيلَتِي  
يَسْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَقُولِي هَكَذَا أَوْ قُولِي مَا كُنْتُ تَقُولِينَ .

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مَوْسَى أَخْبَرَنَا هُشَامُ  
عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَنْ كَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمِيْرٍ عَنِ ابْنِ  
بِرْقَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ  
ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ صَاحِبُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ شَهِدًا يَوْمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
تعالیٰ علیہ وسلم فرمائی ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ عروۃ بدر میں شامل ہوئے تھے حضرت سالم کو اپنا منہ بولا  
بیٹا بنا لیا تھا۔ اور ابنا بھتیجی یعنی چند بہت دلیقہ بن عقیلہ سے ان  
کا نکاح کر دیا تھا۔ جبکہ سالم ایک انصاری حدیث کے آزاد کردہ غلام تھے  
چنانچہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو حضرت زید کو  
اپنے سر بولائی بنا رکھا تھا۔ ناذاہ سلطنت میں یہ دراج تھا کہ جب کوئی  
کسی کو قسمی بنا دیتا تو وہ اس کے ال میں سے سیراٹ لے لیتا تھا، یہی  
تھ کہ اگر اللہ تعالیٰ سے یہ قسم مان لیں تو ہم ان کو ان کے حقیقی باپ کا بہت  
سے پکارے۔ یہی حضرت سہلہ (زوجہ ابو ہریرہؓ) نے بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں عام جو یہ پھر اپنی حدیث بیان کی۔

عائشہ بن زکریا کو بیان ہے کہ مجھے سے ترجیح بنت سہلہ سے فرمایا،  
کہ شب برفان کے بعد میرے قریب خانے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئے  
وہ اپنے بستر پر اس طرح جلوہ افروز ہوئے جیسے آپ بیٹھے ہیں۔  
اس وقت کچھ روکیں دوت بھاگ رنگ بدر میں آئے جانے والے اپنے  
بٹوں کی تن میں قصیدہ گارہی تھیں۔ آخر کار ایک روکی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نہایت تعریف خواہ جوگی کی بات جانا ہے۔ یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
نہایت کر یہ نہ کہو بلکہ وہی کے جانو جو تہ پہلے کہہ رہی تھیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرماتے ہیں کہ مجھے  
حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
وسلم کے صحابہ ہیں اور عروۃ بدر میں شامل ہوئے تھے کہ میں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ نے فرمایا ارادت  
کے خوشے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گناہ تصویر





فَرَضَ اللَّهُ النَّظَرَ فَقَالَ إِلَى وَجْهِهِ كَرَّ قَالَ حَتَّى دَعَا نَعْلَهُ  
 أَمْكُرَ إِلَّا عَصِيدٌ لَا فِي نَعْلِي فَقَالَ لَيْسَ بِي شَيْءٌ سَلِّمْ  
 أَنَّهُ لَيْسَ بِي شَيْءٌ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
 عَقِيْبَتِهِ الْقَهْمُ لِي فَخَرَجَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ

۱۱۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو أَخْبَرَنَا أَبُو  
 عُبَيْدَةَ قَالَ أَلْفَدَّ لَنَا أَبُو الْأَصْبَغَانِ سَيْعَةً مِنْ  
 ابْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ عَلِيًّا كَتَبَ عَلَى سَهْلٍ مِنْ حَنِيْفٍ فَقَالَ  
 إِنَّهُ شَيْطَانٌ كَذَّابٌ

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
 الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ  
 مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا بَنِي سَعْدٍ أَنَّ التَّحْفِيْمِي  
 وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ  
 شَهِدَ بَدْءَ الرُّقْبَى وَالْمَوْيِئَةِ قَالَ لَمْ فَلَيْسَتْ عُكْمَانُ  
 ابْنُ عُلَافٍ مَرَّ حَتَّى عَلَيْهِ حَفْصَةُ فَقُلْتُ إِنْ جِئْتَ أَتَيْتُكَ  
 حَفْصَةُ بَدَتْ لَمْ قَالَ سَأَطْلُقُ فِي أَصْرِي فَلَيْسَتْ بِيَالِي فَقَالَ  
 قَدْ بَدَأَ إِلَيَّ أَنْ لَا أَتْرُكَهُ يَوْمَ هَذَا قَالَ لَمْ فَلَيْسَتْ أَنَا بِكَرْهَتْ  
 إِنْ رِئِئْتُ أَكُنْتُكَ حَفْصَةُ بَدَتْ عَمْرٍو حَفْصَةُ أَبُو بَكْرٍ  
 فَلَمْ يَزِجْهُرْ إِلَيَّ سَيْعَةً لَكُنْتُ عَجِيْبَةً أَوْ جَدَّ وَرَيْتُ عَمْرٍو عُكْمَانُ  
 فَبَدَتْ لِيَالِي لَمْ وَحَفْصَةُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بِمَا لَكُنْتُ لِيَالِي فَفَلَيْسَتْ بِيَالِي فَقَالَ لَعَلْتُ وَجَدْتُ عَمْرٍو  
 عَمْرٍو مَرَّ حَتَّى سَعْدَةُ فَلَمْ أَرْجِعْ لَيْسَ قُلْتُ نَعْرُ قَالَ  
 فَوَيْلٌ لِي بِمَسْحِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا مَرَّ حَتَّى إِلَّا قَدْ  
 حَلُمْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ  
 ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ بِذِي فُتُوْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكْتُهَا لَتَيْتُهَا

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عُبَيْدِ  
 عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يَزِيدَ سَمِعَ أَبَا سَعُوْدٍ الْبَدْرِيَّ

حضرت عمرؓ کو دستا کہ اللہ کا کہ تم نے کیا کیا! لیکن حضرت عمرؓ فرمایا کہ نہ  
 میں چاہتا ہوں کہ انھیں سرخ ہو جائیں۔ حضرت عمرؓ نے جو اکرام علیؓ اور  
 کہ جانب لیجا، پھر آپ کے کہ حور تک نظر نہ ڈالیں اور نہ ہر جس کی دیکھ کر  
 گئے۔ اس وجہ سے کہ میرے والد ماجد حضرت عبداللہؓ کے غلام جو ابی کریم  
 علیہ السلام نے غلامی میں اس وقت کے اوشی و اس شکستہ میں یہی تھا  
 حضرت ابی سہیل کا بیان ہے کہ حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے حضرت  
 حسن بن ضیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اللہ! عمیر بن کہیں کیوں یہ غزوہ  
 بدر میں شان جوئے تھے۔

حضرت عبداللہؓ حضرت عمرؓ کے اشتقاقی منہ امراتے ہیں کہ وہ حضرت عمرؓ کی  
 صاحبزادی حضرت حفصہؓ جوہ ہو گئیں، جو حضرت فہیس بن عذانہ سے نکاح  
 میں تھیں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے علاوہ ہلکا صحابی تھے اور  
 حفصہؓ خود میرا ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ یہی حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ سے  
 طلاق کی اور ان سے کہ کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنی صاحبزادی حفصہؓ کا آپ سے  
 نکاح کر لوں، حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ میں اس سے میں غور کروں گا۔ یہ کئی دفع  
 تک گفتگو کرتے رہے لیکن آخر کار انھوں نے یہ جواب دیا کہ ابھی میرا نکاح کرنے  
 کا ارادہ نہیں ہے۔ پھر حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے طلاق کی اور کہ اگر آپ  
 چاہیں تو میں اپنی صاحبزادی حفصہؓ کا نکاح آپ سے کر لوں؟ یہی حضرت عمرؓ کے غرض  
 اختیار کرنا اور مجھے کوئی تسلی بخش جواب نہ ملا۔ ان کے غور کرنا کا بچے حضرت  
 عثمانؓ کے جواب سے بھی ریا نہ دکھ پایا۔ کئی دفعہ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے آپ سے یہ قصہ کہ بیان کیا پس میں نے اس کا آپ کو نکاح نہ  
 ملا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ سے طلاق ہوئی تو انھوں نے فرمایا: شاید آپ  
 کو یہ بات بالکل گزری ہوگی جب آپ نے حفصہؓ کا میرے ساتھ نکاح کرنا چاہا  
 اور میں نے آپ کی مرضی کے مطابق جواب نہیں دیا تھا! یہاں سے کہا: ہاں، ہنوا  
 نے فرمایا کہ میں اس سے تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں یہ بات تھی  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اس بات میں مجھ سے مشورہ نہ لیا  
 تھا۔ میں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لڑائی میں کر سکتا تھا۔ لیکن اگر حضرت  
 حضرت ابو سعیدؓ بدوی رضی اللہ عنہ سے اس سے بدایت ہے  
 کہ ابی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی جو اپنے اہل و عیال پر

ابی سہیل کا بیان ہے کہ حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرؓ سے طلاق کی اور کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنی صاحبزادی حفصہؓ کا آپ سے نکاح کر لوں؟ یہی حضرت عمرؓ کے غرض اختیار کرنا اور مجھے کوئی تسلی بخش جواب نہ ملا۔ ان کے غور کرنا کا بچے حضرت عثمانؓ کے جواب سے بھی ریا نہ دکھ پایا۔ کئی دفعہ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے یہ قصہ کہ بیان کیا پس میں نے اس کا آپ کو نکاح نہ ملا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ سے طلاق ہوئی تو انھوں نے فرمایا: شاید آپ کو یہ بات بالکل گزری ہوگی جب آپ نے حفصہؓ کا میرے ساتھ نکاح کرنا چاہا اور میں نے آپ کی مرضی کے مطابق جواب نہیں دیا تھا! یہاں سے کہا: ہاں، ہنوا نے فرمایا کہ میں اس سے تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں یہ بات تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اس بات میں مجھ سے مشورہ نہ لیا تھا۔ میں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لڑائی میں کر سکتا تھا۔ لیکن اگر حضرت حضرت ابو سعیدؓ بدوی رضی اللہ عنہ سے اس سے بدایت ہے کہ ابی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی جو اپنے اہل و عیال پر

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَعَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ

۱۱۸۳ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بِنَ الرَّبِيعِ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعِزِّ بْنِ إِمَارَةَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ بَنِي قَعْبَةَ الْخَضَرِ وَهُوَ أَبُو الْأَنْكُوذَةِ قَدْ دَخَلَ أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَنْصَارِيِّ جَدُّ عُمَرَ بْنِ هَاشِمٍ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا أُصْرْتُ كَذَلِكَ كَانَ يُشِيرُ بَيْنَ الْيَمِّ مَسْعُودٌ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ

۱۱۸۵ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَاصِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَمَانُ وَالْأَمَانُ وَالْأَمَانُ مَنْ قَدْ أَهْمَافِي يَكُنْ كَعَنَاءُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَيْتَ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَكُونُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُهُ فَخَدَّ يَكْبِيرُ

۱۱۸۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الثَّيْلِيُّ عَنْ حَقِيلِ بْنِ أَبِي لَيْثَانَ أَخْبَرَنِي مَسْعُودُ بْنُ الرَّبِيعِ أَنَّ عُبَيْدَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شُهَدَاءِ بَنِي الْأَنْصَارِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَنْهُ سَمِعْتُ ثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شُهَابٍ لَوْ سَأَلْتُ الْعَصَيْنِ ابْنَ مَسْعُودٍ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَالِمٍ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَانَ مِنْ حَقِّهِمْ عَنْ حَقِّهِمْ وَهُوَ مِنْ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَيْدَانَ بْنِ مَالِكٍ فَصَدَّقَ

۱۱۸۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ رَيْحَةَ وَ

خبر کرتا ہے وہ بھی حدیث ہے۔

حضرت عمر بن الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے والد امارت میں حاکم کو حضرت سیدہ بن خبیہ نے سارے عمر میں تاخیر کر دی۔ جب ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری آئے جو زید بن حسن بن علی کے تانا اور جدی صحابی تھے، تو انہوں نے فرمایا: آپ کو سلام ہے حضرت جبریل نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچوں نمازیں پڑھاں جن میں اللہ بتایا تھا کہ اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ بشیر بن ابی مسعود اپنے والد سے اسی حدیث کو اسی طرح روایت کرتے تھے۔

حضرت ابو مسعود بدیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسودہ البقرہ کی آخری آیتیں جومات میں پڑھنے کے واسطے کتابت کریں گی۔ بدیل بن بن بزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو مسعود کی زیارت کا جب وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اللہ اس کے مشفق ان سے روایت کیا تو انہوں نے اسی طرح مجھ سے حدیث بیان کی۔

یحییٰ بن یحییٰ، اعمش، ابن شہاب، اصحاب، مسودہ بن ربعی نے حضرت عقبہ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے انصاری ہیں سے خورہ بدویہ میں شام ہوئے تھے اور بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ احمد بن صالح، حنفیہ، یونس، ابن شہاب نے حمید بن محمد سے جو بنی سالم کے خزانہ سے تھے، اس حدیث کے بارے میں پوچھا جو محمد بن ربعی نے عقبہ بن امیہ سے روایت کیا ہے۔ تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

عبد اللہ بن عامر بن ریحہ کا بیان ہے جو بنی عدی کے سردار تھے اللہ میں کے عالم ماجد خورہ بدویہ میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

كَانَ النَّبِيُّ عَبْدِي وَكَانَ أَبُوهُ شَهِيدَ بَدْرٍ أَمَرَ النَّبِيَّ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَمْسُقَ السَّيْفَ قَدْ أَمَرَ بَنُو  
مُطْعِنٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ وَهُوَ خَالُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفَظَهُ رَفِيقُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۱۸۸ ۱۱۸۸ ۱۱۸۸ ۱۱۸۸ ۱۱۸۸ ۱۱۸۸ ۱۱۸۸ ۱۱۸۸ ۱۱۸۸ ۱۱۸۸  
حَدَّثَنَا جَوْرِي عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَالِمَ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ النَّسَائِرِ  
قُلْتُ يَا رَافِعُ فَكَيْفَ تَقُولُ قَالَ نَعَمْ أَنْ تَأْتِيَ الْكُفْرَ  
عَلَى نَفْسِكَ

۱۱۸۹ ۱۱۸۹ ۱۱۸۹ ۱۱۸۹ ۱۱۸۹ ۱۱۸۹ ۱۱۸۹ ۱۱۸۹ ۱۱۸۹ ۱۱۸۹  
حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنِ  
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ  
بْنِ الْغَدَّادِ النَّخَعِيَّ قَالَ رَأَيْتُ رَافِعَةَ ابْنَ رَافِعٍ الْخَثْعَمِيَّ  
وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ

۱۱۹۰ ۱۱۹۰ ۱۱۹۰ ۱۱۹۰ ۱۱۹۰ ۱۱۹۰ ۱۱۹۰ ۱۱۹۰ ۱۱۹۰ ۱۱۹۰  
حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
مَعْمَرُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ  
أَنَّ أَشْرَجَةَ ابْنَ الْيُسُوفِ ابْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ  
بْنَ مَوْفِقٍ وَهُوَ حَيْفُ بَنِي عَامِرٍ بَنِي تَوَيْجٍ وَكَانَ شَهِيدَ  
بَدْرٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ ابْنَ  
الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يُلْقِي بِحِزْمَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاسْتَمَرَّ هُوَ صَالِحُ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ  
وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعِلَاءُ ابْنَ الْحَضَرِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ  
يَمَالِي مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَوَّحَتِ الْأَنْصَارُ بَعْدَ ذَلِكَ  
عُبَيْدَةَ فَوَأَقْوَامُ الْكُفْرِ الْفَجْرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَتْ قَعَّتْ مَوَالِيَنَا فَتَبَشَّرَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْنِ رَأْفَتِهِ فَقَالَ أَطْلَقْتُكُمْ  
بَيْنَهُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ مَرَّ بِشَيْءٍ بِرَقَالُوا أَحْمِلُوا يَدَ رَسُولِ

ساتھ شریک ہوئے تھے کہ حضرت عمر نے حضرت طلحہ بن علقمہ کو  
بحرین کا گورنر مقرر فرمایا تھا اور یہ فرقہ بدر میں شامل تھے  
یہ حضرت عبید اللہ بن عمر اور حضرت حفصہ کے ماموں ہیں اور  
مذہب اہل حق

حضرت رافع بن خدیج نے حضرت عبید اللہ بن عمر سے کہا  
کہ میں نے درود پڑھا جو فرقہ بدر میں شریک ہوئے تھے انہوں نے  
تجلیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قابل کائنات زمین  
کو گریہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ میں درود پڑھانے  
سالم بن عبد اللہ بن عمر سے کہا کہ آپ تو کائنات پر دیتے  
ہیں! انہوں نے جواب دیا ہاں۔ بات یہ ہے کہ رافع نے  
اپنی جان پر زبانی کہ ہے۔

ترمذی، شعبہ اصحاب بن عبد الرحمن، عبد اللہ بن  
خداؤ بن العارضی فرماتے ہیں کہ حضرت رافع بن رافع  
انصاری رضی اللہ عنہ قضاے حسنہ عزوہ بدر میں شریک  
ہوئے تھے۔

حضرت تہذیب بن ریح کا بیان ہے کہ انہیں حضرت محمد بن قحطریہ نے  
بنایا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی نضیر کے حلیف  
وہ خود بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے انہوں نے  
نے تھکا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوجہید بن ابی مرثدہ  
نے کہ یہ بحرین روانہ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے بحرین  
کے درمیان صلح ہو چکی تھی اور آپ نے حضرت طلحہ بن ابی مرثدہ پر حاکم  
مقرر فرمایا تھا۔ پس حضرت ابوجہید مال سے کہ بحرین سے واپس آ گئے  
جب انہوں نے حضرت ابوجہید کی واپسی کے متعلق سنا تو نہانہ غم میں رہا  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جگہ جو گئے۔ سزا سے فارغ ہونے  
کے بعد جبکہ آپ کے سامنے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
انہیں دیکھ کر تبسم فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا: میرا بیٹا ہے تم نے یہ سنا  
جو کہ ابوجہید کچھ سے کہ آئے ہیں؟ عرض گزار ہوئے: جی ہاں یا رسول  
اللہ! اشارہ فرمایا: خوش ہو جاؤ اور خوشی کی امید رکھو۔ مدحی قسم،  
مجھے تمہارے مسکے ہو جانے کا مذاق بھی نہیں ہے۔ اہل درقواس

اللَّهُ قَالَ قَالُوا لَنْ نَبْرُدَ لَكَ مَا بَدَأْتَ كَذِبًا وَلَوْ أَنَّهُمْ  
أَفْقَهُوا خُبْرًا عَلَيْكُمْ ذَلِكُمْ لَكِنِّي أَتَى النَّاسَ قَسْطًا فَسُيِّرُوا  
وَالَّذِينَ كَفَرُوا قَسَبُوا عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ قَتَلْنَا نَسُوا كَمَا  
تَنَاسَوْهَا وَظَلَمُوا بِكُفْرِهِمْ كَمَا ظَلَمُوا نَفْسَهُمْ

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو السَّحَّانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ  
عَلِيٍّ بْنِ أَبِي خَالٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
كَانَ يَقْتُلُ الْمُحَبِّاتِ كَثِيرًا حَتَّى حَدَّثَنَا أَبُو  
لُبَابَةَ الْبَدْرِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَمَلَّكَ عَنْ قَتْلِ جَنَاحِ الْيَسُيُوتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ فُكَيْمٍ عَنْ مَرْثُومِ بْنِ حَقْبَةَ قَالَ ابْنُ  
شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ  
الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكَ لَمَّا قُتِلَ لَوْلَا بَنُ أُسْتَيْنَا عَنَّا  
وَمَا أَرَاكَ قَالَ فَاللَّهُ لَا تَذَرُونَهُ مِنْهُ يَرْهَمَا

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ  
الْمُذَنَّبِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَبْنَى إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ  
عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الْيَمَنِيُّ حَدَّثَنَا  
الْحُسَيْنُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَيَّاءِ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ ابْنَ أَبِي قُدْرَةَ أَدْرَمَ عَنْ أَبِيهِ وَأَكْبَدَ عَنْهُ وَكَانَ حُلَيْفًا  
لِلنَّبِيِّ زُهْرَةً وَكَانَ مِنْ شُهَدَاءِ بَدْرٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا قَتَلَ

الْكَفَّارَ فَأَقْتَتَلْتَنِي فَصَرَ بِي إِحْدَى يَدَيَّ بِالنَّاسِ  
فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَدِمَنِي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ اسْتَمْتُ بِهِ فَقَتَلَهُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَاتَلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

اس بات کا ہے کہ تمہارے خوشحال نہ ہو جاؤ جتنے تم سے پہلے لوگ  
خوشحال ہو گئے تھے اور پھر تم میں ایک دوسرے سے اس طرح  
بچنے کی وجہ سے بچتے تھے اور دنیا کا مال کہیں نہیں بھی اس طرح ہلاک  
نہ کر دے جیسے ان لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر قسم کے سانپوں کو مار دیا کرتے  
تھے اور ان تک کہ صورت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں  
بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلوں میں رہنے والے سانپ  
سانپوں کے مارنے سے منع فرمایا ہے، تو یہ ان سانپوں  
کو مارنے سے روک گئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ انصار کے کہنے ہی لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے اند آسنے کی اجازت طلب کی اور پھر میں گزار  
جوسے کہ میں اجازت مرحمت فرمائی کہ اپنے بھائی  
عباس کا فدیہ سناٹ کر دیں۔ آپ نے فرمایا۔ خدا کا قسم ایسا  
کہ جو کہ ان کی طرف ایک دم رو دیر اس میں نہ چھوڑنا۔

ابو حاتم و جریج، ابو ہریرہ، عطاء بن یزید، عبید اللہ بن مالک  
حضرت سفیان بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔  
عبید اللہ بن عبد بن خنیس کا بیان ہے کہ حضرت سفیان بن اسود  
الکندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی زہرہ کے علیین اور فرزد بدر  
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے، وہ  
فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا  
کہ حضور مجھے بتائیے کہ اگر کسی کا سر سے میری لائی ہو جائے اور خوب  
ٹوٹ کر مقابل ہو، یہاں تک کہ وہ تلوار کا سر سے میرا ایک ہاتھ کاٹ  
ڈالے اور میرے سر پر قوت کا پتہ دے کہ کھنکھائے کہ میں تو خدا کے لیے شہید  
ہو گیا ہوں۔ یا رسول اللہ! جب اس نے یہ بات کہہ دی تو کیا ایسا  
صلوات میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ یا رسول اللہ! تو ان میرے رسم نے فرمایا  
کہ اب تم اسے قتل نہ کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس نے میرا  
ایک ہاتھ جو کاٹ دیا ہے اور حریمات اس نے کیں تو تو مجھے کاٹنے کے بدلے



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَنَّهُ قَطَعَهُ أَحَدُنِي فَيَدَى كَقَالَ ذَٰلِكَ بَعْدَ مَا  
قَطَعَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَقْتُلُهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ يَمُوتُ لَيْلَتِكَ قِيلَ أَتَ  
تَقْتُلُهُ وَإِنَّكَ بِمَوْتِهِ لَيَحْيِي قِيلَ أَتَ يَقُولُ وَلَيْسَ  
الَّذِي قَالَ

۱۱۹۳ - حَدَّثَنَا كُنَيْسٌ يَعْقُوبُ بْنُ إِسْرَافِيلَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ  
يُطَلُّ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَاسْطَقَّ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَّهَ  
قَدْ مَرَّ بِهِ ابْنُ سَاعِدَةَ أَوْ حَقِي بَرْدٌ فَقَالَ أَنْتَ لِمَا جَهْلٍ  
قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَلَوْنُ مِنْ هَكَذَا أَقَالَهَا أَنَسُ قَالَ  
أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ قَالَ قَهْلٌ فَوَقَّحَ رَجُلٌ قَتَلْتُمُوهُ  
قَالَ سُلَيْمَانُ أَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ  
قَالَ أَبُو جَهْلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ كَمَا يَكُونُ

۱۱۹۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا  
مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرَةَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلَدِ الْيَشْكِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَدِي بِكَ يَا أَبِطَالٍ يَا إِلَى  
رُحُوَابِنَا مِنَ الْإِنْفَارِ فَلَيْسَ مِنْهُمْ وَحَلَّانِ صَلَاحَانِ  
شَيْهَ أَبَدُ رَأْفَةً ثَمَّ مَرْوَةَ بْنِ الْأَسَدِ فَقَالَ هُنَا  
عَوْنِي ابْنُ سَاعِدَةَ وَوَحْدُ ابْنِ عَدِيٍّ

۱۱۹۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَافِيلَ حَدَّثَنَا مَعْمَدُ  
ابْنُ قُصَيْلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَطَاءٍ  
أَبَدُ رِيَّتَيْنِ خَمْسَةَ أَلا فِي خَمْسَةِ أَذَابٍ وَقَالَ  
عُمَرُ لَا فَخِيمٌ كُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ

۱۱۹۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مَعْمَدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَعْمَدِ  
ابْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَوَّحْتُ الْيَشْكِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
اب تم اسے قتل نہ کرو کیونکہ تم نے اگر اب اسے قتل  
کر دیا تو وہ تمہارے اس مقام پر ہو گا جو اس کو قتل  
کرنے سے پہلے تمہارا مقام اور تم اس کے اس مقام  
پر ہو گے جو اس کلمہ کے کہنے سے پہلے اس کا مقام۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے روز فرمایا۔ کن ہے جو یہ دیکھے  
کہ ابو جہل کا کیا باپ اس حضرت ابن مسعودؓ نے ادا کیا کہ حضرت مسعدؓ  
کے حاضرانوں کی طرفوں سے نڈھال ہو کر لب دم ہے۔ انہوں نے  
فرمایا۔ تو یہی ابو جہل ہے؟ ابن علیہ ابی سیان کہتے ہیں کہ حضرت انس  
نے بتا کر یہ کہتا تھا کیا تو یہ ابو جہل ہے؟ اس نے جواب دیا۔ کیا  
مجھ سے بڑا کوئی ہے جس کو تم نے قتل کیا ہو؟ اس نے کہا کہ اس نے  
یہ کہہ۔ جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو۔ ابو جہل کا بیان ہے کہ ابو جہل نے  
موت دت کہ سکاں: مجھے کسان کے علاوہ کوئی اللہ قتل کرتا۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے سنت قریشی اللہ تعالیٰ عنہ  
بیان کیا جب تک کہ کلمہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال نہ گیا تو میں نے جنت ابو جہل سے کہا  
مجھے ہمارے اللہ کا یہاں کے پاس سے چلیے۔ پس میں راستے میں ڈرنا لگا  
نے بڑی تکلیف تھی کہ وہ دونوں طرف بدھیں شریک ہوئے تھے۔ جب  
ابو جہلؓ میں، حیدر اللہ بن عبد اللہؓ نے حضرت عمرو بن ابی سلمہؓ سے بیان کیا  
تو انہوں نے فرمایا کہ وہ دونوں حضرت عمرؓ بن سعدؓ اور حضرت حسن بن  
حکیمؓ تھے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

تیس کہیاں ہے کہ حضرت عمرؓ نے باپ کا پانچ پانچ بڑا  
دم مالانہ وظیفہ مقرر فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا  
کوئی غزوہ بدر میں شریک ہو نہ وہ اسے حضرت عمرؓ کو دوسرے اصحاب  
پر ترجیح دیتا ہوں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ الفجر پڑھتے ہوئے  
سند یہ پڑھا تو مجھے کہ ایمان میرے دل میں جا کر رہا ہوا۔

يَقُولُ فِي التَّحِيَّاتِ بِالنَّظَرِ وَذَلِكَ أَوَّلُ مَا وَكَّرَ  
 أَلَيْسَ مَا فِي قَلْبِي وَعَيْنُ الرَّطْبِي عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ  
 جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّكَ لَمْ تَكُنْ كُنْتَ كُنْتَ كُنْتَ  
 عَدُوِّي حَتَّى أَكْفَرَ كُلَّ مَنِي فِي هَذِهِ النَّفْسِ لَتَرَكْتُكَ مَعَهُ  
 لَمَّا قَالَ النَّبِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الصَّبِيحِ  
 مَقَعَتِ الْفَيْسَةَ الْأُولَى يَمْنَى مَقَعَتِ عَتَمَانَ فَلَوْ كُنْتُ  
 مِنْ أَصْحَابِ مَذَاهِبِ أَكْفَرُ وَقَعَتِ الْفَيْسَةُ الثَّانِيَةُ  
 يَعْنِي الْفَيْسَةَ فَلَمَّا تَنَبَّأَ مِنْ أَصْحَابِ الْهَدْيِ يَسِيرُ أَحَدًا  
 ثُمَّ وَقَعَتِ الثَّانِيَةُ فَلَمَّا تَرَفَعَتْ ذِيْلَتِ النَّاسِ حَبَابًا  
 ۱۱۹۸ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ يَسْحَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
 بْنُ السُّمَيْرِ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَتِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ  
 الرَّهَاقَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَةَ ابْنَةَ النَّبِيِّ وَنَعْبِيَّةَ ابْنَةَ  
 الصَّبِيحِ وَعَلْقَمَةَ ابْنَةَ دُكَّانٍ وَعَبِيَّةَ ابْنَةَ عَبْدِ اللَّهِ  
 عَنْ حَدِيثِ هَالِيشَةَ وَفَرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 كُلُّ حَذَنِي طَائِفَةٌ مِنَ الْمَوَدِّعَاتِ قَالَتْ مَا قَبِلْتُ أَمَّا  
 وَأَمَّا مِسْطَحٌ فَعَدَمْتُ أَمْرَ مِسْطَحٍ فِي يَوْمِ يَوْمِ الْكَلْبِ  
 فَوَسَّيْتُ مِسْطَحٍ فَلَمَّا قَبِلْتُ يَحْسَ مَا قَبِلْتُ لَيْسَ بِنَدْبٍ  
 تَعْبُدُ بَدَنًا فَكُنْ كَرَحْمَتِكَ الْوَدَّيْنِ .

۱۱۹۹ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ حَفْصَةَ  
 مَعْمَدِ بْنِ قَلْبِ بْنِ سَيْمَانَ عَنْ مُؤَمِّنِ بْنِ عَقْبَةَ  
 عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ مَعَارِضُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّ الْحَبَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَوَّيْلُكُمْ هَلْ وَحَدَّثْتُكُمْ  
 مَا وَهَدْتُكُمْ حَقًّا قَالَ مُوسَى قَالَ نَافِعُ قَالَ  
 عَبْدُ اللَّهِ قَالَ نَافِعُ قَالَ مَنْ أَصْحَابُ يَارَسُولَ اللَّهِ  
 تَنَادَوْا مَا سَأَلُوا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْتُمْ بِمُتَعَمِّدِينَ وَمَنْ قَالَ أَبُو  
 عَبْدِ اللَّهِ يَحْيَى عَنْ شَيْبَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ قُرَيْشِ بْنِ حَزِيمٍ

حضرت خیر ابن مسلم بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ایمان لانے کے متعلق منسب کیا کہ اگر مسلم بن ہدی آج نہ ہوتا  
 محمد بن قیدوں کے مجھ سے سفارش کرتے تو میں انہیں چھوڑ  
 دیتا۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ جب پہلا  
 قندہ مدفن ہوا ایسی حضرت عثمان غنیہ کے لئے تو شرکاء  
 بدر میں سے کوئی ایک صاحب بھی موجود نہ تھے۔ پھر  
 دوسرا قندہ مدفن ہوا تو اس وقت حدیث و قول میں سے  
 کوئی نہ تھا اور جب تیسرا قندہ مدفن ہوا تو وہ اس وقت تک  
 نہ تھا کہ جب تک تم و فراموشی والے حضرات موجود  
 رہے۔

زہری کہتے ہیں کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب  
 طبرانی بن عباس اور خیر بن عبد اللہ سے سنا کہ چاروں حضرات  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ طہرہ حضرت عائشہ صدیقہ کے متعلق  
 حدیث کا ایک حصہ بیان کیا کہ حضرت صدیقہ نے فرمایا۔ میں اللہ  
 ہم نسلیم تھا جسے حاجت کے لیے نکلی تو والدہ بی بی کا پاؤں  
 چارہ میں لیا اور وہ گر پڑی، تو انہوں نے اپنے بیٹے رسول  
 کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا۔ آپ ہر حال  
 کو سب شتم کر رہی ہیں؟ پھر انہوں نے غصت کا پورا ادا  
 بیان کیا۔

ابن عباس نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 وسلم کے خدمت میں پھر فرودا بدر کا ذکر کرتے ہوئے تھا  
 کہ حضور نے مجھ سے خطاب کرتے ہوئے رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے وہ پایا جس کا تھامنا  
 نے سنا تھا؟ فرمایا تھا؟ حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ  
 آپ کے اصحاب میں سے کئی حضرات عرض گزار ہوئے۔  
 یا رسول اللہ! آپ نبیوں سے کلام فرماتے ہیں؟ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ میں کہتا ہوں اسے تم ان  
 سے زیادہ نہیں سناؤ۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں  
 کہ قریش میں سے جو حضرات فرودا بدر میں شریک ہوئے اور



عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى آبَائِهِمْ وَخَرَّبَ لَسَا  
يَسْهَبِيهِ - عَنِ بْنِ زَيْنٍ طَالِبٍ الْكَلْبِيِّ - عَنْهُ وَنُ  
مُؤْتِ خَلِيفَتُهُ بَيْنَ عَامِرِ بْنِ نُؤَيْبٍ عَثْبَةَ بْنِ مُؤْتِ  
الْأَنْصَارِيِّ عَامِرُ بْنُ مَيْمُونَةَ الْغَزَوِيِّ عَامِرُ  
ابْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ هُوَ خَلِيفَةُ بْنُ سَاعِدَةَ  
الْأَنْصَارِيِّ - عَثْبَةُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ - قُدَامَةُ  
بْنُ مَطْلُوبٍ قَنَادَةُ بْنُ الشَّعْبَانِ الْأَنْصَارِيُّ مَعْلَا  
ابْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ مَعْلَا بْنُ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو  
مَالِكُ بْنُ دَيْبَةَ أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ - مُرَارَةُ  
بْنُ التَّيْبِ الْأَنْصَارِيُّ مَعْنُ بْنُ عَبْدِ الْأَنْصَارِيِّ  
يَسْلُحُ بْنُ أُمْلَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الشَّطِيبِ بْنِ عَمْرِو  
مَيْمُونَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو  
هَذَا بَنُ أَبِي أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ بَنُ أَبِي هِنْدَةَ

(۳۳) خرم بن مامدہ انصاری (۳۵) حبائتہ  
بن مالک انصاری (۳۶) قدامہ بن مطلوب (۳۷)  
قنادرہ بن نغان انصاری (۳۸) معاذ بن عمرو  
بن الجوح (۳۹) معاذ بن عمرو (۴۰) معاذ کے  
کے عیال عوف یا معاذ (۴۱) مالک بن ربيع البر  
امسید انصاری (۴۲) مرارہ بن تميم انصاری (۴۳)  
معن بن عدی انصاری (۴۴) مسلح بن عمرو بن عبد  
بن مطلب بن عبد مناف :-  
(۴۵) معاذ بن عمرو الکلبی طیف بن نمرہ :-  
۴۶) مال بن ابی اسبہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ  
عنہم -

### بنی تغلبہ کی تاریخ

بنی رسول خدا کا مذہب ان کے مذہب کے ساتھ ہیں ان  
کے پاس تشریف لے جانا امدان کا رسول اللہ علیہ السلام تھا طیب  
اسم سے دھوکا باری کرتا - ذہر کا نے حضرت مرثد سے ملاقات  
کا ہے کہ یہ واقعہ مرثد کے چھ ماہ بعد ہوا مرثد سے چلے  
کام ہے - بن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے - وہی ہے ہی  
لے ان کا ترکہ ہیں کو ان کے گمراہ سے نکال ان کے پلے حشر کیے  
اسیۃ الخضر آیت ۱۲ ان اسحق نے بھی واقعہ ہر سو نادر سے نکال دیا  
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی تغلبہ اللہ  
بنی تغلبہ نے لڑائی کی تو بنی تغلبہ کو جلا وطن کیا گیا اللہ ہی ترغیب پر رسول  
کے انہی پہنچے دی گیا - جب انہوں نے دوبارہ لڑائی کی تو  
ان کے مودل کو قتل کر دیا امدان کا حد قول اللہ محمد کو نیز مال اسباب  
کو مسلمانوں میں بانٹ دیا گیا - رسول نے ان لوگوں کے جو غلام  
صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے بنی ایوان لاکر مسلمان ہو گئے -  
جناحہ مدینہ منورہ کے سارے یہودی یعنی بنی قینقاع جو

بہار بلال بن حدیث بنی التغلبہ و متخرج  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہم فی دینہ  
الذین قہار ادوا من الغدیر بر رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم قال الذین فی من عن وقت کانت  
على سائر بشية أشهى من وقعت مذبر قبل أشهى  
و قول اللہ تعالیٰ هو الذی أخرجه الذین کفرُوا  
من أهل الکتاب من یاریهون لا ذل الفضل و  
جعلہ ابن اسحاق بعد شریکة و أحلوا

۱۲۰۱ - حدثنا اسحق بن قسطنطین حدثنا عبد الرزاق  
أخبرنا ابن جریر عن موسى بن عقیبة عن نا فیر  
عن ابن عمر قال حارب بنی التغلبہ و قریظہ فاجلوا  
بنی التغلبہ و اقزیظہ و من علیہم حتی حاربت  
قریظہ فقتل رجالہم و قسویسآء ہر و اولادہم  
و أموالہم بین المسلمین إلا بضعہم لیخلفوا بقیہ صلی  
اللہ علیہ و آلہ و سلم فامسحوا و اسلموا و اجلسوا

حضرت عبید بن جراح بن سلام کے ہم قوم تھے، بنی عدسہ کے یورادہ دیرینہ عید کے دوسرے تمام یورادہ جلاوطن کر دئے گئے۔

عبید النبی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے سورۃ الحشر کا ذکر کیا تو اسوں نے فرمایا کہ اسے سورۃ النبی کہو۔ بشیتم نے یہ جو بشر سے اسی طرح ہدایت کا ہے۔

سیدنا کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بعض لوگوں نے کعبہ کے چند خدمت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مخصوص کر چھوڑے تھے، یہاں تک کہ جب بنی قریظہ اللہ بنی نضیر پر فتح پائی تو وہ خدمت کو لوٹا دئے گئے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کعبہ کے بعض درخت نخل کو کاٹ دئے اور بعض کو اسے چھوڑ دئے جو توریہ رباغ میں تھے۔ اس پر آیت نازل ہوئی: جہد مت تمہارے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دئے، یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا (سورۃ ۱۲۰)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی نضیر کے کعبہ کے کھجوروں کے درخت نخل کو کاٹ دئے گئے۔ اس پر حضرت حسان بن ثابت نے کہا:

ہو گئی بنی نضیر کی زیست اب آسان  
آگ کی پیٹھ میں ہے کوریہ کا بیستان

راوی کا بیان ہے کہ اوسیان بن عمارت نے جواب دیتے ہوئے کہا:

دیکھ خدا کی حالت دیرینہ کے اکھڑ و قیام  
حق ہو آگ سے کہیں کہوں یا بدراکھ یا نہ تمام  
دیکھ لوگے کلاں ہے محفوظ جب غم عنقریب  
کہیں پائے گا زیاں تو کلاں ہو گا بد نصیب

يَكُوْدُ الْمَدِيْنَةُ كُلُّهَا فِيْهِمْ قَتْلًا وَهُمْ يَهْطُ عَبْدُ  
الْمَدِيْنَةِ سَلَامًا وَيَكُوْدُ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلُّهُمْ

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكَةَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ حَبَّابٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ  
سَعْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ  
الْحَشْرِ قَالَ قَدْ سُوْرَةُ النَّصِيْرِ تَابَعَهُ هُشَيْرٌ  
عَنْ أَبِي شَيْبَةَ

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا  
مَعْمَرٌ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ  
كَانَ الرَّجُلُ يُجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْخِلاَءُ بَنِي الْقَسْرِ فَكَانَ يُطْعَمُ وَالنَّصِيْرُ فَكَانَ  
بَعْدَ ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ نَحْلُ مِنَ النَّصِيْرِ وَقَطَعُ وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ  
فَقُلْتُ مَا قَطَعَكُمْ مِنْ نَيْسَةٍ كَوْنَتْ لَكُمْ وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّابُ أَخْبَرَنَا  
جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَحْلَ بَنِي  
النَّصِيْرِ قَالَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَانُ بْنُ ثَابِتٍ

وَهَانَ عَلَى سَرَايَا بَنِي نُوْرٍ  
حَرِيْرٌ بِالْبُؤَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ

قَالَ فَاجَابَهُ أَبُو سَلْيَانَ بْنُ الْحَرِثِ  
أَدَامَ اللَّهُ ذَلِكَ مِنْ صَنِيعٍ  
وَحَرَقَ فِي نَوَاحِيْعِهَا النَّصِيْرُ  
سَقَطَ أَيْتَانِهَا بِسَرِّهِ  
وَتَعْلَمُ أَنَّ أَرْضَ حَبِيْشَةَ نَصِيْرٌ



۱۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ  
النُّجَيْمِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَدِيسٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ عِبَادِي  
بِرَأْفَةٍ فَقَالَ هَلْ لَكُمْ مِنْ عَتَمَانٍ وَعَمْرٍو  
وَمَعْرُوسَةٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ فَبِمَا بَيْنَ يَدَيْ  
الرَّسُولِ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ كُفَرَاءُ فَاسْتَغْفِرُوا  
لَكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ قَالَ هَلْ لَكُمْ مِنْ عَتَمَانٍ  
وَعَمْرٍو وَمَعْرُوسَةٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ فَبِمَا  
بَيْنَ يَدَيْ الرَّسُولِ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ كُفَرَاءُ  
فَاسْتَغْفِرُوا لَكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ قَالَ هَلْ لَكُمْ  
مِنْ عَتَمَانٍ وَعَمْرٍو وَمَعْرُوسَةٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ  
مِنْكُمْ فَبِمَا بَيْنَ يَدَيْ الرَّسُولِ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ  
كُفَرَاءُ فَاسْتَغْفِرُوا لَكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ  
قَالَ هَلْ لَكُمْ مِنْ عَتَمَانٍ وَعَمْرٍو وَمَعْرُوسَةٍ  
فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ فَبِمَا بَيْنَ يَدَيْ الرَّسُولِ  
فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ كُفَرَاءُ فَاسْتَغْفِرُوا لَكُمْ وَأَنْتُمْ  
تَعْلَمُونَ قَالَ هَلْ لَكُمْ مِنْ عَتَمَانٍ وَعَمْرٍو  
وَمَعْرُوسَةٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ فَبِمَا بَيْنَ  
يَدَيْ الرَّسُولِ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ كُفَرَاءُ فَاسْتَغْفِرُوا  
لَكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ قَالَ هَلْ لَكُمْ مِنْ  
عَتَمَانٍ وَعَمْرٍو وَمَعْرُوسَةٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ  
مِنْكُمْ فَبِمَا بَيْنَ يَدَيْ الرَّسُولِ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ  
كُفَرَاءُ فَاسْتَغْفِرُوا لَكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ  
قَالَ هَلْ لَكُمْ مِنْ عَتَمَانٍ وَعَمْرٍو وَمَعْرُوسَةٍ  
فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ فَبِمَا بَيْنَ يَدَيْ الرَّسُولِ  
فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ كُفَرَاءُ فَاسْتَغْفِرُوا لَكُمْ وَأَنْتُمْ  
تَعْلَمُونَ

ابن ابی اسیر بن عثمان غفرلہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا۔ جب یہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے دربار میں آئے اور کیا کہ حضرت عثمان حضرت عبید بن جراح حضرت ریحانہ حضرت سعد بن ابی وقاص کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ آپ نے اجازت سے دی۔ پس وہ اندر گئے۔ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ کو بھی آپ کے پاس بھیج دیں۔ وہ اندر آئے چاہتے ہیں۔ فرمایا: ہاں یگانہ جب وہ دونوں حضرت آپ کے قریب حضرت عباس نے کہا: اے میرے مومن! یہ سب اہل ایمان کے درمیان فیصلہ فرمائیے۔ جبکہ ہمارا حکم الہی غیر کے اس حال کے بارے میں ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اپنے کے طور پر رحمت فرمائی اور آپ میں جہاد کی تلخ کالی بھی چھوٹی ہے۔ جو دوسرے رحمت بھیجے تھے وہ کہنے لگے کہ اے امیر المؤمنین! ان دونوں کا فیصلہ فرمائیے تاکہ ان میں سے ہر ایک دوسرے سے مطمئن ہو جائے۔ حضرت فرماتے فرمایا: علی سے کہہ دیجئے کہ میں یہ نبی حضرت کو اس خدا کی قسم کہ میں چاہتا ہوں میں نے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ مدبر ہوتا ہے۔ یہ آپ نے اپنے منطلق فرمایا تھا۔ سب نے کہا کہ واقعی آپ نے ہی فرمایا تھا، پھر حضرت عمر نے حضرت عباس اور حضرت علی کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: میں آپ دونوں حضرات کو خدا کا حکم دے کر چھوڑا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ دونوں نے جواب دیا: ہاں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اب میرا حق حضرت کے سامنے اس حقیقت کا اظہار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اس کے سامنے میں مخصوص فرمایا تھا، جبکہ وہ رسول کو یہ چیز حاصل نہیں ہوئی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: تم نے ان پر نہایت گھوڑے بٹھائے تھے اور نہ انہیں اس پر چڑھنے کی اجازت تھی۔ انہوں نے اپنے رسول کے قابو میں نہ دیتا ہے جسے چاہے اللہ شہد کہہ کر کتاب و سورت اختیار کرتا ہے ۱۶۔ یہ صورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مخصوص ہے۔ پھر خدا کی قسم! اگر اس پر کوئی اختیار نہیں دیا۔ ہاں انہوں نے اس مال کو اپنے لیے جمع نہیں کیا بلکہ نہایت فراتے رہے اور آپ کو ان کے درمیان تقسیم ہی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اس میں سے صرف یہی مال بچا ہے۔ اس کے علاوہ رسول اللہ

أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهِ بِمَا يَمْلِكُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ بَيْنِيذِرٌ فَأَجِدَ عَلَى عَيْنٍ وَمَنْ يَأْسُ وَقَالَ  
تَذَكَّرَانِ أَنَّ أَمَّا بَكْرٍ فَبِهِ كَمَا تَقُولُونَ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ رَجُلٌ  
لَصَادِقٌ بَارٌّ تَأْشِدُ تَابِعُهُ يَلْحَقُ شَرُّكَوَى اللَّهُ أَمَا مَكْرٍ  
فَعَلْتُ أَنَا قَرْنٌ رَسُولِي يَمْلِكُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفِي  
بَكْرٍ فَقَبَضْنَاهُ سَنَتَيْنِ مِنْ بِنَادِي أَنْصَلُ فِيهِ بِمَا  
عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَاللَّهُ  
يَعْلَمُ إِنَّ فِيهِ صَادِقٌ بَارٌّ تَأْشِدُ تَابِعُهُ يَلْحَقُ شَرُّكَوَى اللَّهُ  
يَكْلَاكُمْ وَكَلِمَتُكُمْ وَأَجْدَةٌ وَأَمْرُكُمْ كَمَا جِئْتُمْ فَيَحْتَدِي  
يَعْنِي عَمَّا تَقُولُونَ لَكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَيْتُمْ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَتَمَّا بَدَّ إِلَيْنَا  
أَنْ أَوْفَعْنَا إِيَّاكُمْ فَكُنْتُمْ يَأْسُكُمْ فَفَعَلْنَا إِيَّاكُمْ  
عَلَى أَنْ عَمِلْتُمْ مَا عَمِلَ اللَّهُ وَرَمَيْنَاكُمْ لَعْنَةً فِيهِ  
بِمَا عَمِلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَبُو بَكْرٍ وَوَعِدْتُ فِيهِمْ مَدَّ وَلَيْتُ وَالْأَفْلَاكُ لَمَّا  
فَعَلْتُمْ أَوْفَعْنَا إِيَّاكُمْ بِذَلِكَ قَدْ فَعَلْنَا إِيَّاكُمْ أَنْفُسًا  
بِمَا قَصَّاءُ عَوْدُ ذَلِكَ قَوْلَ اللَّهِ الْيَوْمَ يَا ذِي النُّفُورِ  
السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَطِيعُ فِيهِ بِقَصَّاءُ عَوْدُ ذَلِكَ  
حَقِّي تَقْوَمُ السَّاعَةُ فَإِنْ تَجَزَّيْتُكُمْ عَنْهُ فَا وَفَعَا  
إِنِّي خَافَا أَلَيْكُمْ كَمَا قَالَ فَفَعَلْتُ هَذَا الْحَدِيثُ  
عَنْ وَابْنِ التَّرِيمِ فَقَالَ صَدَقَ فِي مَا يَكُنْ مِنْ أَدْنَى مَا  
سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
أَرْسَلَ الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا نَاقَى  
إِلَى بَكْرٍ يُسْأَلُ لَمْ تَمْنَحْنِ مِنْهَا أَمَّا مَا نَمْنَحُ عَلَى رَسُولِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ مَا أَرُدُّهُنَّ فَقُلْتُ  
لَئِنْ إِلَّا تَقْبَلِينَ اللَّهُ أَلَمْ تَعْلَمَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَوَيْتُمْ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ تَرِيدُ  
بِذَلِكَ نَفْسَهُ لَيْسَ بِأَكْبَلِ الْحَقِّ صَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ فِي  
هَذِهِ النَّمَالِ فَاتَّهَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس مال سے اپنے فلاح و سطرات کو سالہا سال کا غریب دیا کرتے  
تھے۔ اور جو بچتا اسے روزہ نہ دے دیا کرتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مذات پاؤں تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جالین  
میں پس حضرت ابو بکرؓ نے اس مال کو اپنے قبضے میں رکھا اور اسے اسی طرح خرچ  
کرتے رہے۔ پھر آپؐ نے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی جانب سے توبہ ہو کر لڑا  
کہ آپؐ حضرات اس بارے میں ان کا فتنہ کرتے تھے اور حضرت ابو بکرؓ کے بارے  
میں جو بیگنائیں کرتے تھے اس کا خدا کو واجب کو اس بارے میں وہ سچے  
نیکو اور ایمان راستے پر تھے۔ جو کہ بیوی کر رہے تھے۔ جب حضرت ابو بکرؓ  
کو حال ہو گیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ کو ہاتھیں  
ہوں۔ پس اپنے حیدریت پر ہر سال تک اسے اپنے قبضے میں رکھا  
اور اس طرح اس مال کو خرچ کیا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت  
ابو بکرؓ خرچ کیا کرتے تھے۔ اور خدا جلالت ہے کہ ایسا کرنے میں یقیناً ہی  
سچا نیکو اور سیدھی راہ پر اور حق کے تابع تھا۔ پھر آپؐ دونوں حضرات  
میرے پاس آئے اور آپؐ دونوں متفق تھے اور دونوں کا شمار ایک ہی  
فلاس کے ہوا آپؐ (حضرت عباسؓ) میرے پاس آئے تو میں نے آپؐ  
سے کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوٹھا  
دائستہ ہیں، جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے پھر میرا اللہ ہوا کہ میں  
اس کا انتظام آپؐ دونوں حضرات کے سپرد کر دیا اور اسی مقصد کے تحت  
آپؐ نے کیا تھا کہ میرا یہ اللہ ہے کہ اس کا انتظام آپؐ حضرات کے سپرد  
کرنے کے بجائے دوسرے پر کر دیا کہ اسے آپؐ اسی طرح خرچ کریں گے،  
جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ خرچ کرتے رہے  
تھے اور میں نے اپنے دور خلافت میں اس طرح خرچ کیا کہ وہی نہیں  
دیتا۔ آپؐ دونوں حضرات نے کیا تھا کہ اسے ہمارے سپرد کر دیجئے۔  
تو میں نے آپؐ کے سپرد کر دیا۔ اب کیا آپؐ مجھ سے اس کے خلاف  
کوئی فیصلہ چاہتے ہیں؟ قسم اس ذات کا جس کے حکم سے زمین و  
آسمان قائم ہیں، میں اس کے خلاف کوئی اور فیصلہ قیامت تک نہیں  
کند گا۔ اگر آپؐ اس کے انتظام سے عاجز آگئے ہیں تو میں اس پر  
دیکھ کر اس کا انتظام کرنے کے لیے میں کافی ہوں۔



ارْهَمُونِي قَالُوا اَيُّ شَيْءٍ يُرِيدُ قَالَ ارْهَمُونِي نِسَاءَكُمْ  
 قَالُوا كَيْفَ نَرْهَمُكَ نِسَاءَنَا وَ اَمَّا اَجْمَلُ الْعَرَبِ  
 فَلَا فَارْهَمُونِي نِسَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَمُكَ نِسَاءَنَا  
 فَيَسَّبُ اَحَدُهُمْ فَيَقَاتِلُ رُوَيْنَ يُوْسُفَ اَدْرَسَقِينَ  
 هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَ لَيْسَ نَرْهَمُكَ الْاَلَمَةَ قَالَ سَفِينُ  
 يَحْيَى السَّلَاحُ فَوَاعِدَ اَنْ يَأْتِيَهُ وَجَاءَهُ لَيْلًا وَ مَعَهُ  
 اَبُو نَائِلَةَ وَ هُوَ اَحْوَى كَعْبٍ مِنَ التَّضَاعَةِ فَدَعَا لَهُمْ  
 اِلَى الْاَيْحَنِ فَنَزَلَ اِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهَا امْرَأَتُهَا  
 اَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ اِسْقَامَةً فَقَالَ رَفَعَهَا وَ مَحَمَةً  
 بِنْتُ مَسْلَمَةَ وَ رَجَعِيَ اَبُو نَائِلَةَ وَ قَالَ عَيْرُ عَيْرٍ  
 قَالَتْ اَسْتَمِعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقَطُرُ مِنْهُ الدَّمُ  
 قَالَ اِنَّهَا هُوَ اَرَجَى مُعْتَدُ بِنْتُ مَسْلَمَةَ وَ تَوْضِيحُ  
 اَبُو نَائِلَةَ اِنَّ الْكَلْبَ يُعْرَفُ لَوْدِي اِلَى طَعْنَةٍ يَنْبُلُ  
 لِقَابِهَا قَالَتْ وَ يَدُهَا جِلْدُ مُعْتَدُ بِنْتُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ  
 رَجُلَيْنِ قَبِيلِ لِسْفَيْنَ سَمَاءُ هُوَ عَمْرُو وَ قَالَ  
 سَتِي بَعْضُهُمْ قَالَ عَمْرُو وَ جَاءَهُ مَعَهُ بَرَجُتَيْنِ  
 وَ قَالَ عَيْرُ عَيْرٍ وَ اَبُو عَبْسٍ بِنْتُ جَبْرِ وَ الْخَرِثُ  
 بِنْتُ اَوْسٍ وَ عَتَابَةُ بِنْتُ يَشْرِ قَالَ عَمْرُو وَ جَاءَهُ مَعَهُ  
 بَرَجَتَيْنِ فَقَالَ اِذَا مَا جَاءَهُ قَالَتِي قَبِيلُ يَشْجَرٍ  
 فَاعْتَمَهُ فَاِذَا مَا اَيْتُمُونِي اسْتَمَكْتُ مِنْ رَأْسِي  
 فَمَا وَ نَكَّرَ فَاَضْرَبُوهُ وَ قَالَ مَرَّةً ثُمَّ اَيْتُهُمْ  
 فَتَنَزَّلَ اِلَيْهِمْ فَتَوَقَّعُوا وَ هُوَ يَنْتَعِمُ مِنْهُ رِيحُ  
 الْوَقِيبِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَانِيَوْمٍ رِيحًا اَفْ  
 اَطْلُبُ وَ قَالَ عَيْرُ عَمْرُو وَ قَالَ عَمْرُو اَعْلَمُ  
 نِسَاءَ الْعَرَبِ وَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ عَمْرُو فَقَالَ  
 اَتَا دَنْ لِي اَنْ اَشْفَرَ رَأْسَكَ قَالَ فَشَمَّتْهُ شَمْرُ  
 اَشْفَرَ اَصْحَابَهُ شَمْرُ قَالَ اَتَا دَنْ لِي قَالَ نَعَمْ  
 فَلَمَّا اسْتَمَكَنَّ مِنْهُ قَالَ دُونَكُمْ فَتَقْتُلُوهُ شَمْرُ  
 اَلَوْ اَلَيْتِي صَلَّى اِنَّهُ عَلَيْهِ وَ سَكَّرَ فَاَخْرَجُوهُ

کا ذکر نہیں کیا۔ جب میں نے ان سے کہا کہ اس حدیث میں ایک مرد کو کچھ  
 بتا کر دے تو کہنے لگے کہ میں نے یہاں سے انہی کچھ دنوں کا ذکر کیا ہے۔ پس جب  
 نے کہا کہ کچھ دنوں کا ذکر نہیں ہے کی۔ آپ کی چیز چاہتے ہیں؟ جواب دیا کہ ہاں  
 کوئی رکھ دو۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم آپ کے پاس کوئی چیز رکھ دو  
 لالہ ملا کر ملے۔ اب یہ خوبصورت ترین آپ کو ملے گی۔ اس نے کہا تو اپنے بیٹے کو  
 کس طرح لڑی رکھیں دیکھنے سے ہر کون کون سے کتاب ہے کہ تم ایک دوسری  
 کچھ دنوں کے بیٹے کو رکھ لے گئے تھے۔ لہذا ایک کھنڈے سے تو یہی تر تھے  
 کی دن ہم اپنے تیار لڑی رکھ سکتے ہیں۔ سہیلیاں نے لالہ کا مطلب بتایا  
 بتایا ہے۔ یہاں سے دوبارہ آنے کا ارادہ کیا۔ پھر رات کے وقت گئے۔ پھر  
 ان کے ساتھ کعب کا رضی جہان ابو نائیلہ بھی تھا۔ اس نے انہیں بتا دیں کیا اور  
 ان کے پاس بچے آنے لگا۔ اس کی بولی کہنے لگی کہ اس وقت آپ کس جہان  
 ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ محمد بن مسلمہ اور اپنے جہان ابو نائیلہ سے تھے۔ محمد بن مسلمہ  
 کے سر پر صحت سے کہا کہ حدیث ہے یہ جہان کی اس رات سے تو خون نکل رہا  
 ہے۔ لہذا کچھ دنوں کے لیے اس سے قطعاً منع کیا گیا۔ پھر وہ شریعت  
 کی بات کے رات کو یہ کہنے کیلئے بھی لایا جائے تھا۔ ہاں اب بھی تھے۔  
 بن مسلمہ کے ساتھ لائے گئے تھے۔ سہیلیاں سے پوچھا گیا کہ محمد بن مسلمہ  
 جہان کے نام بتائے، کہا کہ اس کا نام یہ تھا لیکن یہ فرمایا کہ ان کے ساتھ لالہ  
 تو لی ہیں تھے۔ دوسرے حضرات نے ان کے نام ابو جہان بن جہان اور احمد  
 بن اوس ۳۰ خدیجہ بن اوس کے نام بتائے ہیں۔ محمد کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے  
 حلقہ ماقبیلوں سے کہا کہ اس کے بال پر ذکر کرنا گھبرائے گا۔ جب آپ یہ کہیں  
 کہ میں نے اس کے جلد سے پرلی طرح اپنی گرفت میں لے لیا ہے تو تم اس کا  
 کام نہ لیا۔ ایک حدیث میں ہے کہ اس کے بال پر ذکر کرنا گھبرائے گا۔ یہ وہ  
 چاندی ہے جسے اپنے اتراد سے بڑی حد تک خوشبو لگائی تھی۔ محمد بن مسلمہ  
 نے کہیں آج تک کسی حدیث میں نہیں سنی۔ کہو کہ وہ دوسرے حضرات کے یہ  
 کہتے ہیں کہ اس پر اس حدیث میں جو حدیث میں ہے یہ حدیث میں ہے اس کا  
 اور کہ انہوں نے جہان میں لائی ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ یہ آپ کا سر  
 تھا۔ اس پر جواب دیا ہاں۔ پس محمد بن مسلمہ نے ان کا سر لگا دیا۔ اپنے ماقبیلوں کو  
 حکم دیا کہ کھنڈے کی بجائے وہ نہ لگھنے کی اجازت ہے۔ اس نے جواب دیا ہاں۔  
 جب انہوں نے اسے مضبوطی سے قیام کیا تو دوسرے حضرات نے اسے جوت لگا دیا

ابو نائیلہ کی بیوی نے اس کے سر پر لالہ لگا دیا

بِأَمْرِ قَتْلِ أَبِي رَافِعٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ  
أَبِي الْحَقِيقِ وَيَقَالُ سَلَامٌ ابْنُ أَبِي الْحَقِيقِ  
كَانَ يَحْبِبُهُ وَيَقَالُ فِي حَضْرَةِ لَسَاءِ رَجُلٍ  
الْبَحَارِ وَقَالَ الرَّهْزِيُّ هُوَ نَعْدُ كَغَيْبِ  
بْنِ الْأَشْرَفِ.

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَابَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي إِسْحَقٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ  
فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ لَيْلًا  
وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ.

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ مَوْسَى عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ  
الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيَّ رَجُلًا قَوِيًّا الْأَنْصَارُ فَكَانَ  
عَلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ كُوزِيًّا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعِيْدُ عَلَيْهِ  
وَكَانَ فِي حَضْرَةِ لَسَاءِ رَجُلٍ الْيَهُودِيَّ فَكَانَ قَوِيًّا  
مِنْهُ وَقَدْ خَفِيَ عَلَى النَّاسِ وَرَاحَ النَّاسُ يَسْرِعُونَ  
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا صَحَابِيَّ أَجْلِسُوا أَمَا نَكْرَهُ  
فِيَّ مَطْلَبٍ وَتَطْلُبُ يَقْبُؤُابُ تَعْنِي فِي ادْخُلُ  
فَقَتَلَ حَتَّى دَخَلَ مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَقَتَّمُ يَتَوَسَّعُ  
كَانَتْ يَقْبُؤُ حَاجَةً وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَمَّتْ  
بِهِ الْبُؤَابُ يَا عَبْدُ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ  
تَدْخُلَ مَا دَخَلَ فَيَا أُيْرِيدُ أَنْ أُغْنِيَ الْبَابَ  
فَدَخَلْتُ فَكُنْتُ فَكَانَ دَخَلَ النَّاسُ أَعْلَقَ  
الْبَابَ ثُمَّ عَلِقَ الْأَعْلَقَ عَلَى وَتَدَا قَالَ فَقُمْتُ  
إِلَى الْأَقْلَابِ فَاحْدَثْتُهَا فَتَحَتْ الْبَابَ وَكَانَ  
الْبَرَاءُ رَافِعٍ يُسْرِعُ عَنْهُ وَكَانَ فِي عِلَالِي لَسَاءِ

ابو رافع عبد اللہ بن ابوالحقیق کا قتل۔  
اس کو سلام بن ابوالحقیق بھی کہتے ہیں بغیر میں رہتا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ  
سرزمین مجاز میں اس کا اپنا قلعہ تھا۔  
زہری کہتے ہیں کہ یہ کعب بن اشرف کے بعد قتل کیا  
گیا۔

حضرت ہزار بن مازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع کے لیے چھ ہند  
آدھی سیبیں پس وہ سات کے وقت اس کے گھر میں داخل  
ہوئے اور ان خلعت میں حضرت عبد اللہ بن مہدی بھی تھے۔  
اس وقت وہ سو رہا تھا اور اسی حالت میں موت کے گھاٹ  
اتار دیا گیا۔

حضرت ہزار بن مازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ابو رافع کے لیے چھ ہند سیبیں لے کر حضرت عبد اللہ  
بن مہدی کے گھر پر اس پر خرخر کر دیا۔ ابو رافع چھ ہند سیبیں رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کو پیش کر کے بیٹھا تھا۔ سرزمین مجاز میں اس کا قلعہ تھا۔  
جب یہ حضرت واپس پہنچے تو وہاں عرب جو چاہتا تھا لوگ اپنے جانوروں  
کو رہا رہے تھے۔ حضرت عبد اللہ کے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آپ اسی جگہ  
بیٹھ جائیں۔ میں ساتھیوں اور وہاں سے کوئی بدلہ کر کے اللہ جل جلالہ کے گوشے  
کر دے گا۔ میں یہاں سے کے نزدیک چلے آ رہے ہیں۔ اس طرح میرے  
کے ساتھ جیسے کوئی نفع حاجت کے لیے بیٹھا ہوں دوسرے لوگ اللہ داخل ہو  
چکے تھے لہذا میں نے انہیں آواز دی کہ اسے شک بند ہے اگر اللہ  
کا ہے تو جانوروں میں دعا دے بند کرنے لگا ہوں۔ میں اللہ داخل ہو کر ایک  
جانب چھپ گیا۔ جب تمام لوگ داخل ہو گئے تو وہاں نے دعا دے بند کیا۔  
چابیاں ایک کین کے ساتھ نکالیں۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں اٹھا چابیاں میں  
دو دروازہ کھولا اور بعد از اس کے پاس بلا غش پر قصد خوانی ہو رہی تھی جب  
قدحان اس کے پاس سے چلے گئے تو میں اس کی طرف پڑھنے لگا اور میں چلنے  
کو میں کھڑا رہا اور میں نے دعا دے بند کرنے دوسرا داخل ہو گئے اور  
اگر اللہ کو میرا پرہیز ہے کہ جانے تو اس کے پیچھے نہ چلے اور اس کا کام تمام کر دوں۔  
آخر میں میں نے کھینچ لیا اور ایک اندھیرے کمرے میں اپنے اہل و عیال کے



فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمِيرَةَ صَدَقَتْ أُمِّيَّةٌ  
فَجَعَلْتُ حَكْمًا فَتَحْتُ بَابًا أَعْلَفْتُ عَنْ مَنْ  
دَاخِلٌ قُلْتُ إِبْنُ الْقَوْمِ نَدَى رُذُلِي لَمْ يَخْلُصُوا  
إِلَى سَقَى أَقْتُلُهُ فَا بُتَّ هَيْتُ إِلَيْهِ خَاذَ هَوِي  
بِهِتْ مُطِيرٌ وَسَطَ عَالِيَالَا أَدَّى آتَيْتْ هَوِي  
مِنَ الْهَيْتِ لَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هَذَا  
فَا هَوِيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَا خَرِبْتُ مَسْرَبَةً  
بِالْتَّحِيثِ وَأَنَا دُخِشْتُ فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا فَصَلَّيْتُ  
فَا مَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَا مَكْتُتٌ غَيْرَ بَعِيدٍ شَرُّ  
دَحَلْتُ إِلَيْهِ فَعَلْتُ مَا هَذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ  
فَقَالَ يَا رَسُلَ الْكُوَيْلِ إِنَّ دَحَلْتُ فِي الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ  
قَبْلُ بِالشَّيْءِ فَقَالَ فَا خَرِبْتُ مَسْرَبَةً أَتَخَشَّسُهُ  
وَلَمْ أَقْتُلْهُ شَرُّ وَصَلْتُ طَلَبَةَ الشَّيْءِ فِي بَطْنِهِ  
بَحْقِي أَخَذَ فِي ظَهْرِي فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ  
أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا مَا حَقَّقْتُ اسْتَهَيْتُ إِلَى مَدْرَجَةٍ  
لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي فَا أَنَا أَسَايَ أَنِّي خَرِبْتُ اسْتَهَيْتُ  
إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْبِرَةٍ فَا تَكْسَرَتْ  
سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِسَاقِي مَيْسَرَةٍ أَطْلَقْتُ حَشَى  
جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ الْبَيْتَ حَقَّقْتُ  
أَعْلَمُ أَقْتُلْتُهُ فَمَا صَبَّحَ الدَّيْلُ قَامَ الشَّامُ  
عَلَى الشَّرِّ فَقَالَ أَنَّى أَبَا رَافِعٍ فَا جَرَّ أَهْلُ الْبَلَدِ  
فَا سَلَطْتُ إِلَى أَحْصَانِي فَقُلْتُ اللَّهُ جَاءَ فَعَتَبَ  
قَتَلَ اللَّهُ أَبَا رَافِعٍ فَا تَهَيَّيْتُ إِلَى الْبَيْتِ مَسْلَى  
اللَّهُ عَنِّي وَاسْكُنُوا حَتَّى لَيْتُ فَقَالَ السُّطْرُ رَجُلًا  
فَتَسَلَّطْتُ رَجُلِي فَمَسَحَهَا فَا تَسَالَمَا شَتَكِيهَا  
فَقُلْتُ

۱۲۱۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا  
شَرِيحٌ هُوَ ابْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما۔ عمر کے ساتھ یہ معلوم نہیں جو راجا کا کہہ کر  
ہے۔ پس میں نے آنکھوں سے اسے دیکھا اور فرمایا: اس نے کہا، کون ہے، یہ  
نے اوروں کے ساتھ تھوڑے سے وار کیا اللہ میرا دل دھڑک رہا تھا اس  
سے کہلا مقصد حاصل نہ ہوا اللہ نہ چلانے لگا تو میں کمرے سے باہر  
نکل آیا اللہ تعالیٰ دیر کے بعد میں نے پھر اندھا کر کہا: اسے ابھی  
یہ آواز نہیں تھی اس نے کہا، تیری بات تھے وہ نے، ابھی ابھی آواز  
نے عمر بن الخطاب سے مجھ پر وار کیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اندھ بننے ہی  
میں نے خود کا بھرپور وار کیا لیکن وہ مر رہا تھا، میں نے تو اس کی  
نوک اس کے سر پر رکھ کر ذرا دیا تو اس کی کمر سے پار نکل گئی  
اللہ مجھے بھی بولی کہ وہ ملک مدام میں بیچ گیا ہے۔ پس میں ہر ایک  
مدام سے لوگوں کو باہر نکال رہا۔ میں ملک کر ایک منزل سے اتر رہا  
جوتے جب میں نے اپنا پر اگے رکھا اللہ میں چاندنی رات میں  
مجھ سے کسی کو دھاکہ زمین پر پہنچا جو، پس میں اوپر سے زمین پر  
گرا اللہ میری پٹلی ٹوٹ گئی میں نے اسے عمار سے بلند کر لیا  
اللہ وہ دھڑکے پر بیٹھ گیا۔ پھر اپنے دل میں کہا کہ آج کی رات اس  
وقت تک یہاں سے نہیں چلاؤں گا جب تک مجھے اس کے  
مرنے کا یقین نہ ہو جائے۔ جب صبح نے آواز دی تو  
ایک فحش شخص نے دیوار پر کھڑا ہو کر کہنے لگا: لوگ! الیٰ ہذا  
کا آج ابھی آج مر گیا ہے۔ پس میں اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور  
ان سے کہا کہ اب یہاں سے کھٹک جانا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے  
ابھی فرمایا کہ جنم حاصل کر دیا ہے۔ پھر میں نکاح کریم علیٰ اللہ علیہ السلام کی  
خدمت میں حاضر ہوا اللہ سارا واقعہ عرض کر دیا۔ آپ نے  
فرمایا کہ اپنا پاؤں چھلاؤ۔ میں نے پھیلا دیا تو آپ نے جب  
اس پر اپنا دستہ کرم پھیر دیا تو ایسا ہو گیا جیسے  
اس میں عمارت سے کوئی حقیقت ہوئی ہے نہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ابھی فرمایا کہ بے حشرت عبد اللہ بن عقیل اللہ صحت عبد اللہ بن  
عقیل کہ جس کا اللہ چاہا وہی اللہ کے ساتھ کر دے۔ پس یہ جہاں پر ہے



الْجَزَاءُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي رَافِعٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَفِيكَ وَغَيْرَ لَتَيْنِ عَفِيَّةَ فِي نَافِسٍ مَعَهُمْ فَأُظْلِمُوا حَتَّى دَخَلُوا مِنَ الْيَحْصَنِ فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَفِيكَ امْكُثُوا اسْتَوْصُوا أَنْطِقُوا أَنَا فَالْظُّلُ قَالَ فَبَقِيْنَا نَحْنُ أَنْ أَدْخُلَ الْيَحْصَنُ فَقَعَدُوا أَجْمَعًا ثُمَّ قَالَ دَخَرَجُوا يَعْقِبُ لَطَلَبُونَهُ قَالَ فَعَفِيَّةُ أَنْ أَعْرِفَ وَتَالِي فَقَطِيتُ رَأَيْتُ كَأَنِّي أَتَيْتُ حَلِجَةً مَشَرْنَا دِي صَاحِبِ الْبَابِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ فَلْيَدْخُلْ قَبْلَ أَنْ أُبْلِقَهُ فَدَخَلْتُ ثُمَّ اخْتَبَأْتُ فِي مَرْمَلٍ حَتَّى بَلَغَ عِنْدَ بَابِ الْيَحْصَنِ فَتَعَسَّوْا عِنْدَ أَبِي رَافِعٍ وَتَعَدَّ شَوْاحِقُ ذَهَبَتْ سَاعَةٌ قَبْلَ الْبَيْتِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى بُيُوتِهِمْ فَلَمَّا هَدَأَتِ الْأَصَوَاتُ وَلَا أَسْمَعُ حَرَكَتَهُ تَخَرَّجْتُ وَتَالِي وَرَأَيْتُ صَاحِبَ الْبَابِ حَيْثُ قَعَسَ وَمَتَّاعَ الْيَحْصَنِ فَبَدَأْتُ فَنَاحَتْهُ فَقَفْتُ حَتَّى بَلَغَ الْيَحْصَنَ قَالَ كَذَلِكَ إِنْ كُنْ مِنْهَا الْغَوْرُ لَأُظْلِمَنَّ عَلَى مَهْلٍ كَحَرِّ عَمْدَةٍ إِلَى أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ فَعَلَلْتُكَ عَفِيَّةُ قَبْلَ ظَاهِرٍ ثُمَّ صَجِدْتُ إِلَى أَبِي رَافِعٍ فِي سَلَمٍ فَإِذَا الْبَيْتُ مُظْلِمٌ فَدَخَلْتُ بِرَأْسِي فَلَمَّا أَدْرَأْتُ امْرُؤًا فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ فَعَمْدَةٌ فَخَرَّ السُّوَيْتُ فَاصْبِرْهُ قَصَاحَ فَمَدَّ نَحْنُ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ جِئْتُ حَكَايَ أُيُوسُفَ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا أَبَا رَافِعٍ وَغَيْرَتُ صَوْتِي فَقَالَ لَا يُجِبُكَ إِلَّا يَمُوتُ الْوَيْلُ دَخَلَ حَسْبُ نَجْلٍ فَخَضَّ بِيحِي بِالْمَتِينِ فَقَالَ فَعَمْدَةٌ لَهُ أَيْضًا فَاصْبِرْهُ أُخْرَى فَلَمَّا تَعَيَّنَ شَيْئٌ فَصَاحَ وَتَالِي أَهْلُهُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ وَغَيْرَتُ صَوْتِي كَقَيْسَرِ الْمُحِيطِ فَإِذَا هُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِي

اور قصہ کے پاس جا پہنچے۔ یہی حضرت عبداللہ بن عتیک نے سنا تو یہ کہہ کر آپ میں غصہ ہو گیا اور میں جاکر کہتا ہوں۔ یہ فرماتے ہیں کہ وہاں سے باہر نکلنے کے بعد میرے ساتھ وہاں کے طریقے سے اندر داخل ہو جاؤں تو حسن اتفاق سے وہاں کا گھانا ہو گیا تو وہ روشنی سے کراہی کی تلاش میں نکلے۔ میں وہاں گئی مجھے پہچان نہ لیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے سر میں طرح پر لٹا ڈال دیا جیسے میں رنج و صدمہ کے لیے بیٹھا ہوا ہوں۔ پھر وہاں سے نکل کر جو نہایت چاہتا ہے آجائے اللہ میں دوبارہ بند کرنے لگا ہوں یہی میں نے وہاں سے ہو گیا اور وہاں کے پاس گھر میں کہہ کر میں چھپ گیا۔ ان لوگوں نے ابوالفتح کے نام نہ لیا کہ کیا پھر کا نہرت تک نہیں دیکھ سکتے ہیں یہاں تک کہ اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے۔ جب یہی طرح سنا چکا اور کسی حرکت کی آواز تک نہیں آئی تھی تو میں نکلا اور وہاں کو میں نے قلعہ کی چابیاں ایک کیل سے لٹکتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ میں نے چابیاں لے کر قلعہ کا دروازہ کھولا تاکہ ان لوگوں کو اگر میرا دم جو جائے تو آسانی کے ساتھ باہر جا سکیں۔ پھر قلعہ کے جتنے مکانات تھے میں نے باہر سے ان کی کڑیاں لگا دیں اور میں سرحدی کے اندر سے ابوالفتح کی طرف پر چلی۔ دیکھا تو گھر میں اندر میرا خاکیہ کو گھنوں نے اپنا چراغ بجھا دیا تھا۔ مجھے کچھ پتہ نہیں کہ وہاں کا وہ کہہ رہے ہیں میں نے آواز دی وہاں سے پھر انہوں نے اس سے کہا۔ کن ہے؟ میں نے کہا اور آواز پر پھر پھر دہرایا وہ چلائے گا اور مقصد کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں پھر گھر گیا کہ اس کا اندازہ میں اندر میں نے کیا۔ اسے ابوالفتح! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ اندر میں نے اپنی دوزخ لگا کر کہا ہاں! کہ جب کہ بات چیت ہوئی تھی وہ نے اگلے آدمی سے کہا آیا ہے اور اس نے پھر پھر ہمارے دروازے پر فرستے ہیں کہ میں دوبارہ اس کی جانب بڑھا اور پھر کہہ کر وہاں سے نکل گیا۔ ابھی نہ۔ وہ جیسا کہ اس کے ہی دہلیاں بھی جاگ اٹھے۔ میں آواز دہلیاں کہ اس کے حاکم کی شکل میں پھر لیا تو وہ چپ چاپ تھا۔ میں نے اس کے پیٹ پر توڑ مار کر اس سے دباؤ دیا تو وہ لوگوں کے ٹوٹنے کی آواز آئی پھر میں گھبرا ہوا باہر نکل آیا اور سرحدی کے نہ یہی آواز آیا لیکن گھر پر اندر سے میرا کاجوڑ نکل گیا۔ میں نے اسے کھسکا کر باہر لیا اور آہستہ آہستہ چل کر اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

تھانے حبیبِ مسلم کو مبارک یہ خوش خبری سننا دیجئے کیونکہ  
میں اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ جب تک اس  
کا موت کا اعلان نہ سنوں جب صبح ہونے والی تھی تو اعلان کرنے  
والے نے اعلانِ نبی کی موت کا اعلان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں پہلے  
کے لیے کراہتا ہوں غم کے مارے جیسے تکلیف کا بھی احساس نہ رہا  
اپنے ساتھیوں سے جدا ہوا۔ قبل اس کے کہ وہ ہی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کا بارگاہ میں پہنچے میں نے  
خود حاضر ہو کر آپ کو خوش خبری عطا سنائی۔

### غزوہ اُحُد کا بیان۔

مستند بخاری نے فرمایا ہے: اللہ یاد کرے محبوب! جب تم صبح  
کر اپنے دولت خانہ سے برآمد ہوئے، مسلمانوں کو دشمنی کے سر پہلا  
پر قائم کرتے اور اللہ سنا جنت ہے اسودہ اب عمر بن ابی  
اسد (۱۲۱) میرا ارشاد یہی ہے: اللہ نہ سستی کرے اللہ نہ  
غم کھڑے تم ہی غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو اگر نہیں  
کوئی تکلیف پہنچی تو وہ لوگ بھی وہیں ہی تکلیف پا چکے  
میں اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لیے جہاں  
رہیں ہیں اور اس لیے کہ اللہ پہچان کر رہے ایمان والوں  
کی اہم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ دے اور اللہ  
دست نہیں رکھتا ظالموں کو اور اس لیے کہ اللہ مسلمانوں  
کو نکھر دے اور کافروں کو مٹا دے۔ کیا اس گمان میں ہو  
کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا  
استحسان نہ کیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی اہم تو موت کی  
تسکین کرتے تھے، اس کے نئے سے پہلے۔ نہ اب وہ  
تھیں نظر آئی آنکھوں کے سامنے (آیت ۱۳۹ تا ۱۴۴)۔  
یہ فرمایا ہے: اللہ بے شک اللہ نے تمہیں سچ کر دکھایا  
اپنا وعدہ جبکہ تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کرتے تھے،  
میں تک کہ جب تم نے ہمدانی کی اہم حکم میں مجھ کو (اللہ)

فَاضْرَعُ الشَّيْءَ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ انْكِفِ عَلَيْهِ حَتَّى  
سَمِعْتَ صَوْتَ الْعَظِيمِ ثُمَّ خَرَجْتَ ذَوْشًا حَتَّى  
اَتَيْتَ الشَّلْعَةَ اُرِيدُ اَنْ اَمُوْلَ فَاسْتَقَطَ مِنْهُ  
فَاَنْخَلَعْتَ رِيْحِي فَقَصَبْتُهَا ثُمَّ اَتَيْتُ اَصْحَابِي  
اَحْبِلُ فَقُلْتُ اَنْطَلِقُوا اَفْبَشِرُوا وَارْسُلُوا اللّٰهُ صَدَقَ  
اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَاسْلَمَ قِيَايَ لَا اَبْرَحُ حَتَّى اَسْمَعَ اِنْشَارِيَّةً  
فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ صَعِدَ التَّابِيعَةُ فَقَالَ  
اَلَيْ اَبَارَ اَفِيْعَ قَالَ فَقُلْتُ اَمَشِي مَا يَنْقُصُ قَلْبِي  
فَاَدْرَكْتُ اَصْحَابِي قَبْلَ اَنْ يَأْتُوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشِّرْتُهُ.

مَا حَبَّ غَرَضًا اَحَدٌ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى  
وَ اِذَا عَدُوَّتْ مِنْ اَهْلِكَ تُبْشِرُ  
الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَائِدِ يَفْعَلُ اللّٰهُ سَمِيْعٌ  
عَلِيْمٌ . وَقَوْلِهِ حَسْبُ ذِكْرُهُ وَلَا  
تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَمْسِكُوا الْعُرْوَةَ  
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ . اِنْ يَمْسَسْكُمْ  
قَرْحٌ فَظُنُّوا مِنَ الْقُرْآنِ قَرْحٌ مِّثْلُهُ  
وَيَلْحَقَ الْاِتَّامُ نَدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ  
وَلْيَعْلَمِ اللّٰهُ الْاٰدِيْنَ اَمَّنُوا وَبِتَخِجَةٍ  
مِّنْكُمْ شَهِدَاءُ وَاَللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْاَظْلَمِيْنَ  
وَلْيَتَخِجَنَّ اللّٰهُ اَلَّذِيْنَ "مَسُّوا" وَ  
يَمْحَقِ الْكٰفِرِيْنَ . اَمْرٌ حَسْبُكُمْ اَنْ  
تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ  
الَّذِيْنَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ  
الصّٰبِرِيْنَ . وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَشُوْنَ  
الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ  
رَآيْتُمُوْهُ وَاَمْسَكْتُمْ تَنْظُرُوْنَ . وَقَوْلِهِ  
وَلَقَدْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَعَدَا اِذَا  
تَحْسَبُوْهُمُ يٰ اَذْنِبْ حَتّٰى اِذَا اَنْشَلْتُمْ

وَتَتَّاعَىٰ عَنْكُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصِيخُمْ  
مِنْ بَعْدِ مَا أَمْسَكُمْ فَاتَّجَبُونَ عَنْكُمْ  
فَن يُرِيدُ الدُّنْيَا وَتُتْرَكُ مَنْ  
يُرِيدُ الْآخِرَةَ مَشْرَعًا فَمَنْ غَنَّهُمْ  
لِيَسْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَ اللَّهُ  
ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ . وَلَا  
تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
أَمْوَالًا الْأَيَّةِ

۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَالِدٌ عَنْ يَسْرَةَ مَةَ عَيْنِ بْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا أَحَدُ رُئُلِ أَجْدَادِ بَنِي هَارِثٍ  
وَعَلَيْهِمْ آدَاءُ الْحَرْبِ.

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا  
ذَكْوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ  
سَيِّدَةٍ عَنْ يَرْحَدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ  
عَنْ عُلَيْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلِي أَحَدٌ بَعْدَ ثَلَاثِ  
رِسَيْنٍ كَالْمَوْقِرِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ كَقَطْعِ  
الْبُسْبُورِ فَقَالَ ابْنُ مَيْمَنٍ أَمْ يَرِيكُمْ قَرْطٌ وَ أَمَا  
عَمِيكُمْ شَيْئًا وَإِنَّ مَوْعِدَكُمْ الْخَوْفُ فَإِنَّ  
لَا تُظَلُّ إِلَّا مِنْ مَقَامِي هَذَا وَإِنِّي لَمُسْتَأْخَرٌ  
عَلَيْكُمْ أَنْ تَشْتَرُوا وَلِحَبِيبِي أَحَقُّ عَلَيْهِمْ  
الْمَسِيئَاتُ تَنَاسَرُهَا قَالَ فَمَا مَثَ أَحَدُ نَظَرًا  
نَظَرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ  
إِسْرَافِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ التَّبَرَّاؤِ قَالَ  
كُنَّا نَسْتَشِيرُ يَوْمَئِذٍ وَاجْتَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

نَفَرًا كَثِيرًا ، بَعْدَ اس کے کہ اللہ تعالیٰ دیکھا چکا تھا تمہاری خوشی کی  
بات ۔ تم میں کوئی دینار چاہتا تھا اللہ تم میں کوئی آخرت چاہتا  
تھا۔ پھر تمہارا سراں سے پھر دیا کہ تمہیں آنا ہے اللہ بے شک  
اس نے تمہیں معاف کر دیا اللہ اللہ مسلمانوں پر فضل  
کتاب ہے (آیت ۱۵۲) — یہ بھی فرمایا :- اور جو  
اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا  
بلکہ ان اپنے رب کے پاس زندہ ہیں ، اللہ کا پاستہ بھی  
(آیت ۱۵۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عروہ اللہ کے مدد فرمایا  
کہ یہ حضرت جبریل علیہ السلام ہیں جنہوں نے اپنے ٹھکانے  
کا سر کر رہا ہے اللہ جی ہمتیاری سے مسلح ہو کر آئے ہیں

حضرت عقبہ بن ہارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے شہیدانِ احد پر آٹھ سال کے بعد بھی  
اس طرح ناز پڑھا جیسے زندے مردوں کو رحمت  
کرتے ہیں ۔ پھر غم شدہ مسات نے میٹر پر طلوع  
نمود اللہ ارشاد ہوا کہ میں تمہارا پیش خیر ہوں میں تمہارے  
ادب پر گواہ ہوں ، ہمدردی طاقات کی جگہ حوض کوثر ہے  
اللہ میں اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اللہ  
مجھے تمہارے حلق اس بات کا توڑ رہی نہیں ہے کہ تم  
شرک کو گے بلکہ تمہارے متعلق تو مجھے دنیا دار کی کجست  
لاؤ ہے ، جس کے باعث تم ایک دوسرے سے حسد  
کونے لگو گے ۔ حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کا آخری دیدار میں نے اسی موقع پر کیا تھا ۔

حضرت براء بن مازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
احمد کے مدد جب ہمدردی سرکین سے ٹکر ہوئی تو نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے تیرا نازوں کی ایک جانت پر حضرت عبد اللہ



أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
 أَبِي إِسْحَقَ أَنَّ عَيْنَةَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَرَادَ يَطْعَامَ  
 وَكَانَ صَائِعًا فَقَالَ قَتِيلٌ مُصَنَّبٌ ابْنُ عَمِيرٍ  
 وَهُوَ حَبْرٌ مِثْلُ كُوزٍ فِي بَرْدَةٍ إِنَّ عَوْفًا رَأَسَهُ  
 بِمَدَاتٍ بِجَلَاءٍ وَإِنَّ عَوْفًا رَجُلًا كَجَدِّ رَأَسَهُ  
 وَأَمَّا هُوَ فَقَالَ وَقَتِيلٌ حَمَنٌ وَهُوَ حَبْرٌ مِثْلِي  
 شَرُّ بَسِطٍ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بَسِطَ أَوْ قَتَالَ  
 أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَقَدْ غَشِينَا  
 أَنْ تَكُونَ حَسَنًا شَأْنًا فَجِئْتُ لَنَا شَرُّ جَعَلَ بَيْنِي  
 حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ.

۱۲۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
 سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
 قَالَ رَجُلٌ يَشْرِي مَلًّا أَنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
 أُحُدٍ أَبَايْتُ أَنْ قَتَلْتُ قَاتِلَ مَنْ أَنَا قَاتِلٌ فِي الْجَنَّةِ  
 فَلَمْ يَنْفُتْ بِي فِي يَدِي وَخَرَقَ ثَلَاثَ حَتَّى قَتَلَ.

۱۲۱۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَيْدُ  
 حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ عَقَابٍ مَوْلَى  
 هَاجِرَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَتَّبِعُنِي وَجِبَّةُ اللَّهِ فَوَحَبَ أَخْبَرَنَا عَنْ اللَّهِ وَبَيْنَا  
 مَنْ قَتَلِي أَوْ ذَهَبَ لَهْرِيَا كُلٌّ مِنْ أَجْرٍ شَيْعًا  
 كَانَ مِنْهُمْ مُصَنَّبٌ ابْنُ عَمِيرٍ قَتَلَ يَوْمَ أُحُدٍ  
 لَهْرِيَا تَرَكَ الْأَمِيرَ كُنَّا إِذَا أَنْعَمْنَا بِهَا رَأَسَهُ  
 مَخْرَجَتْ بِجَلَاءٍ وَإِذَا انْغَطَّى بِهَا بِجَلَاءٍ مَخْرَجَتْ  
 رَأَسَهُ فَقَالَ لَنَا الْيَقِينُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 خَطُّوا بِهَا رَأَسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى يَجْلِيهِ الْإِذْخَرُ  
 أَوْ قَالَ الْقَوَاعِلُ يَجْلِيهِ مِنَ الْإِذْخَرِ وَمَاتَ  
 أَيْبَعَتْ لَهَا خَيْرٌ كَفَّ وَفَدَّ بِهَا.

۱۲۱۹- أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ حَسَنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
 بْنُ حَلْحَلَةَ حَدَّثَنَا حَمِيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

والله صحت عبد الرحمن بن عوف روزے سے تھے۔ جب ہی کے سامنے  
 (تعام کو) کھانا لایا تو کھنے لگے۔ حضرت مصعب بن عمیر کو شہید کیا گیا اور  
 وہ مجھ سے بہتر تھے۔ انہیں چلو کا کفن پٹایا گیا تھا۔ اگر ان کا سر چھپتے تو  
 کفن ہاتھ تھے اور پیر کو چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ ران کا فیل ہے  
 کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ حضرت عمرو عجمی مجھ سے بہتر تھے نہیں شہید  
 کیا گیا۔ میں دنیا کی دولت سے ملا مل کر دیا گیا ہے اور خوب کتار کی  
 فراہمی ہوئی ہے۔ ٹھہرے کہیں ہمارا نیکوں کا بدلہ دیا میں ہی نہ  
 ہو گیا ہو۔ پھر نادر و قطار مدفنے گئے اور کھانا بھی  
 نہ کیا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی  
 نے اُحُد کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیانت کیا کہ یہ تو روزہ  
 فرمائیے، اگر میں اس رات میں ملا جلی تو میرا شکلا کماں ہو گا؟ فرمایا  
 جنت میں۔ تو اُحُد کے بعد یہی بات سے نکال دیا اور کھانا بھی  
 پھر کالوں سے ملا کر لے گئے اور جہنم کی لذت نوش کر گئے

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رملے غامی کے لیے ہجرت کی، پس ہمارا  
 ابراہیم قاضی کے پاس بھیج ہو گیا۔ جبکہ ہم میں سے بعض وہ حضرات  
 بھی ہیں جنہوں نے میں اپنا اجر چکھا میں نہیں تھا۔ ایسے  
 حضرات میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر ہیں جو فرمایا  
 اُحُد میں شہید کر دئے گئے تھے، جنہوں نے پیچھے صرف ایک  
 کفن چھڑا تھا جب اس کے ساتھ ہم ان کا سر چھپاتے تو پیر  
 کھل جاتے اور جب ان کے پیر کھل کو چھپتے تو سر کھل جاتا تھا۔  
 پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ اس کے ساتھ  
 ان کا سر چھپا دو اور ان کے پیر کھل پر اُڑھو فرمایا وہ دیا یہ فرمایا کہ  
 ان کے پیر کھل کو اُڑھو سے چھپا دو۔ جبکہ ہم میں سے بعض وہ حضرات بھی ہیں  
 جن کے پیر کھل چکے اور اللہ انہیں جزا دے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے چچا حضرت انس  
 بن نضر، عمر شریف کے وقت موجود نہ تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ چچے غزوہ

عَنْ غَابٍ عَنْ مَدْرٍ قَالَ غُبْتُ عَنْ أَزْوَاجِ قَوْمٍ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْثُ أَشْهَدَ بَيْنَ  
اللَّهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْثُ بَيْنَ  
اللَّهُ مَا أُجِدْتُ فَلَقِي يَوْمَ أُحُدٍ فَهَرَمَ الْمَشَاشُ  
فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُكَ إِلَيْكَ وَمَتَّاعَتَهُ هَوْنٌ  
بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ وَمَتَّاعَتَهُ فِيهِ  
الْمُشْرِكُونَ فَتَقَدَّرَ مَرِيضَتُهُ فَلَقِي سَعْدَ بْنَ  
مُعَاذٍ فَقَالَ أَيْنَ سَعْدُ إِنِّي أُجِدُّ يَا لَيْثُ الْجَنَّةِ  
ذُوْنُ أُحُدٍ فَخَضِي فَقُتِلَ وَمَتَّاعَتُهُ حَتَّى  
مَرَرْتَهُ أُخْتَهُ بِشَامَةَ أَزْوَاجَ بَنِي دَمِيمٍ  
يَضُمُّ دَنَاءَتَهُ مِنْ طَعْنِهِ وَصَرْبِهِ وَ

رَقْمُهُ بِسْمِهِ

۱۲۲۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي  
خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ مَسِيرَةَ رُثَيْبَةَ  
بْنِ ثَابِتٍ يَقُولُ فَقَدْتُ أَمِيَّةَ بِنْتَ الْأَحْزَابِ  
بِحَيْنٍ نَسَخْنَا انْمُصَعِفَ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا  
فَالْتَمَسْنَا مَا قَوْجَدْنَا هَامَةً حَزْبِيَّةً  
بْنِ قَاسِمٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلًا  
صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهُ عَلَيْهِ لِيَمْنَهُمْ  
مَنْ قَضَى نَجْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَوِلِسُ  
فَالْحَقُّ نَاهَا فِي سُورَةِ بَقَرَةٍ

انْمُصَعِفَ

۱۲۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عِدِّي بْنِ ثَابِتٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ زَيْدٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَابِتٍ  
قَالَ كُنَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى أُحُدٍ فَجَاءَهُ مَنْ يَمْنَنُ خَرَجَ مَعَهُ

میں تو میں موجود تھا اگرچہ کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سمیت میں وہاں کچھ نہ تھا  
میں نے تو اللہ تعالیٰ میری فکر کر دیا کہ وہاں سے کیا ہو گا۔ یہی خبر وہ اللہ میں شریک  
ہوئے اور جب مسلمان بیک کمر ہوئے تو انہوں نے کہا کہ میں ان حضرات  
کی کارکردگی میں ساتھ دیتے رہے۔ یہ وہی وہاں سے تشریف لے گئے کہ انہوں نے کہا کہ میں ان حضرات  
کا ساتھ کرتا ہوں یہی انہوں نے نہ دے کہ انہوں کی جانب پیش قدمی نہ کرنا۔  
رہتے ہیں انہیں حوت سعد بن معاذ نے تو اس سے فرمایا۔ اے سعد کہاں  
جاتے ہو؟ مجھے تمہاری اس طرف سے جنت کی خوشخبری ہے۔ پس یہ بڑھتے  
چلے گئے اللہ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ ان کی لاشیں پانی نہ جا سکی کیونکہ  
کی ہشیرہ نے کہی یا انکے کی بدولت انہیں پہاڑوں پر لے کر لے کر لے کر لے کر  
پہاڑوں سے اٹھ کر اتر کر کے انہوں سے زیادہ رقم کئے تھے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب  
انحضرت خنن کے دور میں اہم قرآن کریم جمع کر رہے تھے تو سورۃ  
الاحزاب کی ایک آیت میں جنس کی رہی تھی حالانکہ اس کا بدلہ  
تلاوت کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا۔ ہم  
اسے تلاوت کرتے رہے تو وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے  
پاس گئے۔ یعنی یہ کہ وہ مردی مسلمانوں میں سے جنہوں نے  
سہارا رکھا جو اللہ سے عہد کیا تھا۔ تو ان میں  
کوئی ایسا منت پر کی کر چکا اور کوئی انتظار میں  
ہے اور وہ نہا نہ رہے (آیت ۱۲۳) تو ہم  
اسے تسلیم کر لیا کہ متعلقہ سورت میں لکھ دیا  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کے لیے لکھنے تو ساتھ لکھنے  
وہوں میں سے بعض لوگ منافقین ایک کا ساتھ چھوڑ کر واپس  
لوٹ گئے۔ ان کے تعلق مسلمانوں کے ذکر کردہ ہو گئے۔ ایک  
گروہ کہتا تھا کہ میں پہلے ان سے روٹا چاہتا تھا اور دوسرا گروہ



وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكَّتَيْنِ فِرْقَةً يَقُولُ نَقَاتُ بِلَهُنَّ وَفِرْقَةً يَقُولُ لَا نَقَاتُ بِلَهُنَّ فَتَرَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمَتَأَفِقَيْنِ فَتَحْتَيْنِ وَ اللَّهُ أَرْكَسَهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَقَالَ إِنَّهَا طَيِّبَةٌ تَنْهَى الْمَذْنُوبَ كَمَا تَنْهَى الْمُسَاوُءَ حَبِثَ الْفِطْرَةُ

باب ۳۸۵ اِذَا هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْتُلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ عَجِينَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ قَالَ نَذَرْتُ خِدِيءَ الْأَمَةِ فِيمَا إِذَا هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْتُلَا بَيْنَ سَلَمَةَ وَبَيْنَ حَارِثَةَ وَمَا أُحِبُّ أَكْثَرَ النَّاسِ قِلِيلٌ وَاللَّهُ يَقُولُ وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا قُسَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَكُحَّتْ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعُو قَالَ مَاذَا يَكُحُّ أُمُّ قَيْسٍ قُلْتُ لَا بَلْ قَيْسٌ قَالَ فَهَلَا جَابِرِيَّةٌ تَكُحُّ عَلَيْكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي قَتِلَتْ يَوْمَ الْحُدَيْبِ وَتَرَكَتُ سِتْرَ بَنَاتٍ كُنَّ لِي يَسْمَعْنَ أَخْوَابَ هَذِهِ هُنَّ أَنْ سَمِعْنَ إِلَيْهِ جَابِرِيَّةٌ خَرَفَتْ وَهِيَ مِثْلُهُنَّ وَنَكِرَ امْرَأَةٌ تَسْطَهَرْنَ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَصْرَتْ

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شَرِيحٍ أَخْبَرَنَا عُثَيْبُ بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ

ابن سے روئے کے حق میں نہ تھا۔ تو اسے قہاٹے سے یہ آیت نازل فرمائی کہ تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں مذکر حق ہو گئے! اور اس نے انہیں زندہ کر دیا ان کے کوٹھوں کی وجہ سے (سورۃ النساء آیت ۱۵۸)۔ اور اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ (مدینہ منورہ) طیبہ ہے، گنہگاروں کو اس طرح نکال پھینکا ہے جیسے بھیٹی چاندی کے میل کو نکال دیتا ہے۔

آیت اِذَا هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ کابیان۔

جب تم میں سے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ ناسردی دکھائیں اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے (سورۃ آل عمران آیت ۱۶۶)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب چارے مشرق سے آیت ۱۶۶ اور جب تم میں سے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ ناسردی دکھائیں۔ تارک ہوتی تو اس مذکر و عورت سے بن سہارا بننا حدیث وارد ہیں۔ مجھے یہ پسند نہیں کہ یہ آیت نازل نہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ وہ دونوں گروہوں کا مددگار ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عیادت کیا۔ اے جابر! کیا تم نے نکاح کر لیا ہے؟ میں نے جواب دیا ہاں۔ پھر فرمایا: نکاح کی عورت سے نکاح کیا ہے یا بیوہ سے؟ میں عرض کر دیا ہوا۔ کنواری سے نہیں بکر بیوہ سے۔ فرمایا: کیا بوز میں عورت تمہارا دل خوش کر دیتی ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عروۃ احمد میں جب میرے والد میرے کوشید کر دیا گیا تو پہلے تو صاحبزادیاں چھوڑیں۔ پس جنوں کی موجودگی میں یہ بات مجھے پسند نہ آئی کہ ان جیسی ایک ناکوچہ لڑکی کا اور املا کر دیں، لہذا میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے نکاح کر دوں جو ان کی نگہی چوٹی کرنے کے ساتھ ان کی ریچ بیکل کر سکے تو فرمایا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد میرے نکاح عروۃ احمد میں ہو گئی تھی۔ ان کے اوپر کافی خرچہ ہوا

فَوَاجِبُ عَنِ الشَّعْبِ قَالِ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ اسْتَشْهَدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ  
عَلَيْهِ دَيْنًا وَتَرَكَ بَيْتَ بَنَاتٍ فَخَلَا حَضَرَ  
جَزَّاءُ النَّخْلِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلْتُ فَتَدْعِي عِيَّتَ آتِ  
وَالِدِي قَدْ اسْتَشْهَدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ  
دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ يَرَكَ النَّاسُ مَا دُ  
فَقَالَ أَذْهَبُ فَبَيِّدُوا كُلَّ شَيْءٍ عَنَّا حَيَّةٍ  
فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُمَا فَخَلْتُ ذَا الْيَمِينِ  
كَأَنَّهُمَا الْخُرُوجِي يُلْكُ السَّاعَةَ فَلَمَّا  
سَأَى مَا يَعْصِمُونَ أَطَافَ حَوْلَ أُحْطِيهَا  
بَيِّدُوا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى جَلَسَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ أَدُمُّ لَكَ أَصْعَابَكَ كَمَا نَزَلَ إِلَيْكَ  
لَمْ يَرْحَلْ أَذَى اللَّهُ عَنْ وَالِدِي أَمَانَتُهُ  
وَأَمَّا أَرْضِي أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ أَمَانَتَهُ وَالِدِي  
وَلَا أَرْجِعُهُ إِلَى أَخَوَاتِي بِشَرِّهِ فَسَلَّمَ اللَّهُ  
الْيَمِينِ كُلَّهَا وَحَقِّي أَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدِ  
الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
طَوَّافًا لَمْ يَنْقُصْ شَرًّا  
وَاحِدًا

۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
عَدَنًا بِرَأْسِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ  
عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ رَجُلٌ  
يَعْلَى تَلَانٍ عَنْهُ عَلَيْهِمَا نِيَّاتٌ مِثْلُ كَأَشَدِّ الْقَتَالِ  
مَا دَأَيْتُهُمَا قَبْلَ وَلَا تَعْدُ

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ  
الشَّعْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ

ابن ابی جابر سے روایت ہے کہ جب کعبہ میں تشریف لائے تو اس وقت آیا تو میں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ  
میں نے کعبہ میں دیکھا کہ میرے والد ماجد حضرت اُمّ ایمنہؓ نے کعبہ میں  
ان کے لئے بہت قرض ہے، اور یہی حالت میں چاہتا ہوں کہ کعبہ میں  
خواہ آپ کو دیکھوں۔ فرمایا: تم جانتے ہو کعبہ کے ڈھیر لکڑی  
لکڑیاں چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور کعبہ میں آپ کو لکڑیاں چھپا دیں  
خاموش رہے آپ کو دیکھا تو اس وقت میرے ساتھ تھا میں نے  
کہنے لگے۔ جب آپ نے ان کی یہ حرکت دیکھی تو فرمایا کہ  
جسے ڈھیر کے گرد میں چکر لگاتے ہیں اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ  
اپنے قرض خواہوں کو دے دو۔ پس آپ انہیں پیمانہ بھر بھر کر دیتے  
رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والدہ محترمہ کا سارا  
قرض ادا کر دیا، مگر میں اس پر بھی خوش تھا کہ میرے والدہ  
میں سے کعبہ میں لکڑیاں چھپا دیں اور میں نے انہیں دے دیے تھے  
میں نے کہا کہ اللہ جب میں اس ڈھیر کو دیکھتا تھا میں نے یہی کرم صلی اللہ  
علیہ وسلم علیہ افرادہ جیسے تھے تو میں معلوم ہوتا تھا کہ اس  
میں سے ایک کعبہ بھی کم نہیں ہوئی ہے۔ یہی رحمت دعا  
کے صدقے میں اللہ تعالیٰ بن عبدہ نے برکت  
فرمائی تھی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
میں نے کعبہ کے اندر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
اپنے حضرات کو دیکھا کہ آپ کو جانب سے دے رہے تھے۔ انہوں نے  
میں سے کہنے لگے کہ تھے اللہ کی جواز فرمائی ہے کہ میں نے یہ  
تھے۔ میں نے انہیں نہ سمجھا کہ میں نے دیکھا تھا اللہ کی جواز  
میں نظر آئے۔

سعد بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن  
ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مزید اہل کعبہ  
روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ترکش میں سے

سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ مَثَلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا نَمْتَلِكُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ اذِمَّ فَذَاكَ إِنِّي وَارِئِي.

۱۲۲۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ يَقُولُ جَمَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو مَيْمُونٍ يَوْمَ أُحُدٍ.

۱۲۲۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ لَمَّا جَمَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَبُو مَيْمُونٍ يَكْنِيهِمَا يُرِيدُ جَيْشَ قَالَ فَذَاكَ إِنِّي وَارِئِي وَهُوَ يَقَاتِلُ.

۱۲۲۹. حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبُو مَيْمُونٍ إِلَّا خَيْرَ سَعْدٍ.

۱۲۳۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ أَبُو مَيْمُونٍ إِلَّا لَيْثَ بَنِي مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ اذِمَّ فَذَاكَ إِنِّي وَارِئِي.

۱۲۳۱. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُعْتَمِدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَثْمَانَ أَنَّهُ كَرَّمَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ يَلَكِ الْأَيَّامِ الَّتِي يُقَاتِلُ فِيهَا غَيْرَ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ.

۱۲۳۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا

نکاح کر دیتے ہوئے منسایا۔ میرے باپ تم پر قربان تیرا انداز کر دے۔

یحییٰ بن سعید بن مسیب کا روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرماتے ہوئے سنا کہ غزوہ اُحُد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو میرے لیے جمع فرمایا تھا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اُحُد کے روز میرے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا۔ اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ یہ وہ روز ہے جسے تو آپ نے فرمایا تھا کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں گے۔

عبد اللہ بن خالد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص کے بواکس کے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا جو۔

عبد اللہ بن خالد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص کے بواکس کے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا جو۔ کیونکہ غزوہ اُحُد کے روز میں نے خود آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اسے سعد تیرا انداز کر دے میرے ماں باپ تم پر قربان ہو۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ ایک جنگ (غزوہ اُحُد) میں میں آپ نے خود بھی جنگ آزمائی فرمائی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے بواکس کوئی نہیں رہا تھا۔ یہ واقعہ راوی نے ان دونوں حضرات سے سنا تھا۔

سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد الرحمن بن عوف

خَاتَمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ  
سَمِعْتُ الشَّاذِلِيَّ بْنَ يَزِيدَ قَالَ قَالَ صَاحِبُ  
الزُّجَّجِ إِنَّ عُرْفَ رُطُلَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَالْمَقْدُودَ  
سَعْدًا وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَقُولُ بِحَدِيثِ بْنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ  
عَنْ يَوْمٍ أُحَدِّثُ

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
وَكَيْفَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فَيْسَلٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ  
طَلْحَةَ ثَلَاثَ دَفَائِلَ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحَدِّثُ

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُزَيْعٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ يَوْمَ  
أُحُدٍ أَهْلُ مَكَّةَ النَّاسُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَبِينٌ يَدَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَرَّبٌ عَلَيْهِ بِحُجَّةٍ لَهُ وَكَانَ  
أَبُو طَلْحَةَ رَحْلًا لَمْ يَدْخُلْهُ شَيْءٌ مِنَ النَّارِ كَسَرِ يَوْمَئِذٍ  
قَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَسُرُّ مَعَهُ  
بِحُجَّةٍ قَتَلَ النَّبِيَّ فَيَقُولُ إِنَّهُ هَذَا يَدَى طَلْحَةَ  
قَالَ وَيُشْفِيكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَيُّ أَهْلِ مَكَّةَ  
أَيُّ لَدُنْكَ شَرِيفٌ يُصِيبُكَ سَهْلٌ قَيْنٌ يَهْدِيكَ الْقَوْمَ  
تُخْرِجُ دُونَ تَحْرِيرَةٍ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِهَيْئَةٍ  
أَيُّ بَكْرٍ وَأُمُّكُمْ وَإِنَّهَا لَمْ تُشِيرْ تَابِ أُمِّي  
خَدَامٌ مَوْفِقُهَا تَنْقُرُ ابْنَ الْغِرَابِ عَلَى مَوْفِقِهَا  
تُخْرِجُ غَائِبَةً فِي أَحْوَا الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعُهَا فَيَقُولُ  
لَقَدْ جِئْتَنِي فَتُخْرِجُ غَائِبَةً فِي أَحْوَا الْقَوْمِ وَلَقَدْ  
وَقَدْ انْتَبَهْتُ مِنْ يَدِي إِلَى طَلْحَةَ إِنَّمَا مَوْفِقِي فَلَمَّا  
كُنَّا

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا

حضرت طلحہ بن عبید اللہ حضرت مقداد اللہ حضرت سعد بن ابی  
وقاص کی صحبت میں رہا ہوں لیکن اس بارے میں کبھی کو  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے نہیں  
سنا۔ سوائے اس کے کہ میں نے حضرت طلحہ کو غزوہ  
احد کے حالات بیان کرتے ہوئے سنا ہے (یعنی  
اللہ تعالیٰ عنہم)

تیس یہ جو عازم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کے ایک ہاتھ کو شل (بیکرا) دیکھا تھا کیونکہ اس کے  
ساتھ انہوں نے غزوہ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر  
سے مار دیا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد  
میں جب جنگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تو حضرت  
ابو طلحہ ڈھال لے کر میرا آپ کے آگے ڈھال بنے ہوئے  
تھے۔ حضرت ابو طلحہ بڑے میرا غدار اللہ غدار کا نام دے رہے تھے  
اس روز ان کے ہاتھوں دو یاتین کا منی ٹوٹ گئی تھیں۔ جب  
کوئی شخص ان کے سامنے سے زکشی لے کر گزرتا تو حضور صلی  
اللہ علیہ وسلم سے ہاتھ لے کر انہیں ابو طلحہ کے سامنے ڈال دو۔ راوی کا بیان  
ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک کو اٹھا کر کانہی  
کو دیکھتے تو حضرت ابو طلحہ من کر رہے تھے یہ ہے اب آپ آپ  
پر قرین، سر مبارک کو اٹھا لے، ابدا کانہی کا کوئی غیر خدا  
کھاستہ آگے۔ حضور پر قرین ہونے کے لیے اس خادم کا  
کلمہ جو ہے۔ اور میں نے حضرت عائشہ بنت ابوبکر اللہ حضرت اہم  
کو دیکھا اور وہ منی لے کر اپنے اوپر چلتے ہوئے ہیں، جس کا  
بہت پتہ میں نظر آ رہی ہیں اور انہی پیٹ پر شکر سے اٹھا کر لاتی ہیں  
چاہے کوئی کو چلاتی ہیں اللہ بھر تاپس جا کر پانی صبر کر لاتی ہیں اللہ  
اللہ پیاسے مسلمانوں کو پانی پلاتی ہیں۔ نیز حضرت  
ابو طلحہ کے ہاتھ سے دو یاتین مرتبہ حواری بھی گر پڑے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ

أَبُو سَامَةَ عَنْ وَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُسْلِمُونَ  
فَصَرَّحُوا بِبَيْتِ لُحَيْشٍ عَلَيْهِمْ أَيْ بَيْتِ بَنِي  
أَحْزَابٍ أَكْثَرُ مَا جَعَلَتْ أَوْلَادُهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هَذِهِ  
أَخْبَرَاهُمْ فَبَصُرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِبَيْتِ الْيَمَانِ  
فَقَالَ أَيْ بَيْتِ بَنِي إِدْأَيْ أَيْ قَالَ قَامَتْ قُرَاشُ  
مَا أَصْبَحْتُ وَإِنِّي قَتَلْتُهَا فَقَالَ حُذَيْفَةُ يَخْبِرُ  
إِلَهُهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ قُرَاشُ بَنِي إِدْأَيْ بَنِي حُذَيْفَةَ  
بِكَيْفَةٍ خَيْرٌ مِنْ لُحَيْشٍ يَا بَنِي بَصْرَةَ عَيْشَتُ مِنْ  
الْبَصْرَةِ فِي الْأَمْرِ قَامَتْ بَصْرَةُ مِنْ بَنِي الْيَمَانِ  
وَيُقَالُ بَصْرَةُ وَأَبْصَرْتُ دَرَجَةً  
بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : إِنَّ  
الَّذِينَ تَتَوَكَّلُوا مِنْكُمْ يَوْمَ الْمُنَافَةِ  
الْجَاهِلِينَ إِيَّاهُمْ أَسْتَرْتُمْ لَهُمُ الشَّيْطَانُ  
يَخْبِرُ مَا كَسَبُوا وَ لَقَدْ عَفَا اللَّهُ  
عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ  
۱۳۳۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنُوفَةَ  
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْحِبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ حَبِيرَ  
الْبَيْتِ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ  
الْقَوْمُ فَقَالُوا هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ مِنَ الشَّيْخِ  
قَالُوا ابْنُ عُمَرَ قَاتَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُكَ  
عَنْ نَفْسِي بِرَأْيِ نَفْسِي قَالَ أَسْتَدُّكَ بِحُرْمَةِ هَذَا  
الْبَيْتِ أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ قَرِيبٌ يَوْمَ  
أُحُدٍ قَالَ تَعْرِفُ قَالَ تَعْلَمُهُ تَقْلِبُ عَنْ يَدِي  
فَلَمْ يَشْهَدْ هَذَا قَالَ كَتَلْتُمْ أَنَّهُ تَحَلَّتْ عَنْ  
يُعْتَرِ الْمَرْصُوفِينَ فَكَلِمَتُهُمْ هَذَا قَالَ  
تَعْرِفُ قَالَ فَكَلِمَتُهُ قَالَ إِنْ عَمَرَ نَحْنُ  
سَلَامٌ لَكَ وَلَا بَيْتٌ لَكَ عَمَّا كَلِمَتِي عَنْهُ

حرف آمد میں جب مشرکین کو ہزیمت ہو گئی تو ابیس لحنہ اللہ علیہ السلام  
اسے خدا کے بندوں کے ہمارے پیچھے کاٹ کر آگئے، ان سے بچو۔ پس  
اگلے پھلوں پر ٹوٹ پڑے۔ پس حضرت حذیفہ نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ  
مادر حضرت یمان میں مسلمانوں کے گھر سے ہیں تھے۔ انہوں نے ان کی ہاتھ  
خدا کے بندوں کو ہزیمت دلا جان ہیں، سر سے ابا یمان ہیں، عروہ کا بیان ہے  
کہ حضرت حذیفہ نے فرمایا خدا کی قسم لوگوں نے خدا کا نام نہ دیا اور  
انہیں شہید کر دیا۔ حضرت حذیفہ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو مدد فرمائے  
عروہ کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ کو باقی مسلمانوں میں سارے کا نفوس دیا یہاں  
تک کہ وہ ان کو یاد ہے جو گئے۔ ہم بعد از مرگ اللہ علیہ السلام ہی کہ یہ خیال  
میں نظر حضرت حذیفہ میں بغیرہ سے ہے اور البصیرت سے مراد  
آنکھ سے دیکھنا ہے۔ علامہ حضرت کاؤل نے کہ حضرت اور حضرت دونوں  
آیت۔ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَكَّلُوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْمُنَافَةِ

مشرکوں کی تعداد ہے، بے شک وہ جو تم میں سے پھر گئے جس  
دن دونوں قومیں فی نفس، انہیں شیطان ہی سے مغزش دی ہو گئے  
بعض احوال کے باعث اور بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں مدد  
فرمایا۔ بے شک اللہ علیہ السلام والا علم والا ہے (سورہ آل عمران)  
عثمان بن مویب کا بیان ہے کہ ایک شخص (یرید بن بشر)  
مجاہد بیت اللہ کی طرف سے آیا تو وہاں بہت سے لوگوں کو بیٹھے  
ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ یہ کون جماعت ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا کہ  
یہ قریش ہیں۔ اس سے پھر پوچھا کہ وہ بڑے کیا کون ہیں؟ لوگوں نے  
بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ہیں۔ پس وہ ان کے نزدیک آیا اور  
کہنے لگا۔ میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، اگر بے نیابت  
میں فرمادیں اور میں آپ کی حرمت بیت اللہ کی قسم  
دے کر پوچھتا ہوں کیا بیعت۔۔۔۔۔ آپ کے علم  
ہے کہ حضرت عثمان نے عروہ انکے سے ماہ فرار اختیار کیا تھا، جواب  
دیا۔ ہاں۔ اس نے کہا، کیا آپ اس بات سے باخبر ہیں کہ وہ عروہ  
بندہ سے بھی غائب ہے، لہذا اس میں حریک نہ ہوئے۔ انہوں  
نے جواب دیا، ہاں۔ کیا آپ کے علم یہ بات ہے کہ وہ بیت

اللہ میں بھی شامل نہیں تھے۔ انہوں نے کہا، ہاں۔ لہذا کا بیان ہے کہ یہی ہے کہ اس نے اللہ کو کہا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا۔



أَتَاكَ أَرَأَيْتَ لَمْ يَكُنْ أَحَدًا فَكَاشَفَهُ اللَّهُ عَنْهُ  
وَأَمَّا تَقِيَّبُهُ عَنْ مَنَابِرَ قُدُّوسًا كَانَتْ تَحْتَهُ بَيْتُ  
رَسُولٍ إِنَّهُ صَمِيُّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ  
مُرِيضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ يَمُوتُ لَمْ يَهْدِ حَبْرًا وَ  
سَهْنًا وَأَمَّا تَقِيَّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ  
فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعْيَنَ بِبَيْتِنِ مَكَّةَ مِنْ  
مُحَمَّدَ بْنِ عَفَّانَ لَبَعَثَهُ مَكَّاتُ فَبَعَثَ عُمَرَ  
وَكَانَ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ  
عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَالِهِ وَسَلَّمَ بِمَدِينَةِ الْيَمَنِ هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ  
فَصَرَفَ يَدَهُ عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هَذِهِ يَدُ عُمَرَ  
اذْهَبْ بِهَذَا الْوَدَّانَ مَعَكَ .

بِأَسْبَاطٍ إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا  
تَسْلَوْنَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الرِّسُولِ  
يَدْعُوكُمْ فِي أَخْرَابِكُمْ فَثَابَعَكُمْ  
عَنَّا يَحْمِي لَكُمُ الْكِتَابُ فَحَرِّزُوا عَلَى مَا  
فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ وَ اللَّهُ  
خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ . تُصْعِدُونَ  
فَكُلُّهُمْ أَصْعَدَ وَصَمِعَ فَتَوَقَّ  
الْبَيْتِ .

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَالِجٍ  
حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ أَوْ بَنِي عَائِشَةَ قَالَ  
جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى النَّبِيِّ يَوْمَ أُحُدٍ عَبْدًا اللَّهُ  
بْنُ جُبَيْرٍ قَوَّامًا قَبْلَهُ مِنْهُمْ  
فَكَانَ إِذَا دُعِيَ غَوَّهَهُ الرِّسُولُ فِي  
أَخْرَاجِهِ .

نہا مشرور جو کچھ تم نے ان کے متعلق پوچھا ہے میں تمہیں اس کی  
حقیقت بتاؤں۔ غزوہ احد سے نہر ہونے کے متعلق میں گواہی  
دیتا ہوں کہ اسے حقانی نے انہیں معاف فرمادیا۔ جہاں تک غزوہ  
بدر میں خیال نہ ہونے کی بات ہے تو ان کے نکاح میں رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی تھیں جو ان دنوں مدینہ میں  
میں ہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہیں غزوہ  
بدر میں شامل ہونے والوں کے برابر اجر اور مالی عظمت سے محروم  
ہے گا۔ یہی بیعت رضوان میں خیال نہ ہونے کی بات تھی کہ کرمی  
سرزمین میں اگر کوئی در سحر حضرت عثمان سے زیادہ اثر و رسوخ والا ہوگا  
تو ان کی جگہ اسے صحابہ جانا۔ لیکن آپ نے حضرت عثمان کو صحابہ اور  
بیعت رضوان تو حضرت عثمان کے کہ منظرہ جانے کے بعد ہوئی تھی  
پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دائیں دست مبارک کے  
پیسے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہے اور اسے دس دست مبارک پر لگا کر فرمایا  
آیت :- اِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ  
جَبْتُمْ سُدًّا عَنَّا

جب تم سدا اٹھانے چلے جاتے تھے اللہ میرے پیر کیسے کو نہ دیکھتے تھے  
اور دوسری جماعت میں چلے رسول تمہیں پکار رہے تھے تو تمہیں  
غم کا بدلہ دیا اور سدا اس لیے سنائی جو اہل حق سے گھبرا کر فرار  
پڑی اس کا رخ نہ کرو اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر  
ہے ۔

سورۃ آل عمران ، آیت ۱۱۵۳  
تُصْعِدُونَ بَنِيكُمْ بِرِجَالِهِمْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ

حضرت براء بن مازب رحمہ اللہ فرماتے ہیں  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے روز حضرت  
عبید اللہ بن جبر کو پیدل فوج کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ جب  
کچھ حضرت شکست کھا کر جاگ کھڑے ہوئے تو ان کے  
متعلق یہ وہ آیت نازل ہوئی کہ رسول ان کو دوسری جماعت  
سے پکار رہے تھے۔ یعنی دُاعُوهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ  
اَعْرَاجُهُمْ ۔



۱۲۳۷ بِأَمْرِ اللَّهِ أَتَوَلَّوْا عَلَيْهِمْ  
مِنْ بَعْدِ الْعَهْدِ أَمْ نَعْلَمُ  
يُغْشَى طَائِفَةً مِنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ  
أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِأَنَّهُ  
غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّتِ الْجَاهِلِيَّةُ يَقُولُونَ  
هَذَا لَنَا مِنَ الْأَمْوَالِ مِنْ شَيْءٍ حَشَا  
إِنَّ الْأَمْوَالَ كُلَّهَا لِلَّهِ يُخْسِفُونَ  
فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكُمْ  
يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْوَالِ  
شَيْءٌ مِمَّا قُتِلْنَا هُنَا حَشَا لَوْ  
صَحَّ لَكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَسَرْتُمْ  
الَّذِينَ صُكِّرَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ  
إِلَى مَصَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا  
فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحَّضَ مَا فِي  
فُجُورِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ  
الصُّدُورِ

۱۲۳۸ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ  
كُنْتُ فِي مَعْنٍ تَخْشَى اللَّهَ أَمْرُ  
يَوْمٍ أَحْمَدُ حَتَّى سَقَطَ سَبِينُ مِنْ  
يَدِي وَرَأَيْتُ أَنْفُسًا تَسْقُطُ وَأَخَذْتُ لَا تَسْقُطُ  
وَأَخَذْتُ

۱۲۳۹ بِأَمْرِ اللَّهِ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ  
شَيْءٌ أَوْ يَخُوبُ عَلَيْهِمْ  
أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَلَا تَهْتَفِ  
ظُلُمُونَ

آیت: مِنْ بَعْدِ الْعَهْدِ أَمْ نَعْلَمُ  
پھر تم پر ہم کے بعد چین کی بند آمار کی کہ تمہاری ایک جماعت  
کو گھیرے ہوئے تھے اور ایک گروہ کو اپنی جان کی پڑی تھی  
اللہ پر بے جا گمان کو کرتے تھے، جاہلیت کے  
گمان۔ کہتے کیا اس کام میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے  
تم فرادہ کہ اختیار تو ملتا تھا کہ ہے۔ اپنے دلوں میں  
پھیلاتے ہیں جو تم پر ظاہر نہیں کرتے۔ کہتے ہیں ہمارا کچھ  
بہتس جوتا تو ہم یہاں نہ آ رہے جاتے۔ تم فرادہ  
کہ اگر تم اپنے گھروں میں جوتے جب بھی جن کا  
اما جانا کھانا چکا تھا اپنی حق ملاہی تک نکل کر آتے  
اور اس لیے کہ اللہ تمہارے سینوں کی بات  
آزائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے  
کھل دے اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے۔  
(سورۃ آل عمران، آیت ۱۵۴)

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ  
قائے منہ نے فرمایا: فرود آتھم کے دھڑ میں ان لوگوں کا  
تھا جن کو زمین نے دبا دیا تھا۔ میں تک کہ کئی مرتبہ میرے  
اتھ سے سوراخ گر گئے تھے۔ وہ گر پڑی اللہ میں اسے اٹھائے  
۵ پھر گر پڑا اللہ میں پھر اسے اٹھا  
لیتا تھا۔

آیت: لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ  
یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں، یا انہیں توبہ کی  
توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم  
ہیں (سورۃ آل عمران، آیت ۱۲۸)





إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ  
عَنِ هَامِثِهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَصْلِ  
فَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ عَبْدَ  
اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ فَقَالَتْ جَارِيَةٌ عَلَى ظَهْرِ  
بَيْتٍ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَتَلَهُ الْعَبْدُ الْأَمْرُ  
بِأَهْلِكَ مَا أَصَابَ الشَّيْءَ صَلَوَى اللَّهِ  
عَلَيْهِ وَسَلَامٌ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ أُحُدٍ.

۱۲۴۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ سَعْدٍ  
هُوَ بَرَّةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
وَسَلَّمَ أَشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَمُوا  
بِصَلَاتِهِ يُشِيرُونَ إِلَى رَمَا عِيَّتِهِ أَشَدَّ غَضَبُ اللَّهِ  
عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَوَى اللَّهِ عَلَيْهِ  
وَسَلَامٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۲۴۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْلَدٍ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ خُرَيْجٍ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ  
عَتَّابٍ قَالَ أَشَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ  
الْبَيْتُ صَلَوَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشَدَّ  
غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ دَمَوْا وَجْهَهُ بَيْنَ اللَّهِ وَجْهَهُ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۴۵. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ عَنْ ابْنِ سَالِمٍ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ  
وَهُوَ يَسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ اللَّهَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ اللَّهُ إِنِّي لَا أَعْرِفُ مَنْ كَانَ  
يَقِيلُ جُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْهَمَاءَ وَيَمَادِدُ دُرِيَّ قَالَ كَانَتْ  
حَاطَةً عَلَيْهَا السَّلَامُ بِرَبِّكَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْسِيْلُهُ وَعَلَيْكَ يَسْكُبُ

بیچ مادہ تو وہ اس کے کندھوں سے پار نکل گیا۔ اتنے میں کچھ عسکر  
بھی اس پر ٹوٹ پڑے۔ پس میں نے کھوپڑی پر تلوار سے  
بھی ایک ضرب لگائی۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں  
کہ ایک لڑکی نے مکان کی چھت پر کھڑی ہو کر کہا:۔  
اے امیر المؤمنین! مبارک ہو کہ مسیل کو ایک کاسے غلام نے  
قتل کر دیا ہے۔

رسول خدا کا غزوہ احد میں زخمی ہونا

حضرت ابومریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ  
اس قوم سے سخت ناراض ہے جس نے اپنے نبی کے دانت  
شہید کیے اور اپنے مسلمانوں کے دندان مبارک کی جانب  
اتنا لڑایا۔ اللہ تعالیٰ کا سخت غضب ہے اس شخص  
(ابو بن خلف) پر جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
راؤ خدا میں قتل کیا تھا۔

حکمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
روایت کی ہے کہ اس شخص (ابو بن خلف) پر اللہ تعالیٰ کا  
سخت غضب ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
راؤ خدا میں قتل کیا تھا نیز اس قوم پر اللہ کا سخت غضب ہے  
جس نے اللہ کے نبی کا چہرہ مبارک خون آلودہ  
کیا تھا۔

ابو حازم فرماتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے زخمی ہونے کے بارے میں دریافت کیا تو انہی  
نے فرمایا کہ مجھے بخوبی معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے زخم کو کس نے دھویا، پانی کس  
نے ڈالا اور کیا مددائی استقبال کی تھی۔ انہوں نے فرمایا  
کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت رسول خدا تو دھو رہی  
تھیں اور حضرت علی مہرکی ہونے ڈھال سے پانی ڈال رہے

الْمَاءَ يَأْتِيهِمْ حَتَّىٰ يَسْمُرُوا بِهَا لَحْمُهُمْ أَزْوَاجًا  
ثُمَّ يَأْتِيهِم زَيْدٌ أَوْ يَنْتَبِهُنَّ لَهُ فَتَكْتُمُوهُ  
وَهُنَّ كَاتِبَاتٌ يَلْقَيْنَهُنَّ فَكِفَّةٌ بَشَافَتُهَا  
فَأَسْتَمُكِلُ الزُّهْرَ وَكَيْسَرَتُ دُبَايَعِيْنَهُ يُؤَيِّدُ  
وَكَيْسَرَتُ دُبَايَعِيْنَهُ وَكَيْسَرَتُ دُبَايَعِيْنَهُ عَلَى رَأْسِهِمْ  
۱۲۴۶- حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ أَبِي  
عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ  
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَتَابٍ قَالَ أَشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ  
عَلَى مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا وَ أَشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ  
قَتَلَ نَبِيًّا وَ أَشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ دَفَنِي  
وَجَنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ

۱۲۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مَرْوَانَ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
أَنَّ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَنِي  
أَصْلَاطِ الْفَرَسِ الَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ  
أَنْفُسَهُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ قَالَتْ لَعَزُوزَةٌ يَا ابْنَ  
الْحَنَظَلَةِ كَانَ أَبُوكَ مِنْهُمْ الرَّبُّ يُؤَيِّدُكَ  
لَتَأْتِيَ أَصَابَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَصَابَ يَوْمَ أُحُدٍ وَانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِكُونَ  
خَافَتْ أَنْ يُرْجِعُوا قَالَ مَنْ يَذْهَبُ فِي إِيْرِهِمْ  
فَأَتَتْهُمْ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا قَالَ كَانَ فِيهِمْ  
أَبُو بَكْرٍ وَالدَّيْلَمِيُّ

۱۲۴۸- بَابُ مَنْ هَلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ  
وَمِنْهُمْ حَنْظَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْيَمَانُ وَافْسَرُ  
بْنُ النَّظَرِ وَصُصْبُ بْنُ عَمْرِو

۱۲۴۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ  
بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا  
نَعْلَمُ حَيَاتٍ أَحْيَاءَ الْعَرَبِ أَكْثَرَ مِنْ هَيْدَا أَعْمَى

تھے۔ جب حضرت ناسر نے دیکھا کہ پانی ٹالنے سے توڑوں  
اور بھی زیادہ پیئے لگا ہے تو انہوں نے پورے کا ایک ٹکڑا  
جواک اس کی راکھ زخم میں بھر دی تو خون سبب بند ہو گیا۔ اور اس  
روز آپ کے سامنے کے دندان مبارک شہید کر دیئے گئے  
اور آپ کے مبارک چہرے کو زخمی کر دیا تھا کیونکہ مبارک کاندھ توڑ دیا تھا۔  
مگر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا  
کہ ہے کہ اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا بڑا غضب ہے جس کو بیکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا اور اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر بڑا  
غضب ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک  
چہرے کو ہولناک کیا تھا۔

آیت ۱- الذین استجابوا للہ والرسول کا بیان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آیت۔۔

وہ جو اللہ اور رسول کے بلائے پر حاضر ہوئے بعد اس کے انہیں  
زخم پہنچ چکا تھا۔ ان کے ٹکڑے کاٹ دیئے اور ہیز گاروں کے لیے  
بڑا الزام ہے (سورۃ آل عمران، آیت ۱۱۷) کے متعلق  
حضرت عروہ سے فرمایا۔ اے عباسیہ! تمہارے والد  
میں حضرت زبیر اللہ تمہارے نانا جان حضرت ابوبکر  
ان لوگوں میں سے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کو غزوہ اہد میں شرکین کی جانب سے صدر پہنچا  
تو عدوہ جوا کہیں وہ پھر نہ پلٹ پڑیں۔ آپ نے فرمایا  
ان لوگوں کے حالات کون معلوم کرتا ہے؟ پس مسلمانوں میں  
شریفات میں ہم پر گئے ہیں میں حضرت ابوبکر اللہ حضرت زبیر بھی تھے۔

شہیدان احمد کا بیان۔

ان معرکات میں حضرت عروہ، حضرت یران، حضرت انس بن نضار  
حضرت مصعب بن عمیر بھی ہیں۔

قدارہ نہایت ہیں کہ ہماری نظر میں عرب کا ایسا کوئی قبیلہ  
نہیں جو انصار کے برابر راہِ خدا میں شہید ہو کر قیامت کی شریح  
نہی حاصل کر گئے ہوں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک

بَيْتَهُ وَمَيْتَهُ وَأُجْرَتْ مَعَ النَّاسِ إِلَى الْقِتَالِ  
فَلَمَّا أَصْطَفُوا لِلْقِتَالِ خُذِرَ بِسَاعٍ فَتَأَلَّ  
هَلْ مِنْ مُبَارِبٍ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ حَتَّى بَنَى  
عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ يَا سَبَّاحُ يَا ابْنَ أُمِّ  
إِسْمَاعِيلَ مَقِظَعِي الْبُطُوبِ أَنْعَادُ اللَّهِ وَ  
رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ  
مَشَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَأَنَّ مِثْلَ الدَّاهِيَةِ قَالَ وَ  
كَمِيتُ لِحِمَّةٍ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَمَّا دُمْنَا  
وَمِثْلُ رَمِيئَةٍ بِخَرْبَتِي فَأَصْعَقَانِي كُنْتُ بِ  
حَتَّى خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِ دِيَارِكِيهِ قَالَ فَكَانَ  
ذَلِكَ الْعَهْدُ بِيَمِ فَلَمَّا جَمَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ  
مَعَهُمْ فَاقْتَمْتُ بِمَكَّةَ حَتَّى فَشَرَفِيهَا  
إِلَّا سَلَامًا مَرَدُّكَ خَرَجْتُ إِلَى الْغُلَاظِ

فَأَرْسَلُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَسُولًا فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ لَا يَكْفِيهِ  
الرَّسُولُ فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتَّى قَتَلْتُ  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَلَمَّا رَأَى قَالَ أَنْتَ وَحَشِيٌّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ  
أَنْتَ قَتَلْتَ حِمَةً قُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ الْأُمَرَاءِ  
مَا يَلْفَكَ قَالَ فَهَلْ تُسْطَلِمُهُ أَنْ تُكْتَبَ  
وَجْهَكَ عَنِّي قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا قُيُضِيَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ  
مُسْلِمَةً أَلَكْدَابُ قُلْتُ لَا خَرَجْتُ إِلَيْ  
مُسْلِمَةٍ لَعَنِي أَقْسَمُ مَا كَانِي بِهِ حِمَةً قَالَ  
فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ فَكَانَ مِنْ أُمَرَاءِ مَا كَانَ  
قَالَ فَإِذَا رَجُلٌ قَاتِلٌ فِي قُلْمَةٍ جَدِيدَةٍ  
جَمْدٌ بَرْدٌ سَائِرُ الرَّاغِبِينَ قَالَ هَذَا مَيْتُهُ  
بِخَرْبَتِي فَأَصْعَقَهَا بَيْنَ قَدَيْتِي حَتَّى  
خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ فَتَالَ وَوَقَبَ

ہے اور ان کے درمیان ایک نار ہے۔ میں میں بھی لڑنے کے  
نے لوگوں کے ساتھ نکلا۔ جب سب سے پہلوان نے میدان  
میں نکل کر مبارزہ طلب کیا تو حضرت عمر بن عبد المطلب اس  
کے مقابلے پر آئے اور فرمایا: اے سب سے پہلوان! اہم المار کے  
میںے اور بچوں کے ہتھکے کیا کرتی تھی، تم بھی اللہ اور اس کے  
رسول کی مخالفت کرتے ہو؟ ان کا بیان ہے کہ حضرت حمزہ  
نے اسے یوں ملک دم پہنچایا جیسے گریز کی جھلکی کل۔ یہ نہایت  
جی کہ پھر میں حضرت حمزہ کے لیے ایک چتر کی آڑ میں چھپ  
گیا۔ جب وہ میرے نزدیک آئے تو میں نے اپنا نیزہ پھینک  
کر دیا جو ان کے زیرات نکال دیا سرین سے پار ہو گیا۔ ان کا بیان ہے  
کہ یہ حضرت حمزہ کا آخری وقت تھا۔ جب لوگ جنگ سے واپس  
لوٹے تو میں بھی واپس لوٹا اور کہہ کر کہ میں اقامت پذیر ہوں۔ جب  
اس سوز میں میں اسے ہم بھیل گیا تو میں طائف چلا گیا۔ اہل طائف نے  
مجھے قاصد بنا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب بھیجا  
اور بتا دیا کہ وہ قاصدوں کو تکلیف نہیں پہنچایا کرتے۔ پس میں  
دوسرے لوگوں کے ساتھ چلا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا  
کیا تم خوش ہو؟ میں عرض کر رہا ہوں، ہاں۔ فرمایا: کیا حمزہ کو تم نے  
خیمہ کیا تھا؟ میں نے جواب دیا: ہاں یہی بات ہے جو پوری طرح  
آپ کے علم میں ہے۔ فرمایا: کیا تم مجھ سے اپنا منہ چھپا سکتے ہو؟  
ان کا بیان ہے کہ پھر میں باہر نکل آیا۔ پس جب رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور سیدہ کذاب فوت کا دعویٰ کرتا ہوا  
نکلا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں بھی مسلمانوں کے ساتھ اسے  
لڑنے کے لیے نکلوں گا، شاید اسے قتل کر سکوں اور یہ حضرت  
حمزہ کے قتل کرنے کا کفارہ ہو جائے۔ پس میں بھی لوگوں کے  
ساتھ نکلا اور ہوتا ہوا جو کچھ ہوا۔ ان کا بیان ہے کہ ایک آدمی  
دیوار کی آڑ میں کھڑا تھا جس کا رنگ اذیت کے مانند تھا اور  
اس نے اپنا سر جھکایا ہوا تھا میں نے جانتے ہوئے کہ سیدہ  
یہ ہے اپنا وہی نیزہ سنبھالا اور پھینک کر اس کی چھاتی کے نیچے





فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ -

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ  
الْأَعْمَشُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا  
نَبْتَهِجُ وَجْهَ اللَّهِ فَوَجِبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فِيمَا مَنَ  
مَعْنَى أَوْ هَبْ لَنَا كُلِّ يَوْمٍ أَجْرًا مِنْ شَيْءٍ كُلُّهُمْ  
مُضْطَبَّبٌ مِنْ عَمِيرٍ قَتِيلٍ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يَبْرُكْ إِلَّا  
نَبْرَهُ كُنَّا إِذَا عَظَمْنَا بِهَا دَأْسَهُ نَدَجَتْ رَحْلَاهُ  
إِذَا أُغْلِيَ بِهَا رَجُلِيهِ وَخَرَجَ دَأْسُهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُفْرَانُهَا رَأْسُهُ وَجَعَلُوا عَلَى  
رَجُلِيهِ الْإِذِيمَةَ أَوْ قَالَ الْفَوْرَةَ عَلَى رَجُلِيهِ وَمِنَ  
الْإِذِيمَةِ وَمِنْ مَنْ يَسْتَعْتِلُ لَهَا كَسْرَتَهُ فَهَوَّ  
يَهْدُونَهَا

• بَابُ أَحَدٍ يُجِبُنَا قَالَ هَبْ لَنَا مِنْ شَيْءٍ  
هَبْ لَنَا مِنْ شَيْءٍ مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا نَعْرُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي  
عَنْ قَتَادَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا جَبَلٌ  
يُجِبُنَا وَهُيْئُهُ -

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ قَتَادَةَ وَهَوَّ النَّظِيرُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ  
أُحُدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُجِبُنَا وَهُيْئُهُ الْفَوْرَةُ  
إِنْ أَمْرَاهُمْ خَرَمَ مَكَّةَ وَرَفِي خَرَمَتْ مَا بَيْنَ  
لَا بَيْنَهَا

۱۲۵۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزَلٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْحَبَابِ عَنْ  
عُثْمَانَ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ

نہاں کی تعبیر یہ ہے جو غزوہ اُحُد میں مسلمانوں کے سامنے آئی۔  
حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں نبی کے لئے ہجرت  
کی تھی، پس ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس جمع ہو گیا، ہم میں  
سے بعض مغزرب دہ بھی ہیں جنہوں نے اپنے جہز سے یہاں  
چل کر بھی نہیں دیکھا جیسے حضرت مصعب بن عمیرؓ غزوہ اُحُد  
میں شہید ہوئے اور ہم سے مرے ایک کبیل چھوڑا تھا۔ جب ہم  
ان کے سر کو چھپاتے تو پیر کھل جاتے تھے اور جب  
پیروں کو چھپاتے تو سر کھل جاتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ اس کے ساتھ ان کا سر چھپا  
دو اور اس کے پیروں پر اذ فرمادے کہ دیکھو یہ فرمایا کہ اس کے پیروں پر  
خواری کی اذ فرمادے کہ ہم میں سے بعض ایسے بھی ہیں جن کے پیر  
یک گئے اور وہ ان سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

فرمان رسالت ہے کہ اُحُد پہاڑ ہم سے محبت  
رکھتا ہے۔ عباس بن سہل، ابو حذیفہ نے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے اسے روایت کیا ہے۔

قنادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ  
پہاڑ (اُحُد) ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے  
محبت رکھتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوہ اُحُد نظر آیا  
تو آپ نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم  
اس سے محبت کرتے ہیں، اسے اُشباب شک حضرت براءؓ  
نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پتھری جگہوں  
کے درمیان کی جگہ کو حرم بناتا ہوں۔

حضرت حذیفہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز باہر نکلے اور

فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أَحَدٍ مَمْلُوءَةٍ عَلَى الْمَيْتِ ثُمَّ انْصَرَفَ  
إِلَى لَيْسَبَرٍ فَقَالَ إِنِّي قَرُطُكُمْ وَأَنَا شَيْعِدٌ عَلَيْكُمْ  
وَإِنِّي لَا نَقُصُّ إِلَى حَوْضِي إِلَّا وَإِنِّي أُعْطِيْتُ مَقَارِيئِي  
خَمْرَ آيَةِ الْأَرْضِ وَأَمْعَانِي مِنَ الْأَرْضِ إِنِّي قَدْ أَتَيْتُكُمْ  
أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَكْثُرَ كُوفُؤُكُمْ بِعَدِي وَلَكِنْ أَحْسَنُ  
عَلَيْكُمْ أَنْ تَمَاتُوا هُنَا.

بَابُ خَزَاةِ الرَّحِيمِ وَرَعْلٍ وَذُكُوفٍ وَمِنْهُ  
مَعُونَةٌ وَحَدِيثٌ عَصْلِيٌّ وَالْقَارَةُ وَعَامِيَةٌ  
ثَابِتٌ وَخَبِيثٌ وَأَمْعَامِيَةٌ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ  
حَدَّثَنَا عَامِيَةٌ مِنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ

١٢٥٥. حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ  
 بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَقْبَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ هِيَ فِي مَقْبَرِ بْنِ أَبِي  
 سَعِيدٍ الدَّقْنِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِيرَةً عَيْنًا وَأَمْرًا عَلَيْهِمُ  
 عَاصِمُ ابْنُ قَابِثٍ وَهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ  
 النَّخْلَابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا كَانَ مِنْ عَسَا  
 وَمَدَّةً يُكْرَهُ إِلَيْهِ مِنْ هُدًى يُقَالُ لَهُمْ يَكْرَهُ  
 يُحِيلُ فَيَقْعُوهُمْ بِقُرْبٍ مِنْ وَاحِدَةٍ رَأَى  
 مَا تَقْتَضُوا أَتَاهُمْ حَتَّى أَتَوْا مَنَازِلَهُمْ لَا تَزَلُونَ  
 فَوَجَدُوا فِيهِ نَوَافِلَ تَتَنَزَّلُ وَوَأَمِنْ الْمَدِينَةِ  
 فَقَالُوا هَذَا أَتَمُّ يَثْرِبَ فَنَبِعُوا أَتَاهُمْ  
 حَتَّى لَحِقُوا أَهْلَهُ فَلَمَّا أَتَاهُ عَاصِمٌ وَاقْعَابُهُ  
 لَجَاءُ ذَا إِلَى مَدِينَةٍ وَجَاءَ الْقَوْمُ فَأَحَاطُوا  
 بِهِمْ فَقَالُوا لَكُمْ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ إِنْ مَرَلَكُمْ  
 إِيَّانَا أَنْ لَا تَقْتُلُوا مِنْكُمْ رَحْلًا فَقَالَ عَاصِمٌ  
 وَأَمَّا أَنَا فَلَا أُنْزِلُ فِي يَمِينَةٍ كَأَيِّهَا اللَّهُمَّ  
 أَحْبَبَ عَنَّا يَدَيْكَ فَمَا تَلَوْهُمْ حَتَّى قَتَلُوا  
 عَاصِمًا فِي سَبْعَةِ نَفْسٍ بِالنَّهْلِ وَنَفْسٍ جَبِيئَةٍ

شہداء اسے احد بڑی طرح ناز پر بھی جیسے میت کی نماز جتان  
پر بھی جاتی ہے۔ پھر آپ خبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔  
میں پہلے جا کر تمہارے کاہر دست کرنے والا ہوں اور میں تمہارے  
ادب پر گواہ ہوں اور میں اپنے حوض کو ترک کر رہا ہوں جس کے  
تین کے خوراک کا بیان کرتا ہوں۔ میں نے اپنے حوض کو ترک کر دیا جس میں  
عشق قائم ہے۔ میں نے اپنے حوض کو ترک کر دیا جس میں  
حوض پرچہ اور علی، زکوان، ابرو معوضہ کا بیان ہے نیز افضل،  
قادر الد عالم بن ثابت حبیب الدان کے ساتھیوں کا واقعہ ان  
اسحاق نے عالم بن عمر سے نقل کیا کہ یہ عروہ اقد سے بعد  
پاؤں سے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریر (جاسوسی قلم) روانہ فرمایا اور ان پر حضرت حاتم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کر دیا جو حضرت حاتم بن عمر بن خطاب کے ناموں سے جب یہ حضرت عثمان اور ککیر کے درمیان درجہ مقام پر پہنچے شہید عیاض و انور کو کسی نے ان کے متعلق بتا دیا۔ یہ انہی شہید کی ایک شراخ ہے۔ میں انہوں نے تنوک کے قریب خیر اندازان کی کاشش کی بھیج دی تھی۔ وہ ان کے پیروں کے نشان غنہ کی تلاش میں ملے۔ یہاں تک کہ انہوں نے ان حضرات کے ٹھکانے کی ایک جگہ پر کھجور کی گھنٹیاں دیکھ کر کہا کہ یہ تو شریک مدینہ طیبہ کی کھجوریں معلوم ہوئی ہیں۔ پس وہ گھروں کے نشانات دیکھتے ہوئے پیچھے چلتے گئے۔ جب حضرت حاتم رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے درکھا کہ وہ لوگ قریب آئے تو یہ ایک ہانڈی پر چڑھ گئے۔ کافروں نے پہاڑی کو گھیر لیا اور ان سے کہنے لگے کہ اگر تم نیچے اترو اور اللہ کو ہمارے سپرد کر دو تو ہم یہ جہد و پیمان کہتے ہیں کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی قتل نہیں کریں گے۔ حضرت حاتم نے کہا: ساتھیو! میں تو کافروں کی پناہ میں جلتے کے لئے مسططا تیار نہیں۔ پھر دعا کی: اے اللہ! ہمارے حال سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مطلع فرما۔ دشمنوں نے تیروں سے شریعت کو دیکھتے جس سے حضرت حاتم رضی اللہ عنہ کے ساتھ ساتھی شہید ہو گئے اور باقی

وَرَبُّهُ دَرَجَاتٍ أُخْرِفَ عَنْهُمْ الْعَهْدَ وَالْيَمِينَاتِ  
فَلَمَّا أَظْهَرَهُمُ الْعَهْدَ وَالْيَمِينَاتِ تَزَكَّرُوا لِلْيَمِينِ  
فَلَمَّا اسْتَكْبَرُوا مِنْهُمْ حَتَّى أَذَقَهُمْ قَيْسِيَهُمْ  
فَرَبُّهُمْ بِهَا قَاتَلَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ التَّوَدُّعَ  
مَعَهُمَا هَذَا أَقُولُ الْعَدْرُ فَإِنِ انْتَبَهَبَهُمْ  
فَجَزَّ سَادَةٌ وَعَالِجُونَ عَلَى أَنْ يَضَعِبَهُمْ فَخَرُّ  
يَفْعَلُ فَنَقَلُوا وَأَنْطَلَقُوا بِحَبِيبٍ وَزَيْدٍ  
حَقِّ بَاغُوهُمْ بِمَكَّةَ مَا خَشِيَ حَبِيبًا بَنُو  
النَّجَارِ مَثَلُ عَامِرِ بْنِ تَوْحَلٍ وَكَانَ حَبِيبٌ هُوَ  
قَتَلَ الْحَايِثَ يَوْمَ مَرْجَدٍ فَسَكَتَ عَنْهُمْ هُوَ سِرًّا  
حَقُّ إِذَا اجْتَمَعُوا أَقْبَلَهُ اسْتَعَارَ مُؤَمَّرٌ مِنْ عَيْنِ  
بَنَاتِ الْعَدْرِ لِيَسْتَجِدَّ بِهَا مَا عَارَفَتْهُ قَالَتْ  
فَعَقَلْتُ عَنْ مَتَوَيَّرِي قَدْ رَأَيْتُكَ حَتَّى أَتَاهُ  
فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ فَهَذَا آيَةُ فَرَعَتِ فَرَعَةُ  
عَرَفَتْ ذَلِكَ مَتَوَيَّرِي وَابْنُ مَتَوَيَّرِي فَقَالَ  
الْخَشْيَانُ أَنْ أَفْتَلَدَ مَا كُنْتُ لَا فَعَلْتُ دَاخِلًا  
إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَكَانَتْ تَقُولُ مَا رَأَيْتُ  
أَسِيرًا أَقْبَلَ خَيْرًا مِنْ حَبِيبٍ لَعَلَّ رَأَيْتُ  
يَأْكُلُ مِنْ قَطْعِ حَبِيبٍ وَمَا بِمَحْكَمَةٍ يَوْمَئِذٍ  
بَشَرًا وَابْنُهُ لَعَلَّكَ فِي الْعَدْرِ وَبِهَا حَقَّ  
إِلَّا رِسْقٌ تَرَفُّهُ أَنْتَهُ فَخَرَّجُوا مِنْ  
الْعَدْرِ لِيَقْتُلُوهُ فَقَالَ دَعُونِي أَمْسِكِي  
رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْفَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَسُو لَأَنْ  
تَمَرُّوا أَنْ مَا بِي جَزَعٌ مِنَ الْعَدْرِ لِيَرُدُّكُمْ  
فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الرُّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ  
هُوَ نَعْرُ قَالَ اللَّهُ ثُمَّ أَحْيَاهُمْ هَكَذَا فَاحْضَرُ  
قَالَ ۵

مَا أَبَا لِي جَعَلْتُ أَفْتَلَدَ مَسْئُومًا  
عَلَى آتِي شَقِي كَانَ يَلُو مَضْمُونًا

تھی حضرت اس کے بعد پیمان کا یقین کرتے ہوئے بچے انوکھے یعنی  
حضرت حبیب، حضرت زید بن دثیمہ، تیسرے کوئی اندر حضرت  
عبد بن طارق جب انہوں نے عمو کو ان کے سپرد کر دیا تو وہ  
کالوں سے تانت نکال کر ان کی شکلیں باندھنے لگے تیسرے  
ساتھی نے دیکھا کہ یہ تو شروع ہی ہی دغا بازی کرنے لگے تو فرمایا کہ  
میں یہاں سے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا، لہذا اس کی نسبت اپنے مقتول  
بھائیوں کے پاس کہہ بیٹھا جانا تو وہ پسند نہ آیا۔ کافروں نے ان ساتھ  
بہت کھینچا تانی کی لیکن یہ مطلقاً کا وہ نہ ہوئے تو آخر وہ (انہیں  
قتل کر کے) حضرت حبیب، حضرت زید بن دثیمہ کو لے کر چلے گئے یہاں تک  
دلوں عفرات کو فروخت کر دیا۔ یہ واقعہ جناب بدر سے بعد کا  
ہے چنانچہ حضرت حبیب تو جو حارث بن عاص بن بول سے طرہ  
بیا کیونکہ غزوہ بدر میں انہوں نے حارث بن عاص کو قتل کیا تھا۔  
حضرت حبیب کالی دلوں تک، کی قید میں رہے۔ تو انہوں نے  
قتل کرنے کی کوشش کی تو انہوں نے حارث کی ایک بیٹی سے، ستر  
ہاتھ عورت نے استرا دینا، دوپٹے بچے کی طرف سے خالی ہو گئی  
اور بچہ اور حارث اپنا ہوا حضرت حبیب کے پاس چلا گیا انہوں نے  
اسے اپنی ران پر بٹھا لیا جب اس نے بچے کو ان کے پاس دیکھا تو  
بہت گھبراہٹ سے حضرت حبیب نے اس کی پریشانی کو محسوس  
کرتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم اس لئے نہ ہو کہ میں بچے کو قتل کر دوں  
میں یہاں ہرگز نہیں کر دوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ وہ عورت کہتی تھی کہ  
میں نے حبیب سے زیادہ نیک کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ بیشک میں نے  
نیک دلوں میں انکو دکھاتے ہوئے دیکھا اور دیکھا انکے ہاتھ میں  
تھا۔ حالانکہ ان دلوں کے کمر میں کوئی پھل نہیں تھا انکا دل جیسے  
وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ پس یہ وہ دوزخ تھی جو اللہ تعالیٰ  
انہیں مرحمت فرمایا تھا جب ہی حارث انہیں قتل کرنے کی  
غاصبوں کی مدد سے باہر لے گئے تو اس وقت حضرت حبیب  
نے کہا۔ مجھے دو کعتیں پڑھنے کی اجازت دے دیجئے، پس انہیں  
نے یہ مجھوڑ دیئے تو انہوں نے دو کعت نماز پڑھی اور فرمایا خدا  
کی قسم میں یہ دو کعتیں کالی دلوں پر پڑھتا ہوں اس وجہ سے وہ میرے

وَاللَّيْلِ فِي ذَاتِ لَيْلٍ وَلَيْسَ يَشَاءُ  
يُكَايِلُكَ عَلَى أَحْصَالِ شَيْءٍ مِّنْهُ  
ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ عَقِبَةُ بْنُ الْخُرَيْبِ فَقَتَلَهُ وَتَقَشَّتْ  
قُرَيْشٌ لِّيَ عَامِرٍ يَمُوتُوا بِمَنْ يَمُوتُ جَسَدًا  
يَغِيرُ قُرَيْشًا وَكَانَ عَامِرٌ قَتَلَ عَظِيمًا مِّنْ  
عَظَمَاءِ يَهُودَ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِثْلُ  
النُّظَرِ مِنْ النَّبِيِّ وَجَعَلَهُ مِنْ أَسْلِحِهِمْ فَكَفَرُوا  
بِقُدْرَةِ اللَّهِ عَلَى شَيْءٍ.

۱۲۵۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنٍ وَسَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ أَخُو عَمْرِو  
خَبِيبًا هُوَ أَبُو سُرَّةَ.

۱۲۵۷. حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي مَرْثَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ رَجُلًا لِيَحْلِبُوا  
يُقَالُ لَهُمْ أَهْلُ آدَ كَعَصٍ لَّهُمْ حَيَاتٍ مِنْ بَنِي سَيْمٍ  
يَقُولُ وَكَانَ عِنْدَهُمْ يُقَالُ لَهَا يَوْمَ مَعُونَةَ  
فَقَالَ الْقَوْمُ وَاللَّهِ مَا إِنَّا كُنَّا أَرْذَلًا أَتَمَّا هُنَّ  
بِحَسْبِ زُحُوتٍ لِيُحَاجَّتِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِمْ شَهْرًا فِي صَلَوةِ الْحَدَّ آةٍ وَذَلِكَ يَوْمَ الْقُبُوتِ  
وَمَا كُنَّا نَقْنُتُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَسَأَلَ رَجُلًا  
أَسْمَاءَ عَلَى الْقُبُوتِ أَبَعَدَ الرَّكْعَتَيْنِ وَعِنْدَ  
يَا أَيُّهَا مِنَ الْقُرْآنِ وَ قَالَ لَا بَلْ عِنْدَ فَرَاخٍ مِنَ  
الْقُرْآنِ.

۱۲۵۸. حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا  
مُتَّاعٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءِ

کی کہ کہیں تم نہ بچنے لگو کہ میں موت سے ڈرتا ہوں۔ پھر دعا مانگی۔  
موت سے انہیں بھی وحی کرتا تھا کہ تم بھی موت سے ڈرتے ہو۔ ان میں سے کسی  
ایک کو لکھا زندہ رہو پھر یہ انصاف پڑے :-

بہاؤ حق و حقیقت و مہاجر تو کیا علم و باطن پکا اور وہ نہیں تو کیا جو شرم  
سہے میری باطن پر ویزہ زنی مگر یہ برکت عام ہوئے جو راہ صاف و کرم  
پھر غمیرین عادت سے کھڑے ہو کر نہیں تھکے کہ یا اور قہر میں نے حضرت صاحب  
میں ثابت کی موت چنانچہ یہی ہے تاکہ ہم کا کلمہ حصہ لاکھ لاکھ میں سے کسی  
بیچان ہو سکے کہ کون ہوئے تھے برص میں سے عرقہ بدیہ میں ایک کو بھگم  
و اصل کا تھا۔ پس شدہ تھانے کی لاش کے پاس بھڑو کی مثل جالند بھیج  
دیے چھوٹنے کی کو انکی لاش کے پاس پھینکنے کی نہیں دیا احمدہ انکے  
میرا اللہ ہی محمد سفیان، عمر و سنے حضرت جابر بن  
اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے شکار حضرت خبیب کے  
تاکل کا نام (کنیت) ابوسرور ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شتر افراد کو ایک ضرورت کے تحت  
روانہ فرمایا انہیں قادی حضرت کہا جاتا تھا۔ چنانچہ ہو سبیم  
کے قبیلہ رعلیہ قبیلہ ذکوان و ابوس نے انہیں ایک گنہگار کے  
پاس گھیر لیا جس کو ضرور سکتے تھے۔ انہوں نے کہا بھی کہ خدا  
کی قسم ہم کسی سے لڑنے نہیں آئے بلکہ ہمیں قادی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ایک حاجت (قرآن کریم پڑھانے) کے تحت بھیجا  
ہے۔ اس کے باوجود ان لوگوں نے انہیں شہید کر دیا پس نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک صبح کی نماز میں ان لوگوں  
کی ہلاکت کے لئے دعا کی قنوت کی ابتدا انہیں سے ہوئی اور اس  
سے پہلے ہم قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔ عبد اللہ بن ابی قحس ہے کہ  
حضرت انس سے قنوت کے متعلق دریافت کیا گیا کہ گدے کے بعد یہ یا  
قرآن تم کر کے بعد تمہارے فرمایا۔ بلکہ قرآن تم کر لینے کے بعد ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک رکوع کے  
بعد عرب کے بعض قبیلوں کی ہلاکت کے لئے

بہاؤ حق و حقیقت و مہاجر تو کیا علم و باطن پکا اور وہ نہیں تو کیا جو شرم





فَطُفِيتْ غَايِرِي بَيْتِ أُمِّ قَلَابٍ فَقَالَ غَدَّةٌ كَغَدَّةِ  
الْبَكْرِ فِي بَيْتِ أُمِّ آةٍ مِنْ آلِ قَلَابٍ ائْتُونِي بِذُرِّيَّتِي  
فَمَاتَ عَلَى ظَهْرِ كَرِيمٍ فَأَصْلَقَ حَرَامٌ أَخُو أُمِّ  
سُلَيْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ أَغْرَبٌ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي قَلَابٍ  
قَالَ لَمَوْنَا قَرِيبًا حَتَّى ائْتِيَهُمْ فَإِنْ ائْتَوْنِي كُنْتُمْ  
وَأَنْ قَتَلُونِي ائْتِيَهُمْ أَصْحَابُكُمْ فَعَسَى أَنْ  
تَكُونُوا مِنْ بَنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لِحْدَتَهُ تُهَرُّ وَأَذْمُوهُ إِلَى  
رَجُلٍ فَأَنَاءَهُ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ قَالَ عَمَّا مَكَّ  
أَحْسِبُهُ حَتَّى ائْتَدَهُ يَأْتُرْمِجَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ  
فَرُتْ وَرَبِّتْ الْكُفْبَةَ فَلَمَّعَ الرَّجُلُ فَقَتَلُوا  
كُلَّهُمْ غَيْرَ الْأَعْدِيهِ كَأَنَّ فِي رَأْسِهِ جِلْدٌ فَأَنَالَ  
اللَّهُ عَلَيْهِمَا شَرَّكَاتٍ مِنَ التَّنْكِيرِ إِنَّا كُنَّا لَنُحِبُّهُمَا  
رَبَّنَا فَرَضِي عَنَّا وَارْتَبَانَا فَدَنَا الْقَبِيضُ مَدَى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ تَلْذِيقٌ مَبَاحًا عَلَى  
رَجُلٍ وَذَكَرَانِ وَبَيْنَ لِحْيَانٍ وَنُصْبِيَّةٍ  
السَّيْدَيْنِ عَصَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبَّانٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي  
مَرْثُوقٍ قَالَ حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الْحَكَمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمِيعٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ لَمَّا  
طَعَنَ حَرَامٌ رَجُلًا مِنْ بَنِي قَلَابٍ فَكَانَ خَالَهُ يَوْمَئِذٍ  
عَمُوْنَةَ قَالَ بِالْقَوْلِ لَهْكَذَا افْتَضَحَهُ عَلَى وَجْهِهِ  
وَدَارِيهِ ثُمَّ قَالَ فَرُتْ وَرَبِّتْ الْكُفْبَةَ

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ وَهَّابٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَبُو بَكْرٍ فِي الْخُرُوجِ مِنْ بَيْتِهِ اسْتَدَّ عَلَيْهِ

کہنے لگا کہ اس خاندان کے گھریلو تو مجھے بھی اور غریبی بھی ملے گی  
پھر اس جگہ کے لئے گھوڑا سگایا اور اس کی بیٹی پر ہی ملک عدم کو  
راہی ہو گیا۔ یہی میرے ہاں حضرت حرام بن طحان جو حضرت ام سلمہ  
کے بھائی تھے، انہوں نے ایک انگڑے گاڑی..... کو ساتھ

لیا اور گھروں کے پاس گئے اور اپنے ساتھیوں کے کہا کہ اگر مجھے  
پناہ دیدی تو میرے پاس آجانا اور اگر مجھے قتل کر دی تو اپنے ساتھیوں  
کے پاس پہنچ جانا۔ یہی انہوں نے کہا۔ کیا تم مجھے مان دیتے ہو تاکہ  
میں تمہارا بھائی بنوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا تو  
میرے تمام ساتھیوں نے اللہ انہوں نے ایک آدمی کی طرف اشارہ کر دیا

میں نے پیچھے سے اگر کسی کو نیزہ مارا۔ تمام راوی کا بیان ہے کہ میرے  
خیال میں اس کا نام عبد اللہ تھا۔ یہ فرمایا کہ پھر نیزہ ان کے جسم سے  
پار ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا اللہ انہوں کے لب کی تھمیں تو کا سیاب  
ہو گیا پھر انہوں نے ان کے ساتھیوں کو بھی چاہا اور اس انگڑے بزدل  
کے سوا باقی سب کو شہید کر دیا۔ وہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے تھے پھر  
اللہ تعالیٰ نے ایک بیت نازل فرمایا جو بعد میں مسور ہو گئی تھی  
کہ جیشک ہم اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے ہیں، یہی وہ ہم  
سے راضی ہے اور اس نے ہمیں راضی کر دیا ہے پھر نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس دن میں حکوت دل نکالی انہیں ان اور حضرت  
قہاش کی ہانتہ کے لئے دعا کی کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے رسول کی نافرمانی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
میرے مسودہ کے بعد جب حضرت طلحہ بن طحان میرے ہاں تھے  
کو نیزہ مارا گیا تو انہوں نے اپنا غریب سے کہ اپنے منہ اندر اپنے  
سر پر مل لیا اور فرمایا۔ وہی کہہ کی قسم، یقیناً میں تو  
اپنے مقصود میں کامیاب ہو گیا ہوں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب  
ملا کہ جانہ سے ایسا رسائی کی حد ہوئی تو حضرت ابو بکر نے نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکل جانے کی اجازت چاہی۔ آپ نے  
فرمایا۔ ابھی تمہارے کچھ عرصہ گزارا ہے یا رسول اللہ کیا آپ

الْأَذَى فَقَالَ لَهُ أَتَمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَطْمَعُ  
أَنْ يُؤَدَّنَا لَكَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ إِنِّي لَا رَجَاءَ ذَلِكَ قَالَتْ فَاسْتَظِرُّكَ أَبُو بَكْرٍ  
كَأَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ  
ظَهَرَ أَقْبَاهُ فَقَالَ أَخْرِجْنِي مِنْ عِنْدِكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ  
إِنَّمَا هُنَا ابْنَتَانِ فَقَالَ أَشْعَرْتُ أَنَّهُ قَدْ أَذَى لِي فِي  
الْخُدْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَخُذْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَبِي قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي  
نَاقَتَانِ فَتَذَكُّنْتِ أَعْدَدْتُ لَكُمَا الْخُدْرَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدَّاهُمَا وَهِيَ الْخُدْمَاءُ  
فَمَرَّ بِمَا فَانْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا الدَّارَ وَهُوَ يَخْرُجُ فَتَوَا مَيَّا  
فِيهِ فَكَانَ عَامِرُ بْنُ قُهَيْرَةَ غُلَامًا مَالِقِيًّا لِلنَّبِيِّ  
الْطُّفِيلِ بْنِ سَكْبَرَةَ أَخُو عَائِشَةَ لَا يَمُوتُ وَكَانَتْ  
لِأَبِي بَكْرٍ وَجْهَةٌ فَكَانَ يُؤَدُّ مَقَامًا وَيُخَدُّوهُ عَلَيْهِمْ  
وَيُصْبِرُ قِيَّةً يَجْرِي إِلَيْهِمَا شَرَّ نَيْسَرٍ فَلَا يَقْطَعُ بِهِمْ  
أَعْدَائِي مِنَ الرِّجَالِ فَلَمَّا تَخَرَّجَا مَعَهُمَا يَمُوتَانِ حَتَّى  
قَدِمَا الْمَدِينَةَ فَقِيلَ حَامِرُ بْنُ قُهَيْرَةَ يَوْمَ يَمُوتُ مَعَهُمَا  
وَعِنَّا يَا أَسَامَةَ قَالَ قَالَ هَتَمُ بْنُ عُرْوَةَ كَانَتْ لِي فِي ذَلِكَ  
قَالَ كَمَا قُتِلَ الَّذِينَ يَمُوتُ مَعَهُمَا وَأُخْبِرَ عَامِرُ بْنُ  
أُمِّيَّةَ الطُّفِيلِ قَالَ قَالَ لِي عَامِرُ بْنُ الطُّفِيلِ مَنْ هَذَا  
فَأَشَارَ إِلَيَّ قَتِيلًا فَقَالَ أَعْمَدُ بْنُ أُمِّيَّةَ هَذَا أَعْلَى  
بَنُو قُهَيْرَةَ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَخْدُ مَا قُتِلَ رُوحُهُ  
إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى إِنِّي لَا أَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ بِغَيْرِهِ وَهَيِّنَ  
الْأَرْضِينَ ثُمَّ رُجِعَ فَتَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَخْرُجُهُمْ فَتَعَاوَاهُمْ فَقَالَ إِنِّي أَصْحَبُكُمْ قَدْ أُصِيبُوا  
وَأَخْبِرُكُمْ قَدْ سَأَلُوا رَبَّهُمْ فَقَالَ لَوْ أَنَّ بَيْنَنَا أَخِيرَ  
عَتَا إِخْوَانَتَا يَمَا صُفِينَا عَنْكَ وَرَجِيتِ عَتَا  
فَأَخْبِرْهُمْ عَنْهُمْ وَأُصِيبَتْ يَوْمَ مَرَّيْنِ فَيَمُوتُ عُرْوَةُ  
بَنُو كَسَاءَ بَنُو الْقُسَيْبِ فَيَمُوتُ عُرْوَةُ بِهِمْ وَمُنْذَرُ بَنُو

یہ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو اجازت سے تک شہزادہ محمد بن ابی کریم علی  
الستحقاق علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یقیناً یہی امید ہے حضرت صدیق  
فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر اسی انتظام میں ہے۔ ایک دفعہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کے وقت تشریف لائے اور فرمایا کہ  
میرے پاس سے حد سے افراد کو ہوسے بھیج دو حضرت ابو بکر عزن گزار  
ہوئے کہ یہ مدقوں تو میری بیٹیاں ہیں۔ فرمایا، کیا تمہیں معلوم ہے کہ  
مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ عزن گزار ہوئے زیاد رسول اللہ میں  
ساتھ رہیں گے ابھی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ساتھ رہو  
مگے۔ عزن گزار ہوئے، زیاد رسول اللہ، امیر سرہاسی تھوڑا دُشیاں ہیں جو  
میں نے سفر کے لئے تیار کی ہیں ہیں اللہ میں سے جدا جانے لگتی ہیں کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردی اور دونوں حضرات  
سوار ہو کر قابرہ فاطمہ تک پہنچ گئے اور اس میں چھپ گئے۔  
پس حضرت عائشہ صدیقہ کے ہاں جیسے بھال حضرت عبداللہ بن طلحہ  
بن کعبہ کو ظلام عامر بن قہیرہ مدقہ صبح دشام مدقہ مدقہ، اٹلیاں  
حضرت ابو بکر کے پاس لے آئے تھا اور ذات کو صبح تک رہتا ابھی  
چلا جاتا تھا۔ چھوڑا ہوں میں سے کوئی بھی اس ناز سے نہ لگتا نہیں  
تقد جب دونوں حضرات غامد سے نکلے تو راستہ قتل کے لئے ان  
مدقوں کو ساتھ لے لیا یہاں تک کہ عربین سمجھ دیے گئے۔ حضرت  
عامر بن قہیرہ کو بڑھو کے مدقہ شہید کر دیا گیا تھا۔ حضرت عروہ  
بن زہر فرماتے ہیں کہ جب بڑھو کے مدقہ حضرت کو شہید کر دیا گیا  
اور حضرت عمرو بن امیر حمیری قید کر لئے گئے تو ایک ناٹھ کی جانب  
اشارہ کر کے عمرو بن طلحہ نے ان سے دیا الت کیا کر کے ناٹھ سے، عمرو  
امیر نے جواب دیا کہ یہ حضرت عامر بن قہیرہ ہیں، وہ کہتے تھے کہ میں نے ان کو شہادت  
کے بعد کھانک آسمان کی طرف اٹھنے کے دیکھے یا کھانک میں سے ان کو زمین و  
آسمان کے درمیان معلق دیکھا تھا، اور پھر مجھے رکھ دیتے گئے، ابھی ابھی کریم  
کو دس واقعہ سے اللہ نے مطلع فرمایا اللہ اپنے صحابہ سے فرمایا کہ تمہارے  
بھائی ساجد شہادت لاش کر گئے ہیں ولا نہوتے آخری وقت پہنچے ہم مدقہ  
سے یہ دعا کی تھی کہ ہمارے بھائیوں کو کراہت کی خبر پہنچا دی جائے کہ ہم تجھ  
اور اس سے مدقہ میں مدقہ سے لڑا ہے۔ جس صحابہ کو ان کی حضرات کی خبر

تَقِي وَيُتَّقِي بِهِ حُنُودًا

۱۲۶۳۔ سَمِعْتُ ثَمَامًا مَعْمَدًا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
سُيَمَانَ الْقَيْسِي عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي قَتْلَابَةَ  
لِلْقَيْسِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الزَّكَاةِ شَهْرًا يَدْعُو  
عَطْرَ رِغْلٍ وَذَكَوَاتٍ وَيَقُولُ عَصِيَّةٌ عَصِيَّةٌ اللَّهُ وَ  
رَسُولُهُ

۱۲۶۴۔ سَمِعْتُ ثَمَامًا يَحْيَى بْنَ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَا لَيْسَ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ أَبِي بَرٍّ  
مَا لَيْسَ قَالَ دَعَا الْقَيْسِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ  
الَّذِينَ كَتَبُوا إِلَيْهِ أَهْلَابَ بَيْتِ مَعْرُوفَةَ ثَلَاثِينَ مَبْلًا  
حِينَ يَدْعُو عَلَى رِغْلٍ وَذَكَوَاتٍ وَعَصِيَّةٌ عَصِيَّةٌ اللَّهُ  
وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَسْتُ  
قَدْ نَزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يُبَيِّنُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
الَّذِينَ كَتَبُوا إِلَيْهِ أَهْلَابَ بَيْتِ مَعْرُوفَةَ قَدْ آتَاهُمُ  
كَيْسَ بَعْدَ بَلْعَمَ الْهُمَّا لَقَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فِرْعَوْنَ حَتَّى  
رَضِينَا عَنْهُ

۱۲۶۵۔ سَمِعْتُ ثَمَامًا هُوَ سَوِي بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْأَحْوَلِ قَالَ سَأَلْتُ  
أَبِي بَرٍّ مَا لَيْسَ عَنْ الْقَيْسِيِّ فِي الْقَبُورِ فَقَالَ نَحْمُ فَقَدْ  
كَانَ قَبْلَ الزَّكَاةِ أَذْبَعَةً قَالَ قَبْلَهُ قَدْ قَاتَ  
فَلَمَّا أَخْبَرَهُ فِي حَتِّكَ أَتَكَ قَدْ بَعْدَهُ قَالَ كَذَبَ  
إِنَّمَا قَاتَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ  
الزَّكَاةِ شَهْرًا أَتَكَ كَانَ نَحْمُ نَأْسًا يَتَالُ كُفُّمُ الْقَرَاءِ  
وَهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا إِلَى نَائِمٍ مِنَ الْمَشْرِ كَيْفَ وَجِئْتُمْ  
وَمَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ قَبْلَهُمْ  
قَتَلَهُ هُوَ لَا وَالسَّادَةِ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ  
عَهْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدُ قَاتَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الزَّكَاةِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ

بِأَمْرٍ غَزَوِيٍّ لَفَنَدِيٍّ وَهِيَ الْأَعْرَابُ

پیشینہ لکھی گئی تھی کہ شہید ہونے والوں میں عروہ بن سہار بن اصبغ بھی تھے  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دُکوع کے بعد ایک مہینے تک  
قبیلہ رمل اور قبیلہ ذکوان کی ہلاکت کے لئے دعا کی اور  
آپ فرمایا کرتے کہ قبیلہ عسیرہ والوں نے اللہ اور اس کے  
رسول کی نافرمانی کی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام بدر معرکہ کے مقام  
پر شہید کر دیئے گئے تو آپ صبح کے وقت تیس روز تک قبیلہ رمل  
قبیلہ ذکوان اور قبیلہ عسیرہ کے ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے دعا کی  
جنہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی حضرت انس فرماتے ہیں کہ  
اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بدر معرکہ کے مقام پر شہید ہونے  
والے صحابہ کرام کے متعلق قرآن کریم کی ایک آیت نازل فرمائی تھی جو  
بعد میں منسوخ ہو گئی کہ یہودی قوم کو یہ خبر پہنچی وہی جلسے کہ ہم  
اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ گئے ہیں پس وہ ہم سے راہمی ہے  
اللہ ہم اس سے غامی ہیں۔

حاکم لا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ  
عنہ سے دریافت کیا کہ عار میں قنوت بھی پڑھی جاتی ہے؟ فرمایا ہاں  
میں نے پوچھا کہ دُکوع سے پہلے یا اس کے بعد فرمایا۔ دُکوع سے پہلے  
میں نے کہا کہ فلاں شخص نے تو مجھے آپ کے حوالے سے بتایا ہے کہ آپ نے  
دُکوع کے بعد کے لئے فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے خلط  
واقفہ کہا ہے۔ جبکہ رسول اللہ نے دُکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے  
ایک مرتبہ ایک شخص نے مجھ کو کہہ دیا کہ بعض صحابہ کو جنہیں قتادی حضرت  
کہا جاتا تھا اور بعد از شریعت انہیں مشرکین کی جانب بھیجا جاتا تھا ان  
کا فردن اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان نہیں انہیں محمد بن  
جعفر تھا اور ان لوگوں نے اس معاہدے کو توڑ دیا پھر ان کے اللہ رسول اللہ  
کے مابین ہوا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُکوع کے بعد قنوت  
پڑھے اللہ ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے دعا کرتے رہے۔

غزوة خندق یا غزوة اصرات

كَانَ مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ حَضَرًا فِي شَوَّالِ سَنَةِ  
أَرْبَعٍ.

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْرَافِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي تَائِفَةُ عَيْنِ  
أُمِّ بْنِ عَمْرٍاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتَهُ  
يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ أُرْتَمِيَ بِحَصْبٍ فَكَلِمَ يُجْرُهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ  
الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ عَشْرٍ عَشْرًا فَاجْتَارَ ۵

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ  
أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهِيلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُوَ  
يَقْرَأُ وَنَحْنُ نُنْقِلُ الْغُرَابَ عَلَى الْكَاؤِ بِأَقْلَالِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْئَتَهُمْ لَا عَيْشَ لِلْغُرَابِ  
الْأَخِيرَةِ فَاتَّخَذُوا لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ ۵

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍاءَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلَدِ أَخْبَرَنَا عَنْ حُسَيْنِ  
سَبْعَةَ أَتَسَاءُ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَلَمَّا أَلْمُهَا جُرُونَ  
وَالْأَطْفَالُ يَحْمِلُونَ فِي غَدَاةٍ نَائِدَةٍ فَلَمَّا كَانَ لَمْ  
عَبِيدٌ يَعْلَمُونَ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ نَائِدَةً مَائِمَةً مَرَّةً  
النَّصِيبِ وَالْجُوعِ قَالَ الْفَقِيرُ إِنَّ الْعَيْشَ خَلِشَ  
الْأَخِيرَةِ فَاتَّخَذُوا لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَفَعَلُوا  
مِثْلَ بَيْنَ لَهُ ۵

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا  
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَمِيدًا  
۱۲۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَخْلَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْأَوْثَرُ  
عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ  
وَالْأَنْصَارُ يَخْرُجُونَ فِي حَوْلِ الْمَدِينَةِ يَتَوَقَّعُونَ الْغُرَابَ عَلَى  
نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا  
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَمِيدًا

ہوئے بن عقبہ فرما تھے کہ یہ شوال کے مہینے میں مکہ کے  
کے اندر تھا۔

تاریخ بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو غزوہ ہند  
کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا اور وہ  
چودہ سال کے تھے لیکن آپ نے انہیں شامل ہونے کی اجازت  
مرمت و فرما لی پھر جب جنگ خندق کے موقع پر انہیں پیش کیا گیا تو  
اجازت مرمت فرمادی گئی جبکہ اس وقت کی عمر پندرہ سال تھی۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودنے  
کے موقع پر چاروں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔  
کچھ حضرت خندق کھودنے تھے اور کچھ اپنے کندھوں پر بیٹھے تھے اور دوسرے  
جگہ بیٹھے تھے یہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی۔  
اے اللہ! زندگی تو حقیقت میں آخرت کی زندگی ہے یہی مہاجرین  
اور انصار کی مغفرت فرما۔

تفسیر کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
خندق کی جانب تشریف لے گئے تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ  
مہاجرین اور انصار صبح کے وقت بھی خندق کھود رہے ہیں  
حالانکہ سردی کافی تھی۔ ان کے پاس غلام بھی نہ تھے جن سے یہ  
کام کیا جاتا۔ جب آپ نے ان کی مشقت اور محنت ملاحظہ  
فرمائی تو بارگاہِ خداوندی میں عرض گزار ہوئے۔ اے اللہ!  
زندگی تو حقیقت میں آخرت کی زندگی ہے یہی انصار اور  
مہاجرین کی مغفرت فرما اور وہ آپ کے جواب میں کہتے تھے۔

ہم کے نبی و سید حضرت سید الانام پر  
زندگی میں گامزن رہی جاؤ اسلام پر  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین  
اور انصار مدینہ طیبہ کے گرد خندق کھودتے اور اپنے  
کندھوں پر بیٹھے تھے اور دوسرے جگہ بیٹھے اور یہ کہتے ہاتھ تھے۔  
مصلحت کے ہاتھ پر ہم تو مسلمان ہوئے  
اب فلاں صحیح رسالت پر رہی پروانہ والہ

قَالَ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَسُو  
يَحْيِيَّتُمْ

اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْأَخِيرِ  
قَبَائِلُكَ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِ  
قَالَ يُكُونُ بِحُلٍّ كَقَوْلِهِ قَيْنَ الْقِيَمِ فَيُصْنَعُ لَهُمْ  
بِأَهْلَالِهِ سَخِيَّةٌ تَوْحُّدٌ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ  
جِيَاءُ وَهِيَ بَشَعَةٌ فِي الْعَلَقِ وَهِيَ رِيحٌ  
مُنْتَنِيَّةٌ

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلَاءُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَكِيدِ  
ابْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ أَتَيْتُ جَابِرًا قَالَ إِنَّا  
بَعَثْنَا الْخَدِيَّ نَحْنُ نَحْنُ كَذِبٌ شَدِيدٌ  
لَجَاءُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا هَذَا  
كَذِبٌ عَرَضَتْ فِي الْخَدِيَّ فَقَالَ إِنَّا نَأْزِلُ  
فَذَ قَامَ وَطُنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَبَيْنَا ثَلَاثَةُ  
أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا فَخَذَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْقَوْلَ فَصَرَفَ قَعَادَ كَوْنِيَّ أَهْلِيلَ أَوْ  
أَهْلِيَّةً فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَإِلَى الْبَيْتِ  
فَقُلْتُ لَا مَرَأَتِي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كَانَ فِي ذَلِكَ مَسْبُورٌ قَبْدٌ لَكُنْتُ  
قَالَتُ يَسْأَلُونِي شَيْئًا وَغَنَائِي فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ  
وَطَلَحْتُ الْقِيَمَةَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ  
فَتَرَجَّعْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقِيَمَةُ  
قَدِ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَشْيَاءِ قَدْ كَادَتْ أَنْ  
تَنْضَمَّ فَقُلْتُ طَعِبْتُ فِي قَعْدَةٍ أَمْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ كَفَرَهُوْ قَدْ كُرِثَ  
لَهُ قُلْتُ كَيْفَ طَبِيبٌ قَالَ قُلْ لَهَا لَهَا تَخْرُجُ  
الْبُرْمَةُ وَكَذَلِكَ الْخَبَرُ مِنَ الْقِسْوَ حَتَّى أَتَى فَكَانَ  
قَوْمًا مَقَامًا الْمُهَاجِرُونَ فَكَلَّمَا دَخَلَ عَلَى  
مُرَاتِبِهِ قَالَ وَيَحْكَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

راوی کا بیان ہے کہ پردہ خوں کی جواب دہیت ہوئے شمع  
رسالت کی زبان مبارک پر یہ کلمات جاری ہوئے جاتے  
اسے اللہ! یہی تو حقیقت میں آخرت کی بھلائی ہے، پس  
انصار اور مهاجرین کو امداد برکت عطا فرما، حضرت انس فرماتے  
ہیں کہ اس وقت تک ایک آتشلی بھرجو بھی میسر آئے تو انہیں  
بد مزہ چھوٹی میں پکا کر سب حضرات کے سامنے رکھ دیا جاتا۔  
الحدود: کیا کو باطل کرکھا لیتے حالانکہ وہ کھانا حلق کو کھینچتا اور  
اس سے بدبو آتی تھی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم غنڈی کھود  
دہے تھے تو ایک سخت چٹھن لایا، لوگ ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یہ ہنڈیا پھر لایا ہے۔  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خود غنڈی میں اترتا ہوں۔ چنانچہ  
آپ کھڑے ہوئے اور تم مبارک سے تعجب نہ جاؤ، اتفاقاً ہم نے بھی  
میں دیکھا ہے کہ کھانا پیا نہ تھا، میں ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کد ل  
نے کو اس چٹھن پر رکھ دیا، دیکھ کر عرض گزار ہوئے کہ اگر یاروں! اس  
کے پھر جانے کی اجازت مرحمت فرما لیجئے، میں نے اسے بھیجی ہوئی  
سے کہا کہ میں نے ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (بھیک کی) ایسی حالت میں  
دیکھا ہے جو میرے لئے ناقابلِ معاشیت ہے۔ پس بناؤ کیا تمہارا ہے  
پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے کہا: حق ہے سے جو میں دیکھ  
برقی کا بچہ، میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا، دیکھو یہ کچھ پیسے  
یہاں تک کہ گوشت ہانڈی میں پکنے کے لئے رکھ دیا گیا، میں ہی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا جبکہ ناگوندہ کرکھ لیا اور  
ہانڈی پکنے کے قریب ہو گئی، میں عرض گزار ہو کر آپ کے لئے کھانا تیار  
کر دیا ہے، میں آپ ایک دو حضرات کو سونپنے کے لئے تشریف لے چلا گیا۔  
فرمایا: کتنا کھانا پکا دیا ہے؟ میں نے آپ کی خدمت میں عرض دیا۔ فرمایا:  
یہ تو بہت ہے، ہانڈی پک جائے۔ پھر فرمایا کہ بھئی بھئی سے کہہ دینا کہ وہ ہانڈی  
کو نہ اتار دیکھو، وہ دیکھ لیں، کھانیں، جب تک میں رہا ہوں۔  
پس آپ نے ہاجرین و انصار سے فرمایا کہ ان کے لئے کھانا ہو جائے  
میں ہی بھئی کے پاس جا کر کچھ لگا کر غنڈی بنائی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَتَرُ بِأَنْفُسِهِمْ وَآلَا تُصَادُ وَمَنْ شَعَرَهُ  
قَالَتْ هَلْ سَأَلْتُكَ فَنَدِمْتُ فَتَلَّ اَصْحَبُهَا  
وَلَا تَصَافُحُوا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْرَ وَوَجَعَلَ عَلَيْهِ  
الْلَّحْمَ وَيُحْمِرُ الْبُرْمَةَ وَالشُّوْرَ إِذَا أَحَدٌ  
مِنْهُ وَاقْتَرَبَ إِلَى أَسْحَابِهِ فَقَالَ يَنْزِلُ  
يَكْسِرُ الْخُبْرَ وَيُغْرِقُ الْحَتَّى شَبَعُوا أَوْ يَكُونُ  
بَقِيَّةُ عَمَلٍ يَكُنْ هَذَا وَآهَذَا فَإِنَّ النَّاسَ لَفِتْنَتُمْ  
مَجَاعَةً

تو سارے میں جرم و انفراد کو سنا کر کہ تشریف لاد رہے ہیں۔  
کہنے لگیں کیا حضور نے آپ سے کچھ پوچھا تھا؟ میں نے جواب دیا،  
ہاں میں آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ اندھیرا اندھ شوم غل نہ  
کرنا، پھر مدیون توڑ کر ان پر گوشت ڈالا اور ہانڈی سے گوشت  
اور تھور سے مدیون لے کر انہیں ڈھک دیتے تھے اور  
صحابہ کرام کے سامنے رکھتے جاتے، آپ بڑا بردیاں توڑ کر  
لوگوں کو دیتے رہے یہاں تک کہ سامنے شکم میر ہو گئے اور کھانا کج  
بھی رہا پائے فریاد، اب تم بھی کھاؤ اور جن کے سامنے کھانا بھیجنا ہے  
رکھنے سے بھی بھیج کیونکہ بھل لوگوں کو بھوک نے ستایا ہوا ہے۔

وہ اس حدیث اور اس سے اگلی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک عظیم الشان معجزے کا ذکر ہے جس کے باعث اہل ایمان  
کے دلوں کو اپنے عظیم اور شہیدانہ مکتب شفقت کے باعث بڑا سا دل جاتا ہے، جنگ خندق، بدر سے پہلے مفاہات کی خاطر درمیان میں کنگہ خندق  
کھودی ہماری قسبان قتل مدبر منقہ میں بڑی فداانی قتل تھی، اکثر صحابہ کرام غلوں کا شکار تھے، ان مدلوں مدیون کے رومی حضرت جابر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے تین دن سے کچھ کھایا نہ تھا، شیعہ رسالت کے پردہوں کی یہ حالت تھی تو یا عایشہؓ تو شیشٹ کسارت تھی  
چنبال الدھیب مرا نے ملے آگے حکیم الطہر پر پھر تیرا جانو تھا جس بات کی نشانی تھی کہ اللہ جل شانہ کے محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم میں غلے سے یہ آگ نہیں کوئی شکوہ نہ رہا، درمیان آگ بھوک کد کد کد بھوک کر بیٹھ دیں۔

بھوک کی مصیبت میں صحابہ کرام مبتلا تھے جبکہ رحمت شفقت کے وقت بھوک کی تکلیف اور بڑھ جاتی ہے، اس شفقت کے وقت رحمت  
عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی شیعہ رسالت کے اُس عظیم الشان پروردگار کے پاس دکان کا نام بھوکا رہے تھے بلکہ خود اس اس شفقت میں ان کے  
شریک کار بھوکا نہیں نواز رہے تھے، عہد مدبری جانب منت کشوں کو سرور کر رہے تھے، سربراہوں اور حکام بالا کے یہ دستہ مل مرتب ہوا تھا کہ  
وہ دونوں جہانوں کے بادشاہ، مہدیو اکبر کے خلیفہ، عظیم کی سیرت طیبہ کا پیچھا رکھیں اور اپنے ذہنوں کو سنت نبویؐ کی جانب ال کریں، بیکر بھوکا مل بڑھ کر  
یہی ہے کہ وہ درپردہ حکومت کی بات ہے۔

صحابہ کرام بھوک کی تکلیف میں ہیں، مذکورہ بالا فرقہ میں ان حضرات کی اس تکلیف کمدانی و ایمانی بندوبست تھا، آگے ظاہری بندوبست اور  
طرح بھی کیا جاتا ہے، اور ایسے طریقے پر کہ نہ اس سے پہلے کوئی ایسا بندوبست کر سکا تھا اور نہ آئندہ کر سکے گا، ان سے بھوک کی بلا دفع کی، انکی  
ماہیت معانی فراتہ و بیان کی شکل کشائی کی، اور ایسے طریقے پر کہ یہ عقلی انسانی اس کے سمجھنے سے قاصر ہے، کھانا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کے گھر سے کھایا، جبکہ ان کے پاس صرف ایک صاع خیر کے آٹے کی مدیاں تھیں، تقریباً اسے ہی گوشت کے مالن ہو گا، ایک ہزار سے زائد صحابہ کرام کو شکم  
میر کر دیا، بھری کے گوشت کے ساتھ پیٹ میر کر مدیاں کھادیں، یہی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تیار کردہ کھانے میں سے ہے، جی نہیں ان کے  
عمر و میافت کے یہ جتنا آگاہ کیا تھا، جتنا گوشت کھایا، ایسا کد ایک ہزار افراد کے کھانے کے بعد میں موجود ہے، اگرچہ کھانے والے بظاہر اس  
کھانے میں سے کھارہے تھے، لیکن یہ حقیقت اس میں سے ذرا بھی کھانا کھایا نہیں گیا تھا۔

پھر حضرت جابر کے گھر سے جو ایک ہزار سے زائد افراد نے کھانا کھا، کجاں سے آیا؟ کس طرح سے آیا؟ کس کے اندر یہ آیا؟



جان برادر! یہاں عقل کے گھڑ سے نہ دوڑ دیتے کیونکہ یہ ریت اکرم کے خیمہ عظیم ہے، اپنے اصحاب یکتہ کی مہانت خزانے میں، اور ایسے طریقے سے آہام کیا کہ بالکل دیکھتے ہی وہ باتیں بھی انسانی دیدہ حیران ہو جاتے۔ اگر کچھ کچھ میں آئے گا تو صرف اس وقت آئے گا۔ جب اس آیت کی کچھ دیکھیں گے۔

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ

رَمَىٰ ۖ (۱۷۱ : ۸)

اور (وہ محبوب) وہ خاکہ جو تم نے پھینکی، تم نے نہ پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی۔  
اور کچھ کچھ نہیں آئے گا۔ جسید نہیں کہے گا اپنے کچھ نہیں پڑے گا، قتل بے قتل ہو کر رہ جائے گا مگر وہ محبوب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم کی برقراری نادرہ نظر سے نہ دیکھے گا۔

إِنَّ الْكَافِرِينَ لَيَكُونُنَّ أَتَمَّاءَ يَبْعُونَ

اللَّهُ يَفْعَلُ اللَّهُ قَوْلَ آيَةِ يُهَيِّئْ

(۱۷۱ : ۸)

وہ جو (وہ محبوب) تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ نل  
اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ اس کے ہاتھ پر  
اللہ کا ہاتھ ہے۔

حبیب اس نادرہ سے دیکھا جائے گا کہ کئی اشکال نہیں رہے گا۔ جلالت مصطفیٰ کا کچھ تصور دلوں اور دماغوں میں سامنے آئے گا۔ گند سے ہمارے آٹے اور گشت کا پختی ہوئی لاش میں جو آپ نے صاحب دینہ ڈالا تھا اس کی قدر قیمت کو کسی نعمت نامہ ہر گاہ کہنا سوجھنے پر مجبور ہو گا کہ ان کے صاحب دینہ کی یہی کشتہ کھراں مسابہ کرامات دین اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ ان کے صبح اکبر سے لگ جانے والے ہر چیز کا کمال ان کی آنکھوں کے سامنے آگیا تھا۔ اس پر بعد ازاں آپ کے صاحب دینہ یا آپ کے صبح اکبر سے لگ جانے والے دھوکے پانی کو پھر کسی طرح زمین پر گرے بلکہ دیکھ کیوں نہیاں چیزوں کو دنیا یا فیہا ہے گراں ایر شام کہتے ہیں وہیں مائل کہنے کی پوری کوشش کرتے ہوئے کہیں وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی زاویہ نظر سے دیکھنے میں ایمان لاکھناں ہے اور ہاں نہایت سے انہیں نہ دیکھنے میں اسانا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بے دریغ اسلام کو اپنی اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہی بہت نصیب فرمائے، آمین۔

۱۷۱- حَتَّىٰ تَبْلُغَ عَمْرُؤُكَ مِنْ عِلْمِي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ  
أَخْبَرَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ أَنَّ أَخْبَرَ مَا سَمِعْتُ مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ  
حُفَظَةَ الْأَنْدَلُ فِي سَائِتٍ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَمْعًا شَدِيدًا فَإِذَا تَكَلَّمَ إِلَىٰ أَمْرٍ أَوْ فَعَلَتْ هَلْ  
عِنْدَكَ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْعًا شَدِيدًا فَإِذَا خَرَجَتْ إِلَىٰ  
جَنَابِ أَبِيهِ وَمِنْ شَعِيرَةٍ وَرَأَيْتُ بَيْنَهُمَا دَكِيمًا  
فَلَمَّا بَحَثُوا وَطَعَتِ الْقَبِيضَةَ فَمَرَّخَتْ إِلَىٰ  
وَرِجْلِي وَقَطَعَتْهَا فِي بَرَمَتِهَا ثُمَّ دَلَّيْتُ إِلَىٰ

سید بن جیناد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فوطے ہوئے سن کر جب حدیث کھودی جا رہی تھی تو  
میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت ہجوک لگی ہے، اس میں  
اپنی بیوی کے پاس آکر کہتے لگا کہ کھانے کی کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت ہجوک کی حالت میں دیکھا ہے۔ اس نے  
پوری شکل تو اس میں ایک صانع بخوشی اور ہنسے پاس کر کے کا ایک کچھ  
تھا۔ پس میں نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور پوری تہہ جو میں نے میں نے  
گوشٹ کی بوٹیاں بنا کر انہیں لاشی میں ڈال دیا۔ جب میں باگہ و رسالت  
میں حاضر ہونے کی خاطر جانے لگا تو بیوی نے کہا کہ اس مجھے رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے ساتھیوں کے سامنے شرمسار نہ کرنا۔ میں

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا تَقْعَبُنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ وَبِجَعْلِهِ خَارِشَةً فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَبَعَثْنَا بِحَيَمَةَ لَنَا وَطَحْنَا صَاحِبِينَ شَعِيرٍ كَانَتْ جَنْدَنَا قَتَالِ أَمْتُ وَفَقَرٌ مَحَكُ فَمَا سَوَّ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنْ جَاءَ بِرَأْسِي قَدْ حَسَمْتُ شُورًا فَتَمَيَّ هَذَا يَكْفُرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزِلُّنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تُغَيِّرُنَّ حُجَّتَكُمْ حَتَّى آيَحَى فَوَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ يَا وَيْلَكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الْقِيْدَ قُلْتُ فَمَا خَرَجْتُ لِمَا جِئْتُ فَبَصُقْتُ فِيهِ وَبَارَكْتُ ثُمَّ عَمِدْتُ إِلَى بُرْمَتِي فَبَصُقْتُ فِيهَا وَكَسَمْتُ فَقَالَ أَفَمُخَايِرٌ كَأَنَّكَ تُخَيِّرُ مَعِي دُ اقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُزِلُّوْهَا دَهْرُ الْفَتْرِ خَافِسِي بِأَنَّهُ لَقَدْ أَصْلَحُوا حَتَّى تَرَكُوا دُخْرَهُمَا وَإِنْ بُرْمَتَا لَتَوَظَّ كَمَا هِيَ وَإِنْ عَجِبْنَا لِيُخَيِّرْ كَمَا هُوَ

۱۲۴۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذْ جَاءُوا مِنْ قَوْقُكُمُ دَمِينُ أَسْقَلَ مِنْكُمْ وَلَا إِذَا تَرَا هَبْتَ الْأَبْصَارَ مَا لَمْ تَكُنْ حَكَاةً وَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ

۱۲۴۳ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْهِ هُوَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ الْأَرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى أَصْبَحَ بَطْنُهُ أَوْ أَعْبَرَتْ بَطْنُهُ قُلْتُ

نے حاضر خدمت ہو کر سرگوشی کے انداز میں عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے بکری کا ایک بچہ نہ لیا ہے اور ہمارے پاس ایک صابغہ کا آٹھلہ ہے پس آپ چند حضرات کو ساتھ لیکر تشریف لے جائیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باغیچہ میں فرمایا کہ اسے خندق دروازہ پر لے جاؤ۔ تمہارے لئے یہاں سے اسیالت کا بندھن ہے۔ لہذا آؤ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میرے آگے تک ہانڈی نہ اتارنا اور وہاں نہ پھوٹانا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ وہاں لوگوں کے آگے آگے گئے۔ جب میں گھر گیا تو بیوی نے مجھ کو کہہ دیا کہ آپ نے تو میرے ساتھ وہی بات کہی جس کا خدشہ تھا۔ میں نے کہا کہ تم نے جو کہہ کہا۔ وہ میں نے عرض کر دیا تھا۔ پس حضور نے آگے میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا مانگی۔ پھر ہانڈی میں لعاب دہن ڈالا اور دعا لے کر برکت کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ ہانڈی پکائے والی ایک اور ہانڈی تاکہ میرے سامنے مدھیاں پکائے اور تمہاری ہانڈی سے گوشت نکال کر دیتی جسے اور فرمایا کہ ہانڈی کو پیسے نہ اتارنا۔ کھانے والوں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ حضور جبار کر رہے تھے کہ ہانڈی میں سب کھا لیا تاکہ اس کے ساتھ شکم میرا ہو کر چلے گئے اور کھانا پیچھے ہی چھوڑ گئے۔ دیکھا گیا تو ہانڈی میں تا ہی گوشت موجود تھا جتنا کچے کے لئے رکھا تھا اور ہانڈی میں اتنا ہی کھا جتنا کہ پکائے سے پہلے تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد ہادی تعالیٰ عجیب کا فرم پر آئے تمہارے اور میرے اور تمہارے بیچ سے اور جب شک کر رہے تھیں نکلیں دسودۃ الارباب، آیت ۱۰ کے بارے میں فرمایا کہ اس میں جب خندق کی کیفیت بیان فرمائی گئی ہے۔

حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کھودتے وقت خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ ٹپکیا کرتے جلتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کے شکم مبارک کو ٹپکی نے چھپایا تھا کہ کچھ مبارک لڑاؤ ہو گیا تھا اور آپ کی زبان حق ترکان پر سے الفاظ نکلتے۔

يَقُولُ ۝ وَاللَّهُ يُولِي الْأَمْرَ مَا هَمَّ بِنَا  
وَلَا قَصْدَ بِنَا وَلَا صَلَاحَ بِنَا  
فَأَنْزَلْنَاهُ سَكِينَةً عَلَيْنَا  
وَوَكَّلْنَا الْأَقْدَامَ إِنَّ لَاقِبَنَا  
إِنَّ الْأَوَّلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا  
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا  
وَرَفَعْنَا صَوْتَهُ أَبَيْنَا أَبَيْنَا

تو ہدایت گرد نہ فرماتا ہیں پروردگار  
کیسے ہم سکتے تھے ہم بندے تو ہے طاقت گزار  
ہم پر اسے حمل فرما اپنی رحمت کا نزول  
ہوئی مقابل دشمنوں کے قلندر مرموس وار  
ہر کس گاہ سے بغواہوں کی ہم ہوں باخبر  
اُن کے فتنوں کو کھول سے رہیں ہم ہوشیار  
اور لفظ ابینا ادا کر سکتے وقت آپ آواز کو بلند  
فرماتے تھے ۔

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُجَاهِدٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرَتُ  
بِالْعَقَبَا وَأَهْلِكَ مَا دَامَ الْقُدُورُ

حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما سے ہدایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری پمدا ہوا یا بد نسیم کے  
ساتھ مدد فرمائی گئی ہے جبکہ قدم عاد کو کچھوار گرم ہو اس کے  
ذریعے ہاک کھا گیا تھا ۔

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ  
ابْنِ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ يُونُسَ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْكَرَّاءَةَ يُحَدِّثُ  
لَنَا مَا يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَحَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبَأَهُ يَسْقُلُ مِنْ ثَرَابٍ لَمْ تَخْذَلْهُ حَتَّى  
وَأَرَى حَيْثُ الْعَمَاءُ جُنْدَهُ بَطْنِيْمَ وَكَانَ كَوَيْلُ النَّبِيِّ  
فَمِنْهُمْ يَوْمَ تَصْرَعُ بِلَا مَلُوتٍ لِمِنْ رَوَاحَةٍ وَهُوَ قَوْلُ مِنَ التَّرْبِ  
يَقُولُ ۝ اللَّهُمَّ تَوَلَّ الْأَمْرَ مَا هَمَّ بِنَا  
وَلَا قَصْدَ بِنَا وَلَا صَلَاحَ بِنَا  
فَأَنْزَلْنَاهُ سَكِينَةً عَلَيْنَا  
وَوَكَّلْنَا الْأَقْدَامَ إِنَّ لَاقِبَنَا  
إِنَّ الْأَوَّلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا  
وَإِنْ أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا  
قَالَ تَرَى مَدِينَتَهُمَا صَوْتَهُ بِأَنْبِيَاءِهَا

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ علی حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ جنگ احزاب یا غنشق کے دلائل  
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے درمیان غنشق کی مٹی  
اٹھا کرے جلتے تھے ۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے  
حکم سہارک کی جلد پر گرد و مٹی پڑی ہوئی تھی اور آپ کے  
جسم اطراف بال کافی تھے پس میں نے سنا کہ آپ مٹی دھو رہے تھے  
حضرت بنی مدینہ کے یہ اشعار پڑھ رہے تھے ۔

تو ہدایت گرد نہ فرماتا ہیں پروردگار  
کیسے ہم سکتے تھے ہم بندے تو ہے طاقت گزار  
ہم پر اسے حمل فرما اپنی رحمت کا نزول  
ہوئی مقابل دشمنوں کے قلندر مرموس وار  
ہر کس گاہ سے بغواہوں کی ہم ہوں باخبر  
اُن کے فتنوں کو کھول سے رہیں ہم ہوشیار  
مادی کا بیان ہے کہ آخری مصرعہ آپ آواز کو بلند  
پڑھتے تھے ۔

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

حضرت عبد اللہ بن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابی عمر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ۔ سب سے پہلی جنگ

وَيَسْتَأْذِنُ عَنْ آيَةٍ أَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ شَهِدْتُهُ  
يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

۱۳۷۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ  
عَنْ مَخْبَرِ بْنِ عَبْدِ هُرَيْرَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ  
وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّ ابْنَ عَالِيَةَ  
ابْنَ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَنَسَوْتُ أَنَّهَا  
تَمَطَّطَتْ قَدَّتْ كَأَنَّ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ مَا تَرَى  
كَتَبُوا بِجَعْلٍ لِي مِنْ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَتَأَلَّتْ رَأْسِي  
فَوَافَقَهُ يَنْتَظِرُ فَبَكَتْ وَأَخْشَى أَنْ يَكُونَ سَرَفِي  
أَحْبَبًا إِلَيْكَ عَنْهُمْ خَرَقَتْ فَكَلَّمَتْهُ عَنْ حَشَى  
دَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعُيُوبَةً قَالَ  
مَنْ كَانَ يُبِيدُ أَنْ يَعْطُرَ فِي هَذَا الْأَمْرِ فَلْيَطْلِعْ لَنَا  
قُوَّتُهُ فَلَمَّعَتْ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ آيَةٍ وَتَالَ  
حَبِيبُ بْنُ مُسْلَمَةَ فَهَذَا أَجَبَتْهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
فَعَلَلْتُ حَبِيبًا وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ أَحَقُّ بِهَذَا  
الْأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ  
فَعَسَى يَكُنْ أَنْ أَقُولَ حَبِيبَةً تَغِيثُ بَيْنَ الْجَنَّةِ  
وَتَسْلِيكَ الدَّمَ وَيُحْمِلُ عَنِّي غَيْرُ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ  
مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِي الْيَوْمَانِ قَالَ حَبِيبٌ حَفِظْتُكَ  
عَوَمْتُ قَالَ مَحْمُودٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَتَوَسَّأْتُهَا.

۱۳۷۸ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
زَيْدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ سَيْفَانَ بْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
الْبَيْهَقِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ نَزَلَتْ  
فَلَمْ يَمُزْ وَتَنَا.

۱۳۷۹ حَدَّثَنَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ سَمِعْتُ أَبَا  
إِسْحَقَ يَقُولُ سَمِعْتُ سَيْفَانَ بْنَ هُرَيْرَةَ يَقُولُ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ

جس کے اندر میں نے شمولیت کی وہ عذرہ خندق  
ہے۔

حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت ام المومنین  
حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے گیسوتے ہمارے  
پانی ٹپک رہا تھا میں عرض کر رہا کہ وہ کون سے خلافت کے ہاتھ میں  
جو کچھ کیا وہ آپ کو حفظ فرمادی ہیں اگرچہ مجھے بذات خود خلافت  
سے کچھ دلچسپی نہیں ہے۔ فرمایا ائمہ لوگوں سے ہمارے طور پر تھا انتظام  
کند ہے ہونگے اللہ مجھے ڈر ہے کہ تمہارے دھانے کے باعث ان  
میں نا اقلانی نہ پڑے۔ پس ان کے حکم کی تعمیل میں نہیں جانا پڑا جب  
لوگ منتشر ہو گئے تو حضرت عسائیہ نے مجھ پر دیکھ کر کہا کہ جو  
خلیفہ بنے گا اللہ رکھتا ہے وہ ہمارے سامنے بات کرے کیونکہ ہم اس  
سے ملنے کے پاس بھی زیادہ حق ہیں حبیب بن سلمہ نے کہا کہ آپ نے  
انہیں جواب کیوں نہ دیا، حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں جواب  
دینا چاہتا تھا اللہ میرے کلمے کا ارادہ ہوا اگر آپ سے خلافت کا وہ زیادہ  
حق ہے جو سلام کی خاطر آپ سے دل کے پاس سے جنگ کر چکا ہے  
لیکن میں تمہارے بات کرنے سے مسلمانوں کے حواد کو نقصان پہنچے گا  
اور محض یہ کہ پس میں اس کو اب کو یاد کر کے خاموش رہا جو اللہ تعالیٰ  
نے جنت میں تیار کیا ہوا ہے۔ حبیب بن سلمہ نے کہا کہ واقعی آپ  
نے مسلمانوں کو قساوے سے محفوظ رکھا اور جو نریزی سے بچا لیا  
ہے۔ محمود نے عبد رزاق سے جو روایت کی ہے اس میں  
تسوا تھا کی جگہ لا سا تھا ہے۔

حضرت سیفان بن ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی احزاب کے دنوں میں فرمایا  
کہ اب ہم ان لوگوں پر چڑھائی کیا کریں گے اور یہ ہم پر کبھی  
چڑھائی نہیں کر سکیں گے۔

حضرت سیفان بن ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ  
احزاب کے وقت جب کافروں کی فوجیں نظر آئیں تو میں نے اس  
وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اب ہم  
ان پر چڑھائی کیا کریں گے یہ ہم پر چڑھائی نہیں کر سکیں

أَجْنَى الْحَزَابِ عَنْهُ الْآنَ تَعْرُوهُمْ فَلَا يَحْزَنُ وَنَسَا  
فَعَنْ نُسَيْرٍ الْيَهُودِيِّ.

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رُوْحٌ حَدَّثَنَا عَنْ  
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ الْيَقِينِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْغَنْدَقِ مَلَأَ اللَّهُ  
عَلَيْنَا نِيرُوقَهُمْ وَكُفُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَاعَلُوا مِنْ  
صَلَوَةِ الْوُضُوءِ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ.

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا الْمُكَنِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَهَّابٌ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
سَبَّحٍ أَنَّ عَمْرُوَ بْنَ الْعَطَابِ جَاءَ يَوْمَ الْغَدَقِ  
بَعْدَ مَا حَرَمَتِ الشَّمْسُ جَمَلَ يَسْبُ كَفَّارًا مُرْتَبِتٍ  
وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَذَبْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتَّى  
كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَشَبَا صَلَّيْتُهَا فَكَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْحَأُ فَتَوَضَّأُ بِمَقْلُوبَةٍ وَ  
تَوَضَّأُ مَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ  
فَعَرَّصَتْ بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
عَنِ ابْنِ الْمُبَرِّكِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْغَدَقِ  
مَنْ يَأْتِيَنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الرَّبِيعُ وَمَا شَأْنُ  
قَالَ مَنْ يَأْتِيَنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَقَالَ الرَّبِيعُ أَنَا شَأْنُ  
قَالَ إِنْ يَكُنْ يَخْبَرُ خَوَارِجِي فَإِنَّ حَسْرَةَ  
الرَّبِيعِ

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
الْثَّيْبِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گئے اور ہم ان کی جانب چل کر جایا کر رہے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب خندق کے  
دو ذی کریم علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے  
ان کافروں کے گھروں، اندرونوں کو آگ سے بھر  
دیا ہے انہوں نے آفتاب غروب ہو جانے تک ہمیں  
نماز عصر پڑھنے دی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خندق  
کے روز غروب آفتاب کے بعد حضرت عمر بن خطاب کفایت قریش کو  
بڑا بھلا لکھتے ہوئے آئے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ!  
میں آفتاب غروب ہونے تک نماز عصر نہیں پڑھ سکا۔ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی قسم! میں نے بھی نہیں پڑھی۔  
پس ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دعاؤں پڑھا  
میں آئے کہ آپ نے نماز کے لئے وضو فرمایا اور ہم  
نے بھی نماز کے لئے وضو کیا۔ پھر غروب آفتاب کے  
بعد پہلے آپ نے نماز عصر ادا کر پھر نماز عصر پڑھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حزاب کے موقع پر فرمایا۔ کون ہے  
جو کافروں کی خبر لا کر دے؟ حضرت زبیر بن عوفؓ نے ایسی خاطر  
ہوں پھر فرمایا، کافروں کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیرؓ نے جواب دیا  
میں پھر ارشاد ہوا۔ کافروں کی خبر کون لا کر دے گا؟ پس حضرت  
زبیرؓ نے۔ میں لاؤں گا۔ آپ نے فرمایا۔ ہر نبی کا ایک  
خواہی (خاص ساتھی) ہو اسے اللہ میرا خواہی نہیں ہے  
روضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت زبیرؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
(جب خندق کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا  
کہ جسے اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے

كَانَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرَكَ لَهُ  
وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا  
شَيْءَ بَعْدَهُ.

۱۲۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُرَظِيِّ وَعَبْدَةُ  
بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ  
اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ  
مَنْزِلَ الْبُكَدَابِ سَيَرُ الْبُكَدَابِ الْهَزِيمِ الْأَحْزَابِ  
اللَّهُمَّ أَهْرُمَهُمْ وَتَرْلُزْلَهُمْ.

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُدَائِلٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ  
وَنَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قُتِلَ مِنَ الْقُرَى أَوْ أُخِجَ أَوْ الْعُمُرَةِ  
يَبْدَأُ فَيُكَلِّمُ ثَلَاثَ جِزَائِرٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ  
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَيْسُورٌ فَابْتُورَتْ  
مَا يَدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ وَنُصِرَ عَبْدُ  
اللَّهِ وَوَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ  
وَحْدَهُ.

باب ۳۹ مَرْجِعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنَ الْأَحْزَابِ وَمَخْرُجُهُ إِلَى بَيْتِ قُرَيْظَةَ وَ  
مَحَاسِنِهِ إِيَّاهُمْ.

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ كُثَيْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
لَخَارَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُخَنَذِ  
وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاسْتَغْسَلَ أُنَاةَ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللَّهُ مَا بَرَّضَنَا  
مَا خَرَجَ إِلَيْهِمْ قَالَ قَالِي أَيْنَ قَالَ هَهُنَا وَكُنَّا  
إِلَى بَيْتِ قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جس نے اپنے لشکر کو غالب کیا، اپنے بندے کی مدد فرمائی  
اور کافروں کی فوجوں کو مغلوب کیا۔ اس کیلئے کے بعد اللہ  
کوئی کچھ بھی نہیں۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے کہ جنگ احزاب کے وقت کافروں کے خلاف رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی۔ اے اللہ! اب کو نازل فرما لے  
ملائے، جلدی حساب لینے والے کافروں کو شکست دینے  
والے! اے اللہ! ان کافروں کو شکست دے اور ان  
کے قدم اکھاڑ دے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب طروحات، حج یا عمرہ سے  
واپس آتے تو پہلے ہی مرتبہ تکبیر کہتے پھر زبان مبارک پر یہ  
کلمات ہوتے۔ نہیں کوئی مسجد دگر، اللہ، وہ ایسا ہے، اس کا  
کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے  
سے سب تعریفیں ہیں اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ ہم اسی  
کی عزت ہوتے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے  
والے، سجدہ کرنے والے اللہ اپنے رب کی حمد کرنے والے  
ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا، اپنے بندے کی مدد  
فرمائی اور اسی نے کافروں کی فوجوں کو شکست دی ہے۔

غزوہ خندق سے فراغت اور

بنی قریظہ کا محاصرہ کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے فارغ ہو کر دولت خانے  
کی جانب لوٹے تو تمہارا تار کر غسل فرماتے گئے تو حضرت جبریل  
علیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ آپ نے  
تو تمہارا تار دیکھے ہیں لیکن خدا کی قسم ہم نے ابھی تمہارا نہیں  
اتار دیا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ اب کدھر کا اردو  
سے جواب دیا اور کدھر کا اور نبی قریظہ کی جانب اشارہ کیا پس نبی کریم



وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ.

۱۲۸۷. حَدَّثَنَا مُؤَمِّنٌ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ حَزِيمٍ عَنْ  
عَنْ جَبْرِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
إِلَى الْغُيَّابِ سَأَطْعَانِي نَقَاقَ ابْنِي عَنِّي مَوْصِيْبِ  
يَعْنِي ابْنَ حَبِيبٍ مَبَارَئِيلَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَمَا يُطْعَمُ.

۱۲۸۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ  
حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
الْأَحْزَابِ لَا يَصِلِينَ أَحَدًا الْعَصْرَ إِلَّا فِي مَبِيعٍ  
فَمَا يُطْعَمُ فَذَكَرَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي النَّظَرِ فَقَالَ  
لَا تُفِيكَ شَيْءٌ لَتَيْهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ تُفِيكَ تَوْبِيرُهُ  
فَمَا ذَاكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ الْبَلْغِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَلَمْ يُعَيِّنْ وَاجِدًا مِنْهُمْ.

۱۲۸۹. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
وَحْدَةَ ابْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ  
عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَبْعُدُ الْبَلْغِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَمْ يَخْلُصْ حَقٌّ أَنْتُمْ قَرِيبَةٌ وَالْغَنِيَّةُ وَانْ  
أَخْرَجَ أَصْرُوفًا أَنْ أَبَى الْبَلْغِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَسْأَلَهُ الَّذِينَ كَانُوا الْأَطْطَرَّةَ أَوْ بَعْضَهُ وَكَانَ  
الْبَلْغِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَعْطَاهُ أُمَّ الْيَمَنِ  
فَبَاءَتْ أُمَّ الْيَمَنِ وَبَعْدَتْ الشُّوْبُ فِي عَيْقٍ يَقُولُ  
كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعْطِيكُمْ وَقَدْ أَعْطَاكُمْ  
أَوْ كَمَا قَالَتْ وَالْبَلْغِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
لَنْ كَذَّابٌ يَقُولُ كَلَّا وَالْبَلْغِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ عَشْرَةً أَمْثَالِهَا أَوْ كَمَا قَالَ.

۱۲۹۰. حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَزَلَ أَهْلُ

صلی اللہ علیہ وسلم ان کی جانب تشریف لے گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں حضرت  
جبریل کے گھوڑے کے غبار کو ب بھی دیکھ رہا ہوں جو بنی قریظہ  
کی گھوڑوں میں بھری تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کی  
جانب ان کی سرکوں کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے روز فرمایا کہ کوئی عصر کی  
گزار نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں جا کر۔ پس بعض حضرات کو راستے میں  
عصر کا وقت ہو گیا مگر وہ کہنے لگے کہ ہم حزن مقصود پر پہنچ کر ہی  
نماز پڑھیں گے اور بعض حضرات نے راستے میں پڑھ لی اور فرمایا کہ  
ہمیں نماز پڑھنے سے ترسیع نہیں فرمایا گیا، اس صورت حال کا  
جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ذکر کیا گیا تو آپ نے کسی  
فریق پر بھی ناراضی کا اظہار نہیں فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ کچھ روؤں کے  
درختوں کی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت دیا کرتے تھے۔ جب  
بنی قریظہ اور بنی نضیر کو فتح کر لیا اور آپ نے وہ درخت واپس  
دئے تو صحابہ گھروالوں نے ہر سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے درختوں کا سوال کروں تاکہ آپ وہ  
سامان یا اشیاء سے چنداں بھی فرمادیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے وہ حضرت ام ایمن کو عطا فرمادئے تھے۔ یہی حضرت ام ایمن بھی  
انہیں اور انہوں نے بے بری گھوڑوں میں کھڑا ڈال کر فرمایا۔ اس ذات کی  
قسم جس کے سوا کوئی سمجھا سمجھ نہیں اس میں وہ دولت تھیں ہرگز نہیں دے دی جو  
بے حقانہ عطا فرمائے جیسا کہ فرمایا نبی کریم نے اس سے بڑا کتنے ہی دولت  
دوسرے سے لو، لیکن وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز نہیں ملدی کا بیان ہے کہ  
میرے خیال میں کتنے ہی دولت دینے کا وعدہ بھی فرمایا جو کہ فرمایا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد  
بنی سعاد کے کمر بنی قریظہ قلعہ سے بچے اتر گئے تھے۔ یہ کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے حضرت سعد کو ملانے کے لئے پیغام بھیجا پس وہ بارگاہ

فَمَا يُظَلُّ عَلَى حَكِيمٍ سَعِيدٍ مِّنْ مَّخَافَةِ مَا سَأَلَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ خَافَى عَلَى جَنَابِهِ  
فَقَامَ دَلِيٌّ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِلَّا نَصَابِيرُ قَوْمٍ إِلَى  
سَيْدِكُمْ وَخَيْرِكُمْ فَقَالَ هُوَ لَا يَرَى نَزَلُوا لَهَا حَيْثُ  
تَقَالَ تَقُولُ مَقَالَتَهُمْ وَرَأَيْتُمْ قَالَ فَصَبَّتْ  
بِحُكْمِهِمْ وَرَأَيْتُمْ قَالَ يُحْكِمُ التَّوَلُّدَ.

۱۳۹۱ - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَهَّابٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدٌ بِدَمِ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ  
مِّنْ قُرَاشٍ يُعَاتِلُ لَهُ جَنَابٌ مِنَ الْعَرَبِ سَمَاءٌ  
بِالْأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَبِيمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيُعَوِّدَهُ مِنْ قُرَيْبٍ فَتَقَارَعَتُمُوهُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْخَنْدَقِ وَهَمَّ  
الْبِتْلَاحُ وَاعْتَلَّ خَاتَمُ جَنَابٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ  
هُوَ يَنْقُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْقُبَايِرِ فَقَالَ قَدْ وَصَّعْتُ  
السَّلَاحَ وَاللَّهُ مَا وَصَّعْتُهُ أَخْرَجَ إِلَيْهِمُ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَاتِلٍ أَرَادَ ابْنُ قُرَيْشَةٍ  
قَاتِلًا هَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَلُّوا  
عَلَى حَكِيمٍ قَدْ أَلْحَكَ إِلَى سَعْدٍ قَالَ قَاتِلِي أَحْكُمُ مِنْكُمْ  
إِنْ تَقُولُ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْتَ تَقُولُ الْإِنْسَاءُ وَالْمَذِيَّةُ أَنْ  
تُقَسِّمُوا أَمْوَالَهُمْ قَالَ وَهَّابٌ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ سَعْدَ بْنَ  
أَبِي سَعْدٍ قَالَ اللَّهُ هَمَّ أَنْ تَقُولَ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبُّ  
إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَ حُرْمِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَبُوا رَسُولَهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ فَإِنِّي أَخْذَرُ أَنْ تَقُولَ  
وَصَّعْتُ الْخَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كَانَ لَيْتَ مِنْ  
حَرْبٍ قُرَيْشٍ قَاتِلِي قَاتِلِي لَهُ حَتَّى أُجَاهِدَ حُرْمِيكَ  
فِيكَ وَإِنْ كُنْتُ وَصَّعْتُ مَا فَجَّرَهَا وَاجْعَلْ مَوْثِقِي  
فِيهَا لِي تَفْجَرَتْ مِنْ لَيْتِي فَلَمْ يَرَوْهُمْ وَبِالْمَسْجِدِ  
نَحْنُ مِنْ بَنِي خَفَاةٍ إِلَّا أَنَّهُمْ لَيْسَ لِي لَيْسَ لِي فَقَالُوا لَاهِلُ

درسات میں حاضر ہونے کے لئے گئے تھے پر وہاں تک پہنچے اند جب  
سجدہ نبوی کے قریب گئے تو آپ نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سرواڑے یا اپنے  
بستر میں فرو کرنے سے تعظیم کیا کرو۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ تمہارے حکم پر  
ظہور سے آئے ہیں اب ان کا یہ عمل کرو انہوں نے یہودیوں کے جو افراد لکھ کے  
قابل ہیں وہ قتل کر دیئے جائیں اور ان کے بن و میل کو قیدی بنایا جائے آپ نے فرمایا کہ تم نے  
حکم نبوی کے مطابق یہودیوں کو قتل کیا ہے یہ فرماتے کہ حکم فرشتہ کے مطابق یہودیوں کو قتل کیا ہے۔  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب خندق کے  
اندھ حضرت سعد بن معاذ کو قریش کے ایک دیوانہ کی طرف کانیر لگا گیا تھا  
جو ان کی کبالت اندام میں لگا تھا یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے  
سجدہ نبوی میں خیر نصیب کیا اور ان کا کان لکی ایمان داری میں آسانی رہے۔  
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے فارغ ہو کر گشتِ ناس نے  
کی طرف لوٹے تو تمہارا سامرا گھسٹنے لگے اس وقت حضرت جبریل  
حاضر خدمت ہوئے اور ان کا سر مبارک سے گردہ مارا یہ تھے جوشِ غلاور  
ہونے کو آپ نے تمہارا تار پیچے لیکن خندق میں سے بھی نہیں اتارے  
ان کی جانب تشریف لے گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ  
کیسے کی جانب؟ تو فرمایا کہ کی جانب اشارہ کیا یہی رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے پاس تشریف لے گئے یہی وہ آپ کے حکم پر تھے ان کے  
کیسے کو فرمائی ہے حضرت سعد بن معاذ کو حکم (نصف) تسلیم کر لیا تھا انہوں  
حضرت سعد نے فرمایا کہ ان کا یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے ہر مرد اپنے کے قابل  
ہیں انہیں قتل کر دیا جائے ان کی عورتوں و بچوں کو کوئی غلام بنایا جائے  
ان کے مال کو سسٹاؤں پر تقسیم کر دیا جائے حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی  
ہیں کہ حضرت سعد نے بارگاہِ مصطفیٰ میں یوں دعا کی تھی۔ اے اللہ تو  
جانتے ہو کہ مجھے اسی سے پیار کی کوئی چیز نہیں کہ اس قوم سے جدا کرتا  
دہوں جس سے تمہارے رسول کو کھٹاں اندھ نہیں دے گا اب میرے خیال میں  
تو نے مجھے اے اللہ کا قدر قریش کے درمیان لڑائی مٹھ کر دی ہے اگر قریش سے  
لڑنا ہی ہوتا ہے تو مجھے تو کھٹاں لگا کر میں ہی لڑاؤں گے ساتھ جہاد کرنا  
اور اگر تو نے ان کے ساتھ ہمارے لڑائی مٹھ فرمائی ہے تو میرے ہی زخم کو جاری  
کر کے شہادت کی سورت عطا فرمے۔ پس ان کے سینے سے خون جاری ہو گیا جو سجدہ میں  
ان کے لیے تھے وہی عطا کی طرف برسرِ طمانہ لکھ رہے لوگ کہنے لگے کہ اے اللہ



أَمَّا مَنْ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي  
يَزِيدَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ وَحِينَ بَشَّرَهُ نَبِيُّ بَيْتَانَا بِبِرٍّ مُغْتَنَبَةٍ  
فَنَقِيبَتْ أَقْدَامَنَا وَنَقِيبَتْ قَدَامَنَا عَدَّ سَقَطَتْ  
أَقْفَارِي وَكُنَّا نَكُفُّ عَنْ أَجْلِلِنَا الْخُرُوقَ فَسَمِعْتُ  
عَنْ وَكَاهِلَةِ ابْنِ الْبَرَاءِ قَالَتْ كُنَّا نَعْبُثُ مِنَ الْخُرُوقِ عَلَى  
الرَّجُلِ كَأَنَّهُمْ أَبْغَضُوا نَحْنُ بِهَذَا الشَّرِّ كَرِهَ ذَلِكَ  
كَأَنَّ مَا كُنْتُ أَصْنَعُ أَنْ أَذْكَرَهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ  
يَكُونَ ثَوْبِي وَنَ عَلَيْهِ أَشْكَاهُ.

۱۲۹۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُوَيْنٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَدَاةٍ عَنْ  
شُعْبَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى صَلَاةً مَعَهُ وَطِائِفَةً  
وَحَدَّثَهُ فَقَالَ يَأْتِيهِ مِنَ الرَّكْعَةِ شَرْفَتٌ فَلَمْ يَدْرِ  
أَتَشْرُفُ أَوْ لَيْسَ بِهِمْ شَرَفٌ أَنْصَرُّوا فَصَلُّوا وَجَاهُ الْعَدُوِّ  
وَجَاءَتْ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى مَعَهُ شَرَفَتْ بَيْتَانَا وَاتَّخَذُوا نَحْنُ  
شَرَفًا مَعَهُ يَقُولُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي  
الْحَكَمِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِتَحْلِيلِ قَدْرٍ مَعَهُ صَلَاةُ الْغُرُوبِ تَابَعَهُ قَالَ  
مَالِكٌ وَذَلِكَ أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي صَلَاةِ الْغُرُوبِ كَأَنَّهُمْ  
الْبَيْتُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَشَّرَهُ حَتَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ

۱۲۹۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَسِيرِ  
ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ أَبِي  
حَشِيمٍ قَالَ يَقُولُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَطِائِفَةً  
مِنْهُمْ مَعَهُ وَطِائِفَةً مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وَجُوهُهُمْ  
إِلَى الْعَدُوِّ وَفِيصِلُوا بِاللَّيْلِ مَعَهُ رَكْعَةً شَرِيفَةً مَوْجُودَةً

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ کے لئے تھے، ہم چھ آدمی تھے  
اور ہمارے پاس صرف ایک دلو تھا، لہذا ہم باری باری سوار ہوتے  
تھے جس کے باعث ہمارے پر پھٹ گئے تھے اور میرے دو قتلہ  
بھی پھٹ گئے تھے بلکہ ناخن بھی گر گئے وہ ہم نے پیٹھ پر دوں بہر  
بھٹکے بیٹھ لئے تھے اس لئے اس غزوہ کا نام غزوہ ف  
قات، ارتقاہ پر گئی کیونکہ ہم نے اپنے سر پر دو پھٹے ہمارے لئے۔  
حضرت علی کی اشعر نے بیان کرنا کہ تو یہ واقعہ بیان کر دیا یہی ہماری  
انہوں نے ناسد فرمایا، ان کا بیان ہے کہ پھر ذکر کرنا اچھا معلوم  
نہیں ہوتا کیونکہ کسی عمل کو ظاہر کرنا نہیں چاہیے کرتا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسے صحابی سے جو توجہ پر موجود  
تھے مددایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ  
فات، ارتقاہ کے روز نمازِ غروب پر حال ایک گروہ آپ کے پیچھے  
صعدہ سے رہا اور دوسرا گروہ دشمن سے مقابلہ کرتا رہا، چھپے گروہ  
نے آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لی تو حضور نماز میں کھڑے رہے  
اور گروہ اپنی دوسری رکعت پڑھ کر دشمن کے مقابلہ پر صعدہ آکر جا ہوا  
پھر دوسرے گروہ نے اگر آپ کے پیچھے وہ دوسری رکعت پڑھی جو حضور کی  
پالی رہی تھی پھر آپ نماز میں پڑھنے لگے تاکہ وہ لوگ بھی اپنی رکعت  
پڑھ لیں پھر ان کے ساتھ سلام پڑھا گیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے  
ہیں کہ ہم کھڑے ہو کر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پھر انہوں نے  
نمازِ غروب کی طرح ذکر فرمایا جیسا کہ مذکور ہوا، امام مالک فرماتے ہیں  
کہ نمازِ غروب کے بالخصوص جتنی حدیثیں میں نے سنی ہیں یہ ان میں سب سے  
اچھی ہے۔ قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
نمازِ غروب غزوہ بنی النضیر میں پڑھی۔

حضرت سہیل بن احمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نمازِ غروب  
کے لئے امام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں سے ایک گروہ اس کے  
ساتھ نماز پڑھے اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلہ میں رہا اور اس کے  
مزدحمین کی جانب میں، یہی جو لوگ پیچھے ہیں ان کے ساتھ امام ایک  
رکعت پڑھے پھر وہ کھڑے ہو کر دوسری رکعت خود پڑھیں، بلکہ  
کوئی اور وہی کھڑے ہو جائیں اور اپنی جگہ پر نماز پڑھ کر کے

فَيَرْكَعُونَ لَا تَقْسِمُ بِكَ لَعْنَةً وَتَسْجُدُونَ تَسْجُدَتَيْنِ  
فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَذْهَبُ هُوَ لَا يَرَى مَقَامَ أُولَئِكَ  
فَيَرْكَعُ بِمَعْرُكَةٍ فَلَهُ يَتَنَانِ ثُمَّ يَرْكَعُونَ وَ  
يَسْجُدُونَ تَسْجُدَتَيْنِ.

پہلے جائیں۔ پھر دوسرے لوگ آئیں اور امام ایک رکعت  
ان کے ساتھ پڑھے تو امام کی پوری دو رکعت ہو گئیں  
اور آسنے والے دوسری رکعت کا رکوع اور دو رکعت  
سجدے بھی کر لیں پھر وہ امام کے ساتھ سلام  
پھیر دیں۔

۱۳۹۶. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَاحِبِ  
بَنِي خَوَات عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مسدد یحییٰ، شعبہ، عبد الرحمن بن قاسم، قاسم بن محمد  
صالح بن خوات، حضرت سہل بن یحییٰ نے نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گزشتہ حدیث کی  
روایت کی ہے۔

۱۳۹۷. حَدَّثَنَا حُفَیظٌ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي رَجْمٍ يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنِي  
عَنِ ابْنِ خَوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ:

محمد بن عبید اللہ، ابن ابو حازم، یحییٰ، قاسم بن محمد  
صالح بن خوات نے بھی مذکورہ حدیث کی حضرت سہل  
بن ابو حاتم سے روایت کی ہے۔

۱۳۹۸. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَالَ عَزَّ وَتَعَالَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ تَجْبِئُوا لِرَبِّكُمَا  
الْعَدُوَّ فَصَلُّوا لَهُ.

حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ  
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، جو تمہکی جانب  
کیا تھا۔ پس ہم دشمن کے با مقابل ہوئے تو ان کے لئے  
صوت بندی کر لی۔

۱۳۹۹. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ زُرَيْجٍ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى  
مُزَاجِعُهُ الْعَدُوَّ ثُمَّ الْعَمَلُ كَوَالِي مَقَامِ أَصْحَابِ بَيْتِ  
لَحَاءٍ أَوْ لَيْكٍ فَصَلَّى بِمَعْرُكَةٍ ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ  
قَامَ هَؤُلَاءِ فَنَقَضُوا رُكُوعَهُمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فَنَقَضُوا  
رُكُوعَهُمْ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہوں میں سے ایک کے ساتھ  
نماز غزوت ادا کی اور دوسرا گروہ دشمن کے با مقابل ڈٹا رہا۔  
پھر اپنے ساتھیوں کی جگہ پہلے گئے اور وہ گروہ اگیا۔ پھر آپ  
نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیر دیا۔ پھر  
یہ گروہ کھڑا ہوا اور اس نے اپنی باقی ایک رکعت  
پڑھ لی۔ پھر وہ گروہ کھڑا ہوا اور اس نے اپنی رکعت  
پڑھی۔

۱۴۰۰. حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ حَدَّثَنِي سَنَانُ بْنُ سُلَيْمٍ أَنَّ جَابِرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ غَزَا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ لَحَاءٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کی  
جانب ایک غزوہ میں شرکت کی تھی۔

۱۴۰۱. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ  
سُلَيْمَانَ عَنْ هَمْدَانَ عَنْ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ

عَنْ يَسَّانَ بْنِ أَبِي سَيَّابٍ النَّدَوِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ أَمْرًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَا يُجَادِلُ قَوْمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ مَعْدِي فَإِنْ كُنْتُمْ الْقَائِلِينَ فِي وَادٍ كَثِيرٍ أَنْصَابًا فَتَزَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَرَّى النَّاسُ فِي الْبُضَاءِ يَسْتَبْطِنُونَ بِالشَّجَرِ وَتَزَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَثَّ سَمْرَةً فَتَعَثَ بِهَا سَيْفَهُ قَالَ جَابِرٌ قَبِلْنَا تَوَمَّةً ثُمَّ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ عَوْنٍ فَجَسَّافًا إِعْمَدَةً آمَرَ بِهَا لَيْسَ يَدُ عَوْنًا وَجَسَّافًا إِعْمَدَةً آمَرَ بِهَا لَيْسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى هَذَا حَتَّى سَبَّحَ وَأَنَا نَائِمٌ مَا سَتَيْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلَافًا فَقَالَ لِي مَنْ يَمْسُكُ رِجْلِي فَقُلْتُ إِنَّهُ فَمَا هُوَ جَابِرٌ ثُمَّ لَمْ يَرَّ بِقَبْلِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَابِ فَإِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ خَلِيلَتِي تَرَكْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ رَجُلٌ يَمْسُكُ أَسْخِرَ كَيْنَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَّتْ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَ فَقَالَ تَخَافُنِي قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْسُكُ رِجْلِي قَالَ إِنَّهُ فَتَهَدَّدَ أَهْلُ أَهْلَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُتِبَتْ الصَّلَاةُ فَصَلَّاهُ بِطَائِفَةٍ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَخَدَّرَ أَوْ صَلَّى بِالنَّاسِ بَعَثَ الْآخَرَى رُكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ وَلِلْقَوْمِ رُكْعَتَيْنِ وَقَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَّادٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ أَنَّهُمْ لَمْ يَجْلِسْ عَوَّادُ بْنُ الْحَارِثِ وَقَتْلَ فِيهَا عَجَابٌ بِخَصْفَةٍ وَقَالَ أَبُو النَّضْرِ جَابِرٌ كُنَّا

میں شرکت کی، جو آپ نے مسجد کی جانب فرمایا تھا۔ جب آپ واپس لوٹے تو ہم بھی ساتھ تھے۔ آخر کار ایک ایسی دلدلی میں قبول کا وقت ہو گیا جہاں کاسٹے دار درخت بہت تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ ٹہر گئے۔ وہ لوگ درختوں کا سایہ تلاش کرتے ہوئے دعوادھر بکھر گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکدم بکھر کے پیچھے ٹھہر گئے اور نبیؐ تلوار درخت سے شکا دی۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں سوتے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آواز دی جب ہم صغیر خدمت ہوئے تو آپ کے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں سویا ہوا تھا تو اس نے میری تلوار دوست لی۔ تو میں بیدار ہو گیا لیکن تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ پس اس نے مجھ سے کہا کہ اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا اللہ۔ پس وہ آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوئی سزا نہیں دی۔

حضرت جابر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ ذات الرقاع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس آئے تو ہم نے اسے نبی کریم کے لئے چھوڑ دیا۔ پس شرکت میں سے ایک آدمی آیا اللہ کی کریم کی تلوار درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی۔ اسی نے تلوار اتار لی اور کہا۔ مجھ سے ڈرتے ہو؟ میں نے کہا، نہیں۔ اس نے کہا اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا اللہ۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اسے ڈانٹا۔ پھر سادہ قائم کی گئی۔ پس اپنے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور وہ ہٹ گئے۔ اس کے بعد وہ سب گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ یوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیادہ رکعتیں ہو گئیں اور قوم کے ہر فرد کی دو رکعتیں ہو گئیں۔ مسدد۔ ابو عواد۔ ابو بکر سے راوی ہیں کہ اس آدمی کا نام عواد بن حارث تھا اور یہ جہاد محمدؐ کی صفہ سے کیا تھا۔ ابو الزبیر سے حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ



مَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلِي فَصَلَّيَ الْخُفُوفَ  
وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَنِّعْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
غَزَاً وَكَانَ مَصْلُوكَ الْحَرْبِ وَإِنَّمَا جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ حَيْبَرِ.

• بَابُ غَزَا وَرَبِيعِ بْنِ الْمُسْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ  
قَالَ عَنْ وَهِّ بْنِ الْمُسْلِمِ قَالَ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ وَدَيْنَ سَنَةَ  
سِتٍّ وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَقَالَ  
الْعُصَمَاءُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ حَفْوَ بَيْتِ  
الْإِسْلَامِ فِي مَرْوَةَ الْمُرَيْسِمِ.

۱۳۰۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ  
ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ رُبَيْعَةَ بْنِ أَبِي حَبِيذٍ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ يَحْيَى بْنِ سَوَّانَ عَنْ ابْنِ مَحْمُودٍ مِرَّاتَهُ قَالَ دَخَلْتُ  
بِالسَّجْدَةِ لَمْ أَكُنْ أَبَا سَعِيدٍ وَأَخْبَرْتُ بِرَأْسِي فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَكَلَّمْتُ  
عَيْنَ الْقُرْبَلِ قَالَ ابْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرْوَةَ بِنْتِ الْمُصْطَلِقِ فَأَصْبَحْنَا سَبَا مِنْ  
نَبِيِّ الْعَرَبِ فَاسْتَهَيْنَا الْبَسَاءَ وَاسْتَدَمَّتْ عَلَيْنَا الْعَرَبَةُ  
فَأَجَبْنَا الشَّرْلَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْلِي وَفَعَلْنَا نَعْلِي وَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَطْلُكٍ مَا كُنَّا  
أَنْ نُسْأَلَهُ فَمَا لَنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ  
لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ كَسَمَةٍ كَأَيْتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ إِلَّا دُ  
رْجِي كُلُّكُمْ

۱۳۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ قَتَّاعٌ عَنِ الرَّزَّازِيِّ أَخْبَرَنَا  
مُعَاذُ بْنُ الرَّهْمِيِّ عَنْ أَبِي سَنَمَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ مَرُّوا بِكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْوَةَ  
نَجِدٍ فَلَمَّا أَذْكَتَهُمُ الْقَائِلَةُ وَهُوَ فِي وَادٍ كَثِيرٍ الْبَصَا  
فَلَمَّا نَفَتْ شَجَرَةً وَاسْتَطَلَّ بِهَا وَعَلَى سَيْفٍ فَتَمَرَّقَ  
الْقَوْمُ فِي الشَّجَرَةِ يَسْتَلْثِقُونَ مَبِينًا مَخُوفٌ صَعْدَ لَكَ  
إِذْ دَعَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ قَوْمَنَا  
فَوَازَ الْأَعْرَابُ فَكَلِمَةً بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا

کہ ایک نعلستان میں ہم ہی کریم کے ساتھ تھے کہ ہم نے نماز خوف ادا  
کی حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ہی کریم کے ہمراہ مَرْوَةَ الْجَبَدِ  
نماز خوف پڑھی اور حضرت ابو ہریرہ جنگ حیر کے دنوں میں ہی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے۔

### غزوہ بنی مصطلق کا بیان

بنی مصطلق بھی قرآن کی شاعر ہیں اور اسے  
غزوہ موسیٰ کہتے ہیں۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ یہ سمرہ  
میں ہوا۔ سو کی بن علیہ سمرہ میں بتاتے ہیں۔ نعمان بن راشد  
نے زہری کے حوالے سے بتایا کہ بننان کا واقعہ غزوہ موسیٰ میں ہو چکا  
ابن کثیر کا بیان ہے کہ یہ سمرہ بنی مصطلق میں واقع ہوا تو

میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا پس میں نے ان سے پوچھا  
بیٹھ گیا اور ان سے عزن کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت ابو سعید  
نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ کے ہمراہ غزوہ بنی مصطلق کے لئے نکلے تو  
حرب کی کچھ روشیاں جہان سے ہاتھ آگئیں۔ ہمیں کوئی دلدل تنہا ہوئی کیونکہ  
خواہش تھی کہ ہم پر غلبہ کیا ہوا تھا۔ انہما ہم عزن کرنا چاہتے تھے ہم نے  
عزن کرنے کے لئے کہا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی موجودگی تو نظر تھی۔ پس ہم نے اس کے متعلق آپ سے  
دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اگر تم ایسا نہ  
کرو تو اس میں تمہارا نقصان کیا ہے؟ سنو! قیامت  
جس جہان سے پیدا ہو گا وہ پیدا ہو گا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ نجد کیا اور جب خیبر کا  
وقت ہوا تو اس فادہ میں کائنات اور مدت بہت تھی پس آپ  
ایک عورت کے سامنے میری طرف سے آواز آئی کہ اس کے ساتھ لگا دی۔  
معاذ اللہ! یہی سائے کی دھڑ سے اور مرد سر منتشر ہو گئے۔ تو وہی دیر  
بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا تو ہم حاضر خدمت  
ہو گئے۔ در کھاتا ایک اعرابی آپ کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ فرمایا۔  
جب میں سویا ہوا تھا تو میرے نزدیک آیا۔ اس نے میری تلوار کا دلی

أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَأَخَذَ رُطْبَ سَيْفِي فَأَسْتَمِطُتُ وَهُوَ  
قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي مُخْتَرِطٌ صَنَاعًا قَالَ مَنْ يَسْمَعُكَ وَصِيْقِي  
عَلِمْتُ أَنَّكَ قَدْ قَعَدَ قَعْدًا هَذَا أَقَالَ وَلَمْ يَأْتِ بِهٖ  
رَسُولٌ أَنْتَ وَصِيْقِي إِنَّهُ عَدِيْقٌ قَسَمَ

بِكَلْبٍ غَزْوَةٌ أُنْمَايَا

۳۴۴ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنَا  
عُثْمَانُ بْنُ عُثَيْدٍ النَّهْدِيُّ سَمِعَ أَقْبَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَدِّدٍ  
أَنَّ النَّصَارِيَّةَ تَكُنُّ رَأْيَ مَا يَكُنُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَرْمٍ  
أَتَتْهَا بِلَاحٌ عَلَى رَأْسِهَا مَتْرُجَةً قَدْ أَتَتْهَا فِي مَطْلَعِهَا

بِأَمْلٍ حَبِيبِي الْإِفْكَ وَالْإِفْكَ بِمَنْ لَمْ  
يَكُنْ وَالنَّجَسُ يُقَالُ إِنْكَهُو

۳۵۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ ابْنِ شَيْبَانَ قَالَ  
حَدَّثَنِي عَنْ وَهْبِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ  
وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُثَيْبَةَ بَيْنَ مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ وَجْهَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِمْلِ  
مَا قَالُوا وَكَلَّمَهُ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنْ حَدِيثِهَا  
مِنْ بَعْضِ رَأْيَاتِ لَهَا أَقْبَصَ صَا وَقَدْ وَعَيْتُ  
عَنْ صَاحِبِ رَجُلٍ مِنْهُمْ الْحَدِيثُ الَّذِي حَدَّثَنِي  
عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِ هُرَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
وَأِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ أَوْعَى لَهَا مِنْ بَعْضِهِمْ فَالْأَوَّلُ  
قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَكْرَمَ مَبِيتَيْنِ أَوْ أَجِبَ  
فَأَقْبَلَتْ خَدَّيْهِ سَهْمًا خَدَّيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ  
فَأَقْبَلَتْ بَيْنَتَايَ خَدَّيْهِمَا هَا فَخَدَّيْهِ  
فِيهَا سَهْمَانِ فَخَرَجَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

پس ہی بیدار ہو گیا اندر میرے سر کے پاس کھڑا تھا۔ اسی نے تم کو  
سوت کر کے کہا ایتنا اب مجھ سے تمہیں کون بچائے گا میں نے کہا اللہ  
پھر تم کو پیام میں کہے کہ چلو یہاں سے اس سے جو چاہے۔ لیکن  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی نرا نہیں دی۔

غزوۂ اُتار کا بیان

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
کہ میں نے غزوۂ اُتار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
وہم کو دیکھا کہ آپ سواد میں ہر مشرق کی جانب منہ کر کے  
کلن تار پڑھ رہے تھے۔

ہستان تراشی کا واقعہ

ایک گویا جس کے قائم مقام ہے اسی لئے ہستان کو  
ایک کہتے ہیں۔

عروہ بن زبیر سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور  
عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقیل بن مسعود ان چاروں حضرات  
نے حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
اس واقعہ کی روایت کی ہے جو ہستان لگانے والوں نے لگایا تھا  
اس میں سے ہر ایک نے اس حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے جبکہ ان میں  
سے بعض کو دوسرے بعض سے حدیث کا زیادہ حصہ یاد تھا۔ چونکہ  
ہر ایک کا بیان بالکل درست تھا لہذا میں نے ہر ایک کے بیان کو وہ  
انداز میں لکھا جس نے مجھ سے بحوالہ حضرت عائشہ بیان کئے ایک ہی  
طریق پر روایت ہے وہ ان میں سے ایک کا بیان دوسرے کی تصدیق کرتا  
ہے اگرچہ بعض کو بعض سے زیادہ واقعہ یاد تھا۔ انکا بیان ہے کہ  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب کسی سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی اندراج حضرت  
کے درمیان تر فرماتے فرماتے کہ کسی کو ساتھ لے جانا ہے جس کے نام  
قرآن میں آتا وہ سفر میں آپ کے ساتھ جاتی۔ چنانچہ ایک غزوہ میں  
جانے سے پہلے آپ نے قرعہ ڈالا تو میرا نام نکل آیا۔ پس میں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کی گئی مگر بعد کے بعد کے  
حکم نکل کر چکا تھا پس میں پروسے کے ساتھ جو دوسری سوار گداہی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ مَا أَتَوَلَّ الْجَحَابُ فَكَثُرَتْ  
أَحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأَخَذْتُ فِيهِ فَيَسَّرًا حَتَّى  
إِذَا قَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ غُرِّ دِيَمٍ يَلْحَظُ وَقَعَلْ دَنُونًا مِنْ  
الْمَدْيَسَةِ فَتَأْفِيلِينَ أَذْنُ لَيْلَةٍ يَأْتِي حَيْثُ  
فَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَامَتِ

شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَجُلِي فَلَمَسْتُ مَسْدُورِي  
فَإِذَا بَعْدُ لِي مِنْ جَذْرِ أَظْهَارٍ قَدْ انْقَطَعَتْ  
فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ يَقْدِي فَحَبَسَنِي أَبْتِمَاؤُهُ  
قَالَتْ وَأَقْبَلُ الرَّهْطُ الْيَدِي كَانُوا يَمْرُجُونَ فِي  
فَأَحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَحَلَوُهُ عَلَى نَعِيمِ الْوَقْتِ  
كُنْتُ أَرْكَبُ لَيْلَةً وَهُوَ يَحْسَبُونَ أَنِّي فِيهِ وَ  
كَانَ ابْنَاءُ أَدْلَاكٍ جَعَلُوا فَلَاحَ يَهْمُونَ وَلَمْ  
يَعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِيْتَمَاءُ كُنْتُمْ الْعَلَقَةُ حِمَتِ  
الْظُلَامِ فَلَمْ يَسْتَكْبِرِ الْقَوْمُ مَخِيفَةَ الْعَوْدِ  
جِئْتُ رَفْعُهُ وَحَمَلُهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً  
عِدِيَّةَ الْبَيْتِ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ فَسَارُوا  
وَوَجَدْتُ عَقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَ الْحَيْشُ  
فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مَنَاصِرُ  
وَأَبْرَ وَلَا مَجِيْبٍ فَتَيَقَّمْتُ مَنِيْرِي الْوَيْ  
كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ أَنَّكُمْ سَيَفْقِدُونِي فَهَجَعُونَ  
الْحَبِيْبِيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنَزِلِي عُلْبِيْنِي  
عَلِيْنِي فَيَمُتُ وَكَانَ مَقْعُورَانُ بْنُ الْمَعْطَلِ  
اسْتَبِيْتُ شَقْرَ الدُّكُوَانِي مِنْ دَسَائِدِ الْجَيْشِ  
فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنَزِلِي فَهَأَنِي سَرَادُ الْإِنْسَانِ  
كَأَيْمَرُ لَعَنَ فَنِيْ جِئْتُ رَأَيْتِي وَكَانَ رَأَيْتِ  
قَبْلَ الْجَحَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ يَا سَيِّدَ جَائِعِ

گئی اور اس میں بیٹھ گئی۔ میں نے ستر کا یہاں تک کہ جب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم اس عزدہ سے فارغ ہو کر واپس لوٹے اور ستر سورہ  
کے قریب گئے تو اس منزل سے رسول اللہ نے رات کے وقت چھپے کا  
حکم دیا۔ جب آپ نے کوچ کا حکم فرمایا تو اس وقت میں نصائے حاجت  
کے لئے شکر سے دوڑ رہی تھی جب فارغ ہو کر اپنی سواری کے پاس آئی  
اور اپنے پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تو دیکھا کہ میرا خرگشت یعنی ہار ٹوٹ کر کہیں گر  
گیا تھا۔ پس میں اپنے ہار کو تلاش کرنے کے لئے وہاں پس لڑی اور مجھے  
اس کی تلاش میں کافی دیر ہو گئی۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں لوگوں کے سپرد  
مجھے سوار کر دینے کا کام تھا وہ آگے بڑھے اور انہوں نے میرے  
ہوصے کو اٹھا کر اس سواری پر باندھ دیا جس پر سوار ہو کر تھی اسی اللہ  
وہ یہی مجھے کر کے بھروسے کے اٹھ گئے۔ ان دونوں کو دیکھ کر میری  
انگلی پھٹی ہوئی تھیں کہ وہ ان کی غذا سادہ اور غیر مرقن ہوئی تھی۔ ان  
دونوں کو بھروسے کے اٹھنے اور اونٹ پر بٹھتے ہوئے دیکھ کر میں اس کا  
بھائی محسوس ہو کر اس کو ٹھٹھاتی تھی۔ پس لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور  
میں دیکھ کر ہار مجھے اس وقت بلاشبہ مشکوک بن گیا کہ اسے کچھ کر گیا تھا۔ نہ  
انکے ساتھ اس وقت کوئی بکالہ نہ تھا اور نہ وہاں اب وہ نہ تھا۔ پس  
میں اپنی جگہ پر گر بیٹھ گئی اور یہ خیال کیا کہ جب وہ مجھے نہ پائیں گے تو  
میری تلاش میں اور حرا بنیں گے۔ اسی اثنا میں کہ میں وہاں بیٹھی ہوئی  
تھی میری آنکھیں بند ہونے لگیں اور میں سو گئی۔ چنانچہ حضرت مسعود  
بنی معطل ملی و کوئی مشکوک نہ رہے۔ وہ صبح کے وقت  
میرے نزدیک آئے کیونکہ انہوں نے دیکھا کہ کوئی آدمی سو رہا ہے۔  
پس انہوں نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا کیونکہ پردے کا حکم نالوں  
ہونے سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا تھا۔ پس میں ان کی زبان سے  
آنا اللہ وانا لیرداحسون کے الفاظ سن کر جاگ اٹھی۔ میں نے انہیں  
دیکھ کر حار سے اپنا سر چھپایا اور بعد کی قسم نہ کہنے کوئی گفتگو کی  
اور میں نے کلمات آنا اللہ کے سوا ان کے منہ سے ایک لفظ بھی  
سننا۔ وہ اپنی سواری سے اٹھے اس کے پیروں سے۔ پھر میں کھڑی  
ہوئی اور اس پر سوار ہو گئی۔ وہ آگے آگے پہلے چلتے ہوئے مجھے  
لے چلے یہاں تک کہ ہم سخت گرمی کے وقت دو پہر کی چڑھنے لشکر میں

يَعْنِي عَرَفِي فَخَرَّتْ وَجْهِي بِجَلْبِ رِيَّةٍ  
وَدَانَهُ مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَاتٍ وَلَا سَمِعَتْ مِنْهُ  
كَلِمَةً عَيْرَ اسْتَرْجَابِيهِ وَهَوَى حَتَّى أَتَاخَ  
وَأَحْلَتَهُ قَوْلِي عَلَى يَدِهَا فَكُنْتُ إِلَيْهَا  
فَرَكِبْتُهَا فَالْطَّقُ يَقُودُ فِي الدَّاسِلَةِ حَتَّى  
أَتَيْنَا الْجَيْشَ مُوْخِرِينَ فِي تَحْرِيرِ الظَّاهِرَةِ  
وَهُمْ مُزُولٌ قَالَتْ فَهَلَّكَ مِنْ هَلَّكَ  
كَانَ النَّوْفُ قَوْلِي كِبَرُ الْوَلَدِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَبِي بَنِي سَكُولٍ قَالَ عُرُوَّةُ أَخْبَرْتُ أَنَّهُ كَانَ  
يُسَافِعُ وَيَتَحَدَّثُ فِيهِ عَشْرَةٌ فَيُسَفِّرُهُ وَ  
يَسْتَمِعُهُ وَيَسْتَوِيْتُهُ وَقَالَ عُرُوَّةُ أَيْضًا نَحْنُ  
يُسَفِّرُونَ أَهْلَ الْوَلَدِ أَيْضًا إِلَّا حَسَنَاتُ ابْنِ  
ثَابِتٍ وَبِسْمِ اللَّهِ بْنِ أَثَابَةَ وَحَمَنَةَ بِذَلِكَ  
جَعَلِي فِي مَائِي أَسْرِيْنَ لَا يَجْعَلُونِي بِمِثْلِ عَيْرِ  
أَمَلُهُ عَصَبَةٌ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنَّ كِبَرُ ذَلِكَ  
يُقَالُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنِ سَكُولٍ قَالَ عُرُوَّةُ كَانَتْ  
عَلَيْهَا تَكْرُهُ أَنْ يُسَبَّ عَنْدهَا أَنْ تَقُولُ  
إِنَّ الَّذِي قَالَ

فَإِنَّ آيَةَ قَالِدَةٍ وَجْهِي  
لِيَنْزِلَ مِنْ مَعْنَى مَسْئَلَةٍ وَقَالَ

كَانَتْ عَلَيَّ شَيْءٌ فَقَدْ مَنَّا الْمَدِيْنَةَ فَاسْتَنْكَيْتُ  
يَعْنِي قَدِمْتُ شَهْرًا قَالَتُ مَا يَفْعَلُونَ فِي كَوْنِ  
أَصْحَابِ الْوَلَدِ لَا أَشْمُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ  
يُرِيدُنِي فِي وَجْهِي إِيَّيْ لَا أَمْرٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
عَلَيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَطُّ الَّذِي كُنْتُ أَمْرِي  
مِنْهُ مَعْنَى اسْتَنْكَيْتُ إِيَّاهُ يَدْخُلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تَسْأَلُكُمْ  
ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَذَلِكَ يُرِيدُنِي وَلَا أَشْمُ بِالْأَمْرِ  
حَتَّى تَخْرُجْتُ حِينَئِذٍ تَقُولُ كَخَرَجْتُ مَعَ أُمِّهِمْ

جلب سے اندھوں نے پڑاؤں دیا تھا آپ فرماتی ہیں کہ پھر  
جس کو ہلاک ہونا تھا وہ بہتان لگا کر ہلاک ہوا اللہ جس نے بہتان  
کو سب زیادہ ہموادی وہ محمد بن ابی بنی رسول تھا عروہ فرماتے  
ہیں مجھے معلوم ہوا کہ جب اس بد بخت کے پاس اس بہتان کا ذکر ہوتا  
تو وہ دیکھی سے اس کا ذکر کرتا۔ اسے تحقیق پر مبنی قرار دیتا اور  
میں نے اسے خود سے سننا ادھکی بیان کرتا۔ حضرت عروہ یہ بھی فرماتے ہیں  
کہ بہتان لگانے والوں میں سے حضرت حسان بن ثابت و حضرت سلم بن  
أخوذ اور حضرت عتہ بن عتہ کے سوا ایسے اندھ کسی کے نام کا  
علم نہیں ہے یہاں ان کی ایک جماعت تھی، جیسا کہ  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اللہ ان لوگوں کی قیادت میں  
محمد بن ابی بنی رسول کر رہا تھا عروہ فرماتے ہیں کہ  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو ناپسند فرماتی  
تھیں کہ ان کے سامنے کوئی حضرت حسان کو رہا بھلا  
کہے۔ فرماتی تھیں کہ یہ وہی شخص ہے جس نے یہ  
کہا ہے۔

تک دنیا میں باپ میرے اند میں برصطفی  
ممنوناً ہو یہ حضرت پر بیعت کی دعا

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب ہم حرمین سورہ پہنچے تو میں  
ایک ماہ تک بیمار رہی اور لوگوں نے بہتان کے متعلق چیرھا بھڑکا دیا  
اگرچہ مجھے اس بارے میں کچھ بھی معلوم نہ ہی لیکن یہ شک میری  
صحیف میں اضافہ کرتا رہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کا لغت کرم بیماری سے پہلے جیسا نہ دیکھا، میری بیماری کے  
دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لاتے،  
سلام کرتے اور حال دریافت کر کے واپس تشریف لے جاتے  
تھے میں یہ بات تو مجھے شک میں ڈالتی تھی لیکن اٹھاتے ہوئے  
خوفان بدگیزی کا مجھے کوئی علم ہی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ میں  
کچھ محنت یا بھول تو حضرت سلم کی والدہ ماجدہ کے ساتھ  
رفع حاجت کے لئے باہر نکلی اور ہمارا معمول اس مقصد کے لئے  
وقت کے وقت باہر جانے کا تھا اور یہ ان دنوں کی بات ہے

قَبْلَ التَّصَامِيمِ وَكَانَ مُتَرَمِّمًا وَكُنَّا لَا تَخْشُرُ  
 إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ وَذِيكَ قَبْلَ أَنْ تَسْجُدَ لَكَ  
 قِيَّامًا مِنْ بَيُوتِنَا قَالَتْ وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ  
 الْأَوَّلُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ الْعَاقِبِ وَكُنَّا  
 نَتَأَذَى بِالنَّكْبِ أَنْ تَتَخَذَهَا عِنْدَ بَيْتِنَا  
 قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مُسْطَهَبٍ وَهِيَ  
 ابْنَةُ أَبِي سَهْلٍ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِنْتُ عَبْدِ  
 مَنَافٍ وَأُمُّهَا بَذَتْ سَهْلَ بْنَ عَامِرٍ خَالَهَ  
 أَبِي تَكْرِيبٍ الْوَقْدِيُّ وَأَبْنَاهَا مُسْطَهَبُ ابْنُ  
 أُنَاسَةَ بِنْتِ عَتَابٍ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا  
 وَأُمُّ مُسْطَهَبٍ قَبْلَ بَيْتِ جَدِّهِ فَسَعَيْنَا مِنْ شَارِعِنَا  
 فَعَلِمْتُ أَنَّ مُسْطَهَبًا فِي مِرْطَلَا فَقَالْتُ تَبْعِي  
 مُسْطَهَبٌ فَقَدْتُ لَهَا بَشْسَ مَا قَدْتُ التَّسْبِيحَ  
 رَجُلًا شَيْدَ بَدَنًا فَقَالْتُ أَيْ هُنَاكَ وَلَمْ  
 تَسْمَعْ مَا قَالَ قَالَ قَالَتْ وَقَدْتُ مَا قَالَ فَالْحَبْرِيَّةُ  
 يَقُولُ أَهْلُ الْإِفْكِ قَالَتْ فَأَرَدْتُ مَرْمَلَةً  
 مَرَحِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَجَدْتُ عَلَى رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ كَيْفَ  
 بَيْتُكُمْ فَقَدْتُ لَهَا قَاوِدِي أَنْ أَرَى أَبَوِي قَالَتْ  
 أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قَبْلِهَا قَالَتْ  
 فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقُلْتُ لَا بِي يَا أُمَّتَا مَا ذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ  
 قَالَتْ يَا بَيْتِي هُوَ فِي عَيْنِ قَوْلِ اللَّهِ لَقَدْ كَانَ  
 أُمْرًا أَقْطَرُ وَجِيئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُجْبِئُهَا لَهَا  
 صَرَاحًا لَأَكْفُرَنَّ حَبِيبًا قَالَتْ فَقَدْتُ سَبْعَانَ  
 اللَّهُ أَوْلَقَهُ تَحْلِلُ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ  
 يَلُكُ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرُفَأُ لِي وَفَرَّقَا لِي  
 الْفَجَلَ يَوْمَ مَرْتَدٍ أَصْبَحْتُ أَبْكِي قَالَتْ وَدَعَا  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ

جب ہم اسے گھروں کے قریب بیت الخلاء میں بنے تھے اور  
 اپنی عرب کی شروع سے عادت یہی ہے کہ اس مقصد کے لئے جگہ میں  
 جاتے تھے۔ کیونکہ گھروں کے نزدیک بیت الخلاء بنانا ہمارے  
 لئے تکلیف کا باعث ہوتا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں گئی اور آیم مسلح  
 بنت ابورجم بن عبدالمطلب بن عبدمناف۔ ان کی والدہ گھری نام  
 کی بیٹی اور حضرت ابوبکر صدیق کی والدہ ہیں۔ ان کے صاحبزادے  
 کا نام مسلح بن اناسہ بن عباد بن عبدالمطلب ہے۔ جب میں  
 والدہ مسلح کے ساتھ فارغ ہو کر گھر کی جانب لاپس لوٹی تو مسلح  
 کا ہیر چاندی میں لچک گیا اور وہ گھر پڑی۔ میں انہوں نے کہا۔ مسلح کا  
 بڑا ہوا۔ پس میں نے کہا کہ آپ نے بری بات کہی ہے۔ کیا آپ میرے  
 شخص کو برا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا۔ پس انہوں  
 نے کہا کہ اس کی بدیہی اس پر ہے کہ اس نے کہا ہے کہ  
 یہ فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا بتاؤ انہوں نے کیا کہا ہے۔ پس انہوں  
 نے مجھے بتانے لڑنے والوں کی بات بتائی۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر تو یہی  
 بہت ہی بڑھ گئی۔ جب میں گھر پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے  
 پاس تشریف لائے۔ میں سلام کر کے فرمایا کہ کس حال کیسا ہے؟  
 میں عرض کر رہی تھی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے گھرانے کی اجازت  
 مرحمت فرماتے ہیں؟ ان کا بیان ہے کہ میں اپنے والدین سے اس  
 خبر کی تحقیق کرنا چاہتی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے مجھے اجازت مرحمت فرمادی۔ پس میں نے اپنی والدہ کو  
 سے کہا۔ اے جان! لوگ کیا باتیں کہتے رہتے ہیں؟ فرمایا اسے بیٹی!  
 اس بات کا تم نے کھاؤ۔ خدا کی قسم یہ تو ہوتا ہی آیا ہے کیونکہ جب کوئی  
 عورت عوامیت ہو اور خداوند بھی اسے چاہے تو سو کنسیں عورتیں  
 ایسا قریب کر گزرتی ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے تعجب سے سنا کہ اللہ  
 کہا کر لوگ اپنی بڑی بات سن رہے ہوں گے۔ ان کا بیان ہے کہ پھر تو میں  
 ساری رات روتی رہی۔ نہ میرے آسمان کے اور نہ صبح تک مجھے  
 نیند آئی اور صبح کے وقت بھی میں روتی تھی۔ ان کا بیان ہے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت  
 اسامہ بن زید کو بلایا کہ وہ مجھے لے لے لے تاکہ ان دونوں سے

أَيُّ طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنُ زَيْدٍ جِئَا مُسْتَلْبَثَاتِ  
الْوَحْيِ يَسْأَلُكُمَا وَيَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ  
أَهْلِيهِ قَالَتِ قَامَا أُسَامَةُ فَكَأَنَّمَا عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ  
يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَمَا كَذِبِي  
يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أُسَامَةُ أَهْلَكَ  
وَلَا تَعْنَهُ إِلَّا حَبِيرًا وَمَا عَيْنُ رَمَى فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يُصَيِّتِي اللَّهُ عَلَيْكَ وَلَيْسَ أَسْوَافًا  
كَذِبِي وَسَلِ الْجَبَابِيَةَ تَعْبُدُ فَكَذَلِكَ قَالَتْ فَدَعَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ  
أَيُّ بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيكِ قَالَتْ  
بَرِيرَةُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتِ عِندَهَا مِمَّا  
قَطَّ أَفْصَصُهُ غَيْرَ إِذَا جَارِيَةً حَدِيثُ الْمَيْمَنِ  
تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِيهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ  
قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعَدَّ مِنْ عِبْدِ اللَّهِ بَنُو الْأُمَيَّةِ وَهُوَ  
عَنِ الْمَسِيرِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يُخَذُّ رُبِّي  
مَنْ رَجُلٌ قَدْ بَلَغَنِي عَنْهُ إِذَا هِيَ فِي أَهْلِي وَاللَّهُ  
مَا عَمِلْتُ عَلَيْهِ إِلَّا حَبِيرًا فَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا  
عَمِلْتُ عَلَيْهِ إِلَّا حَبِيرًا وَمَا يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي  
إِلَّا مَعِي قَالَتْ فَتَنَامُ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ وَهُوَ مَعَهُ  
عَبْدُ الْأَسْهَلِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْدُو لَكَ  
فَإِنْ كَانَ مِنَ الْأَدْوِيں ضَرَبْتُ عَنْقَهُ وَإِنْ كَانَ  
مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَيْزُرِجِ أَمَرْتُنَا فَفَعَلْنَا أَمْرًا  
قَالَتْ فَتَنَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَيْزُرِجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّاءَ  
بِنْتُ عَيْمَرٍ مِنْ فَخَيْدٍ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ عَبَّادٍ  
وَهُوَ سَيِّدُ الْخَيْزُرِجِ قَالَتْ وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ  
رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنْ اخْتَلَمَتْهُ النَّمِيمَةُ فَقَالَ  
لَسَعْدٍ كَذِبٌ لَعَنَهُ اللَّهُ لَا تَقْتُلُوا وَلَا تَقْدِرُوا عَلَى

اپنی اور ہر طرف کو پھوٹنے کے واسطے میں پر بھیجیں اور مشورہ  
کریں۔ وہ فرماتی ہیں کہ حضرت اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں گزشتہ کی بڑا آپ کی اہلیہ کی برأت سے پوری طرح باخبر  
تھے اور اندازِ سعادت کی پاک دامن سے بذات خود واقف تھے  
کہنے لگے کہ حضور کی اہلیہ حضرت کے متعلق بھلائی کے سوا اور کچھ بھی  
نہیں جانتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دیکھو یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
آپ پر بھی صحت فرماتے گا اور خود ہی ان کے علاوہ اور بھی بہت ہیں۔  
ماتی آپ اس کی (حضرت بریرہ) سے دریافت فرمائی یہاں آپ کو  
کی کج باتوں کی جھوٹ صدیقہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اللہ فرمایا۔ اسے برہ

کوئی بات نہ تھی ہے بریرہ عرض کرتی ہیں کہ قسم کی ذات کی  
جس نے آپ کو حق کے ساتھ سمجھوٹ فرمایا ہے میں نے تو شک و شبہ  
والی نطق کوئی بات نہیں کہتی، سوائے اس کے کہ وہ کم عمر لڑکی ہیں  
یہاں تک کہ ناگوار نہ کر سوجاتی ہے اندھیری اگر اسے کھا جاتی ہے۔  
وہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ پڑھتے ہوئے پھر  
عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکایت فرمائی چنانچہ منبر پر چلے آئے اور نہ  
ہو کر آپ سے فرمایا۔ اسے سنا تو کوئی ہے جو اس شخص سے میرا بدلہ  
لے جس نے میری بیوی کے واسطے میں مجھے تکلیف پہنچائی ہے خدا کی  
قسم میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا۔ نیز جس  
شخص کا ذکر کرتے ہیں اس کے اندھ بھی بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں  
دیکھتا وہ میرے گھر میں داخل ہوتا تو میرے سامنے وہ فرماتی  
ہیں کہ اس پر مئی عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی حضرت سعد بن معاذ  
کھڑے ہو کر عرض کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بد میں ہوں کہ  
اگر وہ شخص قبیلہ ادس سے ہے تو میں اس کی گردن اٹا دوں گا ورنہ اگر  
قبیلہ خزرج والے ہمارے بھائیوں میں سے ہے تو جس طرح آپ  
حکم فرمائیں اس کی تعمیل کی جائے گی۔ یہ فرماتی ہیں کہ پھر حضرت سعد بن معاذ  
میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا کہ حضرت حسان کی والدہ اس کے  
بیچا کی بیٹی اور اسی قبیلے سے تھی وہ خود حضرت سعد بن معاذ  
تھے یہ فرماتی ہیں کہ پہلے وہ نماز ایک آدمی تھا لیکن اس موقع پر پڑنے



قَتِيلًا وَتَوَكَّنَ مِنْ تَهْطِطِكَ مَا أَحْبَبْتَ أَمَّا  
يُقْتَلُ فَكَيْفَ أَسِيدُ مِنْ حَضِيرٍ وَهُوَ ابْنُ عِمٍّ سَعْدٍ  
فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَنَهُ اللَّهُ  
لَتَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تَجَادِلُ عَنِ الْمَنَافِقِينَ  
فَنَارَ الْخِيَارِ الْأَوْسَ وَالْأَخْزَرَ بِرُحْنٍ حَسْبُ هَوَانٍ  
يُسْتَبَلُّوْا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَاتِلُهُ عَلَى الْيَمَنِ قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَقِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا  
سَكَنًا قَالَتْ فَبَكَيْتُ يَوْمَ ذَلِكَ لَأَيُّ قَائِلٍ دُمُومُ  
وَلَا الْكَيْدُ يَنْوُمُ قَالَتْ وَاصْبِرْ أَبَوَايَ غِيْرِي  
وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَا يَرْقِي دُمُومُ وَلَا  
الْكَوْلُ يَنْوُمُ حَتَّى إِنِّي لَا أَطْرُقُ إِذْ الْبُكَاءُ مُنَالِقُ  
كَيْدِي قَالَتَا أَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَيْكِي  
فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنَتْ لَهَا  
فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِيَ قَالَتْ قَبِينَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ  
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا  
فَلَمْ نَكْرِ جَلَسَ قَالَتْ وَلَوْ يَجِيئُ جَنِيْدِي  
مِنْ دَيْلٍ مَا قِيلَ قَبْلَهَا وَكَذَلِكَ نَبَتْ شَهْرًا لَا  
يُؤْتِي الْيَوْمَ فِي شَأْنِي شَيْءٌ قَالَتْ لَقَدْ هَدَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْنَ جَبَسَ ثُمَّ قَالَ  
أَتَابِعُكُمْ يَا عَائِشَةُ إِنَّهُ يَنْقُصُ عَنْكَ كَذَا وَهَذَا  
فَإِنْ كُنْتِ بِرَيْثَةٍ فَسَيَبْرُكُنَّ اللَّهُ وَإِنْ كُنْتِ  
أَنْصَبِيَّةً شَيْبَ فَاسْتَعُوْذِي بِاللَّهِ وَتَوَقِّيْ إِلَيْهِ  
فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ خَطِيئَتَهُ تَلَبَّ اللَّهُ عَلَيْهِ  
قَالَتْ فَلَمَّا فَهِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَقَالَتَهُ قَلَمَ دَفْنِي حَتَّى مَا أُحْسِنُ مِنْهُ قَطْرَةً  
فَقُلْتُ لَا بِيْ أَحِبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِّيْ فِيمَا خَالَ فَقَالَ أَيْ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا بِيْ

حسبت نے اسی کے بعد ہوش مارا اور حضرت سعدیہ سے کہا۔  
خدا کی قسم آپ غلط کہہ رہے ہیں، نہ آپ اسے قتل کریں گے اور نہ  
آپ اپنے قتل کر سکتے ہیں۔ اگر وہ آپ کے قبیلے سے ہوتا تو آپ اس کو  
قتل کرنا ہرگز پسند نہ کرتے۔ اسی پر حضرت اسیدیہ ضحیرہ سے  
ہو گئے پر حضرت سعدیہ سے چنانہ بھائی ملے۔ پس انہوں نے  
حضرت سعدیہ سے کہا کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں، ہم اسے قتل نہیں کریں گے  
اللہ معلوم ہو گا کہ آپ بھی منافق ہیں اسی لئے تو منافقوں کا وہ فارغ  
کہا ہے میں اس پر تسلیم ادبی اور قبیلہ نوزج کے لوگ ایک دوسرے  
کے مقابلے میں تھے اور خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ میں آپس میں دست و گریبان  
جو دعائیں اللہ رسول اللہ منہر پر ملو اور دہرتے حضرت سیدہ کا بیان  
سہ کر رہی تھیں اللہ علیہ وسلم بل براں سب کو خاموش ہونے کے  
لئے فرماتے سہ یہاں تک کہ سب خاموش ہو گئے۔ یہ فرمائی ہیں کہ میں  
اس روز بھی سارا دن خون کے آنسو دیتی رہی، ذمیرے آنسو تھکتے  
تھے اور نہ بچے نہ بڑا کئی تھی اور میرے والدین بھی میرا دھرم سے  
پریشان خاطر تھے۔ مجھے بزرگوں نے ہونے دے دیں اور ایک دن زندہ  
ذمیرے آنسو تھے اور نہ بچے نہ بڑا کئی۔ یہاں تک کہ مجھے یہ گمان کر دے  
لگا کہ شاید اس کے میرا کچھ بچھٹ جائے گا کسی اٹھائیں کہ میرے والدین  
کہ میں میرے پاس تشریف فرما تھے میں روز ہی تھی کہ ایک نصاری  
عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی اسے اجازت دی گئی تو  
وہ میرے پاس بیٹھ کر رونے لگی۔ اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ وہ  
فرمائی ہیں کہ جب یہ بھتان لگا یا گیا تھا اس وقت سے آپ میرے پاس  
بیٹھے نہ تھے اور قریب ایک ماہ سے وہی کا ندول بھی بدھتا کہ میرے  
حسرت کی نگہ لرایا جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھے  
ہوئے کو شہادت پڑھا اور اس کے بعد فرمایا۔ اسے حاکمہ! مجھے  
تمہارے حسرت پر افراتفری ہے۔ اگر تم یا کداس ہو تو مستقر یہاں  
اور نہ یہاں سے تمہیں میری فرمائیں گے اور اگر تم گداس ہو تو ہو گئی ہو تو  
اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور توبہ کرو کیونکہ جب بندہ اپنے گناہ کا  
اقرار کر کے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

أَجِيبِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا  
قَالَ قَالَتْ أُرِي وَأَنْتُمْ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ بِرَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَوِيثَةٌ  
الْبَيْتِ لَا أَلِدُ مِنْ الْقُرْآنِ كِتَابًا إِيَّيْ وَ اللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ  
لَقَدْ سَمِعْتُمْ هَذَا الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ  
فَعَصَدَ قُلُوبِهِمْ فَكَذِبُوا قُلْتُ لَكُمْ إِيَّيْ بَرِيئَةٌ لَا  
تَصُوقُونِي وَلَكِنْ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرِ وَاقِعٍ يَعْلَمُ  
إِيَّاهُ مِنْهُ بَرِيئَةٌ لِنَصْرَتِي فَوَاللَّهِ لَا أَجِدُ فِي وَكَلَمٍ  
عَقْلًا إِلَّا أَبَايُوسُفَ جَعِينَ قَالَ فَصَبِّرْ جَسِيدُ  
وَإِنَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ثُمَّ  
تَحَوَّيْتُ وَاحْطَطَعْتُ عَلَى فِرَاشِي وَاللَّهُ يَعْلَمُ  
إِيَّيْ جَسَدِي بَرِيئَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ مُبَرِّئِي بِيَمِينِي وَكَفِّي  
وَأَنْتُمْ مَا كُنْتُمْ أَكَلْنَ أَنَّ اللَّهَ مُتَبَرِّئُ لِي شَافِي وَشَافِي  
يُتَبَرِّئُ شَافِي لِي نَفْسِي كَانَ أَحَقُّ أَنْ يَحْكُمَ اللَّهُ فِيَّ  
بِأَمْرِ وَلَكِنْ كُنْتُ أَسْجُزُّ أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَوْمِ رُؤْيَا يَزِيحُنِي اللَّهُ بِهَا  
فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَجْلِسُ وَلَا يَخْرُجُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى  
أُنْزَلَ عَلَيْهِ فَالْحَقُّ مَا كَانَتْ يَلْجُدُ مِنَ الْبُرْجَاءِ حَتَّى  
إِنَّهُ لَيَتَحَدَّثُ سَمِئَةً مِنْ كَثِيرٍ فِي مَقَلِّ الْجَنَابِ وَهُوَ  
فِي يَزِيمٍ شَافٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الْيَوْمِ أُنْزِلَ عَلَيْهِ  
قَالَتْ كَسَرْتَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْجُدُ فَكَانَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ تَكَلَّمُ  
بِهَا أَنْ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَمَا اللَّهُ فَقَدْ بَرَأَ إِلَيَّ  
قَالَتْ فَقَالَ لِي إِيَّيْ قَوْمِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَ اللَّهِ  
لَا أَكُفُّمُ إِلَيْهِ كَلَامِي لَا أَحْمِلُ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ  
قَالَتْ وَأَمَرَكُمُ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِذْنِ  
الْعَشْرَةِ الْآيَاتِ تَحَرَّأْتُمْ لَ اللَّهِ هَذَا فِي بَرَاءَةِ إِيَّيْ  
قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ يُزْعِقُ حَتَّى يَسْجُدَ

حضرت صدر مہدی کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کہ تو میں نے اپنے والد محمد سے عرض کی کہ آپ رسول اللہ کو کوئی جواب دیں۔ والد ماجد سے فرمایا کہ محمد کی قسم میری سچہ میں نہیں آتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ جواب دوں۔ پھر میں نے اپنی والدہ محترمہ سے کہہ دیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ کا جواب دیں۔ میری والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ محمد کی قسم میرے ذہن میں نہیں آتا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عرض کر دوں۔ پس میں خود عرض گزار ہوئی ہر حال انکس میں تو عمر لگی تھی۔ وہ قرآن کریم بھی میں نے زیادہ نہیں پڑھا ہو تھا۔ بیشک محمد کی قسم میرے علم میں بھی وہ بات پہنچی جو آپ حضرات نے سنی ہے۔ اب جبکہ وہ بات آپ کے ذہن میں آگئی۔ وہ اپنے سے حقیقت پر ہی کھتا تو یہی رسول بھی کہ میں اس بات کو سے پاک ہوں۔ محمد بھی تو گمیری بات کی تصدیق نہیں کریں گے۔ وہ اگر میں میں گناہ کا اعتراف کروں وہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں۔ وہ فرمودہ میری تصدیق کی جائے گی۔ پس محمد کی قسم یہی والد آپ حضرات کی شان حضرت ابو سعید کے والد محمد سے بھی ہے۔ جبکہ میں نے کہا تھا کہ۔ تو میرا چچا والد اللہ ہی سے حد چاہتا ہوں۔ والد میرا چچا ہے۔ ہر سو یہ دعوت آیت ۱۸ پھر میں نے منہ دوسری جانب کر لیا۔ والد صاحب ہرگز نہ یہ بیٹ لکھی اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں کی قسم سے کہیں والد اللہ تعالیٰ میری پاکدامنی ظاہر فرما دیگا۔ لیکن محمد کی قسم یہ بات میرے ذہن میں بھی دھڑکی کہ اللہ تعالیٰ میری شانوں میں بھی نہی فرمائے۔ محمد میری شان کے خطیرہ خصوصیت حاصل ہے۔ کیونکہ میری حیثیت یہی تو نہیں کہ بانی تعالیٰ میرے بارے میں کلام فرمائے۔ بلکہ یہ امید فرمادہ تھی کہ اللہ جل مجدہ جواب میں رسول اللہ کو میری پاکدامنی دکھا دیگا۔ پس محمد کی قسم یہی وہ ذات ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان جلوہ افروز فرمائے۔ والد صاحب نے کھرا کوئی فرد باہر بھی نہیں گیا تھا کہ آپ پر وہی کا نزول ہونے لگا۔ والدہ کی حالت آپ پر طاری ہو گئی۔ خود ہی کے دقت ہو گئی تھی۔ والد صاحب کی شہادت کے باعث سردی کے دنوں میں بھی سینہ منوں کی طرح جاری ہو جاتا تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ سوائے اللہ مسرت اللہ قسم بہ نظر کسی پرناچہ سب سے پہلا کلام آپ سے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس آرام سے رکھا خواہ وہ فرمائی ہیں کہ سوکت میری والدہ ماجدہ نے مجھ سے فرمایا کہ کھڑی ہو کہ



لَهُمَا كَانَ عَلَىٰ مَسِيحًا يَلْزَمَانِ فِيهِ وَعَلَيْهِ كَانَ  
فِي أَصْلِ الْعَشِيِّ كَذَلِكَ .

۱۳۰۷ حَدَّثَنَا مَرْسُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَوَامَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَسْرُوقٌ أَنَّ الْأَجْدَحَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَرْثُومَانَ  
قَالَ أَبُو عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا وَتَائِبَةُ ابْنُ  
وَعَائِشَةَ إِذْ وَجَّهَتْ إِمْرَأَةً مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَتْ  
فَعَلَّ اللَّهُ بِكُلَّانِ وَفَعَلَ فَقَالَتْ أُمُّ  
رُؤْمَانَ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ ابْنُ أَبِي فَيْصَلٍ  
حَدَّثَنَا الْحَدِيثُ قَالَتْ مَا ذَاكَ قَالَتْ  
كَذَا وَكَذَا قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ  
وَأَبُو بَكْرٍ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرْتُ مَسْجِدًا عَلَيْهَا  
فَمَا أَفَاقَتْ إِلَّا وَعَلَيْهَا حُجْرَتَانِ فَمَلَأَتْ  
عَلَيْهَا شَيْئًا بِهَا فَظَنَيْتُهَا قَبَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا مَثَلُ هَذِهِ قَالَتْ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذْتُهَا الْعُثْرَ وَمَا فِيهِ قَالَتْ  
فَلَمَّعَ فِي حَدِيثِ ثَعْلَبٍ بِهِ قَالَتْ نَعَمْ  
فَقَعَدَتْ عَائِشَةُ رَدًّا فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَوْ  
خَلَقْتُ لَمْ تُصَدِّقُونِي وَلَيْسَ قَدْتُ لَا تَقُولُونِي  
مَنْحَرِي وَمَنْحَرُكُمْ لَوْ تَقْرُبُ وَمَنْحَرُ اللَّهِ  
الْمُسْتَعَانَ عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ وَ  
النَّصْرَةَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْئًا فَانْزَلَ اللَّهُ  
عُذْرًا هَا قَالَتْ يَحْمَدُ اللَّهُ لَا يَحْمَدُ أَحَدًا  
وَلَا يَحْمَدُكَ .

۱۳۰۸ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ  
تَائِبٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ ابْنِ أَبِي مَرْثُومَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِذَا تَلَعْتُمْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ  
وَتَقُولُ الْوَلَوْ الْكَذِبُ قَالَ ابْنُ أَبِي

اصل خط میں مشکلا ہی کا لفظ ہے ۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ و والدہ کرامہ حضرت ام ولدؓ فرماتی  
ہیں کہ میں نے بھی رسولِ حقؐ اور عائشہؓ سے کہی وہ بیان ہمارے پاس انصاف  
کا ایک صورت آئی کہ کہیں کسی نے اللہ تعالیٰ سے ظلم ظلال کو بلا کر دیا  
حضرت ام ولدؓ نے فرمایا کہ ایسا کیوں کہتی ہو وہ کہے گی کہ میرا بیٹا  
میں اس رستان کے گھر کے دالوں میں ہے۔ انہوں نے دریافت فرمایا  
کہ کیسا رستان ہے پھر اس نے جنتان کا سداوا قہر بیان کر دیا حضرت  
عائشہؓ نے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ  
بات کہی ہے؟ جواب دیا ہاں۔ دریافت کیا کہ حضرت ابو بکرؓ نے

بھی کی ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں۔ پس آنا سنتے ہی حضرت عذیقہ  
بیسویں بکر گریں وہ جہاں میں پیش آیا تو رزہ کے ساتھ نکلیں پھر چاہوا  
تھا کہ اس میں سے اوپر کڑاں کر اسے اچھی طرح پیٹ دیا۔ پھر کیم سے  
اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اس دریافت فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے؟  
میں عرض کرنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلیں پھر چاہا  
فرمایا شاید اس جنت کے ہاں ہے جو گھڑی گئی ہے؟ میں نے جواب  
دیا ہاں۔ پس عائشہ صدیقہؓ نے کہہ دی کہ اے اللہ کے رسولؐ اگر  
میں یہ قسم لیتی ہوں تو لوگ میری تصدیق نہیں کریں گے اور کہہ سکیں تو  
میرے اندر تو نہیں کہہ گئے۔ پس میری اور آپؐ حضرات کی مثال حضرت  
عقوب علیہ السلام اور ان کے بیٹوں جیسی ہے۔ پس اللہ ہی مدد فرمائے والا  
ہے اس پر جو لوگ کہتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میرا آپؐ واپس لوٹ گئے  
اللہ ان سے کہا کہ کبھی نہ فرمایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی برأت  
کے بارے میں آیتیں نازل فرمادیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ  
نے کہا کہ پھر اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے جہاں فرمایا ہے  
اللہ کسی نے بھی نہیں دیا تک کہ آپؐ نے بھی نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ رضی اللہ عنہا جب اذکار تلوین کے بعد  
کوڑھیں تو فرمایا کہ میں کہ یہ لفظ اللہ تعالیٰ سے نکلا ہے  
جس کا مطلب جھوٹ ہے، یعنی جب تم ایسی جھوٹ  
بات اپنی زبانوں پر لاتے تھے (سورۃ النور آیت ۵) حضرت

مِلْكَةً وَكَانَتْ أَعْلَمُ مِنْ غَيْرِهَا بِذَلِكَ  
لَا مَنَّةَ تَزَلُ فِيهَا.

۱۳۰۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَتْ دَهَبْتُ أَتَبْتُ حَشَانَ عِنْدَ عَائِشَةَ  
فَقَالَتْ لَا تُسَبِّهُ فَيَاكَ كَانَ يُتَافَعُ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
قَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَأْذَنَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَجَاءِ الْمُشْرِكِينَ  
قَالَ كَيْفَ يَنْبَغِي قَالَ لَا مَلَكَ مِنْهُمْ  
كُنَّا نَسْلُ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَجِينِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ  
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ قَدْحَانَ عَنْ هِشَامٍ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَبَّيْتُ حَشَانَ وَكَانَ يَمُوتُ  
كَثْرَ عَيْلَتِهَا.

۱۳۱۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَحْمَدُ بْنُ مَعْقِدٍ  
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الطَّحْطِ  
عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَوَجَدَهَا  
بْنُ تَابِتٍ يُنْقِدُهَا شَعْرًا يَتَقَبُّ بِأَبْيَاتٍ لَهُ وَقَالَ  
يَحْصَانُ سَأَلْتُ مَا تَقْدُ بِرَبِّكَ  
وَتَضْمُرُ عَرُفِي مِنْ لُحُومِ الْغَوَالِ

فَقَالَتْ لِمَا عَائِشَةُ لِكَيْفَ كُنْتَ كَذَلِكَ قَالَ  
مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْخُذِي لِمَا أَنْ يَدْخُلَ  
عَلَيْكَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالَّذِي تَوَفَّى  
كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَقَالَتْ  
أَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنْ الْقَتْلِ قَالَتْ لِمَا أَتَى  
كَانَ يُتَافَعُ أَوْ يَكَايُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابن ابی لیکن فرماتے ہیں کہ حضرت صدیقہ کو اس آیت کا رد رسول کی نسبت  
زیادہ علم تھا کیونکہ ان کے متعلق ہی تو تال ل ہوئی تھی۔

حضرت مردہ بن زبیر سے روایت ہے کہ میں حضرت  
عائشہ صدیقہ کی خدمت میں گیا اور حضرت حسان کو بوجھل کہنے لگا  
تو آپ نے فرمایا۔ تم انہیں بوجھل نہ کہو کیونکہ وہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کا (میدان شاعری میں) مقابلہ  
کیا کرتے تھے۔ (حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی ہجو بیاں کرنے کی اجازت طلب  
کی تو آپ نے فرمایا۔ میرے نسب کو کہہ دو گے ہاؤ گے؟ مرنے گزار  
ہوئے کہ میں آپ کو ان میں سے اس طرح نکال دوں گا جیسے گڑے

سے بان نکال لیا جاتا ہے۔ مردہ بن زبیر کا بیان ہے کہ میں  
نے حضرت حسان کو بوجھل کہا کیونکہ یہ بھی حضرت صدیقہ  
رضی اللہ عنہا پر ہتائی لگالے والوں میں شامل تھے۔  
رضی اللہ عنہم والرضا ناہنہم

مسروق فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا  
کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے پاس حضرت حسان کی ثابت  
موجود تھے جو ان کی شان میں اشعار سناتے تھے جتنا پڑا انہوں  
نے تشبیہ کے اشعار پڑھتے ہوئے یہ بھی کہا۔

نواب عظیم و منجیدہ نگر کار  
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے غبار

حضرت عائشہ صدیقہ نے ان سے فرمایا۔ لیکن آپ ایسے نہیں ہیں  
مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا  
سے گزارش کی کہ آپ انہیں اپنے پاس آنے کی اجازت  
کیوں دیتی ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ۔ اور  
ان میں وہ جس نے سب سے زیادہ صبر لیا اس کے لئے بڑا  
عذاب ہے (سورۃ النور آیت ۱۱) آپ نے فرمایا کہ دنیا میں  
اندھا ہو جانے سے اللہ کو خدا عذاب سخت ہے۔ لیکن  
یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے  
کفار کا دشاعری کے میدان میں مقابلہ کرتے یا ان کی

بَابُ عَزْوَةِ الْحَدِيثِ وَقَوْلِ اللَّهِ  
تَعَالَى لَمَّا رَأَى اللَّهُ عَيْنَ  
الْمُؤْمِنِينَ إِذَا يَبْتَاعُونَكَ تَحْتَ  
الشَّجَرَةِ .

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَبٍ حَدَّثَنَا  
سُيُتَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ  
كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
نَعْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيثِ يَتِيَّةَ قَامَ بِنَا  
مَطَرٌ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ثُمَّ قَبِلَ عَلَيْنَا  
فَقَالَ اخْدُرُونْ مَاذَا قَالَ رِيكُو قُلْنَا اللَّهُ  
وَرَسُولُهُ أَغْنَوْا فَقَالَ قَالَ اللَّهُ أَصْبَحَ  
مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنِينَ فِي ذَاكَ لَيْلٍ فَمَا مَنَ  
قَالَ مُطَرُّنَا بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَبِرِيقِ اللَّهِ وَ  
بِفَضْلِ اللَّهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ فِي ذَاكَ لَيْلٍ بِأَكْرَأَكِبٍ وَ  
أَقَامَتْ قَالَ مُطَرُّنَا بِتَجْمِ كَذَا اللَّهُ مُؤْمِنٌ  
بِأَكْرَأَكِبٍ وَكَارِئِي .

۱۳۱۲۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا  
هَتَامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَهُ قَالَ  
اعْتَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الرُّبْعَ عُمَرَاءَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الْيَتِيَّ كَانَتْ مَعَهُ  
بِحَبَّتِهِ عُمَرَاءُ مِنَ الْحَدِيثِ يَتِيَّةَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَ  
عُمَرَاءُ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَ عُمَرَاءُ  
مِنَ الْيَتِيَّةِ أَمَّا حَيْثُ قَسَمَ فَنَاشِرُ حَتِينَ فِي  
ذِي الْقَعْدَةِ وَ عُمَرَاءُ مَعَ حَبَّتِهِ .

۱۳۱۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا  
حَيْثُ بَنُو الْأَمْيَا رَأَى عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

جو کہ کہتے تھے۔

عزوة حدیث علیہ اور بیعت رضوان  
ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ بے شک اللہ راضی  
ہو ایمان والوں کے جب وہ اس درخت کے نیچے  
تساوی بیعت کرتے تھے (سورۃ الفتح، آیت ۸)

حضرت مرید بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال (۶۲۸ء) سفر ہوا۔  
تو وہ دن سفرِ احسا کے وقت ہوا۔ دس ہونے لگی۔ پس صبح کے وقت  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں غارِ ثمودی کو ہماری  
جانب حزیبہ ہو کر فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ ایسا کیوں ہوا؟ ہم  
عرض گزار ہوئے کہ اللہ اس کا رسول ہی ہوتا جانتے ہیں، آپ  
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے اس حالت میں  
صبح کی کہ وہ مجھ پر ایمان بھی رکھتا ہے حدیبیہ کے سفر بھی  
کرتا ہے۔ پس جو یہ کہتا ہے کہ ہم پر اللہ کی رحمت سے،  
اللہ کے برساتے سے اور اللہ کے فضل سے ہوا دس  
برسی، وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستائش کی تاثیر  
کا منکر ہے۔ لیکن جو یہ کہتا ہے کہ فلاں ستائش کی وجہ  
سے بارش ہوئی تو وہ ستائش پر ایمان رکھتا اور  
میرا منکر ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی ٹمے کے اور سادے ہی  
ذی القعدہ کے بچے میں کئے ماسوائے اس کے جو آپ نے  
حج کے ساتھ کیا تھا۔ چنانچہ حدیبیہ کا ذی القعدہ میں دوسرا  
اگلے سال کا ذی القعدہ ہی۔ تیسرا ثمرہ جبرائیل جبکہ آپ نے  
عزوة حدیبیہ کا مالی غلبت تقسیم فرمایا تو یہ بھی ذی القعدہ  
میں ادا ہو گیا (ذی الحجہ میں) جو حج کے ساتھ کیا تھا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ  
کے سال ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلتے رہے۔



قَتَادَةُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ انْصَلَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا الْعَدُوِّيَّةُ وَآخِرُهُ أَصَابَهُ وَلَعَزُ أَحْمِرٌ.

۱۳۱۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ تَعْدُوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَهُ مَكَّةَ فَتَحَا وَرَحَنَ بَعْدَ الْفَتْحِ بَيْتَهُ الرِّضْوَابِ يُعْمَرُ الْخُدَيْيَّةَ كُنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْمَ عَشْرَةٍ وَصَافَةً الْخُدَيْيَّةَ بِئْرٌ فَتَحَاهَا فَكُنَّا مَعَهُ رَيْمًا قَطْرَةً فَبَكَتْ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَجَلَسَ عَلَى عِصِيٍّ بِهَا تَقْرَأُ مَا يَأْتِيهِ مِنْ قَاءٍ فَتَقْرَأُ نَفْسُ مَعْصُومٍ وَدَمًا خُرْصَبَةً فَتَرَكْنَا هَا مَعِيْرَ بَعِيْدٍ بَعْدَ رَحْمَتِهَا أَصَدَ رَحْمَتَنَا مَا يَشْكُرُ لَهَا وَرَبُّهَا بِنَا.

دیگر صحابہ رسول نے احرام باندھا ہوا تھا لیکن میں نے نہیں باندھا تھا اور معنی اللہ تعالیٰ

حضرت برادر بن مازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ حضرات کو اتنا فقنا تک لٹکا سے فتح تک مراد لیتے ہیں جب کہ فتح تک کے فتح ہونے میں کوئی خبر نہیں لیکن حدیث کے لفظ جو بیعت رضوان ہوئی ہم منکدر فتح اس کو شمار کرتے ہیں اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم چودہ اشخاص افراد تھے۔ حدیث میں ایک کنوئیں کا نام ہے جب ہم نے اس سے پانی بھرتا شروع کیا تو اس میں ایک قطرہ پانی بھی نہ رہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ تشریف لے گئے اور کنوئیں کی سٹیج پر بیٹھ گئے۔ پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگایا اور وضو کیا، اگل فرمائی اور بارگاہ خداوندی میں دعا کی اس کے بعد پانی بھرا اور پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ کنوئیں کی دیر میں اتنا پانی جمع ہو گیا کہ ہم اور عبادی سواریاں میراب ہو گئیں۔

فتاویٰ ان احادیث میں بیعت رضوان کے متعلق کئی باتیں ہیں۔ پہلی بات یہ کہ برادر صحابہ کے بعد بیعت رضوان والے اصحاب باقی ساری امت سے نقل ہیں۔ دوسری بات یہ کہ ان کی تعداد حضرت برادر بن مازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطابق چودہ تھے، حضرت عبداللہ بن ابی ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق بڑے تعداد حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق چودہ تھے تو کئی اصحاب ان کے مطابق چودہ تھے تو انفراد تھے۔ تیسری بات یہ بھی قابل غور ہے کہ اس موقع پر میراب کنوئیں یا گڑھے میں پانی ختم ہو گیا۔ صحابہ کرام سنت فکس میں پچھنے صورت حال کی بارگاہ رسالت میں شکایت کی پر درگاہ عالم نے اپنے محبوب سینا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں پانی دلانے کی شکل کہانی و حاجت روائی فرمائی۔ آپ نے صحابہ کرام کو پانی کس طرح دیا اس کا ذکر ابن مسعود روایت میں مختلف وارد ہوا ہے، مثلاً:-

۱- حدیث ۱۳۱۴ میں حضرت برادر بن مازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے ہے۔ میراب اصل میں ایک کنوئیں کا نام ہے جب ہم نے اس سے پانی بھرتا شروع کیا تو اس میں ایک قطرہ بھی نہ رہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ تشریف لے گئے اور کنوئیں کی سٹیج پر بیٹھ گئے۔ پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگایا۔ وضو کیا۔ گن فرمائی اور بارگاہ خداوندی میں دعا کی اس کے بعد پانی بھرا اور پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ کنوئیں کی دیر میں اتنا پانی جمع ہو گیا کہ ہم اور عبادی سواریاں میراب ہو گئیں۔

۲- حدیث ۱۳۱۵ میں ان سے یہ روایت ہے۔ جب ہم اس کنوئیں کا سارا پانی نکال چکے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم





۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعْتَمِدٍ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ زُرَّاعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ  
لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بَلَعْنِي أَتَّ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
كَانَ يَقُولُ كَانُوا أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَاحِدَةً فَقَالَ  
لِي سَعِيدُ حَدَّثَنِي جَابِرٌ كَانُوا اخْنَسَ عَشْرَةً  
وَاحِدَةً الَّذِينَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ أَوْدَ حَدَّثَنَا  
قَتَادَةُ عَنْ قَتَادَةَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ أَوْدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَنْ حَدَّثَنَا سُبَّانُ قَالَ  
عَنْ وَسِيعَتِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ  
لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
الْحُدَيْبِيَةِ أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَ  
كُنَّا أَلْفًا أَرْبَعَةَ مِائَةٍ وَكُنْتُ أَبْصَرُ  
الْيَوْمَ لَا تَرِيكُمْ مَكَانَ السَّجْدَةِ تَابَعَهُ  
الْأَعْمَشُ سَمِعَ سَالِمًا سَمِعَ جَابِرًا أَلْفًا وَ  
أَرْبَعَةَ مِائَةٍ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا  
لِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ حَدَّثَنِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ كَانَتْ أَمْحَابُ  
السَّجْدَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ  
أَمْكُورُ ثَمَنِ الْمَكْحُورِينَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ  
بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ أَوْدَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
عَمْرُو بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَتِيرِ بْنِ سَعِيدٍ  
مِنْ دِمَاسِ الْأَسْلَمِيِّ يَقُولُ وَكَانَ مِنْ أَمْحَابِ  
السَّجْدَةِ يُقْبَضُ الصَّالِحُونَ إِلَّا ذَلِكَ  
الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَتَبَعِي حِفَالَةٌ كَحِفَالَةِ  
الشَّعْرِ وَالشَّعِيرُ لَا نَعْبَأُ اللَّهُ بِهَمُورِهِ

قتادہ نے سعید بن مسیب سے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی  
ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ہم (عہد نبوی میں) چودہ سو  
افراد تھے۔ پس سعید بن مسیب نے مجھ سے کہا کہ مجھے حضرت جابر  
نے خود بتایا ہے کہ جب عہد نبوی کے روز ہم نے نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔ اس  
کی ابو ذر اور قرہ نے تیارہ سے روایت کی ہے نیز محمد بن بشار  
ابو ذر اور شعبہ سے بھی مروی ہے (یہ دونوں ذیلی سندیں ہیں  
جبکہ اصل سند یہ ہے۔ صحت میں محمد بن یزید بن زریج، سعید بن  
ابو ذر نے حضرت قتادہ سے روایت کی)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
عہد نبوی کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم  
نہیں پر بیٹے، لوگوں میں سب سے بہتر ہو در اس وقت  
ہم چودہ سو افراد تھے اگر آج میں بعدادت سے محروم  
و ہوتا تو تمہیں وہ درخت دکھا دیتا۔ یہی چودہ سو  
افراد کی روایت الش، سالم نے حضرت جابر سے کی  
ہے۔ عبد اللہ بن معاذ، معاذ بن معاذ، شعبہ، عمرو  
بن مرہ نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ سے روایت کی کہ درخت کے نیچے بیعت کرنے  
والے تیرہ سو افراد تھے اور یہ بھی محمد بن اسحاق  
تھے اور قبیلہ اسلم کے لوگ ہاجرین کا آٹھواں حصہ  
تھے۔ اسی طرح محمد بن بشار، ابو ذر اور شعیبہ  
سے روایت کی ہے۔

قیس بن الہخام نے حضرت عمرو بن ابی مالک سلمی رضی اللہ  
عنہ کو فرماتے ہوئے سنا یہ ان حضرات میں شامل ہیں جنہوں نے درخت  
کے نیچے بیعت و رضوان کی تھی کہ قیامت کے نزدیک ایک افراد  
کے بعد دیگرے اٹھائے جائیں گے ان کے بعد سے یکا دو گت و بائیں  
گے جیسے مجھروں میں لگی شری کو دیا ہو گا چھٹا اعداد کو رب العزت  
میں ان کی کوئی تعداد قیمت نہیں ہوگی۔

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَرْثَدَانَ وَابْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْقَيْسُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْخَدِّ بِبَيْتِهِ فِي بَعْضِ عَشْرَةٍ وَأَشَدَّ مِنْ أَصْحَابِهِ فَكُنَّا صَكَاتٍ بِبَيْتِ الْخَلِيفَةِ فَلَمَّا الْهَدَى وَاشْتَعَرُوا وَآخَرَهُ مِنْهَا لَا أُخِصُّ كَمَا سَمِعْتُهُ مِنْ سُفْيَانَ حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَحْضَرُوا النَّبِيَّ الْإِسْمَاعِيلِيَّ وَالتَّقْلِيدَ فَلَا أَذْرِي مَوْضِعَهُ إِلَّا شُعَائِرَ وَالتَّقْلِيدَ أَوِ الْخَدِّ نَكَبًا

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَلْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ وَرِثَاءَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ نَجَّاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي يَسْلَى عَنْ كُفَيْبِ بْنِ عَجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ وَقَمَلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيْدِيَّ ذِيكَ هَرَأَمَكَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ قَهْرًا بِالسُّبَيْتِ وَلَعَرِيَّتَيْنِ لَمْ يَأْمُرْ بِحِلْوَةٍ وَهَرَمَ عَلَى طَمَرٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْفُؤَادِيَّةَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْفِئَ فَا بَيْنَ يَمِينِهِ مَسَاكِينِ أَوْ يُطْفِئَ شَاةً أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَثَامٍ

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَرِيْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى الْمَشُورِيِّ فَلَمَّعَتْ عُمَرَاؤُهَا شَايَةً فَقَالَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَلْكَ مَرْجِي وَتَرَكَ صَبِيَّةً حَيَارًا

عروہ کا بیان ہے کہ مروان اور حضرت سعد بن محمد رضی اللہ عنہما دونوں حضرات نے فرمایا ہے کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہزارہ سے زیادہ صحابہ کرام کو سنے کرنگے اور جب ذوالحجہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے قربانی کے جواز کو ہمارا پہنایا۔ کوہان پیر کر غوی ہمایا بعد وہیں سے عمرہ کا احرام باندھ دیا۔ علی بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جتنی دلچسپی نے سفیان سے یہ حدیث سنی اسے شمار نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ میں نے انہیں فرماتے سنا کہ مجھے نہ ہری کا ہار ڈالنے اور کوہان پیر نے کا ذکر یاد نہیں رہا۔ میں جہیں کہہ سکتا کہ اشعار اور تقلید کا مقام بھول گیا ہوں یا ساری حدیث ہی مجھ یاد نہیں رہی ہے۔

حضرت کعب بن جحز رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب غاصطہ فرمایا کہ جو میں میرے سر سے پیرے پگھادی ہیں تو آپ نے فرمایا۔ کیا تمہیں ان سے تکلیف نہیں ہوتی؟ میں عرض گزار ہوا۔ ہاں ہوتی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ تم سر منڈا لو اور آپ حدیبیہ کے مقام پر تھے۔ اسی پر یہ ظاہر نہیں ہوگا کہ وہ کسے جا رہے تھے بلکہ یہی امید تھی کہ وہ مکہ میں داخل ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے غدیر کی آیت نازل فرمادی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ چھ مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلا دو یا ایک بکری کی قربانی پیش کر دو یا تین روزے رکھ لو۔

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بازار گیا تو حضرت عمر کو ایک لڑکی انی عورت ملی جو کہنے لگی اے امیر المؤمنین! میرا خاوند فوت ہو گیا اور مجھے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے۔ خدا کی قسم، میرے پاس کھانے کا کوئی بندہ بست نہیں کریں

وَاللّٰهُ مَلِيصُ حُجُوتٍ كُرَاعًا وَلَا لَهْمُ زَرْعٍ وَلَا  
صَرْعٌ وَخَشِيْتُ اَنْ يَّكَلِمَهُمُ الْعَصْبَةُ وَاَنَا  
بَيْنْتُ يَوْمَافِ بَيْنِ اَيُّمَاءَ الْبَغَايَةِ وَوَعَدْتُ شَيْهًا  
اَبِي الْحَدَّيْنِيَّةَ مَعَ الشَّيْخِ صَالِي اَنَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَوَقَفَتْ مَعَهَا عَمُّ وَلَمْ يَبْعَثْ شَقَرًا  
قَالَ مَرْجَبًا يَنْسَبُ قَرِيبٌ شَقَرًا نَصَرَ مَنْ  
اِلَى يَسْمِيهِ بِطَيْرٍ صَكَتْ مَذْبُوحًا فِي الدَّاءِ  
فَحَمَلُ عَلَيْهِ غَيْرَ اَرْتَمَيْنِ مَلَاهِمًا طَعَامًا وَ  
حَمَلُ بَيْنَهُمَا نَقْمَةً وَشِيَاءًا شَقَرًا وَلَهَا  
يُحْكَمُ اِيَّاهُ شَقَرًا قَالَ اِقْتَادِي بِهِ فَكُنْ يَتْلُو سَقَرًا  
يَا بَيْتُكَمُ اللّٰهُ يَخْبِرُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا اَوْسَرَ  
الْمَوَدِّينَ اَنْ كُتِرَتْ لَهَا قَالَ عَمُّ تَكَلَّمَكَ  
اَمَّاكَ وَاللّٰهُ اِلَيَّ لَا رَیَ اَبَا هَذِهِ وَخَا هَذَا  
حَا صَرَ اِحْمُتَانًا مَا نَا نَا فَتَنَحَّاهُ كَرَاهِيَةً  
يُسْتَفِي سَلَامًا لَهَا فِينِ.

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا  
شَبَابَةُ بْنُ سَوَادٍ اَبُو عَمْرِو وَالْفَرَّارِيُّ حَدَّثَنَا  
هُجُبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّيِّبِ عَنْ  
اَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الْعَجْزَةَ تَحْتَ اُتَيْتُهَا  
بَعْدَ قَلَمٍ اَخِرٍ فَلَمَّا كَانَ مَعْمُودٌ شَرَّ اُتَيْتُهَا  
بَعْدَ.

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مَعْمُودٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ  
اِسْمَاعِيلَ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ  
اَنْطَلَقْتُ حَاجًّا فَرَأَيْتُ يَوْمَافِ يَتَمَتُّونَ كُلُّهُمْ  
مَا هَذِهِ الْمَسْجِدُ قَالُوا هَذِهِ الشَّجَرَةُ كَيْفَ  
بَايَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ هَذَا كَيْفَ مَعْمُودٌ عَنْ  
السَّيِّبِ فَخَبَّرْتُهُ فَقَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنِي

انہیں کھلا قل۔ زمان کی کوئی آمدی نہیں ہے احد نہ کوئی دودھ  
کا جانور نہیں ہے جسے کھسے کہ کہیں یہ بھوکوں نہ مر جائیں۔ میں  
حضرت خفاف بن ایماہ غفاری کی بیٹی ہوں اور میرے  
والد محترم حدیبیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے  
پہلی حضرت عمرؓ کی پاس کھڑے رہے اور آگے نہ گئے۔ پھر  
فرمایا امر ہاتھیں انہیں توڑ دینا ہے۔ پھر آپ ایک طاقتور  
ادب کی طرف گئے جو گھڑی بندھا ہوا تھا اور اس پر انا  
کی دو بوریاں رکھا دیں۔ کچھ نقد رقم اندکیر سے بھی ان کے اندر  
رکھ دیئے اور ادب کی رسی اس عورت کے ہاتھ میں دیتے  
ہوئے فرمایا۔ مردست یہ سب جاؤ اور اس کے تم ہونے سے پہلے  
اللہ تعالیٰ اس سے اور بہتر عطا فرمائے گا۔ ایک آدمی کہنے لگا کہ  
امیر المؤمنین! آپ نے تو اس عورت کو بہت مال دے دیا۔ اس پر  
حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ تجھ پر یہ سب ملے گا کہ تم اس کے والد اور بھائی کو لکھا  
کہ تم انہوں نے ایک تاج کا ماموہ لے لیا، پھر تم نے اسے لے لیا اور مجھ  
کی موت ان دونوں کا حصہ بھی تم دونوں کو رہے تھے (یعنی وہ شہید ہو چکے تھے)  
سعید بن مسیب نے اپنے والد محترم سے روایت کی  
ہے کہ میں نے اس درخت (جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی  
تھی) پر لکھا ہے۔ جب میں دوبارہ وہاں گیا تو پہچان نہ سکا  
تھو وہی عیدان کی روایت میں ہے کہ جب دوسری  
واقعہ گیا تو اس درخت کو بھول گیا۔

طارق بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ میں حج کے لئے  
گیا تو میرا گزرا یہاں سے لوگوں پر ہوا جو نماز پڑھ رہے تھے۔ میں  
نے دریافت کیا کہ یہ کوئی مسجد ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ  
یہ وہ درخت ہے جس کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
بیعت کی تھی، جس کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔ پس میں سعید بن  
مسیب کے پاس گیا اور انہیں یہ واقعہ بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ

میرے والد محترم نے مجھے بتایا تھا کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جن



أَيُّهَا الَّذِينَ كَانُوا فِيكُمْ يَاعِزَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَبَدَأَ خُرُوجًا  
مِنَ الْعَامِ الْمَكِيلِ نَسِيئَهَا فَلَمْ تَقْدِرْ  
عَلَيْهَا فَقَالَ سَعِيدٌ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوَيْدُوهَا وَعَلَيْتُوهَا  
أَتْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَأَعْلَمُ.

١٣٢٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ  
حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ السَّيِّبِ عَنْ  
أَبِيهِ أَقْدَاكَ كَانَ وَمَنْ بَايَعْتَ تَحْتَ الشَّجَرِ  
فَرَجَعْنَا إِلَيْكَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ فَعَسِمْتَ  
عَلَيْنَا .

٣٢٦. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ  
عَنْ حَامِيٍّ قَالَ ذُكِرْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ  
الشَّجَرَةَ فَضَحِكَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ وَكَانَ  
قَمِيلاً هَذَا.

١٣٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو دُرَيْمٍ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا  
ثُمَّ عَنْ أَبِي دُرَيْمٍ عَنْ أَبِي دُرَيْمٍ عَنْ أَبِي دُرَيْمٍ عَنْ أَبِي دُرَيْمٍ  
بْنِ أَبِي دُرَيْمٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ  
أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ  
فَأَتَاهُ أَبُو دُرَيْمٍ بِصَدَقَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى  
أَبِي دُرَيْمٍ

١٣٣٨ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ  
سَيْبَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ  
رُمَيْثٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْحَرَّةِ وَالنَّاسُ  
يُبَايِعُونَ لِعَبِيدِ اللَّهِ مِنْ حُطَّلَةَ فَقَالَ ابْنُ  
سَيْبَانَ عَلَى مَا يَبَايِعُ ابْنُ حُطَّلَةَ النَّاسُ

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وحشت کے نیچے بیعت لی تھی۔ پس جب ایک سال گزر گیا تو ہم اس وحشت کو نہ پہچان سکے اور اسے تلاش نہ کر سکے یہی حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تو اس وحشت کو بھولی گئے لیکن آپ حضرت کو معلوم ہے؟ حالانکہ آپ بھر آپ ہیں اور ان سے زیادہ جانتے والے نہیں ہیں۔

سید بن سید نے اپنے والد محترم سے وفایت کی ہے کہ وہ ان حضرات میں شامل ہوتے جنہوں نے درخت کے بیج بیعت کی تھی۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب اگلے نساہ ہم اس کی طرف گئے تو ہم اس درخت کو نہ پہچان سکے۔

طاہر کا بیان ہے کہ جبیدی نے سید بن سید کے سامنے اس درخت کا دکھایا جس کے نیچے بیعت رضوان ہوئی تھی اور وہ اہل بیتؑ کے لئے اور فرمایا کہ میرے والدؑ نے مجھے وہ درخت بتایا تھا اور وہ اس بیعت میں شامل تھے۔

عمر و بی عمرہ کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ  
جو بہت رجسواں والوں سے ہیں کو فرماتے ہوئے سنا کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب لوگ آپ  
کی خدمت میں صدقہ پیش کرتے تو آپ کہا کرتے کہ اے اللہ  
ای پرکرم فرما۔ چنانچہ میرے والد عمرؓ نے آپ کی بارگاہ  
میں صدقہ پیش کیا تو آپ نے کہا، اے اللہ ای اوفیٰؓ  
کی اہل پرکرم فرما۔

عبدالرحمن بن عوف کا بیان ہے کہ جنگ حرہ میں لوگ عبداللہ بن حنظلہ سے بیعت کر رہے تھے۔ یہی حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ نے دریافت کیا کہ اسی حنظلہ کس بات پر لوگوں سے بیعت کر رہے تھے؟ انہوں نے بتایا گیا کہ سوختہ بڑھانوں نے فرمایا کہ اس بات پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

مسلم کے بعد جس کسی سے بیعت نہیں کروں گا یہ حدیث  
میں حضور کے ساتھ موجود تھے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو درخت  
کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں سے ہیں کہ ہم رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ ادا  
کرتے اور حجب واپس لوٹتے تو کسی دیوار کا سایہ  
نہ ہوتا جس کے سائے سے ہم فائدہ حاصل  
کرتے۔

یزید بن ابی عبیدہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت  
سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا  
کہ حدیبیہ کے روز آپ حضرات نے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کس بات پر بیعت کی تھی  
انہوں نے فرمایا کہ موت پر۔

طارق بن مسیب کے اپنے والد محترم سے روایت  
کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت برادر بن مازب رضی  
اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، آپ کہتے  
خوش نصیب ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت  
کا ثمرت پایا اور درخت کے نیچے حضور سے بیعت کی۔  
فرمایا اسے نیچے اٹھیں کیا معلوم کہ ہم نے بعد میں  
کیا کچھ کیا ہے۔

الفضل بن کایان سے کہ حضرت ثابت بن خثاک رضی  
اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی۔  
ان حضرات کے ایسے بیانات تھوڑی بہت نعمت کے  
ظہور پر ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
انا فتناک فتنا بیئنا کی فتح سے مراد صل حدیبیہ ہے۔  
آپ کے اصحاب عرض گزار ہوئے کہ یہ مبارک بشارت تو

قَدْ لَدَ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا أَبَايَعُ عَلَى ذِيكَ  
أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَكَانَ شَهِيدًا مَعَهُ الْخَدَّيْنِيَّةُ.

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْنَى النَّخَعِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِيسَى بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوْعِ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ  
قَالَ لَمَّا لَحِقْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ كُنَّا نَتَصَبَّرُ فَذَلَّ بَنُو النَّخَعِطَانِ  
فَلَمْ نَسْتَظِلْ بِهِ.

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا كُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
حَازِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ بِسَكَّةَ  
ابْنِ الْأَكُوْعِ مِنْ أَبِي شَيْمٍ بَايَعَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحَبَايَةِ قَالَتْ  
حَتَّى الْمَوْتِ.

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَشْكَاكِ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَنْعَلَاءَ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ لَعِثْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقُلْتُ  
طَوْرِي نَكَ مَسِجِدَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ آدَمَ  
إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَخَذْنَا بَعْدَهُ.

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ ابْنَ الْعَمَامِ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ بَايَعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا  
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
أَكْرِيسَ بْنِ مَالِكٍ إِنْ أَفْتَحْنَا لَكَ فَتَحْنَا حَيَاتِنَا

قَالَ الْحَدِيثُ قَالَ أَصْحَابِي هَبْنِي شَامِرًا  
فَمَا لَنَا قَاتِلًا اللَّهُ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَ  
الْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقَدْ مَكَتُ  
الْكُوفَةَ وَحَدَّثْتُ بِهَذَا كُلَّهُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
نَجْفَةَ هَذَا كَرِيتُ لَهُ فَقَالَ أَمَا إِنَّا فَتَحْنَا  
لَكَ فَعَنْ أَكْبَرٍ وَأَمَّا هَبْنِي شَامِرًا فَعَنْ  
عِكْرَمَةَ.

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْرَآئِيلُ عَنْ مَجْرَافَةَ بْنِ نَافِعٍ  
الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَتْ مِنْ شَيْخِ الشَّجَرَةِ  
قَالَ إِنِّي لَأَوْقِدُ نَفْعَ الْوَدِّ بِالْحَوْصِ الْأَخْضَرِ إِذَا  
نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَهِكُ  
عَنْ الْحَوْصِ الْأَخْضَرِ وَعَنْ مَجْرَافَةَ عَنْ نَجْفَةَ بْنِ  
مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ وَاسْمُهُ أَهْبَانُ بْنُ  
أَوْسٍ وَصَكَانَ الْمَشْكِي رُكْبَتُهُ وَصَكَانَ  
إِذَا اسْتَجَدَّ جَعَلَ نَحْتًا سَكَبَ سَكَبًا  
وَسَادَةً.

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
عَبَّاسٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ  
بَهْزِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قُسَّافٍ وَصَكَانَ  
مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَمْثَلُ يَسْوِي فِي فَلَاكُوهُ  
تَابَعَهُ مَعَهُ عَنْ شُعْبَةَ.

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ بَرِّ بْنِ  
حَدَّثَنَا إِسْرَآئِيلُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ  
سَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ  
هَلْ يُقَمَّرُ الْوَدُّ قَالَ إِذَا لَوَّثْتُ مِنْ أَوَّلِهِ

آپ کے لئے ہے لیکن ہمارے لئے کیا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ  
نے یہ آیت نازل فرمائی تاکہ ایمان والے مردوں اور  
ایمان والی عورتوں کو جنتوں میں داخل کرے۔ شعیبہ  
فرماتے ہیں کہ میں کو فہ گیا اور ہماری حدیث حضرت  
قتادہ سے بیان کی۔ جب میں واپس لوٹا اوداس کا  
اس سے ذکر کیا تو فرمایا کہ انا فقنا ملک کی یہ تفسیر حضرت انس  
سے اور ہنیامرثا کا بیان حضرت عمر سے منقول ہے۔

مجزافہ بن نافع اسٹی اسٹے والد محترم سے روایت کرتے  
ہیں جو درخت کے نیچے بیعت رضوان کرنے والوں میں شامل  
تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ گدھے کا گوشت پکانے کے لئے میں نے  
ہانسی پر چھائی اسکی ہانسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب  
سے ندا کرنے والے نے منادی کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
صلی اللہ علیہ وسلم آپ حضرات کو گدھے کا گوشت کھانے سے  
منع فرماتے ہیں۔ مجزافہ سے روایت ہے کہ ایک بزرگ  
جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی اور اس کا  
اہم گواہ حضرت ابہان بن اوس تھا ان کے گھٹے میں حلیم  
تھی پہنا بجز جب وہ مسجد میں جاتے تو اپنے گھٹے کے  
نیچے تکیر رکھ لیا کرتے تھے۔

بشیر بن یسار نے حضرت سہید بن نعمان رضی اللہ  
عنه سے روایت کی ہے جو درخت کے نیچے بیعت رضوان  
کرنے والوں میں شامل تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خیبر میں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوداس صبیح کے پردہ اسے  
سترونی کر گندہ اوقات کرتے رہے۔ معاذ نے بھی شعیبہ  
سے اسی طرح روایت کی ہے۔

ابو حمزہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ بن عمر رضی  
اللہ عنہ سے دریافت کیا جو بھی کلام صلی اللہ علیہ وسلم  
کے صحابی ہیں اور بیعت رضوان کرنے والوں میں شامل  
تھے کہ کیا وہ نماز کا توڑ کر پھر نماز درست ہے؟ انہوں نے  
فرمایا کہ جب نماز کے پہلے سے میں در تک پوری نماز پڑھو

تَوَاتُرَ مِنْ آخِرِهِ .

۱۳۲۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
حَالِكٌ عَنْ شَرِيذِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسِيرُ مَعَهُ  
يَلَاهُ سَالَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ  
يُحِبُّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَهُ  
فَقَالَ يُحِبُّهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَقَالَ يُحِبُّهُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ  
الْخَطَّابِ تَكُنْ لَكَ أَهْلٌ يَا أُمِّهِ تَزَارَتْ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عَنْ  
ذَلِكَ يُحِبُّكَ قَالَ عُمَرُ فَتَرَكْتُ بَعِيرِي بِئْسَ  
تَقَدَّمَ مَتَّ أَهَامَ الْمُسْلِمِينَ وَحَبِيبُكَ أَتَّ  
سَمِعْتُ حَارِثَ بْنَ أَبِي ذَرٍّ قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ  
حَبِيبُكَ أَتَّ يَكُونُ تَزَلُّ فِي أَتَّ وَجِئْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَمْتُ  
عَلَيْهِ فَقَالَ قَدْ أَتَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ سَوْرَةً  
لَيْ

أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا خَلَعْتُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ  
لَحَرَقَ أَرَا قَاتَعَنَا لَكَ فَتَحَايِينَا

۱۳۲۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ جَعَلَ حَدَّثَنَا  
هَذَا الْحَدِيثُ حَقَّقْتُ بَعْضَهُ وَتَبَيَّنَ مَعَهُ  
عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُسَوِّدِ  
مُحَمَّدَ بْنَ وَهَّابٍ وَأَنَّ بَيْنَ الْحَكَمِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَلَى صَاحِبِهِ قَالَا مَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْخُدَيْيَّةِ فِيهِ بِضْعُ  
عَشْرَةَ يَوْمًا مِنْ أَصْحَابِهِ خَلَعُوا  
ذَا الْحَبِيبَةِ فَلَدَّ الْهَدْيَ وَاشْعَرُوهُ

تو آخری سے میں نے یہ لکھا۔

زید بن اسلم اپنے والد عمر سے روایت کرتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور ایک رات  
حضرت عمر بن خطاب آپ کے ہمراہ چل رہے تھے یہی حضرت  
عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات  
دریافت کی لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا دوسری مرتبہ  
پھر بھی کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا تیسری مرتبہ عرض گزار  
ہوئے تب بھی کوئی جواب نہ ملا حضرت عمر نے اپنے دل میں  
کہا کہ اسے عمر! تجھے تیری ماں روئے تو نے ہی مرتبہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گزارش پیش کی لیکن ہر دفعہ تجھے  
جواب سے محروم رکھا گیا حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے  
اوتھ کو تیز دوڑایا اور دوسرے مسلمانوں سے ملے بھگ گیا۔  
مجھے یہ ڈرہا کہ میرے بارے میں قرآن کریم کی کوئی آیت نازل  
ہو جائے گی۔ انھوں نے کہا دیکھ کے بعد مجھے کسی نے بکارا حضرت عمر  
فرماتے ہیں کہ میں اور زیادہ ڈرا کہ شاید میرے بارے میں  
قرآن کریم کی کوئی آیت نازل ہو گئی۔ میری ساری بارگاہ  
میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا آپ نے ارشاد فرمایا آج رات  
مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی (سورۃ الفتح) یہ جو مجھے ان تمام  
چیزوں سے زیادہ پیاری ہے جن پر سورۃ طہ شروع ہوتا ہے، پھر آپ نے یہ  
آیت تلاوت فرمائی۔ بیشک ہمت نہ ہلائے دشمن اللہ دشمن فرمادی۔  
سفیان کا بیان ہے کہ یہ حدیث بیان کرنے وقت میں  
نے نہ ہر ہی کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حدیث مجھے کچھ یاد رہی تھی اللہ  
بعض صحابہ میں بھول گیا تھا۔ تو سمجھ لے مجھے پوری یاد کروادی  
اور انہوں نے عروہ بن زبیر سے اس کی روایت کی ہے اور  
انہوں نے مسود بن کزمر اور مردان بن حکم سے۔ دونوں میں  
سے ہر ایک کو اس حدیث کا دوسرے سے زیادہ حصہ یاد تھا۔  
دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حدیث میرے کے سال نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم ایک ہزار سے زیادہ صحابہ کرام کو ساتھ لے کر رکھے۔  
جب ذرا حلیہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے قربانی کے جائز



فَوَيْسَةَ الْمَدَنَةِ وَكَانَ فِيهَا أَشْرَطُ طَعْمٍ لَيْلٍ  
بُنْ عَمْرٍو وَأَمَّا قَالَ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ  
وَأَنَّ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا زِدْتَهُ الْيَمِينًا  
وَحَدَّثْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ وَأَبْنُ سَهِيلٍ أَنَّ  
يُتَابَعِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَّا عَلَى ذَلِكَ فَكَيْفَ الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَ  
أَمْعُضُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَفِيهِ قُلْنَا أَبْنُ سَهِيلٍ  
أَنْ يَقَاضِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ لَا عَلَى ذَلِكَ كَاتِبَةُ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِدَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْنُ حَسْبِ بْنِ  
سَهِيلٍ يَوْمَئِذٍ إِلَى أَبِيهِ سَهِيلِ بْنِ عَمْرٍو  
وَلَدَيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ أَحَدَيْنِ الرِّجَالِ إِلَّا سَدَّكَ فِي ذَلِكَ  
الْمَدَنَةِ وَلَنْ كَانَ مُنِيماً وَحَدَّثَتْ أُمُومِيَّاتِ  
مُحَاجِرَاتِ نَكَاسَاتِ أُمْرٍ كَثُورٍ بِدُنَى  
عُقُوبَةِ بِي أَبِي مُصِيطٍ مِثْلَ حَدِيثِ الْحَدِيثِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ  
عَاتِقُ مَجَاءِ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ  
حَتَّى أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَوْمِنَاتِ  
بِمَا أَتَى قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَأَخْبَرَنِي  
عُرْوَةُ بْنُ الرُّبَيْعِ أَنَّ عَائِشَةَ مَا دُجِرَ  
الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأَلَّتْ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ  
الْأَمْرِ يَا أَيُّهَا الشَّيْخُ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ  
وَعَنْ عَمِّهِ قَالَ بَلَّغْنَا حَيْثُ أَمَرَ اللَّهُ  
رَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرُدَّ

لوٹا دی گئی اور اپنے پاس نہیں رکھیں گے۔ سہیل بن عمرو  
اس شرط کو رکھتے بغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے معاہدہ و تصفیہ کرنے پر آمادہ ہی نہیں ہوتا تھا حالانکہ  
اس کا یہ طرز عمل مسلمانوں پر گراں گزرتا تھا اور وہ ناگوار  
کا اظہار کر رہے تھے۔ چنانچہ اس پر کافی گفتگو ہوتی  
رہی۔ جب سہیل اس شرط کے بغیر رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معاہدہ کرنے پر آمادہ نہ  
ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
یہ شرط بھی کھوادی اور حضرت ابو جندل بن سہیل کو  
ان کے والد سہیل بن عمرو کی جانب اسی روئے لوٹا دیا۔  
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو شخص بھی آتا  
اسے واپس لوٹا دیتے، خواہ وہ دائرہ اسلام ہی میں آجاتا۔  
اور اسی طرح مسلمان عورتیں بھی ہجرت کر کے آئے لگیں،  
جن میں سے ایک ام کلثوم بنت عقبہ بنت ابی معیط بھی ہیں،  
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر کے  
آئیں اور وہ بالعمہ تھیں۔ پس اس کے رشتہ دار  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگے  
کہ اسے ہماری طرف لوٹا دیا جائے، یہاں تک کہ  
اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کے بارے میں وحی نازل  
فرمائی۔ ابی شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر  
نے بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ زویرہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ جو عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا امتحان لیا کرتے تھے، اس  
ارشاد و وحی و وحی تحت سے عیب کی خبریں بتاتے تھے  
لہذا جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں آئیں تو ابی شہاب اپنے  
پچاسے روایت کرتے ہیں کہ ہر ایک یہ بات پہنچی ہے کہ جب  
اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو انہیں مشرکین کی جانب  
وہ عرہہ لوٹانے کا حکم فرمایا ہوا انہوں نے اپنی  
بیویوں پر کیا تھا اور میں یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت



إِلَى الْمَشْرِقِ مَا أَتَقُوا عَلَى مَنْ هَاجَرَ مِنْ  
أَزْوَاجِهِمْ وَبَلَعْنَا أَنَّ أَبَا مَصْبُورٍ قَدْ كَرِهَ  
يُطْرَلِبُ

۱۳۳۰. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
ثَابِتٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَدِمَ مُعْتَمِرًا  
مِنَ الْبَيْتِ فَقَالَ إِنْ صَدَدْتُ عَنِ الْبَيْتِ  
صَحَّحْتُ كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلَ بَيْتَهُ  
مِنْ أَهْلِ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلًا بِمَدِينَةِ عَامِ  
الْحَدِيثِ

۱۳۳۱. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
أَهْلًا. وَقَالَ إِنْ جِئْتُ بِبَيْتِ بَيْتِهِ  
لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ السَّيِّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حِينَ خَالَتُ كَفَّارًا فَدَخِلْتُ بَيْتَهُ  
وَتَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ  
حَسَنَةٌ

۱۳۳۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعْتَمِرٍ عَنْ  
أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةٌ عَنْ ثَابِتٍ أَنَّ  
عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولَهُ  
عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَدَّثَتْ مُوسَى بْنُ  
إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةٌ عَنْ ثَابِتٍ  
أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَهُ لَوْ  
أَقَمْتُ النِّعَامَ فَلَايَ أَخَافُ أَنْ لَا  
تُجِدَ إِلَى الْبَيْتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ  
السَّيِّدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَالَ  
كَفَّارًا فَدَخِلْتُ دُونَ الْبَيْتِ فَصَحَّرَ النَّبِيُّ

ابو بصیر سحر آن کا طویل واقعہ بیان کیا (دہشتی  
اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نقلتہ کے زمانہ

و جب کجا نجان ہو سکتا حضرت عبداللہ بن عمر سے یزید  
بن ابی سہل نے کہا میں نے سیر کیا (مخافہ) میں عمرہ کے ارادے سے  
نکلے اور فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ سے روکا گیا تو مجھ کو  
کچھ کرے گا جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی ہمرہی میں کیا تھا ایسی باتوں نے بھی عمرہ کا احرام  
باندھ لیا کیونکہ صحابہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے احرام باندھا اور  
فرمایا کہ اگر لوگ ہمارے والد خاند کعبہ کے درمیان حائل  
ہوئے تو میں وہی کہہ کر دوں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اس وقت کیا تھا جب کفار قریش آپ کے راستے  
میں (مدینہ کے سال) حائل ہوئے تھے۔ پھر پہلے یہ آیت  
پڑھی۔ بیشک تمہیں اللہ کے رسول کی پیروی بہتر ہے۔  
(سورہ الاحزاب، آیت ۲۱)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سالم بن عبداللہ سے  
مری ہے کہ ہم نے اپنے والد محترم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ  
عنہما کی خدمت میں گزارش کی۔ نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ  
بن عمر کے بعض صاحبزادے انکی خدمت میں عرض کیا کہ بوسے کر آپ  
اس سال عمرہ کے لئے نہ جائیں کیونکہ میں ڈر رہا ہوں کہ آپ  
بیت اللہ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ فرمایا ہم رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (مدینہ کے سال) نکلے تھے تو کفار قریش  
حائل ہو گئے اور بیت اللہ تک نہ پہنچے دیا تو نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانیوں کو دیکھ فرمایا اور سر مبارک  
منڈوا یا نیز آپ کے صحابہ کرام نے بھی سر منڈائے پھر جنوں  
و حضرت ابی ہریرہ نے فرمایا کہ تم گواہ رہنا کہ میں نے عمرہ اپنے

سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا آيَةً وَحَقَّقَ  
وَقَعَرًا أَمْعَابَهُ وَقَالَ أَلَمْ يَكُنْ كَرِيمًا  
أَوْجِبَتْ عُمَرَاةً فَإِنْ خِيتِي بَيْنِي وَبَيْنَ  
الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ جِئْتُ بِخِيْفٍ وَبَيْنَ  
الْبَيْتِ مَنَعْتُ كَمَا مَنَعْتُ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ  
السلام عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ مَسَاعَةً مَعَهُ  
قَالَ مَا أَرَى شَأْنًا إِلَّا وَاحِدًا أَشْهَدُكُمْ  
أَنْتَ أَقْدَرُ أَوْجِبَتْ حَاجَةً مَعَ عُمَرَاةٍ فَنَقَطَتْ  
كُوفًا وَاحِدًا وَتَفِيًّا وَاحِدًا حَتَّى حَلَّتْ  
مِنْهُمَا جَبِينًا

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ الْوَلِيدِ  
سَمِعَ النَّضَرَ بْنَ مَعْتَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ  
عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ  
أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَلَيْسَ  
كَذَلِكَ وَلَكِنْ عُمَرُ يَوْمَ الْعُدَيْيَةِ  
أَرْسَلَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَى قَدِيسٍ عِنْدَ رَجُلٍ  
مِنَ الْأَنْصَارِ يَأْتِيهِمْ لِيُقَاتِلَ عَلَيْهِمْ وَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَايِعُ  
عِنْدَ الشَّجَرَةِ وَهَمَّ لَا يَذِيحُ بِذِيكَ  
فَبَايَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ وَلَمَّا ذَهَبَ إِلَى الْأَنْصَارِ  
لَجَأَ بِهِمْ إِلَى عُمَرَ وَعُمَرُ يَسْتَدِيرُ لِلْقِتَالِ  
فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ يَبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَسَالَ  
فَانْطَلَقَ فَذَهَبَ مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِثَ  
السَّيِّئِ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ ، أَنَّ ابْنَ  
عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ عُمَرَ وَقَالَ هِشَامُ  
أَنَّ عُمَرَ أَمْرًا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ  
مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَحْمُودٍ الْعُمَرِيُّ

دیر و جب کر لیا ہے۔ اگر لوگ میرے اہل بیت اللہ کے  
در بیان حامل نہ ہوتے تو میں طواف کروں گا اور اگر وہ  
حامل ہو گئے تو میں وہی کچھ کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے (حدیث میرے سال) کیا تھا۔ تنویدی دیر تو آپ  
چلتے رہے اور اس کے بعد فرمایا کہ میرے خیال میں حج اللہ  
عمرہ دونوں کا معاملہ ایک جیسا ہے، پس تم گواہ رہنا کہ میں  
نے حج اور عمرہ دونوں اپنے، دیر و جب کر لے ہیں۔ پس  
انہوں نے ایک کا طواف کیا اور ایک کی بھی سعی کی، یہاں تک  
کہ دونوں کا احرام کھول دیا یعنی دو الحجہ کی دو سعی تائید  
کریج اور عمرہ دونوں کا احرام کھول دیا

تالیح کا بیان ہے کہ بعض لوگ یہ کہتے رہتے ہیں کہ حضرت  
عبداللہ بن عمر نے اپنے والد ابوبکر حضرت عمر کے چلے اسلام  
قبول کیا تھا (یعنی اللہ عنہما) حالانکہ یہ بات حقیقت پر نہیں  
ہے۔ انہوں نے اس بات سے دھوکا کھایا ہے کہ حضرت عمر  
نے حدیث میرے کہ روایت حضرت عبداللہ کو ایک انصاری عورت  
سے گھوڑا لانے کے لئے بھیجا تاکہ لوگوں کو اس عورت اس نے  
سوار ہو کر جہاد کر سکیں اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم در صوف کے نیچے بیعت سے رہے تھے جبکہ حضرت عمر  
کو اس بات کا کوئی علم نہ تھا۔ پس حضرت عبداللہ نے پہلے  
بیعت کی اور پھر گھوڑا لے کر حضرت عمر کی خدمت میں حاضر  
ہو گئے۔ حضرت عمر اس وقت جنگ کے لئے مسلح ہو رہے تھے  
انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو درخت کے  
نیچے بیعت سے رہے ہیں۔ تاوی کا بیان ہے کہ آپ جلد سے  
اللہ حضرت عبداللہ بھی ساتھ تھے اللہ دونوں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لی۔ پس یہ ہے اصل بات  
جس کا بعض لوگوں نے یوں تبذیر کیا کہ حضرت ابن عمر اپنے  
والد حضرت عمر سے پہلے مسلمان ہوئے ہوئے۔ تالیح نے ابن عمر  
سے روایت کی ہے کہ حدیث میرے کہ وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ہمراہ تھے لیکن درختوں کے پاس میں

أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّاسَ  
كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ تَشْتَرِقُونَ فِي ظِلِّ  
الشَّجَرِ فَإِذَا النَّاسُ هَدَقُوا بِالنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ  
أَنْظِرْ مَا شَأْنُ النَّاسِ هَذَا أَحَدٌ قَرَأَ بِسْمِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُ  
يَتَأَيَّعُونَ قَبَايِعَ فَفَرَّقَ سَجْعَةً إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ  
فَبَايَعَ.

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ لُؤْمِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اعْتَمَدَ ظِلَّ الشَّجَرِ فَفُتِنَا  
مَعَهُ وَهَيْبَتُهُ وَمَسِيَّتَا مَعَهُ وَنَجَى بَيْنَ الصَّفَا  
وَالْمَرْوَةِ فَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَا  
يُحِيطُهُ أَحَدٌ يَفْقَهُ.

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِحٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ  
مُغْوِلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَصِينٍ قَالَ قَالَ  
أَبُو وَائِلٍ لَمَّا قَدِمَ سَهْلُ بْنُ حَنْبَلٍ  
مِنْ يَمِينِ امْتِنَتْ لِمُسْتَعِيرَةٍ فَتَنَ  
أَقْبَهُمُ الرَّأْيَ فَلَقَتْ رَأْيَتِي يَوْمَ ابْنِ  
جَعْدَلٍ وَلَوْ اسْتَطِيعَ أَنْ أَرُدَّ عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً  
لَرَدَدْتُ وَإِنَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ  
مَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرِ  
يُقْطَعُنَا إِلَّا أَشْهَدُنَّ بِنَا إِلَى أَمْرِ  
نَعْرِضُهُ قَبْلَ هَذَا الْأَمْرِ مَا نَسُدُّ  
مِنْهَا خَصْمًا إِلَّا أَنْفَجَدَ عَلَيْنَا خَصْمًا

یومِ اُدْحِیہ کے روزے ہوئے تھے جب لوگ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے گرد جمع ہونے لگے تو آپ نے فرمایا کہ  
اسے عید اٹھا جا کر دیکھو کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد کیوں جمع ہو رہے ہیں ؟  
میں نے دیکھا کہ وہ بیعت کر رہے ہیں تو میں نے  
بیعت کر لی۔ جب میں اپنے والد ماجد حضرت عمر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور  
انہیں بتایا تو آپ بھی گئے اور جا کر بیعت کر لی۔

اسمعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی  
وفی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے (حُدَیبِیہ کے سال) عمرہ کیا تو ہم آپ کے ساتھ تھے۔  
پس جب آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی کیا اور جب آپ نے نماز  
پڑھی تو ہم نے بھی پڑھی اور جب آپ نے صفا و مروہ کے درمیان  
سی تھامی تو ہم نے بھی سہمی کی اور ہم بن مکہ سے آپ کی نگرانی کرتے رہے  
تاکہ کوئی شخص آپ کو تکلیف نہ پہنچا سکے۔

ابو داؤد کا بیان ہے کہ جب حضرت حسن بن ضعیف  
جنگ صفین سے واپس لوٹے تو ہم ان کی واپسی کی وجہ اور  
حالات معلوم کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا  
کہ اپنی رشتہ پرنازاں نہیں ہونا چاہیے کیونکہ میں نے صلح حدیبیہ  
کے دن ابو جہل کے معاملے میں دیکھا کہ اگر وہ بات میرے  
پس میں ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے  
کو بھی نہ مانتا اور آپ کے حکم کو رد کرتا لیکن اللہ اور اس کا  
رسول ہی بہتر جانتے ہیں چنانچہ ان سے پہلے جب بھی کسی مشکل کام  
کے لئے ہم نے اپنے کندھوں پر تلواریں رکھی تھیں تو وہ آسمان ہو گیا اور اسکا  
دیکھا تجربہ نکلتا جس کو ہم بہتر سمجھتے تھے، لیکن اب ہم ایک گوشے سے  
فساد کو روک رہے ہیں تو وہ سارے گوشے سے آگ لگ کر ابتر ہو گیا جس کے  
باعث کچھ میں یہ بات نہیں آتی کہ ہم اس شخص کو کیسے  
نکالیں (حالات کچھ کہ دربارہ آج کے دنے کہ بڑے بڑے

عَنْذَرِي كَيْفَ تَأْتِي لَهٗ.

۱۳۴۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بَرْكٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَمَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ هَكَّابٍ ابْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحَدِيثِيَّةِ وَالْقُدُوسِ تَمَامًا مَرَّتَيْنِ وَجِئْتُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ هُوَ أَمْرٌ رَأَيْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْبِلْ وَمَنْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينٍ أَوْ تَسْلُكُ نَسِيكَ فَالْأَيُّوبُ لَا تَذَرُ يَأْتِي هَذَا مَثَلًا.

۱۳۴۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي يَسْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ لَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَدْيِيَّةِ وَهَمَّ مُخْرِمُونَ وَهَمَّ حَصَرُ مَا الْمُشْكِرُونَ قَالَ وَكَانَتْ لِي وَفَرَّةٌ فَخَعَلْتُ الْهُوَ أَمْرًا تَسَاقُطَ عَلَى وَجْهِهِ فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ ذِيكَ هُوَ أَمْرٌ رَأَيْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْبِلْ وَكَانَتْ لِي هَذِهِ الْأَيَّةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذَى مِنْ رَأْسِهِ فَيَذِيهِ مِنْ صِيَامٍ أَوْ مَدَقَةٍ أَوْ نَسِيكٍ.

بَابُ قِصَّةِ عَجَلٍ وَتَرْبِيَةِ

۱۳۴۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بَرْمِذُ بْنُ سَائِدٍ حَدَّثَنَا

حضرت ابی انیس کھانے سے خود کو مجبور شمار کرتے تھے۔

ابی ابی لیلی کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے زمانے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور مجھے میرے چہرے پر بھر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا کیا یہ تمہارے سر کی جوئی نہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے ان بات میں جواب دیا۔ فرمایا تو اپنا سر منڈا لو اور تین روزے رکھ لینا یا پھر سکیں تو کو کھانا کھلا دینا یا ایک جوئی کی قربانی پیش کر دینا۔ ابوب کا بیان ہے کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ ان بیویوں میں سے پہلے آپ نے کوئی بات کا ذکر فرمایا تھا۔

عبدالرحمن بن ابی لیلی کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حدیبیہ کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور ہم نے حرام ہاتھ دیا تھا اور مشرکین نے ہم کو روک دیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرے سر پر بڑے بڑے بال تھے جن سے جوئی چہرے پر گر رہی تھیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر میرے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا کیا یہ تمہارے سر کی جوئی نہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے جواب دیا ہاں۔ فرمایا۔ اسی بارے میں تو یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلہ دے (سورۃ البقرہ: ۹۶) یا حیرت یا قربانی (سورۃ البقرہ: ۹۶)

عجل اور تربیت قبائل کا ذکر۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبیلہ عجل اور قبیلہ عربہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ میں آئے اور نبی کریم

سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ النَّاسَ حَدَّثُوا  
أَنَّ نَاسًا مِنْ عَصَايَ وَعَدَّيْنَةَ قَدِمُوا  
الْمَدِينَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ  
إِنَّا كُنَّا أَهْلَ مَدْيَنَ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ  
يَرِيفَ وَاسْتَوَخَّمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُودٍ  
وَسَاجٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهِ  
فَيُشْرَبُوا مِنْ السَّابِغَةِ وَأَبْوَالِهَا  
فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا نَاجِيَةَ الْحَرَّةِ  
صَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَتَسَلَّوْا  
رَأْيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
اسْتَأْذَنُوا الدُّودَ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الْقَلْبَ فِي  
أَثَابِهِمْ فَأَمَرَهُمْ فَسَمَوْا أَعْيُنَهُمْ  
وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَكُوِّفُوا نَاجِيَةَ  
الْحَرَّةِ حَتَّى مَا تَرَا عَلَى حَاوِيَةٍ قَالَ  
قَتَادَةُ فَلَمَّا بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ كَانَ يَحُثُّ عَنِ  
الصَّدَقَةِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُثَلَّةِ وَحَتَّى  
لُغِيَتْ وَأَبَابُ وَحَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ  
عَرِيضَةٍ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَالْيَوْمُ  
عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَدِمَ مَرَضُ قَتَادَةَ  
عَلَيْهِ

۱۳۴۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ  
حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عُمَرَ الْحَوَظِيُّ  
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ  
وَأَبُو حَبَّابٍ الصُّوَّافُ وَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
رَجَّاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ وَكَانَ مَعَهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر انہوں نے  
اسلام قبول کر لیا پھر عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! ہم دودھ  
دینے والے جانور دیکھتے ہیں کبھی باری کرتے ہیں اور  
مدینہ طیبہ کی آب و ہوا ہمارے موافق نہیں ہے۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے چند  
دودھ دینے والی اونٹنیاں اور ایک چرواہا دینے کا  
حکم دیا اور ان لوگوں کو حکم فرمایا کہ وہ مدینہ منورہ سے باہر  
پہلے جائیں اور وہاں ان اونٹنیوں کے دودھ وغیرہ پر  
گزار اوقات کرتے رہیں۔ پس وہ پہلے گئے لیکن جب  
مقام حرہ کے نزدیک پہنچے تو اسلام سے نفرت ہو کر پھر کافر  
ہو گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر کے  
اونٹنیوں کو لے کر دوڑ گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کو ان کی اس کفر کی خبر پہنچی تو آپ نے انہیں  
پکڑنے کے لئے کچھ آدمی روانہ فرمائے اور حکم دیا کہ  
انہیں پکڑ کر ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں بھیر دی جائیں۔  
ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے جائیں اور حرہ کے نزدیک ہی  
انہیں ڈال دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور وہ اسی  
اسی حالت میں مر گئے۔ قَتَادَةُ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات  
یہی ہے کہ اس کے بعد عذرات کہنے پر زیادہ زور دینے  
لگے تھے اور مثل کر کے سے منع فرماتے تھے۔ شعبہ، ابان،  
حماد نے قَتَادَةَ سے روایت کی ہے کہ وہ قبیلہ حریزہ کے لوگ  
تھے۔ یحییٰ بن ابی کثیر، ابوبکر، ابی کلابہ نے حضرت انس  
سے روایت کی ہے کہ قبیلہ حنظل کے کچھ لوگ آپ کی بارگاہ  
میں حاضر ہوئے تھے۔

مبارع صوف کا بیان ہے کہ مجھ سے ابی کلابہ نے حدیث  
بیان کی جو ابی کلابہ کے آقا کردہ غلام تھے اور شام کے  
انہماک کے ساتھ تھے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے لوگوں سے  
مشورہ کرتے ہوئے دریافت کیا کہ قسامت کے بارے میں  
تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ حق ہے

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم فرمایا اور آپ سے پہلے خلفائے اس پر عمل کیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ابو قتادہ اس وقت تخت کے نیچے کھڑے ہوئے تھے پس عیسٰ بن سعید نے کہا کہ عرینہ بنیہ والوں کے متعلق حضرت انس کی حدیث کدھر جائے گی؟ ابو قتادہ نے کہا کہ یہ تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان فرمائی تھی۔ چنانچہ عبدالعزیز بن صہیب نے جو حضرت انس سے روایت کی اس میں عرینہ ہے اور ابو قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایت کی اس میں عکک ہے پھر پورا واقعہ بیان کیا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اسْتَشَارَ النَّاسَ يَوْمَ قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذِهِ الْقِسْمَةِ فَقَالُوا حَقٌّ قَضَىٰ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَيْتَ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَبْلَكَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ حَلَفَ سَيِّدُهُ فَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ فَإِنَّ حَدِيثَ أَنَسٍ فِي الْغَرَضِينَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ إِيَّاهُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ مِنْ غَرِيمَةٍ وَقَالَ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ مِنْ غَرِيمَةٍ عَنْ عِكْكَالٍ ذَكَرَ الْغَرِيمَةَ.

لِفَضِيلَةِ تَعَالَى سَوْلَهُ وَأَنْ يَأْتِيَ خَتَمُهُ



## پارہ ۱۷

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کروں گا یہ حدیثیں تم کے لئے ہلا ہے۔

عزوة فاست القروہ غزوة ان لوگوں سے  
سے جو غزوة غیر سے تین روز پہلے رسول خدا کے کچھ  
اونٹوں کو بھاگ کر لے گئے تھے۔

حضرت سلمہ بن اکرم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں صبح کی  
اذان سے بھی پہلے مدینہ منورہ سے باہر نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی اونٹنیاں وہی قرد کے مقام پر بھاگ گئیں۔ اسی اشنا  
میں مجھے حضرت عبدالرحمن بن عوف کا ایک غلام ملا اور اس نے  
بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں پکڑی گئی ہیں۔

میں نے دریافت کیا کہ انہیں کون نے گیلے ہیں؟ اس نے جواب  
دیا کہ بنی مطعان کے لوگ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یا صہبہ عاتہ  
کو کہیں تیرے محبوب ابراہیم کی آواز سنا لی۔ پس مدینہ منورہ کے پہرے  
میں پہنچے اور انہوں نے میری آواز کو سنا۔ پھر میں اسی لوگوں کی جانب  
پسکابھاٹک کر انہیں جابجا اور وہ اونٹنیوں کو پانی پلا  
رہے تھے۔ میں نے تیرے چلانے شروع کر دیئے اور تیرے انداز  
کہتے وقت یہ کہتا رہتا۔ میں اگرچہ کا بیٹا ہوا۔ لیکن طاقت کا دل  
سہا میں یہ ہرزہ بڑھاتا رہا یہاں تک کہ میں نے اسی سے اونٹنیاں پھڑا لیں  
اور انکی تین چادریں بھی چھین لیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان  
اونٹنیوں کی خدمت کیے ہرزہ تھے۔ میں عرض گزار ہوا یا نبی اللہ! میں نے انہیں  
پانی کی تیس بیٹریں دیاں تاکہ وہ پی سکیں۔ میں نے ان کے تعاقب میں چارہ حضرات  
کو روک دیا تھا۔ پہنچنے پر انہوں نے اسی کو روک دیا تھا۔ انہیں بھاگ دیا تو انہیں  
بات کہ گھوڑوں۔ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھ کو اس نے اور رسول اللہ نے

عزوة غیر

بیشی ہر سار کا بیان ہے کہ حضرت سید بن نمیر نے

مَا بَشَرُ غَنَاقَ ذَاتِ الْقَرْدِ وَهِيَ  
الْغَنَاقَةُ الَّتِي أَخَارُوا عَلَى لِقَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ خَيْبَرِ شَاكِرٌ

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ  
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَ  
مِ يَقُولُ خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَدَّ بِالنَّادِي وَحَكَاتِ  
لِقَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ فِي قَدَحٍ  
قَالَ فَلَقِيَنِي غُلَامٌ يُعْبَدُ الْكُفْرَ بْنَ عَوْفٍ فَقَالَ  
أَخَذْتُ بِفَقَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ  
مَنْ أَحَدُهَا قَالَ يَكْلِفَانِ قَالَ فَصَرَخْتُ نَدْتُ مَرْجَاةَ  
يَا صَبَا حَاةٍ قَالَ فَاصْبِرْ سَاعَتَيْنِ لَدُنِّي أَسْبَابُ  
تَمَّ نَدَايَا حَتَّى أَجِزَ حَتَّى أَذْرُكَ مَوْدَكَ  
أَحْذَرُ وَأَسْتَقُونَ مِنْ الْمَذْهِبِ فَجَعَلْتُ أَوْعِيَهُمْ يَنْبِي  
كُنْتُ مَرَامِيًا وَقَوْلُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَ مِ . أَيْ قَرْدِ  
الْمَرْجُومِ بَارَكْتَ حَتَّى اسْتَقْدَمْتُ الْقِيَامَ مِنْهُ  
وَأَسْتَبَلْتُ مِنْكَ شَلَا شَيْئًا مَرْدَةً . قَالَ فَجَلَدْتُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا نَسْتُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ  
قَدْ خَشِيتُ الْقَرْمَ أَمَّا وَهِيَ حَمَلُ شَاكِرٍ فَاقْتَرَأَ إِلَيْهِ  
السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَ مِ مَنَكُنْتَ فَاسْجِعْ قَالَ  
شَعْرًا جَمَانًا فَرَدَّ قُبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ نَاقِيَةٍ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ .

• بِاللَّهِ خَزْوَةُ خَيْبَرِ

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَارٍ أَنَّ سُرَيْدَ بْنَ  
الْغَمَامِ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَدِجَةَ مَتْرَافِيَةَ مَلَّتْ لِمَا كَانَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَامِلًا بِرَحْمَتِهِ إِذَا كُنْتَ بِالْقَوْمِ بَاءً وَهِيَ مِنْ أَذْنِ  
خَيْبَرَ صَلَّى الْخَصْرُ ثُمَّ دَعَا بِاللَّسْرِ وَادْفَعُوا يَدَكَ  
إِلَى الْبَشِيرِ لِمَا تَرَى فِيهِ فَتَرَى فَكُلْ مَا حَكَمْنَا  
تَحْتَ قَامَرَانِي الْقَوْمِ بِرَحْمَتِهِمْ وَمَنْ مَضَى ثُمَّ  
صَلَّى وَتَوَضَّأَ

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سُلَيْمِ بْنِ الْأَكْوَمِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مَتْرَافِيَةُ مَلَّتْ لِمَا كَانَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى خَيْبَرَ فَمَرَرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لِيَا بَشِيرُ  
يَا عَامِرُ لَا تَسْمَعَا مِن هُنَا مَا يَدُكَ وَكَانَ عَامِرُ رَجُلًا  
شَا عِلًا فَفَرَّ يَحْدُثُ بِالْقَوْمِ يَقُولُ

أَلَمْ تَرَ أَنَا أَنْتَ مَا أَهْتَدِينَا وَلَا تَصَدِّقُنَا وَلَا صَكِّتَا  
فَاعْلَمْ أَنَّكَ مَا أَتَقِينَا وَتَقِيتَ الْقَدَامَةَ لَا تَقِيتَ  
وَتَقِيتَ سَكِينَةَ عَلَيْنَا إِنَّا إِذَا جِئْنَا أَبَيْتَا  
وَبِالْيَمِينَةِ عَمْرٍو عَمْرٍو

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا  
الْمَسَاقُ فَأَنزَلُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَمِ لَمَّا رَوَّحَهُ اللَّهُ قَالَ  
رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَجِئْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَوَلَا أَمْتَعْتَنَا  
بِهِ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَجَاءَنَا هُوَ حَتَّى أَصَابَتْنا  
خُمُوصَةٌ شَدِيدَةٌ فَأَمَرَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَسْتَحْضَرُ عَلَيْهِ هُوَ  
فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ مَسَاءً أَيُّوبُ بْنُ أَبِي قَيْحَتٍ عَلَيْهِ سَلَامٌ  
أَوْدَدُوا نَارَ كَثِيرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَلِّمْ مَا هَذِهِ ابْتِزَانٌ عَلَى آيٍ حَتَّى يَمْ تَوْقِيعُ دُونَ  
فَأَنزَلُوا عَلَى نَجْمٍ قَالَ عَلَى آيٍ نَجْمٍ فَأَنزَلُوا نَجْمًا حَمِيمًا  
إِلَّا نَسْبُكَ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا  
وَأَكْبَرُهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدَّيْهَا يَقْرَأُهَا  
وَتَقْبَلُهَا قَالَ أَوْفَاكَ فَلَمَّا نَصَبَتْ الْقَوْمُ مَكَانَ

انہی جاکر وہ غزوہ خیبر کے لئے نبی کریم کے ہمراہ نکلے یہاں تک کہ  
جب ہم سب کے قریب پہنچے تو خیبر کے باطل نزدیک سے تو ناظر  
ہوئے پھر آپ نے پکارا اور وہ لوگوں سے طلب فرمایا۔ کسی کے پاس  
سُتروں کے علاوہ اندیکہ نہ نکلا۔ پس آپ کے حکم سے سُتروں کو  
سلا گئے۔ پس آپ نے تناوُل فرماتے اور ہم نے بھی کھائے  
پھر ناز مغرب کے لئے کھڑے ہوئے تو اپنے صوف لگی فرمائی سننا  
یہی لگی اور نازِ ظہریٰ بھی دوبارہ دہرائی گیا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی جانب تھے ہم اہل بیت کے وقت سفر کر رہے  
تھے کہ ہم سے ایک آدمی نے زمرے بھائی حضرت عاتقہ کے کمانہ اسے  
حاضر کیا ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتے؟ حضرت عاتقہ شاعرِ بکری  
تھے۔ چنانچہ وہ نیچے اتر گئے اور لوگوں کے سامنے یوں  
مدی خوانی کرنے لگے۔

زہدیت گرد فرما تا میرے پروردگار کیسے ہی سکتے تھے ہم بندے طاعت گزار  
نہیں ہر وہی برفراں ہم ہوتے ہیں کہ قوموں کے مقابلے میں صبر و قرار  
ہم پر مال کر سکیں، اے سرورِ خود۔ کا فوجِ کدیں باطل سے دہلیز ہم اندر کرنا  
حکماً افسوس پر ہو جاتے ہیں ظالم با اباد

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مدی خوانی کرنے والا  
کون ہے؟ وہ لوگ عرض کر رہے تھے کہ عامر بن اکوع ہے آپ نے فرمایا۔ اللہ  
اس پر رحم فرمائے۔ ہم میں سے ایک شخص نے حضرت عمرؓ کے ہاتھ ان کے  
سے شہادت واجب ہو گئی یا نبی اللہ اکبر ہی اچھا ہوتا کہ آپ ہمیں  
ان سے اور نافرمان حاصل کر لیتے دیتے۔ بہر حال ہم خیر پہنچ گئے حدیث  
میں یہودیوں کا بھروسہ کر لیا۔ اس مصلحت کے لئے وہ کی قیمت کے باعث  
بھوک نے ہمیں خوب تنگ کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر بھی فتح عطا  
فرمائی۔ جس حدیث میں تمنا ہے جو ہے اس حدیث میں کہ آپ نے نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مدیانت فرمایا کہ یہ کسی ایک ہے وہی پر ہم کیا بیکار  
ہے جو لوگوں نے جواب دیا گوشت۔ دریافت کیا کہ کس چیز کا گوشت ہے؟  
عرض کر دیا کہ یہ تو گدھ کا گوشت ہے نبی کریم نے فرمایا یہ گوشت پھینک دو  
اور ہاتھ پاؤں تھامو۔ ایک شخص عرض کر دیا یہاں رسول اللہ اکبر گوشت

سَيِّفٌ عَازٍ قَصِيرٌ أَقْنَانٌ بِهِ سَاقٌ يَمُودِي لِيَطْمِيئَهُ  
وَيُرْجِمَهُ قَبَابٌ سَبِيحُهُ قَامَابٌ عَيْنٌ رُكْبَتُهُ عَازِمِدٌ  
فَمَاتَ مِنْهُ. قَالَ فَلَمَّا فَعَلُوا قَالَ سَلَسَهُ سَرَانِي  
لَسَرَلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ إِذَا بِيَدِي  
قَالَ مَا لَكَ قُلْتَ كَهَذَا أَذَى وَأَمِي سَاعِمَاتُ  
عَامِدَا حِطَّ عَمَلُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَذَّ بِمَنْ قَالَ لَنْ لَهْ لَا جَرْنَ وَجَمَ بَيْنَ إِيصَبِيهِ  
لَمْ يَجَاهِدْ جَاهِدْ قُلْ عَوِي مَشَى بِمَا مِثْلَهُ حَدَّثَنَا  
قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ سَأَلَهَا.

١٣٥٣. حَكَاتُ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ تَوْصِيفٍ أَخْبَرَنَا  
عَائِدَةُ عَنْ حَمِيدٍ بنِ الطَّيْلِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى خَيْبَرَ لَيْلاً  
وَكَانَ إِذَا أَتَى قَوْمًا يَلِيهِمْ لَمْ يُعْرِضْ لَهُمْ حَتَّى يُصْبِحَهُمْ فَلَمَّا  
أَصْبَحَ عَرَّجَتْ يَهُودُ بَسَاجِبَهُمْ وَوَكَّرُوا يَدَهُمْ فَلَمَّا  
بَاوَدَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَيْمُوسُ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَّجَتْ خَيْبَرًا مَا إِذَا مَرَرْنَا  
بَسَاجِبِهِ قَوْمٌ فَسَاءَ صَبَاحُ الْعَشِيرَيْنِ. أَخْبَرَنَا  
صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا أَنَّ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا  
أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ عَالِبٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَحِبَ خَيْبَرَ كُفْرَةٌ فُجِّرَ أَهْلُهَا يَا لَسَاءَ  
لَمَّا بَصُرُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلُوا  
مُحَمَّدًا وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَيْمُوسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ عَرَّجَتْ خَيْبَرًا مَا إِذَا  
مَرَرْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْعَشِيرَيْنِ  
لَمَّا صَبَتْ مِنْ لُحُومِ الْحُمْرِ قَادِي مُنَادَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمُؤَلَّى يَهْلِيَا يَنْكُرُ عَنْ  
لُحُومِ الْحُمْرِ قَادِي رَجَسَ.

۳۵۴۔ حَكُّ شَا عِبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا  
عِبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ

جذہ پیسنگ کو انڈیاں دھوڈا میں بہ فرمایا چلو اس طرح کرلو جب سنا تو ان  
نے صحت بندی کی تو چونکہ حضرت طاہر کی خواہش تھی، لہذا وہاں جنگ  
انہوں نے خواہش تو ایک بیوی کی تھی، لیکن اچھٹ کرنا سکی دھار  
انکے پیسے تھے، لیکن پرانی جس کے باعث یہ جان بحق ہو گئے حضرت سید  
بیان ہے کہ جب وہیں لوٹنے گئے تو بچے اسروہ درجہ کر دیوں انہوں نے  
میرزا تھک کر فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے، میں عرض کر رہا ہوں میرے ماں باپ  
آپ پر تو ان بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عامر کا حال ضائع ہو گئے ہیں  
ابھی کہیں نے فرمایا جس نے یہ کہا اُس نے غلط کہہ دیا ہے کہ اُسے ترو و گنا اجر ہے۔  
پھر لیکن وہ انگلیوں کو صحیح کر کے فرمایا وہ راہ خدا میں جانفشانی کئے والا مرد

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 رات کے وقت خیر کے مقام پر پہنچے چنانچہ آپ کا یہ معمول تھا کہ جب کسی جگہ  
 رات کو پہنچتے تو صبح تک ان کو گولہ پر حملہ نہیں کیا کرتے تھے جب صبح کے  
 وقت یہودی اپنی گھماڑی اور نہینیں و طروے کے برابر نکلے اور انہوں  
 نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی فوج۔ یہی نبی کریم  
 نے فرمایا کہ خیر و زیاد ہو گیا کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں آتے ہیں  
 تو ان کا فروں کی قسمت بھوٹ جاتی ہے حضرت انس بن مالک فرماتے  
 ہیں کہ جب خیر کے مقام پر پہنچیں صبح بولی تو وہاں کے باشندے اپنی گھماڑیاں  
 و طروے کے برابر نکلے لیکن جب یہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو دیکھا تو کہنے لگے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی فوج نبی کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ خیر و زیاد ہو گیا ہے کیونکہ جب ہم کسی  
 قوم کے میدان میں آتے ہیں تو ان کا فروں کی قسمت بھوٹ  
 جاتی ہے۔ وہاں ہمیں گدھوں کا گوشت دستیاب ہوا۔  
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے  
 متادہا کرنے والے سے تبارکی کہ اللہ اور اس کے  
 رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہمیں گدھے کا گوشت  
 کھانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ ناپاک ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص  
دوسری اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یادگار میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
جَاءَهُ لِقَاءُ أُمِّ الْيَوْمِ فَكَتَبَتْ لَهَا تَهْنِئَةً  
فَقَالَ أُمُّ الْيَوْمِ فَكَتَبَتْ تَهْنِئَةً لَهَا فَكَتَبَتْ  
أُمُّ الْيَوْمِ فَكَتَبَتْ تَهْنِئَةً لَهَا فَكَتَبَتْ  
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَتْ  
لَهَا تَهْنِئَةً فَكَتَبَتْ لَهَا تَهْنِئَةً فَكَتَبَتْ

۱۲۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
أَبْنُ رَجَبٍ عَنْ قَائِمٍ عَنْ أَبِي رَجَبٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ  
وَجَلَّ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبُّونَ قُرَيْشَ  
مِنْ خَيْرٍ يَفْعَلُ تَهْنِئَةً لَهَا فَكَتَبَتْ لَهَا تَهْنِئَةً  
فَقَالَ تَهْنِئَةً لَهَا فَكَتَبَتْ لَهَا تَهْنِئَةً  
فَقَالَ تَهْنِئَةً لَهَا فَكَتَبَتْ لَهَا تَهْنِئَةً  
فَقَالَ تَهْنِئَةً لَهَا فَكَتَبَتْ لَهَا تَهْنِئَةً  
فَقَالَ تَهْنِئَةً لَهَا فَكَتَبَتْ لَهَا تَهْنِئَةً

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَرِيرَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ  
أَبِي رَجَبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
لَا تَحْتَفِلُوا بِمَوْتِهَا فَقَالَ تَأْتِيكَ لَا تَحْتَفِلُوا  
بِمَوْتِهَا فَكَتَبَتْ لَهَا تَهْنِئَةً فَكَتَبَتْ لَهَا تَهْنِئَةً

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
أَبِي حَرِيرَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي رَجَبٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
هُوَ الْمُتَرَكِّبُونَ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ  
عَنْكُمْ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

گرمے کا گوشت کھایا گیا ہے۔ آپ خاموش سوہ و دوبارہ آیا اور کہنے  
لگا کہ گرمے کا گوشت کھایا گیا ہے۔ آپ اس دفعہ بھی خاموش رہے۔  
دوسری مرتبہ حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ آپ تو گرمے کا گوشت کھائی کہ  
عظم بھی کر دیا گیا ہے آپ نے نہ کہہ ملے کہ مکہ دیکر لوگوں میں یہ منادی  
کہ وہ کشتہ اور اسکے رسول نے تمہیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے  
میں بائبل اللہ کی گئی اور سو فائدہ ہو گا بہت سا گوشت کھا یا جا رہا تھا  
حضرت اس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خبر کے نزدیک صحیح کی نفاذ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیرے میں ادا کی پھر فرمایا اللہ اکبر  
غیر برما ہو گیا ہے کہ جو کہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان  
کافروں کی سرخ خراب ہو جاتی ہے یعنی قسمت پھوٹ جاتی ہے۔ یہ سنکر  
انہی خبر کی کہچوں میں بھاگے گئے۔ پس نبی کریم نے لڑنے کے قابل یہودیوں  
کو قتل کر دیا۔ جنگوں وغیرہ کو قید کر دیا۔ قیدیوں میں مفید بھی نہیں  
جو حضرت و صحابہ کے صحابہ میں آئی جو بعد نبی کریم کی خدمت میں پیش  
کر دی گئی۔ آپ نے ان کو کہے ان سے نکاح کر لیا اور ان کی ہی ان کا  
مقررہ اپنا۔ عبدالعزیز بن مسیب نے ثابت سے دریافت کیا کہ ابو حمزہ  
آپ سے حضرت انس سے ان کے ہر کے ہاتھ میں دریافت کیا تھا وہ  
انہوں نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے اثبات میں اپنا  
سر ملایا۔

عبدالعزیز بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی  
اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم نے حضرت حفصہ کو قید کیا تھا پھر آزاد کر کے  
ان سے نکاح کر لیا پس ثابت نے حضرت انس سے ان کے ہر کے ہاتھ میں  
دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ اپنا سر خود آپ ہی کیونکہ  
انہیں آزاد کیا گیا تھا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم اور بعدی شریک کے درمیان محسان کی لڑائی ہوئی  
جب دو وقت شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکر میں اوروں کے ہاتھ میں  
میں وہیں لوٹ گئے تو محاربہ لڑا میں سے ایک شخص ایسا بھی تھا جو ایک  
دو کا قروں کو دیکھتا تو چشم لڑائی میں انہیں موت کے کھاٹا بنا دیتا  
تھا۔ اس کی جگہ ہمارے سرگرمی دیکھ کر بعض لوگ کہنے لگے کہ ہم میں سے

فَسَوَّيْتُمْ لَأَيُّكُمْ لَهْوَ شَادَّةٍ فَلَا فَاذَّةَ إِلَّا اتَّبَعْتُمْ  
يَضْرِبُهَا وَيُغْنِيهِ فَبَقِيَ مَا أَجْرًا وَمَا أَتَوْا أَحَدًا كَمَا أَجْرًا  
فَلَا فَاذَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِنَّهُ  
مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنْ صَاحِبُهُ  
قَالَ لَمْ يَمُوتْ مَعَهُ كَلَامٌ وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِنَّا أَسْرَعُ  
أَسْرَعُ مَعَهُ هَالِ فَجَرَّ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ  
الْمَوْتَ فَوَضَعَهُ سَبْعِينَ يَوْمًا فِي الْأَرْضِ وَذَبَابُهُ بَيْنَ تَدْيِيمِهِ  
فَتَحَامَلَ عَلَى سَيْبِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَّجَ الرَّجُلُ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ  
أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ أَنْزَلَ إِلَيَّ ذِكْرًا  
أَيْدِيَّ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْلَمَ النَّاسُ ذِلَّتِي  
فَقُلْتُ أَنَا مُكْرِبٌ فَخَرَّجْتَنِي فِي طَيْبِهِ ثُمَّ جَرَّجْتُ  
جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَهُ نَحْوُ  
سَبْعِينَ يَوْمًا فِي الْأَرْضِ وَذَبَابُهُ بَيْنَ تَدْيِيمِهِ ثُمَّ تَحَامَلَ  
عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَكْرَتِي ذَلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ لِيَعْمَلَ عَمَلُ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
فِيمَا يَبْدَأُ وَلَيْسَ بِهِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّ الرَّجُلَ  
لِيَعْمَلَ عَمَلُ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدَأُ وَلَيْسَ بِهِ مِنْ أَهْلِ  
مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

۱۲۵۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الْزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ  
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَجْلِي وَمَنْ  
مَعَهُ يَكْفِي إِلَى سَلَامٍ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَكُنَّا  
حَضَرَ الْقِتَالَ قَاتِلَ الرَّجُلِ أَشَدَّ الْقِتَالِ حَتَّى  
كَثُرَتْ بِهِ الْجُرْحَةُ فَكَادَ يَجْعَلُ النَّاسُ يَوْمًا  
فَمَجَّعُوا الرَّجُلَ ثُمَّ الْجُرْحَةُ فَأَعْدَى سَيْدًا مِنْ  
يَكْفِي مَتَّعَ سَتَخْرِجَ مِنْهَا أَسْرَمًا فَخَرَّجَهَا نَفْسَهُ  
فَأَشَدَّ رِجَالًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

اگر جتنا ہم ظلم نے دکھایا ہے اتنا دوسروں کو سنیں دکھا سکا۔ پھر  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسی ہے وہ دوزخی ہیں ہم میں  
سے ایک آدمی نے کہا کہ اس کے ساتھ نہ ہوں گا۔ راوی کا بیان ہے  
کہ اس کے ساتھ نیلے، جب وہ ٹھہرتا تو یہ بھی ٹھہرتے اور جب وہ  
دوڑتا تو یہ بھی اس کے ساتھ دوڑتے گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس  
رمضان میں ہمارے ہاں ایک شخص کو ایک گمراہ گمراہ نے اس کے منہ میں جلی کی ایسی  
بھی ٹھونک دی کہ اس کی زبان پھٹ گئی اور اس کے درمیان میں رکھ کر  
ایسا سا لہو جو تلواریں پر دوڑ رہا تھا اس کے منہ میں گھسائی گئی۔ پس ٹھونک کر  
انہوں نے اس کی منہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ میں تو ہی دیتا  
ہوں کہ واقعی یہ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بات یہ ہوئی  
ہے؟ اس سے عرض کی کہ آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ وہ جلی کی ہے؟  
تو یہ بات لوگوں پر سب گراں گزری تھی۔ پس میں نے کہا تھا کہ اس  
کی حقیقت میں معلوم کر دوں گا۔ پس میں اس کی جستجو میں اس کے ساتھ  
بہل چھوڑ کر سخت زخمی ہو گیا اور اس نے منہ میں جلی کی ایسی ٹھونک دی  
کہ میں پر رگی اور اس کی زبان پھٹنے لگی۔ میں نے کہا پھر اس پر  
اپنا سا لہو جو تلواریں پر دوڑ رہا تھا اس کے منہ میں گھسائی گئی۔ اس وقت رسول اللہ نے فرمایا  
کہ ایک آدمی لوگوں کے دیکھنے میں ابلیس جیسے عمل کرتا رہتا ہے  
لیکن وہ جنتی ہو جاتا ہے اور ایک آدمی لوگوں کے دیکھنے میں جبریل جیسے عمل  
کرتا رہتا ہے لیکن حقیقت میں وہ جلتی ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم منز وہ فیخبر  
میں گھوم رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کے  
باسے میں فرمایا کہ وہ گنہگار ہے۔ جب میدان کا رونا دھونا گرم ہوا تو اس  
آدمی نے خوب جوا خوری دکھائی تاکہ کار سخت زخمی ہو گیا۔ پس بعض  
حضرات کو فرمایا کہ اس میں شک گزرنے لگا لیکن جب اس  
آدمی کو زخموں کی طبیعت نے بہ قرار کیا تو اس نے اپنے ترکش میں  
ہاتھ ڈال کر تیر کا لالہ اس کے سینے میں گھونپ لیا تو کچھ مسلمان تیزی  
سے باہر روانہ ہوئے کی جانب سے وہ عرض کرتے تھے کہ یہ رسول اللہ  
اللہ تعالیٰ نے آپ کے لشکر و گزری کو بچا رکھا ہے۔ فلاں شخص نے  
اپنے گھنے میں تیر گھونپ کر خود کشی کر لی ہے آپ نے فرمایا اے فلاں!

صَدَّقَ اللَّهُ حَدِيثَكَ أَمَّا هَؤُلَاءُ فَقَتَلَنَ نَفْسَهُ  
فَقَالَ قُمْ يَا مَلَأَنَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي قَوْمَ الْجَنَّةِ  
إِلَّا الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ الْوَكِيلَ بِالْزُّهْلِيِّ الْفَاجِرِ  
ثُمَّ بَعَثَ مَعَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ شَيْبَةُ عَنْ يُونُسَ  
عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ قَالَ ابْنُ  
السَّيِّدِ عَنْ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَيِّدِ  
عَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ صَاحِبُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّ  
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ حَبِيبَ الْأَشْرَفِ  
كَتَبَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسَيِّدُ عَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى

کرم سے ہرگز گول میں یہ اعلان کر دے کہ جنت میں کوئی داخل نہیں ہوگا  
مگر ایمان والا یہ شک اللہ تعالیٰ ناجز کوئی کے فیض سے بھی دین کی مدد فرماتا  
چھائی طرح صحرا ہری شیبہ ابو موسیٰ ابی شہاب ابی سیدہ  
عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ہم  
غزوہ خیبر میں نبی کریم کے ہمراہ موجود تھے ابی مبارک ابی موسیٰ ابی ہریرہ  
سید بن سید بن نبی کریم سے مرسل روایت کی ہے اس کی طرح  
صراح ابی ہریرہ ابی ہریرہ عبدالرحمن بن کعب ابی سیدہ ابی کعب  
نے فرمایا کہ مجھے انہوں نے غزوہ خیبر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ غزوہ خیبر میں شریک تھے۔ ابی ہریرہ ابی سیدہ ابی کعب  
سید بن سید بن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے اسے مرسل روایت کیا ہے۔ (مرسل کو وہ اسناد میں  
یہ واقعہ غزوہ خیبر کا بیان کیا گیا ہے جبکہ بعض روایات  
میں غزوہ خیبر کا بتایا ہے)۔

وہ روایت حدیث سے اشارہ معلوم ہو رہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے متعلق بتا دیا ہے کہ کون بستی  
سے اور کون بستی نہیں اس سے تم آپ نے جان لیا کہ جس مسلمان کے متعلق بتا دیا تھا کہ یہ جنتی ہے اور برائی کے مطابق  
ہو کہ وہ غور کشی کے جاں بحق ہوا۔ یہ واقعہ آگے حدیث ۱۲۶۱ میں بھی ہے معلوم دیا ہوتا ہے کہ شاید وہ متعلق تھا وہ اللہ تعالیٰ معلوم و معلوم

۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي حَتْمَانَ عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ  
الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَوْ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى وَادٍ  
فَدَعَوْا أَصْحَابَهُمْ بِاتِّكِبِ إِلَى اللَّهِ أَكْبَرَ اللَّهُ أَكْبَرَ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَكْفُرُوا لِمَنْ لَا شَكَّ عَنْكُمْ  
أَهْمٌ وَلَا عَاقِبَةَ أَنْ تَكْفُرُوا تَدْعُونَ سَيِّئًا قَرِيبًا وَهُوَ  
مَعَكُمْ وَإِنَّا خَلَقْنَا آدَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَصَلِّ عَلَى وَانَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر پہنچے تو انہوں نے کہا کہ یہ فرمایا کہ جب  
خیبر کی جانب روانہ ہوئے تو لوگ ایک قادی میں پہنچ کر کہنے لگے کہ یہ  
کبیر کبیر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اس رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جان پر فرمایا کہ تم کسی ہمسایہ یا غیر حاضر  
کو تو نہیں سنتے۔ بیشک تم اس ذات کو سناتے ہو جو سننے  
والی اور فریب سے یزیدہ تمہارے ساتھ ہے حضرت ابو موسیٰ اشعری  
فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا ابی آپ نے مجھے  
احول ملا قوت لایا اللہ کہتے ہوئے سنا تو مجھ سے فرمایا۔ اسے  
عبداللہ بن قیس نے عرض کیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں حاضر ہوں۔  
فرمایا کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں



فَقَالَ يَا جَدَّ الشَّوْبَتِ قَتَلْتُ كَبَيْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ قَالَ أَلَا دَلَّتْ عَلَى كَلِمَةٍ كُنْتُزِي الْجَنَّةَ  
قَتَلْتُ بَنِي يَارَسُولَ اللَّهِ فَمَا لَكَ أَبِي دَاوِي قَتَالَ لَا  
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا اَلْمَكِّيُّ بْنُ اِبْنِ هِشَامٍ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ اَشْرَافَ رُسُلِ  
فِي صَاقِ سَمَةِ فَقُلْتُ يَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا هَذَا  
اَلطَّرِيقَةُ فَقَالَ هَذِهِ حَرِيْرَةُ اَهْلِ بَيْتِي يَوْمَ خَيْبَرٍ  
فَقَالَ اَللَّهُمَّ اَصِيبْ مَكَّةَ فَاتَيْتُ اَلنَّبِيَّ صَلَّى  
اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَفَّتْ رِيْهُ ثَلَاثَ لَفَافَاتٍ كَمَا  
اَشْتَكَيْتُهَا حَتَّى اَسَاعَتْهُ

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا  
اِبْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَشْرَفَ لِي فِي بَعْضِ  
مَقَارِيْرِهِ فَاَقْتُلُوا اَهْلَ كُلِّ قَوْمٍ اِلَّا عَشِيرَةً مِنْهُمْ  
وَفِي الْمُسْلِمِيْنَ رَجُلٌ لَا يَدْعُ مِنْ اَشْرِكِيْنَ شَاخِذٌ  
وَلَا فَاخِذٌ اِلَّا اَبْتَعَهَا فَضَرَبَهَا بِسَيْفِهِ - فَيَقِيْلُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا اَجَدَ اَحَدًا مَعَهُ مَا اَجَدُ فَلَانَ  
فَقَالَ اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَقَاتِلُوا اَيَّتَانِ مِنْ اَهْلِ  
الْجَنَّةِ اِنْ كَانَ هَذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلًا  
مِنْ الْقَوْمِ لَا تَبْعُهُ فَاِذَا اَسْرَعَ دَابْعًا كُنْتُ مَعَهُ  
حَتَّى يَجِدَ مَا اسْتَعْجَلَ اَلْمَوْتُ فَوَضَعَهُ فَيَصَابُ  
بِسَيْفِهِ بِالْاَرْضِ فَاِذَا بَايَعُ بَيْنَ تَدَايِيْهِ ثُمَّ يَحْمَلُ  
عَلَيْهِ فَيَقْتُلُ نَفْسَهُ فَيُرَادُّ الْجَلَّ اِلَى اَلنَّبِيِّ صَلَّى  
اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَشْرَفُ اَتَدُلُّكَ رَّسُوْلُ اللَّهِ  
فَهَؤُلَاءِ وَمَا اَدَّكَ فَاَخْبَرَكَ فَقَالَ اِنَّ اَلدَّجَلَ يَبْعُكُمْ  
بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَيْثُمَا يَبْدُوْا فَلَيْتَ اِنْ دَرَسْتُ مِنْ  
اَهْلِ النَّارِ وَتَبْعُكُمْ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَبْعُكُمْ  
وَلَيْتَ اِنْ دَرَسْتُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

میں سے ایک خزانہ ہے۔ میں عرض گزار ہوں، یا رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان  
قرودہ بتائیے۔ فرمایا۔ وہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ

۴۔  
یزید بن ابی سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع  
رضی اللہ عنہ کی چٹلی پر زخم کا ایک نشان دیکھا تو دریافت کیا  
کہ اسے ابو مسلم ایہ نشان کیسا ہے؟ فرمایا ایہ مجھے غزوہ خیبر  
میں زخم آیا تھا۔ لوگ قویسی کہنے لگے تھے کہ سلمہ کا آخری وقت  
اچھا تھا یہاں تک کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر  
ہو گیا۔ پس آپ نے اس پر تین مرتبہ دم فرمایا تو مجھے اس کا  
کولہ تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

حضرت سلمہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی غزن  
(غزوہ خیبر) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ شریکین کہ آپس میں ٹکر  
ہوئی تو (شام کے وقت) ہر فوج اپنے لشکر کی جانب واپس لوٹ  
گیا پس مسلمانوں میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو کسی اکاذ کا شریک  
کو زندہ نہ چھوڑتا بلکہ پھاڑ کر کے تلوار کے ذریعے موت کے گھاٹ  
احمدیہ تھا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آج جتنا کام نکالنے دیکھا  
ہے اتنا دیکھنے سے نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ تو بھنی ہے۔ پس لوگ  
کہنے لگے کہ اگر وہ بھنی ہے تو ہم اس سے سختی پھر کون ہوگا۔ مسلمانوں  
میں سے ایک آدمی کہنے لگا کہ میں صحت علی کا جائزہ لینے کی غرض سے  
اس کے ساتھ رہا۔ پھر خواہ یہ تیز چلے یا اہستہ۔ یہاں تک کہ وہ آدمی  
زمی ہو گیا، پس اس نے مرنے میں جلدی کی یعنی اپنی تلوار کا دستہ زمین  
پر دکھا اور لوگ پہنچنے سے پہلے کے درمیان میں دکھ کر اس پر سارا بوجھ رکھ دیا  
اور یوں خود کشی کر لی۔ پس جائزہ لینے والے قوی نے نبی کریم کی بارگاہ میں  
حاضر ہو کر عرض کی۔ میں گویا کرتا ہوں کہ ذاتی آپ اللہ کے رسول ہیں  
آپ نے دریافت فرمایا کہ بات کیا ہوئی ہے؟ اس شخص نے سارا واقعہ  
عرض کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ شک یک آدمی جنتیوں جیسے عمل کرتا ہے  
جیسے لوگ دیکھتے ہیں لیکن ہوتا وہ بھنی ہے۔ وہ کوئی ایسا ہوتا ہے کہ  
لوگوں کے دیکھنے میں وہ جنتیوں جیسے کام کرتا ہے۔ لیکن ہوتا وہ بھنی ہے۔

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْبٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ  
حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ إِنْ تَابَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَدَّيْ طَلَبَ إِلَيْهِ  
فَقَالَ كَأَنَّهُ السَّاعَةَ يَوْمَ حَبْرَةَ

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْبٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ  
حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ إِنْ تَابَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَدَّيْ طَلَبَ إِلَيْهِ  
فَقَالَ كَأَنَّهُ السَّاعَةَ يَوْمَ حَبْرَةَ

۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْبٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ  
حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ إِنْ تَابَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَدَّيْ طَلَبَ إِلَيْهِ  
فَقَالَ كَأَنَّهُ السَّاعَةَ يَوْمَ حَبْرَةَ

ابو عمران فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز  
لوگوں کی طرف دیکھا تو ان کے اندر دو گھنٹی چاندی تھیں، فرمایا اس  
وقت تو آپ حضرت خیر کے یہودیوں کی طرح معلوم  
ہوتے ہیں۔

حضرت سلیم بن کریم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مردہ خیر حضرت علی  
آخر ہجرت کے بعد ہی کیسے پہنچے وہ گئے تھے پھر انہوں نے پہنچے  
ملدیں کہا کہ میں نے تم کا ساتھ دینے سے کیوں پیچھے رہوں،  
پس وہ بھی پہنچے۔ جب ہم وہ رات گزار رہے تھے جس  
کے اگلے روز فتح پائی تھی تو آپ نے فرمایا۔ کل میں فرود  
یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا یا یہ فرمایا کہ کل فرود یہ جھنڈا وہ شخص  
یگا جس سے اللہ کا رسول محبت رکھے ہیں ورنہ اس کے ہاتھوں فتح  
ہوگی۔ ہم اس کی اس بات سے ہنسے کہ کہا گیا، نیچے حضرت علی بھی  
لگے ہیں پہنچے انہیں عطا فرما دیا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر فتح ہوئی۔

حضرت سلیم بن کریم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مردہ خیر کے روز فرمایا کہ کل یہ جھنڈا میں ایسے  
شخص کو دوں گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ وہ  
اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول سے  
دوست رکھنے والی راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے ذات باری کے چہرے  
کے ساتھ گزری کہ دیکھیے جھنڈا کس کو عطا فرمایا جاتا ہے جب صبح  
ہوئی تو لوگ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ سارے یہی تنہا  
لے آئے تھے کہ جھنڈا کس کو مل جائے یہ آپ نے فرمایا۔ علی بن  
ابوطالب کہاں ہیں یہ عرض کی گئی یا رسول اللہ! انکی اسٹیکیں رکھتی  
ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر اس میں جایا گیا۔ وہ حاضر خدمت ہوئے تو رسول اللہ  
نے انکی دونوں ٹکھوں میں لعاب دہن لگا دیا اللہ کے لئے سوغات کی پس وہ  
ایسے شگفتہ ہوئے گویا انہیں برے سے تکلیف ہوئی، اسی نہ تھی۔ پس  
جھنڈا ان میں عطا فرما دیا گیا حضرت علی عرض کرتے ہوئے یا رسول اللہ!  
کیا میں اس وقت تک کے ساتھ ان میں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔ فرمایا  
تم پیچھے سے ان کے پیچھے جاؤ اور انہیں اسلام کی دعوت دے دو  
انہیں بتاؤ کہ اللہ کا حق پورے کے ہاتھ ان پر کیا واجب ہے۔ پس

اللّٰهُ لَا تَرْفَعِيَّ اِلَآهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا اَخْبَرَنِي عَنْ  
اَن يَكُوْنَنَّ ذَاكَ الْخَبْرُ الْمَشْهُورُ -

۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الْزُهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ اَتَيْشِ بْنِ مَالِكٍ  
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَهَا  
عَلَيْنَا الْحِصْنَ ذُكِرَ لَنَا جَمَاعٌ صَفِيَّةٌ بَنَتْ حَبِي  
ابْنُ اَخْطَبٍ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَدُوًّا  
فَاَصْطَفَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ  
فَحَدَّثَنَا بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سُدَّ الْقَوْمِ بِرَحْمَتِ  
فَبَنَى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَرَّ  
مَنْعَ حَيْشَانِي فِطْرٍ صَفِيَّةٌ تُقَرِّقُ لِي اِذْ نَ مِنْ  
حَوْلِكَ فَكَانَتْ يَدَاكَ وَرَبِّمَنَّهُ عَلَى صَفِيَّةٍ ثُمَّ خَرَجْنَا  
اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَدَايْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَحْيَى بِهَا وَرَأَى كَيْبَرَ بِعَادَةِ كَوْنِهِ عِنْدَ بَعِيْرِهِ  
فَبَضَمَ رُكْبَتَهُ وَتَصَمَّ صَفِيَّةٌ وَجَلَّهَا عَلَى رُكْبَتِهِ  
حَتَّى تَمْرُكَبَ -

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَن  
صَلِيْحَانِ عَنْ يَحْيَى عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الْكَظَّيْلِ مَعْمُ  
اَسَدُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَ عَلَى صَفِيَّةَ بَنَتْ حَبِيْبٍ بِطَبْرِ  
خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ حَتَّى اَعْرَسَ بِهَا وَكَانَتْ فِي مَنْ  
ضَرَبَ عَلَيْهَا الْبَحَابَ -

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا سَيِّدُنَا اَبِي هُرَيْرَةَ اَخْبَرَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَنَّهُ قَالَ اَخْبَرَنِي حَبِيْبُ اللّٰهُ  
مَعْمُ اَسَدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثَ اَيَّامٍ  
يَبْنِي عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَايْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَى وَبَعِيْتِ

عبدالکرم اگر ایک آدمی کو بھی اللہ تعالیٰ نے تمہاری وجہ سے ہدایت  
لے دی تو یہ تمہاری وجہ سے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے ۔

مطلب کے آٹا ذکر وہ علامہ کا بیان ہے کہ حضرت  
انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم خیرہ بن گئے اور جب اللہ تعالیٰ  
نے ہماری باتوں کو سنا تو فرمایا کہ ان کو آپ کے سامنے حضرت  
صفیہ بنت حبیب کی تعظیم کا ذکر کرو اچھی کاغذ لڑائی  
میں مارا گیا تھا اور پھر ابھی تک عروسی لباس میں تھیں تو نبی کریم  
ﷺ انہیں اپنی نجییت کے لئے پسند فرمایا پس انہیں مل جل دیئے  
یہاں تک کہ ہم سب تمہارے مقام پر پہنچے تو وہ آپ کے لئے حلال  
ہو گئیں۔ پس رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ علوت فرمائی پھر ایک  
بھوسے سے دستروں پر عیسا (ایدہ) رکھ دیا گیا اس کے بعد ہم سے  
فرمایا کہ اپنے دو گروہ حضرات تمہیں ملیں انہیں بلاؤ پس ہی حضرت سلمہ  
رضی اللہ عنہ کا دلیر تھا۔ پھر ہم مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے گئے تو  
میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حضرت سلمہ  
کے لئے پہنے ہوئے ایک جامد پہنا دی۔ پھر آپ اپنے  
اونٹ کے قریب بیٹھ گئے اور اپنا مبارک راتھ  
اونٹ کے ساتھ لگا دیا اور حضرت صفیہ آپ کے مبارک  
ذاتیہ قدم رکھ کر سوار ہو گئیں ۔

حمید قرنی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی  
اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیرہ کے  
دستے میں حضرت صفیہ بنت حبیب کے پاس تین دن ٹھہرے پھر یہاں تک  
کہ ان کے ساتھ آپ نے علوت فرمائی۔ چنانچہ یہ (اگر دھوئے اور  
پھر امات المؤمنین میں شامل ہوا ہے کے باعث) ان عورتوں میں  
انہیں بھی پروردہ کرنا واجب ہے ۔

حمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے  
ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیرہ اور مدینہ منورہ کے  
درمیان (وایسی پرہیز گار قیام فرمایا اور حضرت صفیہ سے علوت  
فرمائی پھر آپ نے مسلمانوں کو مدینہ کی علوت دی جس میں رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی چیز نہ تھی بلکہ ہر ایک آپ نے حضرت جلال

وَمَا كَانَ يَتَمَنَّى مِنْ خَيْرٍ وَلَا تُجِزُّهَا كَانَتْ فِيهَا إِذْ  
أَنْتَ أَهْرَبُ لَا يَأْرَ لِنَظَامٍ فَبَشَّطْتَ عَالِقِي عَجَبًا لَمَّا  
وَالْأَيْقُوقَ لَسْتَنَ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ (إِخْدَى أُمَمَاهِ  
الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ قَالُوا لَا نَحْبِبُهَا  
فِيهِ إِخْدَى أُمَمَاهِ أَلَمْ يُؤْمِنِينَ وَإِنْ تَحِبُّوا خَيْرَهَا  
فِيهِ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا أَرْتَحِلْ وَطَأَ لَهَا  
خَلْفَهُ وَهَذَا الْيُحْيَى ب.

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ جِرِّي خَيْبَرَ فَسَمِعْتُ  
الرَّسَالَ يَجْلِسُ بَيْنَهُ شَحْرُ فَرَدَّتْ لِإِخْدَا  
طَا لَمَعَتْ فَإِذَا السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَسْتَحَبَّتْ.

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ عَبْدِ بْنِ الْأَعْمَلِيِّ عَنْ أَبِي  
أَسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ وَمَا يَوْفَى ابْنِ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَهَى بِيَوْمِ خَيْبَرٍ أَنْ يَأْكُلَ النَّصْرُ وَالْحُمْرُ وَالْحُمْرُ  
الْأَهْلِيَّةُ نَهَى عَنْ أَكْلِ النَّصْرِ وَكَرِهَ نَافِعٌ وَجَدَّ  
وَلَحْوَ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ عَنْ مَسَارِجٍ.

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَآلِ بْنِ أَبِي  
مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَكَرَ نَهَى عَنْ مُتَعَةِ الْيَسَارِ بِيَوْمِ خَيْبَرٍ عَنْ  
أَكْلِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ.

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَكَرَ نَهَى بِيَوْمِ

کو دسترخوان بھیانے کا حکم دیا تو وہ بچھا دیا گیا، پھر اس پر کھجوریں پھیر  
الہ کچھ بھی رکھ دیا گیا۔ پس مسلمان اس میں کھنے لگے کہ معلوم نہیں انہیں  
اہمات المؤمنین میں شامل فرمایا گیا ہے یا کیز بنا کر رکھا ہے؟ پھر  
کھنے لگے کہ اگر اہمات المؤمنین میں شامل فرمایا گیا ہو گا تو وہی سے  
پہنہ کر دیا جائے گا اور اگر انہوں نے پہنہ کر دیا تو معلوم ہو جائیگا  
کہ کیز بنا کر رکھا ہے۔ پس جب آپ سوار ہوئے تو حضرت صفیر کو اپنے  
پچھے بٹھایا اور ان کے اوپر پہنہ تان دیا گیا۔

حمید بن ہلان کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم خیبر کا محاصرہ کئے ہوئے  
تھے تو کسی یہودی نے (قلعہ سے باہر) ایک توشہ دان بھیجا  
جس کے اندر جیرل تھی، تو اسے لینے کے لئے میں گیا،  
جب میں نے پیچھے پھر کر دیکھا تو قریب ہی نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موجود تھے۔ پس مجھے اپنی اس  
حرکت پر شرم آیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز ہنس اور پالتو گدھوں کا گوشت  
کھانے سے منع فرمادیا تھا۔ ہنس کے بارے میں ان سے  
صرف نافع نے روایت کی ہے اور پالتو گدھوں کے  
گوشت کو کھانے کی ممانعت سالم بن عبد اللہ سے مروی  
ہے۔ (رضی اللہ عنہم)

امام محمد بن علی کے دونوں صاحبزادے عبداللہ اور  
حسن نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے اپنے والد  
محرم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ خیبر کے  
روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ متنع  
کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا  
تھا (رضی اللہ عنہم)

نافع نے بھی عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز پالتو گدھوں  
کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا تھا۔

خَبَرَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْأَصْبَحِيِّ -

۱۳۴۲ - حَدَّثَنَا ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَعْبَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَائِبٍ وَبِشْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ لَحْمَ الْخَمِيرِ الْإِهْلِيَّةِ -

۱۳۴۳ - حَدَّثَنَا ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُقَاتِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَرَخَّصَ فِي الْخَمِيرِ -

۱۳۴۴ - حَدَّثَنَا ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُقَاتِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَرَخَّصَ فِي الْخَمِيرِ -

۱۳۴۵ - حَدَّثَنَا ثَنَا حَبِيبُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَائِبٍ وَبِشْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَرَخَّصَ فِي الْخَمِيرِ -

۱۳۴۶ - حَدَّثَنَا ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَعْبَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَائِبٍ وَبِشْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَرَخَّصَ فِي الْخَمِيرِ -

تائیب نے سالم بن عبد اللہ کے واسطے سے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیر کے دودھ پانچ گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑے کے گوشت کی رخصت فرمائی۔

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیر کے دودھ کو کھانے کے بعد اسے اوپر غلبہ کیا جاتا تھا اس وقت بعض ہماری ہانڈیاں ابلیسی نہیں اور بعض پک کر تیار ہو جاتی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی آیا اور کہنے لگا کہ گدھوں کے گوشت میں سے دوا بھی نہ کھاؤ ہانڈیاں الٹ دینا حضرت ابن ابی اوفی فرماتے ہیں کہ ہم آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ شاید اس گوشت کے کھانے سے اس سے منع فرمایا ہو کہ اس میں سے ناسخا نکالیں جس میں نکالنا گیا ہے، جبکہ دوسرے حضرات یہ فرماتے تھے کہ اس گوشت کے کھانے سے مطلقاً رخصت فرمائی گئی ہے کیونکہ گدھا نجاست بھی کھاتا ہے۔

حدیث میں ثابت ہے کہ میں نے حضرت بلال بن عازب اور حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہم دونوں حضرات سے یہ حدیث سنی ہے کہ خیر کے دودھ جبکہ پکے کے لئے ہانڈیاں پڑھانی ہوئی تھیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہانڈیاں





بِالْفَرَسَيْنِ سَهْمَيْنِ وَبِلَتْلَاحِلٍ سَهْمًا قَالَ فَتَرَهُ تَافِعٌ  
فَقَالَ إِذَا كَانَ مَعَ الدَّجَلِ قَدْرٌ فَلَهُ ثَلَاثَةُ أَسْهُورٍ  
فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ لَكُمْ قَدْرٌ فَلَهُ سَهْوٌ

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
الْمُسَيَّبِ أَنَّ جَبْرِ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ قَالَ مَكِّيْتُ  
أَنَا وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَطْلَيْتَ بَنِي الْمُطْغَبِ مِنْ خَيْبَرِ  
خَيْبَرٌ تَدْرُكُكُمْ وَكُنْ بِمَكَّةَ وَاجِدَ يَنْتُكَ فَقَالَ  
رَأَيْتُمْ هَؤُلَاءِ قَوْمًا مُطْغَبِيًّا وَاحِدٌ قَالَ جَبْرِ  
وَتَرْتَقِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي جَبْرِ  
فَقُمْنَا وَبَنِي قَوْمٍ شَيْئًا

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ  
أَسَامَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ بَدَّةَ  
عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغْنَا مَخْرَجَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِأَيْمَنِ  
فَخَدَّجْنَا هَاجِرَةً إِلَى أَنَا وَأَخَوَانِي فِي أَمْسٍ  
أَصْغَرُهُمْ أَحَدُهَا ابْنُ بَدَّةَ وَالْآخَرُ أَبُو هُرَيْرَةَ  
قَالَ بَطْنُ قَوْمٍ قَالَ فِي كَلَامِهِ وَخَيْبَرِ أَوْ  
إِسْنِينَ وَخَيْبَرِ رَجُلَيْنِ قَوْمِي قَتَلْنَا سَيْفِيَّةَ  
فَالْقَتْلُ سَيْفِيَّةَ تَنَا إِلَى الْجَارِيَةِ بِالْمَشْرِفَةِ فَوَقَفْنَا  
جَعَلَتْ أَبَا طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا  
جَبْرِ فَأَقَمْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ  
أَفْتَحَتْ خَيْبَرَ كَانَتْ أُنْثَى مِنَ الْأَنْثَى يَحْوِلُونَ لَنَا  
يَعْنِي الْأَهْلَ السَّيْفِيَّةَ سَبَقْنَا صُكْرًا بِأَهْلِ جَدْرٍ  
وَمَكَّنَتْ أَمَّا رَمِيَتْ حَبِيبٌ وَهِيَ وَشَنُ قَدِيمٌ  
مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ زَوْجَةٌ وَقَدْ كَانَتْ هَاجِرَةً إِلَى النَّجَارِيَّةِ  
فِيهَا هَاجِرَةٌ عَلَى عَمْرٍ عَلَى حَفْصَةَ وَاسْمُهَا

تشریح یوں فرمائی ہے کہ جس آدمی کے پاس گھوڑا  
تھا اسے تین سے اسی جس کے پاس گھوڑا نہ تھا اسے  
ایک حصہ ملا۔

حضرت جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور  
حضرت عثمان بن عفان دونوں ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہوں کہ آپ سے خیر کے خمس  
سے نبی مطلب کو مال عطا فرمایا اللہ ہمیں نظر انداز کر دیا حالانکہ  
آپ کی نظر میں ہم اندوہ ایک ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک تو نبی ہائیم  
اللہ نبی مطلب ہیں۔ حضرت جبر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے نبی عبد شمس اور نبی ذوقل کو حصہ رحمت نہیں فرمایا تھا۔  
حضرت جبر... ذوقل کی اولاد سے اور حضرت عثمان عبد شمس  
کی اولاد سے تھا۔

حضرت ابو بردہ نے حضرت ابوسوی اشعری سے روایت  
کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ہجرت کرنے کی خبر ملی تو ہم تین میں تھے۔ پس وہاں سے آپ کی  
جانب ہجرت کر کے چلے گئے۔ اس تعلق میں ایک میں تھا اور  
بہرے دونوں بھائی تھے۔ ان میں سے ایک کا نام ابو بردہ اور  
دوسرے کا ابو زہرہ تھا۔ یہ یاد نہیں ہے کہ ان تعلقوں کی تعداد  
بچاؤ سے کچھ اور برائی یا تربیتی یا باطنی افراد جو میری اپنی قوم کے  
اشعری حضرات تھے۔ پس ہم کشتی پر سوار ہو گئے تو اس کشتی  
نے ہمیں کھائی بادشاہ کے ملک سمندر میں پہنچا دیا۔ وہاں ہمارا  
حضرت جعفر بن ابوطالب سے ملاقات ہوئی اور ہم ان کے پاس  
قیام پذیر ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم سارے دن کو اس وقت نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے جبکہ خیر فتح ہو چکا تھا۔ پس  
مسلمانوں میں سے بعض دگرگوں کہنے لگے تھے کہ ہم ہجرت میں  
بن کشتی والوں سے بیعت کر گئے ہیں۔ اسی دوران میں حضرت  
اسماء بنت حمیس جو ہمارے ساتھ کشتی میں آئی تھیں وہ حضرت  
عاصمہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور  
انہوں نے کھانسی کی جانب سے ہجرت فرمائی تھی۔ پس حضرت عاصمہ کے

يَعْنِي هَذَا قَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَنَّهُ مَوْتٌ هَذِهِ  
قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَتْ عُمَرُ أَخْبَشِيَهُ هَذِهِ  
الْبَحِيرِيَّةُ هَذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ وَنَحْنُ قَالَتْ  
سَبْعًا كَرِبًا لِحِجْرَةٍ فَخَرْتُ أَهْلَ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَصَّبَتْ وَقَالَتْ كَلَّا  
وَاللَّهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُطْعِمُ حَيًّا يُطْعِمُ وَيُطْعِمُ حَيًّا هَذَا كَرِبًا فِي ذَا بَرٍّ أَوْ  
فِي آرِضٍ أَوْ بَحْرٍ قَالَتْ لَيْسَ بِهَا لِحِجْرَةٌ وَذَلِكَ فِي  
اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآيُوهُ مَتَى  
لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرِبُ شَرِبًا حَتَّى أَذْكَرَ مَا  
قُلْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرْتُ  
كُنْتُ لَوْ ذِي وَنَخَاتٍ وَسَادُكُمْ خَلْفُكَ يَدَيْتِي  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْنَسَ بِاللَّهِ لَا أَكْذِبُ وَلَا  
أُفِيضُ وَلَا أَتَعَبُ عَلَيْكَ لَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ عَمْرًا كَانَ كَذِبًا وَكَذًا  
قَالَ فَمَا قُلْتِ لَهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهُ كَذًا وَكَذًا قَالَتْ  
لَيْسَ بِأَهْلٍ فِي مِثْلِهِ وَلَا فِي مِثْلِهِ وَلَا فِي مِثْلِهِ  
وَأَحَدُهُ وَكَفَرُوا أَهْلُ الشَّيْءِ لَوْ هَمَزْتَانِ  
قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَآخِصَابَ الشَّيْءِ  
يَأْتُونِي أَيْسًا لَا يَأْتُونِي عَنْ هَذَا الْخَبَرِ مَا مِنْ  
النَّبِيِّ شَيْءٌ مُجَرَّبٌ أَفْضَرُ وَلَا أَظْهَرُ فِي أَفْضَرٍ مِمَّا  
قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَرْزَةَ  
قَالَتْ أَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَآخِصَابَ الشَّيْءِ  
هَذَا الْخَبَرِ يَأْتِي عَنِّي قَالَ أَبُو بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي لَأَعْرِفُ أَهْلَ  
رَفِيقَةِ الْأَعْرَابِ يَأْتِي الْقُرْآنَ حِينَ يَدْعُوْنَ  
بِالَّذِي لَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَهْلِ الْقُرْآنِ يَأْتِي الْقُرْآنَ  
بِالَّذِي كُنْتُ لَهَا مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَهْلِ الْقُرْآنِ تَدْرُوْنَ  
بِالْمَنَازِلِ مِنْهُمْ حَتَّى إِذَا تَقَى الْخَبَرَ

پاس حضرت عمرؓ نے اودھ حضرت اسماءؓ اس وقت وہاں موجود تھیں۔  
حضرت عمرؓ نے حضرت اسماءؓ کو دیکھ کر وہ یا نشت کیا کہ یہ کون ہے حضرت  
حضرت اسماءؓ نے جواب دیا کہ یہ حضرت اسماء بنت عیس ہیں حضرت عمرؓ نے  
فرمایا: بیشک جاغیا بھری سفر کرنے والی یہی ہیں حضرت اسماءؓ نے  
جواب دیا: ہاں حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہجرت میں ہم آپؐ لوگوں سے  
سبقت لے گئے ہیں یہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو مردوں  
کی صحبت نیا وہ قریب ہیں۔ اس پر حضرت اسماءؓ نے فاما غل پر کہ  
کہا: ہرگز نہیں، صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ حضرات رسول اللہ کے ساتھ (موتے  
ہیں ہتھے وہ آپ کے بھوکوں کو کھانا کھلانے، اللہ کے خبروگوں کو  
فیضیت فرماتے دہتے تھے جبکہ ہم دوسرے ملک یا دقہد راز جبکہ  
جہش میں تھے اور ہر ساری تکلیفیں اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے  
لیے اٹھانے ہماری تھیں، صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہ کھاؤ گی  
اور نہ پیوں گی جب تک جو آپؐ نے کہا ہے اس کا ذکر رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کرے گی کہ کہ میں فریت پینالی ہائی اللہ دیا یا  
ہاں ہے وہ قریب میں اس بات کا بھی کہ ہم سے ذکر کے آپ کے حقیقت  
معلوم کر دے گی، صلی اللہ علیہ وسلم میں جھوٹ بھوکوں کی زبان بدلوں گی، اور نہ  
اس پر کہی اضاہ کہوں گی یہی جب نبی کریمؐ خود شریف سے آئے تو  
ہر عرض گزار پیش، یا نبی اللہ حضرت عمرؓ کہتے ہیں اور پوچھ بات  
میں وہی بیان کر دی۔ آپؐ نے فرمایا تم نے انہیں کیا جواب دیا؟  
میں انہوں نے حضرت عمرؓ کو جواب دیا تھا کہ عرض کر دیا آپؐ نے فرمایا  
تم سے زیادہ اللہ کوئی میرے قریب نہیں، ان کی اولاد دوسرے ساخیلوں  
کی ایک ہجرت سے ورنے کشتی والو! تمہارے لئے دو ہجرتوں کا جواب ہے  
وہ فرمائی ہیں کہ میں نے حضرت ابو موسیٰؓ اللہ دوسرے کشتی والے ساخیلوں  
کو دیکھا کہ وہ دوسرے میرے پاس آئے اللہ پر کوئی کھڑے یہ حدیث  
دیانت کرتا تھا کہ نبی کریمؐ کے اس ارشاد گرامی سے بڑھ کر ان کے  
تو دیکھ دنیا کی کوئی چیز زحمت بخش اور عظیم دینی، اللہ کے کلام ہے کہ  
حضرت اسماءؓ فرمایا حضرت ابو موسیٰؓ ان حدیث کو مجھ سے بار بار  
سنتے تھے اور دہرتے حضرت ابو موسیٰؓ سے حدیث کی ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا میں  
اشہری دیکھتا ہوں کہ اللہ سے پہچان لیتا ہوں جب وہ ملت کو تران کریمؐ پر جیتے

أَوْ قَالَ الْعِدَّةُ قَالَ لَهُمُ ارْجِعُوا يَوْمَ مَدِينِكُمْ  
أَنْ تَسْطَرُّوهُمُ-

١٣٨٣. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
سَمِعَ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا جَرِيْدُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ  
قِيَامَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْدَا  
أَنْ أَفْتَحُوْهُ جَنَّةً وَقَسَمْنَا أَنْ لَا يُقْبَلُ أَحَدٌ  
لَمْ يَسْأَلِ النَّفْسَ عَيْنًا -

[illegible]

۱۳۸۵۔ حکایتنا صبیحہ دین ابی مدنیہ را خبر د

ہوئے تھے جس دوران میں آواز کے لئے گھر کی کھوپڑیاں لٹا دی گئیں جب وہ رات  
کو نگرانہ ہو چکی تھا تو کہتے ہیں ملا کر میں نے دند میں بھی لٹکا کر نہیں دیکھا ہوتا  
الہ بڑے حضرت، بلکہ مومن اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت  
کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں حاضر ہوئے تو تعمیرِ فتح ہو چکا تھا اور ہم بعد میں  
پہنچے۔ نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مالِ غنیمت سے  
سب سے محبت فرمائے سالانہ کیا ہے سوا کسی ایسے شخص کو حصہ دیا نہیں  
فرمایا جو اس جماعت میں شامل نہیں تھا۔

سلام ہو! اہل طبع کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ  
 رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہم نے تیسرے کعبہ کو گرا کر مالِ حبش  
 میں بھیج دیا تو چاندی نہیں ملا تھا بلکہ گھاسے اور حشہ مال و متاع  
 انصافات وغیرہ ملے تھے۔ جب ہم رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے  
 ساتھ واپس لوٹے تو انقری مانی دادی میں آئے تو آپ کے ساتھ  
 ایک غلام بھی تھا جس کا نام مدغم تھا جو آپ کی خدمت میں  
 بنی ضہاب کے ایک شخص نے بطور نذرانہ پیش کیا تھا جس وقت  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھادہ اتار دیا تھا تو ایک تیر آیا  
 جس کا چلنے والا نظر نہیں آتا تھا اسدہ اس غلام کو لگے۔ پس  
 لوگوں نے کہا کہ اسے شہادت مبارک ہو۔ پس رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب ذات کی جس کے قبضے میں میری جان  
 ہے۔ بلکہ جو چاہو اس نے تیسرے کعبہ کے نذرانہ غنیمت سے تقسیم  
 بغیرے لی یعنی اس پر لگ ہی کر بھڑکے گی۔ نبی کریم صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنیں کہ ایک  
 آدمی ایک یا دو تسمے لے کر حاضر ہوا اور عرض  
 کی کہ یہ مجھے ملا تھا۔ پس رسول اللہ صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک دو  
 تسمے بھی لگ ہی جاتے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

مُحَمَّدٌ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِيهِ إِنَّهُ سَمِعَهُ  
عُمَرَ بْنَ الْكَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَمَا وَاللَّهِ  
فَقَسِي يَتِي ۖ نَوْلًا أَنْ أَتَكَ أَخِي النَّاسِ بَيَاتًا لَيْسَ  
لَهُمْ شَيْءٌ مَا لَيْعَتُ عَلَى قَرْبَةٍ إِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ  
الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ فَكَيْتِي أَتَكَهَا  
خِزَانَةً لَهُمْ يَقْتَسِمُونَهَا -

۱۳۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْنٍ أَنَّ الْأَشْجَثَ حَدَّثَنَا ابْنَ  
مُهَذَّبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ - نَوْلًا أَخِي  
الْمُسْلِمِينَ مَا لَيْعَتُ عَلَيْهِمْ قَرْبَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا  
كَمَا قَسَمَ الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ فَكَيْتِي -

۱۳۸۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْنٍ أَنَّ الْأَشْجَثَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَبَنَاهُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ أُمَيَّةَ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ سَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ يَتِي رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّ الْبَيْتِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ  
بَعَثْ بَنِي سَيْبٍ بَيْنَ النَّاسِ لَا تَطْلُبْ - فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
هَذَا أَقَاتِلُ ابْنِ قُرْقٍ فَقَالَ وَاصْبِرْ يَا يَتِي  
وَمَنْ قُدَّ وَهَرِ الضَّيَّانَ وَيَذْكُرْ عَيْنَ الرَّبِّ تَعَالَى عَنِ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ سَيْبٍ أَنَّ سَوْمَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ  
يُحِبُّ سَيْبِيَّةَ ابْنِ الْمَعَادِيِّ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَانَ عَلَى سَيْبِيَّةَ مِنَ الْمَدِينَةِ قِيلَ

فَجَاءَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَقِيَ أَبَانَ وَاصْبِرْ يَا يَتِي  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْبِبُ بَرِّهَ مَا اخْتَلَعَهَا وَارْتِ  
حَدَّثَ خَيْرُ النَّاسِ - قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ لَا تَقْسِمُ لَهُمْ قَالَ أَبَانَ فَاسْتَ يَهَذَا يَا وَيْلَهُ  
تَحَدَّرَ مِنْ رَأْسِ ضَايٍ فَقَالَ الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَا أَبَانَ أَجِدِشَ قُلُوبَ قُسَيْمٍ لَهُمْ -

۱۳۸۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَبَلُ بْنُ

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر  
اسندہ منلوں کے انعام کا ذریعہ ہوتا تو جو شہر بھی فتح ہوتا میں  
اس کا مالی غنیمت، ہی طرح مجاہدین میں تقسیم کر دیتا جس طرح  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کا مال غنیمت تقسیم فرمادیا تھا  
لیکن میں اسے خزانے میں جمع کر کے چھوڑ دیتا ہوں تاکہ اسے  
والی مثل اسے تقسیم کرے -

زید بن اسلم کے والد صاحب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے اسے والی منلوں  
کا احوال نہ ہوتا تو جو شہر فتح ہوتا اس کا مالی غنیمت میں  
مجاہدین میں اسی طرح تقسیم کر دیتا جس طرح نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے خیر کا مال تقسیم کیا تھا -

غلبہ بن سید کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے در مالی غنیمت  
سے اپنا حصہ طلب کیا۔ سعید بن اسلم کے لڑکوں میں سے کسی  
نے کہا کہ نہیں حصہ دیا جائے حضرت ابو ہریرہ نے جو، ہا کہا کہ  
یہ تو ابنِ قرظ کا قاتل ہے۔ وہ کہنے لگا کہ اس بچے پر تعجب

ہے جو کہ غنائم کی چوٹی سے اڑا رہا ہے حضرت سعید بن اسلم  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابان کو مدینہ

سے ایک سرور کا سروار بنا کر نجد کی جانب روانہ فرمایا۔ حضرت  
ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابان امدان کے ساتھی قبیلہ کے مقام

پر اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے جب قبیلہ  
فتح ہو چکا تھا امدان حضرات کے گھوڑوں کے تنگ بھجور کی چھال

کے تھے حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ  
انہیں حصہ نہ دیا جائے۔ اس پر حضرت ابان نے کہا۔ اچھا آپ کا یہ

مقام ہے۔ اچھا بے صاحب کوہ غای کی چوٹی سے اڑتے۔ نبی کریم نے  
فرمایا اے ابان! یہ تو امدان ہے انہیں جسے رحمت میں قبول ہے۔

لیکن کہ جلد سے امدان کے سردار کسی ایسے شخص کو قبیلہ کے مال سے حصہ نہیں  
عمر بن یحییٰ بن سعید نے اپنے چچا محمد سے روایت کی ہے

کہ حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

أَبَاتُ مَنْ سَيِّدِي أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قُورَيْشٍ قَدْ قَالَ أَبَاتُ يَدِي هَرِيرَةً وَأَعَجَبْتُ لَكَ وَنَبِيتُ أَحَدًا مِنْ قَدُورِ خَصَائِنِ يَسْتَفِي عَلَى أَمْرٍ أَكْثَرَهُ اللَّهُ يَسْلُو وَيَنْفَعُ أَنْ يَهَيِّئَنِي بِكَ يَوْمَ

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِينٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَفِيٍّ عَنْ ابْنِ شَرَبَابٍ عَنْ عُروَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بَدَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَتْهُ بِمَنْ تَرَاهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِمَّا آخَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ بِأَلَيْسَ تَرَاهَا قَدْ دَخَلَ قَوْمًا بَقِيَتْ مِنْهُمْ قِيَّةٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُدْرِكُ مَا تَرَكْنَاهُ صِدَاقَةً لِمَا بَايَ كُلُّ الْأَخْمَرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَلَأِ قَرَأِي وَالدَّيْرُ لَا أُغَيِّرُ مِنْ هَذَا قَتِيرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَارِثِ بْنِ أَبِي عَفِيٍّ عَنْ عَفِيٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا هُمُكُنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى قَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ قَاطِمَةَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَكَلِمَةً حَتَّى تَوَقَّيْتُ وَعَاشَيْتُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِيرَةً أَشْهَرُ فَلَمَّا تَوَقَّيْتُ دَمْعًا زَلُّهَا مَعِي كَيْلًا قَتَرْتُ بَنِيهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهِمَا نَكَاحًا يَعْلَمُ مِنَ النَّاسِ وَجْهَ حَبَابَةٍ قَاطِمَةَ فَلَمَّا تَوَقَّيْتُ اسْتَنْكَرَ عَلَيَّ وَجْهَ النَّاسِ فَأَلْفَسَ مَقَالَتَهُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ مَبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ يَبَايِعُ تِلْكَ الْأَتَمَّ فَفَارَسَ لِي إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ أُنْجِثَ وَلَا يَأْتِيَ أَحَدًا مَعَكَ كَدَاهِيَةً لِيُخْضِرَ عَمْرًا فَقَالَ عَمْرٌ لَا وَاللَّهِ لَا تَدْعُدُ عَلَيْهِمْ

کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا میں حضرت ابو ہریرہؓ عرض فرما رہے تھے کہ بارگاہ رسول اللہؐ یہ ابن قریظ کا قاتل ہے۔ اس پر حضرت بیان نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا آپ پر تعجب ہے کہ بڑا کڑواہٹان کی چوٹی سے اڑا گیا ہے۔ آپ پر تعجب لگاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں میرے ہاتھوں عزت (شہادت) بخشی اور مجھ کے ہاتھوں ذلیل کرنے (کھر پر کرنے) سے بچا لیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت ابی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کی جانب دائیں علیہ پڑتے ہوئے پیغام بھیجا اور رسول اللہؐ کے اس مال کی میزبانی کا سوا لہو کی جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو بطور میراث فرمایا تھا جو کہ درجہ منورہ میں تھا میرا رخ فلک و کسب کے خمس کا باقی حصہ اس پر حضرت ابو بکرؓ سے جو رہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارے کوئی دولت نہیں جو ہمارے ہاتھ میں نہ ہو نہ ہمیں مرگے ہوئے کوئی مال نہ ہو نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا اور یہی اسی حالت میں ہے کہ جس حالت میں رسول اللہؐ کے مبارک لباس میں تھا اللہ میں خود اسی طرح اس کو خرچ کروں گا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرمایا کرتے تھے۔ یہی حضرت ابو بکرؓ نے اس میں سے حضرت فاطمہؓ کو دیا اور اس حصے میں سے بھی انکار فرمایا پس حضرت فاطمہؓ پر حضرت ابو بکرؓ کی یہ بات گوارا نہ گئی ابھر ان کے پاس سے چلی گئیں۔ اور آخری وقت تک آپؐ سے کام نہیں کیا اور نبی کریمؐ کے وصال کے بعد یہ بھی ماوا میں دنیا میں زندگی نہ کر کے وفات پائی تو ان کے خاوند حضرت علیؓ نے انہیں لات کے وقت دفن فرمایا اور حضرت ابو بکرؓ کو اطلاع بھی دی کہ اللہ خود ہی انکی غار جنازہ پڑھائی حضرت فاطمہؓ کی زندگی میں حضرت علیؓ کو لوگوں میں ایک خاص مقام بہت حاصل تھی لیکن ان کے مال کے بعد لوگوں کی ان کی جانب سے توجہ نہ تھی۔ پس انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے مصالحت کرنے اور بیعت کیلئے کی انہیں کی گونج نہ گئی۔ ان کے بعد حضرت علیؓ نے بیعت جس کی حق میں حضرت ابو بکرؓ کے پیغام بھیجا کہ آپؐ تنہا ہمارے بارگاہ شریف لائیں اور آپؐ کے ساتھ



وَحَدَّثَنَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَسَيْتُمْ أَنْ تَفْعَلُوا  
 بِمَا دَلَّوْا عَلَيْهِمْ قَدْ خَلَّ عَلَيْهِمْ وَأَبُو بَكْرٍ حَسَنَةً  
 عَنِ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَكَ وَمَا أَعْطَاكَ  
 اللَّهُ وَكُنْ مَعَنَا عَلَيْكَ خَيْرًا مَا قَالَهُ الْبَيْتُ  
 فَوَيْلٌ لَكَ اسْتَبَدَّ دُتْ عَيْنُكَ بِإِلَهِكَ وَدُتْ مَنْزِلُ  
 يَوْمَ بَيْتِ نَابِئِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَجِئْتُ حَتَّى قَامَتِ بَيْنَنَا أَبِي بَكْرٍ لَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ  
 قَالَ دَاكُوزِي نَعِيْنِي مِيْدِيْمَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَجِدَ مِنْ  
 قَوْمِ أَبِي دَاكُوزِي شَجَعَتِي مِيْدِيْمَ وَيَسْأَلُونِي خَيْرَ  
 الْأُمُورِ لَقَدْ رَأَيْتُ فِيهَا هِنَ الْخَيْرِ لَوْ أَنَّ دَاكُوزِي أَمْسَلَ  
 سَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ  
 فِيهَا لَأَصْنَعُهُ فَقَالَ عَيْنِي بِكُفْرٍ مَوْعِدًا لَكَ  
 الْبَيْعَةِ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ كَثِيرًا لَقَطَفَ  
 رَقِي عَنِ الْخَيْرِ فَتَشَقَّقَ وَذَكَرَ شَأْنِي وَتَحَكَّمَ  
 قَيْنَ الْبَيْعَةِ وَغَدَّرَ دَاكُوزِي أَعْتَدَ رَأْيِي شَوْ  
 اسْتَفْعَرَ وَتَشَقَّقَ عَيْنِي فَعَطَّرَ حَقِّي أَبِي بَكْرٍ وَحَدَّثَنَا  
 أَنَّهُ لَوْ رَجَعْتُ عَيْنِي دَاكُوزِي مَنَعَنِي نَعَاثَةً عَنِ أَبِي  
 بَكْرٍ وَلَا لَمْ تَكُنْ إِلَّا لَقُوزِي فَطَمَنَهُ اللَّهُ بِهِ وَبَيْتُ كَرِي  
 لَمَّا فِي هَذَا الْأَمْرِ فَجِئْتُ قَدْ سَتَبَدَّ عَلَيَّ فَرَجِدًا  
 فِي الْأَنْفِ فَسَتَبَدَّ إِلَيَّ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا أَحَبِّتَ  
 وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَيْنِي قَرِيبًا حِينَ رَاجَعُ  
 الْأَمْرَ الْمُعْتَدِيَةً

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدَ بْنِ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
 حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ عِكْرِمَةَ  
 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا كُنْتُ خَاصِمَةً  
 قُلْتُ أَلَا نَفْصِيْمٌ مِنَ الْخَيْرِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا  
 قَوْمُهُ بْنُ جَبْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
 أَبِي دَاكُوزِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَسَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

کہ وہ مرد بڑا بڑا ہو کر حضرت محمد کی موجودگی کو یہ ان دونوں پسند نہیں فرماتے  
 تھے حضرت عمرؓ نے بھی یہی فرمایا کہ تم آپ کو ان کے پاس تنہا نہیں جانا  
 چاہیے حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ مجھ سے کسی قسم کا عذر نہیں ہے اس لیے  
 میں تم میں سے کسی کے پاس حریف ہواؤں گا۔ میں حضرت ابو بکرؓ کے پاس تشریف لے  
 گئے حضرت علیؓ نے فتہ احد میں شہادت دی، دیکھا، بیشک جو فضیلت  
 اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے ہم اسے ابھی طرہاً پہچان گئے اس  
 بعد ابھی یہ رسول اللہؐ نے آپ کو رحمت فرمائی ہیں کہ ان حسد نہیں ہیں اس  
 لیے میں نے اپنے ہاتھ اور پیٹیاؤں کی وجہ سے کہہ کر رسول اللہؐ کی قربت کے باعث  
 ہمارا بھی اس میں حصہ ہے، بیشک حضرت ابو بکرؓ کی اکھڑ سے آسمو جاری  
 ہو گئے، یہ جب سنا کہ کھڑو توجہ ہو کر حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا، تم اس ذات  
 کی جس کے چہرے میں میری ہاتھ ہے رسول اللہؐ کی قربت کے ساتھ سلوک کرنا  
 مجھے اپنی قربت کے ساتھ سلوک کہہ سکتا ہوں، عزیمت ہے میرے ادب آپ

حضرت کے درمیان ہوا ان کے اندر میں اختلاف ہے کہ میں نے اس سلسلے میں  
 بدل کا دوسرا نہیں دیکھا، ان میں طرہ رسوا اللہ کا نہیں کرنا کرتے ہوئے  
 دیکھا تھا اس عمل کا ترک بھی کیا بلکہ اس طرہ کا یہ ہے حضرت علیؓ نے کہا کہ میں  
 آپ کے درمیان بہت کلمہ دے رہا ہوں جب حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ اگرچہ  
 تو میرے بارے میں یہ کہہ کر شہرہ لگا کر حضرت علیؓ کے بارے میں بیان کرنا  
 اللہ کے بہت ذکر علیؓ کے بہت بیان گئے، ان کے بعد حضرت علیؓ نے  
 استغفار اور شہرہ لگانے کے بعد حضرت ابو بکرؓ کی عظمت اور کمال بیان  
 فرمایا اللہ و شاعت فرمائی کہ میں نے جو بات کہی حضرت ابو بکرؓ سے بہت نہیں کی تھی  
 اس کی وجہ نہیں تھی کہ مجھ سے کسی قسم کا عذر تھا، انہوں نے نہیں جس فضیلت  
 اللہ نے آپ کے کو ادا ہے بلکہ اس کا انکار تھا، بلکہ ہم کہتے تھے کہ اگر اختلاف میں  
 ہمیں کوئی دلیل ہو تو آپ کو حق حاصل ہے، دور میں نظر انداز کر کے خود مختار بن گئے  
 مگر کہ میں نے یہ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہا نے فرمایا: جب خیر فتح ہوا تو ہم کہنے لگے کہ  
 اب شکم میر جو کہ مجھ میں کھلا کر رہا گئے۔ عبد الرحمن  
 بن عبد اللہ بن بشار نے اپنے والد ماجد سے روایت  
 کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا  
 خیر فتح ہونے سے پہلے ہم نے کبھی شکم میر جو کہ



کتاب میں کھایا تھا۔

### رسول خدا کا اہل خیر پر عامل مقرر کرنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیر کا عامل مقرر فرمایا۔ پس وہ بڑا کمبختیوں سے کر آپ کا بارگاہ میں حاضر ہوا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ خیر کی ساری کجیوں اسی کی ہیں؟ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ خدا کی قسم، ساری کجیوں قوامی نہیں ہیں۔ ہر تار میں ہے کہ ہم بڑا صاع گھٹیا کھجوریں کے بڑے ایک صاع عمدہ کھجوریں لے جیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے بدلے اور صاع۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بکہ انہیں درجوں سے فروخت کر دیا کرو اور ان اچھی کھجوریں کہہ میں سے خرید لیں اور حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ دونوں حضرات سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مدلی کے انصاریوں سے کسی کو خیر کا عامل مقرر فرمایا تھا۔ ابو صاع سکن نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (رضی اللہ عنہما)

### رسول خدا کا اہل خیر سے معاملہ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے سود میں کوڑیوں اسی ضرور پر کاشت کے لیے دیکھ کر کہتے باڑی کریں اور اپنی محنت و مشقت و جزا کے بدلے میں پیدا کا ادا حاکم میں گئے۔

### خیر میں رسول خدا کو زہر آلودہ گوشت کھلایا گیا۔

اس واقعہ کی عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم خیر فتح ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

قَالَ مَا شَيْئًا حَتَّى تَقْتَحَنَ خَيْبَرُ۔

۴۰ باب ۵ استیعجال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اہل خیبہ۔

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيبِ بْنِ سَهْبِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ فِي هَذِهِ رَحِيهِ الْقَوْمُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَجَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرٍ فَجَاؤَهُ بِكَبْشٍ خَيْبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ تَكُنِي خَيْبَرٌ هَكَذَا فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَنَّا خَدَّ الْقَوْمِ مِنْ هَذَا بِالْقَاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِمِ الْجَمْعِ بِالذَّارِهِو تَعْرَأْتُمْ بِالذَّارِهِو خَيْبَتِ وَقَالَ عَبْدُ الْمُجِيبِ بْنُ سَهْبِيلٍ عَنْ عَبْدِ الْمُجِيبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ وَابَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخْبَابِيَّ هَذِي مِنْ الْأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرٍ مَرَّةً عَلَيْهِمْ وَعَنْ عَبْدِ الْمُجِيبِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابَا سَعِيدٍ وَشَدَّةَ۔

۴۱ باب ۶ مَعَامَلَتَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ خَيْبَرٍ۔

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَهْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا إِيَّاهُمْ أَن يَفْعَلُوا مَا فَعَلُوا وَفَعَلُوا مَا فَعَلُوا بِخَيْرٍ مِنْهَا۔

۴۲ باب ۷ الشَّاهِدَاتُ الَّتِي مَكَثَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرٍ وَأَهْلِهِ عَدُوَّةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ لَنْ يَفْعَلَ خَيْرًا هَدَيْتَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاقِبَ فِيهَا سَمِعَ

بَابُ عَزْوَةِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

۱۳۹۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِجَبِي بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَمَةٌ عَلَى قَوْمٍ فَعَمَّتُوا فِي إِعَادَتِهَا فَقَالَ إِنْ تَطَعْتُمْ فِي إِعَادَتِهِ فَقَدْ كَسَمْتُمْ فِي إِعَادَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَإِنَّهَا لَمَّا تَقْدُ كَانَتْ خَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَتْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَى إِيَّائِي فَلَنْ هَذَا لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسَ بِلَايَ بَعْدَهُ

بَابُ عَزْوَةِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۹۵- حَدَّثَنَا شَيْخُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ

إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِي رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَجْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ لَمَّا أَعَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِي

النُّجْدَةِ قَامِي أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ يَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَكَّةَ

حَتَّى قَامُوا هُمْ عَلَى أَنْ يَقْبَعُوا بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا

كُتِبَ لَهُمْ كُتِبَ لَهُمْ هَذَا مَا قَامِي عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ

رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا لَا نَعْبُدُ هَذَا أَوْ نَعْبُدُ نَبِيَّكَ رَسُولَ

اللَّهِ مَا مَنَعَنَا لَكَ شَيْئًا وَلَكِنْ أَمَّا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ

لِعَبْدِي أُمِّهِ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ عَيْنٌ لَأَدَا اللَّهُ لَكُمْ أَصْحَابَكُمْ

أَمَّا فَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْكَتَ

وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتَبُ فَكُتِبَ هَذَا مَا قَامِي مُحَمَّدٌ

ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَكَ يَدِ خَلِّ مَكَّةَ الْبَيْتَ الْكَبِيرَ إِنْ أَسِيفَ

فِي الْقَدَافِ وَأَنْ لَا يَخْذِرَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ

أَرَادَ أَنْ يَتَّبِعَهُ فَإِنْ لَا يَمْتَنِعَ مِنْ أَهْلِهَا بِهِ أَحَدًا

إِنْ أَرَادَ أَنْ يَقْبَعَهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ

میں وہ یہ کے طود پر بکری کا گوشت پیش کیا گیا جس میں

ذہر تھا۔

عَزْوَةُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں پر حضرت اسامہ بن زید کو امیر مقرر فرمایا اس

پر بعض حضرات مسخر ہوئے تو حضور نے فرمایا کہ آج تم اسامہ کے امیر

بننے پر اصرار میں کر رہے ہو جیسا اس سے پہلے تم نے ان کے والد ماجد حضرت

زید ابی اسیر ہانے پر بھی اصرار میں کیا تھا حالانکہ خدا کا قسم وہ امارت

کے پوری طرح اہل تھے اور مجھے وہ سب لوگوں سے زیادہ

تھے اور ان کے بوجھ میں (حضرت اسامہ) سب لوگوں

سے چارے ہیں۔

عَزْوَةُ الْقَضَاءِ كَالْزَكَرِ

اس کی رسول خدا سے حضرت انس نے روایت کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب زید ابی اسیر کی

عزیت ہوئی تو اس نے فرمایا تو ابلی کو ایک مانتے کے دستے میں رکھو بن گئے یہاں تک

کہ ان کے ساتھ اس طرح صلہ ہو کہ اگر ایک سال آپ میں دن میں شریعت میں جب صلہ

تاکرک جاری رہا تو اس میں ضرر کیا گیا کہ یہ رسول اللہ سے سوا وہ ہر آدمی پر

لگے گئے کہ یہاں سے میں اسے کیوں کر چھو آپ کو اس کا رسول تسلیم کرنے کی چپکے راستے

میں نہ بھی کاربند نہ دلتے اب اگر آپ محمد بن عبد اللہ ہیں آپ نے فرمایا کہ میں اس کا رسول

ہوں پھر آپ حضرت علی سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ

عنه کی نہیں اس کی قسم نہیں اسے بھی نہیں مٹاؤں گا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

یہ دعا کی آپ اچھ لڑے کہنا ہولنتہ نہ تھے لیکن آپ نے فرمایا کہ یہ جو بن عبد اللہ کا صلہ

محبت کہہ کر میں تمہارے کہ ماضی نہ ہو کہ اسے اس کے جوہر میں ہو کہ اگر

میں کوئی انسان کے ساتھ باجواب تو اسے نہیں بے جا نہیں کے اہل ان کے ساتھیوں

میں سے اگر کوئی ایسا بہت چاہے تو اسے نہیں بے جا نہیں کے جب آٹھ سال پہلے حضرت

علی رضی اللہ عنہ نے اس کی امت چھو لی تو قریشی حضرت علی کے پاس آئے اور کہنے

لگے کہ بچہ صاحب سے کیے کہیں سے چلے جائیں کیونکہ حضرت پر نبی ہو گئی ہے جب نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کو حجاز لایا آپ کے پیچھے چھا جان چھا جان کئی چھوٹے

نر کی تھی یہی حضرت علی کے پاس پہنچا ہوا چھوٹے کا پڑا اور حضرت فاطمہ

أَتَوَلَّيْنَا قُلُوبَنَا قُلْ يَصْحَابُكَ أَصْدُقُ عَنَّا فَقَدْ  
مَضَى الْجَلُّ فَخَدِّجْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْرَةَ مَتَادِي يَا عَمْرُو يَا عَمْرُو  
فَقَتَتْ وَلَهَا عَمْرُو فَتَأَخَّرَ بِمَدْرَاهُ فَقَالَ لَهَا طِمَّةُ  
عَلَيْهَا السَّلَامُ قَوْلُكَ ابْنَةُ عَمْرُو حَمْرَةَ فَاحْتَمَمَ  
فِيهَا عَمْرُو وَفَدَّيْتُ وَجَعَفَرْتُ لَ عَمْرُو أَنْ أَخَذْتُهَا  
وَوَيْ ابْنَةُ عَمْرُو وَقَالَ جَعْفَرُ ابْنَةُ عَمْرُو وَخَالَتُهَا  
تَحْتِي وَقَالَ نَيْدُ ابْنَةُ أَخِي فَقَصَصَ بِهَا الْمَشْبُوعِي  
مَنْكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَالَتُهَا وَقَالَ الْحَالَةُ بِمَا يَلِيقُ  
الْأَمْرُ وَقَالَ يَعْزِي أَنْتَ وَبِئْسَى ذَا نَاسِكَ وَقَالَ  
لِجَعْفَرٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخَلْقِي وَقَالَ لِيُزِيدَ أَنْتَ  
أَعُوذُ وَمَنْكَ مَا وَقَالَ عَمْرُو أَلَا تَعْدُدُ بِسِتِّ

لہا کیا آپ کے چچا جان کا صاحبزادی ہے جس کو میں نے لے لیا ہے۔ پس اس کو لکھنے  
پس رکھنے کے بارے میں حضرت امیر حضرت زید اور حضرت جعفر کے درمیان نزاع  
ہوا۔ حضرت امیر کہتے تھے کہ اسے میں نے لیا ہے مگر میرے چچا کا بیٹی ہے حضرت جعفر  
کہتے تھے کہ میرے چچا کا بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے اور حضرت  
زید یہ کہتے تھے کہ میرے چچا کا بیٹی ہے۔ پس اس کو میں نے اس کی خالہ کے پاس دینے  
کا قصد کیا اور زید اور اس کی خالہ ہوتے ہیں۔ پھر آپ نے حضرت امیر سے زید کو رقم  
سے ہوا دینے میں سے حصہ۔ پھر حضرت جعفر نے زید کو رقم سے حضرت امیر سے حصہ  
ہوا اور حضرت زید سے زید کو رقم ہوا۔ چنانچہ اس کے بارے میں حضرت امیر نے ایک دفعہ  
صنوعک نصحت میں عرض گزار ہوا کہ آپ حضرت حسن کے  
صاحبزادی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے۔ مندرجہ  
وہ تو میری بیوی  
بستی ہے۔

حَمْرَةَ قَالَ إِنَّمَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الذَّصَاعَةِ .  
۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَأَى حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا  
فَلْيَمْحُودٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ  
حَدَّثَنَا رَافِي حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ قَافِي عَنْ  
أَبِي حَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدَّجَ مَعْمَرَةَ فَخَالَتُهَا كَفَّارُ قَدِيشٍ بَيْنَهُ  
وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَفَعَّرَ هَذِيحَةَ وَخَلَقَ رَأْسَهُ بِأُخْدُ بَيْتِهِ  
وَقَاضَا هُوَ عَنِ أَنْ يُعْتَمِرَ الْعَامَرُ الْمُتَعِيلُ وَكَأَنَّ  
يُحْيِيكَ سِلَاحًا حَالِيَهُمْ إِلَّا سَيُوفًا وَلَا يُفِيدُهُمْ  
إِلَّا مَا أَحْبَبُوا فَأَعْتَمَرُوا مِنَ الْعَامَرِ الْمُتَعِيلِ قَدْ خَلَّهَا  
كَمَا كَانَ صَاحِبَهُمْ فَلَمَّا أَنْ قَامَ بِهَا ثَلَاثَ أَصْفَدَةٍ  
أَنْ يُخَدِّجَ لَخَدِّجَ .

حضرت ابی حرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم میں سال عمر کے ارادے سے نکلے تو آپ  
کے والد بیت اللہ خرمہ کے درمیان کفار قدیش میں ہو گئے۔ پس  
آپ نے خرمہ کے مقام پر اپنی قرانی ذبیح قربانی اور سر منڈوا دیا۔ فیصلہ  
یہ ہوا تھا کہ اگلے سال عمرہ کیا جا سکے ہے اور اختیار میں کہ کوئی  
نکاح اس واسطے کو کہ اس کے والد میں اسنے دن شہر میں جتنے دن  
قریش چاہیں۔ پس اگلے سال آپ نے عمرہ کیا۔ پس آپ  
مکہ مکرمہ میں اسی طرح داخل ہوئے جیسا کہ صلح نامے  
میں لکھا گیا تھا۔ جب تین دن گزر گئے۔ تو ان  
لوگوں نے چلے جانے کے لیے کہا، پس آپ  
چلے آئے۔

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِي شَرِيفَةَ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ جَاهِلٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا  
وَعَمْرَةُ بَنُ النَّبِيِّ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عِنْدَ اللَّهِ  
عَمْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا جَالِسًا إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ  
نَحْنُ قَالِ كَيْفَ أَعْمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

معاذ کا بیان ہے کہ میں اور عروہ بن زبیر دونوں  
مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما عروہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ عروہ نے  
اس سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی مرتبہ عمرہ کیا تھا  
فرمایا چار دفعہ۔ پھر ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ کے سوال کرنے

قَالَ أَرَبَيْتُمْ مَعَكُمْ السَّيِّئَاتِ عَارِثَةُ قَالَتْ  
عُرْدَةُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَكَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ  
أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَكَرَ عَمْرًا رَبِّهِ عَمْرًا فَقَالَتْ مَا أَعْمَرَ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرًا إِنْكَ وَهُوَ شَهِدَا  
وَمَا أَعْمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ.

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى  
يَقُولُ لَمَّا أَعْمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَكْرَتَهُ مِنْ غِلْمَانٍ أَكْثَرِكَيْنِ وَمِنْهُمْ أَنْ  
يُؤَدُّوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ حَزْبٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ وَهْرَانُ زَيْدٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَيْبِ بْنِ جَبْرِ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ  
إِنَّهُ يَقْدُمُ عَلَيْكُمْ وَفَدَّ وَهَنَهُمْ كَيْفَ يَذِيبُ وَ  
أَمْرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا  
أَلَا شَوَاطِئَ الشَّلَاقَةِ هَإِنِ يَمْشُوا مَا بَيْنَ التُّرُكَيْنِ  
وَلَوْ يَنْجُوهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا  
إِنْكَ إِنْ بَقَا عَلَيْهِمْ ذَرَادُ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ  
عَنْ سَيْبِ بْنِ جَبْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَدِمَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَامِهِ الَّذِي اسْتَأْمَنَ  
قَالَ أَرُمَلُوا لَرَى الْمُشْرِكُونَ قَدِ هَمُّوا وَالْمُشْرِكُونَ  
قَبْلَ تَقْبِيعَاتٍ.

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ  
عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
إِنَّمَا سَمِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّتِ وَبِابْنِ  
الصِّفَاءِ وَالْمَرْفُوعَةِ لِرَبِّهِ الْمُشْرِكِينَ قَوْلُهُ.

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

کہ آواز سن کر عروہ عرض گزار ہوئے۔ اسے ام المؤمنین! کیا  
آپ نے سن لیا جو ابوالعباس نے فرمایا ہے میں کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مہمانی و مقدسہ میں چادر عریض کیے تھے؟  
انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹے بھی عریض  
کیے ان میں یہ خود بھی تو موجود ہے یہی لیکن آپ نے رجب  
میں ہرگز عریض نہیں کیا۔

حضرت ابن ابی الدنا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عسکرہ کیا تو ہم نے  
آپ کو چھپا رکھا تھا تاکہ مشرکین اور ان کے لڑکے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قسم کا اذیت نہ  
پہنچا سکیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا کھڑی درود مسودہ ہوا تو مشرک  
اپس میں کہنے لگے کہ تمہارے پاس وہ لوگ آئے ہیں جنہیں شراب  
احیہ قیہ کے بخارنے کو مدد کر دیا ہے۔ اس کے پیش نظر نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ پہلے عین چکر کی (طواف) نہ  
ہیں اگر چہ انہوں نے دونوں رنگوں کے درمیان آہستہ چلتے رہنا۔  
آج کل تمام چکر میں اگر چہ چلتے تاکہ حکم مسلمانوں پر شفیق ہونے  
کے باعث نہیں دیا تھا۔ حضرت ابی عباس کی دوسری روایت  
میں اتنا زیادہ ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صلح کے  
سال تشریف لائے تو آپ نے مسلمانوں سے  
اکڑ کر چلتے کے لیے ہنر لایا تھا تاکہ مشرکین  
ان کی قوت کو دیکھیں اور وہ لوگ کوہ قیہقان کے پاس سے  
گزرے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ اور صفادہ  
مردہ کے درمیان مشرکوں کو اپنی قوت دکھانے کی غرض سے  
صلح کرانی تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سمیونہ سے حالت  
احرام میں نکاح کیا اور شہوت اس وقت فرمائی جب وہ مائل  
ہو گئیں۔ ابن سحاق، ابن ابی جمیع، ابان بن صالح،  
عطاء، مجاہد، حضرت ابن عباس کی اس روایت میں اس  
زیادہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے  
سے عمرہ استنثار میں نکاح کیا تھا۔

سر زمین شام میں غزوہ موتہ۔  
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت جعفر کی شہادت  
کے بعد میں ان کے پاس کھرا جواقلان کے جسم پر نیزہ اور تھلک کے  
پچاس سے زیادہ زخم تھے، جن میں ان کی پیشہ پر ایک بھی نہیں  
تھا۔ دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
منہما سے یہاں کہ غزوہ موتہ کے وقت رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن عاصم کو  
سب سے سار بنایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ اگر یہ خمیدہ ہو جائیں تو ان کی جگہ حضرت  
ہوں گے۔ اگر وہ بھی خمیدہ ہو جائیں تو ان کی جگہ عبداللہ  
بن عاصم ہوں گے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر کا  
بیان ہے کہ میں خود اس غزوہ میں شامل تھا، تو ہم  
نے حضرت جعفر بن ابیطالب کو تلاش کیا، پس میں  
نے ان کو شہدا میں پایا اللہ ان کے جسم پر نیزہ  
اور نیز کے قوت سے زیادہ زخم تھے۔

.....  
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن عباس کی قبر انے جیسے ان  
کے خمیدہ ہونے کے متعلق کوئی کہہ نہیں سکتا تھا۔ چنانچہ آپ نے  
فرمایا کہ اب مجھ کو اذیت ہے، لیکن وہ خمیدہ ہو گئے۔  
پھر حضرت نے مجھ کو استنجال دیا، تو وہ بھی خمیدہ ہو گئے۔ پھر ابن عباس  
نے مجھ کو استنجال دیا، اور وہ بھی جام شہادت نوش کر گئے۔ یہ

وَقَدْ بَشَّرَكُنَا أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ تَذَكَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيِّمَتَهُ  
وَهُوَ مُخْرِمٌ رِيحًا وَهُوَ حَلَالٌ وَمَا نَسِيَ بَسْرَتَ  
وَلَدَ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبَانُ  
ابْنُ مَرْثَدٍ عَنْ عَطَاءٍ وَجَاهِدِ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ تَذَكَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيِّمَتَهُ  
فِي عُمَرَةَ الْقَضَاءِ

باب ۱۲۰۳ غَزْوَةُ مَوْتَةَ مِنْ أَرْضِ الشَّامِ  
۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ابْنِ هِلَالٍ قَالَ وَخَبَرَنِي نَافِعُ أَنَّ  
ابْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ أَنَّهُ وَقَفَ عَلَى جَعْفَرٍ يَوْمَئِذٍ وَ  
هُوَ قَبِيلٌ فَقَدَدْتُ بِهِ خَمْسِينَ مَبِيتَ طَعْنَةٍ وَ  
خَرَّتْ لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِي دُبُرِهِ يَعْنِي طَعْنَةً أَخْبَرَنَا  
أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مَخْيِشَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمْرٌ سَأَلْتُ اللَّهَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ مَوْتَةَ زَيْدٌ مِنْ خَلِيفَةِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ تَبْقَى  
زَيْدٌ فَجَعَفَرُ فَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرُ فَقَدْ أَمَرَ اللَّهُ بِمِثْ  
لِقَاتِهِ قَالَ عَمْرٌو كُنْتُ يَوْمَئِذٍ فِي يَدِكَ أَعْرَافَةً  
فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بَيْنَ ابْنِ كَالِبٍ لَوْ جَدْنَا فِي  
الْقَتْلِ وَوَجَدْنَا مَا فِي جَدِّهِ بَضُفٌ وَتِسْعِينَ  
مِنْ طَعْنَةٍ دَمِيمَةٍ

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ هِلَالٍ  
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَفَى زَيْدًا وَجَعَفَرًا وَأَبْنِ رَوَاحَةَ لَأَنَّ مِنْ  
قَبْلُ أَنَّ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَحَدُ التَّالِيَةِ  
زَيْدٌ فَاصْبَبْ كَرًا أَخَذَ جَعْفَرًا وَصِيبَ ثَمَرٍ

أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأَوْصِيَتْ وَبَعِثْنَا هَذَا رِفَاعِ  
حَتَّى أَخَذَ الدَّيْلَةَ سَبْعَ مِثْقَالٍ مِنْ سَبْعِينَ أَلْفًا حَتَّى  
فَكَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ  
قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ كُنَّا  
جَاءَ قَتْلَ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ جِئْنَا رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِدُّ فِيهِ الْخُذْنَ  
قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَنَا أَكْلِمُ مِنْ مَا يُدْرِيكَ بِرَبِّهِ  
وَمِنْ يَتَّقِي الْإِبْرَاقَ فَاتَّ دُرُجُكَ فَذَلَّ أَيُّ رَسُولٍ  
اللَّهُ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ قَالَتْ وَدُرُجُكَ كَأَنَّ قَامِرَةَ  
أَنْ يَهْلِكُنَّ قَالَ خَذِ الْعَبَّاءَ الرَّجُلُ ثُمَّ قَالَ  
قَدْ عَيَّيْتُكُمْ وَذَكَرْتُكُمْ لَعَنُ جَعْفَرٍ قَالَتْ قَامِرَةُ  
قَدْ هَبَّ نُحْرًا فَيُفَالِقَ اللَّهُ لَعَنُ عَائِشَةَ فَدَرَعَتْ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامِرَةُ  
فِي أَقْدَامِهَا مِنْ التَّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكُنْتُ أَرْغَمُ  
اللَّهُ أَنْفَكَ قَوْلَهُ مَا أَنْتَ تَعْمَلُ وَمَا تَكُنْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَبَّاءِ

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ عَرَبٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَحْيَا ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ  
عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَّةِ حِينَ

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي نَعْمٍ حَدَّثَنَا عَنْ سُلَيْمِ بْنِ  
عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَبِيصٍ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ  
خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ أَنْقَضَتْ فِي يَدِي  
يَوْمَ مَوْتِهِ تِسْعَةَ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِي يَدِي  
إِلَّا صَفِيحَةٌ وَمِيزَانٌ

۱۴۰۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ حُدَّادٍ

فرماتے ہوئے آپ کی پشیمان ہو کر ایک بار تھیں وہاں تک کہ اللہ کی  
توفیق میں سے ایک عورت نے جھڑا سنبھال لیا ہے اور اس کے ہاتھ  
اللہ تعالیٰ نے کانٹوں پر بیچ کر رحمت فرمادی۔

عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت ابن حارثہ و حضرت جعفر  
بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن عباس کے شہید ہو جانے کی  
خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رنج و غم کے آثار نمایاں تھے۔  
آپ فرماتی ہیں کہ دو روز سے کہ جبریل سے میں یہ سطر دیکھ رہی تھی۔  
میں ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور  
کہنے لگا کہ حضرت جعفر کے گھر میں کھجوریں رو رہی ہیں۔ آپ نے  
حکم دیا کہ انہیں منی کر دو۔ پس وہ آدمی گیا اور واپس آکر کہنے لگا  
کہ میں نے انہیں منی کیا لیکن انہوں نے میری بات نہیں مانی۔  
آپ نے صبر ہی حکم دیا۔ پس وہ گیا اور پھر آکر کہنے لگا کہ خدا کی قسم  
انہوں نے تو میں مایوس کر دیا ہے۔ میرے خیال میں پھر رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ جا کر ان کے منہ میں مٹی  
میر دو۔ اس پر حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ  
اللہ تعالیٰ تمہاری ناک خاک آلودہ کرے، خدا کی قسم تم نہ تو انہیں  
روکنے پر قادر ہو اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا  
چھوڑتے ہو۔

عام شعبہ کا بیان ہے کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
کو ستم کرتے تو یوں کہا کرتے تھے کہ اسے تیرا  
واسے کے صاحبزادے اتم پر ملام ہو۔

قیس بن ابی حازم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خالد  
بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ  
جنگ موتہ میں میرے ہاتھ سے تو تلوار میں ٹوٹی تھیں اور  
میرے ہاتھ میں ایک بڑی سی مینی تلوار ہی صمیم سلام  
میں تھی۔

قیس کا بیان ہے میں نے حضرت خالد بن ولید



يَحْيَىٰ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ  
خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ لَقَدْ دَنَىٰ فِي يَدِي يَوْمَ  
مُوتِهِ سِنَّةٌ أَسْيَافٌ وَصَبْرَةٌ فِي يَدِي  
صَفِيحَةٌ بِي بَيَانَةٍ.

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا  
عُمَدُ بْنُ نُصَيْبٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّامِ  
ابْنِ كَيْسٍ رَوَى اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أُعْثِيَ عَلِيٌّ عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ رِاحَةَ فَبَعَلَتْ أُمُّهُ عُمَرُو تَبْنِي وَاجْبِلَاةً  
وَأَكْدَا وَأَكْدَا كَعَلَا دَعِيهِ فَقَالَ جِبْنٌ أَهَاقُ مَا  
قُنْتُ تَبْنِي لِرَاقِلٍ لِي أَمْتُ كَذِيكَ.

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُو عَنْ  
حُصَيْنٍ عَنِ السَّيِّدِيِّ عَنِ الشَّامِ لِي بَيْتِهِ قَالَ  
أُعْثِيَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِاحَةَ فَهَذَا مَلَأَ مَا تَمَوَّ  
تَبْنِي عَلَيْهِ.

**باب** بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ إِلَى الْحُدَاثِ مِنْ جُرَيْمَةَ.

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا كُوفِي عَنْ زَيْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْرُ  
أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ أَخْبَرَنَا أَبُو ظَبْيٍ ن قَالَ سَمِعْتُ  
أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَوَى اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُدَاثِ فَصَبَحْنَا  
أَنْقَوْمَ مَهْرَمَاهُمْ وَوَجَّهْتُ أَنَا وَرَجُلٌ قَوْمَ الْأَنْصَارِ  
رَجُلًا قَوْمَهُمْ فَتَبَّ حَسِيمًا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَكَفَّ  
الْأَنْصَارُ وَطَعْنَتْهُ بِرُمِي حَتَّى قَتَلَتْهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا  
مَلَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَسَامَةُ  
أَقَتَلْتَهُ عَدُوًّا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَكَلَّمْتُ حَتَّى  
مَتَّعُونَا نَمَانًا لِي كَوْنُهَا حَتَّى تَشِيَّتْ رَفِي كَوْنُ  
أَكُنْ أَسَلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

۱۳۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
حَدَّثَنَا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنگِ موش میں  
فرار کیا کہ انھوں (اڑنے لڑتے) ٹوٹ گئی تھیں اور موت  
بک بڑی کا یہی تلوار کا سرے ہاتھ میں باقی رہ  
سکی تھی۔

حضرت عثمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ ایک  
دن حضرت عبداللہ بن رواحہ بے پوش ہو گئے تو ان کی مشیرہ  
حضرت مہور حضرت عثمان بن بشیر کی والدہ) یہ کہہ کر رونے  
لگیں :- ہائے بد بھیا بھائی! اے ایسا بھائی! میں ان کے  
لڑکھاتے بیان کر کے۔ جب انہیں افاتہ ہوا تو کہنے لگی کہ  
جب تم میرے متعلق کو کہتے تو فرشتے مجھے پوچھتے کہ کیا تم واقعی ایسے ہو  
حضرت عثمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک

دن حضرت عبداللہ بن رواحہ بے پوش ہو گئے تھے۔ پھر  
مذکورہ حدیث بیان کر کے فرمایا، لیکن جب وہ شہید ہوئے  
تو یہ ان پر نہ پڑا۔

حرفات قوم کی سرکوبی کے لیے اسامہ بن زید کا تقرر۔  
یہ لوگ مجید جبینہ واسے تھے۔

ابو بلعین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے عذہ کی سرکوبی کے لیے روانہ فرمایا۔ میں نے صبح سویرے ان  
پر حاکم کے اخیر شکست لگا، اسی دوران میں اور ایک انصار کا ایک  
ایک کا زکات قاب کر رہے تھے۔ جب میں نے اسے جا کر گھر آکر کہنے  
لگا :- لا اہلا اللہ۔ پس انصار کے تو پناہ اندر رک گیا لیکن میں نے  
نیز اسے گدار کے اسے موت کے گھاٹ اکر دیا جب ہم واپس لوٹے  
تو یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا :-

اے اسامہ! تم نے اسے لا اہلا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا! میں عرض  
گزار ہوا کہ بچنے کا خطر دیکھا کہ وہ ہو گا، لیکن آپ برابر ہی فرماتے  
ہے۔ پس میں نے اسے براستہ خواہش کرنے لگا کہ کاش! میں اب تک گمان  
نہیں ہوا کہ یہ بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ  
عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ملتِ عرب

فَإِذَا كُنْتُمْ يَقُولُونَ عَزَّوَجَلَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَعَهُ عَزَّوَجَلَّ وَفَرَحْتُمْ بِمَا يَبْعَثُ مِنْ الْبُعْثِ  
فَمَعَهُ عَزَّوَجَلَّ مَرَّةً عَلَيْهِمْ أَلْبَسَ كِبْرًا مَرَّةً عَلَيْهِمْ  
أَسَامَةً فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ  
هَذَا يَرْفَعُ بَنِي أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَمَةَ يَقُولُ عَزَّوَجَلَّ  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ عَزَّوَجَلَّ وَفَرَحْتُمْ  
بِمَا يَبْعَثُ مِنْ الْبُعْثِ فَمَعَهُ عَزَّوَجَلَّ مَرَّةً عَلَيْهِمْ  
أَلْبَسَ كِبْرًا مَرَّةً عَلَيْهِمْ أَسَامَةً.

۱۲۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّضَّازُ بْنُ مَسْعُودٍ  
حَدَّثَنَا يَرْبُودُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَمِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ غَدَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
غَدَوَاتٍ وَغَدَوْتُ مَعَ ابْنِ حَارِثَةَ اسْتَعْمَدَ عَلَيْهِمَا  
۱۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ يَرْبُودِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ  
الْأَكْوَمِ قَالَ غَدَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ مَعَهُ غَدَوَاتٍ فَكَدَّرَ حَبْرُ الْخَدَّيْنِ فَدَيَّرَهُ  
حَبْرُ الْخَدَّيْنِ فَقَالَ يَرْبُودُ وَنَسِيتُ بَقِيَّةَ الْخَدَّيْنِ  
بِأَنِّي غَدَوْتُ بِالْعَمْرِ وَمَا بَعَثَ حَاطِبُ  
بَنُ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ  
بِغَدْوِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ  
عَبَّيْتُ النَّبِيَّ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا  
وَالْكَاهِلِيُّ إِذَا قَالَ أَنْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَضَةَ  
خَاصِرَ فُلَانٍ بِمَا طَعِنَهُ مَعَهَا يَكْتُمُ فَخُذُوا مِنْهَا  
قَالَ فَأَنْطَلَقْنَا تَعَاذَى بَنُ خَيْلُنَا حَتَّى آتَيْنَا الرَضَةَ  
فَأَخَذْنَا مِنْهَا بِالْطَّعِنَةِ فَذَلَّهَا الْخَبْرُ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ  
مَا مَنِيَّ يَكْتُمُ فَخُذْنَا الْخَبْرَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ

یہ شریک ہر جگہ کا شرف ہے اور چنے جو شکر کسی صم کے لیے روانہ فرمائے  
اسی کو منگوں میں شریعت کی ہے۔ چنانچہ میں یہی حضرت ابوبکر کو سدا امیر  
بنایا جاتا اور کسی جگہ سے اس کو۔ اس کا سند کے ساتھ یزید بن ابی جہل کا  
بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ کو ہاتھ بوسے کرتے دیکھے یہی ابی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ہر سات شرفیات میں جگہ میں ہے اور دیگر بات کے لیے جو اپنے  
شکر و انعام کے لیے اچھے تو خدمات میں شریک ہو چکا ہوں۔ ان میں بھی  
ہم پر حضرت ابوبکر صدیق کو امیر بنایا جاتا اور کسی جگہ سے اس کا  
بن دیکھو۔

یزید بن ابی جہل نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ  
عنه عنہ روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے مجرا سات خدمات میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی  
ہے اور اس حرم میں بھی شریک تھا جس میں حضرت یزید بن عمار کو امیر بنایا  
یزید بن ابی جہل کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ  
عنه عنہ فرمایا اگر میں نے سات خدمات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے ساتھ شریک ہونے کا شرف حاصل کیا ہے۔ جن میں سے  
خیر، حدیث، خیر، خیر اور خیرات الفرو کا ذکر کیا اور یزید بن  
ابی جہل نے کہا کہ باقی کے نام میں بھولی گیا ہوں۔  
فتح مکہ کا بیان۔

رسول اللہ کے آنے کے عاظم بن ابی جہل نے کفار کو  
کوثر کو خبر پہنچائی تھی۔

جو حدیث بن ابی جہل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو  
فراتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت زکریا و  
حضرت عیسیٰ کو جبرائیل رضی اللہ عنہما کے ہاتھ میں ایک حور سے ملی جس  
کے پاس ایک خط ہے، میں اس سے وہ خط لے آؤ وہ فرماتے ہیں کہ یہ خط  
جو مجھے اور ہرے گورے ہرے ہاتھ میں ہے، یہاں تک کہ ہم وہ خط  
خارج کے پاس پہنچ گئے اور وہاں ایک کباؤں میں لکھا ہوا ہے کہ یہ خط  
نکل کر سے وہ دن ہم تمہاری جابر تاشی یعنی پر محمد جو جانی گئے حضرت  
علی کا بیان ہے کہ ہم اس نے اپنے ہاتھ میں سے ایک خط نکال کر دے دیا۔  
میں ہم اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے وہ

الَّتِي بَلَغَ قَالَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ بَيْتِهَا بِمَا قَالَتْ  
 نَسُوهُنَّ اللَّهُ مَنَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَافَ فِيهِ مِنْ  
 حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ فِي سَائِرِ بَنَاتِ مَنْ أَمْسَرَ كَيْتَ  
 يُخَيَّرُهُ بَيْنَ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ  
 مَا هَذَا؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَجْعَلْ عَلَيَّ إِيَّيْكَ كَمَثَلِ  
 امْرَأَةٍ مُتَصِفَةٍ بِمَدَنِيٍّ يَقُولُ كَمَثَلِ جَلِيلَةٍ وَتَسُوءُ  
 أَكْثَرَ مِنْ أَلْفِهَا فَكَانَ مِنْ مَعْلُوكٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ  
 مَنْ لَقِيَ قَدَاحَاتٍ يَحْمِلُونَ أَهْلِيَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَاجْتَبَتْ  
 إِذَا قَامَتْ فِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ يَجِدَ عِنْدَهُمْ  
 يَدَ الْيَحْمُونَ قَدَاحَتِي وَتَوَارَ فَعَلَكُمُ ارْتِدَادُ عَنْ دِينِي  
 وَلَكِنْ خَافَ أَنْ يَكْفُرَ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا بَنَاتُ قَدَاحٍ فَكُفَرُ فَقَالَ  
 حَمْرِيَا رَسُولُ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبَ عَنْ هَذَا النَّسَابِ  
 فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ شَرِهَ بَدَنًا قَامًا بِدِينِكَ لَعَلَّ الْأَنْدَامَ  
 أَطْلَمَ عَنِّي مَنْ شَرِهَ بَدَنًا رَأَى قَالَ أَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ  
 فَقَدْ حَدَّثْتُكُمْ كَقَوْلِكَ اللَّهُ السُّوءَ يَا أَيُّهَا الْكَلْبُ  
 أَمْتُوا لَا تَجْعَلُوا حَدَاقِي وَعَدَدَكُمْ أَوْفِيَةً مُلْقُونَ  
 إِلَيَّ فَمَرَّ بِالسُّوءِ إِلَى قَوْلِهِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءً السَّيْلُ -

### كتاب غزوة الفتح في رمضان

۱۲۱۵- حَدَّثَنَا حَبِيبُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
 اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي حَقِيقُ بْنُ ابْنِ شَقَابٍ قَالَ  
 أَخْبَرَنِي حَبِيبُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ أَنَّ ابْنَ  
 حَبَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ - قَالَ وَوَصَّيْتُ ابْنَ  
 السَّيِّبِ يَقُولُ وَشَلَّ ذَلِكَ وَوَصَّيْتُ حَبِيبَ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ  
 عَتَبَةَ ابْنِ رَضِيٍّ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : صَامَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْكَيْدَ يَدُ الْأَمْرِ  
 الَّذِي بَيْنَ قَدِيدٍ وَجُفَانٍ أَقْطَرَ حَرَّ يَمْرَلٍ

حضرت حاطب بن بلتعہ نے بعض مشرکین کو کہ جانب لکھا تھا اس  
 میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض جنگی ارادوں کی خبر دی تھی۔  
 اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حاطب! تم نے کیا کیا؟  
 وہ عرض کر اٹھوئے: یا رسول اللہ! میرے سوتلے میں جلدی نہ فرمائیے۔ میں  
 قریش میں رہنے کے باعث ان کا حلیف تھا لیکن قریشی نہیں ہوں۔ جبکہ مجھ کو  
 میں سے کوئی ایک بھی عیسائی نہیں ہے جس کو کہہ کر میں کوئی رشتہ دار نہ ہو  
 اور ان کے اچھے نہ ہوں (جن مال کی حفاظت کرتا ہے۔ جو نیکو  
 دہن کوئی رشتہ دار نہیں اس لیے میں نے ہمارا کہ ان لوگوں پر کوئی احسا  
 لوگوں میں سے باعث میرے قرابت داران کے شر سے محفوظ ہو جائیں  
 لہذا میں نے مسلمان ہونے کے بعد از غار یا کفر سے راضی ہونے کے اپنے  
 عیب نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واقعی تم نے سچے  
 ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت  
 دیجئے کہ اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا: یہ تو غزوہ بدر  
 شریک ہوئے تھے اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال پر  
 مطلع ہوتے ہوئے غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں سے فرما دیا کہ  
 تم جو چاہو کرو! میں نے تمہیں بخش دیا ہے اور میری سورت نازل ہوئی  
 اسے ایمان والوں اور میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم اہل  
 خبری پہنچاتے ہو دوستی سے حالاکہ وہ اس حق کے منکر ہیں جو  
 تمہارے پاس آیا۔ ابی انقرہ (مصدقہ مسند) آیت پل!

### غزوہ فتح مکہ جو رمضان المبارک میں ہوا۔

عبداللہ بن عبد اللہ بن مہدیین ہے کہ بے حضرت ابن عباس  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ  
 فتح مکہ رمضان شریف کے مہینے میں کیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں  
 نے سید بن مسیب سے بھی ایسا ہی سنا ہے۔ - عبداللہ  
 سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ جب آپ  
 کہہ کہ چٹے پر پہنچے جو قدید اور سفن کے درمیان واقع ہے  
 تو آپ نے روزہ افطار فرمایا اور اس کے بعد آپ نے اس بیٹے  
 میں کوئی روزہ نہیں رکھا راستہ کہ آسانی کے پیش نظر کیونکہ سفر

مُفْطِرًا حَقًّا نَسَلَّمَ الشَّهَدَ۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي  
أَخِي مَعْقِلٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ  
مِنَ الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ عَشْرَةُ أَكْلَابٍ كَرِذَايَكَ عَلَى  
رَأْسِ ثَمَانٍ مِائَتَيْنِ فَفَضَّيْنِ مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ  
فَسَارَ هَرْدَوْنٌ مَعَهُ مِنَ الْمَسِيرِينَ إِذَا مَكَتَهُ  
نَهَضَ مَرَّةً يَوْمَئِذٍ حَتَّى يَلْتَمَ الْأَكْلَابُ يَدَهُ هُوَ مَسَاءً  
بَيْنَ عَشْفَانِ وَقَدْ آتَى أَفْطَرًا أَفْطَرُوا۔ قَالَ  
الْأَخْبَرُ فَإِنَّمَا يُرْجَى مِنَ أَمِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَخْبَرُ كَالْجَرِّ۔

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
رَمَضَانَ إِلَى خَيْبَرَ وَكَانَ مَنِ مَحْتَضِرُونَ قَصَاؤُهُمْ  
فَمُفْطِرًا فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى رَاحِيَتِهِ دَعَا بِأَنَابِ  
مِنْ لَبَنٍ أَوْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحِيَتِهِ أَوْ عَلَى رَاحِيَتِهِ  
ثُمَّ تَطَهَّرَ فِي النَّاسِ فَقَالَ الْمُفْطِرُونَ لِلصَّوْمِ  
أَفْطَرُوا فَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي  
عَمْرٍو عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَقَالَ  
عَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ  
عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
عَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَصَاؤَهُ حَتَّى يَلْتَمَ عَشْفَانِ ثُمَّ  
دَعَا بِأَنَابِ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ تَهَارًا كَسِيرِيَّةٍ

میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما  
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ کے  
لیے (رمضان المبارک کے مہینے میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔  
آپ کے ساتھ دس ہزار مسلمان تھے اور مدینہ منورہ کی جانب ہجرت  
فرماتے ہوئے آپ کو ساڑھے آٹھ سال گزر چکے تھے۔ پس آپ  
مسلمانوں کو کہتے کہ مکہ معظمہ کی جانب چلیں بڑے۔ آپ بھی  
روزے رکھتے اور ضعیف رسالت کے پرمانے بھی برابر روزہ  
رکھتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کربلا کے مقام پر پہنچ گئے۔ جو  
مسلمان مدینہ منورہ کے درمیان ایک چتر ہے۔ پس آپ نے روزہ  
انکار کیا اور صلاہ کراہنے لگی۔ نیز کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے آخری عمل کو اس کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے مہینے میں منین کی جانب نکلے اور  
اس وقت مجاہدین حضرت کا حال متفق تھا یہی بعض معجزات نے  
دورہ دیکھا ہوا تھا جبکہ بعض نے نہیں دیکھا۔ جب حضور اپنی سولگی پر  
جولوہ روزہ ہوئے تو آپ نے دورہ کا برتن طلب فرمایا یا پانی  
منگولیا، بھرا اسے اپنی پتیلی پر یا سولگی پر رکھ کر لوگوں کی جانب  
دیکھا۔ پس روزہ نہ رکھنے والوں نے دورہ فارغ سے کہا کہ  
روزہ توڑ دو۔ عبد الرزاق، مسمر، ایوب، حاکم، حضرت ابن  
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم فتح مکہ کے سال نکلے۔ نیز حاکم، زہبی، ایوب، حاکم  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے (فتح مکہ کے لیے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے لیے رمضان المبارک کے مہینے  
میں سفر کیا۔ جب آپ حسان کے مقام پر پہنچے تو آپ نے پانی  
کا ایک برتن طلب فرمایا اور دن کے وقت پانی پیا، تاکہ لوگ اپنی  
آنکھوں سے دیکھ کر روزہ نہ رکھیں۔ پس آپ نے مکہ معظمہ پہنچنے

۱۸

الْبَنَاءُ فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَسْكَةً - قَالَ وَكَانَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: «مَا مَرَّ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الشَّهْرِ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ»  
بِأُحْلَافِ آيَةِ رُكُودِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْبَدَايَةِ يَوْمَ الْفَتْحِ.

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَثِيْبَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ  
أَبِي سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا سَارَ  
رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ قَبْلَهُ  
ذَلِكَ قَرِيبًا خَرَجَ أَبُو سَفْيَانَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهَلِيمُ بْنُ  
جَذَامٍ قَرِيبًا يَلِيْنِ بْنِ قَتَادَةَ يَتَوَسَّوْنَ الْخَبَرَ عَنْ  
رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْا مَيْيَةَ وَكَانَ  
حَتَّى أَتَوْا مَيْيَةَ الْقَهْرَانَ فَإِذَا هُمْ بِبَنِي إِسْرَافِيلَ  
عَرَفَهُ فَقَالَ أَبُو سَفْيَانَ: «هَؤُلَاءِ نَحْنُ الْبَنِي إِسْرَافِيلَ»  
عَرَفَهُ - قَالَ يَدِيْلُ بْنُ قَتَادَةَ: «بَنِي إِسْرَافِيلَ»  
عَرَفَهُ - فَقَالَ أَبُو سَفْيَانَ: «مَرَدُّ قُلُوبِ مَنْ ذَلِكُمْ قَدَامَهُمْ  
فَأَسْأَلُ عَنْ حَدِيثِ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَذْكُرُهُمْ فَأَخَذُوا حُمْرًا فَأَتَوْا بِهِمْ رَسُوْلَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا أَبُو سَفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ  
قَالَ لِّلْعَبَّاسِ: «إِخْبِئْ أَبَا سَفْيَانَ حَتَّى يَخْرُجَ  
الْحَيْلُ حَتَّى يَنْطَرِقَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَهَبْتُهُ الْعَبَّاسُ  
فَفَعَلْتُ الْقَبَائِلَ فَتَرَعَهُمُ الْبَنِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَتَرَكِّيْبُهُ كِتَابَةً عَلَى آيَةِ سَفْيَانَ فَمَرَّتْ  
كِتَابَتُهُ قَالَ يَا عَبَّاسُ مَنْ هَؤُلَاءِ - قَالَ هَؤُلَاءِ  
خِفَارٌ قَالَ مَا بِي وَخِفَارٌ ثُمَّ مَرَّتْ جَهَنَّمُ  
قَالَ وَمِثْلُ ذَلِكَ - ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدَةُ بْنُ هَؤُلَاءِ  
فَقَالَ مِثْلُ ذَلِكَ - وَمَرَّتْ سَكِينَةُ فَقَالَ مِثْلُ  
ذَلِكَ - حَتَّى أَقْبَلَتْ كِتَابَتُهُ تَعْرِيفًا لَهَا قَالَ  
مَنْ هَؤُلَاءِ قَالَ: هَؤُلَاءِ الْأَنْصَارُ عَلَيْهِمْ سَعْدُ  
بَيْنَ عِبَادَةِ مَعَهُ الرَّايَةِ - فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عِبَادَةَ:

مَنْ مَرَّ مَرَّةً مَرَّةً - عَادُوا كَالْبَيَانِ - كَقَضَتْ ابْنُ مَسْرُورٍ  
كَرْتِي كَرَّمِ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرِي وَرَدُّهُ رُكُوعِي  
يَسْأَلُ جَهَنَّمَ بِكَرْتِي مَرَّةً مَرَّةً رُكُوعِي جَهَنَّمَ مَرَّةً مَرَّةً  
فَتَحْكُمُ كَقَضَتْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ قُرَاشٍ -

ہشام بن عوف نے اپنے والد ماجد حضرت عوف بن زہیر سے روایت  
کی ہے کہ حج مکہ کے لیے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے تو ہشام کو بھی  
آپ کا آگاہ کر دیا گیا۔ پس جو سفیان بن عبد اللہ و ہلیم بن جزام  
قد قریب کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حدیث حاصل کر  
کر لیا۔ پس جب یہ جتنے چلتے تھے انھوں نے ان کے مقام تک پہنچ گئے تو دیکھا  
کہ وہاں بنی اسرائیل سے آگے چل کر جا رہے تھے جیسے عرب کے وفد جلائی جاتے  
ہے۔ ابو سفیان نے کہا: یہ کیا ہے؟ یہ تو وہ ہیں آگے معلوم ہوئی  
جہاں میں وہ تھے کہ ان کے لیے جو کچھ ملا تھا وہی ان کے لیے ملا تھا۔ ان سے  
جس تک کہ ان کے لیے کچھ ملا تھا وہی ان کے لیے ملا تھا۔ ان کے لیے کچھ ملا تھا  
پھر ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں حاضر ہو گئے۔ اس  
وقت جو سفیان نے اسلام قبول کر لیا جب شکوہ اسلام میں پڑا تو آپ نے  
حضرت عباس سے فرمایا کہ جو سفیان کو شکوہ ہو وہی ان کے لیے ملا تھا۔ ان سے  
کہو کہ ان کو ان کے لیے کچھ ملا تھا وہی ان کے لیے ملا تھا۔ ان کے لیے کچھ ملا تھا  
حضرت عباس نے ان سے فرمایا کہ ان کے لیے کچھ ملا تھا وہی ان کے لیے ملا تھا۔ ان سے  
کہو کہ ان کو ان کے لیے کچھ ملا تھا وہی ان کے لیے ملا تھا۔ ان کے لیے کچھ ملا تھا  
جب جو سفیان کے ساتھ سے ایک دستہ گزرا تو انہوں نے حضرت عباس  
سے فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ جواب دیا: یہ خلیفہ مظلوم کے لوگ ہیں۔ حضرت ابو سفیان  
نے ان سے فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ خلیفہ مظلوم کے لوگ ہیں۔ تب بھی  
یہ گفتگو ہوئی۔ پھر سعد بن ہذیم گئے تو اس وقت بھی یہ گفتگو ہوئی۔  
پھر بنو مسلم گئے تو اس وقت بھی یہ گفتگو ہوئی۔ یہاں تک کہ ایک ایسا  
دستہ گزرا کہ اس جیسا سے دیکھا تھا۔ تو پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جواب  
دیا کہ یہ انصار ہیں انہوں نے میری حدیث سعد بن عباس سے سنی۔ جن کے  
پتھر میں جھنڈا ہے۔ حضرت سعد بن عباس نے کہے: اے ابو سفیان! ان  
کا دل تو تم ہی کا دل ہے۔ آج کعبہ کی حرمت بھی مٹا دی جائے گی حضرت



يَا أَبَا حَفِيظٍ الْيَوْمَ يَوْمَ الْمُنَاحَةِ الْيَوْمَ  
تَنْحَلُّ النُّكْبَةُ فَقَالَ أَبُو حَفِيظٍ يَا عَمَّ مَنْ جَدًّا  
يَوْمَ الْقَوْمَارِ نَحْنُ جَاءُونَ كَيْتَبَهُ وَهِيَ أَهْلُ  
أَنْتَ تَبِي فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَخْبَأْتَهُ وَدَايَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّبِيِّ  
بَيْنَ الْقَوْمَارِ فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَا بِي حَفِيظٌ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ  
عَبْدَةَ قَالَ مَا قَالَ؟ قَالَ كَذَّاءُ كَذَّاءُ فَقَالَ  
كَتَابَ سَعْدُ بْنُ هَذَا يَوْمَ يَنْحَلُّ اللَّهُ فِيهِ  
النُّكْبَةُ وَيَوْمَ تَكْسِرُ فِيهِ النُّكْبَةُ قَالَ وَأَمَرَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرَكَّزَ  
رَأْيَتُهُ يَا حَبِيبُ قَالَ عِدَّةٌ مَا خَبَرْتُ مَا يَمُوتُ  
جَاهِلِينَ مُطْعَمٍ فَإِنْ سَمِعْتَ الْعَبَّاسَ يَقُولُ يَنْزِلُ  
الْقَوْمَارِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَبْ أَمْرًا مِمَّنْ سَمِعَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرَكَّزَ لِرَأْيَتِهِ قَالَ وَأَمَرَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ  
أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَذَّاءٍ وَدَخَلَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَذَّاءٍ فَتَقَبَّلَ مِنْ خَالِدِ بْنِ  
يَعْقُوبَ بْنِ حَبِيبٍ بْنِ الْأَشْعَثِ كَرَّسَ بِنَ  
جَاهِلِ الْفَقْرِ.

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
مَعَاذِ بْنِ قَدْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّادَ بْنَ مَعِينٍ  
يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ  
يُرْجَعُ۔ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ يَسْجُدَ النَّاسُ حَوْلَ  
لَوْ جَعَلْتُ كَمَا رَجَعُ.

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا  
سَعْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ  
الدَّهْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ

عمر بنان کہتے تھے۔ اے عباس! تجا ہی کا دن عروب آیا۔ پھر ایک دستہ  
آیا جو تمام دستہ سے مجید تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں  
بنی نضیر جبرہ الفزنی تھے اللہ ساتھ میں ہا جبرہ صواب تھے۔ اور ان  
میں ہا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پریم حضرت زبیر بن عوف نے اٹھایا ہوا تھا۔  
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے پاس سے گئے سترہ مہینے  
گزرے کہ کیا یہ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے کیا  
کلمہ؟ انہوں نے یہ کہہ دیا ہے آپ نے فرمایا کہ سعد نے خط لکھا ہے  
تو اللہ تعالیٰ کہہ کر حضرت سعد فرماتے تھے۔ اور آج کعبہ کو غلات پھنایا  
جائے گا۔ عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عروہ کے  
مقام پر اس دم کا پریم نصب کر دینے کا حکم فرمایا۔ عروہ، تابع بن  
حزیر بن نضیر نے حضرت عباس سے سنا کہ انہوں نے حضرت زبیر بن  
عوف سے دریافت کیا کہ اے ابو عبد اللہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اس جگہ آپ کو جہنم انصاف کرنے کا حکم فرمایا تھا؟ عروہ کا بیان ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مذہب حضرت خالد بن ولید کو حکم فرمایا  
تھا کہ وہ کوکرہ کے اوپر دی جانب میں کھڑا کی طرف سے ٹھہریں  
داخل جوں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی کتبہ سے  
کی طرف سے داخل ہوئے تھے۔ اس مذہب حضرت خالد کے دستے  
سے نہ افراد شہید ہوئے، جن میں سے ایک حضرت حبیب  
بن اشقر اللہ دوسرے حضرت کرز بن جابر قرہ تھے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حج مکہ  
کے بعد میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کتاب انشیا پر رسول میں  
معرش الحان سے سداۃ الشیخ کا تلاوت فرما رہے ہیں۔ معاذ بن قزوین  
میں کہ اگر مجھے اپنے درگد لوگوں کے جمع ہو جانے کا خطرہ  
نہ ہوتا تو میں بھی اس معرش الحان سے پڑھنے لگتا جیسے آپ نے  
قادت فرمایا تھی۔

عمر بن عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
سے روایت ہے کہ حج مکہ کے دنوں میں رسول نے معرش کی  
یہ رسول اللہ! کل آپ کا پیام کہیں چوگا ابی کریم صلی اللہ علیہ وسلم



عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّكَ قَالَ وَمَنْ أَنْعَمَ بِنَا  
رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ تَحْزِينَكَ عَدَاكَ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهَلْ تَرَى لَنَا عَقِيلًا مِمَّنْ عَزَلِي شَرًّا قَالَ  
لَا يَبِيتُ الْمُؤْمِنُ أَنْكَافًا وَلَا يَرِثُ أَنْكَافًا إِلَّا الْمُؤْمِنُ  
قِيلَ لِلنَّبِيِّ هِيَ وَمَنْ قَبِيتَ أَبَا طَالِبٍ قَالَ وَبَرَكَةُ  
عَقِيلٍ وَطَالِبٍ - قَالَ مَحْزَنُ بْنُ الدَّهْمِيِّ إِنَّ تَحْزِينَكَ عَدَا  
فِي تَحْزِينِهِ وَكَوَيْدُكَ يُوَسِّسُ تَحْزِينَكَ وَلَا تَمُنْ أَنْعَمَ  
۱۴۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُعَيْبٌ حَدَّثَنَا  
أَبُو الْبَرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ بَرَّكَ لَنَا شَاءَ اللَّهُ إِذَا فَتَحَ اللَّهُ الْخَيْفَ  
حَيْثُ تَقَامَسُوا عَلَى الْكُفْرِ -

۱۴۲۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ يَسْرَافٍ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حَنْبَلًا  
مَنْ بَرَّكَ لَنَا قَدْ أَرَانَا شَاءَ اللَّهُ بِمَنْ بَرَّكَ لَنَا حَيْثُ  
تَقَامَسُوا عَلَى الْكُفْرِ -

۱۴۲۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُزُؤَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ  
عَنِ ابْنِ يَسْرَافٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّ الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَكَّةَ  
يَوْمَ النَّعِيمِ رَمَى رَأْسَهُ بِالْمِغْفَرِ فَلَمَّا نَزَلَ جَاءَهُ  
رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ عَطَلٍ حَتَمِينَ يَا سَتَارَ الْحَكَمَةِ  
فَقَالَ أَفْتَلَكُ قَالَ مَالِكُ وَكَوَيْدُكَ الْبَيْتُ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيمًا نَزَلِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمُؤْمِنِي  
مَحَبَرًا

۱۴۲۵ - حَدَّثَنَا صَدَاقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ  
عَبِيَّيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ نَجَّاهٍ عَنْ  
أَبِي مَحَبَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ

سُورًا - کیا معین نے ہرے شہر کے لیے کوئی مکان بنائی  
چھوڑا ہے؟ اس کے بعد فرمایا، لیکن مومن کا گھر کا اور کافر مومن  
کا عذر نہیں ہوگا۔ زہری سے پرچھا گیا کہ ابو طالب کی وراثت  
کس کو ملی تھی! انہوں نے کہا کہ معین اور طالب کو، حضرت جعفر  
اور حضرت علیؓ نے ہرے کے یا مٹ وراثت نہ ہے۔

معین نے زہری سے وراثت کی ہے کہ کل کہاں شہر کے عالی بات!۔  
معین کی ہے جبکہ یونس کی وراثت میں منع کا ذکر ہے اور بیخ کنہ کا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وراثت ہے کہ علیؓ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح سے نوازا  
تو اللہ تعالیٰ نے اپنا قیام خیف میں جوگا، جہاں کفار نے  
کفر پر قائم رہنے کے حلف کیے تھے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وراثت  
کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حبشہ کا ارادہ کیا  
تو فرمایا۔ کل ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارا قیام خیف  
بھی کنہ میں جوگا، جہاں لوگوں نے کفر پر قائم رہنے کی  
تہیں کھائی تھیں۔

ابن عباس سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ  
منہ سے وراثت کی ہے کہ فتح مکہ کے روز جب نبی اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم کو مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے ہوا میں پروردگار ہوا  
تھا۔ جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص اگر میں گدہ ہوا کہ ابن عطل  
کیجے کے پردے سے نکلا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اسے قتل  
کر دو۔ نام ملک فرماتے ہیں کہ ہمارا تو یہ خیال ہے، آگے اللہ  
تعالیٰ ہی بہتر جانتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس روز تمام باندے  
جسے نہ تھے۔

حضرت عبید اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
فتح مکہ کے روز جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے  
تو غار کعبہ کے گرد زمین سو ماٹرت لگے ہوئے تھے۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَ  
 حَلَّ الْبَيْتِ سِتُونَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ نَصَبَ فَجَعَلَ  
 يُطْعِمُهُمْ يَوْمَ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ - جَاءَ الْحَقُّ وَ  
 زَهَّقَ أَبْطُلُ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِيهِ الْبَاطِلُ دُمَاقُ يُقِيدُ -  
 ۱۲۶۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ  
 قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو ثَابِتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ  
 أَبِي عُبَايَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ  
 الْبَيْتَ وَفِيهِ الْأَلِهَةُ فَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُخْرِجَتْ فَأُخْرِجَتْ  
 صَوْرَةً لِأَبْدَانِهِمْ وَتُحْمِلُ فِي أَبْدَانِهِمْ مِنَ الْأَسْوَءِ  
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَدَّ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَلَيْهِمَا أَنْ تَقْتَسِمَا بِمَا قَطَّ سَطَرٌ دَخَلَ الْبَيْتَ  
 فَكَبَّرَ فِي تَوَاجِي الْبَيْتِ وَخَرَجَ وَتَوَضَّعَ لِيَدِهِ  
 تَابِعَهُ مَعْنً عَنْ أَبِي ثَابِتٍ - وَقَالَ وَفِيهِ حَدَّثَنَا  
 أَبُو ثَابِتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بَابُكَ دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا  
 يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَتَى يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى  
 رَاحِلَتِهِ مُرِدٌ قَامَ سَامَةٌ بْنُ زَيْدٍ وَمَعَهُ يَلَالٌ  
 وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْمُحْجِبَةِ حَتَّى  
 أَتَا فِي الْمَسْجِدِ فَامْرَأَةٌ أَنْ يَأْتِيَ فَبُفَّتِ الْبَيْتَ  
 فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ  
 سَامَةٌ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ  
 فَمَكَثَ قِيَمَةً ثُمَّ أَمَّا طَلْحَةُ بْنُ عَدِيٍّ فَاسْتَبَقَ  
 الْمَسَاحَ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ  
 فَوَجَدَ يَلَالًا لَمْ يَمُوتْ وَأَتَى الْبَابَ قَائِمًا فَسَأَلَ عَنْ  
 صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْمًا

آپ انہی چھڑکیں میں سے جو سمت مبارک میں تھی اور رہتے  
 جانے کو حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ اور باطل نہ اب  
 سرے سے کھڑا ہو گا اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

عمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت  
 کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے  
 تو بیت اللہ شریف میں داخل ہونے سے رکے سب سے پہلے لوگوں اس  
 میں جوڑے مسجدِ ربت (رکعت) ہوئے تھے۔ آپ نے ان  
 کے سامنے کا حکم فرمایا تو انہیں نکال دیا گیا اور حضرت ابراہیم و  
 حضرت اسماعیل علیہما السلام کی تصویریں تھیں جن کے دھڑوں  
 میں پائے کے تیرھے رکے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کا غم کو سمجھائے۔ حالانکہ وہ اچھے  
 طرح جانتے ہیں کہ ان دو گولہ نے ہر زبانے کے تیرہیں پیکے تھے۔ پھر آپ  
 بیتِ مقدسہ میں داخل ہوئے اور اس کے گوشوں میں پیکر لگی لیکن اس کے اندر نماز  
 پڑھنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ اس کا طرح سترنے ایوب سے روایت کی ہے۔  
 رسول خدا کا مکہ میں بلند جانب سے داخلہ۔

یث بن اسیر، انہی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید کو بٹھایا ہوا تھا اور  
 حضرت طلحہ و حضرت عثمان بن طلحہ آپ کے چارے تھے، یہاں تک کہ  
 آپ مسجد حرام میں داخل ہو گئے۔ پھر آپ نے بیت اللہ کی چابیاں اپنے  
 کا حکم فرمایا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ داخل ہوئے اور  
 آپ کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن  
 طلحہ تھے۔ پس اس کے اندر کافی دیر ٹھہرے، جب باہر نکلے تو  
 مدرسہ خواتین بھی اور ہر ایک کے اندر سے پہلے حضرت عبد اللہ بن عمر  
 اللہ عامل تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ حضرت بلال و عثمان سے کہہ چکے تھے  
 میں تو انہوں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کیا  
 پڑھی تھی تو انہوں نے اس جاگہ کی جانب اشارہ کر دیا جہاں نماز پڑھی  
 تھی۔ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں یہ پوچھنا بھولی

كُنَّا فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
فَقِيلَتْ أَنْ أَسْأَلُكَ كَمْ صَلَّى مِنْ صَلَاحَةٍ -

۱۴۲۷- حَدَّثَنَا الرَّهْمِيُّ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا  
حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عِيسَى بْنِ عِثْرٍ عَنْ أَبِيهِ  
أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ حُدُودِ الْيَمَنِ  
بِأَعْيُنِ مَكَّةَ تَابِعًا لِبُرْسَاءَ مَدِينَةٍ وَوَهَبَ فِي كَدِّ آدَمَ -

۱۴۲۸- حَدَّثَنَا عُمَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ دَخَلَ إِلَيْهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْيُنِ مَكَّةَ مِنْ كَدِّ آدَمَ -  
بَابُ مَنْزِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ -

۱۴۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو نُؤَيْمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ أَبِي لَيْثٍ مَا أَخْبَرَنَا أَحَدُ أَنَّ رَأَى  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينِي النَّبِيَّ عِزَّاهُ فَإِنَّهُ  
كَرَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ الْخَطْبُ فِي  
بَيْتِهَا ثُمَّ صَلَّى رُكْعَاتٍ قَالَتْ لَوْ أَنَّ رَأَى  
صَلَاةَ الْفَتْحِ مِنْهَا لَمْ يَكُنْ يَمِينِي الْفَتْحُ وَالْحُجُودُ -

### باب ۵۹

۱۴۳۰- حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ حَدَّثَنَا غُنْدَرُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصَّخْنِيِّ عَنْ  
مُسَدَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فِي رُكْعَتَيْهِ وَتُحْمَدُ مِنْهُ  
اللَّهُ فَرَّاسًا بِأَرْبَعِينَ مَرَّةً أَلَمْ تَرَ غَيْثِي -

۱۴۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَوَّامَةَ عَنْ أَبِي وَخٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ جَبْرِ عَنْ أَبِي  
هَبَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
مَعَ أَشْيَاجٍ يَدَارِفُهَا بَعْضُهُمْ لَوْ شَاءَ دَخَلَ هَذَا  
الْفَتْحُ مَعَنَا لَنَا أَتَانُ مَحَلُّهُ فَقَالَ إِنَّهُ وَمَنْ

ہی گئی کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

.....  
عمر بن الخطاب نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے  
روایت کی ہے کہ تم کرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے سال کدور کی  
جانب سے داخل ہوئے تھے جو کہ کدور کا بالائی حصہ ہے۔  
اس طرح ابواسامہ اللہ و بنیپ نے کدور کی جانب سے کہ منظر  
میں داخل ہونے کی روایت کی ہے۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ابید حضرت عروہ بن زبیر سے  
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے سال کدور  
کے بالائی حصہ کدور کی جانب سے داخل ہوئے تھے۔

فتح کے روز رسول خدا کی جائے قیام۔

ابن ابی لیلی کا بیان ہے کہ میں نے ایسا کوئی شخص نہیں  
بتایا جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جاہشت کی نماز پڑھتے ہوئے  
دیکھا ہوا اس نے حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کے پاس انہوں نے بتایا  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں فرمایا پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں ان  
کا بیان ہے کہ میں نے آپ کو گھبراہٹ میں مغموم نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا  
ہاں آپ نے رکعتیں پڑھ کر تھک کر نماز پڑھائی تھی۔

فتح کے روز رسول خدا کی وفات کا پیغام تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمائی ہیں کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم اپنے رکن ادا پے سجد میں میں لیں کہا کرتے تھے اے  
اللہ! ہمارے رب! تو پاک ہے اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ!  
تسا بیان کرتے ہیں تو میری محضرت فرما۔

.....  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کے  
جو کہ اکبر کے ساتھ جلیا کرتے تھے۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ آپ  
اس زوجہ کو ہر سے بڑے بڑے شخصوں میں جگہ تو بڑی اعلیٰ کے بل پر ہے؟  
فرمایا یہاں عزت میں شامل ہے جنہیں آپ ابی سلمہ شاکر کہتے ہیں حضرت  
ابن عباس فرماتے ہیں کہ ان کے ساتھ کچھ بھی بلایا ہی تو کسی کو سکا



۱۳۳۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
يَزِيدَ بْنِ أَبِي جَبْرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّكُمْ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامُ الْقِيَمِ وَهُوَ سَنَةٌ  
لَنَا اللَّهُ وَرَسُولُنَا حَقٌّ نَبِيٌّ مُبَشِّرٌ

یا ذی ۵۲ مقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
بمکنت زمن الفتح

۱۳۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو لُحَيْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي  
رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقَامَ اللَّهُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا نَقَصُوا الْقِيَامَ

۱۳۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ أَنَّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا عَامِلٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِي مَرْثَدٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ  
تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

۱۳۳۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو  
شَيْبَابٍ عَنْ عَامِلٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِي هَبْشَابٍ  
قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَكَّةَ  
تِسْعَةَ عَشَرَ نَقَصُوا الْقِيَامَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
وَلَمْ يَنْقُصُوا يَوْمًا بَيْنَ تِسْعَةِ عَشَرَ فَإِذَا  
يَذُنَا أَقَامْنَا

۵۲۱ ۵۲۱ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يُونُسُ  
عَنِ ابْنِ شَيْبَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُتَيْبَةَ  
بْنِ شُعْبَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَدْ مَسَّ وَجْهَهُ عَامُ الْقِيَمِ

۱۳۳۷- حَدَّثَنَا ثَوَابُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هَاشِمٌ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ الدُّرَيْمِيِّ عَنْ كَيْسِ بْنِ أَبِي جَبْرِ  
قَالَ أَخْبَرَنَا وَكُنْهُمْ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَرَأَى عَمْرُو  
أَبُو جَبْرِ أَنَّ أَدْلَكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے  
سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔  
جیکہ آپ کو کمرہ میں تھے کہ بنے تک اللہ اس کے  
رسول نے شراب کا خرید و فروخت کو حرام فرمایا۔  
دیا ہے۔

فتح مکہ کے وقت رسول خدا کی رہائش گاہ

یحيى بن ابراهيم کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکہ کے وقت (وہ  
مذنب تک لیا گیا) اللہ ہم کو نوازیں فرماتے رہے (یہ حدیث دو سندوں  
کے ساتھ مروی ہے)

مکہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کمرہ میں انیس روز تک  
مسکایا اللہ آپ کو رکعتیں ہی پڑھتے رہے۔  
(ترمذی کا)

مکہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
روایت کی ہے کہ ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے چلے گئے تھے اللہ اس میں انیس روز تک ہم کو نوازیں ہی پڑھتے  
رہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ان انیس دنوں کے  
اندہ تر ہم کو نوازیں پڑھتے رہے لیکن اللہ حضرت  
کو نوازیں پڑھتے۔

فتح مکہ کے اثرات

اس کا لیت یونس ابن شیبہ، حضرت عبداللہ بن مسعود نے  
روایت کی ہے جن کے یہ ہے پر فتح مکہ کے وقت رسول خدا صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عیینہ ابو جریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا  
کہ ان کا بیان ہے کہ ہم سعید بن مسیب کے پاس تھے، تو  
حضرت ابو جریہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے نزدیک کی ہے اللہ فتح مکہ کے وقت میں ہی آپ





صَعِيدٌ ابْنُ يَحْيَى ابْنُ وَهْبٍ قَالَ رَوَيْتُهُ نَوَاحِيَةً فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ أَبِي قُحَيْفَةَ قَدْ رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي الْفَيْمِ أَحَدُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ابْنِ  
وَلِيدَةَ رَوَيْتُهُ فَقَالَ بِهِ إِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوَى قَبْلَ مَعَهُ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ  
فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ هَذَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو  
إِي أَنَّهُ ابْنُهُ قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
هَذَا ابْنُ هَذَا ابْنِ زَمْعَةَ وَلَيْدٌ عَلَى فِرْدَايشَ  
فَقَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ  
وَلِيدَةَ رَوَيْتُهُ فَادَّ الْأَشْبَهُ النَّاسِ يُقْبِلُونَ ابْنِ  
أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هُوَ لَكَ قَدْ رَوَى يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ  
قَوْلُهُ عَلَى فِرْدَايشَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا خَيْرَ فِيهِ وَلَا يَأْتِيهِ وَلَا يَأْتِي مِنْ شَيْءٍ عَلَيْهِ  
بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ. قَالَ ابْنُ شَهَابٍ قَالَتْ عَائِشَةُ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا لَوْ  
لِلْعَرَبِ وَالْعَرَبِ الْحَجَرُ وَقَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَ  
كَانَ أَبُو كُرَيْبَةَ يُصِيبُكَ إِلَيْكَ.

۱۴۴۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هُفَايَةَ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ عَنِ الدَّرْهَمِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عُمَرَةُ بْنُ الْأَدْبِيِّ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَزْوَةِ الْعَقِيمِ  
فَقُبِضَ قَوْمُهَا إِلَى أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَ  
قَالَ عُمَرَةُ فَلَمَّا كَلِمَةُ أَسَامَةَ فِيمَا تَكُونُ وَجْهَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُنْكَلِيَنِي  
فِي حُلْمٍ مِنْ حُلْمٍ وَرَأَى اللَّهُ؟ هَذَا أَسَامَةُ اسْتَعْفَدَ  
لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَلَمَّا كَانَ الْعَتَمُ قَامَ رَسُولُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا قَامَنِي عَلَى اللَّهِ  
بِمَا هُوَ أَهْلُهُ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ فَايْمَا أَهْلِكَ

ابن قتیبہ نے روایت کی کہ اس لڑکے کو ابو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ ابن عبد بن زعمہ بھی آئے۔  
حضرت سعد بن ابی وقاص عرض گزار ہوئے کہ یہ میرا بیٹا ہے کیونکہ  
میرے بھائی نے مجھے محمد لیا کہ ان کا یہ بیٹا ہے۔ اب عبد بن زعمہ  
عرض گزار ہوئے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا  
ہے اور ان کے بستر پر ہی پیدا ہوا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے زعمہ کے اس لڑکے کو اپنے سے دیکھ کر بانی لوگوں سے  
وہ قبیلہ بن ابی وقاص کے ساتھ زیاد مشابہت رکھتا تھا۔ پس  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبد بن زعمہ! اسے  
تم سے کوئی لڑکہ یہ تمہارا بھائی ہے، اور یہ رسول کے بستر پر  
پیدا ہوا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سعد!  
اس لڑکے سے پردہ کیا کرو، کیونکہ اس کو قبیلہ بن ابی وقاص  
کے مشابہت رکھتا تھا اب شہاب نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے  
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا ہے جس  
کے ہاتھ پر پیرا برآمد زانی کے لئے پتھر فیہ دینا اسے ہم کیا جاسے گا۔  
شہاب کا بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کو  
بند انداز سے بیان سن رہا کرتے تھے

حضرت عمرہ بن زبیر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے عہد مبارک میں بچہ کہہ دو وقت تک کھاتے نہ پورے کی قوم  
صوت اس میں نیک کہ وہ سناٹوں کے لئے ٹھٹھکی سمجھ نہاتے ہیں  
کعبہ حنظلہ سے اس بلے میں کچھ عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کے چہرہ پر کھٹک جھلکی ہوئی ہوئی کہ تم مجھ سے شک منہ کے بلے  
میں گنگو کہنے پر صفت اس میں گرد ہوئے، یا رسول اللہ! مجھے صفت  
مزا و بچہ شام کہہ دو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خبر دینے کے لئے کہ  
مجھے ترچہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی جو اس کی شان کے ثناء  
ہے اور اس کے بعد فرمایا کہ تم سے پہلے لگ اگے ہاں مجھ سے کہ جب  
کوئی ماحور چوری کرتا تو اسے چھڑ دیتے اور اگر کوئی گنزدہ تو مچھری کا  
ترکب ہوتا تو اس پر صدمہ کرتے تھے۔ تم میں ذات کی میں کے قبیلہ

النَّاسَ قَبْلَهُمْ أَتَاهُمْ رَسُولًا إِذَا سَرَقَ فِيهِمْ الشَّرِيعُ  
مَكْرُومَةٌ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَتَاهُمْ عَلَيْهِ  
الْحَمْدُ وَالْزُّلْمُ نَفْسُ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْوَرْدِ فَاطِمَةُ بِنْتُ  
مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطْعَتُ يَدِهَا ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَقُطِعَتْ  
يَدُهَا فَحَسَنَتْ ثَوْبَهَا بَعْدَ ذَلِكَ ثُمَّ جِئَتْ  
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنِّي تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَقْرُبُ حَاجَتَهَا  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٣٢١. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا  
نُفَيْرُ بْنُ حَدَّادٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي  
عُجَيْبُ بْنُ قَالٍ أَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَا نَبِيَّ بَعْدَ انْعِمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَجِئْتُكَ  
يَا نَبِيَّ لِتَسْأَلَنِي عَنِ الرَّجْدِ قَالَ ذَهَبَ أَهْلُ الرَّجْدِ  
وَمَاتُوا. قُلْتُ عَلَى أَيِّ عَمَلٍ يُتَابَعُونَ؟ قَالَ أَبَا بَعْدَهُ  
عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْيَمَانِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبُودٍ بَعْدَ  
وَكَانَ أَكْبَرَهُمَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَدَدَنِي عُجَيْبُ بْنُ

١٣٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا  
الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَائِشَةُ مَوْلَى أَبِي عُمَرَ  
الْقُرَظِيُّ عَنْ جُمَيْشِ بْنِ مَسْعُودٍ الطَّنَفِيُّ بِأَبِي  
مُحَمَّدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَعَثَ عَلَى  
الرَّجُلِ قَالَ مَضَتْ الرَّجُلُ لِأَهْلِهِ أَبَا بَكْرٍ عَلَى  
الرَّاسِ وَالْجَوَادِ فَلَقِيَتْ أَبَا مَحْمُودٍ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ  
صَدَقَ جُمَيْشٌ. وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ  
جُمَيْشٍ أَنَّهُ جَاءَ بِأَخِيهِ جُمَيْشٍ.

۱۴۴۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاهِرٍ حَدَّثَنَا  
عَنْ رَحْمَتِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ جَاهِدٍ  
قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَزَّمَا إِلَيَّ أُرِيدُ أَنْ أَهَاجِدَ  
إِلَى الْأَشْيَاءِ قَالَ لَا هَجْرَةَ وَكَيْنَ جِهَادًا فَانْطَلِقْ  
فَأَمْرٌ مِنْ بَعْضِكَ فَإِنَّ هَجْرَتَ شَيْئًا وَلَا رَجْعَتَ

یہ شخص کی جان ہے مگر فائزیت محمد بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹ  
 دوں گا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس صورت کا ہاتھ کاٹ  
 دیئے تاکہ مکر فرمایا۔ پھر لہر میں اس نے ابھی لڑنے کو کہا تھا اس نے  
 فکر کر کے اپنی اختیار چوری کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ  
 اس کے بعد صورت میرے پاس گھاہے بگاہے آئی رہتی تھی اللہ  
 اگر اس کی کئی حاجت ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کی خدمت میں عرض کروا کرتی۔

[illegible]

ابو عثمان شندی نے حضرت ہاشم بن مسعود سے روایت کی ہے کہ میں ابو سعید کے گریبان پر کھڑے ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اندام میں حاضر ہوا کہ ان سے ہجرت پر بیعت لے لی جائے آپ نے فرمایا کہ ہجرت تو معاہدہ پر ختم ہوگئی، ان میں احلام اند جبار پر بیعت لے لیتا ہوں پھر میرا ابو عثمان ابو سعید سے ملا اور اس بارے میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہاشم نے جو حکم ہے غلامہ ابو عثمان نے حضرت ہاشم سے روایت کی کہ وہ اپنے بھائی عقیقہ کے گھر حاضر ہوا۔

مجاہد کابیان ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نصحت میں حرمین گزروں گا کہ میں شام کی جانب ہجرت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہجرت ختم ہو گئی، اب تو چارو ہے۔ پس جاؤ اور اپنے محل میں حرمین دیکھو تو اسے کہیں گے کہ خمر میں ہر مٹھنا۔ شعبہ ابیشر مجاہد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے گزارش کی کہ

وَقَالَ النَّظَرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ  
سَمِعْتُ جَدَّاهُ أَذْهَبَ إِلَى بَنِي إِسْرَافِيلَ فَقَالَ لَا تَجْعَلُوا يَوْمَ  
أَدْبَعَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينًا

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ حَمْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَالْأَوْسِيُّ  
عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي نُبَاتَةَ عَنْ جَاهِدِ بْنِ جَبْرِ  
أَنَّكَ أَنْتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُمَا كَانَ  
يَقُولُ لَكُمْ هَجْرَةٌ بَيْنَ النَّفْسِ

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ حَمْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْأَوْسِيِّ عَنْ عَطَاءِ  
بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ نَزَلَتْ عَائِشَةُ مَعَ جَبْرِ  
عُمَيْرٍ فَسَأَلَهَا عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَتْ لَا هَجْرَةَ يَوْمَ  
كَانَ الْمُؤْمِنُونَ يُغِيرُونَ هُمُومًا بَيْنَهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى  
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ أَنْ يُفَارِقَ عِيْلَهُ  
فَأَمَّا الْيَوْمُ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ إِلَى سَلَامٍ لِمُؤْمِنٍ  
يُحِبُّ دِينَهُ جَهَنَّمَ مَا ذُو كَيْفٍ جَزَاءُ ذُنُوبِهِ

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ  
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ  
عَنْ جَاهِدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ حَذَرُوكُمْ يَوْمَ خَلَقَ  
الْأَنْسَابَ وَالْأَسْرَافَ قَبْلِي حَذَرُكُمْ يَوْمَ خَلَقَ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تَحَلَّلَ لِأَخِي قَبْلِي وَلَا تَحَلَّلْ  
لِأَخِي بَعْدِي وَلَا تَحَلَّلْ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنَ الدَّهْرِ  
لَا يَنْقُضُ صِدْقَهَا وَلَا يَعْصِدُ شَرْكَهَا وَلَا يَخْضَعُ لِي  
خَلْقُهَا وَلَا يَحُلُّ لِقَظْمِي إِلَّا لِيُنْشِدَ نَعَالَ الْعَبَّاسِ  
بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَّا أَوْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ فَإِنَّهُ  
لَا يَكْفُرُ مِنْهُ لِقَائِي وَالْيَمِينُ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ  
إِنَّا كُنَّا دُخْرًا فَإِنَّهُ خَلَّلَ وَعَيْنِ ابْنِ جُرَيْجٍ  
أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْكَرِيمِ عَنْ ابْنِ

تو انہوں نے فرمایا اگر اب ہجرت نہیں رہی یا یہ فرمایا کہ ہجرت  
میں آئے تھے مگر اس کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی  
ہے

اسحاق بن زید، یحییٰ بن عمر، ابو عمرو، ابو اسحاق، عبیدہ بن  
یہیٰ، مجاہد بن جابر کی سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ فتح ہو جانے کے بعد جو کچھ دارالاسلام  
کی حدود وسیع ہو گئی ہیں لہذا، ہجرت باقی نہیں رہی  
ہے۔

عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ میں عبید بن جریج کے ہمراہ  
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ  
سے ہجرت کے بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا اب ہجرت باقی نہیں  
رہی، قبل ازیں مسلمان اپنے دین کو بچانے کی خاطر اللہ و رسول کی  
طرف جاتے تھے خون شاکر کہیں نہ کا دین کسی آزمائش کا شکار نہ ہو جائے  
تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو کامیاب کر دیا ہے لہذا اب ایمان بھلا پائی  
میں خدا کی عبادت کر سکتے ہیں۔ لیکن اب جہاد میں نیت موجود  
ہے۔

عبید بن جریج نے مرثدہ روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسمانوں اور زمین کی  
پیداؤں کے وقت ہی کہہ کر کہ کرام از حدیث اللہ پس یا اللہ تعالیٰ کے کرام  
فرمانے کے جسے قیامت تک کرام ہے نہ یہ جو ہے پس کسی کے لئے کھل  
ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حال ہوگا نیز میرے لئے بھی تو کھلی ہی  
ہوئے کے لئے حال ہوا تھا پس نام کا شکار ہو گیا یا جائے، اس کا کائنات  
توڑا اسے نام کی گھاس کوئی جائے اور اس کی ٹہنی ہلٹی چیز اٹھائی  
جائے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے کہ۔ اس پر حضرت عباس بن عبدالمطلب  
رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ! دوسرے سوا کیونکر اس کی توہانوں کو اور  
گھاس کے لئے بڑی خدمت ہے تو کہہ دیں آپ کا سونے سے پر فرمایا  
اے دوسرے سوا کیونکر یہ حال ہے۔ ابن جریر، عبدالحکیم، ابومریم  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح روایت کی  
ہے۔ اور یہی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی

کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رہایت کی ہے۔

سفر وہ خنیں کا بیان

اور اللہ باری تعالیٰ ہے۔ جب تم اپنی کثرت پر اترا گئے تھے تو تمہارے  
 کہ کام نہ آئی اور زمین اتنی وسیع ہو کر تم پر تنگ ہو گئی۔ پھر تم پیٹھ  
 سے کر پھوگئے۔ پھر اس نے اپنی نسکین آگے رکھی۔ (الباقیہ)

سورۃ التوبہ، آیت ۲۵، ۲۶

انہیں کو بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پر دم کا نشان دیکھا۔ انہوں نے بتایا کہ عجم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہزار ہی میں غزوہ خنین کے غارت تھا۔ میں نے پوچھا کیا آپ بھی غزوہ خنین میں شریک ہوئے تھے؟ جواب دیا میں تو اس سے کچھ پہلے شامل ہونے لگا تھا۔

حضرت برادین طائیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص نے  
 آکر دریافت کیا کہ اے ابو جہل! کیا کپ غزوہ یمن میں بیٹھ رکھ گئے تھے؟  
 انہوں نے جواب دیا، ہرگز نہیں، میں گراہی دیتا ہوں کہ اس منافق بنی کریم علی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قطعاً بیٹھ نہیں پھیری تھی، اس قوم کے بعض افراد نے  
 جلد بازی سے کہہ دیا تو ہزاروں دلوں نے ان پر تیرہ برس کے مشورہ کر کے  
 تھے، چنانچہ حضرت ابوسفیان بن حاحطؓ نے حضورؐ کے سفید فہر کا سر تقلم  
 رکھا تو سر آپؐ کو فرما رہے تھے میں نبی ہوں وہاں میں کوئی جھوٹ نہیں، میرا  
 یہی اصل جواب دین ہے کہ حضرت براد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا وہ  
 میں اس بات کا غزوہ یمن میں گیا آپؐ کو کچھ معلوم ہے کہ کپ غزوہ یمن میں  
 گئے تھے؟ فرمایا لیکن نبی کریمؐ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو بیٹھ نہیں پھیری وہ لوگ  
 تیرا نذر تھے لیکن نبی کریمؐ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی فرما رہے تھے میں نبی ہوں اور  
 اس میں زراعتی جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

ہوا اسحاق نے سنا کہ حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کلمہ پڑھیں  
کے کسی آدمی نے پوچھا کہ مثنوی سنیں میں کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم کو روزِ قیامت کو دیکھیں گے؟ انہوں نے جواب دیا ایسا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ شہید  
وہم کہ جس جگہ ہے۔ اہل معرفت تیرا دعا کرتے ہیں کہ ان پر گناہ نازل نہ ہو  
مگر یہ کہ جس جگہ ہے ان کی عزت و شرف میں ہرگز کمی نہ آئے۔

عَبَّاسٍ بِشَيْءٍ غَدِيرَةٍ أَوْ نَحْوِهَا رَأَى أَنَّهُ زَوَّاحٌ مِّنْهُمَا  
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا اللَّهَ يَوْمَ تُرْجَعُونَ إِلَيْهِ  
فَإِنَّكُمْ كُنْتُمْ عَلَيْهِ شَاقِينَ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّكُمْ  
كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ غَافِلِينَ ۚ

١٢٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
مُؤَيْتٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوفَى غَرَبَةَ قَالَ خَرَجْتُ بِهَا هَمَّ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَتِّ بْنِ قُلْتُ  
شَرَفَاتٍ حَتِّينَا ؟ قَالَ قَبْلَ ذَلِكَ -

١٢٣٨. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَيْسٍ بِحَدَّثِ شَا سَفِيَّانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَمِيرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَارَ رَجُلًا فَقَالَ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَتَوَلَّيْتَ يَوْمَ حُجَيْبٍ فَقَالَ أَتَمَّا أَنَا شَهِيدٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يُولَ وَلَيْسَ يَحِلُّ مِمَّنْ عَانَ الْقَوْمَ فَرَضَعَهُمْ هُوَ وَآبُو سَفِيَّانَ بْنُ الْحَارِثِ أَخَذَ بِرَأْسِ بَعْلَتِهِ الَّتِي صَارَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الطَّيِّبِ

٣٣٩. حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ لَمَّا دَارَ مَا أَتَاهُمْ أَوْ كَيْتُورُ مَعَهُ  
الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ  
أَمَّا الْبَيْتِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَزَالُ تُرَامَاةٌ  
فَقَالَ أَمَّا الْبَيْتِيُّ لَا كَذِبُ إِنَّا أَنَا مِنْ عِنْدِ الْمُطَّلَبِ.

١٢٥٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عَدَةَ شَا شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ  
سَأَلَ رَجُلًا مِنْ قَبِيلِ الْأَنْدَلُسِيِّينَ مَنْ رَأَى مَوْلَا اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَنْزَلٍ فَقَالَ لَكُنْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَفْرَكُنَا

هَوَارِثَ نِصَاةٍ وَإِنَّمَا كُنَّا عَلَيْهِمْ رَاكِبًا فَفَتَنَّا عَلَى الْكُنَايَا سَفِينَنَا بِتِهَابٍ وَقَدْ  
لَقَدْ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
بَعْلِيهِ الْبَيْضَاءِ وَرَأَيْنَا أَبَا سَفِيَّانَ إِحْدَى نِصَايِمِهَا  
وَهُوَ يَقُولُ إِنَّا الْبَيْتِيُّ لَا حُكْمَ لَنَا - فَكَانَ  
إِسْرَائِيلَ وَنَهْلَهُ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنْ بَعْلِيهِ -

۱۳۵۱. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُقَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
ثَبَّتٌ حَدَّثَنَا ثَبَّتُ حَقِيقٌ عَنْ ابْنِ شَرَبٍ رَدَّ  
حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَرَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرَبُ بْنُ شَرَبٍ  
وَنَعْمَةُ مَرْوَةَ ابْنِ الرَّبِيعِ أَنَّ مَرْوَةَ وَابْنَهُ  
بْنِ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفَدَّ هَوَارِثَ مَسِيحِينَ فَسَأَلُوهُ  
أَنَّا نَرَدُّ إِيَّاهُمْ أَمْ لَا لَوْ فَسَبَّاهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَن مِّنْ تَرَفٍّ وَأَحَبُّ لِقَائِي  
إِلَى أَصَدِّقَةٍ فَأَخَذَ رُحْدَى النُّطَاقِ فَيَقْتَرِبُ إِلَى النَّبِيِّ  
فَمَا مَالُكَ وَفَدَّ كُنْتُ أَمَّا نَبِيَّتُ يَكُونُ كَانُوا أَنْظَرَهُمْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَمِّ عَشْرَةِ لَيْلَةٍ  
حِينَ قَدِمَ مِنَ النُّطَاقِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لِقَاؤُا رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّ وَجَلَّ أَجَدَ إِلَيْهِمْ رُحْدَى  
إِلَى النَّبِيِّ فَيَقْتَرِبُ قَالُوا مَا لَنَا نَحْنُ نُسَبِّحُكَ فَقَامَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسِيرِ فَقَامَ  
عَلَى اللَّهِ بِمَا هَرَّاهُ كُهُفِيَال: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ  
إِلَٰهَنَا كُنْ قَدْ جَاءَهُ دَنَا تَرْجِيْبِنَ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ  
أَنَّ أَرَاهُ إِلَهُ سُبُّهُ هَرَفَمَنْ أَحَبَّ وَسُكَّرَ أَنْ  
يُطِيبَ دَرِيكَ فَكَيْفَ فَعَلَ وَمَنْ أَحَبَّ وَسُكَّرَ أَنْ  
يَكُونَنَّ عَلَى حَيْضِهِ حَتَّى تُطِيبَهُ رِيَاةٌ مِنْ أَقْلٍ مَا  
يُنْفِي اللَّهُ عَمَّا نَفَعُ فَعَلَّ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ خَلَّتْ

مجمع محمد بن عبد اللہ علی بن ابی حمزہ کو لکھا کہ اپنے سفید بلیوں پر وہیں دیکھو کہ ہوا  
بن ہواٹ نے اس کو لکھا کہ پھر کی ہواٹ ہے کہ آپ ہواٹ ہے  
میں نہیں ہوں، اس میں ذرا بھی جھوٹ نہیں ہے۔ ہواٹ  
اور ذرا سسر کی رعایت میں ہے اگر بنی کریم علی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چہرے پر آئے  
تھے۔

بن شہاب نے رسول اللہ کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب  
سے کہا کہ میں نے مروان بن الحارث بن ابی العاصی سے  
روایت کی ہے کہ جب ہم حضرت کعبہ کے سامنے ہو کر رسول اللہ سے ملے تو انہوں نے  
علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کو دل سے تھوڑا  
دور بھی کر دے یا نہیں۔ رسول اللہ علیہ السلام نے ان سے فرمایا  
کہ مجھے لگ میرے ساتھ ہیں انہیں تو دیکھو کہ وہ ہواٹ ہی ہواٹ ہے  
سب سے نیا دلہندہ ہے تم لوگوں سے ایک چیز اختیار کرو قیدی لینے  
چاہتے ہیں یا مال؟ میں نے تو تمہاری وجہ سے تعلیم میں تاخیر بھی کی تھی۔  
میرا رسول اللہ علیہ السلام نے ان کو اس حد سے زیادہ متاثر  
فرمایا تھا یہاں تک کہ آپ ملافت بھی لوٹ آئے تھے جب ان پر غلٹی  
واقع ہو گئی کہ رسول اللہ علیہ السلام نے علیہ وسلم دونوں میں سے صرف  
ایک ہی چیز والیں لڑائیں گے تو انہوں نے عرض کیا کہ ہمیں تین ہی والیں  
دے دیجئے ہمیں رسول اللہ علیہ السلام نے انہوں کو دینے سے روک دیا  
کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی جو اس کی شان کے لائق  
ہے اس کے بعد فرمایا کہ تمہارے بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں  
میری دوسری بیوی کے ان کے قیدی نہیں رہیں بلکہ وہ ان میں سے  
سے جو کوئی اپنے حق کے قیدی کر دینا چاہے وہ چھوڑ دے اور جو تم  
میں سے اپنے حق کی قیمت دینا چاہے تو اللہ تعالیٰ اسے شے کے مال  
سے جو ہمیں سب سے پہلے ملا فرمائے گا اس میں سے اسے دے دیا  
جائے گا سب مالیں گزرا کر کے کیا رسول اللہ علیہ السلام پر غلٹ نہایت  
چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ رسول اللہ علیہ السلام نے علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں کہ کس نے دل سے کہا اور کس







مَنْ قَتَلَ قَوْسِيْلًا كُنَّ عَلَيْهِ يَمِيْنَةٌ فَلَهُ سَلْبُهُ فَقُلْتُ  
مَنْ يَشْرِكُنِي فِي شَعْرٍ جَلَسْتُ قَالَ نُوْرًا لِي اَلَيْسَ عَلَى اللهِ  
عَلَيْكَ وَسَلَامٌ مِثْلُهُ فَقُلْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْرِكُنِي فِي شَعْرٍ  
جَلَسْتُ قَالَ نُوْرًا لِي اَلَيْسَ عَلَى اللهِ عَلَيْكَ وَسَلَامٌ  
وَمِثْلُهُ فَقُلْتُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ  
فَاخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَجُلٌ مَدَنِيٌّ وَصَبَّحَهُ وَنَدِيٌّ  
فَاَنْصَبَهُ مِيْنًا فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ لَهَا اللهُ اِذَا لَأَيْبِيكَ  
اِلَى اَسَدٍ مِنْ اَسَدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ  
عَلَى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَامٌ يُعْطِيكَ سَلْبَهُ فَقَالَ اَلَيْسَ  
عَلَى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَامٌ صَدَقَ فَاَنْصَبَهُ فَاَنْصَبَهُ فَاَنْصَبَهُ  
فَاَنْصَبَتْ بِهِ فَمَدَنِيٌّ فِي بَيْتٍ سَلَمَةٍ فَاَبَتْ لِقَاءَهُ مَا لَ  
تَاَقُلْتُمْ فِي الْاِسْلَامِ - فَقَالَ اَلَيْسَ حَتَّى يَجِيَنِي  
بَنُو سَيْبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَيْثَرٍ عَنْ اَقْلَمٍ عَنْ اَبِي حَمْدٍ  
عَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ : لَمَّا كَانَ  
يَوْمَ حُبَيْنَ نَحَلْتُ اِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِقَاتِلٍ  
تَجَلَّوْنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَآخِرُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ بِقِيَمَتِهِ مِنْ  
قَدَايِهِ يَمِيتُهُ فَاَسْرَعْتُ اِلَى الْوَيْ يَحْتَلُّهُ مَدْفَعٌ  
بِيَدِهِ يَضْرِبُنِي فَاَضْرِبُ بِكَ فَقَطَعَهَا ثُمَّ اخَذَنِي  
فَقَطَعَنِي فَمَتَا شَدِيدًا حَتَّى تَحَرَّوْكَ ثُمَّ تَرَدَّدْتُ  
فَتَحَلَّلْتُ وَدَفَعْتُهُ ثُمَّ فَنَنْتُهُ فَاَنْصَبَهُ فَاَنْصَبَهُ فَاَنْصَبَهُ  
فَاَنْصَبْتُهُ مَعَهُ فَاِذَا يَحْمَرُّنَ الْفُطَّارُ فِي النَّاسِ  
فَقُلْتُ لِمَ شَاتُ النَّاسِ ؟ قَالَ اَمْرًا شَوْ شَوْ شَوْ رَاجِعُ  
النَّاسِ اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَامٌ فَقَالَ  
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَامٌ اَقَامَ يَمِيْنَةٌ  
عَنْ قَيْسِ بْنِ قَتْلَةَ فَلَهُ سَلْبُهُ فَقُلْتُ لَأَتَمِسَّ يَمِيْنَةً  
عَنْ قَيْسِ بْنِ قَتْلَةَ رَاحِدًا يَشْهَدُنِي جَلَسْتُ شَوْ  
بَعْدَ اِلَى قَدَا كَرُمْتُ اَمْرًا يَدْرُسُوْنَ اَللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَ سَلَامٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ سَلَا عَنْ خَدِّ الْاَنْبِيَاءِ  
اَلْوَيْ يَدُ كُوفِيْدِي فَاَنْصَبَهُ مِثْلُهُ - فَقَالَ اَبُو

عمر قتالی عید ملے پھر اسی طرح فرمایا۔ میں کھڑا ہو گیا لیکن یہ سونہ کر دیتے  
گیا کہ میری گواہی کا کہہ گا۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
و سلم نے میری سریر بھی فرمایا۔ پس میں کھڑا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا۔  
اے ابو قتادہ! کیا بات ہے؟ میں نے سورت علی مرتضیٰ کر دی ایک  
شخص نے کہا یہ سچ کہتے ہیں اور ان کا حق ہے اس منزل کا سامان میرے  
پاس ہے صندل اپنے پاس سے ال سے کر انہی میری جانب سے ملنے  
کر رہی ہوں پر حضرت عمرؓ نے کہنے لگے، افسوس کہ یہاں کبھی نہیں ہو سکتا کہ اللہ  
کے شہروں میں سے ایک طیر اللہ ہوا اس کے رسول کے لئے ملے اور  
اس کا حق نہیں دے دیا جائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
تم نے سچ کہا اللہ ان کا حق نہیں دے دو پس اس نے جہان  
مجھے لے لیا۔ حضرت ابو قتادہؓ نے کہیں سے اس سے جو کچھ  
ایک ان فرمایا۔ یہ پہاں ہے مجھے بعد اسلام میں قابل ہوا اور  
نہ کے ساتھ ہیں مری ہے کہ حضرت عمرؓ نے اللہ تعالیٰ سے فرمایا۔

فرزہ خنین کے مدفن میں نے دیکھا کہ ایک مسلمان اور ایک مشرک دوسرے کا جہاں  
دوسرے مشرک اس مسلمان کے چھپے جگہات میں ہونے لگا کہ اسے شہید کر دے  
میں اسکی جانب ہکا جگہات لگائے ہونے لگا اس نے مجھے اس کے لئے کہنے لگا  
اٹھ اتریں نے دیکھ کر کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا اس نے مجھے پکڑ لیا وہاں  
نہ سے دہر پار کمرت کا خطرو نہ کرنے لگا پھر اس سے مجھے چڑھایا۔ اور  
مغضوب ہونے لگا تو میں نے اسے قتل کر دیا۔ اسکے بعد مسلمان بھاگ کھڑے  
ہونے لگے اور میں بھی ان کے ساتھ بھاگ رہا تھا۔ پھر لوگوں میں مجھے حضرت عمر  
بن خطابؓ نے قریں سے کہا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انزل اللہ کا حکم ہے۔  
پھر لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب واپس لوٹے اسکے بعد  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی کا روتق کرنے کا گواہ  
و شہد کرے وہ قاتل کا سامان تین کوٹہ گا میں اپنے قتل کرنے کا گواہ  
تقاضی کرنے کے لئے کھڑا ہوا لیکن مجھے کوئی گواہ نہ ملا اس نے یہاں بیٹھ  
گیا پھر میرے ذہن میں ایک بات آئی تو میں نے اپنا حق رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عرض کر دیا۔ آپ مجھے پاس بیٹھے ہونے حضرات  
میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں قاتل کا یہ ذکر کر رہے ہیں اس کا سامان  
قریب سے پاس ہے اور آپ انہی میری جانب سے راہ لے کر دینے حضرت

تَبَكَّرَ صَلَاةً لَا يَعْطِيهِ أَحَدٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَبَعَثَ  
أَسَدَ آئِينَ أَسَدًا شَرِيفًا يَدْعُو إِلَى اللَّهِ وَدَعْوَاهُ قَتْلُ  
الْمُشْرِكِينَ وَدَعْوَةُ النَّبِيِّ قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَّاهُ إِلَى مَا شَرَّكَتْ بَيْنَهُ خِدَافًا  
فَكَانَ أَوْلَىٰ عَالٍ تَأْثَلُثَتْهُ فِي الْإِسْلَامِ -

بَابُ غَزَاةِ أُوطَايسَ -

۱۲۵۳۔ حَكَّ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو  
أَسَا مَةَ عَنْ بَرِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ  
عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَا فَرَجَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَيْثُ بَدَتْ أَمَا  
عَامِرُ بْنُ جَبْرِ إِلَى أُوطَايسَ فَلَمَّا حُدِّدَتْ بَيْنَ الْيَمِينِ  
فَقَتَلَ دَسِيْدًا وَهَرَبَ اللَّهُ أَصْحَابًا . قَالَ أَبُو مُوسَى  
وَبَعَثَنِي مَعَهُ أَبِي عَامِرٌ فَرَجَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ نَعَاةً  
جَنَّتِي بِسَرِّهِمْ فَتَبَتُ فِي رُكْبَتِهِ فَأَتَيْتُكَ رَأَيْتُكَ  
فَقُلْتُ يَا مَعِي مَنْ رَعَاكَ فَأَشَارَ إِلَى أَبِي مُوسَى  
فَقَالَ ذَلِكَ قَاتِلِي الَّذِي رَعَاكَ فَقَصَدْتُ لَهُ مَلُوقَتَهُ  
فَلَمَّا سَأَلَنِي وَثِيْقًا تَبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا  
تَسْتَحْيِي أَلَا تَتَبَتُ فَكَلَّمَكَ فَأَهْلَسَا حَرَمَتَيْنِ  
بِالسَّيْفِ فَتَعَتَهُ كَقَرْنَتِ يَدِي عَلَيْهِ فَنَزَلَ اللَّهُ  
صَاحِبُكَ قَالَ فَأَنِيزْ هَذِهِ السَّهْمَ فَخَرَعَتْهُ فَمَرَا  
وَبَيْنَهُ أَلَمًا حَتَّى قَالَ يَا أَبَتُ أَخِي أَقْبِيئِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمَ وَقُتِلَ لَهُ اسْتَفْقَمَنِي فَأَسْتَخْلِفَنِي  
أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ فَمَكَثَ يَسِيرًا كَقَرْنَتِ يَدِي  
فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي بَيْتِهِ عَلَى سَرِيْرٍ مُّقْدَمٍ عَلَيْهِ وَبَيْنَهُ يَدَايُ قَدَا أَمْرٍ  
يَعَالُ السَّرِيْرَ يَمْرُورُهُ وَخَبِيْرُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِحَدِيثِي  
وَبَخْبِرِي أَبِي عَامِرٍ وَقَالَ قَدْ كُنَا اسْتَغْفِرُكَ فَاذْعَا  
بِنَايَ فَتَرَفْنَا كَقَرْنَتِ يَدَايُ يَدَايُ فَقَالَ أَلَا تَرَوْنَ غَيْرَ  
لِعَبِيْدِي أَبِي عَامِرٍ وَدَارَتِ بِيَاضُ إِبْطِيْهِ كَقَرْنَتِ

جو کبر کئے گئے، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ حضرت قرقیش کی ایک چڑیا کو دے  
دیا جائے اور اللہ کثیروں میں سے جو خیر اور اوس کے رسول کے لئے  
لڑا جو اسے خود ہر ایک جیسے مادی کا پل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
عید سلام اللہ علیہ سے ہوئے اور میرا قصد ہے دلوں پر اسے فرشتہ کر کے بھانے  
لیکھا بخیر پائیں ہر ایک سے پہلا مال ہے جو مجھے ملا کہ میں اس میں ہر ایک

غزوہ اوطاس

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت  
ابو عامر کو ایک شکر کا امیر مقرر کر کے اوطاس کی جانب روانہ فرمایا جب  
انکے سپرد فوج بن کر اسے مقابلہ ہوا تو وہ مارا گیا اور اس کے ساتھی  
میدان چھوڑ کر بھاگ گئے حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت  
ابو عامر کے ساتھ حضور نے مجھے میدان روانہ کیا تھا میں وہاں پہنچا  
حضرت ابو عامر کے گھنے میں ایک تیرا کر لگا جو کسی جنگی لے چھیکا تھا وہ تیرا کر  
گھنے میں ترازو ہو گیا میں اچھے پاس گیا اور دریافت کیا کہ جو جان ایہ تیرا کر کو  
کس نے مارا ہے؟ انہوں نے اشارے سے حضرت ابو موسیٰ کو کیا کہ میرا قاتل وہ  
ہے جس نے مجھے تیرا کر ہے میں اس کی جانب دوڑا اور نزدیک جا پہنچا جب اس  
نے مجھے دیکھا کہ تن میں تیرا کر بھاگ کر دوڑا میں نے اس کا نقاب جاری کیا  
اور میں اسے یہ کہتا جاتا تھا اب بے شرم اب شہرہ تا کیوں نہیں ہیں وہ شہر گیا  
اور میں نے ایک سروسے پر گولوں سے مار کر دیا اور کہیں لے اسے تن کو دیا  
اور حضرت ابو عامر کو اگر خوشخبری ملے کہ آپ کی ناک کو اللہ تعالیٰ نے جگ کر دیا ہے  
انہوں نے فرمایا کہ اب تیرا کر نکال دو پتا چوں نے تیرا کر نکال دیا اور سروسے  
پانی دونوں اپنے لگا پھر فرمایا اسے پیجیہ ابی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے برا  
سلام کہنا اور میری جانب سے یہ عرض کرنا کہ میرے لئے دعا ہے حضرت کریم  
بھوت پر مارنے کے پہا ہشتین متور فرمایا وہ خوشی پر زندہ ہو کر چلے ایک  
کہ لڑا وہ میں جا پیچے میں دیکھ کر کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لڑکا میں حاضر  
ہو گیا آپ نے اپنے مکان میں اس کے قدموں پر پانی پڑا اور فرمایا میں  
کے بیان میں سے جو میرے لئے نام پڑا پچا ہوا تھا جگہ ہوا تھا ان کے نشانہ  
آپ کی پشت مبارک اور پہلے اند میں نظر آ رہے تھے میں نے فوج کی اشدات  
اور حضرت ابو عامر کی شدت کا ذکر کر کے کہہ انہوں نے مجھ سے فرمایا شکر کریں



استخرجك

١٣٥٨. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عُثْمَانُ بْنُ حُدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ  
أَبَا عُمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقْدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
يَسْرَافَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَبَا بَكْرَةَ مَكَانَ تَوْرٍ وَجِصَ  
النَّصَائِبِ فِي أَنْابٍ نَجَّاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ نَبِيٌّ أَتَى إِلَى عَدِيٍّ وَهُوَ يَأْمُرُ بِالْجَنَّةِ  
عَلَيْهِ سَرَامٌ فَقَالَ هَيْهَاتَ وَاسْتَرْنَا مَعَكُمْ قَبْلَ عِلْمِهِ  
عَنْ أَبِي الْعَاسِمِ أَنَّهُ قَالَ لِي عُثْمَانُ أَتَقْدِرُ قَالَ  
سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَائِشَةُ قَالَتْ لَمَّا شَهِدَ هُنْدُ  
لِجَارِلِ بْنِ حَبِشٍ بِمَا قَالَ أَحَدُ أَمَا أَحَدُ عَمَّا قَاوَنَ  
مَنْ سَمِعَ يَسْرَافَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَبِمَا الْأَحْزَابِ إِلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ ثَلَاثَةِ عَشْرِينَ  
مِائَةِ النَّصَائِبِ -

١٢٥٩. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرْوَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ  
عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، حَكَمْتُ  
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَايِلٌ  
بِأُحْجَرِ الشَّوْبِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَفَتْهُ بِلَالٌ فَأَتَى  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَافِي فَقَالَ لَا تُخْرِجُنِي  
مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ أَتُبَشِّرُ فَقَالَ قَدْ أَكْرَمَ  
عَلَيَّ مِنْ إِشْرَافٍ قَبْلَ عَلَيَّ أَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ  
الْقَضْبَانِ فَقَالَ رَحِمَ اللَّهُ نَفْسِي فَأَقْبَلَا أَمَّا مَا  
قِيلَا تَعْرُجَا بِقَدْحٍ بَيْنَهُمَا نَفْسٌ يَدِيرُ  
وَجِهَهُ فِيهِ وَمَعَهُ فِيهِ تَوْقَالُ إِشْرَافِيَّتُهُ وَاقْرُءَا  
فَلْيُذْهِبَا وَبِحُورِكُمَا بِشَرِيقَا خَدَّيْكَمَا  
فَفَعَلَا سَادَتِ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَدَارًا إِشْرَافًا أَفْضَلَ

بیٹن کی .

ابو عثمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت مسیحینؑ ہی دیکھے  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سستا، جنہوں نے خدا کی راہ میں سب سے  
 پہلے تیر چلایا تھا اور حضرت ابو بکرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی جو  
 دلائل کے قطع کی دیو پر رکھتے ہیں اور عیوں کو اسے کر چڑھ گئے تھے  
 پھر جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے  
 تو فرماتے ہیں کہ میں ہم دونوں کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو  
 یہ فرماتے ہوئے سنا، جو اپنے آپ کے میرا جان پر جو کر اپنے آپ  
 کو دوسرے آپ کی جانب منسوب کرے تو جنت اس پر حرام  
 ہے۔ اور اعلیٰ یہ ابو عثمان شہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت  
 مسیحینؑ ہی دیکھے اور حضرت ابو بکرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ اٹھا دگر اسی مستایا۔ مام کا بیان ہے کہ میں  
 نے ان سے کہا کہ آپ کے پاس دو ایسے حضرت کی شہادت ہے جو یقین  
 کے لئے کافی ہے ان میں سے ایک جنگ وہ ہیں جنہوں نے اللہ کی  
 راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا تھا اور دوسرے وہ تیشیور ہیں جو اللہ تعالیٰ کا پلندہ  
 ہے اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا جبکہ آپ گھر کو روانہ ہو رہے تھے  
اور میں حیران کے مقام پر قیام پذیر تھا۔ اسی وقت حضرت بلالؓ آپؐ کے  
کے پاس موجود تھے قریباً دو ہفتہ میں ایک اور بار اگر کہیں گے کہ آپؐ اپنا  
وہ لباس پہنا نہیں لگائے جو مجھ سے کیا تھا؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ  
تبارک و تعالیٰ کہہ دے کہ جسے لگا کہ آپؐ اکثر صوف پہنا رہے ہیں آپؐ نے  
کہا کہ میں حضرت ابو موسیٰؓ اور حضرت بلالؓ کی جامع ترین سیرت اور  
فرمایا: اسی نے قرابت بتوں نہیں کی ایک تم دونوں اسے قبول کرتے  
ہو! دونوں حضرت عرض گزار ہوئے کہ ہم نے اسے قبول کیا ابھر آپؐ  
نے اپنی کابرتن منگایا اس میں اپنے منہ اتار دھوئے اللہ پھر اس میں  
کلی فرمائی اس کے بعد فرمایا کہ دونوں اس میں سے پہناؤ۔ باقی اپنے چہرے  
اور سینوں پر چھڑک دو اور دونوں پشت پر چھڑک دو اس نے دونوں حضرات سے  
برتن لے کر چھڑکی تعین کی۔ اس پر ہر دوسرے کے انیسے حضرت ام سلمہؓ نے





كَلِمَاتٍ حُتَّتْ كَذَلِكَ أَتَتْهُمْ أَنْ يَذُوبُوا  
النَّاسُ بِالشَّيْءِ وَأَنْ يَبْعَثَ عَلَيْهِمْ  
اللَّهُ عَلَيْهِمْ سُلُوفًا رِجَالًا كَوْفُؤًا لَّا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
أَعْرَفِينَ الْأَنْصَارَ وَنُوحًا ذَا الْيَقِينِ  
لَمَكَّنَّا يَدَيَّ الْأَنْصَارِ وَتَفَعَّلْنَا الْاِنْصَارَ فَمِنْ بَعْدِ  
ذَلِكَ سَمِ الْأَنْكُرُ سَلْفُونِ بِذَلِكَ أَسْمَاءُ  
فَأَصْبَحُوا رِجَالًا لَّمْ يَلْقَوا فِى الْحَرْبِ

١٣٧٦ - حَدَّثَنَا شَيْخِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
هشامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الْمُزَنَّى قَالَ أَخْبَرَنِي  
أَبُو بَكْرٍ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنَ  
الْأَنْصَارِ جِئْنَا أَهْلَ الدِّينِ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَعَ أَمْوَالٍ كَثِيرَةٍ فَطَمِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ يَنْبَغِي رِجَالًا لَا يَأْتِيَهُ مِنَ الْإِبِلِ نَقْلًا  
يَعْلَمُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْبَغِي مُوَدَّةً  
وَيَتَرَكُ وَيُؤْتِي تَقَطُّعًا وَمَا يَجُوزُ قَالَ أَمْسُ  
فَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا لَيْزَ بِهِ  
فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ لِيَجْمَعَهُمْ فِي قُبَّةِ بَيْنِ أَدِيمَ وَنَوَ  
يَدِيمَ مَدِينَةٍ غَيْرِ هَذِهِ لِيَأْتِيَ أَجْمَعُونَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَا حَدَّثَ بَلَّغَنِي عَنْكُمْ ؟

فَقَالَ هَذَا الَّذِي بَارَأَنَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ  
فَلَمْ يَكُنْ لِي خِيَرَةً وَأَنَا نَاسٌ وَمَا حُدِثَتْ أَسَدَانَهُمْ  
لَقَالُوا بِغَيْرِ اللَّهِ كَيْدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُعْطِي كُرْشًا وَيَبْدُرُ كُنْتَ وَبِغَيْرِكَ تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ  
فَقَالَ الْإِنْسِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُعْطِي بِمَا جَاءَ  
حَدِيثِي عَنْهُ يَكْفُرَاتُ لِقَائِهِ أَمْ تَرْضَوْنَ أَن  
يَذْهَبَ النَّاسُ بِأَمْوَالٍ قَدْ ذَهَبُوا بِالنِّسِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِجَالِهِمْ لَوَرَأَى اللَّهُ مَا تَقْبَلُونَ  
بِهِ خَيْرًا مِمَّا يَقْبَلُونَ بِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَدْ رَضِينَا . قَالَ لَوْ الْإِنْسِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہ کر کے کر جائے۔ مگر جہت مذہبی تو میں انصاف کا ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ کسی میدان یا گھاٹی میں پہلیں تو میں انصاف کے میدان اور ان کی گھاٹی میں چوں گا۔ انصاف، استراری اور دوسرے لوگ ابھرا ہیں۔ میرے بعد تم و انصاف دیکھیں گے کہ دوسرے کو تم پر ترجیح دی جانے لگی تو صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ صبر کو حق پر فتح سے طاقت کہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب  
اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بھانڈن چپے کواں عطا فرمایا تو یہاں تک  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھن اچھاپ کر خوش اور شگرت  
فرمائے۔ اس پر انصار سے جن حضرات نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے  
رسول کو سعادت فرمائے کہ انہوں نے قریش کو قرآن مرحمت فرمایا اللہ  
میں نظر انداز کر دیا حالانکہ ہماری تنویدوں سے کافرین کا خون چسکا  
ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے سامنے ان کا گھٹو کا ذکر ہوا تو آپ نے انصار کو بلایا۔ پس وہ چڑھ  
کے ایک ٹیپے میں بیٹھ گئے اور وہاں ان کے بڑا کھانا دوسرے کو نہیں  
دیا گیا تھا۔ جب وہ بیٹھ گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
مجھے تمہاری جانب سے یہ کیسی خفاہ توقع بات پہنچی ہے؟ انصار کے بھار  
حضرت عمرؓ غزوہ بدر سے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دلوں سے  
قریشی کرلے ات نہیں کہی ہے۔ ہاں بعض نو عمر لوگوں نے ایسی بات کہہ  
دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو سعادت فرمائے جنہوں نے قریش کو  
قرآن عطا فرمایا ہے اور میں نے ان کو دیکھا کہ ہماری تنویدوں سے  
کافروں کا خون چسکا ہے میں ہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
بیکم میں نے ان لوگوں کو ان دیا ہے جن کا فائدہ کفر بہت فائدہ کی ہے  
تاکہ ان کا دل دھم پر مضبوط ہو جائے کیا تم میں بات پر راضی نہیں ہو کہ  
لوگ اللہ کے کہنا میں اللہ کے نبی کو اپنے گھروں میں سے کر دو؟  
تو ان کی قسم جو میرے لئے کر جاتے ہمدہ اس سے بہتر ہے وہ نے کر دیتے  
وہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! ہم ہی پر راضی ہیں۔ پھر نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ میرے بعد تم اپنے ساتھ بڑی



يَتَجِدُونَهُمْ أَشْرَقَ شِدَادَةٍ فَاصْبِرُوا هَذِهِ تَلْفُؤًا  
اللَّهُ وَمَا لَكُمْ عَلَى اللَّهِ عَيْنٌ وَتَسْتَوِفَانِي عَلَى  
الْمَوْضِعِ قَالَ أَسَى فَمَنْ يَصْبِرُوا

۱۴۶۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
مُكَبِّهٌ عَنْ أَبِي الْمُنَيَّارِ عَنْ أَبِي قَالَ: لَمَّا كَانَ  
يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ تَلَمَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنْ أَصْحَابِهِ قَدَرِيشٍ فَقَوَّبَتِ الْأَنْصَارُ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَرَوْنَ أَنْ يَدَّ هَبَ  
النَّاسُ بِأَلْسِنَتِهِمْ وَقَدْ هَوَّنَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَاتِلَاهُمَا قَالَ: تَوَسَّلَكَ النَّاسُ حَارِيًّا وَتَتَّبَعَا  
تَسَكُّتًا وَادْرَى الْأَنْصَارُ يَا دُحِبَةُ

۱۴۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَوفٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي عَوْنٍ أَنَّ نَاحِيَةً مِنْ رِبَيعِيٍّ أَتَتْ  
عَنْ أَبِي رَيْحَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتْحِ  
الْمَكِّيِّ هَوَّازِينَ وَقَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ  
أَكْلَابٍ مِمَّا تَلَفَّظُوا فَادْبَرُوا، قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ  
فَالْتَوُوا لِقَابِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعِدَ بَيْتُكَ، لَقَبَيْتُكَ نَحْنُ  
بَيْنَ يَدَيْكَ، فَحَرَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
أَمَّا جَبَدُ اللَّهِ وَرَبُّهُ فَهَذَا هَذَا مِنْ الْأَنْصَارِ مَكِّيَّةً  
الْهَلْفَاءُ وَالْمُهَاجِرِينَ وَتَوَلَّيْتُ الْأَنْصَارَ مَكِّيَّةً  
فَهَذَا أَقْدَعُ هُمْ جَادَ عَلَيْهِمْ فِي قَبُولِهِمْ فَقَالَ لَمَّا تَرَوْنَهُ  
أَنْ يَدَّ هَبَ النَّاسُ بِأَلْسِنَتِهِمْ وَالْبَعْضُ يَدَّ هَبُونَ  
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَسَّلَكَ النَّاسُ حَارِيًّا وَتَتَّبَعَا  
تَسَكُّتًا وَادْرَى الْأَنْصَارُ يَا دُحِبَةُ

۱۴۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ قَسَادَةَ عَنْ أَبِي  
بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْمَاءِ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: إِنَّ قَدَرِيشًا

۱۴۶۳۔ انصاری دیکھو گئے قاص پر صبر کرنا یہاں تک کہ اللہ اس کے تلافی  
سے بالکل کرے نہ کہ میں ہوں کہ تم پر ہوں گا لیکن حضرت نے فرماتے ہیں کہ  
انصار سے صبر نہ ہو سکا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حج مکہ کے بعد  
جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طے غنیمت قریش  
کے درمیان قیام فرمایا تو انصار اس پر کچھ لگتا تھا کہ ہرگز نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ کیا تم اس بات پر رضی  
نہیں ہو کہ حج دنیا سے کرنا نہیں عہد تم اللہ کے رسول کو ملے کہ  
ہو؟ وہ عرض گزار ہوئے، کہیں نہیں۔ فرمایا اگر لوگ کسی زمین  
یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے میدان اور ان کی گھاٹی میں  
ہوں گا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق  
کے بعد جب بھائی سے مقابلہ ہوا تو اللہ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے ہمراہ دس ہزار مہاجرین اور کچھ انصار تھے قریش چوڑے کھانے اس وقت  
آپ سے فرمایا۔ اسے کہو بخدا انہوں نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ! میں  
ہم ستمہ معجزہ اور آپ کے ملنے موجود ہیں۔ یہاں کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
دولت سراسر سے آئے گئے اور فرمایا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول  
ہوں۔ پس کارفرما کو شکست ہو گئی۔ پس آپ نے قریش اور ہاجرین  
کو الگ فرمایا اور انصار کو کچھ نہ دیا۔ پس انہوں نے کچھ آپ سے  
انہیں دیا تو وہ ایک قبضے میں داخل ہو گئے فرمایا اے اناس بہت پرہیز  
نہیں ہو کہ لوگ بکری اور اونٹ سے بکری جائیں اور تم اللہ کے رسول کو  
سے کرنا ہو؟ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ  
میدان سے چلیں اور انصار گھاٹی سے، تو میں انصار کی گھاٹی  
کو اختیار کر دوں گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کے تمام لوگوں کو حج مکہ کے  
فرمایا۔ بیشک قریش کی جاہلیت اور مصیبت سازانہ مکر سے  
مکروہ امر سے ہر اسے اس لئے میں نے چاہا کہ ان کی رہنمائی کرنا

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَاهِشٍ وَصَفِيَّةُ بِنْتُ أَبِي أَرْذَاقٍ  
أَنَّ أَجْبَلَهُ وَوَاتَّافَعُوا، أَمَّا تَرْمِزُونَ الْبَرْجِ  
أَلَمْ يَأْتِ بِالدِّنْيَا وَتَرْمِزُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ بَيِّنْتُمْ كَوْنَهُ؟ قَالُوا بَلَى قَالَ تَوَلَّيْتُ  
النَّاسَ وَادَّيَا وَتَوَلَّيْتُ النَّصَارَ فَبَغِبْتُ تَوَلَّيْتُ  
وَادَّيْتُ النَّصَارَ وَتَوَلَّيْتُ النَّصَارَ -

اور انہیں اسلام سے انوس کر دیں یہی تم اس پر راضی نہیں کہ  
لوگ دنیا سے کر لوں گے اور تم اپنے گھروں  
میں اللہ کے رسول کو سے کر باؤ، انہوں نے جواب  
دیا۔ کیوں نہیں، فرمایا، اگر لوگ مسلمان ہیں چلیں  
اور انصار گھرانے سے قریش انصار کے میدان یا انصار کی  
گال میں چلیں گا۔

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا ثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَفْبَانُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا  
قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَيْمَةَ حَتِّينَ  
قَالَ رَجُلٌ مِنَ النَّصَارَى أَمَّا أَقْرَبُهَا وَجْهًا إِلَهُ  
فَأَنبِئْتُ؟ لَيْتَنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرْتُهُ مَتَّعْتُهُ  
وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ: رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى مَوْسَى فَقَدْ أُرْدِي  
بِأَكْثَرِهِمْ هَذَا أَقْصَرُ -

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
عیب بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کا مالی قیمت تقسیم فرمایا۔  
تو انصار میں سے ایک آدمی وصیب بن قیس رضی اللہ عنہ کے کہا کہ اس قیمت  
میں میرے لیے کون سا حصہ نہیں رکھا گیا ہے میں نے یہی عرض کیا کہ میں نے اس  
دولت کی قسمت میں حصہ لیا اور یہ بات آپ کو یاد ہے۔ آپ کے پیرو  
اور کارنگ تبدیل ہو گیا۔ پھر فرماوا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے۔  
کہ انہیں اس سے زیادہ ملکیت پہنچائی گئی لیکن انہوں نے سیر کیا۔

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا ثَنَا قَبِيصَةُ بِنْتُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
أَنَّ اللَّهَ عَنْهُ تَكَلَّمَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ حَتِّينَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا أَعْلَى الْأَقْدَمِ وَاسْتَمِعُوا لَهُ مِنْ آيَاتِهِ  
وَأَعْطَى حَتِّينَ مِثْلَ ذَلِكَ وَأَعْطَى نَاسًا، فَمَكَانَ  
رَجُلٌ مَا يُرِيدُ يَهْدِيهِ الْوَيْسُ وَجْهَهُ اللَّهُ، فَقُلْتُ  
لَا تُخَيِّرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالِ رَجُلٌ  
اللَّهُ مُوسَى قَدْ أُرْدِي بِأَكْثَرِهِمْ هَذَا أَقْصَرُ -

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عیب بنی کریم  
کی قیمت تقسیم کیا گیا تو بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض حضرات کو ترجیح  
دی کہ ان حضرات کو ترجیح دی کہ وہ غلامانہ لے سکتے ہیں حضرت حنین  
کو دے گئے حدود سورت حضرات کو بھی رحمت فرمائی گئی۔ اس پر ایک آدمی  
دعا کی کہ اگر اس قیمت میں میرے لیے کون سا حصہ نہیں رکھا گیا، میں نے کہا کہ  
یہ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی منزلہ خبر دیں گا۔ آپ سے فرمایا اللہ  
تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ اہلیت پہنچائی گئی  
لیکن انہوں نے سیر کیا۔

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ  
بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَرَبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَيْدٍ  
أَبْنِ أَفْسَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَفْسَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ حَتِّينَ أَقْبَلْتُ هَؤُلَاءِ  
فَخَطَطُوا لَنَا وَغَيْرَهُمْ يَهْدِيهِمْ وَدَرَارِ يَهْدِيهِمْ وَنَبِيُّ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ الْأَيَّامِ مِنَ الطَّلَقِ  
فَادْبَرُوا عَنْهُ حَتَّى بَقِيَ وَحْدَهُ فَنَادَى يَرْمِيهِ  
مَنْ دَاوَرَ يَنْ تَخْلُطُ بَيْنَهُمَا التَّفَتُّ عَنْ يَمِينِهِ

حضرت اس بن ایک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کفرہ میں گئے  
وقت جب ہمارے انھوں نے اس سے لوگ آپے جانے والے انھوں نے  
محبت میدان میں آئے اللہ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ  
میں ہزار ہا آدمی اللہ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تھے، میں نے یہ سب سیر کر کے اور آپ سے تبارہ گئے  
قریش سے آپ سے نہ آؤں گی یہی جواب لو، ایک ایک تھیں۔ آپ نے انہیں  
جانب توجہ ہو کر فرمایا، اسے گروہ انصار! انہوں نے جواب دیا کہ یہ رسول اللہ  
ہم ہمارے۔ آپ خوش ہو جائیں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں، پھر آپ نے بائیں  
جانب توجہ ہو کر فرمایا۔ اسے گروہ انصار! انہوں نے جواب دیا کہ یہ رسول اللہ

فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ كُنُوا بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ أَيْتُرُونَنِي مَعَكُمْ كُنْتُمْ أَتَمْتُمْ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ  
يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ كُنُوا بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ أَيْتُرُونَنِي  
لَحْنٌ مَعَكُمْ وَهُوَ عَلَى بَذْلَةٍ بِيضَاءٍ قَدْ قَالَ  
أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَأَمَّا هَذَا فَمَا تَرَوْنَ فَأَصَابَ  
يَوْمَئِذٍ عَمَّا يُخْفَى فَنَقَسَ فِي أُنْفِ حَبِيبٍ وَ  
الْطَّلَاقُ وَتَمَّ لِحْظُ الْأَنْصَارِ فَنُكِتَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ  
إِذَا كُنْتَ شَيْدَ بَيْدَاةٍ مَنَحْنُ نُدْحَى وَيُعْنِي الْغَيْبَةَ  
غَيْرَتَنَا لِبَيْدَتِكَ ذَلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي بَيْتِهِ فَقَالَ  
يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَدْ عَلِمْتُ بِطَعْنِ عِلْمِكُمْ فَسَكَنُوا  
فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَكَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَتَذُحَّ بَـ  
النَّاسُ بِاللَّذِيَّاتِ فَخَابَرُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوَوْهُ إِلَى بَيْتِهِ كَمَا نَوَّاسِي فَقَالَ  
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَوَسَّلُكَ النَّاسُ وَادِّبَا  
فَوَسَّلَكَ الْأَنْصَارُ يَشْعَبًا لَأَخَذْتُكَ بِثَغْبِ الْأَنْصَارِ  
فَقَالَ هَشَامُ بْنُ أَبِي هَشْمٍ وَأَنْتَ شَهِدْتَ ذَلِكَ قَالَ  
وَأَيُّنَ أَغْيَبْتُ عَنْهُ

باب ۲۵ السُّرِّيَّةُ الَّتِي قَبِلَ نَجْدٍ

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَمَّا حَدَّثَنَا  
أَبُو دُؤْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرِّيَّةً قَبِلَ  
نَجْدٍ فَكُنْتُ فِيهَا فَلَقْتُ سَهَابًا ابْنِي عُمَرَ  
بَعِيثًا تَقُولُنَا بَعِيثًا بَعِيثًا فَدَجَعْنَا بِشَلَكَةِ  
عُثْمَانَ بَعِيثًا

باب ۲۶ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَدِ يَمَّةَ

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ وَحَدَّثَنَا نَعِيمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

ہم معزین۔ آپ قریش پر جالی کریم آپ کی خدمت میں حاضر میں اس وقت  
تپ اپنے سفید خمر پر سوار تھے۔ میرے اترنے اور اڑنا۔ میں اس وقت  
حد میں گدھوں پر سوار تھیں۔ پھر قریش کی شکست ہو گئی تو اس حد میں سے علی بن ابی  
ہاشم آیا۔ پس آپ نے معز بن جندب سے فرمایا کہ تم میرا مال تقسیم کر دیا اللہ تعالیٰ کو کچھ  
بھی نہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کے کعبہ میں لادت آج ہے تو میں دیا جاتا ہے۔ حد  
میں نصیت و مردوں کو دھار دیا جاتا ہے۔ جس پر بلند آپ تک پہنچ کر  
آپ نے انہیں ایک جگہ میں جمع کیا اور فرمایا۔ اے عمرہ انصار  
میں تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ وہ سب لوگ وہی کہے  
کر جائیں۔ میں کے مشق تہا یہ طرف سے مجھے ایک بات  
پہنچ ہے وہ غار میں رہے تو آپ نے فرمایا کہ اے عمرہ  
انصار! اے دیناے کر جائیں اللہ تم۔ شریک رسول کر اپنے گھروں  
میں سے کر جاؤ۔ وہ عربی گزار ہوئے۔ کیوں نہیں پھر حج کریم  
اللہ تعالیٰ میرے مسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ میدان میں ہیں اللہ انہیں  
کس گالی میں تو میں انصار کے ساتھ گالی میں چلوں گا۔ ہشام نے  
حضرت انس سے پوچھا کہ ہر معزہ! کیا آپ اس وقت مسجد  
تھے! انہوں نے جواب دیا کہ میں غیر مسجد میں تھا۔

نجد کی جانب سر یہ بھیجنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک سرے (فرج) فرمایا  
جس کے اندر میں جو تھا۔ پس جہاں سے تھے وہاں کس باٹا  
درت آئے تھے اور ایک ایک اونٹ وہیں مزید دیا گیا۔  
یوں ہم میں سے ہر ایک تیرہ اونٹ سے گزر رہا تھا۔

بنی جذیمہ کی جانب خالد بن ولید  
کو بھیجنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی جذیمہ کی جانب حضرت عبد بن ولید  
کو بھیجا۔ انہوں نے ان لوگوں کو سلام کی دعوت دی۔ انہوں نے یہ

بَعَثَ إِلَيْنَا رَسُولًا مِنْكُمْ عَلَى الدِّينِ الْأَوَّلِ  
إِلَى بَنِي جَدِ بَيْتَةٍ قَدَامًا هُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَكَلَّمُوا  
يَحْيَى بْنَ يَسْرٍ وَأَسْلَمُوا فَجَعَلُوا يَتَوَكَّلُونَ  
مَعَنَا مَبْنَانًا جَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مَنْ هَاطَرُوا بِسُوءِ  
وَقَدِمَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِمَّنْ آمَنُوا حَتَّى إِذَا كَانَ  
يَوْمَ امْرَأَتِكَ أَنْ يَقْتُلَ كُلَّ رَجُلٍ مِمَّنْ آمَنُوا  
فَقُلْتُ أَلَا تَقُولُ لَا تَقْتُلُ آمِنِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ  
مِنَ اصْحَابِي أَيْكَةً حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَقَدِمَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ  
مِمَّا مَعَكُمْ خَالِدًا مَرْتَبِينَ

باب ۲۵ سِرِّيَّةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُدَّادَةَ  
السَّهْمِيِّ وَعَلَّقَمَةَ بْنِ مَجْزِيٍّ الْمَدِينِيِّ دَيْعَتَا  
لَهُمَا سَبِيحَةُ الْفَصَارِ

۱۳۴۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
حَدَّادَةَ الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ  
أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِلِّيٍّ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسْرِيَّةً فَأَسْتَمَعَ  
رَجُلَانِ مِنَ الْفَصَارِ مَا مَرَّ بِهِمَا أَنْ يَطْعُمَهُ فَغَضِبَتْ  
فَقَالَ الْيَسَّ امْرُؤُكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْتَ قَطِيعُ قَوْمِي فَأَكْرَأَ بَنِي قَالٍ فَأَجْمَعُوا دَلِيَّ حَطْبًا  
فَجَمَعُوا فَقَالَ أَحَدُهُمَا نَارًا أَحَا وَقَدْ وَهَّهَا فَقَالَ  
اُدْخُلُوهَا فَهَمُّوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَشِيكُ بَعْضُهُمْ  
وَيَقُولُونَ قَدِمْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنَ النَّارِ فَمَا تَأْتُوا حَتَّى خِيَلَتْ مَاتَ الْمَاءُ فَسَكَنَ  
غَضَبُهُ فَلَمَّا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
تَوَدَّخْتُهَا مَا خَرَجْتُ مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
الْكَاغَةِ فِي الْمَعْرُوفِ

باب ۲۵۵ بَعَثَ إِلَى مُوسَى وَمَعَاذِ إِلَى

کہن اچھا ٹھکانہ کیا کہ جو مسلمان چھوٹے بکرہ ہوں نے یہ کہا کہ ہم نے  
اپنا دین چھوڑ دیا۔ اس پر بھی حضرت علیؓ نے انہیں انہیں قتل کرتے تھے  
قیدی بناتے تھے اور ہم میں سے ہر ایک کے سپرد ایک قیدی  
کر دیا۔ ایک روز حضرت علیؓ نے حکم دیا کہ ہر ایک اپنے قیدی کے  
قیدی کو قتل کر دے۔ میں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم! میں  
اپنے قیدی کو قتل کروں گا اور نہ میرا کوئی ساتھی اپنے قیدی  
کو اس وقت تک قتل کرے گا جب تک ہم بنی کریمؐ سے مل نہ  
سکیں۔ یہ رسولؐ کی خدمت میں حاضر نہ ہوا میں۔ پس ہم  
سے آپؐ سے اس کا ذکر کیا تو بنی کریمؐ سے مل کر علیؓ سے  
ملنے والے انھوں نے امداد فرمائی کہ اگر اسے اللہ میں اس وقت سے ہے  
ہو یا جو نجات دے گا ہے۔

سیرۃ عبد الشہین حدادہ

حضرت عمرؓ بھی اس میں شامل تھے اب اسے سیرۃ الفصاری  
کہتے ہیں۔

حضرت علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی کریمؐ سے مل کر علیؓ نے  
عید رسولؐ سے ایک سیرۃ (کوچہ) لے لی اور انہوں نے ایک الفصاری  
کو اس پر میرا ٹکڑا اس کی اطاعت کرنے کا حکم فرمایا۔ میری بات پر  
انہوں نے ہر گز اس سے روکوں سے کہا کہ بنی کریمؐ سے مل کر علیؓ سے  
رسولؐ نے کیا تمہیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا۔ روکوں سے جواب  
دیا، کیوں نہیں۔ کہنے لگا کہ انہیں من اکثرت کر۔ روکوں سے کئی ایسے  
کہیں کہنے لگا ان میں آگ جلا دینا چاہتا ہوں میں آگ لگا دی گئی۔ اب  
کہنے لگا کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ لوگ تیار ہو گئے لیکن ایک  
مدرسہ کو مدد ملے رہے اور کہنے لگے کہ ہم آگ (دہش) سے  
لڑ رہے ہیں تو بنی کریمؐ سے مل کر علیؓ سے مل کر علیؓ سے  
درشہ سے ملے۔ حضورؐ نے فرمایا، اگر تم اس آگ میں  
داخل ہو جاتے تو قیامت تک اس آگ سے  
نہ نکلے، کیونکہ اطاعت اپنے کاموں میں ہوتی  
ہے۔

ابو موسیٰ اور معاذ کو حجۃ الوداع سے پہلے



جَبْرِ عَدُوٍّ أَوْ جَدِيدٍ عَنِ الشَّيْطَانِ مِنْ آفِي بَزْدَةٍ -  
 ۱۴۷۴ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
 حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آفِي بَزْدَةٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ  
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهَ أَبَا مُوسَى وَ  
 مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرْ وَلَا تُعْصِرْ وَلَا تُفْشِرْ  
 وَلَا تُقْصِرْ وَلَا تَطْلُقْ قَالَ أَبُو مُوسَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ  
 إِنِّي أُرْصِيهَا شَرَّكَ قِيَمَ الشَّيْءِ لِيُذَرَّ وَشَرَّابُ  
 قِيَمَ الْفَصْلِ أَيْنُمُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ فَتَأَمَّلْهَا  
 فَقَالَ مُعَاذٌ يَا مُوسَى كَيْفَ تَقْرَأُ الْفُتُوحَاتِ  
 قَالَ قَدْ بَيَّهْتُهَا وَهَذَا وَمِنْ رَأَى جِدَّتِي وَتَعَوُّظُهُ  
 تَعَوُّظٌ فَكَانَ مَا أَنَا فَا مَ لَا تَقُورُ فَاحْتَسِبْ تَوَمُّنِي  
 كَمَا احْتَسِبْتَ تَوَمُّنِي - وَتَقَرَّبْ قُطْبًا فَجَعَلَا  
 يَتَبَرَّانِ لَكَ فَتَرْتَعَاذُ أَبَا مُوسَى قَدْ أَرَحَلَ تَوَمُّنِي  
 فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى - يَتَبَرَّانِ لَكَ فَتَرْتَعَاذُ  
 أَرْتَعَاذُ فَقَالَ مُعَاذٌ لَا صِدْقَ عِنْدَهُ تَابَعَهُ الْفَقُولُ  
 وَتَحَبَّ عَنْ شُعْبَةَ فَقَالَ وَكَيْفَ مَا لَنُظَرُّ وَأَبُو حَادِدٍ  
 عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَبْرِ عَدُوٍّ أَوْ جَدِيدٍ عَنِ الشَّيْطَانِ مِنْ آفِي بَزْدَةٍ -  
 ۱۴۷۵ - حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حَدَّثَنَا

جبر عداوتی اور جدید شیطان سے بھی حسرت اور پردہ سے روایت کیا ہے۔  
 صحیح بخاری شریف مرقم جدید سے روایت کیا ہے  
 کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے جبر العداوت حضرت ابو موسیٰ  
 اشعری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یمن کے ملک بنا  
 کر روانہ فرمایا اور دونوں کو نصیحت فرمائی کہ تم لوگوں کے ساتھ نرمی کا  
 سلوک کرنا اور سختی نہ کرنا، انہیں خوش رکھنا اور ارض نہ کرنا نیز دونوں  
 شفق رہنا۔ حضرت ابو موسیٰ ہر روز چھ گھنٹے تک اپنی اہلی و عیال  
 زمین میں جڑی بوٹی کے شراب پیتے تھے اور بیچ میں شہدک شراب  
 آپ سے فرمایا کہ ہر شہدک کے دلی چیز حرام ہے پس یہ دونوں حضرت  
 سے ملے گئے پس حضرت معاذ نے حضرت ابو موسیٰ سے پوچھا کہ آپ قرآن کریم  
 کس طرح پڑھتے ہیں جواب دیا کہ کھڑا، بیٹھا اور سواری پر پڑھتا تھا ہر وقت  
 پڑھتا تھا ہر صحت معاف نہ کیا میں قرآن کریم کہتا ہوں کہ پیسے میرا نہیں ہیں۔  
 اور ہر نام کہتا ہوں اے نبی خیر کہ میں قیام کی طرح اُصلب کرنا چاہتا ہوں میری  
 پر ایک خیر کو کہتا ہوں یا جبر عداوت کی کہتا ہوں۔ ایک دفعہ  
 حضرت معاذ حضرت موسیٰ سے ملے آئے تو ایک کٹی کر بندھا ہوا دیکھا۔  
 حضرت ابو موسیٰ نے بتایا کہ یہ چھ روز سے مہمان ہوا اور ہر روز پڑھتا ہے۔  
 حضرت معاذ نے کہا کہ میں تو مہمان اس کی گون اڑا دیتا۔ اسی طرح فقہی اور حبیب  
 شعبہ مذہب ہے۔ کوئی مفسر اور مفسر شعبہ سعید ابو موسیٰ حضرت ابو موسیٰ نے  
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی، نیز جبر عداوت شیطان سے خوف و ہراس

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مجھے میری قوم کی سرزمین کا حاکم بنا کر بھیجا جب میں وہاں  
 سے واپس آیا تو قرآن مجید اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے مقام پر تھام  
 پڑا ہوا تھا آپ نے فرمایا اسے عبد اللہ بن قیس اکیلا تم لوگوں کے امام سے  
 تھے ہر روز میں نے جواب دیا، بدھوں اللہ! میں یہ سنت ہر ایک تم سے کیا کیا؟  
 انہوں نے جواب دیا کہ میں بیٹک اسے اللہ میں مس عز میں اکھا  
 اللہ اسی طرح احرام باندھا جیسے آپ باندھا کرتے  
 ہیں۔ فرمایا۔ کیا تم قسم دہانی عاتق سے ہر روز میں  
 عرض گزار ہوا کہ قرآن تو نہیں لایا۔ فرمایا۔ بیش اللہ کا طوفان  
 کرنا اصحاب ہر مردہ کے درمیان دوڑ لگانا اور

عَبْدُ اللَّهِ أَوْ جَدِيدٍ عَنِ الشَّيْطَانِ مِنْ آفِي بَزْدَةٍ -  
 ۱۴۷۶ - حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حَدَّثَنَا  
 قَبِيصَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ  
 عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شَيْبَةَ يَقُولُ  
 حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
 بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى  
 أَرْضِ قُرَيْشٍ فَبَجَلْتُ فَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَرَسُولُ هَيْمَةَ يَا لَئِيْلُ فَقَالَ يَا حَبِيبُ يَا حَبِيبُ اللَّهُ  
 بَنَ قَبِيصَةَ قُلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قُلْتُ قَالَ قُلْتُ: كَيْفَ أَهْلًا لَا كَيْفَ هَلًا لَكَ  
 قَالَ قُلْتُ قُلْتُ مَعَكَ هَذَا قُلْتُ لَوْ أَنَّ



قَالَ قَطِفُ الْبَيْتِ مَا سَمِعْتِ الصَّاعِقَ وَالْمَرْوَةَ  
تُحْرِجُكَ فَمَعَلْتُ حَتَّى مَشَّطْتُ رَأْسَ امْرَأَةٍ مِنْ  
بَنَاتِ بَنِي تَيْمٍ. وَمَعَلْتُ بِذَلِكَ حَتَّى  
اسْتَخْلَفْتُ خَمْرًا.

۱۴۷۶. حَدَّثَنَا ابْنُ جَبْرِ أَنَّ أَخْبَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ تَمِيمِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَعْبُودٍ تَوَلَّى ابْنَ عَبَّاسٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُبَّ جَلِيلٍ  
بَعَثَهُ إِلَى الْيَمِينِ إِنَّكَ تَتَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ  
أَنْتَ لَا تَعْلَمُهُمْ قَادِمُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِنَّ مُحَمَّدًا أَرْسَلَهُ اللَّهُ فَذُنْ هُوَ  
طَائِفُكَ بِذَلِكَ وَخَيْرُهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَدَّ قَوْمًا  
عَلَيْهِمْ حَسَنَاتٌ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ  
هُوَ طَائِفُكَ بِذَلِكَ فَخَيْرُهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَدَّ  
قَوْمًا عَلَيْهِمْ صَدَقَاتٌ تَزُحُّ مِنْ أَعْيُنِ النَّاسِ  
فَتَزُحُّ عَلَى قَوْمٍ مِنْ قَوْمٍ هُوَ طَائِفُكَ بِذَلِكَ  
فَأَيُّكَ وَكَفَرُوا بِمَا هُوَ قَائِمٌ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ  
فَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حَبَابٌ فَتَلْ أَبُو  
عَبْدِ اللَّهِ كَذَبْتَ، طَاعْتَ، وَأَكْرَمْتَ لَعَنَ طَاعْتَ  
وَكُفَرْتَ وَأَكْرَمْتَ.

۱۴۷۷. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ جَبْرِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ  
جَبْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ مَعَادًا تَخَذَى  
اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَا لِيَمَنَ صَلَّى بِرُجُومِ الْقَبْرِ  
فَعَدَا وَاللَّهِ إِنَّهُ لَيَتَاخَذُ خَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ  
مِنَ الْقَوْمِ فَقَدْ قَدَرْتُ عَلَيْكَ أَمْرًا لَمْ يَكُنْ لَكَ  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَبْرِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرِو بْنِ  
الْحَكَمِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَادًا إِلَى

پھر احرام کھول دیا، یہاں تک کہ یہی تیس کی ایک  
حالت نے سیرسہ سر میں کنگھی بھی کر دی اور  
ہم حضرت عمر کے جدِ حکومت تک اسی طرح کہتے  
رہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن  
جابر سے فرمایا: جب انہیں یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تھا کہ جب تم ان  
لوگوں کے پاس جاؤ تو انہیں کوئی ایسا چیز نہ دے کہ انہیں  
بلاتا۔ اگر وہ تیرے بات مانیں تو پھر میں بتاؤں گا کہ اللہ تعالیٰ نے  
ان پر مدعا لایا ہے کہ ان پر خدا فرما دیا ہے۔ اگر وہ تیرے  
یہ بات مانیں تو پھر انہیں بتاؤں گا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر رزق  
فرمایا ہے جو ان کے امیوں سے لے کر ان کے غریبوں  
پر تقسیم کیا جائے گا۔ اگر وہ اس بات  
میں بھی تمہارا حکم مانیں تو ان کے دل میں  
سے چھانٹ کر دینا اللہ مظلوم کی جہاد سے  
بچتے رہنا، اگر وہ اس کے اللہ تعالیٰ سے  
کے مدد سے ان کو شکست نہیں دیتی۔ ہم ہمارے  
سنا رہے ہیں کہ کثرتِ افسانہ ہم سے  
ہیں، جیسے یقیناً دیکھتے دیکھتے۔

حضرت عمرو بن معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے  
ہیں کہ جب حضرت معاذ بن جبل حاکم بن کر گئے تو انہیں  
لوگوں کو صبح کی غار پڑھاتے ہوئے یہ آیت بھی پڑھی: "اللہ  
نے ہر ایمان کو اپنا گہرا دوست بنایا" رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک آدمی کہنے لگا کہ واللہ! ابراہیم کی آنکھ تو  
خوب ٹھنڈی ہوئی ہوگی۔ معاذ، شعبہ، جابر، سعید، انس  
میں سے روایت ہے کہ انہیں کہیں کہیں اللہ تعالیٰ عیدم نے  
جب حضرت معاذ بن جبل حاکم بنا کر بھیجا تو جب حضرت معاذ بن جبل

کو بھیج کر غار پر حاضر کئے اس میں انہوں نے یہ آیت بھی پڑھی  
 "اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا" تو ان کے پیچھے نذر پڑنے  
 والوں میں سے ایک شخص نے کہا: وہاں ابراہیم کی آنکھوں پر ٹھکانے لگے ہوں۔  
 حضرت علی اور حضرت خالد کو حجۃ الوداع سے

### پہلے یمن کی جانب بھیجنا

حضرت برادر بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہیں حضرت خالد بن ولید  
 کے ساتھ یمن کی جانب روانہ فرمایا۔ ان کا بیان ہے کہ ان کے  
 ہمراہ کی جگہ حضرت علی کو بھیجا گیا اور ان سے فرمایا کہ غار کے  
 ساتھیوں سے کہہ دینا کہ جو تمہارے ساتھ یمن بنا چاہے وہ  
 میرے ساتھ ہے اور جو وہاں نہیں رہنا چاہے وہ ان کے ساتھ رہیں  
 لوٹ جائے۔ حضرت خالد فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جو  
 حضرت علی کے ساتھ یمن گئے اور مجھے نصیحت نہیں کی اور قہر اٹھانے  
 کے لئے۔

حضرت زبیر بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی  
 کو حضرت غار سے غس کا آل لینے کے لئے بھیجا اور اس وقت  
 علی سے کھدات رکھتا تھا۔ کیونکہ انہوں نے غس کیا تھا  
 میں نے حضرت خالد سے بھی اس کا ذکر کیا کہ کیا آپ کی طرف  
 نہیں دیکھتے؟ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت  
 میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ کے حضور یہ بات عرض  
 کر دی۔ آپ نے فرمایا: اسے مجزیہہ اکیلا تم علی سے کھدات  
 رکھتے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا  
 علی سے کھدات نہ لکھو کیونکہ غس میں ان کا حق تو اس  
 سے بھی زیادہ ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
 حضرت علی نے یمن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصیحت  
 میں چڑھے کے قبیلے میں بھر کر کچھ سونا بھیجا، جس سے ابھی مٹی  
 بھی سات نہیں کی گئی تھی۔ صندوق نے وہ سونا پارہ آریوں میں تقسیم

أَيُّسَنَ فَقَدْ مَعَاذَنِي صَلَاحُ الصَّبِيحِ مَشُورَةً  
 الْقِسَارَ فَلَمَّا قَالَ مَا تَخَذَ اللَّهُ إِلَيْنَا حَيْثُ خِيلًا  
 قَالَ رَجُلٌ خَلْفَهُ: قَدَرْتُ مَعَيْنَ أَمْرًا بَرًّا هَيَّجًا  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعَثَ عَلِيٌّ بَنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ سَاحِيًّا إِلَهُ  
 عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ :  
 ۱۲۷۸۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ أَنَّ حَدَّثَنَا  
 مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْثُومٍ عَنْ يَزِيدَ  
 بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ  
 مِمَّنْ أَلْبَسَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحُثْبَةِ السَّوْدِ  
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ  
 إِلَى الْيَمَنِ قَالَ كُنَّا بِمَكَّةَ بَعْدَ ذَلِكَ مَكَانًا  
 فَقَالَ أَمِيرُ حَضْرَاتِ خَالِدِ بْنِ شَامَةَ أَنَا بِعُتُوبِ  
 حَكِّ قَتِيبِ عُتُوبٍ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفِئِدْ حَكِّ رِيَمِ  
 قَتِيبَ مَعَهُ قَالَ: فَفَعَلْتُ أَذَانِ خَدَاتِ عَدُوٍّ  
 ۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ أَحْمَدَ بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا زُهْرُ  
 بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مَنُجُودٍ  
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْيَكَةَ عَنْ أَبِي رُوَيْحٍ أَنَّ اللَّهَ  
 قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى  
 خَالِدٍ لِيَقْبِضَ الْخَمْسَ وَكَانَتْ أَبُوصُ حَلِيَّةٍ شَاذٍ  
 قَدْ اغْتَسَلَ فَقُلْتُ لِحَالِدٍ: أَلَا تَدْرِي إِلَى خَدَا  
 فَلَمَّا قَامَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا بَرْيَكَةُ أَتَبْخِضُ  
 حَلِيَّةً فَقُلْتُ نَعُوذُكَ أَنْ تَبْخِضَهُ فَإِنَّ لَكَ فِي  
 الْخَمْسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ۔

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا قَتِيبُ بْنُ حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ  
 عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا  
 عُبَادَةُ الرَّحْمَنِيُّ بْنُ أَبِي نَعْمٍ قَالَ مِمَّنْ أَلْبَسَ  
 الْخَدْرِيُّ بِقُرْلٍ بَعَثَ عَلِيٌّ بَنَ أَبِي طَالِبٍ سَاحِيًّا

اللَّهُ عَسَىٰ أَن يَرْسُولَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مِنَ الْيَمِينِ يَدُ حَبِيبِهِ فِي أَدِيمِهِ مَقْرُونًا نَزَلَ فَخَصَّ  
 مِنْ تَلَوَّحَاتِهَا قَالَ فَقَسَمَ بِأَيِّتِ آتِيَتْهُ تَغْيِيرَ بَيْتِ  
 حَبِيبَتِهِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَقْدَرَ بَيْنَ حَارِسٍ قَدِيمٍ أَتَقِيلُ  
 قَالَتِ الْيَمِينُ أَمَا عَلِمْتَهُ يَا صَاحِبَ صَدْرِي الطَّهْلِيلُ  
 فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَصْحَابِ كُنَّا نَحْنُ أَهْلُ هَذَا  
 مِنْ هَذِهِ الْأَمْرِ فَقَالَ فَبَلِّغْ خَلِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَأْمَنُونِي مَا أَنَا أَمِينٌ مَنْ فِي  
 الْأَمْرِ يَا بَنِي خَبْرٍ مَنْ فِي الْأَمْرِ صَبَاحًا وَ  
 مَسَاءً قَالَ فَعَامَ رَجُلٌ غَايَرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفٌ  
 الْوَجْهَتَيْنِ تَأْيِذُ الْجَبِينِ كُنْتُ الْوَجْهَةَ مَحْلُوكِ  
 الْقَلْبِ فَتَسَدَّ الْإِنْدَارُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْتُكَ  
 قَالَ فَبَلِّغْ أَوَلَسْتَ أَهْلَ الْأَمْرِ أَنْ يَتَلَقَى  
 اللَّهُ قَالَ ثُمَّ بَلَغَ الرَّجُلُ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَخْبَرْتَهُ عَنْكَ مَا لَا تَعْلَمُ أَنْ  
 يَكُونُ يُصَلِّيُ فَقَالَ خَالِدٌ وَكَهْنٌ مَصْلِي يَقُولُ  
 بِمَسَانِيهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَمْرُودَ مَا أَنْتَ أَكْثَبُ قُلُوبِ النَّاسِ  
 وَلَا أَشَقَّ بَطْشًا نَمْرُودٌ قَالَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ  
 مُقْبِلٌ فَقَالَ لَأَنَّهُ يَخْذِرُ مِنْ وَشْعِي هَذَا أَرَأَيْتَ مَتَى  
 كَتَبَ اللَّهُ رُطْبًا قَدْ يَجَاوِزُ حَسَا جَرَهُو يَبْرُقُونَ  
 مِنَ الْيَمِينِ كَمَا يَبْرُقُ السَّحَابُ مِنَ الْغَمَامِ قَالَتْ فَاطِمَةُ  
 قَالَ لَكُنْ أَدْرَكَتُمْ قَوْلَهُمْ فَتَلَمَّحُوا قَوْلَهُ

۱۲۸۱- حَدَّثَنَا الْأَسَدِيُّ بْنُ زَيْدٍ هَيْمَرُ بْنُ أَبِي  
 جَدْرِ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ أَنْ يُؤَيِّدَ عَلِيَّ وَخَدَّاهُ سَأَلَ  
 مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ أَبِي جَدْرِ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرُ بْنُ  
 عَلِيٍّ بْنُ أَبِي هَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَحْيَا يَتِيهِ قَالَ  
 لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حُوَّاءُ هَلْ لَكَ

فرمایا، یعنی عینہ بن جعد، اقرب بن عباس، انیس بن قیل اور پانچ  
 صحابہ یا طرح میں سے دو بیان۔ اس پر آپ کے اصحاب میں سے کسی  
 نے کہا، ان لوگوں سے تو ہم زیادہ حق دار ہوتے ہیں۔ بات یہی کہ  
 صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ تم بھلا ہمارے  
 شکر نہیں کرتے حالانکہ ہمیں اس کے نزدیک تو میں امین ہوں تم کی  
 خبریں تو میرے پاس بھی و شام آتی رہتی ہیں۔ دوسری کا بیان ہے کہ پھر  
 ایک آدمی کھڑا ہوا، میں کی انھیں اندھک و حسی جڑی تھیں، خاندان  
 کی بڑی امیری ہوئی تھیں، اور مجھے پیشانی انھیں دیکھی، سر شاہراہ  
 اور پھر چند بار سے ہوتے تھامو کہہ گلا وہاں سے اٹھ کر صل اللہ  
 سے نمود۔ آپ نے فرمایا، تیری مثال ہر ایک میں تھا کہ دوسرے کا نام  
 ابو ربیع سے زیادہ مستحق نہیں ہوتا، پھر وہ آدمی چا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ  
 عنہا کے گھر پہنچے یہ صل اللہ سے آیا میں اس کی گردن اڑا دی اور فرمایا السلام  
 کہہ۔ شاید یہ غلامی ہو۔ صورت حال دیکھ کر ہرے کے لیے نادی بھی تو ہو  
 سکتے ہیں کہ جو کہ ان کا زبان پر ہے وہ دل میں نہیں جاتا۔ دوسری مشعل  
 انھیں یہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ حکم نہیں آیا کہ لوگوں کے دلوں میں لقب  
 کے لوگوں کے اعداؤں کے پیٹ تک کر دے۔ دوسری کا بیان ہے کہ آپ نے  
 پھر اس کا باب تو بڑا بڑا اعدا چھو پھر کر مارا تھا اس وقت نزدیک  
 اس کے وقت سے اسے اس طرح پراہنگ جو اس کا کتاب کر کے منے  
 سے چھوٹی لیکن قرآن کریم ان کے من سے بچے نہیں اتوے گا۔  
 دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے۔ مجھے تو شک ہے پر نکل  
 پانچے۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر میں حق  
 دیکھ کر ہوں تو ہم خود کو مسرور، انہیں قستل کر

دوں۔  
 حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کو حکم فرمایا تھا کہ اپنے اہرام پر ہاتھ  
 رکھ۔ محمد بن بکر، ابن جریر، عطاء اور حضرت جابر سے یہ بھی روایت  
 کرتے ہیں کہ حضرت علی کا صل کے کرنا غیر ضرورت تھوڑے تو نبی کریم صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہی سے فرمایا کہ اسے علی! تم نے اہرام کس  
 طرح ادا کیا ہے عرض کرنا ہرے کے جس طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْدُوا وَأَمَّا كُنْتُ كَمَا أَنْتَ قَالَ وَأَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدَانًا.

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شَرِيكٍ عَنْ الْفَضْلِ عَنْ حَمِيدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَ بِعَمْرٍاءَ فَحَجَّجَهُ فَقَالَ أَهَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَجِيٍّ فَأَهْلَيْتَ بِهِ مَعَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ مَنْ تَوَلَّيْتَ مَعَهُ هَذَا فَنَجَّيْتَهُمَا عَمْرٍاءَ فَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا فَنَجَّيْتَهُمَا عَلِيٌّ عَلِيٌّ عَلِيٌّ قَالَ يَا طَالِبُ مِنَ الْيَمِينِ حَاجَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَهْلَيْتَ فَإِنَّ مَعَا أَهْلَكَ قَالَ أَهْلَيْتَ بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمَّا كُنْتُ كَمَا أَنْتَ هَدَانًا.

### تَابِعُ غَزْوَةِ ذِي الْخَلَصَةِ.

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شَرِيكٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَ بِعَمْرٍاءَ فَحَجَّجَهُ فَقَالَ أَهَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَجِيٍّ فَأَهْلَيْتَ بِهِ مَعَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ مَنْ تَوَلَّيْتَ مَعَهُ هَذَا فَنَجَّيْتَهُمَا عَمْرٍاءَ فَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا فَنَجَّيْتَهُمَا عَلِيٌّ عَلِيٌّ عَلِيٌّ قَالَ يَا طَالِبُ مِنَ الْيَمِينِ حَاجَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَهْلَيْتَ فَإِنَّ مَعَا أَهْلَكَ قَالَ أَهْلَيْتَ بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمَّا كُنْتُ كَمَا أَنْتَ هَدَانًا.

۱۳۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَدِّي رَسُولُ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْنَنَا فِي حَتَفِ رَيْسِ الْكُفَّةِ الْيَمَانِيَّةِ فَأُطْلِقْتُ فِي

عیدِ وِسمِ باندھے ہیں۔ مزایا تم قرآن بھی دو اور اس مقام کی حالت میں رہا بھی تم اب ہر روزی کا میں ہے کہ حضرت علیؑ نے حضورؐ کے لئے بھی قرآن بھی تھا۔

بکر بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے ذکر کیا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے لوگوں سے یہ بیان فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجِ عمرہ کے احرام باندھا، انہی نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجِ عمرہ کے احرام باندھا آپ کے ساتھ ہم نے بھی باندھا تھا جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ جو اپنے ساتھ قرآن نہیں لایا ہے اپنے اس احرام کو ہٹو کے احرام میں تبدیلی کو کہہ دو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کا جو اثر تھا پس ہمارے پاس میں نے حضرت ابی طالب بھی آپسے حج کے واسطے سے آئے تھے پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے فرمایا کہ احرام باندھو کیونکہ یہاں پہلے سب سے پہلے نے فرمایا کہ احرام باندھا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احرام باندھو۔

### غزوة ذي الخلصة کا بیان

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زائد باہت میں مدینہ نامی ایک گھر تھا جس کو کہتے تھے کہ زائد باہت بھی کہا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تم ذی الخلصہ کو برابر کر کے مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے اپنا چم میں ڈیرہ سو روپے کیسے کہہ رہا تھا ہر گز اسے مسجد نہ دیا۔ بزرگ اس کے پاس تھے انہی میں سے کہہ دیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر سنائی اسے آپ نے چلے گئے اور احسن والوں کے لئے دعا فرمائی۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم ذی الخلصہ کو برابر کر کے مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے! وہ قبیلہ غنم کے اندر ایک گھر میں کہتے تھے یہ بھی کہا جاتا تھا۔ میں میں قبیلہ غنم کے ڈیرہ سو روپے کی دعا مانگا۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور میں گھوڑے پر اچھی طرح چم نہیں



خُسَيْنَ وَمَا شَكَ قَارِي مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا  
أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكَانَتْ لَأَ شُبَّتْ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ  
فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرًا صَارِيَةً فِي صَدْرِي  
فَقَالَ اللَّهُمَّ كُنْ لَهُ وَاجْعَلْهُ عَارِيًا مَهْدِيًا  
فَأَنْطَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَخَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ جَدِّهِ وَالْوَلَدِ  
بِعَثْرِكَ يَا لَيْتِي مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَدْرِكُنِيهَا كَأَنَّهَا  
جَسَدٌ أَجْرَبُ قَالَتْ فَبَارَكَ فِي خَيْلِ أَحْمَسَ وَ  
رَجَعَا لَهَا أَحْمَسَ مَرَاتٍ.

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَرْوَانَ أَخْبَرَنَا  
أَبُو إِسْمَاعِيلَ بْنُ أَبِي حَالٍ عَنْ قَبِيصِ  
عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْأَثَرُ يَخْبِي مِنْ ذِي الْخَلْصَةِ فَعَلْتُ بَلَى فَأَنْطَقْتُ  
فِي خُسَيْنَ وَمَا شَكَ قَارِي مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا  
أَصْحَابَ خَيْلٍ وَكَانَتْ لَأَ شُبَّتْ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ  
ذَاتُكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدًا  
عَلَى صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرًا صَارِيَةً فِي صَدْرِي وَقَالَ  
اللَّهُمَّ كُنْ لَهُ وَاجْعَلْهُ عَارِيًا مَهْدِيًا قَالَ فَمَا  
وَقَعْتُ عَنْ قَدَمٍ بَعْدًا. قَالَ وَكَانَ ذُو الْخَلْصَةِ  
بَيْتًا يَأْتِيهِمْ لِخَشَعَةٍ وَجَبَلَةٍ فَيُؤْتِيهِمْ نَصَبًا تَعْبَةً  
يُقَالُ لَهُ الْكَبَّةُ. قَالَ قَاتَاَهَا فَخَرَّقَهَا بِأَسَارٍ  
وَكَسَرَهَا. قَالَ وَنَمَّا قِيَامَ جَدِّهِ الْيَمَنَ كَانَ يَحَا  
مَجْلًا يَسْتَقِيمُ بِالْأَنْزَالِ فَفَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا فَارَاتُ قَدَرٍ عَلَيْكَ  
عَرَبٌ عُنُقُكَ. قَالَ فَيَسْتَمَا هُوَ يَفُوتُ بِهَا إِذْ  
وَقَفَ عَلَيْهِ جَدُّهُ فَقَالَ لَتَكْسِرَنَّهَا وَلَتَشْرَهَنَّهَا  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ كَأَنَّكَ عُنُقُكَ. قَالَ  
فَكَسَرَهَا وَشَرَّهَا ثُمَّ بَعَثَ جَدِّهُ رَجُلًا مِنْ  
أَحْمَسَ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سَلَّمَ تَقَالِيں آپ نے میرے پیچھے پر پاداشت اقدس ملو قرآن کی انگشت  
ہوئے مبارک کے لٹا آت لٹکھنے پیچھے پر دیکھے اور یہ وہ انکی اسے اندر  
اسے شلوار سے اور ہایت کوئے والا نیز ہایت یا مت ہا سے۔ پس وہ  
اس کی جانب گئے۔ چنانچہ اسے قریب پہنچ کر اس میں آگ لگ دی، پھر  
رہول مشر علی اللہ تعالیٰ عیدم کی خدمت میں کامد بھیجا۔ حضرت جریر کے  
کامد نے کہا کہ تم ہے اس ذات کہ جس نے آپ کو حق کے ساتھ مصیبت دیا  
ہے میں جب اسے چھڑ کر پھانسی داروں غلش دالے ہونٹ کی لڑائی میں کر  
دیا ہو گیا تھا اسلئے بیان ہے کہ آپ نے تہجد اس کے گھر میں اور  
لوگوں کے لئے پانچ سو تہجد دالے۔ برکت کی۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان ہے کہ  
رہول مشر علی اللہ تعالیٰ عیدم نے ان سے فرمایا کہ کیا تم مجھے خدا تعالیٰ  
کے گھر سے بہت نہیں بلانگے؟ میں عرض کر رہا کیوں نہیں میں تہجد اس  
کے گھر میں صلیب کر چکا۔ وہاں گھر سردار سے اللہ میں گھر سے پرچہ  
دور مجھے نہیں سکتا میں نے اس بہت کا بن کر تم کل اللہ تعالیٰ عیدم سے  
ذکر کیا۔ پس آپ نے پاداشت مبارک میرے پیچھے پہلا تو میرا آپ  
کے دست ملو سا اور پچھ پیچھے میں ہوس گیا اللہ پھر آپ سے یہ وہ انکی  
اسے اندر! اس کو ٹھہرا سے اللہ اسے ہایت کوئے والا نیز ہایت  
یا مت بلوے۔ یہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں کبھی گھر سے  
نہیں گرا۔ راوی کا بیان ہے کہ خدا تعالیٰ ایک گھر تھا جو بن کے  
تہجد شمع میں بجلیے کا سکن تھا جس میں ہایت پرستی تھی اسے کہہ کر  
جاا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ جامعہ وہاں پہنچی اور اسے قریب پہنچ کر  
قذرا آتش کر دیا۔ قیس راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت جریر یمن میں  
پہنچے تو وہاں ایک آدمی تھا جو تیروں سے خالی یا کرتا تھا تو اس سے کہلیا  
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ عیدم کا کامد میں موجود ہے اگر اس سے  
تجے دیکھ لیا تو وہ تیری گردن اڑا دے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک صفحہ  
نال لکھن رہا تھا حضرت جریر اس کے پاس جا پہنچے اور اس سے فرمایا کہ  
تیروں کو توڑ دے اللہ یہی دے کہ اللہ کے عواذ کرئی عبادت کے لایوں  
نہیں ہے صفحہ میں تیری گردن اڑا دوں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے  
تیر توڑ دے اور صلیب پر لگا۔ پھر حضرت جریر سے تہجد اس کے ایک



صَدِّحُوا فَقَالَ: أَحَبُّهُمَا جَدُّكَ إِنَّمَا قَدْ جِئْنَا  
وَنَعْلَنَا سَتَمُودُونَ شَاوَرَهُ وَرَجَعَا إِلَى آبَائِهِنَّ  
فَأَخْبَتُ آبَا بَكْرٍ بِحَدِيثِهِمْ قَالَ أَمَّا جَدُّكَ  
وَلَوْ أَنَّكَ كَانَتْ بَعْدَكَ مَتَالِي ذُو عَيْبٍ وَبِئَا  
جَبْرَانٍ بِكَ عَلَى كَدَمَاتٍ لَوِ اتَّيَمَّ بِكَ خَبْرًا  
أَتَكُونُ مَشْرُوعًا لِمَنْ تَنَزَّلُوا بِغَيْرِ مَا كُنْتُمْ  
إِذَا هَذِهِ أَمْرٌ تَأْتَرْتُمْ فِي أَهْلِي كَأَنَّكَ  
بِالسَّيْفِ كَأَنَّكَ مُكْرَمٌ يَنْصَبُونَ فَصَبَّ الْمَوْلُودُ  
وَيُفَضِّلُونَ رِضًا الْمَوْلُودَ.

۱۲۸۷ غَزْوَةُ سَيْفِ الْبَعْرِ كَابِيَانِ  
يَهْدِي قَرِيشَ إِلَى تَمَكٍّ فِي مَتَا أَمَدِ اسْمِ الْبَعْرِ  
الْوَحِيدِ سَعَى

۱۲۸۸ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ قُتَيْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِمُتَابِقِ بْنِ السَّاهِلِ فَأَمَرَ عَلَيْهِمْ آبَا عُبَيْدَةَ  
فَنَ الْبَحَارِ وَهُوَ شَلَاةٌ مَا شَلَا وَخَرَجْنَا وَكُنَّا  
بِمَنْحُورِ الطَّيْرِ كُنِي الْأَذْفَمُ أَبُو عُبَيْدَةَ  
يَا لَقَادَ لَجِيئِينَ فَجَمَعْنَا كَاتَ وَنُودَى تَمَدٍ  
فَكَانَ يَكُونُ مَكِّي يَوْمَ قَيْشِكُ قَيْشِكُ حَتَّى فُجِيَ  
فَلَوْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمَدٌ نَعْلَتُ مَا تَفَنَّى  
عَنْكَ تَمَدٌ فَفَرَّقْنَا وَقَدْ سَأَلْنَا هَاجِرِينَ  
فَنَبِيتُ شَرًّا تَقَبَّلَا إِلَى الْبَعْرِ إِذَا أَحَدٌ وَشَلَا  
الْقُرُوبِ قَاكِلِ مِنْهُ الْقَدَمُ قَمَانِ عَمْرَةَ كَيْسَةَ  
شَرًّا أَبُو عُبَيْدَةَ بِضَلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاجِهِ  
فَصَبَا شَرًّا مَرِيدًا جَلَبَةً قَدْ جِئْتُ شَرًّا مَرَّتْ  
كَحَرِّهَا فَكُرْتُمْ مَمَّا.

۱۲۸۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ

ہم حاضر خدمت ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مددہ یمن کی جانب لوٹ گئے  
میں نے حضرت ابوبکر سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا: آپ ہمیں ساتھ  
لے کر کہیں نہ آئے؟ اس کے بعد مددہ فرمے کہ: اسے میرا آپ  
ہرے ہنسک میں لیکن میں ایک بہت آپ کی خدمت میں عرض کئے دیا  
ہوں کہ اب عرب اس وقت تک غزوہ نبی کے ساتھ رہیں گے  
جب تک ایک امیر کی وفات کے بعد مددہ کا چاند نہ ہو کر رہیں  
گے۔ کیونکہ جب امارت مددہ کے ذریعے حاصل ہونے لگے گی  
تو بادشاہوں کا سامن ہونا بادشاہی اور بادشاہی کا سامن ہونا  
میں شایع ہے۔

غزوہ سبیل البحر کا بیان  
یہ قافہ قریش کی تہک میں تھا امد اس کے امیر لشکر  
الوحدہ سَعَى

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سامن مشدہ کی جانب ایک لشکر روانہ فرمایا  
میں کا امیر حضرت جبریدہ بن الجراح کہ مددہ فرمایا گیا اور مددہ  
الفرار پر مشتمل تھا جو چلے آئے اور مددہ سے یہی کہہ کر ہلا کر رہا  
برگیا۔ حضرت جبریدہ نے قلم لکھ کر مجھ پر امیر ہوا میں کہنے کا حکم فرمایا  
جب وہ مجھ کو لایا تو کہہ دیا کہ ڈر نہ کیجئے ہوسے۔ میں آپ جلد سے رو بہ  
تھوڑی تھوڑی کہیں قہم فرمایا کہ تھوڑے۔ یہاں تک کہ بہت کم ہونے کے  
قرب آگئیں تو میں نے اس ایک کھڑے کی۔ یہاں میں رو بہ بن کینہم  
سے اس سے ہر چار ایک کھڑے میں کیا بتا ہوا؟ فرمایا کہ: اس ایک کھڑے کی قدر  
قیمت مجھ میں اس وقت سو م ہوتی جب کہ میں اپنے راعی بیان تک کہ کم  
سامن مددہ پر پہنچ گئے۔ دیکھا کہ مددہ پر پہنچے میں بھی بڑے ہے تو  
ہم سامن اس میں سے اٹھائے وہ تک کھائے تھے۔ پھر  
حضرت جبریدہ نے اس کا رو بہ میں کہ کھڑے کرنے کا حکم دیا اور ایک  
سار کہ ان کے نیچے سے گزرنے کا حکم فرمایا تو سوار اس کے نیچے سے  
میں ہوسے غیر مددہ گزریں۔

عمر بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ  
رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



اللَّهُ أَطْعَمُونَا إِنَّ كَانَ مَعَكُمْ قَوَاتٌ بَعْضُهُمْ  
فَأَكَلَهُ -

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الدَّرِيمِ  
حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الدَّرَوَيْ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الْكَبْرَى  
أَقْرَبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ  
الْوَدَّاعِ يَوْمَ الْاَشْعُرِ فِي رَهْطٍ يُؤْذِنُ فِي الْمَنَاسِكِ  
لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْاَمْرِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ  
حُرِّيًّا -

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا  
إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَنْبَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: أَخَذْتُ مِنْ نَدَاتِ كَامِلَةٍ بِرَأْدَةٍ فَأَخَذْتُ  
مُرَّتَهُ نَدَاتِ خَالِصَةٍ مَرَّةٍ الْيَاكِرِ يَنْفَعُكَ  
قُلُوبُ اللَّهِ يُغْنِيكَ فِي الْكَلَالَةِ -

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مُطْعِمُ بْنُ  
عَنْ أَبِي صَخْرَةَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ النَّخَعِيِّ الْمَدَنِيِّ عَنْ  
عِيسَى بْنِ حَصْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَّ نَفَرًا  
مِنَ بَنِي تَيْمِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَاسْتَوْفَقَ  
أَقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَيْمِيمٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَدْ بَشَّرْنَا فَاغْطِنَا فَرَوَى ذَلِكَ فِي وَجْهِهِمْ  
فَجَاءَ فَقَدِمَ الْيَمَنَ فَقَالَ أَقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ  
لَوْ بَقِيَ بَنُو تَيْمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ -

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ غَدْرَةَ عَمِيئَةَ بِنْتِ  
يَحْيَى بْنِ خَدَّافَةَ بِنْتِ مَدَارِ بَنِي الْأَعْنَبِ  
مِنَ بَنِي تَيْمِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهَا  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَتْهَا عَامَ وَاحِدٍ

حضرت زبانی، انگریز پاس بے قدر ہیں اس میں سے کھانا پس بین  
حضرت نے نصت میں پیش کر دی تو اپنے ہی تکلوفہ فرمائی۔

حنیت اور بکرنے لوگوں کے ساتھ سلسلہ میں حج کیا۔

حضرت علیہ السلام نے اپنے تعلق سے عداوت سے بیک

حضرت ابو بکر صدیق کو اس حج کے لئے بھیجا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے امیر مقرر فرمایا تا بر حمتہ رواح سے پہلے کیا گیا تھا تا کہ وہ قرآن

کے مددگاروں میں یہ اعلان کریں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک

حج کرنے نہیں آئے گا۔ اور کوئی شخصی شکار ہو کر

میت اور کھانا طواف نہیں کرے گا۔

حضرت ہمارے ہاں فاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں  
پہلی حدیث جو سب سے آخر میں آئی ہے وہ سورہ براء ہے اور  
آخری حدیث (آیت) وہ ہے جو سورہ نسا کے آخر  
میں آئی ہے یعنی یَنْفَعُكَ قُلُوبُ اللَّهِ يُغْنِيكَ فِي الْكَلَالَةِ  
سورہ نسا (آیت ۱۱۰)۔

بہنِ تیمیم کے وفد کا بیان

حضرت ہریر بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں  
کہ بہنِ تیمیم کے وفد کا ایک باعث بھی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصت  
میں حاضر ہوا۔ آپ سے فرمایا: اے سریم! اہل بیت کو نہیں کر دے  
گئے یا رسول اللہ! میں نہایت قد پرستی، کچھال بھی نہایت فرمائیے۔  
اس جواب کا اثر چہرہ افسردہ بن گیا۔ پھر تین کے وفد کی بات  
آئی آپ سے فرمایا: تم نہایت تمہارے کہ جبکہ ہی تیمیم نے قرآن سے  
قول نہیں کیا۔ وہ عربی گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہم نے  
قول کیا۔

بنو غنیمہ پر شب خون مارنے کا بیان

ابن ابی کثیر کا قول ہے کہ غنیمہ بن حصن بن عبد یزید بن ہریر  
کو رسول اللہ نے بنی تیمیم کی شاخ بنی غنیمہ سے جہاد  
کرنے بھیجا۔ انہوں نے شب خون مار کر مرد قتل کر دئے

وَمِنْهُمْ نَاسٌ وَصَّيْنِي مِنْهُمْ فَيَسْأَلُونَكَ

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَدُّنَا جَرِيدٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ أَبِي ذُرٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا أَسْأَلُ أَحَبَّ إِلَيَّ تَسْمِيَةً بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا فَبُرِّمَ هَؤُلَاءِ فَقَدْ أَقْبَى عَلَى الدَّيَالِ، وَكَأَنَّهُمْ يَفْرَحُونَ بِهَا عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتَقْتُمَا قَائِمًا وَمَاتَ وَلِيدًا إِنْ مِثْلَ وَجَدْتُمْ صَدَقَ أَخْبَرُ فَقَالَ هَذَا مِنْ مَنَاقِبِ قَوْمٍ أَوْ قَوْمِي.

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَدْ كَسَبَ مِنْ بَيْتِ تَسْمِيَةٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: أَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ سَمِعُوا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: قَالَ عُمَرُ مَا أَدْرَيْتُ خِلَافَكَ فَمَتَّى رَأَيْتُكَ أَرْضَعْتَ أَمْرًا هَذَا فَتَنَلَّ فِي خِلْفِكَ يَا هَذَا الْكَلْبُ أَمْ أَمْوَالُ الْفُقَرَاءِ تَقْتُلُوا عَلَى الْقَصَصِ.

بَابُ كَيْفَ وَفِي عَبْدِ الْقَيْسِ.

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَعْقَدِيُّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي جَنْزَلَةَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنَّ فِي جَدَّةٍ يَمْنُبْدَانِيَّةٍ بَيْبَدًا قَدْ شَرِبَهُ حُلَا فِي جَنْبِ إِبْنِ أَكْثَرَتْ مِنْهُ فَمَا لَسْتُ أَلْقُوهُ فَأَطْلُتُ الْعَجُلُوسَ تَحْتِي مَتَّى أَنْ أَقْتُوهُمْ فَقَالَ قَدِيمٌ وَفَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَسْرُحِبًا يَا لَقَوْمٍ عَيْبَرُهَا يَا وَلَا أَمْتَدَا عَى فَقَالُوا يَا

ابن عبد قیس کو تہذیب کر لیا۔

حضرت جریر بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے پاس ایک گھڑی دیکھی جس میں تسمیہ کی رسم دیکھی گئی۔ میں نے ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے وہ لوگ ہیں جن پر سب سے سخت ہیں۔ میں نے ان سے حضرت مالک صدیق کے پاس ایک لڑکی کو ترغیب دلائی فرمایا کہ اسے آزاد کر دو اگر تم کو یہ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد سے ہے اور جب ان کے صدقات کا مال آیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ قوم کے یا میری قوم کے صدقات ہیں۔

ابن ابی ہریرہؓ کہ حضرت عبداللہ بن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے وہ لوگ ہیں جن پر سب سے سخت ہیں۔ میں نے ان سے حضرت مالک صدیق کے پاس ایک لڑکی کو ترغیب دلائی فرمایا کہ اسے آزاد کر دو اگر تم کو یہ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد سے ہے اور جب ان کے صدقات کا مال آیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ قوم کے یا میری قوم کے صدقات ہیں۔

عبد القیس کے وفد کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے وہ لوگ ہیں جن پر سب سے سخت ہیں۔ میں نے ان سے حضرت مالک صدیق کے پاس ایک لڑکی کو ترغیب دلائی فرمایا کہ اسے آزاد کر دو اگر تم کو یہ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد سے ہے اور جب ان کے صدقات کا مال آیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ قوم کے یا میری قوم کے صدقات ہیں۔

مَسْرُوكٍ اَللّٰهُ اَتَىٰ بَيْتَنَا وَبَيْنَتِكَ اَلْمُشْرِكِيْنَ مِنْ مَّحْضَرٍ  
اِلَّا اَنْ نَّصِلَ اَيْتُكَ اِلَّا فِي اَشْهُرِ الْحُدُودِ حَتّٰى نَتَا  
يَحْمِلَ مِنَ الْاَمْرِ اَنْ نَعْمَلَنَابِهْ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ  
فَبَدَأَ نَعْمُو اِيَّاهُ مِنْ دَرَمِ اَدْنَا . قَالَ اَمْرُكُمْ بِاَمْرٍ  
قَالَتْهَا كُفْرٌ عَنْ اَمْرٍ بِي . اَلَا يَمْلِكُ بِاللّٰهِ هَلْ  
كَدُّوْكَ مَا اُولِيَّ اَيْمَانٍ بِاللّٰهِ شَهَادَةٌ اَنْ لَا اِلٰهَ  
اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنْ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ وَ اَنْ نَكُوْلُ وَنَشْرَبَ  
رِغْصَانٍ وَاَنْ نَتَّكِلَ مِنَ الْمَقَابِلِ الْخَمْسَ وَ اَنْ نَكُوْلَ  
عَنْ اَرْبَعٍ . مَا اَنْتُمْ فِي الدِّمَاْ بِرِ الْخَمْسِ وَ اَلْمَرْكَبِ  
وَالْمَرْكَبِ .

۱۴۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ

عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : قَدِمَ وَنَدَّ عُمَيْدُ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا هَذَا الْبَيْتُ  
مِنْ تَرْبِيعَةٍ وَ قَدْ خَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَتِكَ كَهَا رِغْصَانٌ  
فَلَسْنَا نَجْلِسُ اِلَيْكَ اِلَّا فِي شَهْرِ حَرَمٍ فَسَرْنَا مَا شِئْنَا  
فَاَخَذَ بِنَا وَنَدَّ نَعْمُو اِيَّاهُ مِنْ دَرَمِ اَدْنَا . قَالَ اَمْرُكُمْ  
بِاَمْرٍ قَالَتْهَا كُفْرٌ عَنْ اَمْرٍ بِي . اَلَا يَمْلِكُ بِاللّٰهِ شَهَادَةٌ  
اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ هَقْدٌ وَ اِحْدَاةٌ . وَ اِقَامَ الرِّغْصَانُ  
فَاَيْتَاوَا اَلْمَرْكَبَ وَ اَنْ تَدُوْا وَ اِيَّاهُ خَمْسَ مَا عَدَّوْا  
وَاَنْ تَكُوْلَ مِنَ الدِّمَاْ وَ الْخَمِيْرِ وَ الْخَمِيْرِ وَ الْمَرْكَبِ .

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَنْ وَقَالَ يَكُوْلُ مِنْ مَّحْضَرٍ عَنْ  
قَتَادَةَ بْنِ اَلْحَكَمِ عَنْ تَكِيْمَانَ كُذِّبَ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا اَنْ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ  
قَالِيْهُمَا رَوَيْنَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ  
عَنْهَا فَقَالَا قَدْ اُعْلِيَهَا اَسْلَاكُ مِنْ جَنَمًا وَ سَلَا  
عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ اَلْعَصْرِ وَ اَنَا اَخْبَرْتُ اِلَّا اَنْ  
تُصَلِّيَ هُمَا وَ قَدْ بَلَغَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہیں اپنا ہم آپ کی خدمت میں حرمت والے میوں کے سوا ماضی  
ہر گھنٹے ، میں چنانچہ اہل بیت کی باری جائیں کہ ان پر ہر گھنٹے ہم جنت  
میں داخل ہوجائیں اور اپنے باقی لوگوں کو بھی ان کی دعوت میں لے لیں۔  
میں تمہیں ایسا قول کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں  
اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھا ہے اور جانتے ہو اللہ پر ایمان رکھنا کیا  
ہے ؟ اس بات پر قائم رہنا کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبارت کے مال نہیں  
ہے پھر ہر اہل امت نماز کا کالم کرنا اور سری بات نکرنا دینا اور غیر  
بات ماضی معان کے درمیان کھانا اور چوتھی اہل غیبت سے غصہ  
کا اور اگر اسے جن چار چیزوں سے تم کو منع کرتا ہوں وہ کدو کا ترخی اور کدو  
ہر گھنٹے کے برتن میں نہ لے کرنا اور دھن برتن (شرب کے برتن) میں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے منہا فرماتے ہیں کہ  
عبد بنیس کا مدد بھی کریم علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا  
تو وہ ملک عرب میں گزر رہے تھے یا رسول اللہ ! ہم ربیعہ قبیلہ سے تھے  
رہتے ہیں جبکہ تمہیں غصہ کے کار ہمارے اور آپ کے درمیان مانع ہیں۔  
میں ہم عرب حرمت والے چیزوں میں ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہونے  
میں ہوا ہوں کہ ایسا چیزیں بنا دیکھتے ہیں پر ہم خود عمل کریں اور اپنے  
دوسرے لوگوں کو بھی ان کی دعوت میں لے لیں۔ میں تمہیں چار باتوں کا حکم  
دیتا ہوں چار چیزوں سے منع کرتا ہوں سب سے پہلے تو اللہ پر ایمان  
رکھنا ہے میں اس بات کی گواہی دیتا کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبارت  
کے مال نہیں ہے اور اس پر ایک انگلی بند فرمالو (۱۲) نماز قائم  
کرنا اور نکرنا دینا اور سری بات نکرنا دینا اور غصہ کے مال کا اور کدو کا  
حضرت ابن عباس کے آدھ کدو غلام کو عیب سے مراد ہے

کہ بے حضرت ابن عباس حضرت عبد الرحمن بن اذہر اور حضرت مسند  
بن عمر نے حضرت عائشہ صلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں  
بیجا اور کیا کہ ان سے ہم سب کا سلام عرض کیا اور خدا کے ہر  
نذر رکھیں چرخہ کے اسے میں ان سے دریافت کرنا کیونکہ میں یہ  
خبر پہنچی ہے کہ وہ دو رکعتیں پڑھتی ہیں اور ہم کہ یہ بات بھی پہنچی  
ہے کہ یہی کریم علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے۔  
حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے ساتھ آیا کرتے

فَقَالَ لَهُمَا خَالِدُ بْنُ عَدِيٍّ وَكَانَتْ أَخْرَجَ مَعَ عَسْكَرِ  
النَّاسِ عَنْهُمَا. قَالَ كَرِيمٌ قَدْ خَلَّتْ عَلَيْهَا وَبَلَّغَتْهَا  
مَا أَرْسَلَنِي فَقَالَتْ سَلْ أَمْرًا مَعَهُ فَاخْجَرْهُمْ  
فَرَدُّوا إِلَى أَمْرٍ مَعَهُ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلَنِي إِلَى مَا مِثْلَهُ  
فَقَالَتْ أَمْرٌ مَعَهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْهُمَا وَأَنَّكَ صَلَّى انْصَرَفْتَ  
دَعَلَ عَلَى وَجْهِهِ فِي نِسْوَةٍ مِنْ بَنِي حُلَيمٍ  
الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ إِيَّاهُ الْخَدْرُ فَقَالَتْ  
قَدْ دُفِنَ إِلَى جَنْبِهِ فَقَوْلِي تَعَالَى أَمْرًا مَعَهُ بِأَرْسَلَنِي  
أَلَمْ أَسْعَلْكَ تَنْبِيْ عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فَأَسْرَأَكَ  
تَعْلِيلَهُمَا فَإِنْ أَتَى بِبَيِّنَةٍ فَاسْتَغْفِرِي فَقَالَتْ  
أَلَمْ يَأْتِ بِبَيِّنَةٍ فَاسْتَغْفِرِي فَاسْتَخَرْتُ عَنْهُ  
فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتُ آدَمَ مَا كُنْتَ مِنَ  
الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَمْرِ إِنَّكَ أَتَيْتِ أَنْ تَنْتَبِذِي  
الْقَيْسَ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَتُخْلَعِي عَنْ  
الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الْعَمْرِ مَعَهُمَا هَاتَانِ -

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْجَدِّي  
حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا  
هُمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
جَمِعْتُ فِي مَسْجِدِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي مَسْجِدِي الْقَيْسَ بِجَوَارِي بَنِي قُرَيْشٍ مِنْ  
الْبَحْرَيْنِ -

بَابُ وَقْدِ بَنِي حَنِيفَةَ وَحَدِيثِ  
ثُمَّامَةَ بْنِ أَنَسٍ

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا  
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ  
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجْلًا نَجْلًا

دائے کر پٹیا کرنا تھا۔ کزیب کا بیان ہے کہ میں نے اس کی خدمت میں  
حاضر ہوا اور جو بیٹا اس کے پاس بھیجا گیا تھا وہ میں نے پہنچا دیا۔  
انہوں نے فرمایا کہ حضرت ام سلمہ سے دریافت کرو جس نے یہ  
بات ان حضرات کو بتائی تو انہوں نے مجھے حضرت ام سلمہ کی خدمت  
میں بھیج دیا۔ میں نے حضرت ام سلمہ سے دریافت کیا کہ ان حضرات  
ام سلمہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے اس سے پہلے  
فرماتے ہوئے سنا ہے ایک دن آپ نے غارِ حرا میں، پھر  
میرے پاس قریش کے لئے اس وقت میرے پاس بنی حرام کی  
انصار سے کچھ عورتیں بھیجیں آپ نے یہ فرمایا۔ میں نے آپ  
کی جانب اشارہ کر دیا کہ یہ کچھ عورتیں کھڑی ہو کر یہ عرض کرنا کہ  
بارسول اللہ! ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے کیا ان سے کہتے ہیں کہ آپ  
کو منع فرماتے ہوئے نہیں سنا جو آپ پر ہے رہے ہیں! اگر حضرت  
ام سلمہ انہوں نے مجھے پہنچا دیا پس انہوں نے کہا کیا انہوں نے  
ام سلمہ سے انہوں نے فرمایا کہ یہ کچھ عورتیں بھیجیں آپ نے فرمایا کہ  
فرمایا کہ یہ عورتیں بھیجیں! ام سلمہ نے انہوں سے کہتے ہیں کہ میں نے  
یہ بات پہلے کہ میں نے ام سلمہ سے کہتے ہیں کہ میں نے انہوں کی طرف سے

ابو حویرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد (مسجد نبوی) میں  
جنازہ جمعہ موتی تھی اس کے بعد میں مسجد میں سب سے پہلے نماز جمعہ  
تائم کی گئی وہ جراثی میں عبد القیس کی مسجد ہے۔ جراثی، کربن کا  
ایک ٹکڑا ہے جس پر جگہ جمعہ تائم کر دینا مناسب نہیں بلکہ  
زیادہ سے زیادہ افراد کا ایک جگہ جمعہ کرنا زیادہ اچھا

بَنِي حَنِيفَةَ وَحَدِيثِ  
ثُمَّامَةَ بْنِ أَنَسٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کا جانب کچھ سوا دیا کہ وہ فرمایا کہ وہ  
بني حنیفہ کے ایک شخص ثمامہ بن انس کہتے ہیں کہ انہوں نے  
مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ



فَبَعَا مِثْرًا بِرَحْلِ مِثْرٍ مِثْرًا حَتَّى يُقَالَ لَهُ تَمَامَةٌ  
 مِنْ أَمَلٍ تَدْرِكُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ  
 فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
 مَا جِئْتُكَ يَا تَمَامَةٌ فَقَالَ جِئْتُكَ خَيْرًا كَقَدِّمْتُ  
 أَنْ تَقْتُلَنِي تَقْتُلُ ذَا دِمَاقٍ أَنْ تُعْرِضَ عَنْهُ عَلَى  
 مِثْرِكِ فَإِنْ كُنْتَ تُحِبُّ الْمَالَ فَكُلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ  
 حَتَّى كَانَتْ الْغَدَا تَعْرِضُكَ لَهُ مَا عِنْدَكَ يَا تَمَامَةٌ  
 قَدْ مَا قُتِلْتُ لَكَ إِنْ تُعْرِضَ عَنْهُ عَلَى مِثْرِكِ  
 فَتَرَكَهُ حَتَّى كَانَتْ بَعْدَ الْغَدَا فَتَمَالَ مَا عِنْدَكَ  
 يَا تَمَامَةٌ فَمَالَ عِنْدِي مَا قُتِلْتُ لَكَ فَقَدْ أَطْلَعُوا  
 ثَبَّ مَتَّ فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ  
 فَانْخَلَّ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ  
 وَاللَّهُ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دَجْدَةٍ  
 فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهَكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ اللَّهِ مَا كَانَ  
 مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ قَا صَبَّحَ دِينُكَ  
 أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ  
 إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ قَا صَبَّحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ اللَّهِ  
 وَإِنْ خِلْتُكَ أَخَذْتُ دِينِي وَإِنِّي لَأُفِيءُ الْعَمَّةَ قَبْلَ أَخَا  
 نَفْسٍ فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَمْرَهُ أَنْ يَعْتَمِدَ فَلَمَّا قَدَّمَ مَكَتَ قَالَ لَهُ قَا يَنْ  
 صَبَّرْتَ قَا قَالَ لَعَلَّكَ اسْتَمْتَمْتَ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشْكُرُ لِيَا نَبِيَّكُمْ  
 أَيْ تَمَامَةٌ حَتَّى جُتِلَ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا الْمَسِيحُ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۰۱۔ حَكَمًا ثَمَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
 عَنْ جَدِّهِ الشَّيْبِ بْنِ أَبِي حَسَنِ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جَبْرِ  
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ  
 إِلَى الْبَلَدِ عَلَى عَرَفَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دعہ اس کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا: اسے غلام تیار  
 کیا اور وہ ہے! جواب دیا: اس غلام میرا ارادہ نیک ہے اگر آپ  
 مجھے قتل کریں تو گویا ایک غلام کی قتل کیا اور اگر اسان غلام  
 تو ایک اسان اسنے واسطہ پر اسان ہر گاہ اسان آپ مال چاہتے  
 ہیں تو جتنا چاہیں مانجھ سکتے ہیں۔ جواب دہ اسان ہر گاہ آپ  
 نے فرمایا: اسے غلام کیا ارادہ ہے! اس نے جواب دیا: میں کہہ چکا کہ اگر  
 اسان غلام تو اسان اسنے واسطہ پر اسان ہر گاہ آپ اسے چھوڑ کر  
 چھوڑ گئے اسان ہر گاہ اسنے واسطہ پر فرمایا: اسے غلام کیا خیال ہے! کہنے لگا  
 میں تو عرض کر چکا ہوں آپ نے حکم دیا کہ غلام کو چھوڑ دو۔ وہ چلا گیا اور  
 مسجد کے قریب ایک باغ میں جا کر بیٹھ گیا پھر مسجد میں آکر بیٹھ گیا۔  
 میں گراہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کونسی عبادت کے مال نہیں اور محمد صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے پیغمبر ہیں اسے محمد خدا کا تمہارے رب کے پیغمبر  
 آپ سے زیادہ ناپسند کرنا نہ تھا لیکن آج مجھے آپ سب سے محبوب  
 ہیں خدا کا تم، آپ کے دین سے زیادہ مجھے کوئی دین ناپسند نہ  
 لیکن آج مجھے آپ کا دین سب سے پیارا ہے خدا کی قسم مجھے آپ  
 کے شہر سے زیادہ ناپسند کرنا شہر تھا لیکن آج مجھے سب شہروں  
 سے پیارا ہے۔ آپ کے سودوں نے مجھے گر نڈ کر لیا خدا کو میں عزت  
 کے واسطے سے جارہا تھا اب اس بار سے میں آپ کا حکم کیا ہے! میں  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بشارت دی اور فرمایا کہ وہ  
 غلام کرے۔ جب وہ گھر گھر میں پہنچا تو کسی نے اس سے کہا کہ  
 تم بے دین ہو گئے ہو! جواب دیا نہیں بکر میں تو محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر مسلمان ہو گیا ہوں۔  
 اگر تم نے میرے ساتھ کوئی حرکت کی تو میں خدا کی قسم تمہارے پاس  
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر یا تم سے گزرم  
 گا ایک ماہ بھی نہیں پہنچے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک چہرہ میں سیدہ کذاب آیا اور کہنے لگا  
 کہ اگر تمہارا بچہ بعد مجھ بالینین آسز کر دیں تو میں ان کی پروری اختیار  
 کر لیتا ہوں اور وہ اپنے ماں کے بچہ تو تم کے کہتے ہی افراد کے کر لیتا تھا۔

يَجْعَلُ يَقُولُ اِنْ جَعَلَ لِي شَيْءٌ مِنْ بَعْدِهِ يَتَّبِعُهُ  
فَقَالُوا مَا فِي شَرِّكَائِكَ مِنْ قَوْمٍ مَا قَبَّلَ اِلَيْهِمْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَنْتَابِ  
بَنِي قَيْسٍ بَنِي شَاسٍ قَوْمِي يَدْعُو رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةً جَرِيدٍ حَتَّى دَقَّ عَلَى مَسِيلَةٍ  
فِي أَقْعَابِهِ فَقَالَ تَوَسَّأْتُ لِي فِي هَذِهِ  
الْقِطْعَةِ مَا أَكْثَرُ مِثْلَكَ وَلَنْ تَعْدَا نَا أَهْلَ الْوَحْشِ  
فَبِتَ ذَلِكَ أَدْبَتِ بِعَقْرَتِكَ اللَّهُ وَآتَى لَكَ  
الَّذِي أَرَيْتَ فِيهِ مَا سَأَيْتَ وَهَذَا ثَابِتٌ  
يَجِبُ لَكَ عَنِّي نَحْوُ اعْتَرَفَ عَنْهُ قَالَ ابْنُ قَيْسٍ فَسَأَلْتُ  
عَنْ كَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ أُمِّي  
الَّذِي أُرِيَتْ فِيهِ مَا رَأَيْتَ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ آتَا  
فَأَيُّهَا بَيْنَ بَيْنِي سَوَاءٌ مِنْ ذَقَبٍ فَأَهْتَمَّتْ  
شَاهِمًا فَأَوْتِي إِلَى فِي الْمَرْءِ أَنْ أَفْعَلَهُمَا فَتَعَصَّيَهُمَا  
فَقَالَ قُلْتُهُمَا كَذَا ابْنِي يَخْرُجَانِ بَعْدِي  
أَحَدُهُمَا الْعَسْبِيُّ وَالْآخَرُ مَسِيلَةٌ

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَعِيمٍ حَدَّثَنَا جَدُّهُ  
الْزُّبَيْرِيُّ عَنْ قَعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَيْمٍ أَنَّ  
هَاشِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ آتَا وَبَيْنَ ابْنِي  
الْأَسْبِطِ قَوْمٌ فِي كَفَى سَوَاءٌ ابْنِ مِنْ ذَقَبٍ فَكُجِبَا  
عَلَى فَأَوْتِي إِلَى ابْنِ الْفَعْلَهُمَا فَتَعَصَّيَهُمَا فَدَاهَبَا  
فَقَالَ قُلْتُهُمَا أَلَكَا ابْنِ الْفَعْلَهُمَا فَتَعَصَّيَهُمَا فَدَاهَبَا  
صَحَابَةً وَمَصَاحِبَ أَيْمَانِهِ

۱۵۰۳۔ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَهْدِيَّ ابْنَ مَعْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَجَّارٍ  
أَنَّهُ يَرْوِي يَقُولُ كُنَّا نَجِدُ الْخَجَرَ فَإِذَا وَجَدْنَا  
خَجْرًا هَوَّأَ خَيْرُهُ الْقَيْنَاةَ وَأَخَذْنَا الْآخِرَ فَإِذَا

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیس بن ثمالی  
کو ساتھ لیا اور اس کی جانب چل پڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
وہم کے دست مبارک میں کھم کی ایک ٹہنی تھی یہی ٹہنی کہ آپ  
مسیرہ کے پاس اپنے اسباب میں ہا کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر تو مجھ  
سے یہ ٹہنی بھی لے گئے تو مجھے نہیں ہوں گا تیرے بارے میں اللہ تعالیٰ  
کو پیور نفع نہیں ہو سکتا اگر تو نے میری جانب سے ٹہنی چھری تو  
اللہ تعالیٰ تجھے نہیں کرے گا میں تجھے دیکھ رہا ہوں جو خواب  
میں نظر آیا تھا۔ اگے میری جانب سے ثابت بن قیس تجھے جواب دیں  
تھے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کے ارشاد میں تجھے دیکھ رہا ہوں جو خواب میں نظر آیا  
تھا کہ متعلق دریافت کیا تو حضرت ابو ہریرہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا ہوں تاکہ اپنے منہ سے سونے  
کے درگن دیکھ سکے۔ انہیں دیکھ کر مجھ کو ہر خواب میں میری  
جانب وہی میزان لگی کہ ان پر چھوٹک ماند۔ پس میں خان پر چھوٹک  
مندی تو دونوں لڑ گئے میں نے دونوں لگنوں سے وہ کتاب ملا  
لئے ہیں جو میرے بعد لکھیں گے ان میں سے ایک منس ہے  
اور دوسرا مسیرہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا ہوں تاکہ مجھے  
زمین کے خرواروں کی کنجیاں دیکھ سکوں پھر میری حقیر پر سونے  
کے وہ لگن سکھ گئے تو مجھے لگن ناگوار گزرتے ہیں میری طرف  
دیکھ لگی کہ ان پر چھوٹک ماند میں نے پھر کھار ہی تو دونوں  
لگن غائب ہو گئے میں نے ان کی تعمیر وہ کتہ ابوں سے لی  
میں جن کے درمیان میں ہوں ایک ان میں سے منسار والا  
(اسود منسار) اور دوسرا یا سودا لا (سیلر) ہے۔

بہی بن سیمون کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنہ کو فرمایا ہوسے سننا کہ ہم پتھروں کی عبادت کیا کرتے تھے جب  
پتھر سے اچھا کوئی پتھر ملتا تو پتھر کو پتھک کر اسے لے لیتے  
اگر پتھر ملنے تو مٹی کا ڈھیر بنا کر اس کا پتھر بکری دیتے پھر اس

لَمْ يَجِدْ حِجْرًا بَيْنَهُمَا جُفْرَةً مِنْ ذُرَائِبِ كَثْرَتِنَا  
بِالْشَّيْءِ فَجَعَلْنَاهُ عَلَيْهِ حَرَطًا بِمَ فَوَإِذَا دَخَلَ  
شَهْرُ رَجَبٍ قُلْنَا مَنْضُوكُ الْإِثْمَةِ فَلَا مَنَادِمَ  
رَحْمَةً فِيهِ وَحِيدَةً وَإِلَهُمَا نِصْحُ حِدْيَتِهِ إِلَّا  
نَزِيلُهُ وَالْقَبِيلَةُ شَهْرٌ حَبِيبٌ سَمِعْتُ أَبَا رَحَابٍ  
يَقُولُ كُنْتُ يَوْمَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَعَنَا أَرَى الْإِسْلَامَ عَلَى أَهْلِي فَلَمَّا سَمِعْنَا بِمُحَمَّدٍ  
فَعَدْنَا إِلَى النَّارِ إِلَى مِثْلَمَةِ الْكَذَّابِ -

٥٣٩ باب قصة الأسود العنسي

١٥٠٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَدِّي حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَنْ صَلَاحٍ عَنْ  
أَبْنِ عَبَّادَةَ بْنِ رُحَيْبٍ وَهَكَانَ فِي مَوْضِعٍ أُخْرٍ  
اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عَبَّادَةَ  
قَالَ بَلَغْتُ أَنَّ مَسْلَمَةَ أُنْكَدَابَ قَدِمَ مَرَاتِدِيَّةَ  
فَنَزَلَ فِي كَارِبِيَّةٍ الْحَابِثِ وَكَانَ تَحْتَهُ بَيْتُ  
الْحَابِثِ ابْنُ كُوَيْزِيَّةٍ فِي أَقْرَبِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ فَإِنَّمَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بِنِ  
قَتَابٍ وَكَوْزَانُ يُقَالُ لَهُ خُوَيْبُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي بَيْدِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْضِيحٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ تَكَلَّمَ  
فَقَالَ لَهُ مَسْلَمَةُ إِنَّ شَيْئًا خَلَيْتَ بَيْنَنَا  
وَبَيْنَ الْأُمُورِ جَعَلْتَهُ لَنَا بَعْدَكَ فَعَالَ  
الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ فِي هَذَا  
الْقَصِيبِ مَا أُعْطِيَتْكَ وَرَأَيْتَ لَأَمَّا الْكَانُزِيُّ  
أَرَيْتَ فِيهِ مَا أَرَيْتَ وَهَذَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَ  
سَيِّحُ بْنُ كَيْسٍ فَأَنْصَرَفَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَأَلْتُ عِبَّ  
اللَّهُ ابْنَ عَتَابٍ عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنِّي ذَكَرْتُ قَالَ ابْنُ عَتَابٍ ذَكَرْتُ أَنَّ

کے گھر دھواں کرتے تھے۔ جب وجیب کا بچہ آتا تو ہم کہتے کہ یہ ہتھیاروں کے بھل دھند کرنے کا مینہ ہے چنانچہ ہم کسی نیزہ یا تیر کے پیکان کو نکالے بغیر نہیں چھڑکتے تھے اور اسے ہم وجیب کے پاس بیٹھے نکالے رکھتے تھے۔ میں نے ابورجاء کو یہ بھی سنا ہے کہ جیسے شہنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت میں لڑکا تھا اور اپنے گھر والوں کے ادب چرایا کرتا تھا جب میں نے آپ کے گھر والوں کے گھر میں قریم جنم کی طرف دھڑکے لیکن سیر کتاب کے چھندے میں پھنس گئے۔

اسود غنسی کا قصہ

حضرت عبید اللہ بن عبد المطلبین عقبہ کا بیان ہے کہ یہی  
یہ طبرستان کے سیکڑے جب ایک دفعہ دینہ سندھ میں آیا اور عمارت  
کی جٹی کے گھر میں ٹھہرا جو اس کے نکاح میں تھی اور عمارت کی بیٹی وہ  
جو عبد اللہ بن عبد اللہ بن مضر کی ماں تھی۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے حضرت عاتق بن قیس کو ساتھ لیا جنہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کا خلیفہ کہا جاتا تھا اور سبیلہ کے پاس تشریف لے گئے۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک ڈنڈا بھی تھا جس  
کے پاس کھڑے ہو کر اس سے گفتگو فرماتے تھے تو سبیلہ نے  
آپ سے کہا کہ آپ میری حکومت کے راستے میں رکاوٹ نہ بنیں  
اور مجھے اپنے بعد جانشین مقرر فرما دیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے اس سے فرمایا۔ اگر تو مجھ سے یہ ہمتی مانگے تو میں تجھے نہیں دلا  
گا اور میں دیکھتا ہوں کہ تو یہی شخص ہے جو میں نے خواب میں دیکھا تھا  
اور اس کے علاوہ ثابت بن قیس نے تجھے میری موت سے غلاب دیدیا  
پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والہیں تشریف لے آئے، عبید اللہ  
بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تذکرہ خوب سنا ہے میں دریافت  
کیا تو حضرت ابن عباس سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے مجھ سے ذکر کیا تھا کہ میں سو یا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ میرے  
ہاتھ پر رشتہ نگاہی رہ گئے ہیں۔ میں پریشان ہوا اور  
وہ مجھے بوسے لگے پھر مجھے اجازت ملی اور میں نے

ان پر چھ تک لمبی قدمہ مدونہ اڑ گئے، میں نے اس کی تعبیر یہ نکالی کہ وہ کتاب نکلیں گے۔  
عقیدہ اللہ نے فرمایا کہ ان میں سے ایک کو قنٹی ہے جس کو فرزند نے قتل کیا اور دوسرا مسیلہ کتاب ہے۔  
ابو حضرت جہلی کے ہاتھوں حضرت ابو بکر صدیق کے عہد خلافت میں داخل جہنم ہوا۔

### اہل نجران کا قصہ

حضرت مہذیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نجران کے سرداروں میں سے فاتبہ ابوسعید مدونی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے مدینہ چاہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ان سے مباہلہ نہ کرو۔ خدا کی قسم اگر یہ نہیں ہوئے تو ہم اور ہمارے بعد ہمارے نہیں بھی نجات نہیں پاسکیں گی۔ مدونہ کہنے لگے کہ حضور جو آپ ہم سے مانگیں گے ہم اتنا الی پیش کر دیا کریں گے آپ ہمارے پاس کوئی امانت دے کر آدمی بھیج دیں اور ایسا نہ بھیجے جو امانت دار نہ ہو، آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایسا امانت دار بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں اس شخص کے متعلق تو آپ نے فرمایا: اسے ابو عبیدہ! کھڑے ہو جاؤ جب وہ کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس امانت کے امین ہیں۔

حضرت مہذیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اہل نجران عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس ایسے آدمی کر بھیجے جو امین ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری جانب ایسا امین بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہو۔ اس پر لوگ اسے دیکھنے کا انتظار کرنے لگے۔ پس آپ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو مدانتہ فرمایا۔

لَسَوْفَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَنَا أَنَا نَاجِرٌ أَرَيْتَ أَنَّهُ وَضَعَ فِي يَدَيَّ مِثْرَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَمَقِطَحْتُهُمَا وَكِرِهْتُهُمَا فَأَكْرَمَ لِي فَمَقِطَحْتُهُمَا طَائِلًا حَاقَ لَهُمَا كَدًا ابْنِي يَخْرُجَانِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَحَدُهُمَا النَّعِيشُ الْكَثِيرُ فِي تَحْتِهِ قَيْدُ ذُرِّيَّةِ الْيَتِيمِ وَالْآخَرُ مَسْكِينَةٌ الْكَذَّابِ۔

### کتاب نبی قصہ اہل نجران

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ زُرَّارٍ عَنْ حَدِيقَةَ مَتَّى جَارِ الْعَاقِبِ وَالْشَيْخِ صَاحِبِ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا أَنْ يُلَاحِظَ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا الصَّاحِبُ لَا تَعْمَلْ تَوَالِدُكَ لَنْ كَانَتْ نَيْتًا فَلَا عَنَتَ لَا تَعْلَمُ نَحْنُ وَلَا عَوْنُكَ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ لَنَا نَعْلَمُكَ مَا سَأَلْتَنَا وَهَكَذَا مَعَنَا رَجُلًا آمِنًا وَلَا تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا آمِنًا فَقَالَ لَا بَعَثْنَا مَعَكَ رَجُلًا آمِنًا حَقَّ آمِنًا فَاسْتَشْرَفَ لَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَوْمِيَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ مَلَكًا قَامَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا آمِنٌ هَذِهِ الْأَمَّةُ۔

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ زُرَّارٍ عَنْ حَدِيقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَارِ أَهْلِ نَجْرَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُكَ لَنَا رَجُلًا آمِنًا فَقَالَ لَا بَعَثْنَا إِلَيْكَ رَجُلًا آمِنًا حَقَّ آمِنًا فَاسْتَشْرَفَ لَهُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ فَقَبَضَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَوْلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَكُلُّ أُمَّةٌ آمِينَ بَأْمِينَ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَدَّاجِ -

باب ۲۵۱ قصص عثمان و البحتري

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَمِيكُ بْنُ سَيْمٍ أَنَّ الْمُنْكَدِيَّ جَاءَ بِرَبِّهِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَقَّدَ جَاءَ مَا لَ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أُعْطِيَتْكَ هَكَذَا هَكَذَا شَلَا شَا - فَهَرَقْتُمْ مَا لَ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قُتِلَ رَحِمَ أَبِي بَكْرٍ أَمْرًا دَبَا

فَمَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ مِنْكَ الْيَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ عِدَّةٌ فَلْيَأْتِنِي قَالَ جَاءَ بِكَ فَحُكِمَتْ أَيْ بَكْرٍ فَخَلَفَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ جَاءَ مَا لَ الْبَحْرَيْنِ أُعْطِيَتْكَ هَكَذَا وَ هَكَذَا شَلَا شَا - قَالَ فَأَخْطَرَنِي فَتَالَ جَاءَ بِكَ فَخَلَفَتْ

أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ فَسَأَلَتْهُ فَلَمْ يُعْطِنِي شَرًّا أَيْتِيَتْهُ فَلَمْ يُعْطِنِي شَرًّا أَيْتِيَتْهُ الشَّارِئَةُ فَلَمْ يُعْطِنِي فَلَمَّا كُنْتُ أَيْتِيَتْكَ فَلَمْ تُعْطِنِي فَأَمَّا أَنْ تُعْطِنِي

فَمَا أَنْ تَبْخُلَ عَنِّي فَقَالَ أَكُنْتُ تَبْخُلُ عَنِّي فَأَيَّ دَاءٍ أَدَوُ مِنْ السُّحُلِ فَأَلْهَمَ شَلَا شَا مَا مَعْنِيَتْكَ مِنْ مَرَّةٍ أَدَوْنَا أَيْ نِيدَانَا أُعْطِيَتْكَ وَفِي مَرَّةٍ وَفِي مَرَّةٍ عَنِّي سَمِعْتُ جَاءَ بِرَبِّهِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جِئْتُكَ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ: هَذَا مَا قَدْ دَبَا فَجَعَلْتُهَا خَسَّ مِائَةً فَقَالَ هَذَا وَثَلَا مَرَّتَيْنِ -

باب ۲۵۲ قدام الكشميريين و اهل اليمن فقال ابو موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم وانا فيهم -

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر امت میں ایک امین رمانت وارد ہوا ہے اور اس امت کے امین ابوبکر بن ابی بکر ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

عثمان اور بحری کا قصہ

حضرت بلال بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحریں کا مال آگے تو میں تمہیں اتنا مال دوں گا یہ تین مرتبہ فرمایا۔ چنانچہ بحریں کا مال ابھی آیا بھی نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال ہو گیا۔ جب وہ مال حضرت ابوبکر کے عہد خلافت میں آیا تو انہوں نے ساری کویریں الا ان کرنے کا حکم دیا۔ جس کا بیج کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فرض ہوا۔ انہوں نے کسی سے کوئی وعدہ فرمایا ہو کر وہ تھا کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں حضرت جبرک کی خدمت میں گیا اور انہیں بایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر بحریں کا مال آگے تو میں تجھے اتنا مال دوں گا یہ تین مرتبہ فرمایا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھے ال سے دیا۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں پھر حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوا امدان سے مال طلب کیا لیکن انہوں نے نہ دیا۔ دوبارہ گیا لیکن نہ دیا۔ سربلہ گیا تو پھر بھی نہ دیا۔ میں اس کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ میں آپ کی خدمت میں مال لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں لیکن آپ معاف نہیں فرماتے

میں مال دے دیجئے ورنہ آپ مجھ سے کام لے رہے ہیں میں ابھی نے فرمایا کہ آپ نے میرے متعلق مجھ کی بات کیا کہی، بعد ازاں کوئی دیکھا کہ کبھی کوئی حاجت ہے میں انہوں نے تین مرتبہ فرمایا مینے نہیں بتاؤں حال نہیں دیا تو وہ دیکھنا۔ نام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت بلال بن عباد سے کوئی نہ دیا کہ میں گیا تو حضرت جبرک نے اشعرلوں اور اہل یمن کا حاضر ہونا حضرت جبرک سے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ وہ مجھ سے ہیں اللہ میں ان سے ہیں۔

اشعرلوں اور اہل یمن کا حاضر ہونا

حضرت جبرک سے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ وہ مجھ سے ہیں اللہ میں ان سے ہیں۔

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
بْنَ تَعْمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي سَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ  
الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَاقْتَنِي مِمَّنِ الْيَمَنِ فَمَكَّنَا  
جَعَلْنَا مَا نَزَى ابْنُ مَسْعُودٍ وَأَمَّا الْإِلَهِ أَهْلُ  
الْيَمَنِ مِمَّنْ كُنَّا لَهُ دُخْرِيَّةً وَنَزَلُوا مِنْهُ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
جب میں اندلس پر بحال یمن سے حضور کی بارگاہ میں حاضر  
ہوئے تو رہتے ہوئے ایک مرد گزر گیا تاہین ہم حضرت  
عبد اللہ بن مسعود اور ان کی والدہ حضور کو اپنی بیعت نبوی  
میں ہی شمار کرتے رہے، کیونکہ اس مشائخ نبوت  
سے ان حضرات کو اکثر آتے جاتے اور ان کے  
کے خدمت میں رہتے ہوئے دیکھا جاتا تھا۔

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ تَعْيَمٍ حَدَّثَنَا جَدُّ ابْنُ سَلَامٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زُهْدَمٍ قَالَ لَمَّا  
قَدِمَ أَبُو مُوسَى أَكْثَرَ هَذَا النَّاسِ مِنْ جَدْمٍ وَارْتَا  
يَجُوزُ مِنْدَهُ وَهُوَ يَتَعَدَّى دَجَاجَتِي أَنْتُمْ  
رَجُلٌ جَالِسٌ قَدَّعَاهُ إِلَى الْغَدَاةِ فَقَالَ إِنِّي لَا يَتَّعِدُ  
يَا كُلُّ شَيْءٍ قَدَّعُورَتُهُ فَقَالَ هُوَ قَدَّعُورِي رَأَيْتَ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُلُّهُ فَقَالَ إِنِّي جَعَلْتُ لَا  
أَكُلُهُ فَقَالَ هُوَ أَخْبَلُهُ عَنْ قِيَمَتِكَ إِنَّا أَنْتُمْ  
أَنْتُمْ صَلَّيْنَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرَيْنِ الْأَشْعَرِيَّتَيْنِ  
فِي سَكَنَيْنَا قَالِي أَنْ تَحْمِلُنَا مَا سَمِعْنَا  
فَحَمَلَتْ أَنْ لَا تَحْمِلُنَا ثُمَّ تَرَكْتُمَا النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُنِي إِلَيْنَا فَامْرَأَتُنَا  
يَحْمِلُنَا دَفْعًا قَبَضْنَا مَا قُلْنَا فَعَمَلْنَا النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لَا تَعْلِيحَ بَعْدَهَا  
أَهْدَا، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ حَقَّقْتَ  
أَنْ لَا تَحْمِلُنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنْ لَا  
أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَإِنِّي عَيْدُهَا خَيْرٌ مِنْهَا لَا  
أَتَيْتُكَ إِلَّا بِهَذَا خَيْرٍ مِنْهَا.

نہدہم کا بیان ہے کہ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے قبیلہ حرم کا بڑا اعزاز  
کیا اور ہم ان کے پاس جیسے ہوئے تھے اور وہ غریب کا گوشت کا  
رہے تھے اس قسم کے جو افراد ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان سے کھانے  
کے لئے کبڑیک ٹھس کہنے لگا کہ میں سنا ہے کنگل کھاتے ہیں دیکھا تاہم  
نے فرمایا۔ تباہ کرنا بت نہیں کیونکہ میں نے یہ کہیم صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو  
مری کھاتے ہوئے دیکھا تھا۔ دو کچھ لگے کہ میں نے اس کے کھانے سے قسم  
کھائی ہوئی ہے کہ میں نے فرمایا کہ تباہ، میں نہیں قسم کے بارے میں جو بایا  
ہوں، ایک دفعہ ہم شہریوں کی جماعت بن کریم صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ  
میں حاضر ہو کر سوادیوں کے طلب گار ہوئے، آپ نے سولیں دیکھے انکار  
فرمایا اور اس کے بعد ہم سولیاں لے کر ملا کر آپ سے ملنے دینے کی قسم کھائی  
تھی لیکن آپ کے پاس ان قیمت کے کوئی آئے تو آپ نے پانچ اونٹ  
بیس دسہ دینے کا حکم فرمایا، جو ہم نے ملنے کے لئے لکھیں میں نے کئے گئے کرنا یہ  
جو کہیم صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قسم ہوئی تھی اس صورت میں تو ہم کہیں کا عید نہیں  
ہر گز تھے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنا کہ یا رسول اللہ! آپ نے  
تو اس سولیاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی لیکن آج میں سولیاں لے کر میں فرمایا  
ہاں یہ بات ہے لیکن جب میں قسم کھاتا ہوں تو دیکھو کہ ان کے خلاف میں بھلائی  
نظر کرتا تو جس میں بھلائی ہو میں اسے اختیار کرتا ہوں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو ہم کافہ  
حاضر ہوا، تو آپ نے فرمایا: اے بنو نضیر! بدست قبول کرو۔

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَسَاكَ عَنْ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو  
عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرَةَ جَابِرُ  
بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَسَارِينِيُّ





۱۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ: إِنَّمَا كَوَّاهُ أَيْمَنُ أَصْغَفَ قُلُوبًا وَأَسْرَقَ  
أَفْئِدَةً الْفِتْنَةُ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ.

۱۵۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حُزَيْفَةَ عَنِ  
الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا  
جُلُوسًا مَعَ أَبِي سَعْدٍ فَجَاءَ عُبَادُ بْنُ نَضْلَةَ  
يَا أبا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَيْسَرُ طَيْعٍ هُوَ لِي وَالسَّكَبُ بِي  
أَنْ يَقْدَأَ وَكَمَا قَدَأَ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَوُضِئْتَ  
أَمْرِي تَعْصِيكُمْ يَقْدَأُ عَلَيْكَ قَالَ أَجَلٌ قَالَ  
لَقَدْ يَا عَلْقَمَةُ قَالَ رَيْدُ بْنُ حُدَيْرٍ أَخُو زَيْدٍ  
بِي حَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ أَنْ يَقْدَأَ فَلَيْسَ بِأَقْوَمِيَّةٍ  
قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَنْ تُضِلَّ أَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِيكَ وَقَوْمِيهِ فَقَرَأْتُ  
خَمْسِينَ آيَةً مِنْ سُورَةِ مَعِيدٍ فَقَالَ هَذَا اللَّهُ كَقَوْلِ  
تَزَى؟ قَالَ قَدْ أَحْسَنَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا أَفْعَلُ  
شَيْئًا إِلَّا كَمَا وَهَبَ قَدْرُهُ سَوَاءٌ لَكَ الْفَتْحُ أَوْ  
الْعَبَاسُ وَعَلَيْكُمْ حَافِظٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ الْكُرَيْبِيُّ  
يَهْدِي الْكَلْبُ يَتَوَلَّى يَنْفَعِي قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ  
مَعِيَ بَعْدَ أَيْسَرٍ فَالْعَاهُ رَوَاهُ عُذَيْرٌ عَنْ شُعَيْبَةَ  
بَابُ قِصَّةِ دَوْسٍ وَالْطَّفِيلِ بْنِ عَمْرِو  
الدَّوْسِيِّ.

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ الطَّفِيلُ بْنُ  
عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
لَنْ تَرَاهُ قَدْ هَلَكْتَ هَضَبَتْ وَابَتْ قَادِمٌ  
اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَذَا دَوْسٌ وَأَبَتْ بِهِمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے  
پاس یمن کے باشندے آئے ہیں جن کے قلوب  
نازک اور ہل نرم ہیں۔ دین کی سمجھ (فقہ) ایسی ہے کہ  
حکمت بھی یانی (ایہ یمن کا عقیدہ) ہے۔

عقیدہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت عتبہ بن جراح نے آئے  
فرمانے لگے کہ اب جو عبد الرحمن بن ابی ہریرہ قرآن کریم پڑھ  
سکتا ہے جو بولتا ہے کہ اگر آپ فرمائی تو میں اس سے کہوں کہ قرآن مجید  
سے کہہ رہا ہے جو بولتا ہے کہ میں نے فرمایا اسے پڑھ قرآن کریم  
پڑھ کر سننا پس یہ بن حنیفہ کے بیان زیادہ بن حنیفہ نے کہا کہ آپ  
مقرر سے پڑھنے کے لئے فرما رہے ہیں لیکن کیا آپ ہم میں سب سے  
اچھے قاری ہیں؟ فرمایا اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی قوم کے بہترین بن کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کرتا ہوں۔ پھر میں اس وقت مقرر ہوں  
معدہ مریم کی پچاس آیتیں تلاوت کریں۔ اب حضرت عبد اللہ بن مسعود نے  
مداوت فرمایا کہ آپ کہہ اے کعبہ؟ فرمایا ابست اچھا پڑھتے ہیں بقولت  
عبد اللہ نے فرمایا کہ میں عرض میں پڑھتا ہوں یہ بھی ساری پڑھتے ہیں پھر جب  
حضرت عتبہ کی جانب تشریف فرما تو ان کے ہاتھ میں سورۃ النور کی انگوٹھی تھک  
آئی۔ انہوں نے فرمایا کیا اس کے ہاتھ میں وقت نہیں آیا؟ انہوں نے  
جواب دیا کہ آج کے بعد آپ اسے میرے پاس نہیں دیکھیں گے اس کا چھینک  
دیا۔ غنہ نے بھی شعر سے اس کی روایت کیا ہے۔

دوس اور طفیل بن عمرو دوسی  
کا قصہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت  
طفیل بن عمرو دوسی ایک مدنی بن کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہوئے کہ تھیر دھس ہلاک ہوا نازان کی آمد  
اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا لہذا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے  
اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ پس آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! قید دوس  
کو یہ ایت نزل اے انہیں دائرہ اسلام میں لے آ۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ تَيْبٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ هـ

يَا كَلْبَةَ مِنْ كَوْرِيهَا وَعَمَّا نَهَا  
هَنَى أَمَّا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّيْتَ  
وَأَبَى غُلَامِي فِي الطَّرِيقِ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهْتُ قَبِيئًا أَنَا عِدَّةُ  
إِذَا لَعَنَ الْفُلُكُ فَقَالَ يَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ فَعَلْتُ هَوَ  
يُوجِدُ اللَّهُ فَاغْتَفَنَهُ +

۴۰ بَابُ قِصَّةِ وَفْدِ طَيْبِي وَوَحْدَانِيَّةِ

عَدُوِّي بْنِ حَابِرٍ

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا جَبْدُ الْمَلِكِ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ حَفَيفٍ عَنْ عَدُوِّي بْنِ حَابِرٍ  
قَالَ أَتَيْتُ عَمْرُوًّا وَقَدْ فَعَلَ سِدُّ حَوْا  
رَجُلًا رَجُلًا وَيَسْتَبِيهِمْ فَقُلْتُ أَمَا تَعْرِفُنِي  
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ : بَلَى أَعْلَمْتُ  
إِذْ كَفَرُوا مَا قَبَلْتُ إِذَا دُبِقُوا وَفِيَتْ  
إِذْ خَدُّوا وَخَفَّتْ إِذَا تَجَعَّدُوا فَقَالَ  
عَدُوِّي فَلَا أَبَاي إِذَا +

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں  
رحلت کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا  
تو انہوں نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر یہ شعر پڑھتا  
تھا۔

ما شیب وراز مشقت سے بھرکا ہے  
عدو شکر ہے کہ کفر کے گھر سے جلی نجات

میرا نام راستے میں مجھے چھوڑ کر جاگ گیا تھا جب میں نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سے بیت کی، تو اس کا بیان  
جکیر میں، یہی خدمت میں موجود تھا پس وہ غلام بھی پہنچا اس کو نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا : اے جبریل ! یہ قتلہ اللہ ہے میں عرض  
گزار ہوا کہ اے میں نے اہل کفر سے آنا دیکھا ہے +

قبیلہ طے اور مدی بن حاتم

کامیان

حضرت مدی بن حاتم فرماتے ہیں کہ جب ہم قبیلہ طے کے  
دفعہ صدارت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں  
حاضر ہوئے (تو آپ ایک ایک کر کے اس کا نام لے کر بلائے گئے، میں  
عرض گزار ہوا کہ اے امیر المؤمنین ! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں ہنوز  
کیوں نہیں، تم اس وقت مسلمان ہوئے جب دوسرے لوگوں نے  
کفر اختیار کیا، تم اس وقت آگے بڑھے جب دوسرے پیٹھ پکا  
گئے۔ تم نے اس وقت دنیا کی حب دوسرے لوگوں نے  
دھوکا دیا۔ اس پر حضرت مدی نے کہا : اب مجھے کیا  
خبر ہے +

بِغَضَلِهِ تَعَالَى سَتَرَهُ وَاللَّهُ بِمَا يَخْتَفِرُ هَيَوَانٌ

# پارہ ۱۸

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### • بَابُ حَجَّةِ الْوُدَّاجِ

### حجۃ الوداع

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حج تمتہ الوداع کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزارہ نکلے تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے ساتھ قرہائی لایا ہے اس کو چاہیے کہ حج عمرہ کو دونوں کا احرام باندھ لے۔ اور ان وقت تک احرام نہ کھرے جب تک کہ دونوں کو خاک کے صحن نہ ہو جاتے۔ جب میری آپ کے ہزارہ کو گریہ پھٹی تو اس وقت میں حاضر ہوئی، اسی لئے میری بیعت نہ کی۔ اور ان کے بعد وہ صفاد مردہ کے درمیان کھلی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شکایت بتائی تو آپ نے فرمایا کہ سر کے بالوں کو کھن کران میں لٹکی کر دو۔ حج کا احرام باندھ لو، عمرہ کو جاسے۔ دوں پس میں نے ایسا ہی کیا۔ جب ہم حج کو پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق کے ساتھ تیسیم کے مقام پر بھیج دیا۔ پس وہاں سے میں نے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے عمرے کی جگہ ہے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ جی لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیعت اللہ کا طواف اور صفاد مردہ کے درمیان سچی کرنے کے بعد احرام کھول دیا اور پھر مٹی سے واپس لوٹنے کے بعد دوبارہ طواف کیا۔ لیکن جی حضرات نے حج و عمرہ دونوں کو جمع کیا۔ تو انہوں نے ایک ہی مرتبہ طواف کیا تھا۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب کوئی بیعت اللہ کا طواف کرے تو مکمل ہو جائیگا (یعنی احرام کھول دے)۔ پس میں نے (یعنی حج) نے پوچھا کہ حضرت ابی جہل نے

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَا يَكُ عَنْ ابْنِ سَهَابٍ عَنْ عَزْ وَ ابْنِ الزَّيْنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَرَّ جِسَامُ بْنُ سُوَيْبٍ بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاجِ فَأَهْلَسْنَا بِحُجْرَةٍ فَشَرَفَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَقَالَ قَلْبِي هَلِكٌ بِالْحَجَّجِ مَعَ الْعُمَرَاءِ فَتَرَكْتُ لَا يَحِلُّ حَقِّي بِحِلِّ مَسْأَلَةٍ جِئْتُهَا فَقَدِمْتُ مَعَهُ مَكَّةَ وَأَتَانَا بَصْرٌ وَلَمَّا أَهْلَسْنَا بِالْبَيْتِ وَوَلَّيْنَا الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَتَكَلَّمَ زَيْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقَضِيَ رَأْسُكَ وَأَمْتِشِي عِلِّي وَأَهْلِي بِالْحَجَّجِ وَدَعِي الْعُمَرَاءَ فَصَحَّتْ قَسَمٌ قَضَيْنَا الْحَجَّجَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ إِلَى الْقَتَنِ بِمِيقَاتِ عَمْرَةٍ فَقَالَ هَلِيءَ مَكَاوِدُ سَمَرِ بَلَدٍ وَأَنْتَ قَطَاةُ الْبَيْنِ أَهْلُوا بِالْعُمَرَاءِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهُمْ حَذَرُوا أَنْتَ حَذَرُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ صَفَا وَبَيْنَ الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّجَ وَالْعُمَرَاءَ فَنَاسًا طَوَافًا طَوَافًا وَاحِدًا.

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَمْرٍو وَابْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِحَدَّثَنَا ابْنُ حُرَيْرٍ عَنْ ابْنِ حَزْمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَتَّابٍ رَأَى أَطَافًا بِالْبَيْتِ فَقَدْ

حَلَّ قَتَلْتُ مِنْ أَبِي قَالَ هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ  
مِنْ قَوْلِهِ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهُمْ مَجْلُوهَا إِلَى الْبَيْتِ الْغَوِيِّ وَمِنْ  
أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ مَجْلُوهَا أَنَّهُ يَجْلُوهُ فِي  
تَحْجَةِ الْوُدَّ ابْنُ قَتَلْتُ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ بَعْدَ التَّعْرِيفِ  
قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُ قَبْلَ وَبَعْدَ

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بِيَّانٍ حَدَّثَنَا التَّمِيمِيُّ  
أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ  
أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ يَقُولُ قَالَ قَتَلْتُ عَنْ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَيْطَحَاءٍ فَقَالَ أَجَبْتُ  
قُلْتُ تَعْرِفُ قَالَ كَيْفَ أَهْلَيْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا أَهْلِي  
يَا أَهْلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
طُفْ بِالْبَيْتِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَتَعْرِفُ قُلْتُ  
يَا لَبَّيْتُ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَتَعْرِفُ قُلْتُ  
مِنْ قَيْسٍ قَتَلْتُ رَأَيْتُ

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا فِي ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ بْنِ الْمُنْذِرِ وَأَحْمَدُ  
أَنَّ ابْنَ عِيَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْبَةَ عَنْ  
ثَابِتٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَتِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ يَجْلُو  
عَامَ حَجَّةِ الْوُدِّ ابْنُ قَتَلْتُ حَفْصَةَ فَتَأْتِيكَ  
فَقَالَ بَشَرْتُ رَأَيْتُ قُلْتُ هَذَا هَذَا فَلَسْتُ  
أَسِيلًا حَتَّى أَنْجَحَهُ فِي

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا  
كَعْبَةُ بْنُ الرَّهَرِيِّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ  
حَدَّثَنَا الْأَوْسَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ بَيْهَقٍ عَنْ  
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَافٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً  
مِنْ خُضْعَرَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدِّ ابْنُ قَتَلْتُ ابْنِ عَبَّاسٍ زَوْجَتِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

یہ بات کہاں سے حاصل کی؟ جواب دیا کہ اس ارشاد باری تعالیٰ  
سے: پھر ان کا پہنچنا ہے اس آباد گھر تک (سورہ الحج، آیت ۲۲)  
حضرت کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو گتہ الوداع میں مکہ فرمایا تھا  
کہ اگر کھول دو۔ میں نے کہا کہ وہ تو وہاں ہرگز کے بعد ہے فرمایا کہ حضرت  
ابن عباس کے نزدیک پہنچے اور وہ وہاں موجود تھے کہا جاسکتا ہے۔  
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کھاس کے  
مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے  
نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے حج ۷ احرام باندھا ہے؟ میں نے جواب دیا،  
ہاں۔ فرمایا کیسے باندھا؟ میں نے جواب دیا کہ بیس کا اندھیرا طرہ  
احرام باندھا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باندھتے ہیں۔ فرمایا۔  
بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرو پھر احرام  
کھول دو چنانچہ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ  
کے درمیان سعی کر کے قبیلہ نضیر کی ایک عورت کے پاس آیا  
تو اس نے میرے سر سے جوش ڈھالیں۔

حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت حفصہ  
رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے سال اپنی اندراج مطہرات سے  
فرمایا کہ احرام کھول دو حضرت حفصہ نے عرض کی کہ آپ کیوں احرام  
نہیں کھولتے؟ فرمایا میں نے اپنے سر کے بال جسامتے ہیں اور  
اپنی قربات کے گے میں ہار ڈال کر لایا ہوں، لہذا میں اس  
وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک قرباتی نہیں نہ  
کروں۔

حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قبیلہ غضم  
کی ایک عورت نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت مسئلہ دریافت کیا جبکہ آپ  
سواہی پر تھے اور حضرت فضل بن عباس کو کچھ بٹھایا تھا  
تھا۔ وہ عرض گزار ہوئی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے تو اپنے بندوں پر فرض فرمایا ہے لیکن میرے والد محترم  
اسے بڑے سے ہو گئے ہیں کہ وہ سواہی پر اچھی طرح بیٹھ بھی نہیں

إِنَّ قَبِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِيَا وَهْ أَدْرَكَتْ أَيْ شَيْخًا  
كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى التَّرَائِلَةِ مَعَهُ  
يَقْضِي أَنْ أَخْبَرَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي  
الْعَمَامَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي  
عَمْرِو بْنِ الْقَيْسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
قَالِ الْأَقْبَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
وَهُوَ مُرْدُفٌ أَسَامَةُ عَلَى الْقَصُورِ وَهُوَ يَدُلُّ  
وَعُثْمَانُ بْنُ حُلَاحَةَ عَنْهُ أَخْبَرَ عَنْهُ الْبَيْهَقِيُّ  
قَالَ لَعُثْمَانُ أَخْبَرَنَا بِالْمُعْتَارِ فَفَتَحَ لَهُ الْبَابَ  
فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَامَةُ  
وَبَدَلٌ وَعُثْمَانُ مَقْرَأَ عَلَيْنَا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَكُنْتُ  
نَقَارُ أَطْرُفًا دُخْرُ حَرَمٍ وَابْتَدَأَ اسْمًا مَوْلًى  
لَسَبْتُهُمْ فَوَجَدْتُ يَدًا لَا قَائِمًا وَدَرَّ آءُ  
الْبَابِ فَكُنْتُ لَهُ أَيْمَنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى بَيْنَ ذَيْنِ  
الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَكَانَ الْبَيْتُ عَلَى سِتْرَةٍ  
أَحْمَدِيَّةٍ مَطْرُوقٍ مِنْ بَيْنِ الْعَمُودَيْنِ مِنَ الشَّيْءِ  
الْمُعْتَمَرِ وَجَعَلَ بَابًا بَيْتِي خَلْفَ ظَهْرِي وَ  
اسْتَقْبَلِي بَوَاحٍ أَيْدِي يَسْتَقْبِلُكَ حِينَ تَدْخُرُ  
الْبَيْتَ وَبَيْنَ الْبَيْتَيْنِ قَالَ وَذَيْفِي أَنْ  
أَسْأَلَهُ كَرِهِي وَفَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى  
فِيهِ مَرَّةً وَحَضَرًا

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا شَيْخُ خُرَّوْدَةَ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو  
سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ حَبِيبٍ  
زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فِي حَجَّةٍ  
أَنُودَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَابِسُكُمْ  
بِحَيِّ فَكُنْتُ رَأَيْتُهَا قَدْ أَجَاضَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

سکتے۔ دوسری حالات کیا ہیں ان کی طرف سے کچھ کر سکتی  
ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایسا فرمایا، ہاں  
کہہ سکتے ہو۔

حضرت ابی بکر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے وقت  
جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھڑے ہو، تو اپنی سواہی قصود پر ہاتھ  
لپٹے۔ حضرت اسامہ کو بھیایا ہوا تھا اور آپ کے ساتھ حضرت بطلان  
اور عثمان بن عفان بھی تھے۔ جب آپ بیت اللہ کے نزدیک پہنچے تو  
عثمان کے کنبیاں گئے کہ فریادیں اٹھانے لگیں، اللہ ہی کو تم  
صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے لئے ہوتے، آپ کے ساتھ حضرت اسامہ  
حضرت بطلان اور عثمان بھی تھے۔ پھر انہوں نے اللہ سے درخواست  
کی کہ یہ اللہ کا دیوانہ ہے، جب آپ ہمارے لئے تو لوگ اللہ کا  
پہلے کے لئے ٹوٹ پڑے لیکن میں سب پر سبقت لے گیا۔ میں نے  
حضرت بطلان کو مدعا دے کر کچھ کھڑے دیکھا تو ان سے دریافت کیا  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح فرمایا کہ ان  
ساتھ ملے دوڑیں ستوڑیں سے ملے ستوڑوں کے درمیان میں پرہیز  
فرمیں۔ ان دونوں کھبے کے لئے ستوڑیں تھیں، گویا دو جگہ تھیں جن ستوڑوں کے  
چنانچہ پہلے سے کے دو ستوڑوں کے درمیان نماز پڑھی یعنی بیت اللہ  
کے دروازے کی جانب بڑھ کر مبارک دیکھی اللہ اس دیوانہ کی جانب  
اس مقام پر فرمایا جو اللہ کا مل جھونے وقت سامنے آئے ہیں۔ آپ نے  
اس دیوانہ سے کہہ کر تلے پر نماز ادا کی۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں  
یہ دریافت کرتا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں انہیں جگہ آپ  
نے نماز پڑھی وہاں کوئی سرخ پتھر تھا یا نہیں؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ حضرت صفیہ بنت عقی زویہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے اودار کے موقع پر حاضر ہوئیں۔ اس پر نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ ہیں میں نے بھڑکے گی؟ میں  
عرش گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ وہ تمام کاموں سے فارغ  
ہو کر بیت اللہ کا طواف کر چکی ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر کیا فکر پھر تو ہمارے ساتھ



طَافَتْ بِالْبَيْتِ فَمَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا تَنَفَّرَ

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ أَنْبَاءَ حَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَتَعَدُّ بِحُجَّةِ الْوُدَّاعِ وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَطْلَهِمَا وَلَا نَدْرِي مَا حُجَّةُ الْوُدَّاعِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَاسْتَفْهِىَ عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِكْرِهِ وَقَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا آمَنَّا بِأَمْرِهِ أَفَدَّرَ أَنْ نُوْخِرَ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ وَإِنَّ اللَّهَ يُخَرِّجُكُمْ مِنْكُمْ فَمَا خِلَى عَنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَلَيْسَ بَيْنَكُمْ عَيْنٌ إِنْ رَجَعْتُمْ لِيَسْرَ عَلَى مَا وَخَلَى عَنْكُمْ شَيْئًا إِنْ رَجَعْتُمْ لِيَسْرَ بِأَعْوَرَ وَارْتَأَى أَهْوَى عَدُوِّ الْيَمَنِ كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنُ طَيْفٍ أَلَا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَنْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَآمَوَاكُمْ كَحَرَمِهِ يَوْمَكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي مَثَلِكُمْ هَذَا أَلَا هَلْ تَلَفْتُمْ فَاثُوا نَسْرَتُمْ قَالَ اللَّهُ تَرَاهُمْ أَشْهَدُ عَلَيْنَا وَيُنْكِرُوا أَذْوَ بَيْتِكُمْ أَنْظِرُوا أَلَا تَرَجِعُوا أَعْدُوْكُمْ كَفَارًا أَوْ ضَرْبًا بَعْضُكُمْ بِرَأْسِ بَعْضٍ

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالٍ بِحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَجَدُ بْنُ أَرْقَمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَى إِسْرَئِيلَ عَنْ وَادٍ وَارْتَأَى حُجْرَ بَعْدَ مَا هَلَجَرَ حُجَّةً وَاجِدَةً لَمْ يَحْجَرْ بَعْدَهَا حُجَّةُ الْوُدَّاعِ قَالَ أَبُو النَّبِيِّ وَبِهِمُ الْخُرُوجُ

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِلِيِّ بْنِ مُدْرِيكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَبْرِ عَنْ جَبْرِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حُجَّةِ الْوُدَّاعِ لِنَجْوِيهِمْ أَسْتَشْفِيتُ

چلتا چلتے۔

حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع کا ذکر کر رہے تھے اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پیچھے چلتے تھے اللہ حجۃ الوداع کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے تھے یہی آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنایاں کی اللہ اس کے بعد کبھی وصال کا ذکر فرمایا اور نفسیاً ذکر فرمایا۔ یہ بھی فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی امت کو اس سے دُعا دیا ہو۔ خواہ وہ حضرت نوح ہوں یا ابراہیم کے بعد اسے انبیاء کرام۔ وہ تم میں سے کسی کے بعد ہر اس کی نشانیاں پوشیدہ نہیں ہیں۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ تمہارا رب کانائیں ہے۔ جبکہ وہ اپنی آنکھ سے کانائو گلا اللہ اس کی وہ آنکھ پھولے ہوئے انگوٹھی طرح ہوگی۔ جبردار ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر تمہارے عہد و مال کی طرح حرام فرماتے ہیں جیسے اس دن کو اس شہر کو اللہ اس کے لیے حرام فرمایا ہے کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا چکا ہوں لوگوں نے جواب دیا ہاں کہ اللہ اللہ اگوا رہنا۔ یہ تین مرتبہ کہا۔ پھر فرمایا ایسے کام نہ کرنا جن کا انجام خرابی یا افسوس ہو۔ ورنہ میرے بعد کافر نہ ہو جائے گا کہ ایک دوسرے کی گردن کاٹنے لگ جاؤ۔

حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایٹل غزوے سے فرمائے اللہ ہجرت کے بعد آپ سے صرف ایک سو حج کیا اور حجۃ الوداع کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی حج نہیں کیا۔ ابواسحاق کا بیان ہے کہ دو صحابہ حج آپ سے کہ کمرہ میں رہتے ہوئے کیا تھا۔

حضرت جریر بن عبد اللہ بنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ان سے فرمایا کہ لوگوں کو خاموش رہنے کے لئے کہو اس کے بعد آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ میرے بعد میں



بْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَسَافِينَ الْيَهُودِ قَالُوا لَوْ نَزَلَتْ  
هَذِهِ الْآيَةُ فَيَتَنَا لَا تَخَذُ نَاذِيكَ الْيَوْمَ مَعِدًا فَقَالَ  
عُمَرُ آيَةُ آيَةٍ فَقَالُوا الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ  
وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَا أَعْلَمُ  
أَنِّي مَكَانٌ أَنْزَلْتُ أَنْزَلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ يَعْرِفُهُ .

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ تَوْخِيلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا مَنْ  
أَهْلًا بِعُمَرَ وَفَمِنَّا مَنْ أَهْلًا بِحُجَّةٍ وَمِنْ مَنْ  
أَهْلًا بِعَمْرِ وَعُمَرَ وَأَهْلًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَجْرِ فَاثْمَانُ أَهْلًا  
بِالْعَجْرِ أَوْ جَمْعَ الْعَجْرِ وَالْعَمْرَةَ فَلَمْ يَجِئُوا  
مَتَى يَوْمَ النَّحْرِ .

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَأَ  
مَالِكٌ وَقَالَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ .

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَمِيُّ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ مِثْلَهُ .

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ  
بْنِ مَعْقِبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ عُمَرَ فِي النَّحْرِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَحْشٍ  
أَشْفَعْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ بَدَعِي مِنْ الْوَحْشِ مَا تَرَى وَأَنَا دُرٌّ  
مَالِي وَلَا يَرْمِيَنِي إِلَّا ابْنَةُ لِي وَاحِدَةٌ  
لَقَدْ صَدَّقَ بِشَيْءٍ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ أَفَ تَصَدَّقُ  
بِشَيْءٍ قَالَ لَا قُلْتُ قَالَتْ قَالَ وَالْثَلَاثُ

بنیادی حضرت عمر نے دریافت کیا کہ وہ کونسی آیت کے متعلق کہتے  
ہیں، جو یہودی کہہ رہے تھے کہ تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا  
گیا ہے، نعمت پہنچی گئی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا  
دیں، املانہ آیت ۳ کے متعلق حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے بھی طرح  
معلوم ہے کہ کس جگہ تری، جب یہ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم عرفات میں تشریف فرما تھے ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حجۃ الوداع  
کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، پس  
ہم میں سے بعض لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا  
جبکہ بعض حضرات ایسے بھی تھے جنہوں نے حج اور عمرہ دونوں  
کا احرام باندھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے حج کا احرام باندھا تھا۔ پس جنہوں نے  
حج کا احرام باندھا یا حج اور عمرہ کو صحیح کیا تو انہوں نے  
یوم النحر کو احرام کھولا تھا ۔

عبد اللہ بن یوسف کا بیان ہے کہ امام مالک نے  
ذکرہ حدیث ہمیں یوں بتائی کہ ہم حجۃ الوداع میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ۔  
اسحاق کا بیان ہے کہ امام مالک نے ذکرہ حدیث  
انہی سے اسی طرح بیان کی ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اس مرض میں میری  
حیادت فرمائی جس نے مجھے موت کے نزدیک پہنچا دیا تھا میں عرض کرتا رہا  
ہوا کہ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں جس حال کو پہنچا گیا ہوں  
وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہے، جبکہ میں ایک مالدار آدمی ہوں، اور  
ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں تو کیا میں اپنے دو تہائی مال  
کو وصیت کر دوں بقولہا جیسے میں نے کہا، کیا آدمی مال کی بے قراریا  
نہیں، میں عرض گزار ہوا کہ تمہاری کیا؟ فرمایا تمہاری بھی زیادہ ہے، اگر تم اپنے  
خاندان کو مالدار چھوڑ دو تو اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں مسخر چھوڑ دو

كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْتَ قَدْ رَوَيْتَكَ أَغْنِيَاءَ حَتَّى مِنْ أَنْ  
قَدْ رَوَيْتَ عَالَمًا يَكْفِيكَ النَّاسَ وَلَسْتَ تُنْقِضُ نَفْعَهُ  
تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجْرَتَ بِهَا حَقَّ النُّفْعَةِ  
تَجْعَلُهَا فِي فِي أَمْرٍ أَيْكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَحْتَ  
بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ مَنْ تَحَلَّفَ فَتَحْمِلَ عَمَلًا  
تَنْتَبِهُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَزِدْ دُمْتَ بِهِ دَرَجَةً  
وَبِرْقَةً وَتَحْلِفُ تَحْلِفُ حَقَّ يَنْتَبِهُ بِكَ أَثَرًا  
وَيُضَرِّبُكَ الْخَرُونَ أَلْفَ خَرٍّ أَمْحُورٍ يَصْحَابِي  
يُحْجَرُ قَتْلُهُ وَلَا تَرُدُّهُ هُوَ عَلَى أَحَدٍ يَحْجَرُ لَكِنْ  
أَبَى رَأْسُ سَعْدِ بْنِ حَنْزَلَةَ رَأَى لَهُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْفَى بِمَنْكَ .

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ السُّدْرِيِّ حَدَّثَنَا  
أَبُو صَمْرَةَ حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ عُفَّةَ عَنْ رَافِعِ  
أَبْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ رَأْسَهُ فِي  
حَجَّةِ الْوُدَّاجِ .

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا أَبُو جَرِيرٍ عَنْ مَوْسَى  
بْنِ عُفَّةَ عَنْ رَافِعِ أَخْبَرَهُ ابْنُ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاجِ دَأْبًا  
مِنْ أَصْحَابِهِمْ قَطَعَتْ بَعْضُهُمْ .

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَزَّازٍ حَدَّثَنَا  
مَالِكُ بْنُ أَبِي نَهْشَابٍ وَحَالُ النَّبِيِّ حَدَّثَنَا  
يُوسُفُ بْنُ أَبِي نَهْشَابٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ  
ابْنَ عَمْرٍو أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَخْبَرَهُ  
أَخَاهُ أَقْبَلَ يَسِيرُ عَلَى جَمَاهُ وَرَسُولُ اللَّهِ  
حَمَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فِي حَجَّةِ  
الْوُدَّاجِ يَصِلُ إِلَى النَّاسِ فَسَاءَ الْخَبَرُ بَيْنَ يَدَيْهِ  
بَعْضُ الصَّغِيرَةِ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَهُ النَّاسُ .

جہاں کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور جو کچھ تم بھلائے، الہی  
کے لئے اس طرح کہہ گئے اس کا نہیں جھوٹے گا، یہاں تک کہ جو کچھ تم اپنی  
بیوی کے سر میں دو گئے اس کا بھی۔ بھروسہ کرنے کے لئے کہ یا رسول اللہ  
میرے ساتھی مجھے یہاں بھڑکائیں گے، ہر حال میں یہاں نہیں پھوڑے  
جائے گے، بلکہ تم یہاں مل گئے جس سے بھلائے الہی مقصود ہوگی اور  
جس کے باعث تمہارے مقام و منصب میں، خاندان ہوگا اور شاید تم  
کہتے ہی لوگوں سے پیچھے دنیا میں زندہ رہو یہاں تک کہ تمہاری وفات  
سے بعض لوگوں کو نفع پہنچے اور بعض کو نقصان۔ سے اللہ جیسے صحابہ  
کی ہجرت کو اور فراموشی اور یہ بھی نہ بولتے تھے، لیکن حضرت  
سعد بن حنظلہ نے کہ کمر میں وفات پائی جس کا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو افسوس رہا۔

تالیف کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے سر کے بال اتروا  
دیئے تھے۔

تالیف بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر کے بال اتروائے  
اور آپ کے اصحاب میں سے کتنے ہی حضرات نے بال  
صرت پھوٹے گروائے تھے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ  
وہ گدے پر سوار ہو کر آئے تھے حجۃ الوداع  
کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ  
میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ پس میرا گدھا  
ایک صف کے آگے پہنچ گیا تو میں اس سے  
اتر کر لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہو گیا۔

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ ثَنَا يَحْيَى عَنْ  
يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ  
رَأْسًا شَاهِدًا عَنْ سَائِرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
حَاجَتِهِ فَقَالَ الْعَنْقُ فَإِذَا أَوْجَدَ فَبَوَّأَ نَحْصًا .  
۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ الْخَطَّابِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَمَّا بَدَأَ يَخُوضُ

بِأَبِ غَرْوَةَ غَرْوَةَ تَبَوَّأَ وَهِيَ غَرْوَةُ الْعَصْرِ .

۱۵۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ يَزِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ  
أَبِي مُوسَى قَالَ أُرْسِلَنِي أَخِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ لِحُمْلَانِ لَهُمَا  
إِذَا هُمَا مَعَهُ فِي حَيْثُ الْأَحْسَرِ وَهِيَ الْأَعْرُودُ  
تَبَوَّأَ فَمَقَلَّتْ يَدَا بَنِي إِسْرَافِيلَ أَخْبَارِي أُرْسِلَنِي فَيَقِيلُ  
لِحُمْلَانِهِمَا فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ  
وَأَفْقَتُهُ وَهُوَ غَضَبًا وَلَا أَشْعُرُ وَرَجَعْتُ حَبِيبًا  
مَنْ مَنَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ  
مَنَعَ فَتَرَى أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَجَدَنِي نَسِيَهُ عَلَى فَرَجَتُ إِلَى أَسْأَلِهِ  
فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَمَا كُنْتُ أَلْمَسُ إِلَّا سُرِيحَةً إِذْ سَبَّحْتُ بِأَلَا  
يُنَادِي أَيْ عَبْدُ اللَّهِ مِنْ قَيْسٍ فَأَحْبَبْتُهُ فَقَالَ  
أَيْسَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُوكَ  
فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ خُذْ هَذَيْنِ الْغَرِيمَيْنِ وَ  
هَذَيْنِ الْغَرِيمَيْنِ لِيَسْتَأْذِنَا بِمَا أَهْلُكُمْ  
يَحْيَى بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ

عزودہ کی تفسیر کا بیان ہے کہ کسی نے حضرت اسامہ بن زید  
سے پوچھا اور اس وقت میں بھی موجود تھا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری کس دروازے پر چلائی وہ انہوں نے  
فرمایا کہ دروازہ کے کتبے کی جگہ پر چلی گئی تھی جہاں سے چلائیے تھے  
عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر انصاری  
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے حجۃ الوداع  
کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا پہلا مغرب  
اور عشاء کی خانہ میں ساتھ ساتھ پڑھ رہے تھے یعنی جمع  
صوری کے ساتھ۔

غزوۂ تبوک یا غزوۂ عسرت

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے صحابہ کرام  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تاکہ ان کے لئے  
سواریاں طلب کروں جبکہ وہ عسرت یعنی غزوۂ تبوک کے لئے  
جا رہے تھے پس میں عرض گزار ہوا کہ اے نبی اللہ آپ کے صحابہ  
مجھے حضور کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ ان کے لئے سواریوں کا  
سواں کروں آپ نے فرمایا بعد کی قسم میں تمہیں کوئی سواری نہیں  
دلاں گا۔ اتفاق سے اس وقت آپ غصے کی حالت میں تھے  
میں اس حالت کو کھینچا یا تھا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
اٹھارے فراتے کے ساتھ صبح وصال کی حالت میں واپس لوٹ آیا اللہ  
دوسری جانب مجھ پر رحم کھارے تھا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
مجھ سے تداخل نہ ہو جائیں میں اپنے ساتھیوں کی جانب لوٹا اور  
انہیں بتا دیا جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ابھی کہ وہ  
جس گزری تھی کہ میں نے حضرت بلال کی آواز سنی کہ اے عبد اللہ  
میں کہیں رہیں میں نے جواب دیا تو انہوں نے کہا بلال آپ کو رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ملتا رہے ہیں جب میں آپ کی بارگاہ بیکس پناہ میں  
حاضر ہوں تو فرمایا یہ فلاں فلاں جملہ سے تھی، ورنہ میں جاؤں آپ  
نے اسی وقت وہ اوٹ حضرت سعد بن عبادہ سے خریدے تھے  
پس انہیں لے کر اپنے ساتھیوں کی طرف جاؤ اور میں سے کہہ دینا

[illegible]

١٥٣٢. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ  
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ  
إِلَى بَيْتِ لُؤْلُؤَ قَا سَتَخَلَّفَ عَلِيًّا فَقَالَ أَتَجِدُونِي فِي  
ابْنِ بَنِي إِسْرَافِيلَ وَالنِّسَاءِ قَالَ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنْهُ  
بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْهُ  
بَعْدِي وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الْحَكَمِ سَمِعْتُ مُصْعَبًا .

کے بیشک اللہ نے یا رسول اللہ کے ہمیں سوا اللہ کے لئے عقل فرمائی تھی لہذا ان پر سوا اللہ کو جاننا کس میں انہیں سے کہنا گیا اور انہیں بتا دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری سوا ہی کے لئے مطلق فرماتے ہیں۔ لیکن عقل کی قسم میں نہیں ان لوگوں کے پاس لے چلتا ہوں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیلا جواب سنا تھا، شاید آپ یہ خیال فرمائی کہ میں نے وہ بات اپنی گھر سے نکالی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہ فرمایا۔ پھر سب کہنے لگے کہ ہمیں سب پر ظنا ہے مگر ہم آپ کے فرماتے پر غور و خوض کریں گے پس حضرت ابو موسیٰ ان میں سے چند فر دلوں کے کہ گئے اللہ ان لوگوں کے پاس پہنچے جسے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیلا ارشاد سنا تھا کہ آپ نے پہلے انکار کیا اور پھر مطلق فرمائیے ان حضرات نے حضرت ابو موسیٰ کے بیانات کی تصدیق کر دی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے نکلے تو حضرت علیؑ کو بھیجے پنانا ثبغ غزوہ دیار و عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ مجھے خونوں اور پھول کے پاس بھیج رہے ہیں؟ فرمایا کیا تم اس پہلانی نہیں ہو کہ تمہاری جگہ سے وہی شخص ہو جو حضرت ابراہیمؑ کو حضرت موسیٰؑ سے لقمی اما سوئے اس کے کہ میرے بعد نبی کوئی نہیں۔ امام ابو داؤد نے اس کی سند پیش کی ہے۔ ابوداؤد۔ شعبہ۔ حکم مصعب نے روایت کی۔

وقت : غزوہ تبوک کے لیے جاتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پناہ سب بنا کر مدینہ منورہ میں چھوڑنے سے اعدائے کفر کی طرف سے ہراس پڑا تھا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تہدی مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ابراہیمؑ کو حضرت مریمؑ سے تھی ؟ سو اس نے کہا کہ میرے بعد کوئی ہی نہیں ہے۔ اس حدیث کے بعض حضرات علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بلا فتنہ ہونے کی دلیل باتے ہیں۔ اُن حضرات کا یہ خیال اعدائے کفر اس حدیث سے استفادوں و فرائی ہی غلط ہے۔

حضرت امام علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جانشین نہیں بنے تھے بلکہ ان کی زندگی میں ہی وفات پا گئے تھے لہذا اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بافضل ہونے کی بات کھری سے وجود ہی نہیں ہے لہذا یہ نیا بات اسی طرح کی ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام قدرت میں گئے تو اپنی جگہ حضرت امام محمد کو نائب مقرر فرما گئے تھے اس طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حزوة جو کہ کے یہے جلتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر فرما کر دیں رہنے کا حکم دیا تھا اگرچہ اس موقع پر حضرت علی رضی اللہ





الْكَثِيبُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي خَيْبٍ عَنْ أَبِي خَيْبٍ  
 الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ كَعْبٍ  
 عَنْ بَنِيهِ وَبَنِي عَمِيٍّ قَالِ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ  
 مَالِكٍ يَقُولُ مَا جِئْتُ تَخْلُفَ عَنْ قِصَّةٍ تَبُولُ الْقَالَ  
 كَعْبُ بْنُ نَعْمٍ أَخْلَفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ عَرَاهُ رُكْبَتِي غَزَاةَ بَنِي  
 عَدِيٍّ أَجَى كُنْتُ تَخْلُفُ فِي غَزَاةٍ بَنِي عَدِيٍّ  
 أَحَدًا تَخْلُفَ عَنْهَا أَنَا حَرَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ بَعِيْرَ قُرَيْشٍ حَتَّى حَضَرَ  
 اللَّهُ سَلَامُهُ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مَبْعَثٍ  
 وَلَقَدْ سَمِعْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْحَقِيقَةِ حِينَ تَوَاقَعْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ  
 وَمَا أُحِبُّ أَنْ يَرِيَهَا مَشْهُدًا بَدَا قَرْنُكَ كَأَنْتَ  
 بَدَأْتَ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ حَبْرٍ حُرِّيَتْ  
 لَمْ أَكُنْ نَظْمًا قَوِيًّا وَرَأَيْتُ بَنِي عَدِيٍّ تَخْلُفُ عَنْهُ  
 فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ وَاللَّهُ مَا احْتَمَمْتُ بِعَدُوِّ  
 قَبْلَكَ رَأَيْتُكَ تَخْلُفُ حَتَّى جَمَعْتُ هَمَّائِي بِتِلْكَ الْغَزَاةِ  
 وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ  
 غَزَاةً إِلَّا وَرَى بَعِيْرَهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزَاةُ  
 مَعَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَبْرٍ  
 شَوِيْهِمْ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا أَوْ مَقَرًّا ذَعَبُوا  
 كَثِيْرًا فَجِئْتُ لِلْمُسْلِمِيْنَ أَمْرَهُمْ لَيْتَا هَبُّوا أَهْمَةً  
 حَزَنَ وَهَمَّ فَخَبَرَهُمْ بِوَجْهِ النَّوِيْ بِيَوْمِ السَّبْحُونَ  
 مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَجَيْشٍ قَرَا  
 يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيدُ الْوَيْوَاتِ حَانَ  
 كَعْبٌ فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَعَيَّبَ إِلَّا طَلَعَ أَنْ يَحْكِيَ  
 لَهُ مَا لَمْ يَتَرَكْ مِنْهُ وَحَى اللَّهُ وَغَنَّا رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزَاةَ حِينَ طَابَتْ

ان کے نام نہایت چمکدار سنہ بتانے کی خدمت انجام دیا کرتے تھے۔  
 ان کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ جب  
 میں غزوہ بنو کعب میں شمولیت نہ کر سکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 مجھے غزوات فرماتے تو حضرت کعب نے ان سب میں شمولیت کا شرف حاصل  
 کیا اس لئے غزوہ بنو کعب اور غزوہ بدر کے لیکن غزوہ بدر میں شامل نہ  
 ہونے والوں میں سے کسی پر اللہ تعالیٰ نے عقاب نہیں فرمایا۔ کیونکہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو کا تقدس کے واسطے سے شکستے تھے،  
 یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو ایک جوامع کے بغیر کسی رائے کے  
 انکار کر دیا اور اعلان کردہ میں بیعت عقبہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا حکیم نے اسلام پر ثابت قدم  
 رہنے کا اندک مقدم بیعت عقبہ کی شمولیت کے برابر بھی غزوہ بدر کی  
 شمولیت بھی یہاں نہیں ہالاکہ لوگوں میں اس کا چرچا نیا وہ ہے۔  
 لیکن غزوہ بنو کعب سے پچھڑنے کی بات تو اس سے پہلے انسا طافقت وہ  
 اور اللہ کبھی نہیں تھا جتنا اس وقت اللہ کی قسم اس موقع سے  
 پہلے میرے پاس کبھی سواری کی دو دو شکیاں بھی جمع نہیں ہوئی تھیں  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ کسی غزوہ پر بات و گفت  
 منزل مغفوں کی صفات نشا عینی نہ فرماتے بلکہ گہل گہل ارشاد فرمایا  
 کرتے تھے۔ اس غزوہ کے وقت گرمی شدید اور سفود اندازتے میں  
 غیر آباد جنگل اللہ قدم قدم پر دشمن میں موجود تھے اس سے معذور نہ  
 صاف صاف بتا دیا کہ وہ سامانی حرب وغیرہ بھی طرح فراہم کر لیں۔  
 اس وقت آپ کے ساتھ کثیر تعداد میں مسلمان تھے لیکن کسی محشر  
 و طرہ میں گئے نام لکھے ہوئے نہیں تھے اور نہ کوئی مسلمان یہاں تھا جو  
 جہاد میں شریک نہ ہونا چاہے کیونکہ اس خطرہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی کے  
 فدایہ اپنے رسول کو مطلع فرما دے گا۔ اس غزوہ کا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے اس وقت حکم فرمایا جبکہ بھل یکسہ چکے تھے اور اسے عزیز  
 تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تیاری کرنی اور آپ کے  
 ساتھ مسلمانوں نے بھی میں مدد دہی کتا دہتا کہ میں بھی ان کے ساتھ  
 تیار کروں گا۔ ان گزشتہ وہ جلد میں نے کچھ بھی نہ کیا۔ پھر میں نے اپنے  
 دل میں کہا کہ میں خود تیار کی کہ نہ رہی قادر ہوں، اس کی سوجھ بجاہ میں

الْخِيَارَ وَالْظَّلَالِ مَوْجِبَةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ فَحَقِيقَتْ  
 أَعْدُو أَيْكِي أَنْتَجَهْتَ مَعَهُ قَامَ حَتَّى وَلَمْ أَقْضِ  
 شَيْئًا قَالُوا قَوْلِي فِي نَفْسِي أَنَا قَدْ دَعَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ  
 يَحْمَدُ عَنِّي حَتَّى اشْتَدَّ يَأْتَانِي الْيَحْدُ قَامَ حَتَّى  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ  
 مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَائِرِي شَيْئًا فَهَلَلْتُ أَعْمَهُ  
 بَعْدَ أَيَّامٍ وَبِئْسَ شَرًّا لِحَقِّهِمْ فَقَدْ وَتَ  
 بَعْدَ أَنْ قَصَصُوا لَا تَحْكُمَنَ قَدْ جَعَلْتُ وَلَمْ أَقْضِ  
 شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ يَدْعُو حَتَّى أَمَرَ عَوَادَتَهُ نَعْلًا لَمْ يَزَلْ  
 وَهَمَمْتُ أَنْ أُرْتَجِلَ قَدْ دُرُكُهُمْ وَتَيَّزْتُ فَعَلْتُ  
 فَلَمْ يَزَلْ يَدْعُو لِي ذَلِكَ فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي  
 الثَّأْبِ بَعْدَ خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَطُفْتُ فِيهِمْ فَأَخَذَ مِنِّي إِيَّيْ كَأَنِّي  
 إِلَّا مَا جُلَا مَعَهُ مَا عَلَيْهِ الْبَيْتُ أَدْرَ مَا جُلَا  
 يَمْنَنُ عَنِ رَأْيِهِ وَنَ الصَّحَابَةُ وَلَمْ يَزَلْ دُرُكُهُ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ  
 بَوْلُهُ فَقَالَ وَهُوَ جَائِسٌ فِي الْقَوْمِ يَتَبَوَّلُ مَا

فَعَلَّ كَعْبٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمَةَ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ حَبَسَهُ بَرْدًا أَنْظِرْهُ فِي عَطْفِهِ فَقَالَ مَعَاذُ  
 بَنِي جَبَلٍ بِشَيْءٍ مَا قُلْتُ وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا  
 عَيْلُنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرٌ أَفْكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَ أَهْلَهُ  
 تَوَجَّهَ قَائِلًا حَتَّى فِي قَطِيقَتْ أَتَدَا كَرُ الْكَذِبِ  
 وَأَقُولُ بِمَاذَا أَخْرَجَ مِنْ سَوْخِطِهِ عَدَا أَوْ اسْتَفْتَتْ  
 عَلَى ذَلِكَ يَكُنْ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ  
 إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ  
 أَظَلَّ قَائِمًا رَأْسَهُ حَتَّى الْبَاطِلُ دَعَا حَتَّى أَتَى

دن میں نہ دیکھتا تھا کہ وہ نے سر نہ لکھتا تھا کہ وہ نے اپنا سامان نہ لکھا۔  
 چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح کو روانہ ہوئے مہاجرین اسلام  
 آپ کے ہمراہ تھے جبکہ میں نے ذرا بھی تیار نہ کیا تھا کی قسم پھر میں نے اپنے  
 ملوں کا کمر لٹکا دیا وہ میں تیار ہی کر کے ان سے جا ملوں گا اور ان  
 تھا ان کے جانے کے اگلے روز تیار ہی کر دیا کی قسم واپس لوٹ آیا اور  
 کچھ نہ کیا پھر اس کے اگلے روز بھی واپس لوٹا اور کچھ نہ کیا۔ میرا بلا میری  
 حال رہا۔ یہاں تک کہ مجاہدین قیزی سے مسافت میں کر رہے ہوئے بہت  
 دور جانے لگیں انہوں نے ارادہ کیا کہ روانہ ہو کر نہیں جاؤں گا اگر ان میں  
 نے یہاں ہی ہونا چاہا۔ یہ بات میری تقدیر میں تھی رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا تو مجھے اس بات  
 سے کچھ ہوتا کہ وہ لوگ تھے جو منافق کہلاتے تھے یا سلفہ افراد ملتے  
 تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے مقام پر مجھے تک  
 یاد نہیں تھا کہ جب تک پہنچ کر شیعہ رسالت میں پہنچاؤں گے کہ ہر شے میں  
 جولوہ الوعد لقی تو فرما کر کہہ سکاں ہے۔ اہل سلفہ کا ایک شخص عرض کرتا تھا کہ  
 یا رسول اللہ! ہمیں کسی معاملہ کے نائنہ لوگ لہا ہے حضرت سلفہ بنی ہاشم  
 نے جواب دیا کہ آپ نے ابھی بات نہیں کہی یا رسول اللہ! ہم اہل سلفہ کی قسم اہم  
 تو اسے ابھی توئی تھا کہ تھے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سرکش  
 ہو گئے۔ حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ ان کا  
 وہاں آ رہا ہے تو میرے غم میں اضافہ ہونے لگا۔ مجھے غیالات دل میں  
 آتے تھے کہ نہ سنے کی یہ دو مجاہدین کہیں کا جس کے باعث کل آپ کا قصہ  
 جانا ہے انہوں نے اپنے میں اپنے گھر کے کچھ لوگوں سے مشورہ بھی کیا۔  
 جب یہ معلوم ہوا کہ آپ عزیز منورہ کے قریب آ پہنچے ہیں تو مجھے اُسے سہا ہے  
 سب میرے دماغ سے نکل گئے اور میں نے غوطی جان لیا کہ غلط بیانی  
 ہرگز آپ کا قصہ نہیں ہو گا تو میں نے کچھ نہ بولنے کی شان کی۔ اگلے صبح کو  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے انہوں نے آپ کا یہ معمول تھا کہ جب  
 سفر سے واپس آتے تھے تو پہلے کھڑکی میں تشریف لے جاتے اور وہ  
 رکعت نماز پڑھتے پھر لوگوں کی خاطر پڑھ جاتے جب آپ وہاں  
 جولوہ الوعد میرے قریب تھے وہ نے ذرا عافیت کر اپنے خدیوین کہتے تھے  
 انہوں نے کہیں کھاتے۔ ایسے افراد انہی سے زیادہ ملتے چنانچہ رسول اللہ

أَخْرَجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فَيُبْرِكُنِي جَاءَ فَاجْتَمَعَتْ  
بَيْنَهُ قَهْوٌ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَادِمًا كَانَ إِذْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالسَّجْدِ فَيُرَكِّعُ  
فِيهِ بِلُغَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلتَّائِبِ قَدِمًا فَقَالَ ذَلِكَ  
جَاءَهُ مِنَ الْمُخْلِقِينَ فَطَبَقُوا بِعَدْرِ رُؤُوسِ الْيَمِينِ وَ  
يَحْدِثُونَ لَهُ وَكَانُوا بِصُحَّةٍ وَكَمَالٍ رَحِمَهُ اللَّهُ  
فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَفْعَى لَهُمْ وَقَالَ  
مَنْ آيَرَهُمْ إِلَى اللَّهِ فَيَجْزِيَهُ فَلَمَّا سَكَمَتْ عَيْنُ  
تَبَشَّرَ بِشَرِّهِ الْمُقْضِبُ ثُمَّ قَالَ تَعَالَى تَجِثُّ  
أَمْرِي حَقٌّ جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَفَعَالَ لِي مَا  
خَلَقَكَ لَتَرَكُنْ قَدَا ابْتَعْتَ لَهْرًا لَكَ فَعَلْتُ  
بَلَدًا لِي فَإِنَّهُ لَوْ سَلَسْتُ عَنْهُ غُزْرًا مِنْ أَهْلِ  
الْبَيْتِ لَأَرَأَيْتَ أَنْ سَأَلَهُ مِنْ سَخِطٍ بِعَدْرِ  
وَلَقَدْ أُعْطِيَتْ جَدًّا وَلَيْكِي وَاللَّهِ نَعْدُ  
عَلِمْتُ لَنْ تَنْتَ حَتَّى تَكُنَّ الْيَوْمَ حَيًّا بَيْنَ كُنُوبِ  
مَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُؤَيِّتُكَ اللَّهُ أَنْ يُسَخِّطَكَ  
عَنِّي وَلَكِنْ حَتَّى تَكُنَّ حَيًّا بِتِ حَيِّتِي فَيَجِدُ  
عَلَى يَدَيْهِ لِي لَا رَجُورًا فِيهِ عَفْوًا تَعَالَى اللَّهُ  
مَا كَانَ لِي مِنْ عَدُوٍّ وَاللَّهُ مَا كُنْتُ قَطُّ أَفْرَسَ وَلَا  
أَيْسَرَ مِنِّي يَجِيتُ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَتَأَنَّى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلًا هَذَا فَقَدْ مَدَدَ فَعَرَّ  
حَتَّى يَقْضَى اللَّهُ فِيكَ فَكُنْتُ وَكَانَ رَجُلًا وَمِنْ  
بَنِي سُلَيْمَةَ فَتَأَيَّمُونِي فَقَالُوا لِي وَاللَّهُ مَا عَسَلَهُ  
كُنْتُ أَوْ بَدْتُ ذُنُوبًا قَبْلَ هَذَا أَوْ لَقَدْ عَسَرْتُ مَا  
أَنْ لَا تَكُونُ أَعْتَدْتُ مَتْرَافِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَعْتَدْتُ مِنْ أَمِيرٍ لِمُسْخِقُونَ  
قَدْ كَانَ كَأَنِّيكَ ذُنُوبِكَ أَسْتَعْفَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ قَوْلًا مَا نَالُوا لِي يُؤَيِّتُونِي

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عقد قبول فرماتے اور ان کی بیعت قبول فرما  
لی اور ان کے لئے بخشش نامی اللہ کے عیالات کو خدا کے سپرد کیا۔  
پس میں بھی خدمت میں حاضر ہو گیا جب میں نے سلام کیا تو آپ نے  
بسم فرمایا اور بسم کے اندر جسے کی تلاوت تھی پھر فرمایا اور صراحت میں  
میں آپ کے سامنے جا کر بیٹھا پھر آپ نے مجھ سے فرمایا تم کیوں پیچھے  
دھکے کیا تم نے سوائے انہیں خریدی تھی میں عرض کر دہو انہوں میں سے  
کی قسم گو میں دنیا والوں میں سے کسی آدمی کے سامنے بیٹھ ہوتا تو یقیناً میں ایسے  
عقد بران کرتا اس کا قصد دہو جاتا کیونکہ قدرت نے یہ چیز مجھے عطا  
فرمائی تھی یہی تمہاری قسم میں یہ جانتا تھا کہ اگر کھوٹ بول کر انہیں دھکی  
کر دیں تو اللہ تعالیٰ کل انہیں مجھ سے نوازش کر دے گا اور اگر میں  
کی کسی طرح کہوں تو وہ بھی آپ کا عطا فرمایا ہو جائیگا لیکن مجھے امید  
ہے کہ اللہ تعالیٰ سعادت فرما دے گا عطا کرے گا لیکن تم میرے پاس کوئی  
مستقل عذر بھی نہیں اور تمہاری قسم جب میں آپ سے پیچھے رہ گیا تو وقت  
اللہ و دستوں دوسرے مجھ سے بڑھ کر نہ تھے پس رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے جو کہ کی بات کہہ دی اند کھڑے ہو جاؤ  
اور اپنے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ کے لیٹنے کا انتظار کرو میں تم کو چلا گیا  
تھی کہہ کے آدمی بھی میرے پیچھے آئے اور کہنے لگے کہ تمہاری قسم اہم  
نے تمہیں اس سے پہلے کوئی گناہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن آپ  
عاجز ہے کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور غرض نہیں  
کر سکتے تھے جیسے کہ رہ جاتے تھے دوسرے لوگوں نے پیش کیے تھے اور  
اس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے مغفرت تمہارے  
اس گناہ کے لئے کافی ہوتی پس تمہاری قسم برابر وہ بھی یہی کھاتے دہے  
یہاں تک کہ میں نے اطلاع کیا کہ وہیں جا کر غلط بیانی کر دوں پھر میں نے  
اس سے پوچھا کہ میری طرف کسی آدمی نے بھی غلطی کا احترام کیا ہے؟  
انہوں نے جواب دیا کہ ہاں نہ تو حضرت نے بھی آپ کی طرف گہر دیا ہے  
میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا وہ مراد ہیں ذریعہ اللہ تعالیٰ بین  
امیر ہیں انہوں نے دوسرے نیک حضرات کے نام سے جو وہی غزوہ بدر  
میں شرکت فرمائی تھے سبھی ان کی اتنا بھی کی وجہ ان وقتوں کا ذکر کیا  
گیا تو میں نے ان کو اللہ مسلمانوں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھیج دیا۔

حَتَّىٰ أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأُكَلِّبُ نَفْسِي ثُمَّ  
قُلْتُ لَعَنَهُ هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِيَ أَحَدٌ قَالَ لَوْ لَقِيتُ  
رَجُلَانِ قَالَ وَمِثْلَ مَا قُلْتَ فَحَقِيلٌ لَّهُمَا مِثْلُ مَا  
قِيلَ لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالَ لَوْ أَمَرَدَةُ ابْنُ  
الزَّيْبِعِ الْعَمْرُوتِيُّ وَهَذَا ابْنُ أُمَيَّةَ الْوَقْفِيُّ كَدَرْنَا  
لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بِنَا زَيْنًا أَسْوَدَ  
فَمَضَيْنَا جَمْعًا ذَكَرُوا هُمَا لِي وَفَقِي رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ مَدِيكَلَا  
أَيْهَا الْقَلْبَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَحَلَّفَ عَسَاءُ  
فَأَجْتَدَبْنَا النَّاسَ وَتَغَيَّرُوا النَّاسُ تَنَكَّرَتْ  
فِي نَفْسِي الْأَمْرُ مِنْ كَمَا هِيَ الْيَوْمَ فَلَيْسَ لَنَا  
عَنِ ذِيكَ تَحْمِيْنٌ لَيْلَةً قَامَا صَالِحِي  
فَأُسْتَكَلَانَا وَقَعَا فِي بَيْتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَهَذَا  
أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْغُورِمِ وَأَجَدَّ هُمْ كُنْتُ  
أَعْدِيْمُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَ  
أُحَرِّقُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَكْتَلِبُنِي أَحَدٌ ذَا لِي رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسْتَمِعُ عَلَيْهِ وَهُوَ  
فِي جَلِيمٍ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ  
حَدَّثَ لَكَ مَسَلَّتِي بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَىَّ أَمْ لَا فَهَذَا أَصْبَحُ  
قَرِيْبًا مِنْهُ فَأَسَارِقُهُ النَّظْرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى  
صَلَاتِي أَكْسَلَ عَلَىَّ وَإِذَا التَّحَنُّتُ حَوْكًا أَعْرَضَ  
عَنِّي حَتَّىٰ إِذَا طَالَ عَلَىَّ ذَلِكَ مِنْ جُمُوعَةِ النَّاسِ  
مَنْيْتُ حَتَّىٰ تَسُوْرْتُ جِدَارًا يَطْلُ أَيْ قِتَادَةً  
وَهُوَ ابْنُ عَتِيٍّ فَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ  
فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ يَا أَبَا قِتَادَةَ  
الْحَسْبُ لَكَ يَا لَلَّهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أَحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
فَمَنْكَتَ فَمَدَدْتُ لَكَ فَتَشَدَّدْتُ فَكُنْتُ نَعْدْتُ  
لَكَ فَتَشَدَّدْتُ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ مَا كُنْتُ  
عَيْنِي وَتَوَلَّيْتُ حَتَّىٰ تَسُوْرْتُ الْجِدَارَ فَتَالَ

والدین سے تم محمد کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرادیا تھا۔ تو ہم سے  
اجتناب کرنے کے بعد یہ بدل گئے جیسے ہمیں پہچانتے ہی نہیں گویا انا  
ای بدل گئی۔ ہم سوچاں بعد تک ہی حالت میں رہے۔ پھر وہ دونوں ساتھی  
تو اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ گئے اور مدد کے بہتے لیکن میں کچھ سخت جان  
تھا لہذا بہت سے کام لیتا رہا پھر میں باہر نکلا۔ اسنادوں کے  
ساتھ نماز پڑھتا اور ہمارے دل میں بھی بہت اچھڑتا۔ اگر میرے ساتھ  
کلام کرتی سنیں گے کہ اللہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
حاضر ہو کر آپ کو سلام عرض کرنا جبکہ آپ مارے کے بعد ہی مجلس میں جو وہ اذیت  
ہوتے۔ پھر اپنے دل میں کہتا کہ کھوں آپ سلام کا جو اس وقت کے لئے  
اپنے مہانک پر نہیں کو حرکت دیتے ہیں یا نہیں پھر عرض آپ کے نزدیک  
لما آپ نے لکھا وہ انہیں پھر کہہ دیا کہ اس کا نظارہ بھی کرنا جب میں نماز  
میں مصروف ہوتا تو آپ میری جانب دیکھتے تھے اور جب میں آپ کی جانب  
متوجہ ہوتا تو اصرار فرمایا جتنا ہی حال میں تھا کہ تم نے انہیں لوگوں  
کے سوا کسی سے نہ کہا اسی حال میں بھی نادبہائی پر فتنہ کے بلحاظ  
دیوانہ پر چڑھ گیا۔ لہذا ان سے بڑی محبت تھی جب میں نے ان میں سلام کیا  
تو وہ ان کی قسم اٹھانے لگے سلام کا جو پہلی سنیں وہ یہ میں نے کہا۔ اسے  
ایضا متاواہ میں انہیں محمد کے کہہ کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں  
اللہ واس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ وہ خاموش رہے میں نے  
پھر بھی اس بات کو دہرایا اور قسم دلائی۔ جب بھی خاموش رہتا تیسری مرتبہ  
جب یہ بات تمہارے کہہ کر پوچھی تو صرف اتنا کہہ کر اس کا رد میں  
ہی بہتر جانتے ہوں۔ اس پر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دیکھ کر  
سے ان کو کہیں روٹ گیا۔ ایک دفعہ میں عروہ کیسے کے ہاتھ سے گرفتار ہوا  
تھا کہ شام کا ہفتہ لا ایک کسان بلا جو چھپنے کے لئے مدینہ منورہ میں  
انکار دیا تھا۔ لوگوں سے کہنے لگا کہ مجھے کہہ دی تاکہ کہہ کر نہ بنائے  
مجھ لوگوں نے میری جانب اشارہ کیا یہاں تک کہ جب وہ میرے پاس آیا  
تو اس نے مجھے ایک خط پڑھا جو عثمان کا تھا اس میں تحریر تھا کہ مجھے  
یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ کے رہنے والے آپ کے ساتھ یہ ہے کہ یہ جڑ سے تعلق  
نے آپ کو کونستہ کے مقام سے پھرایا ہو ہے۔ حالانکہ آپ کام کے آدمی ہیں۔  
اگر وہ پاس آپ کے لئے یہ ہے کہ آپ کو آرام سے رکھیں گے جب میں

فَبَيْنَا أَكْأَمَ مَوْثِقٍ يَسُوقُ النَّمْلَ يَنْوِي إِذَا تَبَيَّنَ مَن  
أَنْبَاطُ أَهْلِ السَّامِ مَن قَدِمَ وَأَنْبَاطُ مَيْمَنَةٍ  
يَأْتِيهِمْ يَنْوِي يَقُولُ مَنْ قَدِمَ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ  
فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ حَتَّى إِذَا جَاءَهُ  
دَفَعَهُ إِلَيْكَ كَمَا بَأْسَ قَلِيلٍ غَسَّاتٍ فَإِذَا فِيهِ  
أَمَّا بَعْدَ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ  
جَعَلَكَ وَلَعَرَجَعَكَ اللَّهُ يَدَارِهُوَانِ وَلَا  
مُصِيبَةَ فَالْحَقُّ بِنَا لَوْ أَمِيلُكَ فَقُلْتُ فَلَمَّا قَرَأْتُهَا  
وَهَذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَقَّمْتُ بِهَا الشُّكُومَ  
فَسَجَرْتُ بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْتَجُونَ لَيْلَةً  
مِنَ الْحَمْسِينَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي قُتَيْبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ  
اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلِّمْ يَا مَرْءُ أَنْ تَحْتَزِلَ أَمْرَاتُكَ  
فَقُلْتُ أَطِيقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا تَبَلَّ  
اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرُبْهَا دَا رُسُلَ إِلَى صَاحِبِ  
بَيْتِ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَا مَرَاتِي الْحَقُّ يَا هُرَيْثُ  
فَتَكُونِي وَتَدْهُرُ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ  
قَالَ كَعْبٌ فَجَاءَتْ أَمْرًا فَهَلَالُ بْنُ أُمِّهِ  
رُسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ هَلَالُ بْنُ أُمِّهِ شَيْخُ مَنَازِلِ  
لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَكَلَّمْتُكَ أَنْ أَخْذُمَهُ قَالَ  
وَلَكِنْ لَا يَقْرَبُكَ قَالَتْ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ سُرُورَةٌ  
فَتَنِي وَوَاللَّهِ مَا أَنَا بِسَبِيكِ مُشَدُّكَ مِنْ أُمِّهِ مَا كُنْتُ  
إِلَّا بِرُؤْيِهِ هَذَا فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِ نَوَاسِطَ دُنْتُ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرٍ لَيْسَ لِي  
أَذْنُ لَا مَرَأَةَ هَلَالُ بْنُ أُمِّهِ أَنْ تَخْذُمَهُ فَقُلْتُ  
وَاللَّهِ لَا مَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَمَا يُدِيرُ بَيْنِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتْهُ فِيهَا وَأَمَّا رَجُلٌ شَابٌ

نے دیکھ کر پھر یہاں آئے میرے واسطے دوسری مصیبت کھڑی ہوئی میں نے اس  
خط کو لے کر خود ہی ڈال دیا اب پچاس میں سے چالیس روز گزر چکے تھے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بندہ حضرت عاصم بن ہاشم سے  
میلہ روہوں میں سے دریافت کیا کہ طلحہ بن عبیدہ یا ابوبکر صغیر سے  
جو سودیا کا طلاق نہ ہو چکے بلکہ نہ کس سے یہ اور نزدیک نہ ہو چکے  
تو میرے دو دل ساتھیوں کی جانب بھی یہی پیغام بھیجا گیا پس میں  
نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم ہنسی کے چلی جاؤ تو اس وقت تک وہاں  
پر ہو جب تک کہ اللہ تبارک و تعالیٰ میرے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرما دیتا۔  
حضرت کعب بن جریج سے کہ حضرت ہلال بن امیر کی بیوی رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ  
حضرت ہلال بن امیر ہوشیاری میں اندان کے پاس کوئی خادمہ بھی نہیں ہے  
وہیں حالات اگر میں ان کی خدمت کروں تو یہ آپ کی نالائقی کا باعث  
تو ہو گا تو یہاں ایک دن وہ نہا کے نزدیک نہائیں وہ عرض گزار ہوئی کہ  
خدا کی قسم اس بات کی تو انہیں تساہی نہیں رہی۔ خدا کی قسم جب سے  
یہ واقعہ ہوا ہے کہ تک ان کے شب و روز دوتے ہوئے ہی گزر رہے  
ہیں امیرے بعض گھوڑوں نے مجھ سے کہا کہ آپ بھی رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے اپنے سہری کے اسی طرح کیوں اجازت حاصل نہیں  
کرتے جس طرح ہلال بن امیر کی بیوی کو خدمت کرنے کی اجازت مرحمت  
فرمائی گئی ہے۔ میں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم میں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت طلب نہیں کروں گا کیونکہ مجھے کیا معلوم  
کہ جس میں اجازت طلب کروں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ارشاد  
فرمائیں جبکہ میرے بھی میں جو ان آدمی ہوں جس اس کے بعد اس روز  
میں اکی حالت میں رہا یہاں تک کہ پورے پچاس روز گزر گئے جبکہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ساتھ کلام کرنے کی ممانعت فرمائی تھی جب  
پچاسویں روز صبح کے وقت میں نے نماز فجر پڑھ لی اور اپنے ایک گھر کی  
پچھت بڑی ٹم کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا جو کہ کور ہوئی تھا اس وقت میرا  
قندہ وہ نادر گھر ہو رہا تھا اور میں گھر پر تنگ ہو چکی تھی تو میں نے  
سویں بیڑ کے اوپر کھڑے ہو کر ایک پکارتے والے کی مانند انداز سے پکار  
مکنی بلے محبوب بن مالک تمہیں بشارت ہو یہ فرماتے ہیں کہ میں سمجھ رہے



فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ حَتَّى كُنْتُ لَنَا  
خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ تَلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِ مَا خَلَقْنَا صَبِيَةً  
صَلَوَةَ الْفَجْرِ صَبَحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً ذَاكَ عَلَى  
ظَهْرِ عَيْنٍ مِنْ بَيْتِنَا فَبَيَّنَّا أَنَا جَابِلٌ عَلَى  
الْحَالِ أَلَيْسَ ذَكَرَ اللَّهُ قَدْ ضَاعَتْ عَلَى نَفْسِي وَصَافَتْ  
عَلَى الْأَرْضِ بِمَا نَحْبَتُ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِيخٍ  
أَوْفَى عَلَى جَبَلٍ سُلِّحَ يَا عَلَى صَوْتِهِ يَا كَعْبُ  
أَيُّنَ مَا لَيْلٍ أَبَشِرُ قَالَ كَعْبُ رَمْتُ سَاجِدًا قَدْ  
عَرَفْتُ أَنَا قَدْ جَاءَ خَرَجَ خَازِنُ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيَّاجِينَ  
صَلَّى صَلَوَةَ الْفَجْرِ فَنَظَرَ النَّاسُ يُبْشِرُونَ وَنَادَوْا  
ذَهَبَ قَوْلُ مَا جِئْتَ مُبَشِّرُ قَوْلَ وَكَعْبُ رَأَى  
رَجُلًا قَدْ سَأَلَ سَمِعَ مَا جِئْتَ أَسْمَعُ قَوْلَ  
عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنْ الْغَرِيبِ  
فَلَمَّا جَاءَ فِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبْشِرُ  
تَزَعَّتْ لَهُ ثَوْبُهُ فَكَسَوْتُهُ يَا هَذَا بَشِيرًا  
رَأَيْتُهُ مَا أَهْلُكَ خَيْرُهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعْرِفْتُ  
ثَوْبَيْنِ فَلْيَسْتَهْمَا وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَقَانِ النَّاسُ فَوَجَّأَ  
قَوْلَهُ فَيَسْأَلُنِي يَا لِقَابِيَّةَ يَقُولُونَ لَكَ لَيْلَتُكَ قَوْلَهُ  
اللَّهُ عَلَيْكَ قَالَ كَعْبُ حَقٌّ وَحَسْبُ الْمَجْدِ مَاذَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِي حَوْلَهُ  
النَّاسُ قَعَامَةً فَطَلَعَهُ بَنُو عَمِيٍّ اللَّهُ يَهْدِي لَكُمْ  
صَافِيٍّ وَهَذَا فِي وَادِيٍّ مَا فَاتَ أَمْرًا دَخَلَ مِنْ  
النَّاسِ جَرِيرٌ غَيْرُهُ وَلَا تَهْطِطُ قَوْلَ كَعْبُ فَمَّا  
سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ الشَّرِّ دِيمَا أَبْشِرُ بِخَيْرٍ يُؤْتِيكُمْ مِنْ بَيْنِكُمْ

میں گر گیا اور میں نے جان بیا کر اب غرضی کا وقت اگلی سہ ماہی شمار فرما کر  
کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو چاندی توڑ کے متعلق  
سنایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا ہے، پس لوگ ہمیں جو خبری سنائے  
گئے اور میرے مدعی ہوں، کو بھی شہادت دینے لگے، ایک سو دو گھوڑے  
کو دوڑاتا ہوا میرے پاس آیا اللہ ہی اس کا ایک شخص بددعا کے ساتھ پر میرے  
گیا اور اس کی قوت گھوڑے سے بھی تیزی کے ساتھ میرے کا قول ایک  
پہنچ گئی سب وہ شخص میرے پاس آیا جس کی عمر نے آواز سن لی تھی کہ کچھ بشارت  
سنایا تھا تو ان بشارت دینے والے کو اپنے دو توڑوں کیڑے اتار کر چھ لپٹے  
مرد کی قسم ان کے سوا میرے پاس اس وقت کوئی کپڑے نہ تھے، میں نے  
دو کپڑے ایسا کر کے اپنے اللہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب  
پل پٹا، میں راستے میں مجھے فوج و فوج لوگ ملے جو توہمیں ہوسہ پر  
مجھے مبارک باد دیتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو یہ  
توہم آپ کو انعام مبارک ہو، حضرت کعب فرماتے ہیں کہ آخر کار میں کعبہ کی  
میں داخل ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں ہوا، انہوں نے مجھے  
اللہ شیعہ رسالت کے پروردگار کو مبارکباد دی تھی، پس حضرت طلحہ بن  
عبید اللہ کھڑے ہو کر میری جانب بچے ایسا تک کہ میرے صاف کر کے اللہ  
مجھے مبارکباد دی، کعبہ میں میرے سے کوئی آدمی ان کے سوا مجھ  
سے ملنے کے لئے نہیں، تھا اللہ میں حضرت طلحہ بن احسان بھلا نہیں سکتا  
حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں سلام عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا اور غرضی کے اسے آپ کا مبارک چہرہ بنگار رہا تھا، اس کا  
دن تمہیں مبارک ہو کہ جب سے تمہاری ماں نے تمہیں جنا اس  
وقت سے ایسا خیر و خوبی والا دن تم پر گزرا نہیں ہوگا، حضرت کعب  
فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ کیا یہ معافی آپ کی  
ماں سے ہے، یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ  
کی طرف سے ہے، بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب  
غرضی ہوتے تو آپ کی طرف سے جو وہ لوگ ملنے لگتا تھا کہ گواہ چاند  
کا ٹکڑا ہے، اس سے ہم آپ کی غرضی کا اندازہ کر سکتے  
تھے جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ

مُنْذُ وَلَدْتُكَ أَمَّاكَ قَالَ قُلْتُ آمِنْ عِنْدَكَ يَا رَسُولُ  
 اللَّهِ آمِنْ عِنْدَ اللَّهِ قَالَا لَا بَلَى مِنْ رَبِّهِمَا اللَّهُ  
 وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ  
 اسْتَنْتَابَ وَجْهَهُ حَتَّى كَانَتْ تُضَعُّ قَتْمِي وَكُنَّا  
 نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ مِمَّا جَلَسَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ مِنْ تَوْحِيْدِي أَنْ أَنْحِلِمَ مِنْ مَالِي  
 مَسَاقَةً إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ عَيْدِكَ بِحَضْرَةِ  
 مَالِكَ تَحْوِيْهِ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أَمِيْتُكَ سَهْبِي  
 الَّذِي يُغَيِّرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ اللَّهُ رَافِعًا  
 فَكُنَا بِالْصِدْقِ وَإِنْ مِنْ تَوْحِيْدِي أَنْ لَا أُحْدِثَ  
 الْأَصْدُقَا مَا بَقِيْتُ فَوَافِقُهُ مَا أَعْمُرُ أَحَدًا مِنْ  
 الْمُسْلِمِينَ إِلَّا لَهُ اللَّهُ فِي حُدُودِي الْحَبِيْبُ مِنْهُ  
 ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَحْسَنَ مِمَّا أَتَلَا فِي مَا تَعَمَّدْتُ مِنْهُ ذَكَرْتُ  
 ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى  
 يَوْمِ هَذَا كَذِبًا وَإِنِّي لَا رَجُؤَ أَنْ يَحْطَبُنِي  
 اللَّهُ جِيسًا بَقِيْتُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ حَتَّى رَسُولُهُ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى ابْنِي وَ  
 الْمُهَاجِرِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَكُفُّوا مَعَ الْمُضِلِّينَ  
 فَوَافِقُهُ مَا أَعْمُرُ اللَّهُ عَلَى مِنْ رَحْمَةٍ فَفَرَّقَ بَيْنَ  
 هَذَا فِي ذَلِكَ سَلَامًا عَظِيمًا فِي نَفْسِي وَفِي حُسْنِي  
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ  
 كَذِبًا فَاهْبِثْ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا وَافَقَ  
 اللَّهُ قَالَ يَسْأَلُونَ كَذِبًا وَافَقَ أَنْزَلَ أَوْشَى سَرَّ  
 مَا قَالَ لَا حَبْرَ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَبْحِيْكَ يَا اللَّهُ  
 لَكُمْ إِذَا الْقَبِيْطَةُ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى  
 عَنِ التَّوْبَةِ لِقَابِيْنَ قَالَا كَعَبٌ وَلَكِنَّ تَحْتَمَا  
 أَقْبَدَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَمِيرٍ أَوْ لَيْثٍ الَّذِينَ قِيلَ مِنْهُمْ

میں قبولیتِ توبہ کی خوشی میں اپنا سارا مال، اللہ تعالیٰ اور  
 رسول اللہ کے لئے مسند کھول دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ اپنا کچھ مال دوگ لو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔  
 عرض گرا دی کہ میں اپنا حقیر داماد حضور دوگ لیتا ہوں۔ میں  
 پھر عرض گرا دی کہ بارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کی  
 وجہ سے بھلا ہے اور میری توبہ کی یہ نکتہ ہے کہ ہائی نہ ملے گی  
 میں کچھ کے سوا کوئی بات نہیں کہیں گے۔ پس غصہ کی قسم یہ کسی  
 ایسے مسلمان کو نہیں جانتا جس پر اللہ تعالیٰ نے کچھ لے لے  
 کے باعث ایسی خبر بالی کی ہو جیسی میرے اوپر فرمائی، اس وقت  
 سے جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہی  
 بات عرض کی کہ میں نے آج تک جھوٹ نہیں بولا اور اللہ کے  
 لئے کہ ہائی نہ ملے گی میں بھی اللہ تعالیٰ کے اس سے محفوظ رہے گا  
 اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ دلی نازل فرمائی کہ اسے شک  
 نہ ہو کہ جیسی تو میری خبر ان کی خبر کی جتنی دالہ رہی، اور  
 ہمارے ان اہل انصاف پر جنہوں نے مسلمان کی خبری ہیں ان کا ساتھ دیا۔  
 ناسخ انصارین سورۃ التوبہ آیت ۱۱۹ تا ۱۱۹ پس خدا کی  
 قسم مجھے اسلام کی جانب ہدایت دینے کے بعد سب سے بڑا  
 انعام اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ فرمایا کہ اپنے رسول کے سامنے کچھ  
 بولنے کی توفیق دی۔ کہ میں بھی آپ کے سامنے جھوٹ بولتا تو  
 اسی طرح ہر ایک ہوتا جیسے دوسرے لوگ جھوٹ بول کر ہلاک  
 ہوئے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان جھوٹ بولنے والوں کے بارے  
 میں وہی کہ ذکر فرمایا، شاید اتنا برا کسی کو نہ لگتا ہو چنانچہ فرمایا  
 اب تمہارے لئے اس کی قسمیں کھائیں گے، جب تمہاری طرف  
 پلٹ کر جاؤ گے۔ بتا انھوں انھیں سورۃ التوبہ آیت ۹۵۔  
 ۹۶ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ ہم جنہوں کو اسی حکم سے ملے  
 دکھایا کہ اگر یہ ان لوگوں کے بارے میں ہے جنہوں نے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور قسمیں کھائیں تب نے ان کی بیعت  
 کی اور ان کے لئے مغفرت کی وہ بھی مانگی اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے معاملہ کو منظور فرما دیا تھا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَلَعَ  
وَبَايَعَهُمْ وَأَسْتَعْمَرُوا لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَ مَلِكِي قُضِيَ اللَّهُ فِيهِ فَبَذَلَ  
قَالَ اللَّهُ وَعَنْ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُفِرُوا دَنِيْسَ  
الَّذِي دَرَأَهُ مِنْ خَلْفَتَا عِبِ الْفَرِ فِي يَمَاهُورِهِ  
إِنِّي نَاوِيْجَهُ لَا أَمْرًا عَمَّنْ خَلَفَ لَهُ وَاعْتَدَ مَ  
إِلَيْهِ فَبَقِيَ مِنْهُ

میاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے متعلق فیصلہ فرما  
دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اعدان میں سے  
جو کو قوت رکھے گئے تھے (سورۃ التوبہ، آیت ۱۱۸) اعد  
اس سے وہ لوگ مرد میں جو غزوہ تبوک سے جان بڑھ کر رہ گئے تھے  
بلکہ اس سے ہم (تین حضرات) پیچھے رہ جانے والے ہوں گے اور ہم ان سے  
محفلے کو اپنے قوت رکھنا اور غزوات ان لوگوں کے جنہوں نے نہیں کھائیں  
غزوہ تبوک کے اعلان کے بعد قبول بھی فرمائے گئے تھے۔

### رسول خدا کا منقار ہجر میں قیام فرمانا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم مقام ہجر کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ان ظالموں کے  
گھروں میں داخل نہ ہونا جنہوں نے اپنی حالانہ ظلم کیا تھا، کہیں تم پر  
بھی وہ مطالبہ آجائے جو ان پر آیا تھا بلکہ یہ اس سے (خوف الہی  
کے باعث) روکتے ہوئے گزرنا۔ پھر آپ نے سرسبز ملک  
کو چھکایا اور تیزی کے ساتھ اس مقام سے  
گزر گئے۔

حضرت ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا  
کہ ہجر والوں کے گھروں میں نہ جانا کیونکہ ان پر مطالبہ فرمایا گیا تھا  
مگر یہاں سے روکتے ہوئے گزرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ مطالبہ  
آجائے جو ان پر آیا تھا۔

عروہ بن مسعود نے اپنے والدِ محترم حضرت مسعود بنی شیبہ رضی  
اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی حاجت  
کے لئے تشریف لے گئے۔ جب وہ پس آئے تو ان کو غزوہ بدر کے  
لئے پانی ڈرنے لگا (غرق) کہتے ہیں کہ مجھے تو خبر نہ تھی لیکن والدِ محترم  
نے جی یا کر یہ غزوہ تبوک کی بات ہے، پس چہرہ مبارک دھو کر،  
پھر دونوں ہاتھوں کو دھوئے لگے، چونکہ آستینیں تنگ تھیں  
اس لئے دونوں ہاتھ باہر نکال لئے تھے اور انہیں  
دھویا۔ پھر بیٹھ دو دو سو تیرہ سو تیرہ سو فرمایا۔

بَابُ ثَمَانٍ مِّنْ ذِي الْقَعْدَةِ حَتَّى أَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْجَبُ  
۱۵۳۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُجَعِيُّ  
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الرَّاقِ عَنْ  
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِأَحْبَرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ  
ظَنَّمُوا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصَيَّبُوا مَا أَصَابَهُمْ  
أَنْ تَكُونُوا أَبَ كَيْفَ تَقْرَأُ رَأْسَهُ فَاسْرِعْ فَتَسِيرَ  
حَقَّ أَجَاذَ الْوَادِي

۱۵۳۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صُعَابَ الْحَبَرِ  
لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْعِدَّةِ بَيْنَ الْإِلَافِ تَكُونُوا  
بَاكِينَ أَنْ يُصَيَّبُوا مِثْلَ مَا أَصَابَهُمْ

۱۵۳۷ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ مُكَيْمٍ عَنْ الْيَتِ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ زَيْدٍ  
عَنْ سَالِمِ بْنِ جَبْرِ عَنْ مَرْوَةَ بْنِ الْعَجْبَرَةِ عَنْ  
أَبِيهِ الْأَعْبَدِيِّ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ فَقُمْتُ أَسْكَبُ  
عَلَيْهِ الْمَاءَ لَا أَعْلَمُ إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ  
فَقَسَلْتُ وَجْهَهُ وَذَهَبَ يَفْسِلُ ذِرَاعِيهِمْ خَلَّى  
عَلَيْهِمْ وَكَوْنُ الْجَبَّةِ فَاسْرِعْ حَتَّى مَنَ تَحْتَ جَبَّتِهِمْ

فَقَسَبَهُمَا ثُمَّ مَسَمَّ عَلَى خُفَّيْهِ

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ  
قَالِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَیْنٍ عَنْ عَتَّابِ بْنِ سَلْدٍ  
بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ أَبِي حَمْدٍ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزَا وَفِي تَبْوَلَكَ حَتَّى إِذَا  
أَشْرَفَتْ عَلَى السَّوْدَيْنِ قَالَ هَذِهِ طَابَةُ وَهَذَا  
أُحُدٌ جَبَلٌ يُجْبَسُ وَنُجْشَةُ

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا حَمِيدُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ مِنْ غَزَا  
تَبْوَلَكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ  
أَقْوَامًا قَاتِلِينَ كَرُمِيسِرًا وَلَا فَطْعَمًا وَإِذَا لَا  
كَأَنَّا مَعَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَمَّ بِالْمَدِينَةِ  
فَقَالَ وَهَمَّ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمْ لَعْدًا

بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى  
كُسْرَى وَكَيْسَرٍ

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ وَهَّابٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَتَّابٍ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَعَثَ فِي كِتَابِهِ إِلَى كُسْرَى مَعَهُ ثَوْبُ اللَّهِ تَنْ حَذَاةَ  
الشَّهْبِ قَامَرَةً أَنْ يَدْخُلَ فَعَمَّ إِلَى عَظِيمٍ لَمْ يَحْرَمِ  
فَدَفَعَهُ عَظِيمٌ إِلَى كُسْرَى فَلَمَّا قَرَأَ  
مَرْقَةً حَبِيبَتْ أَنَّ ابْنَ الْعَسِيْبِ قَالَ قَدْ عَايَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُعَذِّبُوا  
كُلَّ مَرْقَةٍ

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا  
عَوْفٌ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي  
اللَّهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابی حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک کا واپس لوٹتے وقت نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ  
کے نزدیک پہنچے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ زمین  
یہ قدر پرانہ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے۔ ہم اس سے  
محبت رکھتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس لوٹتے ہوئے مدینہ منورہ  
کے نزدیک پہنچے تو آپ نے فرمایا: بیشک مدینہ منورہ میں ایسے لوگ ہیں  
جو جب تم مدینہ منورہ کے سفر کرتے اور واپس کو لوٹو گے تو  
اس وقت بھی وہ تمہارے ساتھ رہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ  
وہ تو مدینہ منورہ میں تھے، آپ نے فرمایا: کس طرح مدینہ منورہ میں  
بہت لوگ ہیں، انہوں نے اس کے دکھا۔

رسول خدا کے قیصر اور کسری کے  
نام گرامی نامے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ جب حضرت ابی بکر  
رضی اللہ عنہ نے بنایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ سے کسی کے ہاتھ پر گرامی نامہ  
(خط) کسری کے لئے بھیجا یعنی انہیں حکم دیا کہ حاکم بصری  
نیکو پہنچا دیں اور حاکم بصری اسے کسری تک پہنچا دے۔  
جب اس نے گرامی نامہ پڑھ لیا تو اسے بھاڑ ڈالا۔  
نہ ہر گز کا بیان ہے کہ ابی مسیب نے یہ بھی فرمایا کہ  
پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان  
کے لئے دعا کی کہ وہ بھی (اسی طرح) ٹکڑے ٹکڑے  
کر دیئے جائیں۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ مجھے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کلمہ (ارشاد گرامی) نے  
بھک بھک میں بڑا فائدہ پہنچایا جو میں نے آپ سے سنا تھا حالانکہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَاتُ مَا كُنْتُ أَتَاهُ  
بِأَهْلَابِ الْجَبَلِ فَأَقِيلَ مَعَهُمْ قَالَ لَمَّا بَلَغَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ قَيْسِ  
قَدْ مَلَكَوا عَلَيْهِمْ يَدْتَ كَيْسَى قَالَ سَ يَقْبَلُ  
قَوْمٌ وَلَوْ أَهْرَهُمْ أَمْرًا

میں جمل والوں یعنی افواج صدر مقدم میں شامل ہو کر فوج ثانی سے  
اڑنے والا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو یہ خبر پہنچی کہ اہل قیس (اہل بنی النضر) نے کسی کی بیٹی کو اپنا  
سکران بنا لیا ہے تو آپ نے فرمایا: وہ قوم ہرگز خلاص نہیں پاسکتی  
جس نے اپنے امور و عورت کے سپرد کر دیئے۔

وہابی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کی روشنی میں عورت کو سربراہ مملکت بنانا جائز نہیں ہے۔ جو قوم عورت کو اپنا مکران  
بنائے وہ ظالم سے محروم ہو جائے گا۔ اس کے سیاسی مطالبے مانع ہوتے ہیں کہ اسلام میں عورت کو سربراہ بنانا جائز ہو۔  
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانشین اور خلیفہ کر رہے ہیں۔ یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ یا اس کے خدائی پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عورت کو  
کر رہے تب بھی خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر کسی کا مستحق اور کون ہو سکتا تھا۔ عیالِ اسلام میں سے ایک جماعت  
مسئلہ خلافت پر آج تک جھگڑتی آ رہی ہے۔ اور یہ کہتی ہے کہ پہلے تین حضرات کا حق نہیں تھا بلکہ ہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانشینی اور  
خلافت کے مستحق صرف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ پہلے خدا ہے کہ ان کے نزدیک جس کی طرف سے عورت کی سربراہی جائز ہوتی تھی۔ وہ بھی حضرت  
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں۔ پہلے یہ خلافت و جانشینی کی زیادہ مستحق خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ خدا کرے کہ وہ جیتے۔  
حبیبِ اہل بیت کی سربراہی کا سوال اس بہترین ماننے سے ہے کہ آج تک نہیں اٹھا تو ان کے مقابلے میں دوسری کوئی بھی عورت  
کس کیفیت کی سولی ہے کہ اس کا سربراہ بننا اسلام میں جائز ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الرَّهْطِيَّ عَنِ الشَّائِبِ جُرَيْجَةَ  
يَقُولُ أَذْكَرُ أَبِي خَرَجْتُ مَعَ الْفُلَيْحَانِ إِلَى ثَوْبَةَ  
الْوَدَاعِ نَتَلَقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَالَ مَسِيحَانٌ مَرَّةً مَعَ الصَّبِيَّانِ

ذہری نے حضرت صاحبِ ابنِ ابی نعیم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے  
سنا کہ مجھے یہ بات یاد ہے کہ میں نے ان کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کا استقبال کرنے میں تھکے ہوئے انداز میں ایک نکل تھا۔ سفیان  
کا بیان ہے کہ ذہری نے ایک دفعہ فُلَیْحَانِ کی جگہ صَبِيَّانِ کا  
لفظ استعمال فرمایا تھا۔

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْدَنٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنِ الرَّهْطِيَّ عَنِ الشَّائِبِ أَذْكَرُ أَبِي  
خَرَجْتُ مَعَ صَبِيَّانٍ مَتَلَقَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَى ثَوْبَةَ الْوَدَاعِ مَعَهُ مِنْ خُرَّ وَجْهٍ  
تَقُولُ

ذہری نے حضرت صاحبِ ابنِ ابی نعیم سے روایت کی کہ  
مجھے ابھی طرح یاد ہے جب میں ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کا استقبال کرنے کی طرف سے بچوں کے ساتھ تھکے ہوئے انداز  
میں نکل نکلا تھا اس وقت آپ غزوہٴ تبوک سے واپس  
تشریف لائے ہوئے تھے۔

بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَوَفَاتِهِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّكَ مَرِيضٌ  
وَأَنَّهُمْ مَيِّتُونَ مَتَرَاكُمْ يَوْمَ الْفَيْصَةِ يَوْمَ  
تَبَايَعْتُمْ بَحْثُومُونَ وَهَذَا يُونُسُ عَنِ

رسول خدا کی بیماری اور وفات۔  
ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے نبی! تیرے لیے تمہیں  
انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے۔ پھر تم قیامت  
کے روز اپنے رب کے پاس جھگڑو گے (سورۃ الزمر)

الرَّهْطِي قَالَ غُرَّةٌ قَالَتْ مَا بَشَرْتُكَ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرْضِهِ  
لَلَّذِي مَلَكْتُ فِيهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَشْرَأُ أَجَدُ  
الْعَرِ الطَّامِرِ الَّذِي أَكَلْتُ يَحْيَبُ فَهَذَا أَدَانُ  
وَجَدَاتُ الْقَطَاعِ أَجْهَمِي وَمِنْ ذَلِكَ  
التَّشْبِيهِ.

۱۵۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْرُومٍ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ  
عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ  
بِنْتِ الْخَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِاسْمِ رَبِّكَ عَرَفَ  
كَلِمَ مَصْنُوعًا مَعْدَهُ حَتَّى قَرَنَهُ اللَّهُ.

۱۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوَيْرَةَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي لَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ  
عَتَّابٍ قَالَ كَانَ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
عَتَّابٍ قَرَارٌ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِذَا  
لَمَّا أَبْتَأَ وَمُثْلُهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعَوُّ  
فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ عَتَّابٍ عَنْ هَذِهِ الرَّافِيَةِ إِذَا  
جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ أَجِدُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْمَرَهُ بَنَاءً فَقَالَ  
مَا أَعْلَمُ وَمَتَى إِلَّا مَا تَعْلَمُ.

۱۵۵۷۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ  
سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْخَيْبِ وَمَا يَوْمُ الْخَيْبِ  
أَشَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا  
قَالَ أَسْوَئِي كَتَبَ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَحْصُلُوا بَعْدَهُ  
أَمْدًا فَتَبِ رُسُومُ وَلَا يَنْبَغِي عَمْدِي تَنْ رُسُومُ  
فَتَلَوْا مَا شَاءَ أَهْجَرُ أَسْتَفْهَمُوا فَذَهَبُوا  
يَرُدُّونَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُونِي فَإِنِّي أَنَا فَرِيرٌ

آیت ۳۰ (۲۱۰)۔ یونس ازہری، عروہ، حضرت  
عائشہ صدیقہ سے مروی ہیں کہ رسول خدا اپنے  
مرض وصال میں فرماتے اسے عائشہ ہمیشہ میں اس  
کھانے کی تکلیف محسوس کرتا رہا جو میں نے خیر میں  
کھایا تھا اذنا اب مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس لہر  
نے میری نگاہوں کو کاٹ دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے حضرت ام الفضل  
بنت عمار رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ میں نے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ  
المزملات پڑھتے ہوئے سنا۔ پھر اس کے بعد  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال تک  
اود کوئی نماز نہیں پڑھائی۔

سید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
مدینہ کی ہے کہ حضرت عمر حضرت ابن عباس کو اپنے نزدیک  
بٹھایا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے کہا کہ ابی جہیم  
رضی اللہ عنہما سے اس کے ہیں۔ حضرت عمر کے جواب دیا کہ میں یہ  
سلوک کی حکمت کے ہمارے ہوں۔ پھر حضرت عمر نے حضرت ابن عباس  
سے آیت اقامہ نصر اللہ فی فتح کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے  
جواب دیا کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے  
وصال کے متعلق بتایا گیا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اس کے متعلق  
میرا علم ہی وہی ہے جو تمہارا ہے۔

سید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابی عباس رضی اللہ  
عنہما نے فرمایا کہ ہمارے بھائی اور بھائیوں کا مسئلہ کیا ہے؟ اس  
مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدت اختیار کر گئی  
تھی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے کھانے کی چیزیں لاکر دو تاکہ میں تمہیں ایسی  
چیزیں کھاؤں کہ میرے بعد بھی گھر نہ ہو سکوں۔ کچھ لوگ بھگڑنے  
کے حالانکہ میں کی بارگاہ میں بھگڑنا مناسب نہ تھا بعض حضرات  
کہنے لگے کہ شاید آپ بیماری کے باعث ایسا فرما رہے ہیں۔  
پس انہوں نے دوبارہ جا کر دریافت کیا تو فرمایا اس بات کو



أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ وَأَوْصَا هُمْ  
بِثَلَاثٍ قَالَ آخِرُ جُؤَا النَّشِيرِ كَيْفَ مِنْ جَزِيرَةِ  
الْعَرَبِ وَأَوْجَدُ الْوُفْدَ بِمَجْعُومٍ كُنْتُ أُجِيرُهُمْ  
وَمَسَكْتُ عَنِ الثَّلَاثَةِ أَوْ قَالَ فَتَنَسِيْتُمْهَا  
۱۵۵۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَقْضُوا بَعْدَهُ  
فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَدْ غَشِيَ الْوَجْهَ وَيَعْنِدُكُمْ الْقُرْآنُ حَتَّى  
يَكْتَابَ اللَّهُ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا  
فِيهِمْ مَنْ يَقُولُ قَبِي بُرَا يَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا  
تَقْضُوا بَعْدَهُ وَبَعْضُهُمْ يَقُولُ غَيْرُ ذَلِكَ  
فَنُتَا الْكُفْرُ وَالْفُجُورُ لِاخْتِلَافِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرُمُوا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ  
فَكَانَ يَقُولُ إِنَّ عُبَّاسَ ابْنَ الرَّبِيعَةِ صَكَّلَ  
الرَّيْقَةَ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ  
لَا خُتْلَا فِيهِمْ وَلَا فُطْرَمَ.

۱۵۵۹- حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ حَمَلٍ  
الْحَضِرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ مَرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي  
السَّلَامِ فِي سَكْرَةٍ أَلَا لَيْ قَبِيضٌ فِيهِ فَاتَّخَذَ  
بِشْيٍ فَبَكَتْ فَتَرَدَّعَاهَا فَاتَّخَذَ بَشْيٍ فَفَجَّكَتْ  
فَأَلَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَأَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ يَقْبَحُ فِي وَجْهِهِ الَّذِي

ہلے دو میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی جانب ہم ملے  
میں آجے، انہیں میں باتوں کی وصیت فرمائی کہ تم لوگوں کو کہہ دو کہ  
تم لوگوں کو کہہ دو کہ تم لوگوں کو کہہ دو کہ تم لوگوں کو کہہ دو کہ  
سے وہ خاموشی چھوٹے یا فرمایا کہ میں بھول گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہاں کا وقت قریب ہی آیا تو ان کا نشانہ  
رہا کہ میں ان کی رگ میں سے دھواں نکلتا تھا تو میں صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ میرے نزدیک آج میں نہیں ایک تحریر لکھ دوں گا کہ میں تم لوگوں کو کہہ دوں  
کہ تم لوگوں کو کہہ دوں کہ تم لوگوں کو کہہ دوں کہ تم لوگوں کو کہہ دوں کہ  
اللہ علیہ وسلم شہد مرض کے باعث ایسا فرما رہے ہیں جبکہ قرآن کریم  
تمہارے پاس موجود ہے کہ تمہارے لئے اللہ کی کتاب کافی ہے۔ پس  
انہی بہت سے اس عیاں سے اختلاف کیا اور لوگوں نے کئی بعض حضرات  
کہنے لگے کہ تو ایک جا کر تحریر لکھو الیٰ جیسے تاکہ ہم بعد میں گڑبڑ سے  
بچے رہیں، بعض حضرات نے کہہ دیا کہ نبی کی وجہ سے یہ بیکار  
اختلاف ہے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں  
سے اٹھ جاؤ، عید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے  
کہ کہیں بڑی مصیبت پہنچی تھی کہ بعض حضرات اختلاف اور  
بیکار لکھ کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اور جس تحریر کو لکھنے کے لئے آپ فرماتے تھے اس کے  
درمیان حائل ہو گئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں حضرت خاتمہ  
علیہا السلام کو بلایا اور ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی کہ تو وہ  
موتے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی کہ وہ اس  
پٹریں پہنے اس ہاسے میں سے دیا فت کیا تو بتایا  
پہلی مرتبہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ سرگوشی فرمائی  
تھی کہ میرا اس مرض کے امد ہی وصال ہو جائے گا۔ اس پر  
میں رونے لگی۔ دوبارہ آپ نے سرگوشی فرمائی کہ تو مجھے یہ خبر

تَوَقَّى فِيهِ تَبَكُّيْتُ ثُمَّ سَأَرَنِي فَأَخْبَرَنِي إِبْنُ  
أَقْلَ أَهْلِهِ يَتَّبِعُهُ فَضَحِكْتُ.

۱۵۶۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ مِنْهُ  
حَتَّى يُحْيِيَهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَوْضِعٍ أَلَدِي مَا  
فِيهِ وَأَخَذَ تَهْجَةً يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ  
اللَّهُ عَلَيْهِمْ لَا إِلَهَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خَيْرٌ

۱۵۶۱. حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
سَعْدِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَرَّ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْجَأَ الَّذِي  
مَاتَ فِيهِ جَعَلَ يَقُولُ لِي الرَّفِيقُ الْأَعْلَى

۱۵۶۲. حَدَّثَنَا أَبُو أَيْبَةَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ  
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هُوَ صَوْنُهُمْ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَعْ بَنِي قُضَيْمٍ قَطُّ  
مَعْدَاةً مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ رَجَعْنَا أَوْ بَخِيرَ فَلَمَّا  
أَشْتَكَى وَحَصَرَ الْفَيْضُ وَرَأْسُهُ عَلَى فَوْخِيسٍ  
نَحْنُ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَتَانِي شَخْصٌ بِمِرَّةٍ نَحْوِ  
سَقْفِ الْبَيْتِ مَشَرَّ قَالَ اللَّهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى  
فَقَدَرْتُ إِذَا لَا يُجَاوِرُنَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حَيٌّ يَشْهَدُ  
الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُ وَهُوَ صَوْنُهُ

۱۵۶۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ عَنْ  
صَخْرِ بْنِ جُبْرِ عَنْ سَعْدِ بْنِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
أَبِي بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَجَّ  
مُسْنَدُهُ إِلَى صَدْرِي وَمَعَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

دی کہ میرے اندر سے تم سب سے پہلے میرے پیچھے آؤ  
گی۔ اس میں میں ہنس پڑی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے  
آپ سے سنا تھا کہ اللہ کے کسی نبی کا اس وقت تک وصال  
جس پر واجب تک اسے دنیا و آخرت میں سے ایک کو اختیار  
کر لینے کا اختیار نہ دیا جائے اس میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کو آپ کے مرض وصال میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ان لوگوں  
کے ساتھ جن پر اللہ تعالیٰ نے نافرمانی (الایۃ) اس وقت میں  
بھی کر آپ کو بھی اختیار دیا گیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پڑے مرنے والے وصال  
میں مبتلا ہوئے تو فرمایا کرتے کہ اسٹے کی رقالت  
میں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ماں ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تندہ سنی کی حالت میں  
فرمایا کہ کسی نبی کی جان اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب  
تک جنت میں اسے اس کا مقام دکھایا نہ جائے پھر چاہے  
تندہ رہے یا آخرت کو اختیار کرے جب آپ بیمار پڑے  
اور وصال کا وقت قریب آیا تو آپ کا سر مبارک حضرت  
عائشہ کے زانو پر تھا تو آپ کو طشی آگئی جب اتفاقاً ہوا کہ  
اپنی نگاہیں گھمک بھت کی جانب فرمائی اور کہا۔ اے اللہ!  
رفیق اعلیٰ میں رکھنا میں جان گئی کہ جو بات آپ نے تندہ سنی  
کے ایام میں فرمائی وہ صحیح ہو رہی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آخری بعد نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کی رحلت میں حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر حاضر ہوئے اور آپ کو سینے  
سے لگاتے ہوئے حضرت عبدالرحمن کے پاس گئی کہ نبی کی مسواک نکلی۔  
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب دیکھا  
تو میں نے ان سے مسواک لے لی، اسے چھایا اور تم کیا اور

سَوَالٌ لَّطُفٌ يُسْتَنْبَهُ خَاصَّةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرًا فَخَاخَذَتْ التَّحِيْلَ فَقَضَمَتْهُ وَنَعَمَتْهُ وَطَهَبَتْهُ شَعْرَ دَحْمَتِهِ إِلَى الشَّيْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْبَهُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْبَ اسْتِنَانًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ هَبَا عَدَا أَتُفَرِّغُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً يَدَهُ إِذَا اصْبَحَ كَقَرَّانٍ فِي النَّوْبِ الْأَعْلَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَضَى وَكَانَتْ تَقُولُ مَا تَبَيَّنَ حَاقِيقِي وَذَا قِنِّي .

۱۵۶۴ - حَدَّثَنَا كُفَيْ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفْسًا يَنْفِيهِ بِالْمَعْوَذَاتِ وَمَسَحَ عَذَّةً يَبِيدُ فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ طَوَّقَتْ الْفَيْثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمَعْوَذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفِيهِ وَأَمْسَرَ يَبِيدُ الشَّيْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ .

۱۵۶۵ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ مُعْتَابٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ الشَّيْبَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَضَعَتْ الْيَدَ قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ وَهُوَ مُسْتَرْزِقٌ ظَلَمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَإِسْمِي وَالْحَقِيقِي يَا شَافِي .

۱۵۶۶ - حَدَّثَنَا الْمُصَلِّتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ الْوَرَّانِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ الشَّيْبُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تَمُوتُ مِنْهُ

پھر صلات کو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی۔ آپ نے خوب سواک کی اور اس سے پہلا اتنی خوبصورتی کے ساتھ سواک کرتے ہوئے میں نے آپ کو ہرگز نہیں دیکھا تھا۔ جب اس سے فارغ ہو گئے تو تھوڑی دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک یا انگشت مبارک آسمان کی جانب اٹھا کر کہا۔ اعلیٰ کی رفاقت میں میں مرتبہ یہی کہتا اور پھر انتقال فرما گئے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ بوقت وصال سر مبارک میری ہنسی اور ٹھوڑی کے درمیان تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو اعوذ باللہ والی سورتیں وغیرہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرنے اور اپنے جسم اطہر پر اپنا دست مبارک پھیرتے۔ جب آپ مرض وصال میں مبتلا ہوئے تو میں نے اعوذ باللہ والی سورتیں وغیرہ پڑھ کر دم کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر آپ کا دست مبارک پھیرا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور وصال سے پہلے آپ کی جانب کان لگاے جبکہ آپ نے پشت مبارک میرے ساتھ ٹکا رہا دیا ہوا تھا تو زبان مبارک سے یوں گویا تھے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق سے ملے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مرض میں فرمایا، جس سے صحت یاب ہو کر نہ اٹھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر لعنت فرمائی کیونکہ انہوں نے اپنے نبی کے

لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ  
مَسَاجِدَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَوْلَا ذَلِكَ لَفُتِنْتُ بِرَبِّ  
خَشِي أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا ۱۵۹۴  
قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَفِيرٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ  
مُسْعُومٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا نَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَدْرَأَتْهُ وَاجَهًا  
أَنْ يَحْتَضِرَ فِي مَيْتِنِي فَذَكَرْتُ لَهُ فَخَرَّ وَهُوَ يَدْعُو  
الرَّحِمَيْنِ يُحْطِرُ جَلَالَهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَتَابِ  
بَيْنَ عَتَابٍ الْمُطْلِقِ وَبَيْنَ نَجْلِ الْأَخْرِقِ عُمَيْدُ اللَّهِ  
قَالَ بَرَزْتُ عَبْدُ اللَّهِ يَا لَيْلَى قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ  
لِي عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ عَتَابِ هَذَا تَدْرِى مِنْ الرَّجُلِ  
الْأَخْرِقِ الَّذِي لَمْ تَسْمِعِي عَائِشَةَ قَالَتْ فَكُنْتُ لَا قَالَ  
ابْنُ عَتَابٍ هُوَ عَمْرِي وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَوَّجَ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْدِثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَا دَحَلَ بَيْنِي وَاسْتَدْرَأَتْ  
بِهِ وَجَعُهُ قَالَ هِيَ يَقُولُ عَمْرِي مِنْ سَبْرِ قَتْرٍ  
لَمْ تَحْطَلْ أَوْ كَيْتُهُمْ لَيْلَى أَتَعْلَمُ إِلَى اللَّهِ اسْر  
فَأَجْلَسْنَا فِي مَحْضِيٍّ لِحَضْرَةِ رَوَّجَ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ مَا مَضَى حَلِيو  
مِنْ يَدِكَ أَنْصَابٍ حَتَّى طَفِقَ يَتَبَيَّرُ إِلَيْنَا بِمِدَّةٍ  
أَنْ هَذَا فَعَلْتُ قَالَتْ فَتَرَخَّصَ إِلَيْنَا فَصَحَّ  
لَهُمْ وَحُطِّبَ لَهُمْ وَأَخْبَرَنِي عُمَيْدُ اللَّهِ بِرَبِّ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ لَمَّا تَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ضَرَبَ نَظْرًا حَمِيمَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَجَاءَتْهُ  
كَسْفًا عَنْ وَسْطِهِ وَهُوَ كَالَّذِي يَقُولُ لَعَنَهُ

کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ اگر اسے مسجد بنا لینے  
کا قصد نہ ہوتا تو آپ کی قبر فوراً کھول  
دی جاتی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
نہ جہنمی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی طبع مبارک نا سادہ بھلی اور مرض شدت اختیار  
کرنے لگا تو آپ نے اپنی اندلیج مطرحت سے دو دانہ مرل میرے  
گھر میں رہنے کی اجازت چاہی، تو سب نے اجازت دے دی۔  
پس آپ دو آدمیوں کے سہارے وہاں سے نکلے اور آپ  
کے قدم مبارک زمین سے گھسٹتے ہوئے آ رہے تھے۔  
دو قوں میں سے ایک حضرت عباس بن عبدالمطلب تھے۔  
اور دوسرے کوئی عبد عبد اللہ کا بیان ہے کہ مجھے عبد اللہ  
نے بتایا کہ جس کا حضرت عائشہ نے ذکر فرمایا تھا، تو حضرت  
عبد اللہ بن عباس نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم اس  
دوسرے شخص کو جانتے ہو جس کا حضرت صدیقہ نے نام نہیں  
نہیں لیا تھا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے نفی میں جواب دیا تو  
حضرت ابن عباس کے فرمایا کہ وہ حضرت علی تھے۔ حضرت  
عائشہ صدیقہ زہیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمایا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میرے گھر میں جلوہ افروز  
ہوئے تو آپ کے مرض میں ادھی انسا نہ ہو گیا۔ فرمایا کہ  
سات شکیں نے پانی میرے اوپر بہاؤ جن کے منہ نہ کھولے  
گئے ہوں اس لیے میں لوگوں کو کوئی وصیت کر سکوں، پس ہم نے  
آپ کو حضرت حفصہ زہیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک  
برتن میں بٹھا دیا اور شکیں سے آپ کے اوپر پانی ڈال دیا۔ یہاں تک  
کہ آپ نے ہاتھ کے شاہ سے ہمیں منع فرما دیا حضرت صدیقہ  
فرماتی ہیں کہ پھر آپ لوگوں کی جانب تشریف لے گئے پس نہیں  
نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔ ابی شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عبد اللہ  
بن عبد اللہ بن عباس نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ اور  
عبد اللہ بن عباس دو قوں نے فرمایا کہ بیماری کے دنوں میں

أَنشَأَ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى إِتَّخَذُوا أَكْبَرَهُمْ لِقَاءَهُ  
 مَاجِدًا يُحَدِّثُ مَا صَعُرُوا أَخْبَرِي عُبَيْدُ اللَّهِ إِنَّ  
 عَاشِمًا قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَمَا حَصَلَنِي عَلَى كَسْبِهِ  
 مَدَاجِيئِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَوِيقَعُ فِي قَلْبِي أَنْ يُعِيبَ  
 النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَمَدًا وَلَا كُنْتُ  
 أَرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ أَحَدٌ مَقَامَهُ إِلَّا تَشَاءَ  
 النَّاسُ بِهِ فَأَسَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ مَرَّاهُ  
 ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو مُوسَى وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٥٦٨. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
الْأَيْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ  
إِسْمَاعِيلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِثَهُ لَبِيسُ  
حَدِيثِي وَذُاقَسِي فَلَا أَكْرَهَ شَيْئًا  
الْمَوْتِ كَأَحَدٍ أَبًا بَعْدَ إِسْمَاعِيلَ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٥٧٩- حَدَّثَنَا فِي اسْتِغَاثِ أَخْبَرَنَا يَسْرُ مَعْنُ  
شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ  
السَّهْمِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ عَنْ  
مَالِكِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ كُوفُ بْنُ مَالِكٍ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ  
الَّذِينَ يَتَّبِعُ عِيسَى ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَا بْنِ  
أَخْبَرَنَا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَهُ مِنْ يَوْمِ رَزَا  
اللَّهُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْعِهِ الَّذِي تَرَى  
فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا حَسَنِ كَيْفَ أَصَابَكَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَابَهُ  
بِعَمْدِ اللَّهِ بِأَمْرٍ مَا أَخَذَ بِمِثْلِهِ عَتَا بْنُ  
عَبْدِ الْعُطَيْبِ فَقَالَ لَمْ أَفْعَلْ وَأَنْتَ بَعْدَ ثَلَاثِ عُمَدٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاند کے اندر صبا کا چہرہ چھپاتے تھے۔  
جب حلہ گھر پر تو میرے والد کو کھول دیتے، اور آپ ہی فرماتے، میرے والد صبا کی پرہ  
اشک لعلت جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا ان کی اس  
حکمت سے آپ پہننے کے لئے فرماتے۔ مجھے میرا والد نے خبر دی کہ حضرت  
حاکمہ مدیقہ نے فرمایا کہ میں نے امامت کے فیصلے سے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کو سنانے کی کوشش کی اور اس غرض سے باہر اور عرض گزار ہوئی  
میرے دل میں یہ خیال برز نہیں تھا کہ آپ کے ہاتھ میں سے ہمدی لوگ  
محبت کریں گے بلکہ میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ جو آپ کا ہاتھ میں ہو گا لوگ  
اسکو خوش شمار کریں گے یہی ہی جانتی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زکریا  
کو امامت کے لئے مقرر فرما کریں، پس کہ حضرت ابی بکر حضرت خالد کو بھی اور حضرت  
ابی حسان نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وصایت کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو آپ کا سر سہارے پر میری بنسلی اودھ ٹھونڈی سے لگا ہوا تھا۔ جب سے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کو دیکھا ہے تو کسی کے لئے موت کی سختی مجھے ناپسند نہیں رہی۔

حضرت کعب بن مالک رضاعی ان تین میں سے ایک ہیں جن کی توبہ قبول ہوئی تھی، ان کو حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہم نے عبود کی کڑب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مرتد میں دت کہ جس میں آپ کا وصال ہوا، حضرت علی باہر نکلے تو لوگوں نے کہا اے ابی عباس! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتد کیسے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ خدا کا حکم ہے، اچھے ہیں۔ پھر حضرت عباس بن عبد المطلب نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ - خدا کی قسم تم بین حق کے بعد انہی کے ظلام میں جاؤ گے، بخدا مجھے نظر آ رہا ہے کہ اس مرتد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو جائے گا کیونکہ میں نے موت کے وقت بنی عبد المطلب کے چہرے دیکھے ہیں۔ تم رضاعی جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ





تَوَرَّتْ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَعْرِي وَخَيْرِي  
وَأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرَيْقِهِ بِعَنْدِ مَوْتِهِ  
دَخَلَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَبَيَّيْنَا الشَّيْءَ الَّذِي أَنَا  
مُسْتَعِدٌّ لِمَسْئُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيَّ وَتَرَوْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السَّوَالَةَ  
فَقُلْتُ اخْذْ لَكَ فَشَاءَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعْمَ  
فَتَنَا وَلَمْتَهُ فَامْتَدَّ عَلَيْهِ وَخَدَّتْ أَلْيَتُهُ لِيَكُ  
فَأَشَاءَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعْمَ فَلْيَتَمَتَّ وَبَيْنَ يَدَيْهِ  
رُكُودٌ أَوْ غَلْبَةٌ يَشْكُ عَمْرٍَ فِيهَا مَا أَقْبَحُ  
يَدْخُلُ يَدِي فِي الشَّأْنِ فَيَمْسَسُ بِهَا وَجْهَهُ يَقُولُ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّهُ لَإِلَّهِ لَلْعَوْتِ سَكَرَ ابْتُ لَوَصَّبَ  
يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَقًّا قَبْلَ  
وَمَالَتْ يَدَاهُ

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ كُرْدَةَ  
أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ لَيْلِي  
مَا تَرَاهِي يَقُولُ آمِنْ أَنَا عَدَا آمِنْ أَنَا عَدَا  
يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَمَّا وَابْحَرِكُونَ  
حَيْثُ كُنَّا فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَقٌّ مَا تَرَاهِي  
عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا تَرَاهِي فِي الْيَوْمِ لَيْلِي  
كَانَ يَدُهَا عَلَى رِجْلِي فِي بَيْتِي فَقَبَضَهُ اللَّهُ  
وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَعْرِي وَخَالَطَ  
رِيقَهُ رِيقِي ثُمَّ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ مِرَالٌ يَسْتَنْ بِهِنَّ فَتَنَّهُ إِلَيْهِ  
مَسْئُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ  
أَعْطِنِي هَذَا السَّوَالَةَ يَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَعْطَانِي  
فَقَبَضَتْهُ ثُمَّ مَضَتْهُ فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَقَتْ يَمُوهُ

سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے اللہ آپ کے لعاب دین کو طے دیا۔  
بجائیں کہ حضرت عبدالرحمن میرے پاس آئے اللہ ان کے ہاتھ میں  
مسواک تھی اسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹیکہ لگاتے تھے۔  
میں نے دیکھا کہ آپ مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں تو میں نے جان لیا  
کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا اسے میں  
آپ کے لئے لے لوں؟ آپ نے سر ہانک سے اثبات کا اشارہ فرمایا  
پھر میں عرض گزار ہوئی کہ کیا اسے میں آپ کے لئے نرم کر دوں؟ آپ  
نے تھاب میں سر ہانک سے اشارہ فرمایا۔ پس میں نے اسے چبا کر  
نرم کر دیا اللہ آپ کے سانسے پانی کا ایک برتن نکال دیا تھا۔ میں آپ  
بہادوست مہرک پانی میں ڈال کر سے اپنی ہوس پر پھر لیتے تھے  
لو لگاتے۔ میں مجبور گرداں، بیشک موت نکال دینے سے مجبور ہوئی تھی  
سے ہم آپ نے ہاتھ دھر لیا اللہ کہنے لگے۔ اعلیٰ کی رفاقت میں یہاں تک  
کہ آپ نے وصال فرمایا اللہ دست مہانک نیچے آگیا۔

ہننام ہی عروہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرقہ وصال  
میں فرمایا کرتے۔ کل میں کس گھر میں ہوں گا؟ کل میں کس کے پاس ہوں  
گا؟ آپ حضرت عائشہ کی باری کا اظہار فرماتے تھے۔ پس آپ کی  
انفراج مطہرت سے امانت لے لی کہ آپ جس کے پاس چاہیں  
وہاں رہیں، پس آپ وصال تک حضرت عائشہ کے گھر رہے۔ حضرت  
عائشہ فرماتی ہیں کہ جس روز آپ کا وصال ہوا ویسے ہی وہ میری ہی  
باری کا دن تھا۔  
تو آپ کا سر ہانک میرے  
مجھے اویس سے لگا ہوا تھا اور اس وقت اللہ تعالیٰ  
نے آپ کے لور میرے لعاب دین کو ایک جگہ طے دیا اور  
بتایا کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر آئے اور ان کے  
پاس مسواک تھی جس کے ساتھ وہ مسواک کرتے تھے۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف دیکھنے لگے تو  
میں نے کہا اے عبدالرحمن! یہ مسواک مجھے دے دو۔ پس  
انہوں نے وہ مجھے دیدی، میں نے وہ چبا کر رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو کھنکھائی۔ میں اپنے اس کے ساتھ مسواک کی اور اس وقت

مُسْتَدِرٌّ إِلَى مَعْدِنِي

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُوَيْسَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي يَدِي وَسَبْعَ سَحَرِي وَبَحْرِي وَكَأَنَّ أَحَدَنَا تَعَوَّذَ بِمَدْعَاهُ إِذَا مَرِضَ فَذَهَبَتْ أَجْوَدُكَ فَرَفَعَهُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فِي السَّمِيقِ الْأَعْلَى وَمَرَّعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَفِي يَدِي جَوْشَنُ كَرَامَةٍ فَظَنَرُ إِلَيْهِ السَّمِيقُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَسَتْ أَنْ لَهُ بِهَا حَاحَةٌ فَأَسَدُ تَهَا فَمَضَتْ رَأْسَهَا وَنَفَسَتْ مَا قَدْ فَتَحَتْهَا إِلَيْهِ فَمَا سَتَرَتْهَا كَأَنَّ مَا كَانَتْ مُسْتَتَارَةً لَهَا وَلَيْسَ بِهَا فَسَقَطَتْ أَوْ سَقَطَتْ مِنْ يَدِي فَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ بَيْتِي وَبَيْتِهِ فِي الْآخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا دَاوِلَ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرِ وَ-

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا آبِيثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ أَبَاحْكَرَ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكِينٍ بِالسُّنَحِ حَقَّ نَزْلٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَكُنِ النَّاسُ حَقَّ دَخْلٍ عَلَى عَائِشَةَ فَتَيَمَّمُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَخْتَلِي بِثَوْبٍ جَدِيدٍ فَكَفَّتْ عَنْ وَجْهِهِ مَقَرًّا كَتَبَتْ عَلَيْهِ فَقَبَّلَتْ وَكَانَ مَقَرًّا قَالَ يَا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَيْنَكَ هُوَ تَيَمَّمُ أَمَّا الْجَوْشَنُ الَّذِي كَتَبْتَ عَلَيْهِ فَقَدْ هَمَّهَا قَالَ لَمْ يَكُنْ وَحْدَهُ تَيَمَّمُ أَوْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ دُسْمًا يُصَلِّيهِ لَمْ يَكُنْ حَقًّا أَجْلِي شَيْءًا غَمْرًا

آپ میرے سینے سے ٹیک لگاتے ہوئے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں وفات پائی اور میری ہی باری کا دن تھا اور میرے سینے کے ساتھ آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ جب آپ بیدار ہوئے تو ہم میں سے ہر ایک تعویذ پڑھ کر دعا مانگتی۔ چنانچہ اس موقع پر حبیب میں نے تعویذ پڑھا تو آپ نے آسمان کی جانب نظر اٹھا کر کہا۔ اعلیٰ رفاقت میں۔ اعلیٰ رفاقت میں۔ ہم سارے پاس عبدالرحمن بن ابوبکر کئے اللہ کے ہاتھ میں ایک ہری کٹڑی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی جانب دیکھا تو میرا خیال ہوا کہ آپ اس کی عزت میں فرماتے ہیں۔ پس میں نے وہ ان سے لے لی اور اس کا ایک سرا جہا کہ فرم کر دیا، پھر وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دی، آپ نے اس کے ساتھ سواک کی وضو تھی سے سواک کی اور پھر آپ سے دینے لگے۔ پس وہ آپ نے پھینک دی وادست مبارک سے گر گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس روز میرے اور آپ کے لعاب و اس کو ایک جگہ ملا دیا جو آپ کا نبی میں آخری اور آخرت میں پہلا دن تھا۔

ابو سہر کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سواک کی وضو کرنا واجب ہے اگر کسی کو مسجد نبوی میں داخل ہوئے اور کسی شخص سے کلام نہ کیا یہاں تک کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس پہنچے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے حضور کو یکسوئی کلمے سے ڈھانپا ہوا تھا۔ انہوں نے ہر روز کو کھولا پھر مجھے حضور کو بوسہ دیا اور دوسرے کے پھر کئے۔ میرے ماں باپ آپ پر نذرانے مانگتے تھے آپ ہم کو مومن جمع نہیں ہوتے گا۔ آپ کے لئے صرف یہی موت ہے جو کبھی ہوئی تھی اور مانع ہو گئی۔ ہر کی لایاں ہے کہ اللہ کے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ کو لوگوں سے کچھ کہہ رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ عمر! مجھ جادو! لیکن حضرت عمرؓ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا تو لوگ حضرت عمرؓ کو کچھ کہنے کی جانب بڑھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے

فَأَنبَأَهُمْ أَنَّ يَجْلِسُ فَاقْبَلُ الْإِثْمَ مِنَ الْيَهُودِ  
تَرَكُوا أَهْلَهُمْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَا بَعْدُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ  
يَعْبُدُ مُحَمَّدًا أَصْنَى لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ مُحَمَّدٌ أَقْدَمَ  
مَاتَ وَمَنْ كَانَتْ مِنْكُمْ يَحْسِبُ أَنَّ اللَّهَ هِيَ أَنَّهُ سَمِيَ  
لَا يَعْرِفُ قَالَ إِنَّهُ دَعَا مُحَمَّدًا لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
خَلَعَ مِنْ قَبْلِهِ الشُّكْلُ إِلَى قَوْلِهِ الشَّارِكِيُّ وَ  
قَالَ وَاللَّهِ يَكُنَّ النَّاسُ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ تَزَلَّ  
هَذَا الْآيَةُ حَقٌّ مَلَأَهَا أَبُو بَكْرٍ مِنْ فَتَقَاتِهَا وَ  
النَّاسُ كُلُّهُمْ فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِنْ النَّاسِ إِلَّا  
يَسْتَلُوها فَأَخْبَرَنِي سَعِيدٌ أَنَّ الْمُسَيْبَ أَتَى حَمْرًا  
قَالَ وَأَنْتُمْ مَا هَرُ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا قُرَيْشٍ تَلَاها  
فَعَمِرْتُ عَنِّي مَا لَيْتُنِي رَجُلًا يَدْعُو أَهْلِي وَ  
إِلَى الْأَمْوَالِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا إِنَّ إِلَهِي وَ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ.

١٥٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى  
بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُثْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَزَيْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا هَكِيمٍ  
قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ .

١٥٤٦. حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَرَبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا  
قَائِمُ عَائِشَةَ لَدَى دُفْنِهَا فِي مَرْجِنِهِ نَحْنُ  
يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلِدُوا وَلِيَّ قُلْنَا كَرَاهِيَةً  
الَّتِي يُضِلُّهَا وَأَعْتَدَتْ أَنْ تَقَالَ أَمَّا أَهْلُكُمْ  
أَنْ تَلِدُوا وَلِيَّ قُلْنَا كَرَاهِيَةً الَّتِي يُضِلُّهَا وَأَعْتَدَتْ  
فَقَالَ لَا يُبْقِي أَحَدًا فِي السَّيِّئِ إِلَّا لَدَا نَا أَنْظُرْ  
إِلَّا الْعَبَّاسَ وَذِيهِ لَمْ يَشْهَدْ كَرَاهِيَةً لَمْ  
أَبَى الرَّيَّانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۷۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ نَفْسٌ مِثْلُ نَفْسِي فِي حَقِّهِ فَلْيُقَاتِلْهَا فَبِأَيِّ كَفٍّ قُتِلَتْ؟

فرمایا کہ جو تم میں سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت و کتابت کو محمد مصطفیٰ القوافات پر مبنی اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے اس کے بھی نہیں مرے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ محمد تو ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے اللہ رسول برپا کئے۔۔۔۔۔ تا انا کریم (سورۃ الک عمران آیت ۴۸) آدم کا بیان ہے کہ خدا کی قسم ہوں معلوم ہوتا تھا جیسے لوگوں کو یہ معلوم ہی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی نازل فرمائی تھی جب حضرت یوحنا نے اس آیت کی تلاوت فرمائی تو آپ سے سیکھ کر سب لوگ اس پر چڑھے گئے وہ کوئی شخص رسالہ نہ دیا جو اس کی تلاوت نہ کر رہا ہو سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا خدا کی قسم مجھ کو معلوم ہوا کہ گویا میں نے اپنی دفعہ حضرت ابو بکرؓ کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا۔ میں ڈر گیا میری دونوں ٹانگیں کانچنے لگیں، یہاں تک کہ معلوم سے زمین پر گر گیا جب میں نے یہ سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے ہیں۔

عبداللہ بن محمد اللہ بن علیہ نے حضرت عائشہ صدیقہ  
اور حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ  
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد  
آپ کو دوسرا دیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرا مرنے کے وقت تک یہی کلمہ علی اللہ علیہ وسلم کو دینی ہال میں لٹکا رکھا تھا۔ شاید اس سے ہمیں منع فرمایا جیسے ہر مریض، انکار کیا کرتا ہے، جب آپ کو اتفاق ہو تو فرماتے تھے کیا میں نے تمہیں دعا دینے سے منع نہیں کیا تھا؟ ہم ہر مریض کو گواہ دیتے کہ شاید یہ اکی لڑا ہے جیسے ہر مریض انکار کیا کرتا ہے، آپ نے فرمایا کہ گھر میں اس وقت جسے بھی موجود ہیں سب کو دعا دینا کہ ماسواستہ تمہاں سے کہہ دو کہ اس وقت موجود نہ تھے۔ اس حدیث کی سند یہ ہے ابو الزناد، ہشام، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا علیہ وسلم۔

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ کسی نے حضرت عائشہ صدیقہ

أَخْبَرَنَا أَنَا وَآخَرَتَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ أَبِي بَرٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ لُسَيْدَتَهُ إِلَى صَدْرِىْ فَدَعَا بِالنَّظْمِ فَقَالَتْ: فَكَيْفَ أَذْهَبُ إِلَى عِلِّيٍّ؟

۱۵۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا فَكَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّبِيِّ الْوَصِيَّةُ أَوْ أَمْرٌ فَاطْلُقْ أَوْفَى بِكِ أَبِي اللَّهِ.

۱۵۷۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو لَاحِظٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ الْحَارِثِ قَالَ: مَا تَرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً إِلَّا بَقَعْتُهُ الْبَيْضَاءِ الَّتِي كَانَ يَرْكُهَا وَسَلَاحَهُ وَأَمْرًا جَعَلَهَا ابْنُ السَّبِيلِ صَدَقَةً.

۱۵۸۰ - حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ تَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَلَتْ عَشَاءُ فَقَالَتْ: خَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَاحْكُمِي أَمَّا فَقَالَ: لَهَا نَيْسٌ عَلَى أَبِيكَ كَرَمٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَتْ: قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَجُلًا دَعَا يَا أَبَتَاهُمَا جَنَّةَ الْبَرِّ دَرَاهِمَ مَا دَرَاهِمُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جَبْرِئِيلَ نَمَاعًا فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ: خَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ يَا أَسْرَاطًا بَتَ أَهْلُكُمْ أَنْ تَخْفُوا عَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُرَابِ.

بِأَمْرِ الْخَيْرِ مَا تَحْكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى

کے صلئے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو وصی بنایا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ کس نے کہا؟ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے میرے سینے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی، پھر آپ نے گلی کرتے کرتے طشت طلب فرمایا، تو مجھ بھی ہتھ نہ لگا اور آپ کا وصال ہو گیا۔ بتائیے حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کے لئے وصیت کب فرمادی؟

ظہر نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں، میں نے دریافت کیا کہ پھر لوگوں پر وصیت کرنا کیسے فرمائی پھر ایسا کس نے انہیں اس کا حکم دیا؟ فرمایا: وصیت کرنا اللہ کی کتاب کے مطابق ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہم و دینار چھوڑے اور نہ لونڈی غلام، اما سوائے ایک سفید خمر کے جس پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اور ہتھیاروں کے اور کچھ زمین کے جو آپ نے مسافروں کے لئے وقف کر رکھی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض نے شدت اختیار کر لی، وہ آپ بیہوش ہو گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہائے میرے، اباحان کی تکلیف آپ نے ان سے فرمایا، تمہارے اباحان کو ان کے ہتھکب سے ہرگی جب حضور کا وصال ہو گیا تو انہوں نے کہا: اسے اباحان! رب کریم نے آپ کی دعا قبول فرمائی اباحان! آپ تو جنت الفردوس میں قیام پذیر ہیں، اباحان! میں اس ظلم کی خبر حضرت جبریلؑ کو سناتی ہوں، جب آپ کو دفن کیا جا چکا تو حضرت فاطمہؑ نے حضرت انسؓ سے کہا کہ تمہارے دلوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنا مجھے برداشت کر لیا۔

رسول خدا کا آخری کلام۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ۱۵۸۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
 اللَّهِ قَالَ يُوْنُسُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 الْمُسْلِمُ فِي رَجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْيَانِ عَائِشَةَ  
 قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 وَهُوَ صَاحِبُ رَأْيٍ لَوْ رَأَيْتُمْ نَبِيًّا حَتَّى مِزَى  
 مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ مَثَرُ نَخِيرٍ فَفَتَنَّا نَزَلَ بِهِ  
 قَدَاسُهُ عَلَى فَيْحٍ عَلَى غَيْثٍ عَلَيْهِ مَثَرُ أَهْنٍ  
 فَاشْتَصَصَ بَصْرَةً إِلَى سَقَمِ السَّيِّئِ مَثَرُ قَلِ  
 اللَّيْمِ الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فَفَلَنْتُ إِذَا لَا يَخْتَارُنَا  
 وَخَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا  
 وَهُوَ صَاحِبُ رَأْيٍ قَالَتْ وَكَانَتْ أُخْرِجُكُمْ فَكَلَّمْتُهُمَا  
 اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى

سعید بن مسیب سے کہتے ہی اہل علم کی موجودگی میں بتایا کہ  
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
 وسلم تنہا ہی کی حالت میں فرمایا کہ کسی نبی کا اس وقت  
 تک وصال نہیں ہوتا جب تک وہ اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ  
 نہ لے پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔ جب آپ بیبا دھڑے تو  
 آپ کا سر مبارک میری زبان پر رکھا۔ آپ پر وحی طاری ہو گئی۔  
 جب فاقہ ہوا تو آپ سے لٹکائیں گھر کی چھت سے لٹکیں۔  
 پھر کہا۔ اے اللہ! میں اعلیٰ میں عرض گزار ہوں کہ کیا اب  
 آپ ہمیں پسند میں فرماتے؟ اور میں کہہ گئی کہ ہاں آپ  
 ہم سے اشارہ فرمایا کہتے تھے وہ درست ہے۔  
 حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ آپ کا آخری کلام یہی ہے۔  
 اے اللہ! رفیق اعلیٰ۔

### رسول خدا کا وصال

بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ۱۵۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ  
 عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ  
 عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ  
 بِسَكَنٍ عَشَرَ سِنِينَ يُرْمَلُ عَلَيْهِ الْقَرَأَةُ أَنْ وَ  
 بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا  
 ۱۵۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا  
 اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ  
 الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَلَّى وَهُوَ آيَةُ شَلَاثٍ وَبِشْرٍ  
 وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ  
 الْمُسْلَبِ مِثْلَهُ

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس  
 رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
 وسلم دس سال تک مکہ میں رہے جبکہ آپ پر  
 قرآن کریم نازل ہو رہا تھا اعداد میں سال عربیہ منورہ  
 میں۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی  
 اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو  
 آپ کی عمر تیرہ سال تھی۔ ابن شہاب کا بیان  
 ہے کہ سعید بن مسیب (رضی اللہ عنہ) سے بھی مجھے  
 ایسا ہی بتایا ہے۔

وصال کے وقت رسول خدا کی زہرہ زہرا کی زوجہ تھیں۔  
 اسود بن یزید نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
 عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

بَابُ ۱۵۸۴- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُهَيْبُ  
 عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

قَاتِلُ كُرَيْشٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدَعُهُ  
مَرْهُومٌ رَجُلٌ يَكُونُ بِجَنْبِ بَنِي نَدِيعٍ

• بِأَمْرِ بَعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فِي مَرْجِيَةِ الذِّمِّيِّ قَتْلِهِ

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الطَّحْطَاحُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
عَنِ الْمُضَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ  
عُقْبَةَ عَنْ سَدِّ بْنِ أَبِيهِ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَقَالَ لَقَدْ  
مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَابْتَغُوا أَتَكْفُرُونَ  
فِي أَسَامَةَ وَأَمْرَهُ حَدَّثَنَا الثَّانِي

۱۵۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ حَسَنٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ  
بَقِيًّا وَابْنَ عَمْرٍو أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ  
النَّاسَ فِي إِمَانِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ تَطَعْتُمْ إِلَيَّ إِمَانِي فَقَدْ  
كُنْتُمْ تَطَعْتُونَنِي فِي إِمَانِي أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَأَبِيهِ  
اللَّهُ إِنَّ كَانَ لَخَلِيفَتَا بِلَا مَا سَأَلَا وَإِنْ كَانَ لَيَنْ  
أَسَيْتَ إِلَيْهِ لَيَنْ وَإِنْ هَذَا لَيَنْ أَحَبَّ النَّاسِ  
إِلَيَّ بَيْنَهُمَا

• بِأَمْرِ

۱۵۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الطَّحْطَاحُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
وَهَبُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو وَعِدَّ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ  
عَنِ ابْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجْتُ مِنْ أَيْمَنِ  
مُحَاسِنٍ مِنْ قَبْلِ مَذَابِجِ حَقَّةٍ فَاقْبَلْ  
رَأْيِي فَقُلْتُ لَهُ الْخَبْرُ فَقَالَ دَعَا النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ نَسِيتُ هَلْ تَمُنُّ

وصال ہو تو آپ کی زندگی ایک یسوی کے پاس نہیں دینا یا تیسرا  
اتار کے بدلے گروی رکھی ہوئی تھی۔

رسول خدا کا مرض وصال میں اسامہ بن  
زید کو امیر لشکر بنانا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ  
جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید کو رسول اللہ کا امیر لشکر  
بنایا تو بعض لوگ یہ سگوتہا کر رہے تھے کہ اس پر نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اسامہ  
کے بارے میں گفتگو کرتے ہو حالانکہ وہ مجھے تمام لوگوں سے  
زیادہ پیارا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر روانہ فرمانے لگے اور اس کا  
سپہ سالار حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا ان کی امارت  
پر بعض حضرات معترض ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم عطیہ دینے لگے کہ اسے جو سمجھے اور فرمایا اگر نہیں اس  
کی امارت پر اعتراض ہے تو قیل ازہی تم، اس کے دو بھائی  
کی امارت پر بھی تو معترض ہوئے تھے۔ حالانکہ خدا کی  
قسم وہ امارت کے اہل تھے اور مجھے سب لوگوں سے  
پیادہ سے تھے اور ان کے بعد یہ (حضرت اسامہ) مجھے  
سب لوگوں سے پیارا ہے۔

وصال کے بعد ایک واقعہ۔

ابو الخیر نے مناجاتی سے دریافت کیا کہ مجھے کب ہجرت  
(مذہب مزہ کی جانب) کی انہوں نے فرمایا کہ تم اس سے ہجرت کرنے کے  
پچھلے توجہ حق کے مقام پر پہنچے تو ایک سوار ہمارے پاس پہنچا  
جس سے ہم نے میر طیبہ کے حالات پوچھے تو اس نے جواب دیا کہ  
ماخوذ ہونے کے بعد ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے  
سیر کر دیا تھا۔ ابو الخیر نے پوچھا کیا آپ شب قدر کے بارے میں کچھ  
جانتے ہیں؟ جواب دیا ہاں مجھے نبی کریم کے مؤذن حضرت بلال کے بیان



فِي تَبْلِيغِ الْفَتْحِ بِشَيْءٍ قَلِيلٍ  
نَحْنُ أَخْبَرُ فِي بِلَالٍ مُؤَدِّقٍ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَمَّا فِي السَّبْعِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ

• باب ۵۵۶ كَرَعَ غَزَا الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

۱۵۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا  
سُرَّاءُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ رَجُلًا  
ابْنَ أَرْفَعَةَ كَرَعَ غَزَا وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ فَخَلَّتْ كَرَعَ غَزَا  
الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ

۱۵۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا  
الْبَرَاءُ قَالَ غَزَا وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ

۱۵۹۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ  
بْنُ مُحَمَّدٍ بَنَ حَمَلِي بَنَ هِذَالٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ  
بْنُ مَكِينٍ عَنْ كَثْمِ بْنِ عَيْنٍ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ  
أَبِي رِفْعَةَ عَنْ أَمِّهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَبْعَةَ عَشْرَةَ غَزَا

## کتاب التفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الرَّحِيمُ اسْمَانِ مِنَ الرَّحْمَةِ  
الرَّحِيمِ وَالرَّاحِمُ بِمَعْنَى وَاحِدٍ كَالْعَلِيَّةِ  
وَالْعَالِيَةِ

• بَابُ مَا جَاءَ فِي قَاتِلَةِ الْكِتَابِ  
وَسَيِّئَاتِ أُمَّ الْكِتَابِ أَتَى بِبَدَأَ يَكْتُبُهَا فِي  
الْمَعْنَايَةِ وَبَدَأَ يَكْتُبُهَا فِي الصَّلَاحِ  
وَالدِّينِ الْجَزَاءُ فِي الْخَيْرِ وَالْخَيْرِ كَمَا مَعْنَى

مکہ ورمضان المبارک کے آخری محفلے کی ساتویں رات (گویا  
ساتھ سو سو رات ہوئی ہے۔

رسول محمد کے غزوات کی تعداد۔

ابو اسحاق نے حضرت نوریہ رحمہ اللہ سے پوچھا  
کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے غزوات میں  
شریک ہوئے تھے انہوں نے جواب دیا کہ ستر غزوات میں ہیں  
سے پھر پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کل کتنے غزوات فرمائے  
جواب دیا کہ انیس غزوات۔

ابو اسحاق بن رجاء نے حضرت مرثدہ بن عاصم رحمہ اللہ سے  
اللہ عزوجل سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
عیدہ وسلم کے ساتھ میں نے پندرہ غزوات میں شریک  
ہونے کا ثبوت حاصل کیا۔

ابن بریدہ نے اپنے والد ابو عبد الرحمن بن حبیب  
رحمہ اللہ عزوجل سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سولہ غزوات میں شریک ہونے کی  
سعادت حاصل کی ہے۔ ان بزرگوں کے ایسے بیانات  
حدیث نصت کے طور پر ہیں۔

## کتاب التفسیر

اللہ کے نام سے شروع جو کائنات پروردگار کے دروازے پر  
وہم ادا و تمام ذات پاری تعالیٰ کے دونوں نام  
رحمت سے ہیں۔ وہم ادا و تمام اسی طرح ہم معنی ہیں  
جیسے عظیم ادا و تمام ہیں۔

سورۃ فاتحہ کی تفسیر۔

اس سورت کو ام الکتاب بھی کہتے ہیں کیونکہ اس سے  
قرآن کریم کی کتابت شروع ہوتی ہے اور نماز کی ابتدا بھی اسی کی  
قرأت سے ہوتی ہے۔ اسی کے بعد ادریس کا بلا ملو ہے

تَدَانُ دَقَّانُ مُجَاهِدٌ بِالذِّينِ يَالْحَسَابِ  
مَدِينِينَ مَعَا سِينِ .

۱۵۹۱. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ حَقِصِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ الْخَسْبِيِّ بْنِ الْمَعْنَى  
قَالَ كُنْتُ أَصِلُهُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُّهُ أُجِبُهُ فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ أَصِلُكَ فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ  
اللَّهُ اسْتَجِيبُوا لِقَوْلِ الرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ فَمَا  
قَالَ لِي لَا عِشْتُكَ سُورَةٌ هِيَ أَعْظَمُ لِلشُّوَبِ فِي  
الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَعُودَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَخَرَّ أَخَذَ  
بِيَدِي فَقَالَ إِذَا دَعَاكَ فَجَبِّحْ لَهُ أَلَمْ يَقُلِ  
لَا عِشْتُكَ سُورَةٌ هِيَ أَعْظَمُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ  
قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي  
وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الْحَدِيثُ الْأَدْنَى .

باب ۵۵۵ غَيْرُ الْمُخْصُوصِ عَلَيْهِمْ وَلَا  
الضَّالِّينَ

۱۵۹۲. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ  
أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنْ سُكَيْنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرُ الْمُخْصُوصِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ  
فَقُولُوا آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ  
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .

جیسے کہ یہ کہیں کہ جب وہ یہاں سے کہیں کہ اللہ تعالیٰ سے حساب کرو  
ہے اللہ تعالیٰ سے حساب کیا گیا ہو ۔

حضرت ابو سعید بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں  
ایک دفعہ مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے بلایا لیکن میں آپ کے بلا سے غافل رہا اور فارغ  
ہو کر میں عرض گزار ہوا اے رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ  
نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے، اللہ داد دے گا رسول  
کے بلائے پر حاضر ہو جائے گا کہ وہ جس میں بلائی ہو (سورۃ الانفال، آیت ۲۴)  
پھر مجھ سے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی سورت دیتا ہوں جو قرآن کریم کی تمام  
مسودوں کی سردار ہے اس سے پہلے کہ تم مسجد سے صلوٰۃ پھر آپ نے  
میں ہاتھ پکڑ لیا اللہ جب کبھی تمہارے قلوب سے ہلنے کے قوی عرض کر دے  
ہو، کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ میں تجھے ایک ایسی سورت  
بتاؤں گا جو قرآن کریم کی تمام مسودوں کی سردار ہے؟ فرمایا،  
وہ الحمد للہ ہے۔ یہی سورت ثانی (سات کہنوں والی) اور  
قرآن حکیم ہے جو مجھے عطا فرمائی گئی ہے ۔

غیر المخصوص علیہم ولا الضالین کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المخصوص علیہم ولا  
الضالین کے قول آمین کہہ کر پڑھیں اس کا آمین کہنا فرشتوں  
کے آمین کے کہنے سے موافقت کر گیا اس کے ساتھ گناہ  
معاف فرمادیئے جاتے ہیں ۔

وہ فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ نماز کی وہ طرح موافقت کر سکتے ہیں۔ ایک تو وقت کے لحاظ سے اور دوسرے آواز کے  
لحاظ سے۔ بل موافقت تو سارے ہی کرتے ہیں کہ جس وقت امام دے گا انصافین کہہ دے تو فرشتے آمین کہتے ہیں وہ مقتدی بھی آمین کہتے ہیں خواہ  
وہ آہستہ آمین کہیں یا آواز سے۔ دوسری آواز والی موافقت فرشتوں کے ساتھ ہی کہتے ہیں جو آمین آہستہ کہتے ہیں کیونکہ فرشتے آواز سے آمین  
نہیں کہتے۔ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ میرے فرشتوں کی موافقت کے باعث آہستہ آمین کہنے کو ترجیح دیتی ہے کیونکہ اس کے اندر گناہوں کی معافی  
کو شہادت پہنچا ہے۔ عاقلان عالم ۔





الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الدِّينِ الْمَقَامِ  
عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ يَدَ يَدَا أَوْ هُوَ سَمْعَكَ  
قُلْتَ إِنَّ ذِيكَ لَعَظِيمٌ قُلْتَ فَتَقَرَّأَيْ قَالَ وَأَنْ  
تَقْتُلَ وَلَدَكَ نَخَافُ أَنْ يُطْعَمَ مَعَكَ قُلْتَ كَمْ  
أَقْبَلُ قَالَ أَنْ تَزَانِي حَبِيبَةَ جَارِلَةَ

• بِأَنْتَبَ قَوْلِهِ تَعَالَى قَطَلَبَ عَنْيَكُمْ  
الْعَبَاءَ وَأَرْسَلْنَا عَنْكُمْ آلَمِنَ وَالشُّلُونَ كُلَّ  
مِنْ كَلَبَتِ مَا زَفَمَكُمْ وَمَا ظَنُّونَا وَنَكُونَ  
كَأَنَّا الْفَسْهُورِ يَطْلُونُ . وَقَالَ مَجَابِدَةُ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۹۵ . حَدَّثَنَا أَبُو مَعْبُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُلَيْمَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْثٍ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمَاءُ مِنَ الْمَنِّ وَمَا وَهَى  
يُشْفَى وَتَلْعَيْنُ

• بِأَنْتَبَ قَوْلِهِ وَإِذَا قُلْتُمْ ادْخُلُوا هَذِهِ  
الْعَرْمَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ يَشْتَكِرُونَ رَعْدًا  
ادْخُلُوا الْمَنَابَ سَجْدًا أَوْ قُولُوا اجْطَلَةُ نَعِيمٌ  
لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَبْرِيَّةُ الْمُخْشِعِينَ رَعْدًا  
وَأَمْرٌ كَثِيرٌ

۱۵۹۶ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُدَّادٍ عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْدِيَنٍ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ  
عَنْ هَتَمِ بْنِ مَسْبُوحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لِمَنْ إِبْرَاهِيمُ لَمْ يَكُنْ  
الْمَنَابَ سَجْدًا أَوْ قُولُوا اجْطَلَةُ فَدَخَلُوا أَيْوَنُونَ  
عَلَى إِسْتِئْذَانِهِمْ فَبَدَّ لَوْ أَنَّ قُلُوبَهُمْ اجْطَلَةُ حَبَّةٌ  
فِي شَعْرَةٍ

• بِأَنْتَبَ قَوْلِهِ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلْجَنَّةِ  
وَقَالَ عَلَيْهِ مَتَّحِبَرٌ وَمَيْكَ وَسَرَّافٌ

کرنا، حالانکہ میں نے تجھ پر کیا ہے، میں نے عرض کیا کہ واقعی یہ تو بہت بُرا  
گناہ ہے، پھر میں نے دریافت کیا کہ اس کے بعد کوئی گناہ ہے؟  
فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ  
کھائے گی۔ میں عرض گزار ہوا کہ اس کے بعد فرمایا، پھر یہ کہ تو  
اپنے ہمسایے کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔

وَقَطَلَبْنَا عَلَيْكُمْ الْعَبَاءَ كَيْ تَفْهَمُوا  
ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اصرار کرنے کے بعد اس بیان کی تفسیر پر متوجہ  
ہوئی، اتنا کہ وہ ہماری وی بری مقرر کی پھر میں اولاد میں نے ہمارا کہہ کر  
بگڑا ہوا اپنی بیویوں کا بگاڑ کرتے تھے سورۃ البقرہ آیت ۲۰۷ میں بتا دیا کہ  
میں ایک سو گنا گنہگار ہوں ایک سو گنا گنہگار ہوں۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تمہیں یا  
ترجمین بھی میں کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھوں  
کے لئے شفا بخش ہے۔

وَإِذَا قُلْتُمْ ادْخُلُوا هَذِهِ الْعَرْمَةَ كَيْ تَفْهَمُوا  
ترجمین نے فرمایا کہ اس میں جہاں جہاں چاہو بے دھوک و کھانا  
اور دھانہ میں کھاتے ہوئے داخل ہونا اور کھانا کھاتے ہوئے گناہ معاف  
ہوئی تو ہم ہماری عظمت میں دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے کئی کئی باروں کو  
امنیاء و ہمیں (سورۃ البقرہ آیت ۲۰۷)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یعنی اسرائیل سے کہا گیا  
تھا کہ اس دروازے سے کھڑے ہوئے داخل ہونا اور  
یہ کہتے جانا کہ ہمارے گناہ معاف ہوں۔ پس وہ شہر میں سویں  
کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کہتے ہوئے  
گئے کہ وہاں میں یعنی انہوں نے جگہ کی جگہ لفظ  
کھینچا کہا تھا۔

فَمَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلْجَنَّةِ كَيْ تَفْهَمُوا  
ہے کہ جہنم، بلکہ اور سراف کا معنی بندہ ہے اور اس کے

عَبْدًا إِيْلَ اللَّهِ.

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْرُوعٍ  
عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنِ مَكِّيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ سَلَامٍ يَقُولُ وَهُوَ  
عَلَى اللَّهِ سَقَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَتَمَرٌ وَهُوَ فِي أَرْضِ حَنْزَلَةَ  
فَتَأْتِي النَّحْلَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَتَمَرٌ فَتَأْتِي  
مَسْرُوعٌ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَحْسَبُ نَحْلًا بِئْسَ مَا أَقْبَلُ  
أَشْرَاطُ النَّحْلِ وَمَا أَقْبَلُ نَحْلًا هَلْ نَحْلًا وَمَا  
يُؤْمَرُ الْوَلَدُ بِأَيْسَرٍ أَوْ إِلَى أَيْسَرٍ قَدْ أَحْبَبْتُ  
بِعَنِّ جَبْرِيلَ ابْنِ فَاتٍ جَبْرِيلَ قَالَ تَعْمَلُونَ  
ذَلِكَ عَدُوًّا لِلْهَيْوَمِ مِنْ لَمَكِيَّةٍ فَقَرَّبَهُ إِلَى  
مِنْ قَابِ عَدُوِّ الْجَبْرِيلِ خَاتَمَ تَرْلَةَ عَلَى قَلْبِهِ  
أَتَا أَقْلَ أَشْرَاطُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَتَمَرٌ حَنْزَلَةَ  
مِنْ التَّمْرِ قَدْ إِلَى الْمَغْرِبِ فَتَمَرٌ أَقْلَ حَنْزَلَةَ  
غَيْرَ بَادٍ لَا يُبَدِّدُ مَوْتٌ وَإِذَا سَقَى مَاءَ الرَّجُلِ مَاءَ  
الْمَرْأَةِ تَمَرٌ الْمَوْلَى وَإِذَا سَقَى مَاءَ الْمَرْأَةِ مَوْتٌ  
قَالَ أَشْجَدُ أَنْ لَا سَيَا لَا اللَّهُ وَآمَنَ هَذَا نَسَبُ  
اللَّهُ يَا نَسَبُ اللَّهِ إِنْ يُبْهَوذُ قَوْمٌ مِنْهُمْ قَاتِلُهُ  
إِنْ قَاتِلُهُ يَأْتِي قَاتِلُهُ أَنْ نَسَبُ اللَّهِ يَمْتَحِنُ  
وَجَاءَتْ لَمْ يَمَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ سَقَى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَيْ رَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ وَتَمَرٌ فَتَمَرٌ  
ابْنُ خَيْرِيْنَا وَسَيَدُنَا ابْنُ سَيَدُنَا قَالَ أَرَأَيْتُمْ  
أَنْ تَسْكُنَ عَبْدُ اللَّهِ سَلَامٌ فَقَالَ اللَّهُ  
مِنْ ذَلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ سَيَدُنَا لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحْتَدٍ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ تَمَرٌ  
وَأَبْنُ شَرِيْنَا وَاسْقِصُوا قَالَ فَهَذَا الَّذِي كُنْتُ  
أَخَافُ بِأَرْسُولِ اللَّهِ

يَا أَيُّهَا قَوْلُهُ مَا تَسْتَعْرِ مِنْ آيَةٍ أَوْ مَثَلٍ مَا

مراد اللہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ  
کی سلام کے پھل چھتے ہوئے یہ سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس  
مذہب میں تشریف لے گئے ہیں تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہو کر کہنے لگے۔ میں آپ سے نبی یا نبی پر چھایا جاتا ہوں جنہیں  
نہی کے ہوا وہ مرا نہیں جانتا۔ ان قیامت کی سب سے پہلی نشانی  
یہ کہ کسی ہے (۱۵۹۴) ان حجت کا سب سے پہلا کھانا ایک ہوگا (۱۵۹۴) پھر اپنے  
اپنے ہاں سے نبیوں کی شہادت رکھنے ہے، آپ نے فرمایا کہ جبریل نے مجھے  
نبی بھی ان کے خوب بتاتے ہیں۔ پھر ان کے تہلیل ہے کہ یہاں پہلے کہنے لگے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ تو یہود کے دشمن ہیں پس آپ نے یہ بیت پڑھی۔  
م ہر دو کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے تھے تو تم سے دل پر اللہ کے حکم سے  
یہ قرآن ناسخ ہو گیا اور تم سے یہ ۹۰ پھر فرمایا کہ قیامت کی سب سے  
پہلی نشانی وہ آئے گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں کہ جانگی  
بل جس کا سب سے پہلا کھانا ایک ہوگا (۱۵۹۴) پھر اپنے  
سب سے پہلی کابنی عورت کے پاؤں پر غائب تہا ہے تو یہ پاپ کے  
سب سے پہلے وہ سب عورت کابنی مائت طے تو یہ ہاں کے ستا ہے  
جو یہ ہے رسول کے کہ کسی کو ایسی دیتا ہوں نہ جس کے سوا اللہ کی عبادت  
کے لائق نہیں اور یہی گویا وہاں کہ وہ نبی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پکے رسول  
ہیں اور پھر اس نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں لائی ہے آپ کے پیرو  
مستحق حیات و فیض سے ہیں اگر نبی پیرو مسلمان ہونے کا علم ہو گیا تو پھر یہ  
انہما کی کریں گے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں لائی ہے آپ کی امت  
میں وہ نہ ہو گیا۔ وہ ہمارا رسول ہے اور ہمارا رسول کا بیٹا ہے فرمایا  
اللہ دیکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں لائی ہے آپ کے پیرو  
سے پہلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں لائی ہے آپ کے پیرو  
اللہ کے سوا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں لائی ہے آپ کے پیرو  
اللہ کے سوا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں لائی ہے آپ کے پیرو

مَا تَسْتَعْرِ مِنْ آيَةٍ أَوْ مَثَلٍ مَا

میں نے کہ جس سے حضرت عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہما سے



۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَبِيبٍ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ أَفَرُّؤُنَا أَمْ يَحْتَوُ  
أَفْصَانَا عِنْدَ وَ إِنْ أَلْتَدْعُ مِنْ قَوْلِ نَزَّوَالَهُ  
أَنْ أَتَبَّ يَقُولُ لَا أَدْعُ شَيْئًا مِثْلَهُ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ اللَّهُ عَلَى  
مَا نَنْسَخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْهِهَا

روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہم ہی سب سے بڑے قاری حضرت ابی  
ہی کعبؓ کے سب سے بڑے قاری حضرت عثمانؓ ہیں، لیکن ہم ابی ہی کعبؓ کے  
اس قول کو چھوڑتے ہیں جبکہ اصول کے کما ہے کہ قرآن کریم کے جو کچھ  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسلک ہے اسے نہیں چھوڑیں گا  
حالانکہ نسخ کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جب کوئی  
آیت پر موقوف فرمائی یا تبدیل دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی  
نے آج کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر ہے۔"

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا مَسْجُودًا كَمَا تَتَّبِعُونَ

حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ  
آدم کی اولاد کے لیے جگہ چھٹایا حالانکہ اُسے اس کا حق نہیں  
اور وہ مجھے گالیاں دیتی ہے جبکہ اسے یہ حق نہیں پہنچتا  
اس کا جھٹلانا تو ہے جبکہ وہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ  
مجھ کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جیسا پہلے تھا اور اس  
کا گالیاں دینا ہے کہ وہ میرے لئے مٹا بناتا ہے حالانکہ میں  
یہی بچا ہوں۔"

فَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى كَمَا تَتَّبِعُونَ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے  
فرمایا کہ میں نے سب سے پہلے یہاں پر موقوف کیا میرے بچے ہیں، انہیں  
میری موقوفہ فرمائی، میں عرض کرتا ہوں کہ کیا یہی چھٹا ہوتا جو مقام ابراہیمؑ پر نماز  
پڑھنا، ایک دفعہ میں عرض کرتا ہوں کہ یاد رسول اللہ ﷺ کے پاس پہلے  
میں نے سب سے پہلے یہاں پر موقوف کیا میرے بچے کا حکم فرمائی، اس پر  
اللہ تعالیٰ نے جواب کی آیت نازل فرمادی کہ میں نے یہاں پر موقوف کیا کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے بعض نواح مطہرہ کے کچھ شکرگاہی ہو گئی ہے تو میں نے ان کی خدمت  
میں حاضر ہو کر عرض کرنا ہوا کہ تم آپ نے انہیں نواح میں کتنا چھوڑا تو  
اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لئے آپ سے بہتر عبادت کرنے والی عورتیں  
تبدیل فرما دیں گے۔ اس پر حضور کی ایک نذر مقرر فرمائی

بَابُ قَوْلِهِ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا مَسْجُودًا

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ كَذَبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَسْتُ  
بِكُنْ لَهُ دَلِيلٌ وَشَتَمَنِي وَلَعَنَ كُنْ لَهُ دَلِيلًا عَاقًا  
تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَتَنَ عَمْرَأَتِي لِأَلْقِيَا فِي الْبُيُوتِ  
كَمَا كَانُوا آمَنَاسُهُمْ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ فِي قُلُوبِهِمْ  
فَسَجَدُوا أَنْ اتَّخَذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا  
• بَابُ قَوْلِهِ وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ  
مُصَلًّى يَتَوَلَّوْنَ بَرَجَعُونَ

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ  
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَاقِفَتِ  
اللَّهُ فِي ثَلَاثٍ أَوْ رَاقِفَتِي رَقِي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذَتْ مَقَامًا إِبْرَاهِيمَ مِثْلَ  
وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَنْدَعِلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاقِرُ  
فَلَوْ أَمَرْتُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَا لِحِجَابِ  
فَانْزَلِ اللَّهُ آيَةً الْهِجَابِ قَالَ وَهَلْ لِي مَعَانِي  
الَّتِي هِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ نِسَائِهِ قَدْ سَلَتْ  
عَلَيْهِ قُلْتُ إِنْ أُمَّهَاتُ هُنَّ أَوْلِيَّيَاتِي لَنْ تَنْفَرُوا  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْرًا هَيْكَلًا حَقَّ أَمِيَّتُ

اِخْدُوْا نِسَائِيْهِنَّ قَالَتْ يٰعَسْرَ اَمَآ فِي رُسُوْلِ اللّٰهِ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا يَعْطِ نِسَاءَهُ حَتّٰى  
تَعْطُوْنَ اَنْتَ وَنَزَلَ اللّٰهُ عَنِ رَّبِّهِ اَنْ  
تُطْلَقَ صُكُنَ اَنْ يَّبَيِّنَ لَهُ اَنْ تَرَوْا جَاحِظًا يُمْكِنُ  
مُسْلِمَتِ الْاِيْمَةِ وَقَالَ ابْنُ اَبِي مَرْيُوْنٍ اَحْبَبْنَا  
يَحْيٰى بْنَ اَيُّوْبَ حَتّٰى نَقِيَّ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ اَنْسَا  
عَنْ عُمَرَ .

عَبَّاسٌ قَوْلِهِ تَعَالَى وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ  
الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا  
تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
الْقَوَاعِدُ أَسَاسُهُ وَاجِدَتُهَا قَاعِدَةٌ وَ  
الْقَوَاعِدُ مِنَ الْمَنَاسِكِ وَاجِدَتُهَا قَاعِدَةٌ.

١٦٠١. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ ابْنِ سَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ أَلَمْ تَرَ أَنَّ قَوْمًا بَنَوْا كَعْبَةً وَاقْتَصَرُوا  
عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُتِلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا  
تَرِيدُهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَوَلَا جِدْتَ تَأْتِ  
قَوْمِيكَ يَا نَكْفَرُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَيْتَ  
كَأَنَّتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْنَى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِغْلَامَ التَّرَكُّونِ  
الَّذِينَ يَلِيَانِ الْجَعْدَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ  
يَتَّمَمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ.

بَابُ ٥٦٩ وَقُولِهِ قُولُوا إِنَّمَا يَأْتِيهِ وَمَا أَتَىٰ لَنَا  
١٦٠٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

لکھیں کہ اسے علم کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 اپنی بیویوں کو نصیحت نہیں فرماتے کہ آپ مجھ سے ملے  
 ہیں۔ اسی پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:۔ انا  
 کا لب قریب ہے اگر وہ تمہیں حلاق دے دیں کہ انہیں  
 تم سے بہتر بیویاں بدل دے۔ (سورۃ التحریم آیہ ۵)۔  
 حضرت انس سے یہ حدیث دو سری سند کے ساتھ بھی  
 مروی ہے۔

[illegible]

حضرت امی عمر رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہدایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی عمارت کو ابراہیمی بنیادوں سے گھٹا دیا ہے۔ میں عرض کرتی رہی: یا رسول اللہ! آپ اسے ابراہیمی بنیادوں پر تعمیر کروادیں۔ فرمایا کہ میں ایسا کرتا ہوں جتنا اگر تمہاری قوم کا زمانہ کچھ نزدیک نہ ہوتا، حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ اگر حضرت عائشہ صدیقہ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھرا سود کے نزدیک والے دو لون رکھوں کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا کیونکہ وہ پہلی طرح ابراہیمی بنیادوں پر نہیں بنائے گئے۔

تَوَلَّوْا مُنَاجَاةً مُبِينَةً ۖ مَا أَرْسَلَ إِلَيْكُمُ النَّاسَ مِنْ قَبْلِهِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لِيُحْيِيَ النَّفْسَ الْمَيِّتَۃَ ۚ وَلَكُمْ آيَاتُ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَفُونَ ۚ

صحبت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ہی کتاب تو رست کو میرانی زبان میں پڑھتے اور مسلمانوں کے سامنے عربی زبان میں اس کی تفسیر بیان کیا کرتے تھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (مسلمانوں سے) فرمایا کہ اپنی کتاب کی تصدیق کرو اور نہ کذب کیا کرو بلکہ یہ کہہ دیا کرو کہ ہم اس پر ایمان لائے جو اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف نازل فرمایا۔

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ كَيْفَ بُرِّهَ اللَّهُ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ الَّتِي لَا تَنَالُهَا السَّانِئُ فِيهَا وَمَا يَكُونُ لَهُ مِنْ عِلْمٍ بِمَا يُرْسِلُ اللَّهُ وَأَيُّ الْيَوْمِ يُرْسِلُ اللَّهُ فَتُفْهِمُ ذَلِكَ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ (سورۃ البقرہ، آیت ۱۳۲)۔

حضرت امام احمدی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت مقدس کی طرف منہ کر کے سوا کہ یا شتر و جینے نماز پڑھی تھی۔ لیکن بیت اللہ ہی امت محمدیہ کا قبلہ ہو، جہاں اللہ میں کہ نہیں لیتا رہتا تھا۔ ایک دفعہ آپ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اور پھر اٹھ رہے تھے اور آپ کے ساتھ کافی مسلمان تھے، آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک شخص مسجد نبی کی جانب گیا اور وہاں لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر کہہ کر کہ میں نماز کو گواہ بنا کر کھانا ہوں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہہ کر میری جانب منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ میں ان حضرات کے و درون نماز کی بیت اللہ کی جانب منہ کر گیا۔ لیکن مسلمانوں کو ان حضرات کی نمازوں کے بارے میں تشویش لاحق ہوئی جو قبول کردہ کا حکم کرنے سے پہلے فوت ہو چکے یا جہاں شہادت نوش فرما گئے تھے کہ ان کی نمازوں کا کیا بننا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: اور ان کی شان نہیں کہ تمہارا ایمان ضائع کر دے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۳)۔

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ امَّةٍ دِينًا لِّهِنَّ تَفْصِيلًا لِّمَا كُنَّ يَاسِرُونَ (سورۃ المائدہ، آیت ۴۸)۔  
ہر قوم کے لیے ہم نے تہدیں سب متوں میں تفصیل کیا اور تم لوگوں پر گواہ ہو اور ہر رسول تمہارے گواہان و گواہ ہیں (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۳)۔  
حضرت ابو سعید محمدی رضی اللہ عنہ روایت سے کہ

عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَ نَاعِلَ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ الشُّرُوحَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَ بِهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْأَسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تَتَّبِعُوا بَوَهُمْ وَكُونُوا أُمَّةً يَا اللَّهُ وَمَا نَزَلَ بِتَابٍ تَوَلَّى تَوَلَّيْهِ سَيَقُولُ الْكَافِرُ هَذَا مِنْ التَّائِبِينَ مَا وَلَّهُمْ مِنْ قِبَلِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا عَلَيْهِ قَاتِلِينَ يَتَّبِعُ الْمُتَشَبِّهُ وَالْمُتَشَبِّهُ يَهْدِي مِنَ يَتَّبِعُهُ إِلَى هَلْ أَطَقْتُمْ بَشِيرًا

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعْلٍ سَمِعَ رُفَّاءَ بْنَ رَافِعٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ وَ أَنَّ صَلَّى أَوْ صَلَّاهَا صَلَوةَ الْعَصْرِ وَصَلَّى مَدَّةَ قَوْمٍ فَحَرَّهَ رَجُلٌ فَمَنْ كَانَ صَلَّى مَعَهُ فَتَمَّ عَلَى أَهْلِ السَّيْنَةِ وَهُوَ رَاكِعُونَ قَالَ أَشْهَدُ بِأَنَّهُ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوا لَنَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَ كَانَ الَّذِي مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ أَنْ تَحُولَ قِبَلَ الْبَيْتِ رَجُلًا قَتَلُوهُ لَمْ يَدْرُوا أَنَّهُ قَتَلُوا قَبْلَ مَا نَزَلَ اللَّهُ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِّعَ أَيْمَانَكُمْ لَئِنْ أَتَى الْبَيْتَ لَتَرَوْهُ وَفَّاءً حَيْثُ

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو يُوْسُفَ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا





أَلْبَرَاءُ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِحُجُوبَاتٍ الْمَقَدَّاتِ بَيْنَ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ  
سَبْعَةَ عَشَرَ خَلْفَ الْأَمْرِ وَفِيهَا نَحْوُ الْقِبْلَةِ  
• بَابُ ۵ قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ قَوْلٍ  
وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَرَأَيْتَهُ  
لِلْحَقِّ مِنْ رَبِّكَ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَنِ  
تَعْمُولٍ شَطْرَ كَاتِلًا وَكَا •

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
دِينَارٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ يُونُسَ بْنِ  
الْأَسْبَغِ يَقُولُ إِذَا جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ تَزِينِ  
الْكِبْرَةَ فَإِنَّ قَائِمًا أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكِبْرَةَ  
فَأَسْتَقْبِلُهَا وَأَسْتَدَارُ وَأَكْفِيئُهُمْ  
فَتَوَسَّلُوا إِلَى الْكِبْرَةِ وَكَانَ وَجْهًا لِلثَّابِتِ  
إِلَى الشَّامِ •

• بَابُ ۵ قَوْلِهِ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ  
قَوْلٍ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ  
وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ إِلَى قَوْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ  
تَهْتَدُونَ •

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَائِلٍ  
عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ دِينَارٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ  
بَيْنَمَا الْمَسْجِدُ فِي صَلَوةِ الْكِبْرَةِ يَقْبِضُ إِذَا  
جَاءَهُمْ ابْتَدَأَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا نَزِلُ عَلَيْهِ الْكِبْرَةَ وَقَدْ أَمَرَ  
أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكِبْرَةَ فَأَسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ  
وَجْهًا إِلَى الشَّامِ فَأَسْتَدَارُوا إِلَى الْقِبْلَةِ •

• بَابُ ۵ قَوْلِهِ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ  
مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ  
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّرَ بِهِمَا وَمَنْ

کی طرف منہ کر کے سوار یا سترہ سینے نماز پڑھی۔ اس  
کے بعد آپ قبلہ کی جانب پھر گئے۔

قَوْلُ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کی تفسیر۔

اور یہاں سے آؤ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور وہ ضرور تھا کہ  
وہ کی طرف سے حق ہے اور رائے ہمارے کاموں سے غافل  
نہیں (سورۃ البقرہ آیت ۱۴۹)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایسے وقت جبکہ  
لوگ مسجد قبلہ میں صبح کی سالہا جا کر رہے تھے امدان کے  
پاس ایک آدمی آکر کھٹے لگا کر ہجرات قرآن کریم کا کچھ  
حصہ نازل ہوا ہے جس میں کہے کی طرف منہ کرنے کا  
حکم دیا گیا ہے، لہذا آپ اس کی جانب منہ کر لیں  
امداس کی طرف گھوم جائیں۔ پس سب نے اپنے  
منہ کہے کی طرف کر لے جبکہ ان کے منہ شام  
(بیت المقدس) کی جانب تھے۔

قَوْلُ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ قَوْلٍ وَجْهَكَ شَطْرَ

امداسے محبوب! جہاں سے آؤ اپنا منہ  
مسجد حرام کی طرف کرو اور اسے مسلمانو! تم جہاں  
کہیں ہو تو اپنا... (آیت ۱۵۰)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دوران  
میں جبکہ لوگ مسجد قبلہ میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے تو ایک  
فصل نے ان کے پاس آکر کہا کہ آج نازل رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم پر وہی نازل ہوئی ہے جس میں حکم دیا گیا ہے کہ  
نمازوں میں کہے کی طرف منہ کیا کریں، لہذا اس کی طرف  
منہ کر لیجئے۔ نمازیوں کا رخ شام (بیت المقدس) کی طرف  
تھا لیکن وہ قبلہ کی جانب گھوم گئے۔

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ تَفْسِيرُ

یشک صفا و مروہ، الشک نشانیوں سے ہیں تو جو اس گھر کا  
حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ وہ دونوں کے چہرے کرے



تَقُولُ خَيْرَ آيَةٍ أَنَّ اللَّهَ شَهِدَ عَلَيْكَ شَعَائِرَ  
عَدَاِمَاتٍ وَاحِدَةً تَحَا شَعَائِرَهُ وَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ الصُّفْرَانُ الْحَجَرُ وَيُقَالُ الْحِجَابَةُ  
الْمَنْسُورَةُ لَا تَنْبُتُ شَيْئًا أَوْ الْوَاحِدَةُ صَفْوَةٌ  
بِمَعْنَى الصَّفَاءِ وَالصُّفْرَانُ الْجَمِيعُ .

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ جَسَّاسِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ  
أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَلَّ شَعَائِرَهُ عُرْوَةُ بْنُ أَبِي  
وَسَّطٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ التَّيْسِ أَسَ آيَةٍ  
قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصُّفْرَانَ  
مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَبَّزَ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ  
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا فَمَا أَمَرَى  
عَلَى أَحَبِّ سَبِيلٍ أَنْ لَا تَوُفَّ بِهِمَا فَعَلْتُ  
عَائِشَةَ صَحَابَةً كَانَتْ كَمَا تَقُولُ صَحَابَةٌ  
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا اِشْتِمَا  
أُتْرِبَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ كَمَا تَوَا  
يُجْلُونَ لِمَنَا وَقَدْ كَانَتْ مَنَّةً عَظِيمَةً  
وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّمَا  
وَالْعُرْوَةِ فَمَتَا حَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهُ  
اللَّهُ إِنَّ الصَّمَا وَالْعُرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ  
حَبَّزَ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ  
يَطُوفَ بِهِمَا

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
سُقْبَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ  
النَّسَائِيَّ مَالِكًا عَنْ الصَّمَا وَالْعُرْوَةِ فَقَالَ  
كُنَّا نَرَى أَهْلَنَا مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا  
كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكَتْ عَنْهُمَا فَنَزَلَ اللَّهُ  
تَعَالَى إِنَّ الصَّمَا وَالْعُرْوَةَ مِنَ شَعَائِرِ اللَّهِ

اور جو کوئی بھی بات اپنی طرف سے کرے تو اس کی کامزداری ہے  
والا خبر دار ہے کہ آیت (۱۱۱۲) شَعَائِرُ کا معنی نشانیاں ہے اور  
اس کا واحد ہے شَعَائِرُ۔ ابی عباس کا قول ہے کہ الصُّفْرَانُ سے  
عُرْوہ جتنا پتھر ہے جس پر کوئی چیز لگے۔ اس کا واحد صُفْرَانُ ہے یہ  
صفا کا نام معنی ہے اور صفا جمع کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت  
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حیرت انگیز دیکھی کہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے ان دونوں دنیاؤں کا جبکہ میں کم سن تھا کہ کیا آپ نے  
اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں غور فرمایا کہ صفا اور  
عروہ اللہ کی نشانیاں سے ہیں۔ میں جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے  
تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پیرے لگائے۔ میرے  
خیال میں اگر کوئی ان کے پیرے نہ لگائے تو کوئی حرج نہیں  
حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے، اگر بات یہی ہوتی جو  
تم کہے کروں فرمایا جاتا کہ جو ان کے پیرے نہ لگائے اس پر  
کوئی گناہ نہیں ہے۔ وہ حقیقت یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی  
کیونکہ وہ زمانہ جاہلیت میں منافق بہت کا نام لیا کرتے جو  
قدیر کے نزدیک رکھا ہوا تھا۔ جتنا پتھر صفا اور عروہ  
کے پیرے لگانا نا پسند کیا کرتے تھے جب دعویٰ اسلام آیا تو  
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں  
دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ۔  
بے شک صفا اور عروہ اللہ کی نشانیاں سے ہیں  
تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں  
کہ ان دونوں کے پیرے لگائے۔

حامد بن سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت  
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفا اور عروہ کی سعی کے  
بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا ہم سے  
عمرہ جاہلیت کی رسم کھارہ کرتے تھے اور جب دو یا اسلام  
آیا تو ہم سعی کرنے سے رک گئے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے  
یہ حکم نازل فرمایا کہ صفا اور عروہ اللہ کی نشانیاں سے

يُظَوَّرَ بِهِمَا.

بَابُ قَوْلِهِ وَمِنَ الثَّانِيَةِ مَنْ  
يَمْنَعُ مَنْ دُونِ اللَّهِ مَدَانًا أَضْدَادًا  
وَاحِدًا هَذَا.

۱۶۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي شَحْرَةَ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
الْبُقَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمْعَانَ عَنْ  
يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
مَنْ قَاتَلَ وَهُوَ لَا يَدْعُو إِلَهًا دُونَ اللَّهِ  
بَابُ قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ  
عَلَيْكُمْ الْقِتَالُ فِي السَّبِيلِ لِقَوْلِهِ  
عَذَابٌ أَلِيمٌ وَتَحْيَى تَحْوِلُ.

۱۶۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ  
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَتَادَةَ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ فِي مَدِينَةِ  
وَلَمْ تَكُنْ فِيهَا الْقِيَّةُ فَكَانَ اللَّهُ يُعَذِّبُ  
الْأُمَّةَ نَحْبَ عَلَيْكُمْ الْقِتَالُ فِي السَّبِيلِ  
بِالْحَرْبِ وَالْعَبْدُ يُعَذِّبُ وَالْأُمَّةُ بِأَلْسِنَةٍ  
عَنِ لَه مِنْ أَخِيهِ شَوْءٌ فَالْعَقُوبَةُ يُعَذِّبُ  
فِي عَمَلِهِ فَاتَّبَعُوا الْقِيَّةَ وَكَانَ لَبَّابًا  
يُتَّبَعُ بِالْعَمَلِ وَفِي قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا  
مَنْ تَرَكْتُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ  
فَمَنْ أَخَذَ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ

بَعْدَ قَوْلِ الْقِيَّةِ

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ الْقِتَالُ  
۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ

جی تو جو کوئی ۔ آخر بیت تک ۔

وَمِنَ الثَّانِيَةِ مَنْ يَمْنَعُ مَنْ دُونِ اللَّهِ  
کے تفسیر۔ اعداؤ یا یہ تہذیب جمع ہے۔ اس کے معنی ہے  
مقدّم قبل۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات ارشاد فرمائی اور  
دوسری میں نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا کہ جو شخص اس  
حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا مقابلہ نہ کرے تو جہنم میں داخل  
ہو اور میں نے یہ کہا کہ جو اس حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا مقابلہ  
کرتا تھا تو جہنم میں داخل ہو گیا۔

کُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ فِي السَّبِيلِ  
لم یرض ہے کہ جو ناحق اسے جہنم میں لے جائے خون کا بدلہ لو۔  
فی آخرہ (آیت ۷۸) یعنی سعادت کہا۔

یہاں بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص  
اس امت سے فرمایا کہ جو ناحق اسے جہنم میں لے جائے خون کا بدلہ لینا تم پر فرض ہے  
آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت پھر جو  
اپنے بھائی کے قصاص کو چاہتا ہے یا اپنی بیوی کے قاتل کے قاتل کو  
کو مارتے کہ وہ اسے قتل کی وجہ کا مطالبہ دستور کے مطابق کریں۔ قاتل کو  
چاہیے کہ وہ اس طرح اور اسے یعنی دستور کے مطابق ایسی طرح ادا کی جائے  
یہ تہذیب رب کی طرف سے تہذیب ہے آسان اور رحمت ہے جس کے لئے لوگوں  
پر عموماً قصاص ہی فرض کیا گیا تھا لیکن جو زیادتی کرے یعنی دیت  
قبول کرنے کے بعد بھی قتل کر دیں تو اس کے لیے دردناک  
عذاب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (جب مقتول کے وارث دیت پہنچا دی  
دیہوتی اس کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔  
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی پہچانی

اِنَّهُ نَزَلَ بِخَبْرِ الشَّاهِدِي حَدَّثَنَا أَحْمَدُ عَنْ  
الْحَسَنِ أَنَّ لِسْرَ بَيْتَهُ عَمَّةٌ كَسَرَتْ ثِيَابَهُ جَابِيَةً  
فَقَطَعُوا لِسْرَهُ لَعَنُوا قَابُوسَ فَخَرَّ صَوَاكَ دَسَّ قَابُوسَ  
فَقَامُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَجَابُوا  
إِلَّا لِقِصَاصٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَسُوءُ بَنِي النَّسَرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْثَرُ بَيْتِ  
الْبَيْتِ لَكَ وَالَّذِي تَحْتَلُّ بِالْحَقِّ لَا تَكْسِرُ عَيْتَهُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَسْلَمُ  
كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَرَمَى الْقَوْمُ فَحَقُّوا فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عَسَا  
الَّذِينَ مَنْ تَوَارَ أَفْسَحَ عَنِ اللَّهِ بَرَّكَ

ترجمہ: کسی عورت کا سانسہ کا ایک دانہ توڑ دیا۔ اچھے شہداء نے  
اس عورت سے معافی چاہی تو اس کے دشمنوں نے اس کا کیا بھروسہ  
بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے اور قصاص کے سوا اور کسی بات پر آمادہ  
نہ تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم فرمایا۔ اس پر  
حضرت انس بن نضر (ای کے بھائی) عرض کرنے لگے ہوسے۔  
یا رسول اللہ! کیا رجم کا سانسہ کا دانہ انت توڑا جائے  
گا؟ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ جہنم  
فرمایا ہے اس کا دانہ انت نہیں توڑا جائے گا۔ اس  
پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے  
انس! اس کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے۔ اسی دو راہی  
وہ لوگ معاف کر دیتے ہیں۔ فاما بعد ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے  
کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر  
قسم کاٹیں تو ان کی قسم کو سچی کہہ دیتے ہیں۔

فت: اللہ تعالیٰ کے وہ عورتیں نسیب بندے ہیں جن سے سب کے امکانات کی پوری طرح تمہیں کہتے ہیں۔ اس کے کسی حکم کو توڑنے سے انت مرانی  
کے کاخیں تک بدل میں نہیں لاتے۔ ہمیشہ اس کی رہنمائی رہتی ہیں تو بندہ نوری کے حوالہ اللہ تعالیٰ اس کی مددوں کی نسبت زیادہ سننا  
اور ماتھے یعنی وہ ایسے بندے کہ مستجاب العزات بنا دیاتے۔ عورت اگر اپنے رب کے عہد سے پر کسی بات کے حلق قسم میں کیا جھیں تو اللہ  
تعالیٰ اپنے ان بندوں کی لای رکھتا ہے۔ خدا نہیں جھوٹے ہیں جو ہے دیتا۔ ان حضرات کا وہ بد بدل کے لیے جس سبب کہ ہوتا ہے اللہ میں بڑی  
ہیں جو زمین کی رعب و زخمت پر۔ امام احمد رضا علیہ الرحمہ میرے خاص خلیفہ کی ایک شہر میں قبول بیان کیا ہے۔

ردنہ ہم جہاں ہی مانت بن سوخت  
کہہ رہی سے شے کی گویا زبان سوخت

• بِأَنَّهُ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ  
عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ  
قُلْتُمْ نَعْلَمُ تَشْفَوْنَ

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ عَنْ حَسَنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
عَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي تَائِبُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ  
كَانَ عَائِشَةُ إِذْ يُصَوِّمُ أَهْلُ نَجَاهِلِيَّةٍ  
فَقَامُوا لِرَمَضَانَ فَذَلِكَ مِنْ سَاءِ صَامَةٍ

کتاب التفسیر  
ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر بھی صوم لکھا گیا ہے جیسے تمہارے  
پہلے کے کہیں نہیں پڑھیں گے۔ (آیت ۱۸۳)  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عہد جاہلیت  
میں عاشورہ سے کا۔ روزہ رکھنا ضروری سمجھا جاتا تھا۔  
جب رمضان ہمارے کے روزوں کا حکم نازل  
ہو گیا تو فراموش کیا گیا کہ عاشورہ سے کا روزہ جو چاہے

مَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ.

۱۶۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عِيْنَةَ عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ  
كَانَ عَاشُورَاءَ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ  
رَمَضَانُ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ أَكْفَلَ  
۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ مَخْشُورٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
إِسْرَاطِيلَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنْ عَلِيَّةَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ فَهُوَ  
يُصُومُ فَقَالَ الْيَوْمَ عَاشُورَاءُ فَقَالَ كَانَ يُصَامُ  
قَبْلَ أَنْ يُنَزَلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكَهُ  
فَأَكْفَلَ.

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ مَخْشُورٌ حَدَّثَنَا  
يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا هِشَامُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَىٰ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ كَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ تُصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي  
الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ  
بِمِثَالِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ  
الْفَرِيضَةَ وَتَرَكَ عَاشُورَاءَ فَكَانَ مَنْ شَاءَ  
صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ.

بَابُ قَوْلِهِ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ

كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ  
أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُصِغُّونَهُ وَدِيَّةٌ  
طَعَامٌ مِثْلُ نِكَاحٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرٌ فَهُوَ خَيْرٌ  
لَّهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ  
وَقَالَ عَصَاءٌ يُقْطَرُ مِنَ الْمَاءِ مِنْ جِدِّهِ كَمَا قَالَ  
اللَّهُ تَعَالَىٰ وَقَالَ الْحَسَنُ وَابْنُ أَبِي هَيْمٍ فِي مَقَامِهِ  
وَأَنَّهُمْ إِذَا خَفَا عَلَى أَنْفُسِهِمَا أَوْ وَلَدِيهِمَا  
تَطَهَّرُوا شَمًّا تَقْضِيهِ دَأَمَتْ رَأْسُهُ أَنْ يَكْبُرَ

رکھنے اور جو چاہے نہ رکھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ  
رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے پہلے عاشورے کا  
روزہ رکھا جاتا تھا جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا تو  
آپ نے فرمایا یہ روزہ جو چاہے رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت  
اشعث بن قیس، ایسے وقت آئے جبکہ وہ عاشورے کے روزہ کھانا  
کھا رہے تھے۔ یہ کہنے لگے کہ آج تو عاشورہ ہے، انہوں نے جواب  
دیا کہ رمضان المبارک کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے پہلے یہ  
روزہ رکھا کرتے تھے جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہو گیا تو اس کا  
روزہ چھوڑ دیا گیا۔ نزدیک آئیے اور کھانا تناول فرمائیے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ حجلیت  
میں قریش عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم بھی روزہ رکھا کرتے جب آپ مدینہ منورہ میں منورہ آئے ہونے  
کو خود بھی یہ روزہ رکھتے رہے اور مسلمانوں کو بھی یہ روزہ  
رکھنے کا حکم فرماتے رہے جب رمضان المبارک کے روزوں  
کی فرضیت نازل ہو گئی تو عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔  
اب جس کا بھی چاہے یہ روزہ رکھے اور جس کا بھی چاہے  
نہ رکھے۔

أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ فِي سَفَرٍ

گنتی کے دن میں نہ تو تم میں سے کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اس دن  
دو دن کے اندر روزوں کی جگہ میں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ  
دیں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے لگے زیادہ کرے  
تو وہ اس کے لئے مستحب ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے بھلا  
ہے۔ مگر تم جلازاً آیت ۴۸۔ عطاء کا قول ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ  
کے تحت ہر بیماری میں روزہ چھوڑا جاسکتا ہے (ابا الحسن بصری  
اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ دو دو چھلانے والی اور حاملہ عورت  
بھی چھوڑ سکتی ہیں جبکہ انہیں اپنی جان یا اپنے بچے کا خطرہ ہو اور

إِذَا لَمْ يُطَيَّقِ الصِّيَامَ فَقَدْ أَطْعَمَ أَنْفُسَ بَعْدَمَا  
صَكَرَ عَامًا أَوْ عَامَيْنِ كُلَّ يَوْمٍ مَسْكِينًا خَيْرًا  
وَلَحْمًا أَوْ أَطْعَمَ قَرَأَةُ الْعَامَةِ يُطَيِّقُونَهُ وَ  
هُوَ الْكُفْرُ

بعد میں رکھ لیں اور زیادہ پورھا آدمی اگر روزے سے نہ رکھ سکے  
تو کھانا کھلائے۔ حضرت انس جب زیادہ بوٹھے ہوئے تو ایک سال  
دو سال کے دو تھیں رکھے کہ روزانہ ایک مسکین کو رشتہ دہی کھلاتے تھے  
اس کی سنتوں میں ہر ایک نے لفظ یطیقونہ ہی پڑھا ہے۔

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى اسْحَقُ أَخْبَرَنَا سَوْحَرُ حَدَّثَنَا  
مُكْرِمًا عَنْ ابْنِ اسْحَقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ  
عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ عَلَى الَّذِينَ  
يُطَيِّقُونَهُ فِدْيَةَ طَعَامِ مَسْكِينٍ قَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ لَيْسَتْ بِمَسْخُوحَةٍ هُوَ أَشْيَرُ لَكَبِيرُ  
وَالْمَرْأَةُ أَكْبَرُ لَا يَسْتَصِحَّ أَنْ يَصُومَ  
فَيُطَيِّقَهَا مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينًا  
• بِأَبْشَرِ قَوْلِهِ فَمَنْ شَرِهَ مِنْكُمْ الشَّهْرَ  
فَلْيَصُومْهُ

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی عباس رضی اللہ  
عنه کو یہ آیت اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا کہ۔ جنہیں روزے سے  
کی طاقت نہ ہو وہ بدھ دیں ایک مسکین کا کھانا ابن عباس کا  
قول ہے کہ یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ اس بلکہ میں ہے کہ جو مرد  
یا عورت اتنے بوٹھے ہو جائیں کہ روزہ نہ رکھ سکیں  
تو وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا  
دیا کریں۔

فَمَنْ شَرِهَ مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَيُطَيِّقُهُ مَسْكِينًا

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ قَرَأَةَ فِدْيَةِ طَعَامِ مَسْكِينٍ قَالَ  
هِيَ مَسْخُوحَةٌ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ  
عنه نے آیت اذینہ ہے مسکینوں کو کھانا  
کھانا نہ پڑھی اور فرمایا کہ اس کا حکم منسوخ ہے۔

۱۹۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مُصَرِّ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
يُزَيْدَ هُوَ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ  
لَنَا نَزَلَتْ وَعَلَى الَّذِينَ يُطَيِّقُونَهُ فِدْيَةُ طَعَامِ  
مَسْكِينٍ كَانَتْ مِنْ أَسَاذِ أَنْ يُقَطَّ وَيُعْتَدَى حَتَّى  
تَزُولَ الْأَمِيَّةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَتَسْخُطُ مَسَامَاتُ  
بَكْرٍ قَبْلَ يَزِيدَ

حضرت سلمیٰ انور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب  
یہ آیت نازل ہوئی کہ۔ جنہیں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو وہ  
بدھ دیں ایک مسکین کا کھانا تو جو یہاں اس روزہ پھوڑ دیتا اور اس کا  
فدیہ ادا کر دیتا یہاں تک کہ اس کے بعد راجح آیت نازل ہو گئی تو  
اس آیت کا حکم منسوخ ہو گیا۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ  
بکر بن عبد اللہ کا (اسپچہ استاذ) یزید سے پہلے انتقال  
ہو گیا تھا۔

بَابُ قَوْلِهِ أَجَلَ تَكْرُلِيكَةِ الصِّيَامِ

أَجَلَ تَكْرُلِيكَةِ الصِّيَامِ کی تفسیر۔ روزوں کی راتوں

الَّتِي تَكُونُ إِلَى نِسَاءِ كُمْ هُنَّ نِسَاءُ تَكُونُ أَمْ تَكُونُ  
نِسَاءُ لَكُمْ عَلَيْهِ اللَّهُ أَتَكُونُ تَكُونُ تَكُونُ

عناہی کو روزوں کے چار جانا تھا جس سے صلاں ہوا وہ تھا جس سے لباس  
پیدا ہوا تھا جس سے لباس پیدا ہوا تھا اور اس کی ساتویں رات تھی

انفسكم كتاب عليكم وعنا عنكم فانش  
 يا شيروهن وانتموما كتب الله لكم  
 ۱۶۲۵. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
 أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ رَجْحٍ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ  
 عُمَرَ عَنْ حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
 أَبُو هَبِيبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ  
 قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ أَوْ لَتَمَّا زِلَ صَوْمُ رَمَضَانَ  
 كَانُوا لَا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ تَعْمَانًا كَمَا كَانَ  
 يَجْعَلُ يَقْرَأُونَ أَنْفُسَهُمْ فَزَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِمُ اللَّهُ  
 أَنْكُمْ كُنْتُمْ رَحْتَائُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَبَّ عَلَيْكُمْ  
 وَعَدَا عَنْكُمْ.

بَاب ۵۸ قَوْلُهُ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَقَّ  
 يَتَبَّ عَلَيْكُمْ الْحَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْحَيْطِ  
 الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ لَكُمْ أَتَعْمَانُ الصِّيَامُ  
 إِلَى أَسِيلٍ وَلَا تَشَارِبُوا هُنَّ وَأَنْتُمْ يَكُونُ  
 فِي الْمَسَاجِدِ إِلَى قَوْلِهِ تَشْقُونَ الْعَاكِفُ  
 الْمُقِيمُ.

۱۶۲۶. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ مَدَنِي  
 أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ السَّعْدِ  
 عَنْ عَبْدِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَدِيٍّ لَا أَتَمِّصُ وَ  
 يَحَقُّ لَا أَسْوَدُ حَتَّى كَانَ بِحَضْرَةِ النَّبِيِّ فَلَمْ  
 يَسْتَبِيحْنَا قَبْلَ أَنْ يَسْبَحَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلْتُ  
 تَحْتَ وَسْطِي قَالَ إِنْ وَسَّادَ لَكَ إِذَا تَعَرَّيْتُ  
 أَنْ كَانَ الْحَيْطُ الْأَبْيَضُ الْأَسْوَدُ تَحْتَ وَتَلَيْنِ

۱۶۲۷. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
 عَنْ مُطَرِّبٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ قَيْسِ بْنِ حَبِيبٍ  
 قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْحَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ  
 الْحَيْطِ الْأَسْوَدِ أَهْمَا الْحَيْطَانِ قَالَ إِنَّكَ تَرَى

کو جس تمہاری توبہ قبول کی تو میں معاف فرمایا تو توبہ نہ کرے صبر کرو اور طلب  
 کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو (آیت ۱۸۷)  
 ابو اسحاق کا دو سندوں کے ساتھ بیان ہے کہ میں نے  
 حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ  
 جب رمضان المبارک کے روزوں کی فریفت کا حکم نازل  
 ہو گیا تو رمضان کے پورے مہینے میں لوگ اپنی عورتوں کے  
 پاس نہیں جاتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اپنی  
 عورتوں کے ساتھ عیانت کر لی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت  
 نازل فرمادی: اللہ نے جانا کہ تم اپنی عورتوں کو عیانت  
 میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں  
 معاف فرما دیا۔

تفسیر  
 کھانا اور پیو یا تک نہ رہے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی  
 کا دور سیاہی کے دور سے پہلے پھٹ کر پھر رات  
 آنے تک بند رہے پورے روزوں کو لفظ لگاؤ جب  
 تم مسجد میں احکامات سے ہو (آیت ۱۸۷) انھا کہتے  
 رہتے والا، ٹھہرتے والا۔

قصہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت  
 کی ہے کہ انہوں نے ایک رات دو ڈوبے لئے جہنم سے ایک  
 سفید تھا اور دوسرا سیاہ۔ چنانچہ ایک رات اس وقت تک کھاتے  
 رہے جب تک دونوں کا فرق نظر نہ آیا۔ صبح کے وقت یہ عرض گزار  
 ہوئے کہ یا رسول اللہ میں نے وہ دو ڈوبے (پائے سرانے  
 کیے) دکھائے تھے، آپ نے سر نکال دیا اور فرمایا کہ یہ دونوں کی سفیدی کا دور  
 اور رات کی سیاہی کا دور تھا اس لئے سرانے کے نیچے آگئے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں  
 عرض گزار ہوں، یا رسول اللہ! سفید ڈوبہ اور سیاہ ڈوبہ  
 کیا ہیں؟ کیا ان سے حدود حرام کے مراد ہیں؟ فرمایا تم بھی کیا  
 بھولے بھولے ہو روزہ دھانگوں کو دیکھتے رہتے ہو۔ پھر فرمایا



أَفْعًا إِنْ أَبْصَرْتَ الْخَيْطَيْنِ تَعْرِفَ الْقَالَ لَابِلَ  
هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَنِيَاصُ الشَّهَارِ .

۱۹۲۸ . حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَمَّتَانِ مُحَمَّدُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَسِيمٍ  
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دُرْتُ لَيْلٌ وَكَلُوا وَ  
أَشْرَبُوا حَتَّى يَنْبَسِ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَيْصَرُ  
وَمِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدُ وَهُوَ يُنْزَلُ مِنَ الْفَجْرِ وَ  
كَانَ يَجَالُ إِذَا أَرَادُوا الصُّومَ رَابِعًا أَحَدُهُمْ  
فِي يَمِينِهِ الْخَيْطُ الْأَيْصَرُ وَالْخَيْطُ الْأَسْوَدُ  
وَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ حَتَّى يَنْبَسِ لَهُ دُرٌّ وَيَتَهَمَّ قَامَرًا اللَّهُ بَعْدَهُ  
مِنَ الْفَجْرِ تَعْلَمُوا إِنَّمَا يَنْبَسُ اللَّيْلُ مِنَ الشَّهَارِ .

• بِأَمْرِ قَوْلِهِ وَلَيْسَ الْبَرُّ بِأَنْ تَأْمُرُوا  
الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُوبِهَا وَلَكِنَّ الْبَرَّ مِنَ الْبَرِّ  
وَأَنْتُمْ الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَالْقُرْآنُ صَعَلَكُمْ  
تَعْلَمُونَ .

۱۹۲۹ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ  
إِسْرَئِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانُوا  
إِذَا أَحْرَمُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْتَوُا السَّيِّئَاتِ مِنْ  
ظُهُوبِهَا فَتَزَلُّ اللَّهُ وَلَيْسَ الْبَرُّ بِأَنْ تَأْمُرُوا  
الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُوبِهَا وَلَكِنَّ الْبَرَّ مِنَ الْبَرِّ وَأَنْتُمْ  
الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا .

• بِأَمْرِ قَوْلِهِ قَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ  
فِتْنَةٌ وَلَا يَكُونَ لِلدِّينِ عَدُوٌّ فَإِنْ أَنْتُمْ هَاجِلًا  
عَمَّا فَانَ بِالْأَعْيُنِ فَانْظُرُوا

۱۹۳۰ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ أَنَّكَ سَاجِدًا فِي حُجَّتِهِ ابْنُ الرَّبِّ بَرَقَ لَا  
إِنْ الشَّاسَ صَنَعُوا وَأَنْتَ أَمْرٌ عَمْرٌ وَصَاحِبُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِفُ مَا يَمْسُحُ حَيْثُ

کہ ایسا نہیں ہے بلکہ سیاہ و چمکے سے رات کی سیاہی اور  
سفید و چمکے سے دن کی سفیدی مراد ہے ۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے  
روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ دُرٌّ فَانْظُرُوا  
سیاہی کہ تمہارے سامنے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈھلکا  
سیاہی کے ڈھلکے سے اور من الغیر کا حکم نازل نہیں ہوا  
تھا تو بعض لوگ جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے تو پہلے دو روز  
پیر و بدھ دو روز چمکے یعنی ایک سفید اور دوسرا سیاہ باندھ دیا  
کرتے اور وہ برابر کھلتے رہتے جب تک ان کا منظر نظر نہ کٹتا ۔  
پس اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے من الغیر کا حکم نازل فرمایا تو لوگوں نے جان لیا  
کہ اس سے رات کی سیاہی اور دن کی چمک مراد ہے ۔

لَيْسَ الْبَرُّ بِأَنْ تَأْمُرُوا الْبُيُوتَ كِتَابُ التَّحْقِيقِ  
یہ کچھ بھلاں تھیں کہ گھروں میں بھت توڑ کر ڈھانچاں توڑ کر گاری ہے  
اور گھروں میں دعاؤں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید  
پر کہ فلاح پاؤ (آیت ۱۸۹)

حضرت ہمام بن منہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ماہر جاہلیت  
میں جب لوگ احرام باندھتے تو اپنے گھروں میں بھت کی طرف سے  
گنتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ۔ یہ کچھ بھلاں تھیں  
کہ گھروں میں بھت توڑ کر ڈھانچاں توڑ کر گاری میں ہے اور  
اپنے گھروں میں دعاؤں سے آؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو  
اس امید پر کہ فلاح پاؤ ۔

تَعْلَمُونَ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ كِتَابُ التَّحْقِيقِ  
اللہ نے یہ حکم نازل کیا کہ کوئی فتنہ نہ بنے کہ اس کی پرچار ہو پھر اگر وہ  
باقی تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر (آیت ۱۹۲)

تابع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں  
حضرت عبد اللہ بن زبیر کی آرائش کے زمانہ میں دو شخص حاضر ہوئے اور  
میں نے کہہ رکھے کہ کیا ساجد پر چارہ ہے میں نے حالانکہ آپ تو  
حشر کر کے صاحبزادے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے  
ہیں اللہ بابر کل کے ابلاغ احوال کرنے سے آپ کو یہ چیز منع ہے ؟

أَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْعُو أَنْ تَخْرُجَ مَرَّةً أُخْرَى  
فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ وَقَاتِلُوا هُمُ حَتَّى لَا تَكُونَ  
فِتْنَةً فَعَالَ قَاتِلْنَا حَتَّى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةً وَكَانَ  
الَّذِينَ يَنْتَهُوا أَسْتَوْثَرُوا مَدِينًا وَأَنْ تَقَاتِلُوا  
حَتَّى تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الَّذِينَ يُغْمِرُ اللَّهُ  
رَأْدَ عُثْمَانَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي قُلَاتٌ وَحَيَّوَةٌ مِنْ مَثَرِيجٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ  
عَمْرِوَةَ الْمُعَاذِيِّ أَنَّ تَكْوِيذَ بَنِي عَمْرِوَةَ حَدَّثَهُ  
عَنْ تَابِغٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ يَا أَبَا  
هَبْدٍ الرَّحْمَنُ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ تَحْتَرِفَ مَا وَرَدَ  
تَعْلِيمَ عَامَا وَتَتَكَلَّفُ الْإِعْجَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
مَعْرُوجَةً قَدْ عَلِمْتَ مَا رَغِبَ اللَّهُ فِيهِ قَالَ  
يَا ابْنَ أَخِي بَقِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَبَرِ إِيْمَانٍ بِاللَّهِ  
وَتَمُوتُ بِهِ وَالصَّلَاةُ الْخَمِيْسُ وَحَبَابُ رَمَضَانَ  
وَأَدَاءُ الزَّكَاةِ وَحَدِيثُ الْبَيْتِ قَالَ يَا أَبَا  
هَبْدٍ الرَّحْمَنُ أَلَا تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ  
وَأَنْ هَلْ يُعْثَرُ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ الْمُتَّقِينَ  
فَأَصْلَحُوا مَنَاحِيْرَهُمْ إِلَى أَهْلِ اللَّهِ وَتَأْتَلَوْهُمْ  
حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً قَالَ فَعَلْنَا عَلَى عَهْدِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْإِسْلَامُ  
يُحْيِي فَكَانَ الرَّجُلُ يُفْتَنُ فِي دِيْمِهِ أَمَّا فَتْنَةُ  
وَأَمَّا يُعَذِّبُهُ حَتَّى كَثُرَ الْإِسْلَامُ فَتَمَرَّتْ حُكْمُ  
فِتْنَةٍ قَالَ فَمَا قَوْلُكَ فِي عِيْنٍ وَعُثْمَانَ قَالَ  
أَمَّا عُثْمَانُ فَكَانَ اللَّهُ عَقَابَهُ فَا مَبِ أَسْتَوْثَرُوا  
فَكَمَرُ هُمُومَاتٍ يَعْقُرُونَهُ فَا مَبِ عِيْنٍ وَكَانَ  
عَقِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَمُهُ  
وَأَشَارَ بِمِخْبَرِهِ فَقَالَ هَذَا بَيْتُهُ حَيْثُ  
تَرَفُّتُ -

فرمایا مجھے یہ چیز مانع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کافروں سے  
حرام فرمایا ہے دونوں کہنے لگے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ عین فرمایا کہ  
اندان سے لڑو، یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے؟ فرمایا ہم نے لڑائی  
کر لی، یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہیں رہا۔ قتادہ ایک خدا کی پوجا کرنے  
لگی تھی، لیکن آپ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ آپس میں لڑیں، یہاں تک کہ  
قیسنے کھڑے ہوں اور خدا کے سوا دوسروں کی پوجا بھی ہونے لگے۔  
نافع کی دوسری روایت میں یہ زیادہ ہے کہ ایک آدمی حضرت  
ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، اے  
ابو عبد الرحمن! اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ ہر سال حج اور عمرہ تو  
کرتے ہیں لیکن شکر راہ میں ہمارے نہیں کرتے؟ قتادہ آپ سے عرض  
واقعت میں کہ ہمارے اللہ تعالیٰ نے کیا دوسرا رکھا ہے۔ فرمایا، اے  
بھتیجا! اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اسلام اللہ اور اس کے  
رسول پر ایمان رکھنا، (۱) پانچ وقت کی نماز پڑھنا، (۲) رمضان  
المبارک کے دنوں سے رکھنا، (۳) زکوٰۃ ادا کرنا، (۴) بیت اللہ کا  
حج کرنا۔ اس نے کہا، اے ابو عبد الرحمن! کیا آپ نے یہ نہیں سنا  
جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ مگر اور اگر مسلمانوں  
کے دوسرے گروہ نے زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے گروہ سے لڑو۔  
یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کے خلاف نہ ہوں (سورۃ الحجرات، آیت ۹)  
نیز فرماید۔ دونوں سے یہودیہاں تک کہ کوئی حدود ہے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۹۳)  
آپ نے جواب دیا کہ یہ کام ہم دونوں نے ہی اللہ جل و علیم کے مبارک نام میں  
کر لیا ہے، مگر اس حد تک مسلمان تعلیم میں تھے، لہذا کفار ان کے دین میں فتنہ  
ڈالتے ہوئے کسی کو قتل کر دیتے، لہذا کہ سخت تکلیف پہنچاتے تھے، ہمارے کہ مسلمانوں  
کی کھیرت ہو گئی اور فتنہ ابی ہوتی ہو گئی، جس نے کہا کہ حضرت علی اور حضرت عثمان کے  
ہاتھ میں کیا کیا خیال ہے، فرمایا ہمارے حضرت عثمان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ سے  
انہیں معاف فرمایا اور اللہ نے حضرت علی کو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا اور معافی  
اللہ ہمیں فرمادی، پھر اھل تشیعہ کو تھے کہ یہ لڑیا کہ یہاں کا گھر حضور کے ساتھ  
ہے، حیا کہ ہمہ دیکھتے ہو۔



اللّٰهُ فَنَعَلَتْهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَلَوْ يَرَى قَدْرَانِ بَحْرَيْنِ وَكَوْنِيَّةُ  
عَنْهَا حَتَّى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ يَدْرِي مَا شَأْنُ  
بَابِ ۵۹۷ قَوْلِهِ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ  
تَهْتَفُوا فُضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ

۱۹۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَحْمَدٍ قَالَ اخْبَرَنِي  
ابْنُ عِيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْن عَتَّابٍ قَالَ كَانَتْ  
عُمَاظٌ وَنَحْوُهَا وَدَوَّالُ الْجَانِ مَوَاقِفِي الْجَاهِلِيَّةِ  
فَنَاسُوا اَنْ يَتَجَدُّوا فِي الْمَدَائِيسِ فَخَرَّتْ لَيْسَ  
عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَهْتَفُوا فُضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ  
فِي مَوَاقِفِ الْجَاهِلِيَّةِ

بَابِ ۵۹۳ قَوْلُهُ شَعْرًا فَيُضَوُّ مِنْ جَبِّكَ  
اَنْ تَصِلَ اِلَيْهِ

۱۹۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمْرِو اللّٰهِ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ كَثَرٍ حَدَّثَنَا وَرَمَنَ دَانَ وَبَيْتُهُ  
بِقُرُونٍ يَأْتِيهِمْ لِقَاءُ وَكَانُوا يَسْتَوُونَ الْحُمُسَ  
وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَهْلِكُونَ بِعَرَفَاتٍ فَخَرَّتْ  
جَاهِلُ الْاِسْلَامِ اَمْرًا هُوَ نَبِيَّةُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ ثُمَّ يَقِفَ بِهَا ثُمَّ يَهْبِطَ  
وَمِنْهَا نَدَايَكَ قَوْلُهُ تَعَالَى شَعْرًا فَيُضَوُّ  
مِنْ جَبِّكَ اَنْ تَصِلَ اِلَيْهِ

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَحْمَدٍ عَنْ ابْنِ مَحْمَدٍ حَدَّثَنَا  
فُضَيْلُ بْنُ سَيِّدَانَ حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ عَقِيْبَةَ اخْبَرَنِي  
كَدَيْبُ بْنُ اَبِيْن عَتَّابٍ قَالَ تَطَوُّتُ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ  
مَا كَانَ حَلَاكَ حَتَّى يَهْلِكَ بِالنَّحْيِ قَائِدًا رَكِبَ  
اِلَى عَرَفَةَ فَسَمِعَ نَبِيَّكَ هَدِيَّةً مِنَ الْاَيْلِ اَوْ  
الْبَقَرِ اَوْ الْغَنَمِ مَا تَيْسَّرَ لَكَ مِنْ ذَلِكَ اَوْ ذِيْلِكَ  
مَتَّاعًا حَتَّى تَرَى نَبِيَّكَ فَعَلَيْهِمْ سَيِّئَاتُ تَلْذِيزِ الْاَيَّامِ فِي

عید و عید کی ہر ای میں تہنہ کیا اس کے بعد قرآن کریم میں اس کی  
حرمت یا عاقبت کا کوئی حکم نازل نہیں ہوا یہاں تک کہ آپ کا  
وصال ہو گیا یہ ایک شخص رحمت پرانے ہی درے سے جو پاک ہے۔  
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ يَتَجَدُّوا فُضْلًا مِنْ  
رَبِّكُمْ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ بابت  
میں نکاح و عید اور دو الہام نامی ہر ہر ہوتے تھے جن کے اندر  
چمکے روزوں میں رگ بہت کی کہتے تھے۔ پس یہ آیت نازل  
ہوئی کہ تم ہر کچھ سنا رہے ہو کہ آپ رب کا فضل  
راہل) کا شش کر دے (سورۃ البقرۃ: ۱۹) یعنی حج کے دنوں  
میں۔

قَوْلُهُ اَنْ تَصِلَ اِلَيْهِ النَّاسُ کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ  
قریش در ان سے دینی تفاق رکھنے والے مزدلفہ میں  
وقوف کیا کرتے تھے اور اسے جس کا نام دیتے تھے اور ہائی  
تمام ابو عرب عرفات میں وقوف کیا کرتے تھے جب وہ (اللہ)  
اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو عرفات میں آکر ٹھہرانے  
کو حکم فرمایا۔ پھر وہاں (مزدلفہ) سے لوٹ کر آئیں جیسا  
کہ ارشاد باری قائل ہے۔ پھر اب یہ ہے اے قریشیہ  
تم بھی وہیں سے پٹو جہاں سے دوسرے لوگ پٹے ہیں  
(سورۃ البقرۃ: ۱۹۹)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں  
کہ عروہ کا احرام کھلی سینے کے بعد حج کا حرام باندھنے تک  
آدمی کو بیت اطہر کا حواص کرنا چاہیے جب عرفات کی طواف  
بائے تہواں قرآنی پیش کرے یعنی اللہ کے اور کسی  
میں سے جو حیرت کے باوجود چاہیے۔ اگر قرآنی تیسرے نے تو  
حج کے دنوں میں عرفہ سے پہلے تین روزہ رکھے اگر آخری  
روزہ عرفہ کے تین دنوں میں آگے تو کوئی صریح نہیں ہے۔

الْجَزَعَالِكُ قَبْلَ يَوْمِ عَذَابِهِ فَإِنْ كَانَ إِحْدَى يَوْمِ  
ثَلَاثَةِ يَوْمٍ عَذَابُهُ فَلَا جَنَاحَ عَلَيْهِ  
ثُمَّ يَسْطَبِقُ حَتَّى يَقَعَ بِسَاقَاتٍ مِنْ حَمَلَةٍ أَنْفَصِرَ  
إِلَى أَنْ يَكُونَ الظَّلَامُ ثَوْبًا فَمِنْ عَذَابَاتِ  
إِذَا أَفْضُوا مِنْهَا حَتَّى يَنْتَوِجُوا جَمْعًا أَلَمْ يَسْأَلُوا  
بِهِ ثَوْبًا كَمَا أَنَّ اللَّهَ كَثِيرًا ذَا كَرَمٍ الشَّكِيُّ  
وَالْهَيْئَلُ قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا تُحَرِّفُ فَيُصْبِحُ قَبْلَ  
النَّاسِ كَأَنَّمَا يُفَضُّونَ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
ثُمَّ أَفْضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ  
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ حَتَّى تَذَرُوا الْجَمْرَةَ

۵۹۴. بِأَنَّ قَوْلَهُ وَمِنْهُمْ مَن يَقُولُ رَبَّنَا  
أَتَيْنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ  
حَسَنَةً وَقِيلَ عَذَابُ النَّارِ

۱۶۳۷. حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو حَدَّثَنَا عَنْ  
أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي قَالٍ كَانَ  
الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ أَتَقَرُّ رَابِعًا  
أَتَيْنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِيلَ  
عَذَابُ النَّارِ

۵۹۵. بِأَنَّ قَوْلَهُ وَهُوَ الَّذِي خَصَّامٌ وَقَالَ  
عَذَابُ النَّارِ الْخِيَوَانُ

۱۶۳۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

عَمْرِو بْنِ جَرِيحٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْيَوْمَ إِلَى اللَّهِ الْخِيَوَانُ وَقَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ

۱۶۳۹. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جَرِيحٍ عَنْ ابْنِ جَرِيحٍ  
عَنْ ابْنِ أَبِي مَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۹۶. بِأَنَّ قَوْلَهُ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا

پھر ہا کہ مصر کی ناز سے اندھیرا ہونے تک عذبات میں طوفان  
پھر جب لوگ عذبات سے ٹپیں تو یہ بھی ٹوٹ آئے ہر سب  
کے ساتھ و مزدلہ میں سات گز سے اندھیرا  
سے ذکر الہی کرے اور تکبیر و تسبیح میں صبح تک رطب اعلان  
ہے۔ پھر مزید سے لوگوں کے ساتھ ٹوٹ آئے  
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ پھر یہ بات  
ہے اسے قریشیہ تم ہیں وہیں سے پڑ جاؤں  
دوسرے لوگ پڑتے ہیں۔ اللہ اللہ سے معافی مانگو  
جے تک اللہ بخشے والا مہربان ہے (تین)

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا كِتَابًا

اللہ کرے کہ میں کتاب ہے اسے رب ہمارے ہیں دنیا میں بھلا  
وہ میں آخرت میں بھلا دے کہ میں دنیا میں بھلا دے کہ میں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا مانگتے تھے  
اے اللہ ہمارے رب ہیں دنیا میں بھلا دے کہ میں  
آخرت میں بھلا دے کہ میں دنیا میں بھلا دے کہ میں

۵۹۷. وَهُوَ الَّذِي خَصَّامٌ كِتَابًا

عطا دے کہ میں کتاب ہے کہ میں کتاب ہے کہ میں کتاب ہے  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

مرقاہ روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ایک  
سب سے زیادہ دُور میں سے تالپہ یہ شخصیت وہ ہے  
جو اللہ کے دُور میں سے

سفیان، ابن جریر، ابن ابی نیکر، حضرت عائشہ  
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے  
حدیث بالاک روایت کی ہے۔

وَلَنُتْلِيَنَا قُلُوبَهُمْ هَٰذَا الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكَ كِتَابًا

الْجَنَّةَ وَنَسَاءً يَكُونُ مِثْلُ الَّذِيْنَ خَلَقُوا مِنْ  
قَبْلِكُمْ مَثَرَهُمْ اَلْبَابُ سَابِعٌ وَالْقَارِئُ اِلَى قَدِيمٍ .

١٧٣٠ - قَالَ لَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ  
عَنِ ابْنِ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي سَلِيحَةَ  
يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَتَّى إِذَا اسْتَبَيَّحَ  
الرَّسُولُ وَظَنُوا أَنَّهُ قَدْ كَذَبُوا خَفِيفَةً دَهَبَ بِهَا  
هَذَا وَقَالَ حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالْمَدِينَةُ آمَنُوا  
مَعَهُ مَتَى نَصَرَهُمْ أَلَا إِنَّ نَصْرَهُمْ قَرِيبٌ فَلَمَّا قَبِلْتُ  
عُرْفَةَ ابْنِ النَّبِيِّ رَفَعْتُ كَرْمِي لَكَ دَائِيكَ قَالَ قَالَتْ  
عَائِشَةُ مَاذَا أَتَى وَأَتَى مَا وَعَدَ اللَّهُ رَسُولَهُ مِنْ  
شَيْءٍ بِقَطْرَةٍ إِلَّا حَلِمُوا أَنَّهُ كَأَن قَبِلَ أَن يَمُوتَ  
وَلَكِنْ كَرِهَ زِلَ الْبَلَاءِ بِالرَّسُولِ حَتَّى خَافُوا أَن  
يَكُونُ مِنْ مَوَاطِنَ يَكُونُ هُوَ تَكَانَتْ قُصُوفُهَا  
وُظُنُّوا أَنَّهُ قَدْ كَذَبُوا بِمَا شَقَلَتْ .

بَابُ كَوْنِ نِسَاءِ كُمْ حَدِيثُكُمْ فِي ثَوْبٍ  
حَدَّثَ كُفْرًا فِي نِسْتُمْ وَقَدْ رَوَى الْإِنْفِسُ  
الْأَلَا.

١٧٣١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ  
شَيْبَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ  
عُمَرَ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ تَعَرَّكَ لَوْ حَتَّى يَفْصَحَ  
وَنَهْ فَأَخَذَتْ عَلَيْهِ يَوْمًا فِقْرًا صَوْرَةَ الْقَمَرِ  
حَتَّى أَتَتْهُ إِلَى مَكَايِبَ قَالَ تَتَذَكَّرُونَ فِيَّ أَنْزِلْتُ  
فَلَمْ تَلَا قَالَ أَنْزِلْتُ فِي كَذَا وَكَذَا اشْرَعْ عَنِّي وَعَنْ  
عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَبِي يُوسُفُ عَنْ  
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ هَاتُوا حَرْشَكُمْ أَيْ شِمُكُمْ  
قَالَ يَا مَعْشَرَ قَوْمِي - دَاةَ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ .

١٤٢٢- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ  
عَنِ ابْنِ الْمَكْدِيِّ رَوَيْتُ جَارًا قَالَ كَانَتْ أَيْ يَوْمَ

کی تم اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر اگلے لوگوں جیسی آفتاؤں میں پڑی سالن پر سختی اور شدت آئی رایت ۱۴۴  
عزیز بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ  
عہما عنہما آیت یہ میں لکھ کر جب رسول اللہ کو فاطمہ امہدب کی آمد پر  
دہی اور لکھ کر کہ رسول اللہ نے ان سے لکھ لیا تھا اس وقت چاروی ہڈاں  
(صورت و صفت تو تبت) پڑھی اور پھر اس آیت اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ یَعُوْذُ اللہ عزوجل کی  
تکامات عزرائل جن بائیکہ کا بیان ہے کہ میں عزیز بن زبیر سے ملا اور ان  
سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے  
فرمایا ہے کہ معاذ اللہ! خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے اجر  
و عہد فرمایا تو وہ سمجھتے تھے کہ یہ حال سے پہلے ضرور ہوا جو بائیکہ کا بیان  
رسول اللہ کی عزرائل ضرور ہوتا رہی ہے جس کے باعث انہیں تشویش  
لاحق ہوتی تھی کہ کہیں ماحق انہیں جھٹلانے نہ لگ جائیں۔ حضرت  
عائشہ اس ذراں کو تشویش دیکھ کر اپنے حق تعالیٰ سے دعا کرتی تھیں کہ وہ حضرت ابن  
عباس پر رحم فرمائے۔

فَسَاءَ لَكُمْ حَدِيثُ لَكُمْ فِي تَفْسِيرِ  
تفسیری لوگوں تمہارے لکھتیاں ہیں تو ادا اپنی کہتیاں میں جس طرح  
چاہو اور اپنے جیسے کا کام ہے کرو (آیت ۱۲۲)

الفی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب تشریف لائے  
 کی تلاوت کرتے تو فارغ ہونے تک کسی سے کلام نہیں کرتے تھے، جب ایک  
 روز میں ان کی کپاس گیا تو وہ سورۃ البقرہ کی تلاوت کر رہے تھے یہ تک  
 کہ مکہ مکرمہ کی سورت پڑھنے پر فرجہ سے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ آیت کس  
 باب سے میں نازل ہوئی ہے؟ لیکن انھی میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ  
 فصل خلدیٰ تو اس کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ پھر پڑھتے گئے بعد ازاں آج  
 ویرا یوب، تانیف نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آیت یہ تو انہوں  
 کہتے ہیں جسطرح چاہو، اسباب سے میں نازل ہوئی ہے رواج کے متعلق یہ روایت  
 یحییٰ بن سعید کوفی بن سعید حمید رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے  
 منہا سے اس کی روایت کی ہے۔

ابن کندی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ یہودی کہا کرتے تھے کہ جو آدمی چھپے کی



تَقُولُ إِذَا جَاءَ مَعَهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهَا جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلُ  
فَنَزَلَتْ نَكَاحُكَ حُرُوتُكَ نَكَحَ مَا تَوَاحَدَتْ كَوْنُ  
أَنَّى شِئْتُمْ۔

باب ۵۹۸ قَوْلُهُ وَإِذَا طَلَّقْتُمَا نِسَاءً  
فَبَيْنَكُمَا أَجَلٌ فَلَا تَحْضُرُوهُمَا إِن  
بَيْنَكُمَا نِكَاحٌ أَوْ جَاهَتِ۔

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ النَّعَدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ بَن  
سَافِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ  
يَسَارٍ قَالَ كَاتِبِي أَخْبَرْتُ مَخْطُوبِي إِلَى وَ قَالَ  
أَبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ  
بَنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْقِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ أَخْتَ مَعْقِلِ بْنِ  
يَسَارٍ طَلَّقَتْهُ رَوْحًا فَتَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ  
وَدَّعَاهَا فَخَطَبَهَا مَالِي مَعْقِلٍ فَتَرَكَتْ فَلَا  
تَحْضُرُوهُمَا إِن بَيْنَكُمَا نِكَاحٌ أَوْ جَاهَتِ۔

باب ۵۹۹ قَوْلُهُ فَإِنْ بَيْنَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ  
وَيَذَرُونَ أَسْرًا وَأَجَا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ  
أَسْرًا بَعْدَ أَشْهُرٍ وَعَشْرٍ إِلَى يَمَا تَعْمَلُونَ  
خَيْرٌ يَعْقِلُونَ يَهْتَبُونَ۔

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنِي أُمِّيَّةُ بِنْتُ يَسَدٍ بِرَحَدَاتِ  
يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ

قَالَ ابْنُ الْأَثَرِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَفَّانَ وَالْبُخَارِيُّ  
يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَسْرًا وَأَجَا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ  
مَنْحَتَهَا الْأَمْسَةُ الْأَحْرَى فَلْيُورَثَنَّهَا أَوْ  
تَدَّعَهَا فَتَالَ يَا أَبَا أُمِّي لَا أَعْلَمُ تَبَيَّنَ قَوْلُهُ  
وَمِنْ مَكَانِهِ۔

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا زَوْجُ حَدَّثَنَا

ہانبہ سے حسرت کے ساتھ جان کر کہے تو اس سے بڑا بہنے والا ہو گیا  
ہوتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ متبادل کا وہی تھا جس نے کیتیاں  
ہیں تو انہیں کہیں یہاں سے چلے جائیں۔

مطلقہ کا پہلے خاوند سے نکاح اور جب تم مردوں  
کو طلاق دے دو ان کی سچا دلوی ہو جائے تو اسے مردوں  
کے والوں انہیں نہ دے کہ اس سے کہ اپنے شوہر کو اسے نکاح کریں تو بہت

حضرت منقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
میری ایک بہن تھی۔ اس کے پہلے شوہر نے اس سے دوبارہ  
نکاح کرنے کا مجھے پیغام دیا۔ امام حسن بصری فرماتے  
ہیں کہ حضرت منقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن کو  
بکے خاوند نے طلاق دے دی اور انہیں چھوڑ دیا تھا۔  
یہاں تک کہ بخت پر ہی چڑھ گئی۔ پس اس نے بعد  
اسے نکاح کا پیغام دیا تو حضرت منقل نے انکار  
کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ انہیں  
نہ دے کہ اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر  
لیں۔

وَالَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ کی تفسیر  
اور جو تم میں سے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں وہ چھوڑ دینے  
وہ دن اپنے آپ کو رکھ رہے ہیں۔ (تلاوت ۱۶۴۳)  
سنا کر دیں۔ چھوڑ دیں۔

حضرت جعفر بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے  
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب

آیت وَالَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ آؤ و اجب  
دوسری آیت سے شروع ہو گئی ہے تو آپ اسے کیوں  
کہہ رہے ہیں یا اسے چھوڑا کیوں نہیں؟ فرماتے گئے  
کہ اسے نتیجہ! میں کسی آیت کو اس کی جگہ سے بدل نہیں  
سکتا۔

تو ہر کون ہے کہ ناز باہیت میں بزرگ سواتے اور



حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّادٍ فِي شَأْنِ حَبِيبَةَ بَنَتِ  
الْحَارِثِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ عَمَةً كَانَ  
لَا يَقُولُ ذَلِكَ فَقُلْتُ إِنِّي لَبَيِّعُكَ إِنْ كَذَبْتَ عَلَى  
رَجُلٍ فِي عَائِلَةِ الْكُوفَةِ وَرَقَمَ صَوْمَتَهُ مَتَانِ  
ثُمَّ خَدَّجْتُ فَلَقِيتُ مَالِكَ بْنَ حَارِثٍ أَوْ مَالِكَ  
ابْنَ حُوَيْثٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ  
فِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْهَا زَوْجَتِ وَهِيَ حَارِثُ قَالَ  
قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا الْقَيْلَ  
وَلَا تَجْعَلُونَ لَهَا الرَّحْصَةَ كَذَلَّتْ سُورَةُ  
الْبَقَرَةِ الْقُصْرَى بَعْدَ الْعَوْلِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ  
مُحَمَّدٍ لَقِيتُ أَبَا مَعِيَةَ مَالِكَ بْنَ حَارِثٍ

بَابُ قَوْلِهِ حَارِثُ عَلَى الصَّلَاةِ  
وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى -

۱۶۴۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ حَبِيبَةَ  
عَنْ أَبِي قَالٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ قَالَ هِشَامُ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أَبِي قَالٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْيَوْمِ حَبِيبَةُ عَنْ  
صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللَّهُ جُودَهُمْ  
مَرِيئَتَهُمْ أَوْ أَجْوَأَهُمْ شَدَّ يَحْيَى ثَمَرًا -

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا

قَائِمَتَيْنِ مُطِيعَتَيْنِ -

۱۶۴۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شَبِيبٍ  
عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَمْرٍ قَسَمَ  
قَالَ كُنَّا نَكْلَمُ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَحَاةَ

بر حضرت عبدالرحمن نے فرمایا کہ ان کے چار عہدائش بن مسعود، قرآن بت  
کے قائل نہیں ہیں۔ میں نے جبہ توڑ سے کہا کہ پھر تو میں اس شخص پر اجماع  
میں متہ پر جو کوفہ میں رہتا ہے جبرٹ بولے کی حرارت کر رہا ہوں، پھر  
میں باہر نکل آیا۔ پھر مجھے مالک بن حارث یا مالک بن حارث سے تو میں نے  
ان سے دریافت کیا کہ حضرت ابن مسعود کی اس سنت کی بارے  
میں کیا رسنہ ہے جس نے اپنی بیوی کی رمانہ چھوڑا ہے راوی کا  
بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا۔ تم مائدہ صریح پر سختی  
کرتے ہو اداس کی آس کی کو تیر نظر نہیں رکھو حالانکہ یہ حکم و مائدہ  
کی بقیت و ضیاع ایک سے اچھوٹی سورہ نسا و سورہ المائدہ  
میں سورہ سے آیات کا بیان ہے کہ میں امام محمد بن یحییٰ سے نقل  
انہوں نے بتایا کہ میں ابو حنیفہ مالک بن حارث سے جانتا تھا۔

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ

عبد اللہ ابن محمد بن یزید، ہشام، محمد بن عبیدہ حضرت علی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم نے فرمایا۔ عبد الرحمن بن یحییٰ بن سعید، ہشام، محمد بن عبیدہ حضرت  
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے جنگ خندق کے روز فرمایا کہ انہوں نے رکعات قریش نے ہمیں  
صلاۃ الوسطنیٰ نماز پڑھو جس کے رکعات ایک کہ میں نے غروب ہو گیا تو  
اللہ تعالیٰ ان کو قبول فرمائے گا ان کے گھروں یا بیٹوں کو مالک سے بھیجے گی ان کے  
گروں میں ملک ہے کہ آپ نے بھیجے تھے فرماتا تھا یا انہو انہو  
راایت ۱۶۴۸ -

قَوْمُوا لِلَّهِ قَائِمَتَيْنِ

قَائِمَتَيْنِ مُطِيعَتَيْنِ -

حضرت زید بن رقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غار  
پہنچتے ہوئے ہم بات کر لیا کرتے تھے یعنی جس کو عزت  
ہوتی وہ اپنی حاجت دوسرے بھائی سے بیان کر دیا کرتا تھا  
یہاں تک کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ انگلیاں کر رہے

نمازیں کی اہمیت کی نماز کی اور اللہ کے حضور واپس سے  
کھڑے ہوا کہ۔ (آیت ۱۳۸) پس ہمیں غاموش رہنے کا  
حکم فرمایا گیا۔

### نماز خوف کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: پھر اگر خوف میں ہو تو پھیل یا سوار بیٹے  
بن چڑھے نماز پڑھ لو پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کی یاد کرو  
جیسا اس نے سکھایا تو تم نہ بانتے تھے (آیت ۱۳۹) ابن جریر کا قول  
ہے کہ کوفتہ سے مراد اللہ کا علم ہے کہ کیا ہے کہ کوفتہ سے مراد یا اللہ  
تعالیٰ ہے ابداء کفار۔ ذکر اللہ و ذلک اس پر پابندی ہے اسی سے  
آمدی ہے یعنی پھر پر جو رکہ یا لا اذ ذلک من اللہ سے نزلت مراد ہے  
السنۃ فیہم غشۃ بظلمۃ فکفۃ اسکی دلیل ختم ہو گئی خدیجہ میں  
میں کوئی ہمدرد نہ ہو موقوف اس کی عمل میں السنۃ فیہم غشۃ بظلمۃ  
جزم نکلتے ہیں۔ بقصد تہذیب و تہذیب اس کی طرف موقوف طرح  
اچھی ہے اس میں آگ ہوتی ہے ابن عباس کا قول ہے کہ  
صلوٰۃ سے مراد میں پھر کوئی چیز نہ ہو کھڑے کا قول ہے کہ وہ اپنی  
سے مراد میں وہاں بارش ہے قتل سے مراد شہنم ہے اللہ یا اہل  
ایمان کے عمل کا طرح ہے سنۃ بظلمۃ بظلمۃ بظلمۃ

تابع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
جب نماز خوف کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ امام کے کھڑے ہو  
جائے اور اگر وہ رکعت میں سے پھر رکعت پڑھتے ہیں امام کے رکعت  
ایک رکعت پڑھیں اور دوسرے رکعت میں سے پہلی نماز نہیں پڑھیں اور  
ان کے اندر دشمن کے درمیان میں وہ پھر یہ حضرات جنہوں نے  
ایک رکعت پڑھ لی ہے ان لوگوں کی جگہ پہلے بائیں جنہوں نے نماز  
نہیں پڑھی اور سلام نہ پھر میں اب جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تو ان امام  
کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں۔ پھر امام سلام پھیر دے دیکھو اس  
کی تہذیبیں جو ہیں اب مرتبین سے ہر ایک اپنی اپنی دوسری  
رکعت خود پوری کریں۔ یعنی امام کے سلام پھیر دینے کے بعد اپنی  
دوسری رکعت پڑھیں ہر ایک کی تہذیبیں پڑھیں گے۔ اگر

فِي حَاجَتِهِ حَتَّى تَذَلَّتْ هَذِهِ الْأَيَّةُ حَاطُوا  
عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةُ الْوَسْطَى وَتَوَمَّزُوا يَتِي  
تَابِتُونَ قَامُوا يَا لَتَكُونُ

يَا حِبِّ قُوْبِهِ عَزَّوَجَلَّ فَإِنْ خِفْتُمْ

فَرَجًا لَا أَوْرَكِبَاتٍ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَأَدْكُوا  
اللَّهُ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ  
وَقَالَ ابْنُ جَبْرِ كُتِبَتْ عَلَيْهِ عِلْمُهُ يَقَالُ بَسْطَةُ  
فِي يَادَهُ وَفَضْلًا فَرَعًا أَنْزَلَ وَلَا يُوَدُّهُ لَا  
يُثْقِلُهُ أَذْيُ أَثْقَلِي وَأَلَا ذَا لَيْبِ الْقُوَّةِ  
الْبَسْنَةُ نَعَامٌ يَتَسَنَّهُ يَتَغَيَّرُ فَبِهِتْ ذَهَبَتْ  
حُجَّتُهُ قَاوِيَةً لَا أَيْسَرُ فِيهَا عَزَّوَجَلَّ  
أَبْنِيهَا السَّنَةُ نَعَامٌ تَنْشِئُهَا تُخْرِجُهَا  
أَعْصَارُ رِيحٍ عَاصِفٍ تَهْبُتُ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى  
السَّمَاءِ كَعُودٍ فِيهِ نَارٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
صَلَاةٌ أَيْسَرُ عَلَيْكَ شَيْءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ قَابِلٌ  
مَطْرُشِيكَ الْفَلَاحُ الْبَدَى وَهَذَا مَثَلٌ  
عَمِلَ الْمُؤْمِنِينَ يَتَسَنَّهُ يَتَغَيَّرُ

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ  
حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو  
كَانَ إِذَا سِئِلَ عَنْ صَلَوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ  
الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ فَيُصَلُّونَ بِمِ الْإِمَامِ  
رُكْعَةً وَتَكُونُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ رُكْعَةً  
الْمَدَامُ وَتُصَلُّونَ فَإِذَا صَلُّوا الَّذِينَ مَعَهُ رُكْعَةً  
أَسْتَحْدُوا مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا وَلَا يَسْتَمُونَ

وَيَتَقَدَّمُ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا فَيُصَلُّونَ مَعَهُ رُكْعَةً  
ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلَّا مَا مَرَّ قَدْ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ فَيَقُومُ  
كُلُّ قَائِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّونَ لِأَنفُسِهِمْ  
رُكْعَةً بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ إِلَّا مَا مَرَّ كَيْفَ كُنَّ كَلَّ

وَأُوحِيَ مِنَ اللَّطَائِفَاتِ أَنَّكَ قَدْ صُنِيَ رُكْنَيْنِ حَرَامَيْنِ  
كَأَنَّ حَوْفَ حُرَّاسَتِكَ مِنْ قَائِلِكَ صُنِيَ رُكْنَيْنِ حَرَامَيْنِ  
عَنِ أَقْدَامِهِمَا وَأَنَّكَ كَتَبْتَ مَا مَسْتَعِيبِي الْقَبِيلَةِ أَوْ  
غَيْرِهَا مُتَقَبِّلًا قَالَ مَا لَكَ قَالَ نَأْتِيكَ  
أَمْرِي عِنْدَ النَّبِيِّنَ مُسْتَعِدَّةً كَرَدِيكَ إِلَّا عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِمَسْئَلِ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ

مُنْكَرُ دَبِّ دُونَ أَنْوَاجٍ

۱۶۵۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الْأَسودِ وَزَيْدُ بْنُ نَدْبِجَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّامِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ الْأَبَّةُ  
الَّتِي فِي الْبَقْعَةِ وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ مُنْكَرُ دَبِّ  
يَكُونُونَ أَنْوَاجًا مِنْ قَوْلِهِ غَيْرَ خَلْقٍ قَدْ  
صَخَّرَهَا الْآخَرَى فَلَمْ تَكُنْهَا قَالَ فَتَدْعُهَا  
يَا ابْنَ آجِي كَأَنَّكَ شَيْءٌ مِنْهُ مِنْ مَكَانٍ قَالَ  
حَبِيبٌ أَدْنَى هَذَا

بِمَسْئَلِ قَوْلِهِ قَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ

رَبِّ آيَرَنِي كَيْفَ تَنجِي الْمَوْتَى

۱۶۵۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ قُتَيْبَةَ  
عَنِ ابْنِ أَبِي يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ وَشَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ  
بِإِسْلَاقِ مَنْ إِبْرَاهِيمُ قَدْ قَالَ رَبِّ آيَرَنِي كَيْفَ  
تَنجِي الْمَوْتَى قَالَ أَدْنَى تَوَمَّنْ قَالَ بَلَى  
وَلَكِنَّ كَيْفَ تَنجِي الْقَبِيلَ

نوع بہت ہی شدید ہو کر نماز پیدل ہونے کی حالت میں کھڑے  
ہو کر پڑھیں یا سجدہ کی پرتھ کعبہ کی طرف منہ کر کے پڑھیں یا بعد  
منہ کر کے حیرت سے اس طرح اہانت ہے)۔ نام ایک کا بیان ہے  
کہ آفہ نے فرمایا: میرے خیال میں حضرت عبداللہ بن عمر نے اس  
حدیث کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرعہ رہاایت  
کیا ہے۔

وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ مُنْكَرُ دَبِّ دُونَ

الْأَوَاجِہِ کی تفسیر

ابن کثیر کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر  
نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ  
سورہ البقرہ کی آیت وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ مُنْكَرُ دَبِّ دُونَ  
الْأَوَاجِہِ (آیت ۱۲۳) اسی سورت کی دوسری آیت  
(یعنی آیت ۱۲۲) سے منوع ہے: تَرَأَوْهُ لَمْ يَلْمِ  
كَرِيمٍ میں کیوں لکھا ہے۔ فرمایا: اسے بتیجی اس بات کہ  
جس نے وہ میں کسی آیت کو اس کی جگہ بدل نہیں سکتا  
تھیجی مدعی کا بیان ہے کہ آپ کے معنی اب میں فرمایا  
تھا۔

وَأَذَقَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ آيَرَنِي كَيْفَ تَنجِي

الْمَوْتَى کی تفسیر

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تک کی گواہی  
ہوتی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت تک کرنے کے  
بہتر اور زیادہ ہوتے جب کہ انہوں نے کہا: اسے سب ایسے دکھا  
تو کہ بگڑے ہوئے ہوئے۔ فرمایا کیا تجھے یقین نہیں؟ عرض کی  
یقین کیوں نہیں مگر یہ پاسا ہوں کہ میرے پاس کتھار آجائے  
(آیت ۱۲۴)

بِأَمْرِ رَبِّكَ يَقُولُ بِإِذْنِهِ أَهَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ كُفْرَهُمْ كَانَ بُدِيدًا  
لَهُمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ

١٤٥٢- حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ  
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مَرْثُدَةَ  
يُحَدِّثُكَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ وَبَعَثَ أَخَاهُ  
أَبَا بَكْرٍ إِلَى أَبِي مُثَنَّى كَذِبَتْ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ  
عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ عُمَيْرُ يَوْمَ كَذِبِ عُمَيْرِ بْنِ  
عُمَيْرٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَرَوْنَ هَذِهِ الْآيَةَ  
سَرَلْتُ يَوْمَ كَذِبِ كُرَّانٍ تَرَوْنَ نَجْمًا قَالُوا  
اللَّهُ أَكْبَرُ فَخُذْ بَعْرُ فَقَالَ تَرَوْنَ أَوَّلَ  
الْأَعْمَالِ فَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فِي نَفْسِي مِنْهَا شَيْءٌ  
يَا أَيُّهَا الْمُرْسِلُونَ قَالَ عُمَيْرُ بْنُ أَبِي تَلْدٍ وَكَ  
تَحْقِيقُ نَفْسِكَ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ مِنْ هَذِهِ مَثَلًا  
يَعْمَلُ قَالَ عُمَيْرُ بْنُ أَبِي تَلْدٍ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ يَفْعَلُ  
قَالَ عُمَيْرُ بْنُ أَبِي تَلْدٍ يَفْعَلُ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَرَجُلٍ  
تَحْقِيقُ اللَّهُ لَهُ الشَّيْطَانُ فَعَمِلَ بِالْإِسْخَارِ  
حَتَّى أَعْرَضَ عَنْهُ

يَا أَهْلَ بَيْتِ قَوْلِهِ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ  
الْأَخْفَاءَ يَغَالُ الْخَفَّ عَلَى وَآخِ عَلَى وَ  
أَخْفَاءُ بِالْأَسْئَلَةِ يَخْفَى كَمَا يُجَرِّدُ كَهـ

١٤٥٣- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَبِي مَرْثَانَ عطاء بن يسار وعبد الرحمن بن أبي عميرة الأنصاري قالَا سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْيَسْكَينُ الَّذِي تَدَّه النَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا الْمَقْمَةُ وَلَا الْمَقْتَابُ إِنَّمَا الْيَسْكَينُ الَّذِي يَتَعَقَّبُ فَأَقْرَبُوا أَنْ يَتَعَقَّبَ يَتِي قَوْلَهُ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَاقًا.

ایود احد کمران تکتو لمجنته کی تفسیر

حضرت ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی ابی جریج بن ابی شیبہ سے سنا ہے کہ حضرت سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا بیان ہے کہ ایک مرد حضرت عمرؓ نے ہی کریم علیہ السلام کے اصحاب سے حدیث کیا کہ یہ حدیث کی تم میں اسے کوئی پسند نہ آئے گا کہ اس کے پاس ایک لاف بر رتبہ (۱۰۰۰) کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں سے فرماتا ہے اس پر حضرت عمرؓ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ میں کیسے کہہ کر جانتے ہیں؟ ہم نہیں جانتے ہیں حضرت ابن عباس عرض گزار ہوئے کہ اسے میرا اہل نہیں! ان کے متعلق میرے دل میں کہہ ہے، حضرت عمرؓ فرمایا کہ اسے جیسے بیان کرے وہ ہے آپ کا حقیر بہت کمزور ابن عباس نے کہا کہ اس میں عمل کی مثال بیان فرمائی گئی ہے حضرت عمرؓ نے کہا کہ کون سے عمل کی حضرت ابن عباس نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میرا دور آؤں گی مثال سے جو ایک لاف بر رتبہ کا حکم خداوندی کی تعمیل کرتا ہو، پھر اس پر شیطان غالب آجائے اور وہ بڑے عمل کرنے لگے، یہاں تک کہ اس کے سامنے ہر ایک عمل بھی ضائع ہو جائے۔

لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ الْحَافَا كِ تَفْسِيرُ  
 کہتے ہیں کہ اَلْحَافَا عَلٰی تِلْكَ اَشْخَاصُوْہُمْ یعنی وہ لوگ کہتے ہوئے  
 مجھ سے پٹ کر یہ لہذا لہذا لہذا کرکوش سے، لیکن کو کہتے ہیں۔

مقام میں کیا اور عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے  
 درخت کا بیجاں ہے کہ ہم نے حضرت جبریل علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ کو مراۃ جوئے کہ جی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
 ہے کہ مسکین وہ نہیں ہے جو ایک دو کھجوروں یا ایک دو  
 مقرون کے لئے مدد دے پھرے بلکہ مسکین خود غریب  
 جو سوال نہیں کرتا اور اگر چاہے قرۃ آیت پڑھے  
 اور لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ نہیں  
 عجز و انانیت سے (آیت ۲۷)



أَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا كِتَابُ التَّائِبِينَ

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب سود کے بارے میں سورہ البقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنا شروع کیا ۱۷۵۴ تا ۱۷۵۵ پھر شراب کی خرید و فروخت بھی حرام فرمادی گئی۔

يَتَحَقُّ اللَّهُ الرِّبَا كِتَابُ التَّائِبِينَ

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب سورہ البقرہ کی آخری آیتیں (متعلقہ سورہ) نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے، پھر مسجد نبوی میں ان کی تلاوت فرمائی، پھر شراب کی تجارت (خرید و فروخت) بھی حرام فرمادی گئی۔

فَلَا تَوَاقِبُ حَرْبٍ كِتَابُ التَّائِبِينَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سورہ البقرہ کی آخری آیتیں (متعلقہ سورہ) نازل فرمائی گئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں ان کی تلاوت فرمائی، مسلمانوں کے سامنے اللہ اس کے بعد شراب کی تجارت (خرید و فروخت) بھی حرام فرمادی گئی۔

وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ كِتَابُ التَّائِبِينَ

اے اگر کوئی قرض دہنگی والا ہے تو اسے بہت مدد آسانی نکالو قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا ہے جیسے کہ جابر (آیت ۲۸۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سورہ البقرہ کی آخری آیتیں (متعلقہ سورہ) نازل فرمادی گئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، پھر مسلمانوں کے سامنے (ان کی تلاوت فرمائی) اللہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا حَلَّلَ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا كِتَابُ التَّائِبِينَ

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ الرِّبَا فِي الْخَمِيرِ

بِأَنَّ قَوْلَهُ يَحْتَقُّ اللَّهُ الرِّبَا يَذْهَبُ

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ حَالِدِ بْنِ الْأَخْبَرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَيِّمَاتٍ سَمِعَتْ أُمَّ الصَّلَاحِ يَحْتَقُّ عَنْ قُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَزَلَتِ الْآيَاتُ الْخَامِسَةُ مِنَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَامَنْ فِي الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ الرِّبَا فِي الْخَمِيرِ

بِأَنَّ قَوْلَهُ يَذْهَبُ يَحْتَرِبُ مَا عَمِلُوا

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ حَالِدِ بْنِ الْأَخْبَرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَيِّمَاتٍ سَمِعَتْ أُمَّ الصَّلَاحِ يَحْتَقُّ عَنْ قُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ الرِّبَا فِي الْخَمِيرِ

بِأَنَّ قَوْلَهُ وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنُفِذْهُ إِلَى غَيْرِهِ وَإِنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ أَنْ كُنْتُمْ قَاعِلُونَ

۱۷۵۷۔ وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سَيِّمَاتٍ عَنْ مُصَوِّبٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصَّلَاحِ عَنْ قُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَرَهُنَّ عَلَيْنَا كَقَدَرِ الْجَارِ فِي الْخَمِيرِ.

يَا ذَالِك قَوْلِهِ وَانْقُوا يَوْمًا تَرْجَمُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ.

۱۶۵۸ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ حَقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عاصِمِ بْنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَالَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْدِي الرِّمَاءِ.

يَا ذَالِك قَوْلِهِ وَإِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تَخْفُوا يَحْبَسْكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَقْفَرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

۱۶۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُدَّادٍ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنَا وَثِيقُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ مَرْوَانَ الْأَسْفَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ الشَّعْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ عَمَرٍ أَخْبَرَنَا قَدْ بَيَّضَتْ وَإِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تَخْفُوا الْأَيَّةَ.

يَا ذَالِك قَوْلِهِ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ (صَدْرًا عَقْدًا أَوْ يَمُنَّ عَقْدًا نَكَاحًا مَخْفَرًا نَكَاحًا فَافْتَرَسَ لَهَا).

۱۶۶۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ أَخْبَرَنَا دُوحٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ مَرْوَانَ الْأَسْفَرِيِّ عَنْ تَجَلِيٍّ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَمْرٍو أَنَّ كُتَيْبًا قَالَ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تَخْفُوا فَتَالَنِي اللَّهُ نَسَحْنَاهَا الْأَيَّةَ الَّتِي بَعَثَهَا.

اس کے بعد شرب کی تہات رخمد و مسند رخت احرام فرمادی

وَأَنْقُوا يَوْمًا تَرْجَمُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے آخر میں جو آیت نازل ہوئی وہ سورہ صافات آیت ۵۷۔ سورہ البقرہ آیت ۲۸۱۔

وَأِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ کی تفسیر  
اور اگر تم تباہ ہو کر دو کہ تمہارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ، اللہ تم سے اس حساب سے گا تو مجھے پائے گا نبیؐ کا اور مجھے پائے گا منزلت کا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (آیت ۲۸۴)۔

مروان اسفر کا بیان ہے کہ صحابہ کرام میں سے غالباً حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت: "اگر تم ظاہر کرو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ" لایستہ سہما یہ دوسری آیت: لَا يَكْفُفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وَشَعْنًا ہے (منوع سنن ما زہی گئی ہے)۔

أَمَّا السُّؤْلُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ

ابن عباس کا قول ہے کہ اس آیت سے پہلے وہ اسرار سے کہتے ہیں کہ عَقْدًا أَنْتَ مَخْفَرًا تَكَ . یعنی ہمیں بخش دے۔

مروان اسفر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک آدمی انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ آیت: "اگر تم ظاہر کرو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ" یہ اپنی تبد والی آیت سے منوع ہے یعنی

(لَا يَكْفُفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وَشَعْنًا)۔

## سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نُفَاةً ذُنُوبًا وَابْتِغَاءَ مَرْضًى وَابْتِغَاءَ مَرْضًى  
شَقَا حَقْرًا يَشْكُرُ مِمَّا الْتَزَمَ وَهُوَ حَقْرًا  
تَبَوَّىٰ شَكْرًا مِمَّا مَكَّنَا الْمُتَوَكِّلِينَ لَا يَسْتَكْبِرُ  
بِعِلَالَتِهِ أَوْ بِصُورَةٍ أَوْ بِمَا كَانَ تَرِيثًا  
الْحَيِّمُ وَالْوَّاحِدُ رَبِّي عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ خَمْرًا  
قَتَلَ عَمْرًا ذَا جِدَاهَا عَمْرًا مَسْحُوتًا  
مَسْحُوتًا نَدْرًا مَوَاتًا وَيَجْعَلُ مَسْرَدًا  
مِنْ عِنْدِ اللَّهِ كَقَوْلِكَ أَمْرًا وَقَالَ يَحْيَىٰ  
ذَا الْخَيْلِ السُّورَةُ السُّورَةُ الْحَيَّاتُ  
فَالْأَبْنَاءُ جَبَّارًا وَخَصْمًا كَالْيَتَامَىٰ  
وَقَالَ يَكْرُمَةً مِنْ قَوْلِهِ عَمْرًا عَمْرًا  
يَوْمَ يَدْرُكُ فَتَانَ مَجَاجِدًا يُخْرِجُ الْخَيْلَ  
النُّطْقُ تَحْرِيحُ يَتَبَنَّى وَيُخْرِجُ مِنْهَا الْخَيْلَ  
إِلَّا بَكَرًا قَدْ الْفَجِيرُ قَالَتْ عَمْرًا مَسْحُوتًا  
أَمَّا إِنْ أَنْ تَقْدَرُ

يَا مَعْشَرَ الْفِرَارِ وَالْحَالِ وَالْحَالِ وَالْحَالِ  
يَصْنَعُ بَعْضُهُ بَعْضًا كَقَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا  
يُخْلِصُ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ وَكَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ  
وَيَجْعَلُ الْيَقِينَ عَلَى الْيَقِينَ لَا يَعْزِلُونَ  
كَقَوْلِهِ وَالَّذِينَ إِهْتَدَوْا نَاصِرًا وَهُدًى  
نَاصِرًا شَكْرًا إِنْ تَغَاةَ الْفِتْنَةِ الْمَشْكُوتَاتُ  
الْأَرْحَامُونَ يَعْلَمُونَ يَعْلَمُونَ أَمَّا بِهِ

۱۶۶۱۔ حَكَمَاتُ عَمْرًا مَسْحُوتًا حَكَمَاتُ  
يَزِيدُ بْنُ زُرَّاهِمَ الشَّكْرُ عَمْرًا مَسْحُوتًا  
عَمْرًا مَسْحُوتًا عَمْرًا مَسْحُوتًا عَمْرًا مَسْحُوتًا

## سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ

اللہ کے نام سے شروع ہوتا ہے اور اس میں مذکور ہے کہ وہ اللہ ہے۔

نُفَاةً ذُنُوبًا وَابْتِغَاءَ مَرْضًى وَابْتِغَاءَ مَرْضًى  
شَقَا حَقْرًا يَشْكُرُ مِمَّا الْتَزَمَ وَهُوَ حَقْرًا  
تَبَوَّىٰ شَكْرًا مِمَّا مَكَّنَا الْمُتَوَكِّلِينَ لَا يَسْتَكْبِرُ  
بِعِلَالَتِهِ أَوْ بِصُورَةٍ أَوْ بِمَا كَانَ تَرِيثًا  
الْحَيِّمُ وَالْوَّاحِدُ رَبِّي عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ خَمْرًا  
قَتَلَ عَمْرًا ذَا جِدَاهَا عَمْرًا مَسْحُوتًا  
مَسْحُوتًا نَدْرًا مَوَاتًا وَيَجْعَلُ مَسْرَدًا  
مِنْ عِنْدِ اللَّهِ كَقَوْلِكَ أَمْرًا وَقَالَ يَحْيَىٰ  
ذَا الْخَيْلِ السُّورَةُ السُّورَةُ الْحَيَّاتُ  
فَالْأَبْنَاءُ جَبَّارًا وَخَصْمًا كَالْيَتَامَىٰ  
وَقَالَ يَكْرُمَةً مِنْ قَوْلِهِ عَمْرًا عَمْرًا  
يَوْمَ يَدْرُكُ فَتَانَ مَجَاجِدًا يُخْرِجُ الْخَيْلَ  
النُّطْقُ تَحْرِيحُ يَتَبَنَّى وَيُخْرِجُ مِنْهَا الْخَيْلَ  
إِلَّا بَكَرًا قَدْ الْفَجِيرُ قَالَتْ عَمْرًا مَسْحُوتًا  
أَمَّا إِنْ أَنْ تَقْدَرُ

## مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ كِتَابُ

جہاد کا قول ہے کہ حلال و حرام کی آیتیں حکمت ہیں اور  
دوسری تشبیہات اور ایک دوسری کی تصدیق کرتی ہیں۔  
جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ملائکہ انہیں گمراہ ہونے کے  
ساتھ گمراہی میں لے کر آئے اور پھر یہی صراطِ کریمہ ہے ان پر جو بے عقل  
ہیں اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں ان کی ہدایت میں اضافہ کر دیا گیا  
ترغیب سے مراد شک ہے ابتغاء الفتنۃ تشبیہات کے پرچے  
پڑانے کی ہر ایک چیز کو کہتا ہے کہ وہ اس کے لیے ہر ایک چیز کی ہر ایک چیز  
تاسم بن محمد بن ابوبکر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اس آیت کی عبادت فرمائی ہے جس سے ہمیں تم پر یہ کتاب



يَشْكُرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ ذَا يَمَازِينُمْ تَمَنَّا قَلِيلًا  
أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا أَحْسَنُ  
الْأَيَاتِ قَالَ قَدْ خَلَقْنَا الْأَشْعَثُ بَيْنَ قَبِيْلٍ وَحَتَّى  
مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبِيدٍ الرَّحْمَنِ قُلْنَا كَذًا كَذًا  
هَذَا فِي الْأَنْبِيَاءِ كَانَتْ فِي بَنِي إِسْرَافِيلَ  
عَجْرَةٌ قَالَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْتُكَ أَوْ بَيْتُكَ فَطَلْتُ إِذَا حَيْثُ يَأْتِي رَسُولُ  
اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ مَنِيَّةٍ يَتَّقِطُّهَا مَا مَالٍ  
أَمْوَالٍ مَنِيَّةٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجْتَدِ نَفْسَ  
اللَّهِ وَهُوَ عَلَيْكَ فَضِيْلًا -

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ سَمِعَ  
هَاشِمًا أَخْبَرَنَا الْأَعْمَاشَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ مَسْبَعَةً فِي الشَّوْرِفِ  
فَحَلَفَتْ فِيهَا نَفْسٌ أَنْ تُعْطَى بِهَا مَا تَوْفَعُهَا  
لِيُؤْتِيَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَخَرَفَتْ أَنَّ  
الْكَذِبَ يَشْكُرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ ذَا يَمَازِينُمْ تَمَنَّا  
قَلِيلًا فِي الْآخِرَةِ -

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا نَعْمَانُ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ نَعْمَانَ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ ابْنِ جَدْرٍ عَنْ ابْنِ  
أَبِي هَاشِمٍ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَخُوضَانِ  
فِي بَيْتٍ أَوْ فِي الْحُجْرَةِ فَخَرَفَتْ جَنَّتِ أَحَدَاهُمَا  
قَدْ أَتَتْهَا بِهَا فِي كَفْرِهَا فَدَعَتْ عَلَى الْخَلْقِ  
فَدَفِعَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْفَعُ  
النَّاسَ بِمَا عَوَّاهُمْ لَدَاكَ بِمَا قَدِمَ وَأَمَّا الْكُفْرُ  
فَكَيْفَ هَذَا يَا قَوْمِي فَاقْرَأُوا عَلَيْهَا إِنَّ الْكُفْرَ  
يَشْكُرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ ذَا يَمَازِينُمْ تَمَنَّا قَلِيلًا

اور اُن کو بیان ہے کہ حضرت اشعث بن قیس شریک لاکے اور نہ لاکے  
تھے کہ ابو عبد الرحمن نے کہے کیا حدیث بین کی ہے ہم نے کہ یہ  
کیا کہ بیان فرمایا ہے۔ فرمایا یہ آیت تو میرے متعلق نازل ہوئی ہے  
کیونکہ میرے کنواں میں ہے چنانچہ حدیث کی زمین میں تھا اس پر چنگا اور گی  
نئی کریم علی اللہ تعالیٰ عید و سلام ہے (۱) فرمایا کہ گواہ سے آریا کی  
قسم ہوگی میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ رسول اللہ ہوں تو قسم کھا جائے گا میں  
پر نبی کریم علی اللہ تعالیٰ عید و سلام ہے سنو ایسا۔ جو کسی  
مسلمان کا مال حاصل کرنے کی طرف سے قسم کھائے اور اس  
میں وہ جھوٹا ہو تو اللہ قسم سے ایسے مال میں  
حالات کرے گا۔ کہ وہ اس پر ندامت ہو

حضرت عبد اللہ بن ابی ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں  
کہ ایک آدمی کوئی چیز بیچنے کی طرف سے بازار میں گئے کہ آیا اور قسم کھکر  
کہنے لگا کہ اس کے اتنے دام تو جتنے ہیں حالانکہ وہ قیمت کسی نے نہیں  
لگائی تھی یہ صورت اس نے کہا کہ کہ مسلمانوں میں سے کوئی تو بیچے گا۔  
اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ وہ جو اللہ کے جہاد اور اپنی قوموں کے بدلے  
ذلیل دام لینے میں اذیت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ تعالیٰ سے ات  
کے نہوں کی طرف نظر فرمائے اقیامت کے دن اللہ انہیں پاک کرے  
اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

ابن جبر نے ابن ابی شیبہ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے  
کسی گھبراہٹ میں بیٹھ کر نہ سہارا دیں ان میں سے ایک  
بازار میں اس نے دھوکا دیا کہ دوسری حالت سے اس کی تعبیل میں  
آری جبردی ہے۔ یہ معاملہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
تک پہنچا۔ حضرت ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ سے اللہ میرے قتلے  
عید و سلام فرمایا ہے کہ اگر دھوکے کے مطابق دیا جائے تو کہتے ہیں دھوکا  
کی جانب سے مل جاتے ہیں بلکہ کہ اگر اسے دیا جائے کہ اسے خون سے  
نور اور اس کے سامنے یہ آیت چڑھے۔ وہ جو اللہ کے جہاد اپنی  
قوموں کے بدلے ذلیل دام لینے میں۔ پہنچا تو جب اسے خوب خدا اللہ  
دلایا تو اس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔ حضرت ابن عباس سے

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْيَمِينُ عَلَى الْمَدَى عَلَيْهِ.

يَا حَبِيبُ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا  
إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا  
نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ سَوَاءٌ عَزَّ قَصْدُكَ -

۱۲۶۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيرَةَ عَنْ ابْنِ مَوْسَى عَنْ  
هشام بن عمار عن حماد بن عمار عن حماد بن عمار عن  
عبد بن عبد الله بن عبد الرحمن بن عبد الرحمن بن عبد الرحمن  
عن ابن عمر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
انْطَلَقْتُ فِي الْمَدَى وَالْمَدَى كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا  
وَالنَّبِيُّ إِذْ رَجَعْتُ فِي كِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا قَالَ دَعَاكَ وَجِئْتُ  
أَتُكَلِّمُ جَارِيَةً فَدَقَعَنِي إِلَى عَظِيمٍ بَعْضِي  
فَدَا نَعْمَ عَظِيمٍ بَقَرِي إِلَى هَذَا قَالَ فَقَالَ  
هَذَا هَذَا هَذَا أَهَكَذَا قَالَ قَوْمٌ هَذَا الزَّجَلُ  
الَّذِي يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ  
فَدَا عَيْنَتِي فِي كَفْرِ مَنْ كَفَرْتُ فَكَا خَلَسَا عَلَى  
هَذَا قَالَ فَأَجْلَسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ  
أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الزَّجَلِ الَّذِي يَزْعُمُ  
أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَقُلْتُ أَنَا  
فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَاجْتَسَاوَا فَجَاءَنِي  
خَلْفِي مُعَرِّجًا بِفَرَسَيْنِ فَقَالَ قُلْ لَكَ خَلْفِي  
مَا يَكُ هَذَا أَتَمَنُّ هَذَا الزَّجَلُ الَّذِي يَزْعُمُ  
أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكُنْ بَوْدَةً قَالَ أَبُو  
سَلَمَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ لَأَنْ يُؤْخَذَ عَنِّي  
الْكُذُوبُ لَكُنْ يَتُكَلِّمُكَ فَقَالَ لِيَتَرْجَمَ بِهِ سَدُّهُ

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یا اہل  
کتاب! آئیے ہم سب مل کر ایک کلمہ کی تفسیر  
تہمیں کر لیں۔ اے کلمہ: لا الہ الا اللہ۔ یہ کلمہ ہے جس کی تفسیر  
خاک و پانی کی شریک کی کوئی چیز نہیں۔ آیت ۱۲۶۶: سَوَاءٌ عَزَّ قَصْدُكَ -  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے مفتوحہ پر نہیں  
نے پہنچائی تھی تاکہ ان دونوں کے ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے ہمیں ملتا تھا تو میں ایک نام کی اور اس کا مدد ان میں نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کا امر مبارک ہر حق کے پاس پہنچتا رہا دی کا بیان ہے  
کہ ان معصومہ کی بھی نے حکم بصرہ تک پہنچا یا اور حکم بصرہ نے ہر حق  
تک۔ رسول کا بیان ہے کہ ہر حق نے کہا: کیا میں شخص نے نبوت کا  
دعویٰ کیا ہے اس کی قوم کا یہل کئی آدمی ہے! لوگوں نے جواب دیا:  
ہاں۔ ہر مسلمان کا بیان ہے کہ مجھے چند قریشی افراد کے ساتھ جلیا گیا اور ہم  
ہر حق کی نصرت میں پیش ہوئے اس نے ہمیں اپنے سامنے ٹھایا اور پوچھا  
کہ جب کا دعویٰ کر رہے ہو اسے کام میں کیا سب سے قریب کن ہے؟  
پس ابوسمیان نے کہا کہ میں ہوں تو اس نے مجھے اپنے بالکل سامنے ٹھا  
لیا اور میرے ساتھ میرے پیچھے بٹھایا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان  
کو بلا کر کہا کہ ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں اس مجلس نبوت کے بارے میں  
اس رحمت ہر مسلمان سے کہ پوچھنا چاہتا ہوں، اگر یہ نقطہ بیانی کرے  
تو تم اس کی تردید کر دینا۔ حضرت ابوسمیان کا بیان ہے کہ خدا کی قسم،  
اگر مجھے اپنے اوپر جھوٹ کا وجہ لگے گا تو نہ ہر حق میں ضرور جھوٹ  
پڑے گا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے اس نبی کا نسب  
پوچھئے۔ ابوسمیان نے کہا کہ وہ ہم میں مال نسب ہے پوچھا گیا اس  
کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ ابوسمیان نے نفی میں جواب  
دیا۔ پھر پوچھا کہ اس دعویٰ سے پہلے کیا آپ لوگوں نے اسے جھوٹ  
بولنے دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں پوچھا کہ اس کی پیروی  
کرنے والے قوم کے امیر افراد ہیں یا غریب؟ ابوسمیان نے جواب  
دیا کہ وہ غریب آدمی ہیں اس نے پوچھا کہ وہ بڑے سب سے ہیں۔ گھٹتے  
ہیں! میں نے جواب دیا، حکم وہ ضرور ہے میں پوچھا کہ اس کے دین



كَيْفَ حَبَّيْنِيكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فَيَتَذَكَّرُ حَسْبُ  
قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آيَاتِهِ مَعَكُمْ هَلْ كُنْتُمْ كَمَا  
قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ مَعَهُ قُلْتُ بَلَى كَذِبٌ قُلْتُ أَن  
يَقُولُ مَا قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ أَمَّا بَعْضُ الْأَشْرَافِ  
الْبَنِيَّيْنِ أَمْضَعَفٌ قُلْتُ قَالَ قُلْتُ بَلَى ضَعْفًا وَهُوَ  
قَالَ يَزِيدُ دُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ كَمَا بَلَى  
يَزِيدُ دُونَ قَالَ هَلْ يَمُنُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دُونِهِ  
بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ مَخْطُئُهُ لَمْ قَالَ قُلْتُ  
لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْهُمْ قُلْتُ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ أَنْ  
فَكَيْفَ كَانَ قُلْتُ بَلَى كَمَا قَالَ قُلْتُ مَتَى  
الْعَصَبُ يَمُنُّ دُونَهُ سَجَادًا يَجُوبُ وَمَتَى  
يُجُوبُ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ يَمُنُّ دُونَكَ قُلْتُ كَمَا  
وَمَتَى مِنْهُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ لَا تَدْرِي قُلْتُ  
مَتَى مِنْهُ قَالَ قُلْتُ مَا أَمْكَنِي مِنْ  
كَلِمَةٍ أَدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ قَالَ  
قُلْتُ قَالَ هَذَا الْقَوْلُ أَحَدُ قَوْلَيْهِ قُلْتُ كَمَا  
تَعْرِفُ قَالَ يَتَرَجَّمَانِيهِ قُلْتُ لَمْ أَتِي مَا لَمْ تَكُنْ عَنْ  
حَبَّيْنِيكُمْ فَتَرَعَمْتَ أَنَّهُ يَمُنُّ دُونَ حَسْبُ  
وَكَذَلِكَ الرَّسُولُ يُبْعَثُ فِي أَصَابِ قَوْمِهِمَا وَ  
مَا لَمْ تَكُنْ هَذَا كَانَ فِي آيَاتِهِ مَعَكُمْ فَتَرَعَمْتَ  
أَنْ لَا تَقُولَ لَوْ كَانَ مِنْ آيَاتِهِ مَعَكُمْ قُلْتُ  
لَوْ يَطْنِبُ مَعَكُمْ آيَاتِهِ وَمَا لَمْ تَكُنْ عَنْ  
أَتْبَاعِهِ أَضْعَافًا وَهُوَ أَمَّا أَشْرَافُهُمْ قُلْتُ بَلَى  
ضَعْفًا وَهُوَ دُونَ بَنِي الرَّسُولِ وَمَا لَمْ تَكُنْ هَذَا  
كُنْتُمْ مَعَهُ قُلْتُ بَلَى كَذِبٌ قُلْتُ أَن يَقُولَ مَا  
قَالَ فَتَرَعَمْتَ أَنْ لَا تَقُولَ أَنَّهُ تَرَعَمْتَ  
يَسْمَعُ الْكَلِمَاتِ عَلَى النَّاسِ تَعْرِيفًا هَبْ فَيَكْذِبُ  
عَلَى اللَّهِ وَمَا لَمْ تَكُنْ هَذَا يَزِيدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ  
دُونِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ مَخْطُئُهُ لَمْ فَتَرَعَمْتَ

میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اس کا دین سے بھر بھی ہے اس نے  
جواب دیا نہیں۔ اس نے کہا ایک تبار اس سے کبھی بگ چوٹی ہے؟  
میں نے جواب دیا: ہاں۔ پرچہ کہ اس کے ساتھ جنگ کرنے کا قیود کیا لگا؟  
میں نے جواب دیا کہ ٹال ہمارے درمیان لڑنے کی طرح رہی ہے کبھی  
ان کا چکر جاری نہ کبھی ہوا۔ پھر پوچھا کیا اس نے کبھی دغا خانی کی  
ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں، بلکہ ان دنوں جاری اور ان کی طرح  
ہے، اس میں نہیں معلوم کہ وہ اس دن کیا کریں۔ اور سفیان کا بیان ہے  
کہ خدا کی قسم یہی غلبہ حقیقت ایک کھڑا ہو رہی اپنے بیانات میں  
شاں کر سکا۔ اس نے پوچھا کیا اس کے باوجود اس میں سے کسی نے  
پچھو بھی ایسا دعو کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ پھر اس نے  
اپنے ترجمان سے کہا کہ اسے بتا دو کہ میں نے تم سے اس کا نسب  
روایت کیا تو تم نے بتایا کہ اس کا نسب ہے اور یہ حقیقت ہے  
کہ سامعہ رسول اپنی قوم میں مامور حسب نسب جہتے ہیں پھر میں  
نے تم سے پوچھا کہ اس کے بعد اجارہ کی کوئی بادشاہ ہوا ہے تو تم  
نے نفی میں جواب دیا۔ لیکن میں نے اسے پوچھا کہ اگر اس کے بعد وہ  
ہو کرئی بادشاہ ہوا ہوتا تو میں سمجھتا کہ ایسا دعویٰ کر کے یہ اپنے بڑا  
کا حکم حاصل کرنا چاہتا ہے پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے بعد  
قوم کے غریب افراد ہیں یا امیر۔ تو تم نے غریب بتائے جبکہ غریب  
رنگ ہی رسول کی پیروی کیا کرتے ہیں پھر میں نے تم سے پوچھا کہ  
کیا یہ دعویٰ کرنے سے پہلے تم نے کبھی اسے جھوٹ بولنے دیکھا ہے  
تو تم نے جواب دیا کہ نہیں دیکھا۔ تو میں نے جان لیا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ  
وہ لوگوں کے متعلق جھوٹ بولے۔ اور خدا کے بارے میں جھوٹ  
بولنے لگے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے دین میں داخل ہونے کے  
بعد کوئی چیز بھی ہے اس کی سختی کے باعث یا کسی حد جہ سے تو تم نے  
نفی میں جواب دیا۔ واقعی جب ایمان بدل میں سما جاتا ہے تو نکلتا نہیں۔  
پھر میں نے تم سے پوچھا کہ اس کے ساتھ بڑھ رہے ہیں یا گھٹتے ہیں تو  
تم نے بتایا کہ وہ بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کی خاموشی بھی یہ ہے کہ وہ  
کوئی بکرہ ہوتا ہے۔ پھر میں نے تم سے اس کے ساتھ لڑنے کے بارے  
میں پوچھا تو تم نے بتایا کہ اس کے ساتھ تم لڑتے رہے ہو اور تمہارے

أَنَّ لَكَ عَلَيْكَ إِلَيمًا إِذَا خَاطَبْتَ مَشَةً  
الْعُكُوبِ وَمَا لَكَ هَلْ يَزِيدُ وَآمُ يَقْضُونَ  
عَدَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ إِلَيمًا حَتَّى  
يُتِمَّ وَمَا لَكَ هَلْ قَاتَلَهُ مَدَمْتَ أَنْكَرًا مَدَمُوهُ  
فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ حَتَّى لَا يَمَالَ يَسْكَو  
وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ الرَّسُولُ جَبَلِي شَعْر  
تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَمَا لَكَ هَلْ يَعْدِيَا فَرَعَمْتَ  
أَنَّكَ لَا يَفِيدُ دَكْنِي يَكْ الرَّسُولُ لَا تَقْدِيرُ  
وَمَا لَكَ هَلْ مَتَالَ أَحَدًا هَذَا الْقَوْلُ قَبْلَهُ  
فَنَرَعَمْتَ أَنْ كَلَّا فَكُنْتَ تَوَكَّاتِ مَتَالَ هَذَا  
الْقَوْلُ أَحَدًا قَبْلَهُ فَنُتِ سَاحِلًا اسْتَحْوَيْقُول  
يَقْدُ قَبْلَهُ مَتَالَ تَقَرِّبَتَالَ بَعْرِيَا مَزْكُوفَتَا كَلْتُ  
يَا مُرْتَابَا الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْعَمَلِ وَالْعَدَالَةِ قَالِ  
إِنَّ يَكْ مَا تَقُولُ يَسُوعًا قَالَتْ سَبِي وَكَذَلِكَ كُنْتُ  
أَعْلَمُ أَنَّهُ خَلَجَ وَمَتَالَ أَهْنَهُ وَنَكْرَ قَالُوا فِي  
أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلَصُ إِلَيْهِ لَأَجْبِبْتُ لِقَاؤَهُ وَلَوْ كُنْتُ  
بِعَدَاةٍ لَفَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَيَتَبَلَّغُنَّ مَدَمُوهُ  
مَا تَحْتَقَقَدَتِي قَالِ تَقَرَّرَ مَا يَكْتَابُ رَسُولُ اللَّهِ  
عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَمَامَرَهُ قَالَتْ فِيهِ بِسْمِ  
اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ  
الْحَكِيمِ عَلَى النَّفْسِ الْمَرْمُومَةِ عَلَى قَيْنِ الْبَحْرِ  
الْهَدَى لَمَّا يَعْدُ قَالِي أَدْعُوكَ بِمَا عَابَتِ الْإِسْلَامُ  
أَسِيرُ تَسْكَو وَأَسِيرُ تَوَكُّدُ أَنَّ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ  
قَالِ قَوْلِيَتْ كَانَتْ عَلَيْكَ رَاشِدًا أَلَا يَسِيرُونَ  
فِي هَذَا أَلَيْكَ تَابِ لَمَّا تَوَالِي كَيْتِي مَوَابِرِ  
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَا تَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ الْوَاحِدَ  
قَوْلِيَهُ أَشْهَدُ مَا يَأْتِي مَسْلُومُونَ فَلَمَّا قَدَّرَ مِنْ  
قَدَرِ لَوْ أَنَّ الْكِتَابَ أَرْتَقَمْتَ وَالْأَصْوَاتُ عَنكَ قَدَرِ  
كَثْرَ الْقَطْعِ وَأَمْرِي مَا فَاحِرُ جَبَاتَاتَا فَكُنْتُ

اور اس کے درمیان طرائق فعل کی طرح درج ہے، کبھی تم غالب رہے  
اور کبھی وہ اور رسول کی اس طرح آزمائش ہو رہی ہے، لیکن آخر کار رسول  
ہی غالب آتے ہیں پھر میں نے تم سے یہ پکارا کہ اس نے کبھی وہ خدا کی  
کسی سے تم کو نے بتایا کہ وہ وہ خدا کی نہیں کہتے۔ یہ تحقیق ہے کہ وہ  
کنارہ سوروں کی شان کے ساتھ ہے پھر میں نے تم سے پوچھا کہ جو رسول  
اس نے کیا ہے کہ اس کے آداب و احادیث سے کسی نے کیا تم نے اپنی  
میں جواب دیا، محمد میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اس کے ثبوت میں سے  
کسی نے ایسا دعویٰ کیا ہو تو ایسا دعویٰ کر کے اپنے بڑے کی پیروی کرنا  
بروگ۔ رسول کا بیان ہے کہ پھر اس نے پوچھا کہ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم  
دیتا ہے، جو مسلمان نے جواب دیا کہ وہ ہمیں نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے  
مسلوہ کر کے پکا کہ وہ اس رہے کا حکم دیتا ہے، پھر نے کہا کہ جو کچھ تم  
نے بتایا ہے اگر وہ صحت پر مبنی ہے تو اس کی نوبت شک و شبہ بالتر  
ہے۔ یہ بھی طرح جانتا تھا کہ وہ رسولی آخر زمان کا ظاہر ہوئے والا ہے  
لیکن یہ بات میرے ہم وطن میں بھی نہ تھی کہ وہ تم لوگوں میں پیدا ہوں  
گے اگر کچھ یہ معلوم ہوتا تو ان کی خدمت میں مزدور حاضر ہوتا کیونکہ میں ان کا  
زیارت کا شوق ہوں، کاش میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے سبک  
قدموں کو دھو کر خالہ پیکرنا۔ چنانچہ اب میرے قدم ہیں ان کا ملک  
یہاں تک مزدور پہنچے گا۔ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
عربی اور شکیلا امداد سے خود پڑھا۔ اس میں یہ تحریر تھا، اللہ کے نام سے  
شروع جو بڑا امر بان نہایت رحم کرنے والا ہے یہ اللہ کے رسول کی طرف  
سے ہر حق مشہود و مسموع کے نام ہے سلام اس پر جو بدایت کی پیروی کرے  
اس کے بعد میرا میں سلام کی رحمت عطا ہوں مگر قبلے اسلام قبول  
کر یا تو مسلمان ہو جائے یا نہ ہو جائے سے اللہ تعالیٰ  
قبائے اجر کو دے گا کہ وہ گناہ اگر تم نے اسلام قبول نہ کیا تو تمہاری  
رہایا گناہ بھی تمہارے لیے ہوگا۔ اسے اپنی کتاب: ایک کلمے کی  
طرف آجائو جو میرے اور تمہارے درمیان کی کتاب ہے کہ ہم اللہ کے سوا  
کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کو شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور ہم میں  
کوئی ایک دوسرے کو رب نہ مانے اللہ کے سوا۔ پھر اگر وہ نہ انہیں  
تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں (آیت ۲۲) جب ہر حق اس

لَا تَصْحَىٰ فِي حَيَاتٍ خَرَجْنَا لَقَدْ آمَنَّا مَعَهُ فِي حَيَاتِهِ  
أَنَّهُ لَيَصْحَقُ مَعَكُمْ بَنِي الْأَعْقَبِ قَدْ يَأْتِي مَوْقِفًا  
يَأْمُرُ بِمُؤَلِّقَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيُظْهِرُهُ  
حَتَّىٰ أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَىٰ الْإِسْلَامَ قَالِ الْزُّهْرِيُّ قَدْ عَا  
وَرَقُلْ عَظَمَاءُ الدُّرُومِ فَجَعَلَهُمْ فِي دَارِ كَيْفَ قَالَ يَا  
مُعْتَمِرُ الدُّرُومِ هَلْ تَكْفُرُ فِي الْعَلَمِ وَالزُّهْرِيُّ أَخْبَرَ  
الَّذِينَ قَالُوا أَنَّهُ تَبَيَّنَ تَكْفُرُهُمْ قَالَ لَمْ يَزَلْ حِصْنُهُ  
حُشْرًا وَرَحِيلًا إِلَى الْأَبْوَابِ مُوجِدًا وَهَذَا قَدْ تَحَقُّقَتْ  
فَقَالَ عَلَى رِيحِهِ هَذَا عَابِدٌ يَقُولُ إِنِّي إِنَّمَا أُخْبِرْتُ  
بِشِدَّةِ تَكْفُرِهِ دِينُهُ فَقَدْ سَأَلْتُ عَنْكَ الْوَلَدُ  
أَحْبَبْتُ فَجَعَلْتُهَا لَكَ وَرَحِيلًا عَشَّةً -

باب ۱۸۸ قولہ کن تنالوا البرحتی ثم یقولوا  
مما شجوت الی یہ قلیلم

۱۷۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ مَالِكٍ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ  
أَبْنُ بَنٍ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ نَصَارِي  
بِالْمَدِينَةِ تَحَالُفًا كَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْتُ عَادٍ  
وَكَانَتْ مُسْتَقِيمَةً الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ خَلْفَهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءِ رِيحِهَا  
كَلْبٌ مَلَأَ أَنْزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرْحَتِي ثُمَّ قَوْلًا وَمِمَّا  
شَجُونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ  
اللَّهُ يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرْحَتِي ثُمَّ قَوْلًا وَمِمَّا شَجُونَ  
لَنْ أَحِبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بِكَيْفِ عَادٍ وَإِنَّمَا صَدَقَ قَوْلُهُ  
أَمْ جُورٌ بَدَّهَا وَفَعَلَ هَؤُلَاءِ اللَّهُ فَصَعَمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
حَيْثُ أَرَأَيْتَ اللَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حُجْرٌ ذَلِكَ مَا لَمْ تَرَ أَيْعَزُّ ذَلِكَ مَا لَمْ تَرَ وَكَانَ  
مَصْنَعَتِ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَىٰ أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ  
قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفَعَدَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَ أَبُو طَلْحَةَ  
فِي آخِرِ يَوْمِهِ وَبَنِي عِيْتَهُ قَالَ عَمَّا اللَّهُ بْنُ يُوسُفَ وَ

گراہی نہ کہ کوڑھ نہ کر فلان ہوا تو بد میں اس کے پاس شر بہا ہو گیا اور جب کہ دم  
پا لہا ہیں مگر اگر تم جہاد سے نہ ہو گے پھر لو کہ میں نے اپنے مائیتوں سے کہہ کر پوچھا  
صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر تو تیری تھوڑی سی بدی ہو کر بنی مگر تو ابنا و شاہ رہا نہیں تھا  
سے کرتا ہے اس وقت سے مجھے یہ یقین ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے عیال کو  
مستحق ذاب ہو جائیگا یا نہ ہو کہ میں خود اسلام میں داخل ہو گیا نہ ہو کہ میں  
اس کے عیال کے لئے دم کے سوا کچھ کر اپنے گھر لایا نہ کہ اس کے دوسرے اگر نہیں  
خوار و بگاڑا نہ ہو کہ وہ ہمیشہ کے لئے تیرے مقدمہ پر ہو گئے اور تیرا ملک بھی  
ہمیشہ رہے تیرے لئے تیرا ملک کہ لو کہ میں نے کہ اس پر وہ لوگ جو تیری گھر میں  
لوہا و سونہر کی جانب بھاگنے لگے لیکن اللہ نے ہر پاسے ہر شانے  
کہا۔ مجھے ست جا کر بکریوں سے قریب آ جاؤ ہیں تو میں یہ دیکھنا چاہتا تھا  
کہ تم اپنے دین میں کتنے بے برہن ہیں دین پر تیری عیال کی کوئی کسوت تو نہ  
لَنْ تَنَالُوا الْبِرْحَتِي ثُمَّ قَوْلًا وَمِمَّا شَجُونَ الی تفسیر تم ہرگز بھول کر  
نہیں ہو گے جب تک راہِ حق میں اپنی پیادگی چیز نہ خرچ کر دو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ  
میں حضرت ابو طلحہ کے پاس سب سے زیادہ کھجور کے بانٹتے تھے اور  
ماہ اپنے بانٹ میں انہیں ہر ماہ سب سے پہلے تھا جو مسجد نبوی کے  
ساتھ تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اس میں کھاتے تھے تشریف  
لے جاتے اور اس کا خرگوش لہائی خوش مزاجا کو لے جاتے وہ یہ آیت انزل آئی  
تم ہرگز بھول کر نہیں ہو گے جب تک راہِ حق میں اپنی پیادگی چیز نہ خرچ کر دو  
کہ روایت ۱۷۶۷ حضرت ابو طلحہ کے ہر خرگوش کو گدھے کے ہر سارے لہا  
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس وقت تک ہرگز بھول کر نہیں ہو گے جب تک  
راہِ حق میں اپنی پیادگی چیز خرچ نہ کرو اللہ مجھے اپنا ساری جائیداد میں ہر ماہ  
سب سے پہلے میری راہِ حق میں صدقہ دیتا تھا اس اس پر کہ بھلائی  
کو پاؤں اللہ یہ اذخہ کہ اس میرا خرگوش تخت بن جائے۔ لہذا رسول اللہ  
آپ رسول اللہ کے مطابق جیسے چاہیں اسے خرچ کریں راہِ حق کا بیان  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شاہاش یہ سارا خرگوش عائد ہے  
کھجور یہ سارا خرگوش منجھ بکری ہے جو تم نے کہا کہ میں نے لیا مگر میرا  
خیال یہ ہے کہ تم سے اپنے قریب و دُور کے ہر شخص کو حضرت ابو طلحہ کے ہر  
ہر گدھے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان کی گدھوں میں حضرت ابو طلحہ کے ہر گدھے

سَوَّحْتُ عَنْ عِبَادَةِ ذَلِكَ مَا لَمْ تَرَ أَحَدًا شَيْءًا يَحْيَى  
عَنْ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ مَا لَمْ تَرَ أَحَدًا

۱۶۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
الْأَصْبَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قَتْلَبَةَ عَنْ أَنَسٍ  
قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ دَائِبًا وَأَنَا أَقْرَبُ إِلَيْهِ وَتَوَضَّعُ  
لِي وَفِيَّ رَوْحًا كَثِيرًا

يَا لَيْتَ قَوْلِيهِ قُلْ قَاتُوا يَا تَوْرَةَ  
فَاتُوكَهَا إِنْ كُنْتُمْ حَمِيدًا قِيَّتْ

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا  
أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ عُقَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ إِلَهُهُ جَاءَهُ مِنَ الْيَتِيمِ مَسْئَلَةً  
أَنَّهُ عَلَيْهِ دَسَمٌ يَجْعَلُ فِيهِمْ وَأَمْرًا قَدَرْتُمْ فَكَانَ  
لَهُمْ كَيْفَ فَعَمَلُونَ يَسْأَلُونَ فِي سَكْرَةٍ قَالُوا نَحْنُ نَحْمَدُكَ  
تَعْمُرُ لَكُمْ فَكَانَ لَا تَجِدُ قَتْلَ الْتَوْرَةِ الْمَرْجَمِ  
فَقَاتُوا لَا تَجِدُ فِيهَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
سَلَامٍ كَذَبْتُمْ قَاتُوا يَا تَوْرَةَ فَاتُوكَهَا إِنْ كُنْتُمْ حَمِيدًا قِيَّتْ  
قَوْصَمٌ مِدْرَأُهَا الْكَلْبُ يَكُونُ فِيهَا مِنْهَا حَكَّةٌ  
عَلَى آيَةِ الرَّجْرِ فَطَفِقَ يَقْرَأُ آيَةَ دُونَ بَيْدِهِ وَمَا  
دَرَأَهَا وَلَا يَقْرَأُ آيَةَ الرَّجْرِ فَتَزَعُ بَيْنَهُ مِنْ  
آيَةِ الرَّجْرِ فَقَالَ مَا هَذِهِ فَلَمَّا سَأَلَهَا ذَلِيلًا  
قَاتُوا فِي آيَةِ الرَّجْرِ فَامْرَأَتُهُمَا فَجَرِحَتْمَا قَتَرِيًّا  
مِنْ حَيْثُ مَوْضِعُ الْبَحْنِ تَزَعُ الْبَحْنُ فَجَرِحَتْمَا قَتَرِيًّا  
صَاحِبَتَاهَا يَصْنَعُهُمَا يَقْتُلُهُمَا الْحِجَارَةُ

يَا لَيْتَ قَوْلِيهِ كُنْتُ خَيْرَ أُمَّةٍ  
أَخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْتَعِدٍّ عَنْ يُونُسَ عَنْ  
صَفْيَانَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
كُنْتُ خَيْرَ أُمَّةٍ أَخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ  
لِلنَّاسِ تَأْتُونَ فِيهِمْ فِي السَّلَامِ فِي أَعْيَانِهِمْ حَتَّى

آپ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث سن کر فرمادی کہ میں نے اس سے پہلے  
بھی یہ حدیث نہیں سنی تھی یہ حدیث آپ کے پاس سے پہلے نہ تھی نہ آپ کے پاس سے پہلے نہ تھی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ  
نیز ماہی سے احسن مسکن اور حضرت ابی بن کعب کو مشورہ ہوئی کہ میں ان  
کا نسبت زیادہ قریب تھا۔ لیکن مجھے اس میں سے کچھ

میں نے یاد کیا تھا  
قُلْ قَاتُوا يَا تَوْرَةَ فَاتُوكَهَا إِنْ كُنْتُمْ  
صَادِقِينَ کی تفسیر

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میری  
ایک مراد ایک حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں  
میرا واسلے کے لئے آئے جنہوں نے فرمایا تھا آپ نے فرمایا کہ جو تم  
میں سے زنا کرے تو اس کے ساتھ تم کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم ان  
کا سر کاٹ لاکھ کے انہیں پٹیتے ہیں آپ نے فرمایا: کیا قدرت میں نہیں  
رجم کا حکم نہیں دیا گیا؟ کہنے لگے ہمیں تو اس میں ایسا کوئی حکم نہیں ملا۔

حضرت عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ تم جو بول رہے ہو زنا اور قدرت تو لڑکر  
پھر رجم کر رہے ہو۔ چنانچہ انہوں نے رجم کی آیت پر اٹھ کر کہا اور  
اور اور جسے پڑھ گئے اور رجم کی آیت کو نہیں پڑھتے تھے حضرت  
عبد اللہ نے ان کا ہاتھ آیت رجم کے اوپر سے ہٹا کر فرمایا کہ کیا یہ سچ  
جب انہوں نے وہ دیکھی تو کہنے لگے کہ واقعی یہ رجم کی آیت ہے پس  
آپ نے ان دونوں کو سنگسار کر دیئے کا حکم فرمایا چنانچہ مسند  
کے قریب جو اس کام کے لئے جگہ مقرر فرمائی گئی تھی وہاں ان دونوں  
کو سنگسار کر دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ زانیہ و متہر لڑنا  
سے بچانے کا طریقہ ان پر عجب جاتا تھا۔

کُنْتُ خَيْرَ أُمَّةٍ أَخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت وہ  
تم سب امتوں میں بہتر ہو جو لوگوں کے لئے ظاہر ہوئیں۔ اس کے  
مطابق لوگوں کے لئے بہترین آدمی وہ ہیں جو کہ مردوں کو مردان  
جنگ سے اس کی گردنوں میں طوق لڑا کر درگزر کر کے لائے ہیں۔



مِنْهُمْ كَسَنِي يُوصِفُ بِجَهَنَّمَ فِي ذَلِكَ وَكَانَ يَقُولُ  
فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ فِي صَلَوةِ الْعَجْرِ اللَّهُمَّ الْعَنْ  
قُلَانًا وَقُلَانًا يَدْعِيَانِ مِنَ الْعَذَابِ حَتَّى أَتَكَ اللَّهُ  
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ ۚ الْآيَةُ ۝

بِأَمْرِهِ ۖ قَوْلُهُ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ  
فِي الْأَعْزَابِ كَمَا وَهَوَّاتُ الْخَيْرِ كُمْ وَقَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ إِحْدَى الْحُسَيْنَيْنِ فَتَعَا  
أَدْمَهُمَا ۝ ۵ ۝

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَالِدٍ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَدَّةٍ أَبُو سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْوَلَدَ بْنَ  
عَلِيٍّ يَقُولُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
الرَّجُلِ كَيْفَ يَوْمًا أَحَدٌ عَبْدٌ مُتَّقٍ مِنْ جَبَلٍ قَدْ قُبِلَ  
مَنْزِلُهُ مِنْ قَدَالَةِ إِذْ يَدْعُوكُمْ الرَّسُولُ فِي  
أَحْسَنِهِمْ وَأَحْسَنِهِمْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
غَيْرَ كُنْتُمْ حَتَّى جَلَدَ ۝

بِأَمْرِهِ ۖ قَوْلُهُ أَمَنَةٌ نَعَسًا  
۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو يَحْيَى حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ  
مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَسَادَةَ حَدَّثَنَا  
أَسَدُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَدَنِيُّ وَرَجُلٌ  
فِي مَصْرٍ يَوْمًا أَحَدٌ قَالَ فَجَعَلَ يَنْتَبِهُ يَسْقُطُ  
مِنْ يَدَيْهِ وَأَخَذَهُ وَيَسْقُطُ وَأَخَذَهُ ۝

بِأَمْرِهِ ۖ قَوْلُهُ الْكَذِبُ اسْتَجَابُوا  
لِلَّهِ وَالرَّسُولُ مِنْ بَعْدِهِمَا أَصَابَهُمَا الْقَدَرُ  
لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا أَجْرٌ عَظِيمٌ  
الْقَرَارُ الْجَدِيدُ اسْتَجَابُوا أَجَابُوا يَسْتَجِيبُ  
يَسْتَجِيبُ ۝

بِأَمْرِهِ ۖ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَعَلُوا الْكُفْرَ الْآيَةً ۝  
۱۶۷۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَمْرًا ۝ قَالَ

لَسْتُ فَرَا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما  
دی ۲۔ یہ بات تمہارے اعتبار میں نہیں کہ انہیں کہہ کر  
توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ کلمہ پڑھیں۔  
(آیت ۱۳۸)۔

وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أَحْسَنِ تَقْسِيمٍ  
اُخْرُكُوا مَرَّتَ سَاحِلُكُمْ ۝ ۱۶۷۷۔ ابْنُ عَبَّاسٍ كَقَوْلِ  
سَبَّحَ كَرِخْدَى الْحُسَيْنَيْنِ سَ مَرَادُ فَوْجٍ يَأْتِي شَهَادَتَ  
بِ ۝

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ جنگِ احد کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے کچھ پیرل آدمیوں کے اوپر حضرت عبداللہ بن جبریل کو امیر مقرر  
فرمایا۔ لیکن وہ شکست کھا کر ہمارے کھڑے ہوئے اسی  
نے فرمایا گیا ہے کہ جب رسول انہیں دوسری جانب پکھڑا  
تھا اور بن کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت بارگاہِ انوار  
کے سوا اور کوئی نہ رہا تھا۔

أَمَنَةٌ نَعَسًا كِتَابُ التَّحْقِيقِ  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان ہے کہ  
حضرت ابو عمرو نے فرمایا: جنگِ احد کے روز جب کہ ہم میدانِ  
جنگ میں تھے تو ہم پر زمیندار ہر گئی اچانک میری  
سموار میرے ہاتھ سے گر پڑی تھی۔ میں اسے پکڑ کر  
تو پھر گر پڑی اور پھر اٹھا۔

الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَالرَّسُولُ كِتَابُ التَّحْقِيقِ  
وہ جو اللہ اور رسول کے بلائے پر حاضر ہوئے بعد ازاں کہ انہیں  
زخم پہنچ چکا تھا ان کے نیکو کاروں اور برہنہ کاروں کے  
نے بڑا اذراب ہے (آیت ۱۷۷)۔ اَلَّذِينَ اسْتَجَابُوا  
اسی طرح آجائو اسے بنا ہے بیسے عجیب سے عجیب بنا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں  
کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو انہیں



حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي الصَّخْبِيِّ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَبِطْنَا اللَّهُ وَنَحْنُ الْوَكِيلُ مَا كُنَّا  
إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَقَالَ لَهَا  
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُتِلَ الْوَالِدُ  
النَّاسُ قَدْ جَمَعُوا لَكُمَا فَخَشَوْهُمَا فَزَادَهُمَا  
إِيمَانًا تَوَقَّ لَوْ أَحْبَبَنَا اللَّهُ وَنَحْنُ الْوَكِيلُ -

۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا مَا يَكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي الصَّخْبِيِّ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ إِخْرَاقِي إِبْرَاهِيمَ حِينَ أُلْقِيَ  
فِي النَّارِ حَبِطْنَا اللَّهُ وَنَحْنُ الْوَكِيلُ -

بَابُ قَوْلِهِ وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ  
يَبْغُلُونَ بِمَا آتَاهُم مِّن فَضْلِهِ الْآيَةَ  
سَيَحْطَوْنَ كَقَوْلِكَ حَطَوْتَهُ بِطَرَفِي -

۱۶۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ اللَّهَ يُنْثِرُ سَمْعَ  
أَبَا النَّظَرِ حَتَّى تَأْتِيَ الدَّرْعَيْنِ هَوَانُ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَن  
آتَاهُ اللَّهُ مَا لَا يَكْفُرُ يَوْمَ كَاتَمُثُولٍ لِّمَا كُنَّا  
نُفْعَلُهُ أَقْدَرُ لِمَا يَبْتَغِي يَهْوُكَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
يَا خُبْرِي بِفِيهِمْ يَفْعَلُ بِشِدَائِهِمْ يَقُولُ أَنَا  
مَالِكُ أَنَا حَكَمُكَ شَرُّكَ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا  
يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْغُلُونَ بِمَا آتَاهُم مِّن فَضْلِهِ  
مِن فَضْلِهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ -

بَابُ قَوْلِهِ وَلَتَسْمَعَنَّ مِنَ  
الَّذِينَ آذَوْا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ وَمِنَ  
الَّذِينَ آذَوْا آذَى كَثِيرًا -

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا  
شُعْبَةُ بْنُ الدُّهَيْقِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدُوَّةُ بِنْتُ  
الْمُتَنَبِّهِ بْنِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ

نے کہ تمنا کر رہے تھے کہ کوئی ہے اور اچھا کارہا ہے اور تمہارے  
نے یہ اللہ اس دن کہے جس کا اس بیت میں ذکر ہے۔ لوگوں  
نے تمہارے لئے بہت چیزیں آجے تو ان سے دوسرا تو ان کا  
ایسا ہے اور نہ اور۔ اور لوگوں کے ہمارے  
کے کوئی ہے اور وہ کیا اچھا کارہا ہے۔  
رأیت ۱۶۸۰۔

حضرت ابی یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے  
ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈال دیا  
تو ان کا آخری کلام یہ تھا کہ میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ  
ہی اچھا کارہا ہے۔

اور علامہ نے بھی ائمہ پر یہی حوالہ دیا ہے کہ انہیں اپنے فضل سے  
دی ہرگز اسے نہ لے اچھا بھلا (آیت ۸۰) سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ جیسے تم  
کھنڈ کر کے اسے اس طرح سے طوطی پہنایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے  
اور وہ اس میں سے زکوٰۃ نہ لے تو اس کے مال کو گھنے سانپ کی شکل بنا  
جائے گی جس کی آنکھوں پر دوسرا سانپ لٹے ہوں گے اور قیامت کے  
روز وہ اس کے پیچھے میں غرق بنا کر ڈال دیا جائے گا چنانچہ وہ  
سانپ اس کی دونوں باہیں پکڑ کر کہے گا کہ تیرا مال مروں میں تیرا  
خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ اور جو شخص کہے ہیں  
اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی تو ہرگز اسے نہ  
لے چاہئیں بلکہ ان کے لئے بڑے عذاب ہیں جس کو کیا تعاقبات کے روز  
لے گئے گا تو ان کے لئے عذاب ہے انہوں نے زمین کا ہوا تو تیار ہو کر

اور بیشک خود تم ان کے کتاب والوں اور مشرکوں سے  
بہت کچھ اذیت ناک بائیں سنو گے۔  
(آیت ۱۸۶)۔

عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے گرسے پر  
سوار ہوتے جس پر دھوکہ کی جی ہوتی چاند ڈالی ہوتی تھی اور اپنے

اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى جَمَلٍ عَلَى  
قَطِيفَةٍ خَدْرَ كَيْتَهُ ذَا رَدَفٍ أَسْمَاءُ بِنْتُ مَرْيَدٍ  
ذَا رَأْسٍ يَحْمَدُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فِي بَيْتِ الْحَارِثِ  
بِئْنَ الْحَضْرِيَّاجِ قَبْلَ دَفْعِهِ بَدَأَ بِسُقَالٍ حَتَّى مَسَّ  
بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَنْ سُلُولٍ وَذَلِكَ  
قَبْلَ أَنْ يَسِيرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قُرْظٍ فِي الْمَجْلِسِ  
أَخْلَطَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدُ اللَّهِ وَآلُ فُلَانٍ  
فَأَتَاهُمُودًا الْمُسْلِمِينَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا عَشِيَتْ الْمَجْلِسَ عَجَّاجَةً  
الَّتِي أَتَتْ حَمْرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنَسٍ يَرِيدُ أَتَمَّ  
لَقَرَاتٍ لَا تَقْبَلُهَا عَلَيْنَا فَسَكَرَ سَأَلَ عَبْدُ اللَّهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَتَوَلَّوْا فَنَزَلَ  
فَدَا عَاهِدَ إِلَى اللَّهِ وَتَوَلَّوْا عَلَيْهِمْ فَقَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَنْ سُلُولٍ أَيُّهَا الْمَرْءُ لِمَ تَفْعَلُ  
لَا حَسَنَ وَمَا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِيْنَا  
بِهِ فِي تَجَرِيسَاتِنَا رَجِعْ إِلَى تَرْحِيلِكَ فَجَمَعَتْ  
جَمَاعَةٌ فِي قَمْعَصٍ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
سَوَاحَةَ بَلَى يَا سَأَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْسَانَ بِهِ  
فِي تَجَرِيسَاتِنَا نَحْبُكَ ذَلِكَ فَاسْتَبَتِ الْمُسْلِمُونَ  
وَالْمُشْرِكُونَ وَالْمُؤَدُّ حَتَّى كَادُوا يَتَشَادَرُونَ  
فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُحْفِظُكُمْ حَتَّى تَسْكُنُوا تَقَرُّ رَكِبَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَارَ حَتَّى  
دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ  
أَبُو حَبِيبٍ يَأْتِيكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالَ كَذًا أَوْ كَذًا  
قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا سَأَلَ اللّٰهُ عَنْ عَنَّةٍ  
وَأَصْفَحَ عَنْهُ فَوَالَّذِي أَنَدَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ  
لَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ الْبَاقِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ لَقَدْ

چھچھے آپ نے حضرت سعد بن ہدیہ کو بٹایا تھا۔ آپ بنی حارث بن خزیمہ  
کے محلے میں حضرت سعد بن ہدیہ کی عیادت کے لئے تشریف لے  
جائے رہے تھے۔ یہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے سورہی کا بیان ہے کہ  
آپ کا گزر ایک مجلس کے پاس سے ہوا جس میں عبد اللہ بن ابی بن سولہ  
تھا اور اس وقت تک عبد اللہ بن ابی اسلام نہیں لایا تھا۔ وہ مجلس سلول  
اور مشرکوں، بت پرستوں اور یہودیوں کی مخلوق تھی۔ اس مجلس میں حضرت  
عبد اللہ بن مسعود موجود تھے، جب جانہ کے چلنے کی وصول مجلس تک  
پہنچی تو عبد اللہ بن ابی نے چاہا کہ ساتھ اپنی ناک چھپال دے پھر کہا کہ ہم  
ہر وصول۔ الہ اؤ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا  
کھڑے ہو گئے اور سورہی سے اتر گئے اس کے بعد انہیں اللہ کی  
فروغ دیا اور انہیں قرآن کریم پڑھ کر سنایا۔ اس پر عبد اللہ بن ابی  
بن سولہ کہنے لگا کہ جانب والا! آپ کی بات تو چھپی لیکن اگر یہ حق  
ہے تو ہمارے مجلس میں آپ ہیں کیوں تنگ کرتے ہیں؟ اپنے گھر چلے  
جائے اور جو آپ کے پاس گئے اسے یہ قصے سنائے پس حضرت عبد اللہ  
بن مسعود کہنے لگے کیوں نہیں؟ یا رسول اللہ! آپ جاری ہوسد میں  
تشریف لیا کریں اور ہیں اس سے مستفید فرمایا کریں کیونکہ میں یہ باتیں  
پسند نہیں، میں سمجھتا ہوں، مشرکوں اور یہودیوں میں تلخ کلامی شروع ہو  
گئی، یہاں تک کہ ہاتھ پائی تک ذرت پہنچے گی مگر ابھی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے بڑی کرشمش سے انہیں خاموش رہنے پر آمادہ کیا۔ پھر نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلور پر سوار ہو کر حضرت سعد بن ہدیہ کے پاس  
پہنچے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سعد! کیا تم نے نہیں  
سنا جو جو غلبہ عبد اللہ بن ابی نے کہا؟ اس نے بیانیہ کی جی۔  
حضرت سعد بن ہدیہ عرض گزر رہے تھے کہ یا رسول اللہ! اسے معاف فرما  
دیجئے اور اس سے نہ گزرفرما لیجئے۔ پس قسم ہے اس ناسک کی میں نے آپ پر  
کتب مائیں فرمائی ہے، جیسا کہ آپ حق سے راستہ تشریف لائے ہیں  
جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمایا ہے وہ حقیقت الہیہ میں نے اسے  
اپنا سرور بنانے اور راز چھپانے کا انصاف کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے  
یہ بات نامعلوم فرمائی اور حق و صداقت کا ظہور کر دیا کہ صحیح یا تو یہ  
بات اس پر گراں گزری جس کے باعث ایسی ناریاں برکتیں کرتے رہے

اصْطَلَحَ اَهْلُ هَذِهِ الْحَيَاةِ عَلَى اَنْ يَتَوَجَّهُوا  
فِي حُجَّتِهِمْ يَالْعَصَا بَرِّحَلًا اَبَى اللّٰهُ ذِيكَ بِالْحَقِّ  
الَّذِي اَعْطَاكَ اللّٰهُ شَرِيْقًا بِذِيكَ فَذَلِكَ فَعَلَّ  
بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالْحَمْدُ لَهُ يَحْقُوْنَ مِنَ الْمُتَشَرِّكِيْنَ قَآءِلُ الْكِتَابِ  
كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ وَيُصَيِّرُوْنَ عَلَى الَّذِي قَالَ اللّٰهُ  
عَزَّ وَجَلَّ وَلَكِنَّهُمْ مِنَ الْكَافِرِيْنَ اَوْ كُفَرَاءِ الْكِتَابِ  
مِنْ كُفَرٍ كَرِهِيَ اللّٰهُ مِنَ الْكُفَرِ اَشَدَّ كُفْرًا اَذَى كُفْرًا  
الَّذِي قَالَ اللّٰهُ قَدْ كُفِرَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ  
كُفْرًا وَكَانَ مِنْ اَعْدَائِهِمْ يَكُوْنُ رَاحِسَةً اَيَّامًا  
يَعْنُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اِلَى اَحْوَالِ الْمَيِّتِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَلَّى الْعُقُوْمَ اَمْرَهُ اللّٰهُ بِهِ حَتَّى  
اَوْتِيَ اللّٰهُ بِهِمْ فَوَلَّتْ هَذِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِرَأْيِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ سَمَاعِيْدٌ كَعَلِيٍّ قُرَيْشِيٍّ  
قَالَ ابْنُ اَبِي بَرْسَةَ رَوَى عَنْهُ مِنَ الْمُتَشَرِّكِيْنَ  
وَمِنْهُمْ اَلَّذِيْنَ هَذَا اَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ قَبْلَ يَتَوَلَّى  
الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَسْلَمِ  
فَاسْلَمُوا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ لَا تَحْسَبُونَ الَّذِينَ  
يَفْرَحُونَ بِمَا آتَوْا۔

۱۶۸۰۔ حَسْبُكُمْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ  
بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَايَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ  
الْمُخَدَّرِيِّ أَنَّ بَنِي جَلْدَةَ مِنَ الْمُتَشَرِّكِيْنَ عَلَى عَهْدِ  
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا إِذَا  
خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْعَدُوِّ  
تَخَفَعُوا عَنْهُ وَكَانُوا يَتَوَلَّوْنَ هِمَّ خِلَافِ رَسُوْلِ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

جیسا کہ آپ نے خود فرمایا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس کو معاف فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے  
اصحاب کی یہ مبالغہ عادت تھی کہ وہ مشرکین اور اہل کتاب و سب سے  
فرمایا کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا اور  
ان کی ایذا رسانی پر صبر سے کام لیا کرتے تھے۔ چنانچہ ان کا یہی حال  
ہے۔ اور بیگ تم لگے کتاب و اہل کتاب سے انہیں بہت کج رویت  
ملے گی۔ (آیت ۱۶۸۰) اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے۔  
بہت سے کتابوں نے پاؤں کا کاش، تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طوفان  
بھیر دیں اپنے دلوں کی جن سے بعد اس کے کہ حق ان پر ظاہر  
ہو چکا ہے۔ تو تم معاف کرو اور اللہ نہ گمراہ کر دے یہاں تک  
کہ اللہ اپنا حکم لائے (سورۃ البقرة آیت ۱۰۹) نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برابر گمراہی کے کام لیتے رہے جیسا کہ اللہ  
تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا، یہاں تک کہ خدا نے آپ کو جیل  
کی اجازت مرحمت فرمادی۔ پس جب غزوہ مدینہ میں اللہ تعالیٰ  
نے آپ کے ہاتھوں کو قریش کے بڑے بڑے سرداروں  
کو قتل کر دیا تو ابن ابی بن سلول بعد اس کے ساتھیوں میں  
جو مشرک اور بت پرست تھے انہوں نے کہا کہ اب یہ دین  
غالب ہو گیا ہے لہذا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دوست حق  
پر اس قسم کی ہیبت کر کے بظاہر مسلمان ہو گئے۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا آتَوْا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں منافقین کا  
شیوہ یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی جانب  
جہاد پر جاتے تو یہ بھی پیچھے رہتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے نجات اپنے جوتے پہنے یہ خوشیاں مناتے اور یہاں  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لاتے تو یہ بھی طرح  
کے عند بیان کرتے اور تمہیں کھاتے وہ چاہتے کہ بعد کے  
انہی تفریق میں ہر قسم کی آیت نازل ہوئی۔ سرگزشت سمجھا نہیں





سَيِّدَانِ عَنْ كَرِيمٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ  
مَيْمُونَةَ رَوِيهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ خَالَتُهُ  
قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَمْرٍ مِنْ أَسَادِهِمْ وَأَضْطَجَعَتْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُهَا فِي كَوْنِهَا  
فَتَأَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّعَ حَتَّى  
انْتَصَفَ اللَّيْلَ أَوْ قَبْلَهُ بِقِيْلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِعِيْلٍ  
ثُمَّ اسْتَقَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَجَعَلَ يَسْمَعُ النُّومَ عَنْ وَجْهِهِ بَيِّنَةً ثُمَّ قَدَأَ  
الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَارِئِ مِنْ سُورَةِ الْإِنشَاءِ ثُمَّ  
قَامَ إِلَى شَيْءٍ مُخَلَّفَةٍ فَنَوَسًا مِنْهَا فَاحْسَنَ وَطَرَةً  
ثُمَّ قَامَ يُطَيِّقُ فَصَلَّاتٍ وَثَلَاثَ مَا صَلَّاهُ ثُمَّ  
ذَهَبَتْ فَتَبَتُ إِلَى جَنْبِهِ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدَهُ الْيَمَنِيَّ عَلَى سَامِيٍّ فَأَخَذَ  
بِأُذُنِي يَمِينِهِ الْيَمَنِيَّ يُعَلِّمُنِي فَصَلَّيْتُ ثُمَّ كَعْتُنِي  
ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ  
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ  
حَتَّى جَاءَهُ الْتَوَكُّفُ فَقَامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ  
تَوَكُّفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّيْتُ الْقَبِيلَةَ -

بَابُ قَوْلِهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ  
مُنَادِيًا يَدْعِي إِلَى الْيَمَانِ -

۱۶۸۵ - سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ  
مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ  
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ  
مَيْمُونَةَ رَوِيهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ خَالَتُهُ  
قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَمْرٍ مِنْ أَسَادِهِمْ وَأَضْطَجَعَتْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُهَا فِي كَوْنِهَا  
فَتَأَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّعَ حَتَّى  
انْتَصَفَ اللَّيْلَ أَوْ قَبْلَهُ بِقِيْلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِعِيْلٍ  
ثُمَّ اسْتَقَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَجَعَلَ يَسْمَعُ النُّومَ عَنْ وَجْهِهِ بَيِّنَةً ثُمَّ قَدَأَ  
الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَارِئِ مِنْ سُورَةِ الْإِنشَاءِ ثُمَّ  
قَامَ إِلَى شَيْءٍ مُخَلَّفَةٍ فَنَوَسًا مِنْهَا فَاحْسَنَ وَطَرَةً  
ثُمَّ قَامَ يُطَيِّقُ فَصَلَّاتٍ وَثَلَاثَ مَا صَلَّاهُ ثُمَّ  
ذَهَبَتْ فَتَبَتُ إِلَى جَنْبِهِ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدَهُ الْيَمَنِيَّ عَلَى سَامِيٍّ فَأَخَذَ  
بِأُذُنِي يَمِينِهِ الْيَمَنِيَّ يُعَلِّمُنِي فَصَلَّيْتُ ثُمَّ كَعْتُنِي  
ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ  
حَتَّى جَاءَهُ الْتَوَكُّفُ فَقَامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ  
تَوَكُّفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّيْتُ الْقَبِيلَةَ -

اپنی نالہ حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گزار دی۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کے گھر سے  
کی چوڑائی کی جانب لیٹ رہا اور لڑائی کی جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے  
یعنی میں سے حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اہلیہ حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے  
تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو اپنے مبارک پاؤں سے آپ  
سے جڑاؤ کو لے کر لے کر خیر کے اثرات ختم ہو جائیں پھر آپ نے  
سورۃ آل عمران کی آخری دس آیتوں کی تلاوت فرمائی اس کے  
بعد آپ بیٹے ہوئے مشکیزہ کے پاس تشریف لے گئے میں  
سے پانی لے کر وضو فرمایا اور بڑی غریبوں سے دھو کر اور آپ  
غلام پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے چنانچہ میں نے بھی اسی طرح  
کیا جیسے آپ نے کیا تھا پھر میں جا کر آپ کے پیروں میں کھڑا ہو گیا  
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری دست دے پنا دیا دست  
مبارک میرے سر پر رکھا پھر دہانے دست اقدس سے میرے  
ساکر کر کے رکھا پھر آپ نے تھکے رکھیں پڑھیں پھر  
تھکے رکھیں پھر تھکے رکھیں پھر تھکے رکھیں پھر تھکے رکھیں  
پھر تھکے رکھیں اور پھر تھکے رکھیں اس کے بعد آپ پھر لیٹ گئے  
یہاں تک کہ میں نے ان پر پڑھیں پس آپ نے اپنی تھکے رکھیں پھر  
کی سنیوں میں میں آپ صبح کی غار کے لئے تشریف لے گئے۔

رَبَّنَا إِنَّا أَمْسَكْنَا سَبْعًا نَحْنُ أَجْمَعُونَ  
ہم نے ایک منہ کی کرسنا کر کیا کیجئے ہمارے کہ اپنے رب پر ایمان لائے  
کریب مولا ابیہا باس کا بیان ہے کہ حضرت ابن  
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں خبر دی کہ ایک رات میں نے  
اپنی خالہ حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
علیہ وسلم کے پاس گزار دی وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک بستر پر عرض کی جانب لیٹ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے  
یعنی میں سے حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اہلیہ حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے  
تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو اپنے مبارک پاؤں سے آپ  
سے جڑاؤ کو لے کر لے کر خیر کے اثرات ختم ہو جائیں پھر آپ نے  
سورۃ آل عمران کی آخری دس آیتوں کی تلاوت فرمائی اس کے  
بعد آپ بیٹے ہوئے مشکیزہ کے پاس تشریف لے گئے میں  
سے پانی لے کر وضو فرمایا اور بڑی غریبوں سے دھو کر اور آپ  
غلام پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے چنانچہ میں نے بھی اسی طرح  
کیا جیسے آپ نے کیا تھا پھر میں جا کر آپ کے پیروں میں کھڑا ہو گیا  
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری دست دے پنا دیا دست  
مبارک میرے سر پر رکھا پھر دہانے دست اقدس سے میرے  
ساکر کر کے رکھا پھر آپ نے تھکے رکھیں پڑھیں پھر  
تھکے رکھیں پھر تھکے رکھیں پھر تھکے رکھیں پھر تھکے رکھیں  
پھر تھکے رکھیں اور پھر تھکے رکھیں اس کے بعد آپ پھر لیٹ گئے  
یہاں تک کہ میں نے ان پر پڑھیں پس آپ نے اپنی تھکے رکھیں پھر  
کی سنیوں میں میں آپ صبح کی غار کے لئے تشریف لے گئے۔



بہارِ مبارک کو ل کر اپنے سینے میں رکھ کر  
 مثلاً: پھر آپ سے سورۃ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔  
 اس کے بعد کچھ بڑے ایک شکیزے کے پاس آپ تشریف لے  
 گئے، پس آپ نے اس سے وضو فرمایا اور بڑی اچھی طرح وضو  
 فرمایا اور پھر آپ نماز پڑھنے لگے، حضرت ابن عباس فرماتے  
 ہیں کہ میں نے بھی اسی طرح کیا جیسے آپ نے کیا تھا اور پھر آپ نے  
 پہلو میں ہاتھ رکھا اور کہہ دیا: اللہ تعالیٰ میرے لئے پناہ دے  
 درست مبارک میرے سر پر رکھا اور میرے داہنے کان پر رکھ کر  
 سنا۔ پس آپ نے تھکاتیں پڑھیں، پھر تھکاتیں پڑھیں، پھر  
 تھکاتیں، پھر تھکاتیں، پھر تھکاتیں، پھر تھکاتیں  
 اور پھر تھکاتیں، اس کے بعد آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ زمین  
 نے انہیں پکڑ لیا، چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور کئی سی تھکاتیں پڑھیں  
 کہ سنتیں پڑھیں۔ پھر آپ تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

### سورۃ النساء

اللہ کے نام سے شروع ہو کر امیرانِ نبایت و مہم کو نہ دال ہے۔  
 ابن عباس کا قول ہے کہ یَسْتَنْكِفُ سے مراد ہے تکبر  
 کہتے ہیں: قواماً منداشی سہارا، تَقْدُّ سَبِيلًا یعنی شان  
 مند کر سگسا کرنا اور کنواری کے کرتے لگانا، دوسرے  
 حضرت کا قول ہے کہ فَتَقُو وَتَكَلُّو دُودِ تین تین الہ  
 چلے چار الہ عرب چار سے زیادہ کے لئے یہی نہیں بولتے۔  
 وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ کی تفسیر۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی کی  
 زیر تربیت کفایتیہ رکھتی تھی اس سے اس سے نکاح کرنا یا نکاح کرنا کا  
 ایک بار عجب یہ اپنے تہنہ میں لینا یا ہوتا تھا نہ لڑکے سے اسے  
 حقیقت میں کمال محبت نہ تھی چنانچہ اس کے حقوق یا آیت مانیں پہلی  
 کہ بعد اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تمہیں رکھیں میں انصاف کروں گے کہ تمہیں  
 براہیم بن مصلح کہتے ہیں کہ میرے بھائی میں ہشتم نے یہ کہا تھا کہ وہ لڑکی

أَدْبَعَنَ بِقَلْبِي لِمَسْبِقَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَيْنُهُ وَسَكَوْهُ فَجَلَسَ يُسْتَعْمِرُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ  
 يَتَذَكَّرُ شَرَفَ قَرْنِ الْعَشْرِ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمِ مِنْ  
 سُورَةِ آلِ هِرَانَ شَرَفًا مَرَّالِي شَيْنَ مَعْلَقَةٍ  
 فَتَوَقَّعَ مِنْهَا مَا حَسَنَ وَضَعَهُ شَرَفَ يَصْنَعِي  
 قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُنْتُ فَصَنَعْتُ وَشَدَّ مَا حَسَنَ  
 ثُمَّ ذَهَبْتُ فَكُنْتُ إِلَى جَنِّبِهِ فَوَضَعَهُ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى  
 سَآمِيٍّ وَآخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَغْرِزُهَا فَصَلَّى  
 رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ  
 ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ  
 حَتَّى جَاءَهُ الْمَرْحُومُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ  
 قِيَمَتَيْنِ ثُمَّ خَرَعَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

### سورۃ النساء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَنْكِفُ يَسْتَنْكِفُ يَسْتَنْكِفُ  
 قَوْلًا قَوْلًا مَكْرَمًا مَعَايِشُ كَرَامَةٍ مَسْبُوكَةٍ  
 يُعْنِي الرَّجْمَ لِلْيَتِيمِ وَالْعَجَلَةَ لِلْيَتِيمِ وَقَالَ  
 عُبَيْدُ اللَّهِ وَتَكَلُّو تَكَلُّو تَكَلُّو تَكَلُّو تَكَلُّو  
 أَرْبَعًا وَلَا تَجَاوِزُوا الْعَرَبَ سَبْعَةً  
 بِأَهْلِيهِ قَوْلُهُ وَلَنْ يَخْفَتُمْ أَنْ لَا  
 تَقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى.

۱۶۸۶۔ حَسَنًا شَرَفًا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
 هِشَامُ بْنُ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو  
 عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ لَهُ يَتِيمَةٌ  
 فَكَلَّمَهَا وَكَانَ لَهَا عَذَقٌ وَكَانَ يُعَسِّكُهَا عَلَيْهِ  
 وَتَوَكَّلَ لَهَا مِنْ نَفْسِهِ شَيْءٌ فَذَكَرْتُ لَهُ وَانْ  
 خَفَتُمْ أَنْ لَا تَقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَتْ

شَرِيكَتَهُ فِي ذَلِكَ اَعَدَّ قَوْلِي مَا لَيْدَ .

۱۶۸۷. قَالَ قَتَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ  
عَنِ ابْنِ وَهَبٍ قَالَ اخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ  
اَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَوْلَ تَعَالَى وَارْ  
جِعْهُمْ اَنْ لَا تَقْضِي طُرُقًا فِي الْيَمِينِ فَقَالَتْ يَا بْنَ  
اَخْتِي هَلْ لَكَ بِالْيَمِينَةِ تَكُونُ فِي حَاجِبِ قَلْبِيهَا  
تَشْرِكُكَ فِي مَا لَيْدَ وَيُوجِبُهُ مَا لَيْدَ وَجَمَا كَمَا قُيِّرِيهِ  
وَرِيْهًا اَنْ تَتَرَدَّ جَمَاهُ بِخَيْرٍ اَنْ يَقْضِي فِي صَدَاقِهَا  
فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيَهَا غَيْرُهُ فَمَنْعُو عَنْ اَنْ  
يُنْكِحُوهُنَّ اِلَّا اَنْ يَفِيَهُنَّ رَهْنًا وَيَنْعُرَ اَنْهَنْ  
اَنْ يَنْكِحُوهُنَّ فِي الصَّدَاقِ فَاَمْسَدُوا اَنْ  
يُنْكِحُوا مَا كَتَبَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ يَسْرًا هُنَّ  
حَالٌ عُمَرُو قَالَتْ عَائِشَةُ وَارْجِعْ النَّاسَ اَسْتَعْمُوا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ هَذِهِ  
الْآيَةَ فَاَنْزَلَ اللَّهُ رِسْمًا تَوَدَّكَ فِي النِّسَاءِ  
قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فِي آيَةِ اخْذِي  
وَتَرْضَيْنَ اَنْ يَكُونَهُنَّ رَهْنًا اَحَدُكُمْ عَنْ  
يَتِيْمَتِهِ حَتَّى تَكُونَ قِيْلَةُ الْمَالِ وَالْجَمَالِ  
قَالَتْ فَهَرَا اَنْ يَكُونَهُنَّ مَنْ تَرْضَيْنَ فِي  
مَا لَيْدَ وَجَمَاهُ فِي يَتَايَ النِّسَاءِ اِلَّا بِالنِّقْطِ  
مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُمْ اِذَا صَحَّتْ قِيْلَةُ  
الْمَالِ وَالْجَمَالِ .

بَابُ ۲۳۵ قَوْلِهِ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ  
بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ  
فَلْيَشْهَدُوا عَلَيْكُمْ وَلَا تَزِدْوا مَبَادِرَ  
اَعْتَدْنَا اَعْدَدْنَا اَفْعَلْنَا مِنْ  
الْعَتَادِ .

۱۶۸۸. حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

اس آیت کے اس باغ و بندہ سر کی تائید میں شریک تھی۔

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
عندہ سے اس اشعار پر تفسیر فرمائی کہ ایسے میں جو چاہے اگر تمہیں انہیں  
ہر کہ قیام و کیوں میں غفلت نہ کر دے گی، انہوں نے فرمایا اسے چھوڑ  
یہ ایک قیام و کی کے بارے میں ہے جو پہلے کی غفلت میں ہوا اس  
آدمی کی جائیداد میں شریک ہو کر اس کی مال کے مال اور مال کا نام ہو  
تو وہ اس کی مال سے نکاح کرنے کا ارادہ کرے اور پھر اس کے لئے کالہ  
نہ ہو بتا گا سے دوسرے آدمی سے نکاح ہے تو ایسی لڑکیوں کے ساتھ  
نکاح کرنے سے منع کر دیا گیا جب تک انہیں دوسری لڑکیوں کے برابر پھر  
انصاف کے ساتھ نہ دیا جائے اور ایسے آدمیوں کو حکم دیا گیا کہ وہ دوسری  
لڑکیوں سے نکاح کر لیں، ایسی لڑکیوں سے جو انہیں پسند بھی ہیں غرض  
کا بیان ہے کہ حضرت صدیق نے فرمایا۔ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
صدقہ و صلہ سے اس آیت کے بعد مردوں کے متعلق پڑھا کرتے تھے تھے  
نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اور تم سے جو لڑکیوں کے بارے میں  
متعلق پڑھتے ہیں آیت ۱۶۷ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
آیت (جبکہ اسی) میں مشرقلے نے ان قیام و کیوں کے بارے  
میں فرمایا ہے جن سے مال یا جمال کی کمی کے باعث نکاح کرنے  
سے منع ہے یا جملے، آپ منسقاتی ہیں کہ ایسی قسم و قسم  
کے ساتھ اس وقت نکاح کرنے سے منع فرمایا  
دیا گیا ہے، جب تک انہیں انصاف کے ساتھ  
پورا نہیں دیا جائے جن سے مال یا جمال کی کمی کے  
باعث امر میں کیا گیا۔

مَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ کی تفسیر

اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے پھر  
جب تم ان کے مال انہیں سپرد کرو تو ان پر گواہ کر لو۔  
آیت ۱۶۔ جِذَارُ اُجَلَسَ كَرْنَا اَعْدَدْنَا هُمْ نِيَارُ كَرُكَلَبِ .  
یہ اعتقاد سے بے اطفال ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا

بْنِ تَمِيمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ  
قَالَ قَالَ قَالَ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَقَدْ  
كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْدُونِ أَتَاهَا فَتَلَّتْ فِي  
هَالِ الْيَتِيمِ إِذَا كَانَ فَقِيرًا أَنَّهُ يَأْكُلُ وَتَسْمَكَ  
قِيَامًا عَلَيْهِ بِمَعْنَى تَقِي.

بَابُ ۷۳۷ قَوْلِهِ وَإِذَا أَحْضَرَ الْقِسْمَةَ  
أَوْ تَوَالَّفَ فِي الْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ الْآيَةُ  
۱۶۸۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا  
عَبِيدُ اللَّهِ الْأَشَجِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الشَّيْبَانِيِّ  
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُبَيْسٍ وَإِذَا أَحْضَرَ الْقِسْمَةَ  
أَوْ تَوَالَّفَ فِي الْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ قَالَ هِيَ مُحْكَمَةٌ  
وَلَيْسَتْ بِمُسَوَّحَةٍ تَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي  
عُبَيْسٍ.

بَابُ ۷۳۸ قَوْلِهِ يُوصِيكُمْ اللَّهُ

۱۶۹۰ - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ مَوْسَى حَدَّثَنَا  
هِشَامٌ أَنَّ بَنِي جَدِّهِ أَخْبَرُوهُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ  
مُكَيْمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ قَالَ فِي الْيَتَامَى مَتْلَى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَكَوْفًا يُؤْتِيكَ فِي بَيْتِ سَلَمَةَ مَا يَتَّبِعُ  
فَوَجَدَنِي الْيَتَامَى مَتْلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَكَوْفًا أَعْقَلَ  
فَدَعَا بِمَا يَرْتَوِصُ مِنْهُ شَرَّ شَيْءٍ عَنِ مَا فَتَتْ  
فَقُلْتُ مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعُ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
فَتَلَّتْ يُوصِيكُمْ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ.

بَابُ ۷۳۹ قَوْلِهِ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا  
تَرَكَ آبَاؤُكُمْ وَأُمَّهَاتُكُمْ

۱۶۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ  
وَمِنْ هَؤُلَاءِ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي  
عُبَيْسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْأُولَادِ وَكَانَتْ الْوَصِيَّةُ  
لِلْأَبَائِمْ فَتَسَمَّى اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ  
لِلَّذَكَرِ مِثْلَ حَقِّ الْأُنثِيَّيْنِ وَجَعَلَ لِلَّذَكَرِ بَوْنِ

باری تعالیٰ نے جو وصیت فرمائی ہے اور جو وصیت  
مذہبہ ہر وقت مناسب لگے۔ فرمایا کہ یہ یتیم کے مال  
کے بارے میں ہے کہ جب تک اس کے پاس  
ہے تو وصیت مند مناسب مقدار میں کھا سکتا

وَإِذَا أَحْضَرَ الْقِسْمَةَ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ داران یتیم اور مسکین آجائیں (آیت ۸)  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ  
آیت ۱ - پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ داران یتیم اور مسکین  
آجائیں (آیت ۸) یہ حکم آیت ہے اور کسی آیت سے  
مستخرج نہیں ہوئی ہے۔ اسی طرح سعید بن جبیر  
نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
کی ہے۔

يُوصِيكُمْ اللَّهُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے ہوئے  
جسے میری حیات کے لئے تشریف لائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے بے یووشی کی حالت میں پایا تو پانی منگوا، پھر منور فرمایا اور پانی  
پانی سے اس پر چھینٹے اور بے برش آگیا۔ میں عرض گزار  
ہو کہ یا رسول اللہ! آپ نے کیا حکم فرماتے ہیں کہ اپنے مال کے  
بارے میں کیا کروں؟ آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اللہ تمہیں حکم  
دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں (آیت ۱)۔

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ آبَاؤُكُمْ وَأُمَّهَاتُكُمْ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ پیغمبر  
کرم سے ہیں پورا حاکم مال کو طاعت پیش ہوا اور والدین کے لئے  
وصیت کی پہلی پس اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جہاں چاہی مخرج  
فرمایا اور رسول مقرر فرمایا کہ۔ بے ملاحظہ دوستیوں کے  
برابر ہے (آیت ۸) والدین میں سے ہر ایک کے لئے چٹا اور تیسرا

يُكَلِّمُكُمْ وَأَجِبَ قَوْلَهُمَا الْمُسْلِمِينَ وَالْثُلُثَ وَجَعَلَ لَكُمْ آفَ  
الْثَمَنِ وَالزَّرْبِ وَالزَّرْبِ وَالزَّرْبِ الشَّطْرَ وَالزَّرْبِ

بِاحْتِبَابِ قَوْلِهِ لَا يَجْعَلُ لَكُمْ أَنْ  
تَكُونُوا النِّسَاءَ كَرِهًا الْآيَةَ وَيُذَكِّرُ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ لَا تَعْصُوا هُنَّ لَا تَقْرَأُونَ هُنَّ  
حُوبًا لَمْ تَكُونُوا تَعْبُدُوا تَحْتَ الْيَحْيَى

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَقَاتِلٍ حَدَّثَنَا  
أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ فِي ذِكْرِهِ أَبُو الْحَسَنِ  
الْمَدَائِنِيُّ وَلَا أَطَقْتُ ذِكْرَهُ إِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَجْعَلُ لَكُمْ تَكُونُوا  
النِّسَاءَ كَرِهًا وَلَا تَعْصُوا هُنَّ لَا تَقْرَأُونَ هُنَّ  
مَا أَتَيْتُمُوهُنَّ قَالَ كَانُوا إِخْوَانًا الْتَجَلَّ كَانَتْ  
أَوَّلِيَّةُ أَحَقُّ بِأَمْرَاتِهِنَّ إِنَّ شَاءَ بَعْضُهُمْ  
تَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءَ وَتَزَوَّجَهَا وَإِنْ شَاءَ فَا  
تَوَزَّجُوا وَجِئْتُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا فَتَزَلَّتْ  
هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ

بِاحْتِبَابِ قَوْلِهِ وَيُكَلِّمُكُمْ جَعَلْنَا مَوَالِي  
وَمَا تَدْرِكُ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبُونَ الْآيَةَ  
مَوَالِي أَوْلِيَاءُ وَرَثَةُ عَاقِدَاتِ هُوَ  
مَوَالِي الْيَمِينِ وَهُوَ الْيَمِينُ وَالْمَوَالِي  
أَيْضًا ابْنُ الْعَبَّاسِ وَالْمَوَالِي الْمَنْعِيُّ الْمُعْتَقُ  
وَالْمَوَالِي الْمَعْتَقُ وَالْمَوَالِي الْمِلِيكُ وَالْمَوَالِي  
مَوَالِي فِي الرَّبِّ

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ الْمَصْلُوتِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ أَوْسٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ  
مَعْتَدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ جَعَلْنَا  
مَوَالِي قَالَ وَرَثَةُ وَالْكَافِرِينَ عَاقِدَاتِ لَيْمَانِكُو

عنه مقرر فرمایا۔ یعنی عورت کے لئے آٹھواں یا چوتھا حصہ اور وہ  
کے لئے آٹھواں یا چوتھا حصہ۔

لَا يَجْعَلُ لَكُمْ أَنْ تَكُونُوا النِّسَاءَ كَرِهًا  
تہیں حلال نہیں کہ عورتوں کے زبردستی وارث بن جائیں (آیت ۱۹)  
ابن عباس سے منقول ہے کہ لَا تَعْصُوا هُنَّ سے مراد ہے  
کہ ان کے ساتھ زبردستی نہ کرو۔ حُوبًا گناہ عقوبت کا نام ہے  
جانب تک جاؤ۔ بَعْثًا سے مراد ہے ہر یعنی النِّسَاءَ۔

مکرر ہوا جو اہل نبوی درجوں میں سے ایک ایک  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ آیت ۱۹  
سے ایمان والوں میں حلال نہیں کہ عورتوں کے زبردستی وارث بن جائیں  
اور عورتوں کو نہ دیکھو اس غرض سے کہ برہمن کو یا تو اس میں سے  
کچھ نہ روایت ۱۹ کے بارے میں وہ فرماتے ہیں کہ چچے جب  
آئی مرہا تو اس کی بوری کے زیادہ حصہ اس کے وارث ہی  
شمار کے جاتے تھے گران میں سے کر لی جاتا تو اسے اپنی وصیت  
میں لے لیتا اور اگر وہ چاہتے تو اسے کسی دوسرے کے نکاح میں دیتے  
اور اگر وہ چاہتے تو کسی سے اس کا نکاح نہ سمجھتے دیتے پس اس  
کے وارثوں سے زیادہ وہ اس کے حقدار شمار کئے جاتے تھے۔  
پس مذکورہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

يُكَلِّمُكُمْ جَعَلْنَا مَوَالِي وَمَا تَدْرِكُ  
اور چھٹے سب کے لئے مال کے مستحق بنادے جو کچھ میراث میں  
میں باپ اور قرابت والے (آیت ۳۳) مَوَالِي سے اولیاء اور  
وارث مراد ہیں۔ عَاقِدَاتِ جس کو قسم کا کر موالی بنایا ہو تو یقیناً  
اور نفوس کے اور بھی کئی سنی آئے ہیں جیسے عَمَّالٌ كَاتِبٌ عَمَّالٌ  
نڈی کا ملک پر لوبہ اعلان اس کو آزاد کر دے، عَمَّالٌ عَمَّالٌ آزاد کر  
دیا گیا ہو اور جو دین میں مددگار ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آیت ۳۳  
اور چھٹے سب کے لئے مال کے مستحق بنادے یہ وارثوں  
کے متعلق ہے اور جملہ ۳۳ اور وہ جن سے تمہارا صنف بند ہو چکا  
اس کا معاملہ دین ہے کہ حبیب ماجرین مدینہ منورہ میں ولید جو ہے

كَانَ الْمَرْءُ جَرُوفًا لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَبْرُثُ  
أَمْرًا جَرًا لَمْ يَسَارَى حَقَّكَ ذَوِي رَحِيمٍ لِلْأَخَوَةِ  
الَّتِي أَخَى اللَّهُ مَلَائِكَةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ  
فَلَمَّا مَرَلَتْ دِيْكِي جَعَلْنَا مَرَايَ تَسِيحَتْ ثُمَّ قَالَ  
وَالَّذِينَ عَاقَلَاتِ آيَمًا تُكْوِمِينَ النُّصُورَ وَالْإِقَادَةَ  
وَالنَّصِيحَةَ وَقَدْ ذَهَبَ الْإِبْرَارُ دِيْهِمْ لَمْ يَمَيِّمْ  
أَبُو سَامَةَ إِذْ رِيَسَ وَصِيْمٌ إِذْ رِيَسَ طَلْعَةً  
بِالْإِسْلَامِ قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ  
وَتَقَالَ ذَرْنِي يَعْزِي نِيَامًا ذَرْنِي -

۱۶۹۴۔ حَكَمَ ثَمَامَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَمْرٍو حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسَا  
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَخْدَرِيِّ  
أَنَّ أَمَّا سَانِي رَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ تَلَى نَبِيًّا يَوْمَ الْيَوْمِ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْمَدُ هَذَا نَحْمَدُ هَذَا  
فِي رُؤُوسِ النَّاسِ بِالْظُّهْرِ فَيَوْمَ كَيْسَ فِيهَا  
مَحَابِّ قَالُوا لَا قَالَ وَهَلْ تَصَارُونَ فِي رُؤُوسِ  
النَّاسِ يَوْمَ الْيَوْمِ فَيَوْمَ كَيْسَ فِيهَا مَحَابِّ قَالُوا  
لَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا  
قُضِيَ تَذَنُّ فِي رُؤُوسِهِمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْيَوْمِ  
إِلَّا كَمَا قُضِيَ تَذَنُّ فِي رُؤُوسِهِمْ أَمْرًا إِذَا كَانَ يَوْمُ  
الْقِيَامَةِ أَذَنُ مُؤَذِّنٍ يَتْلُو كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ  
تَعْبُدُ فَلَا يَسْمَعُ مَنْ كَانَ يُعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ مِنْ  
الْأَصْنَاءِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاءَلُونَ فِي الْمَاءِ  
حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ صَحَّاحَاتِ يَعْْبُدُ اللَّهَ  
بَدَلًا وَفَاجِرَاتِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَيَدْعُو إِلَهُهُ  
فَيَقُولُ لَقَدْ مَنَّا كُنْهُرُ تَعْبُدَاتٍ قَالُوا كَيْسَ  
عَزَّ وَجَلَّ اللَّهُ فَيَقَالَ لَهُمْ كَذَّبْتُمْ مَا تَتَّخِذُ اللَّهُ مِنْ  
صَاحِبِيَّةٍ وَلَا دَلِيلٍ فَمَنْ ذَا قَبُولٍ فَقَالُوا

تھے تو سب پر اپنے بھائی کا وارث ہوتا اور اس کے اپنے وارث نہ  
دارت نہیں ہوتے تھے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر برہن  
والفعل کے درمیان مراثیات (جہاں پیرا) تا تم فرمایا تھا بیسیات  
نازل ہوئی کہ ہر دم نے سب کے لئے مل کے تھے تاکہ اسے اس پر ہر دم  
کا مسووع ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ یہ اور وہ میں سے تباہی صفت بندہ ہو گا ہے  
یعنی وہ اللہ کی اور غیر خواہی کا چنانچہ کائن کا وارث ہونا تو ختم ہو گیا لیکن مراثیات  
آج کے لئے باقی رہ گئے اسے ہر اس نے اور اس سے اور اس پر اسے ہر اس نے  
إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ هُنَّكَ ذَرْنِي کی تفسیر  
ذَرْنِي سے مراد جس میں تو سے کے برابر ہو جو

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں بعض لوگوں نے سوال کیا  
کہ یا رسول اللہ کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، کیا وہ پر کے وقت جب کہ  
وہ سب نکل پڑیں ہر اور آسمان میں بدل بھی نہ ہوں تو قیامت سورج  
کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے ہر گز نہ جو بے دیا نہیں  
فرمایا، کیا پانچ رات میں جبکہ پانچ چھائی ہوئی ہو اور آسمان پر  
بال بھی نہ ہوں تو کیا تمہیں پانچ کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوگی؟  
لوگوں نے کہا، نہیں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ  
کے دیکھنے میں تمہیں اس طرح کوئی تکلیف یا رکاوٹ نہیں ہوگی  
ہو قیامت کے بعد تم اللہ جل شانہ کو اسی طرح بغیر کسی رکاوٹ کے  
دیکھو گے جیسے آج ایک دوسرے کو دیکھتے ہو قیامت تک ایک  
پکارنے والا پکارے گا کہ تم میں سے جو گنہگار کے سوا جس بت  
یا تمہیں کہ چاہتا تھا آج اس کے چھے ہو جائے چھاپو ایسے تمام  
لوگ جہنم میں چسک دئے جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہی لوگ  
وہ جائیں گے ہر ایک خدا کی عبادت کرتے تھے خوار وہ نیک ہوں  
یاہر جن میں اہل کتاب کے کچھ لوگ بھی ہوں گے پھر یہودی  
جسے جائیں گے وہ ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی پوجا  
کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت عزیر علیہ  
السلام کی عبادت کیا کرتے تھے ان سے کہا جائے گا کہ تم نے









مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
عَنْ هُرَاقَةَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ الْأَنْصَارِ  
فِي شَرِيعَةٍ مِنَ الْعِدَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَبَقَ بَيْنَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
جَاهُكَ فَقَالَ الْأَنْصَارُ نَحْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَانَتْ  
ابْنُ عَمْرٍاءَ فَتَلَوْنِ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اسْتَبَقَ بَيْنَهُمَا  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ  
عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَأَسْأَلْتُهُ النَّبِيَّ ﷺ  
وَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي عَمْرٍاءَ الْخَوَارِجِ أَعْصَبُ  
الْأَنْصَارِ نَحْنُ كَانُوا أَسْأَلُوا عَنْهُمَا بِأَمْرِ اللَّهِ ﷻ  
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَحَبُّ هَذِهِ الْأُمَمِ إِلَيَّ  
فِي ذَلِكَ لَعَلَّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحْكُمُوا  
بِكَلَامِ اللَّهِ ﷻ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

١٧٩٩. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
حُوشَيْبٍ حَدَّثَنَا مُرَاهِمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ نَبِيٍّ تَمَّ مِنْ  
الْأَحْيَاءِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ فِي شَكْوَةٍ  
الْبَدَنِ قُبِضَ فِيهِ أَحَدَاتُهُ بِنِعْمَةٍ شَرِيفَةٍ  
فَسَمِعَتْهُ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَتَوْاَهُ عَلَيْهِمْ مِنَ  
النَّبِيِّينَ وَالصِّوِّفِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ  
فَقُلْتُ إِنَّهُ خَيْرٌ.

يَا مَعْشَرَ قَوْمِ بَنِي إِسْرَءِيلَ مَا نَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ مَا كُنَّا لَكُمْ بِشَيْءٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَا كِبْرِيَاءَ لِلَّذِينَ أُفْتَدُوا بِالسَّعْيِ وَنَحْنُ بِرَبِّكُمْ أَغْنَيْنَاكُمْ وَلَوْلَا إِذْ دَعَاكُمْ رَبُّكُمْ لِتَبْتَلُوا مَا كُنْتُمْ لَدَيْهِ مُسْتَبِشِينَ لَمَّا خَلَّصْتُمُوهُم مِّنَ آلِ فِرْعَوْنَ أَنَّهُمْ عَبْدُوكُمْ فِي الْأَنْفُسِ ثَلَثِينَ قُرْصَانًا كُنْتُمْ غَاوِينَ فَرَفَعْنَاهُم مِّنْ دُونِكُمْ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَفَعْنَاكُمْ عَنْ غَلَوَاتِ الْأَرْضِ لَغَوْتُمْ فِيهَا فَتَضَاعِفُوا فِيهَا جُثَاثًا مَّا يُغْنِيكُمْ عَنْ آلِهَتِكُمْ إِلَّا إِيَّاكَ تَوَجَّاهُ بِالْحَقِّ

۴۰۰ ۱- حَدَّثَنَا شَيْخُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
سَعِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ  
قَالَ كُنْتُ أَرَاؤُنِي مِنَ الْمُتَضَعِّعِينَ -

اور ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کھیت کے پانی پر جھگڑا برپا  
ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اسے زبیر! پہلے تم اپنے کھیت  
کو پانی دے لو اور پھر جہاں تمہارے کھیت کی جانب چھوڑ دیا۔ اس پر  
انصاری نے کہا: یا رسول اللہ! کیا یہ اس نے سہہ کہ یہ آپ کی بھڑی  
جگہ کے صاحبزادے ہیں؟ اس پر آپ کے چہرے کا رنگ سرخ ہو گیا  
اور فرمایا کہ اسے زبیر! پہلے تم اپنے کھیت کو پانی دو اور وہیں بیٹھ  
جانا جب پانی کھیت تک پہنچے گا تو اپنے گھٹے سے باہر نکلتے گئے تو اپنے جہاں سے  
آپ کی جانب چھوڑ دینا (زبیر کا بیان ہے) اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے اس وقت حضرت زبیرؓ کو ان کا چہرہ صاف طاریا جبکہ آپ نے  
صاف عقول میں حکم فرمایا۔ نہ پہلے حکم میں انصاری کے لئے رعایت فرمائی  
گئی تھی اور اس حکم میں وہ نولہ کے حقوق کی جانب اشارہ فرمایا تھا حضرت  
زبیرؓ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ آیتیں نہ تو اسے محبوب! انصاری سے جبکہ  
قسم اور عین نہ ہونے جب تک اپنے آپ کے جھگڑے میں نہیں مالم  
فَاُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْفَخْنَا اَنْفُثُہٗ۔ کی تفسیر  
تو ہے کہ اساتذہ کرام! نبی کریم نے فضل کیا (آیت ۶۹)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی نبی جب بیمار پڑے تو اسے اختیار دیا جاتا کہ وہ میں رہنا چاہتا ہے یا آخرت میں، چنانچہ جب آپ اس مرض میں مبتلا تھے ہمیں یہ وحی ہوا اور جب بیمار ہی شدت اختیار کر گئی تو میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: "ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے قتل فرمایا یعنی انبیاء، صدیق، شہید اور نیک لوگوں کے ساتھ۔" پس میں سمجھ گئی کہ آپ نے آخرت کو اختیار فرمایا۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ كَاتِبِينَ

اور تمہیں کیا ہوا کہ نہ فرطو اللہ کی راہ میں (آیت ۷۵)

عبدعزیز بن محمد اسفیان، مجتہد الشریعہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرا اور میری زوجہ ماجدہ کا شکر کئی برسوں میں تھا۔

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُثَيْنَةَ  
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ تَلَا لَنَا أَمْرًا مَصْحُوفًا مِنَ الْبَقَالِ  
وَالْقِسْمِ قَالُوا لَكَ إِنْ قَالَ كُنْتُ أَنَا قَاتِلِي وَمَنْ  
عَدَاكَ وَبَيَّنَّا كَرَّ عَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حِينَ  
ضَاعَتْ تِلْكَ الْأَمْرُ بِشَهَادَةِ قَوْلِهِ  
أَلَمْ أَغْضَبْكُمْ جَدًّا أَعَمَّتْ هَا جَدَّتْ قَدْرِي  
مَوْفُوتًا مَوْفُوتًا قَدْرَتُهُ عَلَيْهِ

باب قولہ ما لکم فی المنوفین  
فیتین واللہ اسر کہہ قال ابن عباس  
بَدَدْتُمْ فِتْنَةً جَمَاعَةً

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا شَرِيحُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَةُ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
ثَابِتٍ قَالُوا لَكُمْ فِي الْمُنُوفِينَ فِتْنَتَيْنِ سَأَجْعَلُ  
تَأْمِيْنًا قَوْلَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ أَحْبَبَ وَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فِتْنَتَيْنِ قَرِيبًا  
يَقُولُ أَمْرُهُمْ قَرِيبٌ يَقُولُ لَا كَسْرَ لَكَ  
فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَتَيْنِ وَقَالَ  
إِنَّمَا فِتْنَتُهُ تَشْفِي الْخَبْرَ كَمَا تَشْفِي النَّارَ  
خَبْرَ الْعِظَمِ

باب قولہ واذا جاءهم امر  
من الأمن أو الخوف اذا جاءهم  
يَسْتَفِطُونَ يَسْتَخْرِجُونَ حَسْبُكُمْ  
كَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا حَجِّدُوا أَوْصِيَاءَكُمْ  
فَمَا أَشْبَهَهُ مَرِيْدًا أَمَّا مَرِيْدًا فَيَكُنْ  
قَطْعًا قِيْلَ قَوْلًا قَاطِعًا خَيْرٌ

باب قولہ ومن يقتل مؤمناً  
معتوفاً فجداً جہنم

ابن ابی شیکر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما نے آیت ۱۷۰ اور کفر مردوں اور مردوں کے  
کے واسطے ۱۷۰ آیت کی اور فرمایا کہ میرا اور میری والدہ محترمہ  
کو شمار ان لوگوں میں ہے جہاں کا خدا نے اس نے قبول  
فرمایا۔ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ حضرت سے  
تنگ ہوا مراد ہے۔ تِلْكَ الْأَمْرُ بِشَهَادَةِ زَيْدٍ  
الَّذِي سَوَّاهُ حَرْفٌ كَمَا بَيَّنَّا كَرَّ عَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
لَا فِتْنَةً فِي سَفْهِ بَنِي نُوَيْمٍ كَوْنِهِمْ فِي مَقَرٍّ أَيْ  
فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ كِتَابُ التَّوْحِيدِ تَوْحِيدِ كَيْفَ  
مُتَّفِقُونَ كَمَا بَيَّنَّا كَرَّ عَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَّا فِتْنَةً  
فِي سَفْهِ بَنِي نُوَيْمٍ كَوْنِهِمْ فِي مَقَرٍّ أَيْ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس  
مرد تینوں کی ہر کہ سناتوں کے بارے میں تدریج ہونے کی بات  
تدریج ہونی چاہیے اور اس کے لئے بعض لوگ بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
تھے لیکن وہیں لوٹ گئے تھے تھیں ان کے بارے میں لوگوں کے ذکر کرنا  
ہو گئے ایک مرد کہتا کہ کوئی کہتا ہے کہ یہ بائیس مرد مر گئے وہیں تھے  
کہ اس نے ان کا کہنا تھا پس یہ آیت نازل ہوئی کہ تمہیں کیا ہوا جو تم  
کے بارے میں اپنے مذکرہ بائیس مردوں کے مرنے کے بارے میں  
ترجیح دیتے ہو یہ سب کہیں کو اس فرق نکال دیتا ہے۔ جیسے چاندی  
کے سیل کو آگ (بھٹی) نکال دیتی

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ  
أَوْ الْخَوْفِ يَسْتَفِطُونَ يَسْتَخْرِجُونَ حَسْبُكُمْ  
كَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا حَجِّدُوا أَوْصِيَاءَكُمْ  
فَمَا أَشْبَهَهُ مَرِيْدًا أَمَّا مَرِيْدًا فَيَكُنْ  
قَطْعًا قِيْلَ قَوْلًا قَاطِعًا خَيْرٌ

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ أَيْبَا بْنُ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَيْدَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ  
مُعَيْدَةَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ فِيهَا أَهْلُ الْكُوفَةِ  
فَرَحَلْتُ فِيهَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ  
لَمْ يَلِدْ هَذِهِ الْأَيَّةُ وَمَنْ يَقُولُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا  
فَجَزَاءُكَ جَهَنَّمُ هِيَ الْخُرُوسُ مَذَلٌّ وَمَا  
تَكْتُمُهَا شَيْءٌ.

باب ۶۵۱ قَوْلُهُ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ  
آتَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامُ لَسْتَ مُؤْمِنًا تِلْكَ  
قَوْلُكُمُ الْإِسْلَامُ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ آتَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامُ لَسْتَ مُؤْمِنًا  
قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ رَجُلٌ فِي غَنِيمَةٍ لَهُ  
فَلَدِيْقَةُ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَتَرَتْهُ  
فَأَخَذُوا غَنِيمَتَهُ فَأَنَعَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ  
إِلَى قَوْلِهِ عَرَضَ الْعِلْمُ أَنَّ نَبِيَّكَ الْغَنِيمَةُ  
قَالَ قَدَرًا ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامُ.

باب ۶۵۲ لَا يَسْتَوِي السَّاعِدُونَ  
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَاشِمٍ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ  
كَسْبَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ  
سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّ رَأْيَ هُرَاقَانَ بْنِ الْحَكَمِ  
فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ  
فَأَخْبَرَنِي أَنَّ رَأْيَهُ أَنَّ شَارِبَ الْخَبَرِ أَتَى  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلِي عَلَيْهِ  
لَا يَسْتَوِي السَّاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

میزون فعل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو  
فرماتے ہوئے سنا کہ اہل کوفہ میں اس آیت کے متعلق اختلاف  
واقع ہو گیا تو میں سحر کے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی  
حضرت میں حاضر ہوا اور اس کے بارے میں ان سے دریافت کیا۔  
انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت :- اللہ جو کوئی مسلمان کو جان و مال پر قتل  
کے تو اس کا بدلہ ہم سے (آیت ۱۷۰۳) یہ قتل کے متعلق سب سے آخر میں  
ازل ہوئی ہے لہذا کوئی حق منسوب نہیں ہوا ہے۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ آتَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامُ لَسْتَ مُؤْمِنًا تِلْكَ  
قَوْلُكُمُ الْإِسْلَامُ کہ اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں لایت ۱۷۰۴  
السلام اللہ کے نام سے ہے۔

فقہار کا بیان ہے کہ آیت :- جو تمہیں سلام کرے اس  
سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں۔ اس کے بارے میں حضرت  
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص اپنی  
بکریاں چرا رہا تھا کہ اسے کو مسلمان نے اس نے اس سے  
السلام حکیم کہا لیکن مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کی  
کہیاں لے لیں۔ پس اس پر اللہ تعالیٰ نے عذاب عظیم نازل  
فرمایا۔ جو عذاب اللہ تعالیٰ سے وہ کہیں مراد میں حضرت ابن عباس  
کی ترات میں اس آیت کے بعد لفظ السلام ہے۔

لَا يَسْتَوِي السَّاعِدُونَ وَالْمُجَاهِدُونَ  
کہ برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے ضرر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ جہاد  
میں جہاد کرتے ہیں (آیت ۱۷۰۵)

حضرت ابن سعد رحمہ اللہ کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں  
کہ میں نے مروان بن الحکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں  
بکران کے بیٹوں میں بیٹھ گیا۔ انہوں نے مجھے بنا کر حضرت زید بن  
شامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے آیت :- برابر نہیں وہ مسلمان  
کہ بے ضرر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ جہاد میں  
جہاد کرتے ہیں۔ کھوئی جب آپ کھوار ہے تھے تو میرے  
پاس حضرت ابن اہم کھرم آگئے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ

فَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَجْرُهُمْ أَتَىٰ أَكْبَرَ  
مَكْتُومٍ وَهُدًى يُمِيزُهُ عَلَىٰ مَا لَا يَسْأَلُ اللَّهُ وَاللَّهُ  
كُنَّا مُسْلِمِينَ إِلَيْهَا دَلَّجَاهُ دَلَّجَاهُ دَلَّجَاهُ  
فَأَنذَلَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَنُحْدَهُ عَلَىٰ قَهْقَرِي فَتَقَلَّتْ عَلَىٰ حَتَّىٰ نَحْمُتُ  
أَنْ قَرَعَتْ قَهْقَرِي مَتَمَّ سِتْرِي عَنْهُ فَأَنذَرَ اللَّهُ  
غِيَاؤِي الْقَهْقَرِي

۱۷۰۶۔ حَكَا ثَنَا حَفْصُ بْنُ غَسَّوَلَةَ عَنْ شُعْبَةَ  
عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي  
الْمُؤْمِنُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنًا فَحَكَا ثَنَا حَكَا  
أَبْنُ أَوْسٍ مَكْتُومٍ فَشَكَاهَا رَأَتْهُ فَأَنذَرَ اللَّهُ  
غِيَاؤِي الْقَهْقَرِي

۱۷۰۷۔ حَكَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ  
إِسْرَافِيلَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا  
نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَائِمُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ  
الْبَرَاءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْعُوا قُلُوبَنَا  
لَجَاهِدِهِ وَتَعْلَمُ السَّوَادَةُ وَالْأَوْرَاقُ أَوَّلُ الْكَيْفِ  
فَقَالَ أَكْثَرُ لَا يَسْتَوِي الْقَائِمُونَ  
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ وَخَلَفَ الْبَرَاءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَبْنُ أَوْسٍ مَكْتُومٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا  
ضَرَبْنَا قَهْقَرِي مَكَا ثَنَا لَا يَسْتَوِي  
الْمُؤْمِنُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۷۰۸۔ حَكَا ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَىٰ أَخْبَرَنَا  
هَاشِمُ بْنُ ابْنِ جَدِيْعٍ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ جَدِيْعٍ  
أَخْبَرَنَا أَخْبَرَنَا أَخْبَرَنَا أَخْبَرَنَا أَخْبَرَنَا  
جَدِيْعٍ أَخْبَرَنَا أَخْبَرَنَا أَخْبَرَنَا أَخْبَرَنَا

مگر میں میرا دل سے محروم نہ ہوتا تو غزوہ جہاد کرتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ  
نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل فرمائی اور اس وقت حضور کی  
دین مبارک میری دین پر تھی میری دین پر اتنا جو جہاد کر کے اپنی  
دین کے قحط جانے کا خطرہ محسوس ہونے لگا تھا۔  
پھر جو جہاد کم ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا  
تھا۔ کہ یہ حکم ان کے متعلق ہے جو دیکھ کر اللہ تعالیٰ

حضرت برادر بن عاصب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب  
آیت ۱۷۰۶ برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے غد جہاد سے بیٹھ رہے ہیں انہوں نے  
راہ نما میں جہاد کرتے ہیں ۱۷۰۷ نازل ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حضرت زین بن ثابت کو بلایا پس انہوں نے یہ کہہ دیا۔ پھر حضرت  
ابن ابی مکتوم اچھو رسالت میں حاضر ہو کر اپنی منہ بندی رہنما ہوئے کہ  
یہاں گونے گونے تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ ہر تکلیف داسے نہ ہوں۔

حضرت برادر بن عاصب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب  
آیت ۱۷۰۷ برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے غد جہاد سے بیٹھ رہے ہیں انہوں نے  
راہ نما میں جہاد کرتے ہیں ۱۷۰۸ نازل ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ ظالم شخص  
کر بلائی۔ چنانچہ وہ مدینہ اور مکه یا شام کی طرف سے کر بلائی  
رسالت میں حاضر ہو گئے پس آپ نے فرمایا کہ کھڑے برابر  
نہیں ہیں وہ مسلمان کہ بے غد جہاد سے بیٹھ رہے ہیں اور  
وہ کہ ماہ نما میں جہاد کرتے ہیں۔ اس وقت حضرت  
ابن ابی مکتوم بھی بنی کریم سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
پیچھے بیٹھے ہونے سے وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ!  
میں تو مضطرب (راجتا) ہوں۔ تو اسی جگہ یہ حکم نازل ہوئی۔ برابر  
نہیں وہ مسلمان کہ بے غد جہاد سے بیٹھ رہے ہیں اور وہ کہ ماہ نما میں  
جہاد کرتے ہیں اپنے ہاتھوں اور اپنی جانوں سے (آیت ۱۷۰۹)۔

مبہم مولا عبد اللہ بن عباس کا بیان ہے کہ انہیں حضرت  
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ اس آیت میں غیر کس  
غد کے جہاد میں شریک نہ ہونے والوں سے مراد ہیں  
جو غزوہ بدر میں شامل نہ ہوئے اور جہاد میں سے مراد وہ

قَوْلِي عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَبَّاسُ  
أَخْبَرَنَا لَا يَسْتَوِي الْقَائِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ إِلَى يَدَيْهِ

بَابُ ۵۵ قَوْلُهُ إِنَّ الْكَافِرِينَ تَوَفَّاهُمْ  
الْمَلٰئِكَةُ ظَلٰلِي النَّفْسِ مِنْ قَائِلٍ فِيكُمْ كُنْتُمْ  
قَائِلًا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ هَلْ تَأْتُوا  
أَنْتُمْ كُنَّا أَرْضَ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتَهَا جَدًّا  
فِيهَا الْأَنْبِيَاءُ

۱۷۰۹۔ حَكَاتْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ  
الْمَقْرِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهُ مَا كُنَّا  
مَعَهُ بَنُو الْأَنْبِيَاءِ أَبُو الْأَسَدِ رَوَى عَنْ قُطَيْبٍ  
عَنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَبَعْثَ فَاكْتَبَتْ فِيهِ فَكَيْفَتْ  
يُحْكِمُهُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَاعْتَبَرْتُ قَرَفَ فِي  
هَذَا دَلِيلُ اللَّهِ الْبَاقِي ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي  
ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ  
الْمُشْرِكِينَ يُكَلِّمُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قِي السُّهَرُ  
فَكَلِمَتِي بِهِ فَيُجِيبُ أَحَدًا هُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ  
يُضْرِبُ فَيَقْتُلُ مَا نَدَى اللَّهُ إِنَّ الْكَافِرِينَ  
تَوَفَّاهُمْ الْمَلٰئِكَةُ ظَلٰلِي النَّفْسِ مِنْ قَائِلٍ فِيكُمْ  
رَوَاهُ الْإِسْنَدُ عَنْ أَبِي الْأَسَدِ

بَابُ ۵۶ قَوْلُهُ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ  
مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا  
يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ  
سَبِيلًا

۱۷۱۰۔ حَكَاتْنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا  
حَمَّادٌ عَنْ أَنُوبِ بْنِ أَبِي مَيْكَةَ عَنْ عِبِّ بْنِ  
عَبَّاسٍ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ قَالَتْ كَأَنَّهُ أَتَى  
مِنْ عَدْرَةِ اللَّهِ

ہندو ہیں جنہوں نے غزوہ بدر میں شانِ سورسہ کا شرف  
حاصل کیا تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ابن الدین توفیہاھم الملائکۃ کی تفسیر

وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے آپ  
ظلم کرتے تھے ان سے فرشتے کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے؟  
کہتے ہیں کہ ہم زمین میں گمراہ تھے کہتے ہیں کیا اللہ زمین فرشتہ نہ مقرر  
کہ تم اس میں ہجرت کرتے (آیت ۱۶)۔

حضرت محمد بن عبد الرحمن ابوالاسود فرماتے ہیں کہ ابی ہریرہ  
کی ایک نعت تیار کی گئی اور اس میں میرا نام بھی لکھ دیا گیا اس  
کے بعد میں حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام حضرت کعبہ  
سے جانتا ہوں نے مجھے حضرت کے ساتھ اس کی شریعت سے  
سنت فرمایا۔ پھر آیا کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما نے فرمایا تھا کہ مسلمانوں کے کچھ آزاد رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے بارگذازنہ میں مشرکوں کے ساتھ تھے  
اور مشرکوں کی تعداد کم بڑھاتے تھے جب وہ کوئی تیر آتا ہوا  
دیکھتے تو ان میں سے کسی کو آگیا اور وہ مر جاتا یا خود کے  
ذریعے قتل کر دیا جاتا تھا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ازل فرمائی  
وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے  
ادب ظلم کرتے تھے لیث بن سعد نے بھی ابوالاسود سے اس کی  
روایت کی ہے۔

إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ

کی تفسیر۔ قریب ہے کہ اللہ ایسے لوگوں کو معاف  
فرمائے اور اللہ معاف فرمائے والابغضتہ والاسے  
(امت ۹۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کمزوروں کا  
ذکر فرمایا ہے تو میری والدہ ماجدہ کا شمار بھی ایسے ہی لوگوں  
میں ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے غنہ قبول فرمایا۔





وَيَكُونُ أَنْ يُعْرِجَهَا سَاجِدًا قَبْلَ ذَلِكَ فِي مَسَاجِدِهَا  
شَرِيكَتَهُ قَبْعُهَا فَذَلِكَ هَذِهِ الْآيَةُ

**باب ۵۵۸** قَوْلِهِ قَرَأَ امْرَأَةٌ خَاخَتْ  
مِنْ بَعْلِهَا فَشَوَّرَ الْأَعْرَاجَ خَاخَتْ  
ابْنُ عَبَّاسٍ شَقَائِي تَفَاسِدًا قَاخَضَرَتِ  
الْأَنْفُسُ الشَّخْ هَوَاةٌ فِي الْبَشَى قَبْحَرِصَ  
عَلَيْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ لَا هِيَ إِلَّا عَرْدَلَا ذَاتُ  
شَرِّهِ فَشَوَّرَ أَبْعَضًا

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَقَاتٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ قَرَأَتْ امْرَأَةٌ خَاخَتْ مِنْ بَعْلِهَا فَشَوَّرَ  
أَعْرَاجًا ذَاتُ الْبَشَى تَكُونُ بَيْنَهُ السَّرَاةُ  
فَيَسَّرُ بِسُكُونٍ مِنْهَا يَرِيْدُ أَنْ يُفْعَلَ بِهَا  
فَتَقُولُ أَجْعَلْكَ مِنْ شَأْنِي فِي جِلْدٍ فَذَلِكَ هَذِهِ  
الْآيَةُ فِي ذَلِكَ

**باب ۵۵۹** قَوْلِهِ إِنَّ الْمَنَافِقِينَ فِي  
الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
أَسْفَلُ السَّارِ نَفْعًا مَدْرَبًا

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ  
الْأَسَدِ قَالَ كُنْتُ فِي حُلُقَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَجَاءَ خَدِيجَةُ  
حَتَّى وَتَامَ عَلَيْهَا فَكَلَّمَهَا وَقَالَ فَقَدْ أُسْنِفَ  
الْبَيْعَانِ عَلَى مَرْءٍ خَيْرٍ مِنْكَ قَالَ الْأَسَدُ  
سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِنَّ الْمَنَافِقِينَ فِي  
الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ فَتَبَسَّمَ حَسْبُكَ اللَّهُ  
وَجَلَسَ خَدِيجَةُ فِي تَاجِيَةِ الْمَسْجِدِ فَنَامَ  
عَبْدُ اللَّهِ فَتَقَرَّرَ أَصْحَابُهُ فَرَمَ فِي الْبُحْصَا  
فَاتَيْتَهُ فَقَالَ خَدِيجَةُ جَهَنَّمَ مِنْ خُفِّكَ وَقَدْ عَرَفَ  
مَا قُلْتَ فَقَدْ أُسْنِفَ الْبَيْعَانِ عَلَى قَوْمٍ كَانُوا

سے بھی نکال دے گا کہ وہ بھی میں میں شریک ہو گا ایسے اے مدح کیا کہ  
نکال کر کے دے گا تو یہ آیت ایسے انہوں کے بارے میں مازن فرمائی گئی ہے۔

ابن عمر انہما قَتْلُ مِنْ بَعْلِهَا کی تفسیر  
اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے  
راہت ۱۴۸ حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ خَاخَتْ سے  
تور مجھ اور فساد مراد ہے حضرت ابی بن کعب نے بھی  
سے کسی چیز کی جانب خواہش بہت مراد ہے کَالْمُعَلَّقَةِ جو نہ بیوہ  
ہر نہ تلخ دلی نظر آئے۔ فَشَوَّرَ ا۔ عادت۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آیت  
۔ کہ اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ  
کرے۔۔۔ یہ ایسے شخص کے بارے میں ہے جو اپنی بیوی کے  
ساتھ پیار محبت سے نہیں رہتا اور اسے طاقی دے کر عدا  
کر دیا چاہتا ہے۔ عورت کہتی ہے کہ طاق نہ دو اور میں  
اپنے حقوق معاف کر دیتی ہوں۔ یہ آیت اسی بارے میں  
نازل ہوئی ہے۔

إِنَّ الْمَنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ  
ابن عباس کا قول ہے کہ دَرَج کے سب سے نیچے  
والے حصے میں۔ فَتَقَرَّرَ زمین دوز راستہ۔

ابراہیم نے اسود سے حدیث کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن  
مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت عائشہ  
بن یمن تو شریف پئے آئے یہاں تک کہ ہلرے پاس کھڑے ہو کر پھر سلام  
کوکے فرمایا کہ طاق میں لوگوں کے دلوں میں بھی داخل ہو گیا جو آپ حضرت  
سے بیڑ تھے۔ اسود نے تعجب سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ  
منافقین جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں جائیں گے پس حضرت عبداللہ  
بن مسعود مکرانے اور حضرت حذیفہ مسمی کے ایک گروہ میں جا بیٹھے پھر  
حضرت عبداللہ نے کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ بھی اصرار اور چلے  
گئے حضرت حذیفہ نے میری جانب ککری جیسی کوئی دلیل کی خدمت میں  
ماہر ہو گیا تو حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ میں ان حضرت ابن مسعود کے  
جنسے تعجب میں ہو گیا تھا کہ انہوں نے میری بات کو سجد کیا تھا کہ طاق میں

قَدْ لَوْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ أَتُؤْمِنُونَ أَنَّ اللَّهَ مُنْزِلُ الْكِتَابِ الْغَيْبِ  
 يَا حَبِيبُ قَوْلُكَ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ  
 قَوْلُكَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَصَالِحِينَ

۱۷۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
 سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ  
 عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ  
 عَالٍ مَا يَسْبِقُنِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّا خَلَقْنَاهُ  
 يُونُسَ بْنِ مَتَّى

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا  
 قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَايَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ  
 قَالَ مَا قَالَ إِنَّا خَلَقْنَاهُ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ  
 كَذَبَ

يَا حَبِيبُ قَوْلُكَ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ  
 اللَّهُ يُفَتِّيكَ فِي الْكَلَامِ إِنَّ أَمْرَهُ كَانَ  
 لَنَازِلًا وَلَكِنْ وَلَكَ أَخْتُ فَلَهَا يَصُفُّ مَا  
 تَدْرِكُ وَهُوَ يَدْرِيهَا إِنَّ كَرِيمًا كَانَ  
 وَأَلَكْنَهُ مَنْ كَرِهَ يَدْرِيهِ أَبُكَ أَوْ بَنُكَ  
 هُوَ مُصَدِّقٌ لَكَلَّةِ النَّسَبِ

۱۷۱۸۔ حَدَّثَنَا سَيِّدَانُ بْنُ خَدِيجَةَ حَدَّثَنَا  
 مُطَهَّرٌ عَنْ أَبِي رَاسٍ عَنْ مِصْفُورٍ الْبَدْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَهُ  
 سُورَةُ مَدَنِيَّةٌ بِإِسْنَادٍ وَأَخْبَرَنِي عَنْ يُونُسَ بْنِ  
 قُلِ اللَّهُ يُفَتِّيكَ فِي الْكَلَامِ

### الْمَائِدَةُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 حُرِّمُوا جُنُوحَكُمْ حُرِّمَ فِيمَا نَقَضْتُمْ  
 مِنْ قَبْلِهِمْ كَتَبَ اللَّهُ حَقَّ يَوْمِهِ  
 تَحِيلَ دَائِرَةٌ دَعَلَهُ فَقَالَ عِيْرَةُ الْإِسْلَامِ

مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ فَكَيْفَ تَكُونُ نَبِيٌّ مِنْكُمْ  
 إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ  
 يُونُسَ وَهَارُونَ وَصَالِحِينَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
 کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی شخص کے لئے  
 یہ مناسب نہیں کہ وہ میرے متعلق یہ کہے کہ میں  
 حضرت یونس بن ماتی علیہ السلام سے افضل  
 ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت  
 ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
 جو شخص میرے متعلق یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن  
 ماتی علیہ السلام سے بہتر ہوں تو اس نے جھوٹ  
 بولا۔

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفَتِّيكَ فِي الْكِتَابِ  
 اسے محبوب اہم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرماؤ اللہ نہیں کتاب  
 میں فتویٰ دیتا ہے کہ اگر کسی مرد کا انتقال ہو جائے اطلاق  
 ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو لڑکے میں اس کی بہن کا اور صاحبہ  
 ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کے اطلاق  
 نہ ہو (آیت ۱۷۱۶)

ہذا احادیث کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ  
 غازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے آخر  
 میں جو سورۃ نازل ہوئی وہ مائتہ سورۃ توبہ ہے بعد آخر میں نازل ہوئی اہل  
 بیت و صحابہ و انصار پچھتے ہیں کہ لڑکے کا لڑکی کا لڑکا میں فتویٰ دیتا ہوں

### سورة المائدة

اللہ کے نام سے شروع ہوا ہر بڑا امر یا نیت پر کہنا ہے  
 حُرِّمَ کُلِّ شَيْءٍ حُرِّمَ کُلِّ شَيْءٍ حُرِّمَ کُلِّ شَيْءٍ حُرِّمَ کُلِّ شَيْءٍ  
 اَمَّا كَتَبَ اللَّهُ اَمَّا كَتَبَ اللَّهُ اَمَّا كَتَبَ اللَّهُ اَمَّا كَتَبَ اللَّهُ  
 اَمَّا كَتَبَ اللَّهُ اَمَّا كَتَبَ اللَّهُ اَمَّا كَتَبَ اللَّهُ اَمَّا كَتَبَ اللَّهُ

التَّسْلِيْمُ اَجُورًا هَكَذَا مَوْجُودٌ هَكَذَا الْمُهَيَّمُونَ  
الْمُهَيَّمُونَ الْقُرْآنَ آمِينَ عَنِ الْقُرْآنِ كِتَابٌ قَبْلَهُ  
قَالَ سُبْحَانَ مَا فِي الْقُرْآنِ آمِينَ اَسْتَدْعَى عَلَى  
مَنْ لَسْتُ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تَقِيْمُوا الْكُتُبَ  
وَالْاُجُودَ وَمَا اُنْزِلَ الْبُكْرَيْنِ شَيْءٌ  
مُخَصَّصَةٌ تَجَاعَدُ مَنْ اَحْيَا هَا يَمُوتُ مَنْ حَتَمَ  
قَتَلَهَا الْاَبْعَيْنِ حَيَّ النَّاسُ مِنْ جَمِيْعَتَا  
شَرِيعَةٍ وَمِنْهَا جَا سَبِيْلًا قَسِيَّةً

بَاب ۶۶۲ - قَوْلُهُ اَلْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَخْصَصَةٌ تَجَاعَدُ

۱۷۱۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُبْحَانَ مَنْ قَبْلِي عَنْ الْكَوْثَرِ  
بْنِ شَيْبَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَكُمْ تَقَرُّوْنَ اِيْنَهُ  
لَوْ قَرَأْتُمْ فَيُنَا لَأَتَّخَذْتُمْ اَهْلًا عِيْنًا اَفَقَالَ عُمَرُو  
اِيْنِي لَا فَكَلِمَةٍ حَيْثُكَ اُنْزِلَتْ قَايْتُ اُنْزِلَتْ  
قَايْتُ مَقُولُ اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَبَارِكْ فِيْ  
اُمُوْرِيْنَ يَوْمَ عَرَفَةِ قَرَأَ اَللّٰهُ بِعَرَفَةِ قَايْتُ  
سُبْحَانَ قَايْتُ حَايْتُ يَوْمَ تَجْمَعُ اُمَمًا  
اَلْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

بَاب ۶۶۳ - قَوْلُهُ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً  
فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا تَيَمَّمُوا الصَّعِيدَ وَالْقَيْنَ  
عَامِدِيْنَ اَمَّنْتُ وَتَيَمَّمْتُ قَايْتُ قَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ كَسَبُوا وَتَسَبَّوْهُنَّ وَالْاَلَا فِي  
دَخَلْتُمْ بِيْنَهُنَّ وَالْاَلَا فُضِّلَ الْفَكَاحُ

۱۷۲۰ - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِي حَتْمَةَ  
مَالِكُ بْنُ عَمْرِو الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي بَعْضِ اَسْفَافٍ حَتَّى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَةِ اَوْ اَوْدِيَّتٍ

اَلَا فُجِّرَ اَرْكَبًا اَجُورًا هَكَذَا ان کے مہر تفسیر میں مراد ان کے  
ہے جو پہلی کتابوں کے موم کا ہیں ہے سفیان ثوری کا  
قول ہے کہ مجھ پر قرآن کریم کی سب سے نعمت آیت  
یہ ہے کہ تم کسی بات پر نہیں جب تک تھوڑی سی، انجیل اور  
جو تھوڑی طرف نازل فرمایا گیا، ان سب پر عمل نہ کرو  
مخَصَّصَةٌ تَجَاعَدُ مَنْ اَحْيَا هَا يَمُوتُ مَنْ قَتَلَ هَا  
پانا اس لئے حق کے اگر ایسا رہے آدمی اس کی رہے نہ  
رہے۔ شَرِيعَةٍ وَمِنْهَا جَا سَبِيْلًا قَسِيَّةً

اَلْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کی تفسیر  
ابن عباس کا قول ہے کہ مَخْصَصَةٌ سے مراد جوگ ہے۔

طارق بن شهاب کا بیان ہے کہ یہودیوں نے حضرت  
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ جو یہ آیت پڑھتے ہیں اگر یہ  
ہم پر نازل ہوتی تو اس روز ہم میدان پاک کرتے۔ حضرت مولیٰ  
فرمایا کہ میں ابھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آیت کب نازل ہوئی،  
کہاں نازل ہوئی اور جب یہ آیت نازل ہوئی تو اس وقت  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے۔ یہ آیت طرقات میں نازل  
ہوئی اور بعد ازاں قسم و علف کا دین تھا۔ سفیان ثوری کا بیان  
ہے کہ جب آیت: آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا  
آیت (۴) نازل ہوئی تو مجھے شک ہے کہ وہ جو کلمہ تھا یا نہیں۔

فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا کی تفسیر  
ابن عباس کا بیان ہے کہ پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا آیت (۴)  
تَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا تَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا تَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا  
اور تَيَمَّمْتُ ہم سنی ہیں ابن عباس کا قول ہے کہ لَسْتُ عَلَى شَيْءٍ  
وَالْاَلَا فِي خُفٍّ بِلِقَاءِ اَللّٰهِ وَفِي الْاَلَا فِي خُفٍّ بِلِقَاءِ اَللّٰهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائی ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب ہم بیابان و اراضی الجبلش کے  
مقام پر تھے تو میرا ارگم ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
اس کی تاثر کے باعث طہارت کر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ

الْجَبْرِ انْقَطَعَ عَقْدِي فَاقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْوَيْسِ وَاقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَا يَرَوْنَ مَعَهُ مَا كَانَ مِنَ النَّاسِ إِلَى ابْنِ بَكْرِ الصِّيدِيِّ فَقَالُوا لَا تَدْرِي مَا صَنَعَتْ قَائِسَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَانَتِمْ وَلَيْسُوا عَلَى مَا يَرَوْنَ مَعَهُ مَا كَانَ مِنَ النَّاسِ أَبُو بَكْرٍ دَرَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْبَتْ رَأْسَهُ عَلَى فَجْوَةٍ فَتَدَنَّا مَرَّةً فَقَالَ حَبِشَتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَانَتْ دَانَتِمْ وَلَيْسُوا عَلَى مَا يَرَوْنَ مَعَهُ مَا كَانَ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ قَائِسَةُ لَمَّا تَبَيَّنَ أَبُو بَكْرٍ دَرَسَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَفْعَلَ وَجَعَلَ يَطْعُمُنِي بِبَيْدِهِ فِي خَاجِرِي وَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ الشَّحْكَةِ إِلَّا مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَجْوَةٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَسَّوْحِي أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَا يَرَوْنَ فَانْزَلَ اللَّهُ آيَةً التَّيْمُورُ فَقَالَ أَسِيدُ بْنُ حَصْبٍ مَا هِيَ يَا قَوْلَ بَكْرٍ تَعْرِفُ أَنَّ ابْنَ بَكْرٍ قَتَلَ قَائِسَةَ ابْنِ بَكْرٍ الْيَدِي حَكَمْتُ عَلَيْهِ فَوَدَّ الْعَقْدُ تَحْنُكًا.

سہے مذہب ان کی جگہ تھی اور نہ لوگوں کے پاس پانی تھا۔ لوگ حضرت ابو بکر کی خدمت میں آکر کھینے گئے۔ کہ آپ دیکھتے ہیں یہ حضرت عائشہ نے کیا کیا؟ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس پانی کی جگہ پر پانی کو بھرنے پر مجبور کر دیا جبکہ نہ پانی کی جگہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے پس حضرت ابو بکر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس پانی کی جگہ پر پانی کو بھرنے پر مجبور کر دیا جبکہ نہ پانی کی جگہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر نے مجھے ڈانٹا اور کہہ دیا کہ پانی نہ دے۔ فرماتے رہے کہ انہوں نے میری کوئی چیز نہیں چھو لی تھی لیکن میں نے خدا کی حرکت نہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری ران پر سر مبارک رکھ لیا۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کو بیدار ہوئے جبکہ پانی تھا ہی نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمادی۔ اس پر حضرت اسید بن حصیب نے کہا کہ آل ابو بکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے حضرت صدیق فرماتی ہیں کہ جب ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں تھی تو بار اسکے نیچے موجود تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ کی طرف واپس آ رہے تھے تو پیداوے کے مقام پر میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی بٹھادی اور اس جگہ ٹھہر گئے۔ پھر آپ میری گود میں سر مبارک رکھ کر آرام فرماتے گئے۔ پھر حضرت ابو بکر شریف رضی اللہ عنہ انہوں نے مجھے بڑے زور سے شکا کرتے ہوئے فرمایا کہ تو سنے ہمارے درجے سے لوگوں کو روکنے پر مجبور کر دیا ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آرام کی وجہ سے مردے کی طرح رہے جس کی حرکت رہی یا نہ رہی تھی۔ مجھے تکلیف بہت پہنچی تھی پھر جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْهُ وَأَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَائِسَةَ سَقَطَتْ قِلَادَةُ فِي يَدِ ابْنِ بَكْرٍ وَتَحَنَّنَ دَاخِلُونَ الْمَدِينَةَ فَتَأَخَّرَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ فَتَنَى رَأْسَهُ فِي حَبْرِي تَرَاوَدَّ أَتَيْتُ أَبُو بَكْرٍ فَكَذَرْتُ لَكُنْةً شَدِيدَةً قَدْ قَالَ حَبِشَتِ النَّاسُ فِي قِلَادَةِ قَبِي الْمَوْتِ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَوْجَعَنِي شُكْرَاتُ الْمَتَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَيَقُطُّ وَحَصَرَتِ الصُّبُبُ فَأَلْعَيَسَ الْمَرْفَعُ  
يُوجِدُ فَكُنْتُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا كُنْتُمْ إِلَى  
الصَّلَاةِ أَلَا تَعْلَمُونَ فَقَالَ أَسِيدُ بْنُ حَضِيرٍ فَقَدْ  
بَايَ اللَّهُ يَلْنَا يَسِيرَ فِيمَا نَرَى أَنْ أَبِي بِحَسْبِ  
مَا آمَنُكُمْ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ

**باب ۶۶۴ قَوْلِهِ قَاذِهُبْ أَنْتَ وَ  
رَبِّكَ قَاذِهُبَا إِنَّا هُمَا قَاعِدُونَ**

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ طَارِقٍ عَنْ  
مُسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ أَبِي قَدَادَةَ  
عَمَّا ابْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنِيرِ حَدَّثَنَا  
عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ  
فَالْقَالَ أَلَيْقَدْ أَدْبَرَا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
لَا يَقُولُ نَدَى كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَهُوَسَى  
قَاذِهُبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ قَاذِهُبَا إِنَّا هُمَا قَاعِدُونَ  
وَمَكِينٌ آمِنُونَ فَتَحَنَّنَ عَلَيْكَ تَكَاثُفُكَ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ  
وَصَحْبُهُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَارِقٍ  
أَنَّ الْيَهُودَ إِذَا قَالُوا ذَلِكَ لِيَسْمَعُوا مِنْ اللَّهِ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**باب ۶۶۵ قَوْلِهِ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ  
يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ  
فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ  
أُذُنُهُمْ مِنَ الْأَرْضِ أَوْ يُسْفَرُوا أَوْ يُكْرَبُوا**

۱۷۲۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ  
قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ قَوْلِي أَبِي قِلَابَةَ  
عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ كَانَ جَائِسًا خَلَّتْ حُمُرُ بَيْتِ  
عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَرَأُوا قَدْ كُفِّرُوا قَاذِهُبَا إِنَّا هُمَا قَاعِدُونَ

صحیح بخاری شریف۔ آپ نے پانی طلب فرمایا لیکن پانی دستیاب  
نہ ہوا۔ پس اس وقت یہ آیت نازل ہوئی :-  
اسے ایمان دلو! جب نماز کو کرے تو اسے ہرنا پھر آیت ۴  
چنانچہ اس پر حضرت امیر بن حفص نے کہا :- اسے ولی  
ہو کر! یہ تبدیلی ہی برکت ہے۔

**قَاذِهُبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ قَاذِهُبَا إِنَّا هُمَا قَاعِدُونَ**  
کی تفسیر

طارق بن شہاب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت  
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا  
کہ میں اس وقت موجود تھا جب حضرت مقدادؓ نے حضرت  
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کیا ہے کہ جنگ بدر  
کے وقت حضرت بدر کا وہ رسالت میں ہیں عربین گزار دینے  
یا رسول اللہ! ہم آپ سے رہ بات ہرگز نہیں کہیں گے۔  
جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کی تھی کہ :-  
آپ بائیں ہوا آپ کا رب دونوں باکر ٹوپی ہم میں بیٹھے  
ہیں (آیت ۶۴) آپ تشریف لے جائیں! ہم آپ کے ساتھ ہیں  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس بات سے مسرت  
ہوئی۔ دیکھ! سفیان، عمارق نے اس کی طارق بن شہاب  
سے روایت کی ہے کہ حضرت مقدادؓ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کو بارگاہِ نبویؐ بات عرض کی تھی۔

**إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ**  
وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے  
پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کئے جائیں یا سولی  
سے لٹک جائیں۔ (آیت ۳۳)۔ اَلْمُحَارِبِينَ يُقَتَّلُونَ أَوْ يُصَلَّبُونَ أَوْ تُقَطَّعُ أُذُنُهُمْ

سلمان ابن عبد با مولى البرقلاء سے روایت ہے کہ  
حضرت البرقلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر عبد العزیز کے  
پچھلے بیٹے ہوتے تھے کہ مجلس میں ان کا دست کا ذکر شروع  
ہو گیا۔ لوگ اپنا اپنا منہ پیش کر رہے تھے کہ ان کا کہنا بالذات  
ظہان نے قسامت کا قصاص لیا ہے ہیں انہوں نے حضرت امیر



قَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْحَبْشَةَ فَأَلَمَتْ لِي آفِي وَلَدَيْتِ  
وَهُوَ صَفْتٌ مَرْمُورٌ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا كَبْدُ الشَّعْبِ  
أَبْنُ زَيْدٍ أَوْ قَبْلَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ قُلْتُ  
مَا عَلِمْتُ نَفْسًا حَلَّتْ قَتْلَهَا فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا  
رَجُلٌ زَفِي بَعْدَ إِحْصَائِهِ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ  
نَفْسٍ أَوْ حَرَبَ اللَّهُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ عُنْبُسَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ بِكَذِّهِ وَكَذِّهِ أَقْبَلْتُ  
إِيَّايَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ قَدِمَ قَوْمٌ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَكَمَهُمْ فَقَالُوا قَدِمْنَا  
اسْتَوْخَمْنَا هَذِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ هَذِهِ نَحْنُ  
لَنَا تَخْذَرُهَا فَتَخْذَرُهَا فِيهَا فَاشْتَرَبُوا مِنْ  
أَنْبَارِهَا فَانْبَارِهَا فَحَدَّثُوا فِيهَا فَشَرِبُوا  
مِنْ أَنْبَارِهَا وَأَنْبَارِهَا فَاسْتَصْحَبُوا وَمَا لَوْ  
عَلَى التَّارِيخِ فَقَتَلُوهُ وَأَجْدَدُوا لِمَعْرُومٍ  
يُسْتَبَطُّ مِنْ هَوَاجِهِ قَتَلُوا النَّفْسَ وَحَارَبُوا  
اللَّهُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَمِعْتُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقُلْتُ تَسْمَعُنِي  
قَالَ حَدَّثَنَا بِهَذَا أَنَسٌ قَتَلَ وَتَالَ يَا هَلْ  
كَذَّ الْأَكْثَرُ لَنْ تَدَانُوا بِخَيْرٍ مَا أَبْقَى هَذَا رَيْكُ  
وَقِيلَ هَذَا

### بَابُ قَوْلِهِ وَالْجَدُّ قِصَاصٌ

۱۷۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا  
الْقَنَازِيُّ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَسَرَتِ  
الْزَبِيَّةُ وَهِيَ عَتَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لِيَبَنَةَ جَارِيَةٍ  
مِنْ الْأَنْصَارِ فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْقِصَاصَ فَأَتَوْا  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأَمَّرَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسٌ  
بْنُ النَّصْرِ عَمَّرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَدَا اللَّهِ لَا تُكْسَرُ  
يَسْتَهْمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کھڑن دیکھ کر اس کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور کہا کہ اسے عذاب  
کے نذر! آپ میں بارے میں کیا کہتے ہیں یا اسے اور توبہ! آپ کی  
اس بارے میں کیا رائے ہے! میں نے کہا کہ میں تو کسی جان سے  
قتل کر اسلام میں داخل نہیں ہوتا مگر میں تو اس کے۔ اگر کوئی آدمی  
شاد ہو کر زندہ رہے۔ وہ کسی جان کو بغیر جان کے قتل کرے۔  
وہ اسلام کے رسول سے ظالم کرے اس پر حضرت عنبسہ بن سید  
کہنے لگے کہ مجھ سے تو حضرت انس نے یوں حدیث بیان کی ہے۔  
میں نے کہا کہ یہ حدیث تو حضرت انس نے مجھ سے بھی بیان کی  
تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ روگ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
خدمت میں حاضر ہو کر گفتگو کر لے گئے اور کہا کہ ہمیں اس جگہ  
کا آب و ہوا ملتا ہے نہیں آئی۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں یہ کیا روگ  
جنگ میں چلنے کے لئے جگہ ہے یہاں تم بھی ان کے ساتھ چلے  
جانا انسان کا دودھ پیتے رہتا۔ پس وہ ساتھ پیے  
گئے انسان کا دودھ اور پیتے رہے جس کے باعث  
حضرت عنبسہ نے ایک روز وہاں سے پرہیز کر کے قتل  
کر دیا اور انہوں نے کہا کہ یہ روگ کے قتل کرنے میں کوئی تامل  
نہیں ہے چنانچہ ایک شخص کو قتل کیا اور اس کے رسول سے طے  
اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غزوہ کلمہ کی کوشش کی حضرت  
عنبسہ نے جب سے سہاں مشہور ہیں نے کہا کہ کیا آپ مجھے تمہارے  
ہیں! انہوں نے جواب دیا کہ یہ حدیث حضرت انس نے مجھ سے بیان کی

### وَالْجَدُّ قِصَاصٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی  
بھوپھی خدیجہ نے ایک انصاری عورت کے سونے کے ڈونڈ  
توڑ ڈالے اس کی قوم نے قصاص کا مطالبہ کیا اور وہ بنی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدگاہ میں حاضر ہو گئے پس بنی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم فرمایا تو حضرت انس بن  
نضر نے کہا جو حضرت انس بن مالک کے چھاتے اور حضرت  
خدیجہ کے بھائی! کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم خدیجہ کے رشتہ  
نہیں توڑے جائیں گے اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْكُمْ قَسَمًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كِتَابَ اللَّهِ الْقِسْمَ الَّذِي قَدْ رَفَعِيَ  
الْقَوْمَ فِيكُمْ وَاللَّامِثِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَسَمَ  
عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ.

**باب ۶۶۷ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَسَمَ مَا  
أَنْزَلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ -**

۱۷۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مَرْثُومٍ عَنْ  
هَارِثَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أَنْزَلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ  
فَأَشْمُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَسَمَ مَا أَنْزَلَ  
إِلَيْكَ الْآيَةُ -

**باب ۶۶۸ قَوْلُهُ لَا يُخَاخِذُكُمْ اللَّهُ  
بِالْعَوْفِ فِي آيَمَائِكُمْ -**

۱۷۲۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا هَارِثُ  
ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
أُمِّ الْوَلَدِ هَذِهِ الْآيَةُ لَا يُخَاخِذُكُمْ اللَّهُ  
بِالْعَوْفِ فِي آيَمَائِكُمْ فِي قَوْلِهِ الرَّحْلُ كَوَالِدِهِ  
وَبَنِي وَاللَّهُ -

۱۷۲۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا  
الْأَشْعَرِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَدْرِ الْقَيْسِ  
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ كَتَبَ خَاتَمًا فِي يَمِينِهِ حَقَّقَ اللَّهُ  
كَفَّارَةَ الْيَمِينِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا أَرَى  
عَيْنَهَا خَاتَمًا لَهَا لَا قَبْلَتْ رُحْمَةَ اللَّهِ وَنَعَتْ  
الَّذِي هُوَ خَاتَمُ -

**باب ۶۶۹ قَوْلُهُ لَا تُخَرِّمُوا حَلِيبَتَ  
مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ -**

۱۷۲۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا  
عَالِدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

کرمے جسے اللہ کی کتاب تمام کا حکم دیتی ہے اس میں  
اس انعام کی طرف سے اقرار دیتے ہیں پر خداوند پر گواہی دیتے ہیں  
میں کہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ کے کچھ نبی ایسے ہی  
ہیں کہ اگر وہ اللہ کے رسول کے طور پر تم کو بھیجیں تو اللہ تعالیٰ انہیں سچا کر دیتا ہے۔  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَسَمَ مَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ

کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ  
جو شخص یہ کہے کہ حضرت محمد سے صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
اس میں سے کچھ چھپایا جو ان کی طرف سے نازل فرمایا گیا تھا تو اس  
نے جوڑ بدل کر کہہ کر اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا تھا۔  
سے رسول اپنا دوجو کہہ کر آتا گیا تھا نہیں تمہارے سب کی  
طرف سے اللہ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اس سے اس سے

..... (آیت ۶۷)

**لَا يُخَاخِذُكُمْ اللَّهُ بِالْعَوْفِ فِي آيَمَائِكُمْ** کی تفسیر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا  
کہ آیت ۱ - اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری منہ نہیں کی قسمیں  
پر (آیت ۸۸) ایسے شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے  
جرات بات پر بے وجہ قسمیں کھاتا ہر جیسے نہیں خدا کی قسم  
کیوں نہیں خدا کی قسم۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے  
کہ میرے والد اکرم حضرت ابوبکر صدیقؓ نے قسم کھا کر کھانے  
خلاف کسی نہیں کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے  
کفارے کی آیت نازل فرمادی حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ اگر  
میں دیکھا کہ جس بات پر میں نے قسم کھائی ہے دوسرے پہلو میں اس  
کی نسبت جھوٹی ہے تو میں نے اللہ کی ہمت کو چیل کیا اللہ ہی کا حکم

**لَا تُخَرِّمُوا حَلِيبَتَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ** کی تفسیر

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ ہم جہاد کی غرض سے بنی کریم علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

قَالَ كُنْتَ أَفْقَرًا لِّمَعْرِئِيكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ  
كَيْسٌ مَعْنَايَ أَنَّا قُلْنَا لَا تَخْتَصِمِي فِيهَا فَأَمَّا ذَلِكَ  
فَقَدْ خَصَّصْنَا بَعْدَ ذَلِكَ أَنَّ مَتْرُوقَةَ الْمَرْأَةِ بِالنَّوْبِ  
تُحْرَمُ بِأَيِّهَا الَّذِي تَأْمُرُ لَا بِحَدِّهَا وَلَا بِحَبْلِيَّتِهَا مَا  
أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ

**باب في قوليه (لَمَّا أَخْبَرَهُ قَالَ التَّبَيُّرُ  
وَالْإِنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِيحٌ مِنْ عَمَلِ  
الشَّيْطَانِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْأَزْلَامُ  
الْقِدَامُ يَقْتَضِيُونَ بِهَا فِي الْأَمْرِ وَالنَّصَبِ  
الْإِنْصَابُ يَذُبُّ حُورَ عَيْهَاقَ قَالَ غَيْرُهُ  
الَّذِي كُنَّا الْقِدَامُ لَا يَرِيضُ لَهُ وَهُوَ قَدْ جَاءَ  
الْأَزْلَامُ وَالْإِسْتِغْنَاءُ أَنَّ يَجِيئَكَ الْقِدَامُ  
فَإِنْ نَهَضَتْ لَنَتَرَى وَإِنْ أَمَرَتْ فَعَلْ مَا تَمُرُّ  
فَقَدْ أَعْلَمُوا الْقِدَامُ أَعْلَامًا بِصُرُوفِ  
تَبَيُّنِيَّتِي بِهَا وَقَعَلْتُ مِنْهُ قَسَمٌ  
وَالْقُسُومُ الْإِنْصَابُ**

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا  
عُمَرُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ هُرَيْرٍ قَبِلَا  
الْعَزِيزُ قَالَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَرَفَةَ قَالَ نَدَى  
تَحْدِيثُهَا لَحِيرٌ وَرَأَى فِي الْمَدِينَةِ يَسْتَبِيحُ بِرُؤُوسِهِ لَحْمَهُ  
أَشِيرَ بَرِيحًا فِيهَا شَرَابُ الْعَنْبِ

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ هُرَيْرٍ  
قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ  
فَيْضِيٍّ يَكُونُ هَذَا الْيَوْمَ مَسْمُومًا لَفَيْضِيٍّ فَتَأْتِي  
نَحْلًا تَحْمِلُ مِثْقَالَ أُتْرُجَةٍ وَتَقْلَبُهَا وَتَقْلَبُهَا  
إِذَا جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ وَهَذَا مَلْفُوكُ الْخَمْرِ فَقَالُوا  
مَا ذَاكَ قَالَ حَيَوَمَتِ الْخَمْرُ قَالُوا أَهِيَ فِي خَيْبَةٍ  
الْقَيْلَاقِ يَا أَنَسُ قَالَ فَمَا سَأَلُوا عَنْهَا وَلَا رَاجِعُوهَا

ہوا سچے اور ہلکے ساہوکاری ذہنی چم نے کہا کہ کیا ہم اپنے  
آپ کو فحشہ کر رہے ہیں آپ نے میں اسکا کہنے سے روکا اور اس کے  
بعد میں ہیبت و حرمت فرمائی کہ تم لوگو! حدت کے لئے کھڑے  
سے لکھ کر لیا جائے آپ نے پھر اس آیت کی تفسیر کی کہ حرام نہ  
شہر و ان سحری چیزیں جو تم نے تمہارے لئے حلال کیں (آیت ۱۷۲۹)

**بَابُ التَّبَيُّرِ وَالْإِنْصَابِ وَالْأَزْلَامِ** کی تفسیر  
شراب اور جو اور بت اور پالنے ناپاک اور فحش کا کام ہیں  
آیت ۱۷۳۰ میں جن اس کا قول ہے کہ الْأَزْلَامُ سے حرام  
قال لینا ہے جس کے ذریعے کاموں میں قسمت معلوم کی جاتی  
ہے الْإِنْصَابُ اور انصاف سے حقان مراد ہیں جن  
پر کار فرمائی دیتے تھے دوسرے صاحب قول کہ لَحْمُ لَحْمِ  
سے بے پر کا تیر مراد ہے۔ اس کی جمع الْأَزْلَامُ ہے  
وَلَفَيْضِيٌّ تیر کا پھینکا۔ اگر منہ کا تیر لگتا تو اس کام سے  
بزر ہے ادا اگر کم کا لگتا تو اسے کرتے ادا لیں تیروں  
کے ذریعے اپنی قسمت کا مال معلوم کرتے۔ قسمت اسی ہے  
جس سے اور اس کا مصدر انشور ہے۔

اسحاق بن ابراہیم، محمد بن بشر، عبد العزیز بن ہریر  
عبد العزیز بن ہریر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
روایت کی ہے کہ جب شراب کی حرمت روایت ۱۷۳۰ آتا  
ہوئی تو وہ بے سندہ میں ان دونوں پانچ قسم کا شراب اپنی باقی  
تھی لیکن انکو کی شراب نہیں ہوئی تھی۔

عبد العزیز بن حبیب نے حضرت انس بن مالک رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہمارے پاس کھجور کی شراب  
کے برابر کوئی شراب نہ تھی جس کو نفع کہا جاتا تھا۔ میں کھجور کو  
حضرت ابراہیم اور طلحہ بن طلحہ حضرات کو شراب چاہ رہا تھا کہ وہی  
دو دن میں ہمارے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کیا آپ لوگوں  
کیکھ نہیں پہنچی؟ چنے والوں نے پوچھا کس چیز کی؟ اس شخص نے  
کہا کہ شراب حرام فرمادی گئی ہے وہ کہنے لگے کہ اسے انس ایہ شک  
ہو۔ رسولی کا بیان ہے کہ کسی نے اس کے پاس سے میں کوئی

بَعْدَ خَبَرِ الرَّحِيلِ -

۱۷۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَصَلِيِّ أَحْبَبْنَا  
أَبْنُ حَبِيبَةَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَبَّيْهُمُ أَقَامُوا  
عِدَّةَ أَهْلِ الْخَمْرِ فَقِيلَ لِمَنْ يَوْمَئِذٍ جَمِيعًا  
شَرُّهُمُ أَمْ وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيرِهَا -

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْطَلِيُّ  
أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي رَافٍ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ عَنِ  
النَّخَعِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى مِنْبَرِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ إِنَّهَا  
أَمَّا مَنِ اسْتَبَدَّ بِهَا تَحْرِيرُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ حَسَنَةِ  
مِنَ الْغَنِيِّ وَالْغَنِيِّ وَالْغَنِيِّ وَالْغَنِيِّ وَالْغَنِيِّ  
وَالْخَمْرُ مَا خَالَهَا لَعَنَ -

بِأَذْنِ قَوْلِهِ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا  
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِلَى  
قَوْلِهِ فَإِنَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ -

۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْخَمْرَ  
الَّتِي أَهْرَاقَتْ الْفُضُولُ وَرَأَدَتْ فِي مَجْدٍ عَنْ أَبِي  
النُّعْمَانِ قَالَ كُنْتُ سَاقِي الْقَوْمِ فِي مَكَّةَ أَبِي طَلْحَةَ  
فَقَالَ تَحْرِيرُ الْخَمْرِ فَأَصْرَفْتُهَا فَتَأَذَى فَقَالَ  
أَبُو طَلْحَةَ أَخْرِجْهَا فَانْطَرَفَ مَا هَذَا الصَّوْتُ قَالَ  
فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ مَا هَذَا أَمَّا وَيَنَادِي أَكَا لَانَ  
الْخَمْرُ قَدْ خَرُوتُ فَقَالَ لِي أَذْهَبُ فَأَهْرِقُهَا  
قَالَ فَخَرْتُ فِي سَكَنِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَكَانَتْ  
خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْغَضِيخُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ  
قَبْلَ قَوْمِ وَهِيَ فِي بَطْنِهَا هِيَ وَتَالَ مَا نَزَلَ اللَّهُ  
لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ  
جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا -

بِأَذْنِ قَوْلِهِ لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ

مرسل نہیں کیا اللہ نے یہ خبر سننے کے بعد کسی نے پھر شراب لی۔  
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عذراۃ احدک  
صبح کو بعض مسلمانوں نے شراب لی تھی اور وہ سب میں سے جنگ  
میں تھی ہر کہ باجم شہادت نوش کر گئے۔ یہ کنوخت کی بات ہے  
جبکہ ابھی شراب کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں  
نے حضرت عمرؓ کو نبی کریمؐ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
منبر پر دورانِ طلبہ یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگو!  
بے شک شراب کی حرمت نازل ہو چکی اور وہ اس وقت  
پانچ قسم کی ہوتی تھی: یعنی: انگور، گندم، کھجور، اشہد  
اور خرک۔ اور رکھو شراب وہ ہے جو عقل کو  
نازل کرے۔

لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا كَيْفَ  
جَوَابُ لَاسَ الْفُزُولُ كَيْفَ انْطَرَفَ كَافَ نَاسٍ جَوَابُ  
سَے کچھ بیکر و تیریں اور نیک رہیں راہیت ۱۹۳۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
کی ہے کہ شراب ہونے لگی وہ نفع دیتی اور محمدؐ نے ابو نعین سے  
یہ بھی روایت کی ہے کہ اس روز حضرت ابو طلحہ کے دوست کو بے پر  
ہیں (حضرت انس) لوگوں کو شراب بار بار تھوڑے شراب کی حرمت نازل  
ہو گئی ہر ایک نے کہنے لگے کہ کوئی حکم فرمایا گیا ہے حضرت ابو طلحہ نے  
فرمایا کہ باہر نکل کر تو دیکھو کہ کیسی آواز ہے؟ میں باہر گیا اور دیکھ کر بتایا  
کہ سادہ کاریں بند کر رہے ہیں کہ شراب حرام فرمادی گئی ہے انہوں نے مجھ  
سے فرمایا کہ بھیک دو حضرت انس فرماتے ہیں کہ میری منورہ کے گلا  
کو چوں میں اس روز شراب بہہ ہی تھی اور میں بنوں بیٹھ گیا شہید بنا  
استغفار کی بات تھی بعض لوگوں نے یہ بھی فرمایا کہ سادہ کاریوں کے  
بواہر سے گئے ہیں ان کے ٹکڑوں میں تو شراب تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ  
حرمت نازل فرمائی جو ایمان والے اور نیک کام کرنے والے پر کچھ گناہ نہیں  
جسکے انہوں نے کچھ بیکر و تیریں اور نیک رہیں راہیت ۱۹۳۔

لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلْكُمْ تَسْأَلُوا كَيْفَ تَفْسِيرُ

اِنْ تَبَدَّلْتُكُمْ مُّسْكُوٰمًا

۱۴۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ الْوَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَارُودِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّادٍ شَعْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي أَنَسٍ قَالَ قَالَ عَطَبُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً فَأَجْمَعَتْ مِشْقَاهَا فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمْتُ تَضِيحُكُمْ قَبِيلًا وَبَلِيغًا كَثِيرًا قَالَ فَقَعَى أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُجَّوْهُمْ لَهُمْ خِيْنٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ ابْنِ قَالَ فُلَانٌ فَتَرَلْتُ هَذِهِ الْأَيَّةَ لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تَبَدَّلْتُكُمْ مُّسْكُوٰمًا تَرَدَّاهُ النَّظَرُ تَرَدُّدٌ بَيْنَ عِبَادَةٍ عَنْ شَعْبَةَ

۱۴۳۵- حَدَّثَنَا الْقُصْبُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّظَرِ حَدَّثَنَا أَبُو حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهْرَاجًا يَقُولُ الرَّجُلُ مَنْ ابْنِ وَيَقُولُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتَهُ فَيَنْتَهِزُ نَاقَتَهُ فَيَقُولُ فَاثَرُ اللَّهِ فِيهِمْ هَذِهِ الْأَيَّةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تَبَدَّلْتُكُمْ مُّسْكُوٰمًا حَتَّى تَرَدَّاهُ مِنَ الْأَيَّةِ كُلِّهَا

بِأَنَّ قَوْلَهُ فَاجْعَلِ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَرِيَّةَ وَلَا رَمِيْلَةَ وَلَا حَامِرَ وَرَأَى قَالَ اللَّهُ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ وَإِذَا هُنَّ مِلَّةَ الْمَايِدَةِ أَصْلُهَا مَقْعُولَةٌ كَيْفِيَّةٌ رَاضِيَّةٌ وَطَبِيعَةٌ بَاطِنَةٌ قَالَتْ عَلَى مِثْلِهَا صَلَاحُهَا مِنْ حَبِيرٍ يُقَالُ مَا دَنَى لِمِثْلِي وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَدَّ مَسْئَلَتِكَ مِثْلَكَ

۱۴۳۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْبُسَيْبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے خطبہ کیا اس میں لکھا کہ میں نے پہلے بھی نہیں سنا تھا فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جنتہ کو یقیناً تم بہت کم ہستے اور بہت زیادہ دہستے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اپنے چہروں کو چھایا اور دوسرے کی آنکھوں کی پھر پھر آدمی سے دریافت کیا کہ حضور میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا کہ لڑکا ہے اس پر یہ گستاخانہ لفظ تھا۔ اسے ایمان والو! ایسی باتیں نہ بولو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں میری نگاہیں (آیت ۱۰) نظر دے دو۔ یہ عبادہ نے بھی اس کی شہرہ سے رو بہت کہہ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بعض لوگ (منافقین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہلکا خدائی کے طور پر سوال کیا کرتے تھے۔ ایک گستاخانہ میرا باپ کون ہے؟ دوسرا گستاخانہ میری اونٹنی تم ہو گئی ہے، بتائیے میری اونٹنی کہاں ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ سے یہ آیت نازل فرمائی۔ اسے ایمان والو! ایسی باتیں نہ بولو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں میری نگاہیں (آیت ۱۰)

مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ

اللہ نے مقرر نہیں کیا کہ کبھی کبھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا جائے۔ (آیت ۱۰) قَوْلُهُ قَالَ اللَّهُ میں لفظ کال یقول کے معنی میں ہے اللہ اور بطور ملکہ۔ اَلْمَايِدَةُ اصل میں مایوس ہے جیسے کَيْفِيَّةٌ رَاضِيَّةٌ اور قَطِيعَةٌ مَائِيَّةٌ اور اس کا مطلب ہے کہ ہر نامہ یا ہواں اس کے لیے کسی نے حاسن کی جیسے کہ میں مائیت کی ہے۔ اب اس کا قول ہے کہ مَتَوَقِّفُكَ سے مراد ہے تجھے فالت و تلامت۔ ابی شہاب کا بیان ہے کہ حضرت سید بن سبیب نے فرمایا کہ بحیرہ وہ درود ہے جس کا وہ درود و عزتوں کے نام پر پھونک دیا جائے اور کئی اس کا درود نہ دے۔ مائیدہ مائیدہ

الَّتِي يَنْتَعِدُ دَرَّهَا يَنْتَوِغِيَتْ فَلَا يَحْكُمُهَا أَحَدٌ  
مِنَ النَّاسِ وَالسَّامِيَةُ كَانُوا يَسْبُغُونَهَا لِأَهْلِهَا  
لَا يَحْمِلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ  
عَامِرٍ الْحَزْرَاءِيَّ يَجْزُرُ نَصْبَهُ فِي السَّارِ كَانَ أَقْلُ مَنْ  
سَبَّ السَّوَابِ وَالْوَصِيلَةُ الْمَنَاقَةُ الْيَكْمَرُ يَكْمَرُ  
فِي أَقْلٍ يَتَاجِرُ الْإِيلِ ثُمَّ شَيْءٌ بَعْدُ يَا نَبِيَّ وَكَانُوا  
يَسْبُغُونَهَا بِقَوَاعِيهِمْ إِنْ وَصَلَتْ أَحَدًا هَا  
بِالْخُدَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذِكْرٌ وَالْحَاكِمُ فَحَلَّ الْإِيلِ  
يَضْرِبُ الضَّرَابَ التَّعْدُدُ قِيْدَا قَضَى ضَرَابَةً  
وَدَعُوهُ بِالْقَوَاعِيَّتِ وَأَعْفُوهُ مِنَ الْحَمْلِ ثُمَّ  
يَحْمِلُ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَسَمُوهُ الْحَارِيَّ وَقَالَ أَبُو  
الْإِيْمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ  
سَعِيدَ بْنَ الْيَحْيَى قَالَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَ  
نَفَاةَ ابْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَعْبُودٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرَّعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ إِسْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا  
يونسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ  
يُحْطَمُ بِمُضْمَرٍ بَعَثْتُ وَرَأَيْتُ عُمَرَ يَجْزُرُ نَصْبَهُ  
وَهُوَ أَقْلُ مَنْ سَبَّ السَّوَابِ.

بَابُ ١٤٣ قَوْلُهُ وَكَانَتْ عَلَيْهِمْ شَهَادَةٌ  
قَادِمَةٌ فِيهِمْ قَدَمًا تَوَقَّيْتُ كُنْتُ أَنْتَ التَّوَقَّيْتُ  
عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ.

١٤٣٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا  
الْمُعَذَّرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ  
جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ

جس کو کافر بنے غوث کے نام پر پھوڑ دینے اور اس کی کھانچ نہیں لائنے  
کئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو کھانچ میں دیکھا وہ دونوں میں  
اپنی آنکھوں کو محسوس ہوا تھا یہی وہ پہلا شخص ہے جس نے مجھ کو کھانچ کی دم  
سب سے پہلے جاری کی تھی سو میرا اس بن بیاضی اور لڑکی کو کہتے ہیں کہ پہلی دم  
اور لڑکی بنتی احمد و سری و لہو بھی ایسی ایسے ہاتھوں کو کافر بنے تھیں کہ نام  
پر پھوڑ دیتے تھے جبکہ تورا تو دوا دہ بجے تھی احمد و مریمان کی کوئی نرنہ ہوتا  
عام اس نراوٹ کو کہتے جس کے شوق مالک ایک تھلاہ غنور کے تھیں کہ اس سے  
اتنے کہ نہ کرایہ جب مطلوب تھلاہ حاصل ہوتی تو اسے اپنے بتوں  
کے نام پر پھوڑ دیا جاتا اور اس سے بار بار وہی کلام نہ بیٹے بلکہ اس پر  
کوئی بھی چیز پھوڑتے تھے اولیٰ کے حامی کہتے۔ ابو زید ان شعیب الزہری  
سعید بن شعیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔ ابی الہاد  
بن شہاب سعید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے  
ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے  
سنا۔ محمد بن ابی یعقوب ابو عبد اللہ کوفی احسان  
بن احمد ابی نعیم الحنفی اندھری اعروہ حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دو درخت کو دیکھا  
کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو کھپ رہا تھا اور میں  
نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ اپنی آنکھوں کو  
گھسیٹ رہا ہے۔ یہی وہ شخص ہے جس نے ساثر (مالہ)  
پھوڑنے کی دم جاری کی تھی۔

وَكُنْتُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا كَاتِبًا

میرے لئے تم پر شہید کی حیثیت سے  
میرے سامنے حاضر ہے (آیت ۱۱)

حضرت ابی ہاشم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے دو درخت  
دیکھے اللہ تعالیٰ کی گواہی میں ان حاضرین کے ہاتھ کے کہ یہ میرے سامنے حاضر



مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَلِدْ وَيَسْلَمْ تَقَالِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ  
مُعْتَقُونَ قَدْ رَأَى إِلَى اللَّهِ حَقًّا حُرًّا عُرْلاً ثُمَّ قَالَ  
كَمَا بَدَأْنَا أَذَلَّ لَخَلْقِ نُفُوسِهِ وَعَدَا عَلَيْكَ مَا كُنَّا  
كَاعِيْن إِلَى الْغِيَاثِ ثُمَّ قَالَ أَلَا قَرَأَ أَذَلَّ  
الْخَلْقِ يَكْفِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِبْرَاهِيمَ أَلَا وَ  
إِنَّهُ يُجَاهِدُ بَيْنَ مِثْلٍ أَمِّي يُرْخَضُ بِهِمْ ذَاتِ  
الْسَّمَاءِ فَاقْطَعْ يَا رَبِّ أَصْحَابِي يُقَالُ إِنَّكَ لَا  
تَدْرِي مَا أَحَدٌ لَوْ بَعْدَكَ قَاقِلٌ كَمَا قَالَ الْغَبْدُ  
الْقَابِلُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ فَهَيْدًا أَمَا دُمْتُ فِيهِمْ  
فَلَمَّا تَوَقَّيْتُ كُنْتُ أَمْتُ الرَّقِيبِ عَلَيْهِمْ يُقَالُ  
إِنَّ هَذَا لَمْ يَمُتْ لَوْ مَرَّتْ يَتْنِ عَلَى أَغْصَانِهِمْ  
مُنْتَدًا فَانْتَدَهُمْ

پھر فرشتہ کے ہونے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ہے جسے ہم نے نہیں سنا دفعہ  
پیدا کیا اسی طرح ہم دوبارہ پیدا کریں گے یہ کہانی دوسرے دفعہ ہے جو ہم  
نے یاد کر رہے ہیں پھر آپ نے فرمایا کہ ساری مخلوق میں سب سے پہلے جنہیں ہم نے  
پیدا کیا وہ تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ پھر وہ موجودہ کچھ عرصہ امت  
کے کچھ وقتوں کو لایا جائے گا پھر فرشتے انہیں جسم کی طرف لائیں گے۔ میں  
کہوں گا اسے دوبارہ تو میرے ساتھ ہی فرمایا جائے گا کہ تمہیں کیا معلوم  
کہ تم اللہ جہ سے کہیں مل سکتے ہو۔ پس میں بھی وہی کہوں گا جو اللہ کے ایک  
نیک بندے (حضرت یونس) نے کہا۔ اللہ میں ان کے مطلع تھا جب تک  
ان میں رہا پھر جب کرنے کے اٹھایا تو قوی بن کر نگاہ رکھتا تھا اور  
پھر پھر میرے سامنے حاضر ہے (آیت ۱۱۸) پس کہا جائے گا کہ  
جیسے ہی تم ان کے جدا ہو ستم یہ اسی وقت مر ستم  
ہو گئے رہتے۔

فتاویٰ اس حدیث کے علاوہ اس حدیث ۱۱۸ میں بھی یہی واقعہ مذکور ہے کہ مسلمان کہلاتے دے کچھ افراد فرشتے لاکھ کر جنم  
کی طرف سے باہر ہوں گے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان فرشتوں سے فرمائیں گے کہ ان لوگوں کو جنم میں کیوں دے جا رہے  
ہو جبکہ یہ تو میرے ہیں فرمایا جائے گا کہ نہیں معلوم نہیں کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام انسانوں کے جنم میں یہ فرشتے ہی ہوتے ہیں ان کا رشتہ سے  
بہت رگ یہ بتا رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انسانوں کے جنم میں یہ فرشتے ہی ہوتے ہیں ان کا رشتہ سے  
قیامت تک بھی تمام انسانوں کے جنم میں یہ فرشتے ہی ہوں گے اور پھر کہتے ہیں کہ اگر قیامت میں بھی آپ کو یہ علم حاصل ہو گیا ہوتا تو ان احادیث کے  
بوجوب میں فرشتوں کو اپنے سامنے نہ فرماتے۔ ان حضرات کا یہ استدلال درست نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان فرشتوں  
کے خبری کے باعث اپنے ساتھی نہیں کہیں گے بلکہ اس وجہ سے کہیں گے کہ دنیا کے اندر رہتے ہوئے کے باوجود مسلمانوں میں دے دیے جاتے رہے  
بلکہ مسلمانوں کے چودھری بنتے رہے۔ مسلمانوں کو دھوکا دینے کی خاطر فی حقیقت کے ساتھ اپنے آپ کو بہت اور پچھا مہر نہایت خوشنات قاب  
سے مڑیں کہ اپنے بدلہ فرشتے کہتے ہیں کہ تھے نہ قیامت میں حضور انہیں جلانے کی خاطر اپنے ساتھی کہیں گے۔ انہی کہلاتے ہوتے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے یا اور کسی سے خبر نہ تھی اور حقیقت یہ کہ مسلمانوں کے خبری کے باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمان کہلاتے  
والوں کو اپنی اہل اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پی محضت مبارک ہے۔ آمین۔

إِنْ تَعَذَّلْتُمْ فَإِنَّكُمْ عِبَادُكَ كِتَابُ  
اللَّهِ انہیں مذکور ہے تو وہ تیرے بندے ہیں تو انہیں بخش دے تو شک  
تو ہی غالب حکمت والا ہے (آیت ۱۱۸)۔

حضرت امی عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہر روز شہر آباد گاہ خداوندی میں لکھ کر رہے

بَابُ ۶۴ قَوْلُهُ إِنْ تَعَذَّلْتُمْ فَإِنَّكُمْ عِبَادُكَ  
وَرَأَى أَنْ تَعْفُو لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ  
الْحَكِيمُ

۱۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَيْسٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ  
حَدَّثَنَا أَبُو خَرِيفَةَ بْنُ الْأَعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ



نے یہ بھی کہہ کر عثمان سے شیطان سے بچنے والے  
تیرا اور کنکریاں مراد ہیں۔ مشتقاً والد کی پشت میں۔  
مشتقاً دُخ والدہ کے رحم میں۔ اَلْقَبْلُ مَنَاجَا، حرمہ۔  
قنوان س کی جمع ہے۔ قنونا فی اکی طرح ہے جیسے قنونا  
کی جمع قنوان ہے۔

### وَعِنْدَكَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ تفسیر

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کی کتبیں  
(آیت ۵۹) ہاتھ پیر میں ہیں (جو اس آیت میں مذکور ہیں)۔  
یہ شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اُن کا نام ہے جنہ  
اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان  
جنس مالتی کہ کل کیا کاسے گی اور کوئی جان نہیں جانتی  
کہ کس زمین میں مرے گی۔ بیشک اللہ جانتے والا ہے (سورہ لقمان، آیت ۴۲)۔

### قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ تفسیر

کہہ دو کہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اور تم سے یا تمہارے۔۔۔  
(آیت ۶۵) یٰۤاَيُّهَا النَّاسُ تَحْسِبُوْنَ اَنْ اَنْزِلَ عَلَیْکُمْ  
قَالَ ۚ اَنْزِلَ عَلَیْکُمْ مَائِدًا مِّنَ السَّمَاءِ سَائِغًا فَاْتَمَرْتُمْ  
حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت ۱۔

تم فرمادو کہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اور تم سے  
(آیت ۶۵) نازل ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے دعا مانگی۔ اے اللہ! میں تیری قات کی پناہ پکارتا  
ہوں۔ جب فرمایا۔ یا تمہارے پیروں کے نیچے سے  
کو دعا مانگی کہ میں تیری قات کی پناہ پکارتا ہوں، دیر  
بھر نازل ہوا۔ یا تمہیں بھڑا دے مختلف گودہ کر کے  
اور ایک دوسرے کی سختی پکھائے۔ اسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ یہ عذاب پکھائے، یہ آسان ہے۔

مِنْ أَنْ تَرْحَمَهُ جَعَلْنَا أَكْثَرَ مَا يَنْقُلُ عَلَى اللَّهِ  
حَبَابَهُ أَوْ حَبَابَهُ وَيَقَالُ حَبَابًا مَرَاهِي  
وَرَجُومًا لِلْبَاطِلِينَ مَسْتَقَرٌّ فِي الصُّلْبِ وَ  
مُسْتَوْدَعٌ فِي الرَّحِمِ اَلْقَوْلُ الْعِدَّةُ وَالْإِيمَانُ  
قَتَرَانٌ وَالْجَمَاعَةُ أَيْضًا قَنَوَانٌ مَثَلٌ وَنَوَ  
وَمَثَلَانِ۔

### بَابُ ۶۷ قَوْلُهُ وَعِنْدَكَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ۔

۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ إِنَّ اللَّهَ يَخْلُقُ  
عِلْمًا سَامِعًا وَيَنْزِلُ الْغَيْبَ وَيَعْلَمُ مَا فِي  
الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا  
وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أُمَّةٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ  
عَلِيمٌ خَبِيرٌ۔

### بَابُ ۶۸ قَوْلُهُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا مِّنْ قَوْلِكُمْ يَبْسُكُم بِخُلُوعِكُمْ مِّنَ الْإِيمَانِ يَلْبِسُوا الْخُلُوعَ بِشَيْعًا مُّزْجًا۔

۱۶۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَمَّانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ  
قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ  
أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا مِّنْ قَوْلِكُمْ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ  
قَالَ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْحُلِكَ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ  
أَوْ بِسُكْمِ شَيْعَا وَيَذِيْقُ بَعْضُكُمْ بِأَسْبَغِ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا  
أَهْوَنُ هَذَا أَيْسَرُ۔

**بَابُ ۶۴۸ - قَوْلُهُ تَمْلِكُوا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ**

۱۴۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ  
ابِرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا  
تَوَلَّيْتُ كُذِّبُوا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اَوْ اَعْقَابُهُ  
وَ اَيْنَا لَمْ يَظْلَمُوْا فَكَذَّبَتْ اِنَّ الشِّرْكَ يَظْلَمُ  
عَظِيْمًا

**بَابُ ۶۴۹ - قَوْلُهُ دَاوُدُ وَ لُوطُ**  
**وَ كَلَّا فَضْلَنَا عَلٰى الْعٰلَمِيْنَ**

۱۴۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَثَّابَةَ عَنْ  
ابْنِ اَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَدِيٍّ يَنْبَغِيْكَ يَعْزِي  
ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَقُوْلَ اَنْ خَيْرٌ مِنْ يُّوْسُفَ  
اَوْ اَبْنِ مَرْثِيٍّ

۱۴۴۳- حَدَّثَنَا اَدَمُ بْنُ اَبِي اَيُّوبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
اَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ اِبِرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ  
بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْنٍ عَنْ ابْنِ مَرْثِيٍّ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ  
اَنْ يَقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُّوْسُفَ بِيْ مَرْثِيٍّ

**بَابُ ۶۵۰ - قَوْلُهُ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰى  
اللّٰهُ رَبَّهُمْ اَهْمًا قَتِيْدًا**

۱۴۴۴- حَدَّثَنَا ابْنُ اِبِرَاهِيْمَ بْنَ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا  
هٰشِمُ بْنُ اَبْنِ جَعْفَرٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ  
سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّ مُجَاهِدًا اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَأَلَ  
ابْنَ عَبَّاسٍ اَنِ عَنْ سَعْدِةً فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا  
وَرَوَّيْنَا اِلَى قَوْلِهِ رَبَّهُمْ اَهْمًا قَتِيْدًا ثُمَّ قَالَ  
هُوَ مِنْهُمْ زَادَ يَزِيْدُ بَيْنَ هَارُوتَ وَ مُوْحَمَّدَ بَيْنَ

**وَ كُذِّبُوا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ**

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ  
تاجران کے لئے اہل ایمان کی کتابت کی آپ نے ان کی آغوش میں لے  
(آیت ۸۸) نازل ہوئی تو آپ کے اصحاب کہنے لگے کہ ہم ان سے  
ایسا کرتے ہیں جس سے کوئی ناحق بات یا ظلم سر نہ نہیں ہوتا  
اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ شک شرک بہت بڑا ظلم  
ہے (سورۃ لقمان آیت ۱۳)۔

**كَلَّا فَضْلَنَا عَلٰى الْعٰلَمِيْنَ**

ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی (آیت ۸۶)۔  
ابو نعیم نے حضور کے چچا زاد یعنی حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ  
کسی کے لئے میرے متعلق یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ  
میں حضرت یونس بن مکتی علیہ السلام سے بہتر ہوں  
(یعنی اس طرح فضیلت دینا مناسب نہیں جس میں کسی  
دوسرے نبی کی توجہ ہو)۔

عبداللہ بن عبد الرحمن بن عوف نے حضرت ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ تم اس کے بندے کے لئے میرے متعلق  
کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن مکتی علیہ السلام  
سے بہتر ہوں۔

**فَبَدَّلْنَا هُمًا قَتِيْدًا**

یہ نبی جو کہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تو ہم انہیں کی راہ چلو  
سلمان انہوں کا بیان ہے کہ مجاہد نے انہیں بتایا کہ انہوں  
نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا سورۃ ص  
میں مجاہد نے انہوں نے فرمایا ہاں پھر انہوں نے ان آیات کی  
طاہرت فرمائی کہ..... فَبَدَّلْنَا هُمًا قَتِيْدًا۔  
روایت ۹۰ تا ۹۱ کے بعد فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ہاروت و مرقدہ کے بعد فرمایا کہ ہاروت و مرقدہ  
میں میری ہادیں احمد بن حنبل، مسلم بن الحجاج، ابوداؤد، ترمذی،

کا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما سے یہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہی کریم علی اللہ علیہ وسلم کو ان انبیائے کرم کے راستے پر چلنے کا حکم فرمایا گیا۔

**وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا**

اور یہودیوں پر ہم نے حرام کیا ہر ناشی والا حاکم اور گھسے اور بکری کی چربی ان پر حرام کی روایت ۱۶۶۱۔ ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شے مرغ مراد ہیں۔ الخمر یا کسی وہ شخص مراد ہیں جس میں فضلہ رہتا ہے۔ ان سے دوسرے کا قول ہے کہ خدا کو سے یہودی ہونا مراد ہے اور وہ جو کہتے تھے کہ خدا کا اسی سے مراد ہے کہ چھٹے تو یہ کہی۔ خدا کو تو یہ کہنے والے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو ہلاک کرے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام فرمائی تو وہ اسے بگھلا کر اس کی خرید و فروخت کرتے اور کھاتے رہتے۔ نیز اس کی ابو حاتم، عبد الحمید، یزید، عطاء بن ابی رباح، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھاتے کھاتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

**وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ**

اور وہاں کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں اسی لئے اس نے ظاہری اور باطنی فواحش (بے حیائی کے کاموں) کو حرام فرمادیا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اپنی حمد ثنا سے زیادہ اور کوئی چیز زیادہ نہیں ہے اسی لئے اس نے اپنی تعریف خود فرمائی ہے۔ میں (مگر وہی فرق) نے حضرت ابوہریرہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے یہ حدیث خود سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں ہاں میں نے سنی ہے، کیا یہ حدیث مرفوع ہے؟ جواب دیا ہاں۔

**حَبِيدٌ وَ تَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْعَوَامِرِ عَنْ**  
**مُجَاهِدٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ تَبَيَّنَ صَلَّى اللَّهُ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنُ امْرَأَانِ يَقْتَدِي بِهِمَا۔**

**بَابُ ۶۸۱ قَوْلِهِ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا**  
**حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفْرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْفَرَسِ**  
**حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شَحُومَهُمَا الْآيَةُ وَقَالَ**  
**ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ ذِي ظُفْرٍ الْبَعِيرُ وَ**  
**وَالنَّعَامَةُ الْحَوَايَا الْمُبْعَرَّةُ قَالَ غَيْرُكَ هَلَاؤُا**  
**صَارِقًا يَهُودًا وَأَمَّا قَوْلُهُ هَدَانَا بَنًا هَادِيًا**  
**تَابِعًا۔**

**۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا**  
**الْوَيْثَقُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ عَطَاءُ**  
**سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتِلُوا الْيَهُودَ لَنَا حَرَمٌ**  
**اللَّهُ عَلَيْهِمْ شَحُومُهَا جَمَلُهَا لَمْ يَلْعَنُوا فَاتَّكَلَوْهَا**  
**وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ حَدَّثَنَا**  
**يَزِيدُ كَتَبَ إِلَى عَطَاءٍ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔**

**بَابُ ۶۸۲ قَوْلُهُ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ**  
**مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔**

**۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ**  
**عَنْ عُمَرَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ**  
**اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ**  
**حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ**  
**وَلَا كُنْ أَحَبَّ إِلَيْكَ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ وَ**  
**لِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ قُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ**  
**عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَرَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ**  
**وَكُنْتُ حَفِظْتُ وَمُحِيطٌ بِهِ مُبْلَغُ جَمْعٍ يُبَيِّنُ**  
**وَالْمَعْنَى أَنَّهُ مُدْرِكٌ يَلْعَنُ أَبَاحَ كُلِّ ضَرْبٍ**

وَمِنْهَا قَبِيلٌ زُجْرِيٌّ كُلُّ شَيْءٍ حَسَنَةٍ وَنَسِيئَةٍ  
وَهُوَ يَاطِلٌ فَهُوَ زُجْرِيٌّ وَجَزْرٌ جَزْرٌ حَرَامٌ  
وَكُلُّ مَسْرُوعٍ فَهُوَ جَزْرٌ مَحْجُورٌ وَالْجَزْرُ  
كُلُّ بَنَاءٍ بَنِيَّةٍ وَيُقَالُ لِلْأَنْثَى مِنْ  
الْخَيْلِ جَزْرٌ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ جَزْرٌ وَجَبِي وَ  
أَمَّا الْجَزْرُ فَمَوْضِعٌ تُودَى وَمَا حَبَرَتْ عَلَيْهِ  
مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ جَزْرٌ وَمِنْهُ سَبِيٌّ خَطِيئَةٌ  
الْبَيْتِ جَزْرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَخْطُومٍ  
مِثْلُ تَوْبِيلٍ مِنْ مَقْتُولٍ وَأَمَّا حَبْرُ الْيَمَامَةِ  
فَهُوَ مِثْلٌ -

۶۸۳ - قَوْلُهُ هَلَمْ شَهِدَ آذَنَكُمْ  
لَعْنَةُ أَهْلِ الْجَبَارِ هَلَمْ يُلَوَّاجِدَ وَ  
الرَّحْمَتَيْنِ وَالْجَمْعُ -

۶۸۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَدَّادٍ  
أَبُو زُرْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ  
السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا  
كَأَنَّا رَأَاهَا النَّاسُ آمِنٌ مِنْ عَلَيْهَا فَذَلِكَ  
يَحِينُ لَا يَنْقَعُ نَفْسًا إِيَّانَهَا لَمْ تَكُنْ أَمَّتْ  
مِنْ قَبْلُ -

۶۸۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
أَخْبَرَنَا مَحْمَدٌ عَنْ هَمْدَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ  
السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَيَذَا  
طَلَعَتْ وَرَأَاهَا النَّاسُ آمِنُوا أَجْمَعُونَ وَ  
ذَلِكَ يَحِينُ لَا يَنْقَعُ نَفْسًا إِيَّانَهَا لَمْ تَقْرَأْ  
الْآيَةَ -

امام بخاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قبیلہ یہاں حقیقتاً  
اور غلط کے معنی میں ہے۔ قبیلہ سے ہر قسم کا غلاب مراد ہے  
اس کا واحد قبیلہ ہے۔ زجریہ ہر وہ چیز جو دیکھنے میں  
خوبصورت نظر آئے لیکن یا طل ہو۔ غزریہ ہر وہ چیز جو  
حرام یا ممنوع ہو۔ ہر تعمیر شدہ عمارت۔ گھوڑی۔ غفل  
کو بھی بھڑکتے ہیں۔ الجز قوم ثمود کی بستی کا نام بھی ہے جس  
زمین میں داغہ ممنوع ہو وہ بھی الجز ہے۔ بیت اللہ کے  
عظیم کو بھی بجز کا جانا ہے گویا وہ مکتوم سے مشتق  
ہے جیسے کثی مکتول سے اور بجز ایما نامہ ایک

مکان کا نام ہے۔  
هَلَمْ شَهِدَ آذَنَكُمْ تفسیر  
علم اہل عہد کی زبان واحد تثنیہ اور جمع سب کے  
میں استعمال ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایا یہ ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا امت اس  
وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے  
طلوع نہ ہو جائے۔ جب لوگ اسے مغرب سے طلوع ہوتا  
ہوا دیکھ کر سادے ایمان لائیں تو اس وقت کا ایمان لانا  
کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا، جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے  
ایمان میں کوئی مصلحتی نہ کمالی تھی (آیت ۱۵۸)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا امت اس وقت تک  
قائم رہے گی جب تک سورج مغرب کی جانب سے  
طلوع نہ ہو جائے۔ جب سورج دھڑ سے طلوع ہو گا تو  
اسے دیکھ کر تمام لوگ ایمان لائیں گے، لیکن اس وقت کا ایمان  
لانا کوئی کام نہیں آئے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔۔۔  
هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ - (آیت ۱۵۸)





تَعْدًا تَجَاوَزَ شَرِّهَا شَوَارِعَ سَبِيلَيْنِ شَدِيدَيْنِ  
أَخْلَدَ قَعْدًا وَتَقَاعَسَ سَنَدًا يَجْعَلُهَا تَرْسًا  
وَمَنْ مَأْتَهُمْ كَقَوْلِهِ تَعَالَى قَاتَا هَذَا اللَّهُ مِنْ  
حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا مِنْ حَنْتِهِ وَمَنْ جُنُونٍ  
لَمْ يَكُنْ بِهِ اسْتِمْرَاطُهَا الْحَمَلُ فَانْتَمَتْهُ  
يَنْزَعُكَ بِشَجَفَتِكَ طَيْفٌ مُلَمٌّ بِهِ لَمَمٌ  
وَيَقَالُ طَائِفٌ وَهُوَ وَاحِدٌ يَمُكُّهُمْ بِزِيُونٍ  
وَرُفِيفَةٍ خَفِيَّةٍ وَخَفِيَّةٍ مِنَ الْإِخْفَارِ وَالْأَصَالِ  
وَاحِدُهَا أَمِيلٌ مَا بَيْنَ الْعَصِيرِ إِلَى الْغَرِيبِ  
كَقَوْلِهِ بِكَرَّةٍ وَآمِيلًا

بَابُ ۶۸ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ إِنَّمَا  
حَرَّمَ رَفِيءُ الْفَوَاحِشِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنٌ  
۱۷۴۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ قَالَ قُلْتُ أَمْتُتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ قَالَ لَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ  
قُلْتُ إِنَّكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنُ  
وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَذْحَجَةُ مِنَ اللَّهِ فَيَذَلُّكَ  
مَذْحَجُ نَفْسِهِ

بَابُ ۶۹ قَوْلُهُ وَلَتَجَاذِبَنَّ  
لِيُفْقَاتِنَا وَكَلِمَةً رِيَّةً قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ  
إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي وَلَكِنْ أَنْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ  
فَإِنْ اسْتَقَرَّ مَكَانُهُ فَسَوْفَ تَرَانِي فَلَمَّا بَجَلَّ  
رِيَّةً لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَحَرَّمَ مَوْسَى صَاعِقًا  
فَلَمَّا آتَاكَ قَالَ سُبْحَنكَ ثُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا  
أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذَا أَرِنِي  
أَعْطِنِي

۱۷۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
سُلَيْمَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى الْأَمَّانِيِّ عَنْ أَبِيهِ

اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا رَاجِعَةً جُنُونٍ سَبْعَةٍ  
حَرَّمَ رَفِيءٌ ۹ - اس نے اپنے عمل کی مدد چوڑی  
کی۔ یثرب کے تھے بکواسے۔ طیف اور طائف  
منیہ کی وسوسہ۔ یثرب کے وہ خوب صورت کر کے  
دکھاتے ہیں۔ یثرب اور حقیقہ دونوں الٹا خطا  
سے ہیں۔ یثرب الٹا خطا کا واحد آئینہ ہے۔  
جو عمر اور مغرب کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں،  
جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ یثرب کا  
آئینہ

### قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّي الْفَوَاحِشَ

کہ فرماؤ میرے رب نے تو مجھے حیا تیاں حرام فرمائی ہیں (آیت ۲۶)  
تلمذی مرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ذر سے

دیکھا کہ کیا یہ حدیث آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود  
رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں اور اسے  
مرفوع بتایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں، اسی لیے  
تو اس نے ظاہری اور چھپی ہوئی ہر قسم کے حیا کی کو حرام فرمایا اور  
اللہ تعالیٰ کو اپنی تعریف سے زیادہ اور کوئی چیز زیادہ نہیں  
اسی لیے تو اپنی تعریف کو حرام فرمائی ہے۔

### وَلَتَجَاذِبَنَّ هُوَ يُفْقَاتِنَا

اور جب وہ ہلے گا تو ہم بھی ہلے گا اور اس سے اٹھ کر بچے کلام فرمایا  
عزیز کی اسے وہ میرے لیے رہنا دیکھو کہ تجھے دیکھوں۔ فرمایا اے  
پھر وہ کہے گا۔ ہاں اس پر اس طرف دیکھو اگر یہی جگہ پر نظر آئے تو غریب  
تو مجھے دیکھو کہ اے میرے رب نے یہاں پر اپنا قد بکھایا اسے پاش پاش  
کر دیا اور وہی گڑبگڑ پر جب ہوش ہوا تو پاکی ہے تجھے اپنی ہی طرف متوجہ  
لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں (آیت ۲۷) ابن عباس کا قول  
ہے کہ آپ سے مراد ہے اچھا دیکھو اور غطا فرما۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی  
میں یہودی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اللہ تعالیٰ کے منبر پر پہنچا اور

وہ کہنے لگا: اے محمد! مجھے تمہارے ساتھ بیرون ملک سے ایک اللہ ماری بھیجے  
لہذا پھر نازل ہوا: آپ نے فرمایا، اے ملائکہ میں وہ ایسے ملائکہ آپ نے فرمایا  
تمہارے اس کے سر پر طائر کیوں مالیں، اے ملائکہ! میں نے اسے گزرا دیکھو اسے وہ لوگوں میں  
میں یہودی کے پاس کے گھر میں تھا تو میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا کہ  
قسم ہے اس ذات کہ جس نے حضرت موسیٰ کو ساری قوم پر مشرکے میں لیا  
ہے میں نے فلاں میں کہا کہ تو عمر بھر عیسائی پر بھی نصیحت دے رہا ہے، لہذا  
مجھے بھی بھیجا اللہ میں نے اس کو طائر پر سید کر دیا، آپ نے فرمایا کہ مجھے  
ایسا ہی کر دے میں نے کسی مرد پر نصیحت شروع کی تو نکلیا امت کے دولہ  
حسب ملک انسان یہوش ہوا میں نے اسے تو سب سے پہلے ہی ہوش میں  
آکر لایا لیکن بھوکوں ہاگ حضرت موسیٰ عرش پر لایا یہ پکڑ کر کھڑے ہو گئے  
میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا موسیٰ  
کے پہلے میں نے ہوش ہی نہیں ہوئے تھے۔

### الْمَنْ وَالسُّلُوٰی کاتفسیر

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکی لکھنا سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم  
کے دو دوست آگئے تھے، ان کی قسم ہے کہ وہ اس کا پانی انگوٹوں کے  
میں شفا بخش ہے۔

### إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ کاتفسیر

تم فرماؤ کہ لوگو! میں تم سب کی طرف سے اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں  
اللہ زمین کی بادشاہی اس کو ہے اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں جلالہ  
افعالہ سے تم ایمان لاؤ اللہ اس کے رسول ہے جو مجھے طیب بتلے  
وہی ہے کہ اللہ اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اللہ ان کی  
لڑائی کر دے کہ تم راہِ پاؤ (ایک ۱۵۸)۔

ابو احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ذر غفاری

رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
حضرت عمر فاروق کے مدعیان بھگڑا ہو گیا، حضرت ابو بکر نے  
حضرت عمر کو نامہ لکھ دیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حالت میں ان کے  
پاس سے چلے گئے، لیکن حضرت ابو بکر بھی ان کے پیچھے جا پہنچے  
اللہ معافی کے خواستگار ہوئے، انہوں نے معاف نہ کیا بلکہ ان کے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ  
أَيُّهُمْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ  
لَطَمَ وَجْهَهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِّنْ  
أَهْلِكَ مِمَّنْ لَا نَصَرَ لَطَمَ فِي وَجْهِهِ قَالَ  
ادْعُوهُ لَدَعُوهُ قَالَ لِمَ تَكُمْتُ وَجْهَهُ قَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِأَيُّهُمْ فَوَضَعْتُ  
يَدِي عَلَى أَلْيَدِي أَصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ فَقُلْتُ  
وَعَلَى مُحَمَّدٍ فَأَخَذْتُ غَضَبَهُ فَلَطَمْتُهُ قَالَ  
لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ  
بِمَا يَقِيْمُهُ فَاكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَقِيْنُ فَإِذَا آتَا  
مُوسَى أَخَذَ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا  
إِذِي أَنْتَ كَيْلَ أَمْرِي بِصَفَةِ الطُّلُبِ

### بَابُ قَوْلِهِ الْمَنْ وَالسُّلُوٰی

۱۵۸- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَلِمَةُ  
مِنَ الْمَنْ وَمَا دَهَا شَفَاءُ الْعَيْنِ

بَابُ قَوْلِهِ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي  
رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا وَاللَّهِ لَوْ أَنَّهُ  
الْتَمَزْتُ بِالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ  
فَاذْكُرُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ الَّذِي الْأَرْضِ الْبَدِي  
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَتِهِ وَأَتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ  
تَهْتَدُونَ

۱۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُوسَى بْنُ هَارِثٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو لَيْدٍ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ الْعَلَاءِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْثُ بْنُ عَمِيْدٍ  
اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ذَرِيْسٍ الْخَوْلَكِيُّ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءَ يَقُولُ كَانَتْ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ

وَعَمَّ مَخَادِعَهُ فَأَغْضَبَ أَبُو بَكْرٍ عُمَرَا فَأَتَاهُمَا  
عَنْهُ عَمْرٌ مَعْصِيًا فَاتَّبَعَهُ أَبُو بَكْرٍ يَسْأَلُهُ  
أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَهُ فَلَمْ يَقْعُدْ حَتَّى انْفَقَ بَابُهُ  
فِي وَجْهِهِ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو الدَّانِدَاءِ وَ  
نَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَفَأَصَابَكُمْ هَذَا فَقَدْ هَامَرْتُمْ قَالُوا  
وَنَدِمْنَا عَلَى مَا كَانَتْ مِنْهُ قَائِلِينَ حَتَّى  
سَلَّمَ وَجَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَصَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْخَبَرَ قَالَ أَبُو الدَّانِدَاءِ وَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَقُولُ  
قَالَ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا نَاكِبُتُ أَظْلَمَ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي  
صَاحِبِي هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي إِنْ قُلْتُ  
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا فَقُلْتُمْ  
كَذِبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
غَامِرٌ سَبَقَ بِالْخَبَرِ

يَا أَيُّهَا قُزَيْبَةُ وَتُوكُلُوا حِطَّةً

۱۷۵۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ مَسْبُوحٍ أَنَّهُ سَمِعَ  
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قِيلَ لِي أَسْرَائِيلُ ادْخُلُوا الْبَابَ  
سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ تَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ قَبْلَ أَنْ  
تَدْخُلُوا يَرْحَمَكُمُ عَلَى أَسْمَائِهِمْ قَالُوا حِطَّةٌ  
فِي شَعْرَةٍ

يَا أَيُّهَا قُزَيْبَةُ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ  
بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ  
الْعُرْفُ الْمَعْرُوفُ

دیکھتے ہوئے اپنے گھر کا دودھ والا بندہ کر لیا۔ پس حضرت ابو بکر  
دووں سے سوئے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ حضرت ابو الدانہ  
فرماتے ہیں کہ میں بارگاہ میں پہنچے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا  
یہ وقت تو کسی سچے شخص کے لئے ہے اوی کا بیان ہے کہ بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ پھر  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور درسا نا دا ا قصہ  
عرض کر دیا۔ حضرت ابو الدانہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آگیا، وہ حضرت ابو بکر ہی عرض  
کر رہے تھے کہ یا رسول اللہ! کیا انکی کھ سے بھرتی ہے  
اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کہا تم  
میرے ایسے ساتھی کو پھوڑ دو گے؟ کیا تم میرے ایسے  
ساتھی کو پھوڑ دو گے؟ بے شک میں نے کہا تھا کہ  
اسے لوگوں میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں  
تم سب نے کہا تھا کہ تو بھوٹ بولتا ہے، لیکن ابو بکر  
نے کہا تھا کہ آپ کی فرمائے ہیں، امام بخاری  
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حاضر سے نیکی میں سمجھت  
نے جا تا مراد ہے۔

وَقُولُوا حِطَّةً كَتَبْنَا

تمام میں غم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنه کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جب بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ، اودھ لے لو اسے میں بھڑا کرتے  
ہوئے داخل ہونا اور کہنا کہ ہم اسے گناہ معاف ہوں، ہم تمہاری  
خطائیں بخش دیں گے (سورۃ البقرہ، آیت ۵۸) تو انہوں  
نے حکم بدل دیا اور اپنے سروں پر گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے  
نیز کہتے ہوئے گئے کہ ہالی میں داخلے۔ (آیت ۱۶۱)۔

وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ كَتَبْنَا

(آیت ۱۶۹) اَعْرِضْ سے مراد ہے اچھا کام۔

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
قَدَامَهُ عِيشَةَ بْنِ جَحْشٍ بَيْنَ حَدِيثَيْنِ فَتَنَزَلَ  
عَلَى ابْنِ أَبِيهِ الْعَصْرَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ مِنَ النَّفَرِ  
الَّذِينَ يُنْزِلُهُمْ جُمُعَةً وَكَانَ الْقُرْآنُ أَصْحَابَ  
بَجَالٍ عَنْهُمْ وَمَكَانَتِهِ كَهَوْلًا كَانُوا أَوْ  
فَتَانًا تَقَانٌ عِيشَةَ لِابْنِ أَبِيهِ يَا ابْنَ أَخِي  
لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الْأَمِيرِ فَاسْتَأْذَنَ لِي عَلَيْهِ  
قَالَ سَلِّطْ ذَنْ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
فَاسْتَأْذَنَ الْحَرُوسُ فَاسْتَأْذَنَ لَهُ عُمَرُ فَلَمَّا  
جَعَلَ عَلَيْهِ قَالَ هِيَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ اللَّهُ  
مَا تَطْلُبُنَا الْبَحْرُ وَلَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ  
فَنُضِيبَ هَمَّ حَتَّى هَمَّرَ بِهِ فَقَالَ لَهُ الْحَسَرُ يَا  
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِي بِتَيْبَةٍ هَلَى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَا الْعُقُودَ مُرَبِّ الْعُرُبِ وَ  
أَخْرَجَ عَنِ الْجَاهِلِينَ دِيَارَ هَذَا مِنْ الْجَاهِلِينَ وَ  
اللَّهُ مَا جَاءَ نَهَا عَنْهُمْ حِينَ تَلَاَهَا عَلَيْهِ وَكَانَ  
وَقَدْ قَامَ عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ -

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّادٍ وَكَانَ مِنْ هِشَامِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا الْعُقُودُ  
وَأَمْرٌ بِالْعَدْلِ قَالَ مَا أَتَى اللَّهَ إِلَّا فِي أَخْلَاقِ  
النَّاسِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَادٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو اسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ الْعُمَرَاءَ مِنْ أَخْلَاقِ  
النَّاسِ أَوْ كَمَا قَالَ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب  
عیسہ بن جحش بن عبد اللہ آئے تو اپنے بھتیجے حضرت عمر کی  
پاس آکر ٹھہرے اور یہ حضرت عمر کے مقررین میں تھے۔ حضرت عمر کی  
بجلی مشورت میں قادی حضرت ابی ہریرہؓ ہیں جو اوہ لوگ  
ہوں یا جو ان۔ حضرت عیسیٰ نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ تمہاری  
کو میرا نمونہ تک رسائی ہے لہذا میرے لئے انکی خدمت  
میں حاضر ہونے کی اجازت ملے وہ انہوں نے جواب دیا کہ  
عمرؓ میں آپ کے لیے اجازت حاصل کر لوں گا۔ حضرت  
ابن عباس کا بیان ہے کہ جب حضرت عیسیٰ کے لیے  
اجازت طلب کی تو حضرت عمر نے اجازت دیدی جب یہ حضرت عمر کی  
خدمت میں حاضر ہوئے تو کہنے لگے کہ اے ابی خطاب! تم ان لوگوں  
میں پر مال لگاتے ہیں اور انہیں اس سے دو سیان بدل دینا چاہتے ہیں  
اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ انہیں بیٹے کا اسادہ تک کہا،  
لیکن حضرت عمرؓ نے کہا۔ اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی  
سے فرمایا ہے اے محبوب! احسان کرنا اختیار کر دو اور بھلائی کا  
حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر دو (آیت ۱۹۹) راوی کا بیان ہے  
کہ خدا کی قسم، حضرت عمرؓ نے اس حکم سے قضا نہ کیا اور  
انہوں نے جب اس آیت کی تلاوت کی تو اللہ کی کتاب کے  
آگے کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ آیت -  
تسے محبوب! درگزر سے کام لو اور بھلائی کا حکم دو یہ  
اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی تہذیب اخلاق کے لئے نازل فرمائی  
ہے۔ دوسری سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ  
عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو  
حکم فرمایا ہے اسے محبوب! درگزر سے کام لیا کر دو اور  
بھلائی کا حکم دو (آیت ۱۹۹) یہ لوگوں کو اخلاق حسنہ کا  
درس دیا ہے (اَوْ كَمَا قَالَ)۔





اور ان میں حائل ہو جائے اور یہ کہ تمہیں اس کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے  
(آیت ۱۲۲) اَشْجَبُوا عَاثِرًا مِّنْ جَاهِدٍ۔ لٰنَ تَجِدُکُمْ بَوَّازًا یُّدَارِی اَصْدَارَ کُرْسٰی

مفسرین کا یہ ہے کہ حضرت سعید بن مسقی نے معنی

اللہ عزہ نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے یہاں تھا کہ میرے پاس سے تمہیں اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا گریہ ہو۔ تمہارے لئے یہاں تھا کہ میرے پاس سے تمہیں اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا گریہ ہو۔ جب میں نماز پڑھتا ہوں تو حاضر ہار گاہ ہو گیا۔ تمہارے

فرمایا کہ میں میرے پاس سے تمہیں لے کر چلے دوں گا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

مے ایمان والو! اللہ اس کے رسول کے بلائے پر حاضر ہو جایا

کہ جب رسول نہیں بلائیں تو اس سے تمہیں ہر گز نہیں فرمایا۔ کیا

میں تمہیں قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت و مواظ ثواب یا

ماہیت) نہ بتاؤں اس سے پہلے کہ میں باہر نکلوں۔ جب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانے کے لئے باہر نکلتے تھے تو میں

نے مذکورہ و شاہد یاد کروایا۔ معاذ، شعبہ، غیب، مفسرین

عالم نے حضرت ابو سعید بن مسقی سے یہی سنا، جو نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک فرد تھے حضور نے ان سے

فرمایا کہ وہ سورۃ انفاس ہے جس کو سب مسلمان بھی

کہتے ہیں۔

### فَامَطَّلْ عَلَیْنَا جَبَابَةً کَاتِمَةً

اور جب بوسے کے لئے اللہ اگر ہی قرآن تیری طرف سے حق ہے

قریم پر اسماءوں سے پھر برسا، یا کوئی دوسرا مردہ ناک مذاب

ہم پر ہے (آیت ۳۶)۔ اِنِّیْ عِیْنُہٗ کَا قَوْلٍ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

یہاں قرآن کریم میں جس کو بارش کا نام دیا وہ مذاب ہے

اللہ ہی عرب بارش کو عین کہتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ

ہے۔ اُن کے بالوں ہونے کے بعد بارش نازل فرماتا ہے۔

عبدالحمید بن زید صاحب الزیادی سے روایت ہے کہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کو کہتے ہوئے سنا

کہ: اے اللہ اگر قرآن تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر اسماءوں سے

پھر برسا، یا کوئی دوسرا مردہ ناک مذاب ہم پر ہے (آیت ۳۶)۔ اس پر یہ

وجہ نازل ہوئی۔ اور اللہ کا کام نہیں کہ ان پر مذاب کہے

وَاِنَّہٗ اِلَیْہِ تَحْشُرُوْنَ اَسْجَبُوا اَحْبَبْنَا لِمَا  
یُحْبِبُّکُمْ یُصْلِحْکُمْ۔

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اسْحَقَ اَخْبَرَنَا زَوْجٌ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

سَعْدِ بْنِ خَفْصٍ عَنْ عَائِصِ بْنِ جَدَّةٍ عَنْ ابْنِ

سَعْدِ بْنِ الْمَعْلَنِ رَوَى قَالَ كُنْتُ اَمْرًا فَمَرَّ بِي

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِیْ

فَلَمَّا اَتٰہِ حَتّٰی صَلَّیْتُ ثُمَّ اَتٰیْتُہُ فَقَالَ مَا

مَعْلَکَ اَنْ تَاِیَ اَلْمُرِّ یَقُلُ اللّٰهُ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ

اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوا لِلّٰہِ وَارْجِعُوْا اِذَا دَعَاکُمْ

تَعَالٰی لَا قَلَمَ لَکُمْ اَعْظَمُ سُوْرَةٍ فِی الْقُرْاٰنِ قَدْ

اَنْ اَخْرَجَ فَاذْہَبْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وَسَلِّمْ لَیْخْرَجَ فَاذْکُرْتُ لَہٗ وَذَلَّ مَعَاذَ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ جَبْرِ عَنْ عَائِصِ بْنِ خَفْصٍ عَنْ ابْنِ سَعْدِ

بْنِ جَدَّةٍ عَنْ اَمِّ صَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِہَا

وَقَالَ یٰ اَیُّہَا الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ السَّبْعُ

الْمِثْرَی۔

بَابُ ۶۹ قَوْلُهُ وَاِذَا قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنَّا

لَهٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمَطْرْ عَلَیْنَا

جَبَابَةً مِنَ السَّمَاءِ اَوْ تَنْزِلْنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ قَالَ

ابْنُ عِیْنٍ مَا سَمِعَ اللّٰهُ تَعَالٰی مُکْبَرًا فِی

الْقُرْاٰنِ اِلَّا عَذَابًا اَوْ تَسْمِیَہُ الْعَرَبُ الْغَیْثُ

وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالٰی یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْ بَعْدِ مَا

قَطَرُوا۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

بْنِ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّادٍ شُعْبَةُ عَنْ

عَبْدِ الْحَمِیْدِ هُوَ ابْنُ کُرْدِیْدٍ صَاحِبُ الزَّیْلَعِی

سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رَوَى قَالَ اَلْبُحْرَانِیُّ اَللّٰهُمَّ اِنَّا

كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمَطْرْ عَلَیْنَا

حِجَابَةٍ مِّنَ السَّمَاءِ أَوْ أَنْتَنَا بَعْدَآبِ السَّجْدِ  
فَقُلْتُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ  
وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ  
مَا لَهُمْ إِلَّا لِيُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَقْسِدُونَ  
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْآيَةَ۔

بَاب ۶۹ قَوْلِهِ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ  
وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ  
يَسْتَغْفِرُونَ۔

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عَبْدِ الْمُجِيدِ صَاحِبِ الزُّيْلُوعِيِّ سَمِعَ أَنَسَ  
بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ  
هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمِطْهُ عَلَيْنَا  
حِجَابًا مِّنَ السَّمَاءِ أَوْ أَنْتَنَا بَعْدَآبِ السَّجْدِ  
فَقُلْتُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا  
كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا  
لَهُمْ إِلَّا لِيُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَقْسِدُونَ عَنِ  
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْآيَةَ۔

بَاب ۶۹ قَوْلِهِ وَكَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا  
تَكُونَ فِتْنَةً۔

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَيْثُ عَنْ بَكْرِ  
بْنِ عَمْرٍو عَنْ بَكْرِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرٍو الرَّحْمَنِ إِلَّا  
تَسْمَعُ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَإِنْ طَائِفَتَانِ  
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا أَجِدَ الْأَيَةَ فَمَا  
يَمْنَعُكَ أَنْ لَا تَقَاتِلَ كَمَا ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ  
فَقَالَ يَا ابْنَ أَبِي عَمْرٍو يَلْطِئُ الْآيَةَ وَكَ  
يَقَاتِلُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَجِدَ يَلْطِئُ الْآيَةَ الْآيَةَ الْآيَةَ

جب تک اسے محبوبہ! تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب  
کرنے والا نہیں ہے جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں ورنہ  
انہیں کیا سزا عذاب کے پر گئے ہوتے ہیں کہ اللہ انہیں  
عذاب نہ کرے حالانکہ وہ مسجد حرام سے روک رہے ہیں  
رہے ہیں (آیت ۲۲ تا ۲۴)۔

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ كَاتِلِ

اور اللہ کلام نہیں کہ ان پر عذاب کرے جب تک اسے محبوبہ!  
تم ان میں تشریف فرما ہو (آیت ۲۲)۔

عبد المجید صاحب الزیلعی نے حضرت انس بن مالک  
رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جوہن نے کہا: اے اللہ!  
اگر یہی قرآن میرے نزدیک حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی  
بارش برسا یا ہم پر آدھ کوئی درد ناک عذاب لے آ  
(آیت ۲۴) اس پر یہ وحی نازل ہوئی: اور اللہ کلام نہیں کہ  
ان پر عذاب کرے جب تک اسے محبوبہ! تم ان میں تشریف فرما  
ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں ہے جب تک وہ بخشش  
مانگ رہے ہیں اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب  
نہ کرے جبکہ وہ تو مسجد حرام سے روک رہے ہیں  
(آیت ۲۲ تا ۲۴)

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً كَاتِلِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ایک  
آدمی آیا پھر کہنے لگا: اے ابو عبد الرحمن! کیا آپ نہیں سنے جو اللہ تعالیٰ نے  
اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ اگر مسلمانوں کے درمیان آپس میں لڑائی ہو  
الہجرات (آیت ۹) پھر آپ کو کوئی چیز ملے کہ اس سے لڑنے سے روکی ہے حالانکہ  
اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔ انہوں نے جواب فرمایا کہ  
اے پیغمبر! مجھے اس آیت میں تاویل کے مسلمانوں سے نہ لڑنا زیادہ  
پسند ہے نسبت میں کہ میں اللہ تعالیٰ کے اس حکم و حکم والی آیت میں  
تاویل کروں کہ مسلمانوں کو جان بوجھ کر قتل کرے (سورۃ النساء  
آیت ۷۵) وہ شخص کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں کہ: دین سے لڑو

يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَدِّيًا  
إِلَى آخِرِهَا قَالَ كَانَ اللَّهُ يَقُولُ وَكَاتِلُوهُمْ  
حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ قَالَ ابْنُ حُمَرٍ قَدْ  
كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْإِسْلَامُ قَبِيلًا فَكَانَ  
الْمُجِدُّ يُفْتَنُ فِي دِينِهِ إِنْ يَقُولُوا قَرَأْنَا  
بِوَيْفُكُمُ حَتَّى كُنَّا الْإِسْلَامَ قَوْمًا فَلَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ  
أَقْلًا رَأَى أَنَّهُ لَا يُؤَافِقُهُ نَيْسًا يُرِيدُ كَسَالًا  
فَمَا قَوْلُكَ فِي هِلَالٍ وَعُمَانٍ قَالَ ابْنُ حُمَرٍ  
مَا تَرَى لِي عَلَى ذَوْعَمَانَ أَمَا عُمَانُ فَكَانَ  
اللَّهُ قَدْ مَعَاذَهُ فُلْكَهُمُ أَنْ يَخْرُجَهُ  
وَأَقَامَ قَبْلَ نَابِ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتْنَهُ وَأَشَارَ بِسَيْفِهِ وَهَدَاهُ  
إِلَيْتُهُ أَمَلْتُهُ حَيْثُ تَرَوْنَ

۱۷۶۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَنَّ دَبَّةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي  
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَيْنًا أَوْ إِلَيْنَا  
ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ كَيْفَ كُنْتَ فِي الْقِتَالِ  
الْقِسْمِ فَقَالَ وَهَلْ تَدْرِي مَا الْيُسُفُ كَانَ  
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدِرُ الشُّرُكِيَّةَ  
وَكَانَ الدُّخُولُ عَلَيْهِمْ مُؤَسَّسَةً وَنَاسٌ كَقِتَابِكُمْ  
هَلِ الْمُلُوكُ

بَابُ ۶۹۶- قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ  
حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ  
عَشْرُونَ صَافِقُونَ يُغْلِبُوا مِائَتِينَ وَإِنْ يَكُنْ  
مِائَتُونَ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا  
يَا أَيُّهَا قَوْمُ لَا يَفْقَهُونَ

۱۷۶۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَنَّ اللَّهَ حَدَّثَنَا  
سُعْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمَارٍ لَقَا نَزَلَتْ

یہاں تک کہ کوئی مسخّر نہ ہو (سورہ البقرہ آیت ۱۹۳) حضرت ابی عمر  
نے فرمایا کہ یہ کام تو ہم مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ  
میں کر چکے ہیں کیونکہ اس وقت مسلمانوں کی تعداد تیس تھی لہذا کافروں کے  
دین میں فتنہ نہ پڑے کہ کسی کو قتل کر دیتے اندکی کو قید کرتے تھے یہاں تک کہ  
مسلمان اکثریت میں آئے ہند فتنہ کا نام و نشان مٹ گیا جب اس شخص نے  
دیکھا کہ یہ اس کی موت نہیں فرما رہے جیسا کہ وہ بیان کر رہا ہے تو اس نے  
کہا کہ علی اور عثمان کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں ؟  
حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں حضرت علی اور حضرت  
عثمانی (رضی اللہ عنہما) کے بارے میں کیا کر سکتا ہوں جب کہ  
حضرت عثمان کی لغزش اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادی لیکن نہیں  
وہ معافی ناپست ہے۔ یہ ہے حضرت علی تو وہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے سینا چھانڈ بھائی اور داماد ہیں اللہ تعالیٰ سے  
اشاہہ کر کے فرمایا کہ یہ ہے ان کا گھر رسول اللہ کے در و درخت  
کے ساتھ جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔

سعد بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہما  
ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک شخص نے ان سے کہا کہ یہ جو  
قتل و قتل اور فتنہ و فساد کی گرم بازاری ہو رہی ہے اس کے  
بارے میں آپ کی کیا رائے ہے ؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم  
جانتے ہو کہ فتنہ کس کو کہتے ہیں ؟ منور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے شریعت سے جو آزمائش کی کیونکہ کفار کے نزدیک جانا نامتد میں  
جدا ہونا تھا۔ ہذا وہ جنگ آزمائی و جاننازی تباری طرح تاج و  
تخت یا ملک گیری کے لئے نہ تھی۔

حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ التَّحَالِیٰ التَّحَالِیٰ

اسے حریص کی خبر دینے والے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں  
کے بیس صبر والے ہوں گے تو وہ سو پر غالب آئیں گے اور تم میں  
کے سو ہوں تو کافروں کے ہزار پر غالب آئیں گے اس  
لئے کہ وہ کچھ نہیں دیکھتے (آیت ۶۵)

حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت  
اگر تم میں کے بیس صبر والے ہوں گے تو وہ سو پر غالب آئیں گے (آیت ۶۵)

نازل ہوئی تو مسلمانوں پر لازم کر دیا گیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ سفیان بن عیینہ نے کئی دفعہ یہ بھی کہا جینٹلس مسلمان دو سو کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگیں اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ اب اللہ نے تم پر تخفیف فرمائی۔ (آیت ۱۷) پس یہ لازم کر دیا گیا کہ سو مسلمان دو سو کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگیں۔ ایک دفعہ سفیان نے یہ بھی بیان کیا کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دے، اگر تم میں کے پیش صیولہ ہوں، سفیان کہتے ہیں کہ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں امر معروف و نہی کا لشکر میری ہی اصول یا حکم کا فرما ہے۔

الَّذِينَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ فِي تَسِيرِهِمْ  
اب اللہ نے تم پر تخفیف فرمائی اور اسے معلوم ہے کہ تم کمزور ہو (آیت ۶۹)۔

بھی بنی عبد اللہ سلمی، عبد اللہ بن مبارک، جریر بن حازم، زبیر بن جریج، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی، اگر تم میں کے پیش صیولہ ہوں تو دو سو پر غالب آؤ گے (آیت ۶۵) تو مسلمانوں کو اس میں نکل محسوس ہوئی جبکہ یہ فرض ہو گیا کہ ایک مسلمان دس کافروں کے مقابلے سے نہ بھاگے۔ اس کے بعد تخفیف آگئی اور فرمایا گیا کہ اب اللہ نے تم پر تخفیف فرمائی اور اسے معلوم ہو کہ تم کمزور ہو۔ پس اگر تم میں کے سو ہوں تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے (آیت ۶۶)۔ راوی کا بیان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تخفیف فرمادی تو جس قدر تخفیف فرمائی گئی کسی کے مطابق مسلمانوں کے صبر و استقلال میں کمی واقع ہو گئی۔

إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا  
مِائَتِينَ لَكُتِبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَقْتُلُوا جِدًّا  
عَشْرًا ۖ قَالَ سَفِينٌ غَيْرَ مَسْرُوعٍ أَنْ لَا يَقْتُلُوا عَشْرًا  
مِنْ مِائَتِينَ ثُمَّ نَزَلَتْ الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ  
الْآيَةَ كُتِبَ أَنْ لَا يَقْتُلُوا مِائَةً وَمِنْ مِائَتِينَ زَادَ  
سُكُونًا مَسْرُوعٌ نَزَلَتْ حَوْضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى  
الْقَتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَابِرُونَ كَالْ  
سَفِينِ ۖ وَقَالَ ابْنُ شَبْرُمَةَ دَارَى الْأَمْرِ  
بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ هِيَ الْمَكْرَةُ مِثْلُ هَذَا۔  
يَا بَنِي ۶۹ قَوْلُهُ الَّذِي خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ  
وَعَلِمَ أَنْ يَنْفَعَكُمْ ضَعْفًا الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ  
مَعَ الصَّابِرِينَ ۝

۶۹۔ اِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَمِيِّ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ  
بْنُ حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ جَرِيْجٍ  
عَنْ جَرِيْجٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَابِرُونَ  
يَغْلِبُوا مِائَتِينَ ثُمَّ ذَكَرَ عَلَى السَّلَمِيِّ  
وَحِينَ قُرِئَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَقْتُلُوا جِدًّا  
مِنْ عَشْرَةٍ تَجَاءَرَتِ الْخُفُفُ فَقَالَ الْآنَ  
خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنْ يَنْفَعَكُمْ ضَعْفًا  
فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا  
مِائَتَيْنِ قَالَ فَلَمَّا خَفَّفَ اللَّهُ عَنْهُمْ مِنْ  
الْعِدَّةِ نَقَصَ مِنَ الصَّابِرِينَ بِقَدْرِ مَا خَفَّفَ  
عَنْهُمْ ۝

بِفَضْلِهِ تَعَالَى اٹھارہواں پارہ ختم ہوا

## پارہ ۱۹

### بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

#### • سورۃ براءۃ

وَلَيْجِبَنَّ كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي سَبِيٍّ الشَّقَّةَ الشَّرَّ  
الْحَبَالِ الْفَسَادُ وَالْحَبَالِ الْغَوْتُ وَلَا تَعْتَبِي  
كَأَنْ تَوْبَخِي حَكْمًا وَكَرْهًا وَاحِدٌ مَدَّ خَلًا  
تَيَّدُ خُلُونٌ فِيهِ يَحْمَحُونَ يَسْمِعُونَ  
وَالْمَوْتِ كَأَنْ تَتَغَيَّبَ أَنْفَلَيْتَ بِهَا الْأَرْضُ  
أَهْوَى الْقَاءُ فِي هَوَا عَذَبٍ خَلَدٍ  
عَدَّتْ بِأَرْحَافٍ أَفْ أَسْمَتْ وَمِنْهُ مَعْدِنٌ  
وَقِيلَ لِي مَعْدُونٌ مَعْدِي فِي مَنِيَّتِي مَعْدِي  
الْخَوَالِفُ الْخَالِفُ الَّذِي خَلَفَنِي فَتَعَدَّ  
بَعْدِي وَمِنْهُ يَخْلَعُهُ فِي الْغَايِبِينَ وَيَجُودُ  
أَنْ يَكُونَ النَّسَاءُ مِنَ الْغَايِبَةِ وَإِنْ كَانَ  
حَبْنَةُ الدُّكُونِ حَلَاتُهُ لَحَرِيْوُ حَبْدُ  
عَلَى تَقْدِيرِ جَمْعِهِمْ إِلَّا سَحَرَفَانِ فَنَارِمْ  
وَقَوَائِمُ وَهَالِكُ وَهَوَالِكُ الْخَيْرَاتِ  
وَاحِدٌ مَا خَيْرُهُ ذِي هُوَ أَجْمَلُ مَرْجُونُ  
مَوْخَرُونَ الشَّقَا شَفِيرٌ وَهُوَ حَذُّهُ وَ  
الْجُرْفُ مَا تَجَرَّفَتْ مِنَ الشُّيُورِ فَالْأَدْوِيَّةُ هَلْ  
هَلْ تَرْتَبِعُ أَلْ تَقْوَاتِ الْبِئْرُ إِذَا الْهَدْمَتْ  
وَأَنَّهُمْ مَثَلُهُ لَا قَاءَ شَقَقَا وَكَرَفَا وَقَالَ

#### سورۃ التوبہ

وَلَيَجِبَنَّ كُلُّ شَيْءٍ أَدْخَلْتَهُ فِي سَبِيٍّ الشَّقَّةَ الشَّرَّ  
الْحَبَالِ الْفَسَادُ وَالْحَبَالِ الْغَوْتُ وَلَا تَعْتَبِي  
كَأَنْ تَوْبَخِي حَكْمًا وَكَرْهًا وَاحِدٌ مَدَّ خَلًا  
تَيَّدُ خُلُونٌ فِيهِ يَحْمَحُونَ يَسْمِعُونَ  
وَالْمَوْتِ كَأَنْ تَتَغَيَّبَ أَنْفَلَيْتَ بِهَا الْأَرْضُ  
أَهْوَى الْقَاءُ فِي هَوَا عَذَبٍ خَلَدٍ  
عَدَّتْ بِأَرْحَافٍ أَفْ أَسْمَتْ وَمِنْهُ مَعْدِنٌ  
وَقِيلَ لِي مَعْدُونٌ مَعْدِي فِي مَنِيَّتِي مَعْدِي  
الْخَوَالِفُ الْخَالِفُ الَّذِي خَلَفَنِي فَتَعَدَّ  
بَعْدِي وَمِنْهُ يَخْلَعُهُ فِي الْغَايِبِينَ وَيَجُودُ  
أَنْ يَكُونَ النَّسَاءُ مِنَ الْغَايِبَةِ وَإِنْ كَانَ  
حَبْنَةُ الدُّكُونِ حَلَاتُهُ لَحَرِيْوُ حَبْدُ  
عَلَى تَقْدِيرِ جَمْعِهِمْ إِلَّا سَحَرَفَانِ فَنَارِمْ  
وَقَوَائِمُ وَهَالِكُ وَهَوَالِكُ الْخَيْرَاتِ  
وَاحِدٌ مَا خَيْرُهُ ذِي هُوَ أَجْمَلُ مَرْجُونُ  
مَوْخَرُونَ الشَّقَا شَفِيرٌ وَهُوَ حَذُّهُ وَ  
الْجُرْفُ مَا تَجَرَّفَتْ مِنَ الشُّيُورِ فَالْأَدْوِيَّةُ هَلْ  
هَلْ تَرْتَبِعُ أَلْ تَقْوَاتِ الْبِئْرُ إِذَا الْهَدْمَتْ  
وَأَنَّهُمْ مَثَلُهُ لَا قَاءَ شَقَقَا وَكَرَفَا وَقَالَ

جیسا کہ شاعر نے کہا ہے :-

اِذَا مَا قُمْتُ اُنْجَلْهَا بِلَيْلٍ

تَاَذَةُ اَهْلَةَ الرَّحْلِ الْخَزِينِ

۶۹۸ • بِأَمْرِ قَوْلِهِمْ بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَا أُوذُنُ يُصَدِّقُ تَطْيِيرُهُمْ وَ تَزْكِيَتُهُمْ وَ تَحْوُهُمْ كَيْتُ الرُّكُوءِ الْقَاعَةِ وَ الْإِحْدَاصِ لَا يُؤْتُونَ الرُّكُوءَ لَا يَسْهَوُونَ اِنْ رَأَوْا اِلَّا اِنَّهُ يُضَاهَوْنَ يَسْهَوُونَ

۱۷۶۵ • حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ اخِرُ الْيَمَةِ تَرَلْتُ يَسْعَتُوكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ وَ اخِرُ سُورَةِ تَرَلْتُ بَرَاءَةَ

۶۹۹ • بِأَمْرِ قَوْلِهِمْ لَيْسَ بَعْضُ الْكَافِرِينَ اُسْعَةً اَشْهَرُ وَاَعْلَمُوا اَنْكُمْ عَيْرُ مَدِيْنَةٍ اِنَّهُ وَاَنَّ اِنَّهُ مَخْرِي الْكَافِرِينَ سَيُخَوَّ سَيُخَرُّوْا

۱۷۶۶ • حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفْرِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَفِيْلُ بْنُ اَبِي شَهَابٍ وَ اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ اَمَّا هَرَيْرَةَ قَالَ تَعْنِي اَبُو بَكْرٍ فِي يَلَدِ الْحَاجَةِ فِي مُوَدِّيْنَ بَعَثَهُمْ يَوْمَ الْاَخِرِ يُوَدُّوْنَ بِمَعْنَى اَنْ لَا يَخْرُجَ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَ لَا يَكْفُرُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَدْ اُرْدِفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْنِي بِنِ اَبِي طَالِبٍ وَ اَمْرَةً اِنْ يُؤَدِّدَ بِبَرَاءَةِ قَالَ اَنْتُمْ هَرَيْرَةَ فَتَاَذُنُ مَعَهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْاَخِرِ فِي اَهْلِ مَدِيْنَةِ بَرَاءَةَ وَ اَنْ لَا يَخْرُجَ

آہ گت ہوں میں جب اتر کر شب کے دریاں  
شبِ فتنہ غمزدہ لب پر رہے داتا ہے فتن

بَرَاءَةُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ کی تفسیر  
بیزاری کا حکم سنا ہے اللہ کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں  
کو جن سے تمہارا معاہدہ تھا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ دونوں اس کو  
کہتے ہیں جو ہر ایک کی بات سن کر یقین کرے۔ تطییر تہم و تزکیتہم  
دونوں اسمیں اللہ سے قریب یعنی لحاظ بہت سے ہیں جیسے ازکاة  
اور الطاعة اور الاغصا۔ اَنْ تَكُونَ الرُّكُوءَ یعنی وہ خدا کے واحد کی  
گواہی نہیں دیتے۔ یضاهون اسی طرح کی بات کہتے ہیں۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو بن حازمہ رضی  
اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت  
یہ ہے اسلئے محبوبہ تم کے نزدیک چھتے ہیں تم فرماؤ کہ اللہ نہیں بھلا کر کے  
ہمارے میں توئی دیتا ہے اللہ سب سے آخر میں نازل ہونے  
والی سورت، سورۃ التوبہ ہے۔

فَيَسْخَرُوا فِي الْاَسْرَافِ کی تفسیر  
تو جادہ میسے زمین میں پھوڑا دیا جائے کہ کوئی تم کو شکا نہیں سکتے اور  
اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔ (آیت ۲) سَخَرُوا  
کر دے پھلوں پر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت  
ابو بکر صدیق نے جب وہ میرے حجاج تھے، اعلان کرنے والوں کے  
ساتھ بھی کر دیا، انہر کوئی میں یہ اعلان کیا جائے کہ اس سال کے  
بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اللہ کوئی شخص نہ تھا جو گناہ کا  
طواف نہ کرے۔ حمید بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر  
کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب  
کو روانہ فرمایا کہ کافروں سے بیزاری کا اعلان کر دینا۔ حضرت  
ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے بھی ہماری ساتھ یوم النحر  
کو متنی میں بیزاری کا اعلان کیا اور یہ بھی کہا کہ اس  
سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص نہ  
ہو کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔



بَعْدَ الْعَامِ مُشِيرًا وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَرِيَانًا  
**باب قولہ وَاذَانُ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ**  
 إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ  
 الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ فَإِنْ تُبَسِّرُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ  
 وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ عَصِيتُمْ عِزَّةَ اللَّهِ  
 وَتَبَسَّرُوا مِنَ الْإِذِينِ كَفَرُوا بِعَذَابِ الْبَلَاءِ إِذْ تَنْهَوْنَ  
 عَنْهُمُ

۱۷۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
 النَّبِيُّ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ قَالَ لَنَا شَهَابٌ فَأَخْبَرَنِي  
 حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ زَيْدًا قَالَ تَعْلَمُ  
 أَبُوبَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي التَّوْدِينَ بَعْدَهُمْ  
 يَوْمَ التَّخْرِيقِ ذِي نَوْنٍ بِمَعْنَى أَنْ لَا يَحْتَرِفُ  
 الْعَامِ مُشِيرًا وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَرِيَانًا  
 قَالَ حَمِيدٌ قَرَأْتُ التَّيْقُ صَيْدَ اللَّهِ عَلَيْهِ  
 وَتَسْلَمُ لِعَلَّيْ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤْذَنَ  
 بِهِ أَمْرًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَنَ مَعَنَا عِيْنِي  
 فِي أَهْلِ مَقِيٍّ يَوْمَ التَّخْرِيقِ بِرَأْسِهِ وَأَنْ لَا يَحْتَرِفَ  
 بَعْدَ الْعَامِ مُشِيرًا وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ  
 عَرِيَانًا

**باب قولہ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ**  
**الْمُشْرِكِينَ**

۱۷۶۸- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ  
 إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى  
 أَنَّ حَمِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا  
 هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى فِي الْحَجَّةِ  
 الَّتِي أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 غَيْرَ قَبْلِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي سَهْطٍ يُؤْذَنُ فِي  
 النَّاسِ أَنْ لَا يَحْتَرِفَ بَعْدَ الْعَامِ مُشِيرًا وَلَا  
 يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَرِيَانًا فَكَانَ حَمِيدٌ يَقُولُ

**وَاذَانُ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ** کی تفسیر  
 اور سنائی جا رہا ہے، اللہ اس کے رسول کی طرف سے سب لوگوں  
 میں اعلان کرے گا کہ اللہ بیزار ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول، تو  
 اگر تم توہ کو توہ سے الگ کر دے اور اگر نہ پھر تو وہ ان کو کہہ گا کہ  
 تم نے اللہ اور اس کے رسول کو توہ سے الگ کر دیا ہے اور اگر نہ  
 پھر تم انہیں بتا دینا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر  
 (میر جاہ) نے مجھ سے سنائی کہ ان کے ساتھ بیچا کہ یوم النحر کو  
 منی میں اعلان کیا جائے گا اس سال کے بعد مشرک حج نہ کرے اور  
 کوئی شخص نہ لگا ہو کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔ حمید بن عبد الرحمن  
 بن عوف کا بیان ہے کہ ان کو بھیجی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 حضرت علی کو بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ مشرکوں سے بیزاری کا اعلان  
 کر دیں چنانچہ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے پہلے  
 ساتھ منی میں حج النحر کو بیزاری کا اعلان کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہ اس سال  
 کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص نہ لگا ہو کہ  
 بیت اللہ فریفت کا طواف نہ کرے۔ (گو یا سلسلہ)  
 میں اسلام اس درجہ غالب اور کفر اتنا مغلوب  
 ہو گیا تھا۔

**إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ** کی تفسیر

حمید بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ  
 رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضرت ابو بکر صدیق کو جب  
 حجۃ الوداع سے پہلے حج کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے امیر مومنین کو انہوں نے مجھ لوگوں کی ایک جماعت کے  
 ساتھ یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی  
 مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص نہ لگا ہو کہ بیت اللہ کا طواف  
 نہ کرے۔ حمید بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ  
 کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یوم النحر سے مراد

يَوْمَ التَّحْدِثِ يَوْمَ الْحَيِّمِ الْكَبِيرِ مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تجہ اکبر کا دن ہے (یعنی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ)

• بِأَمْرِ قَوْلِهِ فَقَاتِلُوا أَيْتَةَ الْكُفْرِ لَكُمْ لَا أَيْمَانَ لَكُمْ

فَقَاتِلُوا أَيْتَةَ الْكُفْرِ أَنْتُمْ لَا أَيْمَانَ لَكُمْ

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي دُحَيْبٍ قَالَ كُنَّا بِعَنْدِ حَدِيثِهِ قَالَ مَا بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ هَذِهِ الْأَيَّةِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ وَلَا مِنْ الْمَنَافِقِينَ إِلَّا أَرْبَعَةٌ فَقَالَ أَعْرَابُ الْكُلُوفِ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغِيرُونَ قَالَ فَلَا مَدْرِي خَمَا بَالٌ هُوَ ذَاكَ الْيَوْمَ يُبْقَرُونَ يَوْمًا وَيَسْقُونَ أَغْلًا قَتَلْنَا أَوْ لَيْسَ لَكَ الْيَوْمَ أَجَلٌ لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةٌ أَحَدُهُمْ هَيْبَةُ كَيْسَرٍ كَوْثَرُ آبِ الْمَاءِ الْبَارِ دَوْلٌ وَجَدَ بَرْدًا.

زید بن وہب کا بیان ہے کہ ہم حضرت حدیث بن ابی حنیفہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ اس آیت کے مخالفین و کفار سے صرف تین اور منافقوں میں سے چار باقی رہ گئے ہیں۔ اس پر ایک اعرابی کہنے لگا کہ آپ حضرات تو کچھ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں، لہذا آپ جانتے ہوں گے، اور ہمیں ان لوگوں کے بارے میں بتائیے جو ہمارے گھروں میں غلبہ لگا کر عمدہ چیزیں چور کر رہے جاتے ہیں۔ حضرت حدیث نے فرمایا کہ وہ منافقان لوگ ہیں لیکن منافقین میں سے صرف چار ہی زندہ رہ گئے ہیں ان کے پیلوں میں سے آٹن بڑھا ہو گیا ہے کہ اگر وہ ٹھنڈا پانی پئے تو اس کی ٹھنک محسوس نہیں کر سکتا۔

• بِأَمْرِ قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَبْرُؤُونَ بِعَذَابِ أَلِيمٍ

وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَابِيَّ حَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ كُنْزٌ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَفْرَعًا.

عبد الرحمن اعرجی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جس کے پاس جمع کیا ہوا مال (ناہائز) ہو گا وہ قیامت کے روز گنہگار سا نپ بن جائے گا۔

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ حَصْبَيْنَ عَنْ شَرِيحَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى أَبِي قَتَيْبٍ بِالْبَدَا فَعَلْتُ مَا تَرَكْتُ يَهْدِيهِ إِلَّا مَا رَأَيْتُ قَالَ كُنَّا بِالشَّامِ فَقَرَأْتُ وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا

زید بن وہب کا بیان ہے کہ نہ بدو کے مقام پر میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، تو میں نے اس سے دریافت کیا کہ یہی (غیر آزاد) جگہ میں آپ کو کیا چیز لے آئی ہے؟ فرمایا کہ ہم ملک شام میں تھے تو میں نے یہ آیت پڑھی۔ اللہ وہ کہ جگہ کہہ سکتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں

يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ  
قَالَ مَعْزُومٌ مَا هَذِهِ فَيُنَادِي مَا هَذِهِ إِلَّا فِي أَهْلِ  
الْكِتَابِ قَالَ قُلْتُ إِنَّهَا لَفَيْتُمْ وَ  
فِيهِمْ

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يُجْزَىٰ عَنِهَا  
فِي نَارٍ جَهَنَّمَ فَيُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ  
جُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كُنْتُمْ  
يَذُنُّكُمْ قَدْ وَخَوَّأْتُمْ كُنْتُمْ تَكْثُرُونَ وَ  
قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ بَيْنَ مَعْقِدٍ

۱۴۴۳ - حَدَّثَنَا أَبُو عَنِ ابْنِ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ  
عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ  
الْعَرَفَةَ قَالَ هَذَا أَقْبَلَ أَنْ تَنْزَلَ  
السَّكَاةَ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللَّهُ طَهْرًا  
لِلْمَوَالِ

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ  
اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ الْفَيْمُ  
هُوَ الْفَيْمُ

۱۴۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
حَدَّثَنَا هَمْدَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ مَحْمُودِ  
عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنَّ الشُّهُورَ قَدْ اسْتَدَارَتْ كَهَيْئَتِهَا يَوْمَ خَلَقَ  
اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنَ الشَّهْرِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا  
مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ تِلْكَ مَتَوَاتِرُ الْبَيَاتِ ذُو الْقَعْدَةِ  
ذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبٌ مَضَى إِلَيْنِ  
جَمَادَى وَشَعْبَانَ

بَابُ قَوْلِهِ تِلْكَ اثْنَتَا عَشْرًا فِي  
الْفَيْمِ مَعْنَا نَاصِرٌ مَكَاتُ الشَّكَاةِ قَبِيلَةٌ  
مِنَ السُّكُونِ

کرتے ہیں جو بخاری سنائے دو ناگ عذابی کی (آیت ۲۴) اس پر  
حضرت معاذ یہ کہنے لگے کہ یہ آیت ہمارے متعلق نہیں بلکہ یہ تو  
اپنی کتاب کے واسطے میں ہے۔ حضرت ابو ذر نے جواب دیا کہ نہیں  
بلکہ یہ ہم سب کے متعلق ہے۔

یَوْمَ يُجْزَىٰ عَنِهَا  
جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داخل  
کے ان کی پیشانیوں اور گردنوں اور پیٹوں پر ہے وہ جو  
تم نے اپنے لئے جو کر رکھا تھا۔ اب چکھو مزہ اس  
جوڑے گا۔

حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ  
یہ بات زکوٰۃ کی فرضیت نازل ہونے سے پہلے  
کی ہے۔ جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا تو باقی  
مال کو اللہ تعالیٰ نے پاک قرار دے دیا۔

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عَنِ التَّحْرِيمِ  
بیشک ہندوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں جب سے  
اس نے آسمان اور زمین بنائے۔ ان میں سے چار حرمت والے  
ہیں۔ ان تین مہینوں سے مراد ہے سیدھا۔

حضرت ابن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس روز سے  
آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا گیا، اسی دن وہ دورہ  
کرتے ہوئے پھر اپنی اسی حالت پر ہے، یعنی سال  
بارہ مہینے کا ہوتا ہے جن میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں ان میں  
تو حرام ہیں یعنی ذو القعدہ، ذوالحجہ اور محرم۔ پھر تین مہینے  
ہے جو حرام نہیں بلکہ اگر کھانا ہے اور یہ جمادی الاخریٰ و  
شعبان کے مابین ہے۔

ثَانِي اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَايَةِ  
دوسری سے دوسرا جب وہ دونوں طاری تھے یعنی ہمارا مدعا  
ہے اس لئے کہ یہ غایت کے وزن پر سکون سے بتا رہے۔

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُشَيْنُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَوَى عَنْ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَاكِرَةِ أَيْتُ أَشَارَ  
النَّبِيِّ كَيْفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَوَافِلُ أَحَدِهِمْ  
رَفَعَهُ قَدَمَهُ مَا نَأْتِيكَ مَا ظَنَنْتُ بِأَتَيْنِي اللَّهُ  
تَاللَّهِ مَا

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ زَيْدٍ مَوْلَى  
عَيْنِ ابْنِ عَتٍّ بِرِوَايَةِ أَبِيهِ قَالَ جَاءَنِي وَقَعَ مَيْسَرَةٌ  
وَبَيْنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قُلْتُ أَبُوهُ الزُّبَيْرُ دَامَتْ  
أَسْمَاءُ وَحَدَّثَنِي عَائِشَةُ وَجَدْتُ أَبُوبَكْرٍ  
وَحَدَّثَنِي صَبِيحَةُ قُلْتُ لَسْتُ بِأَنْ أَسْنَادُهُ  
فَقَالَ حَدَّثَنِي فَشَعْنَةُ الشَّرَّانُ وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ  
جُرَيْجٍ

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُعِينٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ  
ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مُنَيْبٍ وَكَانَ يَسْأَلُهُمَا  
شَيْءٌ فَخَذْتُ عَلَى ابْنِ عَتٍّ بِهِ فَقُلْتُ أَمْرِي بِهِ  
أَنْ تَقَاتِلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَتَجْعَلَ حُدُودَ اللَّهِ فَفَعَلَ  
مَعَادُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ ابْنَ امْرِئِ بْنِ أَبِي  
مُحَمَّدٍ وَابْنُ دَاوُدَ لَا أُجِدُّهُ أَبَدًا قَالَ  
قَالَ النَّاسُ بَابِعُ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقُلْتُ دَاوُدُ  
بِهَذَا الْأَمْرِ عَدُوٌّ أَمَّا أَبُوهُ فَحَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ الرُّسُولَ وَأَمَّا جَدُّهُ  
فَصَدِيقُ الْعَاكِرَةِ يُرِيدُ أَبَا بَكْرٍ وَأَمَّا خَدَاتُ  
الْبَيْتِ ابْنِ يُرِيدُ أَسْمَاءَ وَأَمَّا خَلْفَةُ فَتَا مَرْ  
الْمُؤْمِنِينَ يُرِيدُ عَائِشَةَ وَأَمَّا عَمَّتُهُ فَوَجْهُ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ خَدِيجَةَ وَأَمَّا عَدُوٌّ

حضرت انس کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ غار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں تھا۔ میں نے مشرکوں کے قدم دیکھے تو عرض گزار ہوا۔ یہ رسول اللہ اگرین میں سے کسی نے اپنے قدم کھاسے تو ہمیں دیکھ لے گا۔ حضور نے فرمایا۔ اُن دو کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے اللہ تعالیٰ جن کا نیکو ہو۔

ابن ابی ملیک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب ان کے والد عبد اللہ بن زبیر کے درمیان (خلافت کے مسئلے پر) تیل و قال ہوئی تو میں نے کہا کہ ان کے والد محترم حضرت زبیر ان کی والدہ محترمہ حضرت اسماءؓ کی خالہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے نانا جان حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خالہ حضرت صفیہؓ ہیں میں نے سفیان سے کہا کہ اس کی سند تو بیان کرو۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی پھر ایک آدمی نے انہیں باتوں میں لگا لیا اور انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ابن جریر نے بیان کی۔

ابن جریر نے ابن ابی ملیک سے روایت کی کہ جب دونوں حضرات (حضرت عبد اللہ بن عباسؓ اور حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ) میں اختلاف ہو تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا۔ کیا آپ عبد اللہ بن زبیر سے لڑنا اللہ کی قسم کی حرمت کو حلال کرنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ خدا کی پناہ یہ جرات تو اللہ تعالیٰ نے عبد اللہ بن زبیر اور ان کی امیر سے کی ہے کہ وہ اسے حلال نہ ٹھہرائیں اور خدا کی قسم میں تو اسے کسی حلال نہیں ٹھہراؤ گا ان کا بیان ہے کہ لوگوں نے محبت سے کہا کہ آپ عبد اللہ بن زبیر سے بیعت کر لیں، میں نے انہیں جواب دیا کہ یہ چیز ان سے حد نہیں کیونکہ ان کے والد محترم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری ہیں، یعنی حضرت زبیرؓ ان کے نانا حضور کے بارگاہ میں یعنی حضرت عائشہ صدیقہؓ کی والدہ کا لقب ذات الطاہرین ہے یعنی حضرت اسماءؓ کا۔ ان کی خالہ ام المؤمنین ہیں یعنی حضرت عائشہ صدیقہؓ۔ انکی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبیرہ مطہرہ ہیں یعنی حضرت خدیجہؓ وہ

الَّتِي مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَدَّ لَهُ يُرِيدُ مَقَرَّ  
حُكْمٍ عَنِيفٍ فِي الْإِسْلَامِ قَارِيٌّ بِتَقَرُّ الزَّانِ وَاللَّهُ  
إِنْ وَصَلُونِي وَصَلُونِي مِنْ قَرِيبٍ وَإِنْ رُبُّونِي  
رَبِّي أَلْفَ عَشْرٍ كَمَا أَثَرُ الشَّوَيْتِ وَ  
الْأَسَامَاتِ وَالْحَمِيدَاتِ يُرِيدُ أَنْ يُطْعَمَ مِنْ  
بَيْتِ أَسَدٍ بَنِي تَوَيْتٍ وَبَنِي أَسَامَةَ وَبَنِي أَسَدٍ  
أَنْ أَتَى ابْنُ النَّجَّارِ مَوْلَى بَنِي الْعَدْنَةِ بِعِيٍّ  
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ مُرْوَانَ وَابْنُ تَوَيْتٍ وَبَنِي تَوَيْتٍ  
ابْنُ الرَّسْبِ

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ  
حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي ابْنُ مَلِيكَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَمْرٍاءَ  
فَقَالَ أَلَا تَعَجِبُونَ لِابْنِ الرَّسْبِ قَامَ فِي أَمْرِ  
هَذَا فَقُلْتُ لَا حَاسِبِينَ تَفْسِي لَهُ مَا حَاسِبُهَا  
لَا بِي بَكْرٍ وَلَا لِعَمْرٍاءَ وَلَهُمَا كَانَ أَدْلَى بَعْلِ خَيْرِ قَبِيلَةٍ  
وَقُلْتُ ابْنُ عَمَّةٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
ابْنُ الرَّسْبِ وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَابْنُ رُقَيْدٍ وَابْنُ  
أَخْبَرْتُ عَنْ قِيَادَةِ هُوَ عَلَى عَيْنِي وَلَا يُرِيدُ ذَلِكَ  
فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أَظُنُّ ابْنَ أَبِي عَمْرٍاءَ هَذَا مِنْ تَفْسِي  
فَيَدْعُهُ وَمَا أَرَأَى يُرِيدُ خَيْرًا وَإِنْ كَانَ لَعَدَا  
لَا أَنْ تَرَبِّئِي بِمَوْلَى عَمِّي أَعْبَثَ ابْنِي مِنْ أَنْ يُرَبِّئِي  
خَيْرُهُ

بَابُ قَوْلِهِ وَالْمَوْلَاةُ فَلَوْ بَكْرُكُمْ  
قَالَ مُجَاهِدٌ يَتَأَلَّفُهُم بِالْعَطِيَّةِ

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمَانَ عَنْ ابْنِ جَبْرِ  
قَالَ بَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُوءٍ  
فَقَسَمَهُ نِسْنِ أَرْبَعَةَ وَقَالَ لَأَقَاتِلَهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ  
مَعَهُ لَتَقَاتِلَ يَخْرُجُ مِنْ جُشْعِي هَذَا قَوْمٌ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر بھی ان کی وادی میں یعنی حضرت علیہ  
پھر وہ محمد باک باز مسلمان اور قرآن کریم کے قادی ہیں محمد کی قسم  
انہوں نے ہم سے اچھا سلوک کریں اور انہیں کرنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے  
قریبی رشتہ دار ہیں۔ لہذا اگر ہم پر حکومت کریں تو ہمارے برابر کے ہیں  
لیکن یہ کیا ناشائس ہے کہ انہوں نے بنی اسد بنی تویت اور بنی  
بنی اسامہ کے لوگوں کو ہم پر ترجیح دی ہوئی ہے۔ کیا یہ غور طلب  
مرحلہ نہیں کہ ابن ابی اسامہ بنی عبد الملک بن مروان کس مجبور علی  
سے پیش قدمی کر رہا ہے لیکن عبد الملک بن مروان کی چال  
کا کوئی نمونہ نہیں کر رہا ہے۔

ابن ابی ملکہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ  
عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: کیا تمہیں اس بات  
پر تعجب نہیں کہ عبد اللہ بن زبیر خلافت کے لئے کھڑے ہیں میں نے  
اپنے دل میں فیصلہ کیا تھا کہ ان کے لئے ایسی سزاؤں کو سن کر جو  
حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے لئے بھی نہیں کی تھی، حالانکہ وہ ان سے  
ہر طرح برتر تھے، میں نے یہ بھی سوچا تھا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی پھر بھی کے صاحبزادے، حضرت زبیر کے بھتیجے، حضرت ابو بکر  
صدیق کے نواسے، حضرت عبد الجبار کے بھتیجے اور حضرت عائشہ صدیقہ  
کے بھانجے ہیں۔ لہذا وہ اپنے آپ کو تنہا اور سب ان کے لئے کو میری  
پہچانی میں کہتے ہوئے مجھے نزدیک کھٹا چاہتے ہیں میں نے ان میں سے دم  
وگا اور بھی دتی کہ وہ مجھ سے طرح بھونڈی گئے لیکن میں بھلائی کا واسطہ بنی ہوا  
سے نہیں بھونڈتا لہذا میرے لئے اس کے سوا اور کچھ چارہ نہیں کہ اپنے بھائی و داد  
کا نام پر تاسلم کروں کیونکہ مردانہ کی بیعت کرنے سے مجھ پر ناپسند ہے۔

وَالْمَوْلَاةُ فَلَوْ بَكْرُكُمْ

تھا کہ ان لوگوں سے کہ مال دے کر ان کے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کیا گیا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ مال آیا تو آپ نے وہ دیکھا اور آدمیوں  
کے درمیان تقسیم کر دیا اور فرمایا کہ میں نے ان کے قلوب کی تابعت کی  
ہے اس پر بیکار دی گئے کہ ان کے لئے انصاف نہیں کیا۔ اس ستر من کے مستحق  
کچھ فرمایا کہ اس کی پشت سے ایسی قوم پیدا ہوگی کہ وہ لوگ اسلام کے مدعی

لَهُمْ قُوتٌ مِنَ الدِّينِ .  
بَابُ قَوْلِهِ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ  
وَمِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَلْمِزُونَ يُعَذِّبُونَ وَجُودَهُمْ  
وَجَزَاءَهُمْ طَائِفَتَهُمْ .

۱۷۷۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَبُو مُعْتَمِدٍ  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ  
عَنْ أَبِي قَابِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا أُمِرْنَا بِالْقَدَقِ  
كُنَّا نَتَحَاوَلُ فَبَجَاءَ أَبُو عَقِيلٍ بِنُصْفِ صَاعٍ وَ  
جَاءَ الْإِنْسَانُ بِأَكْثَرِ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ  
إِنَّ اللَّهَ لَفَيْقِي عَنْ حَقِّهِ هَذَا وَمَا فَعَلَ هَذَا الْأَعْمَى  
إِلَّا لِيُفْتِنَ قَاتِلِيهِ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ  
وَمِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ  
إِلَّا جُلُودَهُمُ الْعَلِيَّةَ .

۱۷۸۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ  
لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ تَرَاهُ لَا عَنْ سُلَيْمَانَ  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ لَا نَصَّارِي قَالَ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْقَدَقِ  
فَيَحْتَالُ أَحَدُنَا حَتَّى يَخُفَّ بِهَا الْمَوْتُ وَإِنْ  
لَا أَحَدٌ هِمَّ الْيَوْمَ مَا رَأَى أَلْفَ كَاثٍ يَغْرِي مَنْ  
بِفَيْقِهِ .

بَابُ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ  
إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً .

۱۷۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي  
أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قُتَيْبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ  
قَالَ لَمَّا تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ فَجَاءَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
عَبْدُ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَبَالَاهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَبِيضَةً يُكَفِّرُ فِيهِ أَمَّا  
فَإَعْطَاهُ مَسْأَلَةً أَنْ يُعْطِيَ عَيْنَهُ فَقَامَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِصِي فَقَامَ عَمْرُو

ہو کر دی سے نکلے ہوئے ہوں گے۔

الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ كِتَابُ التَّائِبِينَ  
وہ جو یہ لکھتے ہیں ان مسلمانوں کو کدیل سے خیرات کرتے ہیں، لیکن وہ  
جس کا نام محمد بن ابی مسعود نے فرماتے ہیں کہ جب ہمیں

خیرات کرنے کا حکم ملا تو ہم نے جو اس کا نام بھی دیا کرتے تھے۔

چنانچہ ابو عقیل خیرات کرنے کی غرض سے نصف صاع کوئی چیز  
لے کر حاضر بارگاہ ہوتے اور دوسرے ایک شخص (حضرت عبدالرحمن  
بن عوف) بہت سا مال لائے، منافقین کہنے لگے کہ اتنے حقیر مال  
کی امداد کو کیا پہلے اور دوسرا شخص جو مال لے کر آئے تو یہ شخص کھاد  
کے لئے ہے۔ اس پر آیت نازل ہوئی: وَہو یہ لکھتے ہیں ان  
مسلمانوں کو کدیل سے خیرات کرتے ہیں اور ان کو جو نہیں پاتے مگر  
ہی محنت سے تو ان پر ہنستے ہیں؟ (آیت ۷۹)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
جب خیرات کرنے کے لئے ارشاد فرماتے تو ہم بڑی  
جدوجہد سے ایک مد سونے لے کر آ سکتے تھے، لیکن  
آج ہم میں ایسے بھی ہیں جو ایک لاکھ بھی پیش  
کر سکتے ہیں، گویا ان کا یہ ارشاد: وَہو یہ لکھتے ہیں ان

اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ كِتَابُ التَّائِبِينَ  
تم اس کی معافی چاہو یا نہ چاہو، اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبد اللہ  
بن ابی قحوت ہو گیا عبد اللہ بن عبد اللہ یعنی اس کا بیٹا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے کفن کے لئے  
آپ سے قیصر مبارک عطا فرمانے کا سوال کیا، آپ نے عطا فرمادی  
پھر اس نے نماز جنازہ پڑھنے کا مطالبہ کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم غار پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے، یہ دیکھ کر حضرت عمر  
کھڑے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑ کر



فَاَخَذَ يَتَوَبُّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَا رَسُوْلُ اللهِ تَصَلِّ عَلَىَّ وَقَدْ هَمَّ اَنْ يَنْتَفِ  
اَنْ تَصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا خَيْرِي اللهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ  
لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ  
سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَسَا زِيْدُ لَا عَلَى السَّبْعِيْنَ قَالَ  
اِنَّهُ مُتَّفِقٌ قَالَ فَصَلَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى  
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللهُ وَلَا تَصَلِّ عَلَى  
اَحَدٍ مِنْهُمْ مَا تَاْتِ اَبْدًا وَلَا تَكْتُمُ عَلَى  
قَبْرِهٖ .

۱۴۸۲ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا  
الْكَلْبِيُّ عَنْ عَقِيْلٍ وَقَالَ غَيْرُهُ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ  
حَدَّثَنِي عَقِيْلُ بْنُ ابْنِ فِيمَا بَقِيَ قَالَ اَخْبَرَنِي  
حَبِيْبُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ  
عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللهِ  
بْنُ اَبِي بَكْرٍ سَلُوْا دُعَايَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللهِ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبَتَ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا  
رَسُوْلَ اللهِ اَتَصَلِّيُ عَلَى ابْنِ اَبِي بَكْرٍ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا  
وَكَذَا اَوْ كَذَا اَمْ قَالَ اُعِدُّ دُعَايَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَبَسَّمَ  
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ !  
اَخْبَرَنِي يَاسَعُ بْنُ خَلْمَةَ اَنَّكَ تَرْتُّ عَلَيْهِ وَقَالَ  
اَبِي خَيْرٌ تَرْتُّ فَاحْتَرَمْتُ لَوْ اَعْلَمْتُ اَبِي اِنْ رَدَّتْ  
عَلَى السَّبْعِيْنَ يُغْفَرُ لَهُ لَئِنْ رَدَّتْ عَلَيْهَا قَالَ فَصَلَّ  
عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ  
اَلْفَصَلَ فَاَلْفَمَ يَمَكْتُ اَلَا يَسْبِيْزُ اَحَقُّ مَرَلَبِ  
الْاَيْتَانِ مِنْ بَرَاءَةٍ وَلَا تَصَلِّي عَلَى اَحَدٍ مِنْهُمْ  
مَا تَاْتِ اَبْدًا اِلَى قَوْلِهِ وَهُمْ قَاَسِقُوْنَ هَـٓ اَل  
فَعَجِبْتُ بَعْدَ جُرْ اَبِي عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى

عرق کرتے تھے۔ یہاں رسول اللہ اس کی نماز جنازہ پڑھانے سے  
تو آپ کے وہاں آپ کو روکا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ بلکہ میرے وہاں  
تو مجھے اختیار دیا ہے کہ تم اس کے لئے معافی چاہو اس کے لئے معافی  
دیا ہو۔ اگر تم شرفِ دفعہ بھی معافی چاہو گے۔ لہذا اس کے لئے شرف  
وہم سے زیادہ معافی طلب کروں گا۔ عرق گزار ہونے کو وہ تو منافق  
ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔ پس اللہ تعالیٰ نے  
اس کے علم نازل فرمایا۔ اذ وہ ان میں سے کسی کی میت پر  
بھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا  
(آیت ۸۰)۔

حضرت ابی عمار رضی اللہ عنہ نے عربی خطاب رضی اللہ عنہ  
سے روایت کی ہے کہ جب عبد اللہ بن ابی بکر (رضی اللہ عنہ) کا  
انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی نماز جنازہ  
پڑھانے کے لئے بلایا گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے  
سے کھڑے ہو گئے تو اس (حضرت عمر) نے کہا کہ اس مقام پر عرق کی۔  
یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے حال میں اس  
سے ملاں دلائے اللہ لایا دفعہ بات کسی حق (حضرت عمر) فرماتے ہیں کہ  
میں نے اس کی خرافات بیان کیں شروع کہیں۔ تو رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے جو قسم دے کر یہ سن کر مسکرائے۔ اور فرمایا ہے عمار  
مجھے نہ ملو کہ جب میں نے لیا ہوا ہزار کیا تو فرمایا کہ مجھے اس کے  
باسے میں (احسان کو نہ دینا کہنے) کا اختیار دیا گیا ہے تو میں  
یہ پہلا احسان کر رہا (اختیار کر رہا ہے) لہذا اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ شرفِ دفعہ  
سے زیادہ بخشش مانگنے پر اس کی سرفرازی ہو جائے تو میں زیادہ دفعہ کے لئے بخشش  
کی دعا کروں گا لہذا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ  
پڑھانے کو جب وہاں سے تو غول کی فقیر آئے تھے کہ سورتِ بقرات  
کی مدد تو کسی رسپی نالہ پر نہیں۔ اذ ان میں سے کسی کی میت پر کسی نماز  
پڑھنا اور اس کی قبر پر کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے  
کھڑی اللہ تعالیٰ کی حالت میں سے اس سے رات بہ رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی  
سے بعد مجھے تعجب ہوتا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کی حالت

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.  
بِأَمْرِكَ قَوْلِهِ وَلَا تَنْصِلْ عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ

مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

۱۷۸۳۰. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَقْعُدُوا عَلَى

أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَقْعُدُوا عَلَى قَبْرِ مَنْ مَاتَ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ يَكْفُرُ بِكُمْ

وَيَكْفُرُ عَنْكُمْ أَنْ تَقْعُدُوا عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ وَمَنْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْظُمُوا قِيَمَتَهُ وَ

أَمْرُهُ أَنْ يَكْفُرَ بِهِ وَفِيهِ شَرٌّ مِمَّا يُكْفَرُ بِهِ عَلَيْهِ مَا أَحَدٌ

عَمَّا بَدَأَ الْخَطِيئَةَ بِتَوْبِهِ فَذَلَّ تَقْبِيْلُ عَيْنَيْهِ وَهُوَ

مُتَابِقٌ وَقَدْ نَهَى اللَّهُ أَنْ تُسْتَغْفَرَ لَهُمْ قَالَ إِنَّمَا

تُغْفَرُ لَهُمْ فِي اللَّهِ وَالْخَبَرُ فِي هَذَا اسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوْ لَا

تُسْتَغْفَرُ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِينَ

مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ فَقَالَ سَائِدُ بْنُ

عَلِيٍّ سَبْعِينَ قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ خَمْسًا أَمْزَلُ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا تَنْصِلْ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا

وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

وَمَا تَوَأَّمُوا وَهُمْ فَاسْتَقْرَنَ .

بِأَمْرِكَ قَوْلِهِ تَعَالَى سَيَحْلِفُونَ بِأَنَّهُمْ

لَنْ نَدْنَا أَنْفَكِنَا ثُمَّ يَنْقُصُ عَنْ أَصْنَافِهِمْ

فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رَجُوسٌ غَثُوفٌ جَثُوفٌ

جَرَّاءٌ يَسْعَاكَ أُنُورًا يَكْسِبُونَ .

۱۷۸۳۱. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَقْعُدُوا عَلَى

أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَقْعُدُوا عَلَى قَبْرِ مَنْ مَاتَ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ يَكْفُرُ بِكُمْ

وَيَكْفُرُ عَنْكُمْ أَنْ تَقْعُدُوا عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

وَلَا تَنْصِلْ عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَقْعُدْ عَلَى قَبْرِهٖ .

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَذِبْتُ مَقُولًا  
كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أُسْرِيَ الْأَوْحَى  
سَيَحْلِفُونَ بِأَنَّهُ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ  
إِلَى الْأَعْيُنِ.

بَابُ قَوْلِهِ وَأَحْرُورٌ اغْتَرَبْتُمْ  
بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرًا مَسْتَكِبًا  
عَسَى أَن يَتَوَفَّيَ عَلَيْهِمْ إِنْ أَمِنَّا خَلْفُورٌ  
رَجِيْفٌ.

۱۷۸۵. حَدَّثَنَا مُؤَمِّلٌ هُوَ ابْنُ وَثْقٍ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَنْ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو  
نُجَيْدٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْتِي الْيَلَّةَ  
إِتْيَانًا فَاثْتَعَا فِي فَاثْتَهَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ  
مَنْبِيَّةً بِلَيْنٍ وَهَبٍ وَبَيْنٍ فَتَنَقَّاتَا  
بِحَالٍ شَطْرَ مَنْ خَلَقَ هَذَا حَسَنٌ مَا أَنْتَ  
رَأَى وَشَطْرَ مَا قَامَ مَا أَنْتَ رَأَى قَالَ لَقَدْ  
أَذْهَبُوا أَفْعَوْا فِي ذَلِكَ التَّهْلُ فَوَقَعُوا فِيهِ  
ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ الشَّوْءُ عَنْهُمْ  
فَضَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَلَا لِي هَذَا وَجَنَّةُ  
عَذَابٍ وَهَذَا كَمَنْزِلِكَ قَالَ أَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ  
كَانُوا شَطْرَ مَنْهُمْ حَسَنًا وَشَطْرَ مَنْهُمْ قَبِيحٌ  
فَاثْتَهَلُوا خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرًا مَسْتَكِبًا  
تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

بَابُ قَوْلِهِ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ  
آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُتَكِبِينَ  
۱۷۸۶. حَدَّثَنَا سُحُبٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي خَبْرَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّهَيْقِيِّ عَنْ  
مُعِيذِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَنَا حَضْرَةٌ  
أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاءُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہو ایسے جھوٹ بول کر دوسرے لوگ ہلاک ہو گئے تھے جبکہ  
یہ وہی نازل ہوئی اسباب تمہارے حضور اللہ کی قسم  
کھاتیں گے، جب تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے۔  
... (آیت ۹۵)۔

وَأَحْرُورٌ اغْتَرَبْتُمْ  
اور بعض وہ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا اور  
طریقہ ایک اچھا کام درود سنا، قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول  
کرے اور بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک رات میرے پاس دو  
فرشتے آئے تو مجھے جگا کر ایک ایسے شہر کی طرف لے گئے جو سونے اور  
چاندی کی اینٹوں سے بنایا ہوا تھا، وہاں ہمیں ایسے آدمی بھی ملے جن کا  
آدھا جسم دیکھنے میں بہت ہی خوبصورت تھا اور آدھا جسم بہت  
ہی بدصورت نظر آتا تھا، ان دو لڑکوں نے ان آدمیوں سے  
کہا کہ اس شہر میں غل ہو جاؤ پھر پناہ دو، اس میں داخل ہو گئے جب  
وہ باہر آئے تو ان کی سابقہ بد صورتی دور ہو چکی تھی، اور ان میں  
سے ہر ایک کا جسم بہت ہی خوبصورت ہو چکا تھا، دونوں فرشتے  
مجھ سے کہنے لگے کہ یہ حسنہ عدن ہے اور یہی آپ کی رہائش  
ہے۔ پھر ان فرشتوں نے کہا کہ یہ لوگ جن کا آدھا  
جسم خوبصورت تھا اور آدھا بد صورت تھا، یہ ایسے  
لوگ تھے جنہوں نے اپنے اچھے اور بُرے دونوں قسم کے  
عمل کئے تھے تو وہاں سے رحمت میں غوطہ دو کر اللہ تعالیٰ نے انہیں  
سناٹ فرما دیا ہے (اور گناہوں کی بد صورتی مٹا دی ہے)

أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُتَكِبِينَ کی تفسیر  
ہی اور ایمان والوں کے لئے مناسب نہیں کہ شرکوں کی بخشش چاہیں۔  
سیدنا عیسیٰ نے اپنے والد یحییٰ سے حضرت مسیح علیہ السلام کی عزت  
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب  
آتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور اس وقت  
ابوطالب اور عبد اللہ بن ابی اسد ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے نبی کریم

وَعِنْدَكَ نُوجَاهِلُ وَعَبْدُ اللَّهِ مِنْ أَيْ أَمِيَّةٌ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ عَمَّ كُلِّ لَهْلَاءٍ لَا  
اللَّهُ أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَقَالَ نُوجَاهِلُ وَ  
عَبْدُ اللَّهِ مِنْ أَيْ أَمِيَّةٌ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتُرْعِبُ عَنْ  
مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَسْتَفِيرُ ذَلِكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَتَرَبُّتُ مَا  
كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَعْفِفُوا  
يَلْبِسُ كَيْفَ وَكَلَامًا أَوَّلِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا  
تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَسْعَبُ النِّجَاحِ

بِأَنَّكَ قَوْلُهُ لَعَنَ تَابَ اللَّهُ عَلَى  
النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ  
اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ  
يَزِيغُ قُلُوبُ فِرَاقِ بَيْنَهُمْ شَرَّتَابَ عَلَيْهِمْ  
اللَّهُ بِمَعْرِفَتِهِ وَتَرَجَّحُوا

۱۷۸۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ أَخْبَدُ وَ  
حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ زَيْدٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ  
مِنْ بَيْتِهِ جَيْشٌ قَبْلَ مَا سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ  
فِي خِصْمَتِهِ وَعَنِ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلِفُوا أَهْلَ  
فِي الْخِصْمَةِ إِنَّ مِنْ قَوْلِهِمْ أَنْ نَحْلَمَ مِنْ  
مَا لِي حَقٌّ إِنْ لَمْ يَنْهَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا بَعْضُ مَا لَكُمْ  
فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ

بِأَنَّكَ قَوْلُهُ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلِفُوا  
حَقُّهُ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ  
وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا  
مُجَاءَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِمْ مَشَتْ مَتَابَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے چچا! لا الہ الا اللہ کہہ دو تاکہ میں  
تمہارے متعلق بادشاہ و خداوندی میں کچھ فرق نہ کر سکوں۔ اس پر  
ابو جہل اور عبید اللہ بن ابی اسیر کہتے تھے کہ اسے ابو طالب کہیا آپ  
رہنے والے عبد المطلب کے راستے سے منہ موڑ لیں گے، اس پر نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آپ کے سنے ہوئے بخشش کی دعا کر رہا ہوں  
اے حبیب اللہ مجھے ایسا کرنے سے منع و فراموش ہوجائے پس یہ آیت  
نازل ہو گئی، نبی اور ایمان والوں کے لئے مناسب نہیں کہ مشرکوں  
کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ ان پر کھل چکا کہ وہ  
دو زنی ہیں (آیت ۱۱۲)

لَعَنَ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ كِ تفسیر

بیشک اللہ کی رحمتیں تو ہر لمحہ ان غیب کی خبریں پہنچاتے رہتی ہیں، اللہ ان  
مہاجرین اور انصاریوں کے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا،  
بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جاتی، پھر ان پر  
رحمت سے متوجہ ہوا، بیشک وہ سب پر رحمتیں ہر لمحہ دے رہا ہے۔

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، یہ  
حضرت کعب کے تاجینا ابو جہل پر ان کے صاحبزادوں سے راستہ  
چلنے کی خدمت انجام دیا کرتے تھے کہ میں نے (اپنے دادا) حضرت  
کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جبکہ انہوں نے  
میں حضرت کے پیچھے وہ چلنے کا واقعہ بیان کیا تو اس کے آخر میں بن ہوا  
کہ میں عرض گزار ہوں (بادشاہ و رسالت میں) کہ اپنی تو بہ کے نبیوں  
ہونے پر اپنا تمام مال اللہ اور رسول کی راہ میں  
خیرات کرتا ہوں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ سال اپنے پاس بھی رکھ لو  
اللہ ایسا کرنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلِفُوا كِ تفسیر

انسان میں ہر موقوف رکھے تھے، یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع  
ہو کہ ان پر تنگ ہو گئی، اللہ اپنی جہن سے تنگ کئے اور انہیں یقین آیا  
کہ اللہ سے پناہ نہیں گزری کے پاس۔ پھر انکی تو بہ قبول کی کہ تائب

عَلَيْهِمْ لِيَتَّقُوا إِنَّ لَهُ هُوَ تَوَابُ الرَّحِيمِ .

یعنی بیشک اللہ ہی تو برقیں کرنے والا مہربان ہے (ابن ماجہ ۱۱)

۱۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي  
ثَعْلَبٍ حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا سُخْرُ  
بْنُ السَّوْدِ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ  
أَخُو ابْنِ عَبَّادٍ وَابْنِ عَبَّادٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَخْلُفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطْعُ غَزَاةٍ وَتَمِينَ غَزْوَةً  
الْعُسْرَةَ وَغَزْوَةً بَدْرًا قَالَ فَاجْمَعْتُ صِدْقَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِدْقِي وَ  
كَانَ قَتْلًا يَفْعَلُهُ مِنْ سَفِيرٍ سَافِرٍ لَا مَضِي  
وَكَانَ يَبْدَأُ بِالسَّجْدَةِ فَدَعَاكُمْ مَا كُنْتُمْ فِي  
وَنَهَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِي  
وَكَلَامِ صَاحِبِي وَلَمْ يَنْهَ عَنْ كَلَامِ أَحَدٍ  
مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ غَيْرِي فَجَنَّبَ النَّبِيُّ  
كَلَامَنَا فَلَبِثْتُ كَذَلِكَ حَتَّى طَالَ عَلَى الْأَمْرِ  
وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ أَنَّ أَمُوتَ فَلَا يَصْنَعُ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يَمُوتَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوْنٍ مِنَ النَّاسِ  
بِمَتْلُكِ التَّنْزِيلَةِ فَلَا يَكِلُنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ وَلَا  
يَصْنَعُ عَلَيَّ وَأَتَزَلُّ اللَّهُ تَوْبَتًا عَلَى نَبِيٍّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِبَّ بَقِي الثَّلَاثِ الْآخِرِ  
مِنَ النَّبِيِّ وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ عِنْدَ أَمْرٍ سَلَّمَ وَكَأَنَّهُ أَمْرٌ سَلَّمَ  
مُحْسِنَةً فِي شَأْنِي مَغْفِيَةً فِي أَمْرِي فَفَتَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَمْرُ  
سَلَّمَ يَتْلِبُ عَلَى كَعْبٍ قَالَتْ أَفَلَا رَأَيْتَ

حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے  
اپنے والد ماجد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے  
سنا اور ان تین حضرات میں سے ایک تھے جو غزوہ تبوک میں  
ہوں، اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے سے پہلے رہ گئے تھے اللہ  
پر غزوہ تبوک اور غزوہ بدر کے سوا اور کسی غزوہ میں شریک  
ہونے سے محروم نہیں رہے تھے ان کا بیان ہے کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ عرض کر دینے کا بجا ارادہ  
کرا تھا جبکہ آپ بوقت چاشت تشریف لے گئے تھے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ سفر سے آپ چاشت کے وقت  
واپس لوٹا کرتے تھے اور تامت کی بتا سہد سے کرتے کہ پہلے  
اس میں مدد کمت فرمانا دافرا یا کرتے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے مجھ سے اور میرے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کلام  
کرنے سے لوگوں کو منع فرمایا اور ہم تینوں کے سوا کسی اور  
رہ جانے والے کے ساتھ کلام کرنے سے منع نہیں فرمایا چنانچہ تبوک  
ہمارے ساتھ کلام کرنے سے اجتناب کرتے رہے جب مجھے  
اس کس میری حالت میں پہنچے ہوئے ایک مدت گزری تو مجھے  
یہ ظم کھانے لگا کہ اگر میں اس حالت میں مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم میرے جنازے کی نماز بھی نہیں پڑھیں گے اور خدا خواستہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دھال ہو گیا تو لوگوں کا ہمیشہ میرے  
ساتھ بھی سوک رہے گا کہ میرے ساتھ نہ کوئی کلام کرے گا اور  
میرے جنازے کی نماز پڑھیں گے پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ ہدای تواریکی نبوییت نازل فرمائی سبحکات  
کا تہائی محضر بالی تھا اور آپ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی  
اللہ عنہا کے ہاں جلوہ افروز تھے اور حضرت ام سلمہ نے اس  
مدان میرے ساتھ ملکی ادا فانت کو معمول بنائے رکھا چنانچہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہ کعب کی  
تو بر قبول ہو گئی ہے وہ عرض گزار ہوئی: کیا میں نہیں خوشخبری

الْيَوْمَ فَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تُمِيتُوا السَّمْعَ وَلَا تَقْرَبُوا الْمَالَ طِغْرًا لِلَّذِينَ هُمْ يَحْسِبُونَ أَنَّهُمْ مُدْرِكُونَ يَوْمَ هُمْ كَاظِمُونَ يَوْمَ هُمْ كَاظِمُونَ يَوْمَ هُمْ كَاظِمُونَ

بِأَمْرِ قَوْلِهِ يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ .

١٤٨٩. حَدَّثَنَا يَعْنِي بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا  
الَّتَيْتُ عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ أَبِي شَرَحْبَابٍ عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَبْلَهُ  
كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَتَلَ سَمُوتَ كَعْبُ بْنُ  
مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخْلَفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ  
قَالَ اللَّهُ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَمْلَأَ اللَّهُ فِي صَدْرِي  
الْحَبِيثَ أَحْسَنَ مِمَّا أَمْلَأَنِي مَا تَعَمَّدَتْ  
هَذِهِ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنِّي يُورِي هَذَا كِدْبًا وَأَنْزَلَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَقَدْ شَآبَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ «الْمُحَاجِرِينَ إِلَى  
قَوْلِهِ وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ عَنِ الْقَتْلِ»

دینے کے لئے کسی کھینچ دینا، فرمایا، جب لوگوں کو یہ بات معلوم  
 ہو جائے گی تو اپنے لوگ جمع ہو جائیں گے کہ ہمیں باقی رات سونا  
 میر نہیں کہے گا۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر  
 ادا کر لی تو ہر کسی کو یہ قبول ہوئے کا اعلان کر دیا اور جب آپ کو  
 خوشی پہنچی تو آپ کا چہرہ مبارک یوں بدلتے گئے کہ گویا وہ چاند کا ٹکڑا  
 ہو رہے ہو۔ وہ چلنے والوں میں سے بہتوں کی گئی کہ تو سب سے اشراف  
 قبول ہوئی اور چہرے وہ چلنے والے دوسرے لوگوں سے تو رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دروغ گوئی سے کام لیتے ہوئے اپنے  
 غلبہ جنگ پیش کر دیئے تھے لیکن وحی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے  
 ان کا اتنی برائی کے ساتھ ذکر فرمایا کہ کسی اور کا ایسا نہ فرمایا ہو گا۔  
 چنانچہ حق تعالیٰ سبحانہ نے فرمایا، تم سے پہلے نبی میں گئے جب تم ان  
 کی طرف لوٹ جاؤ گے، تم فرماتا، اہلانے نہ بتاؤ، ہم ہرگز تمہارا نقیب نہیں  
 کوں گے اہلانے ہمیں تمہاری خبریں دے دی ہیں اور اب اللہ  
 اور رسول تمہارے کام دیکھیں گے (آیت ۹۷)۔

وَكُتُوَامَعِ الضَّادِ قَيْنِ كَقَسِيرِ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور پیچھے نہ گرو گویا تم سب کو جو جہاد  
 حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہما کا بیان ہے جو  
 حضرت کعب کہ راستہ جاننے کی خدمت انجام دیا کہوتے تھے کہ میں نے  
 اپنے والد محترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے  
 سنا جبکہ وہ اپنے غزوہ تبوک سے بھیجے رہے تھے کہ ادا اللہ بیان  
 فرماتے تھے کہ خدا کی قسم میرے علم میں ایسا کوئی شخص نہیں جو مجی بات  
 کہتے پر اس درجہ ناز آگیا ہو جتنا اللہ تعالیٰ نے مجھے نواز لیا۔ چنانچہ  
 جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حج عودت حال  
 عرض کی اس وقت سے آج تک جھوٹ بولنے کا خیال کبھی میرے  
 گوشہ ذہن میں بھی نہیں آیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اس  
 سلسلے میں یہ وحی نازل فرمائی۔ یہ بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوتی  
 ان غیب کی خبریں بتلنے والے اہل ایمان و انصار پر جنہوں  
 نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا۔۔۔ اے ایمان والو! اللہ سے  
 ڈرو اور پیچھے نہ گرو گویا تم سب کو جو جہاد کر رہے ہو۔



بَايَاتُ قَوْلِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّهُ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ مِّنَ الزَّاهِقَةِ

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ كَاتِبٌ  
جنگ تہا بعد اس تشریف لائے تم میں سے وہ اور ان میں تہا ملا شرف میں  
پڑنا لائے تہا ملا بھائی کے حمایت چاہتے تھے اسلئے اور ہر کمال شفیق  
مہربان، رؤوف ہے اگر اُس سے سہے یعنی مہربان

۱۰۹۔ حدیث بخاری شریف کی اسی جلد کے اندر حدیث ۳۰۹۵ کے اندر تفصیلاً اور حدیث ۲۰۹۶ کے اندر مجملہً مذکور ہے۔ ہمعین قرآن کی بات اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدلے میں ڈالی اور انہوں نے جنگ یمامہ کے بعد غزوہ رسول، سینا اور بحیرہ مدینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دھماکے کے ذریعے قائل کیا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زبیر بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کام کی اہمیت و افادیت کو قائل کر کے قزوین، خراہ، مجید پر، اسود فریاد، ملائکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ظاہری حیات مبارکہ میں یہ کام نہیں کرایا تھا۔ اس کے اوجہ و سماجہ کرام نے یہ کام کیا اور دینی ضرورت شہادہ کر کے کیا۔

مکہ مکرمہ رسالت میں نہ ہونے کے بعد آج مسلمان انہیں دینی کام سمجھ کر کریں تو وہ یقیناً اسلام کا ایک طبقہ ایسا ہی ہے جو انہیں دینی قزاقوں سے کرایے دیتے جاتے ہر تہہ و بالا کی جنہیں میں دیکھیں دیتا ہے اور نہ وہ شفقت اس کے اندر کرتی ہی نامعلوم باطل اور فتوؤں کا بوجھ دیتا ہے۔ ان میں سے جو حضرت فدا فرماتے ہیں وہ قزوین و خراہ تک کی محنت سے دیتے ہیں۔ یعنی جہد رسالت، جہد سماجہ کرام اور جہد تابعین و نظام کے بعد آج کے دینی کام ایسا رہتا ہے کہ اسے ہر دم و ملت قرار دیتے ہیں اور ان کے کہنے والوں کو بدعتی اور جنسی ٹھہرانے میں سارا طائفہ ہی خاص مصلحت و ملت محسوس کرتا ہے حالانکہ قزوین و خراہ قربت مذکور کہ اسے ان حضرات کو فرقہ و انگیزہ بنا دینے کو رشتہ صدی میں اپنی ضرورت کے لیے پیدا فرمایا تھا اور ان میں ہر ایک کے بہت بڑے بڑے زرگوں سے تخریب دین اور افتراق بین المسلمین کا کام کیا تھا اور ان میں ہر ایک کے سر پر ہڈ خشتا ان میں سہایا تھا۔

تحت اسامیر کریم پناہ نقشان پہنچانے والے اپنے اندر اپنے زرگوں کے تمام تر سیاہ کارناموں کے اوجہ و حضرت خود کو بدعتی یا منطہ کار ہرگز نہیں مانتے بلکہ یہ بادر کر دینے میں کوشاں رہتے ہیں کہ انہیں خدائی فوج دے دیا جائے جن کو ہر دہائیہ عالم نے دنیا سے حرکت بدعت کو سنے کہ خاطر پیدا فرمایا ہے اور یہ مہربان اپنے روزیہ پیدائش کے آج تک اہل مسلمانوں پر تانیلہ کی کہتے آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو کما ہدایت فرمائے آمین۔

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مِنْ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ زَيْدَ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِمَّنْ يَكْتُمُ النُّوحَى قَالَ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مُّقْتَلِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَجَدَنَاهُ عُمَرُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحْزَرَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِالنَّاسِ وَرَأَيْتُ أَحْسَنَ أَنْ يَسْجَرَ الْقَتْلَ بِالْعَرَاةِ فِي الْعَوَالِمِ فَيَذْهَبَ كَيْدُهُمْ مِنَ الْعَرَاةِ إِلَّا أَنْ

اسی اسحاق نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب یمامہ والوں سے مسلمان جنگ اگر مالی کر رہے تھے تو حضرت ابو بکر صدیق نے مجھے طلب فرمایا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت عمر بھی موجود تھے۔ پس حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ حضرت عمر میرے پاس آئیں اور کہا کہ جنگ یمامہ شدت اختیار کر چکی ہے۔ لہذا مجھے یہ حدیث ملحق ہو گیا ہے کہ مختلف مقامات پر کہیں قادی حضرات شہید نہ ہو جائیں۔ اگر خدا خواستہ ایسا ہوا تو قرآن کریم کا اکثر حصہ ضائع ہو جائے

تَجْتَمِعُونَ وَإِنِّي لَأَرَى أَنَّ تَجْمَعُ الْقُرْآنَ قَالَ  
 أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ يَحْسَرُ كَيْفَ أَفْعَلُ نَسِيئًا تَرْتَفِعُهُ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ  
 هُوَ اللَّهُ حَيْرَ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يَرَا جُنُودَ اللَّهِ فِيهِ حَيْثُ  
 قَسَمَ اللَّهُ لِي ذَلِكَ حَقًّا وَإِنِّي لَأَرَى الْقُرْآنَ فِي رَأْيِ  
 عُمَرَ قَالَ تَرْتَفِعُ بَيْنَ شَايِتٍ وَعُمَرُ رَضِيَ عَنْهُ  
 جَالِسٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَاقِبٌ  
 عَاقِلٌ وَلَا تَتَّخِذْ مِنْ كُنْتُ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُثْبِتُهُ الْقُرْآنَ  
 فَاجْمَعُهُ فَوَاللَّهِ لَوْ كُنْتُ نَقْلُ جَبَلٍ مِثْلَ  
 الْجِبَالِ مَا كَانَ الْقُرْآنُ عَلَى يَدِ أَمْرِي بِهِ مِنْ  
 جَمِيعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ  
 يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
 بَكْرٍ هُوَ اللَّهُ حَيْرَ فَلَمْ أَسْأَلْ أَرَأَيْتُمْ حَيْثُ شَرَعَ  
 اللَّهُ صَدْرِي يَلْدِي شَرَعَ اللَّهُ لَهُ صَدْرِي لِي  
 وَعَمْرٍو فَقُمْتُ فَتَنَقَّلْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُ مِنْ  
 الرِّقِّ عِزِّ وَالْأَلْتِافِ وَالْحُسْبِ وَصَدَّقَ مِنَ الرَّجَالِ  
 حَقٌّ وَجَدْتُ مِنْ مُنَوَّرَةِ التَّوْبَةِ آيَاتٍ مِنْ  
 خُرَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ  
 غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَ كَثَرُ سُؤْلِ مَنْ أَلْفَسَكُمْ عُمَرُ  
 صَلَّى وَمَا عَيْنُهُمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ إِلَى آخِرِهِمَا وَ  
 كَانَتْ الْقُرْآنُ حَقًّا لِي تَمَعُ فِيهَا الْقُرْآنُ عِنْدَ أَبِي  
 بَكْرٍ حَقٌّ تَوَقَّاهُ اللَّهُ فَتَمَعْتُ عُمَرُ حَقٌّ  
 تَوَقَّاهُ اللَّهُ فَتَمَعْتُ حَفْصَةُ بَنْتُ عُمَرَ تَابَعَهُ  
 حُشَمَانُ بْنُ عُمَرَ وَالْبَيْتُ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ  
 وَقَاتِ الْبَيْتِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ  
 عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَقَالَ ابْنُ خُرَيْمَةَ الْأَنْصَارِيُّ  
 وَقَالَ مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
 وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمَةَ وَابْنُ أَبِي

کتاب الصیبر  
 گاه انصاری راسته یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کو جمع  
 کروالیں۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ اس پھر میں نے حضرت  
 عمر کو جواب دیا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا؟ حضرت عمر نے کہا کہ  
 خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت عمر مجھے اپنے ساتھ  
 متفق کرنے پر برابر زور لگاتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ  
 نے اس کام کے لئے میرا سیدہ کھول دیا اور میں بھی حضرت عمر  
 کی راستے سے متعلق ہو گیا۔ حضرت عمر میں ثابت فرمائے  
 ہیں کہ حضرت عمر اس وقت ان میں ان کے پاس چپ چاپ  
 بیٹھے رہے۔ حضرت ابو بکر نے (میرے) فرمایا کہ تم جو جوان اولاد  
 عقلمند آدمی ہو نیز تمہارے اور ہم میں اعتقاد بھی بہت ہے کیونکہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو دلی برائی تو ایسی ہی تم لکھا کرتے تھے اللہ  
 تعالیٰ کی کریم کو جمع کرنے کا کام انجام دو۔ خدا کی قسم اگر ایک پہاڑ کو دوسرے  
 کی جگہ منتقل کرنے کا مجھے حکم دیا جاتا تو قرآن کریم کو جمع کرنے سے واپس آجھے  
 لئے ہماری نہ ہوتا۔ پھر میں نے کہا کہ آپ دونوں حضرات وہ کام کیوں کرتے  
 ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ اس پر حضرت ابو بکر نے  
 فرمایا کہ خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے۔ یہاں برابر میں انہیں اپنے ساتھ  
 متفق کرنے پر زور لگاتا رہا یہاں تک کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے میرا  
 سیدہ بھی اسی طرح کھول دیا جس طرح حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے  
 بیٹے کھول دیجئے تھے۔ پس میں اس کام کے لئے کمر بستہ باندھ کر کھڑا ہوا  
 اور قرآن مجید کی تلاش شروع کر دی۔ پس اسے ڈھکی کھال کھجور کی شاخ  
 کے پٹھے اور لوگوں کے سینوں سے لے کر جمع کیا۔ یہاں تک کہ مجھے  
 سورۃ التوبہ کی قراءت میں حضرت خزيمة انصاری سے طیس اور ان  
 کے ملاوہ اور کسی کے پاس نہ تھیں، یعنی مقدماء کم رسول میں  
 انفسکم سے آخری سورت تک راایت ۱۲۸/۱۲۹ چنانچہ قرآن کریم  
 جمع کروا کر حضرت ابو بکر کے پاس دیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے وفات پائی  
 پھر حضرت عمر کے پاس دیا۔ یہاں تک کہ انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا  
 دیا۔ پھر حضرت حفصہ بنت عمر کے پاس دیا۔ (۱۳۰) عثمان بن عفان کی عمر و بیضا  
 کو منسواں شہاب (۱۳۱) بیضا عبد الرحمن بن عوف ای شہاب حضرت خزيمة

عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ أَبُو ثَابِتٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَ  
قَالَ مَعْنُ خُزَيْمَةُ إِذَا بَنَى خُزَيْمَةُ .

## سُورَةُ يُوسُفَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخْطَطَ فَنَبَتْ  
بِالْعَمَاءِ مِنْ كُلِّ لَوْنٍ .

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا  
مُبْتَحَنَةً هُوَ الْغَيْبُ وَقَالَ سُيُودُ بْنُ أَسْمَاءَ  
لَهُمْ قَدَّمَ صَدِيقِي مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَالَ تَجَاهِدُ حَيْرٌ يَقَالُ يَكُنْ آيَاتُ يَغْفُو هِدْمَ  
أَعْدَاؤُهُ لَقَرَأَنَ وَمَعْنَاهُ حَقٌّ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفَنَاءِ  
وَجَرَيْنَ مِنْهُ أَلْمَعْنَى يَكْمُ دَعَاؤُهُمْ دَعَاؤُهُمْ  
أَخْبِطَ بِهِمْ دَعَاؤُهُمْ أَلْمَعْنَى أَلْمَعْنَى أَلْمَعْنَى  
خَطِيبَتُهُ قَاتِلَتُهُمْ دَعَاؤُهُمْ دَعَاؤُهُمْ  
مِنَ الْعُدُوِّ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَكْتُمُ اللَّهُ  
بِالْمَسَائِدِ الشَّرِّ اسْتَعْجَلَ اللَّهُ بِالْخَيْرِ قَوْلُ

الْإِنْسَانِ يُولَدُهُ وَعَالِيهِ إِذَا غَضِبَ اللَّهُ  
لَا يُبَارِكُ فِيهِ وَالْعَنَةُ لَقِيْنِي إِلَيْهِمْ أَجْلُهُمْ  
لَا هَيْبَتُ مَنْ دُعِيَ عَلَيْهِ وَلَا مَاتَ لَيْلِي  
أَحْسَنُوا الْحُسْنَى مِثْلَهَا حُسْنَى وَيَا دَعَاؤُهُ  
مُخْفَرٌ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافَةَ  
الْمَلِكُ .

بَابُ قَوْلِهِ وَجَاوَرْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ  
الْبَحْرَ فَاتَّبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجَنُودُهُ بَغِيًّا وَ  
هَذَا حَقٌّ إِذَا أَذْنُكَ الْغَرْقُ قَالَ أَمَنْتُ  
أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَنْتُ بِهِ بِتَوَاسُطِ  
وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ جِيءَ نَقِيْبُكَ عَلَى  
فَتْوَةٍ مِنَ الْأَرْضِ وَهُوَ النَّشْرُ الْمَسْكُونُ

نصدي (۱۱) موی: ابولکیم ابن ثباب حضرت ابو جریجہ بن عقیل بن ابی ریحان  
لے سعد بن ابی ثابت بن ابی ریحان حضرت عمر بن ابی ریحان حضرت ابو جریجہ بن عقیل

## سُورَةُ يُوسُفَ

اس کے نام سے شروع ہوا ہے اور ان میں سے ایک ہے کہ وہ الہ ہے ۔  
ابن عباس کا قول ہے کہ قاتل خط سے مراد ہے کہ ہر قسم کا ہنر  
پانی کے سبب سے نکلتا ہے ۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَكَ  
يَعْنِي - یہ بیان ہے پاک ہے ۔ یہی اس کا قول ہے کہ ان تم  
قَدَّمَ يَدِي سے مراد محمد ﷺ علیہ السلام  
ہیں ۔ یہاں کا قول ہے کہ مراد بھوت ہے کہ ہیں کہ ایک ۲ یا ۳  
سے مراد یہ نرکان نشانیاں ہیں اللہ ان کے مانند جتنی اچھی  
ہے ان کے طلب فرمائی ہیں میں بہم ۔  
سے مراد یہ ہے ۔ دَعَاؤُهُمْ سے اس کی دعا میں مراد ہیں ۔  
اَحْبَطَ بِهِمْ ہذا کے نزدیک پہنچنا جیسے کہ ایک ہے کہ  
أَخَالَتْ بِهٖ خَطِيبَتُهُمْ ... گناہوں سے اس کو گھیر لیا  
فَاتَّبَعَهُمْ اَوْ اَتَّبَعَهُمْ ہم معنی ہیں غن و آری علی

سے خاص ہے یہاں کا قول ہے کہ یہی اللہ انسان ۔  
استعجال ہم ما لیر ایسے الفاظ انسان کی دولت سے نکالتے  
جس میں وہاں مال سے مراد حق ہو کر رہتا ہے کہ اس میں برکت ہو ۔  
پرست ہو لَقِيْنِي إِلَيْهِمْ اَجْلُهُمْ اس کی مدت ہو گئی  
جس کو ساتھ لے لیا ۔ لَقِيْنِي اَحْسَنُوا الْحُسْنَى اَوْ لَا يَأْتِي  
مَدِخْلُش ہے ۔ دیکھ حضرت نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا مراد یہ ہے ؟  
وَجَاوَرْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ کی تفسیر  
اللہ ہم سے مراد اس کو دیا یا اس کے لئے تو فرمایا اس کے شکریے  
پہنچا کیا سرکشی اور علم سے یہاں تک کہ جب وہ ڈوبنے لگا یوں  
ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوائے اس کے جس پر بنی اسرائیل  
ایمان لائے اور اس مسلمان ہوں (آیت ۹۰)  
تیری لاش کو ادھنی جگر پر ڈال دیں گے تاکہ تو سامان



حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَتَّابٍ وَابْنُ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ  
الْأَنْهَارُ يَشْكُو صُدُورَهُمْ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْهَا  
فَقَالَ إِنَّمَا سَأَلْتُ كَأَنِّي أَسْتَحْيُونَ أَنْ يَتَخَلَّوْا فَيَقْعُوا  
إِلَى السَّمَاءِ وَأَنْ يُجَاوِزُوا نِسَاءَهُمْ فَيَقْعُوا  
إِلَى السَّمَاءِ فَتَزِلَ ذَلِكَ فِيهِمْ

۱۷۹۳- حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هشام بن عمار عن ابن جريج وأخبرني محمد بن  
عطاء بن جعفر أن ابن عباس قرأ الأَنْهَارُ  
يَشْكُو صُدُورَهُمْ قُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ مَا  
يَشْكُو صُدُورَهُمْ قَالَ كَانَ الرَّحْلُ يُجَامِعُ  
أَمْرَأَتَهُ فَيَسْتَرْجِي أَوْ يَتَخَلَّى فَيَسْتَرْجِي فَتَزِلُ  
الْأَنْهَارُ يَشْكُو صُدُورَهُمْ

۱۷۹۴- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَدَّادٍ سَفِيَّانُ  
حَدَّثَنَا لَعْمَرُ بْنُ قَالٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَّا أَنْهَارُ  
يَشْكُو صُدُورَهُمْ يَسْتَخَفُّوْا مِنْهُ أَرَجِيْنُ  
يَسْتَفْشِقُونَ فِيهَا بَهْمٌ وَقَالَ غَيْرُ مَا عَنِ

ابن عباس يستفشقون يعطون رؤوسهم  
منهم ساء طئنه يقوميه وضاق بهم  
بأضيائه يقطع من الليل يسواذ وقتال  
مجاهد أئيب أرجع

باب قوله وكان عرشه على الماء

۱۷۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ  
اللَّهُ سَعَى وَجَلَّ أَنْفَقُ عَلَيْكَ وَقَالَ مَبْدُ  
اللَّهُ مَدْلَى لَا تَقْبِضُهَا نَفَقَةً سَخَاءُ اللَّيْلِ  
وَاللَّهَارِ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مِنْهُ خَلْقُ

رضی اللہ عنہما کو اَلَا اَنْتُمْ يَشْكُو صُدُورَهُمْ ... پرستے  
ہوئے ستاقوں کے شکوے ان سے دریافت کیا میں انہوں نے  
فرمایا کہ کچھ لوگ تنہائی میں بھی کھلے آسمان کے نیچے فضلے حاجت سے  
ظاہر ہوتے اور ان بیویوں سے مجامعت کرتے ہوئے شرماتے  
تھے جس کے باعث آسمان کی طرف سے جھک کر پردہ کر لیتے تھے  
یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس  
رضی اللہ عنہما نے اَلَا اَنْتُمْ يَشْكُو صُدُورَهُمْ ...  
کی تلاوت کی تو میں نے دریافت کیا کہ اسے ابو عباس ایسے بیویوں کو دہرا  
کہنے سے کیا مراد ہے انہوں نے فرمایا کہ بعض لوگ اپنی عورتوں  
سے مجامعت کرتے وقت اور عورت خود بیک وقت اپنے پردہ لگاتے  
تھے اس پر یہ آیت اتنی اسنادہ ہوئے پہلے دہرے کرتے  
ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں (آیت ۵)۔

موسیٰ دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ  
عنہما نے اس آیت کو پڑھا یَشْكُو صُدُورَهُمْ یَسْتَفْشِقُونَ  
یَسْتَفْشِقُونَ شیاء یسواذ

حضرت ابن عباس سے دوسرے حضرات نے نقل کیا کہ

یَسْتَفْشِقُونَ اپنے سروں کو کھالچتے ہیں۔ اِسْمٌ وَبِهِمْ اِی  
سے برگمان ہوا میں اِی قوم سے وَ مَسَاكٌ بِهْمُ اپنے مہالوں  
سے۔ بِقَطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ اِلٰت کہ تابی میں۔ مجاہد کا قول ہے  
کہ آئینہ سے مراد ہے درجہ کرتا ہوں۔

وكان عرشه على الماء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو میری راہ میں مال خرچ کر  
میں تجھے مال دوں گا اور فرمایا کہ اللہ کے ہاتھ پھر سے بھرتے ہیں اِلٰت  
وہ خرچ کرنے سے بھی حالتی نہیں بدلتے۔ فرمایا کہ کیا تم نہیں دیکھتے جب  
سے آسمان اللہ میں کی پیداوار ہوئی اس وقت سے کہنا اس کے ٹکڑوں  
کو دیا لیکن اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی اور اس وقت اس کا

السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَعَزِيزٌ مَّا فِي يَدَيْهِ  
وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى السَّاءِ وَبِيْدِهِ الْمِيزَانُ  
يَخْيِصُّ وَيَرْفَعُ عِزًّا لَكَ افْتَعَلْتَ مِنْ عَزَّوَجْهٍ  
أَنَّى أَصْبَيْتُ وَمَنْهُ يَرْجُوكَ وَاعْتَرَانِي الْخِصْدُ  
بِأَصْبَيْتَهَا أَنَّى فِي مَلِكِهِ وَسُلْطَانِهِ غَنِيَّةٌ وَ  
عَنُودٌ وَعَانِدٌ وَاحِدٌ وَهُوَ تَأْكِيْدُ الْعَجَبِ  
اسْتَعْمَرَ كَمْ جَعَلَ لَكُمْ عَمَاشًا اَلْعَمْرُوتُ النَّاسِ  
فَهِيَ عَمْرِي جَعَلَتْهَا لَكَ تَكْرَهُهُ وَانْكَرَهُ وَ  
اسْتَنْكَرَهُ هُوَ وَاحِدٌ حَمِيدٌ مَجِيدٌ كَانَتْ يَحْيَى  
مَنْ مَنَاجِدُ مَخْشُودٌ مَنْ حَمْدٌ يَسْتَحِيلُ كَمَشْرِئَةٍ  
الْكَبِيرُ يَسْتَحِيلُ وَيَسْتَحِيلُ وَاللَّامُ وَالْكَوْبُ  
اَلْعَتَانِ وَقَدْ لَ تَبِيْمٌ مِنْ مُثْبِلٍ

وَرَجُلُهُ يَضُرُّ بَوْنُ الْبَيْضِ مَنَاجِيْدُ  
حَرَمًا تَوَاضَعُ بِهِ الْاَبْطَالُ يَسْتَحِيلُ  
قَالَ مَدِينٌ اَخَاهُ مَشْهُوبًا اِلَى اَهْلِ مَدِينٍ  
لَا قَ مَدِينٍ بَلَدٌ قَوْلُهُ دَامَسَالُ الْقَرْيَةِ وَ  
اَسْأَلُ الْعِيْرَ يَعْنِي اَهْلَ الْقَرْيَةِ وَالْعِيْرُ  
وَرَأَى كَعُظْمَى يَأْتِي قَوْلُ اَلْمَلَكِ مَدِينٍ وَيَقُولُ  
اِذَا الْعَرِيقُضُ الرِّجْلُ حَاحَتْهُ ظَهْرَتُ بَحَاجِي  
وَجَعَلْتَنِي ظَهْرِي يَأْتِي الْعَطْفُ هُنَا اَنْ تَأْخُذَ  
مَعَكَ دَابَّةً اَوْ رَعَاءً تَسْتَظْهُرُ بِهِ اِذَا لَنَا  
سُقَاطُنَا اِجْرَاجِي هُوَ مَصْدَرٌ مِنْ اَجْرَمْتُ وَ  
بَعْضُهُمْ يَقُولُ جَرَمْتُ الْعَلَّكَ دَلْعَلُكَ وَاحِدٌ  
وَهِيَ اَلْمَشْيِيَّةُ وَالشُّقْرُ مَجْرَاهَا مَدْفَعُهَا وَ  
هُوَ مَصْدَرٌ اَجْرِيْتُ وَاَنْسَيْتُ حَبَسْتُ وَ  
يُقْرَأُ مَرَسَاها مِنْ تَرَسْتُ هِيَ مَجْرَاهَا مِنْ  
جَرَمْتُ هِيَ مَجْرَاهَا وَمَرَسِيها مِنْ فَعِلَ يَهَا  
اَلْاَوَسِيَّتُ تَابِيَّتُ

يَا لَيْتَ قَوْلِهِ وَيَقُولُ الْاَشْهَادُ

عشر یا لای یا لای اور نیز ان ہی کلمات ای کو حاصل ہے جس کی وجہ سے کہتا ہے  
جس کو چاہیے ملے۔ اعراب تہ راہ ہری۔ سرور شہ میں کے لئے یا لای کر دے  
اللہ عزوجل ان ہی سے انہوں میں۔ اعراب تہ راہ ہری۔ اس کی  
بادشاہی اللہ قبضہ میں ہے۔ غنی، عَنُودٌ اور عَانِدٌ ہم معنی  
ہیں جس زیادہ کرشی۔ اس سے مراد کہ تمہیں آباد کیا، جیسے کہتے ہیں۔  
اَعَزَّتْ اللہ قَبْلِ عَمْرِي... یعنی یہ مہر تار بہت اس لئے کہ  
لے لے دیا۔ بکر، بکر، بکر اور اَلْمَلِكُ ہم معنی ہیں۔ عَمْرِي  
اللہ غنی ہے قَبْلِ کے قتلہ کا چاہیے ہے اللہ عَمْرُو  
جس کی حمد کی عَمْرِي سکتا اللہ کی چیز۔ بکر کا مطلب  
بھی یہی ہے کیونکہ لام اللہ ہم دو لاء ہیں۔ چنانچہ  
تیم بن مقبل شاعر نے کہا ہے۔

گرم گرم، مجھے محراب و ماق کا سفر  
سے جملہ دیتے ہوئے عین کی دیا خبر  
وَالِی مَدِينٍ اَخَاهُ مَشْهُوبًا یعنی مدین والوں کی طرف۔  
کیونکہ مدین کو شہر کا نام ہے۔ ایسا ہی ہے ارشاد ہے وَالِی  
اَلْقَرْيَةِ وَالِی اَلْعِيْرَ... یعنی گاؤں والوں اور  
قائے دلاؤں سے پوچھو۔ دَا مَسَالُ قَوْلُ اَلْمَلِكِ... ایسے موقع پر  
ہوتے ہیں جب کوئی کسی کی طرف کوہِ دوسے یا کسی کی حاجت پوری  
دکھائی دے تو یہی حاجت سے بچنے بھرنے یا فح سے بچنے بھرنے  
اے بھڑکی اس جالدار برقی کو کہتے ہیں جسے کام کرتے وقت ساتھ  
دکھا جائے اور کام میں اس سے مدد ملے۔ اَنَا دَنَا ہمارے  
لیکن دزل آدمی۔ خزاہی یہ اَعَزَّتْ یا بقول بعض  
بَرَسْتُ کا مصدر ہے۔ اَعَزَّتْ اور اَعَزَّتْ ہم معنی ہیں بھرنے یا  
بھرنے۔ بَرَسْتُ یا بَرَسْتُ کا مصدر ہے اور اَعَزَّتْ میں  
نے نہ لایا ہی کہتے ہیں بَرَسْتُ اس صورت میں یہ رست  
سے ہے اور بَرَسْتُ سے ہے اللہ بَرَسْتُ بَرَسْتُ  
سے مراد ہے جو بکر ادا نا اللہ بھری ہوئی ہو۔  
وَيَقُولُ الْاَشْهَادُ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْيَوْمَ



هَذَا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ وَاحِدًا أَشْهَدُ شَاهِدًا مِثْلُ صَاحِبٍ وَاصْصَابِ.

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زُرَّيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَحْرَبٍ قَالَ بَيْنَا ابْنُ عُمَرَ يَطُوفُ إِذَا عَرَضَ رَجُلٌ قَالَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَوْ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوَى فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَ الْقَوْلَيْنِ مِنْ شَرِّهُمَا وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَوْنِ حَتَّى يَضْمَعَ عَلَيْهِ كَعْفَةً فَيَقْرَأُ بِذُنُوبِهِ تَعْرِفُ ذَنْبَكَ كَذَا يَقُولُ آخَرُهُ يَقُولُ رَبِّ آخِرُهُ مَرَّتَيْنِ فَيَقُولُ سَأَرْفَعُهَا فِي الدُّنْيَا وَآخِرُهُ هَآؤُلَ الْيَوْمِ شَرُّ نَطَوَى صَحِيفَةً حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْآخَرُونَ أَوْ الْكُفَرَاءُ فَيَتَأَدَّى عَلَى مَا وَدَّ مِنْ أَرْشَادِ

هَذَا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ وَقَالَ شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ.

بِأَمْرِكَ قَوْلِهِ وَكَذَلِكَ أَخَذْتُكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرْآنُ وَهِيَ كَالْمَةِ إِنْ أَخَذَهُ إِلَيْهِ شَدِيدُ الزَّفْرِ الْمَرْفُودُ الْعَوْنُ الْمَعِينُ رَفَذَهُ أَعْتَقَهُ تَرَكَهُ أَيْمَنَ لَوْ أَكَلُوا كَانَتْ قَهْلًا كَانَ أَمْرُهُمْ أَهْلِكُوا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَحِمَهُمَا وَشَرِّهُنَّ شَدِيدًا وَصَوِّفٌ صَحِيفَةٌ.

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ فَصِيلٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا بَرْعِيدُ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

اَللّٰهُمَّ وَاكْبِرْ لَكَ كَذَبُوا عَلٰی رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ وَاحِدًا اَشْهَدُ شَاحِدًا مِثْلُ صَاحِبٍ وَاصْصَابِ۔

مطلوبہ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا اسے ظالموں پر خدا کی لعنت (آیت ۱۷۹۶) بلاشبہ اس کی طرح کذب کی جمع ہے جیسے صاحب سے اصرار ہے۔  
مطلوبہ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما طرفہ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا اسے ظالموں پر خدا کی لعنت (آیت ۱۷۹۶) بلاشبہ اس کی طرح کذب کی جمع ہے جیسے صاحب سے اصرار ہے۔  
مطلوبہ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما طرفہ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا اسے ظالموں پر خدا کی لعنت (آیت ۱۷۹۶) بلاشبہ اس کی طرح کذب کی جمع ہے جیسے صاحب سے اصرار ہے۔

وَكَذَلِكَ أَخَذْتُكَ كَذَلِكَ

اخذ اس کی پکڑ ہے تیرے رب کی جانب سے والوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر۔ چشک اس کی پکڑ سخت دردناک ہے۔  
اخذ اس کی پکڑ ہے تیرے رب کی جانب سے والوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر۔ چشک اس کی پکڑ سخت دردناک ہے۔  
اخذ اس کی پکڑ ہے تیرے رب کی جانب سے والوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر۔ چشک اس کی پکڑ سخت دردناک ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو ذلیل دیتا ہے لیکن جب اسے پکڑتا تو پھر پھوٹتا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ مِنْكُمْ  
حَتَّىٰ تَأْخُذَ بِحَبْلِ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ شَرَعَ قَدْ أَوَّكَدَ بِكَ  
أَخْذَ بَعْلِكَ إِذَا أَخَذَ الْعَاقِلُ مِنْهُ حَبْلًا لَّيْسَ بِكَ  
أَخْذًا أَلِيًّا بَشِيدٌ

بِأَنكِ قَوْلِهِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النُّهَارِ  
وَالْعَاقِلُ الَّذِي إِذَا أَنْصَابَ يَذْهَبُ  
الْمَشِيئَاتِ ذِيكَ ذِكْرِي يَلِدُ أَكْبَرِينَ وَأَنَا  
مَسَاعِلُ وَمِنْهُ مُبِينَتِ الْمَرْءِ لَعَلَّكَ  
مَنْزِلَةٌ بَعْدَ مَنْزِلَتِهِ وَأَمَّا شَأْنِي فَصَدَّقُ  
مَنْ الْعَقْلُ إِذَا دَلَّغُوا اجْتَمَعُوا أَمَّا لَفْظًا  
جَمْعًا

۴۹۸. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ  
ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ  
عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ  
قُبْلَةً فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَذَكَرَ ذَلِكَ فَأَمَرَتْ عَلَيْهِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ  
طَرَفِي النَّهَارِ وَالْعَاقِلُ الَّذِي إِذَا  
الْحَسَنَاتِ يَذْهَبُ الْمَشِيئَاتِ ذِيكَ ذِكْرِي  
يَلِدُ أَكْبَرِينَ قَالَ الرَّجُلُ أَلَيْ هَذِهِ قَالَ يَمُنْ عَمِلَ  
بِهَافٍ مِنْ أَهْلِي

نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔  
اور ابھی ہی پڑھتے تھے کہ آپ نے جب بستی والوں کو پکارتا  
تھا اس کے علم پر۔ بے شک اس کی پکارت سخت دردناک  
ہے (آیت ۱۰۳)۔

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ کی تفسیر  
اور عباد قائم رکھو دو طرفوں کے دو طرفوں کے اور کچھ رات کے  
حصوں میں۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹاتی ہیں۔ یہ نصیحت  
ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے۔ زلفا کھڑیاں، سامانیں اور کھانا  
بھی اسی سے بنا ہے۔ اگر تم سے ایک منزل کے بعد دوسری منزل  
زلفی، مصد ہے جیسے، اگر تم نے اور اور دیکھا ہے  
مرا ہے جمع کئے زلفا ہم نے جمع کئے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے ایک  
ہذا کی صورت کو بوسہ دیا غلط کام اس نے ہونے پر وہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور آپ سے اس واقعہ کا ذکر  
کر دیا پس اس بارے میں آیت نازل ہوئی، اور خدا قائم رکھو دو  
دو طرفوں کے اور کچھ رات کے حصوں میں، بیشک نیکیاں برائیوں  
کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں  
کے لئے (آیت ۱۴)۔ وہ شخص عرض گزار ہوا کہ یہ  
مکرم صحت میرے لئے ہے ۹ فرمایا میرے ہر ایسے  
اتنی کہتے ہے۔

## سورۃ یوسف

اللہ کے نام سے شروع جو فرمان نہایت رحم کرنے والا ہے۔  
تفسیر نے قصص سے انہوں نے تہجد سے سنا کہ شنگا سے مراد  
ہمیں ہے تفسیر کا قول ہے کہ ہمیں کو حبشہ کی زبان میں شنگا کہتے  
ہیں۔ یوسف کا قول ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کی معرفت تہجد کا قول  
سنا کہ شنگا کہہ رہا ہے پھر کہتے ہیں جو ہماری سے کافی جانتے، کتاب کا  
قول ہے کہ لفظ علم عام ہا عمل کو کہتے ہیں۔ ان تفسیر کا قول ہے کہ شنگا  
کو فارسی میں شنگ کہتے ہیں جس سے علی لوگ پانی وغیرہ پیتے ہیں،

## سورۃ یوسف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَقَالَ فَضَبِّلْ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ  
أَلَا تُرَجِّحُ قَالَ فَضَبِّلْ أَلَا تُرَجِّحُ بِالْحَبَشِيَّةِ  
مُنْكَ وَقَالَ ابْنُ عَيْنٍ عَنْ تَجَلَّ عَنِ  
مَجَاهِدٍ مُنْكَ كُلُّ شَيْءٍ قُطِعَ بِالشَّيْءِ وَقَالَ  
قَتَادَةُ لَدُوْهُ لَعَلَّكُمْ عَامِلٌ بِعَامِلِهِمْ وَقَالَ ابْنُ  
جُمَيْعٍ صَوَّغُوا مَكُولُ الْعَايِرِ مِنَ الدَّرَجَةِ يَلْتَقِي





بْنِ وَقَّاصٍ وَعَبِيدَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ  
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئَتْ  
قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَزَارَهَا اللَّهُ  
كُلُّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُ نَرِيئَةً فَكَيْفَ يَرِيئُكَ  
اللَّهُ فَإِنْ كُنْتُ الْمَمْنُوتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي لِلَّهِ  
وَتُغْفِرُ إِلَيْهِ قُلْتُ إِنْ وَاللَّهِ لَا أَجِدُ مَثَلًا لِأَبَا  
يُوسُفَ فَصَبْرٌ حَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعْلَى عَلَى مَا  
تَصِفُونَ \* وَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الْبَيْنَ حَآذِلًا وَالْإِفْكِ  
الْقَصْرَ الْآيَاتِ.

۱۸۰۲. حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ  
حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَسْرُودٌ قَالَ  
الْأَجْدَعُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخْرُءُ وَمَنْ وَهِيَ آخِرُ  
عَائِشَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَعَائِشَةُ أَخَذَتْهَا  
الْحَقِي كَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَعَلَّ فِي حِكْمِ رَبِّكَ تَحَدَّثْتُ قَالَتْ تَعْرِفُ وَقَدْ  
عَائِشَةُ قَالَتْ مَحِلِّي وَمَثَلُكُمْ كَيْفَ تَقُومُ قِيَّتُهُ  
وَاللَّهُ الْمُسْتَعْلَى عَلَى مَا تَصِفُونَ.

بَابُ قَوْلِهِ وَمَا قَدَرْتَهُ النَّبِيُّ هُوَ فِي بَيْتِهَا  
هَنْ لَفْسِهِ وَغُلَقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ  
لَكَ وَقَالَ عَلَيْكَ مَهْ هَيْتَ لَكَ يَا خَوْرَانِيَّةُ  
هَلَمْ وَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ تَعَالَى.

۱۸۰۳. حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا  
يُشَيْرُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ  
أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ هَيْتَ  
لَكَ قَالَ إِنْ تَابَتْ وَهَذَا كَمَا عُنَيْنَا هَذَا  
مَقَامُهُ وَالْقِيَامُ وَجَدَ لَانْعُو أَبَاءَهُ هُوَ الْقِيَامُ  
عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ بَلْ تَجِبَتْ وَتُخَرِّجُونَ  
۱۸۰۴. حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ

ابن مسعود عن عبد الله بن مسعود عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما قالوا فزارها الله كل حديثي طائفة من الحديث قال النبي صلى الله عليه وسلم إن كنت نريئة فكيف يريئك الله فإن كنت الممنوت بذنب فاستغفري لله وتغفر لي قال أبو وائل قال حدثني مسرود قال الأجدة قال حدثني أخروء وممن وهي آخر عائشة قال بينا أنا وعائشة أخذتها الحقي كقال النبي صلى الله عليه وسلم لعل في حكم ربك تحدت قالت تعرف وقد عائشة قالت محلي ومثلكم كيف تقوم قيتته والله المستعلى على ما تصفون.

۱۸۰۲. حدثنا أبو سليمان حدثنا أبو عوانة عن حسين عن أبي وائل قال حدثني مسرود قال الأجدة قال حدثني أخروء وممن وهي آخر عائشة قال بينا أنا وعائشة أخذتها الحقي كقال النبي صلى الله عليه وسلم لعل في حكم ربك تحدت قالت تعرف وقد عائشة قالت محلي ومثلكم كيف تقوم قيتته والله المستعلى على ما تصفون.

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم وما قدرته النبي هو في بيتها هن لفسه وغلقت الأبواب وقالت هيت لك وقال عليك مه هيت لك يا خورانيه هلم وقال ابن جبير تعالى.

۱۸۰۳. حدثني أحمد بن حنبل حدثنا يشر بن عمرو حدثنا قتيبة عن سليمان عن أبي وائل عن عبد الله بن مسعود قال هيت لك قال إن تاب وهذا كما عنيها هذا مقامه والقيام وجد لانعو آباءه هو القيام عن ابن مسعود بل تجبت وتخرجون ۱۸۰۴. حدثنا الحميدي حدثنا سعد بن

سعد بن عبد الله بن مسعود عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما قالوا فزارها الله كل حديثي طائفة من الحديث قال النبي صلى الله عليه وسلم إن كنت نريئة فكيف يريئك الله فإن كنت الممنوت بذنب فاستغفري لله وتغفر لي قال أبو وائل قال حدثني مسرود قال الأجدة قال حدثني أخروء وممن وهي آخر عائشة قال بينا أنا وعائشة أخذتها الحقي كقال النبي صلى الله عليه وسلم لعل في حكم ربك تحدت قالت تعرف وقد عائشة قالت محلي ومثلكم كيف تقوم قيتته والله المستعلى على ما تصفون.





مِنْهُ قِيلَ الْعَقِيبُ يُعَالِ عَقِبَتْ فِي أَوْثَرِ الْجَحَالِ  
 الْعَقِيبَةُ كَمَا سِطَ كَفَيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَقْبِضَ عَلَى  
 الْمَاءِ رَابِعًا مِنْ رَمَائِرِ نَوَا وَمَتَاعِ زَمْدِ الْمَتَاعِ  
 مَا تَمْتَعَتْ بِهِ جَعَاءُ سَخَابِ الْعَقْدِ إِذَا غَلَّتْ  
 فَغَلَّهَا الرِّبْدُ حَتَّى تَسْكُنَ قَيْدَ هَبِ الزَّمْدِ  
 بِمَا مَنُوعَةٍ فَكَذَلِكَ يُمَيِّزُ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ  
 إِلَيْهَا دَالِهَا شَرٌّ يَدْرَأُونَ يَدْرَأُونَ دَرَأَتَهُ  
 دَفَعَتْهُ سَلَامَةً عَلَيْكُمْ أَيْ يَقُولُونَ سَلَامَةً وَإِلَيْهِ  
 مَتَابِ تَوْبَتِي أَقْلَفَ نِيَّاسٍ لَعَوْنَتَيْنِ قَارِعَةٍ  
 ذَاهِيَةٍ كَيْ مَلَيْتُ أَطَلْتُ مِنَ الْعَبِي وَالْمَلَاوِقِ  
 وَرَمْتُهُ مَلِيًّا وَيُعَالِ لِلْوَأَسِعِ الظُّرَيْلِ مِنَ الْأَرْضِ  
 مَلَى قَيْنِ الْأَرْضِ وَأَشَقُّ قَا سَكُنَ مِنَ الْفَسَقِ مَعْقِبِ  
 مُفِيدٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَتَجَاوَزَاتٍ مَلَيْتُهَا وَ  
 غَنِيَّتُهَا السَّيَاحُ صِنَوَابِ التَّحْلُكَيْنِ أَوْ أَصْنَعُ  
 فِي أَسْبَلِ وَاحِدٍ تَغْيِيرُ صِنَوَابٍ وَحَدَّهَا يَمَسُّ  
 وَاحِدٌ كَصَالِحِ بَنِي إِدْمَرَ وَجَنِيَّتِهِمْ أَبُو هَمْدَانَ  
 السَّحَابِ الثَّقَالِ الْبَارِئِ فِيهِ الْمَاءُ كَمَا سِطَ كَفَيْهِ  
 يَدْعُو الْمَاءَ يَلْسَانِيهِ وَيَتَيَّرُ إِلَيْهِ بِيَدِهَا  
 يَأْتِيهِ أَبَدًا سَأَلْتُ أَوْ دِيَّةً يَقْدِرُهَا تَمْلَأُ  
 بَطْنٌ وَاحِدٌ مَبْدَأُ رَأْيَا ذَبْدُ الشَّيْلِ حَبْلُ  
 الْحَيْدِ وَالْجَلِيَّةِ

بِأَمْرِكَ قَوْلُهُ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ  
 أُنْثَى . مَا يَحْمِلُ الْأَرْضَ مِنْ عِصَصٍ لَقِصْرٍ .  
 ۱۸۰۸ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي هَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاءٍ  
 عَنْ قَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ  
 عَنْ أَبِي عَمْرٍو أَنَّ دَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِيحُ الْعَالَمِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ  
 لَا يَعْلَمُ مَا فِي عَدِي إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا يَغِيضُ  
 الْأَرْضَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا يَعْلَمُ مَقِي يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ

ای کے پیچھے آئندہ اُجھال عذاب سزا۔ جیسے پانی لینے کے لئے  
 ہاتھ ڈھانا۔ کراہیا یہ نہ بنا کر لٹکا سے بنا ہے یعنی بڑھنے  
 والا۔ امتناع جس سے توفیق حاصل کرے۔ تحفہ ہماک جو  
 ہانڈی کے جوش مارنے پر دیا جلتے ہیں و دسر دھونے پر بیٹھ  
 جاتے ہیں۔ چونکہ یہ بیکار چیز ہے اسی طرح حق و باطل میں تیز کر دی  
 جاتی ہے۔ الجداد۔ بھڑکنا۔ مستر۔ بڑھنا۔ وہ ہٹائیں یہ دُرا کرنا  
 سے بڑھنے یعنی میں نے اسے ہٹایا۔ سَلَمٌ کُنْکُمْ بیٹھے فرشتے  
 ان کو سلام کرتے ہیں۔ ایتہ کتاب میں اس کی طرف توجہ کرتا ہوں۔  
 اُفْرَ شَاسُش کیا وہ مالوس نہ ہوئے کیا اللہ ظاہر نہ ہوا۔  
 فَا سَلَمٌ دَل جلا دینے والی۔ کُنْکُمْ میں نے مہلت دی۔  
 یہ اُتلی۔ اور اُتلی ذوق سے بڑھ کر اور بڑھا بھی اسی سے ہے چنانچہ  
 بیکار جوشی کوئی تین الاذحق کہتے ہیں۔ اُشَقُّ شَعْبِ بَشَقِ  
 عَقِبِ بوسے والہ لہجہ کا قول ہے کہ شجر رات قابل کاشت  
 زمین اور غنیمتیں مشورہ سے ہوتے دھشت۔ فَرَّ مِثْوَانِ وَ  
 دھشت جو بعد دور ہوں چھانچہ ہر قسم کے دھشت ایک ہی پانی  
 سے پلتے ہیں اسی طرح ساتھ ایک بعد از اشاق کا بابن یک ہے  
 السَّحَابِ السَّحَابِ . پانی سے بڑھنے والی کبھی کبھی  
 زبان سے پانی مانگتا اور لینے کے لئے ہاتھ بڑھاتا لیکن کسی کچھ نہ پاتا  
 سَأَلْتُ . دُور نہ بگذرے . . . . . نالوں میں اندازے سے  
 پانی بہت ہے رُئِدَا قَابِیَا اُھرے بھڑے بھاگ۔ بید اسل  
 لہجہ یا نہ لیدات کی سہل۔

### اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كَاتِبِ

اللہ جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے سرش میں ہے اور پرش جو چلتے بڑھتے ہیں۔  
 حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہما سے نقل ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غیب کی کجیاں پانچ چیزیں ہیں جنہیں  
 خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا یعنی (۱) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل  
 کیا ہو گا اور (۲) خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ دھوکوں میں کیا ہے۔  
 (۳) خدا کے سوا کوئی جانتا کہ بادشہ کب کسے کی (۴) خدا  
 کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ فلاں آدمی کس جگہ مرے گا۔

إِلَّا اللَّهُ وَلَا تَسْجُدْ لِشَيْءٍ نَفْسُ يَاقُ أَرْجُو تَعْمُوتُ وَلَا  
يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ

(۵) خدا کے سوا کوئی بھی جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی۔

سُورَةُ اِبْرٰهِيْمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَاجِدٌ أَوْ قَتْلٌ فَجَاهِدُ  
صَدِيدٌ ثَمَرٌ وَدَمٌ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَدْكُرُوا  
يَعْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَيَادِي اللَّهِ عِنْدَ كَوْدَيْكُمْ  
وَقَالَ فَجَاهِدُ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ رَغِبْتُمْ  
إِلَيْهِ فِيهِ يَبْغُوهَا عَوَجٌ يَلْتَمِسُونَهَا لَهَا  
يَعْوَجُونَ إِذَا تَادَنَ نَبْكَهُ أَعْنَمَكُمُ ۖ ذَنْبُكُمْ  
رَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَقْوَامِهِمْ هَذَا امْتَلَأُوا  
عَتَا أَمْزَاجِهِ مَقَالِي حَيْثُ يَقْبَلُهُ لِلشَّيْءِ  
مِنْ دَرَجَةٍ مِنْ وَرَأَيْهِ هَذَا أَمِيهِ لَكُمْ تَبَعًا وَاجِدَهَا  
تَأْيِيزٌ مِثْلُ تَبَيُّنٍ وَتَأْيِيزٌ يَمْضِي خِصْمٌ  
اسْتَمْضَى خِصْمٌ اسْتَمْضَى خِصْمٌ لَيْسَ مَضْرُوعٌ  
مِنَ الصَّرَاحِ وَلَا خِلَالِ مَضْمُونِ رَحَالَتِهِ  
خِلَالًا وَتَجُوزُ أَيْضًا جَمْعُ خَلَّةٍ وَخِلَالِ أَيْبَتَتْ  
اسْتَوْصَلَتْ.

يَا أَيُّهَا قَوْلُهُ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا  
فَائِضٌ وَفُرْعَاهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أَكْثَرَهَا  
كُلَّ حَبْلٍ .

١٨٠٩ - حَدَّثَنَا ثِيَابُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ اسْمَاعِيلَ عَنْ  
أَبِي أَسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ قَافِعٍ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَبُّ رُفُقِي بِشَجَرَةٍ تُشْبِهُهُ أَوْ لَا تُرْجِلُ  
الْإِسْلَامَ لَا تَحْتِمْ دَرَقُهَا وَلَا وَادَ لَا تُزِي أَعْلَاهُ كُلَّ  
حَيْثُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَقْتَنِي نَفْسِي تَهْ أَسْخَلَهُ  
وَرَأَيْتُ أَمَا نَكْرَ وَعُمَرَ لَا يَسْتَكْمَانِ فَكَرِهْتُ أَنْ

سورة ابراهيم

عشق کے نام سے شروع ہو کر خیر و برائی کی نہایت و کم کر رہا ہے۔

دین جیساں کالوں سے کہ حقائقِ جدیدیت کی طرف بلانے  
 والا تھا۔ ہر کافور ہے کہ صیدِ نیک کا معنی خون اور ہر پھپ  
 ہے۔ اہلِ یسینہ کا قول ہے کہ اُن گمراہانہ انتہہ علیکم  
 جو نعمتیں تمہارے پاس ہیں، انہیں بدان کے دلوں کو  
 یاد کرو۔ مجاہد کا قول ہے: یَا سَائِلِ النَّصِیْہَةِ... جن  
 چیزوں کی طرف تم رغبت کرتے ہو۔ یَتَجَوَّزُکُمْ بَعْدُ جَا...  
 اس میں کمی تلاش کرنے ہو۔ اِذْ تَلَّکُمْ لَمْ یُحِکْم... تمہارے  
 رب نے تمہیں پیسے ہی بنا دیا۔ رَدُّوْا اَیَّدَیْکُمْ فَرَقِیْ اِنَّوَاہِیْمُ۔  
 ... تاہم ان کرنے والوں کو اپنے سامنے کھڑا کر کے گا۔  
 اِنَّ دَرَیْہَہُ سَاخِیْہُ۔ یَبْعَا اِسْ کَا دَا اَعْدَاہُ اَنْ یَّکُ ہے  
 جیسے حبیب سے مایوس۔ بِمَقْصِرِ حِکْمٍ اِس سے اِنْظَرُفْہُ  
 اِس سے میری فوادگی یَسْتَفْرِخْہُ یہ الصَّرَاحُ سے ہے  
 ذَا فِہْدَنِ یہ صمد ہے عَلَّیْہُ کَا نِزْ عِلْمًا اَلْہِیْہُ ہوتا  
 ہے اِسکی صبح عَلَّیْہُ اِلٰہ ہے۔ اِنْجَلَّتْ ہلکتے دکھاتا ہوا۔

کَـتَجَرَّةٍ حَلِیْمَةٍ اَصْلُهَا کَافِیْرٌ  
جیسے پاکیزہ و درخت جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمانی ہیں۔ ہر وقت  
اپنا اصل و نیلے سے راہیت (۲۵۰۲۴)۔

حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے ایسا درخت بتاؤ جس کی مثال مسلمان مرد مجلسی ہو۔ اسی کے پتے بھی نہ جھڑنے ہوں اور ہمیشہ اپنا پھل دیتا رہتا ہو۔ حضرت ابی عمر فرماتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، لیکن حسب میں نے دیکھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر حبیبی جنتیوں بھی خاموش ہیں تو مجھے اپنا دلانا پسند نہ آیا۔ جب کسی نے کئی جواب دیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَتَكَلَّمُ فَتَتَلَعَّبُوا لَوْ أَشِيدَ قَدْ رَسُوهُ اللَّهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ النَّحْدَةُ فَلَمَّا قَامَتْ  
قُلْتُ لِعَمْرٍأَ أَبْتَأُ ذَاكَ لَقَدْ كَانَ وَقْتُ  
فِي تَقْصِيٍّ أَتَى النَّحْلَةَ فَتَلَّ مَا مَنَعَكَ أَنْ  
تَكَلَّمَ قَدْ سَرَّ أَرَاكُمْ تُكَلِّمُونَ فَكَيْفَ هُنَّ أَنْ  
أَتَكَلَّمُ أَوْ أَسْأَلُ شَيْئًا قَالَتْ عَمَّا لَا تَكُونُ  
قَدَّتْ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَدَاؤِكَذَا.

بآیت ۳۳ قَوْلِهِ يُشَيِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا  
يَا لَقَوْلِ الثَّانِيَةِ.

۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ  
أَحْبَرٍ فِي عِلْمِهِ بَنُ مَرْثِدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ سَخْدَ  
بْنِ عُبَيْدٍ كَا عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا سَئِدَ  
فِي الْقَبْرِ يَنْهَدُ أَنْ يَكْلَأَ إِلَهًا إِلَّا اللَّهَ وَأَنْ مُحَمَّدًا  
رَسُولُ اللَّهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يُشَيِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ  
آمَنُوا يَا لَقَوْلِ الثَّانِيَةِ فِي الْخَيْرِ وَالْخَيْرِ قَوْلِي  
الْأَخِيرُ.

بآیت ۳۴ قَوْلِهِ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ جَاءُوا  
بِعَمَّةِ اللَّهِ كُفْرًا أَلَمْ تَعْلَمْ كَقَوْلِهِ أَلَمْ  
تَرَ كَيْفَ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا السَّوَابِ  
الْمَلَائِكَةَ بَارِئِينَ بَارِئِينَ قَوْمًا بَارِئِينَ  
هَٰلِكِينَ.

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُبَيْنُ  
عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَطَاءٍ وَسَمْعَانَ عَنْ عَتَابٍ رَأَى الْقَوْمَ تَرَى  
إِلَى الَّذِينَ جَاءُوا بِعَمَّةِ اللَّهِ كُفْرًا أَقَلَّ هُمْ  
كَقَدَّ أَهْلَ مَلَكَةٍ.

کدوہ کجور کا درخت ہے جب ہم آپ کے پاس سے اٹھ گئے تو میں نے  
حضرت عمر سے کہا اے ابان۔ حنک ختم میرے دل میں یہ بات آئی تھی  
کدوہ کجور کا درخت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہیں بوسے سے بھر کر دینے  
دیا کہ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے جب آپ حضرت کو بوسے ہوئے نہ  
دیکھا تو ادب کے باعث میں نے بوسہ نہ دیا پسند نہ کیا، اس کا کوئی  
جواب نہ دیا، حضرت عمر نے فرمایا:- اگر تم یہ جواب دیتے تو مجھے  
کلاں فلاں خوشیوں سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔

يُشَيِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا كَيْفَ

اقتباسی مقدم رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر۔

محمد بن حنفیہ نے حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ  
عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ مسلمان مرد کے حسب قبر میں سواں کیا جاتا ہے تو وہ  
شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود کے  
لائی نہیں ہے ایدہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول  
ہیں یہی وہ بات ہے جس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ  
ہے۔ اللہ ثابت قدم رکھتا ہے ایمان والوں کو دنیا کی زندگی  
میں اور آخرت میں (آیت ۷۷)۔

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دیا۔ اس  
آئم تَرَ کادہی مطلب ہے جو آئم تَعْلَمُ کہ آئم تَرَ کَيْفَ فَعَلُ  
آئم تَرَ فَيَ الَّذِينَ خَرَجُوا۔ میں ہے۔ انہوں نے کلام طلب  
طاقت ہے یہ باد بوزر بوزر سے ہے۔ قَوْلًا بَلَدًا  
ہناک ہوتے والے لوگ۔

حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ  
کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت  
ناشکری سے بدل دی (آیت ۲۸) وہ کہ کفر والے  
کافر ہیں۔

## سورۃ الحج

اللہ کے نام سے شروع ہو کر ایمان نہایت رکھنے والا ہے۔

## سورۃ الحج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَقَالَ لَهَا هُذِرِي أَطْعَمِي مَسْكِينًا  
الْحَقُّ يَرْجِعُ إِلَى اللَّهِ عَلَيْهِ طَرِيقَةٌ لِيَأْمُرَ  
مُبِينٌ عَلَى الظُّلُمِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
لَعَنُوكَ لَعْنَةً قَوْمٍ مُنْكَرُونَ أَنْتَ هُمْ  
لَوْطٌ وَقَالَ غَيْرُهُ كِتَابُ مَعْلُومٍ أَحْبَبُ  
لَوْ مَا نَأْتَيْنَا هَلَّا نَأْتِيَنَا شَيْعَ أُمَمٍ  
إِلَّا قُلُوبَنَا أَيْضًا شَيْعَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
يُفْهَمُونَ مُسْرِعِينَ لِمَتَوَسِّمِينَ لِلْمَاطِرِينَ  
سُكْرَتُ عَشِيَّتِ بَرُوجًا مَنَازِلَ لِلشَّيْءِ  
الْقَبْرِ تَوَاقِعَ مَلَاقٍ مُنْجِحَةٍ حَمَاءَ جَمَاعَةٍ  
حَمَاءَةٍ وَهُوَ الْقَبْرُ الْمُتَغَيَّرُ وَالْمُسْتَوْدُ  
الْبَصُوبُ تَوَجَّلُ تَخَفُ قَائِمًا أَيْ لِيَأْمُرَ  
مُبِينُ الْإِمَامِ كُلِّ مَا اسْتَمْتَّ وَاهْتَدَيْتَ بِهِ  
الضَّيْعَةُ الْهَلَكَةُ

بَابُ قَوْلِهِ إِذَا مَنِ اسْتَرْفَ الشَّمْعُ  
فَاتَّبَعَهُ شَهَامٌ مُبِينٌ

۱۸۱۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ ثَمَرٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
يُنْفَخُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا  
قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتْ الْمُسْكَةُ  
بِأَجْنِحَتِهَا خُصْعَانًا يَقُولُ مَا لَيْسَ لَهَا عَلَى  
صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيُّ وَقَالَ غَيْرُهُ صَفْوَانٌ يَمْدَمُ  
ذَلِكَ فَإِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا أَقْبَلُ  
نَجْعُ قَالَ الْوَالِدِيُّ قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَبْدُ الْكَبِيرُ  
فَيَسْتَعْمِلُهَا مُسْتَرْفُوا الشَّمْعِ وَمُسْتَرْفُوا الشَّمْعِ  
هَكَذَا إِذَا جَدُّ فَوْقَ الْخَرِّ وَصَفَّ سُفْيَانٌ يَدِيَهُ  
وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدَيْهِ الِيمْنَى نَصَبَهَا  
بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ فَرَجًا أَدْرَكَ الشَّهَابُ  
الْمُسْتَمِعَ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ بِهَا إِلَى صَاحِبِهِ فَيَحْرِقُهَا

تہا بد کافراں ہے کہ جزا اٹھائی۔ مستقیم... سے وہ  
یعنی راستہ مراد ہے جو سیدھا، شکی طرف جاتا ہے۔ کیا نام ہے  
رہتے ہیں وہاں کافروں ہے لغز و لٹ تھا ہی ٹھیک قسم۔ قوم  
شکر و ن انہیں اجنبی جانا حضرت لوط سے دوسرے حضرات کا  
قول ہے کہ کتا بٹ شغل و م نظر و وقت۔ کونا یا نیشا...  
ہمارے پاس کہیں نہیں لاتا۔ شیخ اہلبین المدیہ اس  
سے دوست رکھتے ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ یثد طویج  
جلدی کرنے والے۔ ہنسنا ہنسنا دیکھنے والوں کے لئے۔  
شکر و ن صاحب دی گئی۔ بڑا بجا سودا اور چاندی  
میں۔ وازع اور مل بیچ سے مراد ہے ملنے کی جگہ۔  
حق پر یہ حقائق کی جامع ہے کہ شئون میں ہنگامہ و بدل  
اور۔ دیکھ آخری۔ کیا نام ہے۔ ہر وہ چیز جس  
کی ابتدا کی جائے اور وہ راستہ دکھائے۔ لغز و لٹ  
ہلاکت کا نیا ہی۔

إِذَا مَنِ اسْتَرْفَ الشَّمْعُ فَاتَّبَعَهُ شَهَابٌ مُبِينٌ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ آسمانی فرشتوں  
کو کوئی حکم دیتا ہے تو وہ عاجزی کی وجہ سے اپنے بدن کو مارنے  
لگتے ہیں جیسے زخم کو صاف بنانے کے لئے۔ علی بن مدینی کا بیان ہے کہ  
سفیان بن عیینہ کے سوا اور راویوں نے صفوان کلمہ۔ پھر  
اللہ تعالیٰ اس حکم کو نافذ فرما کر تلے جب ان کے دلوں سے کچھ خوں و دھ  
نکلتا ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رہنے کیا فرمایا  
جو اب دیتے ہیں کہ جو کہ اس سے فرمایا وہ حق ہے اللہ ہی بلند مرتبہ ہے  
پھر ان کے لئے شیطان چونکہ چھپنے کی کوشش کرتے ہیں اور چونکہ  
چھپنے سے کہنے کے شیطان بول اور کہتے دیتے ہیں چنانچہ سفیان نے  
اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیوں کو کھول کر اندر نیچے اوپر کر کے دکھایا۔ چنانچہ  
بعض اوقات تو ایسا ہوتا ہے کہ کہنے والے شیطان کو چونکا دی جا لگتی  
ہے اور وہ کل جانتے ہوئے سے کہہ کر وہ مات کرانے سے اس

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ  
شَهَابٍ قَالَ اخْبَرَنِي عَزْرَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ لَهَا وَهِيَ تَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ اللَّهِ  
لَعَالَى حَقِّي اِذَا امْتَنَيْتَاسَ الرَّسُلُ قَالَتْ قُلْتُ  
اَلْذُبُّوْا اَمْرُكَ ذُبُّوْا قَالَتْ عَائِشَةُ كَذِبٌ وَاَقُلْتُ  
فَقَدُوْا اسْتَيْقِنُوْا اَنْ قَوْمَهُمْ كَذِبُوْهُمُ فَمَا  
هَرَبَ الظَّنُّ قَالَتْ اَجَلٌ لِّعَنِيْ فَقَدْ اسْتَبَقُوا  
بِذَلِكَ فَفَعَلْتُ لَهَا وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ فَتَذَكَّرْتُ  
قَالَتْ مَعَاذَ اللَّهِ لَوْ تَكُنِ الرَّسُلُ ظُنُّ ذَلِكُ  
بَرَقِهَا قُلْتُ فَمَا هَذَا اَلْاَمِيَّةُ قَالَتْ هُوَ  
اَتَمَّ عِلْمُ الرَّسُلِ الَّذِيْنَ اَتَمُّوْا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوْهُمْ  
فَقَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَخَرْنَا عَنْهُمْ النَّصْرُ  
حَقِّي اِذَا امْتَنَيْتَاسَ الرَّسُلُ يَمْتَنُ كَذِبُهُمْ وَنُ  
قَوْمُهُمْ وَظَنَّتِ الرَّسُلُ اَنْ اَتَمَّ عَنْهُمْ فَكَذَبُوْهُمْ  
جَاءَهُمْ نَصْرُ اللَّهِ عِنْدَ ذَلِكَ .  
۱۸۰۷ . حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلَدِ اخْبَرَنَا شُعَيْبُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اخْبَرَنِي عَزْرَةُ فَقُلْتُ لَهَا  
كَذِبُوْا مَعْظَمَةٌ قَالَتْ مَعَاذَ اللَّهِ .

## سُورَةُ الرَّعْدِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَبَّاسِطٌ كَفَّهُمْ مِثْلَ الشَّرِّ  
الَّذِي عِبَدُوْهُ اِلَّا غَيْرُهُ كَمِثْلِ الْعُطَشِ  
الَّذِي يَنْظُرُ اِلَى خِيَالِهِ فِي الْمَاءِ مِنْ تَجِدٍ وَهُوَ  
يُرِيدُ اَنْ يَتَنَاوَلَهُ وَلَا يَتَقَدَّرُ وَقَالَ غَيْرُهُ سَخَّرَ  
ذَلِكَ مُتَجَابِرًا مِمَّا مَشَتْ اَنْبِيََاؤُكَ الْمَثَلَاتُ  
وَابْعَدُهَا مَثَلَةٌ فَرَى الْاَسْتَبَاةُ وَالْاَمَثَالَ وَقَالَ  
الرَّمْلُ مِثْلَ اَيَّامِ الدِّينِ خَلَوْا بِعَدُوِّهِمْ قَدِيْمًا  
مَلَأُوْكَ حَقْفَةً تَعْقِبُ الْاَوَّلَى مِنْهَا الْاُخْرَى

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد باری تعالیٰ :-  
حَقِّي اِذَا امْتَنَيْتَاسَ الرَّسُلُ کے ہائے میں دریافت کیا کہ  
اس میں لفظ کذب ہے یا کذبہ ہو؟ حضرت عائشہ صدیقہ نے  
فرمایا کہ کذبہ ہو۔ تشدید کے ساتھ ہے یہی (حضرت عروہ از ابن کرم  
ہو کہ انبیاء کے کو تو یقین تھا کہ قوم نے انہیں جھٹلایا ہے پھر یہاں لفظ ظن  
کیوں استعمال کیا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ پھر یہی ممکن ہے پھر یہی  
واقعی ہے یہاں ظن کا یہی مراد ہے کہ وہ ظن تھا کہ اَلْاَمِيَّةُ  
کئی نواں لفظ ہے یا محض ہے؟ فرمایا: معاذ اللہ! یہ غیر لفظ ہے یا ایسا  
گمان نہیں کر سکتے۔ میں نے عرض کی کہ اس آیت کا پھر کج معنی کیا ہے؟  
فرمایا یہ رسولوں کی بیروی کرنے والوں کے متعلق ہے جو اپنے رب پر  
ایمان لائے اور رسولوں کا تصدیق کی تھی، جب وہ ملت خدا تک  
آکر ایمان میں مبتلا ہے اور خدا سے دیر ہو تو وہاں اپنی قوم کے  
جھٹلانے والوں کے ایمان لانے سے رسول بالاس ہوئے تھے وہاں انہیں  
یہ گمان بھی گزرتا تھا کہ انہیں یہی دیکھ کر کہ یہ لفظ جھٹلانے کا ہے یا نہیں  
چنانچہ ایسے وقت پر اللہ تعالیٰ کی مدد آتی تھی۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی  
کہ (اس آیت ۱۸۰۷) میں شاید لفظ کذبہ ہو یا غیر تشدید کے ہے؟ انہوں  
نے فرمایا:- معاذ اللہ! ایسا نہیں ہے۔

## سُورَةُ الرَّعْدِ

اللہ کے نام سے شروع ہوتا ہے زبان نہایت دم کرنے والا ہے۔  
ابن عباس کا قول ہے کہ کبَّاسِطٌ کَفَّهُمْ شَرِّکِ کی مثال جو خدا کے  
ساتھ دوسروں کی عبادت کرے اس پر اسے جیسے ہے جسے اپنے  
خیالات کی دیبا میں کافی دور پائی نظر آئے تو وہ اسے حاصل کرنا چاہے  
لیکن جس کا وجود ہی نہیں اسے حاصل کیاں سے کرے۔ دوسرے  
حضرات کا قول ہے کہ سَخَّرَ تاج کید متجاوِزات ایک دوسرے  
کے نزدیک چونکہ اختلفت اس کا دوا عد مشتت ہے یعنی بیشل  
تظہیر بقدر اتعاض کے مطابق متعقبات ٹکڑوں فرشتے جو  
باری باری آتے ہیں جیسا کہ ہے عَقِبَتْ بِلَى اَنْزَرَهُ میں



وَرُبَّمَا نَعَرُّ بِرَاكَةِ خَلْقٍ يَرْتَدُّ إِلَى الدِّينِ  
يَلْبِيهِ إِلَى الدِّينِ هُوَ اسْتَحْلُ مِنْهُ حَقٌّ يُلْقَوُهَا  
إِلَى الْأَرْضِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانٌ حَقٌّ تَنْتَبِهُ  
إِلَى الْأَرْضِ فَتَلْقَى عَلَى قَبْرِ السَّاجِدِ فَيَنْذِبُ  
مَعَهَا وَاسْطَةً كَذِبَةٍ فَيُصَدِّقُ فَيَقْدُلُونَ لَعْنُ  
يُخْبِرُونَ أَيُّومَ كَذَا وَكَذَا أَيْكُونُ كَذَا وَكَذَا  
فَوَحْدُنَا هُ حَقًّا لِكَلِمَةِ الَّتِي سَبَّحْتَ مِنْ  
الْأَسْمَاءِ

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ رَوَدَنَا  
سُفْيَانٌ حَدَّثَنَا عَنْ وَعْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
هَرِيرَةَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ أَدَّ الْكُفْرَ وَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ  
وَقَالَ عَلَى قَبْرِ السَّاجِدِ قُلْتُ يُسْفِيَانُ لَأَتَّ بَعَثَ  
عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ  
قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يُسْفِيَانُ إِنْ إِنْسَانًا رَوَى عَنْهُ  
مَنْ عَمِلَ وَسَمِعْتُ عَمْرُو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَى عَنْهُ  
أَنَّهُ قَرَأَ لَمْ يَرَ قَالَ سُفْيَانٌ فَكَيْدًا أَقْرَأَ عَمْرُو  
فَلَا أَدْرِي سَمِعَهُ فَكَيْدًا أَمْ لَا قَالَ سُفْيَانٌ وَ  
رَحِمَهُمَا أُمَّتُنَا

بَابُ قَوْلِهِ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحَجُّ  
الْمَسْكِينِ

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ ابْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا  
مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا مَخَابَ الْعِجْرَةَ لَأَتَدَّخُلُوا  
عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا أَيْكُنُ خِيَانٍ  
لَعَنَ تَكُونُوا أَيْكُنُ خِيَانٍ لَعَنَ تَكُونُوا أَعْيُنُهُمْ أَمْ

وئے کرتا ہے اور بعض اوقات چنگاری لئے سے پہلے وہ پتہ نزدیک  
وئے تھکان کو جو اس کے نیچے برتا ہے، بتا چکا ہوتا ہے اور اس طرح وہ  
بات نہیں کہ پختہ ہوتی جاتی ہے یا سبب سے کہہ کر نہیں کہ آج بھی  
ہے چہرہ جادو کے منہ میں ڈالی جاتی ہے۔ پھر وہ ایک کے ساتھ تو  
جھوٹ اپنی طرف سے ظاہر ہے۔ اس پر لوگ اس کی تصدیق کر کے  
کہنے لگتے ہیں کہ کیا اس نے ظان وعدہ میں نہیں بتایا تھا کہ ظان بات  
یوں کہی، چنانچہ ہم نے اس کی بات کو دست پایا حالانکہ وہی بات سنی  
جو آسمان سے جھڑکی چھپے سنی تھی۔

علی بن عبد اللہ، سفیان، عمرو، عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم فرماتا ہے اور  
اس میں کامیابی کا لفظ آیا وہ کیا۔ سفیان، عمرو، عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ  
سے روایت کی کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم فرماتا ہے خدا کا جادوگر  
کے منہ میں چنانچہ میں علی بن عبد اللہ نے سفیان سے کہا کہ کیا اسے  
پتہ چھوڑ دینا ہے۔ انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ  
سے یہ جواب دیا ہاں میں نے سفیان سے کہا کہ ایک دلی نے آپ کے پاس  
عمرو بن دینار، عمرو اور حضرت ابو ہریرہ کے مرفوعہ روایت کی ہے اور  
اس میں لفظ قرآن پڑھا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے  
اسی طرح پڑھا تھا، لہذا مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے اسی  
طرح پڑھا تھا یا نہیں۔ سفیان کہتے ہیں کہ ہم تو اسی طرح  
پڑھتے ہیں۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحَجُّ الْمَسْكِينِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اصحابِ حج  
کی جگہ ہے۔ تم میں سے کوئی ایسی جگہ میں نہ جاسے کہ  
روتا ہوا۔ اگر تم دو نہیں سکتے تو اس جگہ میں نہ  
جانا، مبادا جو عذاب ان پر آیا تھا وہ تم پر نہ  
آجاسے یا کہیں تم اس عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤ جس



بَابُ قَوْلِهِ وَلَقَدْ آتَيْنَكَ سَبْعًا مِنَ التَّمَثَاتِ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُدَّادٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ حَبِيبٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَقِيقِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَدَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُصَلِّيُ قَدْ عَالَى قَلَمُ آيَةٍ حَتَّى صَلَّيْتُ حَتَّى أَتَيْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ فَطَدْتُ كُنْتُ أُصَلِّيُ فَقَالَ الْوَيْلُ لِلَّذِي يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَعْلَمُكُمْ أَكْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أُخْرِجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَهَبَ إِلَيْهِ صَبَّحَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْرِجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَكَرْنَاهُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ التَّمَثَاتِ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ الَّذِي أَوْفَيْتُهُ.

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَرٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ حَقِيقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَقِيقِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَدَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الْقُرْآنُ هِيَ السَّبْعُ التَّمَثَاتِ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ.

بَابُ قَوْلِهِ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ لَا أَكْثَرُ مِنْ أَكْثَرِ وَتَقْرَأُ لَا تُسْمَعُ قَالَتْ هُمَا حَلَفَ لَهَا وَلَمْ يَخْلِفْ لَهُ وَ قَالَ لَهَا هَذَا تَقَا سَمُوا أَتَحَالَفُوا

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمْرُوتَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ قَالَ هَذَا أَهْلُ الْكِتَابِ حَزَرُوا أَنْ أَجْزَأَ قَائِمُوا بِبَعْضِهِ وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ.

۱۸۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمْرُوتَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ

وَلَقَدْ آتَيْنَكَ سَبْعًا مِنَ التَّمَثَاتِ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ

اور جسک ہم نے تم کو سات آیتیں دی ہیں (آیت ۸۵)۔  
حضرت ابو سعید مدنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسک میں نماز پڑھ رہا تھا۔ پس آپ سے مجھے بلایا گیا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جب میں نے نماز پڑھ لی تو حاضر بارگاہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس آئے سے تمہیں کس چیز نے روکا تھا میں عرض کرنا ہوا کہ حضور میں نماز پڑھ رہا تھا۔ ارشاد ہوا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے۔ اسے ایمان و لڑا اللہ اور اس کے رسول کے بلائے پر حاضر ہو جایا کرو (سورۃ الانفال ۲۴) ہم پھر آپ نے فرمایا کہ تمہیں قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت بتا دوں اس سے پہلے کہ میں مسجد سے باہر نکلوں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلمے کے لئے چلے گئے تو میں نے بات یاد کروالی تو آپ نے فرمایا کہ وہ سورت ۱۔ محمد اللہ رب العالمین (یعنی سورۃ الفاتحہ) ہی سب سے متالی (سات آیتوں والی سورت) اللہ قرآن کریم پر جو مجھے عطا فرمایا گیا۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۱۔ ام القرآن (یعنی سورۃ الفاتحہ) ہی سب سے متالی (سات آیتوں والی سورت) اللہ قرآن کریم پر جو مجھے عطا فرمایا گیا۔  
(یہی تمام قرآنی صوم کی جامع ہے۔)

الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ لَا أَكْثَرُ مِنْ أَكْثَرِ وَتَقْرَأُ لَا تُسْمَعُ قَالَتْ هُمَا حَلَفَ لَهَا وَلَمْ يَخْلِفْ لَهُ وَ قَالَ لَهَا هَذَا تَقَا سَمُوا أَتَحَالَفُوا

اور شاہد ابی نعانی وہ جنہوں نے کلام الہی کو اپنے لہجے کی طرح (آیت ۹) کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ اہل کتاب ہیں جنہوں نے اللہ کی کتاب کو تورات کے ٹکڑے بنا لیا ہے کہ بعض حصے کو مانتے ہیں اور دوسرے بعض کا انکار کرتے ہیں۔

ارشاد چربانی: جمعیہ اہم نے اپنے اپنے لہجوں پر تلاوت کی

الْمُتَّقِينَ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا تَرَكْنَا  
عَلَى الْمُتَّقِينَ قَالَ أَمْرٌ بِخَيْرٍ وَكَفَرُوا بِمَنْزِلِ  
الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى .

بِأَمْرِكَ قَوْلِهِ وَأَعْبُدُوا رَبَّكَ حَقَّ يَأْتِيكَ  
الْمُتَّقِينَ قَالَ سَالِحُ الْمُتَّقِينَ .

## سُورَةُ النَّحْلِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
رُوحُ الْقُدُسِ جِبْرِيلُ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ  
الْأَمِينُ فَخَصِّنْهُ قَالِ أَمْرٌ ضَرِيقٌ وَضَرِيقٌ  
مِثْلُ هَذَيْنِ وَحَزِينٌ وَلَئِنِ وَهَمَّ بِشَيْءٍ  
مَّيِّتٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي تَقْلِيدِهِمْ اخْتِلَافِهِمْ  
وَكَالَ مُجَاهِدٌ تَمَيُّدُ تَكْلَافٍ مَعْرِ طَرَفٍ مَسْجُونٍ  
فَقَالَ غَيْرُهُ كَيْدًا قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذَ  
بِاللَّهِ هَذَا مَعْتَدٌ وَمَوْحُوٌّ ذَلِكَ أَمْرٌ  
الْإِسْتِعَاذَةُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَمَعْنَاهَا الْإِسْتِعَاذُ  
بِاللَّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تُسَبِّحُونَ تَرْغَبُونَ

شَاكِلِيهِ مَا حَبِيتِهِ فَصَدَّ السَّبِيلَ الْبَلِيَّانِ  
الْبَرِّانِ مَا اسْتَعَدَّ فَاثُ تَرْغَبُونَ بِالْعَبِيدِ  
وَتَسْرَحُونَ بِالْعَدَاوَةِ بِشَيْقِ يَغْفِرُ الشَّقَاءَ  
عَلَى تَغْوَفٍ تَنْقُصُ الْأَنْعَامُ بَعِيرَةٌ وَهِيَ  
تَوَثُّتٌ وَتَدَكَّرُ ذَلِكَ الْأَنْعَامُ يَلَا أَنْعَامُ  
جَمَاعَةٌ لِقَعْمِ سَرَّاسِيلٍ قُمْصٌ يَقِينُكُمْ الْخَرَّ  
وَسَرَّاسِيلٌ يَقِينُكُمْ بِأَسْكَمَ خَاخِيَا الدَّرُورُ  
فَخَلَّامِيكُمْ كُلُّ شَيْءٍ لَمْ يَصِرْ فَهَلْ دَخَلَ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَفْدَةٌ مَثْنٌ وَكَذَا الرَّجُلُ  
الشُّكْرُ مَا حَزِيرٌ مِنْ كَمَرٍ يَتَكَافَأُ لِرَدِّ الْحَسَنِ  
مَا أَحَلَّ اللَّهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ صَدَقَةٍ  
نَكَشًا هِيَ خَرَقَاءُ كُنْتُ إِذَا بَوَيْتُ غَرْلَهَا

۸۵ کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ  
جو کتاب ملی کے بعض حصے پر ایمان لائے اور بعض کا انکار  
کئے وہ یہودی و نصاریٰ ہیں۔

وَأَعْبُدُ رَبَّكَ حَقَّ يَأْتِيكَ الْيَقِينُ كِتَابُ  
سَامِ كَقَوْلِهِ كَرِ الْيَقِينُ سے یہاں موت مراد ہے۔

## سُورَةُ النَّحْلِ

اس کے نام سے شروع ہوا امر دانا حمایت دیکھ کر نے دالہ ہے۔  
رَدُّوحٌ تَقْلِيدٌ مَعْنَى تَرْجُمَةٌ بِهَذَا الْمَوْحُوُّ الْيَقِينُ دَعْوَى  
سے قرین طرز مدام راوی بی یقین جیسے کہ کہتے ہیں اَمْرٌ ضَرِيقٌ چن بھ  
فَئِيسٌ اَدَمٌ فَئِيسٌ اِی طوعاً و سراً جیسے ضعیف اور ضعیف  
یا لَئِنْ اِنْشَاءً یَقِیْ یا مَیِّتٌ اَدَمٌ مَیِّتٌ ہیں یہاں اس کا قول  
ہے کہ لَئِنْ تَقْلِيدُ اَللّٰہِ کے اقتداء میں۔ کہا کہ ان کے کہ گویا جھکا  
جانا مَعْرِ طَرَفٍ مَعْرِ طَرَفٍ مَعْرِ طَرَفٍ مَعْرِ طَرَفٍ  
الْقُرْآنَ اَنْ فَاسْتَعِذَ بِاللّٰہِ مِنْ عِبَادَتِهِمْ جیسے کہ کہتے ہیں کہ تو  
قرآن کریم پڑھنے سے پہلے ہے اللہ کا مطلب اللہ تعالیٰ کہہنا پڑتا ہے  
یہاں اس کا قول ہے کہ تَسْبِيحُونَ تَرْغَبُونَ تَرْغَبُونَ تَرْغَبُونَ

تَقْلِيدُ الْيَقِينُ بیان کرنا۔ الْيَقِينُ وہ چیز جس سے کسی ماحول کی ماحول ہے۔  
تَرْغَبُونَ شام کو تَسْرَحُونَ صبح کو۔ تَرْغَبُونَ میں شفت کے ساتھ  
عَلَى تَغْوَفٍ نقصان اٹکار۔ الْأَنْعَامُ بَعِيرٌ مذکر برون  
دفعہ کے لئے استعمال ہوتا ہے یعنی السَّعْمُ اور اس کی جمع الْأَنْعَامُ ہے  
تَرْغَبُونَ تَقْلِيدُ تَقْلِيدُ تَقْلِيدُ تَقْلِيدُ تَقْلِيدُ تَقْلِيدُ تَقْلِيدُ  
میں تَقْلِيدُ تَقْلِيدُ تَقْلِيدُ تَقْلِيدُ تَقْلِيدُ تَقْلِيدُ تَقْلِيدُ  
وَحَفْدَةٌ سحار کی اولاد مراد ہے۔ الشُّكْرُ جو نفع لائے کی وجہ سے  
مراد ہے اور صفتی جس کو اللہ تعالیٰ نے محال فرمایا ہے۔ ابی طیبہ  
کا قول ہے جو مدد کے نقل کیا کہ (نکاشا) مکرر کرنا۔ یہ

خرقاء نامی خوردگی جو سارا دن صوف کا تھی اور شام  
کے وقت تو وہ لٹک جاتا تھی۔ ابی مسعود کا قول ہے  
کہ اگر تَرْغَبُونَ سے مراد ہے لوگوں کو کسی کی باتیں سکھانے



تَقَطَّرُوا إِذْ هُمْ كَجُرَى مَصْدَرٍ مِّنْ تَاجِيَتْ  
فَوَصَدَهُمْ يَدٌ وَالْمَعْنَى يَتَنَا جَوْنَ رُفَاتَا  
حُطَامًا وَاسْتَفْزِرُوا اسْتَحَفَّتْ بِخَيْلِكَ  
الْمُرْسَايَ وَالشَّجَلُ الرِّجْبَ السَّ  
وَاحِدًا نَاجِلٌ يَمُوتُ صَاحِبٌ وَغَنِيْبٌ  
وَتَاجِيْرٌ وَتَجْرِحَ صَاحِبُ الرِّبِيْزِ الْعَاصِفُ  
وَالْحَاصِبُ أَيُّضٌ مَّا تَرَى يَدِ الرِّبِيْزِ  
وَمِنْهُ حَصْبٌ جَهَنَّمُ يُزْمِيْهِ فِي  
جَهَنَّمَ وَهُوَ حَصْبُهَا وَيُقَالُ حَصْبٌ  
فِي الْأَرْضِ ذَهَبٌ وَالْحَصْبُ مُسْتَرْ  
مِنَ الْحَصْبِ وَالْحَبَابُ نَارَةٌ مَرَّةً  
وَجِبَاعَتُهُ يَتِيْرَةٌ قَاتٍ رَامَتْ لَا حَتِيْكَ  
لَا مَسْتَأْمِلَتَهُمْ يُقَالُ اخْتَنَكَ فَلَانَ مَا  
عِنْدَ فَلَانٍ مِّنْ عِلْمٍ اسْتَقْصَبَ طَائِرَةً  
حَطَّطَهُ قَاتٍ ابْنُ عَدَايٍ كُنْ سَلْمَتٌ فِي  
الْقُرْآنِ فَهُوَ حُجَّةٌ وَفِي مِثْلِ الدَّلَالَةِ  
يُحَالِفُ أَحَدًا.

### باب ۳۱

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
اللَّهِ عَنْ أَخِي ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ  
صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَى يَوْمِ  
بَابِلِيَّاءَ بَعْدَ حَيْثُ مِنْ لَيْلٍ وَحَتَّى فَنَظَرُوا  
إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّيْلُ قَالَ جِبْرِيلُ الْحَمْدُ لِلَّهِ  
الَّذِي هَدَانَا لِفِطْرَةٍ لَوْ أَخَذَتِ الْخَمْسَةُ  
غَوَتْ أُمَّتُكَ

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

کا معنی ہے اوداس کے ساتھ ان کی عادت بیان کی گئی وہ  
مشورہ کرتے ہیں۔ رُفَاتَا اہند میں بادیات۔ وَاسْتَفْزِرُوا ہلکا کر دینا  
وَتَجْرِحَ اپنے سوا دلوں سے۔ الرِّجْبُ پیدلوں سے اس  
کا واحد جمل ہے اسے ثوب سے صاحب اسٹیکر سے تاجر  
عاصبا آدمی الخابست آدمی اسٹیکر جو حیرت کو اٹا کر  
لائی ہے اور غنیمت غنیمت۔ . . . اودا کی سے ہے یعنی وہ  
جہنم میں پیٹے جائیں گے وہی اس کا کوڑا کرکٹ ہوں گے  
یہ بھی کہتے ہیں کہ حَصْبٌ ہے الارض وہ زمین میں مجلس  
گیا اندر الخصاص سے بھی مشتق ہے یعنی پتھر سنگیوں سے۔  
نَارَةٌ ایک دفعہ اس کی جمع تیز ہے اور تارکات ہے۔  
لَا حَتِيْكَ ضرور جڑ سے اکھاڑ دوں گا، یہ بھی کہتے ہیں کہ  
اخْتَنَكَ لَوْلَا مَا رَعَدَ لَوْلَا . . . یعنی فلاں نے  
کلاں کی ساری معلومات حاصل کر لیں، کیا تیز ہے اس  
کی قسمت۔ ابن عباس کا قول ہے کہ قرآن کریم میں جہنم  
جگہ بھی مشککائی کا لفظ آتا ہے اس سے جنت اور دہلیز  
مراد ہے۔ وَفِي مِثْلِ الدَّلَالَةِ کمزوری کے باعث  
کسی کو دوست بنانا۔

### رسول خدا کی اسرار کا بیان۔

سیدنا کا سب سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
مداہت کی ہے کہ شبیر اسرار سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
بیت القدس میں جلوہ افروز ہوئے تو آپ کی عورت میں ایک  
پیارا دودھ کا ادراک شراب کا شیش کیا گیا جب آپ نے پی  
دولاں کی جانب توجہ فرمائی تو دودھ کا پیالہ سے لیا، حضرت  
جبریل علیہ السلام عرض گرامہ ہوئے کہ سب تعریفیں اس خدا  
کے لئے ہیں جس نے آپ کی جانب طہارت و پناہ فرمائی، اگر آپ  
شراب کا پیالہ اختیار فرماتے تو آپ کی امت گمراہ  
ہو جاتی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمانے ہوئے سنا کہ

قَالَ أَيُّو سَلَمَةَ سَمِعْتُ حَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنَا  
كَذَبِي قُرَيْشٌ قَمَتْ فِي الْحِجْرِ فَجَعَلِي اللَّهُ  
بِي نَيْتَ الْمُقَدَّسِ فَطَعِقْتُ أَخِيرَهُمْ عَنْ آيَاتِهِ  
وَأَنْظُرُ إِلَيْهِمْ أَدِيعُ قُورَبُ بْنُ إِهْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عَمِّهِ كَذَا كَذَا بَنِي قُرَيْشٍ  
جِئْتُ أُسْرِي بِي إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ مِنْ غَوَا قَالُوا  
بِئْسَ تَقْصِيفٌ كُلٌّ قَتَلَ كَثْرًا مَاءَ الْكَرْمِ قَاحِدٌ  
ضَعُفَ الْحَيَاتِ عَرَابُ الْحَيَاتِ وَضَعُفَ  
الْمَسَابِ عَرَابُ الْمَسَابِ خِلَافَكَ وَخِلَافَكَ  
سَوَاءٌ وَنَأَى تَبَعْدُ شَاكِلَتُهُ نَأَى حِينِهِ وَهِيَ مِنْ  
شَكْلِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَاحِدَةً قَبِيلًا مَرَّةً وَاحِدَةً  
وَقَبِيلَ الْمَقَابِلَةِ يَدْنَاهُ مَدَّ يَدَيْهِ وَتَقِيلُ وَلَدَهَا  
خَشِيَّةٌ لِلْأَنْفَاقِ أَنْفَقَ الرَّجُلُ أَمَلٌ وَتَقِيلُ  
الشَّيْءُ ذَهَبَ قَتُورًا مُقْتَرًا الْأَذْقَانِ  
مُنْجَتِيكَ اللَّهُ حَيَّيْنِ وَالْوَاحِدُ ذَقْنٌ وَ  
قَالَ مُجَاهِدٌ مَوْحُورًا وَافْرًا يَتْبَعُ شَايِرًا  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَصِيرًا حَبِثَ طَعِثْتُ وَقَالَ ابْنُ  
عَتَّابٍ لَا تَبَيَّرَ وَلَا تَتَفَقَّحْ فِي أَلْبَابِ الْجَنَّةِ  
رَدْمَةٌ تَرُقُّ مَشْبُورًا أَمَلُومًا لَا تَقْعُ لَا قَتْلُ  
فَجَأُ سَوَاتِيمُ أَيْزِيهِ الْقُلْدُ بِجِدْرِ الْعُلْدِ  
يُخْرِزُونَ بِالْأَذْقَانِ بِالْوَجُودِ

بَابُ قَوْلِهِ وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ  
قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا إِلَهًا

۱۸۲۲۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَقُولُ يَلْحَقُ إِذَا كُنَّا فِي  
الْحَقِيقَةِ مَرَّةً بَنُو قَلَانٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ  
وَقَالَ أَمْرٌ

جب قریش نے (دائخہ سرخ و سر کے متعلق) مجھے جھٹلایا تو  
میں مقام کھڑی میں چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے  
سے ظاہر فرمایا، ایسے جو نشانیاں وہ پہنچتے ہیں اس کی طرف دیکھ کر  
انہیں ہٹا دیا۔ یعقوب بن یزید کی روایت میں، بتا دیا وہ ہے  
کہ جب قریش نے مجھے اس میرے ہاتھ میں جھٹلایا جو ہے  
بیت المقدس تک کردانی گئی تھی، پھر باقی حدیث اسی طرح بیان کی۔  
قاصدا وہ اندھی جو سرچھ کو تباہ کر دیتی ہے۔ رُزْنَا اور نُزُونُ  
ہم معنی ہیں۔ ضِعْفٌ ضِعْفٌ تَحْنٌ تَحْنٌ زبد کی کا عذاب اللہ ضِعْفٌ  
تَحْنٌ تَحْنٌ سے موت کا عذاب مراد ہے۔ فَلَا تَكُ ادْرَ تَحْنٌ  
ایک ہی معنی ہے۔ شَاكِلَتُهُ اپنے طریقے پر ایک شکیبہ  
سے ہے قُرَيْشًا واضح کید قبیلہ ساسنہ، ساسنہ بعض  
حضرات نے اسے القابک سے بتایا ہے کیونکہ دانی ساسنہ  
پروٹ دیہہ جاتی ہے۔ الْأَنْفَاقِ شگ دست ہو جانا۔  
نَفَقٌ لُحْيٌ جب کوئی چیز چلی جائے۔ قَتُورًا نہیں اکھوس  
بلاؤ قاتن مٹوڑی، جہاں وہ دل بھڑے لے ہیں اس کا  
واحد قَتْنٌ ہے۔ تَابَهُ قَاتِلٌ ہے کہ قَتْنٌ سے وافر مراد ہے۔  
يَتْبَعُا بدلہ لینے والا۔ ابی عباس کا قول ہے کہ لَا يَتْبَعُونَ  
سے مراد ہے کہ برے کاموں میں غرض کر۔ تَتْبَعُا عَشِيرَةً  
حلال رفت کی تلاش میں۔ تَابَهُ رُزْنًا عِلَّتْ كَيْدًا لَا تَقْعُ  
رکہ۔ نَجَا سَوَا امداد کیا۔ تَحْنٌ تَحْنٌ الْقُلْدُ... کشتی کو  
چلاتا ہے۔ يَخْرُزُونَ بِالْأَذْقَانِ مَرَّةً بَنُو قَلَانٍ

(مکرم میں) وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ  
قَرْيَةً

اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں (آیت ۱۶)۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زائد باہلیت  
میں جب کسی قبیلہ کے لوگ بہت بڑھ جاتے تو ہم کہا کرتے تھے۔  
أَمْرٌ مَوْحُورٌ... یعنی بڑوں بہت بڑھ گئے۔ تَحْنٌ  
نے سفیان بن عیینہ سے جو ہوا اس کی کہ میں بھی رُزْنًا  
کے ساتھ (مکرم)۔

بِاسْمِكَ قَوْلِهِ ذِيْقِيَةً مَنْ حَمَلْنَا مَثْوًى  
اِنَّكَ كَانَتْ عَبْدًا شَكُورًا

۱۸۳۳۔۔۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَنِ ابْنِ  
شَرِيكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ زَيْنِ هُرَيْرٍ قَالَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَ  
قَدْرَهُ لَيْلِيًا لِيَدْرَأَهُ وَكَانَتْ نَجْدَةٌ فَهَمَّ  
مِنْهَا الْهَيْسَةَ ثُمَّ قَالَ أَلَا تَسْمَعُونَ النَّاسَ يَوْمَ  
الْيَقِينِ وَهَلْ سَدْرُونَ مَثْوًى لِيَوْمِ  
النَّاسِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاجِبٍ  
يُسْمِعُهُمُ اللَّهُ عَنِّي فَيَنْفَعُهُمْ أَلَمْ يَصْرُوهَا وَقَدْ نَزَلَتْ  
الْشَّمْسُ فَيَسْمَعُ النَّاسُ مِنَ الْعَذَابِ أَكْرَبَ مَا  
لَا يُطِئُونَ وَلَا يَجْتَنِبُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ أَلَا  
تَرَوْنَ مَا قَدْ مَنَعَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ  
لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ بَعْضُ  
عَلَيْكُمْ يَأْتِيهِمْ فَيَقُولُ أَدْرَأَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ  
لَمْ أَكُنْ إِلَّا بَشَرًا خَلَقَكَ اللَّهُ يَتَذَكَّرُ

وَتَذَكَّرُ مِنْكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَّا السَّابِقُ فَيَنْسُجُوا  
لَكَ الشَّقَمَ لَمَّا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ  
فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغْنَا فَيَقُولُ أَدْرَأَ  
رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا ثُمَّ يَعْصِي قَوْلَهُ  
مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ يَنْفَخُ  
عَنِ الشَّجَرَةِ فَيَعْصِي قَوْلَهُ نَفْسِي نَفْسِي  
أَذْهَبُوا إِلَى عَمِيرِي أَذْهَبُوا إِلَى نَوْحٍ فَيَأْتُونَ  
نَوْحًا فَيَقُولُونَ يَا نَوْحُ إِنَّكَ أَمَّا تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ  
إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ سَمِعْتُكَ أَنَّكَ عَبْدُ شَكُورٍ  
أَشْفَعُ لَكَ إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ  
فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي مَعْرُوجٌ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ  
غَضِبًا ثُمَّ يَعْصِي قَوْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ

ذَرِيَّةً مَنْ حَمَلْنَا مَثْوًى

ان کی والدہ جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوا کیا (آیت ۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فرشتہ (صاحب) آیا کیا اس پر ایک وحی ٹھا کہ  
آپ کے پیش کی گئی کہ نوح کی کا گوشت آپ کو بہت پسند تھا۔ پس آپ نے  
اس میں سے ناطل فرمایا اور اس کے بعد ارشاد کیا کہ قیامت کے روز سب  
لوگوں کا مورہ میں ہوں۔ کیا تم اس کی وجہ جانتے ہو؟ اس کے پہلے سادے  
انسانوں کو کہ جس میں سے صلیج کر لیا جائے گا جو بوسا ہو گا کہ پکا رہے  
رہے گی تو اس میں سب کے در سب کو دیکھ سکیں گے۔ اور سونے کی لوہے کے  
اتنا قریب آجائے گا کہ گری کی تھن سے ترپے لگیں گے۔ دودھ ناکا بنی  
ہوگا۔ اور عورت کی قوتوں ایک دوسرے سے کہیں گے کہ کیا تم ایسی  
حالت نہیں دیکھتے؟ پھر تم ایسی ہی کو تلاش کرو گے کہ نہیں کہتے۔ رب  
کے پاس تمہاری شفاعت کرے۔ چنانچہ لوگ دوسروں سے کہیں گے کہ  
تمہیں حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں جانا چاہیے پس وہ حضرت آدم  
علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے  
باپ ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ خاص سے بنایا ہے آپ کے  
انداس نے ہی جہنم کی روح پھونکی تھی انداس نے فرشتوں کو مقرر کیا

تو انہوں نے آپ کے لئے سجد کیا تھا۔ اللہ اپنے رب کے حضور ہماری  
شفاعت فرمائیے۔ کیا آپ دیکھتے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟  
حضرت نوح فرمائی گے کہ آج میرے سینے غضب کا ایسا ظہار فرمایا ہے  
کہ ایسا داس سے پہلے بھی فرمایا اور داس کے بعد بھی ایسا فرماتے گا۔  
میں کسا اس نے مجھے ایک درخت سے مدد کا تھا لیکن مجھ سے لفرش ہو گئی  
لہذا مجھے اپنی جان کی پٹی ہے۔ اپنی جان کی پٹی ہے۔ اپنی جان کی پٹی  
ہے۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت نوح کے پاس چلے جاؤ  
پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے  
کہ حضرت نوح آپ زہی والد کی طرف سب سے پہلے آئے تھے۔ اس کے  
رسول تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عبداً شاکراً کا نام دیا تھا۔ آپ اپنے  
رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ ہم کس  
حالت کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ ان سے فرمائی گے کہ آج میرے رب عزوجل



بَعْدَ مَا مَنَّهٗ وَ اِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ فِیْ دَعْوَتِهِ دَعْوَةً مِّنْ عِندِ رَبِّهِ  
عَلٰی قَوْمٍۭ مِّنْ نَّفْسٍۭ نَّفْسٍۭ تَفْصِيْلٌۭ تَفْصِيْلٌۭ اِذْ هَبُوا۟  
اِلٰی غٰبِرٍۭیْ اِذْ هَبُوا۟ اِلٰی اٰیْمٰرِ اٰیْمٰرٍۭ قِيٰلٌۭ  
اٰیْمٰرِ اٰیْمٰرٍۭ قِيٰلٌۭ نَّوْنٌۭ بِاٰیْمٰرِ اٰیْمٰرٍۭ اَنْتَ حَنِیْ  
اِنَّهٗ وَ خَلِیْلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَشْفَعُ لَنَا اِلٰی  
رَبِّكَ اَلَا تَرٰی اِلٰی مَا نَحْنُ فِیْهِۦ قِيٰلٌۭ نَّوْنٌۭ  
اِذْ رَفِیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضِبًا لَّغَضِبَ  
قَبْلُهٗ مِثْلُهٗ وَلَنْ یَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلُهٗ وَ  
اِنِّیْ قَدْ كُنْتُ كَذٰبًا ثَلٰثٌۭ كَذٰبًا مَدْرُوْهُ  
اَلْوَحٰیٰتِیْنَ فِی الْاَحَدِیَّتِیْ تَفْصِيْلٌۭ تَفْصِيْلٌۭ  
اِذْ هَبُوا۟ اِلٰی غٰبِرٍۭیْ اِذْ هَبُوا۟ اِلٰی مُوْسٰی  
فَمَا تَوْنٌۭ مُوْسٰی قِيٰلٌۭ نَّوْنٌۭ یٰ مُوْسٰی اَنْتَ رَسُوْلُ  
اِلٰهِ فَصَلِّ لَكَ اِلٰهٌۭ بِ سَالِیْنِهٖ وَ بَعْلًا مِّمَّ عَلٰی  
اِنَّا مِنْ اَشْفَعٍۭ لَّنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی اِلٰی مَا  
نَحْنُ فِیْهِۦ قِيٰلٌۭ اِنْ رَفِیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ  
غَضِبًا لَّغَضِبَ قَبْلُهٗ مِثْلُهٗ وَلَنْ یَّغْضَبَ  
بَعْدَهٗ مِثْلُهٗ وَ اِنِّیْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَّغَضِبَ  
یَقْتُلُهَا نَفْسٍۭ نَفْسٍۭ اِذْ هَبُوا۟ اِلٰی غٰبِرٍۭیْ  
اِذْ هَبُوا۟ اِلٰی عِیْسٰی فَبِ تَوْنٌۭ عِیْسٰی قِيٰلٌۭ  
یٰ عِیْسٰی اَنْتَ رَسُوْلُ اِلٰهِ وَ كَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰی  
مَرْجِهٖ وَ رَاَوْحُ مَنَّهُۥ وَ كَلِمَتُ النَّاسِ فِی الْمَقْهَرِ  
صَبِیْثًا اَشْفَعُ لَنَا اَلَا تَرٰی اِلٰی مَا نَحْنُ فِیْهِۦ قِيٰلٌۭ  
عِیْسٰی اِنْ رَفِیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضِبًا لَّغَضِبَ  
یَغْضَبُ قَبْلُهٗ مِثْلُهٗ وَلَنْ یَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلُهٗ  
وَلَمْ یَذْكُرْهُ نَبِیًّا نَفْسٍۭ نَفْسٍۭ اِذْ هَبُوا۟  
اِلٰی غٰبِرٍۭیْ اِذْ هَبُوا۟ اِلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰو اِلٰهٌۭ عَلَیْهِ  
وَ صَلٰو قَبِیٰلٌۭ مَحْمُودٌۭ صَلٰو اِلٰهٌۭ عَلَیْهِ  
وَ صَلٰو قِيٰلٌۭ نَّوْنٌۭ یٰ مُحَمَّدٌ اَنْتَ رَسُوْلُ اِلٰهِ  
وَ خَلَا نَحْنُ الْاَنْبِیَاۥ وَ قَدْ غَفَرَ اَمَّا لَكَ مَا تَقْدَمُ

نے غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ دیکھی اس سے پہلے ایسا اظہار  
فرمایا اور نہ کسی اس کے بعد ایسا اظہار فرمائے گا۔ بیشک میرے رب  
نے مجھے ایک مقبول دعا کی اجازت دی تھی تو میں نے وہ دعا اپنی قوم کے  
خلاف استخوان کی مانند مجھے اپنی جان کی پڑی ہے۔ مجھے اپنی جان کی پڑی ہے  
مجھے اپنی جان کی پڑی ہے تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ تم حضرت  
ابراہیم کے پاس چلے جاؤ پس لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت  
میں حاضر ہو کر عرض کریں گے اے حضرت ابراہیم! آپ اللہ تعالیٰ کے  
نبی اور زمین و آسمان سے اس کے صلیب ہیں۔ آپ اپنے رب کے حضور  
ہماری شفاعت فرمائیں۔ کیا آپ دیکھتے ہیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا  
ہیں؟ وہ ان لوگوں سے فرمائیں گے کہ بیشک میرے رب نے غضب  
کا سچ ایسا اظہار فرمایا ہے کہ اس سے پہلے ایسا کیا اور نہ اس کے  
بعد کسی ایسا کہ اس کا اور بیشک مجھ سے ہی کچھ باتیں ایسی واقع ہوئی  
جو ہر صورت کے خلاف تھیں۔ ابراہیمان نے اپنی دعا دیتے میں ان  
تیموں کا ذکر بھی کیا ہے۔ اس کا مجھے اپنی جان کا ٹھہرے۔ مجھے اپنی جان کا ٹھہرے  
ہے مجھے اپنی جان کا ٹھہرے۔ تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ تم حضرت  
اس کے پاس چلے جاؤ پس لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر  
عرض کریں گے۔ اے حضرت موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ  
نے پیکر رحمت و ہدایت کے ساتھ دوسرے نبیاء کاملہ پر نصیبت دی تھی آپ اپنے  
رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں۔ کیا آپ دیکھتے ہیں کہ ہم کس مصیبت میں پھنسے  
ہوئے ہیں؟ وہ ان لوگوں سے فرمائیں گے کہ بیشک میرے رب نے ایسا اظہار فرمایا ہے کہ اس سے پہلے  
ایسا کیا اور نہ کسی ایسا کہ اس کا اور بیشک میں نے ان لوگوں سے مادہ اظہار  
مجھے سکو تو ان کا ذکر بھی کیا ہے۔ اس کا مجھے اپنی جان کا ٹھہرے۔ مجھے اپنی جان کا ٹھہرے  
تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ تم حضرت عیسیٰ کے پاس چلے جاؤ پس لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول و امداد کا ایک کمر ہیں  
جو میں نے اپنی دعا میں حضرت عیسیٰ کی بہت شفاعت فرمائی ہے۔ کیا آپ دیکھتے ہیں کہ ہم کس مصیبت میں  
آپ نے جو شخص کے لئے دعا فرمائی ہے وہ اس کے لئے کاف ہے۔ اے اللہ! آپ ہماری شفاعت فرمائیں  
کیا آپ دیکھتے ہیں کہ ہم کس مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں؟ وہ ان لوگوں سے فرمائیں گے کہ بیشک میرے رب نے ایسا اظہار  
اظہار فرمایا ہے کہ اس سے پہلے ایسا کیا اور نہ کسی ایسا کہ اس کا اور بیشک میں نے ان لوگوں سے  
عرض کروں تو میں نے پیکر رحمت و ہدایت کے لئے دعا فرمائی ہے۔ اے اللہ! آپ ہماری شفاعت فرمائیں

مِنْ ذُنُوبِكَ وَمَا نَحْنُ بِمُشْفِقِينَ لَهَا إِلَى رَبِّكَ  
 الْأَعْرَافِ إِنْ مَا نَحْنُ بِهِمْ قَاطِقُونَ فَتَحَتِ  
 الْأَعْرَافُ مَا كُنْ سَاجِدًا لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَبْتَغِ  
 اللَّهُ عَنْكَ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ  
 شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَنْكَ أَحَدٌ قَبْلُ فَتَقَالَ يَا  
 مُحَمَّدُ إِنَّ قَوْمَ رَأْسِكَ سَلُّ تَحْطُّهُ وَتَسْتَمُ تَسْتَمُ  
 فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَ قَوْلُ أُمِّي يَا رَبِّ أُمِّي يَا رَبِّ  
 قَبِيلُ يَا مُحَمَّدُ دُخِلَ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا جَنَابَ  
 عَلَيْهِمْ مِنَ الْمَكِبِ الْأَلَمِيِّ مِنْ أَتَوَابِ الْجَنَّةِ وَ  
 هُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيهَا سَوِيٌّ ذَلِكَ مِنْ الْأَنْبِيَاءِ  
 ثُمَّ قَالَ وَالتَّوْفِيقُ بَيْنَهُ إِنْ مَا صَبَرَ  
 الْيَمِينُ أَعْيَنَ مِنْ قَصْدٍ يَخْلُقُ الْجَنَّةَ كَمَا يَخْلُقُ الْمَلَأَ  
 وَحَدِّثُ أَوْ كَمَا يَنْتَبِهُ مَنَّةً وَبُصْرَى

بَابُ ۱۸۲۴ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ  
 الرَّزَّاقُ عَنْ هُثَيْرٍ عَنْ هُثَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقِيقٌ  
 عَلَى دَاوُدَ الْفِرَاقَةُ فَكَانَ يَا مُرِيدَ النَّبِيِّ  
 يُشْرَبُ فَكَانَ يَقْرَأُ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ بَعْضُ بَعْضٍ  
 الْقُرْآنَ

بَابُ ۱۸۲۵ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
 حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
 عَنِ أَبِي مُخَبَّرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى تَرْجُمِهِ الْوَسِيلَةَ  
 قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنْ الْأَنْبِيَاءِ يُحِبُّونَ مَا سَأَلَ  
 مِنَ الْجَنِّ فَاسْتَلَمَ الْجِنُّ وَتَمَسَّكَ هُوَذَا بِرِ  
 يَدَيْهِمْ تَرَادُّ الْأَشْجِي عَنْ سَفِيَّانَ عَنِ الْأَعْمَشِ

ہم کسی دوسرے کے پاس بلائے اور تم خود اپنے سے کسی دوسرے کے حضور میں پہنچاؤ  
 اور جو پہنچے انہیں میں حاضر ہو کر عرض نہ کرنا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ کے رسول  
 اللہ نبیائے کرم میں سے کسی ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے انہوں کو دیکھوں کے لئے اس کا  
 فرمایا ہے جتنا چاہے آپ کے حضور ہر ایک شفاعت فرمائیے کہ آپ کے واسطے میں فرمایا  
 کہ کہیں نہ کہیں میں سے کسی کو آپ کے واسطے میں سے کسی کو آپ کے واسطے میں سے کسی کو  
 وہ کہیں نہ کہیں میں سے کسی کو آپ کے واسطے میں سے کسی کو آپ کے واسطے میں سے کسی کو  
 غایب نہ کہیں میں سے کسی کو آپ کے واسطے میں سے کسی کو آپ کے واسطے میں سے کسی کو  
 یہاں سے کہیں نہ کہیں میں سے کسی کو آپ کے واسطے میں سے کسی کو آپ کے واسطے میں سے کسی کو  
 میں میں سے کسی کو آپ کے واسطے میں سے کسی کو آپ کے واسطے میں سے کسی کو  
 میں میں سے کسی کو آپ کے واسطے میں سے کسی کو آپ کے واسطے میں سے کسی کو  
 بابا میں سے کسی کو آپ کے واسطے میں سے کسی کو آپ کے واسطے میں سے کسی کو  
 اللہ اور اس کے واسطے میں سے کسی کو آپ کے واسطے میں سے کسی کو آپ کے واسطے میں سے کسی کو  
 میرے نزدیک تم ہے کہ خدا جس کے قریب ہمارے جان بے شک جنت کے ہر دروازے کو

وَأَتَيْنَا دَاوُدَ زَيْنُورًا كِتَابُ التَّوْحِيدِ  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام  
 پر قرأت (زبور کا پڑھنا) سونے فرما دیا گیا تھا۔ پس وہ  
 اپنے گھوڑے کو کہنے کا حکم دیتے اور اس کے  
 تیار ہونے سے پہلے قرآن یعنی زبور کو پڑھ لیا  
 کرتے تھے۔

قُلْ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ  
 تم فراؤ پکھو اور انہیں جن کو اللہ کے سوا اللہ کہتے ہو تو وہ اختیار نہیں رکھتے  
 تم سے تعلیم ہو کہ وہ اللہ نہ پھیرے (آیت ۵۶)۔

ابو اسحق نے آیت۔ قُلْ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ کے  
 باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ  
 انسانوں میں سے بعض افراد بعض جنات کی عبادت کیا کرتے تھے۔ وہ  
 جن کو مسلمان ہو گئے لیکن یہ لوگ اپنے کسی دین (جنات پرستی) پر  
 قائم تھے۔ انہیں و سفیان، انہیں کی دعا میں میں اتنا زیادہ ہے کہ  
 مذکورہ واقعہ آیت و تم فراؤ پکھو اور انہیں جن کو اللہ کے سوا

قُلْ اَدْعُوا الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ

بِاَمْرِكَ قَوْلِهِ اُولَئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ

يَلْتَمِعُوْنَ اِلَى رَبِّهِمْ اَلْوَسِيْلَةَ

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا يَشْرَبُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ حَفْصٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

عَنْ اَبِي مَعْصَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ هَذِهِ الْاَمِيَّةِ

الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَلْتَمِعُوْنَ اِلَى رَبِّهِمْ اَلْوَسِيْلَةَ

قَالَ مَنْ قَرَأَ بِهَا يَجْعَلُ رُتْبًا سَلَمًا

بِاَمْرِكَ قَوْلِهِ وَمَا جَعَلْنَا الرَّكْعَةَ اِلَّا فِتْنَةً

اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا عِيْقَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

سُلَيْمَانُ عَنْ عَبْدِ رَحْمٰنَ عَنْ عَمْرِو مَةَ عَنْ اَبِي عَدِيٍّ

وَمَا جَعَلْنَا الرَّكْعَةَ اِلَّا فِتْنَةً

لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُكْعَتَانِ اَمَّا رُكْعَةُ الرَّسُولِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اَمْرِى بِهِ وَ

الشَّجَرَةَ الْمُنْمُوْنَةَ فَهَجَرَهُ الرَّسُوْلُ

بِاَمْرِكَ قَوْلِهِ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ

كَانَ مَشْهُودًا قُلْ مَعَاجِدُ صَلَوةِ الْفَجْرِ

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الرَّهْرِقِ عَنْ اَبِي

سَلَمَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَّلْتُ صَلَوةَ الْجَمِيعِ

عَلَى صَلَوةِ الْوَاحِدِ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ دَرَجَةً وَ

تَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ وَمَلَائِكَةُ السَّهَابِ فِي صَلَوةِ

الصُّبْحِ يَقُوْلُ اَبُو هُرَيْرَةَ اِقْرءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَ

قُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا

بِاَمْرِكَ قَوْلِهِ عَلٰى اَنْ يَتَّبِعَكَ رَبُّكَ

مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَمَانَ حَدَّثَنَا

گمان کرتے ہوئے کا شاہانِ نزول ہے۔

اُولَئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ كَاتِبِ

جہنم کے کافر جتنے ہیں وہ آپ ہی اپنے حبیب کی حالت و سبب ڈھونڈتے ہیں۔

ابو نعیم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ وہ فرماتے ہیں

مفسر جہنم کے کافر جتنے ہیں وہ اللہ ہی کے رب کی طرف سے ڈھونڈتے ہیں

وہ اللہ کے پاس سے فرمایا کہ بعض جنات ایسے تھے جن کی کچھ لوگ

ملہوت کیا کرتے تھے۔ پھر وہ جن تو سہان ہو گئے۔

وَمَا جَعَلْنَا الرَّكْعَةَ اِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ

مگر اللہ نے رکعت کو نہ تو سہان بنا دیا نہ ہی اللہ کے عہد کے دین

ہے کہ آیت ۔۔۔ وہ ہم نے دکھا وہ دکھا رہا جو نہیں دکھایا

لہذا مگر لوگوں کی آزمائش کو (آیت) ہم کے بارے

میں انہوں نے فرمایا ۔۔۔ یہ پیغمبر سے دیکھنا ہے

وہ لوگ نہیں کہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شبِ اسراء

میں دکھایا گیا اللہ نے فرمودے سے حضور پر لا درت مرد ہے۔

اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا كَاتِبِ

تجارت کا قول ہے کہ اس سے نماز فجر مراد ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔۔۔ جماعت کی

نماز کو نمازِ آدمی کی نماز پر پچیس گنا نفیست ہے اور رات

کے فرشتوں اور دن کے فرشتوں کا اجتماع نمازِ فجر کے

وقت ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اگر ہم اس بات کا

ثبوت دیکھ سکیں تو یہ آیت پڑھ لو کہ اللہ صبح کا قرآن اور شام

صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اس سورہ یعنی امیر میں

آیت ۷۸

عَلٰى اَنْ يَتَّبِعَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا كَاتِبِ

آدمی صلی علیہ وسلم ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ

أَبُو الْآخُوهِ عَنْ أَقْرَبِ بْنِ عِيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا  
عَمْرٍو يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ يَصْبِرُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
بِحَدِّ كُلِّ أُمَّةٍ تَتَّبِعُ نَبِيَّهَا يَقُولُونَ يَا هَذَا  
الَّذِي كُنَّا نَتَّبِعُ الشَّقَاعَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللَّهُ  
إِلَى مَقَامٍ مَحْمُودٍ.

۱۸۳۰. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَثَبٍ فِي حَدِّ شَا  
شَيْبٍ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الْمَسْجِدِ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ جِبِّ يَسْمَعُ  
الْوَعْدَ آتَى لَدَيْهِ رَبُّهُ هَذَا الدَّعْوَةُ الثَّامِيَّةُ وَ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّسُولِ وَالْقِيَمَةِ  
وَالْبَعْثُ مَقَامًا مَحْمُودًا إِلَى النَّبِيِّ وَوَعْدًا شَرَّ  
حَدَّثَنَا لَدُنْ شَا عَمْرٍو يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَوَاهُ حَمْرَةُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِأَنَّهُ قَوْلُهُ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَ  
زَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا  
بِزَهْوٍ يُبْدِلُ

عظما کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ گردہ بنا کر اپنے اپنے  
ہی کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ  
حضور! ہماری شفاعت فرمائیے بہا شک کہ شفاعت  
کی بات ہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچے گی۔  
پس اس روز شفاعت کے لیے اللہ تعالیٰ آپ کو  
مقام محمود پر بکھرا کرے گا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
روایت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص اذان کی تکبیریں دہرائے گا  
میں اللہ اس کھل اعلان وفاقم ہونے والی نماز کے رب محمد صلی  
صلی اللہ علیہ وسلم کو متذکر و وسیلہ و در سب پر فضیلت مرست فرما  
اور ہمیں مقام محمود پر بکھرا کر تا جس کا تو نے اس سے وعدہ  
فرمایا ہے تا یسا کہنے والے کے لئے قیامت کے روز میری شفاعت  
محل ہو گئی۔ اس کی حمزہ بن عبد اللہ نے بھی اپنے دام  
ماجد سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کی ہے۔

فَلْجَاءَ الْحَقُّ كِتَابُ

اللہ فرمادے گا حق یا اور راجع مل گیا۔ بیشک باطل کو مٹ ہی تھا۔  
راویت ۸۱۔ نیز صحت ہلاک ہو گیا۔

فتاویٰ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقام محمود کا پورا عالم غیبی محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وعدہ رکھا ہے جیسے کہ قرآن مجید  
میں ہے۔

حَسْبِيَ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبِّيَ مَقَامًا مَحْمُودًا

(۱۴ : ۱۹)

قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے  
جہاں سب تمہاری تعریف کریں۔

مقام محمود کا نام مقام دہرہ ہے۔ اس مقام پر ساری مخلوق میں سے ایک ہی فرشتہ نازل ہو گا اور وہ ہندو گے تیار حسین  
محمد و صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر آپ اپنے رب کی رخصتیں بیان کریں گے بر ساری مخلوق میں سے کسی کے بارہ علم میں نہیں  
ہو سکیں۔ یہی مقام شفاعت ہے اور شفاعت کبریٰ صرف آپ ہی کی ذاتِ ابرکات کے ساتھ مخصوص ہے۔ جب تک آپ شفاعت کبریٰ  
فرمائیں نہیں گے، کسی وقت تک میدانِ عشرت کوئی بڑے سے بڑا ملے یا تھا ہی معظم رسول کیوں نہ ہو جس کی حکیم و نبیل علیہا السلام تک  
شفاعت کا ایک فنڈ تک روک زبان پر لائے جرات نہیں کریں گے جب آپ شفاعت کبریٰ فرمائیں گے وہ بندگانِ خدا کا حساب کتاب  
شرع ہو گا تو اب شفاعت کبریٰ کا وعدہ ملے گا جس میں ہے اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ ناسخ ۲۰۱۱

کلام دریا سے مقام میں شفاعت کریں گے حتیٰ کہ عام مومنین بلکہ نامائے بچے تک اپنے والدین کی شفاعت کریں گے۔ یہ سارے اسی ہستی کے مدد سے ہیں شفاعت کر رہے ہوں گے جس کو فضل سے خدا تعالیٰ نے ہمتہ اعمالین بنایا ہے۔

جب اہل بیت کے بعد ایک صاحب ایمان اپنے پروردگار سے اپنے انا و حوائج علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مقام محمود کی دعا کے غرضی نظامی و راستی جوئے کا حق ادا کرے تو اسے قاتی کا حق ادا کرتے ہوئے سرور بکون دکان علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان نظروں کے ساتھ دعا کرنے والے کے لیے ہر شفاعت حلال ہوگی۔ **قَدْ تَجَدَّادُ رُقَاتَا شَفَاعَةِ حَبِيبِیْهِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**، (میں نے)

۱۸۳۱۔ **حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَدْنَانَ عَنْ أَبِي نَجِيْبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْبُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَخَرَلَ السَّيِّئَاتِ مِثْرُونَ وَكَلَّمَ النَّاسَ بِمُصِيبٍ فَجَعَلَ يَطْعُمُهُمْ بِمَعْوَدٍ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ حَاءَ الْحَقِّ وَنَاءَ الْبَاطِلِ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا حَاءَ الْحَقِّ وَمَا يُبِيدُ الْبَاطِلَ وَمَا يُعِيدُ**

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں (دو بارہ) داخلہ ہوا تو دست اللہ شریف کے گرد تین سو ساتھی بیت درگاہ کے ہوئے تھے۔ پس آپ ہر بیت کو وہ پھڑکی مارنے جو آپ کے دست مبارک میں تھی اور فرماتے: **حَاءَ الْحَقِّ وَنَاءَ الْبَاطِلِ** (بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا) (آیت ۸۱) حق آپ کا ہر باطل کا ظاہر ہوگا اور نہ ٹوٹ کر رہے گا۔

**بَابُ قَوْلِهِ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الزُّوْجِ**  
۱۸۳۲۔ **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ أَبِي عِيَّادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَبِيٌّ أَمَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَزْرَةِ وَهُوَ مَشْكِيُّ عَلَى عَصِيْبٍ إِذْ مَرَّ الْبَلَاءُ فَحَقَّ أَلْ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلَوَةٌ عَنِ الزُّوْجِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ الْبَلَاءَ وَذَرَّ بَعْضُهُمْ لَا يَسْتَفِيدُهُ بَشَوْنُكَ هَوْنَهُ فَقَالُوا أَسَلَوَةٌ فَسَالُوا عَنِ الزُّوْجِ فَأَمْلَكَ بَيْنَهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ سَلَمٌ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا فَحَلَمْتُ أَنَّهُ يَمُوتُ حَتَّى آتِيَهُ فَقُمْتُ مَعَهُ مِنْ قُلُوبِ نَزْلِ الْوَحْيِ قَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الزُّوْجِ قُلِ الزُّوْجُ مِنْ أَمْرِ بَيْنِي وَمَا أَوْفَيْتُكُمْ مِنَ الْغَنَى إِلَّا قَلِيلًا**

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک کعبہ میں موجود تھا اور یہ سب نے محمود کی ایک ٹکڑی سے ٹیک لگا رکھی تھی کہ چند ہودی آپ کے پاس سے گزرتے اور ایک دوسرے سے کہنے لگتے کہ ان سے رزق کے واسطے میں پوچھوں، بعض کہنے لگے کہ تمہیں ان سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے، بعض نے کہا کہ ان کے پاس مت جاؤ، سہارا ایسا جواب دہی جو تمہیں ناپسند ہو، اگر کوئی اس طے ہو اگر پوچھنے چاہیے، پس انہوں نے رزق کے بے کسی میں پوچھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیا: **يَسْأَلُونَكَ عَنِ الزُّوْجِ قُلِ الزُّوْجُ مِنْ أَمْرِ بَيْنِي وَمَا أَوْفَيْتُكُمْ مِنَ الْغَنَى إِلَّا قَلِيلًا** (آیت ۸۵)۔

**بَابُ قَوْلِهِ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُ يَهَا**  
۱۸۳۳۔ **حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ**

**وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُ يَهَا**  
سید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

مستحق و باری تعالیٰ :- اور اپنی نماز نہ سمٹ آواز سے پڑھو نہ بالکل  
 ڈھستہ اور نہ وہ دونوں کے بیچ میں راستہ ■ شی کرد (آیت - ۱۱)  
 کے بارے میں روایت کی کہ انہوں نے فرمایا یہ آیت اس وقت  
 نازل ہوئی جبکہ آپ کہ کرمہ میں ہی جلوہ افروز تھے اور اپنے اصحاب

کو نماز پڑھانے وقت آپ بلند آواز سے قرآن کریم پڑھا کرتے تو اسے سن کر مشرکین کا دل بھی گھبرا گیا کرتے، اور جس نے اسے نازل کیا اور جو اسے لے کر آیا یا جس پر نازل ہوا، ان سب کو بڑا بھلا سمجھتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ اپنی منافقوں میں قرآن کریم کی تلاوت، حتیٰ کہ آواز سے دکر دکر اسے سن کر مشرکین قرآن کریم کے متعلق بدگھلامی کریں اور نہ اپنی آہستہ آواز سے پڑھنا کہ تم اسے سنا حتیٰ بھی نہ سنی سکیں بلکہ ان دونوں کا درمیانی راستہ اختیار کرو۔

عمرہ میں نہ میرے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا  
سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ مذکورہ آیت نہ بخیر  
یصلو تک (وہا کے بارے میں نازل فرمائی گئی ہے۔

سورة الکہف

[illegible]

حَدَّثَنَا هُشَيْبٌ وَحَدَّثَنَا التِّرْمِذِيُّ عَنْ سَعِيدِ  
بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ بْنِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا  
تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَذْكُرُ بِهَا قَالِ تَرَكْتُ وَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْتَبِ بِمَكَّةَ

اِذَا صَلَّيْ بِأَصْحَابِيهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ سُبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَرَادَ مَوْتَ  
حَتَّى يَبْهَتْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِيُبَيِّنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَلَا تَحْزَنْ بِصَلَاتِكَ أَيْ بِمَرَاتِكَ  
فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافُ  
بِهَذَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتِغِ يَنْ  
فَإِنَّكَ سَبِيلُكَ

١٨٣٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ طَالِقٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ فِي الدُّعَاءِ

سُورَةُ الْكَافِي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقْرَأُهُمْ وَكَانَ  
لَهُ شَرٌّ ذَمٌّ وَفِيهِ ذِفَالٌ غَيْرُهُ جَنَاحَةٌ  
الشَّيْءُ بِاسْمِهِ مُعْلِلٌ أَشْفَأَ شَيْءٌ مِنَ الصَّكْفِ  
الْعَتَرُ فِي الثَّجِيلِ وَالْتَقِيمُ الْكَتَبُ مَرْقُومٌ  
مَكْتُومٌ مِنَ الْقَبْرِ رِبْطَانٌ عَلَى قُبُورِهِمْ لَهْمَةٌ  
مُهْصِيَةٌ أَسْوَلُ أَنْ تَرْبُطْنَا عَلَى قَبْرِهَا شَرْطَانٌ  
إِعْرَاطٌ مَرْحُوفٌ كُلُّ شَيْءٍ إِذَا تَسَعَتْ بِمَقَرِّهِ  
تَمَلَّ مِنَ السَّوْدِ وَالْأَنْزُورُ الْأَمِيلُ فُجْرَةٌ  
مُتَسَعِرٌ وَالْجَمِيعُ فُجْوَائٌ وَفُجَاءٌ مِثْلُ رُكُوعٍ  
وَرُكَاةٍ الْوَصِيدُ الْفَتَاةُ جُمُعَةٌ وَصَائِدٌ وَ  
وَصْدٌ وَيُقَالُ الْوَصِيدُ الْبَابُ مُوَصَّدَةٌ  
مُطَبَّقَةٌ الصَّدَّ الْبَابُ وَأَرْصَدَ بَعَثَاهُ





جَبْرِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْحًا أَبْكَأَ  
يَوْمَ عَمْرَأَتِ مُوسَى صَاحِبِ الْخَضِرِ لَيْسَ هُوَ مُوسَى  
صَاحِبُ بَنِي إِسْرَآئِيلَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَكَوْبٌ  
عَدُوٌّ لِلَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي بَنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مُوسَى  
فَأَمَرَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَآءِيلَ فَسَبَّحَ أَتَى الْغَابِ  
أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَمِرْ  
فَعَلِمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنَّ فِي عَبْدٍ أَجْمَعٍ  
الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى يَا رَبِّ  
فَكَيْفَ يُبَيِّنُ قَالَ تَأْخُذُ مَعَكَ حَوْتَاقَتُكَ  
فِي مَكْنَلٍ صَحِيحًا فَقَدْ مَاتَ الْحَوْتَاقَةُ هُوَ وَمَا خَذَ  
حَوْتَاقَتُكَ فِي مَكْنَلٍ ثُمَّ الْطَنَ وَالطَنَ مَعَهُ  
يَتَنَافُ يَوْمَ تَمُوتُ حَتَّى إِذَا أَتَى الصَّخْرَةَ  
وَصَعَارَ وَرَسَمَهَا فَنَامَا وَاضْطَرَبَ الْحَوْتَاقَةُ  
الْمَكْنَلِ فَخَوَّجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ  
سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرْمًا رَأَى مَسْكًا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
جَنَّةِ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلُ انْفِطَاقِ حَتَّى  
اسْتَيْقَظَ شَيْءٌ صَاحِبُهُ أَنْ يُخِيرَهُ بِالْحَوْتَاقَةِ  
فَانْطَلَقَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتُهُمَا حَتَّى إِذَا كَانَ  
مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوسَى لِقَاتَا إِبْنَاعَدَ آدَمَ لَقَدْ  
لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا انْصِيًّا قَالَ وَلَمْ يَجِدْ  
مُوسَى النَّمْلَ حَتَّى جَاءَهُ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ  
اللَّهُ بِهِ فَقَالَ لَهُ قَاتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذَا رَأَيْتَ إِلَى  
الصَّخْرَةِ قَرَأَتِي لَسِيئَتِ الْحَوْتَاقَةِ وَمَا أَتَانِي  
إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَدْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي  
الْبَحْرِ عَجْمًا قَالَ فَكَانَ لِلْحَوْتَاقَةِ سَرْمًا وَلِمْ يُوسَى  
وَلِقَاتَاهُ عَجْمًا فَقَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنْتُ أَنْتَ فَعِ  
فَارْتَدَّ عَلَى الْفَارِ هَمًا فَصَصَا قَالَ رَجَعَا  
يَقْصَاتِنَا نَارَهُمَا حَتَّى أَتَيْنَاهُمَا إِلَى الصَّخْرَةِ

موسى وہ نہیں ہیں جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے، اس پر حضرت ابن عباس نے  
لہرایا کہ اس خطبہ کے دشمن نے جھوٹا روایت کیا ہے، مجھے حضرت ابی بن کعب  
رضی اللہ عنہ سے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
فرماتے ہوئے سنا، بیشک حضرت موسیٰ بن مرثد میں خبیثہ کے لئے

کھڑے ہوئے تو اس سے پہلے کیا کراہی سب سے زیادہ علم الاکون ہے  
انہوں نے جواب دیا کہ میں ہوں، یہی اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا  
یونکہ انہوں نے علم کو اس کی طرف نہیں لڑایا تھا، یہی اللہ تعالیٰ نے ان کی  
جانب سے بھی کریشک میریک بندہ ہے جو دو ہندوں کے لئے کی جگہ  
پہنچا اللہ تم سے زیادہ علم والا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ عرض کیا کہ  
ہوئے کہ اسے رہا میں اس تک کیسے پہنچوں؟ فرمایا ایک پھل لے کر  
نریل میں رکھ لو پس جہاں وہ پھل تم ہو جائے وہ وہیں ہوگا۔ پس انہوں  
نے پھل لے کر نریل میں رکھ لی، پھر جس پر سے اذان کے ساتھ ایک نوحہ  
حضرت رشح بن قنن بھی گئے تھے ایسا تک کہ جب ایک پتھر کے پاس پہنچے  
تو اس پر سے سرکہ کر سوتے، اس دوران میں نریل میں تلی، دھار لگی اور پھر سندھ  
میں جاگئی اور اس نے سندھ میں ہی لاہ لی رنگ بنائی۔ اس وقت میں پھل کے  
پاس سے گئی کا ماز لنگ دیا تو اس کے لئے طاق کی طرح راستہ ہی گیا، جب  
وہ پہنچے تو ساتھیوں میں کہ کہ حضرت موسیٰ کو پھل کے پتھر میں پتھر سے، یہی وہ بات  
دن کا صبر دلی کی بات چلتے تھے، یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو حضرت موسیٰ  
نے صبح کو کہا کہ آج کا کھانا ملاؤ، جسک میں پتھر اس سفر میں طاق مشقت  
کا سامنا ہو رہا ہے، رات ۱۲ ماوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کو کھانا مل گیا  
وقت مسوی پہنچا جب وہ اس جگہ سے اٹھ کر چلے گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے علم  
فرمایا تھا کہ اس مقام پر اس کی خدمت میں عرض کرنا کہ وہاں پہنچا دیکھتے تو جب ہم  
نے اس جہاں کے پاس پہنچا تو یہی جگہ ہے جہاں کے ذہن کو پہنچا دیکھتے  
شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں، وہ اس نے تو سندھ میں اپنی  
لاہ فی التجب ہے (آیت ۱۲۲) فرمایا، پھل کا رنگ بنا کر جہاں حضرت موسیٰ  
اور ان کے خادم کے لئے توجب فیر تھا، یہ حضرت موسیٰ نے کہا کہ یہی تو ہم چاہتے  
تھے، خود اپنے قدموں کے نشانات کو دیکھتے ہوئے، اسی پتھر کے پاس وہاں  
کہ جب وہ پہنچے میں کے نشانات کو دیکھتے ہوئے، اسی پتھر کے پاس وہاں  
آپ نے قدموں کا رنگ لگایا کہ یہی جگہ ہے جہاں پہنچا ہوا ہے، حضرت موسیٰ نے اسے

فَلَوْلَا زَجَلُ رَبِّي ثَوْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَقَالَ  
الْخَضِرُ وَآفَى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَيْ مُوسَى  
قَالَ مُوسَى مَيِّتْ إِسْرَائِيلَ قَالَ لَعَنَ امْتِثَلَتْ  
لِتَعْلِيْمِي مَا عَيْتَمْتُ مُشَدًّا قَالَ إِنَّكَ لَنْ  
تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوسَى إِنْ عَلِيَّ عَلِمَ مِنْ  
عَلَّمَ اللَّهُ عُلَمِيْنِهِ لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ  
مِنْ عَلِيمِ اللَّهِ عَدَمَكَ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ فَقَالَ مُوسَى  
سَجْدِي لَكَ يَا رَبِّ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا قَدْ أَغْنَيْتَنِي  
أَمْرًا فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنْ اتَّبَعْتَنِي فَلَنْ آتِيَنِي  
عَنْ شَيْءٍ وَحَتَّى أُخْبِرَ لَكَ مِنْهُ دَكْرًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ  
بِمَشِيئَتِي عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ قَتَلْتُكَ سَيْفِي ثُمَّ  
فَعَلُوا هَذَا أَنْ يَحْمِلُوهُمْ فَمَرُّوا الْخَضِرُ  
فَعَمَلُوا بِغَيْرِ كَوْلٍ فَكَلَّمَا دَكْرًا فِي الشَّيْئَةِ  
لَمْ يَقْبَلَا إِلَّا دَا الْخَضِرُ قَدْ قَتَلْتُمَا نَوْحًا مِنْ نَوْحِ  
الشَّيْئَةِ يَا بَدُو وَمِنْهُ قَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمُ  
هَمْلٍ يَا بَحِيرُ نَزَلْتُ عَمَلْتُ إِلَى مَيْفِيْنِهِمْ  
فَعَرَفْتُمَا الشَّرْقَ أَهْدَيْتُمَا قَدْ جَدْتُ شَيْئًا  
إِمْرًا قَالَ لَمْ أَكُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ  
صَبْرًا قَالَ لَا تَوَاجِدْ فِي يَمَانِيْنِهِ وَلَا تَرَهُ حَقِّي  
مِنْ أَمْرِي عَسْرًا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ الْأَوَّلَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا  
قَالَ وَجَاءَ عَصَا مُوسَى قَوْمَهُ عَلَى حَزْبِ الشَّيْئَةِ  
فَنَقَرُوا فِي الْبَحْرِ نَقْرًا فَقَالَ الْخَضِرُ مَا عِلْمِي  
وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَرُ هَذَا  
الْعَصَا مِنْ هَذَا الْبَحْرِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ مَشِيئَةِ  
مَيْفِيْنَاهُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى الشَّاحِلِ إِذْ أَبْعَدَ  
الْخَضِرُ عِلْمًا يَلْعَبُ مَعَ الْعِلْمَانِ حَتَّى أَهْدَى  
الْخَضِرُ دَا سَهْ يَدِي وَمَا قَتَلْتُهُ يَدِي فَقَتَلَهُ

مسلم کہ حضرت خضرؑ کے کما کپ کی زمین میں سلام کہاں سے آیا جواب دیا کہ  
میں کوئی بھول نہ تھا کیا ہی سراسر اہل کوئی؟ جواب دیا ہاں وہی میں  
تمہارے پاس اس سے آیا ہوں کہ تم مجھے وہ ایک باتیں سکھاؤ جن کی تمہیں  
تعلیم دی گئی ہے (آیت ۶۶) حضرت خضرؑ کے کما کپ میرے ساتھ ہرگز نہ  
نظر رکھیں گے (آیت ۶۷) اسے کوئی واحد کے علم میں سے ہی ایک ہی عالم  
سکھایا گیا ہوں جس کو آپ نہیں جانتے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے علوم سے  
آپ کو ایسا علم دیا ہے جس کو میں نہیں جانتا حضرت کوئی نہ کہا حضرت یہ  
اللہ جلہ تو تم مجھے میرے کرنے والا پاؤ گے اور تمہارے کسی علم کی غلطی نہ کی  
جس میں کہوں گا اس پر حضرت خضرؑ نے اس سے کہا کہ اگر آپ میرے ساتھ  
آہستہ آہستہ کسی بات کے بارے میں نہ پوچھنا جب تک میں خود  
اس کا ذکر نہ کروں (آیت ۶۸) اس کے بعد دولاں ساحل سمندر کے  
ساتھ چلے گئے تو ایک کشتی گریز کی انہوں نے اس سے بات کی مگر کشتی میں  
بے لگائی تھائیں انہوں نے حضرت خضرؑ کی پہاڑی کو لے کر کسی معاملے  
کے ٹھکانے پر نظر کشتی میں سوار ہو گئے تو وہی گریز کی تھی کہ  
حضرت خضرؑ نے اس سے کشتی کا ایک تہہ تو لے لیا حضرت کوئی نہ ان سے  
کہا کہ اس کو لے لے ہمیں کراچی کے بغیر ٹھکانا لے جانے کو کہہ کر  
کشتی کے تہے کو تو لے لیا کہ سامنے سوا دوں کو تو وہی دیکھ گیا کہ  
بڑا کپڑا (آیت ۶۹) کہا میں نے تو اس سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آپ  
میرے ساتھ نہیں نظر رکھیں گے (آیت ۷۰) حضرت کوئی نے کہا کہ  
بھول پر گرت نہ کرنا بھروسہ کام میں مشکل نہ ہو (آیت ۷۱) وہی آیا  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حضرت موسیٰ کی پہلی بھول  
ہے۔ دوسری کہ میں نے ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر آکر بیٹھ گئی وہ اس  
نے سمندر سے پانی پھینکا پانی بھر لیا تو حضرت خضرؑ نے  
کہا کہ بد میرے والد آپ کے علم کی مثال علم الہی کے سامنے ایسی ہے  
جیسے اس چڑیا نے سمندر سے پانی پھینکا بھری ہوئی اس ایک بوند سے  
سمندر کے پانی میں کوئی کشتی نہیں آتی۔ پھر وہ دوسری کشتی سے باہر نکل  
آئے اور ساحل کے ساتھ چلتے جا رہے تھے کہ حضرت خضرؑ نے ایک لڑکے کو  
دوسرے لڑکے میں کھیلتے ہوئے دیکھا حضرت خضرؑ نے اسے میرے

نَفْسٍ فَقَدْ جَلَّتْ شَيْئًا نَكْرًا قَالَ مَعَا فَلَ  
 لَكَ وَتِلْكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ هَسْرًا قَالَ وَهَذَا  
 اَمْتُكَ مِنَ الْاَوْدَى قَالَ اِنْ مَسَّ لَتَك عَنْ شَوْءٍ  
 بَعَثَهَا فَلَا تَعْمَا جَنَبِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّيْ  
 عَذْرًا فَاَنْطَلَقَا حَتَّى اِذَا اَقْبَبَا اَهْلًا قَرَمِيْوِ  
 نِ اسْتَطَعَا اَهْلُهَا فَاَنْتَرَانِ يَصِيحُوهُمَا فَرَجَدَا  
 فِيْهَا جِدًّا اَمَّا شَرِيْدٌ اَنْ يَمْتَصَّ حَتَّى اَمْسِيْلُ  
 فَنَقَامُ اَلْحَقِيْقَةُ قَاتَمَهُ يَبْدُوهُ فَقَالَ مُوسَى  
 قَوْمُ اَيُّهَا هُمْ فَهَرُيْمُ حَمُوِيْ وَتَوْبَصُّوْا  
 تَوْبِيْثَتَ لَا تَحْدُثْ عَلَيْهِ اَجْدَا هَتَا هَذَا  
 فِرَاقِيْ مَبْنِيْ وَبَيْتِيْ اِنْ قَوْلِيْ ذِيْلُ تَاوِيْلُ  
 مَا تَمْرُطُطُ عَلَيْهِ صَبْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ  
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَتْ اَنْتَ مُؤْمِنِيْ كَانَ  
 صَبْرُ حَتَّى يَنْقُصَ اللهُ عَيْنَا مِنْ خَيْرٍ هِيَ قَالَتْ  
 سَوِيْعِدُ بْنُ جَبْرِ فَكَانَ اَبْنُ عَمَّاهِمْ نَعْرًا اَوْ كَانَ  
 اَمَامَهُمْ مَدِيْنَةً يَأْتِيْهَا كُلُّ سَبْعِيْنَةِ سَالِحٍ يَغْضَبُ  
 وَكَانَ يَكْرَهُ وَاَمَّا الْفُلَانُ فَكَانَ كَاثِرًا اَوْ كَانَ  
 اَبَوَاهُ مُؤْمِنِيْنِ

بَارِكْ قَوْلُهُ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا  
 قِيْسِيَا خَوْرَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهُ فِي الْبَحْرِ  
 مَرِيْبًا مَذْهَبًا يَسْرِيْبُ يَسْلُكُ وَجِيْهَةً  
 مَرِيْبًا اَللَّهُمَّ

۱۸۳۷ حَدَّثَنَا اِبْنُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مُوَسَّى  
 اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ اَنَّ اِبْنَ جَدِيْعٍ  
 اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ مُسِيْمٍ قَدْ عَمُرُوْ  
 بَنَ وَهَمَارَةً مِنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيْدُ اَخْبَرَنَا  
 عَنْ مَسْجُوْدٍ وَعَبْدِ هُمَا قَدْ سَمِعُوْهُ يَحْيَى عَنْ  
 عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ اَيُّوبَ اَنَّ اِبْنَ عَمَّاهِمْ يَسْرِيْبُ  
 يَبِيْثَةً اِذَا كَانَ سَكُوْنِيْ قُلْتُ اَيُّ اَبَا عَمَّاهِمْ

نے ان سے کہا کہ تم نے تو ایسا کٹھنوی جان کی بغیر جان کے جسے قتل کر دیا بیشک  
 تم نے یہ بڑا کام کیا ہے، کہا کیا میں نے آپ کے ہمیں کہا تھا کہ آپ جیسے ساتھ  
 نہیں تھیں گے ریت میں نہ رہا، راد کا بیان ہے کہ یہ بات کھجلی کے  
 بھی زیادہ سنگین تھی جب پھر حضرت موسیٰ سے کہا کہ اس کے بعد میں تم سے  
 کچھ لوگوں کو بھیج دیتے ساتھ ساتھ ایک چھوٹی سی کشتی میں سے لے کر اٹھتا ہوں  
 جو چکا پھردہ دو دن چلے گا یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس گئے  
 ان لوگوں سے کہا کہ ان لوگوں نے ان کی ہوان لاندی کہا مول رکھا پھر دیکھا  
 گئے گاؤں میں ایک دیوبالی سوجھ کر آیا جی ہے تو اسی ہندو نے اسے سیدھا  
 کر دیا (تین دن بعد)۔ سیدی تاہن ہے کہ وہ دیوبالی ایک جانب چلے گئے  
 تھی جو حضرت قصور نے اپنے ہاتھ سے اسے سیدھا کر دیا حضرت موسیٰ نے  
 کہا کہ جہاں میں لوگوں نے میں کہا تھا وہاں وہ سیدی میں لاری کہنے  
 سے انکار کیا تو اگرچہ چلنے لاری وہاں سے کچھ مڑ گئی لے بیٹے  
 (تین دن بعد) اسی پر حضرت قصور نے کہا کہ یہ سیدی تھی جہاں ہے۔

یہ ہے پھر بن بالوں کا حمد پڑھتے ہیں ہر روز سکا (تین دن بعد) ان  
 بعد کول اللہ نے فرمایا تم میں سے جو چاہے وہ حضرت موسیٰ سے کہنے کا لائق تھا  
 ان میں سے کہیں وہ قبر میں لے جاتا سید بن جبریل سے کہہ دے کہ میں ہمارا  
 پورے ہمارے تھا، وَمَا كَانَ اَمْلَهُمْ مَبْلَغُ يَأْتُونَ عَلَى سَعِيْدَةٍ  
 حَالَتُهُ غَضَبًا اور ہم لوگ ہمارے سے ولتا تدرہ فکان کا ذکر

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا  
 جب وہ دونوں دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے اپنی کھجلی بھول گئے اور  
 اس نے سمجھ میں نہ آئی کہ وہاں کتنی بڑی کشتی تھی۔ یہ شریب  
 پلٹا اپنے اور شاربٹ یا کشتی پر اس کے بلے ہے۔

یہی وہی ام الدردی و ہمارے سیدی جبریل سے حدیث کی بناء  
 دونوں نے ایک دوسرے سے کچھ بیان کیا ہے یہی حرج کا بیان ہے کہ ان  
 عقول کے سوا میں نے حضرت سیدی مسد سیدی جبریل سے حدیث کو نہیں  
 وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابی موسیٰ کے پاس کے دولت علیہ میں بیٹھا ہوا تھا انہوں نے  
 فرمایا: اے محمد کہ وہ جو یہی مری گزرا کہ اسے حضرت ابی موسیٰ اللہ تعالیٰ علیہ  
 آپ پر توڑاں کرے، کہ وہ میں ایک قصہ ہے جسے وقت کہا جاتا ہے وہ وہی  
 کہتا ہے کہ حضرت قصور نے طاقت کرنے والے حضرت موسیٰ سے اس میں

یہ ہے پھر بن بالوں کا حمد پڑھتے ہیں ہر روز سکا (تین دن بعد) ان

جَعَلَنِي اللَّهُ وَمِنْ آيَاتِهِ يَا نَكُوفَتِي رَجُلٌ قَاتِلٌ  
يُقَاتِلُكَ تَوَلَّى يَتْرُكُهَا إِنَّهُ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ بَيْنِي  
وَبَيْنَآ إِنَّهُ عَمْرٌ وَقَالَ لِي قَاتِلْ خَدَا كَذَبَ  
هَذَا فَاتَّوَدَّأْتُ يَغْلِي فَقَالَ لِي قَالَ أَبُو عَتَابٍ

حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ كَعْبًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنِي رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ قَالَ دَكَّرْتُ النَّاسَ يَوْمَ أُحَیِّ إِذَا فَاصَتْ  
الْعُيُوتُ وَرَقَّتِ الْقُلُوبُ دَنِي قَادِرُكَ رَحُلٌ  
فَقَالَ أَيُّ رَسُولٍ اللَّهُ هَبْ فِي الْأَرْضِ أَحَدًا أَعْمَدُ  
يُنَدُّ قَالَ لَا تَعْنَبْ عَلَيْهِ وَأَذْكَرُ يَكْرَهُ أَمِينُ  
إِلَى اللَّهِ قِيلَ لِي قَالَ أَيُّ رَيْتَ قَدِيتَ قَالَ بِمَجْمَعِ  
الْمُبَحَّرِينَ قَالَ أَيُّ رَيْتَ أَجَمَلُ فِي مَعْنَا أَعَمُّ ذِيكَ  
بِهِ فَقَالَ لِي قَمْرٌ وَقَالَ حَبِيبُ بُفَارِقُكَ الْخُورُ  
وَقَالَ لِي يَغْلِي قَالَ غَدَا نُوتَ مَسِيَّتًا حَيْثُ  
يُنْهَرُ نَهْرُ الدُّوْخِ فَتَخْدُ خُورُ فَجَمَعَهُ فِي  
مَكْنَنٍ فَقَالَ يَمَنَاهُ لَا كَلِيفُكَ إِلَّا أَنْ تُجِزِّيَ  
بِحَبِيبُ بُفَارِقُكَ الْخُورُ قَالَ مَا كُنْتُ  
كَثِيرًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ وَصْفُهُ وَإِذْ قَالَ  
مُوسَى يَفَنَاهُ يُوشَعْرُ ثِي نُوتٍ لَيْسَتْ عَنْ سَيْفِي  
قَالَ قَبِيلُهُمَا هَرَفِي هَلْ صَحْرَةٌ فِي مَكَانٍ مُنْيَا  
إِذْ تَضَرَّبَ الْخُورُ وَمُوسَى تَأَيَّسَ فَقَالَ نَتُهُ  
لَا أَوْقِظُكَ حَتَّى إِذَا اسْتَيْقَطَ نَسِي أَن يُحْبِرَهُ  
وَتَضَرَّبَ الْخُورُ حَتَّى دَحَا أَبْعَدَ مَا سَكَ اللَّهُ  
عَنْهُ جَرِيَّةً الْبَحْرِ حَتَّى كَانَتْ أَشْرُهُ فِي حَجِيرٍ  
قَالَ لِي عَمْرٌ وَهَكَذَا كَانَتْ أَشْرُهُ فِي تَحِيْرٍ حَتَّى  
بَيَّنَّ إِلَيْهَا مَيْهَةٌ وَالتَّتِيْنِ نِيلِيَا نَزِيْمَا لَقَدْ لَقِيتَا  
مِنْ سَفَرِنَا هَذَا أَنْصَبَ قَالَ قَدْ قَطَعَ اللَّهُ مَعْنُكَ  
النَّصَبَ لَيْسَتْ هَذِهِ عَنْ مَسِيْدٍ أَحْبَرَهُ فَرَجَعَا  
فَوَجَدَا أَحْوَرَاتٍ لِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سَيْبَانَ

دئے نہیں ہیں عمرو بن عبد مناف کی مدحت میں ہے کہ انہوں نے مجھ سے فرمایا  
کہ اس مرد کے دشمن سے مجھ کو بولہ ہے یعنی اسے کسم کی مدحت میں ہے کہ  
حضور بن عباس نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابی بن کعب سے بنا ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابی بن کعب کے رسول حضرت موسیٰ کے لوگوں کے

مائلے ایسا دیکھا کہ وہ بھٹ گئے مدینوں پر رفت طاری ہوئی جب یہ  
دو ایسے لوگ تھے کہ ان کے گزرا اللہ کے دیکھنے اللہ کے رسول اکبر اس  
وقت وہ تھے میں ہمیں آپ سے زیادہ علم ملا ہے انہوں نے جوتے یا گولے  
نہیں ہیں چھان پر کتاب ہو گئے کہ تمہارے علم کو مدد دینا کی طرف نہیں بھرا  
تھا چاہے ان سے رشتہ دار نہ ہو ان سے زیادہ علم والا کوئی نہیں ہے اگر دیکھتے  
تھے وہ وہاں کہا ہے فرمایا جس دن مسند ہے جس طرح کی مدد ہے۔

مجھے کسی مسئلہ کے لیے اس علم کو چھانوں ابی ہریرہ کا بیان ہے کہ عمرو بن  
ابی سہل نے مجھ سے کہا کہ تمہارے علم سے مدد چاہتے ہیں ابی بن کعب نے مجھ سے فرمایا  
کہ ایک سو بائیس ہے وہاں کہیں مدد چھٹکی ہے پتہ نہ پڑا اسی جگہ ہے کہ  
جس نے اس سے پہلے کہ نہ میں ہی ذوالی اللہ عام سے فرمایا کہ میں نے یہ طبع  
دیا ہوں کہ میں یہ بھی پہلا سا تھا مجھ سے تو اسی وقت مجھ سے مدد نہ ملے  
میں عرض کی کہ یہ طبع کو کسی پر ملا ہے جس شخص کے ہاتھ میں اور شاہی رہی اعلیٰ  
ہے وہ جب میری مدد سے مدد کے ذریعہ میں سمجھتی رہی ہوں تو اس کا  
نام نہیں لیا۔ رانی کا میں ہے کہ جب وہ وہاں آئے ان کے مقام پر ایک شخص کے  
ساتھ میں تھے تو اس وقت میں نے اپنے گداور سند میں پہنچی وہ حضرت موسیٰ  
مخبر سے مدد کے لیے سوچا کہ میں نہیں دیکھا کہ ایسا تھا کہ جب وہ خود  
پہلے ہوئے تو انہیں بتانا بھول گئے کہ میں نے کہا کہ سند میں پہلے ہی اللہ تعالیٰ  
نے ان کے لئے یہ کام لیا تھا دیا اور ان کے لئے ایسا راستہ میں گیا جیسے پہنچ رہی۔

عمرو بن کعب سے مجھ سے ہوا کہ میں اس طرح پہنچی کہ وہ بوجھتا ہے دیکھتے دیکھتے  
انہوں نے وہ مدد ساتھ دلی انگلیوں سے ملنے لگا کہ وہ نے (حضرت موسیٰ نے کہا)  
میں اس سے اس طبع سے نہیں ہے۔ علم نے کہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طبع سے  
فرمادی۔ یہ الفاظ سمجھتی تھیں کہ مدد میں نہیں ہیں پھر اس نے انہیں بتایا  
تو وہ انہیں دیکھتے کہ حضرت عمر انہیں مل گئے۔ ابی ہریرہ کا بیان ہے کہ  
عثمان بن ابی سلمیٰ کی مدد میں ہے کہ وہ میری مدد میں پہنچا کہ میں نے  
پہنچے ہوئے تھے سمجھتی تھیں کہ میں نے کہہ دیا کہ میں نے پہنچے ہوئے تھے کہ ایک









نُوحًا اِيْلَكَ اِيْذِ عَصَاكَ مُوْسٰى بِسُورَةٍ مِّنْ اِسْرَآءِیْلَ  
لَیْسَ بِمُوْسٰى الْخَیْضِرُ فَقَالَ كَذَّبَ عِدَّةٌ مِّنْ اَهْلِ هَذِهِ  
اَلْبَلَدِ بِكَ كُتِبَ عَلَیْكَ رَسُوْلًا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَیْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّ مُوْسٰى خُطْبَتًا فِیْ نَحْنِ اِسْرَآءِیْلَ  
فَقِیْلَ لَهُ اَیُّ اَشْیَآءٍ اَهْلُوْكَ اَنَا نَعْتَبُ اِلَیْكَ  
عَلَيْهِ اِذْ نُوْحٌ دَاوُلُهَا اِلَيْهِ وَادُوْحِ اِلَيْهِ بِسُورَةٍ  
عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِیْ یَسْتَجِیْرُ اِبْنُ عَدْنَانَ هُوَ اَعْلَمُ  
بِنَدْبِكَ قَالَ اَفَرَبِّیْ كَیْفَ السَّبِیْلِ اِلَیْكَ فَتَا  
تَا حُدُّ حُوتٍ فِیْ مِیْكَتَلٍ فَمِیْثَمًا فَقَدَمَتِ الْخُوتُ  
فَاَتَتْهُ قَالَ فَخَرَّیْهِ مُوْسٰى وَصَلَّاهُ فَتَا هُیُوسَمُ  
بَنُ مَرْوَانَ فَصَحَّهَا الْخُوتُ حَتّٰی اَسْرَمَتْ اِلَی الْصَّخْرَةِ  
فَاَنْزَلَ عِندَهَا قَالَ فَوَضَعُ مُوْسٰى مَآسِكَهُ فَتَا  
فَاَن سَفِیَانٌ وَفِیْ حِوْیْتٍ غَیْرِ عَصَا فَتَا وَفِی  
اَصْلِ الصَّخْرَةِ عِیْنٌ یُّقَالُ لَهَا اَلْحَیَّآةُ لَا  
یُحِیْتُ مِنْ مَّآءٍ مَا شِئْنَا لَا حَیَّیْ فَاصَابَ  
اَلْخُوتُ مِنْ مَّآءٍ نِیْذَکَ اَلْعِیْنُ قَالَ فَتَحَرَّكَ  
فَاَنْسَلَّ مِنْ اِیْمِیْكَتَلٍ فَتَا حَلَّ الْبَحْرُ فَكَلَمَا  
اَسْتَقْبَلَ مُوْسٰى فَتَا لَیْقَتَا هَا اَیْتَا عِدَّةً اَمَرْنَا  
اَلْاٰیَةَ فَتَا وَنُوحٌ یَحْیِی النَّصَبَ حَتّٰی جَاوَرَا  
مَا اَوْتِیَهِ فَتَا لَمَّا فَتَا هُیُوسَمُ بَنُ نُوْحٍ  
اَمَّا اَیْتَا اَدْرِیْتَ اِلَی الصَّخْرَةِ فَتَا نِیْیْتُ  
اَلْخُوتُ الْاٰیَةَ فَتَا فَدَرَجَا یَقْصُرَانِ فِی  
اَنْثَارِهِمَا فَوَجَدَا فِی الْبَحْرِ کَالْحَاثِ مَقَرَا الْخُوتُ  
فَكَانَ لَیْقَتَا هُیُوسَمُ وَنُوحٌ سَرَبَاتَا فَكَلَمَا  
اَسْرَمَتْ اِلَی الصَّخْرَةِ اِذْ هُمَا یَرْجُلُ مُسْبَحَا  
یُتَوَبَّحُ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ مُوْسٰى قَالَ دَا فِیْ یَا خَدِیْكَ  
اَلْمَلَكُ فَقَالَ اَنَا مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى نَبِیِّ اِسْرَآءِیْلَ  
قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ اَتَّبَعْتَ عَلٰی اَنْ تَعْلِمَیْنِی  
یَمَّا عَلِمْتُ رُشْدًا اَقَالَ لَهُ الْخَیْضَرُ یَا مُوْسٰى اِنَّكَ

کی کہ انہوں نے فرمایا کہ اس اللہ کے دشمن نے جھوٹا ہوا ہے۔ ہم سے حضرت  
علی بن کعب رضی اللہ عنہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
و سلم نے فرمایا حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو خطبہ دینے کے لیے گھر سے  
ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں (آج) صبیحہ سے زیادہ علم والا  
کون ہے انہوں نے کہا میں ہوں پس اللہ تعالیٰ نے ان پر کتاب فرمایا  
کہ انہوں نے علم کی نسبت اس کی طرف نہیں کی تھی اور ان کی جانب وہی فرمائی  
کہ ہمارے ہندو میں سے ایک ہندو ایسا ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے۔ عرض کی  
اے رسول میں سے ایک کیسے پتہ چلے گا فرمایا کہ میں نے کذب میں دیکھو۔ جب  
پہلے تم سے جو لوگ تھے تو ان کے پیچھے چلے جانا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ  
جل سے اور ان کے ساتھ کا خادم حضرت یوشع بن نون تھا پھل ان کے پاس ملے  
پہا ننگ کہ وہ ایک پتھر کے پاس پہنچے تو اس کے نزدیک پتھر کے حضرت موسیٰ  
رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ موسیٰ نے ان کے ہاتھ کے علاوہ دوسرے کی  
لوا اس میں کہہ کہ اس پتھر کے نیچے ایک پتھر تھا جس کو چتر حیات کہتے ہیں  
جسے اس کا ہاتھ لے لیا اسے وہ زخم ہو جاتا ہے۔ پس پھل کو اس کے چتر کا پانی من  
گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے حرکت کی۔ پھر کہ وہ انہوں سے باہر ہو گئی اور  
مسند میں داخل ہوئی جب حضرت موسیٰ جل کے خادم سے کہا کہ ہمارا صبح کا  
کھانا لے آؤ (آیت ۶۴) راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ جل کا دل اسی وقت  
مسکری ہوئی جب اس کے پاس آئے چلے گئے جس کا حکم فرمایا گیا تھا ان کے خادم  
حضرت یوشع بن نون نے عرض کی یہ میں دیکھتے تو سمجھتا ہوں کہ اس پریشان کے  
پاس جگہ نہ تھی تو بیشک اس کے پاس کو بھوں گیا اور اس کے شیطان بھی نے بھلائی  
کہ اس کا ذکر کردہ (آیت ۶۴) راوی کا بیان ہے کہ وہ دونوں اپنے قدموں  
کے نشان دیکھتے ہوئے واپس لوٹے تو انہوں نے طاق کی طرح مسند میں  
پھل کی گنگاہ دیکھی تو وہ حاکم کے بے ایجنہا تھا اور پھل کے پے مرنگ تھی۔  
راوی کا بیان ہے کہ جب وہ ایک پتھر کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں  
ایک دی گڑھ میں پشٹا ہوا موجود ہے حضرت موسیٰ جل سے سلام کیا۔ انہوں نے کہا  
آپ کی تعریف میں سلام کہاں سے ہاتھوں سے کیا کریں گے میں نے کہا کیا ہی اسرائیل  
جل نے حضرت موسیٰ جل کو اس پر کیا ہوا ہے وہی اس سے کہا کیا میں تم سے اس کے ساتھ  
اس شرط پر کہ تم مجھے سکھاؤ گے نیک بات جو تمہیں تعلیم میں ہے۔ حضرت حضرت  
کہا اے موسیٰ بیشک آپ کہنا یہ علم رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے

عَلَىٰ عِلْمِهِمْ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ عَلَيْهِمْ عَذَابُ اللَّهِ لَا يَشْفَعُونَ  
وَأَنَا عَلَىٰ عِلْمِهِمْ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَيْهِمْ عَذَابُ اللَّهِ لَا يَشْفَعُونَ  
قَالَ بَلْ أَتَيْتُكَ قَدْ قَاتَرْتُ أَنْتَ تَعْلَمُ فَلَا تَسْأَلْنِي  
عَنْ شَيْءٍ يَرْتَحِي أَحَدٌ ثَلَاثَ يَوْمٍ فَذَكَرْنَا فَانْطَلَقَا  
بِشَيْءٍ عَلَى السَّاحِلِ فَتَرَى رَجُلًا سَوِيحًا يُعْرِضُ  
الْحَضِرَ فَمَنْهُمْ فِي سَعِيَتِهِمْ بِغَيْرِ تَوَلٍّ يَقُولُ  
يَذِيرُ جِرْدَ كِبَا فِي السَّعِيَتِ ذَلَّ وَدَقَّ عَصْفُورُ  
عَنْ حَرْفِ السَّعِيَتِ فَخَسَّ وَنَفَّ رَهَ الْبَحْرِ فَقَالَ  
الْحَضِرُ يَوْمَئِذٍ مَا عَسَيْتَ وَجِئِي وَعِزُّ الْحَدِيقِ  
فِي عِلْمِ اللَّهِ الْأَمْعَدُ الْمَعْنَى هَذَا الْأَمْعَدُ  
وَنَقَارُهُ قَالَ فَتَرَفَّعَ مُوسَى رَأً عَمْدَ الْحَضِرِ  
إِلَى قَدْرِهِ فَخَرَّتْ السَّعِيَتُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى  
قَوْمٌ عَمَلُوا بِغَيْرِ تَوَلٍّ عَمَدَاتٍ إِلَى سَعِيَتِهِمْ  
فَمَنْهُمْ يُعْرِضُ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتُكَ الْيَتَامَى  
فَانْطَلَقَ إِذَا هُمَا بِعَدَمٍ يَلْعَبُ مَعَ الْجَلَمَانِ  
فَأَخَذَ الْحَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَطَعَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى  
أَقْتَلْتَ نَفْسًا رِيكَةً بِغَيْرِ تَوَلٍّ لَقَدْ جِئْتُكَ  
شَيْءٌ تَكُنَّا قَدْ أَمَرْنَا قَدْ لَمْ تَكُنْ تَسْتَطِيعُ  
مَعِيَ حَبْرًا إِلَى قَوْلِهِ قَا بَرَأ أَنْ يُصَيِّفُوهُمَا  
فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا أَمْرًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ فَقَالَ  
بِيَدِهِ هَكَذَا فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى إِنَّمَا  
دَخَلْنَا فِيهِ الْقَرْيَةَ فَكَمْ يُصَيِّفُونَنَا وَتَرَى  
يَطْعَمُونَنَا الْوَيْثُتُ لَمْ تَحْدَثْ عَلَيْهِ أَجْرًا  
قَالَ هَذَا أَفْرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَا نَتَكَلَّمُ  
بِتَأْوِيلٍ مَا تَرْضَى سَطِيعُ قَبِيلِهِ صَبْرًا فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْنَا أَنْ  
مُوسَى صَبْرًا حَتَّى يَخْضَعَ عَنْكَ مِنْ أَمْرِهِمَا  
قَالَ وَكَانَ أَيْ عَقَابِي يَمُرُّ أَوْ كَانَ أَمَّا مَهْمُ  
مَدِيدُ يَا خَدْعُكَ سَفِينَتُهُ صَالِحَةُ عَصْرَتَا

اور میں سے نہیں جانتا اندر میں ایک ایسا علم رکھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھ  
 سکھایا ہے اور آپ اُسے نہیں جانتے۔ حضرت کوئی نے کہا میں تمہارے ساتھ رہنا  
 چاہتا ہوں۔ کہا اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو کسی بات کے واسطے  
 میں نہ پوچھتا، یہاں تک کہ میں خود کو ان کے متعلق آپ سے ذکر کروں۔ پس وہ  
 دونوں جلی ریجہ و سامع کے ساتھ جا رہے تھے کہ وہاں سے ایک کشتی گزری۔  
 حضرت حضور کو پہچان کر ان لوگوں نے کہنے لگے کہ سزا نہیں بٹھایا۔ پس یہ  
 معاوضے کے بغیر کشتی میں بیٹھ گئے۔ رادای کا بیان ہے کہ کشتی کے کسی کنجے  
 پر ایک چڑیا سیٹھی اندر سے منہ سے نکلی جو کشتی میں پانی بھریا اور حضور  
 نے حضرت کوئی کے کہا کہ میرا آپ کا اور ساری مخلوق کا علم ہی کہ علم الہی کے  
 سامنے ایسا ہے جیسے سدا کے مقابلے میں اس چڑیا کی جو کشتی میں پانی کی بدولت  
 حضرت کوئی کو قتل کی دی۔ بیٹھے ہوئی تھی کہ حضرت نے بوسے کے کشتی  
 میں سودا کر دیا تھا۔ چھوڑ دیا۔ حضرت کوئی نے اس سے کہا کہ ان لوگوں نے  
 معاوضے کے بغیر یہی کشتی بٹھایا ہے۔ لیکن یہ کیا کہنے اس میں سودا رخ  
 کر دیا تاکہ ساتھ میں سودوں کو ڈال دوں۔ یہ تو برا ہے (آیت الہ) بھروسہ دونوں  
 ہل دے، یہاں تک کہ ایک لڑکے کو دیکھا جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا  
 تھا تو حضرت نے اسے لے کر لے کر لیا اور اس سے لڑا۔ اگر دیکھا۔ حضرت کوئی نے  
 اسے لے کر لے کر لیا۔ کیا تم نے سقری جان بیکر کسی جان کے بدلے نکال کر دی؟  
 بیشک تم نے بہت سی بات کی آیت ہے، حضرت نے کہا: یہی میں نے نہیں  
 کیا تھا کہ آپ میرے ساتھ نہیں ٹھہر سکیں گے۔۔۔ گاؤں والوں نے دعوت  
 دینی قبول کر لی۔ پھر دونوں نے گاؤں میں ایک دیوار پائی جو گڑباہی جاتی تھی  
 بلدی کا بیان ہے کہ حضرت نے ہاتھ کے سہارے سے دیوار کو مہیا کر دیا  
 حضرت کوئی نے اس سے کہا کہ بیشک جب ہم اس گاؤں میں داخل ہوئے تو  
 انہوں نے ہماری دعوت کو ناقول کر لیا اور ہمیں کھانا نہ کھلایا۔ لہذا اگر  
 تو چاہتے تو اس دیوار کی ان سے مراد دی لے لیتے (آیت الہ) حضرت  
 نے کہا: یہ میری اور آپ کی جھڑپ ہے۔ اب میں آپ کو ان ہاتھ کا پھیر  
 بتاؤں گا۔ آپ سے میری ہر کلام آیت ہے: اس پر رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا: ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ حضرت کوئی صبر کے کام لیتے  
 تاکہ وہ لوگوں کے اور بھی واقعات ہمارے لئے بیان فرمائے جائے۔ رادای کا  
 بیان ہے کہ اس واقعہ میں حضرت ابی ہاشم و کان آف ما حضرت علیؑ

فَمَا مَا الْغُلَامَ تَكَانَ كَافِرًا -  
**يَا هَيْكُ قَوْلِهِ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ**  
**بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا -**

۱۸۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ  
 قَالَ سَأَلْتُ أَبِي قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ  
 أَعْمَالًا لَهُمُ الْخُسُوفُ يُتَنَبَّأُ قَالَ لَأَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَخْشَوْنَ  
 اللَّهَ صَارُوا أَمَّا الْيَهُودُ فَكَانَ بُولًا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا النَّصَارَى فَكَفَرُوا يَا لِحُجَّتِهِ  
 وَقَالُوا لَا هَمَّامٌ فِيهَا وَلَا شَرَابٌ وَالْخُرُوفُ يُتَنَبَّأُ  
 الْكَافِرِينَ يَنْقُصُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ مِثْقَلِ قَبْ  
 وَكَانَ سَعْدُ بْنُ مَرْثَدٍ الْفَاسِي عَيْنًا -

**يَا هَيْكُ قَوْلِهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ**  
**كَفَرُوا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِيُفْلِحَ**  
**أَعْمَالُهُمْ أَلَا يَتَذَكَّرُونَ -**

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
 سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا الْفَيْزِيُّ عَنْ  
 حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثٍ عَنْ الْأَعْمَرِيِّ عَنْ أَبِي طَرِيقَةَ  
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلَ الْعَظِيمُ الْيَمِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 لِلَّذِينَ عَمِلُوا جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَقَالَ أَتَدْرُونَ  
 فَلَا يُقْبَلُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَنٌ وَغَتَّ يَحْيَى  
 بْنُ مَكِينٍ عَنْ الْفَيْزِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
 أَبِي الزَّيَّادِ مِثْلَهُ -

## کھیلنے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَيُّهُمْ خَيْرٌ وَأَشْيَعُ  
 اللَّهُ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ أَيْوَمُكَ يَسْمَعُونَ وَكَانَ

يَا هَيْكُ قَوْلِهِ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا

مفسر ابی سعد کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے آیت ۱۰۰ تم فرمادی کہ کیا  
 تمہیں بتا دوں کہ سب سے بُرے کرنا کون کون کے ہیں (آیت ۱۰۲)  
 کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ خوارج کے بارے میں ہے؟ فرمایا، نہیں بلکہ  
 وہ یہود و نصاریٰ ہیں۔ یہود نے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا اور  
 نصاریٰ جنت کا انکار کرتے انہیں کہنے کہ اس میں کھانا پینا نہیں ہے، وہ  
 حور و عورتیں خوارج تھے ان لوگوں میں ہیں۔ وہ جو اللہ کے بند کو  
 لڑتی ہیں پکا ہونے کے بعد سورۃ البقرہ (آیت ۲۵) اور حضرت  
 سعد بن ابی وقاص ان کا نام فاسق دیکھتے تھے۔

**أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ**  
**قُلْ لِيُفْلِحَ أَعْمَالُهُمْ أَلَا يَتَذَكَّرُونَ -**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز ایک ہفت ہی  
 موشے تانے آدمی کو جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے  
 گا، تو رتھارہی ہر کم ہونے کے باوجود اللہ کے نزدیک اس کا  
 وزن یک پھر کے قوس کے برابر ہی نہیں ہوگا اور یہاں یہ آیت پڑھو۔  
 ہم ان کے لئے قیامت کے دن کوئی قول قائم نہیں کریں  
 گے (آیت ۱۰۵)۔ اس کو سبکی ہی بکیر، صغیرہ بن  
 عبدالرحمن نے بھی ابو الزناد  
 طرح روایت کیا ہے۔

## سورۃ مریم

اللہ کے نام سے شروع ہو کر بیان نہایت اہم کرنے والا ہے۔  
 ابی عباس کا قول ہے کہ البصر بہم وَا شَيْخٌ يَتَى اللَّهَ بِغُلَامَيْهِ  
 فرماتے کہ کچھ غلامی ظاہری کو بھی کعبہ کا باعث و خدا کی باتوں کو سننے









أَتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا قَالَ مَوْثِقٌ تَعْرِيفُ  
الْأَشْيَاءِ عَنْ سَفِيَتٍ سَيِّئَةٍ كَذَلِكَ مَوْثِقٌ.

يَا دَلِيلُ قَوْلِهِ كَلَّا سَتَكُتِبُ مَا يَقُولُ  
وَقَهْمٌ لَدُنَّ مِنَ الْعَذَابِ مَذَامٌ.

۱۸۴۵۔ حَكَا ثَنَا شُعْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٍ أَمَّا النَّصِيحُ  
يُحَدِّثُ عَنْ مَوْثِقٍ عَنْ عَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَبِيْثَ  
فِي الْبَيْتِ وَكَانَ لِي دَيْنٌ عَلَى الْعَاصِي  
قَالَ لِي قَالَ هَاتِي يَتَغَاثَا فَقَالَ لَدَا عَصِيْبَتِكَ  
حَتَّى تَكْفُرِي بِمَعْنَى هَكَذَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
قَالَ قَوْلًا أَكْفَرُ حَتَّى يَمِيْنَتِكَ اللَّهُ تَعَالَى تَعَالَى قَالَ  
فَدَارِي حَتَّى أَمَرْتُ شَرًّا نَعْتُ فَسُوفَ أُوْثِي  
مَا لَا دَوْلَدَا فَأَقْبَضْتُ فَتَرَكْتُ هَذِهِ الْآيَةَ  
أَقْبَضْتُ الْآيَةَ كَعْدِي يَا بَيْتَا فَعَالَ لَدَوْلَتِي  
مَا لَدَوْلَتِي.

يَا دَلِيلُ قَوْلِهِ عَذُوْجِلَ وَتَرِيْشَ  
مَا يَقُولُ وَيَا بَيْتَا فَعَدَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
الْجِبَالُ هَذَا هَذَا.

۱۸۴۶۔ حَكَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ  
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ مَوْثِقٍ عَنْ عَبَّابٍ  
قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَبِيْثًا وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِي  
قَالَ لِي قَالَ هَاتِي يَتَغَاثَا فَقَالَ لَدَا  
أَقْبَضْتُ حَتَّى تَكْفُرِي بِمَعْنَى هَكَذَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
قَالَ قَوْلًا أَكْفَرُ حَتَّى يَمِيْنَتِكَ اللَّهُ تَعَالَى تَعَالَى قَالَ  
فَدَارِي حَتَّى أَمَرْتُ شَرًّا نَعْتُ فَسُوفَ أُوْثِي  
مَا لَا دَوْلَدَا فَأَقْبَضْتُ فَتَرَكْتُ هَذِهِ الْآيَةَ  
أَقْبَضْتُ الْآيَةَ كَعْدِي يَا بَيْتَا فَعَالَ لَدَوْلَتِي  
مَا لَدَوْلَتِي.

وہی ہے جو سب سے بڑا ہے، جس کی ہر چیز سے بڑا ہے، جس کی ہر چیز سے بڑا ہے۔

كَلَّا سَتَكُتِبُ مَا يَقُولُ وَتَمَذُّ لَنُورِ الْعَذَابِ مَذَامٌ الْكَلَامُ

سروقی نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں  
نے فرمایا۔ زیادہ مہارت کے اندر میں خواہ کلام کیا کرتا تھا میرا عامی بن میں  
پر قریب تھا جب میں تھا حاضر کرنے اس کے پاس گیا تو اس نے کہا کہ میں نہیں  
اس وقت تک اس میں وہی ہے جب تک تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کا لہجہ نہ کرو۔ میں میں نے کہا کہ اگر نہیں اللہ تعالیٰ ماورود بارہ  
زندہ کرو۔ میں میں بھی ان کا لہجہ نہیں کروں گا۔ اس نے کہا تو میرا  
بہنچا چھوڑ دو، جب میں مرکز دوبارہ زندہ ہو جاؤں گا۔ پھر مجھے  
مال و اولاد دیئے جائیں گے تو اس وقت تمہارا حساب  
بیان کروں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ کیا تم نے  
اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اولاد کتنا ہے کہ مجھے ضرور  
مال و اولاد ملیں گے (آیت ۷۷)

وَفَرِحَ مَا يَقُولُ وَيَا بَيْتَا فَرَدَا الْكَلَامُ

ابن عباس کا قول ہے کہ انہی بال خدا سے پہلے کا فہم ہونا ضروری ہے۔  
سروقی کا بیان ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں  
کلام کرتا تھا اور عامی بن میں پر میرا قریب تھا۔ میں تھا حاضر کرنے اس  
کے پاس گیا تو اس نے کہا کہ میں اس وقت تک ان کی بات نہیں کروں گا  
جب تک تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لہجہ نہ کرو۔ میں نے  
کہا کہ مرکز دوبارہ زندہ ہو جاؤں تب بھی میں ان کا لہجہ نہیں کروں گا۔ اس نے  
کہا کہ مرنے کے بعد میں زندہ تو ضرور ہو جاؤں گا لہذا عسریب میں  
تمہارا ضرور ادا کروں گا جبکہ مال و اولاد بھی مجھے دیئے جائیں گے  
میں میں پر یہ لہجہ نازل ہوا۔ کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے  
منکر ہوا اولاد کتنا ہے کہ مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے۔ کیا تمہیں کوئی  
نیکو یا بدیہ سے کہی ہو وہی دیکھا ہے، پھر نہ میں یا ہم یا ہم سے

مَدَّ أَدَبُكَ مَا يَقُولُ وَيَأْتِيَكَ خَدَا-

## سُورَةُ طه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ وَالصَّحَابَةُ بِالسَّبَبِ طه  
يَا سَجْدَ يَقُولُ كُلُّ مَا لَمْ يَنْطِقْ بِحَدِيثٍ  
أَوْ قِيَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْ أَوْفَاكَ قِيَمَةٍ عَقْدَةٍ أَنْزَلِي  
تَهْدِي مَسِيحَتَكَ بِهَيْدِكَ الْإِنشَاءِ تَأْنِيَتْ  
الْأَمْسِ يَقُولُ بِيَدِيكَ يَقُولُ خَدَا الْإِنشَاءِ  
خَدَا الْإِنشَاءِ تَوَاتُرًا صَفَا يَقُولُ هَكَذَا تَأْنِيَتْ  
الضَّغْفَرُ الْيَوْمَ يَعْنِي الْبَقِيَّةَ الْيَوْمَ يَصْنَعُ  
فِيهِ فَادْرَسَ أَحْمَرُ خَدَا مَدَّ هَبَّتْ أَمْرًا  
وَمِنْ غِيَمَةٍ تَكْسِرُ وَالْحَاوِي جَدُّوعِ آيٍ عَلَى  
جَدُّوعِ خَطْبِكَ بَالِكَ وَمَا مَضَى مَا سَكَ  
وَمَا كُنْصِفَتَهُ كُنْصِفَتَهُ قَاعًا يَعْلُوهُ  
الْعَادَا فَالضَّغْفَرُ الْإِنشَاءِ وَمِنْ الْأَرْجَى وَ  
قَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى الْكُوفِيُّ وَالْحَلِيُّ الْبَدَا  
اسْتَعَارَ مِنْ الْإِنشَاءِ فَقَدْ قَامَ قَامَ لَقِيَتْهَا  
الْقِيَمَةُ فَتَنَى مَوْنِي هُوَ يَقُولُ كَوْنَهُ  
أَخْبَرَ الرَّبَّ لَا يَدْرِي إِيَّاهُمْ قَوْلًا لِيَجْلَ هَسَا  
حِينَ الْأَقْدَامِ حَسْرَتِي أَغْنَى عَنْ حَسْبَتِي  
فَقَدْ كُنْتُ بَعِيدًا فِي الدُّنْيَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
يَعْنِي هَسَا الطَّرِيقِ وَكَانُوا شَائِعِينَ  
فَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَحَدُهُمَا مَنْ يَهْدِي الطَّرِيقَ  
أَنْتُمْ بِنَاوَةِ مَوْفِقٍ وَنَدَا ابْنُ جَيْمَةَ  
أَمْثَلَهُمْ أَعَدَّ لَهُمُ دَعَا ابْنِ عَبَّاسٍ هَسَا  
لَقِيَتْهَا قِيَمَتُهُمْ مِنْ حَسَابَتِهِ عَوَجًا  
قَلْبِي يَا أَمِيرًا بِمَنْ سَيَرَّتْهَا حَالَتَهَا الْإِنشَاءِ

ہم ہی وارث ہو گئے اور ہم اسے پاس نہ لائے گا راجت ۷ تا ۸۔

## سُورَةُ طه

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ابن جریر اور منہک کا قول ہے کہ عیسیٰ کی زبان میں طہ اور مرد  
لے فلاں کو کہتے ہیں۔ عقداً اس کو کہتے ہیں کہ آدمی سے صحیح جوت دا  
دہو سکے یا ایک ایک کرات کہے۔ انہی میں سے ایک ہے عیسیٰ  
نہیں ہاں کہے۔ انشائیہ انشائیہ کی موت ہے یعنی ہمارا دریا  
جیسا کہ کہتے ہیں خدایا خدایا خدایا خدایا خدایا خدایا  
کہتے ہیں کہ آج وہ صفت میں شامل ہوا یعنی اس کے نالک جگر ہر  
اگر مانی رہی۔ ناگزیر دل میں عورت محسوس کی یہاں خاصہ کے کسر  
کی وجہ سے داؤد صفت ہوئی۔ جہد و مع شایعین بخطبک نیز اعمال  
مناہس معصومہ۔ مائتہ مائتہ۔ انشائیہ ہم کھڑی کے  
نما جس کو بی پرانی جڑوں کے انشائیہ ہوا رہی۔ جہاد کا  
قل ہے کہ بن نہ یقیناً انشائیہ۔ قوم کے زورات جو غریبوں  
کے ساتھیوں سے ستھارے تھے۔ عقداً فہما۔ پس میں نے  
ای کو ڈال دیا۔ انشائیہ کیا۔ کسی کو وہ یہ کہتے تھے کہ وہ بے  
ہلک۔ لایہ جوع ایہم قولاً۔۔۔۔۔ یعنی بھڑکان کی  
بات کا جواب نہیں دیتا۔ ہسٹا ہسٹا کی چاہیہ۔ عسٹا ہسٹا  
یہ میری امت تھی کہ قد کنت بقیصر دنیام۔ ابی عباس کا  
قول ہے کہ بقیصر جب راستہ بھول گئے اور سردی محسوس ہوئی  
تو کہا کہ میں جاتا ہوں شاید کوئی راستہ بتائے و لا مل جائے یا  
تا پہنچے کے لئے عسٹا کی آگ لے آؤں گا۔ ابن عیینہ کا قول  
ہے کہ انشائیہ ان کا عقلمند آدمی۔ ابی عباس کا قول ہے کہ  
ہسٹا اس پر ظلم نہ ہو گا کہ اس کی نیکیاں ضائع کر دی جائیں  
عسٹا ہسٹا۔ انشائیہ۔ عسٹا ہسٹا۔۔۔۔۔ پہلی  
حالت ہے۔ انشائیہ ہسٹا ہسٹا۔ عسٹا ہسٹا۔ عسٹا  
جہد صفت ہوا۔ انشائیہ ہسٹا ہسٹا۔ عسٹا ہسٹا۔ عسٹا

الْمُبَارَكِ طَرَى اسْمُهُ اَنْوَاجِي يَسْكُنُ بَابَنَا  
مَكَانًا سَوِيًّا تَمْنَعُكَ بَيْتُهُمْ بَيْتًا بَابًا  
عَلَى تَدْبِيرٍ مَوْعِدٍ لَدُنِّيَا تَضَعُهَا -  
بَابُكَ قَوْلِهِ قَا ضَعْنَعُكَ يَمْنَعُ

ہمارے اور تمہارے درمیان - بیکٹا خشک -  
کلی تدریج انداز سے پرستایا وعدہ لائیں کمزوری  
دو کھانا -

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي كِتَابُ التَّحْقِيرِ

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَحْمُودٍ حَدَّثَنَا  
مَرْقِيَةُ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ إِذَا مَرَّ بِمَنْزِلٍ فَقَالَ مَرَّ بِمَنْزِلٍ لِيَدْمُ أَمْسَ  
الَّذِي أَشَقِيَّتِ النَّاسَ وَأَخْرَجَهُمْ مِنْ الْجَنَّةِ  
قَالَ لَمْ يَدْمُ أَمْسَ الَّذِي أَصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ  
وَاصْطَفَاكَ لِنَفْسِهِ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ التَّوْرَةَ  
قَالَ نَعَمْ قَالَ مَوْجِدًا تَهَا كَتَبَ عَلَى قَبْلِ أَنْ  
يَبْلُغَنِي قَالَ مَوْجِدًا تَهَا مَوْجِدًا لِيَمَّ الْبَحْرَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ حضرت آدم اور حضرت نوح کی طاقت ہماری کو حضرت  
نوح نے حضرت آدم سے کہا کہ آپ وہی ہیں جنہوں نے تمام انسانوں  
کو مشقت میں ڈالا اور جنت سے نکلوا یا۔ حضرت آدم نے ان  
سے کہا کہ آپ وہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے لیے  
جنت اور آپ پر تورات نازل فرمائی کہا ہاں وہی ہوں۔ کہلو آپ نے  
اس کی روایت کی ہے انش سے پہلے میرے لیے لکھی ہوئی پائی ہوئی۔  
جواب دیا۔ ہاں تو حضرت آدم نے حضرت نوح کی پرہیزگاری قائم  
کر دی۔ البتہ سے مستند مراد ہے۔

فَاَضْمَيْتُ لَكُمْ طَرِيقًا إِلَى الْبَحْرِ كِتَابُ التَّحْقِيرِ

بَابُكَ قَوْلِهِ وَقَدْ أَوْحَيْتَ إِلَى  
مُوسَى أَنْ أَسْرِ بِكَ إِلَى قَاهِرٍ لَمْ يَدْرِ  
فِي الْبَحْرِ بَيْتًا لَا تَخْفُفُ دَرَكًا وَلَا تَعْثُشِي  
فَأَنْتُمْ مَعْرِضُونَ مَعْرِضُونَ فَوْشَرَامٍ مِنَ الْيَمِّ  
مَا تَوْشِيهِمْ وَأَخْلَكْتَ قَوْمًا قَوْمًا هَدَى -

اللہ شکرمے میں کہ کوئی کہ کہ توں رات میرے زندوں کو سے میں وہ ایک  
یہ میرا ہی سوکھ راستہ نکالے ہے تجھے دودھ دیکھ فرعون کے لے وہ دھووا تو ایک  
پچھے فرعون پر پڑے شکوکہ تو انہیں دیکھنے ڈھانچا یا جیسا ڈھانچا نہ دیا۔  
اور فرعون نے اپنی قوم کو گرا دیا اور لڑا نہ دکھائی۔

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْلَامٍ حَدَّثَنَا  
رُوَيْحَةُ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ سَعِيدِ  
بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَقَا قَدِيرًا مَرَّ سَوِيًّا  
اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَأَبْنَاهُ  
تَصَوَّرَ عَيْنًا شَوْرًا أَرَسَ لَهُمْ فَقَا تَوَاهَدَا الْيَوْمَ الَّذِي  
ظَهَرَ لِيَوْمِ مُوسَى عَلَى فِدْوُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ أَوَّلِ يَوْمِي مِنْهُ  
قَصُورُ مَوْجِدًا -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب انوں اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو  
یہودی عاشقوں کے کاروبار رکھا کرتے تھے۔ جب ان سے  
اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ آج کے دن حضرت  
نوح علیہ السلام فرعون پر غالب آئے تھے۔ اس پر نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی نسبت ہم حضرت موسیٰ  
سے زیادہ قریب ہیں لہذا (اسے مسلمانا) تم بھی اس کا  
دھڑہ رکھو۔

فَلَا يَخْرِجُ جَنَّتَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فَتَكْفِي كِتَابُ التَّحْقِيرِ

بَابُكَ قَوْلِهِ فَلَا يَخْرِجُ جَنَّتَكُمْ مِنَ  
الْجَنَّةِ فَتَكْفِي -  
۱۸۲۹۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب

بْنُ أَخِيَّ عَنْ أَبِي سَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَبْرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَاجَرْتُ مُوسَى أَذْهَرَ فَقَالَ  
لَمَّا أَتَى الْبَنِيَّ أَخَذَ جَنَّتَ النَّاسِ مِنَ الْجَنَّةِ  
بِذَنبِكَ وَأَشْطَيْتَ مَهْرَتَكَ قَالَ أَذْهَرَ يَا مُوسَى  
أَنْتَ الَّذِي أَصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِخَلْقِهِ  
أَقُولُ مَعِيَ عَنِ أَمْرِ كَتَبَهُ اللَّهُ مَعِيَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي  
أَوْ قَدَرَهُ عَلَى قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَنِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَجَرْتُ أَذْهَرَ مُوسَى -

## سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
۱۸۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَارِحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
رَبِّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
بَيْنَمَا أَنَا بِمَكَّةَ إِذْ نَزَلَ الْمَلَكُ فَخَرَّ وَفَرَّ وَخَفَ  
وَالْأَنْبِيَاءُ هُنَّ مِنَ الْبَنَاتِ نَوَافِلٌ وَهُنَّ مِنَ  
بَنَاتِ دِينِي وَقَالَ فَتَأْتِيهِ جَدًّا إِذَا قَطَعْتُمْ وَقَالَ  
الْحَسَنُ فِي قَدْحٍ قَدْ شَلَّ قَدْ كَفَى الْيَمْعُ لِي يَبْكُونَ  
بِمَا دُرُوتُ قَالَ أَمِنْ عَبَّاسٍ بَقِيَتْ رَأَتْ  
يُصْغِرُونَ يَصْغُرُونَ أَفْكَرًا مِمَّا قَدْ جَدَا قَالَ  
دِيكَرُ دِيكَرٍ قَدْ جَدَا قَدْ جَدَا يَكُونُ حَصْبُ  
حَطْبُ بِالْحَبِيبِيَّةِ وَقَالَ عِيْمَةُ أَحْتَرَا تَوَقَّحُوا  
مِنْ أَحْسَنَتِ خَاوِدِينَ خَاوِدِينَ حَصْبُكُمْ  
مَتَّاعًا يَنْقُصُ عَلَى الْوَاكِدِ وَالْإِثْمَانِ وَالْجَمِيعِ  
لَا يَسْتَحِيرُونَ لَا يَجْعَلُونَ دِينَهُ حَيْدَرًا وَحَسَنَةً  
بِعَيْنِي عَيْنِي يَكُونُ يَكُونُ رَدًّا وَاصَّةً لِبُحْرِ  
الْكَرْدِ يَنْقَطِعُوا أَمْرُهُمْ وَخَلْقُهُمْ الْخَبِيرُ وَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰ نے بحث کرتے  
ہوئے حضرت آدم سے کہا کہ آپ وہی ہیں جنہوں نے اپنی لغزش  
کے باعث تمام انسانوں کو جنت سے نکلوا یا اذہر مشقت میں  
ڈال دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت آدم نے کہا کہ اسے موسیٰ!  
آپ وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لیے چنا  
کیا آپ کے اس بات پر طاعت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے میری  
پیدا کرنے سے بھی پہلے میرے لیے لکھ دی تھی! یا میری پیدا کرنے سے  
پہلے میرے لیے تقدیر فرمادی تھی، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ حضرت آدم نے حضرت موسیٰ کو جواب دیا۔

## سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۃ بنی اسرائیل  
تکلف ۸۸۰ کلمہ اور ماہیہ و التدام میں نازل ہونے والی سورتوں  
میں سے بہت فصیح ہیں۔ یہ وہ ہیں جو میں نے پرانی یاد کی ہوئی  
ہیں۔ کتابہ کا قول ہے کہ تمہارا اکلے ٹکڑے کرنا جس بھری  
کا قول ہے کہ فی للک تادے اس طرح آسمان میں گھومتے ہیں،  
جیسے چرخہ گھومتا ہے۔ ابی عباس کا قول ہے کہ نکشت چرخیں۔  
یَنْقُصُونَ دوسرے جہان کے۔ اَنْقَسَتْ ذَا حِذَّةٍ تَهَادَا  
دین یکساں ہے۔ مگر کہ کا قول ہے کہ غُصْبُ جِسْمِ کِ رَبِّانِ مِ غُصْبِ  
یعنی ایندھن۔ دوسرے حضرات کا قول ہے کہ اَنْقَسُوا اس  
سے توقع رکھی یہ اَنْقَسَتْ سے ہے۔ خاویدین بجے ہوئے۔  
خَافِزٌ جِزْءٌ کَالِیَا لُحَاثَا ہوا میرا دھندلہ اور جمع سب کے  
یہ استعمال ہوتا ہے۔ لَاحِظُوا وَیْ وَہ اکتاتے نہیں اور  
خَافِزٌ کسی سے نکلا ہے، جیسے خُشْرَتْ بَعِیْرَتِی میں نے اپنے  
ایٹھ کو نکلا دیا۔ غَلِیظٌ دور دراز۔ کَبِشُوا اللہ نے  
میں سے قسطنطنیہ کو زبردستی۔ تَقَطَّعُوا اسرارِ علم انکلات  
کیا۔ تَقَطَّعُوا جس۔ انھار میں اور انھار میں ہم معنی ہیں یعنی  
کا آہ۔ یہ بھٹکتے ہوئے کا لفظ ہے۔ اَدْکَلُوا مہر نے

أَتَيْتُكَ أَتَيْتُكَ أَتَيْتُكَ أَتَيْتُكَ أَتَيْتُكَ  
فَأَتَيْتُكَ وَأَتَيْتُكَ وَأَتَيْتُكَ وَأَتَيْتُكَ  
فَتَتَكَلَّمُ كَتَلَمَّكَ تَتَكَلَّمُ كَتَلَمَّكَ  
الَّذِينَ تَتَكَلَّمُ كَتَلَمَّكَ تَتَكَلَّمُ كَتَلَمَّكَ

تمہیں خبر دی تو برابر ہو گئے وہ کوئی دھوکا نہیں کیا  
تَعَلَّمُ تَعَلَّمُ تَعَلَّمُ تَعَلَّمُ تَعَلَّمُ تَعَلَّمُ  
لا حاشی ہوا۔ اسکا شیل بہت اعلیٰ۔ اسکا شیل بہت اعلیٰ  
کتابچہ۔

بَابُ قَوْلِهِ كَتَلَمَّكَ أَنَا أَوَّلُ خَلْقٍ

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ بْنُ الْمَخَارِقِ بْنِ الْأَعْمَاسِ شَيْخُ قَيْنِ الْحَمِيرِ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ حَطَبُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ  
تَحْسَبُونَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ عَذْرَاءَ فَرَلَا كَمَا مَكَانَ  
أَوَّلُ خَلْقٍ يَخْلُقُهُ فَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ كُنَّا عَالَمِينَ  
نَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِنَا هَبْ  
الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ قَوْمٍ نَبِيُّ خَلْقٍ  
ذَاتِ الشَّامِ قَالَ يَا رَبِّ أَصْحَابِي قِيَمُوا  
لَا تُدَارِي مَا أَحَدٌ كَمَا بَعْدَكَ قَا قَوْلُ كَمَا قَالَ  
الْعَبْدُ الصَّالِحُ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا أَمَّا دَمْتُ  
إِلَى قَوْلِهِ شَهِيدًا قِيَمُوا إِنْ هُوَ إِلَّا تَهْزِئًا كَمَا  
مُتَنَبِّهِينَ عَلَى أَهْلِيهِمْ مَنْدُ فَا رَفَعْتُمْ

کتاب خدا انا اول خلق کی تفسیر

حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ کیا امت میں جب تمہیں اللہ تعالیٰ  
کی طرف سے کھانا پانی کا تو تم نے کھا پیا ہے جس کا وہ تمہیں بغیر اٹھائے ہو گئے  
جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ہم نے پہلے سے جیسے بنایا تھا اسی  
طرح پھر کر دیں گے یہ وہ وہ ہے ہم سے ذمہ۔ ہم نے اسی کو ضرور پورا  
کرنا ہے (آیت ۱۰) پھر قیامت میں جس کو سب سے پہلے کہا کہ پھانسی  
جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہیں گے۔ لہذا ہو جاؤ کہ میری امت  
کے کہہ لو گئے سہائیں گے اور فرشتے ان کو دوزخ کی جانب لے  
جائیں گے میں عرض کر دیا گا کہ رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ پس  
کہا جائے گا کہ تمہیں نہیں معلوم کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا پابند ہو گیا تھا پس  
میں ہی کہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے دیکھنے میں ہے کہ تمہارے بعد کیا ہوا اور میں پر مطلع  
تھا جب تک کہ میں پھر نہ کہے کہ تمہارا توڑی ہو گیا۔ دیکھو اللہ تعالیٰ چیز  
تو سے مدد فرمے (سورہ المائدہ آیت ۱۱) پھر کہا جائے گا کہ جیسے ہی تم

## سُورَةُ الْحَجِّ

## سورة الحج

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْمُصَنِّفِينَ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي أَمْنِيَّتِهِ إِذَا حَدَّثَ  
أَلْفَى الشَّيْطَانُ فِي خَدَائِثِهِ فَيَبْطُلُ إِذَا  
مَا يَلْقَى الشَّيْطَانُ وَيُحْكَمُ آيَاتِهِ وَيَقَالُ  
أَمْنِيَّتُهُ فَرَأَتْهُ إِلَّا أَمَا فِي يَقْدَرُونَ وَلَا  
يَكْتُمُونَ وَقَالَ مَجَاهِدٌ مَشَيْدًا بِلَا قَصْفٍ  
وَقَالَ غَيْرُهُ يَسْطُرُونَ يَفْطُرُونَ مِنَ السَّطْرِ  
فَيَقَالُ يَسْطُرُونَ يَبْطُسُونَ وَهَذَا فِي

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا رحیم رحیم کرنے والا ہے۔  
ابن عبّاس کا قول ہے کہ فی امانیّتی جب حضور کے فرمانے تو شیطان  
آپ کی بات میں اپنی بھی ملا دیتا۔ تو اللہ تعالیٰ شیطان کی طاوٹ کو  
مٹا دیتا اور اپنی آیات کو حکم فرما دیتا بعض کے نزدیک یہ امانیّتی ہے  
یعنی اس کا کہنا کہ امانیّتی یعنی کہتے ہیں اور کہتے نہیں  
تجاربہ کا قول ہے کہ کہتے ہیں جو نے کے ساتھ۔ وہ سب حضرات کا قول ہے  
کہ یسطورون یہاں لکھتے ہیں بعض نے کہا کہ اس سے یہ مراد ہے کہ پکڑ  
کرتے ہیں۔ وہ محدث الی اسطیب من الثغول دلیں

الَّتِي تَبِي مِنْ الْقَوْلِ أَرْمَتُوا مَا ابْنُ عَبَّاسٍ  
يَسْتَبِي بِحَبْلِ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ سَدَّ هَذَا  
تَسْقُدُ

يَا أَيُّهَا قَوْلُهُ وَتَرَى النَّاسَ  
سَكَنِي

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْمَدَنِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا أَيُّهَا الْعَرَبُ كَيْفَ تَبَيَّنَتْ رِبَا  
وَسَعَدَيْتَ قِيَامًا وَيَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَأْتِيكَ كَلَامٌ  
تُخْبِرُ بِهِ مِنْ كَذِبَتِكَ بَعَثَ إِلَى النَّارِ قَالَ يَا رَبِّ دَعَا  
بَعَثَ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ أَرَاكَ قَالَ نِسْحًا مَاتَ  
وَيَسْعَةً وَتِسْعِينَ لِيُخْبِرَ بِهَا نَحْصُ الْخَالِجِ حَمَلَهَا  
وَيَسْبِيكَ الْوَلِيدُ وَتَرَى النَّاسَ سَكَنِي وَمَا هُوَ  
بِسَكَنِي وَكَانَ عَدَابُ اللَّهِ شَدِيدًا مَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى  
النَّاسِ عَشَى تَعَبَتْ وَجُوهُهُمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ فَيَنْقُصَانِ  
فَتَسْعَةُ وَتِسْعِينَ وَمِائَةً وَاحِدَةً أَنْتُمْ فِي النَّاسِ  
كَالْشَّعْرَةِ السَّوْدَةِ فِي جَنْبِ الْخَيْلِ الْأَسْوَادِ كَالشَّعْرَةِ  
الْبَيْضَاءِ فِي جَنْبِ الْخَيْلِ الْأَسْوَدِ وَآيَةُ رَحْمَتِ اللَّهِ  
تَكُونُ أَوَّلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ ثَلَاثَ أَهْلِ  
الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا  
قَالَ أَيُّوَسَامَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ تَرَى النَّاسَ سَكَنِي  
وَمَا هُوَ سَكَنِي وَقَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعًا مَاتَ وَتِسْعَةً  
وَتِسْعِينَ وَقَالَ جَدِيرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَنِي يَوْسَ وَابْنُ يَوْسَ  
سَكَنِي وَمَا هُوَ سَكَنِي

يَا أَيُّهَا قَوْلُهُ وَتَرَى النَّاسَ سَكَنِي  
عَلَى حَرْفِ شَدِيدٍ فَإِنَّ أَصَابَهُ خَيْرٌ مِنْ أَطْعَامِ  
بِهِ وَلَنْ أَصَابَهُ فَنَنَّةٍ يَنْقَلِبُ عَلَى وَجْهِهِ

بات ڈولی گئی۔ اسی عہد کا قول ہے سبب سے مراد ہے  
کہ رومی کے ساتھ جو گھر کی چھت تک پہنچنے سے  
مشغول ہونا۔ غافل ہو جانا مراد ہے۔

وَتَرَى النَّاسَ سَكَنِي کی تفسیر

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے لئے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ  
اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ میں رب سے کہتا ہوں کہ اے اللہ تعالیٰ تم سے  
میں سے تیار ہوں پس ایک آواز آئے گی کہ اللہ تعالیٰ تم سے کہتا ہے کہ  
ہاں! اور میں سے جنہوں کو طمعه کر دے وہ عرض کریں گے کہ میں رب سے  
جہنم کی آگ میں سے کہتا ہوں کہ اے اللہ تعالیٰ تم سے کہتا ہے کہ اے آدم!  
کہ میں اس وقت حاضر ہوں کہ میں نے تم سے کہتا ہوں کہ اے آدم!  
اے آدم! تو لوگوں کو دیکھو کہ جیسے وہ نشہ میں ہیں اودھ نشہ میں نہ ہوں گے  
مگر ہو گئے کہ ان کا مذہب سخت ہے؟ (امیت) صحابہ کرام کو اس کا بڑا  
صد ہوا ان کے چہرے کا رنگ بد گیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ بوسو سناؤ بے یا بوج و باجوج سے ہوں گے اودھ  
ایک جنت میں جہنم والے تم سے کہیں گے کہ اے آدم! تم لوگوں میں  
اس طرح ہو گئے جیسے سفید ہل کے پہلو میں کالا بال یا کالے ہل کے  
پہلو میں سفید بال ہوتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت میں ہو تعالیٰ  
ہو گے پس ہم نے (خوشی میں) کہیں کہیں پھر آپ کے فرمایا: اہل جنت کا  
تہاں رحمت۔ ہم نے پھر کہیں کہیں پھر فرمایا کہ اہل جنت کے نعمت۔  
ہم نے پھر کہیں کہیں۔ ایسا کہ میں نے اعمش سے روایت کیا ہے کہ۔ تو  
لوگوں کو دیکھو کہ وہ نشہ میں ہیں اودھ نشہ میں نہ ہوں  
گے۔ اور کہہ کہ ہر ہزار میں سے نو سو تالی۔ جریر اور  
عبد بن یونس اور ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ۔ نشہ میں  
ہیں اودھ نشہ میں نہ ہوں گے۔

وَمِنْ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ  
أَلَّا يَكُونَ مِنْ مَشْكَاتِكُمْ يَكُونُ فِي بَرٍّ أَوْ نَحْوِ بَرٍّ  
وَهُوَ يَكُونُ فِي بَرٍّ أَوْ نَحْوِ بَرٍّ يَكُونُ فِي بَرٍّ أَوْ نَحْوِ بَرٍّ



خَيْرَ النَّاسِ وَأَلَا خَيْرَ إِلَى قَوْلِهِ ذَلِكُمْ هُوَ  
الْمُحْتَلِكُ أَلَيْسَ مَا أَتَيْتُمْ أَهْلَهُمْ وَنَحْنُ هَاهُنَا

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ رِثَاءٍ هِمْزُ الْخَبَرِ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا (سُرَّاءُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ

أَبِي حَظِيمٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ قَالَتِ الْمَاسِيَةُ مِنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ  
كَانَ النَّجَلُ بَعْدَ الْمَدِينَةِ فَإِنْ وَلَدَتْ أَمْرًا  
عَلَمًا وَنَسِجَتْ خَيْلَهُ قَالَ هَذَا دِينَ صَلَاحٍ وَارِثِ  
تَوَاتُيْدِ أَمْرَاتٍ وَلَوْ نَسِجَتْ خَيْلَهُ قَالَ هَذَا  
دِينَ تَوَاتُيْدِ

بَابُ قَوْلِهِ هَذَانِ نَحْنُ لَنَا اخْتَصَمُوا  
فِي تَرْيَافِهِ

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ يَمَانٍ حَدَّثَنَا  
هَاشِمُ بْنُ أَحْمَدَ أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ قَيْسِ

بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ كَانَ يُقِيمُ فِيهِ (بِ)  
هَلَاكِ الْأَيْمَةِ هَذَانِ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي تَرْيَافِهِ  
سَلَّتْ فِي حَمْرَةٍ فَصَاحِبُهُ وَغَبِيَّةٌ وَصَاحِبُهُ  
يَوْمَ بَرْدٍ فِي يَوْمٍ بَرْدٍ رَدَاةٌ سَمِعْتُ عَنْ أَبِي  
هَاشِمٍ قَالَ عُمَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ  
أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَوْلَهُ

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ يَمَانٍ حَدَّثَنَا  
عَلِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
قَالَ أَوَّلُ مَنْ يَخُوبُ بَيْنَ سِدَائِي الْمَدِينَةِ  
لِلْخَصْمَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قَيْسٌ قَدْ نَزَلَتْ  
هَذَانِ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي تَرْيَافِهِ تَانِ هُوَ  
الَّذِينَ بَارَدُوا يَوْمَ بَرْدٍ عَلَى وَحْمَةٍ وَغَبِيَّةٌ  
وَتَيْبَةُ بْنُ سُرَيْجَةَ وَغَبِيَّةٌ بْنُ سَيْفٍ وَالْوَيْلُ  
ابْنِ عَمِيَّةٍ

دوق کا قصہ ہے۔ یہ ہے دعویٰ گواہی (آیت ۱۲۸) علیٰ حَرْفٍ شَکِّ  
ساعتہ اثر فہم۔۔ ہم نے انہیں وسعت دی۔

حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما نے ذریعہ کتاب میں  
مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ کے بارے میں فرمایا ہے کہ

ایک آدمی (مذہب اسلام) مدینہ منورہ میں ایسا بھی ہو کر  
دہاکہ اس کی بیوی اگر لڑکا جنمی دے جاوے گی نہ کہ دیتے  
تو کتنا کریہ دین (اسلام) بہت اچھا ہے اور اگر اس  
کی بیوی لڑکا نہ جنمی دے گی اور اس کے جاوے گی نہ کہ دیتے تو کتنا  
یہ دیکھ لیا ہے۔

هَذَانِ خَصَمَانِ اخْتَصَمُوا فِي تَرْيَافِهِ

قیس بن عبید اللہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
کی کہ انہوں نے قسم کھا کر فرمایا کہ آیت ہذا میں خَصَمَانِ  
اِخْتَصَمُوا اس کا ترجمہ (آیت ۱۹) یہ (۱) حضرت عمر  
اور ابن کے دونوں ساتھیوں اور (۲) قبیہ اور  
اس کے دونوں ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی جبکہ  
غزوہ بدر میں وہ مقابلہ کر رہے تھے۔ سفیان نے الدہاقم سے  
اس کی روایت کی ہے عثمان بن جریج منصور الدہاقم نے  
ابو جریج سے ان کا قول روایت کیا ہے۔

قیس بن عبید اللہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ  
سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ قیامت کے روز

رحمن کی بارگاہ میں سب سے پہلے میں اپنا مقدمہ لیٹے  
کے لیے پیش کروں گا۔ قیس کا بیان ہے کہ یہ آیت کی

بارے میں نازل ہوئی ہے ہذا میں خَصَمَانِ اِخْتَصَمُوا  
۔۔ ترجمہ فرمایا کریہ وہ لوگ ہیں جو جنگ بدر میں

ایک دوسرے کے گمراہ یعنی اِدھر سے علیٰ الغزوہ اور عبیدہ  
رضی اللہ عنہ اور دوسری جانب سے عبیدہ بن ربیعہ، قیس بن  
ربیعہ اور ولید بن قیس تھے۔





عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّتْ يَلْ فَسَأَلَهُ عُمَيْرٌ فَقَالَ  
 إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ  
 أَمَّتْ يَلْ وَعَابَهَا قَالَ عُمَيْرٌ وَاللَّهِ لَا أَتَمْنِي  
 حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَعَنَ فَبَلَغَ فَجَاءَ عُمَيْرٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ  
 قَدْ جَدَّ مَعَهُ أَمْرَاتِهِ رَجُلًا يُقْتَلُهُ فَتَعْتَلُونَ بِهِ  
 أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ اللَّهُ أَنْفَاقَ نَبِيٍّ فِي صَاحِبِيهِ  
 فَأَمَرَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ  
 بِمَا سَأَلَنِي اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَذَكَرْتُهَا شَرَفًا لِيَا  
 رَسُولَ اللَّهِ أَنْ حَبَسْتُهَا فَقَدْ حَلَلْتُهَا فَطَلَقْتُهَا  
 فَكَأَنْتَ سَنَةٌ لَيْسَ كَانَ بَعْدَ هُمَا فِي التَّكْلِيفَيْنِ  
 شَرَفًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْطَرُهَا  
 فَرَنْ جَاوَزَتْ بِهِ اسْمُكَ أَدَجَّ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمٍ  
 الْأَلْبَيْنِ خَدَّيْهِ السَّاقَيْنِ قَدْ أَحْبَبَ عُمَيْرٌ  
 لَلْقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهَا وَرَنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرُ  
 كَأَنَّ وَحْدَهُ دَلَا أَحْبَبَ عُمَيْرٌ لَلْقَدْ كَذَبَ  
 عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَنِ النَّعْتِ الَّذِي نَعَتْ بِهِ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَعْمِيدِي  
 عُمَيْرٍ فَكَانَ بَعْدَ يُنْسَبُ إِلَى أَقْبَى  
 يَأْكُلُ قَوْلِهِ وَأَلْفَامَةً أَنَّ لَعْنَةَ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَرَنْ كَانَ مِنَ الْكَذِبَيْنِ  
 ۱۸۵۴. حَدَّثَنَا سَيِّمَانُ بْنُ خَالَفٍ أَبُو  
 الذَّرِيمِ حَدَّثَنَا فَيْكُمُ بْنُ الذَّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ  
 شُعْبَانَ أَنَّ رَجُلًا أَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا رَأَى  
 مَعَ أَمْرَاتِهِ رَجُلًا يُقْتَلُهُ فَتَعْتَلُونَ بِمَا كَيْفَ  
 يَفْعَلُ مَا نَزَلَ اللَّهُ فِيهَا مَا ذَكَرَ فِي الْقُرْآنِ  
 مِنَ التَّكْلِيفَيْنِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اے جاننا حضرت عومیر نے کہا کہ خدا کی قسم میں تو اس وقت تک نہیں سے  
 نہیں بیٹھوں گا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم دیالیت  
 دیکھوں چنانچہ حضرت عومیر حاضر بارگاہ ہو کر عرض کرتے ہوئے یہاں پہنچا  
 ایک شخص نے دوسرے آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ بدکاری کرتے ہوئے  
 دیکھا، اور اس کو قتل کر دے تو کیا آپ اس کو قصاص میں قتل کر دیں گے  
 بصورت دیگر وہ کیا کرے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
 اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تمہارے لئے تیسرا حکم فرمایا ہے کہ اگر تم  
 فرمایا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے متعلق حکم  
 فرمایا کہ دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حکم نازل فرمایا ہے۔ پس  
 اسوں نے عورت سے لعان دیا، پھر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر  
 میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو اس پر ظلم ہوگا، اور میں نے اس کو  
 طلاق دے دی ہے پس بعد ازاں کے یہ لعان میں سے طریقہ مقرر  
 ہو گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا اگر  
 بچہ رنگ کا سا اور کالی آنکھوں، بھائی مریم اور علی پندلیوں والا پیدا  
 ہو تو میں انھوں کو لاکر لوں گے اپنی عورت کے ہاتھ میں کچا کما ہے اور اگر بچہ  
 ان کی طرح گندے رنگ کا پیدا ہو تو میں انھوں کو لاکر لوں گے اپنی عورت  
 کے متعلق بھڑک بولے۔ پس بچہ اس شکل عورت کا پیدا ہوا جو  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی۔ اور اس  
 سے حضرت عومیر کی تصدیق ہو گئی۔ چنانچہ اس کے بعد وہ بچہ اپنی  
 والدہ کی جانب ہی منسوب ہوتا رہا۔

وَالْحَاقِصَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ  
 مِنَ الْكَذِبَيْنِ كَلِّ تَفْسِير

زہری نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے  
 کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو اس نے کہا  
 کہ یا رسول اللہ! اگر کوئی آدمی دوسرے آدمی کو اپنی عورت کے ساتھ  
 بدکاری کرتے ہوئے دیکھ کر اسے قتل کر دے تو کیا آپ اس کو قتل کر دیں  
 گے؟ پھر وہ کیا کرے؟ پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کے متعلق  
 لعان کا حکم نازل فرمایا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے  
 فرمایا کہ اے لڑکھالہ! وہ تیسرا حکم فرمایا گیا ہے پس دونوں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَعَّى فِيمَكَ وَفِي امْرَأَتِكَ  
قَالَ فَتَلَا عَسَا وَآتَا شَاهِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَارَ قَهَا نَكَاحَتْ سُنَّةَ  
أَنْ يُعْرِقَ بَيْنَ امْتِلَاعِ عَيْنَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلًا

فَانْتَكَرَ حَمْلَهَا وَكَانَ امْرَأَتُهَا يُدْعِي إِلَيْهَا شَوْ  
حَبَّتِ السُّنَّةُ فِي الْمِيَدَاتِ أَنْ يُؤْتِيَهَا وَتَرِثَ  
مِنْهُ مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهَا.

بَابُ قَوْلِهِ قَبِيلُهَا عَنْهَا  
الْعَذَابُ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ  
بِاللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ الْكَافِرُ بِبَيِّنٍ -

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَنٍ حَدَّثَنَا  
حَكِيمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَلَالٍ أَنَّ أُمِّيَّةَ قَدَافَ  
لَمْ تَزَلْ تَعْنِدُ ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَرْكِ  
ابْنِ تَحِيَّةٍ فَقَالَ ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْبَيْتُ أَحَدٌ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ مَا رَسُولُ اللَّهِ  
إِذَا رَأَى أَحَدًا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَمْطِئُ  
يُدْمِسُ الْبَيْتَ فَعَمِلَ ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَمِعَ يَقُولُ الْبَيْتُ وَالْأَحَدُ فِي ظَهْرِكَ  
فَقَالَ هَلْكَ وَالْكَذِبُ بَعْدَكَ يَا لِحَقِّ إِنْ  
لَصَدَّقَ مَلِكٌ مَلَكَتِ اللَّهُ مَا يَجْرِي ظَهْرِي  
وَمِنْ الْعَذَابِ قَوْلُ جَبْرِيلَ قَوْلَ لَرَبِّهِ عَلَيْهِ  
وَالْكَذِبُ يَرْمُونَ أَرْوَاحَهُمْ فَفَعَلُوا بِحَتَّى بَلَغَ  
لَنْ كَانَ مِنَ الْبَلَاءِ بَيِّنَاتٍ فَانْصَرَفَتِ ابْنَتِي صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَجَاءَ هَلَالُ  
فَتَمَدَّدَا ابْنَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ أَحَدَكُمْ كَأَذْبِكَ قَهْلَ مَسْكَا  
قَاتِيكَ قَامَتْ فَتَشْهَدُ فَلَمَّا كَانَتْ  
عِنْدَا سَقَوْا قَهْلَهَا وَقَالُوا هَا مَوْجِبَةٌ

لعان کی اور اس وقت میں حضرت مہمل ابھی وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے پس اس آدمی نے عورت کو اپنے سے جدا کر دیا۔ چنانچہ یہ دستور مقرر فرمایا گیا کہ لعان کرنے والوں کے باہمی جھگڑائی کر دی جائے اس وقت وہ عورت حاملہ تھی یہی عادت نے اپنا عمل پورے سے انکار

کی چنانچہ وہ عورت اپنی والدہ کی جانب ہی منسوب ہو۔ پھر میراث میں یہ دستور مقرر ہو کر وہ اس بیٹے کے دوسرے کے وارث ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے ان کا حصہ مقرر فرمایا ہے وہ ان میں سے لگا۔

وَقَبِيلُهَا الْعَذَابُ ابْنُ تَفْسِيرِ  
اور عورت کے لوگوں میں شامل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار  
گویا دے کہ مرد جھوٹا ہے (آیت ۸)۔

مگر یہ حضرت ابی ہاشم رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت جابر بن ابیہ نے فرمایا کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا جس نے چار بار اللہ کا نام لے کر عورت کو اپنے سے جدا کر دیا۔ چنانچہ یہ دستور مقرر فرمایا گیا کہ لعان کرنے والوں کے باہمی جھگڑائی کر دی جائے اس وقت وہ عورت حاملہ تھی یہی عادت نے اپنا عمل پورے سے انکار کیا چنانچہ وہ عورت اپنی والدہ کی جانب ہی منسوب ہو۔ پھر میراث میں یہ دستور مقرر ہو کر وہ اس بیٹے کے دوسرے کے وارث ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے ان کا حصہ مقرر فرمایا ہے وہ ان میں سے لگا۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَتْ وَتَكَصَّتْ حَتَّى طُنَّتَا  
أَهْمَا تَرْجِعُ شَوْ قَالَتْ لَدَا قَصْعَةٍ قَوْحِي سَائِرُ  
الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَبْصُرِيهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِنَّ أَتَمَّ الْعَبْدَيْنِ  
سَائِرُ النَّاسِ حَدَّثَنَا السَّاقِينِ فَيُؤَيِّدُكَ  
بْنِ سَعْدٍ جَاءَتْ بِهِنَّ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ  
لَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمَا شَاكٌ.

يَا أَيُّهَا الْقَوِيُّ وَالْخَاسِئَةُ إِنَّ  
غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنَّ كَلِمَتَ  
الضُّمَيْنِ

١٨٥٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى  
عَدَنًا عَنِ الْقَيْسِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَدْ سَمِعَهُ عَنْ تَائِبِ بْنِ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا مِمَّنْ فِي أَمْرَاتِهِ قَاتِلَهُ مِنْ  
قُلُوبِ هَارِي رَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَتَلْعَاكُمْ قَالَ اللَّهُ شَرُّ قَوْمٍ يَأْتُونَ  
بِالْمُنَادَةِ وَفَرَّقَ بَيْنَ ابْنَيْهِ

[illegible]

١٨٦٠. حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ  
عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
وَالَّذِي تَوَلَّى كِتَابَهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي  
إِبْنِ سُلَيْمٍ.

كَادِبٌ قَوْلِهِ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ

ابن عباسؓ نے کہا کہ وہ عورت، چھپائی ہوئی اور نہ گونج سکاں، یہاں تک کہ ہم بھی  
 سمجھنے لگے کہ وہ رجوع کو گنجی، پھر اس عورت نے اپنے خدیش میں کہا کہ کیا میں  
 ہمیشہ کے لئے اپنی قوم کو دھوکہ دے دوں؟ میں وہی کہ گویا یہی کہ کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 وسلم نے فرمایا کہ عورت کو دیکھنے نہ ہونا اگر یہ سیاہ آنکھوں، بھاری سرسبز درختوں  
 پنڈلیوں والہ پھر جیسے تو وہ ترکیب ہی کھاد کا ہو گا جتنا پھر اس عورت کے  
 پیٹ سے سیاہی پھیریدہ اور اس کی یہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-  
 اگر کسی کتاب میں لعان کا حکم نہ آیا ہو تا جس پر عمل کیا گیا تو تم نہ دیکھتے  
 کہ میں اس عورت کو کیا لہزاؤں ۔

وَالْحَامِسَةُ أَنَّ عَفْعَتِهَا اللَّهُ عَلَيْهَا

کی تفسیر

لہذا پانچویں ایس کے محرم شدہ غنیمت کا انگریزوں کا پھر رأیت ۹)۔

ناتج نے بن محمد بنی اللہ عنہما سے ہدایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ایک شخص نے بی بی یحییٰ پر دنیا کی قسمت لگائی، مگر جو پھر اس کے پیٹ میں تھا اسی کے متعلق بھی کہا کہ یہ میرا نہیں ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد اور عورت کو حکم فرمایا تو دونوں نے ہنسنے لیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ پھر پھر عورت کو دلیا گیا لہذا ثابت ہوتے ہیں وہ دونوں کے درمیان جدائی کی گواہی گئی۔

إِنَّ الدِّينَ جَاءُوا بِالْإِذْلِكِ كِ تَقْسِير

جنگجو وہ کرے بڑا بہتان لائے ہیں میں کی ایک جماعت ہے۔ اسے اپنے لئے بڑا کچھو جنگجو کہا اسے لیے بسر ہوا ہے ہر شخص کے لیے وہ گناہ ہے جو اس نے کیا اعدائے میں وہ جس نے سب سے زیادہ اٹھ لیا اس کے لیے بڑی عذیب ہے (آیت) اُنھوں نے بہت کچھ لیا۔

عقوبت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نہایت میں سبب  
کے زیادہ حصہ لینے والے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے  
فرمایا کہ وہ عبداللہ بن ابی بن مسعود ہے۔

وَلَوْلَا إِذَا سَمِعْتُمُوهُ كُنْتُمْ



قَدْ نَعْلَمُ مَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ هَذَا سَبْعُونَ مَرَّةً  
هَذَا بَهْتَانٌ عَظِيمٌ تَوَلَّى حَبَّاءُ وَعَافِيَةُ  
بَارِئَةً شَهِدَا أَنْ قَدْ كُنَّا تَوَابًا شَرِيفًا  
فَأَوْبَقَ عِتْدًا اللَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْقَوِيُّ

اور کیوں نہ تھا جب تم نے اسے سنا تھا، کہا بھونکا ہمیں یہ حق نہیں  
کہ ایسی بات کہیں۔ اپنی پاکی ہے تجھے یہ بڑا بہتان ہے رایت ۱۰۷  
اس پر چاند گواہ کیوں نہ لائے تو جب گواہ دلائے تو وہی اللہ کے  
توڑیکے جھوٹے ہیں رایت ۱۰۸

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
عَدَى يُوسُفُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ  
الزُّبَيْرِ عَنْ سَيِّدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَعَنْقَمَةُ بْنُ رِفَاعٍ  
وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنْبَجَةَ بْنِ مَسْعُودٍ  
عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ تَرَوِجُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِسْلَامِ مَا قَالُوا  
خَبَرَاهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكُلُّ حَدِيثٍ طَائِفَةٌ  
مِنَ الْحَدِيثِ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ تَصَدَّقَ بَعْضًا  
وَأَنَّ كَانَتْ بَعْضُهُمْ أَقْبَى مِنْ بَعْضٍ الْكَلَامُ  
حَدَّثَنِي مُرَّةٌ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَائِشَةَ تَرَوِجُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَخْرُجَ  
أَقْرَبَ بَيْنَ أَرْوَاحِهِ فَأَتَتْهُنَّ خَرَجَ سَهْمًا  
خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْرَبَ بَيْنَ عُرْوَةٍ عَرَاهَا  
فَخَرَجَ سَهْمًا فَخَرَجَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْيَحْيَا فَبَا أَعْمَلُ  
فِي هَوْدَجِي فَمَا نَزَلَ يَسِيرُ كَأَحْتَى إِذَا قَرَعَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْوَةَ  
قَالَ وَقَدْ وَدِدْتُ أَنْ يَأْتِيَ قَائِلِينَ  
أَذِنَ لَيْلَةً بِالرَّجُلِ فَقُمْتُ حِينَ أَذْوَ  
بِالرَّجُلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْخَيْشَ فَمَا  
قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحِيٍّ فَأَدَا عَقْدًا  
لِي مِنْ جُزْءِ طَعَامٍ قَدْ أَفْطَحَ فَأَلْقَمْتُ عَقْدِي  
وَحَبْنِي أَيْتَادُهُ وَأَقْبَلَ الزَّهْطَ الْكَلْبَ كَانُوا

ابن شہاب سے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، عطیہ بن قیس  
اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن قیس سے سعید بن مسیب سے حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث علی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا جبکہ انہی نام لگانے  
واللہ نے یہ رحمت لگائی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس اللہ سے کئی  
فرادہ لکھا۔ ان پر اس حدیث نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے اور  
الحدیث میں سے ایک کا بیان دوسرے کی تصدیق کرتا ہے، اگرچہ بن میں بعض کی  
یادداشت دوسرے کے زیادہ ہے، عروہ کہتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ  
نہ جزیہ کی حد علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب  
سفر کے لئے نکلتے تو اپنی اذرعہ مطرات میں فرماتے کہ اپنے ساتھ کس کو  
لے جاتا ہے، پھر عروہ کی مصطفیٰ کے وقت قرعہ کے نام لکھا اور یہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئیں اور حضرت عائشہ اس کا ذکر  
کرنے کے بعد فرمایا کہ پہلے اکرم نازل ہونے سے بعد ہاتھ ہے ہیں جے  
میرے ہونے سے نکلا کہ عروہ اللہ پر رکھ دیا گیا اور ہم سفر کرنے رہے۔  
یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس غزوہ سے فارغ ہو کر  
واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے قریب ہی آپ پہنچے تھے، چنانچہ ایک رات آپ  
نے کوئی کام فرمایا اور مدینہ منورہ کے قریب ہی آپ پہنچے تھے، چنانچہ ایک رات آپ  
نے کوئی کام فرمایا تھا، جب میں نے حضرت عائشہ سے فارغ ہو کر واپس  
لئے گئی تو دیکھا کہ عاتقہ کے گھنٹوں والا میرا روٹ کر گیا تھا۔ پس میں اسے  
دھونڈنے لگی اور اسے تلاش کرنے لگی اور یہی حدیث ہے سوار کرنے  
پر تھیں تھے، انہوں نے میرے ہودجہ کو جس کے اندر میں بیٹھا کرتی تھی اٹھا  
کر میرے ہودجہ میں رکھ دیا تھا جس پر میں سوار ہو گئی اور وہ میں سمجھ کر  
میں ہودجہ میں بیٹھ گئی ہوں اور عروہ کی رایت لکھ دے دے، لکھی  
ہوتی تھیں کہ کھانے کی بات تھی۔ پس ان حضرات کو میرا ہودجہ اٹھا لے  
وقت اس کے کم وزن ہونے کا احساس نہ ہوا کیونکہ ان دنوں میں بھی  
کم وزن کی چیزوں نے اونٹ کو اٹھایا اور وہ لے گئے جے شکر کے چلے جاتے

يَرْجُلُونَ فِي فِئَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَجَعَلَهُ عَلَى  
بَيْتِي الَّذِي كُنْتُ رَكِبْتُ وَهُمْ يَحْيُونَ آتِي  
مِنْهُ وَكَانَ النَّسَاءُ ذُنُوبًا حَقًّا تَعْرِفُهُنَّ  
الَّذِينَ نَسَا تَأْكُلُ الْعُقَّةَ مِنَ الطَّعَامِ وَهَمَّ  
فَسْتَنْكِرُ الْقَوْمِ خِيفَةَ الْيَهُودِ حِينَ سَأَلُوهُ  
وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ الْيَتِيمِ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ  
وَمَارُوا فَوَجَدْتُ عَقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ  
الْحَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَ الْيَهُودِ يَسْأَلُونِي  
فَجِئْتُ مَا كُنْتُ مَنَازِلَ الَّذِي كُنْتُ بِهِ وَخَشِيتُ  
أَنَّهُمْ سَيَنْفِقُونَنِي فَيَكْفُرُونَ إِنِّي قَبِيحَةٌ أَنَا  
جَالِسَةٌ فِي مَنَازِلِ غِلْمِي عِيْنِي فَزِمْتُ وَ  
كَانَ صَدْرَانُكَ الْمُعْطَلُ السَّيْفِيُّ شَرَّ الذُّكَاةِ  
مِنْ دَنَاءِ النَّجِثِ فَأَدْبَرْتُ فَاصْبِرْ عِنْدَ مَنَازِلِي  
كَرَّي سَوَادَ نَسَائِكَ تَائِبَاتٍ تَعْرِفُونِي حِينَ  
رَأَيْتَنِي وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ الْحَيْشِ مَا سَبَقْتُ  
بِاسْتِزْجَاعِهِ حِينَ عَرَفْتَنِي فَخَمَرْتُ وَخَرَفْتُ  
يَحْكُمَانِي وَلَا شَوْءَ كَلَمَتِي كَلِمَةً وَلَا تَمُوتُ  
وَنُفْةً كَلِمَةً عِنْدَ اسْتِزْجَاعِهِ حَتَّى أَنَا  
رَاجِلَةٌ قَوْلِي عَلَى يَدَائِرِهَا فَزَكَيْتُهَا حَاطَتِي  
بِقَوْلِي الذُّرُوحَةَ حَتَّى أَتَيْتُ النَّجِشَ بَعْدَ مَا  
نَزَلُوا مُؤْمِرِينَ فِي غَيْرِ الطَّيِّبَةِ فَهَلَّتْ مِنْ هَلَاكٍ  
وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى إِلَافَتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْ  
سَكُولٌ فَخَرَّ مِنَ الْمَدِينَةِ فَاشْتَكَيْتُ حِينَ  
قَدِمْتُ شَهْرًا وَالتَّاسُ يُفَضُّونَ فِي قَوْلِ  
الْقَضَائِبِ الْإِطْلَاقِ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ  
وَهُوَ مَكْرِيٌّ بَيْنِي فِي وَبَعِي آتِي لَأَعْرِضَ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلطُّفِ الَّذِي كُنْتُ  
أَرَى مِنْهُ حِينَ اسْتَكْنَيْتُهَا بِسَدِّ خَلْعِي عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُ شَرَّ

کے بعد ہار ملا۔ پس میں اس کے ٹھرنے کی جگہ پر پہنچی لیکن وہاں کوئی بچا نہیں اور  
مجھ کو جگہ بھی نہ تھا۔ اس میں وہ کوئی بچہ نہ تھا۔ اس میں وہ کوئی بچہ نہ تھا۔ اس میں وہ کوئی بچہ نہ تھا۔  
نہایت کے تو میری طرف لوٹ گئے۔ اسی دوران میں کہ میں اس بچہ پہنچی ہوئی تھی تو  
مجھ پر غصے نے طاری کیا اور میں سو گئی اور حضرت صفوان بن معطل سلی ذکونی  
شکر کیے گئے تھے۔ وہ میرے بھرتے تھے کہ وقت میری جگہ کے قریب آئے اور  
میرے بوسے اسان کا ہم دیکھ کر میرے پاس آئے۔ میں انہوں نے مجھ سے بیان کیا  
کہ وہ تم کو گلاب سے پختہ کر کے رکھا تھا۔ انہوں نے مجھ سے بیان کرنا بند  
کر دیا۔ پھر وہ مجھ کو کہہ دیا کہ میں جانا چاہتی ہوں میں نے اپنا منہ بہتے  
وہ پختے چھاپا یہ غصہ کہ تم نے اس سے ایک لفظ کہہ دیا اور ایک لفظ  
میں اس سے کہہ دیا کہ لفظوں کے یہاں ایک لفظ کہہ دیا اور  
اس کے گھر کو پہنچنے پر سے وہ دیکھ کر قوس کوڑھ گئی۔ وہ دشمنی کو کھاتے ہوئے  
میرے ساتھ پہلے پہلے تھا ایک کہہ کر شکر کیے گئے جگر دوسرے کے باعث  
تو ان کی شہادت تھی کہ میں نے ہاک ہوا تھا (مست لکھم وہ ہاک ہوا اور  
جس نے اس بہتان کی سرپرستی کی وہ عہد شکن ہیں اس لیے کہ میں نے  
میرے منورہ میں گئے تو میں بیمار رہ گئی۔ چنانچہ ایک ملک میرا ایک اور ملک  
بہتان لگانے والوں کی بات کچھ چاہتے تھے جگر مجھے اس سلسلے میں کچھ بھی  
معلوم نہ تھا۔ لیکن وہ بن علیوں پر شک ہے کہ ان کا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی کوٹھالی میں میرے حال پر ہی وہ اب نظر نہ آتی تھی رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس کے کہتے ہیں حدیث قرطیہ  
کہ انہوں نے کہا حال ہے اور تشریف لے جاتے ہیں اور مجھے شک ہے کہ ان کا تھا کہ  
مجھ کو کچھ بھی پتہ نہ تھا تھاقت کے بعد جب میں قحط محنت میں رہتی تھی  
ایک دن ہام مسلح کے ساتھ مناصح کی طرف تھلائے سماج کے لیے گئی  
کیونکہ ہم اس قصد کے لیے اور صحرا میں جایا کرتے تھے ہم اس کام کے لیے  
صوت دات میں جاتی تھیں۔ اس وقت ہمیں کوئی قریبی نہ تھا اور ہمیں  
ہوتے تھے پہلے عرب کا ہی دستور تھا کہ ہر بوسے باعث وہ گھروں کے  
قریب سے تھے۔ انہوں نے بتاتے تھے کہ ان سے ہم حلیہ محسوس کرتے تھے۔ پس  
میں گئی اور میرے ساتھ ہم مسلح تھیں جو انہوں سے ہی عذر دات کی دلی تھیں۔  
انہی دنوں میں میری بیٹی اور حضرت ابو بکر صدیق کی غارت تھیں۔ پس میں وہ  
ہم مسلح جب سماج سے فارغ ہو کر اپنے گھر کو آ رہی تھیں تو ہم مسلح کا

يَقُولُ كَيْفَ يَكْفُرُ بِنُصْرَتِ مَدَائِكِ اِگَدِي  
مِيرِي بِنِي وَلَا اَسْتَعِزُّ حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَهَا فَقَهْتُ  
فَخَرَجْتُ مَعَهُ اَمْرٌ مُسْطَجِبٌ قَبْلَ الْمَنَاجِمِ وَهُوَ  
مُتَجَرِّبٌ رَاوِدٌ لَا تَخْشَى مَحْرَ الْاَلَيْلَاءِ اِلَى يَلَدٍ

وَذَلِكَ قَبْلَ اَنْ تَتَّخِذَ اَلْكُفَّ قَدَرِيًّا قَبْلَ يَوْمِنَا  
وَاَمْرُنَا اَمْرًا قَدَرِيًّا الْاَوَّلُ فِي التَّخْرِيجِ قَبْلَ الْفَاكِطِ  
فَكَانَ تَنَازُلِي يَأْمُرُكَ اَنْ تَتَّخِذَ هَا عِنْدَ يَوْمِنَا  
فَاَنْطَلَقْتَ اَنَا وَامْرُؤٌ مُسْطَجِبٌ وَهِيَ اَمْسَةُ ابْنِ نُهَيْمٍ  
بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَامْرَأَتُ قَتْمِرِ بْنِ قَامِرٍ خَالَةَ  
آبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مُسْطَجِبٌ اَنَّ اَمْسَةَ  
خَاتَمَتْ اَنَا وَامْرُؤٌ مُسْطَجِبٌ قَبْلَ بَيْتِي قَدْ فَرَعْنَا  
مِنْ شَايَا قَتْمَرٍ اَمْرٌ مَرِيحٍ فِيهِ مِرْطَرُهَا  
فَقَالَتْ لَيْسَ مُسْطَجِبٌ فَعَلْتُ لَهَا يَمَسُّ مَا قُنْتُ  
اَتَسْبِيحُ رَجُلًا شَرِيهًا بَدْرًا اَقَلْتُ اَمِي هَمَاهُ  
اَوْ اَمْرًا سَمِيحًا مَا قَالَتْ قَالَتْ قُلْتُ وَمَا قَالَتْ  
فَاَخْبَرْتَنِي يَقُولُ اَهْلِي الْاَفْلَاكِ قَارَدَذَتْ مَرْمَتَا  
عَلَى مَرْمَتِي قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلَى بَيْتِي وَدَخَلْتُ  
عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْنِي  
سَكْرَتُكَ نَالَ كَيْفَ يَكْفُرُ فَقُلْتُ اَتَاذَنُ لِي  
اَنْ اَتِي اَبُوِي قَالَتْ وَاَنَا حُضْنِي اَبُوِي يَدُ اَنْ  
اَسْتَبْقِيَنَّ اَلْعَجْرَمِينَ قَبْلَهُمَا قَالَتْ قَاذَنُ لِي  
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَبُوِي  
فَقُلْتُ لَيْلِي يَا اَمْسَةُ مَا يَتَّخِذُكَ الْاَنَاسُ  
قَالَتْ يَا بَنِيَّةُ هَوْنِي عَلَيْهِ لِي قَوْلَا لَقَلَّمَا  
كَانَتْ اَمْرًا فَطَرَةً وَحِيَّةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا  
وَلَهَا صَرَايْرٌ اِلَّا كَرْدُونَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ  
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَقَدْ تَعَدَّدْتُ الْاَنَاسَ هَذَا قَالَتْ  
فَكَيْتُ تِلْكَ الْبَيْتُ حَتَّى اَصْبَحْتُ لَكَ مِرْقَانِي  
دَمْعٌ دَلَا اَكْتَحِلُ يَتَوَمَّرُ حَتَّى اَصْبَحْتُ اَبِي قَدْ دَعَا

پاؤں کی چادر میں کچھ گیا جس کے باعث وہ گونے گئیں، تو انہوں نے  
کہا کہ مسلح کاہر ہوا میں نے ان سے کہا کہ یہ تپنے سے بری بات کہی ہے،  
کیا آپ ایسے آدمی کو بخلا کر رہی ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا؟  
وہ کہے گئیں تم تو بھولی بھائی ہو، تمہیں معلوم نہیں وہ کیا کرتا ہے؟ ان

کا بیان ہے کہ میں نے ان سے پوچھا، بتاؤ انہوں نے کیا کہا؟ یہی انہوں نے  
مجھے بتایا، انہوں نے والوں کی بات بتادی۔ پس میری حلاوت میں روز بروز  
احاذی ہونے لگا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب میں بیٹھ کر پڑھتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم بھی تشریف لے آتے، اُن سے سلام کیا اور پوچھا کہ تمہارا کیا حال  
ہے؟ میں عرض کرتی کہ بھول گئی کہ کیا آپ مجھے اپنے والدین کے ہاں جانے کی  
اجازت مرحمت فرماتے ہیں؟ اور میں پوچھتی تھی کہ ان سے اس خبر کی تصدیق  
کون کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت  
مرحمت فرمادی؟ میں اپنے والدین کے پاس گئی تو میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے  
کہا کہ: اے ماں! لوگ کیا باتیں کہتے ہیں؟ مرد بار میری پکی تو تم نہ رکھا،  
میں نے کہا، ایسا ہوتا ہی ہے کہ جب کوئی عورت حسیہ ہو اور کچھ کاغذ اند  
بھلا سے چلے تو اس کی سونکھیں مٹنا ایسا کیا ہی کئی ایسا کامیاں ہے کہ  
میں نے کہا سبحان اللہ لوگ تو بڑی بات کہنے لگے، وہ فرماتی ہیں کہ اس  
بات میں کچھ شک نہ رہی، میرے گھنٹے تھے اور وہ مجھے سینہ لگی تھیں  
یہاں تک کہ رخصت ہوتے صحیح ہو گئی یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت  
علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ ایک عورت کے گھنٹے  
میں رہی تھی تاکہ میں بھول کر نہ دیکھنے کے بلکہ میں مشورہ کیا جاسکے۔  
وہ فرماتی ہیں کہ سامریں رخصت ہونے سے پہلے ہوتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کو یہ اشارہ کیا کہ وہ اپنی بیعت کی رات سے محو مل واقف ہیں وہ محبت  
کے باعث وہ انہیں ذاتی طور پر بھی جانتے ہیں، چنانچہ وہ عرض کرتا کہ مجھے  
یا رسول اللہ! آپ کی خدمت میں ہم بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتے۔  
علی بن ابیطالب عرض کرتا کہ ہر روز یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر بھی  
نہیں فرماتے گا اور عورتیں ان کے سوا بھی بہت ہیں۔ یہی حقیقت، تو وہ اس  
لوٹنے سے پوچھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر روز (لوٹنے کی)  
کو بلا کر فرمایا۔ اسے ہر روز کیا کہنے ان کے اندر کئی شک والی بات دیکھی  
ہے ہر روز عرض کرتا کہ میں کچھ نہیں سمجھتا اس بات کی جس نے آپ کو حق

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ ابْنِ أَبِي  
هَاشِمٍ قَالَتْ سَامَةُ بِنْتُ رَيْبٍ جَاءَتْكَ ابْنُ أَبِي  
يَسْنَأَمْرَهُمَا فِي خِدَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَلَمَّا سَامَةُ  
بِنْتُ رَيْبٍ مَا كَانَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِالَّذِي يَسْكُونُ بَرَاءَةً أَهْلِهِ وَيَا لَذِي بَهْجَةٍ  
لَا تُفْرِقُ بَيْنَهُ مِنَ الْوَدَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَهْلُكَ وَمَا تَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ مَا عَنِ ابْنِ أَبِي  
هَاشِمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَعْرِضِينَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
وَالْإِسْلَامُ سِرًا هَذَا كَيْتُ بَعْدَ أَنْ تَسْأَلَ الْجَارِيَةَ  
تَصَدَّقُ بِكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ أَيْ بَرِيرَةُ هَلْ  
تَأْتِي مِنْ شَيْءٍ بِبَرِيرَةَ قَالَتْ بَرِيرَةُ لَدَا لَذِي  
بَهْجَةٍ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ عَيْنًا أَمْرًا خَيْرًا  
عَلَيْهَا أَكْثَرُ مِنْ أَمْرٍ جَارِيَةٍ حَدِيثُهُ الْبَيْنِ  
قَامَ عَنْ تَحْيِينَ أَهْلَهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَرَ  
يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَكْوَلٍ قَالَتْ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ  
عَلَى أَيْتَابٍ يَأْمُرُ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَنْذِرُ فِي مَنْ  
رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي آذَانُهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي قَوْلَهُ  
مَا عَمِلْتُ عَلَى أَهْلِ الْإِخْيَارِ وَلَقَدْ ذَكَرُوا  
رَجُلًا مَا عَمِلْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ مَا كَانَتْ  
يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِ رَدَامِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ  
الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا أَهْلُكَ  
يَعْنِي إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوَّلِ فَدَرَبْتُ عَنْكَ وَإِنْ  
كَانَ مِنْ الْآخِرِ يَنْتَابِي الْخَدْرَجِ أَمْرًا فَقَالَ  
أَمْرُكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ  
الْخَدْرَجِ وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَكَانَ  
احْتَمَلَهُ الْحِمِيَّةُ فَقَالَ يَسْعِدُ كَذَبْتُ فَعَمَّرَ اللَّهُ

کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اسی نے تو ان کے اندر کوئی ایسی بات نہیں سنی  
جس کے باعث انہوں کو محبت رکھوں وہاں اتنی بات ضرور ہے کہ وہ  
کم عمر کی ہیں وہ کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ ٹانگوں پر سوجا جاتی ہیں وہ بیکری  
اگر اسے کھا سکتی ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور

اس روز آپ نے عبد اللہ بن ابی سؤل کے خطرات میں جا ہی وہ فرماتی ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا اے مسلمانو  
اس شخص کے مقابلے میں میری مدد کرنا ہے جس نے میری گھڑی کے بارے  
میں مجھے فرشتہ بھیج لیا ہے؟ خدا کی قسم میں اپنی لود پر سطرہ میں بھائی کے بڑا  
اللہ کی قسم یہ کھتا اللہ وہ میرے گھر کی کچھ۔ عمل میں ہوتا تو میرے  
ساتھ جس حضرت سعد بن معاذ انصاری کھڑے ہو کر عرض کرتے ہوئے۔  
یا رسول اللہ میں اس کا آپ کا بدلہ لوں گا اگر وہ قبیلہ اس سے ہے تو  
میں اس کی گولہ الہیوں کا اور اگر وہ ہمارے بھائی قبیلہ خزرج والوں  
سے ہے تو جس طرح آپ حکم فرمائیں اس کی تعمیل کی جائے گی حضرت سعد بن  
فرماتی ہیں کہ اگر یہ قبیلہ خزرج کے گھر و حضرت سعد بن معاذ کھڑے ہوئے  
اور اس کے پہلے وہ نیک و نیک دلی تھے لیکن نہائی حقیقت نے انہیں اس بات پر  
ابھارا کہ حضرت سعد بن معاذ سے کہ کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں، آپ اسے  
قتل نہیں کریں گے اور قتل کر سکتے ہیں۔ اس پر حضرت سعد بن معاذ کے  
چچ زاد بھائی حضرت سید بن خبیر کھڑے ہو گئے اور سعد بن معاذ سے  
کہا۔ آپ جھوٹ بولتے ہیں خدا کی قسم ہم اسے قتل کر دیں گے، معلوم ہوتا  
ہے کہ آپ بھی منافق ہیں اسی لیے تو منافقوں کی طرف سے جھگڑتے ہیں۔ اس  
پر اس اور خندہ و دوقوں قبیلوں کے کھڑے ہو گئے اور آپس میں لڑنے  
کے لیے آمادہ ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے  
ہوئے براہ راست غامض ہو جانے کے لیے فرماتے ہیں یا نک کہ وہ غامض  
ہو گئے اور آپ نے بھی غامضی اختیار فرمائی حضرت سعد بن معاذ فرماتی ہیں کہ  
اس روز بھی میری یہی حالت تھی کہ نہ آنسو تھکتے تھے اور نہ نیند آتی  
تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ مجھ سے میرے والدین میرے پاس ہی تھے اور مجھے  
روئے ہوئے دیکھ آئیں اور ایک دن مجھ کا تھا کہ نہ نیند نہ تھی اور نہ  
آنسو تھکتے تھے اور نہ نیند نہ تھی اور نہ نیند نہ تھی اور نہ نیند نہ تھی  
جائے گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب وہ دوقوں حضرت میرے پاس بیٹھے تھے

لَا تَقْنَلُهُ وَلَا تَقْدِرْ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ أَسِيدُ بَنِي  
حَضِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ يَسْعَدُ بَنِي  
عَبَادَةَ كَذَبْتَ نَعْمَ اللَّهُ لَمْ تَقْتُلْنِي قَاتِلُكَ  
مَنَانِقُ تَجَادِلُ عَيْنَ الْمَتِّ يَقِينُ مَتًّا وَرَأَيْتُ بَنِي  
الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتُلُوا رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيُّوهُ عَلَى الْبَيْتِ فَنَادَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُفْيَةٍ مِنْهُمْ حَتَّى  
سَكَنُوا فَسَكَتَ قَالَتْ فَمَكَثْتُ يَوْمِي ذَلِكَ لَا  
يُذْخِرُنِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتُمِلُ يَوْمِي قَالَتْ فَاصْبِرْ أَبَوَايَ  
عَيْنُي وَفَدَّ بَيْتِي لِبَنِي بَنِي وَبَنِي لَكَ أَكْتُمِلُ  
يَوْمِي وَلَا يَذْخِرُنِي دَمْعٌ يَكْتُمُنِي أَنْ أَجْعَلَ خَائِفٌ  
كَيْدِي قَالَتْ فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عَيْنُي وَآتَا  
أَبِيكِ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَتْ  
لَهَا فَجَلَسَتْ بَيْنِي مَعِي قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلَى  
ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَنُكِّلَ جُلُوسَ قَالَتْ وَسُوءَ بَحْلٍ عَيْنُي مُسَدِّدِي  
مَا قِيلَ قَبْلَهَا وَقَدْ لَيْتَ شَهْرًا لَا يُدْعَى إِلَيْهِ فِي  
شَأْنِي قَالَتْ فَتَنَزَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسُوءُ جِلْسٍ جُلُوسَ شَوْقًا أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ  
فَإِنَّهُ حَدَّثَنِي عَنْكَ كَذَابٌ كَذَابٌ فَإِنْ كُنْتُ  
بَرِيئَةً فَيَسِّرْ لِي اللَّهُ وَإِنْ كُنْتُ الْمَكْتُوبَةِ يَدَايِ  
فَأَسْتَعْفِفِي اللَّهُ وَتُؤْنِي إِلَيْهِ قَالَتِ الْعَبْدَةُ إِذَا  
أَعْتَرَفْتُ بِكَ بِهِ شَرُّ تَابَ إِلَيَّ اللَّهُ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
قَالَتْ فَلَمَّا تَصَدَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَقَالَتَهُ فَلَمَّ دُمُي حَتَّى مَا أَجِسُ مِنْهُ فَطَرَفَةٌ  
فَقُلْتُ لِأَبِي أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِيمَا قَالَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأَبِي أَجِيبِي  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا أَدْرِي

اور میں نے بھی کسی تریک فہمی صورت سے میرے پاس کسی کی اجازت  
طلب کی۔ میری اس کی اجازت دیدی پس وہ بھی میرے گھر سے حاضر  
ہوئے گی۔ (اسی شان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس نہایت  
لائق اور محترم تھے۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ تمہارے وقت سے  
لے کر قبل از یہ آپ میرے پاس نہیں بھیجے تھے اور ایک بیٹے سے آپ  
پر میرے متعلق کسی قسم کی دلی نہیں آئی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھے وقت و حدیث جو دلی شہادت دی  
اس کے بعد فرمایا: اے عائشہ! بیشک تمہارے متعلق کچھ تک یہ  
بات نہ تھی ہے اگرچہ اس سے بری ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں اس  
سے بری کر دے گا اور اگر تم اس گناہ میں ملوث ہو تو اللہ تعالیٰ سے  
معافی چاہو اور توبہ کر دو کیونکہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کر لے  
پھر اللہ تعالیٰ کی طرف تائب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ  
قبول فرماتا ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کہ میرے گھر میں آؤ تو میرے ایک  
نظر و بھی محسوس نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے دایرہ محترم سے عرض  
کی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب دیں۔ انہوں  
نے فرمایا: ہر حد تک قسم میری کہ میں کچھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں پھر میں نے اپنی والدہ محترمہ سے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جواب دینے کے لیے کہا۔ انہوں نے فرمایا کہ  
میری کہ میں کچھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب  
دوں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں خود عرض گزار ہوئی کہ حالانکہ میں کم سن  
اور کم عمر تھی اور قرآن کریم میں نے زیادہ نہیں پڑھا ہوا تھا کہ بیشک  
خدا کی قسم میں جانتی ہوں کہ لوگوں سے یہ بات سنی کہ آپ کے دلوں میں  
سما گیا ہوگا اور آپ نے اسے کچھ جان لیا ہوگا۔ وہیں حالات اگر میں  
آپ کے کہوں کہ اس سے بری ہوں اور خدا ہوتا ہے کہ میں اس سے  
بری ہوں۔ لیکن آپ میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اس بات  
کا اعتراف کر لوں اور خدا ہوتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ  
خود میری تصدیق کریں گے۔ خدا کی قسم مجھے کسی نظر آتا ہے کہ میری والدہ  
آپ حضرات کی مثال حضرت یوسف علیہ السلام کے والد ماجد جیسی



مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ  
قُلْتُ مَا نَجَارِيَةَ حَدِيثَةِ الْبَيْتِ لَا أَقْرَبُكِ بَرًّا  
مِنَ الْقُرْآنِ إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَمِلْتُ لَقَدْ سَمِعْتُ  
هَذِهِ الْحَدِيثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي الْعَبْكَوْدِ وَهَذَا قَوْلُ  
بِهِ فَدِينٌ قُلْتُ لَكَ إِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي  
بَرِيئَةٌ لِنَفْسِي قَوْلِي بِذِيكَ وَلَيْتِي اعْتَرَفْتُ لَكُمْ  
يَا هَيْدَرُ اللَّهِ يَعْلَمُ إِنِّي بَرِيئَةٌ لِنَفْسِي قَوْلِي وَاللَّهُ  
مَا أَجِدُ لَكُمْ مَثَلًا إِلَّا قَوْلُ آفِي يَوْسُفَ قَالَ  
فَصَبِّرْ حَبِيبُكَ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ  
قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَأَصْبَحْتُ عَلَى يَدَا عِثَى  
قَالَتْ وَأَنْزَلُكُمْ بِمَا أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ مَبْرُورِي  
بِسَرَّاءِي وَلَكِنْ وَاللَّهُ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ مُنْزِلُ  
فِي شَأْنِي وَحَيَاتِي وَنَشَأِي فِي نَفْسِي كَانَ  
أَحْقَرُ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِي يَأْمُرُ شَيْئًا وَلَكِنْ  
كُنْتُ أَرْجُو أَنْ تَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يَأْمُرُ شَيْئًا اللَّهُ يَرْفَعُ أَلْت  
قَوْلَهُ مَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَلَا خَدِيمٌ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ  
فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُ مِنَ الْبَرِّ حَتَّى إِذَا  
لَيْسَ أَحَدٌ سِوَهُ يَمُتُّ الْجَمَانِ مِنَ الْعَرَقِ وَهُوَ فِي  
يَوْمٍ شَابٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ النَّوْمُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ  
قَالَتْ فَكُنْتُ سَرِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَرِي عَنْهُ وَهُوَ يَطْفَحُ فَكَانَتْ أَدَلْ كَيْفَ  
تَحْكُمُ بِهَا مَا يَشَاءُ أَمَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ  
بَدَأَ لِي فَقَالَتْ أَيْ قَوْلِي أَيْ قَوْلِي قَالَتْ فَقُلْتُ وَاللَّهُ  
لَا أَقُولُ إِلَّا مَا أَحَدَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْزَلَ  
اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ  
لَا تَحْسَبُوهُ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ  
اللَّهُ آيَاتِهِ فِي الْقُرْآنِ فَرَأَى أَنَّ الْكُفْرَ الْفَسَادَ

ہے۔ جبکہ انہوں نے فرمایا: تو میرا چھاؤں شد ہی سے مدد چاہتا  
ہوں۔ اُن باتوں پر جو تم بتا رہے ہو (سودہ کی سست، آیت ۱۸) پھر میں  
وہاں سے چلی گئی اور اپنے بستر کی لپیٹ لگی۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں  
نکول جاتی ہوں کہ اس سے بڑی ہوں اور اللہ تعالیٰ عز و جہ میری  
برأت کو ظاہر فرمائے گا لیکن خدا کی قسم! میں یہ گمان بھی نہیں کر سکتی  
تھی کہ میرے پاس سے میں اللہ تعالیٰ کی نازل فرمائے گا جو میری  
شان میں تلاوت کی جائے گی، کیونکہ میں اپنے آپ کو، جس سے بہت  
کم سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق یہ کلام فرمائے جس کی  
تلاوت کی جائے وہاں مجھے یہ امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو زندگی حالت میں میری برأت کا خوب دکھایا جائے  
گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ  
پاس سے خدا کی قسم! اچھی تشریف بھی نہیں لے گئے تھے۔ وہ  
ہماری طرح والوں میں سے کوئی ایک بھی باہر نہیں نکلا  
تھا کہ آپ پر وہی کا تھیل ٹھونچ ہو گیا اور معمول کے مطابق  
آپ پر وہی عادت طاری ہو گئی۔ چنانچہ آپ کے جسم اطہر  
سے مٹیوں کی طرح پسینہ ٹپکنے لگا اور یہ سردیوں کے دن  
تھے لیکن جو کلام آپ پر نازل ہو رہا تھا یہ اس کی کثافت  
کے سبب تھا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب وہی کا تھیل ہو چکا  
اور آپ فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
تبسم فرماتے۔ چنانچہ پہلا کلام آپ نے یہ فرمایا کہ اے  
خدا! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس الزام سے بری کر دیا  
ہے۔ اس پر میری والدہ محترمہ نے فرمایا کہ کھڑی ہو کر  
ان کا شکریہ ادا کرو۔ حضرت عبداللہ فرماتی ہیں کہ میں  
نے کہا کہ خدا کی قسم میں ان کا شکریہ ادا نہیں کروں گی  
بلکہ میں اللہ عز و جل کی حمد و ثنا ہی بیان کروں گی کیونکہ  
اللہ تعالیٰ نے یہ دس آیتیں نازل فرمائیں۔ بیشک وہ کہ  
یہ بڑا بہتان لائے ہیں، تمہیں میں کی ایک جماعت ہے، اسے  
لیجئے یہ بڑا عجیب (آیت ۲۰ تا ۲۹) جب اللہ تعالیٰ نے میری  
برأت کا اعلان نازل فرمایا تو حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا:



كَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَرٍ بَيْنَ اثْنَيْ عَشَرَ يَنْفِقُ بَيْنَهُ  
وَبَيْنَهُ وَفَقِيرَهُ وَاللَّهُ لَا يُفْقِئُ عَلَى مِسْطَرٍ شَيْئًا  
أَبَدًا أَبَدًا الَّذِي قَالَ يَقَائِشُهُ مَا قَالَ فَاذْكُرْ  
اللَّهُ وَلَا يَأْتِلُ أَوْ كَوَا الْفَضْلُ مِسْكُو وَالسَّعْيَاتِ  
يُسَوِّدُ أَدْلَى الْقَرْنِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْمَرْهَاتِ حِينَ فِي  
مَيْبِلِ اللَّهِ وَيُفْقِرُوا وَيُصْغَرُوا إِلَّا تَحْبِبُونَ  
أَنْ يَفْقِرَ اللَّهُ بِكُمْ وَاللَّهُ عَفُورٌ ذُو غُفْرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ  
بَلَى وَاللَّهُ إِنْ أَحَبَّ أَنْ يَفْقِرَ اللَّهُ فِي فَخْرِهِ إِلَى  
مِسْطَرٍ النِّفْقَةِ الَّتِي كَانَتْ تُفْقِئُ عَلَيْهِ وَقَالَ  
وَاللَّهُ لَا أَفْقِرُهَا مِنْهُ أَبَدًا فَاتْلُ عَائِشَةَ وَ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ  
رُيُوسَ ابْنَةِ جَعْفَرٍ عَنْ أَمْرِى فَقَالَ يَا زَيْنَبُ  
مَاذَا عَلِمْتِ أَوْ مَا آتَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَحْيَى سَمْعِي وَبَصَرِي مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا  
فَالْتَفَتَ وَهِيَ الْكَلْبِي كَانَتْ تَسَامِيئِي مِنْ أَرْجَاحِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَضَرَهَا  
اللَّهُ يَا نَوْرُ وَحَفِظَتْ أَهْلَهَا حَتَّى تَخْرُجَ  
لَهَا قَهْلُكَ فِيمَنْ هَلَكَ مِنْ أَصْحَابِ  
الْأَنْبِيَاءِ

بَابُ قَوْلِهِ وَكَوَلَا فَضْلًا نَشْرًا  
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَسْتُمْ  
فِيمَا أَفْضَلُ فِيهِ عَذَابُ عَظِيمٍ وَقَالَ  
عَبَّاسُ بْنُ عَلِيٍّ يَرْوِيهِ بَعْضُكُمْ عَنْ  
بَعْضٍ يُفِيضُونَ تَقْوُونَ -  
۱۸۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا  
سُلَيْمَانُ بْنُ حَصْبٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ سُرُوقٍ  
عَنْ أُمِّ رُقَيْمَانَ أُمِّ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا  
مُرِيتُ عَائِشَةَ خَدِيتُ مَعَهَا عَلَيْهَا -  
بَابُ قَوْلِهِ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ

جو مسلح ہی اتنا شہ کی قربت اعدا کی طریت کے باعث مالی  
اعدا کی کرتے تھے کہ خدا کی قسم! اب میں مسلح کو کبھی ایک پیسہ  
بھی نہیں دے دوں گا کیونکہ اس نے عائشہ کے متعلق نا زیبا بات کہی  
تھی۔ اس پر اسے تعاقب نے یہ حکم نامہ فرمایا: - اور تم کھاؤ اور  
تم پر فضیلت ملے اور گناہوں سے بچو، قرابت و اولیہ سبکیوں اور  
اہل کدہ میں ہجرت کرنے والوں کو لینے کی اور پیسے کے معائنہ کریں اور  
دوڑ کیوں کیا تم سے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے  
اور اللہ بخشے والا مہربان ہے (آیت ۲۲) بخاری ج ۲ ص ۱۰۰ میں ہے کہ  
عبداللہ قسم میں قسمیں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائے۔ پس یہ  
حضرت سلم کو اتنا ہی دینے کے جتنا دیا کرتے تھے اور اس کے بعد  
قسم اب میں کبھی اسے نہیں دے دوں گا حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ  
روایہ شریفی نے میرے اس معاملے میں حضرت پر شبہ مت گھسی  
میں بھی پوچھا کرتے تھے کہ غریبہ! تم سے کیسا جانتی ہو یا تم سے اسے کیسا  
دیکھتے ہو وہ عرض کر اچھریں یا رسول اللہ میں اپنے کاذب دلیلی آگہوں کو  
بدگوائی سے بچاتی ہوں یہی نظریں رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ کے ہوا۔ اور کچھ نہیں۔  
حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ اندراج حضرت میں سے یہی تقریباً میری ہم عمر تھیں یا  
تھیں کہ اس کی قسمیں لگے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں میری  
بدگوائی کے گناہ میں طریت ہونے سے بچا لیا لیکن میں اس بات پر راضی  
ہوں کہ اس موقع پر بہتان لگانے والوں کی طرح وہ بھی ہلاک ہوئی۔

وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَ تَفْسَدُوا  
اللَّهُ لَا تَفْسَدُوا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَ تَفْسَدُوا  
جس جہ سے میں تم پر ہے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا (آیت ۱۸۶۲)  
مجاہد کا قول ہے تَلَقَّوْا شَرَّكُمْ دُورًا دُورًا سے لے کر پھرتے۔  
تَلَقَّوْا شَرَّكُمْ دُورًا دُورًا

سرور کی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
عنها کی والدہ محترمہ حضرت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ  
عنها نے فرمایا کہ جب عائشہ نے اپنے اور بہتان سنا تو  
بیموش ہو کر گر پڑی تھیں۔

إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ

وَقُولُوا هَٰذَا مَا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ  
وَقَحْصَبُونَكَ هَيْبًا وَكُفْرًا عَنِ الدِّينِ  
عَظِيمًا

۱۸۶۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ عَنْ مُوسَى

حَدَّثَنَا هِشَامُ أَنَّ ابْنَ جَرِيرٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ ابْنُ  
أَبِي مُثَنَّى سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقْدِرُ إِذْ تَقُولُ  
يَا لَيْتَنِي كُفْرًا

بِأَمْرٍ قَوْلِهِ وَتَوَلَّى إِذْ سَمِعَتْهُ قُلْتُ  
مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَكْفُرَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ  
هَذَا بَهْتَانٌ عَظِيمٌ

۱۸۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

يَعْنِي عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ ابْنَ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
ابْنُ أَبِي مُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَبْلَ  
مَوْتِهِمَا عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَخْذُوبَةٌ قَالَتْ  
أَخْبَنِي أَنَّ يَتِيمِي عَلَى قَبِيلِ ابْنِ عِيمٍ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمِينٌ وَجُودُ الْمُسْلِمِينَ  
قَالَتْ أَشَدُّ نَوَالًا فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُ يَتِيمًا قَالَتْ  
يَحْبُرُونَ أَتَقْبِلُ قَالَ قَاتِلُ يَحْبُرٍ يَحْبُرُونَ شَاءَ اللَّهُ  
زَوْجَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَلَّى  
بَيْنَكُمْ يَكْفُرًا عَائِدًا وَتَوَلَّى عَدُوًّا مِنَ السَّمَاءِ  
فَدَخَلَ ابْنُ النَّبِيِّ خِلَافَهُ فَقَالَتْ دَخَلَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ مَعَ يَتِيمِي عَلَى وَجْهِ دَمِينٍ أَيْ كَمْتُ  
نَسِيًّا مَنِيًّا

۱۸۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ وَهَابُ بْنُ عَبْدِ الْجَمِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ  
عَنِ الْقَسِيمِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَ ابْنَ عَائِشَةَ  
تَحُودُ وَتَعْرِيدُ كَرَنَسِيًّا مَنِيًّا

بِأَمْرٍ قَوْلِهِ يَعْظُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُوذُوا  
بِمِثْلِهِ أَبَدًا

جب تم اسی بات کہی کہ باقرؑ پر ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے  
اللہ اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں دہم کے معمولات  
کہتے تھے اودہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے (آیت ۵)۔

ابن عبیدہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو (مذکورہ آیت میں)  
کہتے ہوئے سنا ہے۔

وَلَوْ لَا إِذْ سَمِعْتُ مُوَدَّةً قُلْتُ لَمْ

تجدد کو نہ ہو جب تم نے سنا تھا کہ ہونا کہ میں نہیں پہنچتا کسی بات میں  
اسی پاک ہے کہ یہ بڑا بہت ن سہے (آیت ۵)۔

ابن ابی سلک کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے

حضرت عائشہ صدیقہ سے اندھا کی اجازت مانگی جبکہ وفات سے

پہلے وہ عام نزع میں تھیں۔ انہوں نے فرمایا:۔ کھڑے کہ یہ میری

تقریب کریں گے۔ حاضرین نے کہا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے پیارے اور سرکردہ مسلمانوں سے ہیں، انہوں نے فرمایا:۔ جب

میں اجازت دے دو حضرت ابن عباس نے پوچھا کہ آپ کا کیسا حال

ہے؟ جواب دیا: اگر میری گارہوں تو میرے۔ یہ کہنے کے ساتھ

تھکے ہتھوڑے دے گا کیونکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی زندگی میں ہی ادھر آپ کے گھر انہوں نے کسی کنواری

عورت سے نکاح نہیں کیا اور آپ کی صفائی آسمان سے

نازل ہوئی تھی۔ ان کے بعد حضرت ابن زبیرؓ آئے تو

حضرت صدیقہؓ نے فرمایا کہ حضرت ابن عباسؓ کے لئے اودہ میری تعریف کر رہے

تھے اور میں یہ جانتی ہوں کہ کاش میں گناہ نہ کرتی۔

حضرت قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباسؓ

رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

اجازت طلب کی اور پھر حدیث مذکورہ بیان کی لیکن انہوں نے

نہیں مانگی ہوئے کا ذکر نہیں کیا۔

يَعْظُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُوذُوا بِالْعِلَّةِ أَيْدَا كِتَابِ

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الْقَضَائِي عَنْ مَسْرُوقٍ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ حَتَّانَ بِنْتُ ثَيْبٍ بِسَائِلٍ  
عَلَيْهَا قُلْتُ أَتَاكَ دِينَتُ بِهَذَا ثَلَاثَ أَوَّلِينَ  
قَدْ أَصَابَكَ عَذَابٌ عَظِيمٌ قَالَ سُفْيَانُ تَعْنِي  
فَهَابَ بِصُرَّةٍ فَقَالَ ۝  
حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تَذَنُّ بِرَبِّهِ ۝  
فَقَضَيْتُمْ غُرَّتِي مِنْ لُحْمٍ الْفَوَاقِلِ  
قَالَتْ لَكِنَّ أَنتَ ۝

بَابُ قَوْلِهِ وَبَيَّنَّ اللَّهُ لَكُمْ  
الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلَيْهِمْ حَكِيمٌ  
۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو أَبِي عَدِيٍّ أَنَّهَا نَا شَقِيبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ  
أَبِي الْقَضَائِي عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلَ حَتَّانُ  
بِنْتُ ثَيْبٍ عَلَى عَائِشَةَ فَثَلَبَ وَقَالَ ۝  
حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تَذَنُّ بِرَبِّهِ ۝  
فَقَضَيْتُمْ غُرَّتِي مِنْ لُحْمٍ الْفَوَاقِلِ  
قَالَ نَسْتَ كَذَلِكَ قُلْتَ تَذَنُّ بِرَبِّهِ يَسْتَلْ هَذَا  
بِدُخْلِ عِبْلِكِ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ وَالْوَيْ تَوْفِي  
كَبُرِّهِ مِنْهُ وَقَالَتْ وَاتَى عَذَابُ أَهْلِ حَتَّانَ  
أَتَى وَقَالَتْ دَقْدَقَ كَانَ يَبْدُو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ الْكَافِرِينَ يُجْزَوْنَ  
أَنْ تَنْبِيَةَ الْفَاحِشَةِ فِي الَّذِينَ آمَنُوا أَهْلُ  
عَذَابٍ أَلِيمٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ  
وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ  
وَرَحْمَتُهُ قَاتَ اللَّهُ سَاعِدَاتِ رَحِيمِكُمْ تَنْبِيَهُ  
تُظْهِرُهُ  
بَابُ قَوْلِهِ وَلَا يَأْتِلْ أَوْ كَوِ الْفَضِيلِ

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
کی ہے کہ حضرت حسان بن ثابت نے ان کے پاس حاضر ہونے کی  
اجازت مانگی۔ میں نے کہا کیا آپ ایسے شخص کو، خود اسے کی اجازت  
دیں گی؟ فرمایا، انہیں بہت بڑا عذاب لگ گیا ہے یہ یقیناً رازی  
کا بیان ہے کہ بھارت کے محروم ہو جانا مراد ہے۔ حضرت  
حسان نے کہا ۝

نہاں عینہ و سنجیدہ، شوکارا۔  
۝ نہیں اس سے کہ ہر وقت سے گنہگار ۝

حضرت صدیقہ نے فرمایا، لیکن آپ تو ایسے نہیں ہیں۔  
وَبَيَّنَّ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ کی تفسیر  
الہامات نہایت ہی آتشی صاف بیان فرماتا ہے (آیت ۱۸)۔  
مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی  
خدمت میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور  
ان کی تعریف میں یہ شعر پڑھا ۝

عفیفہ و سنجیدہ و پُر وقار

رویاں پاک رکھتے ہیں عفت سے جو  
حضرت صدیقہ نے فرمایا، مگر آپ تو ایسے نہیں ہیں۔ میں عرض کر رہی ہوں کہ  
آپ ایسے آدمی کو بھی اپنے پاس آنے کی رحمت فرماتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ  
نے ان کے متعلق یہ حکم نازل فرمایا۔ اَللّٰهُنَّ مِنْ دُونِ سُبْحَةِ بَرِّ اَصْحٰبِہٖ  
وَعَنْہٗ اَصْحٰبِہٖ اَلَا تَعْلَمُوْنَ کہ انہوں نے سب سے بڑا احسان کیا  
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے دفاع کیا کر رہے تھے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُجْزَوْنَ أَنْ تَنْبِيَهُمْ کی تفسیر  
وہ لوگ جو جہانم میں کہ سزاؤں میں آج رہ رہا پھیلے ان کے لیے  
درد تک عذاب ہے، دنیا، و آخرت میں اوداش عذاب ہے اور  
تم نہیں جانتے اور اگر اللہ کا فضل اوداس کی رحمت تم پر نہ ہوتی  
اور یہ کہ اللہ تم پر مہربان، اکرم کرنے والا ہے تو تم اس کا مزہ  
چکھتے (آیت ۱۲، ۱۳)۔

وَلَا يَأْتِلْ أَوْ كَوِ الْفَضِيلِ کی تفسیر

يُكْفَرُوا لَتَعْلَمَنَّ أَن يُبْذَلُوا أُولَئِكَ الَّذِينَ  
وَالْمَسَاكِينُ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
وَلِيُخَفِّفُوا وَأَلْبَسُوا خُفَّيْهِمْ لَئَلَّ يُخَفَّفُونَ  
أَن يَخْفَظُوا اللَّهُ يَكْفُرُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو جَبَرٍ

۱۸۶۸. وَقَالَ أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ  
عَدُوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ  
مِنْ شَأْنِي الْيَوْمَ ذُكِرَ فَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَنِي خَطِيبًا فَمَشَى  
تَحِيَّةً لِلَّهِ وَتَنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ  
أَمَّا بَعْدُ أَيْتَرُوا عَلِيًّا فِي أَمَايْنِ أَسْتَوِ أَهْلِي قَابِلًا  
اللَّهُ مَا عَلِمْتُ مَنِي أَهْلِي مِنْ سُورَةٍ دَا مَوْهُو  
يَمَنْ دَا لَوْ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ مَوْهُو فَقَدْ  
يَدْعُدُ بَيْنِي قَدْ لَدَا مَا حَاضِرُكَ عِنْتُ فِي سَفَرٍ  
إِلَّا عَابَ مَعِي فِقَامٌ سَعْدُ بْنُ مَعَادٍ فَقَالَ أَتَدُنُّ  
بِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْ تَضَرَّبَ أَعْمَاقُهُمْ وَقَالَ رَجُلٌ  
مِنْ بَنِي الْحَدَادِيرِ وَكَأَنَّ أُمَّ حَسَّانَ بِنْتُ ثَابِتٍ  
مِنْ رَهْطِ ذَلِكَ التَّزْجِيلِ فَقَالَ كَذَبْتُ أَمَّا وَاللَّهِ  
أَنْ لَوْ كَانُوا مِنَ الَّذِينَ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ تَضَرَّبَ  
أَعْمَاقُهُمْ حَتَّى كَانَتْ يَكُونُ بَيْنَ الَّذِينَ وَالْحَزَجِ  
شَرَفِي الْمَسْجِدِ فَمَا عَلِمْتُ فَمَّا كَانَ مَسَاءً  
ذَلِكَ الْيَوْمَ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي وَمَعِيَ أُمُّ  
وَسَطِيحٍ فَعُتِرْتُ فَقَالَتْ نَيْسٌ وَسَطِيحٌ فَقُلْتُ أَيْ  
أُمِّ قَسِيَّتِ ابْنَتِي وَبَكَتْ ثُمَّ عُدَّتْ ابْنَتِي  
بِقَالَتْ نَيْسٌ وَسَطِيحٌ فَقُلْتُ لَهَا قَسِيَّتِ ابْنَتِي  
ثُمَّ عُدَّتْ ابْنَتِي فَقَالَتْ نَيْسٌ وَسَطِيحٌ فَاسْتَهْزَأَ  
فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَسْتَبَهُ إِلَّا فُلُكٌ فَقُلْتُ فِي أَيْ  
مَتَانِي قَالَتْ فَبَعَثْتُ بِي الْخَدِيثَ فَقُلْتُ وَقَدْ  
كَانَ هَذَا قَالَتْ ثُمَّ وَاللَّهِ فَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي

اور تم نہ گمان کرو جو تم پر فضیلت دلائے اور تم کو گمانش دلائے ہیں اقرات والوں  
اور مسکینوں اور ہجرت کرنے والوں کو دینے کی نیت ہے کہ  
صاف کریں اور نہ لڑکیں۔ کیا تم سے حدیث نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری  
بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا  
کہ جب محمد پرست مکان میں آئے تھے اس کا علم بھی نہ تھا تو میرے پاس سے میں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں کھڑے ہوئے چنانچہ آپ نے حدیث  
معبود کی شہادت دی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا۔  
مجھے ان لوگوں کے بارے میں شورو و جھگڑا ہے میری بیوی پرست مکان میں  
ہے اور نہ تم مجھے اس میں ایسی کوئی بین نظر نہیں آتی اور جس شخص  
پیدا ہوا تھا ہے جس مجھے اس کے اندر بھی کوئی بھائی نظر نہیں آتی اور  
اور وہ بھی میرے گھر میں داخل نہیں ہوا۔ محمد میری موجودگی میں اور جب  
میں سفر پر گیا تو وہ بھی میرے ساتھ جاتا تھا۔ میں حضرت سعد بن سعد کو  
ہو کر عرض کر دیکھئے۔ یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس سے  
آویسوں کی گون آؤ اور اس پر بھی عرض کا ایک کدی کھڑا ہو گیا اور  
والدہ محسان بن ثابت اس کے خاندان سے تھیں۔ اس نے کہا آپ غلط  
کہتے ہیں۔ اور وہ اس کیلئے کہہ رہے تھے کہ آپ ہر گز ان کی گز نہیں نہ اٹھتے۔ اس پر  
جی دس اور محمد کے دو بیان سعد بن سعد سے سنی گئے تھے کہ وہ شراعت  
ہونے لگا اور مجھے اس وقت تک کوئی علم نہ تھا جب اس روز شام کا  
وقت ہو گیا تو میں غصہ سے حاجت کے لئے ام وسطیٰ کے ساتھ باہر  
نکلے۔ ان کا پر لکھا تو کہتے تھے۔ مسیح کا بڑا ہوا ہونے کہا آپ اپنے  
بیٹے کو کریں برا بھلا کہتی ہیں۔ وہ غاموش ہو گئیں۔ پھر دوبارہ پیرا بھلا تو  
کہنے لگیں کہ مسیح کا بڑا ہوا۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ اپنے بیٹے کو برا بھلا  
کہہ رہی ہیں۔ پھر میری طرف ان کا پاؤں اٹھا تو کہا کہ مسیح کا سنیاناں  
جائے۔ میں نے اس کو بھرا۔ انہوں نے کہا کہ نہ تم میں تو آپ کی  
دوسرے کو کہتی ہیں۔ میں نے وہ فستیک کہ میری دھوسے کیوں ان کا بیان  
ہے کہ پھر انہوں نے قسمت کی پوری داستان سنا دی۔ میں نے کہا کہ یہ بات  
ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں یہ ہے غلطی قسم پھر میں اپنے گھر کو  
آئی۔ ۱۸۶۸۔ سرگرمی اور کمال ہے آپ نے اس کا بھی کچھ

کَیْثًا رَّوَّیَ عَنْكَ فَقُلْتُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ اَرْسَلَنِي اِلَى بَيْتِ أَبِي فَاَرْسَلَ مَعِيَ الْخَلَامَ  
فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ اُمَّ رُوْمَانَ فِي السُّعْلِ  
وَاَبَا بَكْرٍ قَوْفَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَقَالَتْ اَيُّ مَا جَاءَكَ  
بِكَ يَا بَنِيَّ فَأَخْبَرْتُهَا فَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيثَ وَ  
اِذَا هُوَ لَوْ يَهْتَمُّ مِنْهَا مِثْلَ مَا بَلَغَ مِنِّي فَقَالَتْ  
يَا بَنِيَّ خُصِّصْنِي عَيْنُ الشَّانِ قَرْنَهُ وَاللهُ نَفَقًا  
كَانَتْ اِمْرَاةً حَسْبًا عِدَّ رَجُلٍ يَحْتَمِلُهَا فَصَارَ يَنْتَهِي  
اِلَى الْحَسَدِ لَهَا وَفِيْلِدَ لَهَا وَاِذَا هُوَ لَوْ يَهْتَمُّ مِنْهَا  
مَا بَلَغَ مِنِّي قُلْتُ وَكَدَّ عَلَيْهِ اَيُّ مَا تَأْتِ نَعُوْ  
قُلْتُ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ  
نَعُوْ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْبِرْتُ  
وَبَكَيْتُ فَنَحِمَّ أَبُو بَكْرٍ صَوْتِي فَهَوَّ قَوْفَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ  
فَقَالَ لِي مَا شَأْنُكَ قَالَتْ بَلَغَ الْغَرِي  
مُ كَرِيْمٍ شَأْنًا فَفَاحْتَضَتْ عَيْنَهُ قَالَتْ اَقْسَمْتُ  
عَيْنُكَ اَيُّ بَيْتِكَ اَلَا رَجَعْتُ اِلَى بَيْتِكَ فَرَجَعْتُ  
وَلَقَدْ سَجَدَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْنِي فَسَأَلَ حَتَّى نَحَا وَدَمْعِي فَقَالَتْ لَا وَاللهُ مَا  
عَلِمْتُ عَلَيْهِ عَيْنًا اِلَّا اَنَّهُمَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى  
تَدْخُلَ الشَّاءُ فَتَأْكُلُ خِيَمَيْهَا اَوْ عَجِيْنَتَهَا اَوْ  
اَزْوَجَهَا فَبَصَّ اَحْمَبًا بِهِ فَقَالَ اَصْدُقِي رَسُوْلَ  
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْقَطُوْا لَهَا  
مِمَّ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللهِ وَاسْمَاعِيْلُ عَدِمَتْ عَيْنُهَا  
اِلَّا مَا يَعْكُو الصَّائِرُ عَلَى تَبْرِ الدَّحَابِ الْاَحْمَرِ  
وَبَلَغَ الْاَمْرُ اِلَى ذَلِكَ الرَّجُلِ الْغَرِي قَبْلَ لَمْ يَقَالَ  
سُبْحَانَ اللهِ وَاللهُ مَا كَشَفْتَ كَنْفَ اُنْثَى قَطُّ قَالَتْ  
عَايِشَةُ فَقَوْلُكَ شَيْئًا اَيُّ سَبِيْلٍ اللهُ قَالَتْ وَ  
اَحْبَبُ اَبْوَايَ عَيْنِي فَلَكَ رِزَالُ الْاَحْمَرِ دَخَلَ عَلَى  
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَسَنَ

ہوئی رہا اندر میں یہ دیکھ گئی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے میرے دادیہ نسیم کے گھر بھیج دیجئے۔ چنانچہ  
آپ نے ایک درکار میرے ساتھ بھیج دیا۔ میں نے گھر میں داخل ہوئی اور  
ابنہ والدہ ماجدہ حضرت ام رومان کو گھر میں نیچے پایا جبکہ وہ اپنے منہم حضرت  
ابو بکر صدیقؓ سمیت قرآن کریم پڑھ رہے تھے۔ والدہ فرماتے فرمایا بیٹی!  
کیسے آج آج ۹۱ میں نے سارا واقعہ اُن کے سامنے بیان کر دیا لیکن والدہ صاحبہ  
کو اس کا استماع نہ ہوا۔ میں برا جانتا لیجئے تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ بیٹی! تم نے کمال  
فعل کیا۔ ایسا تو ہونا ہی چاہیے۔ جب کئی عرصہ خوبصورت ہو کر  
مائدہ بھی اسے چاہیے تو سو کہیں اس سے حسد کیا ہی کہلا ہی اندر  
بات نہ ہو سکتی تھی۔ ایسی باتیں بھیجیں یہ ہی کرتی ہیں۔ میں نے کہا۔ کیا  
اباجان کو اس بات کا علم ہے؟ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ میں نے کہا اور  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوں نے کہا۔ ۱۰ اس پر میں روئے  
گئی و حضرت ابو بکرؓ نے میری آواز سن لی وہ محسوس ہوتا تھا کہ مجھے ہنس  
وہ نیچے آئے۔ والدہ میری والدہ سے پوچھا کہ کیا ہو گیا؟ انہوں نے جواب دیا  
کہ جو بات شہر میں جا رہی ہے وہ اس تک بھی پہنچ گئی ہے اس بات کی آنکھوں  
میں بھی آنسو پھرتے فرمایا ہے بیٹی! میں نے مجھے قسم دینا ہوں تو پہلے گھر چلی جاؤ۔  
پس میں روٹی لے آؤں۔ والدہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے  
تو میری والدہ سے میرے متعلق دریافت فرمایا۔ میں نے کہا۔ انہیں تمہاری  
قسم میں انہوں نے اندر کوں طیب نہیں پائی۔ ان پر تو ہے کہ آگ آگ نہ کر  
بھرنے والی اندر سو جاتی ہیں، یہاں تک کہ بکری اگر لگے کھلتی ہے۔ اس پر آپ  
کے اصحاب میں سے کسی نے بھڑک کر اس سے کہا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو کچھ بھیجنا ہے بلکہ اس پر اسے کھانا کھانا کھانا۔ پس اس نے  
کہا۔ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ان کو اس طرح مانتی ہوں جس طرح مناد  
خالص مومن کی ڈی کو جانتا ہے۔ جب یہ خبر اس شخص (حضرت صفوان) تک  
پہنچ گئی جس کے متعلق تمہاری گویا تھی، تو انہوں نے کہا۔ اے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم! جب سے میری بیوی کا انتقال ہوا ہے میں نے تو کسی عورت کے  
کپڑے کو بھی سٹھکا ہاتھ نہیں لگایا۔ حضرت عائشہ مدینہ فرماتی ہیں کہ  
حضرت صفوانؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہادت نوش کیا۔ وہ  
فرماتی ہیں کہ مجھ کے وقت میرے والدین میرے پاس تھے وہ مری ہوئے

أَصْعَرْتُمْ دَخَلَ وَقَدْ لَبِثْتُ فِي آبَائِي عَنْ يَحْيَى  
وَعَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ  
أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ إِنَّ كُنْتُ قَارِئًا سَوْرَةَ  
طَلُوتَ فَنُتُوِي إِلَى اللَّهِ فَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَهْدِي الشُّبُهَاتِ

وَمِنْ عِبَادِهِ قَالَتْ وَقَدْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ  
النَّصَارَةِ قَرِيبًا جَالِسَةً بِالنَّايِبِ فَقُلْتُ أَكَا تَسْتَحْيِ  
مِنْ هَذِهِ الْمَرْأَةِ أَنَّ تَدَكَّرْتُ شَيْئًا فَوَعظ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لُتَعَتْ إِلَى  
أَيِّ قُلْتُ أَجِبُهُ قَالَ فَمَاذَا أَقُولُ قَالَتْ لَقَدْ لُتَعَتْ إِلَى  
أَيِّ قُلْتُ أَجِبُهُ فَقَالَتْ أَقُولُ مَاذَا أَقُولُ  
تَعْرِفُ بِيَاهُ تَشْهَدُ تَحْمَدُ تَحْمَدُ تَحْمَدُ  
عَلَيْكُمْ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ تَعْرِفُ تَعْرِفُ تَعْرِفُ تَعْرِفُ  
لَنْ قُلْتُ لَكُمُ الْفَرَقَ تَعْرِفُ تَعْرِفُ تَعْرِفُ تَعْرِفُ  
يَسْهَدُ لِي تَصَادِقُهُ مَا ذَلِكُ بِنَاكِي عِنْدَ كَوْنِ  
لَقَدْ تَكَلَّمْتُ بِهِ وَأَشْرَيْتُهُ فَلَئِنْ كُنْتُ قُلْتُ  
إِلَى قُلْتُ وَاللَّهِ يَعْلَمُ لِي تَعْرِفُ تَعْرِفُ تَعْرِفُ  
بَاكُوتُ بِهِ عَلَى تَعْرِفُ قَرِيبًا قَالَتْ مَا أَجِدُ لِي  
وَلَكُمُ مَثَلًا لَكُمُ تَعْرِفُ تَعْرِفُ تَعْرِفُ تَعْرِفُ  
عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا يُؤَسِّفُ حِينَ قَالَ قَصَصَ حَبِيبُ اللَّهِ  
وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ وَأَنْزِلَهُ عَلَيَّ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهِ  
فَكُنْتُ قَرِيبًا حَتَّى وَرَقِي لَا تَبِيعُ الشُّوَرُ  
فِي وَجْهِهِ وَكَوْنِي سَمِعْتُ حَبِيبَةَ وَتَعْرِفُ أَجِبُ  
يَا عَائِشَةُ لَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ بَرَاءَةً لِّدِي قَالَتْ وَ  
كُنْتُ أَخَذَ مَا كُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِي أَبُو آي  
قَوْمِي إِلَيْهِ فَعَلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا  
أَحْمَدُهُ وَلَا أَحْمَدُكُمْ وَلَكِنْ أَحْمَدُ اللَّهَ الْكَافِي  
أَنْزَلَ بَرَاءَةً لِّدِي سَمِعْتُ حَبِيبَةَ قَالَتْ لَكُمُ مَثَلًا  
يَا عَائِشَةُ لَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ بَرَاءَةً لِّدِي قَالَتْ وَ

تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے گئے۔ نماز عصر پڑھنے  
کی جگہ تشریف لائے والد میرے والدین نے دائیں بائیں سے میرے  
کنہ سے بگڑے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ  
کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے عائشہ! اگر تم سے بھائی

ہو تو اللہ تعالیٰ جہاں پر ظلم کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی بادشاہ میں توبہ کر لو،  
شیخ و دہلیضہ دونوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اگر نہ توبہ کرنا چاہو تو ایک نفعی ہو کر  
نکل سکتے تھے جو وہاں سے بہت سی نعمتیں لے کر اس عورت کو لایا  
تو کہہ کر آپ یہ ذکر فرماتے: لیکن بعد پھر رسول اللہ نے مجھے نصیحت فرمائی تو میں  
اپنے والد باہدک طرف متوجہ ہوئی اور ان سے کہا کہ حضور کو جواب دیجئے۔  
انہوں نے کہا کہ میں کیا عرض کروں؟ پھر میں نے یہی طرز کلمہ ترک جاننا تو میرے  
ہو کر کہ اگر آپ حضور کو جواب دیں انہوں نے بھی فرمایا کہ میں کیا عرض کروں؟  
جب ان دونوں نے کوئی جواب نہ دیا تو میں نے اللہ اور رسول کی شہادت دی۔  
پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد عرض فرمادی کہ ہر ایک قسم کے  
حضور میں یہ کہوں کہ لایم نے ہرگز نہیں کیا وہ خدا گواہ ہے کہ ایشک میں  
بھی ہوں لیکن آپ کے نزدیک یہ بات مجھے کرنی ماننا نہیں چاہئے گی کیونکہ  
تو اس کی پھیلائی ہوئی توفیق آپ کے دونوں میں ہرگز نہیں چاہتا اور میں یہ کہوں کہ  
مجھ نے لایم ہے وہ خدا جاننا ہے کہ میں نے یہاں ہرگز نہیں کیا تو آپ حضور  
کہیں لایم نے خود حضرت ابراہیم علیہ السلام میں بھی اللہ آپ کی مثال تلاش کرتی ہوں  
تو مجھے حضرت یعقوب کا ذکر ہی ملتا ہے جس میں اس کے سوا کیا کروں کہ حضرت  
یوسف کے والد یحزیم کی طرح کمزور حبیبا کو شہر لے فرمایا تھا۔ تو میرا چاہا اللہ  
اللہ ہی سے مدد ماننا ہوں میں بالکل پرہیزگار ہوں سو اللہ سے استعانت ماننا ہے۔  
چنانچہ وہی ساعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار کی شہادت فرمادیا  
تو ہم سب حاضرین ہرگز حبیبہ ہی نالہ ہو کر توجہ اللہ عزوجل سے منکس نہ رہا تھا  
اور آپ فرماتے ہیں کہ لے عائشہ! مجھے بشارت ہو کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ نے میری  
بشارت مانا فرمادی ہے اس وقت جو کہ میں غفلت حالت میں تھی کہ میرا اعتبار  
نہیں کیا گیا تھا۔ لہذا جب میرے والدین نے مجھ سے فرمایا کہ حضور کو شکریہ ادا  
کر تو میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں ان کا شکریہ انہیں کرتی اور میں ان سے ان کی  
تعمیر کرتی ہوں اور ان کے حق کی، بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتی ہوں  
جس نے میری بشارت مانا فرمائی ہے کہ میری عمر نے جو بات میں نے حق مانا ان کا



اِنَّهُ جَحِيْشٌ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ يَدِيْهِ فَاَمَلُوْهُ فَقُلْ  
لَا اَخِيْرَ اَقَامَا اَحْتَرَاهَا حَمِيْنَةً فَهَدَكْتُ فَمِنْ  
هٰذَا وَكَانَ الَّذِيْ يَشْكُوْنُوْهُ مِصْرًا وَحِيْثَا  
بْنُ ثَابِتٍ قَالَ لِبَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بَنُوْ اَبِيْ وَهَبٍ  
الَّذِيْ كَانَ يَشْكُوْنُوْهُ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِيْ  
قُوِيْ كَيْفَةً مِنْهُ هُوَ وَحَمِيْنَةُ فَتَالَتْ تَحَلَفَ  
اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ لَا يَمْعَمَ مِنْهَا حَقِيْرًا فَعَلَهُ اَبَدًا  
فَاَمَلَكُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَأْتِيْ اَدُوْرَ الْعَصْرِ  
مِنْكُمْ اِلَّا اَخِيْرَ الْاَيَّامِ يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ قَالَتْ  
اَنْ يُّوَدَّ اِلَّا اَوَّلِيْ الْعَشْرِ وَالْمَسَاكِيْنَ يَعْنِيْ  
مِنْهَا اِلَّا اَوَّلِيْهِ اِلَّا تَجِبُوْنَ اَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ  
لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ حَقِيْقٌ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ  
بَلَى وَاللّٰهُ يَا بَنِيَّ اَنَا لَسَوْجِبُ اَنْ تَغْفِرَ لَنَا  
عَادَلْنَا بِمَا كُنَّا نَعْمَلُ

**باب ۱۸۶۹** قَوْلِهِ وَلِيَضْرِبْنَ  
بِخُمْرٍ مِّنْ مَّاءٍ جُيُوْبَهُنَّ وَقَالَ اَحْمَدُ  
بْنُ حَبِيْبٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ  
اَبْنُ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ وَهَبٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
يُدْعِمُ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاَوَّلِ  
لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلِيَضْرِبْنَ بِخُمْرِهِنَّ  
عَلَى جُيُوْبِهِنَّ شَقَقْنَ مَسْرُوْحَهُنَّ  
فَاَخْتَمَرْنَ بِهَا

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ  
ابْنُ نَافِعٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَسْلُوْعٍ عَنْ عَمِيْنَةَ  
بْنْتِ شَيْبَةَ اَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ  
تَقُوْلُ لَمَّا اَنْزَلَتْ هٰذِهِ الْاَيَةُ وَلِيَضْرِبْنَ  
بِخُمْرِهِنَّ عَلَى جُيُوْبِهِنَّ اَخَذْنَ اَنْزَدَهُنَّ  
فَشَقَقْنَ مِنْ قِبْلِ الْخَلْعَتَيْنِ فَاَخْتَمَرْنَ بِهَا

الحاکم اور دوسے مثالیہ اور حضرت صدیقہ فرائی ہیں کہ حضرت زینب بنت  
تحسین کو اللہ تعالیٰ نے بھی دیندہ کی باعث اس گناہ میں توبہ ہونے سے  
بچایا، چنانچہ انہوں نے یوں ہی کے سوا میرے متعلق کوئی ذکر نہیں کیا لیکن انہی ہی  
عقیدہ دوسرے ہاکم پر سے ظاہر کی طرح ہاکم کوئی اللہ کا چہ چاہے دے  
سے جس میں ثابت اور منافق عہد شکن ہیں جیسے یہ شخص بھروسہ کرتا  
اللہ کی کرمی کہ کتنا عظیم اللہ پر قسم لگائے والوں کی سربراہی کر رہا تھا  
جس کا خدا اس نے اور محمد نے کی حضرت صدیقہ فرائی ہیں کہ حضرت پر محمد نے  
قسم کھائی تھی کہ اب سب کی کھائی مال ادا نہیں کریں گے، اس پر سورہ النور  
کی آیت ۳۳ نازل ہوئی، اس میں نفی صلیت اور عیادت کے سے حضرت ابو بکر  
مراد ہیں اور اہل قرابت و مساکین سے سب سے چھٹا پھر اللہ تعالیٰ نے  
فرمایا کہ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش کو مست و غنہ بخشے والا  
فرمائی ہے، اس پر حضرت ابو بکر صدیق نے کہا کہ میں نہیں بھولتی قسم! اسے  
ہمارے دل، ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ تو ہمارا دشمن نہ رہے، چنانچہ جو مال اللہ  
پر کیا کرتے تھے وہ حسب سلیق جاری کر دی۔

**وَلِيَضْرِبْنَ** بِخُمْرٍ مِّنْ مَّاءٍ جُيُوْبَهُنَّ کی تفسیر

ابن حباب، ان کے والد ابو موسیٰ، اس سبب، عروہ سے حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان عورتوں کو ہر دم فرما دے جنہوں  
نے سب سے پہلے ہجرت کی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم  
نازل فرمایا کہ اپنی اوڑھنیاں اپنے سر پر ڈالنے  
و کھا کی تو انہوں نے اپنی چادروں کو پھاڑ کر اوڑھنیاں  
بنالیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی  
ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی، اللہ دوسرے اپنے  
مگر یہاں پر ڈالنے میں (آیت ۳۳) تو اس وقت کی  
سمان عورتوں نے اپنے ہر ایک جانب سے پھاڑ  
کر اس عاجیہ کے ساتھ اپنے سینوں کو چھپایا تھا۔

## الْفَرَقَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَبَاءٌ مُنْتَوَرًا  
مَا تَسْفِي بِهِ الرِّيحُ مَدَّ الظِّلَّ مَا بَيْنَ  
طُلُوعِ الْعَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ سَاعَةً  
دَائِمًا عَلَيْهِ ذَلِيلُ طُلُوعِ الشَّمْسِ خُفَّةٌ  
مَنْ فَاتَهُ مِنَ الْبَيْلِ عَمَلٌ أَدْرَكَهُ يَأْتِيهِ  
أَوْفَاتُهُ يَأْتِيهِ أَدْرَكَهُ يَأْتِيهِ وَقَالَ  
الْحَسَنُ هَبَاءٌ كَثِيرٌ أَمْرٌ وَاجْتِنَانِي كَأَعْي  
أَمْرٍ وَمَا شَيْءٌ أَقْرَبُ لِعَيْنِ الْمُؤْمِنِ أَنْ تَبْرِي  
حَيْثُ فِي كَلَامِ اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
قَبُولُهُ وَقِيلَ قَالَ غَيْرُهُ السَّحَابُ مَدَّ كَرَّ  
قَالَ لَعَنَهُمُ وَالْإِسْطِطْرَامُ التَّوَقُّدُ الشَّدِيدُ  
تَسْنِي عَلَيْهِ تَقَرُّ عَلَيْهِ مِنْ أَمَلِيَّتْ وَأَمَلِيَّتْ  
الرَّيْسُ الْمَعْدُونُ جَمْعُهُ رِيسَالٌ يَأْتِيهِ  
يُقَالُ مَا عَبَاتُ بِهِ شَيْءٌ لَا يُعْتَدُّ بِهِ  
عَدَمًا مَا هَلَكَ وَأَقَالَ مُجَاهِدٌ وَاعْتُوا  
طَعَنُوا وَقَالَ ابْنُ عَمِيْنَةَ عَارِيَّةٌ عَمَّتْ

عَنِ الْخَزَّازِ

بَابُ قَوْلِهِ الَّذِينَ يُحْشَرُونَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هَبَاءٌ مُنْتَوَرًا  
مَكَانًا قَاصِدًا سَبِيحًا

۱۸۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ  
قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اسْمُ بْنُ مَرْثَدَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ  
يَا نَبِيَّ اللَّهِ يُحْشَرُ لَكَ فِرْعَوْنُ وَجَرِيهُ يَحْمَرُّ  
الْيَقِيْمَةُ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِي أَمْسَاهُ عَلَى الْخَلْقِ  
فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يَمِشِيكَ عَلَى وَجْهِهِ

## سورة الفرقان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑے مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔  
یہ لہاں کا قتل ہے کہ شبنم، منثور، برورد ہوا  
کے ساتھ لڑا ہے۔ منثور یعنی صبح صادق سے سورہ تک  
کا وقت ہے۔ ساکن ہمیشہ۔ ثلثہ ذیل سورہ کا طرح ہونا۔  
نولفہ جو کام رات کو رہ جائے۔ ددوں میں کیا جائے اور ددوں  
میں رہ جائے تو رات کے وقت کیا جائے۔ جس بھری کا قتل ہے  
کہ حبس نہ تین کڑو، چنا جو اللہ کی طاعت اور  
مہرے کا میں مستغرق رہیں کہ بچے پیادوں کو ن میں دیکھ کر  
موس کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے۔ ابن عباس کہتے ہیں  
نولفہ: غریب دوسرے حضرات کا قول ہے کہ السورہ منثور ہے  
اور منثور سے مشتق ہے۔ منثورم اٹھ کا خوب بھرنے کا۔  
ثلثہ: تین پر چاہا ہے۔ ثلثہ: تین۔ ثلثہ: تین  
الرضی کا، اس کی جمع۔ وراثت ہے۔ یا یثربا صلی اللہ علیہ وسلم  
جس پر لکھتے ہیں یا یثربا تین ہر شبنم میں نے اسے کچھ بھی  
دیکھا۔ غرض انا ہاکت، تہجد کا قول ہے کہ غشوہ لکشی کی۔ ابن عیینہ  
کا قول ہے کہ غرض انا ہاکت گزرتا ہے ہر دوں کا کتا دوں سے  
باہر نکلتا۔

الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ كِتَابٌ  
وہ جو جہنم کی طرف ہائے بائیں گئے ان کے سر پر لکھا جاتا ہے  
سورہ اور وہ سب سے گمراہ (آیت ۳)

حضرت ابن عباس مالک رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا نبی اللہ! کیا کافر کو قیامت  
میں منہ کے بل چلا یا جائے گا؟ فرمایا۔ جودت دنیا  
میں پیروں سے چلائی ہے کیا وہ اس پر قادر نہیں  
کہ قیامت میں منہ کے بل چلائے؟ حضرت قتادہ  
رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہمارے رب کی عزت

يَوْمَ يُقَالُ قَاتِلُوا قَاتِلَ هَذِهِ هِيَ وَهِيَ سَرِيَّةٌ

يَا صَبِيحُ قَوْلُهُ قَاتِلُوا قَاتِلَ هَذِهِ هِيَ وَهِيَ سَرِيَّةٌ  
مَعَ اللَّهِ إِلَهاً أَحَدًا وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ  
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ  
مَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَنقُ أَثَامًا الْعُقُوبَةُ

۱۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي  
وَأَيْلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
وَأَيْلٌ عَنْ أَبِي وَأَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ  
سَيْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ النَّاسِ  
عِنْدَ اللَّهِ أَكْبَرُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدَاءً وَهُوَ خَلْقُكَ  
فَكَتُبُ لَكَ سَعَةً مِمَّا أَنْ تَقُولَ وَلَهُ عَشِيَّةً أَنْ  
يُطْعِمَ مَعَكَ قُلْتُ سَعَةً قَالَ أَنْ تَدْرِي بِحَبِيبَتِهِ  
جَائِدٌ قَالَ وَتَوَلَّيْتُ هَذِهِ الْأَيَّةَ تَصْنُوبًا يَقُولُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ لَا  
يَذُنُّونَ مَعَ اللَّهِ إِلهًا أَحَدًا وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ  
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هَيْثَامُ بْنُ يُونُسَ أَنَّ ابْنَ جَدِّهِ أَخْبَرَهُمْ قَالَ  
أَخْبَرَنِي الْقَسِيمُ بْنُ أَبِي بَرَّةَ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ  
جَبْرِ هَلْ لَيْسَ قَتْلُ مَرْثِيٍّ مَقْتَلًا مِنْ تَوْبَةٍ  
فَقَرَأَتْ عَلَيْهِ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ  
اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ فَقَالَ سَعِيدٌ قَدْ رَأَيْتُهَا عَلَى ابْنِ  
عَبَّاسٍ كَمَا قَدْ رَأَيْتُهَا عَلَى فَقَالَ هَذِهِ مَكِيلَتُهُ  
فَسَمِعْتُهَا أَيُّهَا مَدِينَةُ النَّبِيِّ فِي سُورَةِ النَّسَاءِ

۱۸۷۳۔ حَدَّثَنَا شَيْخُنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَيْمُونِ بْنِ السَّعْدِ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ  
فِي قَتْلِ الْمَرْثِيِّ فَمَرَجَلَتْ فِيهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

کی قسم کیوں نہیں۔

وَالَّذِينَ لَا يَذُنُّونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً أَحَدًا  
اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے  
اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرتے۔  
اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا یعنی عذاب۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دو سندوں کے  
ساتھ مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا یا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا گناہ ہوتا  
ہے؟ فرمایا یہ گناہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک ٹھہرنے کا حال نہ سمجھتے  
پیدا کسی نے کیا ہے میں نے پوچھا کہ پھر کون سا گناہ ہے؟ فرمایا پھر یہ کہ  
تو اپنی ولادت کو قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ پھر میں نے کہا کہ  
اس کے بعد کون سا گناہ ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اپنے بڑے کی بیوی سے بدکاری  
کرے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نشانوں  
کی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی  
دوسرے معبود کو سہمیں پوجتے اللہ کی جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی  
ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام  
کرتے وہ سزا پائے گا (آیت ۶۸)۔

قاسم بن ابی بکر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر  
(راہی) سے دریافت کیا کہ جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے  
تو اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ پھر میں نے ان کے سامنے یہ  
آیت پڑھی: وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ  
بِإِلْحَاقٍ تو سعید بن جبیر نے فرمایا کہ میں نے یہ آیت حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حضور پڑھی تھی جیسے آپ نے میرے  
سامنے پڑھی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت کی ہے اللہ تعالیٰ  
آیت سے شروع ہے جو سورۃ النساء کے امداد ہو رہے۔

مغیرہ بن یحییٰ کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا۔  
قتل مومن کے بالکل جرم ہیں تو نہ کا اعتقاد ہے۔ اس لیے میں سفر کر کے  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے  
فرمایا کہ اس مسئلہ کی یہ آخری آیت ہے اور اسے شروع کرنے

فَقَالَ نَزَلَتْ فِي أُخَيْرِ مَا نَزَلَ وَلَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ  
 ۱۸۷۴. حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا  
 مَنْصُورٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ  
 عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى فَجَعَلْنَاهُ جَهَنَّمَ قَالَ  
 لَا تَوْبَةَ لَهُ وَعَنْ قَوْلِهِ جَلَّ جُودُهُ لَا يَدْعُونَ  
 مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ قَالَ كَأَنَّهُ نَزَلَ فِي  
 الْبَحْرِ هَلِيتُمْ -

**باب** قَوْلِهِ يُضَاعَفُ لَهُ الْعَذَابُ  
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيُجْلَدُ فِيهِ مَهَانًا -

۱۸۷۵. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا  
 شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ  
 ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ  
 يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَنَجَلْنَا عَنْهُ جَهَنَّمَ وَقَوْلِهِ وَلَا  
 يَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ حَتَّى  
 تَلْقُوا الرَّامَنَ تَابَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتْ قَانَ  
 أَهْلَ مَكَّةَ فَقَدْ عَدَلْنَا بِالنَّبِيِّ وَقَتَلْنَا النَّفْسَ  
 الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ  
 مَا نَدُلُّ إِلَّا مِنَ الرَّامَنَ تَابَ وَأَمِنَ وَعَمِلَ عَمَلًا  
 صَالِحًا إِلَى قَوْلِهِ غَمُورًا رَجِيمًا -

**باب** قَوْلِهِ الرَّامَنَ تَابَ وَأَمِنَ  
 وَعَمِلَ صَالِحًا قَوْلِ اللَّهِ يَبْدُلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ  
 حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا -

۱۸۷۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ نَاعَتٌ  
 شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ  
 أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي رَافٍ أَنَا أَسْأَلُ ابْنَ  
 عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلْ  
 مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ تَوْبَتُهُنَّ  
 شَيْءٌ مَوْعُودٌ وَالْكَافِرِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا  
 آخَرَ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ -

والی کما آیت نازل نہیں ہوئی -

سید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ  
 عنہما سے فرمایا کہ تم سے ... کے بارے میں دو یا تفت کیا تو  
 انہوں نے فرمایا کہ (موس کو جان بوجھ کر قتل کرنے والے کی) توبہ نہیں  
 نہیں ہے۔ اور جب ارشاد ہادی تعالیٰ - لَا يَدْعُونَ مَعَ

إِلَٰهًا آخَرَ .... کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ یہ اس صودت  
 میں ہے جبکہ حالت کفر میں ایسا کیا ہو -

يُضَاعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيُجْلَدُ فِيهِ مَهَانًا

سید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت ابن عباس  
 رضی اللہ عنہما سے ارشاد ہادی تعالیٰ - اور جو کسی موس کو جان بوجھ کر قتل کرے  
 تو اس کا بدلہ ہم ہے۔ ارشاد ہادی تعالیٰ - اس جان کو جس کی حرمت اللہ سے  
 رکھی تا حق قتل نہیں کرتے (آیت ۶۰) اور اس کا بدلہ ہم ہے۔ ایک پوچھ کر  
 ان کے پاس میں پوچھا کیا انہوں نے فرمایا کہ جب تک کہ ہم نازل ہو تو  
 اہل مکہ کے کفار ہم، سنا کہ ایک شخص ہے جس جان کو قتل کرنا اللہ سے  
 حرام کیا ہم اسے بھی قتل کرتے تھے اور ہم نے یہ عیبائی کے کام بھی کیے، تو  
 اللہ تعالیٰ نے یہ ہم نازل فرمایا۔ مگر توبہ کر کے اور ایمان لائے، اور اچھا  
 کام کرے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ بھول تبوں سے بدل دے گا  
 اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (آیت ۷۰) -

الرَّامَنَ تَابَ وَأَمِنَ وَعَمِلَ صَالِحًا تفسیر  
 مگر توبہ کر کے ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسی لوگوں کی برائیوں کو اللہ بھول  
 بھول دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے -

سید بن جبیر کا بیان ہے کہ مجھے عبدالرحمن بن ابی راف نے  
 حکم دیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان دو  
 آیتوں کے بارے میں دو یا تفت کروں، پہلے جو کسی مسلمان  
 کو جان بوجھ کر قتل کرے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ  
 یہ کسی آیت سے غمور نہیں ہوئی ہے اور دوسری کہ جو  
 اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے (آیت ۶۸)  
 یہ مشرکین کے متعلق نازل ہوئی ہے -

بِأَمْرِكَ قَوْلِهِ قَسَوْتَ يَكُونُ  
لَنَا مَا هَلَكَاةٌ

۱۸۴۷۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ عَنْ عِيَاثِ  
حَدَّثَنَا آدِيُّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مَيْسَرُ  
عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ قَدْ  
مَضَيْنَ الدُّخَانَ وَالْقَهْرَ وَالرُّدْمَ وَالْبَطْشَةَ  
فَالْإِذَامُ قَسَوْتَ يَكُونُ لَنَا مَا

قَسَوْتَ يَكُونُ لَنَا مَا (یہی ہکت) کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہؓ مسروقؓ نے فرمایا کہ قیامت کی پانچ نشانیاں گئی ہیں (۱) دھوس (۲) سحر و شق و فقر (۳) رویوں کا مغلوب ہونا (۴) پکڑن جو قبیل پر شدید قحط مسط کیا گیا (۵) بربادی اور کفار قریش کی فزادہ ہلکی ہوئی ہیں یہی لفظ ہے۔

## الشُّعْرَاءُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَقَالَ لِمَا هَذَا تَعْبَهُونَ تَبْكُونَ هَضْبَةً  
يَتَقَدَّتْ إِذَا قَسَمْتُ مَسْعَرِينَ الْمَسْحُورِينَ  
لَيْكَةً وَالْأَيْكَةَ جَنَّةَ أَيْكَةٍ وَهِيَ جَنَّةٌ مَشْجُودَةٌ  
يَوْمَ الظُّلَّةِ إِذَا هَذَا الْعَذَابُ يَا هُمُ  
مَوْذُونٌ مَعْلُومٌ كَالظُّلُوجِ الْجَبَلِ التَّيْرُ خَمْسَةٌ  
طَائِفَةٌ قَبِيلَةٌ فِي السَّاجِدِينَ الْمُصَلِّينَ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَنَكُمْ تَعْلُدُونَ كَأَنَّكُمْ  
الزَّيْعُ الْإِيخَامُ مِنَ الْأَرْضِ وَجَنَّةٌ يَدْعُو  
وَأَرْيَاكُمْ قَائِمًا التَّيْرُ مَصَاتِيحُ كُلُّ بَنَاءٍ  
فَهُوَ مَصْنَعَةٌ قَبِيلَتَيْنِ قَائِمَتَيْنِ قَائِمَتَيْنِ  
بِمَعْنَاهُ وَيُقَالُ قَائِمَتَيْنِ حَاذِقَتَيْنِ تَعْتَلُونَ  
أَيْتُكَ الْفَسَادَاتُ يَعْنِي عَيْتُكَ الْجَيْلُ  
الْمَخْلُوقُ جَيْلٌ خَلِقٌ وَمِنْهُ جَيْلٌ دَجِيْلٌ  
وَجَيْلٌ يَعْنِي الْخَلْقُ

## سورة الشعراء

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔  
لہذا پہلا قول ہے کہ تم بکھڑے ہو۔ تم بکھڑے ہو۔ تم بکھڑے ہو۔  
بزرگ و بڑا ہو جائے۔ تم بکھڑے ہو۔ تم بکھڑے ہو۔ تم بکھڑے ہو۔  
اور قائلہ دو لڑائی کی صبح میں یعنی صبح کی لڑائی جب ان  
پر عذاب سارے کرے۔ خود بخود معلوم۔ لفظوں پر لڑائی کا طرح۔  
چھوٹا جماعت۔ فی اللہ جدیدی نمازیوں میں۔ ابی اس کا قول  
ہے کہ تم بکھڑے ہو۔ تم بکھڑے ہو۔ تم بکھڑے ہو۔  
اللہ تعالیٰ کا ہم معنی ہے۔ مصالح ہر ایک عمارت۔ یہ مصلحت کا معنی  
ہے۔ تم بکھڑے ہو۔ تم بکھڑے ہو۔ تم بکھڑے ہو۔  
ہے۔ بعض کا قول ہے کہ قارئین ماسرے کہ کہتے  
ہیں۔ تم بکھڑے ہو۔ تم بکھڑے ہو۔ تم بکھڑے ہو۔  
اللہ تعالیٰ کا ہم معنی ہے۔ مصالح ہر ایک عمارت۔ یہ مصلحت کا معنی  
ہے۔ تم بکھڑے ہو۔ تم بکھڑے ہو۔ تم بکھڑے ہو۔

بِأَمْرِكَ قَوْلِهِ وَلَا تَخْذِرْهُ يَوْمَ  
يُبْعَثُونَ

۱۸۴۸۔ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ ابْنِ  
آبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

وَلَا تَخْذِرْهُ يَوْمَ يُبْعَثُونَ کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک حضرت  
ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت کے روز اپنے والد

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَوْلَاهِمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ سَأَى أَمَانَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ الْعَبْدَةُ  
وَالْقَتَرَةُ الْعَبْدَةُ هِيَ الْقَتَرَةُ :

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ  
أَبِي زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسْلَفِي  
إِسْلَاهِيَّمْ أَبَاهُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنَا  
تُخَذِرُنِي يَوْمَ يَبْعَثُونَ فَيَقُولُ اللَّهُ إِنِّي حَرَمْتُ  
الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ :

بَابُ ۴۲ دَأْنِي رَعِيْبَتَكَ الْأَقْرَبِينَ  
فَاخْفِضْ حَنَاحَكَ إِلَيْنِ جَانِبَكَ

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ  
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي  
عُمَرُ بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي  
عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عِتِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ  
صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَقْفَا  
فَجَعَلَ يَتَأَدَّى يَابَنِي قُرَيْشٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبَطْنِ  
قُرَيْشٍ حَتَّى أَجْمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا نَهَرَ  
يَسْتَطِيرُ أَنْ يُعْرِجَ أَرْسَلَ مَا سُرَّ لَا يَسْتَنْظِرُ مَا  
هُوَ فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ أَمَا أَيْتُكُمْ نَوَ  
أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا يَا نَوَادِي تُكْرِمُكُمْ أَنْ تَخْبِرَ  
عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مَصْدِقِي قَالُوا نَعَمْ مَا جَدَدْنَا  
عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ يَكُونُ يَدِي  
عَذَابٌ مَتَدِيدٌ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبَّالَكَ سَائِرُ  
الْيَوْمِ أَلْهَذَا أَجْمَعْتُمْ فَتَرَلْتُ تَبَّكَ يَدَايَ  
لَهَبٍ وَتَبَّ مَا أَغْنَى عَنْهُ مَا لَهُ وَمَا كَسَبَ :

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَزْمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ  
الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ

کو ذلت اور رسوائی کی حالت میں دیکھیں گے، انقبڑ  
اور انقبڑہ دونوں ہم معنی ہیں بعض کے نزدیک یہاں  
اللہ کے چچا آئندہ مراد ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابولہیم علیہ السلام

اپنے دادہ دیا چچا آئندہ کو دیکھ کر عرض کریں گے: اسے وہاں  
بے شک تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ تجھے قیامت کے  
روز رسوا نہیں کروں گا۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے  
کافروں پر جنت کو حرام کیا ہو اسے۔

وَأَخَذْنِي مِنْ عِشِيرَتِي تِلْكَ الْأَكْثَرُ بَيْنَ كِتَابِ  
وَأَخْبَرَنِي بَنَاتُكَ كَمَا سَلَبَ هَبَ كَرِيبَةَ كَرِيبَةَ

حضرت ابی جہاں سدی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیہ ۲۰  
اندر آئے مجھ پر: اپنے قریب زدشتہ داروں کو ڈرو (آیت ۲۱) نازل  
ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم توہمنہ پر چڑھے اور آپ نے آواز دی:  
میں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قریش کی شاخیں یہاں تک کہ تمام لوگ جمع  
ہو گئے بعد از اس نے اپنا ناندہ بھیا تاکر تائے کہات  
کیا ہے۔ ابوہب بھی آیا اور سارے قریش آئے۔ آپ نے فرمایا: خدا  
یہ تو بتائیے اگر میں آپ سے یہ کہوں کہ دلوں کے اس طرف ایک شکر عزا  
ہے جو آپ پر حملہ کیا جاتا ہے تو کیا آپ مجھے سچا جانیں گے؟ سب  
نے کہا: ہاں کو نہ کہ ہم نے آپ سے ہمیشہ سچ بولنا ہی سنا ہے۔ فرمایا  
تو میں آپ لوگوں کو قیامت کے سخت عذاب سے ڈھاتا ہوں جو سب  
کے سامنے ہے۔ میں ابوہب نے کہا: ہلاک ہونے لگا، کیا میں اسی  
لیے جمع کیا ہے؟ میں یہ سوچتا تھا کہ نازل ہوئی ہے۔ تمہارا ہجو جائی  
ابوہب کے دونوں ہاتھ اٹھادے تمہارا ہوا ہی گیا۔ اسے کچھ کام نہ  
آیا اس کا مال اللہ وہ جو کما یا۔ ابوہب حسرت سے پیٹ مالتی  
آگ میں دھوا لاس کی جود۔۔۔۔۔ (سودہ لہب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب  
آیت ۲۰: اسے مجھ پر: اپنے قریب زدشتہ داروں کو ڈرو (آیت ۲۱) نازل  
ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے



أَبَاهُ بِرَّةً فَتَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ وَأَنْذَارَ عَشِيرَتِكَ  
الْأَنْدَرِيِّينَ فَتَالَ يَا مُعْتَرِفُ حَدِيثِ أَوْ كَلِمَةٍ  
نَحْوَهَا اشْتَرُوا لَكُمْ لَكُمْ لَا أَعْنِي عَنْكُمْ مِنْ  
اللَّهُ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَاوِبَ لَا أَعْنِي عَنْكُمْ  
وَمِنْ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ مَنْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لَا أَعْنِي  
عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ  
اللَّهُ لَا أَعْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ  
بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِي مَا  
شِئْتُ مِنْ مَنِي لَا أَعْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا  
تَابَعَهُ أَهْلُهُمْ عَنِ ابْنِ قَهْطَبَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ  
ابْنِ شَهَابٍ +

فرمایا: اسے گردہ قہر میں آیا ایسا ہی کوئی اور ملے اور شاہ قمرایا: تم اپنی  
 حالتوں کو بچاؤ کیونکہ اگر ایمان نہ لائے تو اللہ کے ہاں میں تمہارے  
 کسی کام نہیں آؤں گا۔ اسے ہی عہد منات (راگرم ایمان نہ لائے تو)  
 میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ اسے عباس بن عبد المطلب  
 (راگرم ایمان نہ لائے تو) میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔  
 سے صحیفہ رسولی خدا کی پیروی بھی: (راگرم ایمان نہ لائے تو)  
 میں اللہ کے ہاں تمہارے کام نہیں آؤں گا۔ اسے فاطمہ!  
 بنت محمد امیرے مال میں سے جتنا چاہو مانگ لو لیکن  
 (راگرم ایمان نہ لائے تو) اللہ کے ہاں میں تمہارے بھی  
 کام نہیں آؤں گا۔ الصبیح، ابن دہیب، ابونعیم سے  
 ابن شہاب سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

الْمَقْدُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَالْحَبِشَاتِ رَاقِبِكِ لَأَطَاقَهُ  
الصَّرْحُ كُلٌّ وَلَطِطَ أَتَّخِذُ مِنَ الْقَوَائِدِ  
وَالصَّرْحِ الْقَضْرُوجِمَاعَتَهُ صَرُوحٌ وَقَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ وَرَدَّ عَرْشَ سَرِيذَكْرِيمَ حَسَنَ  
الصَّنْعَةِ وَغَلَّاءِ التَّمَنِ مُسَيِّبِينَ طَائِعِينَ  
زَيْفَ اقْتَرَبَ جَاءَ مِدَّةً قَائِمَةً أَوْ زَيْغِي  
اجْعَلْنِي وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَكِيدُوا غَيْرُوا  
وَأَوْتَيْنَا النُّعْلَ يَقُولُهُ سَلِيمُنُ الصَّرْحُ  
يَرْكَبُهُ مَا رَضِرَبَ عَلَيْهَا سَلِيمُنُ قَوَائِدِ  
الْبِسْمِهَا آيَةً.

الْقَصَصُ !

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَ الْأَمْنِكَةِ

سورة التمل

اللہ کے نام سے شروع جو مٹا امر بان نہایت رحم کہنے والا ہے۔  
 الحُبُّ لِحُبِّی ہوئی چیر لائیں طائف نہیں۔ انشراح محل۔  
 شیشہ ملایا ہوا گاما یا مسالہ اداس کی صبح صرصر ہے  
 اسی مہاس کا دل ہے کہ دُکھنا عرش بادشاہی تخت۔  
 کمر نیم کارہ بگری کا بہترین نمونہ اور میشن قیمت  
 مستقیم طاعت گزار ہو کر۔ کہ وقت قریب آیا۔  
 جاہلہ قائم۔ اڈر خنی مجھے منظور کر دے۔ مجاہد  
 کا قول ہے کہ کھڑو اسے مراد ہے شکل بدل دو۔  
 اوتینا انعمتہ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا لیکن بعض  
 کے نزدیک یہ تفسیر لا مقولہ ہے۔ انشراح بان کا معنی جو حضرت سلیمان  
 نے شیعوں سے چھپایا ہوا تھا۔

سورة القصص

اس کے نام سے شروع ہو کر امرپانہا جہد دم کرنے والا ہے۔  
 مہینہ چینی ہونا کافی ہے، لیکن یہیں سونے اس کی بادشاہی

وَيَقُولُ الْإِنَّمَا أَرِيبُ بِهِ وَجِبَهُ اللَّهُ وَقَالَ  
مُجَاهِدٌ الْإِنَّمَا أَرِيبُ بِهِ وَجِبَهُ اللَّهُ وَقَالَ  
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قَوْلُ اللَّهِ لَكَ تَرْهَدِي مَنْ  
أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَرْهَدِي مَنْ يَشَاءُ  
۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا مَعْنَبُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّحِ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا هَالِبٍ أَنْفَاةُ جَارَةٍ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ  
أَبَا جَهْلٍ وَبَعْدَهُ ابْنُ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُخَلَفِ  
فَقَالَ أَيْ عِمٍّ قَدْ لَدَّ إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَجَاثَرُكَ  
بِمَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعِنْدَ اللَّهِ بَنِي أَيْ  
أُمَيَّةَ أَتُرَفُّ عَنْ وَلَدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَكَرِهَ ذَلِكَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُرُوجِهَا عَلَيْهِ  
فَتَجَمَّعَ إِلَيْهِ بَنِيكَ الْمُعَالُو حَتَّى قَالَ أَبُو طَلِبٍ  
أُخْرِجْهَا كُلَّهُمْ عَلَى وَلَدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبُو أَنْ  
يَقُولُ لَدَّ إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَا تَسْتَغْفِرُونَ لَكَ مَا نَزَلَ  
أَنْتَ عِنْدَكَ فَانْزَلَ اللَّهُ مَا كَاتَ لِلْبَنِيِّ وَالَّذِينَ  
أَمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي  
أَبِي هَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ لَكَ لَا تَرْهَدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ  
يَرْهَدِي مَنْ يَشَاءُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَوَّلَى الْقُرْآنِ  
لَا يَرْكَبُهَا الْفَضِيَّةُ مِنَ الزَّيْجَالِ لِقَوْلِهِ تَسْتَقِيلُ  
فَارْعَا الْأَمِينَ ذِكْرُ مُوسَى الْفَرَجِيِّنَ الْفَرَجِيِّنَ فَضِيَّةُ  
الْبَنِيِّ أَكْرَمُ وَقَدْ يَكُونُ أَنْ يَقْصَرَ الْكَلَامُ نَحْنُ  
نَقْصُ عَلَيْكَ عَنْ جَنْبٍ عَنْ بَعْدٍ عَنْ جَنْبٍ  
وَأَجِدُ عَنْ اجْتِنَابِ أَيْضًا يَنْطِشُ وَيَنْطِشُ  
يَا تَمْرُوتُ يَتَشَاوَرُونَ الْعَدَاةَ وَالْعَدَاةُ  
وَالْعَدَاةُ وَاجِدًا نَسَّ أَبْصَرَ جَدَّ وَهَ قَطْعَهُ

کے بعض حضرات نے کہا ہے کہ سوائے اللہ کے تمام کافروں ہے  
کہ اللہ تم سے واپس اور جنتیں مراد ہیں۔  
إِنَّكَ لَا تَرْهَدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَرْهَدِي  
مَنْ يَشَاءُ مَرْكُ تَفْسِيرِ  
سید بن مسیب نے اپنے والد ماجد حضرت مسیب بن عمیر سے

سے روایت کی ہے کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔ دیکھا تو وہاں  
ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ بھی بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ  
بھائیو! اللہ والا اللہ کہہ دو تاکہ میں اللہ سالی کی بارگاہ میں نہاں  
منتقل ہو سکوں۔ پس ابوطالب اور عبد اللہ بن ابی امیہ نے کہنے لگے  
کہ کیا آپ عبد اللہ بن ابی امیہ کے بھائی ہیں؟ پس رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ان پر ہنس دیا کہ تم نے اللہ کو کلمہ کی بات کو بار  
بار کہہ کر اللہ کو یاد کیا ہے۔ ابوطالب نے ان کی کلامی کراہی پر عبد اللہ بن ابی امیہ  
کی کلمت پر اعتراض کیا کہ اللہ کی بات کہہ کر اللہ کو یاد کیا ہے۔  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں بدتر آپ کے لیے  
استغفار کرتا ہوں گاجب تک مجھے آپ سے روک نہ دیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ  
نے یہ آیت نازل فرمائی کہ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْتَغْفِرُوا لَكُمْ مَا كَانَتِ  
لِالْبَنِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي  
أَبِي هَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ لَكَ لَا تَرْهَدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ  
يَرْهَدِي مَنْ يَشَاءُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَوَّلَى الْقُرْآنِ  
لَا يَرْكَبُهَا الْفَضِيَّةُ مِنَ الزَّيْجَالِ لِقَوْلِهِ تَسْتَقِيلُ  
فَارْعَا الْأَمِينَ ذِكْرُ مُوسَى الْفَرَجِيِّنَ الْفَرَجِيِّنَ فَضِيَّةُ  
الْبَنِيِّ أَكْرَمُ وَقَدْ يَكُونُ أَنْ يَقْصَرَ الْكَلَامُ نَحْنُ  
نَقْصُ عَلَيْكَ عَنْ جَنْبٍ عَنْ بَعْدٍ عَنْ جَنْبٍ  
وَأَجِدُ عَنْ اجْتِنَابِ أَيْضًا يَنْطِشُ وَيَنْطِشُ  
يَا تَمْرُوتُ يَتَشَاوَرُونَ الْعَدَاةَ وَالْعَدَاةُ  
وَالْعَدَاةُ وَاجِدًا نَسَّ أَبْصَرَ جَدَّ وَهَ قَطْعَهُ

فَلْيُظَنَّهُ مِنَ الْخَشْيَةِ لَيْسَ فِيهَا لَهَبٌ وَالدِّهْنُ هَبٌ  
فِيهِ لَهَبٌ وَالدِّهْنُ هَبٌ أَجْمَعٌ مِنَ الْخَشْيَةِ وَكَهَاجِي  
وَالْأَسَاوِدُ رَدُّ أَمْعَتْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَصْدِيْقِي  
وَقَالَ وَغَيْرُهُ سَنَسْتَدْرِكُكَ كُلَّمَا عَزَزْتَ  
شَيْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ لَهُ عَصْدًا أَمْقُوحِيْنَ

مُهْدِيْنَ وَصَلْنَا بَيْنَهُ وَاعْتَنَاهُ يُجَاهِي يُجَلِّبُ  
بَطْرِيْتِ اِبْرِيْتِ فِيْ اَمْرِهِا سَوْلًا مَّرْقُوعِيْ مَكَّةَ  
وَمَا حَوْلَهَا تُكْرِمُ تُجَاهِي الْكُنُفُ الشَّيْ اَخْفِيْتُهُ وَ  
كُنُفُهُ اَخْفِيْتُهُ وَاهْمَرْتُهُ دَسَكَاتُ اللّٰهَ يَمُثَلُ  
اَلَمْ تَدْرَا اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِيْنَ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ  
يُؤَيِّمُ عَلَيْهِ وَيُخَيِّقُ عَلَيْهِ

۹۱۲ قَوْلِهِ اِنَّ الَّذِي فَرَسَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ

الْقُرْآنُ الْاَيَّةُ ۱۸۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا  
يَعْنِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْعَصْفَرِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا ذَكَرَ اِلَى مَعَاذٍ قَالَ اِلَى مَكَّةَ

### العنكبوت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ  
قَالَ مُجَاهِدٌ وَكَانُوا مُشْتَبِهِيْنَ مَلَلَةً  
فَلْيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ سَلَوَاتُهُ ذَلَّلَ اَرْبَابَهُمْ يَسْتَرْكِيْ  
فَلْيَمْنَزِ اللّٰهُ كَقَوْلِهِمْ كَيْفَ يَمْنَزِ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ اَنْثَقَالَ  
مَنْ اَلْقَا لَيْمٌ اَوْ رَا رِيْمٌ

### الْعَنْكَبُوتُ الرَّوْمُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ  
فَلَا يَرْبُؤُا مَنْ اَعْطَى يَبْتَغِيْ اَفْعَلَهُ فَلَ  
اَجْرَكَ فَيَرْفَعُ اَنْ مَّجَاهِدٌ يُحْبَبُ فَنُ  
يَنْعَمُوْنَ يَمْنَزُ فَنُ يَسُوْدُ الْمَضَارِعُ

اَنَّ اَلْاَيَّ سَابِ سَابِ كَيْفِيْنَ يَحْتَمِلُ فِيْ سَبِيْهِ الْاَيَّ يَتْلُوْا سَابِ  
اَنَّ اَلْاَيَّ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ  
سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ  
قَوْلُهُ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ  
قَوْلُهُ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ

بِرَّكَ كَيْفِيْ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ  
كَيْفِيْ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ  
مَقَاتِلُ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ  
اَلْاَيَّ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ  
اَلْاَيَّ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ  
يَسَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ

### اِنَّ الَّذِي فَرَسَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ كِتَابِ

عَلَمٌ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ  
اَرشادِ بَارِي تَعَالٰی۔۔۔ وہ نہیں لے سائے گا جہاں پھرنا چاہے ہو  
رایت ۸۵ میں یہ اشارہ کہ کرمہ کی جانب ہے۔

### سورة العنكبوت

اَللّٰهُ كَيْفِيْ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ  
اَللّٰهُ كَيْفِيْ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ  
اَللّٰهُ كَيْفِيْ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ  
اَللّٰهُ كَيْفِيْ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ  
اَللّٰهُ كَيْفِيْ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ

### سورة الروم

اَللّٰهُ كَيْفِيْ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ  
اَللّٰهُ كَيْفِيْ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ  
اَللّٰهُ كَيْفِيْ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ  
اَللّٰهُ كَيْفِيْ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ  
اَللّٰهُ كَيْفِيْ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ سَابِ

اَلْوَدَّیْ اَلْبَطَرِیَّتَیْنِ اَبْنُ عَبَّاسٍ مَلِكُكُمْ  
مِمَّا مَلَکْتُ اَيِّمَا سَكُرَ فِي الْاَزِيْمَةِ وَفِيهِ  
تَبَخَاؤُهُمْ اَنْ يَّيْرُوْكُمْ كَمَا يَبْرُثُ بَعْضُكُمْ  
بَعْضًا يَصْدَقُوْنَ بِتَغَرُّقُوْنَ قَا ضَدَّامُ  
وَقَالَ غَيْرُهُ ضَعُفْتُ وَضَعُفْتُ كَعَسْتَانِ  
وَقَالَ مَجَاهِدٌ التَّوَّابُ اِلَّا سَادَةٌ جَزَاءُ  
الْمُسِيْبِيْنَ

۱۸۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَوْثِرٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَلْعَمَشِ عَنْ اَبِي الْهَثَمِ  
عَنْ قُسْرُوْتِیْ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَحَدَّثُ فِي كُنْفَةٍ  
فَقَالَ يَبْنَیْ مَتَحَالٍ يَوْمًا لِيَقِيْمَهُ بِنَا خَدَّيَا حَمَّاجُ  
الْمُنَافِقِيْنَ دَا بُصَايْهِ هُوَ يَأْخُذُ اَمْرًا مِنْ كَرِيْمَةٍ  
اَلَّذِيْكَ رَفَعْنَاهُ فَاَتَيْتُكَ اَبْنُ مَسْعُودٍ وَكَانَ  
مَعَكُمْ لَقَعْنِيْمْ فَجَلَسَ فَقَالَ مَنْ عَلِمَ فَلْيَقُلْ  
وَمَنْ لَمْ يَلْمَعْ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُ اَعْلَمُ فَاَنْتَ مِنْ اَنْبِيَا  
اَنْ يَقُوْلَ يَمَّا لَا يَعْلَمُ لَا اَعْلَمُ فَاَنْتَ اَللّٰهُ قَالَ  
لِيَبْرِيْهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَا اَسْأَلُكُمْ  
عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ مَّا اَنْتَ مِنَ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ دَا  
قَدَرْتُمْ اَبْطَوْا عَيْنَ الْاِسْلَامِ فَذَكَرَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ  
يَسِيْرُ كَسِيْرُ يُوْسُفُ فَاحْدِثْهُمْ سَهَةً حَتّٰى يَخْلُوْا  
فِيْمَا وَاَكْلُوا النَّبِيَّةَ وَاعْطَا مَرَدَ بِيْرِي الْوَجْهَ  
مَا يَكُنْ اَسْمَاءُ وَالْاَرْضُ كَهَيْئَةِ الدَّخَانِ  
فَجَاءَهُ اَبُو سَفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَأْمُرُنَا  
بِصِنَةِ الرَّجِيمِ ذَلِكُ قَوْمُكَ فَذَهَبُوا فَتَذَمُّ  
اَللّٰهُ فَقَرَأَ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ  
مُبِيْنٍ اِلَى قَوْمٍ عَاثِيْنَ وَنَافِيْحَتُكَ عَنْهُمْ  
عَذَابُ الْاٰخِرَةِ اِنَّمَا جَاءَ شَمُّ عَلُوْا اِلَى كَفْرِ هُوَ

عَلَّ مَلِكُكُمْ بَرْنَا نَكُشْتُ اَيِّمَا سَكُرَ فِي الْاَزِيْمَةِ وَفِيهِ  
تَبَخَاؤُهُمْ اَنْ يَّيْرُوْكُمْ كَمَا يَبْرُثُ بَعْضُكُمْ  
بَعْضًا يَصْدَقُوْنَ بِتَغَرُّقُوْنَ قَا ضَدَّامُ  
وَقَالَ غَيْرُهُ ضَعُفْتُ وَضَعُفْتُ كَعَسْتَانِ  
وَقَالَ مَجَاهِدٌ التَّوَّابُ اِلَّا سَادَةٌ جَزَاءُ  
الْمُسِيْبِيْنَ

مسوقہ لایاں ہے کہ ایک شخص کہتا ہے کہ یہاں کیا بات  
کے بعد ایک ایسا دعویٰ ہے کہ جو مناظروں کے کالوں اللہ انہوں میں داخل  
ہو رہا ہے اللہ ہی میں کو اس سے مراد اسی طبیعت پہنچے گی جسے ناکام ہو جاتا  
ہے۔ یہ کہ کہم دور گئے ہیں انہیں حضرت اہل مسجد میں اللہ عزوجل خدمت  
میں حاضر ہو گیا اللہ وہ ایک لگائے ہوئے تھے۔ (جب میں نے واقعہ بیان  
کیا) تو غضب ناک ہوئے، پھر سہم سے پھڑکے اور فرمایا، جو کسی بات  
کو جانتا ہو تو کہہ دو اور نہ جانتے تو اسے کہتا جاہل ہے کہ اللہ تعالیٰ خوب  
جانتا ہے کیونکہ یہی علی بات ہے کہ جس بات کو نہ جانے تو کہہ دے کہ  
میں نہیں جانتا۔ کیونکہ اللہ جاننے والی ہے کہ تم علی اللہ علیہ وسلم سے  
فرمایا اے مہر اود کہ میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا اور  
ہم سب علی ہا میں کرنے والوں میں سے نہیں ہوں چنانچہ جب قریش  
سلام دلائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف دعا مانگی۔  
اسے اللہ نے کے مقابلے پر میری مدد فرما اور ان پر میرے سات سال  
بیچ جیسے صورت یا ستم کے زمانے میں بھیجے تھے وہیں انہیں غوطہ  
نے گھیر لیا یہاں تک کہ کہتے ہی اس میں ہلکا ہو گئے اور اس کے بعد ان  
وہ مودار اندھیراں تک کھائے اور ان میں سے جب کوئی آدمی زمین و  
آسمان کے درمیان نظر دوڑاتا تو دھوڑی دھوڑی نظر آتا تھا اہل یوحنا  
تہ کی خدمت میں یا اللہ کے لگاؤ سے قریب قریب میں ملے گا کہ اپنے لئے تھے دیکھو تو کیا  
نہی تو ہلاک ہوئی کہ انہی کے لئے دعا کیجئے پھر یہ بات بھیجی۔ تو قوم ان کے نظر  
پھر جب کا ایک ظاہر دھوڑی سے لگا رہا (سورۃ المدینہ آیت ۱۰) تو ان میں سے کون کا  
خطاب ان جیسے لگا جو وہ کہنے لگا۔ پھر وہ اپنے کلمہ کی طرف پھر گئے جس کے معنی

الرحمان، آیت ۱۶۷: جتنا کائنات ہے اتنا ہی اتم ہے بھی جناب ہدیٰ مراد ہے اور  
دو مہینوں کے مغلوب اور غالب ہونے کے واقعات گزر چکے ہیں۔

لَا تُبَدِّلْ لِكُلِّ قَوْمٍ خَلْقَهُمْ  
خَلْقُ الْوَلَدِ مِنْ شَرْعِ الْوَالِدِ - خَلْقُ الْأَنْثَى مِنْ  
اسلام جو نعت کے میں مطابق ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بچہ و یا ستین مگر وہ اپنی فطرت (دین اسلام) پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی، درہموسی بنا دیتے ہیں جیسے جانور کا بچہ جسے کچھ سالم پیدا ہوتا ہے، کیا کہتے ان میں سے کوئی کان کنا پیدا ہوا ہونے دیکھا ہے؟ پھر آپ کہتے ہیں: اللہ کی ذالی ہوئی، بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا، اللہ کی بنائی ہوئی چیز نہ بدلتا، یہی سیدھا دین ہے مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے (آیت: ۳۰)۔

سورة لقمان

اشک کے نام سے شروع ہو کر پڑا عربی ہی سہایت پر دم گم کرنے والا ہے۔

لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ آیت اور جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہیں ملتے۔ نازل ہوئی تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر پڑی سخت کڑی اور انہوں نے کہا کہ ہم میں سے ایسا کون ہے جس نے اپنے ایمان کو ظلم رکھ کر کسی گناہ کے ساتھ نہ ملا یا ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات نہیں ہے کیا تم نہیں سمجھتے کہ تمہارا نے اپنے پیٹ سے کیا کہا۔ یہ ہے شک و شک

يَوْمَ يَنْدِرُ زُلْزَلًا مَا يَمْلِكُ الْمُجْرِمِينَ  
الْإِنْفِيلُونَ وَالْأَسْفَلَوْنَ فَكَانَ مَعْنَى -

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ  
يَدِينُ اللَّهُ خَلْقَ الْكَافِرِينَ مِنَ الَّذِينَ  
قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

١٨٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَدْنَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو  
سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ  
مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاءُ يَهُودٍ  
أَوْ نَصْرَانٍ أَوْ مَجَسَّانٍ كَمَا تَنْسِبُ الْبَيْتَانِ  
بِحَيْمَةِ جَمْعَاءَ هَلْ تَحْتَوْنَ فِيهَا مِنْ جَدِّمَا  
ثُمَّ يَقُولُ وَطَرَهُ اللَّهُ الَّتِي فَطَرَتْ مِنْ عَلَيْهَا لَا  
تَبْدِيلُ لِحُكْمِ اللَّهِ فَبِذَلِكَ الدِّينِ الْقَيِّمُ

تَقِيمَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا قَوْلِهِ لَا تَشْرِكْ بِإِسْمِ  
الشَّيْءِ كُتُبًا عَظِيمًا

١٨٨٦ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ  
الَّذِينَ آمَنُوا وَاسْمُ يَكُودٍ أَيْ تَرْفَعُ يَطْلُو مَنْ  
ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَفَأَوَّا إِلَيْنَا سَمِ يَلِيَسَ إِيْمَانَهُ يَطْلُمُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ  
لَيْسَ بِذَلِكَ إِلَّا تَسْمَعُ إِلَى قَوْلِ لَقْمَانَ إِيْمَانِهِ  
إِنَّ اللَّهَ لَكَبْلُورُ عَظِيمٌ

بَارِكْ قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ







صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معرفت مشریت کے زواریے سے دیکھتے ہیں اور دوسرے انسانوں کی طرف جھکتے ہیں۔ ان کے پاس میں سرمایہ فتنہ کے مدیم افسانہ نگینان حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ورحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

مجرایاں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہتر گفتار و  
رنگ سار بشر بقصد خود نہ ہوا مگر آئندہ و صاحب دولت  
کہ اور علیہ الصلوٰۃ والسلام بہ عنوان رسالت  
و معرفت عامیان و فستقند و از سائر نفس متاثر  
دید نہ بدولت ایمان مشرف گشتند و از انبیاء نجات گزیدند  
(مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب ۶۴)

یہ خبر و گریں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو  
بشر کہا اور باقی انسانوں میں یہ تصور کیا تو نتیجہ یہ ہوا کہ منکر  
ہو گئے اور بدسترس قسمت و گویں نے انہیں علیہ الصلوٰۃ  
و السلام رسالت اور رحمت و دو عالم پہنچنے کے عنوان  
سے جانا اور دوسرے تمام انسانوں سے متاثر دیکھا تو ایمان  
کی دولت سے محروم ہو گئے۔ اور نجات پانے والے  
میں ان کا شمار ہو گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فدی بشر جو منہ کی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر فرمائی ہے بلکہ حدیثِ قدس  
تعمیل کرتے ہیں آپ یوں فرماتے ہیں۔

۱۔ بدو انست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد  
انسانی نیست بلکہ جہتے پہنچندے از افراد عالم نبات  
ندارد کہ اوصل اللہ علیہ و آلہ وسلم با وجود نشاء منصری  
از فرد حق جل و علا مخلوق گشتہ است کما قال علیہ  
و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام خُلِقْتُ مِنْ نُورٍ فَلا  
و دیگران را ای دولت میرنشدہ است۔  
(مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب ۱۰۰)

جاننا چاہیے کہ خلق محمدی دوسرے انسانی افراد کی پیدائش  
کی طرح نہیں ہے بلکہ افرادِ عالمِ ہی سے کسی بھی فرد کی پیدائش  
سے نسبت نہیں رکھتی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
و سلم منصری پیدائش کے بعد اللہ تعالیٰ کے نور سے  
پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ آپ علیہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام  
نے فرمایا کہ خُلِقْتُ مِنْ نُورٍ فَلا۔ دوسرے  
حضرات کے بعد دولت میر نہیں ہے۔

آئینہ محمدیہ کا ہمیشہ سے میں عقیدہ رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدی بشر ہیں۔ آپ کی پیدائش خلق کے نور سے ہوئی  
مگر کس طرح ہوئی؟ یہ پروردگارِ عالم ہی جانتے ہیں۔ ہم تو آپ کے ارشادِ الہی خُلِقْتُ مِنْ نُورٍ فَلا پر ایمان لائے ہیں اور  
اس کی کیفیت و حقیقت کو اللہ جل مجدہ کے ہیرو کرتے ہیں۔ اسی لیے تو حضرت مولانا اسرار احمدی رضوی رحمۃ اللہ علیہ ورحمۃ اللہ علیہ (رحمۃ اللہ علیہ)  
بہار رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ!

سرتاپا تو بشر ہے بشر سے کیا بھی ہے

یعنی تمام مغیر نور خدا بھی ہے!

پروردگارِ ممکن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ایسے فدی ہیں کہ جس کو چاہتے تھے بھی فدی بنا دیتے جیسے آپ سے نسبت ہونے کے باعث  
ہرگز طبعی کہ مدینہ منورہ بھی کہا جاتا ہے آپ کا وہ ہونا تو ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے الٰہی حق کے نزدیک تو آپ کی اولاد بھی فدی ہے۔  
حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئے بعد و جگر سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذکر سحرایاں آئیں، جن کے بواغ و شاخیں

ذی النورین کا نسب ہا۔ اگر آپ کی ولادت بھی نور نہ ہوتی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذی النورین کا لقب کس وجہ سے ملتا۔ اس حقیقت کو چودھویں صدی کے عظیم افسانہ نگار نے رائے یوں بیان کیا ہے۔

تیری نسل پاک میں ہے تجر تجر نور کا  
لہے میں نور تیرا سب گمراہ کا

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَهَبٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شِئْتُ الْفُؤَيْبَ خَمْسَ كَمَّ قَدَرَاتٍ أَهْلَهُ يَنْتَدَهُ عِلْمُهُ انْتَاغُوهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں رکھیدی امومہ یا نجی چیزیں ہیں اور پھر یہ آیت پڑھی ہے فک اللہ تعالیٰ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارنا ہے بارش اور جانتا ہے جو کچھ مائوں کے پیٹ میں ہے..... (آیت آخری)

## تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَقَالَ نَجَاهُكَ يَرْفَعِينَ ضَمِيمَاتٍ نَطْفَةٍ  
الْتَجَلِي حَلَلْنَا هَاكُنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْجَمْدُ  
الَّذِي لَا يُنْظَرُ إِلَّا مَطَرًا لَا يُعْنَى عَنْهَا شَيْئًا  
عَلَى يَتِينٍ۔

## سورہ نجم سجدہ

اللہ کے نام سے شروع جو شاعرانہ نیت رکھنے والا ہے۔  
تاہر کا قول ہے کہ بعض کزود یعنی مرد کا لطف۔  
ہم تنہا ہو گئے۔ ابی عباس کا قول ہے کہ انجمن سے  
وہ زمیں مراد ہے جہاں بارش بہت کم ہو اور اس کے  
ساتھ کام دچلے۔ ٹھوہم نے ظاہر کیا۔

بَابُ ۹۱ قَوْلِهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخِيتُ لَكُمْ

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخِيتُ لَكُمْ تفسیر

۱۸۸۹ حَدَّثَنَا عَمْرٍو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَهْلًا ذَاتُ لُجْجٍ أَوْ أَلْجُجٍ مَّا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أَذُنٌ مِيعَتْ وَلَا حَرٌّ عَلَى قَلْبٍ بَشِيرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَقْدَرُوا إِنَّ شَيْئًا فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخِيتُ لَكُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سُنیں اور نہ کسی شخص کے دل میں ہیں کا خطرہ (خیال یا تصور) کرنا۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو اور کسی بھی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے۔ (آیت ۷۱)۔

حَدَّثَنَا عَمْرٍو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِثْلَهُ قِيلَ لِسَعْيَانَ رَوَاهُ مَالٌ فَاتَى عَمْرٍو قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے..... اُن کے گندہ حدیث کے مطابق روایت کی۔ سعیان سے پوچھا گیا کہ آپ ایسے حضور کے روایت

أَبُو مُخَلِبٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو هُرَيْرَةَ قَرَأَتْ -

۱۸۹۰. حَدَّثَنَا ابْنُ اسْمَاعِيلَ عَنْ ابْنِ نَصْرِ حَدَّثَنَا  
أَبُو صَامَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَعَدَدْتُ لِمُبَادِي الصَّالِحِينَ  
مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَصَرٌ عَلَى  
قَلْبٍ بَشَرٍ دُخِرَ بِهِ مَا أَفْلَحْتُمْ عَلَيْهِ كَسَمَّ  
قَدْرًا فَلَا تَعْلَمُوا نَفْسٌ مَّا أُخِيتَ لَهُمْ رُبُّ قَرَّةٍ  
أَعْيُنٍ جَدَّ أَمْرُهَا كَأَنَّا يُعْمَكُونَ -

## الْأَحْزَابُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَقَالَ مُحَمَّدٌ صَبِيحَتُهُمْ كَقُصُورِهِمْ  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أُولَىٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
مِنْ أَنْفُسِهِمْ -

۱۸۹۱. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ الْمُنْذِرِ  
عَنْ شُعْبَةَ بْنِ قُلَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هَدَّادِ بْنِ  
يَعْقِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ  
إِلَّا لَهَا أُولَىٰ النَّاسِ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَقْرَبُهَا  
إِنَّ شُعْبَةَ النَّبِيِّ أُولَىٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ  
فَإِيْمًا مُؤْمِنِينَ تَرَكْتُ مَا لَا فَنَاءَ فِيهِ عَصَبَتُهُ مَنْ  
كَانُوا فَإِنَّ تَرَكْتُ دُنْيَا أَفْضَلِيَا عَا فَلْيَا يَتَوَقَّ  
وَأَمَّا مَوْلَاهُ -

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أُولَىٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

۱۸۹۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا سَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّ زَيْدًا

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور اس سے ابو معاویہ، انیس ابو صالح نے حضرت  
ابو ہریرہ سے روایت کی ہے انہوں نے اس میں قرأت پڑھا ہے -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے  
وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی، نہ کسی کان نے  
سنیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا تصور گزر رہا ہو بہشت کی  
جہنمتوں پر ہم مطلع ہو گئے انہیں ذخیرہ کی ہوئی نعمتوں کے  
مقابلے میں چھوڑ دو گئے۔ پھر یہ آیت پڑھی - تو کسی جی کو  
نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنک ان کے لیے چھپا رکھی ہے شبہ  
جان کی کہ لی سا (آیت ۱۷) -

## سورة الاحزاب

اس کے نام سے شروع جو خدا امر بان نہایت رحم کرنے والا ہے -  
تجاہد کا قول ہے کہ جیسا کہ میں تم سے ان کے محلات اللہ کے مراد ہیں -

الَّذِينَ آمَنُوا أُولَىٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ كَتَبِير

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مومن ایسا نہیں کہ دنیا اور  
آخرت میں جس کی جان کا میں اس سے بھی زیادہ مالک نہ ہوں۔ اگر  
تم جاہلو کو یہ آیت پڑھو تو وہ نبی مسلمانوں کا، ان کی جان سے زیادہ  
مالک ہے (آیت ۱۷) پس جو بھی مومن مال چھوڑے تو اس کے  
رشتہ دار یہی میراث پائیں گے لیکن اگر اس کے سوا  
قرض ہے یا کسی کا مال ضائع کیا تھا تو وہ میرے پاس  
آئے کیونکہ اس کا ذمہ والدین ہیں -

## أَذْعُوهُمْ لِأَنْفُسِهِمْ كَتَبِير

سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے آواز کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ کو ہم





عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ -  
بَابُ قَوْلِهِ وَتَخْفَى فِي نَفْسِكَ مَا  
اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْفَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ  
تَخْفَى -

۱۸۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ  
حَدَّثَنَا مَعْنَى بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ  
حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ هَذِهِ  
الْآيَةَ وَتَخْفَى فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ نَزَلَتْ  
فِي ثَلَاثِ رَيْبَاتٍ أَيْدِي عَجْشٍ وَزَيْدٍ وَكَارِثَةَ -  
بَابُ قَوْلِهِ تَرِيحِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ  
وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمِنْ ابْتِغَيْتَ مِمَّنْ  
عَذَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قَالِ إِنَّ عِبَادًا لِي تَرِيحِي  
تُؤْوِيهِمْ رَجُوعَهُ الْيَوْمَ -

۱۸۹۸- حَدَّثَنَا زَكِيَّاءُ بِنْتُ أَبِي حَسْبٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَعَارِضُكَ الْفَلَقَ وَهَذَا  
الَّذِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَقُولُ أَتَعْبُ الْمَرْأَةَ نَفْسَهَا وَلَمَّا أَتَى اللَّهُ تَعَالَى  
تَرِيحِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ  
وَمِنْ ابْتِغَيْتَ مِمَّنْ عَذَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ  
قُلْتُ مَا أَرَى رَيْبَكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي مَوَالِدِ -

۱۸۹۹- حَدَّثَنَا حُثَيْبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَا جِئَ الْأَحْوَلُ عَنْ مَعَاذَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَسْتَأْذِنُ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ وَمَا مَعَدَّ أَنْ أَنْزَلَتْ  
هَذِهِ الْآيَةُ تَرِيحِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ وَتُؤْوِي  
إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمِنْ ابْتِغَيْتَ مِمَّنْ عَذَلْتَ  
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ فَقُلْتُ لَهَا مَا كُنْتَ تَقُولِينَ قَالَتْ

نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے -  
وَتَخْفَى فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ کی تفسیر  
اور تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ بات جو اللہ کو ظاہر  
کرنا منظور تھی -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت : - اور تم اپنے  
دل میں وہ بات چھپاتے تھے جو اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھی اور تمہیں لوگوں کے طعنے  
کا اندازہ تھا آیت : - میں یہ حضرت عیسیٰ بن مریم سے کہیں اور حضرت لید بن عاص رضی  
اللہ عنہما کے بارے میں نازل ہوئی تھی -

بچے ہلاک ہوئے جس کو باہر دینے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے  
کناہے کر دیا تھا اسے نہ راجی چلے تو اس کا تم پر کوئی گناہ نہیں (آیت ۵)  
اسی ماحول کا نقل ہے کہ تریحی تم سے بچے ہلاک - اسی سے آج ہے  
تعلیم بھاتا ہوں -

طوہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں  
میرا دل نے اپنی ذات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہر گز دیا تھا مجھے کسی  
رنگ اس کا تھا جتنا میرے لیے کیا کہ خود کس طرح پستہ آپ کو میرا کر سکتی  
ہے جب اللہ تعالیٰ نے یہ کو نازل فرمایا میرے بچے ہلاک اور ان کے جس کو

چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کناہے کر دیا تھا اسے  
نہ راجی چلے تو اس کی بھی تم پر کچھ گناہ نہیں (آیت ۵) اس پر میں  
عرض گزار ہوئی اسی دیکھی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی خواہش پوری کرنے  
کی جلدی فرماتا ہے -

مسائل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے ہماری ذات اپنی بوی سے اجازت سے کہ  
دوسری کے پاس جایا کرتے تھے جبکہ آیت نازل ہو گئی ہے ہلاک ہوں میں  
سے جس کو چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کناہے کر دیا  
تھا اسے نہ راجی چلے تو اس کی بھی تم پر کچھ گناہ نہیں (آیت ۵) میں  
عرض گزار ہوں کہ آپ نے کیا جواب دیا تھا انہوں نے فرمایا کہ میں آپ  
کی خدمت میں ہوں عرض گزار ہوئی تھی : - اگر آپ مجھ سے دریا ملت فرما  
.....



رَسُولُ اللَّهِ وَأَنْتَ عَلَيْهِ سَلَامٌ أَحَدًا تَابِعَهُ عِبَادُ اللَّهِ  
عَمَّا دُونِهِمْ عَائِلَةً.

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ  
الَّتِي يَتَّبِعُونَ فَتَكُونُوا مِنَ الْخَاسِرِينَ  
وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَأَدْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ  
فَانْتَشِرُوا وَلَا مَسْتَأْذِينَ لِمَا بَيْنَ يَدَيْكُمْ  
كَانَ يُؤْذَى الَّذِينَ قَبْلَكُمْ فَاسْتَغْنُوا  
لَهُمْ فِي الْيَوْمِ الَّذِي تَخْرُجُونَ فِيهِ  
فَاسْتَكْوَيْتُمْ مِنْهُمْ وَأَقْبَضُوا قُلُوبَكُمْ  
وَقُلْتُمْ لَا تُفْلِحْ فَبِئْسَ الْفِتْنَةُ لَ الَّذِينَ  
آمَنُوا أَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَاتُ اللَّهِ فَكَيْفَ  
يَكُونُ لَهُمْ آيَاتُ الْبَشَرِ أَلَمْ يَعْلَمُوا  
أَنَّهُمْ خِلَافَتُهُمْ وَأَنَّهُمْ كَانُوا مِنْ  
أَعْيُنِهِمْ فَكَيْفَ يَكُونُ لَهُمْ آيَاتُ الْبَشَرِ  
أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُمْ كَانُوا مِنْ أَعْيُنِهِمْ  
فَكَيْفَ يَكُونُ لَهُمْ آيَاتُ الْبَشَرِ أَلَمْ  
يَعْلَمُوا أَنَّهُمْ كَانُوا مِنْ أَعْيُنِهِمْ  
فَكَيْفَ يَكُونُ لَهُمْ آيَاتُ الْبَشَرِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

١٩٠٠. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ حَبِيبٍ  
عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ يَدُ حُلٍّ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْعَاقِدُ فُلُو  
أَمَرْتُ أَمْرًا مِمَّا الْمُرْمِينِ يَا مُجَابِ فَأَنْذَلَ اللَّهُ  
أَيُّهُ الْجَحَابِ.

١٩٠١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو مَحْجَرٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَفَدَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْبَ ابْنَتِهِ جَعَلَتْ دَعَا الْفُؤْمَ فَطِيعُوا أَشْرَ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ وَإِذْ هَوَاكَهُ يَتَهَيَّئُ لِلْعِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا

ترجمہ: دوں! اسی طرح عیاد بن عیاد نے حضرت عائشہ کے

مَا قَدْ خَلَوْا بِبُيُوتِ النَّبِيِّ كَالْتَفْسِيرِ

جس کے گھر میں دروازہ جب تک اجازت نہ مل جائے شکر کھانے کے لیے  
 بلائے جاؤ، نہ ریز کر اس کے پکے کا انتظار کرتے رہے، ہاں جب بلائے  
 جاؤ تو حاضر ہو جایا کرو۔ وجہ کھانے کو منتظر ہو جاؤ، یہ نہیں کہ  
 بیٹھے باقی سے دل بہاؤ۔ شک میں نہ رہو کہ ایذا بخوشی وہ تمہارا  
 لحاظ رکھتے تھے اور اللہ حق فرماتے سے نہیں ٹھرتا اور جب تم ان سے  
 برے کی کوئی چیز مانگو تو برے کے باہر سے مانگو۔ اس میں زیادہ سہولت  
 ہے تمہارے دونوں اعدائے کے دلائل کی۔ وہ کہیں یہ حق نہیں کھنکھاتے  
 کہ ایسا وعدہ اور نہ کہ ان کے بعد بھی ان کی پیوری سے نکاح کرو۔ شک  
 یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے (آیت ۵۳)، کہا گیا ہے کہ لانا پکے  
 کا انتظار نہ ہے جیسے اتنا باقی اتنا قیامت میں خوب پکا لیا۔ نعلیٰ شامہ  
 مشکون قرینا اگر تمہارا اللہ کی صفت قرینہ تو مومنشہ کے  
 باعث قرینہ نہ رہنا ہو گا اللہ سے غرت نہ لے کر دیا جائے تو اس کی  
 صفت نہیں بدست کی بلکہ مومنشہ کی حقاہ ہرادی ملے گی اور یہ  
 لفظ واحد تشبیہ اور جمع میں اسی طرح ہے گا اور خواہ مومن

بعد کے ہوا یا مٹت

حضرت ائیں کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا :-  
 میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! آپ کی خدمت میں پہلے  
 کس سے ہر قسم کے آدمی حاضر ہوتے ہیں لہذا آپ روایح مطہرات  
 کو پر دے کا حکم فرمادیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ہر دے کا  
 حکم نازل فرمادیا۔

حضرت احمس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زبیب بن جراح سے نکاح کیا تو دوسرے کے لیے کوئی کر دیا۔ چنانچہ جب اس سے کھانا کھا چکے تو وہیں بیٹھ کر باتیں کرتے رہے گویا وہ یہیں رہنے کا اللہ کو کہتے ہیں اللہ کوئی ایسی کھڑی نہ ہوئے تاہم نہیں ایسا تھا۔ جب حضور نے یہ صورت حال دیکھی تو آپ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ دوسرے حضرات بھی کھڑے ہوئے لیکن ان افراد

فَلَمَّا رَأَىٰ خَلِيكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مِنْ قَامٍ  
وَقَعَدَ ثَلَاثَةً نَقِيرَ قَبَاةٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَسُدُّ خَدَّيْهِ إِذَا الْقَوْمُ جَلَسُوا ثُمَّ اتَّخَذَهُمْ  
قَامَرًا فَأَنطَلَقَتْ فَيَجُتُّ قَامُ خَيْرَتِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا فَجَاءَ  
حَتَّى دَخَلَ قَدْ هَبَّتْ أَدْخُلَ قَالَتِ الْيَحْيَابُ بَيْنِي  
وَبَيْنَهُ قَامَتِ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَقَدْ خَلَا  
بَيِّنَاتٍ النَّبِيِّ الْآيَةِ

۱۹۰۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ  
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ  
قَالَ أَسْبَنُ مَا لَكَ أَنَا أَخْبَرْتُكَ بِمَقَالَةِ  
الْآيَةِ الْيَحْيَابُ تَمَّ أَهْدِيَتْ رَيْبُ الْإِن  
تَسْلُو اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَعَهُ  
فِي الْبَيْتِ مَعَهُ طَعَامًا وَدَعَا الْقَوْمَ فَجَعَلُوا  
بِتَحَدُّوْنَ لِحَمَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُخْرِجُهُمْ بِرَجْمٍ وَهُمْ قَوْمٌ يَكْفُرُونَ قَامَتِ  
اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَقَدْ خَلَا  
النَّبِيُّ الْإِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ بِطَعَامٍ هَيْكَلًا خَلِيشِ  
إِنَّكَ إِلَى قَوْلِهِ مِنْ كَرَارٍ يَحْيَابُ قَطْعُ الْيَحْيَابِ  
وَقَامَ الْقَوْمُ

۱۹۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْقِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ  
بُئِيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَيْبٍ  
إِسْتَجَابَتْ بِخَيْرٍ وَنَجْمٍ فَارْتَمَتْ عَلَى الطَّعَامِ  
دَاعِيًا لِيَقْبَلُ قَوْمٌ مِمَّا كَانُوا دِيخَرُجُونَ ثُمَّ  
بُئِيَ قَوْمٌ مِمَّا كَانُوا دِيخَرُجُونَ قَدْ دَعَوْكَ  
حَتَّى مَا أَحَدٌ أَحَدًا أَدْعُوا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ  
مَا أَحَدٌ أَحَدًا أَدْعُوهُ قَالَ أَرَفَعُوا طَعَامَهُمْ  
بَقِيَ ثَلَاثَةٌ رَهْطٌ يَكْفُرُونَ فِي الْبَيْتِ فَخَرَجَ

پھر میری بیٹی نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ اللہ تشریف  
لے گئے تو دیکھا کہ وہ بیٹوں کی بیٹی ہو گئے ہیں۔ پھر جب وہ اللہ کو چلے گئے تو  
میں نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ وہ چلے گئے ہیں۔ پس  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اندر آپس سے میرے اور اپنے  
درمیان پردہ لٹکایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمادیا  
اے ایمان والو! انہی کے گھروں میں نہ جانا جب تک اجازت نہ مل  
جائے۔ مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ۔ نہ یوں کہ اس کے  
پکے کا انتظار کرتے رہو! (آیت ۵۳)۔

ابو قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا۔ وہ سورہ تمام لوگوں کی سمجھ کے لیے اس آیت کے شان نزول کا  
بجھنا زیادہ بہتر ہے جب حضرت زینب بنت جحش کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ہاں بھیج دیا گیا اور وہ گھر میں آپ کے پاس تھیں۔ پھر آپ نے دعوت  
دینے کی استدلالوں کو بتایا تو لوگ اگر مڑ گئے اور بائیں کوسٹ سے اس نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم باہر چلے جاتے پھر اللہ تشریف لے آتے لیکن وہ بیٹے  
ماتیں ہی کرتے رہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما  
دی کہ اے ایمان والو! انہی کے گھروں میں نہ جانا جب تک اجازت  
نہ مل جائے، مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ۔ نہ یوں کہ  
اس کے پکے کا انتظار کرتے رہو! ... (آیت ۵۳)۔  
پس پردہ لٹکا دیا گیا اور لوگ اللہ کو چلے گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حضرت زینب بنت جحش کو امیر کشت اللہ علیہا سے کیا۔ میں آپ نے  
مجھے سمجھا کہ لوگوں کو کھانے کے لیے بلاؤں میں میرے ساتھ کچھ حضرات  
لے جاتے تھے کہ چلے گئے۔ پھر کچھ حضرات لے کر آتے تھے کہ چلے گئے۔  
چنانچہ ایک مرتبہ ہمیں ملایا تاکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو چھو جائے۔ یہاں تک  
کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلام نہیں فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کھانا  
اٹھا کر رکھ دو۔ لیکن میں آدمی اس وقت بھی گھر میں بیٹھے ہوا تھا کہ وہ  
تھے۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل گئے اور حضرت عائشہ صدیقہ  
کے گھر سے میں تشریف لے گئے۔ آپ نے ان سے فرمایا اے ابی ہریرہ!

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ فَأُطْلِقَ إِلَى حَجْرَةٍ  
عَائِشَةَ فَقَالَ أَسَلَّمْتُ عَلَيْكَ وَأَهْلَ بَيْتِكَ وَرَحْمَةُ  
اللَّهِ عَلَيْكَ فَقَالَتْ وَرَحْمَةُكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ  
اللَّهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ  
فَقَتَرْتُ حَجْرَتِي بَيْنَ يَدَيْهِ فَكَانَ يَقُولُ لَنْ كَمَا  
يَقُولُ بَعَايَشَةُ وَيَقُولُ لَنْ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ  
ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَيْكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ فَأَدَا  
فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى الْبَيْتِ يَتَحَدَّثُونَ وَكَانَ الْيَتِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ شَوْبًا الْحَيَاةَ فَخَرَجَ  
مُطْلِقًا نَحْوَ حَجْرَةٍ عَائِشَةَ فَمَا أَدْرِي أَخْبَرْتَهُ  
أَوْ خَبَرَانِ الْقَوْمِ خَرَجُوا فَدَجَّحَ حَتَّى إِذَا دَخَلَ  
وَجَلَّ فِي أَسْفَلِ الْبَابِ دَاخِلُهُ وَأَخْرَى خَارِجُهُ  
أَرْنَى الْيَتْرِيَّةَ وَبَيْتَهُ وَأَنْزَلْتُ ابْنَةَ الْحِجَابِ -  
۱۹۰۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا جَمِيعٌ عَنْ أَبِي  
قَالِ أَوْ تَوَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
جَيْتَ بَنِي يَمْصُوبَ أُمِّ جَنْحِينَ فَأَشْبَهَ النَّاسَ  
خَدَّيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى حَجْرَةِ أَهْلِهِ الْمُسْلِمِينَ  
كَمَا كَانَ يَصْنَعُ مَبِيتَهُ بَيْنَهُ فَيَسْكُو عَلَيْهِمْ وَيَدْعُو  
لَهُمْ وَيَسْتَمِينُ عَلَيْهِمْ وَيَدْعُو لَهُمْ فَلَمَّا رَجَعَ  
إِلَى مَبِيتِهِ رَأَى رَجُلَيْنِ جَدْرِي بَيْنَهُمَا الْحَدِيثُ فَلَمَّا  
رَأَاهُمَا رَجَعَ عَنْ مَبِيتِهِ فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلَانِ يَتِيُّ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ عَنْ مَبِيتِهِ وَتَبَا مَسِيرَتِهِ  
فَمَا أَدْرِي أَمَا أَخْبَرْتَهُ بِحَدِّجٍ أَمْ أَخْبَرْتَهُ بِجَمْرٍ  
حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ دَارُ الْيَتْرِيَّةِ وَبَيْتُهُ وَ  
أَنْزَلْتُ ابْنَةَ الْحِجَابِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا  
يَحْيَى حَدَّثَنِي حَبِيبُ اللَّهِ أَنَّ النَّاسَ عَنِ الْمَدِينَةِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۱۹۰۵ - حَدَّثَنِي رَكِيقُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا

تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت انہوں نے جواب دیا۔ اور آپ پر بھی  
سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت آپ سے اپنی خود مطہر و کسا پایا اللہ تعالیٰ  
آپ کو جس میں برکت عطا فرمائے۔ پھر آپ بادی بادی اپنی تمام اذواج و خواتین کے  
پاس تشریف لے گئے اذان سے ہی فرماتے تھے جو حضرت عائشہ سے فرمایا  
تھا اور وہ بھی اسی طرح جواب عرض کرتی دینی میں طرح حضرت عائشہ  
اور دیگر نے جواب عرض کیا تھا۔ اسی کے بعد ہی یرم علی اللہ علیہ وسلم واپس  
لوٹ گئے تو دیکھا کہ دونوں بیٹھی گھڑی جیسے بوٹ باتیں کر رہی ہیں تو  
ایک پر مستہم فرسیدے تھے اور آپ باہر گئے ان اگر حضرت عائشہ کے گھر پہنچے  
پاس بیٹھ گئے تھے یا وہ نہیں باہر گھر میں نے باکر آپ کو بتایا کسی دفعہ میں نے کہ  
وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ چنانچہ آپ واپس تشریف لے گئے اور ابھی  
ایک قدم مبارک ہی اندر نہ کھا تھا اور وہ دو سوا باہر ہی  
تھا کہ میرے اور اپنے درمیان آپ نے پردہ لٹکادیا۔ اور  
اس وقت بعد سے کی آیت کا نزول ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ نکاح کیا تو عورت و میر کا  
اتھا ہر لایا چنانچہ لڑکے کوشت سے ٹکم سے پھر گئے پھر آپ اُتھات  
المرئیں کے مجھوں کی طرف نکلے جیسے کہ شب پران کی بج کو آپ کا مہون  
تھا۔ آپ نہیں سلام کرتے اور انہیں دعاؤں دیتے اور وہ بھی سلام و  
دعا کا جواب دیتیں۔ اسی کے بعد جب بیٹھتے تھے کہ بایں تشریفات  
ہاتے تو دو آدمیوں کو وہاں باتیں کرنے دیکھا۔ انہیں دیکھ کر آپ بھر سے  
واپس پوشیدہ گئے جب ان دونوں آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو  
کا شاعر آدمی سے واپس لوٹنے دیکھا تو وہ جلدی سے کھسک گئے یہ  
مجھے معلوم نہیں کہ ان دونوں کے چلے جانے کی باتیں میں نے آپ کو بتایا یا  
کسی اور شخص نے۔ پس آپ واپس گھر لوٹے یہاں تک کہ اللہ داخل ہو گئے  
پھر میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکادیا اور اس کے بعد پردے کی  
آیت نازل ہو گئی۔ ابن ابی مریم، یحییٰ، حمید نے حضرت  
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے کا حکم نازل









يُكَافَى اللَّهُ مَنَّهُ وَفَرَادَى قَاحِدًا وَ  
اِثْنَيْنِ التَّائِبِينَ التَّوَكُّلُ مِنَ الْآخِرَةِ إِلَى الْآخِرَةِ  
وَبَيْنَ مَا يَنْتَهَوْنَ مِنْ مَّالٍ أَوْ وَلَدٍ أَوْ زَوْجَةٍ  
يَأْتِيهِمْ بِأَشْيَاءٍ لَمْ يَحْسِبُوهُ لَهَا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ لَآتٍ  
كَالْجِرَابِ كَالْجَوَابَةِ مِنَ الْأَرْضِ مِنَ الْخَطِّ الْأَرْضِ  
قَالَ لَقَدْ أَطْلَقُوا الْعَرَبُ الشَّدِيدَ

باب كَقَوْلِهِ حَتَّى إِذَا تَرَفَعَ غَبَرُ  
قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ  
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ

۱۹۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ  
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ  
خَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ بِأَحْوَجَةٍ مَخْضَعًا نَافِعًا  
كَأَنَّهُ صَلْبٌ عَلَى صَفْرَاءٍ فَإِذَا أُنْزِلَ عَنْ  
قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ  
قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُ مُتَرَقِّيًا

لَسْمَعٍ وَمُتَرَقِّيًا السَّمْعُ كَمَا أَيْضًا فَوْقَ بَعْضٍ  
وَوَصَفَ سَمْعًا يُكَلِّمُ فَيَحْزَنُهَا وَبَدَّ سَبِيلَ  
أَصَابِعِهِمْ فَيَسْمَعُ أَلْفَةً فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ  
حَقْوَرِيْقِيَهَا عَلَى سَبِيلِ السَّاجِدِ أَوْ الْكَاهِنِ  
فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الْفِيهَا قَبْلَ أَنْ يُنْقِطَ رَدَّتْهَا  
أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يَدْرِكَهُ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةً  
كَذِبَةً فَيَقَالُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَسَا يُؤْمَرُ كَذَا  
وَكَذَا أَكْذَابًا فَيُصَدِّقُ بِتِلْكَ الْحِكْمَةِ  
الَّتِي سَمِعَ مِنَ السَّمَاءِ

بَابُ كَقَوْلِهِ إِنَّهُ هُوَ الْكَافِرُ  
بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ  
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

کرنے کی۔ مَنَّهُ فَرَادَى دو دو یا ایک ایک۔ التَّائِبِينَ  
آخرت سے دنیا کی طرف لوٹنا۔ التَّوَكُّلُ مَالٍ وَوَلَدٍ  
اور سامان کی جو زیست چاہیں۔ ابی عباس کا قول ہے  
کَالْجِرَابِ کَالْجَوَابَةِ مِنَ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْتِيهِمْ  
بِأَشْيَاءٍ لَمْ يَحْسِبُوهُ لَهَا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ لَآتٍ  
کَالْجِرَابِ کَالْجَوَابَةِ مِنَ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْتِيهِمْ  
بِأَشْيَاءٍ لَمْ يَحْسِبُوهُ لَهَا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ لَآتٍ  
قَالَ لَقَدْ أَطْلَقُوا الْعَرَبُ الشَّدِيدَ

حَقُّ إِذَا خَفِيَ عَنْ قُلُوبِهِمْ كَيْفَ تَسِيرُ  
یہاں کہ جب ان کے دلوں کی خبر نہ ہو تو فرمادی جاتی  
ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں (آیت ۲۳)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان پر کسی بات کا حکم فرماتا ہے تو آسمانی  
سے فرشتے یوں پدن کو پھر پھر پڑتے ہیں جیسے پتھر پڑنے کی  
جھنکار۔ یہاں کہ جب آسمان سے کچھ دنوں کی خبر نہ ہو تو فرمادی  
دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا بات فرمائی  
وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا وہی ہے نہ فرمائی (آیت ۲۳)۔  
پس انکی گفتگو کو سنی کہ وہ کچھ نہیں سننے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ  
اس طرح اپہلے ہوتے ہیں۔ چہ بچہ اس وقت سفیان بخاری نے  
یہی تفسیر کر مٹا اور اپنی نگلیوں کو دہریچے جوڑ کر دکھایا۔ اگر  
وہ ایک بات بھی سن پائیں تو فوراً اپنے پیچھے والے کو  
بتا دیتے ہیں اور وہ اپنے پیچھے والے کو یہاں تک کہ  
وہ بات حاد و گراہن کی زبان تک پہنچ جاتی ہے۔  
بعض اوقات پہلے شیطان کے دوسرے کے بتانے سے  
پہلے انکی جھگڑی اٹھتی ہے۔ کچھ وہ جھگڑی سے پہلے دوسرے کو تاجکا  
بوتلت۔ چہ بچہ انکی بات کے ساتھ سو جھوٹ اپنی طرف سے ملاتے  
ہیں۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم نے فلاں فلاں باتیں بتائی تھیں۔  
چنانچہ آسمان سے سنی ہوئی، انکی بات کے باوجود تصدیق کر دیتے ہیں۔

إِنَّهُ هُوَ الْكَافِرُ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ كَيْفَ تَسِيرُ  
یہاں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

بِمَحَمَّدٍ ثُمَّ خَاتِرٍ مِرْحَدٍ ثُمَّ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرَ بْنِ  
مَرْثَدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ أَدَامَتِ  
يَوْمَ فَقَالَ يَا صَبَاحَا فَاَجْتَمَعَتِ الْبَيْتُ قُرَيْشُ  
قَالُوا مَا لَكَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ تَوَاحُشَكُمْ أَنْ الْعَدُوَّ  
يُصَيِّحُكُمْ أَوْ يَمَسِّيَكُمْ أَمَا كُنْتُمْ تَصَدِّقُونِ  
قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيِ عَذَابِ  
شَدِيدٍ فَقَالَ أَبُو قُحَيْبٍ تَبَّ لَكَ إِلَهَذَا جَمَعْنَا  
فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبُوتَ يَدِ الْإِنِّ لَهَيْبٍ.

پھر محمدؐ کے خاتیرؓ مِرْحَدؓ کے مطابق آپؐ نے آواز دی: اے لوگو! فراد کو پہنچاؤ!  
یہ کسی کفر و کفر کے نام افراد آپؐ کے پاس آئے، پھر آپؐ نے ان سے کہا: کیا تم نے اس کے لیے  
نما یا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اگر آپؐ لوگوں سے یہ کہیں کہ دشمنی جمع ہو کر صبح یا شام  
کو آپؐ پر گزرتی ہے تو یہ ہیں تو کیا آپؐ مجھے کہا جائے کہ وہ سب کہا کیوں نہیں۔  
پھر آپؐ نے فرمایا: یہی تمہیں پہلے دلا ہوا ہمت و جذبہ گئے سے بھلائی ہے۔  
اس پر ان لوگوں نے کہا: ہلاک ہوئے کیا ہمیں اس لیے اکٹھا کیا  
ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ لہب نازل فرمادی کہ تبار  
ہو جائیں دو لہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تبار ہو ہی گیا۔ اُسے  
کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور ہو گیا۔

بِرَّكَهٖ  
مُفَضِّلٌ مِّنْ عَائِلِي سَوَادٍ خَتَمَ هُوَ

# پارہ ۲۰

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### باب الملائكة

قَالَ مُجَاهِدٌ: الْقَطْمِيرُ لِفَاعَةِ النَّوَاةِ مُنْقَلَةٌ  
مُنْقَلَةٌ وَقَالَ غَيْرُهُ: الْخَرُورُ بِالنَّوَاةِ مَعَ النَّسَبِ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْخَرُورُ بِاللَّيْلِ وَالشُّوْمُ بِالنَّهَارِ  
وَعَبَّاسٌ أَشَدُّ سَوَادَ الْعَرَبِ يَبِيبُ الشَّدِيدُ السَّوَادَ

### باب سورة ليس

قَالَ مُجَاهِدٌ: فَخَرْنَا مَا أَشَدَّ دُمْلًا حَسْرَةً لَعَلَّ  
الْعِبَادَ وَكَانَ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ إِسْتَهْرَ أَذْهُهُ بِالرُّسُلِ أَنْ  
كَذَبَكَ الْقَوْمَ لَا يَسْتَرْضَوْنَ أَحَدًا مِمَّا صَوَّرَ الْأَخِيرَ  
وَلَا يَلْبِغِي لَهَا ذَلِكَ سَابِقُ التَّهَارِ يَقْطَعُ لَبَابَ  
حَيْثُ يَتَّبِعُونَ نَسْلَهُمْ تَخْرِجُ أَحَدَهُمَا مِنْ الدَّهْرِ  
يَجْعَلُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ قَتْلِهِ مِنَ الْأَنْفِ أَمْرٍ  
فَيَكُونُ مَعْجُونُونَ جُنْدٌ مُخَصَّرٌ وَنَافِعٌ لِحَاكٍ  
وَيَكُونُ كَرْدُ عَنْ بَلَدِهِ مَتَا الشَّعْرُونَ الْمَوْقَرُ وَقَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ: هَذِهِ كَرْمٌ مَصَّاءٌ يَشْكُرُ يَشْكُرُونَ يَخْرُجُونَ  
مَرْقِدِنَا مَخْرَجِنَا أَحْصَيْنَا حَيْضَنَا مَكَاتِرُهُمْ  
وَمَكَاتِرُهُمْ وَاحِدٌ

### باب الشمس تجري لمستقر ذاك

### تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ

۱۹۱۳ هـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ اللَّهِ  
عَنْهُ قَالَ كُنْتُ الْيَقِينُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ دَسَمٌ فِي السَّجْدِ

سورة فاطر کی تفسیر  
مجاہد کا قول ہے کہ القطمیر کھجور کی گھنٹی کا چمکا۔ منقلہ لہی  
ہوئی۔ حسرہ کا قول کا خروور دن میں سونہ کی گرمی مابین مابین  
کا قول ہے کہ خروور رات کی گرمی اور الشوم دن کی گرمی کو  
کہتے ہیں۔ عباہیب بہت ہی سیاہ آٹھن ہیب سخت کال چہرہ۔

### سورة ليس کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ فخرنا سے مراد ہے ہم نے طاقت دی بنا  
حسرت سنی ایجاد ان لوگوں پر انہوں نے جو رسولوں سے  
نفاق کرتے ہیں ان کا ذکر کہ الفخر ایک مکمل معنی دوسرے کی  
بہتری کو سبب نہیں کہہ گی اور نہ یہ اس کے لائق ہے۔ سابق  
دونوں ایک دوسرے کے پیچھے رہتے ہیں کذا ہم ان میں  
سے ایک کو دوسرے سے نکالتے ہیں اور دونوں پست رہتے ہیں۔  
بن جلد جواب ہے۔ فیکون قرش و قمر جند مخصرون سب کے  
سے۔ حکمران سے منقول ہے کہ فسخن سے مراد ہے بھری  
ہمل۔ ابن عباس کا قول ہے طائر کثر تبارہ میسین یسکون  
نکل آئیگے۔ مرقدینا اپنے نکلنے کی جگہ کی احصیاء ہے نہ کہ  
خروج کیا ہے تاکہ ہم وہ مکااتر دونوں ہم معنی ہیں۔

### والشمس تجري لمستقر لها کی تفسیر

یہ مقرر فرمایا ہوا ہے اس کا جو غالب علم والا ہے۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
غروب آفتاب کے وقت مسجد نبوی کے اندر میں بنی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا۔ پس آپ نے منبر پر





بِهِ أَتَرَاتِ أَمْثَالُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْأَمْرُ  
أَنْقَرَتْ فِي الْبَيْدَةِ الْأَبْصَارُ الْبَصَرُ فِي أَمْرِ اللَّهِ  
حَبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ بَنِي مِنْ ذِكْرِ طَبَقٍ مَسْمُومٍ  
أَعْرَافُ الْحَيْلِ وَنَعْرَ اقْتِيهَا أَرَا صَفَادُ الْوَقَاتِ  
بَابُ ۱۸۸ هَبْ لِي مَالًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ  
يَعْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

۱۹۱۹ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا كُرْدُ  
وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنْ عَفِرْتُ مِنْ الْحَقِّ تَقَلَّتْ عَلَيَّ النَّارُ أَوْ  
كَلِمَةً نَحْوَهَا لَيَقْطَعَنَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَا مَكَرَنَّ اللَّهُ بِهِ  
وَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِبَةٍ مِنْ سَوَارِي سَجْدَةٍ فَقُلْتُ  
تُصَبِّحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ فَمَنْ كَرِهَ قَوْلَ أَبِي  
سَلِيمَانَ رَفِ هَبْ لِي مَالًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي  
قَالَ رُوِيَ عَنْهُ خَالِصًا

بَابُ ۱۸۹ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ

۱۹۲۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصَّفْحَى عَنْ قَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ حَقًّا  
يَعْنِي اللَّهُ مَسْخُورٌ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ  
عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ إِنَّهُ  
أَعْدُو فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللَّهُ  
أَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيُبَيِّنَ صِلَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ  
وَسَأَلَكُمْ عَنِ الدُّخَانِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

لَا أَبْصَارُ حَكَمُ اللَّهِ بِتِلْكَ كَمَا - حَبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ بَنِي  
فَقَدْ يَدَا مِنْ كَلِمَةٍ هَبْ لِي مَالًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ  
اورثا بخاری پر ملاحظہ فرمائیے رہے۔ اَلَا صَفَادُ  
پڑیاں۔

هَبْ لِي مَالًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي كِتَابُ التَّحْقِيقِ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر شہادت ایک شراعت ہے جو  
اگر مجھے چھوڑ دے گا یا ایسا ہی کرے اور فقط ارشاد فرمایا کہ وہ میری نافرمانی  
مستحق کردار ہے پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو نہ دیا۔  
چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ اسے مسجد کے متروک میں سے ایک ٹکڑے  
کے ساتھ باوجود مملکت کے لے آؤں تم سب اسے دیکھتے ہو مجھے  
اپنے بھائی حضرت سیدنا کی رعایت تھی کہ اس سے سب مجھے ایسی  
مملکت عطا فرما جو میرے لیے کوئی نہ ہو آیت ۲۵۱ مدح بن حبان روایت  
کارتی ہے کہ میری زمین و غار پر کر لیت گیا۔

وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

مَسْئُولٌ كَمَا بَيَّنَّ بے کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
فرمایا کہ اسے لوگوں کو تم میں سے کسی بات کا علم نہ ہو تو اسے کہے اور وہ بات  
جو تم سے کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کیونکہ یہ بھی علم کا حصہ  
ہے کہ جس بات کو آدمی نہ جانے اسے کہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا  
ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس میں کوئی حکم فرمایا  
کہ تم فرمادو میں اس قرآن پر تم سے اجازت مانگتا ہوں یا وہ لوگوں  
میں سے نہیں دیتا ہوں اور مجھے میں تم میں سے کسی بات کا علم  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اسلام کی طرف دعوت دی تو وہ





قَدْ قُتِلُوا أَوِ الْكُفْرُ أَوْ ذِكْرًا أَوْ الْكُفْرُ أَوْ ذِكْرًا  
مَعْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ الَّذِي قُتِلَ  
وَقَدْ عَمِلُوا إِلَيْهِ لِحَسَنٍ لَوْ تَعَيَّرْنَا أَزَلْنَا عِمَّا كَفَاةً  
فَقَالَ الَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا  
يَقُولُونَ النَّفْسَ النَّاطِقَةَ حَرَّمَ اللَّهُ الْإِيمَانَ الْحَقِّ وَلَا يَزُونَ  
وَنَزَلَ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ  
لَا تَقْتُلُوا مَنْ رَحِمَ اللَّهُ

بَابُ مَا قَدْ رَوَى اللَّهُ حَقَّ قَدِيرٍ

۱۹۲۱۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ

مَنْصُورٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ سَبْعُونَ مِنَ الْأَسْبَارِ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ  
إِنَّا نَجِدُ أَنَّ اللَّهَ يَجْعَلُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْ مَعْنَى  
إِصْبَعٍ وَالْأَرْضَ مِنْ مَعْنَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَةَ مِنْ مَعْنَى  
وَالْأَرْضَ مِنْ مَعْنَى إِصْبَعٍ وَمَا نَرَا نَحْلِقُ عَلَى إِصْبَعٍ  
فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بَدَتْ قَوَاجِدُهُ تَصْبِرُ يَقُولُ  
الْمُحَبِّثُ عَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا  
قَدْ رَوَى اللَّهُ حَقَّ قَدِيرٍ وَالْأَرْضُ بِجَمِيعِهَا قَبِضَةُ  
يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَالسَّمَوَاتُ قَطُوبُهَا حَتَّى يَمِيزَ بَيْنَهُمَا سَحَابَةٌ  
وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي

الْأَلَيْتُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ  
مُسَافِي عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ أَنَّ أَبَا  
هُرَيْرَةَ تَلَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ وَبَطْوَى السَّمَوَاتِ  
بِوَسْمِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَلَا أَلَمْ تَأْتِنَا مُلْكُ الْأَرْضِ  
بَابُ مَا قَدْ رَوَى اللَّهُ حَقَّ قَدِيرٍ  
السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ الْأَمْنُ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

لیکن ہمیں یہ معلوم ہو چاہے کہ بارے سے اتنے بارے گن ہوں گا  
کئی کفار ہر کتاب ۱۴ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: اور وہ جو اللہ  
کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پرستتے اور اس جان کو جس کی  
اشیوں نے مرگت رکھی تاقی قتل نہیں کرتے اور یہ کاری نہیں کرتے  
رسولہ الفرقان، آیت ۱۶۔ اللہ یہ آیت نازل فرمائی: ہم تم فرمائی  
اسے میرے بندہ جنہوں نے اپنی باوندی پر زیادتی کی اللہ کی رحمت  
کے نام سے یہود رسولہ الفرقان، آیت ۱۶۔

وَمَا قَدْ رَوَى اللَّهُ حَقَّ قَدِيرٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے  
یہود میں سے ایک عالم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں حاضر  
ہو کر کچھ لکھا ہے اسے لکھا ہے (قرینت میں) اپنے میں کہ اللہ تعالیٰ  
آسمانوں اور زمین کو اپنے انگلی میں رکھتا ہے زمینوں کو بھی اپنے  
انگلی میں رکھتا ہے کہ اپنے انگلی میں، پانی اللہ میں رکھی اپنے  
انگلی میں اور ساری مخلوق کو اپنے انگلی میں رکھتا ہے کہ زمین  
ابو شاہ میں ہو۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
میں کہ کونساں بارک نظر آئے گئے گویا یہ یہودی عالم کا تصدیق  
فرمائی تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت کا دست  
فرمائی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی سیما اس کا حق تعالیٰ کی رحمت  
کے دن سب زمینوں کو پیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے  
سب آسمان پیٹ دے گا میں گئے اللہ وہ ان کے شرک سے  
پاک ہو کر رہے۔ آیت ۱۶۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے  
ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین کو پیٹ دے گا اور  
آسمان کو پیٹ دے گا، پھر فرمائے گا: اور میں حقیقی  
بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ (آج) کہاں  
ہیں؟

وَمَا قَدْ رَوَى اللَّهُ حَقَّ قَدِيرٍ  
کی تفسیر ہو رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں حاضر  
ہو کر کچھ لکھا ہے اسے لکھا ہے (قرینت میں) اپنے میں کہ اللہ تعالیٰ

نُفَعَرُ بِهِ شَرِّ قَادِ أَهْلِ قَوْمٍ تَبْطَرُونَ  
 ۱۹۱۳ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ  
 بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَيْدُ الرَّحِيمِ زَكْرِيَّا عَنْ أَبِي  
 تَرَاوُدَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّا أَقْلُ مَنْ  
 يَرْفَعُ رَأْسَهُ بَعْدَ التَّغْيَةِ الْأَمْرِ فَإِنَّهُ أَلَا يَأْتِي  
 مُتَعَلِّقًا بِالْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكْذَبُكَ كَأَنَّمَا بَعْدَ  
 التَّغْيَةِ

۱۹۱۴ - حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَتِيبٍ حَدَّثَنَا أَبِي  
 قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ذَالِ سَبْعَتِ أَبَا صَالِحٍ  
 قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْأَعْمَشَيْنِ أَرْبَعُونَ قَوْلًا أَبَاهُمَا  
 أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ آيِدْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً  
 قَالَ آيِدْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ آيِدْتُ وَ  
 يَكُنْ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا عَجَبَ ذَنْبِهِ فِيهِ  
 يُرَكَّبُ الْخَلْقُ

### بَابُ الْمُؤْمِنِ

قَالَ مُحَمَّدٌ قَبْلَهُمَا مَنَازِلُ الشُّورِ وَ  
 يُقَالُ هَذَا هُوَ اسْمُ الْقَوْلِ شَرِيحٍ مِنْ إِيَّيْهِ أَدْنَى  
 الْعَبَسِيِّ

يُنَادِي كُلُّهُمْ حَرَمِيهِمْ وَالزُّمَرُ شَاخِرٌ  
 فَهَذَا تَلَا حَامِيَهُمْ قَبْلَ الشَّتِّ ثُمَّ

الْقَوْلُ اسْتَفْصَلُ دَاخِرِينَ خَاضِعِينَ  
 قَالَ لِحَامِدٍ إِلَى اللَّهِ أَهْلُ الْإِيمَانِ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ  
 يَتَّقِي الْوَقْنَ يُسْجِدُونَ كَرَفَدٍ بِهِمْ أَسْأَرُ  
 تَمْرُ حُرُونَ تَطْرُونَ وَكَانَ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ  
 يَذْكُرُ النَّارَ فَقَالَ رَبِّي لَمْ تَقْبَلِ النَّاسَ قُلْ  
 وَأَنَا أَقْبَلُ النَّاسَ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ  
 يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا

پاسے پھر وہ باز صوبہ پکڑا بیٹھا بھی دیکھتے ہوئے کھڑے رہا بیٹھا ایت (۱۹۱۳)  
 ہمارے شیخی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے فرمایا: جو شخص عہد پھرنے کے بعد میں اپنا سر  
 سب سے پہلے اٹھاؤں گا، تو دیکھوں گا کہ حضرت سرسری  
 علیہ السلام عرش اعلیٰ کو پکڑے ہوئے پہلے میں نہیں  
 کہ سب سے پہلے اسی حالت میں رہے یعنی سرسری ہی نہ ہوئے  
 یا عہد پھرنے کے بعد ہوش میں رہے سب سے پہلے آئے۔

ابو صالح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
 وہوں رضہ عہد پھرنے کے بعد میں چاہیں گا تو غصہ ہوگا لوگوں نے  
 حضرت ابو ہریرہ سے دریافت کیا کہ چاہیں دن کا؟ وہ فرماتے ہیں  
 کہ میں نے انکار کر دیا۔ لیکن نے پوچھا کیا چاہیں سال کا؟ وہ فرماتے ہیں کہ نہیں  
 میں نے انکار کر دیا لیکن نے پھر پوچھا کیا چاہیں ماہ کا؟ وہ فرماتے ہیں کہ نہیں  
 انکار کر دیا حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ انسان کی عمر کی ایک لمحہ کے برابر ہے  
 مگر اللہ کا عہد اس پر اس کی دوسری پیدائش مرتب فرمادے گا۔

سورۃ المؤمن کی تفسیر مجاہد کا قول ہے کہ اللہ مسلم  
 بطور مجاہد رکھتے تھے کہ اسے جیسے دیکھیں تو اس  
 کی ابتداء میں بھی یہی کہہ گیا ہے کہ شاید اس سورت کا نام  
 ہر جیسے شریح بن ابی اسحق جیسی نے کہا ہے۔

پہلے ہی نیزہ ہیں اللہ تاہم گرداں ہے یار  
 کاش! تو تاہم بڑھتا پیشتر یوسف سے

قَوْلُ اسْمِ كَرَمًا - دَاخِرِينَ ذَوِي دُخَارٍ حُرُولِ وَلَدِ الْجَلَدِ  
 کا قول ہے کہ انھوں نے مراد ایمان ہے لیکن نہ  
 دَعْوَةُ بَتِ کَمِ کی دعا قبول نہیں کر سکے تھے جَزْرُ جَنَمِ  
 کا انداز میں نہیں گئے تھے حُجُونِ اَزَلَتِ تَحْتِ واقف ہے کہ حضرت  
 علامہ ابن زید (تاجی) لوگوں کو جنم سے ڈرار سے تھے ایک آدمی نے  
 کہا کہ آپ لوگوں کو نہ میرے کہہ رہے ہیں بہز یا کیا میں لوگوں کو  
 تاہم نور ایسی کر سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے اسے میرے

مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَ يَقُولُ وَأَنْتَ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَهْلُ  
التَّوْبَةِ وَلَيْسَتْ كُفْرُ يُجِزُونَ أَنْ تَبْتَغُوا بِهَا لَحْظَةً عَلَى  
عَصَا وَبِئْسَ أَعْمَالُ الْكُفَرِ وَأَقَامَا بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَشِّرًا بِآيَاتِ الْجَمَّةِ يَمْنُ أَطْلَعَهُ  
وَمُنْذِرًا بِآيَاتِ النَّارِ مِنْ عَصَاهُ

۱۹۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي  
يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ  
الْقَبْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُزْرَةَ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ قَدِمْتُ  
لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَخْبَرَنِي بِأَسَدِي مَا  
صَنَعَ النَّبِيُّ كَذَلِكَ بِرَسُولٍ نَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ بَدِئًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي  
بِفَنَاءِ الْكَعْبَةِ إِذَا أَقْبَلَ عُقْبَةُ ابْنِ أَبِي مُعِيْهِ فَأَخَذَ  
بِمَنْكِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ  
تَوَحَّهَ فِي عُقْبَةٍ فَخَصَّه خُفًا شَدِيدًا فَأَقْبَلَ  
أَبُو مُعِيْهِ فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ وَدَقَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ  
رَبِّيَ اللَّهُ وَذَكَرَ جَاهَهُ كُفْرًا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ

### بَابُ حَمْدِ الشَّجْدَةِ

وَقَالَ طَاوُسٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ امْتِنَا أَهْلًا  
أَعْلِيًّا قَالَتْ أَيْتَانَا لِيُعْمِدَ عَلِيًّا قَالَتْ أَيْتَانَا  
عَنْ مَجِيدٍ قَالَ قَالَ نَجِيلٌ لِبْنِ عَبَّاسٍ إِنِّي أَجِدُ  
فِي الْقُرْآنِ أَشْيَاءَ تَخْتَلِفُ عَلَيَّ قَالَ فَلَا أَتَبَّ  
بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ  
عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهُ خَدِيحًا  
وَقَبْلًا كَمَا مَشَرُ كَيْفَ فَقَدْ كَتَمُوا فِي هَذِهِ الْأَيَّةِ  
وَقَالَ أَيْمُ السَّمَاءِ مَتَاهَا إِلَى قَوْلِهِ دَحَاهَا فَذَكَرَ  
سَخَطُ السَّمَاءِ وَقَبْلُ خَلْقِ الْأَرْضِ كَمَا قَالَ تَكُونُ

بِئْسَ أَعْمَالُ الْكُفَرِ وَأَقَامَا بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبَشِّرًا بِآيَاتِ الْجَمَّةِ يَمْنُ أَطْلَعَهُ  
وَمُنْذِرًا بِآيَاتِ النَّارِ مِنْ عَصَاهُ

عزیر بن عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ مجھے یہ قرآن مجید کی تفسیر میں  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے سخت  
سورہ کی کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ سورہ اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم ایک بندہ محسن کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے، تو  
عزیر بن ابی صریح آگے بڑھا اور اس سے رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو درش میں مبارک سے پکڑ کر اپنا  
پکڑا آپ کی مبارک گردن میں ڈالا اور چوری حالت کے  
ساتھ آپ کا گلا گھونٹنے لگا۔ پس حضرت ابوبکر آگے  
بڑھے اور اسے (عزیر) کندھے سے پکڑ کر رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پرے ہٹایا اور فرمایا کہ کیا  
تم ایسے آدمی کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور وہ  
تمہارے پس آنے والے کی طرف سے واضح نشانیاں دے کر آیا ہے۔

### سورۃ حجر الشجدة کی تفسیر

طائوس کا قول ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہا کہ میں قرآن کریم میں بعض ایسی چیزیں پاتا ہوں جو مجھے ایک درویش  
سے مختلف نظر آتی ہیں مثلاً اللہ فلا کتاب بینہم یومئذین ولا یسألون  
(۱) وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ (۲) وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهُ خَدِيحًا (۳)  
وَقَبْلًا كَمَا مَشَرُ كَيْفَ فَقَدْ كَتَمُوا فِي هَذِهِ الْأَيَّةِ (۴) اس آیت میں انہوں نے  
حقیقت چھپائی ہے (۵) اور فرمایا اے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
پس اس میں آسمان کی پیدائش کو زمین کی پیدائش سے پہلے ذکر فرمایا

طَرَفَيْنِ. قَدْ كَرَفِي هَذِهِ خَلَقَ الْأَرْضَ قَبْلَ  
السَّمَاءِ. وَقَالَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا. عَزَّ وَجَلَّ  
حِكْمًا سَمِعًا بِصِفَرِ أَحْكَامِهِ كَانَ تَكْرُمُ مَعْنَى فَقَالَ  
فَلَا أَسَابَ بَيْنَهُمْ فِي الْفِتْنَةِ الْأُولَى كَرَفِي سَفَعُوا  
فِي الضُّمُورِ فَصَبَحَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ  
إِلَهُ مَنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَا أَسَابَ بَيْنَهُمْ عَمْدَ ذَلِكَ  
وَلَا يَتَسَاءَلُونَ كَرَفِي الْفِتْنَةِ الْآخِرَةِ لَا يَجْرَوْنَ قَبْلَ  
بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ وَأَمَّا قَوْلُهُ مَا لَنَا  
مُشْرِكِينَ وَلَا يَتَكَبَّرُونَ اللَّهُ فَإِنَّ اللَّهَ يُغْفِرُ بِغَفْلٍ  
الْإِحْلَاصِ ذُو بَهْمٍ وَقَالَ الْمُشْرِكِينَ تَعَالَوْا  
تَقُولُ لَمْ يَكُنْ مُشْرِكِينَ فَخَتَمَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَتَقُولُ  
أَيُّدِيهِمْ فَيَعْتَدُ ذَلِكَ عُرْفَ أَنْ اللَّهَ لَا يَذَنُّهُمْ حَيْثُ شَاءَ  
وَيَعْتَدُ هَ يُؤَذُّ الدِّينَ كَفَرُوا وَاللَّيْلَةَ وَحَقَّقَ الْأَرْضَ  
فِي يَوْمَيْنِ فَخَرَقَ السَّمَاءَ تَقَرَّاسَتُ إِلَى السَّمَاءِ  
فَسَوَّاهُنَّ فِي يَوْمَيْنِ أَحَدَيْنِ فَخَرَقَ الْأَرْضَ  
وَمَحْوَاهَا أَنْ أُخْرِجَ مِنْهَا الْمَاءَ وَالسَّحَابَ وَخَلَقَ  
الْحَبَّالَ وَالْجَمَالَ وَالْأَكَاكِمَ وَبَيْنَهُمَا فِي يَوْمَيْنِ  
أُخْرَيْنِ قَدْ لَيْكَ قَوْلُهُ دَحَاهَا وَقَوْلُهُ خَلَقَ الْأَرْضَ  
فِي يَوْمَيْنِ فَجَعَلَتْ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا مِنْ شَيْءٍ مِمَّا رَزَقْنَاهُ  
أَيَّامَ وَخَلَقَتِ السَّمَوَاتِ فِي يَوْمَيْنِ وَكَانَ اللَّهُ  
غَفُورًا رَحِيمًا نَفْسُهُ ذَلِكَ. وَذَلِكَ قَوْلُهُ أَيْ  
لَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَزَلْ دَحِيثًا إِلَّا  
أَصَابَ يَوْمَ أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ فَلَا يَخْتَلِفُ عَيْنُكَ  
الْقُرْآنُ فَإِنَّ كَلَامَيْنِ عِنْدَ اللَّهِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ مَسْرُودٌ  
مَحْسُومٌ أَقْوَاهَا أَرَمَ أَهْمًا فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرًا  
مِقَامًا وَمَرْبٍ نَجَسَاتٍ فَشَارِيَهُمْ وَفِيهِمْ نَجَسَاتٍ  
فَرَنَاءَ تَسْتَلُّ عَلَيْهِمُ السَّلَاطِيكُ عَمْدَ الْعَرَبِ  
أَهْتَرَمَتْ بِالْقَبَابِ. وَرَبِّتْ إِنْ تَقَعَتْ. وَقَالَ  
عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَكْثَرِ مَا جِئْتَ تَطْلُمُ لِيَقُولَنَّ هَذَا لِي

اس آیت میں آسمان کی پیدائش کا زمین کی پیدائش سے پہلے ذکر  
فرمایا ہے۔ اور فرمایا کہ خدا غفور رحیم ہے۔ عَزَّ وَجَلَّ  
بصیرتاً گویا کہ زمانہ ماضی میں ایسا تھا جو کئی گزری بہت بری پس  
اسی سے جو با فرمایا اس قدر کتاب چشم یہ پہلی دفعہ صریحاً پھر کئے  
کے وقت کی بات ہے پھر وہ بارہ صمد پھر نکال جائیگا تو سب  
پیش ہوا میں جو آسمان اور زمین میں ہیں پھر جس کو اشرار ہے  
ہند اقل کتاب چشم جند دیکھ نہ لیتا ثبوت رسل و مفصل بات  
ہے، پھر سب صریح و صریح پھر نکال جائیگا۔ قَبْلَ تَعْلَمُ تَعْلَمُ تَعْلَمُ  
یَتَسَاءَلُونَ کا ماں ہوگا۔ عَمْدَ دَانِ کا یہ کہنا کہ وہاں کائنات میں کائنات اور کائنات  
یَتَكَبَّرُونَ تَعْلَمُ حَقِیقاً کا معاملہ، تو یقیناً اشرار نے اہل میں دلوں کے  
گناہ بخش دے گا تو سرگین کہیں گے کہ آدم بھی کہہ دیا کہ ہم  
مشرک نہیں کیا کرتے تھے، پس ان میں سے ہر ایک کے منہ پر  
سہر لگا دی جائے گی تو ان کے ہاتھ بولیں گے پھر اس وقت  
سب جان لیں گے کہ خدا سے کوئی بات چھٹی نہیں جا سکتی ایسی  
ہی وقت یوذا ایدین کفر و التمسک ہو کر کہہ دے کہ حق لا ادری  
فِي يَوْمَيْنِ پھر آسمان کو پیدا فرمایا پھر آسمان کی طرف تھک گیا اور  
انہیں تھک دے صمد میں برابر کیا۔ پھر زمین کو پیدا کیا اور اس کا  
پیدا کیا ہے کہانی اور پہلے کی جگہیں اس سے نکالیں اور پہلے  
پہلے ابانہ و رفیع ہو کر کہ وہ نظر کے درمیان ہیں دوسرے تھک دے  
میں پیدا فرمائے اس سے فرمایا ہے وَحَاقًا اور یہ جو فرمایا ہے  
کہ زمین کو تھک دے میں پیدا فرمایا ایسی زمین کو اور جو کہ اس میں  
ہے انہیں پھر صمد میں پیدا فرمایا گیا جبکہ آسمان کو تھک دے میں پیدا  
فرمایا گیا اور یہ جو اشرار نے فرمایا ہے کہ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا  
رَحِيمًا یہ اس نے اپنی توفیق فرمائی ہے یہاں اشرار ہے اور ہمیشہ  
اسی طرح ہے کہ خدا تھک دے جس چیز کا ادارہ فرمایا ہے وہ اسی  
طرح ہو جاتی ہے لہذا اس میں قرآن مجید میں عیناً ہے کیونکہ سب  
کہ فرمایا کہ سب ہے اور تھک دے کہ سب ہے کہ مَعْنَى  
تھک دے کہ اس طرح ہے أَقْوَاهَا اس کی صفی فی کلِّ مَحَاقٍ  
أَمْرًا ہر آسمان میں اسی کا حکم کار فرما ہے نَجَسَاتٍ مَعْنَى







رَبِّهِ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اجْتَمِعُوا عِنْدَ الْبَيْتِ فَمَرُّوا  
وَقَفُّوا أَوْ تَقِيفَانِ وَفَرَّ شَيْءٌ كَثِيرٌ فَتَحَمَّ طَوْدُهُمْ  
فَلَيْلَةً يَتَمُّ فَلَظِيهِمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اتَّوَدُّ أَنْ  
يَكُونَ بَيْنَهُمْ مَا لَقَوْلُ يَقَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِذَا حَمَرْنَا  
وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَحْمَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ: إِنْ كَانَ يَسْمَعُ  
إِذَا أَحْمَرْنَا كَمَا تَسْمَعُ إِذَا أَحْمَيْنَا فَاتَّزَلَهُ اللَّهُ  
عَنْ وَجْهِهِ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَبِيرُونَ أَنْ يَتَّهَدَ  
عَيْنَكُمْ سَتُحَكِّمُ وَلَا أَفْصَارَكُمْ وَلَا خُلُودَكُمْ الْآيَةُ  
وَكَانَ سَفِيكَانَ بِحَدِّ شَيْءٍ هَذَا أَقْبَلُ حَدَّثَنَا مَتَّوْرٌ  
مَنْصُورٌ وَأَبْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَأَوْحَمِيْدٌ أَحَدُهُمْ أَوْ  
الْثَنَانِ مِنْهُمْ ثُمَّ ثَبَتَ عَلَى مَنْصُورٍ وَتَرَكَ ذَلِكَ  
مَرَّةً أُخْرَى وَاجِدَةً

باب فَاِنْ يَصْبِرْ اَفَلَا تَرْجُوْهُ لِمِ  
الْاَيَةِ

١٩٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ  
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الشَّوَيْبِ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْمُورٌ  
عَنْ جُبَايَه عَنْ أَبِي مَعْمُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَايَه .

بَابُ حَرْعِ عَسَقٍ  
وَيَذْكُرُ عَيْنَ ابْنِ عَقَابٍ عَقِيلاً لَا يَذْكُرُ  
مِنْ أَمْرٍ أَلْقَى الْقُرْآنَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَذْكُرُ  
فِيهِ نَسْلٌ بَعْدَ نَسْلٍ لِحَاجَةِ مَيْتِنَا لِحُضُومَةٍ  
طَرَفِ حَيْحِي فَرِيْلٍ وَقَالَ عَدِيْرُهُ قِيْلَتُنْ نَقِيْلَكُ  
عَلَى ظَهْرِهِ يَتَحَدَّثُ كُنْ وَكَأَيُّ حَبِيْرَيْنِ فِي الْبَحْرِ شَرَعُوا  
أَمْسَدَعُوا-

باب ٢٩. أَلَا الْمُؤَدَّةُ فِي الْقَرْيَةِ  
١٩٢٤. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَجِيَّةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ طَارُوسًا عَنْ أَبِي عَدِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ قَوْلِهِ أَلَا الْمُؤَدَّةُ فِي الْقَرْيَةِ فَقَالَ

کے پاس اکٹھے ہوئے۔ انکی تہذیبی سہولتوں سے چھوٹی چوٹی تھیں لیکن وہی  
مگر جو جو سے ملتی تھیں ان میں سے ایک نے کہا کہ کیا آپ کچھ خیال میں  
مشرقی ممالک جہاں باتوں کو سننا ہے؟ وہ دوسرے نے کہا، جب ہم اپنی اواز  
سے بہتے ہیں تو سن لیتا ہے اور جب آہستہ بولتے ہیں تو نہیں سنا سکتے۔  
نے کہا جب وہ جہاں اپنی اواز کو سننا ہے تو کبھی آواز کو بھی سن لیتا ہے  
میں پر، خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے: "اور تم اس سے کہیں بچو  
کہ جانتے کہ تم یہ گویا وہی تمہارے کان میں آواز دے گا۔" لیکن یہ  
کہا نہیں۔ لیکن تم یہ جگہ جیسے تھے کہ مشرقی ممالک سے بہت سے کم  
نہیں جانتا۔ آیت ۱۲۲ - سنیاں ہم سے یہ حدیث بیان  
کرتے وقت منصور یا ابن حجر یا مختار میں سے ایک یا دو  
سے روایت کیا کرتے لیکن پھر منصور پر قائم ہو گئے اور کئی دفعہ  
دوسروں کو یاد کر دیا۔

فَإِنْ يُصِيبُ ذَا الْقُرْبَىٰ مَشْوَىٰ تَبَيَّنَ لَهُ الْفُتُورُ

ملفوظات علیٰ یحییٰ اسفندیاری، مکتبہ المجاہد، البرصہ نے  
حضرت عبد اللہ بن سعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مشکوٰۃ کے  
مطابق روایت کیا ہے۔

ابن عباس سے منقول ہے کہ یقیناً وہ عورت جو پھر نہ  
جئے۔ رُوْحَانِیْنِ اُنْیَا قرآن مجید۔ جہاں کا قول ہے کہ یَدْرُوْهُ کُفْرٌ  
یقیناً ایک نسل کے بعد دوسری نسل لَحَاجَّۃً بَیِّنًا کر لے  
حکمران رہتی نہیں۔ حُرُوفِ حَقِیْقَہ نظر پاکر۔ دوسرے کا قول ہے  
قَبْطَلْنِ رَدَّ اَیْذِ عَلٰی ظَہِرِہٖ حرکت کرنا لیکن دریا میں نہ  
پلنا شَرِّ عَذَابِ اَبْدَالِہٖ طرح ڈالنے۔

اَللّٰهُمَّ ذَا فِي الْقُرْبَانِ تَقْسِيرُ  
 ملاؤں کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما  
 سے آیت اَللّٰهُمَّ ذَا فِي الْقُرْبَانِ . . . آیت ۴۴  
 بارے میں پوچھا گیا تو سعید بن جبیر نے (جوابی) کہا کہ اس سے  
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مراد ہے حضرت ابن عباس

سے فرمایا کہ تم نے جہی کی ہے بیشک قریش کی کوئی شاخ  
ایسی نہ تھی جس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت  
رشتہ داری نہ ہو۔ لہذا آپ نے ان سے فرمایا کہ تم میں میرے  
اور اپنے درمیان اس رشتہ داری کا لحاظ تو رکھنا  
چاہیے۔

### سورۃ الزخرف کی تفسیر

باجہ کا قول ہے کہ علی اُمّیۃ یاں علی اکام کے معنی میں ہے  
اللہ جلّ جلالہ اس کی تفسیر یوں کیا انہیں یہ گمان ہے کہ جم  
ان کی پروردگار ہیں، مگر وہ اللہ کے گنہگار ہیں، جن کا جس  
کا قول ہے کہ تولا ان یكون الناس امة واحدة سے مراد  
ہے کہ اگر تمام لوگوں کے لئے پروردگار نہ ہوتا تو ان کے گنہگار  
کی جہتیں اور سزا میں ہم سب کے برابر ہوتے، اللہ کے تاج رنگت ہونے  
کے ہر تے مقربین نزد اسے۔ سترنا ہیں فقہ دلیا۔  
یعنی انہا پر جسے باجہ کا قول ہے انصاف عنک الذکر  
کہ تم قرآن لیکر جھٹلاتے رہو اور ہم تمہیں نرا بے نیکی۔ ومعنی کل  
الاولین یہوں کو طریقہ۔ مثلاً بنی ہاشم پر ہم قابو نہ کرتے۔  
بعضا فی الجہل یہی تھے انہیں خدا کا دلائل ظہر آیا یہ کیا حکم کیا  
ہر وقت شاء الرحمن ما عبدنا اھو یعنی بتوں کو۔ مانتے بدلتے  
منہ جہم بت کہ نہیں جانتے۔ فی توفیق اس کی اولاد میں۔  
معتزین ساتھ چلتے ہیں۔ سلفا عمر مطلق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی امت کے کلمہ کے امتوں فرعون اور اس کے ہم قوم ہیں  
شمارا ان عبرت۔ فبعد ذل ان پہلے گئے شہر ہوں۔  
شعق ہونے والے سؤل العابدین سب سے پہلا ایمان والا  
ایسی بڑا ہے فیتا عبد ذل اہل عرب بڑا اور کبیری اولیٰ تعلق کے  
سے متعلق کرتے ہیں اللہ آؤ اور اللہ آؤ۔ دونوں واحد تثنیہ  
جمع اور مذکر مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتے ہیں بڑا اور  
کے تعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ مصدر ہے اگر جرح  
کہیں تو تثنیہ کے لئے تثنیہ اور جمع تثنیہ ہر گز اللہ  
یہ عبد اللہ بن سہول قرأت میں تثنیہ ہے الزخرفی تولا

سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ قُرَيْشِي آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَخْتَصُّ لِنَفْسِهِ صَفِيَّ اللَّهِ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَرَيْنِ يَطْرُقُ مِنْ قُرَيْشٍ لَا حَالُ لَهُ  
فِيهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ إِنْ تَصِلُوا هَاهُنَا يَبِيْ وَيَبِيْكُمْ  
مِنْ الْقَرَابَةِ.

### بَابُ حَمْدِ الزَّخْرِفِ

وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَلَى أُمَّةٍ عَلَى أُمَّةٍ. وَبَيَّنَّ  
يَا رَبِّ تَقْبِيْرًا. أَيْحَسِبُونَ أَنْ لَا تَسْمَعُ بَشَرَهُمْ  
لَجْوَاهُمْ وَلَا تَسْمَعُ قِيْلًا هُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ  
لَوْ أَنَّ تَكُونُ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَوَلَانِ جَعَلَ  
لِنَاسٍ كَلَامًا تَعَارًا لَجَعَلَتْ يَسْمَعُ أَلْفًا يَسْمَعُ  
مِنْ فَضْلِهِ وَمَعَارِ مِنْ فَضْلِهِ وَهِيَ دَرْسٌ وَسُورٌ  
فِيصْنَعُ مَقَرِّ يَنْ مِطْبَقِيْنَ أَسْمَعُونَ أَسْمَعُونَ  
يَعْنِي وَيَعْنِي وَقَالَ مُحَمَّدٌ أَمَضْرَبٌ عَنْكَ الذِّكْرُ  
أَفِي تَكْدِي بَوْنِ بِالْقُرْآنِ فَكَلَامًا تَقْبُونَ عَلَيْهِ وَمَعْنَى  
مَثَلُ الْأَوَّلَيْنِ سُنَّةُ الْأَوَّلَيْنِ مَقَرِّ يَنْ يَنْ  
وَالْجَلِيلُ وَالْبَعَالُ وَالْحَمِيْرُ يَنْشَأُ فِي الْحَبِيْلَةِ الْخَارِي  
جَعَلَتْهُمُ يَلْرَحْمَنِ وَيَدُ أَفْئِدَةٍ مَحْسُورٌ لَوْ شَاءَ  
الرَّحْمَنُ مَا عَبَدْنَا هُمْ يَبْنُونَ الْأَوَّلَاتِ يَقُولُ اللَّهُ  
تَعَالَى مَا لَكُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ أَيْ الْأَوَّلَاتِ إِنَّهُمْ لَا  
يَعْلَمُونَ فِي تَوْفِيْقِهِ وَلَيْسَ مَقَرِّ يَنْ يَنْشَأُونَ  
مَعًا سَلَفًا قَوْمٌ فَرَعُونَ سَلَفًا لَكْفًا أُمَّةٌ مُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَلَائِكَةُ يَصِدُّ وَنَ  
يَصْنَعُونَ. مَبْرُحُونَ. مَجْبُحُونَ. أَقُولُ الْعَابِدِينَ  
أَقُولُ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي بَرَاءٌ مِمَّا تَقْبِيْ وَنَ هُمْ  
تَقُولُ تَحْنُ مِنْكَ الْتَرَاءُ وَالْخَلَاءُ وَالْوَحِيدُ  
الْأَوَّلَاتِ وَالْجَمِيْعُ مِنَ الْمَذْكُورِ وَالْمَوْثِقُ يَقَالُ فِيهِ  
بَرَاءٌ يَدْنُهُ مَصْنَعٌ. وَلَوْ قَالَ بَرِيْ لَيَقْبَلُ الْأَوَّلَاتِ  
مَبْرِيْانَ فِي الْجَمِيْعِ مَبْرِيْونَ. وَقَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ إِنِّي

تَرَىٰ بِالنُّجُودِ وَالنُّجُودِ الذَّهَبَ مَدَائِكُهُ  
يَخْتَفُونَ يَخْتَفُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا  
بَابُ وَنَادُوا يَا مَلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا  
رُبُّكَ الْآيَةَ

۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ سَهْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ غَيْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ  
بْنِ يَعْقُوبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى النَّاسِ وَنَادُوا يَا مَلِكُ لِيَقْضِ  
عَلَيْنَا رُبُّكَ وَقَالَ قَتَادَةُ مَثَلُ يَلَّاحِدِينَ يَعْطَى فَعَلَّ  
عَبْدُهُ مُقَرَّبِينَ مِنْ بَطْنٍ يُقَالُ فَعَلَّ مُقَرَّبِينَ  
يُعَلِّبُ ضَابِطُهُ وَالْأَكْرَابُ الْهَبَاءُ يُقَالُ لَوْنٌ لَا  
تَعْرِجُ لِمَا أَقْبَلَ الْعَالِيَيْنَ أَيْ مَا كَانَ حَيَاتِهِ أَوَّلَ  
الْأَعْيُنِ وَهَذَا لَفْظٌ رَجُلٌ عَابِدٌ وَعَبْدٌ وَفَرَّ  
عَوْدًا لَدَيْهِ وَقَالَ الزَّمَلِيُّ بَابُ يُقَالُ أَقْبَلَ الْعَالِيَيْنَ  
لُعَابِدِينَ مِنْ عِبْدٍ يُعْبَدُ وَقَالَ قَتَادَةُ فِي أَمِّ الْكَلْبِ  
بُحْلُو الْكِتَابِ أَصْلُ الْكِتَابِ أَهْضِمَ بَعْضَكُمْ لِدُكْرٍ  
صَفْحًا إِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُسْرِفِينَ مُسْرِفِينَ وَدَلِيلُهُ  
لَوَاتُ هَذَا الْقُرْآنُ رُفِعَ حَيْثُ سَادَهُ أَوَّلُ هَذَا  
الْأَمَةِ يَهْلِكُوا فَاهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ بِكُفْرِهِمْ وَمَقَرَّ  
مَثَلُ الْآذِلِينَ عَقُوبَةُ الْآزِلِينَ جَزَاءُ الْعِدْلَى  
بَابُ الدُّخَانِ

وَقَالَ جَاهِدُ دَهْوًا طَرِيقًا يَسْلُكُ النَّاسُ  
عَلَى مَنْ بَيْنَ طَهْرِيَّةٍ فَاعْتَمُوا إِذْ قَعُوا - وَ  
نَادَوْا هُمْ بِحُجْرٍ أَكْثَرًا هُمْ حُجْرٌ أَيْ سَاعِدٌ رِيحًا  
الْقُرْفُ تَرْجُمُونَ الْقَتْلُ دَهْوًا سَاكِنًا  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَالْعَهْلِ أَسْوَدُ كَالْعَهْلِ الرَّثِي  
وَقَالَ غَيْرُهُ تَبِعَ مُلُوكَ الْيَمِينِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ  
يُسَبِّحُ تَبْعًا لَدُنْهُ يَتَّبِعُ صَاحِبَهُ وَنُظِّلُ يَسْتَفِي  
تَبِعَ يَلْتَمِسُ يَلْتَمِسُ الشَّمْسَ

الْمَلِكُ يَخْتَفُونَ خَرِشْتِ اَيْكِدْ دَرَسْ كے پیچھے آتے  
ہیں

وَنَادُوا يَا مَلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رُبُّكَ كِ تفسیر

حضرت یحییٰ بن اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا  
ہوئے سنا۔ یا مَلِکُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رُبُّكَ اور تارہ کاتوں ہے  
کہ مثلاً یلَّاحِدِیْنَ میں مثل سے نصیحت مراد ہے اور سہ ماہیوں سے  
مُقَرَّبِیْنَ تھو میں دے رہے ہیں کہ تاپ کے قُذُوفِ مَغْنَمِ  
یَعْلَبِ یعنی فلاں فلاں پر تیرا کتاب ہے اُرَاکُوْا ابَ جَیْرُکُمْ کے رُکْ  
أَوَّلُ الْعَالَمِیْنَ پر کوئی نہ کہ اللہ سے نہیں لڑا ہے یہاں اللہ  
کو عزت دیا میں ہیں یہ سب طرح پر جاتا ہے یعنی رَجُلٌ عَابِدٌ اور عِبْدٌ  
اور حضرت ابن مسعود کی قرأت میں پڑا ہے وَقَالَ الزَّمَلِيُّ بَابُ  
يُقَالُ أَقْبَلَ الْعَالَمِیْنَ اس میں الْعَالَمِیْنَ سے مراد اللہ کا کرنا ہے  
ہیں اور یہ عِبْدٌ یَعْبُدُ سے ہے تکرار کا قول ہے کہ اَلْأَنْبِیَاءُ  
سے ساری کتاب یا اصل کتاب مراد ہے اَهْضِمَ بَعْضَكُمْ لِدُكْرٍ  
صَفْحًا إِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُسْرِفِیْنَ میں مُسْرِفِیْنَ سے مراد  
مشرکوں میں خفاک قسم جس طرح ابتدا میں لوگوں نے قرآن کریم کو کلمہ  
کیا تھا اگر یہ اٹھایا تو ہم پاک ہو گئے ہر گز نہ اَشَدَّ مِنْهُمْ  
نُظِّلُ اَوْ مَقَرَّ مَثَلُ الْآذِلِیْنَ سے لوگوں پر ہذا باب سے عَوْدًا بِلَا رُکُوعٍ  
سورۃ الدخان کی تفسیر

بَابُ الْقَوْلِ ہے کہ دھواں سے غلکی کا راستہ مراد ہے عَلَى الْعَالَمِیْنَ  
سے پیچھے تمام لوگ مراد ہیں فَاعْتَمُوا پر ہے طَارُوا وَنَادَوْا  
بِحُجْرٍ یعنی طری آسمانوں والی طری محض سے پہنچنے کا لفظ ہے کہ  
کہا یا ہوا آسمانوں کو غیرہ کریں تَرْجُمُونَ قُلْ كُنَّا نَقُولُ  
سُکْرَتِ اِخْتِلَافِیْنَ جہاں کا قول ہے کہ کَالْعَهْلِ لِبِ سَاہ  
جوئی کی چکیٹ کے اندر جو دھواں کا قول ہے تَبِعَ جِسْمِ  
بادشاہ بن میں سے ہر ایک تَبِعَ کہنا تاکہ نہ کہ وہ اپنے پیروں کے بعد  
اسکا جانشین ہوا تاکہ وہ سب کو بھی تَبِعَ کہنا تاکہ یہ سب کے







۱۹۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا عَنْ

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلِيمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي

الصُّغْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ

اللَّهِ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُلْ

مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ فَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ

فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَقَارِئُ قُرَيْشًا

أَسْتَعَصُوا عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَيْعَنِي عَلَيْهِمْ لَسْبِغِ

كُسْبِغِ يُوسُفَ فَاحْذَرْتَهُمُ الشَّيْءَ حَتَّى حَصَبَتْ

كُلُّ قَتْنِي وَحَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ وَالْجُلُودَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ

حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ

الْأَرْضِ كَيْفِيَّةَ الدُّخَانِ فَأَتَاهُ أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ

أَفَ مُحَمَّدٌ إِنْ حُومِلَتْ حَذَاهُ كُفُوا فَأَدْعُ اللَّهَ أَنْ

يَكْشِفَ عَنْهُمْ فَدَعَا لَهُمْ قَالَ لَعَنُوا وَابْعَدُوا هَذَا

حَدِيثٌ مَنْصُورٌ خُفِرَ أَفَارِغَتْ يَوْمَئِذٍ فِي السَّمَاءِ

يُدْخِلُ مُبِينٌ إِلَى عَائِدُونَ أَيْ كَشَفَ عَذَابُ

الْآخِرَةِ فَقَدْ مَضَى الْغَمَامُ وَالْبُطْشَةُ وَاللِّزَامُ

وَقَالَ أَحَدُهُمْ هُمُ الْقَمَرُ وَقَالَ الْآخَرُ الرُّؤْمُ

بَابُ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى

إِنَّا مُسْتَقِيمُونَ

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ كَيْسٍ عَنْ

الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ خَمْسُ قَدْ مَضَيْنَ إِلَيْنَا أُمُورُ السُّدُورِ وَالْبَطْشَةُ

وَالْقَمَرُ وَالْدُّخَانُ

## بَابُ (الْجَانِبَةِ)

مُسْتَوْدِعِينَ عَلَى التَّرَكِبِ وَقَالَ جَاهِدٌ تَسْتَبِيرُ

تَكْتَبُ تَسَاكُفُ نَزْرُكُفُ

بَابُ وَمَا يَهْدِيكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ لَا إِلَهَ إِلَّا

۱۹۳۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ

عنه فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا

قرآن پر حکم دیا کہ تم فرمادو کہ میں تم سے اس قرآن پر کوئی بدلہ نہیں

لے گا اور نہ میں بتاؤں کہ اس سے پہلے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

تعالیٰ علیہ وسلم نے جیسے دیکھا کہ قریش تو برابر انسانی ہی کو تھے ہمارے

ہیں تو وہ مال کے لیے اسے اللہ تعالیٰ پر حضرت یوسف علیہ السلام کے

لڑنے جیسے سات سال تک کر سیریں مالدوئے تو انہیں قحط سال کے

آدھے میں تک کہ سب چیزیں ختم ہو گئیں اور بچے اور کھالیں

تک بچے کی گئے۔ ان میں سے ایک نے کہا اے میں تک کہ بچے

اور سوار بچے کی گئے۔ لہذا انہیں زمین سے دھواں جیسی چیز نکلتی

ہوئی تو قرآن میں پناہ پر ہوسٹیاں آپ کی خدمت میں مانگ رہے تھے

۱۰۔ اسے محمد اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ ہم سے اس مذہب کو

اٹھائے۔ پناہ آپ نے دعا کر دی لیکن فرمایا کہ تم دھوئے سے پھر

ہمارے مذہب بچنے کے بعد منصف کی حدیث میں ہے کہ پھر آپ

نصیحتیں پڑھیں تو تم اس دن کے منظر پر حجب اس کی ایک ظہر

دھواں لائیے کہ لوگوں کو طعناں لے کر کہتے رہا تھا کہ کیا قیامت

میں ان سے مذہب اٹھایا جائیگا؟ پس دھواں کی یہ بات نہ مانو

یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُسْتَقِيمُونَ کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ

عنه فرمایا کہ قیامت کی پانچ نشانیاں گزر چکی ہیں، سلاطین

کی ہمت دھو دیوں کی فتح و رستم قریش کو پکڑنا (۲) شق القمر

(۳) دھواں

## سورۃ الجاثیہ کی تفسیر

گھٹنوں کے بل بیٹھنے والے ہمارے قول ہے: تَسْتَبِخُ

ہم کہتے ہیں تَسْتَبِخُ ہم تمہیں چمڑ دیں گے۔

وَمَا يَهْدِيكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ





**باب ۱۹۳۹** فَلَئِمَّا رَأَوْا عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ  
أَوْدِيَّتِهِمْ قَالَ لَوْ هَذَا عَارِضٌ مِّنْهُ لَكُنَّا بِهٖ  
مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِمْ رِيحُ فَيْحٍ آتٍ الْيَوْمَ مَالِ  
الْبُنَّ عِبَا مِنْ عَارِضِ السَّحَابِ .  
۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَهَبُ بْنُ  
أَحْمَدَ وَابْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَنْ سُلَيْمَانَ  
ابْنِ يَسَافٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَسُولَهُ صَاحِبًا حَقَّ أَرَفٍ مِنْ لَقَائِمِ  
إِسْمَاعِيلَ كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ إِذَا مَا لَيْ غَيْثٌ مَا  
أَوْ يَحْشُرُ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنَّ النَّاسَ إِذَا مَا أَوْ الْقَيْمُ فَرَحُوا بِجَاءِ أَنْ يَكُونَ  
فِيهِ الْمَطَرُ فَأَدْرَاةَ إِذَا رَأَيْتَهُ يُعْرِفُ فِي وَجْهِهِ  
الْكُرْهِمُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ يُؤْمِنُ أَنْ يَكُونَ فِيهِ  
هَذَا ابْنُ عَذِيبٍ قَوْمٌ بِالزَّيْتِ وَقَدْ سَأَلِي قَوْمٌ  
الْعَدَا ابْنُ فَلَئِمَّا رَأَوْا عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ رَأَوْا .

فَلَئِمَّا رَأَوْا عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ  
جب انہوں نے غائب کو دیکھا بارش کا لمحہ انہیں کے کنارے میں  
ہوئی کی دواؤں کی طوفان آتا ہوا ہرے یہ بدل ہم پر ہے گوارا ہے  
ابن عباس کا قول ہے عارِض سے بدل مراد ہے۔  
سلمان بن لیث نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے  
فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح  
ہنستے ہرے نہیں دیکھا جس میں آپ کا حق دیکھ لیتی کیونکہ آپ  
کا ہنسنا صرف قیامت کی مشک ہوتا تھا۔ وہ فرمادیں کہ جب آپ  
ایسا ہوا کہ دیکھتے تو آپ کے مبارک چہرے سے پریشانی پھینکے  
گفتی۔ ایک دن وہ عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ لوگ  
جب ابرائیم دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں کہ بارش ہوگی لیکن  
حنظلہ کے چہرے سے کراہیت کے آئینہ نمایاں ہوتے گئے  
ہیں۔ فرمایا۔ اسے مالشہ! مجھے یوں تسل نہیں ہوتی کہ باوا اس  
میں غائب ہو کر کو ایک قوم کو برا کے لیے غائب دیکھا تھا۔  
لو ایک قوم نے غائب کو دیکھا کہ یہاں تک کہ پہلے قدم پر بارش ہونے لگا۔

### سورہ محمد کی تفسیر

أَوْذَاهَا ان کے گناہ، یا ان کے مسلمان کے سوا کوئی باقی  
نہیں رہے گا۔ تَوَدَّعَا اس کو بیان کی مجاہد کا قول ہے۔  
مَوْءَاذِیْنَ اٰمَنُوْا ان کا وہ گناہ ہے غزوہ اُذَیْمُ بہت کلام  
فَلَئِمَّا رَأَوْا کَافِرًا یُّدْرِكُهُ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ کا قول ہے اَصْحَابُ الْفِئَةِ  
ان کا حکم کرنا۔ اس میں منگ بدل ہوا۔

### وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ کی تفسیر

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کرنے  
سے نادم ہو چکا تو عوامی نے کھڑے ہو کر یہ جملہ کلام اس  
رحمت تمام یہ اس سے فرمایا، تم پر یہ عرض کر رہا ہے کہ اس  
نے تیری پناہ پناہوں تاکہ مجھے کوئی قطع نہ کرے ارشاد ہوا کہ

### باب ۱۹۴۰

أَوْذَاهَا اِنَّمَا مَا حَقَّ لِرَسُولِ الْفَاسِلِ عَرَفَ قَا  
يَكْرَهُ قَا وَقَالَ عَجَبٌ هُوَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا فَاَنَّهُمْ  
عَزَمَ الْأَمْرُ جَدَّ الْأَمْرُ . فَلَا يَهْمُوا الْاَضْعَافُ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَضْعَافُهُمْ . حَدَّثَهُمْ اِسْرَافُ  
مُتَعَبٍ

### باب ۱۹۴۱

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْلُومٍ حَدَّثَنَا سَيِّدَانِ  
قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
يَسَافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا نَزَرَ  
وَهُوَ فِي مَتْنِ الرَّحِيْقِ فَاحْدَثَ يَحْضُو الرِّجْلَيْنِ

فَقَالَ لَهُ مَهْ قَالَتْ هَذَا مَقَامُ ابْنِكَ مِنْ  
الْقَطِيعَةِ قَالَ أَلَا تَرْضَيْنِ أَنْ أَصِلَ مِنْ وَصَلِيكَ  
وَأَقْطَعُ مِنْ قَطْعِكَ قَالَتْ عَلَى يَأْزِيتَ قَالَ قَدْ أَكَّ  
قَالَ ابْنُ هُرَيْرَةَ إِفْرَافًا ابْنُ شَيْخٍ قَهْلُ عَسَيْتُمْ أَنْ  
تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تَسِيدُوا فِي الْأَعْيُنِ وَتَقْطَعُوا أَعْمَامَكُمْ  
۱۹۴۱. حَدَّثَنَا أَبُو بَرَاهٍ بْنُ حَبْشَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ عَنْ مَسْأُومَةَ قَالَتْ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ ابْنُ الْحَكَّابِ  
سَعِيدُ بْنُ يَسَافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَهْدَاهُ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِفْرَافًا ابْنُ  
شَيْخٍ قَهْلُ عَسَيْتُمْ

۱۹۴۲. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعَاذِيَةُ بْنُ أَبِي النَّزْرِ يَهْدَاهُ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِفْرَافًا ابْنُ  
شَيْخٍ قَهْلُ عَسَيْتُمْ

### بَابُ سُورَةِ الْفَتْحِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ اسْمُهَا هَوْنٌ وَجَوْهَرٌ  
السَّحْنَةُ وَقَالَ مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ الْوَأَمُّ  
شَطَاةٌ وَفَرَاخَةٌ فَاسْتَقْلَطَ غُلْظَ سَوْقِهِ لِسَانُ  
حَامِلَةِ الْفَعْرِ وَنُقَالُ دَائِرَةُ السُّوَيْدِ كَقَوْلِهِ  
رَجُلٌ السُّوَيْدُ وَدَائِرَةُ السُّوَيْدِ الْعَدَايَةُ فَفَعِلَ  
مَنْصُورٌ شَطَاةً شَطَطُ الشُّبُلِ تَنْجِثُ  
الْحَبَّةُ عَشْرًا أَوْ ثَمَانِيًا أَوْ سَعَةً فَيَقْرَأُ بِحَصْنِ  
بَعْضِ ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَازْرُقُوا قُرْآنًا  
تَوَكَّأْتُ وَاحِدَةً لَمْ تَقْرَأْ عَلَى سَاقٍ وَهُوَ  
مِثْلُ حَرْبِهِ اللَّهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا قَرَأَ وَحْدَةً تَعَرَّقُوا بِأَصْحَابِهِ كَمَا قَرَأَ الْحَبَّةُ  
بِمَا سَبَّحَتْ بِهَا  
بَابُ إِتَاقَةِ خَلْقِكَ فَتَحَامُ مَيْدِنًا

تو اس پر زہنی نہیں کہ میں اس سے ہوں جو مجھے طائے اہل میں اس  
سے تو ہوں جو مجھے قرطے۔ وہ عربی گزاد ہوا۔ اسے رب  
کیوں نہیں؟ فرمایا اب اس تیرے ساتھ یہی ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ نے  
فرمایا کہ اگر تم باہر توریہ آیت پڑھو تو کیا تم اسے یہ لہجہ نظر آئے ہیں  
کہ اگر تمیں حکومت ہے تو زمین میں مذہب پیدا ہوا ہے جسے کاشعہ کہتے ہیں  
سید بن سید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس  
طرح روایت کی ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم پڑھتے ہو تو یہ آیت پڑھو  
تو کیا تم اسے یہ لہجہ نظر آتے ہیں کہ اگر تمیں...  
(آیت ۱۲)۔

عبد اللہ بن مبارک نے حضرت مسعود بن ابی العزیز رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مذکورہ کے مطابق روایت کی اور اس  
میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم پڑھتے ہو  
تو یہ آیت پڑھو تو کیا تم اسے یہ لہجہ نظر آتے ہیں کہ اگر تمیں سویت ۱۲۔

### سورة الفتح کی تفسیر

اور مبارک کا قول ہے یُنَافِي وَجُوْهُ هِمْدٍ نَاصِرٍ  
نُشَاتِي بِنُصْرَةِ كَلْبٍ تَقِي كَيْلَاسٍ مَرَادُ قَرَابَةِ شَيْخَانِ  
ابنِ سُلَيْمٍ بِنِهَا فَاسْتَقْلَطَ بِمِثْلِ هَوْنٍ سَوْقِهِ يَهْدَاهُ  
سَلَقَ ہے یعنی تاج میں پر درخت کھڑا ہے اسے دَائِرَةُ السُّوَيْدِ  
بھی اس طرح بولا جاتا ہے جسے رَجُلٌ السُّوَيْدُ اور اس سے مراد  
غلاب ہے فَعِلَ تَمَّ اِکِی مَدْرُ شَطَاةً بَالِی لَاطِحًا جِسْمِ  
وَسَلَمٌ بِلَی مَرْتَمِی لَیْنِ دَسْ آطُ یَا سَاتِ اِکِی دَسْ رَسْ  
تَعْرِی بِنَاطِی بِنِ اِی لَی اِشَارِ بِلَی تَعَالٰی ہے عَادَتًا پَر اسے  
تَوَتَّی۔ اِکِی بَالِی تَهَا بِلَی تَوَاطِی پُتے پُتے اِکِی بِنَاطِی تَعَالٰی نے  
بِنِ کَرِی مَی اِشْرَ تَعَالٰی عَلَیْہِ سَلَمٌ کِی شَالِ بِلَانِ فَرَا تِی ہے جبکہ آپ تَبَا  
مَی اِکِی تَوَاطِی کے ساتھ پُکُوت دَسْ مَی اِکِی تَوَاطِی دَسْ  
کو اس پر سے تَعْرِی تَعْرِی ہے جو اس سے پہلے ہر تَبَا ہے۔  
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا کِی تفسیر

۱۹۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَيِّرُ فِي بَعْضِ أَسْخَارِهِ وَكَانَ ابْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ نَبِيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَوَلَّوْهُ يَجِبُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَوَلَّوْهُ يَجِبُهُ فَسَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَيْسَتْ أَمْرٌ عَمَّا تَزْرَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَهَرَكْتُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعْتُ أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يُنْزَلَ فِي الْقُرْآنِ فَمَا شِئْتُ أَنْ يَكُونَ مَعَهُ صَارِخًا يَصْرُخُ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ الْقَدْ أُتِرِلَتْ عَلَيْكَ الْبَلْبَلَةُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ لَمْ يَكُنْ قَرَأَ إِلَّا فَتَحَنَّا لَكَ فَتَحَنَّا مِثْلًا

۱۹۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بِحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَيِّرُ فِي بَعْضِ أَسْخَارِهِ وَكَانَ ابْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ نَبِيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَوَلَّوْهُ يَجِبُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَوَلَّوْهُ يَجِبُهُ فَسَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَيْسَتْ أَمْرٌ عَمَّا تَزْرَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ فَهَرَكْتُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعْتُ أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يُنْزَلَ فِي الْقُرْآنِ فَمَا شِئْتُ أَنْ يَكُونَ مَعَهُ صَارِخًا يَصْرُخُ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ الْقَدْ أُتِرِلَتْ عَلَيْكَ الْبَلْبَلَةُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ لَمْ يَكُنْ قَرَأَ إِلَّا فَتَحَنَّا لَكَ فَتَحَنَّا مِثْلًا

بَابُ لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا

۱۹۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَمِعَةَ الْخَيْفَةِ رَوَى

نہیں اسلم نے چپنے والے محرم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ہمراہ تھے کہ حضرت عمر بن خطاب نے آپ سے کوئی بات پرچھی لیکن آپ نے نہیں کوئی جواب نہ دیا۔ انہوں نے دوبارہ پوچھا تو آپ نے انہیں جواب نہ دیا۔ پھر انہوں نے دوبارہ دریافت کیا تو بھی جواب نہ دیا۔ پھر حضرت عمر نے اپنے دل میں کہا کہ عمر پر جس کی ان دوستی کرنے میں دقت ہوئی کیونکہ کسی دفعہ بھی تیری بات کا جواب نہ دیا گیا حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دوست کو تیز دھڑایا اور لوگوں کے آگے ہانکا اور میں دھاک دھاک کر رہا تھا کہ میرے بارے میں قرآن مجید نازل نہ ہو جائے ابھی توڑی دیر ہو کہ گزری تھی کہ ایک پکڑنے والا مجھے آواز دے رہا تھا میں دھا کر کہیں میرے بارے میں قرآن مجید نازل نہ ہو گیا ہو پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ پر ایک ایسی صدمہ نازل ہوئی ہے مجھے ان تمام چیزوں سے باریک ہے جن پر صدمہ طوار ہوگا ہے پھر آپ نے سورہ الفتح کی تلاوت فرمائی۔

تعارف کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا سے مراد کچھ حدیث ہے۔

مسند ابی بن قریب نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد سورہ الفتح کی خوش الحالی کے ساتھ تلاوت فرمائی۔ مسند ابی بن قریب نے کہا کہ اگر میں تمہارے سامنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس انداز پر پڑھتا جاؤں تو ایسا کہہ سکتا ہوں۔

لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا

۱۹۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَمِعَةَ الْخَيْفَةِ رَوَى

حَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ تَوَرَّعَتْ قَدَمَاهُ  
 فَقِيلَ لَهُ عَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَعَدَّ مَرِيضٌ ذَنْبِكَ وَمَا  
 تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا  
 ١٢٤٤ هـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِعَدِّ شَيْ  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي الْكَسُودِ  
 سَمِعَ قُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
 بَنِي اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ مِنَ  
 اللَّيْلِ حَتَّى تَنْفَطِرَ قَدَمَاهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ  
 تَصْنَعُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ عَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا  
 تَعَدَّ مَرِيضٌ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أُحِبُّ  
 أَنْ أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا الْكَلْبَاءُ كُنْتُ عَبْدًا شَكُورًا  
 فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ فَقَرَأَ

يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ إِنَّا أَنْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا  
نَذِيرًا

١٩٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَطَاءِ  
ابْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ النَّعَّاسِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْهُمَا أَنَّ هَذِهِ الْأَيَّةَ الَّتِي فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا كَرِهْتَ فِي  
التَّوْرَةِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ فَقَدْ أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَ  
مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا إِلَى الَّذِينَ آمَنُوا أَمَّا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ  
سَمِعْتُكَ أَمَّا تَوَكَّلَ لَيْسَ بِفَقْرٍ وَلَا عَيْظٍ وَلَا سَخَابٍ  
بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يَدُ فَعْرِ الشَّيْئَةِ بِالسَّيْئَةِ وَلَكِنْ يَقُولُ  
وَيَصِفُ وَلَنْ يَقْبَلَهُ اللَّهُ حَتَّى يَقِيمَ بِهِ الْعِدَّةَ  
الْعَوَّاجِيَاءَ يَقُولُوا الْإِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيُفْتَحُ فِيهَا  
أَعْيُنُ عُمْرٍ وَأَعْيُنُ صَادَ كُتُبٍ عُنُقًا

کے مہر کے تدریس میں چرچہ مچا تھا کہ آپ نے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے  
سبب آپ کے انھوں نے پچھوں کے من و مانت فرما کر رتو اب آتا  
قیام کریں فرمایا جا کہ ہے انہوں نے کہا میں شکر گزار ہوں نہ بنی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہاتھ کے رشتہ میں درجہ پر قیام فرمایا کرتے تھے کہ ہاتھ  
قدم مبارک پیٹ جاتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ عرض گزار ہوئیں  
یا رسول اللہ! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جب کہ آپ کے سبب  
اللہ تعالیٰ نے آپ کے انگوٹھ اور پھلوں کے گناہ معاف فرما دیے  
ہیں آپ نے فرمایا: نہ کیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں شکر گزار ہوں  
بزرگ؟ جب جسم مبارک قدموں سے بھاری ہو گئی تو آپ فانیہ تھوڑے  
جھٹکرا کر اتر جاتے تھے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ ہوتا تو  
کمر سے جو قرأت کرتے اور پھر رکوع میں جاتے۔

بِأَرْسَالِكَ شَهِدْ أَوْ بِرَأْسِكَ إِذْ يُرَى الْكَافِرُ

حضرت عبدالعزیز بن محمد بن احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیشک ہم نے تمہیں پہچانا مگر ناظر اندیش اللہ نہ سنا، آیت ۵ ہر قریب میں اس طرح ہے۔ اے غیب کی خبریں پانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں پہچانا مگر ناظر اندیش بخبری سنا تاہم ان خبروں کی جاننے والا ہو کر تم میرے بندے اور میرے رسول ہو میں نے تمہارا نام اللہ کو رکھا ہے نہ تم سخت فخر نہ تنگ دل نہ باندھو میں پھر نے والے ہوا اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے ہر ملین معاف کر دیتے اللہ درگزر فرماتے ہوا اور تمہیں اللہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں ڈھائے گا جب تک تمہارے سبب جگڑی ہوئی ملت کو یہ حازر کرنے لگوں گی کہ نہیں ہے کوئی مسودہ مگر اللہ پس تمہارے ذریعہ اندکی کھولیں بہرے کافی اور پرے ٹپے جوئے (دونا کو کھولا)؟

فنا ایں حدیث سے معلوم ہوا کہ حدیث کے ذرائع سے اپنے محبوب سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے جیسے آن پڑھ لوگوں کو جانے پناہ بنایا جیسے وہ فرمایا کہ اے محبوب! میں ہر وقت تک تمہیں دنیا کے نہیں باؤل کا جب تک کہ تمہارے خدیجے ٹیڑھوں ملت کو سید صاحبہ کو دل اور جب تک کہ تمہارے خدیجے اغڑ چکا نکھوں اور ہرے کاؤل اور سرور سے پڑے ہوئے دلوں کو کھول نہ سکل مائے نام لوگوں

کی یہ علامت پروردگار عالم نے اپنے محبوب کے ذریعہ صلی علیہ وسلم میں آپ ہی کے ذریعے آن کی شکل کثرت اور حاجت روائی مسوم تھا کہ خدا نے آپ کو رقیعہ کا سبب بنایا ہے۔ حقیقت طور پر پروردگار عالم ہی راغب بلا شکل کثرت اور حاجت روا ہے۔ اس کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی حرکت نہیں کر سکتا۔ نہ کہ کسی کو ذاتی طور پر کچھ یا سکتا ہے اور نہ بگاڑ سکتا ہے لیکن اس کے طاقت و اہلیت دیکھ اور حق تعالیٰ نے ہمارے لئے حاجت روا اور عطائی طور پر اس کا محبوب ساری مخلوق میں سب سے بڑا راغب بلا شکل کثرت اور حاجت روا ہے ساری مخلوق خدا کے بند محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ مرموز مستحب ہے۔ مخلوق کو کوئی جڑ سے سے بڑا نزد آپ سے مستثنیٰ نہیں رہ سکتا۔ یہی ایک بزرگ نے فرمایا ہے۔

اگر امام محمد را بنیاد دوسے شیعہ آدم

نہ آدم یا نہ تو یہ نہ تو انداز فرقہ بنیاد

بَابُ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ

۱۹۴۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ

إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي الدَّارِ

فَجَعَلَ يَوْمَ فَتَحِ مَكَّةَ يَقْرَأُ فَلَمَّا بَدَأَ يَتْلُو

وَجَعَلَ يَتْلُو فَتَمَامًا أَصْبَحَ ذَلِكَ يَوْمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَلُوكَ السَّكِينَةُ تَنْزِلُ لَكَ مِنَ السَّمَاءِ

بَابُ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ

۱۹۴۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ فَتَحِ

مَكَّةَ وَأَرْبَعِيَّةٌ

۱۹۵۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

شَيْبَانَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ

عُقْبَةَ بْنَ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ

الْمَدَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ فَتَحِ مَكَّةَ نَقْرَأُ

اللَّهُ عَلَيْنَا وَكُنَّا مِنَ الْخَضَفِ وَكَانَ عُقْبَةُ بْنُ

صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَغْفَلٍ

۱۹۵۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا

أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ

حضرت براہین مازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک کمال طاقت

کر رہے تھے کہ وہ جس گھر میں ان کا گھڑا بندھا ہوا تھا تو اچانک وہ

جگہ سے اٹھ کر اس گھر میں باہر نکل کر دیکھا تو اس کے پاس کسی

چیز کو نہ پایا بلکہ اس کے وقت انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس

بات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ سکینہ ہے جو قرآن کریم

کی تلاوت کے وقت نازل ہوتا ہے۔

رَأَى سَيِّدًا يُعَوِّذُكَ لَقَدْ خَشِيَ الشَّجَرَةَ

محمود بن دیکار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک حدیث کے روزیم (صحابہ کرام)

چند سو کی تعداد میں تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ میں ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے ہفت کے

نیچے بیت کی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لنگریاں

پھینکنے سے منع فرمایا۔ عقبة بن صہیب کا بیان ہے کہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہے کہ میں غسانے میں پیشاب کرنے کے متعلق سنا

ابو عکابہ نے حضرت ثابت بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کی ہے کہ ہفت کے نیچے بیت رضوان کرے اللہ سے





۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا يَسْرُ بْنُ صَعْوَانَ بْنِ جَبَلٍ  
الْحَقِيقُ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عَمْرِو بْنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ  
قَالَ: كَادَ الْخَبَرُ أَنْ يُفْهِمَنَا، يَا بَكِّي وَعُمَرُ رَضِيَ  
اللهُ عَنْهُمَا، رَفَعَ أَصْوَاهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ عَلَيْهِمْ رَكْبٌ مِنْ تَمِيمٍ  
هَاشِمًا أَوْ أَحَدَهُمَا بِالْأَشْرَعِ بْنِ سَالِمٍ أَوْ بِي  
مُجَاشِعٍ أَوْ شَارَ الْأَخْبَرُ بِرَجُلٍ آخَرَ قَالَ نَافِعٌ لَا  
أَحْفَظُ اسْمَهُ فَقَالَ أَبُو بَكِّي يَوْمَ مَا أَرَدْتُ إِلَّا  
يُضَلِّي قُلُوبًا أَرَدْتُ خِلَافَكَ مَا زِلْتُ تَقْعُصُ أَصْوَاهُهَا  
فِي ذَلِكَ مَا لَزَلْنَا اللهُ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا  
أَصْوَاتَكُمْ الْإِيَّةَ قَالَ ابْنُ السَّبَّاحِ قَدْ كَانَ عَمْرٌ  
لُسَيْمٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْدُ  
هَذِهِ الْإِيَّةَ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُمْ، وَلَوْ يَدُ كُرْدَ ذَلِكَ  
عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكِّي.

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا  
أَرْهَبُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ سَأَلْتُ مَوْسَى  
ابْنَ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْتَقَدَ تَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ  
نَبِيُّ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ، فَاتَّاهُ  
فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنْكِسًا رَأْسَهُ كَقَالَ لَهُ  
مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ شَرَّكَانَ يَرْكُمُ حَوَاقِ حَقِيقَ  
صَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ خِطَّ  
عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّبَا، فَأَتَى الرَّجُلُ الشَّيْءَ  
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَّرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا  
فَقَالَ مَوْسَى فَجَعَلَ يَمْسَحُ بِلَحْيَتِهِ الْخَيْرَ بَشَاطَةً  
عَظِيمَةً فَقَالَ أَذْهَبَ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَمُسَيِّ  
مِنْ أَهْلِ النَّبَا وَلَكِنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

حضرت ابن ابی ملکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم  
حضرت ہاشم پر سے کے نزدیک جا پہنچتے تھے پہلوں کو حضرت ابو بکر  
اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی آوازیں نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے بارگاہ میں اونچی کر دی تھیں جبکہ بنی کیم کے سوار  
بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تھے ان میں سے ایک صاحب نے  
آتر بن مالک کی طرف اشارہ کیا جو بنی ہاشم کا بھائی تھا دوسرے  
نے ایک اور شخص کی جانب اشارہ کیا بیان سے کہجے اس شخص کا نام  
یاد نہیں رہا حضرت ابو بکر نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ مومن سیر کا  
خاصیت کرا رہے ہیں حضرت عمر نے کہا کہ میں آپ کی مخالفت کرنا  
نہیں چاہتا۔ پس یہ گفتگو کرتے ہوئے ان دونوں حضرات کی آوازیں  
جنت پر گئیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اے ایمان  
والو! اپنی آوازیں نہ اونچی کر دو نبی کی آواز سے راہیت کا حضرت

عمر بن ابی بکر یہ کہ اس حدیث کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرماتے ہوئے کہ  
عَلَى النَّاسِ أَنْ يَسْمَعُوا مِنْكُمْ مَا يَسْمَعُونَ مِنْكُمْ لَكُنْ مِنْكُمْ لَكُنْ مِنْكُمْ لَكُنْ مِنْكُمْ  
حضرت حسن بن اکرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت تابت بن قیس کو نہ دیکھا اور  
اس کا ذکر فرمایا تو ایک شخص عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! آپ کو  
میں ان کی خبر کو دیتا ہوں، پس وہ شخص ان کے پاس گیا تو انہیں دیکھا  
کہ اپنے گھر میں سر جھکے بیٹھے ہیں اس شخص نے پوچھا کہ آپ کا  
کیسا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بہت بُرا کیونکہ جو اپنی  
آواز کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچی کر دے  
اس کے عمل خالص ہو جاتے ہیں اور وہ جہنمی ہو جاتا ہے پس  
وہ شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور  
بتایا کہ وہ ایسا کہتے ہیں۔ موسیٰ راوی کا بیان ہے کہ وہ  
شخص دوبارہ ان کے پاس گیا اور بہت طوی بشارت  
سے کہ گیا، کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ لو، ان سے کہو  
کہ تم جہنمی نہیں بلکہ جنتی ہو۔

إِنَّ الَّذِينَ ينادونَكَ مِنْ دُونِ الْحُجُرَاتِ

بِأَنَّ الَّذِينَ ينادونَكَ مِنْ دُونِ

الْحُجَرَاتِ الْكَثْرَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ

۱۹۵۵- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
حَجَّاجُ بْنُ أَبِي جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْيَمَانِ  
أَنْ عَبَدَا اللَّهَ بَنِي الرَّمِثِ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ قَدِيرَ بْنَ كَيْسٍ  
مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
أَبُو بَكْرٍ أَمِيرَ الْعَقَاقِرِ مَعْبُودٌ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ  
الْأَخْطَرِ سَمِعْتُ بَنِي حَارِيسٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَرَدْتُمْ  
بِأَبِي أَوْ الْإِخْلَافِ فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ  
فَمَا كَانَ رِيَاءَ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَانُهُمَا فَتَرَدَّدَا فِي ذَلِكَ  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكْفُرُوا بَعْدَ الْإِيمَانِ  
بِأَبِي وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ

الْيَمِيمُ لَكَانَ خَيْرَ الْأَمْرِ

بَابُ (سُورَةِ ق)

رَجَعُ بَعِيدٌ رَدٌّ قُرْآنٌ فَتَوَيَّ وَاجِدُهُمَا  
قَرَّبُ وَبَيِّنٌ فِي حَلِيقَةِ الْجَنِّ الْعَاتِقِ وَقَالَ  
مُجَاهِدٌ مَا تَقَعُّمُ الْأَذْمُنُ مِنْ عِظَامِهِمْ  
تَبَصُّرَةً بَصِيرَةً حَتَّى الْخَصِيدُ الْخِنْطَةُ  
بِاسْتِغْلَابِ الْقَطَرِ أَوْ قَعِينَا أَوْ عَيْنِي عَلَيْنَا وَقَالَ  
قُرَيْبٌ الشَّيْطَانُ الَّذِي قَبِضَ لَهُ فَتَقَبُّوا أَصْرَهُ  
أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ لَا يَحْدِثُ نَفْسَهُ بِخَيْرٍ حِينَ  
أَنْشَأَكُمْ وَأَنْشَأَكُمْ كَرَّمَ قَيْبٌ عَتِيدٌ نَصْدُ  
سَائِقٌ وَشَهِيدٌ الْمَكَانُ كَابِتٌ وَشَهِيدٌ  
شَرَفِيدٌ شَاهِدٌ بِالْعَلَبِ الْكُوبِ الْقَصَبُ وَ  
قَالَ غَيْرُهُ قَصِيدٌ الْكَفَرُ مَا دَامَ فِي الْكَلَامِ  
وَمَعْنَاهُ مَنْصُودٌ بِخَصْمَةٍ عَلَى بَعْضٍ فَإِذَا خَرَجَ  
مِنْ الْكَلَامِ فَلَيْسَ بِمَنْصُودٍ فِي أَذْيَارِ الْجُورِ  
وَأَذْيَارِ الشُّجُورِ كَانَ عَاجِبٌ يَتَخَذُ الْبَيْتَ فِي قِي

الْكَثْرَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ كِتَابُ التَّفْسِيرِ

ابن ابی یمنی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
سے روایت کی ہے کہ جب بنی تميم کے سردار قيس بن كلاب سے اشراف علیہ  
وہم کہ ایک بار وہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ابو بکر نے اسے پیش کیا کہ  
قتادہ بن سعید کوئی پر اس پر مقرر کر دیا جائے۔ حضرت عمر نے کہا کہ  
اسرا بن مالک کو اس پر مقرر کرنا چاہیے۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ آپ  
میری نفعت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ میں تو آپ کی  
نمازت کرنا نہیں چاہتا۔ یہ باتیں کرتے ہوئے دونوں حضرات  
کی آوازیں اونچی ہو گئیں تو اس باب سے میں یہ آیتیں تامل فرمائی  
اسے ایمان والا اشراف اس کے بدلے سے اس کے ذبح حوالہ دے  
فرما دیکھ اشراف ہاں کہ اسے ایمان والا اپنی آواز میں اونچی ہو گئی  
فَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ الْيَمِيمُ كِتَابُ التَّفْسِيرِ

سورہ ق کی تفسیر

بَحِيرٌ بَحِيرٌ كَرَامٌ وَبَحِيرٌ شَكَاةٌ اس کا مادہ قح حَفَظَ  
کہ رنگ۔ جاہد قرآن ہے مَاتَ طَعْنُ الْأَشْجَانِ كَالْبَلَدِ تَبَعُونَ  
ہمیت۔ حَتَّى الْخَصِيدُ مَعْنَى بَابِ الْقَابِ لَمْ يَكُنْ  
کیا ہم باوجود ہمارے کہ قاتل قریب سے وہ شیطان مراد ہے جو اس  
پر مقرر کیا ہوا ہے فَتَقَبُّوا سَجَہ بھروسے۔ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ  
کہن لگا کر سننے اور اگر کوئی دوسرے کے بلے جیٹ اُنشَأَ كَثْرَ  
جب ہمیں پیدا کیا وقت عَتِيدٌ مَعْنَى تَيَارِكُہ طے اُنشَأَ كَثْرَ  
سَائِقٌ وَشَهِيدٌ وہ نرسٹے ایک لکھنے والا مادہ سَوَاہ و سَیْنِ  
وہ شہید قلیل تو ہے مشاہدہ کرنے والا فَتَقَبُّوا كَثْرَ  
دوسرے کا قتل ہے فَتَقَبُّوا كَثْرَ اکل اب تک وہ اپنے ذات  
یہاں ہے اور تیرے پہلے لکھ دوسرے کے اوپر تھے اب وہ  
غلات سے لکل بلے تو اب اسے تقبید نہیں کہیں گے  
فَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ الْيَمِيمُ (سورہ ق) امام کی قرأت  
سورہ ق مائے لطف پر زبر بعد سورہ الطور والے الفاظ پر زبر

ہے جبکہ بعض نے مدوں جبکہ کسوا اور بعض نے مدوں جبکہ  
فتح بتالی ہے ابن عباس کہ قول ہے کہ ۱۔ یَوْمَ الْاُخْرٰی جَزَجْ ہب  
قبروں سے نکلیں گے۔

وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ کی تغیر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لوگ جہنم میں  
ڈال دئے جائیں گے تو وہ کہے گی کیا اللہ بھی ڈالے جائیں گے  
یہیں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم رکھیں کہ حقیقت وہ خود جائے ارکھ  
دے گا تو وہ کہے گی: بس ایس۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
کرتے ہیں جبکہ ابوسفیان ابوسفیان ابوسفیان ابوسفیان  
کیا کرتے ہیں کہ جہنم سے کہا جائے گا: یہ کیا ترس رہی ہو؟  
عرض کرے گی۔ کیا اللہ بھی ڈالے ہیں؟  
پس اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر اپنا  
قدم رکھ دے گا تو وہ کہے گی: بس۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت اللہ دوزخ آپس میں بحث  
کرتے ہیں تو دوزخ سے کہا کہ میں تم کو کونے والوں اور ظالموں کے  
لئے مخصوص کر رہی ہوں۔ جنت کہنے لگی کہ مجھے کیا ہو گیا جبکہ میرے  
اللہ تو وہی ہے؟ لیکن جہنم اس سے کہتا ہے: میں کمزور ہوں حقیر ہوں  
یاما اللہ تعالیٰ جنت سے فرمائیگا۔ تو میری رحمت ہے، میں  
اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا تیرے ذریعہ رحم کر دوں گا۔  
دوزخ سے کہہ کر تو میرا مذہب ہے پس تیرے ذریعہ میں اپنے  
بندوں میں سے جس پر چاہوں گا عذاب دلاؤ گا انسان دوزخ میں سے  
ہر ایک کے لئے ایک تعلق مقرر ہے لیکن دوزخ کو جو نہیں سمجھے گی  
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھے گا تو اس وقت وہ بس نہیں  
کہنے لگے گی اور ہر جائے گی اور ان کے لئے سخت کر لیک دوسرے  
لو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے مخلوق میں سے کسی ایک پر بھی غم نہیں

وَيَكْبُرُ الَّتِي فِي الْقُلُوبِ وَيَكْبُرُ اِنْ جَمَعْنَا وَتَصْبِيَانِ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْاُخْرٰی جَزَجْ جَزَجْ جَزَجْ  
الْعَبْرِيَّةُ۔

بَابُ هـ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ

۱۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ:  
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَدَّادٍ شَيْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْأَنْبَسِ  
تَعْنِي اللَّهُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ أَبِي صَالِيٍّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هَلْ يُنْفِي فِي النَّارِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ  
قَدَمَهُ قَوْلُ قَطْ قَطْ۔

۱۹۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَوْسَى الْقَطَّانُ:  
حَدَّثَنَا أَبُو سَفْيَانَ الْهَمِيرِيُّ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى  
ابْنُ مَحْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ وَكَثَرُوا مَا كَانَ يُوقِعُهُ ابْنُ سَفْيَانَ  
يَقَالُ لِحَبْلِهِمْ هَلْ امْتَلَأَتْ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ  
مَزِيدٍ فَيَضَعُ الرَّبُّ تَبَايُكُ وَتَعَالَى قَدَمَهُ  
عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطْ قَطْ۔

۱۹۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هُثَّامٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ السُّؤَالُ صَالِيٌّ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَعَا جَنَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتْ أَلَمْ  
أُذْخِرْتُ بِالْمُسْكِرِينَ وَالْمُتَجَنِّبِينَ وَقَالَتْ  
الْجَنَّةُ مَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا صُغَفَاءُ النَّاسِ وَ  
سَقَطُهُمْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَجَنَّةُ أَنْتِ رَحْمَتِي  
أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءٍ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ النَّارُ  
أَنْتِ عَذَابٌ أَعْدَبُ بِكَ مِنْ أَشَاءٍ مِنْ  
عِبَادِي وَبِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَلْزَمُهَا قَوْمٌ نَارًا  
فَلَا تَمُوتُ وَتُزْدِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَلَا  
يُظْلِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقٍ أَحَدًا وَآمَنَّا  
الْجَنَّةُ خَارِجًا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُنْفِي كَيْدَ خَلْقًا۔

**بَابُ وَتَتَجَرَّعُهُمْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ .**

۱۹۵۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، كُنَّا جُلُوسًا لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَرْنَا إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً أَرْبَعَةَ عَشَرَ نَقَالَ إِنَّا كُنَّا سَرَّوْنَ رَبِّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا، لَا تَضَامُونَ فِي تَذْوِيهِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْبُوا عَلَى صَلَاتِهِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا أَفَرَأَيْتُمْ أَذْهَبَتْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ .

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُرْجَانَ دَرَّجًا عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَقْبَرُ أَنْ يُسْتَعْرَفَ فِي أَذْيَارِ الصَّلَاةِ بَلَدًا يُعْنَى قَوْلُهُ إِذْ بَادَ الشَّخُورُ .

**وَتَتَجَرَّعُهُمْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ .**

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچھے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا: منقریب تم اپنے رب کو اس طرح دیکھا کرو گے اور اس کی مدیت میں قیاس کسی قسم کی رحمت یا رکاوٹ پیش نہیں آئے گی۔ لہذا جہاں تک تم سوہج طوع و عزوب ہو جانے سے پہلے نماز پڑھنا ضروری ہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت پڑھی: اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے کسی پاکی اور سوہج طوع و عزوب ہونے اور نہ ہونے سے پہلے یہ آیت ۱۳۹۔

مجاہد کو بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں تمام غافلوں کے بعد تسبیح پڑھنے کا حکم دیا۔ کیونکہ اشراؤا ربی تعالیٰ ہے اسلئے کہ رات گئے اس کی تسبیح کرنا اور غافلوں کے بعد یہ آیت ۱۴۰۔

## بَابُ رَوَالِدَارِيَاتِ

قَالَ عَلَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ الرَّيَّاءُ وَقَالَ غَيْرُهُ قَدْرُؤُهُ: تَضَرُّفُهُ. وَفِي النَّفْسِ أَفْلَاجُهُمْ رُونَ تَأْكُلُ وَتَشْرَبُ فِي مَذْخَلٍ وَاحِدٍ وَيَخْرُجُ مِنْ مَوْجِعَيْنِ. قَرَأَ غَرَفًا جَعَلَ فَصَلَتْ فَجَمَعَتْ أَصَابِعَهَا فَصَرَبَتْ جَمَعَتْهَا وَتَرَبَّعَتْ مَسَاتِ الْأَرْضِ إِذَا بَيْسَ وَدَيْسَ. لَمْ يُسْمَعُونَ أَفَى لَدُنْ وَسَعَةٍ. وَكَذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ قَدْرُهُ يَعْنِي الْقَوِيُّ رَوَجَيْنِ الذِّكْرُ وَالْمُنَى وَاجْتِلَابِ الْأَلْوَانِ حُلُوُّ وَحَامِلٌ وَهُمَا رَوَجَيْنِ قَدْرًا إِلَى اللَّهِ مِنَ الْإِلَهِ الْإِلَهِي الْأَلِيَّ عِبَادُونَ مَا حَقَّتْ أَهْلُ السَّعَادَةِ مِنْ أَهْلِ الْفَرِيقَيْنِ الْأَلِيَّوَجِدُونَ. وَ قَالَ بَعْضُهُمْ خَلَقَهُمْ لِيَعْمَلُوا فَعَمِلَ بَعْضٌ وَتَرَكَ

## سورة الذاریات کی تفسیر

حضرت علی کا قول ہے کہ: الذاریات سے مراد ہیں وہ سب کے اقوال ہے۔ انقدر وہ بکھر رہے ہیں جتنی انفلکٹر آفلکس ہوتے ہیں کہ تم کہتے پتے کن راستوں سے ہر اور وہ نکل کن راستوں سے ہے۔ قرآن میں بڑا کھسکا ہے اپنی انگلیوں کو بلا کر اپنی پیشانی پر مارا۔ التَّوْبَتِمْ وہ سبھی ہر ایک گناہ جو وہ بدی گوئی ہو۔ تَوَسَّعُونَ طاعت داسے اور غلہ التَّوْبَتِمْ میں بھی یہی مراد ہے۔ تَوَجَّيْ یعنی مرد و عورت رنگوں کا انکسار اور بیٹھا کھٹا وغیرہ یہ ہوئے ہیں۔ فَعَمِلُوا وَتَرَكَ یعنی اللہ کی طرف سے اللہ کی طرف سے نقد و الا یہ عبادت جنوں اور انسانوں کے سعادت مندوں کو توحید پر قائم رہنے کے لئے، بعض حضرات کا قول ہے کہ فرمائے اللہ کے کام کریں تو کس نے کئے اور کس نے نہ کئے اور اس

بَعْضٌ وَلَيْسَ فِيهِ حُجَّةٌ يَدُلُّ الْقَدْرَ وَالْكَوْنُ  
لِلدُّوَالِ الْعَظِيمِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ مَرَّةً صَحِيحَةً لَنَا  
سَبِيلًا الْعَقِيمُ لَيْسَ كَذَلِكُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
وَالْحَبْكُ اسْتَوَادَهَا وَحَسَنَهَا. فِي عَمَّا فِي  
صَلَا لَيْسَ بِتَمَادُونَ. وَقَالَ غَيْرُهُ قَوَا صَوَا  
قَوَا طَوَا وَقَالَ مُسَوِّمٌ: مُعَلِّمَةٌ وَنَ  
لِلتَّيْمَةِ.

یہاں تفسیر فرماتے کے لئے کوئی دلیل نہیں الذا کوئی نہیں  
بجاء کا قول ہے ستر کا بیچ لکھو۔ ذوقاً ماس۔ التوجیم  
وہ عورت جس کے پیٹ سے بچے پیدا ہوں بن عباس کا  
قول ہے الجھٹک اس کا برابر اور خوبصورت ہونا۔  
عَمَّا ہے اپنی گراہی میں کہنے جاتے ہیں۔ دوسرے کا قول ہے  
قَوَا اس وقت کہتے ہیں اور کہا کہ مُسَوِّمٌ نشان لگے  
ہوئے یہ الیتنا سے مشتق ہے۔

## باب رَوَالطُورِ

## سورۃ الطور کی تفسیر

وَقَالَ قَتَادَةُ مَسْطُورٌ مَكْتُومٌ. وَقَالَ  
مُجَاهِدٌ الطُّورُ الْجَبَلُ بِالسُّرِّ يَا بَيْتَ رَبِّي مَنْشُورٌ  
صَحِيفَةً وَالشَّقِيقُ الْمَرْخُورُ سَاءَ الْمَسْخُورُ  
الْمَوْقِدُ وَقَالَ الْحَسَنُ تَشَجَّرُ حَقٌّ يَذْهَبُ قَدَمًا  
فَلَا يَبْقَى فِيهَا قَطْرَةٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: أَلْتَمَّاهُمْ  
نَقْصًا وَقَالَ غَيْرُهُ تَمُورٌ تَدُورُ أَعْلَاهُمْ  
وَالدُّكُولُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَبَّرَ الْوُطَيْفُ كَيْسًا  
يَقْطَعُ الْمَوْتُ الْمَوْتَ وَقَالَ غَيْرُهُ يَتَنَارَعُونَ  
يَتَعَلَّطُونَ.

قَتَادہ کا قول ہے مَسْطُورٌ مَكْتُومٌ۔ مجاہد کا قول ہے الْمَسْطُورُ  
سریانی زبان میں ایک پہاڑ کا نام ہے تَنِي مَشْهُورٌ بِكَتْلِهِ سَقِيفِ  
الْمَوْقِدِ آسَمَانِ۔ اَلْمَسْجُورُ مَسْجُورٌ۔ حسن بصری کا قول ہے  
تَشَجَّرُ اس کا پانی سرکہ ہائے گامیاں تک کہ ایک قطرہ بھی  
باقی نہیں رہے گا۔ مجاہد کا قول ہے أَلْتَمَّاهُمْ مَسْکُومٌ انہیں کم  
کیا۔ دوسرے کا قول ہے مَسْجُورٌ مَسْجُورٌ۔ اَخْلَقْنَاهُمْ  
عَقِيبَ۔ ابن عباس کا قول ہے بِالْبَرِّ جِبِلِّی صَبِيفِ  
مَسْجُورٌ اَلْمَسْجُورُ مَسْجُورٌ۔ دوسرے کا قول ہے ۔  
يَتَنَارَعُونَ ایک دوسرے کو دیں گے۔

۱۹۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُسَيْبٍ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ  
مَا لَيْتَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُلَيْنِ ابْنِ وَهْبٍ  
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ كُرَيْبٍ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَّوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَشْتَكِي فَقَالَ: طَوِّفِي مِنْ دَرَارِ  
النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطَعْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ  
بِالطُّورِ وَكِتَابِ مَسْطُورٍ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا کہ میں بیمار ہوں اور  
طواف کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا کہ تم سرار پر گرو گروں  
کے پیچھے پیچھے طواف کر لیا۔ پس میں نے طواف کیا۔ اور  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت بیت اللہ صلی  
کے ایک گوشے میں رہتے ہوئے، سورۃ الطور  
کی تلاوت فرما رہے تھے۔

۱۹۶۲۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ  
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَبِيبٍ  
ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ الطور  
پڑھتے ہوئے سنا۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے کہ کیا وہ کسی



الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ  
بِالْقُرْآنِ حَتَّى يَلْعَنَ هَذِهِ الْأَيَّةَ أَمْ يَقُولُ آمِينَ تَقْرَأُ  
تَقْرَأُ أَمْ هُوَ اسْمُ الْيَوْمِ أَمْ خَلَقُوا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ  
بَلْ لَمْ يَكُنْ قَوْلُونَ أَمْ سَمِعْتُمْ هَذَا مِنْ رَبِّكَ أَمْ هُمْ  
الْمُصْطَفَوْنَ كَذَبُوا قَوْلِي أَنْ يَطِيرَ خَالِ سَقِيانُ  
خَاتَمًا أَنَا فَإِنَّمَا سَمِعْتُ الرَّشِدَ يَتَكَلَّمُ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ أَبَا  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْقُرْآنِ  
لَعَنَ اسْمَهُ نَادَا لَدَى قَالُوا لَرَأَى

اصل سے نہ پاس کے لئے اور نہ ہی ہمارے واسطے ہیں یا ان کے  
پاس تھا کہ وہ بے خبر کے لئے ہیں یا وہ کڑواہٹ سے ہیں یا اس سے  
تو قریب تھا کہ میرا دل تیرا ہوتا۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ  
جہاں تک میرا قریب ہے تو بے خبر کے لئے نہیں محمد بن جبر نے  
اس سے ان کے والد حضرت جبر بن مسلم رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے سنایا کہ میں نے نبی کریم سے اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کو نازل مغرب میں سورۃ القدر پڑھتے  
ہوئے سنا اور میں نے انہیں اس سے زیادہ کہتے ہوئے  
نہیں سنا۔

### بَابُ (وَالْتَجَمِعُوا)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ذُو مَرْيَمَ، ذُو قُرَّةٍ أَلَيْسَ فِيهِ زِينَةٌ

حَبِثُ الْوَقْرَيْنِ الْقَوَيْسِ صَبْرِي، عَوْحَاءُ  
وَأَكْدَى، قَطْمَ عَطَاءَ هَزَبُ الشَّعْرَى هُوَ مَرْمَرٌ  
لِلْجَوْنِ أَيْ أَكْدَى وَفِي، وَفِي مَا هُوَ مِنْ حَبِثٍ زِينَةُ  
الْزِينَةُ، اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ، سَامِعْتُكَ الْبَرْطَمَةَ  
وَقَالَ عَمْرُو مَتَى يَتَغَنُّونَ بِالْحَمِيرِيَّةِ، وَحَسَّالُ  
إِبْرَاهِيمَ اقْتَسَارُ زَيْنَةُ اقْتَسَارُ كَوْنِهِ وَمَنْ قَرَأَ  
اقْتَسَارُ زَيْنَةَ يَعْنِي اقْتَسَارُ زَيْنَةَ وَعَارِزُ الْبَصَرِ  
يَعْنِي مُصَدِّقَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلِيٌّ وَلَا  
حَاوِرَ مَا رَأَى، فَتَسَارُ ذَاكَ بَوَائِقُ الْحَسَنِ  
إِذَا هَوَى، غَابَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، أَعْنَى وَ  
أَعْنَى، أَعْنَى مَا رَأَى.

### سورة النجم کی تفسیر

بجاء کا قول ہے ذُو مَرْيَمَ ذُو قُرَّةٍ لَئِنْ شَاءَ الْقَوَيْسُ لَشَفَعْنَاهُ  
لَهُ كَانُوا كَانُوا صَبْرِي طبرستان۔ اَكْدَى اپنی بخشش  
مکمل۔ ذَبُّ الشَّعْرَى شعری ستارے کا رب، الذوق قفا  
جو اس پر فرض ہوا ہے پر کیا۔ اَزْدَتْ الذُّرَّةُ قِيَامَتِ  
قریب آگئی۔ سَلَوْدُ ذَا یہ بڑے نامی ایک کبیلہ ہے۔  
عمر کا قول ہے يَتَغَنُّونَ یہ حمیری زبان کا لفظ ہے  
ابراہیم کا قول ہے۔ اقْتَسَارُ زَيْنَةُ کیا تم مجھ سے ہر وہ  
جس نے اقْتَسَارُ زَيْنَةَ پڑھا تو معنی ہے کہ کیا تم اللہ  
کو ملے ہو۔ عَارِزُ الْبَصَرِ یعنی نور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کی نظر۔ قَطْمَ عَطَاءَ جو چیز دیکھی اس سے اور اور حیرت  
ہوئی۔ فَتَسَارُ ذَاكَ بَوَائِقُ الْحَسَنِ اگر اُھوی  
جب غائب ہوا۔ ابن عباس کا قول ہے أَعْنَى وَاقْنَى یا اللہ شکیہ  
صرفق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے

۱۹۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ذَرِيْعَةُ عَنْ  
إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ قَسْرُودٍ  
قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ نَحْنُ اللَّهُ عَنْهَا يَا أُمُّنَا  
هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّ  
فَقَالَتْ لَقَدْ قَفَّ شَعْرِي عَامِيَةً قُلْتُ، أَيْنَ اسْتَمِعْتُ  
تَبْلَاةٍ مَنْ حَدَّثَكَ عَنْ هَذَا كَذِبٌ مَنْ حَدَّثَكَ

عمر قال منہ سے حدیث کیا۔ اسی بیان کا یہ تاثر ہے کہ نبی کریم  
نے اپنے رب کو دیکھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس بات سے تو میرے رنگے کھڑے  
ہو گئے تو تم نے کہہ دیا کہ تم سے کوئی ایسی بات نہیں کہ جس سے  
جھوٹ برلا۔ جو تم سے کہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا  
تو اس نے جھوٹ کہہ دیا۔ جو کہنے سے یہ بات پڑھی۔ انہیں اسکا ہلا نہیں

أَنْ مُخْتَدًا أَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَى نَجَبَهُ  
فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ لَحْدُ رِكَّةِ الْإِبْصَارِ  
وَهُوَ يُدْرِكُ الْإِبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ وَمَا  
كَانَ يُبَشِّرُ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ ذُرَّاءِ  
جَحِيْبٍ، وَمِنْ حَدَّثَكَ إِنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي عَدِي  
فَقَدْ كَذَبَ، ثُمَّ قَرَأَتْ وَمَا تَذِيْرُ نَفْسُ مَا ذَا  
تَكْسِبُ عَدَا، وَمِنْ حَدَّثَكَ أَنَّكَ كَتَمْتَ فَقَدْ كَذَبَ  
ثُمَّ قَرَأَتْ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ  
رَبِّكَ الْآيَةَ دَلِيلُكُمْ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
فِي صُورَةٍ مِثْلِ صَوْنَتَيْنِ.

۱۹۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّاعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
كَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا  
أَوْحَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ  
لَهُ يَشْبَاهُ جَنَاحَ.

۱۹۶۵۔ حَدَّثَنَا طَلْحُ بْنُ عَدْنَانَ حَدَّثَنَا رَأَيْدَةُ  
عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ زُرَّاعًا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى  
فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ  
مَا أَوْحَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ مُحَمَّدًا طَلَعَ  
إِلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ يَشْبَاهُ نَجَبَةً  
جَنَاحَ.

۱۹۶۶۔ حَدَّثَنَا قَيْصُ بْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مَعْنَى  
الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسٍ أَهْمَ عَزَّ عَلَقَمَةً عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

کر قی کے سب انھیں ان کے اعلیٰ میں جیسا کہ ہے نہایت اہل پر  
غیر مرد سرہ اندام آیت ۱۱۱ نیزہ اور کسی کو نہیں پہنچا کہ شمس سے  
کلام فرماتے مگر وہی کے لیے پر پار کہ بلا شرم و غفلت کے پیچھے ہوں  
رسولہ الزمر آیت ۱۵ ہمارے جو تم سے کہہ کہ وہی کی بات جانتا ہے  
تراس نے جھوٹ بولا۔ پھر منوں نے یہ آیت پڑھی۔ کہ کوئی جان نہیں  
جانتی کہ کی کاسے کی رسولہ لقن، آیت آخری، اور جو تم سے یہ کہہ کہ  
حضور نے کوئی بات چھپائی تراس نے جھوٹ بولا۔ پھر منوں نے یہ آیت  
پڑھی کہ اسے رسول! اپنا مدد کر کہ آتا تمہیں تمہارے سب کی طرف سے  
رسولہ لقن، آیت ۱۶، بات مدد اصل یوں ہے کہ آپ حضرت جبریل  
عزراہم کو مدد فرما کر اس کی شکل صورت میں دیکھا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرمادی  
تعالیٰ۔ تراس جو سے ہمارے اس محبوب میں مدد کا حاصل رہا  
بکہ اس سے بھی کہ اب وہی فرمائی اپنے ہنسے کہ جو وہی فرمائی  
رایت ۱۱۱ کے بارے میں فرمایا ہے کہ حضور نے حضرت جبریل کو  
دیکھا ہمارے چھ سو پہنچے۔

ارشاد ہدی تعالیٰ۔ تراس جو سے ہمارے اس محبوب میں  
مدد کا حاصل رہا گیا بکہ اس سے بھی کہ اب وہی فرمائی اپنے  
ہنسے کہ جو وہی فرمائی رایت ۱۱۱ کے بارے میں حضرت  
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جبکہ کہ حضرت  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کو دیکھا جن کے  
چہ خوب رہے۔

لقد فرماتے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
ہنسے آیت ۱۔ بیشک اپنے اپنے سب کی بہت بڑی

۱۹۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا  
يُحْسَنُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْنُ بْنُ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ وَالْبَلَدِ وَالْغَنَةِ  
فَلَيْقِيلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ يَصَاحِبِي تَعَالَى  
أَقَامِرًا فَلَيْتَ صَدَّقَ.

بَابُ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْآخِرَى

۱۹۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ سَمِعْتُ حُرَّةَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ إِنَّمَا كَانَ مِنْ أَهْلِ مَنَاةَ  
الْقَطَا غَيْرَةِ الْحَيِّ بِالسُّنْدِ لَا يُطَوِّفُونَ بَيْنَ الصَّفَا  
وَالْمَاءِ وَفَرَّحَ رَسُولُ اللَّهِ تَعَالَى إِثْمَ الصَّفَا وَائْتَمَرَ  
مَعَهَا نِسْرٌ فَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالْمُسْلِمُونَ قَالَ سُفْيَانُ مَنَاةَ بِالسُّنْدِ مِنْ  
قُدُودٍ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَالِبٍ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ تَزَيَّيْتُ  
الْأَنْصَارَ كَانُوا هُمْ وَغَتَّانُ كَبَلٌ أَنْ يُسَيِّدُوا  
يَهْدُونَ لِمَا هُمُ لَهْ . وَقَالَ مَعْنُ بْنُ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ  
يَسْتَمِ لِيَهْلِكَ لِمَنَاةَ وَمَنَاةَ كَهْنَمَ بَيْنَ مَكَّةَ  
وَالْمَدِينَةِ قَالُوا يَا بَنِي اللَّهِ كُنَّا لَا نَكُونُ بَيْنَ الْقَطَا  
وَالْمَدِينَةِ نَقِظِي مَنَاةَ نَحْوًا .

۱۹۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْرِ  
وَمَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ  
بَلَدْنَسُ حَاطَّةِ ابْنِ طَاهِمَانَ عَنْ أَيُّوبَ وَابْنِ دُرٍّ  
أَنْ عَلَيْهِمَا ابْنُ عَبَّاسٍ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کوئی سوہا یہ  
کہہ بیٹھے کہ اے اللہ! میں نے قسم، تو اسے پاسبی کے لگاؤ لگاؤ اللہ  
پر اسے ادا کر دے اور اگر کوئی دھوکا دے اسے سناٹے سے کہہ  
دے کہ آؤ جواد کیسیں تو اسے کو خیرات کرنی  
پا ہیے۔

وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْآخِرَى كِتَابُ

عُرْوَةَ كَابِیَانِ سہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حکم ان لوگوں کے  
مشتق ہے جو مَنَاةَ طاقیب سے احرام باندھا کرتے تھے جو مشرق میں  
سہے اور مَنَاةَ مَدِیْنہ کے درمیان پھیرے نہیں لگایا کرتے تھے۔  
پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا کہ بیشک مَنَاةَ مَدِیْنہ تو اللہ  
تعالیٰ کی امانت میں ہے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم اور اس کے مسلمان ان کے درمیان پھیرے لگاتے رہے  
مَدِیْنہ کی طرف سے مَدِیْنہ کے ساتھ عُرْوہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت  
کی ہے کہ یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ وہ  
انہیں پھیرتے تھے اس لیے مسلمان ہونے سے پہلے مَنَاةَ کے پاس اگر  
احرام باندھا کرتے تھے۔ تیسری مَدِیْنہ کے ساتھ عُرْوہ نے حضرت عائشہ صدیقہ  
سے روایت کی ہے کہ انصار کے کہہ کر وہ گئے تھے جو مَنَاةَ کے  
پاس احرام باندھا کرتے تھے کہ مَنَاةَ ایک جگہ تھا کہ مَدِیْنہ سے  
کے درمیان رکھا جاتا تھا پھر لوگوں نے کہا کہ بایا کہ اس میں مَنَاةَ  
کی تعلیم کے پیش نظر مَدِیْنہ کا وہاں نہیں کیا کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۃ النجم پر بعد کہ سجدہ  
تخلیص کیا انہیں آپ کے ساتھ مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور  
انسانوں سب نے سجدہ کیا۔ ابن عباس نے بھی یزید سے  
اسی طرح روایت کی ہے لیکن ابن کثیر نے حضرت ابن عباس  
کا ذکر نہیں کیا۔

۱۹۷۱۔ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ  
إِسْرَءِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجُلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَذَلُّ سُورَةٍ  
أَنْتُمْ تَتْلَوْنَ سَجْدَةَ وَالْقَجِيرَ قَالَ فَسَجْدَةُ مَنْ  
خَفَقَ لَهَا رَجُلًا رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَعْقَابِينَ تَرَابِيبَ  
فَسَجَدَ عَلَيْهِمْ قَرَأَ آيَةَ نَعْدُ ذَلِكَ قِيلَ كَايِفًا أُمِّيَّةٌ  
بْنُ خَلِيفٍ.

### باب ۲۲ راقرب الساعۃ

قَالَ مُجَاهِدٌ مُسْتَمِرٌّ دَاهِبٌ مُرْدَجِرٌ  
مُتَنَاهٍ وَارْتَدَّ جِرْفًا شَطِيبٌ جَرُونَا دُسْرٌ  
أَصْلُهُ السَّيْفِيَّةُ لِمَنْ كَانَ كَيْفَ يَقُولُ كَيْفَ لَهُ  
جَزَاءُ قَوْلِ اللَّهِ مُخْتَصِرٌ بِخَصْرٍ ذُو الْمَاءِ وَقَالَ  
ابْنُ جُبَيْرٍ مَهْطِعِينَ النَّسْلَانِ الْعَبَبُ الْفِرَاعُ  
وَقَالَ غَيْرُهُ قَتَلَ عَلَى قَعَاطٍ بِسَيْدِهِ فَحَقَرَهَا  
الْمُخْتَلِطُ كَحِطَارٍ مِنَ الشَّجَرِ مُخْتَرِفٌ إِرْدُجَرٌ  
أَفْطِيلٌ مِنْ رَحْمَتِ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِ وَيَهْنُ مَا فَعَلْنَا  
جَزَاءً لِمَا صَنَعُوا يَنْوِيحُ وَأَصْحَابُ مَسْجُودٍ عَذَابٌ  
حَقٌّ يَقَالُ الْأَشْرُ التَّرْعُ وَالْتَجْبَرُ.

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ  
شُعْبَةَ وَسَعْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي  
مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ الشَّقُّ الْقَمَرُ عَلَى مَهْدٍ  
وَسُؤْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَتْلَيْنِ قِتْلَةً  
فَوَقَّ الْحَبْلُ وَدِرْقَةٌ دُرْقَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ دَرَقٌ.

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصَةَ عَنْ سَعْيَانَ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الشَّقُّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَهُ الْيَوْمَ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ دَرَقَتْ قَتْلَيْنِ فَقَالَ نَعَمْ إِنَّهُ دَرَقٌ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا  
کہ سجدہ والی سورتوں میں سب سے پہلے سورۃ الفہم نازل ہوئی  
اس کی تلاوت کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سجدہ  
کیا اور جتنے لوگ بھی آپ کے پیچھے تھے (مسلمان یا کافر) ان سب نے  
سجدہ کیا مگر اس نے ایک شخص کے پیچھے نہ اسے دیکھا کہ اس نے اپنے  
ذات میں بٹنی عکاس پر سجدہ کر لیا پس اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ کفر  
کی حالت میں قتل ہوا پڑھا امدہ تھا امیر بن نعت۔

### سورۃ القمر کی تفسیر

بجاء کا قول ہے مستمِرٌّ جاسف والا۔ مُرْدَجِرٌ کراوٹ  
اُڑدینا لگ کر کے چھٹا گیا۔ دُسْرٌ کشتی کی بیہوشی۔ یسْرٌ  
کلن ٹکڑے جس کے لئے کفر کیا اس کا اشدک لڑنے سے بدلہ  
مُخْتَصِرٌ پانی کے پاس ماضی ہوتے ہیں۔ ابن جریر کا قول ہے  
مُخْتَلِطٌ تیز دھڑلے والے۔ الْعَبَبُ تیز چلتا۔ دوسرے  
کا قول ہے۔ قَتَلَ عَلَى قَعَاطٍ اپنے احمق سے دار کر کے چراسے  
نزع کیا۔ الشَّقُّ کھل کر ہل ہل کر۔ اِرْدُجَرٌ یہ رجعت کا  
باب التعلیل ہے کیونکہ ہم نے آئندہ کے لئے اللہ سے اس لئے کیا  
کہ جو بدعتوں اور ان کے ساتھیوں کیساتھ سلوک کیا گیا تھا اس کا بدلہ  
جس کے مستحق تھے اب حق ہے اللہ اتر لے کر کہتے ہیں اے نبیؐ دیکھو

ابو عمر نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کی ہے کہ چاند شق ہونے کا واقعہ تو رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ہوا۔ چنانچہ  
اس کا ایک ٹکڑا پھاڑ کے دو حصوں میں ٹکڑا پھاڑ  
کے پرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
گواہ رہنا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ جب چاند شق کیا گیا اس وقت ہم نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس چاند کے دو ٹکڑے  
ہو گئے۔ پھر آپ نے ہم سے فرمایا۔ گواہ رہنا،

أَشْرَفُوا

۱۹۴۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ قَالَهُ حَدَّثَنَا  
يَكْرٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ  
أَبْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي عَتَمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي عَتَمَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَلِشَّقِ الْقَمَرِ فِي ذِمَّاتِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۹۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ  
أَبْنِ رَجْوَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ لَدَى بَرِيكٍ  
أَيُّهُمَا رَأَاهُمُ الشَّقُّ لَوْ الْقَمَرِ.

۱۹۴۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
مُحَمَّدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَلِشَّقِ الْقَمَرِ

فَرَقَتَيْنِ تَخْرِي بَابَيْنَا.

باب ۲۷۵- جَزَاءُ مَنْ كَانَ كُفْرًا وَلَقَدْ  
تَرَكْنَاهَا آيَةً وَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ قَالَ قَتَادَةُ  
أَبْقَى اللَّهُ سَفِينَةً تُؤَيِّجُ حَقَّهَا أَوْ كَيْدًا أَوْ بَلْ هِيَ  
الْأَمَةُ.

۱۹۴۷- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُرْمَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هَلْ  
مِنْ مُدْكِرٍ قَالَ مُجَاهِدٌ يَشْرُتُهَا هَوَا قَدْ آتَتْ.

۱۹۴۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ  
أَبْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ  
هَلْ مِنْ مُدْكِرٍ.

باب ۲۷۶- أَحْجَازُ نَحْلٍ مُنْقَعِرٍ فَكَيْفَ كَانَ  
عَدَاؤِي وَنَذِيرٌ

۱۹۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ  
أَبْنِ إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ فَقَالَ

مُكْرَاهٍ رَجُلًا.

عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن سعد نے  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
کی ہے کہ پانچ شوق ہونے کا واقعہ نبی کریم سے اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں  
ہوا۔

قادر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
کی ہے کہ اہل مکہ نے حضور سے مبارک کی تھاکر انہیں  
کوئی سجزہ دکھایا جائے۔ چنانچہ آپ نے انہیں پانچ کے  
مکڑے کر کے دکھائے تھے۔

قادر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کی ہے کہ چاند کے دو مکڑے ہونے

تھے۔ جَزَاءُ لِمَنْ كَانَ كُفْرًا تفسیر

ہلکی لگام کے سامنے بستی اسکے مل میں جسے ساتھ لکڑی کی تھاکر  
نے لے لکڑی تھاکر اہل مکہ کے کوئی سجزہ دکھایا جائے۔ چنانچہ آپ نے انہیں پانچ کے  
مکڑے کر کے دکھائے تھے۔

قادر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
کی ہے کہ چاند کے دو مکڑے ہونے

تھے۔ جَزَاءُ لِمَنْ كَانَ كُفْرًا تفسیر

ہلکی لگام کے سامنے بستی اسکے مل میں جسے ساتھ لکڑی کی تھاکر  
نے لے لکڑی تھاکر اہل مکہ کے کوئی سجزہ دکھایا جائے۔ چنانچہ آپ نے انہیں پانچ کے  
مکڑے کر کے دکھائے تھے۔

قادر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
کی ہے کہ چاند کے دو مکڑے ہونے

تھے۔ جَزَاءُ لِمَنْ كَانَ كُفْرًا تفسیر

ہلکی لگام کے سامنے بستی اسکے مل میں جسے ساتھ لکڑی کی تھاکر  
نے لے لکڑی تھاکر اہل مکہ کے کوئی سجزہ دکھایا جائے۔ چنانچہ آپ نے انہیں پانچ کے  
مکڑے کر کے دکھائے تھے۔

قادر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
کی ہے کہ چاند کے دو مکڑے ہونے

مِنْ مُذَكِّرٍ أَوْ مُذَكَّرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ مَا  
فَعَلَ مِنْ مُذَكِّرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا فَقَالَ مِنْ مُذَكِّرٍ  
ذَلِكَ

بَابُ ۸۷۲ فَكَانُوا أَكْهَشِيْمَ الْمُحْتَظِرِ وَ  
لَقَدْ يَسَّرَ الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَعَلَّ مِنْ مُذَكِّرٍ

۱۹۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ ثَعْلَبَةَ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ  
فَعَلَ مِنْ مُذَكِّرٍ الْآيَةَ

بَابُ ۸۷۳ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ  
مُسْتَقَرٌّ قَدْ وَقَّوْا عَذَابِي وَنَذِيرٌ

۱۹۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَحْمَةَ  
ثَعْلَبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَعَلَ مِنْ مُذَكِّرٍ

بَابُ ۸۷۴ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاءَكُمْ فَذَلَّ مِنْ مُذَكِّرٍ

۱۹۸۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَافِيلَ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَرْبُوطَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ  
مِنْ مُذَكِّرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ  
مِنْ مُذَكِّرٍ

بَابُ ۸۷۵ سَيُفْرَمُ الْجَمْعُ وَيُؤْتُونَ  
الذِّكْرَ

۱۹۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرْبٍ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ يَذِيرُ اللَّهُ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ فَعَلَ مِنْ مُذَكِّرٍ  
پڑھتے ہوئے سنا ہے اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ فَعَلَ مِنْ مُذَكِّرٍ پڑھتے ہوئے سنا  
تھا یعنی اس کے اندر حرف مال ہے۔

فَكَانُوا أَكْهَشِيْمَ الْمُحْتَظِرِ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

اسود نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فَعَلَ مِنْ مُذَكِّرٍ  
پڑھا کرتے تھے۔

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقَرٌّ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

اسود نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت  
کو فَعَلَ مِنْ مُذَكِّرٍ پڑھا ہے۔

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاءَكُمْ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

اسود بن یزید نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کے سامنے اسے فَعَلَ مِنْ مُذَكِّرٍ پڑھا ہے  
اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اسے فَعَلَ مِنْ مُذَكِّرٍ  
پڑھتے تھے۔

سَيُفْرَمُ الْجَمْعُ وَيُؤْتُونَ الذِّكْرَ كِتَابُ التَّحْقِيقِ

حکمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
سندوں کے ساتھ روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ غزوہ بدر  
کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے میں یوں دھاڑا کرتے  
تھے۔ اے اللہ! میں تجھے تیرا عہد اور وعدہ یاد کروانا ہوں اے اللہ!  
اگر تو میرا یہ سب کچھ آج کے بعد تیری عبادت نہ کرے گا۔ اتنے میں  
حضرت ابو بکر نے اپنے ہاتھوں سے آپ کو پکڑ کر کہا یا رسول اللہ!



یہ کہانی ہے آپ اپنے رب کے حضور التجا پیش کر چکے ہیں  
اس وقت حضور نے زندہ پنہا ہوئی تھی۔ چنانچہ آپ یہ پڑھتے تھے  
ہوئے بہر تشریف لے آئے۔۔۔ اب بگائی جاتی ہے یہ جماعت  
اور پیڑ پیڑیں گے بگداں کا دمہ تو قیامت پر ہے اور  
قیامت نہایت سخت اور کڑی ہے ۴۵ آیت  
۱۴۸۵ (۴۷) اَمْزِیْهِ الرَّارَةُ سَے مشتق

ابن جریر کا بیان ہے کہ بکے یہ معنی ہیں اگکے سے  
بتایا کہ میں اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے  
عناک خدمت میں حاضر تھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب یہ آیت  
پڑھتے تھے تو اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کمر کر رہے تھے تو ان  
دونوں میں تو طرد کی تھی اور کھینک کر تھی۔

مکرم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
نے فرمایا کہ غزوہ بدر کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے جیسے میں  
یوں دعا کر رہے تھے۔۔۔ اے اللہ! میں تجھے تیرے عباد میں ہر آدمی کا  
دعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو چاہتا ہے کہ آگ کے بعد کو تیرے عباد میں  
جو۔۔۔ تو حضرت ابوبکر نے اپنے ہاتھ سے کمر کر عرض کیا یا رسول اللہ  
آپ کے لئے اسباب کافی ہے۔ آپ اپنے رب کے حضور التجا پیش کر چکے ہیں  
وقت حضور نے زندہ پنہا ہوئی تھی۔ چنانچہ آپ یہ پڑھتے تھے بہر تشریف لے آئے  
اب بگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیڑ پیڑیں گے۔ بگداں کا دمہ  
تو قیامت پر ہے اور قیامت نہایت سخت اور کڑی ہے ۴۵ آیت (۴۷)

### سورۃ الرحمن کی تفسیر

وَاتَّبِعُوا الْوَعْدَ سَے تراویح کی تلاوت سادہ ہے۔ (العصف کی فصل ایک  
لے کچھ سے پہلے کا جاناے التریحان زندہ کی التجب و ذبح کیا جاتا  
ہے اور عرب کی زبان میں التریحان زندہ کو کہتے ہیں بعض حضرات کا قول  
ہے العصف سے مراد وہ دھن میں جو کھائے ملتے ہیں اور التریحان  
وہ شنبہ جو دانوں کی شکل میں نہیں کھایا جاتا اور سرے کا قول ہے  
العصف سے گندم کے تپے مراد ہیں ضحاک کا قول ہے العصف سرگی ہوئی

إِنِّي أَرْسَلْتُكَ عَلَىٰ قَوْمٍ قَدْ وَفَّكَ اللَّهُ وَأَنْتَ كُنْتَ كَالْ  
نَجْدِ نَجْدٍ أَيُّوْمٍ قَدْ أَحَدَ أَبُو بَكْرٍ يَسِيرُهُ فَفَتَّكَ  
حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ كُنْتَ عَلَىٰ رَيْكَ وَهُوَ  
يَتَّبِعُ فِي الْبَرِّ وَفَخَرَمَ وَهُوَ يَقُولُ سَيَهْرُمُ  
الْجَمْعُ وَيَكُونُ الدُّنْيَا كَالْمَشَاةِ مَوْجِدُهُمْ  
وَالْمَشَاةُ أَذْهَىٰ وَأَمْزِیْهِ الرَّارَةُ مِنْ  
الرَّارَةِ

۱۹۸۴ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَىٰ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَحْمَدَ عَنْ  
أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي بَعْدَ عَائِشَةَ  
أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ لَقَدْ أُتِرْتُ عَلَىٰ مُحْتَمٍ وَطَ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْتَةٍ فَإِنِّي لَجَارِيَةٌ الْعَقَبِ

۱۹۸۵ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
عَلِيٍّ عَنْ مَتَّى عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قَبْرِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ لَكَ نَجْدٍ بَعْدَ  
الْيَوْمِ أَبَدًا فَإِنِّي أَخَذْتُ أَبُوبَكْرٍ يَسِيرُهُ فَفَتَّكَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ أَحَدَ عَلَىٰ رَيْكَ وَهُوَ فِي  
الْبَرِّ وَفَخَرَمَ وَهُوَ يَقُولُ سَيَهْرُمُ الْجَمْعُ وَ  
يَكُونُ الدُّنْيَا كَالْمَشَاةِ مَوْجِدُهُمْ وَالْمَشَاةُ  
أَذْهَىٰ وَأَمْزِیْهِ الرَّارَةُ

### بَابُ (سُورَةِ الرَّحْمَنِ)

وَاتَّبِعُوا الْوَعْدَ سَے تراویح کی تلاوت سادہ ہے۔ (العصف کی فصل ایک  
لے کچھ سے پہلے کا جاناے التریحان زندہ کی التجب و ذبح کیا جاتا  
ہے اور عرب کی زبان میں التریحان زندہ کو کہتے ہیں بعض حضرات کا قول  
ہے العصف سے مراد وہ دھن میں جو کھائے ملتے ہیں اور التریحان  
وہ شنبہ جو دانوں کی شکل میں نہیں کھایا جاتا اور سرے کا قول ہے  
العصف سے گندم کے تپے مراد ہیں ضحاک کا قول ہے العصف سرگی ہوئی

النَّصْفُ وَرَقَ الْجَنْطَرِ وَقَالَ الصَّحَابُ الْعَصْفُ  
الَّتَيْنِ وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ الْعَصْفُ أُولُ مَا يَنْبُتُ  
مُسَيِّمُهُ النَّبْتُ هَبْرًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْعَصْفُ  
وَرَقَ الْجَنْطَرِ وَالْتِيحَانُ الْزَيْتُونُ وَالْمَارِجُ  
الذَّهَبُ الْأَصْفُ وَالْأَخْضَرُ الْأَدِيمُ يَعْلَمُوا النَّارَ  
إِذَا أَوْقَدَتْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ مُجَاهِدٍ رَبُّ  
الْمَشْرِكَينِ الشَّمْسُ فِي الرِّيَاءِ مَشْرُقٌ وَمَشْرُقٌ  
فِي الْقَيْفِ وَرَبُّ الْعَصْرَيْنِ مَغْرِبٌ فِي الرِّيَاءِ  
وَالْقَيْفِ لَا يَبْغِيَانِ لَا يَخْتَلِفَانِ لِلْمُشَاهِدَاتِ  
مَا رَأَيْتُمْ قُلْعُهُ هِيَ السَّقِي حَامًا مَا لَمْ يُرْفَعْ قُلْعُهُ  
فَلَيْسَ بِمَنْفَعَةٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَنَحْنُ سُنُفَرٌ  
يُصَبُّ عَلَى رُؤُسِهِمْ يُعَذِّبُونَ بِهِ خَافَ مَقَامَ

رَبِّهِ يَهْتَفِ بِالْمَعْصِيَةِ فَيُبَكِّرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ  
فَيُتْرَكُ السَّوَاطِيقُ الْهَبُّ مِنْ قَائِمٍ مُدْهَقَاتٍ  
مُسَوِّدَاتٍ مِنَ التَّرِيقِ صَلَّيَالٍ طُيُوتٍ خَلَطَ بِرُحْلِ  
فَصَلَّيَالٍ كَمَا يَصْلُحُ الْعَفَّارُ وَنُفَالٍ مَنُورٍ  
يُرِيدُونَ بِهِ صَلَّيَالٍ بَقَالٍ صَلَّيَالٍ كَمَا يُعَالٍ  
صَرَّ الشَّابِّ يَحْتَدِ الْإِعْلَاقُ وَصَرَّ صَرَّ مِثْلُ كِبَيْتٍ  
يَعْنِي كِبَيْتٍ فَأَيْكَةً وَنَحْلُ وَرُفَاتٍ وَفَاتٍ  
يَعْنِي لَيْسَ الرُّفَاتُ وَالتَّحْلُ بِالْفِكَهَةِ وَأَمَّا  
الْعَرَبُ فَدَقَّتْهَا شَعْدُهَا فَأَيْكَةً كَقَوْلِهِمْ سَرَّ وَجَلَّ  
حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوَسْطَى فَأَمَرَهُمْ  
بِالصَّحَافَةِ عَلَى كُلِّ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ أَعَادَ الْعَصْرَ  
شَدِيدًا لَهَا كَمَا أُعِيدَ النَّحْلُ وَاسْتَأْذَنَ مِنْهَا  
أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ  
فِي الْأَرْضِ حَمْدًا قَالٌ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ وَكَثِيرٌ حَقٌّ  
عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَقَدْ ذُكِّرْتُمْ فِي أَوَّلِ قَوْلٍ مَنْ  
فِي هَسَلَاتٍ وَمَنْ فِي النَّدَى وَقَالَ غَيْرُ لَا أَمَانٌ  
لَكُمْ فِيهِ وَحَدَّ الصَّلَاةِ دَانَ مَا يَحْتَدِي قَرِيْبُ

گھاس ہار ملک کا قول ہے۔ انصاف جو نقص سب سے پہلے اگے ادا جس کو نہیں زبان میں جھوٹا کہتے ہیں مجاہد کا قول ہے۔ ما انصاف گندم کے پتے۔ الملوہ خائف زرق ما لکناں گروہ اند واور ہرزنگ کے شیعہ جو ہارنگ سنگھ سے ملندہ جوتے ہیں دوسرے حضرات نے مجاہد سے نقل کیا ہے۔ ترجمہ انصاف کی بات دو حشری اس نے کیا کہ وہ جہاں سے سرورید میں سوار ملو جوتے سے اند و دوسری جگہ وہ جہاں سے گریوں میں ملو جوتے ہے۔ کلا متغیاہ و دروں کہیں میں نہیں تھے۔ العتبات ایسے جہاز مراد ہیں جہاں کے بارہ بن بلند کر کے گئے ہوں۔ حد جہاں کے بلند نہ کیے جائیں انہیں فتنہ نہیں کہا جاتا۔ مجاہد کا قول ہے نخاس وہ تانبا جو گھوڑا کھانے کے سرورید پر ڈال دیا جائے گا تاکہ یوں فدا دے جائیں خائف مقام ہر پہ گنہ کار اور گنہ پر زعم کہ یاد کر کے اُس گنہ کار اند و جھوٹ دینا۔ الشوائف اگ کے شیعہ مذہب خائشاں گھرا سبز رنگ مال سے مبارک۔

فصل چہریت علیٰ ہرئی شے جو کھنکھاتی ہے بعض کہتے ہیں کہ اس سے مردانگی  
بڑھتی شے ہے اور اُسے حق کہتے ہیں بعض کا قول ہے کہ جس طرح بند گشت وقت  
اندازہ کیا ہے اس طرح بہت بڑھتی شے۔ رہا منتر منتر تو وہ لگبنت کی طرح  
سے خاک ہو گیا و تفضل ذکر مقامات بعض کا قول ہے کہ مجبور انداز مبودوں  
میں شکر نہیں پس لیکن دل حب انیس مبودوں میں شمار کرتے ہیں جیسا کہ  
ارشاد خداوندی ہے :— تمام نازوں کی حفاظت کرو اور انہیں  
طرح پر درمیانی نازی کی یہاں شروع میں ہر ناز کی  
حفاظت کا حکم ہے پھر مصر کا تاکید کی فسر حق سے  
دوبارہ ذکر فرمایا، پس اس طرح مجبور انداز  
کا دوبارہ ذکر فرمایا گیا ہے اور اس کی مثال یہ  
ارشاد باری تعالیٰ میں ہے :— کیا کوئے نزدیک کہ اللہ کے لئے  
مجبور کر تی بھی سب چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین  
میں ہیں یہ پھر فرمایا کہ :— ”ایسے جہت سے لوگ ہیں اور بہت  
سودہ ہیں جن پر غضاب ضروری ہو گئے“ حالانکہ پہلے ارشاد میں  
عربی اور فارسی مدعی فلولق کا ذکر فرمایا تھا۔ دوسرے کا قول ہے  
افغانیاں سنیں دینی نبضتیں دینی جس چل کر چاہیں گے قریب  
آجائے گا۔ حسن یصری کا قول ہے :— خیال آلاؤ اس کی نصحت

وَقَالَ الْحَسَنُ قِيَامًا لَا يَفْعَلُهُمْ . وَقَالَ قَتَادَةُ  
تَبَيَّنَ يَحْيَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ . وَقَالَ أَبُو الدَّوْدِ  
كُلُّ يَوْمٍ هُوَ يَوْمٌ يَفْعَلُ ذَنْبًا وَيَكْشِفُ كُفْرًا  
وَيَرْفَعُ كُفْرًا . وَيَضَعُ الْخَيْرَ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
بِزَرْعٍ حَاجِزٌ . الْأَنَامُ . الْخَلْقُ نَصَاحَتَانِ  
مِثْلَا مَتَانِ . ذُو الْجَلَالِ . ذُو الْعِظَمَةِ . وَقَالَ  
طَبَرَكَا مَا يَرْجَمُ : خَالِصٌ مِنَ النَّارِ . يُعَالِ مُتَبَرِّ  
الْأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ إِذْ خَلَا هُوَ يَجِدُ وَيُصْصِمُ عَلَى  
بَعْضِ مَرْجِعِ أَمْرِ النَّاسِ . مَرْجِعٌ مُتَبَرِّسٌ . مَرْجِعٌ  
الْمُتَلَطِّطُ . لِيُخْرِجَ مِنْ مَرْجِعٍ ذَاتِكَ . مَرْجِعًا  
سَنَفَرُ لَكُمْ سَنَافَةً يَكُونُ لَكُمْ يَسْخَلُهُ نَشْيُ نَعْنِ  
شَوَّاهٍ . وَهُوَ مَرْجِعٌ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ . يُعَالِ لَمْ  
تَكُنْ تَعْنِ لَكَ وَمَا بِهِ شُعْلٌ يَقُولُ الْإِخْوَانُ  
عَنْ يَحْيَى .

بَابُ مَنْ دُونَهُمَا جَنَّتَانِ

۱۹۸۶ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَرْبُوتٍ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَبْدِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو  
الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ  
أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
جَنَّتَانِ مِنْ فَضِيلَةِ آيَاتِهِمَا دَمَائِهِمَا وَمَا بَيْنَ  
الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْفَكُوا وَلَا إِلَى رَيْبِهِمَا إِلَّا بِرَأْيِ  
أَمِيرٍ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةٍ عَذْبَةٍ .

بَابُ حُورٍ مَقْصُورَاتٍ فِي الْخِيَامِ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حُورٌ . سُودُ الْحَدِيقِ وَ  
قَالَ مُجَاهِدٌ مَقْصُورَاتٌ : مَحْبُوسَاتٌ قَصَرَ  
عَنْ فُكُنَ وَالْفُسُوسُ عَلَى أَمْرٍ وَاجِبَةٍ . فَاصْرَفَتْ  
لَمْ يَبْعَيْنِ غَيْرَ آذٍ وَاجِبَةٍ .

۱۹۸۷ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا

قَتَادَةُ قَالَ : تَبَيَّنَ يَحْيَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ . قَالَ  
بِهِ كُلُّ يَوْمٍ هُوَ يَوْمٌ يَفْعَلُ ذَنْبًا وَيَكْشِفُ كُفْرًا  
وَيَرْفَعُ كُفْرًا . وَيَضَعُ الْخَيْرَ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
بِزَرْعٍ حَاجِزٌ . الْأَنَامُ . الْخَلْقُ نَصَاحَتَانِ  
مِثْلَا مَتَانِ . ذُو الْجَلَالِ . ذُو الْعِظَمَةِ . قَالَ  
طَبَرَكَا مَا يَرْجَمُ : خَالِصٌ مِنَ النَّارِ . يُعَالِ مُتَبَرِّ  
الْأَمِيرُ رَعِيَّتَهُ إِذْ خَلَا هُوَ يَجِدُ وَيُصْصِمُ عَلَى  
بَعْضِ مَرْجِعِ أَمْرِ النَّاسِ . مَرْجِعٌ مُتَبَرِّسٌ . مَرْجِعٌ  
الْمُتَلَطِّطُ . لِيُخْرِجَ مِنْ مَرْجِعٍ ذَاتِكَ . مَرْجِعًا  
سَنَفَرُ لَكُمْ سَنَافَةً يَكُونُ لَكُمْ يَسْخَلُهُ نَشْيُ نَعْنِ  
شَوَّاهٍ . وَهُوَ مَرْجِعٌ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ . يُعَالِ لَمْ  
تَكُنْ تَعْنِ لَكَ وَمَا بِهِ شُعْلٌ يَقُولُ الْإِخْوَانُ  
عَنْ يَحْيَى .

بَابُ مَنْ دُونَهُمَا جَنَّتَانِ  
بَابُ مَنْ دُونَهُمَا جَنَّتَانِ

بَابُ مَنْ دُونَهُمَا جَنَّتَانِ  
بَابُ مَنْ دُونَهُمَا جَنَّتَانِ

بَابُ مَنْ دُونَهُمَا جَنَّتَانِ  
بَابُ مَنْ دُونَهُمَا جَنَّتَانِ

بَابُ مَنْ دُونَهُمَا جَنَّتَانِ  
بَابُ مَنْ دُونَهُمَا جَنَّتَانِ

عَبْدُ الْعِزِّ يُرِي نَبِيَّ عَبْدَ الصَّغْدِ حَدَّثَنَا أَبُو تَرْوَيْدٍ  
الْحَوْثِيُّ عَنْ أَبِي يَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ  
أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا  
فِي الْجَنَّةِ خَمْسَةً مِنْ لَوْ كُنَّا مَبْنُوتَةً مَرَّضَةً بَنُو  
يَهُدَى فِي كُلِّ رَأْيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ رُفُوعَتِ  
يَكُونُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِئَتَيْ بَنِي نَدِيمَا  
قَمَافِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ كَذَا الْيَتِيمَا وَمَا  
فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى  
رَبِّهِمْ إِلَّا رَأَوْا الْكِبْرَ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّتَيْهِ  
عَذَابٍ

### باب في الواقعة

وَقَالَ مُجَاهِدٌ رُجَّتْ، رُزِلَتْ بُسْتُ فَحَثَتْ  
لُتْنُ كَمَا يُلْتَمَسُ التَّوْبَةُ، الْمَغْضُودُ الْمُؤَقَّرُ حَلَا  
وَيُقَالُ أَيْضًا لَمْ تَكُنْ لَهُ مَغْضُودٌ الْمَوْرُ وَالْعَرَبُ  
الْمَغْضُوبَاتُ إِلَى أَنْ دَاجِيَتْ كُلُّ أُمَّةٍ يَحْمِلُهَا  
وَحَاثُ أَسْوَدَ يُعْزَرُونَ يُدْخِلُونَ الْهَيْبَةَ  
الْإِبِلَ الْبَطْمَاءَ لَمَعَرَمُونَ لَمَعَرَمُونَ رُزِلَتْ حَجَّةُ  
وَرُحْلَةُ وَرُحْلَانِ، الرُّزُوقُ وَتُنْشَأُ كَعْرِفِي فِي سَبْعٍ  
نَشَاءُ، وَقَالَ عَزْرَةُ تَعْلُكُهُونَ، تَعْلُجُونَ عَرَبًا  
مُثْقَلَةً، وَاحِدُهَا عَرُوبٌ مِثْلُ صَبُورٍ وَصَبْرٍ  
يُسْتَعِيدُ أَهْلُ مَلَكَةِ الْعَرَبَةِ، وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ  
الْقَرْبَةِ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّجَلَةُ، وَقَالَ فِي  
خَافِضَةَ الْقَوْمِ إِلَى الثَّيَابِ وَرَافِعَةُ إِلَى الْجَنَّةِ  
مَوْضُوعَةٌ مَنَسُوجَةٌ وَهِيَ وَصِيْفَةُ النَّاقَةِ  
وَالْكُوبُ لَا دَانَ لَهُ وَلَا عَرُودَ وَالْبَارِقُ دَوَلَتُ  
الْأَهْلَ ابْنُ الْعَرَبِيِّ مَسْكُوبٌ حَيَارٌ وَفَرَسٌ مُرْتَوِيَةٌ  
بَعْضُهَا مُرَوِّقٌ بَعْضُ مَتَرَجِيحٍ مَتَمِيجِيحٍ، مَا  
تَمْنَحُونَ هِيَ التَّطَلُّعُ فِي أَرْحَامِ النَّسَائِدِ الْمُتَوَيِّنِ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جبکہ جنت میں ایک  
خمس ہر ایک کے لیے ایک کعبہ ہے جس کی چوڑائی چار  
میل ہوگی اس کے ہر کعبے میں چوبیس ہونگی ایک کعبہ عالی درجہ  
کعبہ عالی درجہ کو نہیں دیکھ سکیں گی اور اہل اہل انہی کے پاس  
آئیں گے وہ ہر دو جنتیں چاندی کی ہوں گی ہر ایک کے ان کے  
برتن اور تمام چیزیں بھی اسی طرح دو جنتیں ہوں گے کہ ان کی  
برجیسز بھی ان لوگوں کے لیے جنت جنت میں اپنے رب  
کے دیدار پر کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی مگر انہی کے پاس  
کے ہر کعبے پر کبریاں چادر پڑی ہوں گی۔

### سورة الواقعة کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: رُجَّتْ، رُزِلَتْ بُسْتُ فَحَثَتْ  
مگر یہ جانتے ہیں: المَغْضُودُ: جو سے لیا ہوا تھا اس چیز کو بھی کہتے  
ہیں جس میں کاٹا نہ ہو: مَغْضُودٌ: کبوتر: "اپنے ٹوہرے بٹ کر  
والا نکتہ" جامعہ: "مَنَسُوجَةٌ": "وہاں سیاہ رنگ کا پتھر لگا" پیش  
کرتے رہتے ہیں: "مَمْنَعٌ": "پاسے اونٹ" لغزوں: "انہی کے لیے  
"مَدْرَجٌ": جنت اور خوشی: "رَبِّحَانِ": "روزی" و تَنْشَأُ: "جس میں  
میں ہم چاہیں پیدا کرتے ہیں دوسرے کا قول ہے: "تَعْلُكُهُونَ": تم تعجب  
کرتے ہو: "عَرَبًا": عربی صفت عرب جس اس کا واحد: "عَرُوبٌ": جیسے عرب  
کا واحد: "عَرُوبٌ" ہے، اہل کہ ہے: "عَرَبٌ": اہل مدینہ: "خَبْرٌ": کہتے  
ہیں جب کہ اہل عراق: "تَعْلُكُهُونَ": کہتے ہیں اور: "خَافِضَةُ": کے بارے میں  
کہا کہ ایک جامعہ کہ ہم میں گناہ اور دوسری کو جنت کی طرف اٹھاتا  
مراد ہے: "مَوْضُوعَةٌ": "ناہرا اور" و تَنْشَأُ: "اس سے متعلق ہے۔"  
"الْكُوبُ": وہ برتن جس میں کوئی اور دوسرا ہو: "الْبَارِقُ": ایسے برتن  
جس میں کوئی اور دوسرا ہو: "مَسْكُوبٌ": "بنا ہوا" و فَرَسٌ: "فرس" و رُزُوقٌ:  
ایک دوسرے کے اوپر اور برتن: "مَتَمِيجِيحٍ": "نوع کعبہ" و مَتَمِيجِيحٍ:  
برجسز کے نام میں تلفظ والے سے استعارہ ہے: "مَتَمِيجِيحٍ": "مستطیل  
کے لیے" و تَنْشَأُ: "پیدا ہوا" و تَنْشَأُ: "قرآن مجید کی آیات کے لیے"



## باب (الحشر)

الْجَلَاءِ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى الْأَرْضِ

۱۹۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا  
سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَرٍّ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عُبَيْدٍ سُوْرَةُ  
التَّوْبَةِ قَالَ التَّوْبَةُ هِيَ الْفَاضِلَةُ مَا دَامَ التَّائِبُونَ  
وَرَمَتْهُمْ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّ ظَنُّوْهُ أَنَّ اللَّهَ يَبْقَى أَجَدَ امْتَنَمَ  
إِلَهُ دُكُوْرِهِمْ قَالَ قُلْتُ سُوْرَةُ الْأَنْعَالِ قَالَ  
تَزَلَّتْ فِي بَيْدٍ قَالَ قُلْتُ سُوْرَةُ الْعَشْرِ قَالَ  
تَزَلَّتْ فِي بَيْتِ التَّصْيِيرِ

۱۹۹۰- حَدَّثَنَا الْكَسَنُ بْنُ مُدْرِجٍ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ حَتَّابٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَرٍّ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُوْرَةُ  
الْحَشْرِ قَالَ كُلُّ سُوْرَةٍ التَّصْيِيرِ

باب مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْسَةٍ تَخْلُفُ مَا  
لَوْ كُنَّ عَجُوزًا أَوْ بَرِيَّةً

۱۹۹۱- حَدَّثَنَا هُشَيْبٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مَا أُجِيعَ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ تَحْتَ بَيْتِ التَّصْيِيرِ وَقَطَعَ وَكَانَ  
الْبُحَيْرُ مَا قَطَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْسَةٍ أَوْ مَرَأَتٍ وَهُمَا كَاذِبَةٌ  
سَلَى أَمْرُهُمَا فَبِأَيِّ ذَنْبٍ لَقِيََا وَلِيَحْزَنَ الْغَائِبُونَ

باب مَا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ

۱۹۹۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ غَيْرَ مَتِّعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ  
مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَيْتِ التَّصْيِيرِ مِمَّا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِمَّا لَمْ يُرْجَفِ الْمُسْلِمُونَ  
عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا بِرُكَابٍ أَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

## سورة الحشر کی تفسیر

• اَلْجَلَاءُ: ایک جگہ سے دوسرے کی طرف نکال دینا، جلا وطن کرنا۔  
سید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما سے سورة الحشر کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا  
کہ یہ سورت زکافات اور منافقوں کو دلیل کرنے والی ہے۔ جب تک اس  
کی وہ آیتیں نہ مل جائیں جن میں دشمن دشمن ہے تو ہم سمجھتے رہے  
کہ ان میں سے ایک آدمی بھی ایسا نہیں ہے کہ اس میں ذکر نہ فرمایا گیا  
ان کا بیان ہے کہ ہم میں سے سورة الانفال کے بارے میں دریافت کیا تو  
فرمایا کہ قرآن مجید کے متعلق یہی ہے کہ ان کا بیان ہے کہ ہم میں سے۔  
سورة الحشر کے متعلق یہی ہے کہ یہ تفسیر کے متعلق یہی ہے۔

سید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن  
عباس رضی اللہ عنہما سے سورة الحشر کے متعلق یہی  
کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے سورة الحشر کہو

مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْسَةٍ كَاتِبِ

جو وہ آدمی کے ساتھ ہو کہ اگر انہوں نے ان کے زخموں کو لکھ دیا ہے  
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے بنی نضیر کے باغات جو وہ بوند بوند کاٹ دیے تھے ان میں بوند بوند  
میں سے اس پر اللہ تعالیٰ نے برکت نازل فرمائی۔ جو وہ نعمت تمہارے گائے  
یا ان کی جڑوں پر قائم ہوئے وہ بوند بوند کاٹ دیے۔ سب اللہ کی اجازت سے عطا ہوا۔

اس نے کہ انہوں نے لکھ دیا کہ وہ (آیت ۵)

مَا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ

اُس پر جو اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
مددیت کی ہے کہ بنی نضیر کا ساما مال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ  
نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بطور نعمت عطا فرمایا، بلکہ  
مسئلہ خود نے ان پر گھمنوں یا سواروں کے ذریعہ مسلمان نہیں  
کیا تھا۔ پس یہ خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا  
حق تھا۔ جس سے آپ اپنی اندراج مطہرات کو سال بھر کا



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يَتَمَيَّنُ عَلَى أَهْلِيهِ مِنْهَا نَفَقَةً  
سَعَتِهِمْ يَجْعَلُ مَا يَلْقَى فِي السَّيْلِ لَكُمْ وَأَنْتُمْ عِدَّةٌ  
لِي سَبِيلِ اللَّهِ

بَابُ مَا أَتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوا

۱۹۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
سَعْيَانُ عَنْ مَعْمُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا أُنْزِلَتْ آيَاتُ الشَّهَادَاتِ وَالْمَوْتِ  
وَالنَّبِيِّاتِ وَالْمُتَلَقَّاتِ لِلْحَسَنِ الْكَافِرَاتِ  
حَقَّقَ اللَّهُ قَبْلَهُ ذَلِكَ أَمْرًا مِنْ بَيْنِ أَسْمَاءٍ يُقَالُ  
لَهَا أُمُّ يَحْيَى قُبُوبٌ فَجَاءَتْ فَكَلَّتْ إِنَّهُ يُدْعَى بِكَ  
لَعْنَتُكَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ مَا لِي لَا أَعْنُ مَرَّةً  
لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ

فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتْ لَعْنَةُ قَوْمٍ مَا لِي أَلُوْحِيهِمْ  
فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ قَالَ لَيْتَ كُنْتُ قَرَأْتُ  
لَقَدْ وَجَدْتُ فِيهِ أَمَّا كَرَأَتْ وَمَا أَتَاكُمْ الرَّسُولُ  
فَخُذُوا وَمَا تَلَاكُمْ عَنْهُ فَاسْتَوْفُوا قَالَتْ بَلَى قَالَتْ  
قَالَتْ قَدْ تَلَا عَنْهُ قَالَتْ فَإِنِّي أَسْأَلُ أَهْلَكَ  
يَفْعَلُونَ قَالَ قَدْ تَلَا عَنْهُ قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ  
فَنُفِخَتْ فَفَلَمَّا مَرَّ مِنْ حَاجَتِهِ شَيْئًا فَقَالَ كَوْنُوا  
كَأَمْتُ كَذَلِكَ مَا جَاءَ مَعْتَنًا

۱۹۹۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ  
سَعْيَانَ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَاصِمٍ حَدِيثَ  
مَعْمُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْوَاغِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ أَمْرٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَحْيَى قُبُوبٌ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَمِثْلُ حَدِيثِ مَعْمُورٍ

بَابُ الَّذِينَ تَبَوَّأُوا الدِّينَ الْإِيمَانَ

۱۹۹۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ  
عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عَمْرُو

فَرِحَ مَرَحًا فَرَايَا كَيْتَ أَوْ مَرَحًا بَلَى أَمْسَى سَبَاد  
فِي سَبِيلِ الْمَسْكِينِ فَرَايَا كَيْتَ بَلَى مَرَحًا أَوْ مَرَحًا  
بَلَى تَمَسَّ

وَمَا أَتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوا كَيْتَ تَفْسِيرُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گوشت  
والی اللہ نے والی ہر گز کے بل لینے والی اور دانتوں کو جدا کرنے  
والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ خدا کی پیدا نشین  
کہہ لیں جب یہ بات اُمّ یحییٰ کو سن اس کی ایک طرف تک پہنچی  
تو وہ آپ کے پاس جا کر کہنے لگی اے مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ خدا کی لائے  
کے والی عورتوں پر لعنت بھیجتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں ان پر  
کیوں لعنت نہ کروں جو پرہیزگار ہیں اللہ علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت  
فرمائی ہے اللہ میں کا ذکر اللہ کی کتاب میں موجود ہے اس لعنت کے

نے کہا کہ میں نے لڑائی میں ہمارے وہ بہتے ہیں وہ کھنڈوں میں موجود  
ہے لیکن اس میں تو یہ بات نہیں ہو کہ بتاتے ہیں تو یہ بات کہہ کر  
چھوڑتے تو اس بات کو ضرور دیکھتے ہیں اچھا تم نے یہ توڑ دیا ہے یہ رسول  
نہیں جو کہہ دیں گے کہ انہوں نے منع فرمائی اس سے ملک جائز لائے  
میں عرض ہے کہ کیوں نہیں فرمایا تو بیشک حضور نے ان باتوں سے روکا  
لائے اس عرض نے کہ اس میں آپ کی بیعت توڑ کر کوئی کر لیا کرتے ہونے  
دیکھتی ہوں فرمایا اچھا جا کر دو کچھ اس میں عرض گئی اس نے دیکھا  
بھلا لیکن اپنے مقصد کے لئے چیز دیا انہوں نے فرمایا اے مجھ کو اس کی

علقہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل  
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس عورت پر لعنت فرما  
ہے جو اپنے بل و مری موت کے بالوں سے جوڑے چنانچہ عبدالرحمن  
بن عباس کو بیان ہے کہ میں نے ایک عورت سے سنا جس کو اُمّ یحییٰ  
کہا جاتا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود سے اس عورت پر لعنت کے  
مطابق روایت کرتے ہیں

وَالَّذِينَ تَبَوَّأُوا الدِّينَ الْإِيمَانَ كَيْتَ تَفْسِيرُ

عمر بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے فرمایا میں نے غیلہ کے لڑکے کو بتایا کہ وہ جو چاہی اللہ کا حق

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْضَى الْخَلِيفَةَ بِالْمَحَا جِرَتِ  
الْأَرْضَ لَنْ أَنْ يَحْرُكَ تَلْعَوْ عَقْلَهُ وَأَرْضَى الْخَلِيفَةَ  
بِالْأَنْصَارِ السَّيِّئَةِ تَبَوُّوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِ  
أَنْ يُهْلِكَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبَلَ مِنْ  
مُحْسِنِينَ هُمْ وَيَعْمَلُونَ مِيسِرًا هُوَ

بِأَنْصَارِهِمْ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى الْغُفَّارِ الْأَيَّةُ  
الْخَصَاصَةُ الْفَاقَةُ الْمَعْلُومَةُ الْفَاقَةُ  
بِالْغُفَّارِ الْفَاقَةُ الْفَاقَةُ عَلَى الْفَاقَةِ جَعَلَ  
وَقَالَ الْحَسَنُ حَاجَةً حَسَنَةً

۱۹۹۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ كَثِيرِ  
بْنِ أَبِي سَامَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْبُ بْنُ مَرْثَدٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنِ ابْنِ لُحَيْجَةَ عَنْ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَنِي الْجُحُودُ رَسَلْتُ  
إِلَى بَنِي إِسْرَءِيلَ فَاكْتُبُوا لِي عِنْدَهُمْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا رَجُلٌ يُصَوِّفُهُ هَذَا  
الْبَيْتُ يَرْحَمُهُ اللَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ  
فَقَالَ أَمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا هَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَقَالَ  
لِي مَرَاتِةٌ صَيِّفْتُ رَسُولِي اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَدَّ جِرَتِي شَيْئًا قَالَتْ ذَاكَ مَا عَشِيَتْ رَاكَا  
كُوفَتِ الصَّبِيَّةُ قَالَ فَإِذَا أَرَادَتِ الصَّبِيَّةُ الْخُشَاءَ  
فَتَوَضَّعَتْ لِعَالِي فَطَعْنِي السِّتْرَ أَحْمَرًا وَطَوَّافًا تَقَوَّيْتُ  
الْبَيْتَ فَعَمَلْتُ لَكُمْ عَدَا الرَّجُلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ نَجَّيْتُ أَنْفُسَكُمْ عَنْ  
سَبَلٍ أَوْضَحْتُكُمْ مِنْ قُلُوبٍ وَقُلُوبٍ فَاتَّقُوا اللَّهَ  
عَدَا رَجُلٌ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى الْغُفَّارِ وَلَوْ كُنَّا  
بِهِمْ خَسَاصَةً

پہچانے اور غیظ کے اندر کے بارے میں بھی وصیت کر چکے ہیں جنہوں نے  
پہلے سے اس فہم اور ایمان میں پائے گئے تھے وہ لوگ بن کریم صلا اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم حیرت کے کما بھیجے جہاں تشریف بھی نہیں لائے تھے  
پس چاہیے کہ ان کی نیکیوں کو قبول کریں اور ان کی برائیوں سے  
دور کر دیں۔

وَلَوْ تَرَوُنَّ عَلَى النَّفْسِ مِنْ كَثِيرٍ  
الْغَفَّارِ فَافْزَحُوا الْغَفَّارِ بِنْتِ فِي رِغْلٍ بِرِغْلٍ كَمَا يَأْتِي  
وَالْغَفَّارِ الْغَفَّارِ الْغَفَّارِ الْغَفَّارِ الْغَفَّارِ الْغَفَّارِ الْغَفَّارِ  
الْغَفَّارِ الْغَفَّارِ الْغَفَّارِ الْغَفَّارِ الْغَفَّارِ الْغَفَّارِ الْغَفَّارِ الْغَفَّارِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ  
مجھے بہت سوکھی برائی ہے۔ آپ نے اس کا جواب طہارت کے پاس کسی کی طرح

کو معلوم کیا لیکن کھانے کی کوئی چیز نہ تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے فرمایا۔ کیا ہے کوئی آدمی، جو آج رات اسے جہان بنائے انداز  
تعالیٰ میں پرہیز فرمائے۔ پس انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی  
یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ پس وہ پہنچے مگر گیا اللہ اپنی بیوی سے کہنے لگا  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مہمان آیا ہے لہذا تم اس سے کوئی  
چیز چاہ کر نہیں رکھو۔ اس پر اس نے جواب دیا کہ مجھے اس کو چاہوں کی  
خدا کے سوا اللہ کچھ ہی نہیں ہے۔ فرمایا جب مشاء کا وقت ہو جائے تو تم  
ہو چسو کر گروں کہ سواریہ بلو جب ہم کھانا کھانے بیٹھیں (تو تم ہر طرف دست  
کھینچ کر چائے اگر اسے کھا دینا کیا ہوا، آج رات ہم جس کے شے ہمیں  
کے چہیز میں کچھ کیا گیا۔ جب صبح کے وقت وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی بدگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے  
تمہاری کد گزاری کو بہت پسند فرمایا ہے یا اللہ تعالیٰ کو ملاں آدمی اللہ  
نصوح محبت پر نہیں آگئی (جس طرح اس کی شان کے ہوتے ہیں) پس اللہ عزوجل  
نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں مگر چاہیں  
معاذی اللہ (حدیث ۱۹)

سورة المتحنہ کی تفسیر

بِأَنْصَارِهِمْ (الْمُتَحَنِّنَاتِ)

وَقَالَ جَاهِدْ لَا تَجْعَلَنَّ دِينَكَ لَاحِقًا بِمَا هُوَ لَكَ بِأَيِّدِيهِمْ فَيَقُولُوا لَوْ كَانَ هُوَ لِآلِ عَلَى الْحَقِّ مَا أَصَابَهُمْ هَذَا بَعْضُ الْكَوَاوِبِ أَمِيرَ أَصْحَابِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُتِيَ بِنَا جِهْدُ كُنْ كَوَالِدِي بِمَكَّةَ .

۱۹۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُمَيْدِ فِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا نُبَيْلُ الْحَسَنِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ بَيْتِي يَقُولُ سَمِعْتُ سَيِّدًا رَجُلًا اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَقِيَّتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالرَّبِيبُ وَالْيَقْدَادُ قَالَ انْطَلِقُوا أَحَقُّ مَا لَوْ تَخَصَّصْتُمْ خِطَابَاتِي بِمَا تَطْلَعُونَ مِنْهَا بِكِتَابٍ مَخْدُودٍ مِنْهَا فَذَهَبَ تَقَادُحِي مِنْ أَعْيُنِي أَخْبَرَنِي أَنِّي سَأَلْتُ رُفُوضَةً فَإِذَا أَمْرٌ بِالْطَّلَعِ مِنْهُ فَقُلْنَا أَخْبَرَنِي الْكِتَابُ فَقَالَتْ مَا سَمِعِي مِنْ كِتَابٍ فَكُنَّا لَكُفْرٍ جَنِّ الْكِتَابِ أَوَّلُ الْفَوَاقِ الْبَيْتِ الْبَيْتِ فَخَرَجْتُ مِنْ عَقَابِهَا ذَاتِ الْبَيْتِ إِلَيْهِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَجِبُوهُ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُمَامِ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْشَرِيِّ كَرِيمٍ مَقَرَّ بِمَكَّةَ يُخَيِّرُهُمْ بَعْضُ أُمِيرِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا يَا سَلِيبُ قَالَ لَا تَجْعَلْ عَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ إِيَّيْ كُنْتُ مَرَأً مِنْ قُرَيْشٍ وَ لَوْ كُنْتُ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَتْ مِنْ مَعْتَبٍ بَعْدَ الْمُهَاجِرِينَ رَأَيْتُمْ قَرَأْتُ يُحْمَوْنَ بِهَا أَهْلُ الْبَيْتِ وَأَمَّا أَلَمْ يَمْدَحْ كَيْ سَبَّهْتُ إِذْ قَاتَلْتَنِي مِنَ النَّسَبِ فَيُرِيمُ أَنْ أَسْمَعَ الْبَيْتِ يَدَايِعُمُونَ قَرَأْتَنِي وَمَا قَعَبْتُ ذَلِكَ كَعَرًا أَوْ لَا إِنْ قَدَّادَا عَنْ بَيْتِي فَقَالَ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَ كَعَرًا فَقَالَ عَمْرُو دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِذَا ضَرَبَ حَنْفَهُ

جہاد کا قول ہے "لا تجعلنا فتنه" ہم کو ان کے ہاتھوں مصیبت میں نہ مبتلا کرنا۔  
 عدد وہ کہیں گے کہ اگر یہ حق پر ہوتے تو انہیں یہ تکلیف کیوں نہ پہنچتی۔  
 "بعض کواوہ" میں کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو حکم دیا گیا کہ انہیں  
 کی یہیں کافر ہونے کے باعث مکہ مکرمہ میں رہ گئی ہیں وہ انہیں مدافعت سے  
 کریم جدا کر دیں۔

جیسا کہ ابھی ابھی بیان کیا گیا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 حد کو فرماتے سنا ہے اور یہ حضرت علی کے کاتب تھے، کہ مجھے اذیت دینا  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی کہا کہ جب تم مدافعت خانہ کے پاس  
 پہنچو گے تو وہاں تمہیں ایک بڑی حد تک ملے گی جس میں کہ پاس ایک خط  
 ہے جس میں خط اس سے ہے اور اس میں اپنے گھر سے دور رہو کہ جو سے  
 مجھے یہاں تک کہ مدافعت خانہ کے پاس پہنچ گئے اور وہاں ایک  
 بڑا مکان ہے جس میں اس سے کہ ایک خط نکال کر دے دو۔ اس نے کہا  
 میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے میرے گھر پر خط نکال دو بعد میں تمہاری  
 جہاد کو دیکھیں گے چنانچہ اس نے فرمایا کہ ایک خط نکال کر دے دیا۔  
 پس مجھے نے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے وہ  
 حد حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے مکہ مکرمہ کے بعض مشرکین کے نام لکھا تھا  
 اس کے نزدیک ہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض کاموں کی انہیں خبر  
 دی تھی یہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمایا۔ اسے حاطب! یہ کیا ہے!  
 وہ عرض گزارا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں میں مدافعت خانہ میں قریشیوں  
 کے ہاتھوں سے جو ہوئی تھیں ان کے خاندان سے نہیں ہوئے نہ آپ کے  
 کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان میں سے ایک ہی ایسا نہیں ہے جس کا مکہ مکرمہ میں  
 کوئی رشتہ دار نہ ہو جس کے ہاتھ وہ ان کے اہل و عیال اور مال و متاع کا خیال  
 رکھتے ہیں جو مکہ مکرمہ میں انہیں سے کسی کے ساتھ رشتہ دار کی نہیں ہے لہذا میں  
 نے جاہلانہ پر کیا اس میں کہ وہ ان کے میرے اہل و عیال کا وہ نہیں رکھیں۔ یہ  
 میں نے کفر یا اپنے دیوہ سے پھر جانے کہا ہے نہیں کیا۔ اس پر ہی کریم صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ملک تم سے ہی بات بناؤ گی ہے۔ حضور  
 عرض گزارا کہ یہ یا رسول اللہ! مجھے اہل و عیال کے لیے گھر کی گھر کی  
 دونوں طرف دیکھو۔ اسے یہ تو فرمایا کہ میں خیال تھا کہ میں نے یہ فرمایا کہ آپ  
 کہ کیا اللہ تعالیٰ اہل ہمد کے حالات پر مطلع رہتا جس نے یہ فرمایا کہ آپ



حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ يَسِيرٍ بِنْتِ حَنْزَلَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَايَعْتُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تَشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَفِيهَا نَاعِنُ النِّسَاءَ حَتَّى قَبَضْتُ أَمْرًا لِي يَدَهَا فَقَالَتْ: أَسْعَدْتُكَ فِكْرًا أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا خَلْقًا قَالَ: لَيْسَ بِهَا شَيْءٌ صَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَيْسًا، فَامْطَلَقْتُ وَرَجَعْتُ قَبَائِمِيهَا.

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَتَاعٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: وَلَا يَخْصِيَنَّكَ فِي مَكْرٍ وَفِي قَالَ: إِنَّهَا هُوَ شَرْطُ شَرَطَهُ اللَّهُ لِلنِّسَاءِ.

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ذَرٍّ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَنَا بِعِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَبَايَعُوكُمُ عَلَى أَنْ لَا تَشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَسْرِقُوا وَفَرَأَ آيَةَ النِّسَاءِ وَالْأَنْثَرُ لَفْظُ سُفْيَانَ قَرَأَ الْآيَةَ ثُمَّ قَالَ فِيكُمْ فَاجْزُوا عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ كَعَارًا لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَسَمِعَ تَرَاةَ اللَّهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَابٌ وَإِنْ شَاءَ عَقَرٌ لَهُ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّشِيدِ عَنْ مَعْنِي فِي الْآيَةِ.

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي وَهْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ شَرِطَتِ الصَّلَاةَ يَوْمَ مَرِّ الْفَيْطْرِ حَتَّى رَسُولُ اللَّهِ

نے فرمایا کہ جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے ہمارے سامنے یہ چار حکم دیے کہ کسی کو شریک نہ بنائیں اور میں نے ان کو منع فرمایا۔ پس ایک عورت نے اپنا ہاتھ روک دیا کہ فلاں عورت سے نوحہ کرنے میں میری مدد کی حق فلاں میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ چلے اتار دوں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے کہہ دی کہ نہیں۔ پس وہ چلی گئی اور ہمارے پاس اگر بیعت کر لے۔

عمر بن الخطاب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد فرمایا تھا:۔ اور کسی نیک بات میں تمہارے ہاتھ نہ مائل نہ کریں کہ (آیت ۱۲) کے بارے میں سسر جیسا کہ ایک شہر طبعی جو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے مختص فرمائی ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق موجود ہے تو آپ نے فرمایا: کیا تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر دے، بدکاری نہ کر دے، چوری نہ کر دے، جہاں آپ نے وہ آیت پڑھی جو بیعت نبیوں کے تعلق ہے۔ سفیان اکثر مرت آیت ہی کا ذکر کرتے تھے۔ پھر فرمایا: اب ہر جہاں ہاتھ بٹھا کر ہے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو ان میں سے کسی گناہ میں مبتلا ہوا اللہ اس پر مسخ قائم کرے گا تو اس کے لئے وہ کفارہ ہوگی۔ اور جو ان میں سے کوئی ایسا گناہ کرے جسے جس کی اللہ تعالیٰ ہمدہ بخشی فرمائی ہے تو اس کا ساتھ اللہ کے ہر دے، چاہے عذاب دے اور چاہے اسے عاف کر دے۔ عبد اللہ بن عمر نے اس آیت کے بارے میں یہی طرح روایت کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عبد الغفر کی ناز میں موجود تھا اور حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان بھی تھے۔ پس سب نے عبد کی ناز غلبے سے پہلے چوس چوس کر اس کے بعد غلبہ چوس لیا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے بعد وہ غفر

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى بَكْرًا وَعَمْرًا وَعُمَلًا  
فَلَمْ يَصِبْهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبُ بَعْدُ  
فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنِّي  
أَنْظُرُ إِلَى جَيْشٍ يُجَالِسُ الرِّجَالَ بِهَيْدٍ مِثْرَ  
أَقْبَلُ لِيُقَاتِلَهُمْ حَتَّى آتَى النِّسَاءَ مَرَّ مِثْلَ هَذَا  
لَمَّا كُنَّ الشَّرُّ وَأَجَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبْ بِنِكَافٍ  
عَلَى أَنْ لَا تُشِيرَنَّ بِأَمْرٍ شَيْنًا يَسْرِقَنَّ وَلَا يُزْمِنَنَّ  
وَلَا يَقْتُلَنَّ أَوْ تَكْذِبَنَّ وَلَا يَأْتِيَنَّ بِمُحْتَسَنِ  
يَعْتَرِئُهُ بَيْنَ أَمْرٍ مِنْهُنَّ وَأَمْرٍ جَدِيدٍ حَتَّى تَدْرُ  
مِنْ الْأَمْرِ جِدْرًا شَرْقًا لَجَيْنٍ كَدْرًا أَسْفَرًا  
عَلَا ذَلِكَ، وَقَالَتْ: امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْهُ  
مَعْرِهَا ثُمَّ بَارَسُوهُ؛ لَأَيِّدِي لِحُسْنِ  
مَنْدُحِي قَالَ فَهَصَدَتْهُنَّ وَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ  
وَجَعَلْنَ يُلْعِقْنَ أَعْنَاقَهُنَّ وَالْخَوَارِثُ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ

باب ۸۸ (سُورَةُ الصَّفِّ)

وَقَالَ لَهَا هَذَا مِنْ أَكْثَارِ رَحْمَةِ إِلَى اللَّهِ مَنْ يَشْفُقُ  
إِلَى اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَرْصُومٌ مُلْصَقٌ  
بِخَصَّةٍ بِخُفٍّ وَقَالَ غَيْرُهُ بِالرَّصَاحِينَ  
بِالْبَاءِ ۝ مِنْ يُعَدِّي اسْمُهُ أَحْمَدُ  
۲۰۰۳ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنُ مُطْعِمٍ  
عَنْ أَبِي وَرْقَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ فِي أَسْمَاءٍ أَمَّا  
مُعْتَمِدٌ وَأَمَّا أَحْمَدُ وَأَمَّا الْمَاجِدُ الَّذِي  
يَمْنَحُوا اللَّهَ فِي الْكَمْرِ وَأَمَّا الْجَبَّارُ الَّذِي  
يُخْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدْحِي وَأَمَّا الْعَاقِبُ

آبِ جوں میسری نکاحوں کے ساتھ پھر رہا ہے۔ جب کہ آپ اللہ سے لوگوں کو جٹا رہے تھے، پھر آپ صوموں کو چیرتے ہوئے حدوں کے پاس پہنچے اور حضرت جلالِ آپ کے ساتھ تھے۔ پس آپ نے فرمایا: "میں نے نبی، جب تمہارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں حاضر کروں، اس پر بیعت کہنے کو کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ حمدی کریں اور نہ شہ کاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بھتان لائیں گی۔" اچھے ہاتھوں اور پادشاهوں کے درمیان یعنی موضعِ ولادت میں، مثالیں اور کسی نیک بات میں تمہاری تائید فرمائی نہ کریں گی۔ تو اُن سے بیعت کر اور اللہ سے اُن کی معفرت چاہو۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ آیت ۱۲ / جب آپ اس سے فائدہ جو گئے تو فرمایا: "کیا تمہیں یہ معلوم ہے؟ ایک عورت نے اس کے سوا اللہ کوئی جو بے دیا کر یا رسول اللہ! ہاں، جس بنی مسلم کا بیان ہے کہ بچے کب تک نہیں معلوم کہ وہ عورت کون تھی، پھر آپ نے فرمایا کہ خبرات کہہ اور حضرت جلالِ تم کو بھی یاد آو اور تم نے حضرت جلال کے کپڑے میں چھنے اللہ

سورۃ الصف کی تفسیر

عبدالکافور نے حق تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ میرے پیچھے نہ آیا ہے !  
ابن عباس کا قول ہے کہ غزوہ بدر ایک جہدِ مدبرانہ سے تھا ہمارا دوسرے کا  
قول ہے کہ غزوہ بدر عیسائیوں کی برائی تھی۔

مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ كِ تَفْسِيرُ

حضرت میرین مطہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے کتے بھی نام ہیں :- میں تھکے ہوئے اور میں احمد ہوئے اور میں عابد ہوئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو میرے سے قدریے ملنے لگا اور میں حایث ہوئے کہ لوگوں کو میرے سے قصوں میں اکتھا کیا جائے گا اور میں سب سے آخری ہی ہوں۔

سورة الجمعة

مكتبة الحرم



قَوْلُهُ وَالْآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَفَرَأَ  
عَمْرُقَاضُ مَضُورًا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ  
۲۰۵. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ  
عَلِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
كُنَّا حُلُومًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأُتِرْنَا عَنْكَ سُورَةُ الْجُثُثِ وَالْآخِرِينَ مِنْهُمْ  
لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُم يَا رَسُولَ اللَّهِ  
فَلَمْ يَرْجِعْ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا وَجِئْتُ سَلَمَانَ  
الْفَارِسِيَّ وَضَعَرَسُوهُ أَنَّ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَدَّاهُ عَلَى سَلَمَانَ ثُمَّ قَالَ نَوَكَانَ إِلَّا نَسَبُ يَتَدَّ  
الْأُفْرَاقَ لَمَّا لَهَ يَحَالُ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هَذِهِ الْأَعْيَانِ

پچانچہ روٹا وادی تعالیٰ ہے بعد میں سے دوسرے جو بھی ان کے ساتھ نہیں  
ملے حضرت عمرؓ نے فائزہؓ کی نیکو شہادت پڑھا ہے۔  
حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ پر سورۃ الجثث نازل  
کرنے لگی تھی۔ اور ان میں سے دوسرے ابھی تک . . .  
جو ان اعمول سے پہلے (آیت ۲) ان کا بیان ہے  
کہ میں مسجد میں گر اور ہوں۔ یا رسول اللہ! وہ کہیں حضرات  
میں؛ جب آپ نے جواب مرحمت فرمایا تو میں نے میں مرتبہ  
مدینت کیا اور حضرت عیینہؓ فارسی میں بیان کیے ہوئے تھے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست کرم حضرت سلمان  
پر رکھ کر فرمایا۔ اگر ایمان شریائے عرب میں ہوتا تو ان میں سے کچھ لوگ  
یا ایک آدمی آئے وہاں سے جی حاصل کر لے گا۔

فقہاء یہ حدیث امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ و ہاتھی سننے کے بارے میں بہت بڑی شہادت ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
مجتہدین میں امام اہم کہلوسہ کے سترن ہیں۔ بقول حضرت مجدد ملت ثانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی سکنۃ سرسکندہؒ ان کا فہم حدیثینت فہم حوت  
کے بہت ہی قریب ہے۔ بعض حضرات ان کے پروردگار بندگی اور وقت معاشی کے باعث ان کے بعض مسائل کو کچھ شریائے اردو معترض ہو  
بیٹھے مگر ہمیں درجہ ان کا اجتہاد کتاب و سنت کے قریب تر ہے، تنہا کسی حدیث کو ستر نہیں آیا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کا اعتبار ہی مجزہ نہیں ان کے بارے میں حدیث کی شہادتیں حاحہ نہیں۔

- ۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست کرم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کے سر پر رکھ کر فرمایا۔ اگر ایمان شریائے پاس ہو تو ان میں سے کچھ آدمی یا ایک آدمی آئے حاصل کرے گا (بخاری)
- ۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دین شریائے پاس ہو تو ان میں سے  
فارسی سے ایک آدمی ہا کر آئے حاصل کرے گا۔ (صحیح مسلم)
- ۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر ایمان شریائے پاس ہو تو ان میں سے فارسی  
سے ایک شخص یا ایک بیٹے مانے گا (مسلم باب فضل فارسی)
- ۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر ہم شریائے پاس ہو تو ان میں سے فارسی  
کا ایک فرد آئے حاصل کرے گا (اخرجہ (ابو نعیم فی الحلیۃ)
- ۵۔ حضرت تیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر ہم شریائے پاس ہو تو ان میں سے فارسی  
سے کچھ لوگ آئے حاصل کر لیں گے۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دین شریائے پاس ہو تو ان میں سے

ہوا ہوتا تھا کہ اس دربار میں سے کچھ لوگ اسے حاصل کر لیتے (مطہران)

مذکورہ روایت کی بنا پر فریادہ کی کے حقیقہ صاحب تصانیف بکثرت و محققہ نافذ و محدث کثیر، فاضل الصنائع، امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۹۵ھ) نے فرمایا ہے کہ یہ بشارت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر منطبق ہوتی ہے کیونکہ آئمہ مجتہدین میں سے کوئی بھی فارسی اہل نہیں ہے۔ ان روایت سے امام ابوحنیفہ کی ثابت و مدبر فضیلت ثابت ہوتی ہے امام فاضل جوہر نے فرمایا ہے کہ انجیل نے یہاں دین اور علم کی حقیقت کو پایا تھا مذکورہ روایت کے پیش نظر ہی امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے حلقہ تلمیذین میں سے فرمایا۔

فہذا اصل صحیح یعتقد علیہ فی البشارۃ والفضیلۃ۔  
پس یہ اصل صحیح ہے جس پر بشارت اور فضیلت کے بارے میں اعتقاد کیا جاتا ہے۔

مذکورہ بشارت کے پیش نظر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت و جلیلہ دیگر تمام آئمہ کی نسبت کتاب و سنت سے زیادہ قریب ہیں۔ حنفی مذہب جملہ فقہ مذاہب سے افضل و اعلیٰ ہے جس کے باعث ابن کثیف و کرامت میں سے لاکھوں اور ایسا مذہب کا مذہب حنفی راہ اور ہر مذہب کے اندر احناف کی تعداد مسلمانوں میں مدتہائی سے نامور ہے اور اکثر ممالک میں حنفی مذہب کی حکمرانی رہی ہے۔ متحدہ ہندوستان

پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، برصغیر نے آٹھ سو سال تک حکومت کی ہے اور مذہبی قوانین کا درجہ حاصل رہا ہے۔ احناف کے ہوا اس ملک میں آٹھ سو سال تک کے بارے میں حشرات ہیں جسے مدائن کے سوا کسی تیسرے فرقے کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ ان کے علاوہ آج یہاں بچنے بھی فرستے نظر آ رہے ہیں یہ سارے برٹش گورنمنٹ کے مدعا وادعائے ہیں جو اس نے اپنی اسلام دشمنی کے تحت یہاں کے مسلمانوں کو دینے تاکہ یہ اصل اسلام کے خلاف سر کر آرائی کرتے ہیں اور مسلمانوں کو کہہ رہے ہیں کہ یہ مذہب نہ ہو بلکہ تعالیٰ کوئی ایسا نبی پیدا کرے جو حق و باطل میں تمیز کر کے کہے کہ کھرا اور کھوٹے کو کھڑا کرے، آمین۔

بعض حضرات امام اعظم کے اجتہاد اور فہم کی پرواز تک رسائی نہ ہونے کے باعث سرمن پر بیٹھے اور بعض نے اپنی بے راہ روی کے باعث امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراضات کیا خود ہی شام کیا کیونکہ امت پر یہ کاسوا را حکم ان کی پیروی اور تقلید پر مشفق ہے۔ ایسے جملہ حضرات کے بارے میں حضرت عبداللہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں فرمایا ہے۔

مناہین انہیں صاحب دلائل جلتے ہیں اور ایسے غفلوں سے یاد کرتے ہیں جو بے ادبی پر مبنی ہیں۔ حالانکہ وہ صاحب آپ کے علمی کمال اور مدد و تقویٰ سے بالمال ہونے کے معترف ہیں۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ ایسے لوگوں کو تو فتنی بخشے کہ وہ دین کے سرکار اور مسلمانوں کے رئیس کو دنیا نہ پہنچائیں اور مسلمانوں کے سوا اور اعظم کے دلوں کو نہ لگا لیں وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پور بھولی سے بچالیں وہ جامعیت جہاں اکابر دین کو صاحب دلائل جانتی تھے۔

مناہین اؤد صاحب دلائل میں اتنا واقف نہ کہ میں اؤد صاحب ادب اندر باو منتجب سازند باوجود آنکہ ہر کمال علم و در بدر و تقویٰ اؤد معترف اندر حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ایشان را توفیق داد کہ آنرا میں را میں دین مدحیں اہل اسلام تمایذ و سوا و اعظم اسلام را ایذا نگنند لیس طیفیو نور اللہ یا کوا اہر چھ۔

جہاں کہ اکابر دین را صاحب دلائل می دانند اگر این اعتقاد دارند کہ ایشاں

نہی کروندہیں سوا برائے عظم، (اہل اسلام بزم فاسد ایشیا  
صلال و مبتدع باشند بجز از جرگہ اہل اسلام بیرون  
یونہ۔ ایہ افتقاد دکنہ مگر جلسہ کہ از جہل خود بخیر  
است یا ز ندبیتے کہ مقصودش ابطال شطریہ است  
ناکھے چند احادیث چند دگر گرفته اند و احکام  
شریعت را منحصر دلال ساختہ اند و ما در اسے معلوم  
خود را نفی می نمایند و آنچه نزد ایشان ثابت شدہ  
منتفی می سازند

(مکتوبات امام ربانی، دفتر دوم، مکتوب ۵۵)

حکم دیتے ہیں اور کتاب و سنت کی پیروی نہیں کرتے  
قوس طرح مسافروں کا سوا بلعظم ان کے بزم فاسد  
نکد سے گزرا اور بدعتی قرار پاتا ہے۔ بجز یہ رنگ دانا  
اسلام ہی سے خارج ہو جاتے ہیں یہ عقیدہ نہ رکھے گا مگر بعض  
وہ حامل کر خود اپنی مہارت سے بے خبر ہے یا ایسا ذہنی  
جہل ہے دین کو باطل کتنا چاہتا ہے۔ کچھ ناقص علم  
واسے ہندو حدیثیں یاد کر کے شرعی احکام کو ان میں  
خسر ٹھہراتے ہیں اور جہاں ان کی سموات سے  
باہر ہیں ان کی نفی کر دیتے ہیں اور جہاں ان کے  
نفس ایک ثابت نہیں اسس کا انکار کر دیتے ہیں

حضرت محمد باقرؑ ثانی رحمۃ اللہ علیہ جو طہیت و روحانیت کے پیکار اور سرایتِ حق کے مدیم، مثالِ بگیاں ہوئے ہیں اہل ہند نے  
پنج ملی اور باطنی نگاہوں سے حضرت امام ابو حنیفہؒ اور دیگر آئمہ و فقہاء کو کیا دیکھا اس پر روشنی ڈالتے ہوئے حاشیہ امام عظم پر اپنی تائید کی ہے۔

واسے ہزار واسے از تعصب اسے ہزار ایشاں و از  
نظر اسے فاسد ایشاں۔ باقی فقہ ابو حنیفہ است و سر  
حقہ از فقہ اول مسلم و شتہ و در زنج باقی ہر شرکت  
دارند۔ و در فقہ صاحب خاند از دست و دیگران ہر خیال  
و سے اند۔ (ادھر التزام ایہ مذہب مرا با امام شافعی  
گویا محبت ذاتی ست و جدگ میرام لهذا در بعض  
امہاں نافذ تقلید مذہب اولیٰ بنامیم اما یہ کنم کہ  
دیگران ما با وجود و کرم و کمال تقویٰ و در جنبہ امام  
ابو حنیفہ در رنگ غفلان می ڈایم۔

(مکتوبات امام ربانی، دفتر دوم، مکتوب ۵۵)

انوس! ہزار اسوس! ان لوگوں کے جہاں تعصب اور  
ان کی فاسد نظروں پر فقر کے مانی امام ابو حنیفہؒ ہیں  
اور فقہ سے تین حصے ان کے لیے مسلم ہیں جبکہ باقی  
جو حقائق میں دوسرے آئمہ و فقہاء شرکت رکھتے ہیں  
فقہ میں صاحب خاند پر ہیں اور باقی سب ان  
کے بال بچے ہیں۔ (ادھر اس مذہب کے التزام  
کے بچے امام شافعی سے گویا ذاتی محبت ہے اور  
بزدگ جانتا ہوں لہذا بعض امہاں نافذ میں ان  
کے مذہب کی تقلید کر لیتا ہوں لیکن کیا کروں کہ  
دوسروں کو فقہ علم اور کمال تقویٰ کے بل جہد  
امام ابو حنیفہؒ کے پیر میں بچوں کے رنگ میں پاتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب علیؑ رحمۃ اللہ علیہ وسلم کے صدقے اپنے اس گنہگار بندے کو مسافروں کے کسی سوا بلعظم میں روکے اور ان  
بزرگوں کے زیر سایہ پر مشرور و نشر فرمائے آمین۔

۲۰۰۶۔ حَکِّمْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ هَاشِمِ  
سَاقَاكَ اللَّهُ فَخَافَهُ فِي كَرَمِهِ إِلَى الْغَدَى

جہاں جہاں ابواب و دروازے نور و انوار  
اور وہ دین اللہ تعالیٰ سے روکے کہ جو کرم و شرف

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا  
لَا رِيَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ -

### بَابُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَجَارَةَ

۲۰۰۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَفْصٍ بْنِ غَمْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي  
الْجَعْفَرِ عَنْ أَبِي مُسَيَّانٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَكُنْتُ  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَارَ النَّاسُ إِلَّا  
أَنَا عَشَرَ رَجُلًا فَأَنزَلَ اللَّهُ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَجَارَةَ  
أَذَلُّوا أَبَانِقُصُوا إِلَيْهَا -

علیہ وسلم نے فرمایا: - آئے (ایمان کو) ان میں سے کچھ  
لوگ بائیں گے۔

### وَمَا ذَاكَ إِلَّا تَجَرُّ زَعَاكُمُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ جمعۃ المبارک کے روز تمہاری قافلہ آیا اور ہم تمہارے  
ساتھ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھے اُس وقت بارہ  
حضرات کے سوا باقی سارے چلے گئے۔ پس اللہ تعالیٰ  
نے یہ آیت نازل فرمائی: - اور جب انہوں نے  
تمہاری یا کوئی کھیل دیکھا تو اُنہیں کی طرف چل دیے  
(آیت ۵)

### سورة المنافقون کی تفسیر

انہوں نے کہا ہم کو اسی وجہ سے کہ رسول اللہ کے رسول ہیں  
حضرت زید بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے  
ایک مرتبہ میں عبد اللہ بن ابی کعبہ کے پاس گئے تھے کہ ان لوگوں میں کچھ  
غیر مذکور جو رسول اللہ کے پاس ہیں وہیں تک کہ جو ان کے  
مگر وہیں وہ پریشان ہو جائیں۔۔۔۔۔ کہتے ہیں کہ مجھ پر یہ نوٹ کر گئے  
تو جو بڑی سختی سے وہ حرمہ اس سے اُن کو نکال دے گا جو  
نبات بن زید کا مطالبہ (آیت ۷) اس میں نے اس بات کا ذکر کیا  
پھر (حضرت سعد بن عبادہ) یا حضرت عمر سے کر دیا اور انہوں نے وہ  
بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر دی۔ آپ  
نے مجھے بلایا تو میں نے یہ بات بیان کر دی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی کعبہ اور اُس کے ساتھیوں کو بلایا۔  
تو وہ قسم کھانے لگے کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے مجھ کو ان کے ساتھ فرمایا۔ اس پر مجھے ایسا صدمہ پہنچا کہ بتا  
کہ کچھ دینی ہونے پس میں اپنے گھر میں گھر نشین ہو گیا۔ پس میرے چچ نے  
مجھ سے کہا کہ اگر تو یہاں نہ کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیوں  
تجھ کو تفریق دیتے ان کیوں کچھ سے تمہارا جھگڑتے پس اللہ تعالیٰ نے سورۃ

### بَابُ رَقُولِهِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ

قَالُوا اتَّخَذَ ابْنُكَ رَسُولَ اللَّهِ إِلَى الْكَافِرِينَ  
۲۰۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَبَّ شَا  
إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ  
كُنْتُ فِي غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ يَقُولُ  
لَا تَتَّبِعُوا عَلَى مَنْ عَدَدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْقُضُوا  
مَنْ حَوْلَهُ وَلَوْ رَجَعْنَا مِنْ عَمْدٍ وَلَيْتُ خَرَجْنَا أَلَمَّا  
مِنْهَا أَلَا ذَلِكَ، فَذَا كَرُمْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي أَوْ لِعَمْرٍ  
فَذَكَرْتُ لِيَبْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ عَائِشَةَ  
وَحَدَّثَتْهُ فَأَسْأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَحْطَابَةَ  
فَحَلَفُوا مَا قَالُوا فَكَذَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ وَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ  
يُصِيبْنِي وَثَلَّةٌ قَطَطٌ فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ  
فَقَالَ لِي عَمِّي مَا أَرَدْتُ إِلَيَّ أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَاتَكَ فَأَنزَلَ  
اللَّهُ نَعَالِي إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَبُحِثْ

إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَ قَوْلَ يَاسْرُبَدَ.  
بَابُ ۱۹۲ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً  
بِهِمَا.

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ بْنُ أَبِي رَافٍ، حَدَّثَنَا  
إِسْرَءِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ عَدِيٍّ  
أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ كُنْتُ مَكْرُومًا فَجَعَلْتُ عَهْدَ مَتَّى  
أَبْنِ إِثْرَاسُؤُلَ يَقُولُ لَا تُبْعِثُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ  
رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَمُوتَ، وَفَاتَ كَيْسَ بْنَ رَجَاءَ  
إِلَى الْعَدِيَّةِ يَخْرِجَنَّ الْأَعْرَضُ مِنْهَا الْأَذَلَّ، حَدَّثَنَا  
ذَلِكَ يَحْيَى بْنُ قَزْوَيْنٍ يَرْسُولُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَاسِرًا سَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى عَدِيٍّ ابْنِ أَبِي قَزْوَيْنٍ فَخَلَفَهُ مَا قَالُوا  
فَعَسَىٰ قَوْلُهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
كَذَّبِي، فَأَصَابَهُمْ هَوًى لَمْ يُصْنِئِي مِنْهُ فَخَلَسْتُ  
فِي بَيْتِي فَاتَّزَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا سَبَّكَ  
الْمُنْتَفِقُونَ إِلَى قَوْلِهِ هُوَ السَّيِّئُ يَقُولُونَ مَا  
تُبْعِثُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى قَوْلِهِ  
لَيُخْرِجَنَّ الْأَعْرَضُ مِنْهَا الْأَذَلَّ، فَأُرْسِلَ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا مَنْ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَ

بَابُ ۱۹۳ فَرَلَكْ بِأَقْلَامِهِمْ أَهْمُوا كَفَرُوا  
فَطَعِمُوا عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَتَّقُونَ

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْثَدَةَ بْنُ أَبِي رَافٍ، حَدَّثَنَا  
إِسْرَءِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ عَدِيٍّ  
أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ كُنْتُ مَكْرُومًا فَجَعَلْتُ عَهْدَ مَتَّى  
أَبْنِ إِثْرَاسُؤُلَ يَقُولُ لَا تُبْعِثُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَمُوتَ، وَفَاتَ كَيْسَ بْنَ رَجَاءَ  
إِلَى الْعَدِيَّةِ يَخْرِجَنَّ الْأَعْرَضُ مِنْهَا الْأَذَلَّ، حَدَّثَنَا  
ذَلِكَ يَحْيَى بْنُ قَزْوَيْنٍ يَرْسُولُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَاسِرًا سَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى عَدِيٍّ ابْنِ أَبِي قَزْوَيْنٍ فَخَلَفَهُ مَا قَالُوا  
فَعَسَىٰ قَوْلُهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
كَذَّبِي، فَأَصَابَهُمْ هَوًى لَمْ يُصْنِئِي مِنْهُ فَخَلَسْتُ  
فِي بَيْتِي فَاتَّزَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا سَبَّكَ  
الْمُنْتَفِقُونَ إِلَى قَوْلِهِ هُوَ السَّيِّئُ يَقُولُونَ مَا  
تُبْعِثُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى قَوْلِهِ  
لَيُخْرِجَنَّ الْأَعْرَضُ مِنْهَا الْأَذَلَّ، فَأُرْسِلَ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا مَنْ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَ

ہمیں اللہ فرمایا۔ اے سید اور ایک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے۔

اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا  
کے ساتھ تھا میں نے عبد اللہ بن ابی بن مسعود (ساتھ) کا سردار کو  
کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر خرچہ نہ کرو یہاں تک  
کہ وہ تم پر ترس نہ پائیں، اور میں کہتا کہ اگر ہم حبشہ کی طرف لوٹ کر گئے تو مسودہ  
ایسا ہو گا کہ جو سب سے زیادہ حرکت و ثابت رہے سب سے زیادہ دولت و مال  
کو رکھیں۔ یہ کہتے ہیں میں نے اپنے چچا سے اس کا ذکر کر دیا، اللہ صبر چچا  
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور دعا عرض کر دیا پس رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی بن مسعود کے ساتھیوں کو جہانم و  
مسیر کھانے کا انہوں نے ایسا نہیں کہا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے انہیں سچا اور سچے جہانم قرار دیا، اس پر مجھے اتنا مسودہ سنا کہ ایسا مسودہ  
کبھی نہ پہنچا ہو گا، چچا میں اپنے گھر میں بیٹھ رہا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے  
مسودہ ساتھیوں کے لئے فرمایا اور بتایا کہ وہ لوگ یہی ہیں جو کہتے ہیں کہ ان  
لوگوں پر خرچہ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں۔۔۔۔ اور جو بیت حرث کا  
ہے وہ عیش سے مسور ہیں کو نکال دے، مابو بیت ناکہ والا ہے۔ پس  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اس صورت کو کہ چچا  
اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے

ذَلِكَ بِأَقْلَامِهِمْ أَهْمُوا كَفَرُوا  
فَطَعِمُوا عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَتَّقُونَ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جبلاؤں  
بن ابی نے کہا کہ ان لوگوں پر خرچہ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں اور  
یہ میں کہتا کہ اگر ہم لوٹ کر گئے تو یہی سے۔۔۔ میں نے اس کی خبر  
جن کو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دے دی، تو انہوں نے مجھے علامت  
کی کہ اگر عبد اللہ بن ابی تم کو گایا کہ اس نے یہ بات نہیں کہی۔ پس میں  
اپنے گھر جا کر سو گیا، پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
مجھے بلوایا۔ جب میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ بیشک اللہ  
تعالیٰ نے تمہیں سچا کر دیا ہے اور یہ وہی اللہ تعالیٰ فرمائی ہے۔۔









فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ فَقَالَ الْمُصْحَفِيُّ  
يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَسَمِعَهَا اللَّهُ نَسُوكَ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا السَّمْعُ رَجُلٌ مِمَّنْ  
الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِمَّنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ  
يَا لَلْأَنْصَارِ فَقَالَ الْمُصْحَفِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوْهَا خَاتَمًا مَسِيئَةً قَالَ  
هَاجِرٌ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ حِينَئِذٍ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَّا تَرَ حُرَّ كَثْرَتِ الْمُهَاجِرِينَ جُرُوبٌ بَعْدُ فَقَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَدٍ فَعَلُوا وَانْتَهَلُوا رَجَعْنَا  
إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا أَلَا نَعَزُّ مِنْهَا الْكَذَلِ فَقَالَ  
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْهُ دَعَايَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ أَصْرِي عَنِّي هَذَا الْمُنَافِقُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْجُدُ النَّاسُ أَنْ هَذَا  
يَقُولُ أَحْمَدُ

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات سنائی تو آپ  
نے فرمایا۔ بات کیا ہو گئی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک مہاجر  
نے ایک انصاری کو شوکر مار دیا تھا۔ تو انصاری نے انصار کو مدد کے  
لیے پکارا اور مہاجر نے مہاجرین کو پس بھی کر لیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ اس طرح پکارنا چھوڑ دو، یہ تو بڑی باج ہے۔  
حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی تو انصار تعداد میں زیادہ تھے لیکن  
بعد میں مہاجرین کی تعداد زیادہ ہو گئی۔ اس پر عبد اللہ بن ابی اسہ  
کہا کہ تم تمہارا گداں اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو جو سب  
سے زیادہ مسرت والا ہے وہ اس سے ضرور اسے نکال دے گا  
جو سب سے زیادہ غمگین والا ہے۔ اس پر حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا۔ یا رسول  
اللہ! مجھے امانت مرحمت فرمائیے کہ اس سختی کی گردن تمام دونوں نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ ہمارے گرد گردہ لوگ ہمیں بنائیں گے کہ عسکر  
تو اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کر دیتے ہیں۔

## بَابُ (سُورَةِ التَّغَابُنِ)

وَقَالَ عَلَقَمَةُ عَنِ اللَّهِ وَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ يَجِدْ  
قَلْبَهُ هُوَ الَّذِي إِذَا صَابَهُ مُصِيبَةٌ رَمَى  
عَرَفَ أَكْبَادًا مِنَ اللَّهِ

## سُورَةُ التَّغَابُنِ کی تفسیر

عَلَقَمَةُ عَنِ اللَّهِ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ جو اللہ پر ایمان  
لے لے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نور عبادت سے مبرور کرے گا۔ ایسے شخص کو کبھی  
کوئی مصیبت نہیں ہے تو وہ رخصت ہو جائے گا اور جانے لے گا کہ یہ اللہ

## بَابُ (سُورَةِ الطَّلَاقِ)

وَقَالَ مُجَاهِدٌ ذِيَالُ امْرَأَةٍ امْرَأَةٌ امْرَأَةٌ  
۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَرْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
مَا لَكُمْ أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ بِنِعْمَةٍ رَحِمَ اللَّهُ نِعْمَةً  
أَحْبَرَهُ اللَّهُ طَلَقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ - يَتَصَدَّقُ بِالْمَرْءِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغِيظُ بِهِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُخْرِجُنَا  
ثُمَّ يَسْكُنُ أَحَدُ طَلَقٍ ثُمَّ يَخْضُ فَيُطْلَقُ فَيَارِثُ

## سُورَةُ الطَّلَاقِ کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ کسی کام کا بیان اس کا بدلہ برتا ہے۔  
سالم کہیا ہے کہ ان کے والد حضرت عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو طلاق کی حالت میں طلاق دے دی  
پس حضرت عمر نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
و سلم سے کر دیا تو نبی نے اس پر ہنس مٹکی کا اظہار فرمایا اور رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے واپس لے لے  
اسا ہے پاس رکھو یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر یہ بعض اہل  
اہل اس سے پاک ہو جائے تو اگر طلاق دینا چاہو تو پاک کی حالت میں

بَدَأَهُ أَنْ يُطَوِّقَهَا فَلَمَّا طَوَّقَهَا طَاهَرًا أَقْبَلَ أَنْ  
يَعْتَمِدَهَا فَنَزَلَتْ الْوَحْيُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ وَأَزَلَّتْ  
الْأَحْجَالُ أَجْمَعُونَ أَنْ يُصْنَعَنَّ حَمَلُهُنَّ وَمَنْ يَتَّقِ  
اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا أَوْ أَدْنَىٰ أُولَٰئِكَ الْأَحْجَالُ  
وَإِذَا هَٰذَا حَمَلٌ

۲۰۱۷. حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ  
عَنْ يَحْيَىٰ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ  
إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْبُزْهَرِيُّ جَالِسٌ عِنْدَهُ فَقَالَ  
أَخْبَرَنِي فِي امْرَأَةٍ وَبَدَتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بِأَرْبَعِينَ  
لَيْلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرُ الْأَجَلِينَ قُلْتُ أَنَا  
وَأُولَٰئِكَ الْأَحْجَالُ أَجْمَعُونَ أَنْ يُصْنَعَنَّ حَمَلُهُنَّ  
قَالَ الْبُزْهَرِيُّ أَمَا مَعَ ابْنِ أَبِي يَحْيَىٰ أَنَا سَلَمَةُ  
فَدَسَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عِلْمًا نَزَّهَا إِلَيَّ زَمَ كَمَّةً  
يَسْأَلُهَا فَقَالَتْ قَتِلْ زَوْجَ سُبَيْحَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ  
فَرَفَعْتُ حُمْلِي فَوَضَعْتُ بَعْدَ مَوْتِهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً  
فَكُتِبَتْ فَأَذْكُرُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو السَّائِلِ بَيْنَ خُطْبَتَيْهَا وَقَالَ  
سَيْسَالُ بْنُ خُزَيْمٍ وَأَبُو السَّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ  
بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنْتُ فِي  
حَلْقَةٍ فِيهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى وَكَانَ  
أَصْحَابُهُ يُعْطُونَ مَوْتَهُ قَدْ كَرَّ الْأَجَلِينَ فَخَذَّتْ  
وَحْيًا يَمُوتُ سُبَيْحَةَ بَدَتْ الْخَاكِتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَخَذَّتْ بِي بَعْضُ أَصْحَابِهِ قَالَ  
قَالَ مُعْتَمِدٌ فَقَطَّعْتُ لَهُ فَقُلْتُ إِنْ أَدَا لَجَبْرِي  
إِنْ كَذَبْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ  
أَنْكَرَ مَا شَحِيحًا وَقَالَ لَيْكُنْ عَنْهُ لَمْ يَقُلْ  
ذَلِكَ فَلَقِيْتُ أَبَا عَاطِيَةَ هَالِكُ بْنُ عَامِرٍ فَسَأَلْتُهُ  
فَدَفَعْتُ وَخَذْتُ حَدِيثَ سُبَيْحَةَ فَقُلْتُ هَلْ  
۱۹۸۲

اور لیکن اہل حدیث نے اسے چنے اور حکم الہی کے مطابق یہی حدیث ہے  
اور اہل دین اور فاضلین کے لئے حدیث ہے کہ وہ صحیح علیٰ ہر حال ہے  
اور جو اس حدیث سے کہتا ہے تو اس کے کام میں آسانی پیدا کر دی  
جائے گی۔ اور اہل حدیث کے لئے یہ حدیث ہے۔

ابو اسلمہ بیان ہے کہ ایک کڑی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے  
میں حاضر ہوا اور اس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اُن کے پاس  
بیٹھے ہوئے تھے اُن کو نے کہا کہ مجھے اس حدیث کے بارے میں فتویٰ دیکھنے  
جو آپ عارفانہ حدیث کے چالیس دن بعد پڑھتے ہیں حضرت ابن عباس نے  
فرمایا کہ دونوں حدیثوں میں سے دوسری (میں کے دن زیادہ ہے)۔  
میں نے فرمایا کہ اس کا دوسرا (میں نے فرمایا) اور اہل دینوں کو یاد رہے  
کہ وہ اپنا حق نہیں (آیت ۴) حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ میں بھی اپنے  
بھائی ابو اسلمہ سے اتفاق کرتا ہوں میں حضرت ابن عباس نے اپنے غلام  
کُتِیب کو لیا کہ اس کا دوسرا حکم حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے لیا  
تھو کہ آئے۔ ابو اسلمہ نے فرمایا کہ سُبَيْحَةُ اسْمُهَا کُتِیبُہَا مَرْکُہَا اور وہ  
اُس وقت حدیث میں، تو اُن کے وہاں کے چالیس روز بعد ان کے پاس پھر  
پیدا ہوا۔ پس اُن کے پاس نکاح کو پہنچا گیا اور خود رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کا نکاح پڑھایا۔ اور نکاح کا پیغام دینے والوں میں  
ابو اسلمہ بھی تھے۔ ابو اسلمہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس سے روایت  
کی ہے کہ میں اُس حدیث میں موجود تھا جس کے اندر عبد الرحمن بن ابی بکر  
اور اُن کے ساتھی اُن کی عظیم کشتی تھے تو انہوں نے دونوں حدیثوں کا ذکر کیا  
پس میں نے عبد اللہ بن عقبہ کے واسطے سے حضرت سُبَيْحَةُ بنت عامر  
کا واقعہ بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے اُن کے بعض ساتھیوں نے روایت  
عبد بن سیرین فرماتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن بن ابی بکر سے کہا کہ اس کا  
مطلب یہ ہوا کہ میں نے اُسے عبد اللہ بن عقبہ پر جھوٹ بولنے کی ہر بات کر دی  
میں نے اُسے کہہ دیا کہ وہ نواح کو فہم میں رہتے ہیں۔ وہ فرمایا کہ بھوکے گئے کہ اُن  
کے چچا تو ایسا نہیں کہتے۔ پھر میں ابو اسلمہ سے کہہ کر اس سے  
پوچھا تو انہوں نے مجھ سے حدیث سیرین بیان کی پھر میں نے اُن سے کہا کہ کیا  
اُن نے عبد اللہ بن عمرو سے اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ

عِنْدَ عِبَادِ اللَّهِ فَقَالَ اتَّعَجَلُونَ عَلَيْهَا التَّعْلِيظُ  
وَلَا تَجْعَلُونَهَا الرُّخْصَةَ، لَمْ تَرَبْتَ سُورَةً  
الْيَسَاءِ الْقَصْرَى بِخَدِّ الطُّرُقِ وَالْأَلَامِ الْأَحْمَالِ  
أَجَلْتُمْ أَنْ يَصْعَدَ حَمَلُكُمْ.

## بَابُ سُورَةِ الْمُحَرَّمِ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبَيَّنَ  
مَرَضَاكَ أَزْوَاجُكَ وَاللَّهُ عَفْوٌ رَحِيمٌ  
۲۱۸. حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ قُسَيْطٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ  
ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي الْحَرَامِ يَكْفُرُ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ لِكُوفِي رَسُولِ اللَّهِ  
أَسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

۲۱۹. حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ مَوْسَى أَخْبَرَنَا  
هَاشِمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ  
عَبِيدِ بْنِ عَجْفَرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ  
عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَمْكُثُ عِنْدَهَا  
فَوَاطَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ عَنْ أَبِيئُنَا دَخَلَ عَلَيْهَا  
فَذَنُكِلَ لَهُ أَكَلْتُ مَخَافِيرَ إِيَّيْكَ أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ  
مَخَافِيرٍ قَالَ لَا وَلَكِنِّي كُنْتُ أَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ  
زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَكُنْ أَعُوذُ لَهُ وَقَدْ حَكَمْتُ  
لَا تُغَيِّرُ بِذَلِكَ أَحَدًا.

بَابُ تَبَيُّنِ مَرَضَاكَ أَزْوَاجُكَ قَدْ  
فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحْلِيلَ أَيِّمَا نَكَّحُوا

۲۲۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُلَيْمَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَجْزِ بْنِ

حَفْصَانَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ  
أَنَّهُ قَالَ مَكَثْتُ سَنَةً أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْ ابْنِ

ہم حضور عبد اللہ بن مسعود کے پاس موجود تھے کہ انہوں نے فرمایا کیا تم مردوں  
پر نکیلتے ہو اور ان کے ہمراہ میں آسانی کو نظر انداز کر دیتے ہو حالانکہ حدیث  
کے کم دلوں والی سنہ الف کی آیت حدیث کے زیادہ دلوں والی آیت کے بعد  
مائل ہوتی ہے یعنی اسکا دلیلیں کہ یہاں یہ ہے کہ وہ اپنا حال جان لیں۔

## سورة التحريم کی تفسیر

اے حبیب جانے والے (پیغمبر) تم اپنے آپ کو ہر گز حرام کیے بغیر ہر چیز حرام نہ  
کہا کرو۔ اہل بیروں کی مرضی پانچ ہمارے اشد بکشتہ والا ہر ماں ہے  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ  
حرام طہر کرنے میں کفارہ دینا ہوگا۔ نیز انہوں نے یہ بھی فرمایا  
کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طہر  
عمل بہترین نمونہ ہے۔

حضور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُمّ المؤمنین زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا  
کرنے اور کافی دیر بٹہ رہے۔ اس میں نے اور اُمّ المؤمنین حفصہ  
نے آپس میں طہر کیا کہ میں سے جس کے پاس حضور کریم  
لاہیں تو وہ ضرور آپ سے ہے کہ آپ نے منافقہ کہا ہے  
نہ کہ مجھے آپ سے منافقہ کی یاد رہی ہے۔ (وہاں پہلے میں نے یہ  
کہا تھا آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے تو زینب بنت  
جحش کے پاس سے شہد پیا ہے۔ پھر مال میں آپ یہ  
میں نہیں بیوی کا اور میں نے قسم کھالی ہے۔ تم اس کا کسی

سے نہ کرنا۔  
تَبَيَّنَ مَرَضَاكَ أَزْوَاجُكَ کی تفسیر

تم اپنے بیویوں کی مرضی جاننے ہمارے اشد بکشتہ والا ہر ماں ہے۔ بیشک اللہ  
عزیز و جلیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ  
عماہما فرمایا کہ تم نے کہا کہ ایک ماں تک میں ہر انداز میں کرتا ہوں کہ

حضرت عمر بن خطاب سے ایک آیت کے متعلق دریافت کروں لیکن ان  
کی سبب سے مجھے جو حق کی حرکت ہوئی، یہاں تک کہ ان کے اہل

الخطاب عن أبيه عما استطيع أن أسألك عني  
 له حتى خرجت حاجتي فخرجت معي فقلت ما رجعت  
 وكنت أبعث القليلي عدل إلى أراك ليحاجه  
 قال فوعدت له حتى خرجت معي فقلت  
 يا أمير المؤمنين من الخطاب فظاهرنا على النبي  
 صلى الله عليه وسلم من أراجهم فقال ذلك  
 حفصة وعاشتة قال فقلت فانه إن كنت  
 لا تريد أن أسألك عن هذا صد سنة فما استطيع  
 حبيته لك فلا تفعل ما طمعت أن تعرفه من  
 عليم فأسألي في أن يعلو خدمتك به قال  
 نعم قال عمر إن كنت في الحجاب هليتي ما بعد بلباسه  
 أمر الحق أنزل الله فبين ما أنزل وقسم له من ما  
 قسم قال فبينما أنا في أمر أنا فركا إذ قالت  
 امرأتى لو صنعت كذا وكذا قال فقلت لها  
 ما لك دليما هلمنا فيما تكلمت في أمر أريدك فقال  
 يا بني لك يا ابن الخطاب ما تريد أن تراجهم أم أنت  
 وإن أبنتك لتراجهم رضى الله صلى الله عليه وسلم  
 وسلم حتى يطل يومه غضبان فقام عمر فخذ  
 يداهما مكانه حتى دخل على حفصة فقال لها  
 يا بنية أنت كتر أجيئين رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 وسلم حتى يطل يومه غضبان فقلت حفصة  
 والله إنك لمرأجة فقلت تعلين أبي أخذك  
 عزيمة الله وعصيت رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 وسلم يا بنية خذ عزمك هذا يا بني أعجبنا حسنا  
 حدث رسول الله صلى الله عليه وسلم وسلم يا بني  
 عاشتة قال فخرجت فدخلت على أم سلمة  
 لفرأيتي منها فقلت فقلت أم سلمة عجبا لك  
 يا ابن الخطاب دخلت في كل شيء حتى تجتني إن  
 تذكرك الله

سے مجھے تو میں ان کے ساتھ نکلا جب ہم آپ سے تھے تو وہ ایک بیوی کے  
 صفت کے پس فضلہ حاجت کے لئے مجھے فرماتے ہیں کہ میں ان کے آقا  
 میں کہہ رہا ہوں کہ جب وہ فارغ ہوئے تو میں ان کے ساتھ چل دیا۔  
 اس وقت میں نے کہا۔ اے امیر المؤمنین! کیا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
 دروغ طہارت میں سے وہ کوئی دگر ہیں جس میں نے آپ میں شہوت کیا تھا۔  
 انہوں نے فرمایا۔ وہ حضارہ عائشہ تھیں۔ یہ فرماتے ہیں، پھر میں نے کہا کہ خدا  
 کا قسم میں ایک سال سے یہ بات پہنچنے کا ارادہ کر رہا تھا کیونکہ آپ کی بیوی کے  
 کے باعث حدیث نہ کر سکا۔ انہوں نے فرمایا۔ ایسا نہ کیا کرو۔ اگر تمہارا یہ  
 خیال ہو کہ مجھے انہوں بات کا علم ہے تو مجھ سے پہچو ہا کہ اگر مجھے اس کا علم ہو گا  
 تو میں یہاں آ کر ہوتا۔ یہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کی قسم  
 ارادہ جانت میں ہم دونوں کا کوئی حق نہیں سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے  
 ان کے متعلق وہ احکام نازل فرمائے جو نازل فرمائے ہیں۔ اللہ ان کا وہ حق  
 مقرر فرما جو حق فرمادہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں اپنے کسی مصلحت میں  
 سوچا کہ اگر وہ آقا کی بیوی میں نہ کہیں۔ کاشی آپ ایسا ایسا کرتے۔ وہ  
 فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جو کہ میں میں ناچا جاتا ہوں  
 تمہارے میں مصلحت میں کچھ دخل دیتی ہیں، انہوں نے کہا۔ اے ابن خطاب  
 یہ آپ کیسے عیب بات کر رہے ہیں! آپ یہ جانتے ہیں کہ آپ کو مطلقاً جواب نہ دیا  
 جائے۔ حالانکہ آپ کی عاجز راوی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جواب  
 دیتا ہیں جس پر ایک مدارن حضرت نے فقہ کی حالت میں گزارا۔ پس حضرت عمر  
 کھڑے ہو گئے، اپنا ہاتھ نبھا لیا یہاں تک کہ حضرت حفصہ کے پاس پہنچے اور  
 ان سے کہا۔ اے بیوی! کیا تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہو  
 یہاں تک کہ حضور صمد ادا فی حق میں گمراہ تے ہیں۔ پس حضرت حفصہ نے کہا۔  
 خدا کی قسم ہم تو سب کی سب حضور کو جواب دیتی ہیں حضرت عمر نے فرمایا۔ کیا  
 تمہارے جاتی ہو کہ میں تمہیں اللہ کے غضب سے خبر دے دوں اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کے غضب سے کیا سکتا ہو؟ اے بیوی! میں کا شتم قبول یا لگا وہ رسالت ہے  
 اور میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب ہے اس کا معاملہ  
 تمہیں دھمکانہ سے جائے۔ ان کا اندر حضرت عائشہ کی طرف تھا۔ وہ

فرماتے ہیں کہ میں میں باہر نکل گیا اور رفتہ رفتہ کے سب حضرت ام سلمہ  
 کے پاس گیا اور ان سے ہمارا جو کچھ کہنا تھا انہوں نے حضرت ام سلمہ سے





الْعَلِيمُ الْعَلِيمُ بِهِ عَاشَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔  
خبر دے بتا (آیت ۴) اس واسطے میں حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہے۔

فتاویٰ حدیث کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دنیاوی زندگی کا ایک نقشہ ہے کہ پروردگار عالم نے آپ کو دونوں جہانوں کا بارشاد بنایا لیکن دنیاوی آرام و راحت کے لیے آپ کے کاشانہ اقدس میں سامان کیسا تھا کیا دنیا میں اتنے سامان کے ساتھ زندگی گزارنے پر کوئی راضی ہو سکتا ہے، کیا اس سامان میں مزید کچھ کی جا سکتی ہے،

اس طرح زندگی گزارنا اس ہستی نے پسند فرمایا جس کی خاطر پروردگار عالم نے سب کچھ پیدا کیا اور سب کچھ جسے عطا فرمایا ہے۔  
جس سے اس سے عبور نہ فرمایا: اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْكُزَ: جس نے عطا فرمایا: يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الدَّهَبِ۔ اَعْطَيْتُ الْكَنْزِينَ۔ اَعْطَيْتُ مَقَاتِلَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ۔ اَعْطَيْتُ مَقَاتِلَ كُلِّ شَيْءٍ۔

جس کو عقیقہ، لکھنے کرین کی ہر چیز کا مالک بنا دیا جس کے سر پر خلافت مکنی کا تاج رکھ دیا۔ اس ہستی نے اپنی مرضی سے دنیا میں زندگی اس طرح گزاری کہ سالانہ گھر میں تھانے ملے نام۔ فدا تھی تو جھک روتی اور وہ بھی پیٹ بھر کر نہیں اور وہ بھی سندانہ تین یا دو وقت نہیں بلکہ کسی وقت کھانا اور کبھی نانا یہ جو کچھ پسند فرمایا اس کے پیش نظر یہی کہنا چاہیے۔

محل جہاں ایک اور جگہ مدنی غذا  
اس محکم کی قناعت پر ہاکوں سلام

یہ سب کچھ اختیاری تھا۔ اگر چاہتے تو سونے پاندی کے سکانات ہوتے بعد مدت کے انبار دنیا کی کوئی نعمت تھی جو جائز وقت نہ ہوتی لیکن اس حقیقت کے باوجود اس طرح زندگی گزاری کہ کوئی غریب سے غریب، مثنیٰ بھی شکایت کے لیے زبان نہ کھول سکے اور نہ کبھی دل بعد اشد ہو۔ عبوری کی بات ہے لیکن جو سب کچھ ہوتے ہوئے کم از کم پر قناعت کر کے یہ بات ہی کچھ اور ہے شاید مشرق ڈاکٹر محمد قبال مرحوم نے اس کے متعلق فرمایا ہے۔

الامت کیا شکوہ خسروی بھی ہو تو کیا حاصل  
کہ پایا میں نے استقامت میں معراج مسلمان

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أُمِّرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرَاتِمِ الثَّلَاثِ نَظَاهَةُ قَالَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَتَمَمْتُ إِلَّا بِحُجَّتِي قَالَ عَائِشَةُ وَحَفَظْتُمَا

عید پر نہیں گلاباں ہے کہ میں نے حضرت ابی ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عمر سے پوچھے کہ ارادہ کیا ہے میں نے کہا اسے امیر المؤمنین، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انسانی مطہرات میں سے وہ مدفون کوئی نہیں جنہوں نے آپس میں مشورہ کر لیا تھا، ابھی میں بات جاری نہیں کر رہا تھا کہ انہوں نے فرمایا: وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔



## بَابُ رَتْبَارِكِ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ

التَّعَادُوتُ، الْإِخْلَافُ، وَالتَّعَادُوتُ وَالتَّعَادُوتُ  
وَلَا جُرْ قَمِيرٌ قَمِيرٌ قَمِيرٌ قَمِيرٌ قَمِيرٌ قَمِيرٌ  
قَمِيرٌ قَمِيرٌ قَمِيرٌ قَمِيرٌ قَمِيرٌ قَمِيرٌ  
يَلْبِغِيهِمْ، وَفَالِكُ مَجْدُ هَذَا، صَاحِبُ بَسَا  
أَجْبِيحِيهِمْ وَفَمَرُ، الْكُتُورُ.

## بَابُ رَنِّ الْقَلَمِ

وَقَالَ قَتَادَةُ، حَزَرٌ جَدِّي الْقَسِيمُ وَذَاقَ بَيْنَ  
عَبَّاسٍ لَعْنَتُونَ أَضْلَلْنَا مَكَانَ جَنَّتِنَا دَقَانِ  
غَيْرُهُ كَالضَّرِيرِ كَالضَّرِيرِ الْبَصَرِ مِنَ الْبَلِ  
وَالْبَلِ الْبَصَرِ مِنَ الْبَلِ الْبَصَرِ مِنَ الْبَلِ  
وَمَلِكٍ الْبَصَرِ مِنَ الْبَلِ الْبَصَرِ مِنَ الْبَلِ  
الْبَصَرِ مِنَ الْبَلِ الْبَصَرِ مِنَ الْبَلِ

## بَابُ عَتَلٍ بَعْدَ ذَلِكَ رَنِّهِ

۲۰۲۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ جَاهِدٍ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَتَلٌ بَعْدَ ذَلِكَ رَنِّهِ  
رَنِّ رَعْلٍ مِنْ قَرْنَيْنِ لَهُ نَفْعَةٌ يَمْتَلِئُ رَمَّةً  
نَسَاةً.

۲۰۲۵. حَدَّثَنَا أَبُو يَعْنِيٍّ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ عَنْ  
مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ  
رَهْبٍ الْحَزْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ  
كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَفْسَحَ لَوْ اللَّهُ لَأَكْرَمَ  
أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُرٌّ عَتَلٌ جَزَاطٌ  
مُسْتَكْرَمٌ يَوْمَ يُشْفَعُ عَنْ مَا ق.

## سورة الملك کی تفسیر

لَتَعْلَمَنَّ أَنَّكَ لَمَّا تَرَى الْمَلَائِكَةَ تَسْتَوِي فِي مَعْنَى فِي مَعْنَى  
مَعْنَى فِي مَعْنَى فِي مَعْنَى فِي مَعْنَى فِي مَعْنَى  
مَعْنَى فِي مَعْنَى فِي مَعْنَى فِي مَعْنَى فِي مَعْنَى  
مَعْنَى فِي مَعْنَى فِي مَعْنَى فِي مَعْنَى فِي مَعْنَى  
مَعْنَى فِي مَعْنَى فِي مَعْنَى فِي مَعْنَى فِي مَعْنَى

## سورة القلم کی تفسیر

قَالَ كَاتِبٌ، سَجَدُ فِي رُؤُوسِهِمْ كُتُبٌ كُتُبٌ  
قَالَ كَاتِبٌ، سَجَدُ فِي رُؤُوسِهِمْ كُتُبٌ كُتُبٌ  
دُورُ كَاتِبٌ، سَجَدُ فِي رُؤُوسِهِمْ كُتُبٌ كُتُبٌ  
سَجَدُ فِي رُؤُوسِهِمْ كُتُبٌ كُتُبٌ  
سَجَدُ فِي رُؤُوسِهِمْ كُتُبٌ كُتُبٌ

لَقَدْ رَأَى مِنْ فِطْنٍ سَجَدُ فِي رُؤُوسِهِمْ كُتُبٌ كُتُبٌ

## عَتَلٌ بَعْدَ ذَلِكَ رَنِّهِ

مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
کی ہے کہ آیت ۱۔ اس سب پر فرمایا کہ اس کی اصل میں خط ہے  
آیت ۱۳ (قریش کے جس آدمی کے پاس سے ہے اس کی اصل میں خط  
خط اس طرح نمایاں تھی جس طرح بکری کی حامل نشانی نمایاں  
ہوتی ہے۔

حضرت عاتکہ بنت ربیعہ خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان  
ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ نسرۃ  
پہنے ستا۔ کیا میں تمہیں ابن جنت کی سپان نہ بتاؤں؟ ہرگز نہیں  
اور حقیقت یہ تھا کہ وہ ایک اگر وہ اللہ کے ہر دم سے  
پر قسم کیا بیٹے تو وہ اُسے سچا کر دیتا ہے اور کب میں  
تمہیں جنتوں کی سپان نہ بتا دوں؟ ہر دم دھت خور، جھگڑا  
اور غرور۔



وَجَلَّ حَسَنًا وَجُتَالٌ وَحَسَنٌ مُعْتَمِدٌ وَجُتَالٌ  
مُعْتَمِدٌ دَيَّارًا مِنْ دُورٍ - وَلَيْكِنَّ فَيُعَالٍ مِنْ  
الَّذِينَ كُنَّا قَرَأَ عَمْرُؤُا النَّحْيُ الْفَتَا مَرْدِيٍّ مِنْ  
قُتْمٍ - وَقَالَ غَيْرُهُ دَيَّارًا أَحَدًا تَارًا - هَذَا كَمَا  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا مَا سَأَلْتَ بَعْضَهَا بَعْضًا  
وَقَالَ عَظَمَةٌ -

۲۰۲۴ - حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هَاشِمُ بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءُ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا صَارَتِ الْأَرْثَلُ الَّتِي  
كَانَتْ فِي قَوْمٍ تَدْرُجُ فِي الْعَرَبِ بَعْدَ مَا رُدَّتْ لَمْ  
يَكُنْ بِهَا دُمٌّ الْجَدَلِيَّ دَامًا سَوَاحٍ كَانَتْ  
يَهْدِيهِ وَأَمَّا بَعُوثٌ كَانَتْ لِمَا إِذْ شَرِبُوا مَطِينًا  
بِالْحَوْثِ بَعْدَ سَمَاءٍ وَأَمَّا يَهُودٌ كَانَتْ يَهْدِيهِ  
دَامًا كَسْرٌ فَكَانَتْ يَحْيِيهِ بِأَلْفٍ ذِي الْحَكَاكِجِ  
أَسْمَاءُ رَجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمٍ تَدْرُجُ فَنَظَرُوا  
إِلَى الشَّيْطَانِ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنْ انْصَبُوا فِي الْخَبَائِثِ  
الَّتِي كَانُوا يَحْيِيُونَ أَنْصَابًا وَسَمَوْهَا بِأَسْمَاءِهِمْ  
فَفَعَلُوا فَلَمْ تَحْبِدْ حَقًّا إِذَا هَذَا أُولَئِكَ وَتَكُنْ  
أُولَئِكَ عِيدَةٌ -

کی جگر حسنا اور جتال بھی استعمال کرتے ہیں۔ دئیازا یہ مذکور ہے  
ہے اور اللہ عز و ان سے فیض کے وزن پر بتایا گیا ہے۔ ابھی  
حضرت عمرؓ نے النحیٰ انقیام پر صاحبے جو ثقت سے ہے۔  
دوسرے کا قول ہے۔ دئیازا سے ایک آدمی ملا ہے۔ ثبوتاً  
بلکست۔ ابن عباس کا قول ہے۔ دئیازا لگاتار۔ وقاراً  
حزت و عظمت۔

عطاء فرماتا یا عطاء بن ابی رباح نے حضرت ابن عباس  
رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جو بخت حضرت نوح علیہ السلام  
کی قوم میں چرے جاتے تھے وہی بعد میں اہل عرب نے اپنے  
میسور بنایا ہے۔ دئیازا ہی کلب کا بخت تھا جو دوسرے انجیل کے  
مقام پر رکھا ہوا تھا۔ ثبوتاً بنی ہڈل کا تھا۔ یقوت یہ بنی  
مرد کا تھا۔ یحیٰ بنی فطیفت کا جو سہا کے پاس جنت میں تھا۔  
یہود کی یہ جہان کا تھا اور کسرا یہ ذی الکلاخ کی آل حیر کا بخت تھا۔  
یہ حضرت نوح کی قوم کے نیک آدمیوں کے نام ہیں۔ جب وہ  
وفات پا گئے تو شیطان نے ان کی قوم کے دونوں میں یہ بات  
ڈال کر کہ میں تمہیں پروردگار کے بیٹا کرتے تھے وہ ان کے  
بیٹے بن کر رکھو اور ان جنوں کے نام بھی ان نیکوں کے نام پر  
رکھ دو۔ لیکن یہ نافرمانی کی ایک روایت ہے لیکن ان کی پوجا نہیں کرتے تھے۔  
جب وہ لوگ دنیا میں چلے گئے اور ہم میں گھٹ گیا تو ان کی پوجا چھوڑ دی۔

### سورہ جن کی تفسیر۔

ابن عباس کا قول ہے۔ ہر لفظ ہر لفظ درست دیا ہے۔  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہر لفظ  
فعلی اللہ علیہ السلام اپنے بعض اصحاب کی ایک جماعت کو ساتھ  
لے کر ہزار ہا عطا کی جانب تشریف لے گئے۔ اس وقت آسمانی فرشتوں  
اور شیطانوں کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی تھی اور ان پر چھلکیاں  
مدی جاتی تھیں۔ شیطان جب وہیں لوٹے تو لوگ کہنے لگے کہ تم  
میں میں لاکر نہیں دیتے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اور آسمانی خبروں کے  
درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی ہے اور ہمیں چھلکیاں مدی جاتی

### بَابُ قُلْ أَوْحَىٰ إِلَيَّ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَبَدًا. أَعْوَانًا -  
۲۰۲۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَسْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُنْطِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى مَوْقِفٍ  
عُكَاظٍ وَكَانَ جَبَلٌ بَيْنَ الشَّيْطَانِ وَبَيْنَ خَيْرِ  
الشَّمَاةِ وَأُرْسِلَتْ عَنِّيُمُ الشَّهْبُ فَرَجَّتِ الشَّيْطَانُ  
فَعَالُوا مَا لَكُمْ فَقَالَ رَاحِلٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاةِ



أُرْسِلْتُ عَلَيْكَ الشُّهُبُ قَالَ مَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ  
خَيْرِ السَّمَاءِ إِلَّا مَا حَدَّثْتُ فَأَخْبِرْ بَوَاقِ شَارِقِ الْفُجْرِ  
وَمَقَارِبِهَا فَانْظُرْ مَا هَذَا إِلَّا مَرَّالِي فِي حَدَّثْتُ  
فَانْظُرْ أَفَضَرَ بَوَاقِ شَارِقِ الْأَرْضِ مِنْ وَمَقَارِبِهَا  
يُظْهِرُونَ مَا هَذَا إِلَّا مَرَّالِي فِي حَالِ بَيْتِهِمْ قَبِيلِ  
خَيْرِ السَّمَاءِ قَالَ فَانْظُرْ لِلَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ  
تَهَامَةٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَنَحْلَةٍ وَهُوَ وَدَّ إِلَى سُورٍ عَكَاطٍ قَهُوَ يُصَيِّقُ  
يَأْمُرُ بِهِ صَلَوَةُ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا النُّقْرَاتِ  
لَسَّمُوا لَهُ فَقَالُوا هَذَا الدِّينَ حَالِ بَيْتِكَ وَبَيْنَ  
خَيْرِ السَّمَاءِ وَهَذَا رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا  
يَا قَوْمِ مَا نَرَى سَمِعْنَا قُرْآنًا نَجْهًا نَهْدِي فِيهِ الْإِنْشَادِ  
فَأَمَّا بِيهِ وَلَنْ تُشْرِكَ لِي مَرَّتِي أَحَدًا وَنَزَلَتْ إِنَّهُ  
عَنْ وَحِينَ عَلَى يَلِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْآنِي  
إِنِّي أَنَا أَسْتَمِعُ نَقْرًا مِنْ الْعَيْنِ وَرَأَيْنَا دُخْرًا نَبِيٍّ  
قَوْلُ النُّجَبِ.

ہی۔ ایک کھنکھانے والا کہ یہ جو ہمارا آسمانی خبریں معلوم کرنا اور کیا  
تیس ہے تو کون کیا واقعہ مدعا ہوا ہوگا۔ پس زمین کو مشرق سے  
مغرب تک دیکھو کہ کون سا نیا واقعہ ظاہر پذیر ہوا ہے۔ پس  
وہ مشرق اور مغربوں تک دیکھتے پھرے کہ کس سے واقعے  
کے باعث ہیں آسمانی خبروں سے مدعا کیا ہے۔ راوی کا بیان  
ہے کہ جو حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھامرک  
جانب ہزار ہا عکاظ کے اولے سے گئے تھے ابھی وہ عکاظ کے  
مقام پر تھے۔ چنانچہ حضور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ قبر کی ناز ادا کر رہے  
تھے۔ جب خضیان نے قرآن کریم سنا تو اسے غور سے سننے  
لگے پھر انہوں نے کہا کہ یہ ہے وہ چیز جو ہمارے آسمانی خبروں  
کے درمیان حاکم ہوئی ہے۔ پس اسی وقت وہ اپنی قوم کی طرف  
لوٹے اور کہا اسے ہماری قوم اہم نے ایک عجیب قرآن سنا  
کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے۔ قوم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو  
اسے رب کا شریک نہ کریں گے ۱۵ آیت ۱۲۱ اللہ اللہ تعالیٰ نے  
جو کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی۔ تم دعاؤں، عجیبوں کی ہرگز نہ  
کہ تمہوں نے میرے پیغمبران کا کہنا اور جنات نے جو کہ وہ آپ کو بندہ میرا

## باب ۱۱ (سُورَةُ الْمُرْسَلِ)

وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سَفْيَانَ: أَخْبَصَ وَقَالَ ابْنُ  
الْكَلاَّ: قِيُودًا مُنْفَطِرٌ بِهِ مُتَقَدِّمٌ وَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ: كَيْدِيًّا مَهِيئًا الزَّمَلَ اسْتَأْجَلَ وَبَسِيلًا  
شَدِيدًا.

## سورة الزمل کی تفسیر

معاویہ کا قول ہے: یکتا اس کا ہوا۔ حسن کا قول ہے:  
انکلا بڑیاں۔ مستغیر اور اس کی وجہ سے بھاری ہو جائے  
گا۔ ابن عباس کا قول ہے: کیدیا مہیئاً الزمل استأجل وبسیلاً  
نشیئاً سخت۔

## سورة المدثر کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے: غیثہ سخت، مشکل، قسورہ  
لوگوں کا شوق و دل راہبر کا قول ہے: کہ اس کا معنی شریعت اور پرست پرست  
قصورہ کہنے میں مستغیر ہے کہ جو نے، غور و فکر ہو کر بھانپنے والے۔  
یحییٰ بن ابی کثیر کا بیان ہے کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ  
کریم کا کون سی سورت پہلی نازل ہوئی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ سورہ

## باب ۱۲ (الْمُدَّثِّرِ)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَسِيرٌ شَدِيدٌ، قَسُورَةٌ رَكُوتَانِ  
وَأَصْوَاتُهُمْ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: الْأَسَدُ وَكُلُّ شَيْءٍ  
قَسُورَةٌ مُشْتَبِهَةٌ، نَافِلَةٌ مَذْمُورَةٌ.  
۲۶۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِيْنِ ابْنِ  
الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: سَأَلْتُ أَبَا

الدرثر میں سے کہا: ٹوٹ تو سکتے ہیں کہ سورہ طلق پہلے نازل ہوئی تھی۔ اس پر ابوسلمہ نے فرمایا کہ مجھے سے تو حضرت جابر نے فرمایا کہ میں تمہیں وہی بتاتا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں غار میں گزشتہ نشین تھا۔ جب میں اپنا ذخیرہ پورا کر چکا اللہ سے اترنے لگا تو کسی نے مجھے آواز دیا۔ میں نے اپنے دائیں جانب دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ آگے دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا اور اپنے پیچھے دیکھا تب بھی کوئی نظر نہ آیا۔ پس میں نے سراسر کار اور دیکھا تو مجھے کچھ نظر آیا۔ پس میں حدیث کے پاس آنا اور ان سے کہا کہ مجھے چاروں میں پیٹھ و دالہ میرے اوپر ٹھنڈا پاؤں ہوا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس وقت یہ وحی نازل ہوئی:-  
اسے بالاپس اور منہ دالے! کمرے جو عابد میرے درستان اللہ اپنے رب کی بڑائی بیان کرے (حدیث ۲۵۱)

### فَمَّا نَذَرَكَ تَفْسِيرُ

جو سر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-  
میں غار میں گزشتہ نشین تھا۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کہ جس طرح گزشتہ حدیث عثمان بن عفان نے فرمائی علی بن مسک کے واسطے سے بیان کی ہے۔

### وَبَيْنَكَ فَكَيْدُكَ تَفْسِيرُ

یہی کہ بیان ہے کہ میں نے ابوسلمہ سے دریافت کیا کہ تراں کریم کا کون سا حصہ سب سے پہلے نازل فرمایا گیا؟ انہوں نے بتایا کہ سورہ الدثر۔ پس میں نے کہا کہ مجھے خبر بتایا گیا ہے کہ سورہ طلق سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ اس پر ابوسلمہ نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تھا کہ قرآن کریم کی کون سی سورت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ سورہ الدثر میں نے کہا کہ مجھے

سَمِعْتُ بَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَزَلٍ مَا تَرَكَلْ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقْرَأُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَكُنْ أَلَيْسَ خَلَقَ فَقَالَ أَتَوَسَّعُ... كُنْتُ حَاضِرًا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَنِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَمْ يَشْرَأْ أَلَيْسَ كُنْتُ فَقَالَ جَابِرٌ لَا حَافِظَ إِلَّا مَا حَدَّثَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَابِرٌ قَالَ جَابِرٌ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قَضَيْتُ جَوَارِي هَبَّتْ قُبُورُهُنَّ فَظَهَرَتْ عَنْ يَمِينِي فَلَمَّا أَرَسْتُهَا أَذْهَبْتُ عَنْ يَمِينِي قَمَّ أَرَسْتُهَا وَظَهَرَتْ أَمَامِي فَلَمَّا أَرَسْتُهَا وَظَهَرَتْ عَنِّي فَلَمَّا أَرَسْتُهَا فَرَحَّتْ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا فَأَتَيْتُ حَدِيثَ نَجْمَةٍ فَكَلْتُ دَرُورِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا فَقَالَ حَدَّثَ قُرُونِي وَصَبُّوا لِي مَاءً بَارِدًا قَالَ فَتَرَى بَيْنَ يَدَيْهَا الْمَدَى فَرَفَعْتُ فَادْرُورِي فَكَلْتُ

### بَابُ مَا نَذَرَكَ تَفْسِيرُ

۲۰۳۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُ قَالَا حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْهُمَا لَعَنَ

الْبَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ رُفَّتُ بِحَرَّاءٍ مِثْلَ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ

### بَابُ مَا نَذَرَكَ تَفْسِيرُ

۲۰۳۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا حَبِذُ الْقَهْدِ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَالَتُ أَمَّا سَلَمَةُ أَوْ الْقُرْآنُ أَنْزَلَ أَزَلٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ أَتَمَثَّلْتُ أَشْهَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَكُنْ أَلَيْسَ خَلَقَ فَقَالَ أَتَوَسَّعُ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ أَزَلٍ أَنْزَلَ أَزَلٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ أَتَمَثَّلْتُ أَشْهَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَكُنْ أَلَيْسَ خَلَقَ فَقَالَ أَتَوَسَّعُ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ أَزَلٍ أَنْزَلَ أَزَلٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ أَتَمَثَّلْتُ أَشْهَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَكُنْ أَلَيْسَ خَلَقَ فَقَالَ أَتَوَسَّعُ

إِلَّا بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَوُتُ  
فِي حِجْرِهِ فَلَمَّا فَضَيْتُ جَوَارِيَّ حَبَطْتُ فَاسْتَلَمْتُ  
أَوَادِي مُتَوَدِّعَاتٍ لَمْ يَرْجَعْ بِي وَخَلْفِي وَنَعْنُ  
وَعَنْ شَيْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي حَبَسٍ عَلَى عَشْرِ بَنِي السَّمَاءِ  
وَالْأَرْضِ فَكَيْفَ خَدَّيْجَةَ فَقُلْتُ هَذَا رُؤْيِي وَصَبُّوا  
عَلَيَّ مَاءً مَارِدًا وَأَمْرٌ لِي عَلَى بَيْتِكُمُ الْمَدِينَةُ  
فَالْمَدِينَةُ وَرَبِّكَ كَلِمَةٌ رُبِّيَا بَكَ فَطَلَقَهَا

۲۰۳۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ مُعْتَمِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْنُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَرَقَةٍ  
الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ قَبِيصًا أَنَا أَمَشِيثُ أَنَا سَمِثُ  
صَوْتَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَهَذَا رَأَيْتُ إِذَا الْمَلِكُ الْكَافِرُ  
جَاءَ فِي يَحْدَاةٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ  
وَالْأَرْضِ فَجِئْتُ مِنْهُ رُحْبًا كَرَحِمَتٍ فَقُلْتُ  
قُلْتُ لِي رُبِّي قَدْ يَرُونِي فَأَمَرَ اللَّهُ فَكُلُّ مَا لَنَا

الْمَدِينَةُ إِلَى السُّجْرِ فَاهْجُرْ قَبْلَ أَنْ تَنْصَرِفَ لِمَدِينَةٍ  
وَهِيَ الْأَذْدَانُ

۱۹ يَأْتِيكَ فَالْرُجْزُ فَاهْجُرْ يَقَالَ الرَّجْزُ  
وَالرَّحْبُ الْعَذَابُ

۲۰۳۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا  
اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ  
قَالَ أَخْبَرَنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَرَقَةٍ  
الْوَحْيِ قَبِيصًا أَنَا أَمَشِيثُ سَمِثُ صَوْتَا بَيْنَ السَّمَاءِ  
فَرَقَتُ بَصَرِي عَنِ السَّمَاءِ إِذَا الْمَلِكُ الْكَافِرُ

تقریر تبدیل کیا ہے کہ سورہ عن رب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ انہوں  
نے فرمایا کہ میں نے تمہیں وہی بتایا ہے جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے بتایا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
میں نے تمہیں بتایا تھا۔ جب اپنا وظیفہ ختم کر کے میں پڑا  
سے نیچے اترنے لگا تو وادی میں آگیا اس وقت کسی نے مجھے  
آواز دی تو میں نے اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں نظر ڈالا۔  
اس وقت میں نے دیکھا کہ زمین و آسمان کے درمیان کوئی تخت چھٹیلے  
میں نے غمناک حیرت سے کہا کہ مجھے چادر میں پیٹ دے اور مجھ پر ٹھہراؤ  
جو سعد بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے وہی  
بندہ جو جاسنے کا لاندہ بیان فرماتے ہوئے سنا کہ ایک روز میں  
عبداللہ جیکر آسمان سے ایک آواز سنی۔ پس میں نے اپنا سر اٹھا  
کر دیکھا تو وہی فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی  
پر بیٹھا ہوا تھا جو غار میں آیا تھا۔ اس کے دیکھنے سے مجھ پر غم  
طاری ہو گیا پس میں گھر واپس لوٹ آیا اور کہا۔ مجھے کب اڑھاؤ  
پس میرے اوپر کچھ اڑال دیا گیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ  
وہی نازل فرمایا۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ تِلْكَ أَمَاتُكُمْ (آیت ۱۵)  
یہ فسادِ مرضی ہونے سے پہلے کا واقعہ  
ہے اور اگرچہ اس سے مسودہ اورتھا  
وہی تھا۔

وَأَنْزَحُزُّكَ أَهْجُرُ كَيْ تَفْهَمَ

بعض کا قول ہے کہ اگرچہ آواز آئے تھیں سے عذابِ ہلاکت سے نہ  
اپنے لئے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے  
ہوئے سنا کہ جب پہلی وحی کے بعد وہی کا سلسلہ بند تھا تو میں  
ایک روز چارم تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ پس  
میں نے نظر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا تو زمین و آسمان کے  
درمیان ایک کرسی پر وہی فرشتہ بیٹھا ہوا تھا جو میرے پاس غار

جَاءَ فِي يَحْدَأْهَ قَائِدٌ عَلَى كَسْبِي يَبْنِي السَّمَاءَ  
وَالْأَرْضَ فَجِئْتُ وَسُئِلْتُ فِي هَذِهِ إِلَى الْأَرْضِ  
فَجِئْتُ إِلَيْهَا فَجِئْتُ وَجِئْتُ وَجِئْتُ فَجِئْتُ  
وَأَمْرٌ أَنَّهُ نَزَلَ إِلَيْهَا فَجِئْتُ إِلَيْهَا فَجِئْتُ  
فَأَلْكَ الْأَرْضَ وَجِئْتُ إِلَيْهَا فَجِئْتُ إِلَيْهَا  
فَجِئْتُ إِلَيْهَا فَجِئْتُ إِلَيْهَا فَجِئْتُ إِلَيْهَا

میں آیا تھا۔ اسے دیکھ کر میرے اوپر غصہ طاری ہو گیا کہ میں زمین  
پر گر پڑا۔ پس میں اپنی اہلیہ ہنتر سے کے پاس آ گیا اور ان سے کہا  
کہ مجھے کس اڑھادر، مجھے کس اڑھادر۔ پس مجھے کس اڑھادیا  
گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: "اسے بلا پشیمان  
واسے: کھڑے ہو جاؤ، پھر سناؤ اور اپنے رب کی یاگی بیان کرو اور  
ابو اس کا قول ہے کہ اگر تو سے بت ملے تو پھر وہی کاسلسلہ ہوگا اور توازی  
کہے گی۔

### باب ۹۸ سورة القيامة

وَقَوْلُهُ لَا تُحَرِّكُ بِهِ يَسَانِكَ لِتُحَرِّكُ بِهِ وَكَلَّ  
ابْنُ عَبَّاسٍ سَدًا هَمَلًا لِيُقَدِّمَ هَمَلًا سَوْدَ  
الْوُحْيِ سَوْدَ أَعْمَلٍ لَا وَرَرَّ لَا حَيْضُونَ  
۲۳۳۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ وَكَانَ يُقَالُ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ  
عَلَيْهِ الْوُحْيُ حَرَّكَ بِهِ يَسَانَهُ وَوَصَفَتْ سُفْيَانُ  
يُرْفِدُ أَنْ يُسَوِّطَهُ فَإِنَّ اللَّهَ لَا تُحَرِّكُ بِهِ يَسَانُكَ  
لِتُحَرِّكُ بِهِ يَابِبُ بْنُ مَكِينًا جُمُعَةً وَ  
قَدَانَهُ.

### سورة القیامہ کی تفسیر

ازاد اورد تھان ہے: تم یاد کرنے  
کی جگہ میں اپنی سبک زبان کو قرآن کے ساتھ حرکت نہ دو (آیت ۱۶)  
ابن عباس کا قول ہے: "سُدَّ" آدھ اور "هَمَلٌ"۔ "يُقَدِّمُ" آدھ اور "سَوْدٌ"  
کروں گا۔ جگہ میں کھڑے گا۔ "لَا وَرَرَّ" کوئی بھلا نہیں کوئی پناہ گاہ نہیں۔  
سعد بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
حدیث کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل  
ہوتی تو آپ زبان مبارک کو حرکت دیا کرتے تھے۔ سفیان ثوری  
کا بیان ہے کہ آپ یاد کرنے کے ارادے سے ابا کیا کرتے  
تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: "تم یاد کرنے کی جگہ  
میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔" بے شک  
اس ۲ محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے نص ہے۔

آیت ۱۱۶۱۱۶

سعد بن جبیر کا روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے بارے میں بیان ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ  
جب وحی نازل ہوتی تو حضور اپنے مبارک منہ کو حرکت دیا کرتے  
تھے چنانچہ فرمایا اگر قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو اس  
خوشی کے پیش نظر کہ میں بھول نہ جاؤں۔ اس ۲ محفوظ کرنا اور پڑھنا  
ہمارا فرض ہے یعنی تمہارے بیٹے میں جمع کر دینا اور یہ کہ تم زبان  
سے پڑھو سکو۔ اور جب ہم پڑھیں یعنی وحی نازل کریں تو اس  
کے مطابق پڑھنا پھر اس کا بیان کرنا ہمیں ہمارے نص ہے چنانچہ  
نہایت زبان سے بیان کر دینا۔

فَلَا تَقْرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ کی تفسیر۔ ابن عباس کا قول

۲۳۳۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ أَنَّهُ سَمِعَ  
سَعِيدَ بْنَ جَبْرِ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكُ بِهِ  
يَسَانُكَ قَالَ وَكَلَّ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يُحَرِّكُ بِهِ يَسَانُكَ  
إِذَا نَزَلَ إِلَيْهِ فَقِيلَ لَا تُحَرِّكُ بِهِ يَسَانُكَ يَحْتَنِي  
أَنْ يُسَوِّطَ رِجْلَهُ إِنْ عَلَيْنَا جُمُعَةٌ وَقَرَأْنَا أَنْ  
نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقَرَأْنَا أَنْ تَقْرَأَ أَهْلًا إِذَا  
قَرَأْنَا يَقُولُ أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَتُفَسِّمُ قَدَانَهُ ثُمَّ إِذَا  
عَلَيْنَا بَيَانَهُ أَوْ تَبَيَّنَ عَلَى يَسَانِكَ  
۹۹۹۹ فَإِذَا قَرَأْنَا فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ

ابن عباس قرأنا ما بيننا وبينك من  
 ۲۰۳۶. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا  
 جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ  
 جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تَحْزَنْ بِمَا  
 لِسَانَكَ لِتَفْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ مَنَّ  
 وَمَتَابَعَرَكَ بِهِ لِسَانَهُ وَتَمَتَّتِيهِ فَيَقْتَدُ عَلَيْهِ  
 فَيَكُنْ يَمُرُّ مِنْهُ فَتَنُكَ اللَّهُ الْآيَةَ الْبَيِّنَةَ لَا  
 أَقْبِرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا تَحْزَنْ بِمَا لِسَانَكَ يَفْجَلُ  
 بِهِ إِنَّ عَلَيْكَ جَنَدًا وَقَدْ أَرَادَ أَنْ يَقْرَأَ مَا بَيْنَهُ  
 قَرَأَهُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَمُرَّ مِنْهُ شَقَّادٌ عَلَيْهِ  
 بَيِّنَاتُهُ عَلَيْكَ أَنْ تُسَيِّئَ بِهِ سَائِلًا قَالَ فَهَكَذَا  
 إِذَا آتَاكَ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَرْدًا ذَهَبَ مَرَأَاكَ كَمَا  
 وَعَدَ اللَّهُ - أَفَلَا يَكْفَى تَوَعُّدًا.

### ۹۲۰ ہا نیک هل اتی علی الانسان

يُقَالُ مَنَاءٌ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ وَهَلْ تَكُونُ  
 حَاجِدًا أَوْ تَكُونُ غَيْرًا، وَهَذَا مِنْ الْحَبَرِ يُقَالُ  
 كَانَ كُنْيَا فُلَانٍ كَذَا كَوْنًا وَذَلِكَ مِنْ  
 جَنِينٍ حَنَدًا مِنْ طَبِيبٍ إِلَى أَنْ يَتَفَعَّرَ بِهِ الرُّؤْسُ  
 أَمْشَاطُ الْأَخْلَاطِ مَاءُ الشَّرَابِ وَمَاءُ الزَّجَبِ  
 الْقَدَمُ وَالْعَقَّةُ يُقَالُ إِذَا خَلَطَ مِشْمُ كَقَوْلِكَ  
 خَيْطٌ وَمِشْمُ مِثْلُ مَخْلُوطٍ، وَيُقَالُ سَلَابِلٌ  
 وَأَعْلَالٌ وَتَمْرٌ يَجْرِي عَنْهُمْ مَسْتَطِيرٌ مَتَدٌ الْمَلَأَ  
 وَالْقَطِيرُ الشَّدِيدُ يُقَالُ يَوْمٌ قَطِيرٌ يَوْمٌ  
 قَطِيرٌ وَالْجَبُورُ وَالْقَطِيرُ وَالْقَطِيرُ وَالْقَطِيرُ  
 أَسَدٌ مَا يَكُونُ مِنَ الْإِنْسَانِ فِي السَّلَاحِ وَقَالَ مَعْمَرٌ  
 أَسْرَ هُمْ شَيْءٌ لَا الْخَلْقُ وَهُوَ شَيْءٌ مَسْدُ مَشَّةٍ  
 مِنْ كَتَبٍ فَهُوَ مَسُورٌ.

ابن عباس قرأنا ما بيننا وبينك من  
 ۲۰۳۶. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا  
 جَرِيرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ  
 جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تَحْزَنْ بِمَا  
 لِسَانَكَ لِتَفْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ مَنَّ  
 وَمَتَابَعَرَكَ بِهِ لِسَانَهُ وَتَمَتَّتِيهِ فَيَقْتَدُ عَلَيْهِ  
 فَيَكُنْ يَمُرُّ مِنْهُ فَتَنُكَ اللَّهُ الْآيَةَ الْبَيِّنَةَ لَا  
 أَقْبِرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا تَحْزَنْ بِمَا لِسَانَكَ يَفْجَلُ  
 بِهِ إِنَّ عَلَيْكَ جَنَدًا وَقَدْ أَرَادَ أَنْ يَقْرَأَ مَا بَيْنَهُ  
 قَرَأَهُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَمُرَّ مِنْهُ شَقَّادٌ عَلَيْهِ  
 بَيِّنَاتُهُ عَلَيْكَ أَنْ تُسَيِّئَ بِهِ سَائِلًا قَالَ فَهَكَذَا  
 إِذَا آتَاكَ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَرْدًا ذَهَبَ مَرَأَاكَ كَمَا  
 وَعَدَ اللَّهُ - أَفَلَا يَكْفَى تَوَعُّدًا.

ہے۔ ترجمہ ہم سے بیان کریں غایتی اس کے مطابق عمل کر رہے  
 سعید بن مسریہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے  
 اللہ تعالیٰ کہ تم یاد رکھو کہ جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے زبان کو حرکت  
 نہ دے (آیت ۱۶) کے بارے میں حدیث کا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم پر جب حضرت جبریل وحی نازل کرتے تو حضور اپنی زبان اللہ  
 عزوجل کو ان کے ساتھ حرکت دیا کرتے تھے اور اس  
 سے آپ کو تکلیف ہوتی جو وہ سوں کو بھی معلوم ہوتا تھا۔ پس امیر  
 قرآن نے سورۃ القیامہ کی یہ آیت نازل فرمائی کہ تم یاد رکھو کہ جب اللہ  
 تعالیٰ کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دے۔ اس کا محفوظ کرنا اور  
 پڑھنا ہمارا فرض ہے۔ یہی فرمایا کہ اس کا تمہارے سینے میں محفوظ  
 کر دینا اللہ تم سے پڑھانا ہمارا فرض ہے لہذا جب یہ جانب سے  
 پڑھا جائے کہ اس لیے ہے جو اس کے مطابق کرے اور جب اللہ کی  
 طرف سے نازل ہو تو خود سے خود پیریں کہ بیان کرنا ہمارا فرض ہے کہ اللہ کی  
 زبان سے بیان کرنا دیں۔ روای کا بیان ہے کہ جب حضرت جبریل آتے تو

### سورۃ التدریس کی تفسیر

هل اتی علی الانسان کے بارے میں کیا گیا ہے کہ انسان  
 پر ایسا نہ بھی کر رہا ہے اللہ لفظ عن کچھ انکار کے لیے اور  
 خبر کے لیے استعمال ہوتا ہے جبکہ یہاں خبر کے لیے آیا ہے۔  
 یہ جانتے ہیں کہ وہ خدا کی زبان ناطق ہے اور یہ اس کے لیے ہے کہ  
 برسنے والی اس میں مدح پھونکنے تک کا حصہ ہے۔ انشراحِ حودت کے  
 پانی لہر کے پانی کے ساتھ نہا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے نہ خون اور مایہ پانی  
 صاف نہیں تو اسے شیشی کہتے ہیں جسے صاف غلیظ ہے اللہ شیشی کی  
 مخلوق کی طرح ہے کہتے ہیں کہ سلاسل اور اقلاد پڑھنا بعض کے  
 نزدیک درجہ نہیں ہے۔ مستطیر اعلیٰ مصیبت۔ انظر  
 منہ۔ یہ تم قاطر زو میں کہتے ہیں اللہ کی تم قاطر بھی۔ انظر  
 انظر۔ انظر اور انظر ایسے سخت دلوں کو کہتے ہیں جو  
 مصیبت سے بے خبر ہوئے ہوں۔ انظر کا قول ہے۔ انظر تم قاطر  
 پیرائش اور یہ خبر کہ مصیبت سے باز رہا جائے جیسے پالان وغیرہ





خَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَقْتُلُوهَا قَالَ قَابَتِدْ رَمَاهَا فَاسْتَقْبَلَهَا قَالَ كَيْفَ دَقِيقَتِ شَرِّكُمْ كَمَا يَقْبِيتُمْ شَرَّهَا  
 بِأَنَّكَ إِنَّمَا تَرَى بَشَرِي كَالْقَصْرِ  
 ۲۰۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَاطِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِنَّمَا تَرَى بَشَرِي كَالْقَصْرِ قَالَ كَيْفَ تَرَى الْخَشَبَ يَقْصِمُ ثَلَاثَةَ أَذْوَاجٍ أَوْ أَكْثَرَ فَتَرْفَعُ إِلَيْتَهُ فَنُكْسِمُهُ الْقَصْرَ

بَابُ ۹۲۳ كَانَتْ جِبَالٌ صَفْرَ

۲۰۳۱ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُوَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَاطِيَةَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَرَى بَشَرِي كَمَا تَرَى إِلَى الْخَشَبَةِ ثَلَاثَةَ أَذْوَاجٍ وَهَؤُلَاءِ ذَلِكَ فَتَرْفَعُ إِلَيْتَهُ فَنُكْسِمُهُ الْقَصْرَ كَانَتْ جِبَالٌ صَفْرَ جِبَالِ الشُّمُونِ فَجَسَمٌ حَتَّى تَكُونَ كَالْمَسَاطِيطِ الْبَرَحَالِ

بَابُ ۹۲۴ هَذَا يَوْمٌ لَا يَنْطَقُونَ

۲۰۳۲ حَدَّثَنَا أَبُو عَرُوبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ الْوَدَاعِ حَدَّثَنَا الْأَعَشَى حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُبَيْدِ

اللَّهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَآبِرَادِ انْتِزَمَتْ عَلَيْهِ وَالْمُسْلِمَاتُ فَإِنَّهُ لَيُسْمِعُهَا رَأْيِي لَا تَلْقَى هَامِينَ فِيهِ فَإِنَّهُ لَيَرْطِبُ بِهَا إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْهَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْتُمَا فَخَذَّ حَبَّتَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَقِيقَتِ شَرِّكُمْ كَمَا يَقْبِيتُمْ شَرَّهَا قَالَ عُمَرُ خِيَمَتُهُ مِنْ رَأْيِي فِي غَيْرِ

يَسْرِي

تھیں چلے گئے کہ اسے مار ڈالو۔ روای کا بیان ہے کہ ہم اس کی طرف بھاگے لیکن وہ ہم سے آگے نکل گیا۔ حضرت ابن سعد کا بیان ہے کہ ہر ایک نے فریاد کیا کہ شریک شریک میں طرح تم اس کے شر سے بھاگتے ہو۔  
 إِنَّهَا تَرَى بَشَرِي كَالْقَصْرِ کی تفسیر

میدان حسن بن عباس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو انہما تری بَشَرِي كَالْقَصْرِ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ میں میں تین گویا اس سے کہہ کر میں گویا میں اور انہیں سردیوں کے لیے اٹھا رکھتے تھے اور انہیں ہم تشریف کا نام دیا کرتے تھے۔

كَانَتْ جِبَالًا صَفْرَ کی تفسیر

میدان حسن بن عباس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تری بَشَرِي كَالْقَصْرِ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ میں میں تین گویا اس سے بھی زیادہ لمبی گویاں جمع کرتے اور انہیں سردیوں کے لیے اٹھا رکھتے تھے اور انہیں ہم تشریف کا نام دیا کرتے۔ گویا وہ مقامات تشریف میں کھنڈی کے ہوتے ہیں اور ہم انہیں جمع کر لیتے کہ وہ سردیوں کے لیے آویس کے برابر ہو جائے۔

هَذَا يَوْمٌ لَا يَنْطَقُونَ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غار میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ اس کی تلاوت فرما رہے تھے اور آپ کی زبان مبارک سے اسے سیکر رہے تھے اور ابھی آپ اس کی تلاوت سے رطب اللسان ہی تھے کہ ایک ہمارے قریب ایک سانپ آنکلا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو مار ڈالو۔ میں ہم اس کی جانب بھاگے لیکن وہ چلا گیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ہمارے شر سے بچ گیا جس طرح تم اس کے شر سے بھاگتے ہو۔ عمر بن حفص کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کو اپنے والد ماجد سے سنا کہ یہ حدیث ہے جو معنی کی اس غار میں موجود تھی۔

سورۃ النبا کی تفسیر

بَابُ ۹۲۵ عَمْرِيكَ سَاءَ لَوْنٌ

قُلْ مُجَاهِدًا، لَا يَرْجُونَ حِسَابًا لَا يُعَامِلُونَ  
لَا يَكْلَمُونَ مِنْهُ خَطَابًا. لَا يَكْلَمُونَ إِلَّا أَنْ يَدْعَوْهُ  
لَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهَاجًا. مُوسِيًا عَطَاءُ  
حَسَابًا. هَاجَرًا كَافِيًا أَعْطَى فِي مَا أَحْسَنَ أَفْكَامًا  
بِأَمْرِكَ يَوْمَ يُفْتَحُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ  
أَفْوَاجًا زَمْرًا

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا التُّومَنَّاوِيُّ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَابَيْنَ الْمُفْعَتَيْنِ أَرْبَعُونَ قُلْ رَبُّعُونَ يَوْمًا قَالَ  
أَبِيَّتُ قَالَ أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ أَمِيَّتُ قَالَ رُبْعِينَ  
سَنَةً قَالَ أَمِيَّتُ قَالَ ثَلَاثِينَ نَزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ  
فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ يَبْسُ مِنْ كَرْسَابٍ  
شَقِيذٍ لَا يَمْلِكُ إِلَّا عِظْمًا وَاجِدًا وَهُوَ عَجَبُ الدُّنْيَا  
وَوْنُهُ يَرْكَبُ الْحَقُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اگر نبوت کے لئے اسی زبان کی بات ہو

مجاہد کا قول ہے: لَا يَرْجُونَ حِسَابًا حساب کا انہیں ڈر ہی نہ تھا۔  
لَا يَكْلَمُونَ مِنْهُ خَطَابًا بجز اس کی اجازت کے کوئی اس کے ساتھ کلام  
نہیں کرے گا ابن عباس کا قول ہے: وَهَاجًا وَهَجًا روشن ہو کر  
عطا دینا ہوا بلکہ اعطای ما احسنی یعنی مجھے پر امر کیا۔  
يَوْمَ يُفْتَحُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا کا تفسیر  
گروہ درگروہ، طینہ و طینہ ٹوٹیاں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لا یزیدونہ صیر میں نے کہا کہ یہاں  
وقت چالیس کا ہے۔ کسی نے حضرت ابوہریرہ سے پوچھا کیا  
چالیس دن کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کر دیا۔ اس نے  
کہا کیا چالیس مہینے کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کر دیا۔ اس  
نے کہا کیا چالیس سال کا؟ ان کا بیان ہے کہ میں نے انکار کر دیا۔  
فرمایا جبرائیل علیہ السلام سے اس بارش برساتے ہوئے کہ انسان پر  
زمین سے نکلے میں جیسے سبزہ اگتا ہے۔ حالانکہ انسان کے  
تمام اعضا مل جلے ہیں مگر ایک جگہ کے اندر وہ تھوڑی سی ٹہری ہے

### سورۃ التازعات کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے کہ اَلْأَيَّةُ الْكُبْرَىٰ ان کا معنی اور دست مبارک کہتے  
ہیں اَلْأَيَّةُ الْكُبْرَىٰ اور الْكُفْرَةُ ہم معنی ہیں جیسے الظلمہ اور الظلم  
اَلْأَيَّةُ الْكُبْرَىٰ بعض کا قول ہے الْكُفْرَةُ الْكُفْرَةُ اَلْأَيَّةُ الْكُبْرَىٰ وہ  
کو کھل دے گی جس سے ہرگز نہ ترانا نہ پیدا ہو۔ ابن عباس کا قول  
ہے۔ اَلْأَيَّةُ الْكُبْرَىٰ زندگی سے پھل کی حالت۔ دوسرے کا  
قول ہے۔ اَلْأَيَّةُ الْكُبْرَىٰ انسا ہوگی اور مُزْمِي الْفَيْسُ سب

### بَابُ ۹۲ وَالتَّائِيذَاتِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ، الْأَيَّةُ الْكُبْرَىٰ: عَصَاهُ دَاوُدَ  
يُقَالُ التَّائِيذَةُ وَالتَّائِيذَةُ سَوَاءٌ يُقَالُ الْقَائِمُ وَ  
الْقَائِمُ وَالتَّائِيذَةُ وَالتَّائِيذَةُ. وَقَالَ بَعْضُهُمُ التَّائِيذَةُ  
الْبَالِيَةُ وَالتَّائِيذَةُ، الْعَظْمُ الْمَجْزُوعُ الَّذِي يَمْرُؤُ  
الَّذِي يُصَيِّغُهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْتَائِيذَةُ شَيْءٌ أَفْرَأُ  
الْأَوَّلُ إِلَى الْحَيَاةِ وَقَالَ غَيْرُهُ: بَلْكَ مَرْتَمًا، مَوْ

## باب ۱۹۲ عبس

عَبَسَ كَلَمًا وَاعْرَضَ وَقَالَ غَيْرُ مَعْقُودَةٍ لَا يَنْصُرُنَا إِلَّا السُّعْطُورُ وَهُمْ لَمَّا يَنْكُرُ وَهُمْ أَيْدٍ قُرْبِهِ قَالَتْ لِمَ تَرَامِي أَمْ أَرَأَيْتَ الْمَلَائِكَةُ وَالْقُصُورُ مَطْمَرَةٌ بِأَنَّ الصُّرُوحَ يَقَعُ عَلَيْهَا الشَّطَرُ هَبْ وَجْعِلِ الشَّعِيرُ لَيْسَ حَمَلٌ أَيْضًا سَمَرَةٌ أَلَمْ لَا يَكُنْ وَاحِدٌ هُوَ سَاجِدٌ سَقَرَتْ أَمْلَعَتْ يَنَابِغُ وَ جُعِلَتِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أَرَلَتْ يَوْحَى اللَّهُ وَمَا دِينُ كَالْتَفِيزِ الَّذِي يُصَلِّحُ مَيِّتَ الْقَوْمِ وَقَالَ عِزُّو تَصَدَّى تَفَاعَلَ عَنْهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَنَابَعُوا لَا يَقْضُوا أَحَدًا أَيْرِيهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَفَعُوا نَعَتْ هَاجِدَةً مُسْفِرَةً مُشْرِقَةً بِأَيْدِي سَقَرَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبَهُ أَسْفَارًا كَتَبَتْهُ تَشَاغَلَ يَقَالُ وَاحِدٌ الْأَسْفَارُ سَفَرٌ

۱۹۲۵ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ حَدَّادٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّادَةَ بْنَ أَذْيَ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَثَلُ الشَّمْرِ أَنْ يَكْرَاهِي فَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَتَاهِدُ وَهُوَ عَلَيْهِ شِدِيدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ

## باب ۱۹۳ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

إِنْ كُوِّرَتْ أَيْ انْتَبَهَتْ وَقَالَ الْحَسَنُ سَجَرَتْ ذَهَبَ مَا دُهَا فَلَا يُبْقِي قِطْرَةً وَقَالَ مُجَاهِدٌ السُّجُورُ السُّلُوكُ وَقَالَ غَيْرُهُ سَجَرَتْ أَيْ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَصَارَتْ بَحْرًا أَوْ لَجِدًا وَالْحَسَنُ تَحْنِثُ فِي مَخْرَاهَا تَرْجِعُ وَتَكْنِثُ تَسْتَرْكِسُ تَكْنِثُ الطَّبَا تَطْغُرُ أَوْ تَطْفُرُ الْقَهْرُ فَالطَّيْنُ

## سورة عبس کی تفسیر

جب تیری چٹا کرنا پھینکا۔ دوسرے کا قول ہے۔ سطر ہے۔ یعنی اس کو نہیں چھڑتے مگر پاک بندے جو نرستے ہیں۔ یہ ارشاد ربانی تاکہ میراث آخری کی طرح ہے کفر طعن اور محفون کو پاک رکھا ہے نیز دیکھتے پاک ہیں خدا ان کے اٹھانے والے بھی پاک مقرر کرنا ہے۔ سطر ہے۔ سطر ہے۔ اس کا واحد سطر ہے۔ سطر میں سے منی صلی کرنا ایسا ہے جو اللہ کی رحمت سے کہ آتے ہیں۔ وہ بھی سطر کی طرح ہیں جو قوم کے درمیان صلح کرنا ہے۔ دوسرے کا قول ہے۔ تفسیر اس سے غفلت برتی۔ مجاہد کا قول ہے۔ تفسیر جو حکم دیا جاتا ہے اس کو پورا نہیں کرتے۔ ابن عباس کا قول ہے۔ تفسیر اس کو منق سے دھانپنے کی۔ سطر ہے۔ چھنے والی۔ یا لیری سطر ہے۔ کہ بارے میں ابن عباس کا قول ہے کہ دیکھنے والے۔ اسفار کتابیں۔ تفسیر غفلت ہوا۔ کہتے ہیں کہ اسفار کا واحد سطر ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کی مثال جبرائیل جبرائیل ہے یہاں تک کہ اسے ذہن نہیں کر لیتا ہے تو وہ بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہو گا اور اس شخص کی مثال جو قرآن کریم کو پڑھے اور اسے ذہن نشین کرنے پر لگا۔ و شوری کا سامنا ہو تو اس کے لیے دو ہزار اجر ہے۔

## سورة التکویر کی تفسیر

انجمن متشرع ہو جائیں گے۔ حسن کا قول ہے۔ سطر خشک ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک قطرہ پانی بھی باقی نہیں رہے گا۔ مجاہد کا قول ہے۔ سطر ہو جائے دوسرے کا قول ہے۔ سطر ہے۔ سطر ہے۔ ایک دوسرے سے اس طرح بل جائیں کہ سب کا ایک ہی منہ ہو جائے گا۔ انجمن اپنے جینے کے مقام پر پھر لوٹ کر آئے والی۔ تفسیر اس کی طرح صیغہ ماضی تفسیر۔ دن و رات۔ تفسیر میں

الْمَنَامُ وَالضَّيْفُ يُضَنُّ بِهِ وَقَالَ عُمَرُ لَلْمَنَامُ  
رُوحُ جَبْتٍ يُرْوَجُّ لَطِيفٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالشَّارِ  
تُرْوَجُّ أَوْ أَحْيَرُ وَالَّذِينَ طَلَعُوا أَوَّلَ مَا وَجَّهَهُ  
عُسْعَرَ أَذْبَرُ

### باب ۹۲ إذا السماء انفطرت

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ بْنُ حَسَنٍ قُجِرَتْ فَخَضَتْ وَ  
قَرَأَ الْأَعْمَشُ وَعَامِرٌ كَفَدَ لَكَ يَا الْخَفِيفُ وَ  
قَرَأَ أَهْلُ الْحِجَازِ بِاللَّشْدِيدِ وَ أَرَادَ مُعَدَّلُ  
الْعَلَنِي وَمَنْ خَفَّتْ يَخْفَى فِي آفِي صُورًا بِمَشَاءِ رَامَتَا  
حَسَنٌ وَرَامَتَا يَنْبُحُ وَطَوِيلٌ مُّوَقَّعِي

### باب ۹۳ ويل للمطففين

وَقَالَ مُجَاهِدٌ رَأَى ثَبَّتَ الْخَطِيَا يَا قُتُوبَ  
جُزَيْرِي وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ الْمُطْفِفُ لَا يُؤْتِي غَيْرًا  
۲۰۴۶ حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيلُ بْنُ الْمُنْذِرِ بِحَدَّثَنَا  
مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْيَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ خَلْفُ  
يُغِيبُ أَحَدَهُمْ فِي رُحْمِهِ إِلَى آخِصِ الْأَمْرِ

### باب ۹۴ إذا السماء انشقت

قَالَ مُجَاهِدٌ كِتَابُهُ بِشَ مَا لَيْهِ يَخْذُ كِتَابَهُ  
مِنْ قَرْمَازٍ ظَهْرِيَّةٍ وَسَقَى جَسْمَهُ مِنْ دَانٍ خَلْدَانٍ  
لَنْ يَخْوَدَ لَا يَزِيحُهُ إِلَّا نَارُ  
۲۰۴۷ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عُثْمَانَ بْنِ الْأَشْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ  
سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ  
الْيَقِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

برحمت ربك جانکے۔ اے غنیمتیں! بخیل! عمر کا قول ہے۔ اے غنیمتیں  
تو جنت میں اپنی منزل کے ساتھ جنت یا دوزخ میں طوفانے جانے لگی  
اس کے بعد چلا۔ اے غنیمتیں! اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ!  
کیے جانے لگے غلامانِ حق کی سیریاں غنیمتیں پیوستہ پیریاں، واپس پھرے۔

### سورة انفطار کی تفسیر

روح بن عقیلم کا قول ہے۔ یہ تحریرت پورٹ کر رہا۔ ایشیاء  
عامم نے فکدہ لک کر بغیر تشدید کے پڑھا ہے جبکہ ابی حجاز تفسیر  
کے ساتھ پڑھتے اور مستند شکل و صورت والا مراد لیتے ہیں اور  
تخفیف کے ساتھ پڑھنے والے مراد لیتے ہیں کہ میں میں سپا  
پیدا فرمایا یعنی غر بصورت یا بد صورت، پس قدر والا یا پستہ قدر

### سورة تطهیر کی تفسیر

عبارہ کا قول ہے۔ نہ تان گن ہوں کارنگ چڑھ مارا۔ ثوب بدل  
دیا۔ دوسرے کا قول ہے۔ اے تطہیف جو دوسرے کو پورا پورا دوسرے  
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس روز تمام انسان پروردگار  
عالی کے حضور کھڑے ہوں گے تو کوئی اس حال تک پہنچا جو  
ہوگا کہ کافروں کو روکے اپنے پیچھے میں غسوق  
ہوگا۔

### سورة انشقاق کی تفسیر

عبارہ کا قول ہے۔ کتابہ پیشمالہ اپنے ناسا مال کو  
پیشہ کے پیچھے سے پکڑے گا۔ ورنہ اپنے جانوروں کو  
جمع کرنا۔ خَلْدَانٌ اَنْ لَّنْ يَخْوَدَ کہ ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آئیں گے  
مرد بن علی، یحییٰ، عثمان بن اسود، ابن ابی نیکہ، حضرت  
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منہ راستے ہوئے  
سنا ہے۔



فَجَعَلَ لَا يُقَرِّبُنَا إِلَى الْقُرْآنِ فَجَاءَ عَمَّا تُفِيلُ  
وَسَعَدُ ثُمَّ جَاءَ عَمْرَيْنَ الْخَطَّابِ فِي يَوْمٍ يُشِيرُنَ  
تُجَّاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَيْتَ  
أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرَحُوا الْبَشَى فِي حَقِّهِ حَتَّى رَأَيْتُ  
الْوَلَّادَ وَالصَّبِيَّانَ يَقُولُونَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ  
قَدْ جَاءَ فَجَاءَ حَتَّى قَرَأْتُ سِتْرَ اسْمِهِ  
رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُورَةِ بَنِي إِسْرَءِيلَ

### باب ۳۳۰ هَلْ أَتَكَ حَدِيثُ الْغَاثِيَةِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَائِلَةُ نَجِيبَةِ النَّصْرَانِ  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَلَغَ إِيَّاهَا وَحَانَ  
شَرُّهَا لِحَبِيبِهَا بَلَغَ إِيَّاهَا لَا يَسْمَعُ فِيهَا رَيْبَةً  
شَتَمَ الْفَرِيقَ مَبْتِئًا بِذَلِكَ الْبَشَرُ يُسْتَبِشِرُ  
أَهْلَ الْعِبَادَةِ الصَّابِرِينَ إِذَا أَيْبَسَ وَهُوَ سَمٌّ  
يُسَيِّطُ بِمُسْلَطٍ وَيَقْرَأُ بِالْضَادِّ وَالْيَمِينِ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِيَّاكُمْ مَرَّجَعُهُمْ

### باب ۳۳۱ وَالْفَجْرِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ أَوْتَرَهُ اللَّهُ إِتْرَهُ أَيْتِ الْعِمَادِ

الْقَدِيمَةِ وَالْعِمَادُ أَهْلُ عَمُورٍ لَا يَهْتَمُّونَ سَوَاطِ  
عَذَابِ الْمَوْتِ عَنِ بَوَائِبِ أَكْلَانِ الشَّمْتِ وَجَسْمًا  
أَنْكَبِيرُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ فَهُوَ شَعْرُ  
السَّمَاءِ شَعْرٌ وَالْوَقْرُ لَللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَقَالَ  
غَيْرُهُ سَوَاطِ عَذَابٍ كَلِمَةٌ تَقُولُهَا الْعَرَبُ يَكُلُّ  
كَوْجَرُ مِنَ الْعَذَابِ يَدْخُلُ فِيهِ السَّوْغُ نَبَا لِرَسُولِ  
الْمَبِيِّ الْمُصِيبِ نَحَا صَوْرَ تَحَا يَطْوُونَ وَيَحْمِلُونَ  
يَا مَرُوفٍ يَاطُفُ بِهِ الْمُطْمَئِنَّةُ الْمُصَدَّقَةُ  
بِالنَّوَابِ وَقَالَ الْهَرَمِيُّ يَا جَسْمًا أَمْسَرُ  
إِذَا أَرَادَ اللَّهُ مَرَدَّ حَرْفٍ قَبْلَهَا طَعَامَتْ إِلَى

بن یاسر حضرت جلال اللہ حضرت سعد بن ابی وقاص تشریف لائے،  
پھر حضرت عمر بن خطاب میں صحابہ کرام کے ساتھ تشریف فرما ہوئے  
مدینہ کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قدم سینت لڑنے  
سے نوازا۔ میں نے ابی مرثدہ کو اسے کسی بات پر غور میں ہوتے نہیں  
دیکھا جتنے آپ کی تشریف آوری پر یہاں تک کہ میں نے بچپن میں اللہ  
بجول کو بھی دیکھا کہ وہ یہی کہہ رہے تھے یہ اللہ کے رسول تشریف لائے  
جس وقت آپ کی تشریف آوری ہوئی تو میں سورہ الاعلیٰ اور یہی چند عہدوں پر تشریف

### سورہ الغاشیہ کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے۔ فائِلَةُ نَجِيبَةٍ سے مراد نصاریٰ  
میں۔ مجاہد کا قول ہے۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ کہ دونوں تک پہنچا ہوا اور  
یہی نے کادقت آگیا۔ حبیب ان کا مدد تک پہنچے ہوئے۔  
فَاتَبَعَ نَجِيبًا لَا يَدْرِي كَالِ الْغُثْرِ قَبْلُ الْغُثْرِ كَالِ الْغُثْرِ  
شَرْقِ كَمَا جَاءَ اسے اسی کو ابن عباس نے غثَرِ ثَجٍّ کہتے ہیں بیکر وہ  
سو کہ جیسے اللہ وہ زہری لڑتی ہے۔ یُسَيِّطُ مُسْلَطٌ ہوتا ہے اس میں اللہ  
دور سے پڑھا جاتا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے۔ رَأَيْتُ الْبَحْمَ ان کے

### سورہ الفجر کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے۔ الْوَقْرُ سے اللہ تعالیٰ کی ذات مراد ہے۔

ازم نہت انہما بچے رنگ، انہما سے متوفیوں والے مراد ہیں  
جو ایک جگہ قیام نہیں کرتے تھے۔ نَوَاطِ غَلَابِ وہ چیز جس کے  
ساتھ غلاب دے گئے۔ سَاكِلًا مَّا جَرَّ بَانَهُ اُیَاکھا جاتا۔ مجاہدیت  
زیادہ۔ مجاہد کا قول ہے کہ ہر چیز جو بھی خدا نے پیدا کی اس کا جوڑا  
ہے اور اکیلا (الوخر) صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ دوسرے کا قول  
ہے۔ نَوَاطِ غَلَابِ ایسا لفظ جس کو اہل عرب ہر قسم کے غلاب  
کے لیے بولتے ان میں سے نَوَاطِ بھی ہے۔ نَبَا لِرَبِّ عَادِ اسی کی  
طرف لوٹ کر جانتا ہے۔ تَحَا تَحَوَّنَ تم حفاظت کرتے ہو۔ تَحِيْضُوْنَ  
کی ناکھونے کا حکم دیتے ہیں۔ الْمُطْمَئِنَّةُ ثواب کی تصدیق کرنے والی  
حسن کا قول ہے۔ یَا جَسْمًا الْفَقْرُ جب اسے قال اس کو تہنہ کرنے



اللَّهُ وَاطْمَأْنَنْتُمْ إِلَيْهَا وَرَضِيَتْ عَنْ اللَّهِ  
رَحْمَةً لِّأَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ

کاہلہ ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مطمئن ہوتا ہے اور

غَيْرُهُ جَاءُوا، فَقَبِلُوا مِنْ جَنِّبِ الْقَوْمِصَّرْ قَطْمَ لَه  
جَنِّبٌ، يَحْتَوِبُ الْعَلَاءُ، يَقْطَعُهَا لَمَّا لَمَسَتْهُ  
أَجْمَعُ، أَتَيْتُ عَلَى الْخِيَرِ

ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوا ہے۔ اور مطمئن ہوتا ہے۔ یہی جہا  
ہے پس اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو جنت میں داخل کرتا اور اپنے نیک بندوں  
میں خالی فرما دیتا ہے۔ دوسرے کا قول ہے: کیا تو سودیج کیا، یہ بیست  
انفیس سے نکلا ہے کاس کا گریبان چاک کیا جاتا ہے، اسی طرح یزید

## باب ۹۲۸ لَا اَقْسَمُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: بِهَذَا الْبَلَدِ مَكَّةَ لَيْسَ مَكَّةَ  
وَمَا عَلَى النَّاسِ خَيْرٌ مِنَ الْخَيْرِ وَالْأَلَدِ أَفْعَرُ وَمَا  
وَلَدٌ يَبْدَأُ كَيْدًا وَالْكَفَنَيْنِ الْخَيْرُ وَالشُّرُ  
مُسْتَعْبَةِ: مَجَاعَةٌ مَتْرَبَةٌ أَسَاطِرُ فِي التُّرَابِ  
يُقَالُ فَلَا فِتْحَاحَ حَقْبَةً، فَلَاحُوا فَتَحُوا الْعَقْبَةَ  
فِي الدُّنْيَا لَمْ تَسْرُ الْعَقْبَةُ فَقَالَ وَمَا أَذْرَكَ  
مَا الْعَقْبَةُ، فَكَ رَقَبَةٍ أَذْأَظْأَمُ فِي يَوْمِ مَرِيضَةٍ

## سورة البلاء کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: ۱۔ اپنا اقبلہ کر کرے جس میں تمہارے اور لوگوں  
کی طرح کرنا نہیں۔ ۲۔ والد سے مراد حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں  
اور خداوند سے ان کی اولاد۔ ۳۔ کفنت سے۔ انقبذین بھول اور  
بلایہ مستعبدہ صوبہ۔ خسر یہ گروہ آئندہ۔ کہتے ہیں کہ ان انقبذ  
سے یہ مراد ہے کہ دنیا کے غنہ و فساد گرا رہی ہیں داخل ہوا، پھر انقبذ کی  
تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں کیا سلام کہ انقبذ یہی ہے جو لوگوں  
کا چیز آنا یا صوبہ میں کھانا کھانا ہے۔

## باب ۹۲۹ وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا

وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَطْفُرُ أَهْلًا بِمَجَاصِدَ، وَلَا يَخْفَى  
عَقْبًا هَا سَقِي أَحَدٌ

## سورة الشمس کی تفسیر

مجاہد کا قول ہے: ۱۔ یطفرأ صا اپنے گنہگاروں کی وجہ سے وکلا  
یخاف عذاباً کوئی اس سے بدلہ نہیں لے سکتا۔

فتا اس حدیث میں ہے کہ اہل مدینہ نے سب سے زیادہ خوشی اس موقع پر منائی جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ  
سے ہجرت کو کے مدینہ منورہ میں پہنچے اور یہ ان کے قدم میںست مردم ہی کی برکت تھی کہ شرب کھانے والی لبتی کا نام مدینہ منورہ  
برگیا۔ پس جب پیاروں کا گھر قلم و آسپ کے باعث پوری دنیا کا ملاشتا بن گیا کہ کون کس جہستی کسی شہر میں نہ تھی وہ آج سے اہل ایمان  
کے دلوں کی مدد کن اور مدد کن گید یہ خوشی اس وقت صرف اہل مدینہ تک محدود رہی کیونکہ کسی روز مدینہ منورہ و اسلام بن گیا تھا اہل  
ایمان کو رہے کہ یہ ایک شگنائی بن گیا تھا۔

سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد اس دنیا میں تشریف آوردی ہوئی و داس سے بھی اہم دن ہے کیونکہ کما بالفرض دنیا  
میں آپ کی تشریف آوردی نہ ہوئی تو دنیا پر جو درد و محنت آیا کہ کبھی نام و نشان بھی نظر نہ آتا یہ صرف آپ ہی کا عظیم الشان وجود ہے جس نے  
گیسوئے ہستی کو اس درجہ سنوارا ہے آپ کی گماں عالم آب و گل میں جلوہ آرائی۔ ہر حق تو انسان کو بھی انسان بننے کا سلیقہ نہ آتا۔ اسی

السلام نے آپ کے آنے کی بشارت سنائی۔ وقت قریب آنے پر پروردگار عالم نے آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ کے متعلق خوب دکھایا۔ یہ سب کچھ اس لیے تھا کہ دنیا میں آپ کی تشریف آوری کوئی معمولی بات نہ تھی۔ آپ کی آمد کے لیے بے قرار تھی دنیا بھر تڑپ رہی تھی۔ اسی لیے خدا نے دلائل سے فرمایا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ هُوَ عَلَيْهِمْ  
أَيَاتِهِمْ وَزَيَّلَ لَهُمْ لُغَتَهُمُ الْكِتَابَ وَالْإِنشَاءَ  
فَرِحَ كَانُوا مِنْ قَبْلِ مَوْعِدِهِمْ فَبَشِّرْهُم بِمَا كَانُوا يَنْتَظِرُونَ

(۱۶۴ : ۳)

بے شک اللہ نے بڑا احسان کیا اہل ایمان پر کہ انہیں  
میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا  
ہے اور انہیں پاک کہتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت  
سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے گمراہ ہی میں

تھے۔

گمراہ گمراہی سے نجات ملنا، کلام الہی کی تلاوت کا سترنا، کتاب و حکمت سے حقہ ملنا، نفوس کا تزکیہ ہونا اور ایمان جی روت کا حاصل ہونا جو سب پروردگار کے سبب ہوا۔ یہ نعمتیں دین کی تمام نعمتوں کی جان ہیں اور میں ہستی کے سبب یہ نعمتیں ہیں اور حق پرست کی کیا یہ پیارا جان رحمت نہ ہوا؟ کیا وہ رحمہ عالمین نہ ہوا؟ کیا کس اور کے سبب اہل جہان کو اتنی نعمتیں ہیں یا بل سکتی ہیں؟ پھر اس کی دنیا میں آمد کیا تمام غریبوں سے بڑی خوشی نہ ہوگی؟ کیا یہ خوشی تمام عیدوں سے جڑ کر عید نہیں ہے؟ اسی لیے سرزمین پاک و ہند کے سرانجام احمد شین میں خاتم المتیقن، شاہ عبدالغنی محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف فرمائی ہے۔

قال ابن الجوزی فاذا كان هذا اليوم  
للكا خرائد ي نزل القرآن بدقه جودى  
في التاريف رحمه ليد خولدا النبي صلى الله عليه

ام ابن الجوزی نے فرمایا کہ جب ابولسب مسیحا کا فرض  
کہ مدت میں قرآن نازل ہوا، اس کو بھی جہنم کا اندھ  
نہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش کی خوشی

وسلم فما حال اسلم من نعمته يستمر بولده  
ويبدل ما تصل اليه قدرته في محبتهم صلى الله  
عليه وسلم لعمرى انما كان جزاء من الله  
لكريم ان يدخله بفضله الميم جنت التيم  
ولا يزال، هل الاسلام يتخفون بشهر  
مولد صلى الله عليه وسلم ويعلمون  
الولام ويتصدقون في لياليه يا نواع  
الصدقات ويظهرون السور ويذيدون  
في الميراث ويعتقون بقرآن مولد الكرم  
ويظهر عيده من مكانه كل فضل عظيم وقتا

کہ سب پروردگار دیا گیا کہ آپ کی امت کے اس مسلمان  
کو کیا مال ہوگا جو آپ کی پیدائش کی خوشی کے  
اور آپ کی پیدائش کی خوشی میں حسب استطاعت  
محبت سے ال غرض کہے۔ مجھے اپنی جان کا قسم اللہ  
کریم کی طرف سے اس کی یہ جزا ہوگی کہ اپنے فضل میں  
سے اسے جنت میں داخل کرے اور اہل اسلام  
بیشہ سے آپ کی پیدائش کے جیسے میں بھلیں کرتے  
آتے ہیں اور نیافتیں کرتے ہیں اور اس میں طرح  
طرح کے صدقات سے خوشی کا اظہار کرتے۔ بچیوں  
میں اس قدر کرتے اور پیدائش کے واقعات پڑھتے

ویشری عاجل بتیل البغیة وامرا فرحم  
الله امرأ اتخذت لیا لی شهر مولد المبارک  
اعیاداً یكون اشد غلبة علی من فی قلبه  
مروء وعناد۔

ر ما ثبت من السننہ ، مطبوعہ حمایت  
اسلام پریس لاہور، ص ۶۰

کے خاص سے یہ مجرب ہے کہ یہ اسی سال کے  
یہ امان ہے اور اس میں مولیٰ پوری ہونے کی  
بشامت ہے اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے  
جو آپ کی پیدائشی مبارک کے میل و شمار کو میسر  
بنائے تاکہ جس کے دل میں کوثر عدل و عدل رہے وہ  
غیب مجھے چکے۔

آپ کی پیدائش کی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے جتنے بھی کام کیے جائیں ان کا شرعی حدود میں ہونا ضروری ہے اور جسے بھی ضروری  
ہے کہ میں کام میں نہ لے سکے اس کے لیے ہونا چاہیے۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ صرف جیسے میں مانتی کریں ہی، اظہار محبت کی  
سند نہیں ہے بلکہ اس کے اظہار محبت کے جتنے کام ہیں جیسے میں مانتی بھی ان میں سے ایک مبارک اور مقدس عمل ہے۔ جو سب  
پر مددگار سے محبت رکھنے کے لیے ضروری ہے اور ان کے لیے ظاہر کیا جائے۔ ان کا ایک تمام اور تقدس ہے جس کو ہرگز رکنا  
بہت ضروری ہے۔ جہاں اس بارگاہ کی عقیدت و محبت کے باعث منایا ہے البتہ اس کی وسعت و عمارت بارش ہونے لگتی ہے وہاں اس کی بابت  
کی ذرا سی بات پر چشم زلزلہ میں ملے اعمالی ماحول ختم ہو جاتے ہیں۔ خدا نے فراموش اپنے محبوب اسیرنا محمد صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے لیے میں میں اپنے صیب کی سخی و محبت ملا نرسانے اور اس بارگاہ کی پناہ کی ادنیٰ سے ادنیٰ گستاخی اہانت  
اور بے ادبی کے شائبہ تک سے سزا و دامن فرمائے، آمین۔

۲۰۵۲ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْخَلِيفَةَ  
الْقَوِيَّ زَمْعَةَ أَتَتْ سَيِّمَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَخْطُبُ وَذَكَرَ الْبَيْتَ وَالنَّبِيَّ عَقَرَتْ فَقَتَلَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثْتَ أَشَدَّ نَهْرًا  
أَتَبَعَتْ لَهَا زَجَلٌ عَنِ زُعَايَرٍ مَبْنِيٍّ فِي رَهْطِهِمْ  
مِثْلَ زَمْعَةَ وَذَكَرَ الْبَيْتَ فَقَالَ يَمْعَدُ أَحَدُكُمْ  
يَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يَصْنَعُ مِثْلَ  
مِثْلِ أَبِي يَرْبِيعٍ شَرٌّ وَعَظْمُ هَرَفٍ فِي ضَرْبِكُمْ مِنْ  
النَّصْرَةِ وَقَالَ أَلَيْسَ بِضَرْبِكُمْ أَحَدٌ كَرِهْتُمْ  
يَفْعَلُ؟ وَقَالَ أَبُو زَمْعَةَ وَبِهِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ أَبِي زَمْعَةَ عَنِ الرَّبِيعِ  
بْنِ الْأَعْرَابِ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے  
سے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے  
حضرت صالح علیہ السلام کی ازواج اور اس کی گھنٹی کاٹنے کا سنا  
ذکر فرمایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات پڑھی: بیشک  
اس کا سب سے بدعت اللہ تعالیٰ (آیت ۱۲) میں ایسا آدمی کھڑا  
ہوا جو زور اور اس کے ساتھ ہرگز نہ گئی اپنے پیچھے میں حاضر تھا۔ پھر  
آپ نے عورتوں کا ذکر فرمایا کہ ایک آدمی اپنی عورت کو خلاصہ کی طرح  
مات پایا ہے اور پھر رات کے وقت اسے بستر پر اپنے پاس لایا  
ہے۔ پھر آپ نے رخ خلع ہونے پر بیٹنے کے بارے میں نصیحت  
فرمان کی اس کام پر تم نہیں ہنستے ہو جیسے خود ہی کرتے ہو۔ ابو موسیٰ  
مشام ابن زبیر و حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز نہ کی طرح جو حضرت زبیر  
بن عوام کا بچا تھا۔

## باب ۹۲ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ

وَقَالَ بَنُو نَدَبٍ بِالْعُسْفَرِ بِالْعَلَفِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ  
تَرَدَّى مَا مَاتَ وَتَلْطَفُ تَوَهَّجَ وَقَدْ أَعْيَبُوا  
عَمِيرَ تَلْطَفُ

۲۰۵۳ . حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ  
عَنِ الْأَنْبَسِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ وَحَدَّثَ  
فِي كَتَمٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْبٍ بِأَبِي  
الدَّرْدَاءِ رَوَى عَنْهُ قَالَ أَجَبْتُكَ مِنْ تَيْمَرٍ فَصَدَّقْتَنِي  
قَالَ فَتَيْمَرٌ أَكْرَأُ فَكَانَ رُوَايَ إِلَى دَعْلِ إِكْرَأُ فَتَيْمَرٌ  
فَأَلْبَسَ خَا تَعْسَى وَالتَّهَارِ إِذَا تَعَسَى وَلَدُكَ وَالدَّرْدَاءِ  
قَالَ لَيْسَ سَعْدُ بْنُ مَرْثُومٍ فِي سَنَةِ مَيْمَنٍ فَدَنَّتْ تَعْمَالُ  
وَأَمَّا يَجْعَلُهَا مِنْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَوَّزَ  
يَأْبُونُ عَيْنًا

## باب ۹۳ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ

۲۰۵۴ . حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ أَبِي مَرْثُومٍ الْأَنْبَسِيِّ  
عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي قُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الدَّرْدَاءِ رَوَى عَنْهُ قُتَيْبَةُ عَنْ هَمْدَانَ عَنْ أَبِي  
قُرَّةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ حَالَ فَتَيْمَرٍ أَعْمَدُ  
أَمْسَ رُوَايَ إِلَى عَلْقَمَةَ قَالَ كَيْفَ سَعِدَتْ تَيْمَرٌ أَوْ قَبْلُ  
إِذَا يَغْشَى قَالَ عَلْقَمَةُ فَانْهَكَ كَرَدَ الْأُنْثَى قَالَ أَشْبَهَ  
أَبِي مَيْمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْمَالُ أَهْلَكَ أَوْ  
هُوَ لَا يَرِيدُ فِي بَيْتِهِ أَفْأَوْ مَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى وَفِيهِ لَكُنَّ

## باب ۹۴ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ

۲۰۵۵ . حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَيْنٍ  
الْأَنْبَسِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ  
السَّيِّحِيِّ عَنْ عِلِّيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَدُسْتُمْ فِي بَيْتِهِ الْعَرَبُ فِي مَنَازِلَةٍ فَتَالَ  
مَالِكُ بْنُ مَرْثُومٍ أَحَدُ الْأَحَدِ كَتَبَ مَقْعِدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ

## سورة داحل کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے۔۔۔ پانچویں سورہ کے کا۔۔۔ مجاہد کا قول  
ہے۔۔۔ تَرْوَدُی مَرَاتٍ۔۔۔ تَلْطَفُی جَوْشِی مَرَاتٍ ہے اور عبید بن جریج کا قول  
یہ ہے۔۔۔ لَفْظُ تَلْطَفُی ہے۔۔۔

عقرب کا بیان ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کے شاگردوں کی ایک جماعت کے ساتھ شام گیا۔ جب  
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے متعلق سنا تو ان  
تشریف لے کر اتر آیا۔ کیا تمہارے انشا کوئی قدری ہے؟  
میں نے جواب دیا میں۔ فرمایا تم میں سے کون پڑھے گا؟ ساتھیوں  
نے میری جانب اشارہ کیا۔ انہوں نے فرمایا پڑھو۔ میں  
پڑھنے لگا کہ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَفَالْمَلَأَ إِذَا تَجَمَّعَ الذَّكَرُ وَالْأُنْثَى  
فرمایا۔ کیا تم نے اس طرح اپنے صاحبِ رحمت ابن مسعود کی زبان سے  
سنا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے فرمایا۔ اس میں ہم سے کسی طرح نبی کریم  
وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى کی تفسیر

میں نے بھی کہیں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے  
شاگرد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے انعام ملے۔ پس  
خود میں ان میں سے ایک آدمی کے پاس جا پہنچے۔ پھر فرمایا۔ تم میں سے  
عبد اللہ بن مسعود کی طرح کون قرآن کریم پڑھتا ہے؟ میں نے کہا۔ میں  
اسی طرح پڑھتا ہوں۔ فرمایا تم میں سے زیادہ کس کو یاد ہے؟ ساتھیوں نے  
عقرب کی جانب اشارہ کیا۔ فرمایا میں نے اس سے سنا ہے کہ  
سورة داحل پڑھو۔ پس عقرب نے اس سورت میں وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى  
قَالَ تَلْطَفُی رَجُلًا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا۔ میں گواہ دیتا ہوں کہ  
فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ کی تفسیر۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بقیع غرقہ کے اندر ایک جگہ  
میں شریک تھے تو آپ نے فرمایا۔ تم میں کوئی ایک  
میں ایسا نہیں مگر اس کے متعلق لکھا ہوا ہے کہ اس  
کا شکار جنت میں ہے یا جہنم میں۔ لوگ عسری

وَمَقْعِدُهُ مِنَ النَّارِ عَمَّا فُتِنُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَأَ  
 تُكُلُّ مَقْعَدِ الْغَلَاظِ كُلِّ مَيْسَرَةٍ مُرَقَرَةٍ فَمَا عَزَمْتَ  
 آتَيْنَاهُ الْوَيْلَ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۖ فَذَرْهُهُ ۚ يَحْضُرُهُ  
 ۲۰۵۶ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
 الْأَشْعَثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُيَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعُوذُ بِعَبْدِ اللَّهِ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ الْوَيْلِ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۖ فَذَرْهُهُ ۚ يَحْضُرُهُ

۱۰۰۷ بِأَخْبَرِكُمْ فَسَيُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ

۲۰۵۷ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ أَبِي حَسَنٍ عَنْ أَبِي  
 جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْنَدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
 عُيَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ الْوَيْلِ وَصَدَّقَ  
 بِالْحُسْنَىٰ ۖ فَذَرْهُهُ ۚ يَحْضُرُهُ ۚ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۖ فَذَرْهُهُ ۚ  
 يَحْضُرُهُ ۚ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۖ فَذَرْهُهُ ۚ يَحْضُرُهُ ۚ  
 وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۖ فَذَرْهُهُ ۚ يَحْضُرُهُ ۚ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۖ  
 فَذَرْهُهُ ۚ يَحْضُرُهُ ۚ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۖ فَذَرْهُهُ ۚ  
 يَحْضُرُهُ ۚ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۖ فَذَرْهُهُ ۚ يَحْضُرُهُ ۚ

۱۰۰۸ بِأَخْبَرِكُمْ فَسَيُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ

۲۰۵۸ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ أَبِي حَسَنٍ عَنْ أَبِي  
 جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْنَدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
 عُيَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ الْوَيْلِ وَصَدَّقَ  
 بِالْحُسْنَىٰ ۖ فَذَرْهُهُ ۚ يَحْضُرُهُ ۚ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۖ  
 فَذَرْهُهُ ۚ يَحْضُرُهُ ۚ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۖ فَذَرْهُهُ ۚ  
 يَحْضُرُهُ ۚ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۖ فَذَرْهُهُ ۚ يَحْضُرُهُ ۚ  
 وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۖ فَذَرْهُهُ ۚ يَحْضُرُهُ ۚ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۖ  
 فَذَرْهُهُ ۚ يَحْضُرُهُ ۚ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۖ فَذَرْهُهُ ۚ  
 يَحْضُرُهُ ۚ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۖ فَذَرْهُهُ ۚ يَحْضُرُهُ ۚ

۱۰۰۹ بِأَخْبَرِكُمْ فَسَيُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ

گزار ہوئے :- یا رسول اللہ! پھر اس پر چھروسہ کر کے  
 نہ بیٹھ رہیں؟ آپ نے فرمایا: عمل کرو کیونکہ ہر ایک کو اس  
 کے مطابق آسانی مہیا کر دی جاتی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا  
 جو عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے  
 ہوئے تھے۔ پھر چھروسہ گزشتہ حدیث بیان کی۔

فَسَيُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ

ابو عبد الرحمن سلمی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
 روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازے میں  
 تشریف لے رہے تھے کہ ایک عورت نے کہا: آپ! میں نے سنا ہے کہ  
 فرمایا: تم میں سے کوئی ایک بھی اس بات کو نہ کہہ گا کہ میں  
 کو جنت میں لکھا ہوا نہ ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے :- یا رسول  
 اللہ! کیا ہم اس پر چھروسہ کر کے نہ بیٹھ رہیں؟ فرمایا: عمل کرو  
 کیونکہ ہر ایک کے لیے اسی طرح آسانی مہیا کر دی جاتی ہے

کیونکہ یہ تودہ جس نے دیا اور ریزہ گاری کی اور سب سے اچھی کو  
 جی لیا تو بہت جلد ہم اس کو آسانی مہیا کر دیں گے (آیت ۱۰۰۷) پھر کا بیان  
 کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے سنا ہے کہ اس  
 واقعہ میں کہ میں نے سنا ہے کہ اس واقعہ میں کہ میں نے سنا ہے کہ اس

ابو عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
 فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے  
 تو آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں کہے گا کہ میں  
 یا رسول اللہ! میں نے سنا ہے کہ اس واقعہ میں کہ میں نے سنا ہے کہ اس  
 واقعہ میں کہ میں نے سنا ہے کہ اس واقعہ میں کہ میں نے سنا ہے کہ اس  
 واقعہ میں کہ میں نے سنا ہے کہ اس واقعہ میں کہ میں نے سنا ہے کہ اس  
 واقعہ میں کہ میں نے سنا ہے کہ اس واقعہ میں کہ میں نے سنا ہے کہ اس  
 واقعہ میں کہ میں نے سنا ہے کہ اس واقعہ میں کہ میں نے سنا ہے کہ اس

(آیت ۱۰۰۵)

وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ

۲۰۵۹ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ سَمِعْتُ

جَبْرِ عَنْ قُصُوفٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَيْحَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ  
كُنَّا فِي جَنَّةٍ ثَوِيٍّ فِي تَبْيِيرِ الْعَرْشِ مَا نَأْمُرُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَدَّ وَقَعْدًا حَزَلًا وَ  
مَنْهُ مَخْصَرٌ فَتَنَاسَرُ فَيَعْمَلُ يَكْتُمُ بِمَخْصَرٍ  
شَرَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ وَمَا مِنْ نَفْسٍ مَنُفَرَسَةٍ

إِلَّا كُتِبَ مَكَارِمُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالْأَرْضِ وَالْأَكْبِيتُ شَيْئًا وَتُسَبِّحُ  
قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تُكَلِّمُ عَلَى كَيْفَ يَأْمُرُ اللَّهُ الْعَمَلُ لَوْ كُنَّا  
مِنَ أَهْلِ اسْتِمَارَةٍ فَسَرَّ صَبْرًا لِي أَهْلِ السَّعَادَةِ

وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاةِ كَسَرَّ صَبْرًا إِلَى  
عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ قَالَ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ  
فَيُسَبِّحُونَ بِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ

الشَّقَاةِ فَيُسَبِّحُونَ بِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاةِ شَرَّ  
قَرَأَاتٍ مَنْ أَعْطَى وَالْفَقِي وَصَدَّقَ بِالْحُسْنِ  
الْأَيَّةِ فَسَيُسَبِّحُ بِالْمُسَرِّ

۲۰۶۰ حَدَّثَنَا أَدْرَجَدُ ثَمَّ اشْعَبَةُ عَنِ  
الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يَخْبَثُ  
عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَيْحَى أَنَّ اللَّهَ

عَزَّ وَجَلَّ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي  
جَنَازَةً فَلَاخَذَ شَيْئًا فَيَعْمَلُ يَكْتُمُ بِهِ الْأَرْضَ فَقَالَ  
مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَعْدُ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ

النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ فَالزَّوَايَا رَسُولُ اللَّهِ  
أَفَلَا تُكَلِّمُ عَلَى كَيْفَ يَأْمُرُ اللَّهُ الْعَمَلُ قَالَ ائْتَمُّوا  
فَعَلَّ مَيْسَرَةً لِمَا خَلِقَ لَهُ أَتَمَّ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ

السَّعَادَةِ وَقَدْ يُسَبِّحُ بِعَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا  
مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاةِ فَيُسَبِّحُ بِعَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاةِ  
شَرَّ قَرَأَاتٍ مَنْ أَعْطَى وَالْفَقِي وَصَدَّقَ بِالْحُسْنِ  
الْأَيَّةِ

ابو عبد الرحمن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم بقیع خرقہ کے اند ایک جناحے میں شامل تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ پس آپ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گواہ رہے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی۔ چنانچہ آپ نے

سر مبارک جھکایا اور اپنے اس چھڑی کے ساتھ زمین کو دھونے لگے پھر فرمایا۔ تم میرے گواہ ایک جان اللہ کو ایک سالس یعنی دکانیں کہ اس کا ٹھکانا تھا چاہے کہ جنت میں ہو یا دوزخ میں اللہ وہ فانی ہو

گمایا سعید۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ کیا ہم اپنے اس کبھے جو ہے پر میرے دوسرے کو لیں۔ لا عمل کرنا چھڑی کیونکہ جو ہم سے سعادت مند ہوں گا۔ وہ سعادت مندوں سے جائے گا اور جو ہم سے بدبخت ہو گا وہ بدبختی جیسے عمل کرے گا۔ ارشاد فرمایا۔ جو سعادت مند ہے اس کے لیے سعادت مندوں والے اعمال آسان کر دئے جائے

میں اللہ جو بدبخت ہوتا ہے اس کے لیے بدبختوں والے اعمال آسان کر دئے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے قرآن کریم سے یہ پڑھا۔ تو وہ جس نے دیا اور پرہیز گاری کی اللہ سب سے اچھی کو پسندانا تو بہت

محرم اسے آسانی دیا کریں گے یہ آیت ۱۴۳۵

ابو عبد الرحمن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جناحے میں شامل تھے تو آپ نے ایک چیز سے کہ اس کے ساتھ زمین کو کریدنا شروع کر دیا۔ پھر فرمایا۔ تم میرے گواہ ہیں یہ نہیں کہ اس کا ٹھکانا دوزخ یا جنت میں لکھا

ہو جائے۔ وہ فانی ہو جائے۔ یا رسول اللہ کیا ہم اپنے کبھے پر چھڑی کے عمل نہ چھوڑیں۔ فرمایا۔ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لیے وہی آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے مگر وہ الی سعادت سے ہے تو اس کے لیے سعادت مندوں کے کام آسان کر دئے جاتے ہیں اللہ اگر وہ بدبختوں سے ہے تو اس کے لیے بدبختوں والے کام آسان کر دئے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ پڑھا۔

تو وہ جس نے دیا اور پرہیز گاری کی اللہ سب سے اچھی کو پسندانا تو بہت

محرم اسے آسانی دیا کریں گے



## باب ۹۲۶ وَالصُّحُفُ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا بَنَى اسْتَوَى وَقَالَ غَيْرُهُ  
أَطْلَمَ وَسَكَنَ عَائِلًا وَدُرَيْعِيًّا  
۲۰۶۱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا نَعْتَمُ  
حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّ مَبْنُ  
سُبَيَانَ نَعِيَ اللَّهَ عَنْهُ قَالَ اسْتَكْبَرْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَعَرُ يَكْفُرُ لِيَلْتَمِسَ أَوْ مَثَلًا  
فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَا رَجُؤَ  
أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمَّا أَرَاكَ قَرِيبًا  
مُنْدُ لِيَلْتَمِسَ أَوْ مَثَلًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ صَرْحًا وَجَلَّ  
وَالصُّحُفُ وَالنَّبِيُّ إِذَا سَجَى مَا قَدْ عَنَّا رَبُّكَ وَمَا  
قُلِي قَوْلُهُ مَا قَدْ عَنَّا رَبُّكَ وَمَا قُلِي قَوْلُهُ  
بِالتَّشْدِيدِ وَالتَّخْفِيفِ بِعَنِّي وَاجِدْ مَا  
تَرَكَكَ رَبُّكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا تَرَكَكَ  
وَمَا أَبْقَكَ

۲۰۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ  
قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّ بَا الْمَجْلِيَّ قَالَتْ امْرَأَةٌ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَى صَاحِبَكَ إِلَّا أَبْطَاحَكَ  
فَتَرَكْتُ مَا قَدْ عَنَّا رَبُّكَ وَمَا قُلِي

## بَابُ ۹۲۷ التَّكْوِينِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا تَرَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ الْفَقْرَ  
أَقْبَلَ مِنَ الْعُسْرِ يُسْرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَيُّ مَرٍ  
ذَلِكَ الْعُسْرِ يُسْرًا أَخْرَجَهُ لَهُ هَلْ تَرْتَضُونَ مِنَّا  
إِلَّا أَحَدًا لِلْحُسَيْنِ وَلَنْ يُغْلِبَ عُسْرُ يُسْرَيْنِ  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ فَانْصَبْ فِي حَاجَتِكَ إِلَى رَبِّكَ  
وَيُذَكِّرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ التَّكْوِينُ شَرْحُ اللَّهِ صَدَقَ

## سورة النحل کی تفسیر

تجاہد کا قول ہے :- ادا بھی باہر ہو جائے ۔ دوسرے کا قول ہے :-  
کریم رات تاریک اور بے سکون ہو جائے ۔ غایتاً بال بے دارہ  
اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے جندب بن صفیان  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم بیمار ہو گئے تو روزِ تین راتیں آپ نے قیام نہ فرمایا، میں  
ایک عورت اور صفیان کی بہن عروا بنت حرب نہ میرا بلکہ  
آپ کے پاس آکر کھنے لگی :- اسے تمہارے لیے اسید ہے کہ تمہارے  
طنین سے تم کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں نے دین میں مومن سے اسے  
تمہارے پاس آتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ باتیں  
نازل فرمائیں :- چاشت کی قسم اور رات کی جب وہ پردہ ڈالے  
کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ کمرہ جاننا (آیت ۳۱)  
اسے مال کی تشبیہ سے پڑھیں یا تخفیف سے ، دونوں صورتوں  
میں معنی ایک ہی ہے ۔ حضرت ابن عباس نے اس کی تفسیر میں  
فرمایا ہے کہ اس نے تمہیں چھوڑا اور نہ تم سے ناراض ہوا ہے ۔

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جندب بن  
صفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک عورت نے کہا :- یا  
رسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا ساتھی (حضرت جبریل) آپ  
کے پاس آنے میں دیر کرنے لگا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی :-  
تمہیں تمہارے رب نے نہیں چھوڑا اور نہ کمرہ جاننا (آیت ۳۱) ۔

## سورة النحل کی تفسیر

تجاہد کا قول ہے :- فَوَزَرَكَ زَادَ جَاهِلِيَّةٍ مِّنَ الْفَقْرِ بِرُحْمٍ يُرْوَاهُ  
نَحْوُ التَّكْوِينِ شَرْحُ الْفَقْرِ كَيْفَ جَزَى بِهِ اِسْمُ الْفَقْرِ بِرُحْمٍ  
فَرَحٌ ہے جیسے اَلْفَرْدُ يَتَوَلَّى اِلَّا اِحْدَى الْفَرْدُ  
فرمایا ہے ۔ تجاہد کا قول ہے :- فَانْصَبْ حَاجَتَكَ إِلَى رَبِّكَ  
رب محمد بن عباس سے منقول ہے :- اَلَمْ تَفْشَرْحُ مَعْنَى اَب  
کے مبارک سینے کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے

بَابُ الثَّانِي

## بَابُ الثَّانِي

وَقَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ الثَّانِي وَالْمَثْنُ الَّذِي يَأْكُلُ  
النَّاسُ يَمْلِكُ مَا يَكْذِبُكَ فَمَا الَّذِي يَكْذِبُكَ بَانَ  
لِلنَّاسِ يَكْذِبُونَ بِأَعْمَالِهِمْ كَانَتْ قَالَ وَمَنْ يَفْقِدُ  
عَلَى تَكْذِيبِكَ يَا ثَوَابُ وَالْعِقَابُ  
۶۳۳- حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ وَهَّابٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَجْوَةَ  
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ  
فَقَرَأَ فِي الصُّبْحِ آيَةَ الرَّحْمَتَيْنِ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ  
الَّذِينَ تَقْرُونَ تَقْرُونَ النَّحْسَ

## بَابُ الثَّانِي أَقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ يَحْيَى بْنِ  
عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الْكُتُبُ فِي النَّصَحَةِ فِي أَزَلِ  
الْإِمَامِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَاجْعَلْ مِثْلَ الْبُحْرِ  
حَقًّا وَقَالَ مُحَمَّدٌ مَا يَدِيهِ عَشِيرَتُهُ الزَّيْنَةُ لِلْمَلِكَةِ  
وَقَالَ الزُّبَيْرِيُّ: الْمَرَجُّ لَمْ تَعْنِ قَالَ لَنَا حَدَّثَ  
وَلَمْ تَعْنِ يَا ثَوَابُ وَهِيَ الْحَفِيَّةُ سَمِعْتُ بِسْمِ  
أَحَدَاتٍ

۶۳۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ عُقَيْلٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْوَانَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي رِثْمَةَ أَخْبَرَنَا  
أَبُو صَالِحٍ سَمِعُوهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ  
يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ مَرْوَةَ  
ابْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَتْ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ أَقْلُ مَا يَدِيهِ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ وَالْبُصَادُ قَدْ بَانَ

کھلا دیا تھا۔

## سورة والتین کی تفسیر۔

تہجد کا قول ہے اے انجیر اور زیتون وہی ہیں جن کو لوگ کھاتے ہیں  
کہتے ہیں:- تم ایک ہی بات پر متفق تہیں جھٹکے گا تو سب لوگ  
اپنے اپنے اعمال کا بدلہ دے جائیں گے۔ گویا یہ فرمایا ہے کہ ثواب  
اور عذاب کو ملنے رکھتے ہوئے تہیں جھٹکے کی جرأت کرے۔  
حدیث میں ثابت کیا ہے کہ میں نے حضرت راہن علیؓ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک سفر کے دوران نبی اکرم صلی اللہ  
عزیز وسلم نے مشاعر کی ایک رکعت میں سورۃ والتین پڑھی  
تھوڑے سے عرصہ بعد انشہاء ہے۔

## سورة علق کی تفسیر۔

قیس بن حماد، یحییٰ بن حقیق نے امام حسن بھڑک سے  
حدیث کی کہ قرآن مجید میں سورۃ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ لکھا کر اور  
دو سو تین کے درمیان امتیاز کیے جاتے ہیں۔ تہجد کا قول ہے: اے انجیر  
اپنے رشتہ دار الزبیر سے فرماتے۔ اللہ کا واسطہ ہے کہ تم لوگ  
یہ نون خفیہ کے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ بے شک سے  
نکالے کہ میں نے پڑھا۔

ابن شہاب نے وہ سفوف کے ساتھ حضرت عروہ بن زبیر سے حدیث  
کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہونے  
کی ابتدا ہوئی ہوگی کہ صحنہ کی حالت میں سے خواب نظر آتے تھے۔ پس آپ  
خواب میں جو کچھ دیکھتے تھے سب کی طرف سے منہ پر غور پر غور فرما دیتا۔ پھر  
خبر کی حالت آپ کے دل میں ڈال دیتا۔ پھر آپ غار میں تشریف  
لے جاتے اور اس کے اندر مہوت کرتے رہتے۔ یعنی کھانوں تک نہ کھاتے  
مہوت کرتے اور پھر اپنی نذر پر سفر کی جانب واپس لوٹتے تھے اور پھر

الْمَوْتِ كَانَ لَا يَرَى مُنْذَرًا إِلَّا جَاءَتْ وَثَلْ هَلْ لِي  
 الصَّبِيرُ. ثُمَّ خَتَبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءَ فَمَا كَانَ يَدْعُو  
 بِعَارِجٍ آيَةً لِيَتَحَدَّثَ فِيهِ. قَالَ وَالتَّحَدَّثُ  
 التَّعَبُّدُ النَّسَالِي دَوَابِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى  
 أَهْلِهِ وَيَتَرَدَّدُ لِيَذَلِكَ. ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى حَيْدِ يَجْعَلُ  
 قِيَمَتَهُ وَيُثَابِتُهَا حَتَّى تَحْقُقَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي عَارِ  
 حِ آيَةٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اقْرَأْ فَقَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنَا بِعَارِيٍّ قَالَ  
 فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى يَكْفُرَ مِنِّي الْجَهَنَّمُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي  
 فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِعَارِيٍّ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي  
 الثَّانِيَةَ حَتَّى يَكْفُرَ مِنِّي الْجَهَنَّمُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ  
 اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِعَارِيٍّ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ  
 حَتَّى يَكْفُرَ مِنِّي الْجَهَنَّمُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ  
 بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ  
 عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ  
 الْإِنْسَانَ إِلَى كَوْنِهِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ  
 ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 تَرْجِعُ يَوْمَ دُرَّةٍ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ  
 زَمِيلُونِي نَعْمَلُونِي فَرَمَلُونَهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ  
 الرُّوحُ قَالَ لِيَخْدِ يَجْعَلُ أَيْ خَدِيجَةَ مَا لِي لَقَدْ  
 خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَأَخْبَرَهَا الْخَبِيرَاتُ لَمْ  
 خَدِيجَةَ كَلَّا أَبَشِيرُ قَوْلَ اللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا  
 قَوْلَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتَمُوتُ الرَّجْعُ وَتَصُدُّكَ الْحَدِيثُ  
 وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْبَلُ الظُّهْمَ  
 وَتَعِينُ عَلَى تَوَاتُبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهَذَا يَجْعَلُ  
 حَتَّى آمَتْ بِهِ دُرَّةُ بْنُ تَوْفِيلَ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو  
 خَدِيجَةَ لَمْ يَأْتِ بِهَا وَكَانَ أَمْرًا مُتَصَرِّفًا فِي الْبُلَاغَةِ  
 وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ بِطَعْنِي وَيَكْتُبُ مِنْ  
 الْوَحْيِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ

ای طرح کہنے پر یہ کہ خود کی چیزیں سے کہ چلے جاتے ہیں تک کہ جب  
 آپ صریح تھے تو وہی اٹھ کر فرشتہ (حضرت جبریل) آیا اور اس نے کہا  
 پر صبر۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا میں پڑھنے والا  
 نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اس نے مجھے پکارا کہ درجہ چاہیں تک  
 کہ مجھے تکلیف محسوس ہونے لگی۔ پھر مجھے چھوڑ کر گھاٹا۔ پھر صریح میں پڑھ  
 جواب دیا۔ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پس اس نے  
 مجھے دوسرا دفعہ دہرایا۔ یہاں تک کہ مجھے تکلیف  
 محسوس ہونے لگی۔ پھر مجھے چھوڑ کر گھاٹا۔ پھر صریح  
 میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس پر  
 اس نے مجھے تیسری دفعہ دہرایا۔ یہاں تک  
 کہ مجھے تکلیف محسوس ہوئی۔ پھر مجھے  
 چھوڑ کر گھاٹا۔ پھر صریح اپنے رب کے  
 نام سے، جس نے پیدا کیا آدمی کو۔ خون  
 کا پھونک سے بنایا۔ پھر صریح تھکنا۔  
 رب ہا سب سے بڑا کریم سے جس نے کلم سے  
 کہنا سکھایا آدمی کو سکھایا جو بابتنا (آیت ۱۵۵)۔ پس رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ کچھ چلے گئے، یہاں تک کہ حضرت  
 خدیجہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا نے مجھے کہیں  
 اڑھا دو، مجھے کہیں اڑھا دو۔ پس انہوں نے آپ کو کہیں اڑھا  
 دیا۔ یہاں تک کہ عرف آپ سے دور ہو گیا۔ پھر آپ نے حضرت  
 خدیجہ سے فرمایا: اے خدیجہ! مجھے اپنی جان کا خطرہ محسوس ہوا  
 اور پھر میرا واقعہ سنایا۔ حضرت خدیجہ نے کہا: ایسا ہے تو آپ  
 تو خود تمہاری پر خدا کا قسم، اللہ تعالیٰ کہیں آپ کو دشمن نہیں ہونے دے گا  
 کہ خدا کی قسم آپ ہلکے گئے ہیں، پکارا کہ میں، ہر ایک کا بیچ  
 برداشت کرتے ہیں، خدا کے لئے کہتے ہیں، یہاں کی خاطر تو ان  
 کہتے ہیں اور دعا حق میں پیش آنے والی چیزوں میں خود کہتے  
 ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ آپ کے لئے کہ وہ حق بنی تو ان کے پاس گئیں، جو  
 ان کے چاچا زاد بھائی تھے۔ وہ نہایت باپیت میں انہرائی ہو گئے تھے اور  
 عرب لکھا کرتے تھے اور جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ انہوں سے عرب میں

لَيْسَ عَنَّا كَيْفَ رَأَى عَيْنِي قَالَتْ خَيْرٌ نَجِيَّةً يَا عَمِيرُ  
 اِسْمَعُ مِنْ ابْنِ اَيُّحْيَا قَالَ وَرَقَّةُ يَا اَبْنُ اَرْخَى  
 مَا دَا تَرَوْا فَقَالَ خَيْرُهُ الَّذِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 خَيْرٌ مَا رَأَى فَقَالَ وَرَقَةُ هَذَا الشَّامِيُّ الَّذِي  
 اُنْزِلَ عَلَى مُوسَى لِيُعْطِيَ فِيهَا حَقَّهَا لِيَتَّقِيَ الْكُفْرَ  
 حَتَّى اَشْرَكَ وَكَوْخَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ اَوْ مَخْبُورٌ حَتَّى هَمَّ قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَوْ بَيَّاتٍ  
 رَجُلٌ يَمْلِكُ حَشَّتْ بِهِ الْاَوْذَى فَإِنْ يُدْرِكُ يَوْمَئِذٍ  
 حَيًّا اَنْصُرُكَ نَصْرًا مُؤَرَّرًا شَرُّ لَوْ يَنْشُبُ لَنَفَّةٍ  
 اَنْ تُؤْتَى فَخَرُّ الْوَحْيِ فَتَرَةً حَقٌّ حَزَنَ رَسُولُ اللهِ  
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَنْتَهَوْنَ  
 فَخَبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ اَنْ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ  
 الْاَنْصَارِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ  
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُخْبِرُ عَنْ قَتَرِ  
 الْوَحْيِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ يَنْسَمَا اَنَا اَمِينٌ سَمِعْتُ  
 صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصِيرِي فَاِذَا الْمَلَكُ  
 الَّذِي جَاءَنِي بِحَدِيثِ جَابِرٍ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ  
 وَالْاَرْضِ فَقَرِئَتْ مِنْهُ فَرَفَعْتُ فَقُلْتُ وَمَنْ لَوْ  
 خَدَّ ثَرْدُهُ قَالَتْ لَزَلَّ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمَذْيُورُ فَخَرُّ  
 قَامُورٍ وَرَتَكَ فَحَكَرْتُ وَثِيَابَكَ فَطَلَّوْهُ الرَّجَزُ  
 فَاهْبِجْ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا الَّذِي كَانَ  
 أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَعْبُدُونَ قَالَتْ لَعَلَّكُمْ تَابِعُوا  
 الْوَحْيَ

### باب ۵۹ خَلْقُ الْإِنْسَانِ مِنْ عَلَقٍ

۴۰۷۳. حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ عَنْ  
 عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ  
 رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ أَذَلُّ مَا يُدْعَى بِهِ رَسُولُ  
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْزُّورُ اَلْضَالِحُ  
 فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اِقْرَأْ يَا سَمِيعُ رَبِّكَ الَّذِي

کھا تھا۔ وہ بیت ہوئے تھے اور سنانی سے عہد و پیمان کر کے تھے پس حضرت  
 خیر کہنے لگے۔ بھائی جان! خدا اپنے حبیب کی بات تو جیسے۔ وہ تہہ بن لوں  
 نے کہا۔ اے حبیب! آپ نے کیا دیکھا ہے! میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم نے جو کچھ دیکھا تھا بتا دیا۔ وہ نے سے پرس کر کہا۔ میں تو وہ ناموس ہے  
 جو حضرت موسیٰ پر نازل کیا گیا تھا کاش! میں جو اب ہوتا کاش! میں اس  
 وقت تک نذر و برد ہر ایک لفظ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے کیا کیا لوگ مجھے نکال دیں گے! وہ نے کہا، ہاں۔ جو شخص میں چیز  
 لے کر آیا آپ کے پاس ہے میں تو اسے اچھٹہ پہنائی گئی اور اگر میں آپ کے اس  
 زمانے تک نذر و برد ہر ایک آپ کی ہر لہر و لعل میں گا۔ اس کے حضور سے سر  
 بعد وہ تہہ بن لوں کا انتقال ہو گیا اور وہی کاسلسلہ کے دونوں تک بند ہوا  
 یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کا کم محسوس کرنے  
 لگے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ۔  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہی کے بند ہونے کے وہ زمان کا  
 وہاں فرما سہتے۔ اس میں آپ نے فرمایا کہ ایک روز میں جا رہا تھا  
 کہ آسمان سے ایک آواز سنی۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ تھا

جو میرے پاس جا کر جلا میں آیا تھا۔ زمین و آسمان کے درمیان ایک لڑائی  
 پر مینا جھڑپا تھا۔ میں اس سے خدا کے کلمہ کو آیا اور کہا کہ مجھے کس اڑھاؤ میں  
 ہیں انہوں نے مجھے چادر اڑھا دی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ وہی نازل فرمایا  
 اے بالادیش اور مجھے دے! کہ کھڑے ہو جاؤ لوگوں کو خدا کا اہدائے  
 رب کی بڑائی بیان کرنے اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور جنوں سے  
 دور رہو (سورۃ البقرہ آیت ۱۵۵)۔ ابوسلمہ کا بیان ہے کہ  
 الرجز سے بیت ہوا میں جن کی زاد جاہلیت میں لوگ  
 پر جا کھتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ ستر اتر رہی آئے تھی۔

### خَلْقُ الْإِنْسَانِ مِنْ عَلَقٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سب سے پہلے  
 پے محرابوں کے ذریعے وہی کی انجسدا برائی۔ پھر فرشتہ  
 آیا اور اس نے کہا۔ پھر جو اپنے رب کے نام سے، جس  
 نے ہر ایک آدمی کو جنم کی پچھلے سے بنایا۔ پھر جو اور تھلا







مَا لَكَ عَنْ زَيْدٍ نَبَأٌ اسْتَمِعْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ لِمِ الْشَّامِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لِحَبْلٍ فَلَا تَحْتَمِلُ لِرَجُلٍ عَبْدٌ  
وَلِرَجُلٍ يَسْتُرُ عَلَى رَجُلٍ وَزُرًا، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ  
أَجْرٌ كَرَجُلٍ تَبَطَّهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ فِي  
مَرْحٍ أَوْ رَفْصَةٍ فَتَأْتِيهَا فِي يَدَيْهَا ذَلِكَ فِي  
النَّاسِ بِمِثْلِ الرُّوحِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَنَّهَا  
قَطَّعَتْ طَبَقَهَا فَاسْتَنْثَتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ  
كَانَتْ أَثَانَهَا وَأَرْوَاهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا  
مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَوْ زُرَّ أَنْ يُسْقِيَ بِهِ  
كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ فَهِيَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ  
فَرَجُلٌ يَبَطُّهَا تَعْلِيًّا وَتَعْظُمًا وَلَوْ يَنْتَسِ حَقُّ اللَّهِ  
فِي رِقَابِهَا وَلَا يَطُورُهَا فَهِيَ لَهُ يَسْتُرُ وَرَجُلٌ يَبَطُّهَا  
فَعَمْرًا وَرِيَاءً وَزُرًا فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وَزُرًا فَسَيَلُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ النَّاسِ قَالَ  
مَا أُنْزِلَ اللَّهُ عَلَى فِيهَا الْأَهْلُ وَالْأَيَّةُ الْفَادَةُ  
الْجَامِعَةُ مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ  
مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ.

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي  
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحٌ عَنْ زَيْدٍ نَبَأٌ اسْتَمِ  
عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْكُتَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَمْرِ  
فَقَالَ لَمْ يَنْزَلْ عَلَى فِيهَا خَيْرٌ إِلَّا الْأَهْلُ وَالْأَيَّةُ  
الْجَامِعَةُ الْفَادَةُ مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا  
يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ.

علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑے میں قسم کے آدمیوں کے پاس جوتے  
ہیں ایک کے لئے اسب سے دوسرے کے لئے پرہ پر شریعت میں  
کے لئے جو ہے پس وہ اگر تو اس شخص کے لئے ہے جس نے بدلہ  
فی سبیل اللہ کے لئے بالاد پھر وہ اسے کسی پر گواہ یا بتا میں نہیں دیتا ہے  
باندھ جیتا ہے پس اس پر گواہ یا بتا میں جس تک وہ کسی بچے کی اتنی  
پس اس شخص کو نیکیاں دیں گی۔ پس اگر وہ کسی کو توڑ کر ایک مدینہ پر  
چلا جائے تو گھوڑے کے پر قدم لگا کر دے پامانے کے بدلے اس  
شخص کو نیکیاں دیں گی لہذا اگر وہ کسی نہر کے پاس گھسے لگا اس کا  
پانی لے لے اگر وہ ایک کولہ دہاں سے پانی پالے گا نہ ہر تو اس کو  
کراس کے بدلے جو نیکیاں دیں گی۔ اس مقصد کے لئے گھوڑا رکھنا  
تو آدمی کے لئے باعث اجر ہے جس آدمی نے غلام حاصل کرنے سے پہلے  
سے بچ کر فری سے گھوڑا پالا لگا اس کی گردن اندھیر میں اللہ اس کو  
بھلائے تو اس مقصد کے لئے گھوڑا پالنا آدمی کے لئے پرہ پر شریعت میں  
آدمی نے فرزند یا لبت نکالنے یا اہل اسلام کے خلاف گھوڑا  
باندھا تو یہ اس پر جو ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑوں  
کے بارے میں پرچا گیا تو آپ نے فرمایا اس بارے میں تو اللہ تعالیٰ مجھ پر  
کوئی چیز نازل نہیں فرمائے اس لئے اس آیت کے جوامہ اور جامعہ ہے تو  
ایک ذرہ بھر بھلائی کرے یا ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے گھوڑا رکھنا  
ابو صالح تنہا نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھوڑوں  
کے بارے میں پرچا گیا۔ فرمایا اس بارے میں تو مجھ پر کوئی  
چیز نازل نہیں ہوئی۔ اس لئے اس آیت کے جوامہ اور جامعہ  
ہے۔ اور جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا  
جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

راہیت ۱۱۵۔

### سورۃ والعا دیات کی تفسیر

یہ کائنات ہے۔ انکسور انکسور کہنے کا ہے۔ ہاں ہاں ہاں  
ان کے ذریعہ گرد و غبار اڑتے ہیں۔ رحمت انکسور مال کی رحمت

### باب ۹۵ والعا دیات

وَقَالَ جُعَلِيهِ الْكَفُورُ الْكَفُورُ يَقُولُ قَاتِلْنِ  
مَنْ نَقَعَتْ رَحْمَتِي بِهِمْ خَيْرًا لِيَسِبَّ السَّابِرِينَ أَهْلُ

حُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ لَبَّيْكَ وَنَقَالَ لَبَّيْكَ  
شَدِيدٌ حَقِيقٌ مَيَّزٌ

لَشَدِيدٌ: منور و خیل ہے، کیونکہ خیل کو شدید بھی کہتے ہیں۔  
حَقِيقٌ: محمول کی جیسے گی۔

### بَابُ الْقَارِعَةِ

### سورة القارعة کی تفسیر

كَالْفَرَّاشِ الْمَسْحُوتِ كَمَوْغَاءِ الْجَرَادِ يَرْكَبُ بَعْضُهُ  
بَعْضًا كَذَلِكَ النَّاسُ يَحْمِلُونَ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ  
كَالْعِدْفِ كَالْوَابِ الْغَرِيقِ وَتَمَّاعِبُ الشُّوْكَ الْقُرُوبِ

کافرش: پھینک دینا جس طرح مڈیاں ایک دوسری پر چڑھتی ہیں اس طرح  
آدمی ایک دوسرے پر گرجے ہوئے کالغین مدنی کی طرح۔ جبکہ  
سودا گرات ہیں اس کی جگہ کالغین ہے۔

### بَابُ الْهَآكُمُ

### سورة التكاثر کی تفسیر

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ التَّكَاثُرُ مِنَ الْأَمْوَالِ  
وَالْأَزْوَاجِ

ابن عباس کا قول ہے: ۱۔ التكاثر مال و اعداد واد کی  
کثرت۔

### بَابُ وَالْعَصْرِ

### سورة العصر کی تفسیر

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَسْبِيُّ

یحییٰ کا قول ہے: ۱۔ العصر جس کی قسم کھائی گئی ہے۔

### بَابُ وَبَلِّ لِحْلِهِ هَمَزَةً

### سورة المزمزہ کی تفسیر

الْحُمَةُ إِسْمُ النَّارِ وَبَلِّ سَقَرٌ وَكَفَى

الحمة: یہ سقراور نالی کی طرح جنہم کے ایک حصے کا نام ہے۔

### بَابُ الْمَوْتَرِ

### سورة قیل کی تفسیر

قَالَ مُحَمَّدٌ أَمَا بَيْلٌ مُتَتَابِعَةٌ مُجْتَبِعَةٌ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ يَجْعَلُ مِنْ سَنِكَ دِكْلٍ

محمد کا قول ہے: ۱۔ ابی بیل متتابعہ مجتبعة  
ہے: ۲۔ بن عباس: یہ شگ و گل کا مترب ہے۔

### بَابُ لَا يَلَاكُ قُرَيْشٌ

### سورة قريش کی تفسیر

وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَلَاكُ الْقُرَا ذَلِكُمْ فَلَا يَشُقُّ  
عَلَيْهِمْ فِي الشَّتَاءِ وَالصَّيْفِ وَآمَنَهُمْ مِنْ حَكَاةِ  
عَدُوِّهِمْ فِي حَرَمِهِمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَيْلَافٍ  
يُحْمَتِي عَلَى قُرَيْشٍ

محمد کا قول ہے: ۱۔ لا یلاک اس کی لغت سے کہ نہیں سرواڑا  
کرے میں سے مگر میں نہیں گزرتا۔ اُنہیں اُن کے دشمنوں سے  
حرم میں ابن عبس کا قول ہے: ۲۔ لا یلاک میری جو ہفت  
قریش پر ہے۔

## بَابُ ۹۶۲ اَرَاَيْتَ

وَقَالَ لِمَا هَذَا يَذَّعُرُ بِكَ فَمِنْ حَقِّهِ يُقَالُ هُوَ  
مِنْ دَعَعْتُ يَدْعُوْنَ يَدْعُوْنَ سَاهُوْنَ يَهُوْنَ  
وَالْمَاعُوْنَ الْمَعْرُوْفُ عَلَيْهِ وَقَالَ بَعَثَ  
الرَّسُوْلُ الْمَاعُوْنَ الْمَاءُ وَقَالَ عَمْرُو  
أَهْلَكَ هَآؤُلَآءِ الْمَعْرُوْسَةُ وَآذَاهَا عَارِيَةُ  
الْمَسَاجِ

## بَابُ ۹۶۳ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شَأْنُكَ اَعْدُوْلَكَ  
۲۰۴۴ حَدَّثَنَا اَبُو حَازِمٍ شَأْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا  
قَتَادَةُ عَنْ اَسْمَدِ بْنِ اَبِيهِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ  
يَا لَيْتِي مَتَى اَتَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي السَّامِعُ قَالَ  
اَتَيْتُ عَلَى نَهْيٍ حَافِتًا قَبَابُ الْكُوْثَرِ مَجْرُوْا  
فَقُلْتُ مَا هَذَا يَا جُبَيْرُ قَالَ هَذَا الْكُوْثَرُ

۲۰۴۵ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكَاهِلِيُّ  
حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ  
قَوْلِهِ تَعَالَى اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكُوْثَرَ قَالَتْ كَثْرُ  
اُعْطِيَةٍ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاطِئًا  
عَلَيْهِ دُرٌّ مَجْرُوْا اَيُّتُهُ كَعْدُ النَّجْوَمِ رَوَاهُ  
زَكَرِيَّا وَابْنُ الْأَعْرَابِيِّ وَمُطَرِّفٌ عَنْ اَبِي  
إِسْحَاقَ

۲۰۴۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا  
هَشِيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَاسٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ  
فِي الْكُوْثَرِ هُوَ الْخَيْرُ الَّذِي اَعْطَاكَ اللهُ اَيُّ اَهْ  
قَالَ أَبُو رَاسٍ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اِنَّ السَّامِعَ

## سورة الماعون کی تفسیر

ابوہریرہ کا قول ہے: یہ شروع اس کے حق سے جھگڑا ہے کہتے ہیں۔  
کہ یہ دعوت سے ہے مہمناہذہ فون دکنے دینا۔ جھگڑا،  
مہمناہذہ سورہ ہے کہ: اِنَّا نَحْنُ رَبُّكَ اِجْمَعَات۔ بعض اہل  
عرب کا قول ہے: اِنَّا نَحْنُ پانی نہ کر کے کا قول ہے۔ مالی  
خرچ میں زکوٰۃ کا سب سے ادنیٰ درجہ بجا اظہر صفت ہے اور  
ادنیٰ درجہ مامانگنے کی چیزوں کا ہے۔

## سورة الكوثر کی تفسیر

ابن عباس کا قول ہے: شأْنُكَ تَسْلَا وَشَمْنُ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آسمانوں کی معراج کرمال گئی جس  
کے دروں کناروں پر کھوکھے موتیوں کے خیمے تھے۔ میں  
نے کہا:۔۔۔ اسے جبریل! یہ کیا ہے؟ برب یا۔۔۔ یہ  
کوثر ہے۔

ابو سعید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا تھا: اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكُوْثَرَ  
کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ نہر ہے جو  
جبرائیل علیہ السلام کو مظاہر فرمائی گئی ہے  
اس کے دونوں کناروں پر کھوکھے موتیوں کے خیمے  
ہیں اس کے برتن تلووں کی گنتی کے برابر ہیں اس طرح  
نکریا، ابوالاحوص، مطرّف نے ابو اسحاق سے بھی  
روایت کی ہے۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی  
اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بیک، انکوثر سے مراد وہ بھلا  
ہے جو اللہ تعالیٰ نے عورت حضرت کو مرحمت فرمائی۔ ابوالبر  
کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے دریافت کیا  
کہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے؟ سعید بن

يَرْجِعُونَ أَنَّهُ مَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدُ التَّمِيمِ  
الْبُخَارِيُّ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ لَدُنِّي أُعْطِيَ اللَّهُ  
إِيَّاهُ.

بخاری نے فرمایا کہ جو نہر جنت میں ہے وہ بھی اس کا غیر ایک  
مقدار ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصاً طور پر مرحمت  
فرمایا۔

## بَابُ قُلْ يَأَيُّهَا الْكَافِرُونَ

يَقَالُ لَكُمْ دِينُكُمْ الْكُفْرُ. وَفِي دِينِ الْإِسْلَامِ  
وَلَمْ يَقُلْ دِينُ يَكُنْ الْآيَاتِ بِالْمُتَوَكِّلِينَ، فَخَذَّ فِي  
الْبَيِّنَاتِ كَمَا قَالَ يَهْدِي دِينُ وَيُشِيدُ بِهِ. وَقَالَ عَدُوُّ  
لَا أُعْبِدُ مَا تُعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ، وَلَا أُجِيبُكُمْ جِوَابًا  
يَقْبَلُ مِنْ عِزِّي، وَلَا أَمْلِكُ مَا يَكُونُ وَمَا أُعْبِدُ  
وَهُوَ الَّذِي قَالَ وَلَيَمْلِكُنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا  
أَنْزَلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ فَكُنَّا أَهْلًا وَكُنَّا.

## سورة الكافرون کی تفسیر

کہتے ہیں تم دین تم کا کفر ہے اور قُلْ دین اسلام  
دین ہے نہیں کیا کہہ سکتے ہیں کہ یہ آیتیں اللہ سے نازل ہوئی ہیں جبکہ امت یا  
عزیز ہو گئی ہے جیسا کہ یہ یقین بخاری میں ہے دوسرے کا قول ہے  
لَا أُعْبِدُ مَا تُعْبُدُونَ یعنی اس وقت عبادت کرتا تھا اہل اسلام میں کیا  
بیت کو اپنی بانی زندگی میں قبول کر چکا تھا کہ انتم کیا کہہ سکتے ہو کہ ان  
اہل ان کو کفر کہہ سکتے ہیں کہ ان کے متعلق فرمایا کہ تیز رفتاری سے  
نَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ فَكُنَّا أَهْلًا وَكُنَّا أَرْسَلَهُ الْمَلَكُ أَمْرًا وَهِيَ ۱۰۱۸

فت: اس حدیث میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انکشاف وہ جہاں ہے جو خدا نے ذوالنہد نے صرف  
اپنے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کو مرحمت فرمائی ہے جہاں وہ دنیا میں کسی بڑے سے بڑے فرد کو بھی مرحمت  
نہیں فرمائی۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ والہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو تفسیر کہہ دی کہ اس کی پشتہ تفسیر میں بیان فرمائی ہیں گویا وہ انکشاف  
کی تفسیر ہے اور اس حدیث میں جہاں تفسیر ہے کہ اس سے مراد خاصا تفسیر میں ہے۔ پس ہر گاہ عالم نے ہر صاحب کمال کا کمال اپنے محبوب  
کو جس معاف فرمایا وہ ان تمام مجوسی کلمات کے علاوہ بعض ایسے کلمات سے بھی سرفراز فرمایا جو کسی دوسرے کو حق نہیں فرماتے گھبراہٹ نہ  
حق فرمائے جائیں گے۔ آپ کی شہادت کلمات اور میں را آخرین کہ جامع ہیں ہے اور خاصا تفسیر میں ان کے علاوہ ہیں۔ ذلک فضل  
اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۵۔ اس بخاری شریف جلد دوم حدیث ۱۰۱۸ میں بھی ہے اللہ تعالیٰ اعلم۔

## بَابُ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ

۱۰۱۹ رَحَدَاتُ الْحَسَنِ بْنِ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا  
أَبُو الرَّحْوَجِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصَّبْحِيِّ عَنْ  
سُرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا  
هَلْ بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاحٌ بَعْدَ  
أَنْ تَوَلَّيْتُ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ إِلَّا  
يَقُولُ فِيهَا: سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ  
اعْنِنِي.

## سورة نصر کی تفسیر

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے سورہ نصر نازل ہونے کے  
بعد کوئی نماز ایسا نہیں پڑھا جس میں یہ  
تسبیح ۱۔ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اعْنِنِي  
نہ پڑھا ہو۔







عَدَابٍ شَدِيدٍ قَالَ أَبُو زَيْدٍ تَبَاكَكَ مَا مَعْنَى  
إِلَهِهِذَا. ثُمَّ قَالَ فَتَرَأَيْتَ مَدَّ يَدَيْهِ إِلَى نَفْسِهِ  
ثُمَّ وَقَفَتْ هَكَذَا قَرَأَهَا الْأَعْمَشُ يَوْمَئِذٍ  
بِأَبِي وَتَبَّ مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَ  
مَا كَسَبَ.

٢٠٨٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو  
مُحَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ إِلَى الطُّحَاةِ فَصَحَّ إِلَى الْجَبَلِ  
فَنَادَى يَا صَبَّحَاءُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ كَرِثٌ  
فَقَالَ أَسَأَفْتُمْ إِنْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مَضَى حَكْمُ  
الْأَسْيَافِ كُلُّهَا لَكُمْ تَصَدَّقُونِي فَقَالُوا مَرَقَ قَالَ  
بَرَأَنِي بِدَيْرٍ لَكُمْ مِثْنِ يَدِي وَعَذَابٌ شَدِيدٌ فَقَالَ  
أَكُونُ لَكُمْ أَيْ هَذَا أَجْمَعْتُمْ أَنْتَ فَانْزِلَ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ فَبَشَّرَ يَدَا لِي فَهَبَ إِلَيَّ أَحَدَهُمَا

باب یسّی صلی نار اذ ات لهب

٢٠٨٣. حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَنْظَلٍ حَدَّثَنَا أَبِي  
حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ سَعِيدِ  
بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
الْوَلَقِبُ نَبَأُكَ الْهَذَا لِحَدَّثَنَا وَقَدْ لَمْ  
يَكُنْ يَدْرِي أَبِي لَقِبٍ. وَأَمْرُ أَنْ حَقَّالَةَ الْحَطِيبِ  
وَقَالَ مُجَاهِدٌ حَقَّالَةَ الْحَطِيبِ تُشَبَّهِ بِالسَّيْمَةِ  
فِي جَوْدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ. يُقَالُ مِنْ مَسَدٍ لِيَقِينِ  
الْمَقْلُ وَهِيَ السَّيْمَةُ الَّتِي فِي النَّارِ.

بَابُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

يَقَالُ لَا يَمْنُونُ أَحَدٌ أَيْ وَاحِدٌ.

٣٣٣ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ سَعْدُ بْنُ شَاوِبٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

ہا اَخْفٰی عَنْہُ مَا لَہٗ وَاَکْسَبَ کِی تَفْسِیْر .

مَا أَخْفَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ كِتَابِ

صید بن جبر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہما نے فرمایا کہ میں کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قادری بلحاظ جانب کے پھر ایک  
 چار پر چڑھ گئے حضرت انزل ا۔ یا مباحا (مد کے لئے مقرر) تو قریش  
 آپ کے پاس آجیں جوئے، پھر آپ نے فرمایا: یہاں آگیں تمہیں یہ سیکڑی کرشم  
 بھیج یا شام کو تم پر عذر کرنے کے لئے تیل ہے قر کیا تمہارے سپاہ باز گئے؟  
 گوئی نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ فرمایا تو یہی نہیں (وہم کے)  
 اس سخت ضرب سے ملے اے والا ہوں جو تار سے ماسے ہوئے  
 اس پر ہوا لب سے کہا: تو ہاںک ماسے کیا میں اسی سے  
 اکٹھا کیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ سے سورۃ لبب نازل  
 فرمائی۔

سَيُصْلَىٰ نَارًا إِذَا تَلَهَّبَ لِتَقْبِيرِ

سیدنی خزیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا : جب وہابیوں نے حضور سے کہا : تو پاک ہو گیا  
ہیں اسی لئے انکا کیا تھا؟ اس پر یہ صورت نازل ہوئی کہ ابولعب  
کے مدفن امامہ ثلث گئے اور وہ ہلاک ہوا اور اس کی پوری جو  
مکڑیوں کا گٹھا تھا اسنے ڈال دیا۔ عابد کا بیان ہے کہ جب مکڑی  
کی گٹھریاں اٹھائے پھر قحطی - یعنی جیندہ بخل بن شمس کے بارے  
میں کہتے ہیں سرگوند نے کی چیل سے بیٹی ہوتی رہتی اور وہ زنجیر ہے جو  
جہنم میں ڈالی جائے گی۔

سورۃ اخلاص کی تفسیر

کہتے ہیں کہ اُحد پر خونیں تپیں رہے ہیں کا معنی ہے اکیلا۔

حضرت جوہر ریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے آدمؑ

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ  
اللَّهُ كَذَبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَ  
شَتَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ أَمَا كَذَبَنِي أَيَّ  
قَوْلِهِ لَنْ يُجِيبَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ  
بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِمْ وَأَمَا شَتَنِي أَيَّ قَوْلِهِ  
أَتَجِدُ اللَّهَ وَلَنْ أَفْأَنَا الْأَحَدُ الضَّمُّ لَمْ يَلِدْ  
وَلَمْ يَأْزَلْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفَا أَحَدٌ  
بَابُ اللَّهِ الضَّمُّ وَالْعَرَبُ تُسَمِّي الْأَهْلَ  
الضَّمُّ قَالَ أَبُو ذَرٍّ هُوَ السَّيِّدُ الَّذِي اسْمُهُ  
سُوْدُودٌ.

۲۸۵. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ وَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ هَمَّامٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَذَبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَ  
شَتَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ أَمَا كَذَبَنِي أَيَّ  
أَنْ يَقُولَ إِنِّي لَنْ أُجِيبَهُ كَمَا بَدَأَنِي وَأَمَا  
شَتَنِي أَيَّ أَنْ يَقُولَ أَتَجِدُ اللَّهَ وَكِدَادَ أَنَا  
الضَّمُّ الْإِذَا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي  
كُفُوًا أَحَدٌ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ  
كُفُوًا أَحَدٌ. كُفُوًا وَكَيْفَانًا وَاحِدٌ.

### بَابُ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عَاصِمٍ الْفَلَقُ إِذَا وَقَبَ غُروبِ  
الشَّمْسِ يُقَالُ أَبَيْنُ مَزِيْقُ الْفَلَقِ وَهُوَ الضَّبُّ  
وَقَبٌ إِذَا دَخَلَ فِي كُلِّ جَنَى بِرَقَ ظَلَمٌ  
۲۸۶. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ  
عَنْ عَاصِمٍ وَعَبْدُ اللَّهِ وَزَيْدُ بْنُ حُبَيْشٍ قَالَ  
سَأَلْتُ أَبَا بَكْرٍ عَنْ مَعُوذَتَيْنِ فَقَالَ  
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

مجھے مجھلایا اور اس کے لئے مناسب نہیں اور مجھے گناہ دی جبکہ  
یہ بھی اس کے لئے مناسب نہیں۔ پس اس کا مجھلانا تو یہ ہے جو  
وہ کتاب ہے کہ میں دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا مگر یہ ہے  
پیدا کیا گیا۔ مگر یہی وہ ہے بنا اس کے لئے دوبارہ زندہ کرنے سے  
مشکل نہیں ہے اور اس کا گناہ دینا یہ ہے جو کہ کتاب ہے کہ خدا کا نام بھی  
ہے۔ مگر میں گناہوں میں سے نیاز ہوں، انہیں سے کسی کو جاتا ہوں  
اور نہ کسی نے مجھے بنا ہی نہ کوئی ایک بھی میرا برابر کرنے والا ہے۔

### اللَّهُ الضَّمُّ کی تفسیر

اہل عرب اپنے سرور کو الضم کہتے تھے۔ اہل واک اقول ہے کہ اشیاء  
اسے کہتے ہیں پر سرور ہی ختم ہوتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اشرقا لیسے فرمایا۔ بنی آدم نے  
مجھے مجھلایا مگر یہ اس کے لئے مناسب نہیں اور مجھے گناہ دی۔  
جبکہ یہ بھی اس کے لئے مناسب نہیں ہے اس کا مجھلانا تو یہ  
ہے جو کہ کتاب ہے کہ جس طرح میں نے اسے پیدا کیا میں  
طرح دوبارہ زندہ نہیں کروں گا اور اس کا گناہ دینا یہ ہے کہ جو  
وہ کتاب ہے کہ اشرقا بتایا ہے۔ مگر میں نے اسے نیاز ہوں  
جو کہ کسی کو جتا ہوں اور نہ بنا گیا ہوں اور میری برابر کسی نے  
ولا کوئی ایک بھی نہیں ہے۔ کفوًا، کیفیًا اور کفوًا  
تینوں کا معنی ایک ہے۔

### سورۃ الفلق کی تفسیر

تھلکہ قول ہے۔ نمازین رات۔ اِنَّا وَكَلْتُ سورۃ مغرب کہنے کا وقت  
کہتے ہیں کہ صبح کے وقت شرق سے نکلنے کا وقت  
ہے وقت جب تک ہر چیز پر چھا جائے۔

دورین ہمیشہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سورۃ الفلق اور سورۃ الفاس کے بارے  
میں دریافت کی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ان کے متعلق رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا پس آپ نے جو مجھ سے

قِيلَ لِي فَقُلْتُ، فَتَحَنُّ نَعْمًا قُلْ كَمَا قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### بَابُ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

وَمِمَّا كَرَّرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْوَسْوَاسَ إِذَا وَلَدَ  
خَنَسَهُ الشَّيْطَانُ فَإِذَا دُكِرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَجَبَّ  
وَإِذَا الْوَلَدُ كَرَّاهَهُ تَبَيَّنَ عَلَى قَلْبِهِ  
۲۰۸۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَيْثَةَ عَنْ رِثَاءِ بْنِ حَبِيبٍ  
وَحَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي بَنِي  
كَعْبٍ قُلْتُ يَا أَبَا الْمَثَدِ بِإِنْ أَخَاكَ ابْنُ مَسْعُودٍ  
يَقُولُ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ، أَبِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي قِيلَ لِي فَقُلْتُ،  
كَأَلْ لَفْظُنْ نَعْمًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### فَضَائِلُ الْقُرْآنِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بِأَكْبَرِ كَيْفَ تَرَوْهُ الْوَحْيَ، قَالُوا مَا تَرَوْهُ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، الْمُتَعَبِّينَ، الْأَمِينُ الْقُرْآنُ  
أَمِينٌ عَلَى كُلِّ كِتَابٍ قَبْلَهُ  
۲۰۸۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ شَيْبَانَ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ  
وَأَبْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا لَيْسَ الشَّقِيقُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يَتَرَكُ  
عَلَيْهِ الْعَرَاءُ وَالْمَيْعِينَةُ عَشْرًا

۲۰۸۹ حَدَّثَنَا مَوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ  
أُثْبِتْتُ أَنَّ جَبْرِيلَ أَلَى الشَّقِيقِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

فرمایا وہی یہی کہتا ہوں۔ پس ہم وہی کہہ رہے ہیں جو رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

### سورة الناس کی تغیر

ابن عباس سے منقول ہے۔ انور ثناء میں جب پھر پیدا ہوا تو شیطان  
اسے پھر تاسعہ باب ذکر الہی کیا جائے تو پھر پاتا ہے ادا کرنا  
کا ذکر کیا جائے تو اس کے دل پر ہم جاتا ہے۔

نور بن یحییٰ بن کابین سے کہیں نے حضرت ابی بن کعب  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے  
ہوئے کہا کہ اے ابوالنضر! آپ کے بھائی حضرت ابن مسعود  
قریوں فرماتے ہیں؟ حضرت ابی بن کعب نے فرمایا کہ میں نے  
اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت  
کیا تو آپ نے فرمایا۔ جو بچے بتا گیا میں وہی کہتا ہوں۔ پس  
ہم وہ کہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا ہے۔

### قرآن کریم کے فضائل

اللہ کے ہم سے شروع ہوا ہر بڑا امر بان نہایت رحم کر کے والا ہے  
نزول وحی کی کیفیت اور پسلی وحی  
ابن عباس کا قول ہے۔ اَلْأَمِينُ الْقُرْآنُ کَرِيمٌ لِقَامِ مَالِكِ  
کتابوں کا امین ہے۔

ابو سلمہ کابین سے کہیں حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت  
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں حضرات نے بتایا کہ  
بچہ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزول قرآن کے وقت  
فکھل کر کمر میں اندر دیکھ کر عینہ منورہ میں رونق  
انفرائے نقل رہے۔

معتبر نے ہر شخص سے روایت کی ہے کہ بچے بتا گیا کہ  
حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہوئے اور ہم المؤمنین حضرت ام سلمہ اس وقت آپ کے

وَسَلَّمَ دَرَجَتَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يَحَدِّثُ فَقَالَ  
الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرْسَلَةً مِنْ هَذَا  
أَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هَذَا رَحِيَّةٌ خَلَّتْ قَامَ قَالَتْ  
وَاللَّهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا آيَةً حَقٌّ نَجَعْتُ خُطْبَةً  
الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَيْرٌ خَيْرٍ جَبَلٍ  
أَذْكَ قَالَ قَالَ أَيْ قَدِمْتُ بِذِي عَشَانَ مِثْنِ

سَمِعْتُ هَذَا قَالَ مِنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

۲۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا  
الْبَيْتُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْقَبْرِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي  
مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَلَيْبٍ يَرِيحِي إِلَّا أَفْطَى مَا مِثْلُهُ مَنْ  
عَلِمَهُ ابْتَشَرَ فَلَمَّا كَانَ الدِّيُّ أَوْتَيْتُ وَخِيَا  
أَوْ حَاكَ اللَّهُ إِيَّاهُ فَارْجُوا أَنْ أَكُونَ الْكُفْرُ تَابِعًا  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲۹۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَحْمَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ إِسْرَاهِيلَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ  
عَنِ ابْنِ مَرْثَدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَابَعَ عَلَى رَسُولِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَقَاتِهِ حَتَّى  
تَوَقَّاهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ أَتَعْرِثُونِي رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُدُّ

۲۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ  
عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَدَسٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدًّا بَا  
يَقُولُ أَتَشْتَلِي الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقْرَأُ  
بِقُرْآنِهِ أَوْ لَيْكَلَيْتُ فَاَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ  
يَا مُحَمَّدُ مَا أُرْمِي شَيْطَانُكَ إِلَّا قَدْ تَرَكْتُكَ فَارْتَلَّ  
اللَّهُ عَرَّ وَجَلَّ وَالصُّبْحُ وَاللَّيْلُ إِذَا اسْبَحْتِ مَا  
وَدَّ عَاكِ رُتُكَ وَمَا كَلَى

بَابُ نَزْلِ الْقُرْآنِ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ

اس شخص پس آپ گفتگو کرتے رہے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وہ وسلم نے حضرت ابو سلمہ سے فرمایا: یہ کون ہیں؟ یا ایسا ہی کوئی لفظ  
اور انہوں نے فرمایا کہ وہ میری بیوی ہیں جب وہ کھڑے ہو کر قرآن پڑھا  
تو اس کی تم ہی تری بھی تھی یہاں تک کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطیر بنا دیا  
اپنے خلیفہ کے لیے میری بیوی یا یہ ہے جو کہ فرمایا میرے رشتہ کے والد کا  
فراتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عثمان سے دریافت کیا کہ آپ کے پیشکش سے کون ہے  
انہوں نے کہا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے روایت شدہ کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ایسا نہیں مگر جتنے لوگ اس پر ایمان  
لائے ان کے مطلق ہی اسے سچ سے دیتے تھے (ابو جریزہ رضی اللہ عنہ)  
مجھے دی گئی وہ وحی (قرآن کریم) ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف  
فرمائی ہے جسے امید ہے کہ قیامت کے روز میرے سر پر رکھا جائے  
سب سے زیادہ ہوں گے۔

ابن مسعود کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ  
عنہ نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
پر آپ کے وصال سے پہلے متواتر وحی بھیجی شروع کر دی  
یہاں تک کہ وصال کے قریب وحی ہفت روزہ یا وہ آئے  
لگی تھی اور پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے وفات پائی۔

اسود بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے  
سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ بیمار  
پڑ گئے تو آپ نے ایک دو دن قیام نہ فرمایا جس ایک صبح (موسم)  
نہ جبر الیہم آپ کے پاس گر گئے تھے اسے محمد اس کے ایسا معلوم  
ہو رہا ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے یہی اللہ تعالیٰ نے یہ  
وحی نازل فرمائی: چاشت کی تمام امدادات کی وجہ یہ ہے کہ تمہیں تمہارے  
رشتہ چھوڑا اللہ نہ کر وہ جانا (سودہ رضی اللہ عنہ) آیت (۳۴)  
قرآن کریم قریش اللہ عرب کی زبان میں نازل ہوا ہے۔

وَالْعَرَبُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ

۲۹۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الْأَعْمَشِيِّ وَابْنِ أَبِي نَجْوَى عَنْ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَتَبَهُ فَمِنْ عَرَبِيٍّ قُرْآنًا عَرَبِيًّا بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ

هَسَامُ أَنْ يَكْتُبُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لَهُمْ إِذَا اخْتَلَعْتُمْ أَهْلَهُمْ وَرَفِدْتُمْ ثَابِتٌ فِي عَرَبِيَّةٍ مِنْ عَرَبِيَّةِ الْعَرَبِ فَانْكَبُوهَا بِلِسَانٍ قُرَيْشِيٍّ فَإِنَّ الْقُرْآنَ أَنْزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا.

۲۹۹۴- حَدَّثَنَا أَبُو تَيْمٍ حَدَّثَنَا هَسَامُ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ وَقَالَ مُسَدُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ أَخْبَرَنِي هَسَامُ أَنَّ بَعْثَ بَنِي أُمَيَّةَ أَنْ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ يَسْتَنْبِئُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرَةِ أَمْرًا عَلَيْهِ كَرُمٌ فَذَا أَصَلَ عَلَيْهِ وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَسْتَوْفٍ بِطَيْبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحَدٌ مِنْ جَبَّةٍ بَعْدَ مَا تَغْتَسِلُ بِطَيْبٍ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَبَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَمْسَرَ رَحْمًا إِلَى يَعْلَى أَنْ تَعَالَ فَبَجَاءَهُ يَعْلَى فَادْخَلَ دَاسَةً فَإِذَا هُوَ مُحْتَمِلٌ الْوَحْيَ يَخْطُ كَذَلِكَ سَاعَةً ثُمَّ سَرَى عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي يَسْأَلُنِي عَنِ الْعَمْرَةِ إِنَّمَا فَالتَّيْسُ الرَّجُلُ فَيَحْتَجِي بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَّا الْطَيْبُ الَّذِي بِكَ فَأَعْبَلُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ أَمَّا الْجَبَّةُ فَأَنْزَعِيهَا لَكُمْ أَصْنَعِي عَمْرَتَكُمْ مَا تَقْبَلْنَ فِي حَيْثُكُمْ.

قرآن عربی زبان سے بھی عربی زبان مراد ہے جو باطل و واضح ہے۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عثمان نے حضرت ربیع بن ثابتؓ اور حضرت سعید بن مسروقؓ سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی عمارت رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ قرآن مجید کو ایک جگہ جمع کریں اور ان سے فرمایا کہ اگر کسی مقام پر تمہارے اور ربیع بن ثابتؓ کے درمیان قرآن کریم کی عربی زبان کے واسطے یہ کوئی اختلاف واقع ہو تو اس آیت کو قریش کی زبان میں لکھ دو کیونکہ قرآن کریم ان کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ چنانچہ انہوں نے یہ کیا۔

صلوان بن علیؓ کا بیان ہے کہ (میرے والد ابو جہل حضرت یحییٰ بن یسافؓ کا کہتے تھے کہ لاشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھ کر آپ پر مدحی نازل ہو رہی ہو، چھبھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجاز کے مقام پر تھے اور آپ کے اوپر ایک پڑاوتان رکھا تھا اور میں نے کرم میں سے کئی حضرات آپ کی خدمت میں موجود تھے کہ ایک کوئی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا میرا رسول اللہ آپ اس شخص کے ہاتھ میں کیا فرشتے ہیں جس نے تجھے میں اسلام باندھا ہوا ہو اور اس نے خوشبو لگائی ہوئی ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر تو اسے دیکھتے رہے پھر آپ پر وحی کا آنا شروع ہو گیا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت یحییٰؓ کو اس سے سے بلایا۔ حضرت یحییٰؓ آئے اور میرا رسول اللہ کے رکھنا حضور کا مبارک چہرہ سرخ ہو گیا تھا غراؤں میں آدھ، نہ کسی تھی۔ رسول اللہؐ کی حالت یہی ہو رہی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرہ کے بارے میں پوچھا ہے وہی پوچھ کر دیا ہے کیا تھا؟ پس اس آدمی کو تھام لیا گیا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا تو آپ نے فرمایا: جب تم نے اپنے اوپر خوشبو لگائی ہوئی ہے تو اسے تین مرتبہ دھو دو اور وہ حجاز آتا رہو، پھر عمرہ میں اسی طرح کرو جس طرح تم اپنے حج میں کرتے ہو۔





وَجَدَ ابْنُ بَكْرِ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، وَتَقَرَّرَ عِنْدَ عَمْرِو حَيَاتَهُ  
 وَتَقَرَّرَ عِنْدَ حَفْصَةَ بِطَبِيعِ عَمْرِو رَحِمَهُ اللَّهُ عَذَّةً  
 ۲۰۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو مَوْسَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
 حَدَّثَنَا ابْنُ شَيْبَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ  
 أَنَّ سُدَيْقَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ  
 يُخَازِرُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فِي فِتْرَةِ إِزْمِيلِيَّةٍ وَ  
 أَذْرَبِيَّةٍ مَعَ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ فَأَخْبَرَ عُمَرَ سُدَيْقَةَ  
 بِأَحْتِلَاقِهِمْ فِي الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ حَدِّثْنِي عَنْ عُثْمَانَ  
 يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِيكَ هَذِهِ الْأَمَةُ قَبْلَ أَنْ  
 يَخْتَلِفُوا إِلَى الْكُذِبِ بِأَخْتِلَاقِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَةِ  
 فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنَّ أَدْرِيكَ الْيَمَانِ  
 بِالْمُصَنَّفِ تَنْسَبُهَا فِي الْمَصَاحِفِ فَتُرَدُّهَا  
 إِلَيْكَ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةَ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ  
 زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنُ الرَّبِيعِ وَبِشْرَ بْنَ  
 الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَارِثِ بْنِ وَثَامٍ  
 فَسَخَّرُوها فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلزُّهَلِيِّ  
 الْفَرَسِيِّينَ الثَّلَاثَةُ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَمْرًا  
 زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنْ الْقُرْآنِ فَاتَّبِعُوهُ  
 يَلْسَانُ قَدْ لَبِسَ فَارَقَ مَوْلَى يَهُودٍ فَفَعَلُوا  
 حَتَّى إِذَا اسْتَمَرَّ الْمُصَنَّفُ فِي الْمَصَاحِفِ تَقَرَّرَ أَنَّ  
 الْمُصَنَّفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ الْفَرَسِيِّينَ  
 وَمَتَانَهُمْ وَأَمْرَهُمْ سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ  
 صَحِيفَةٍ أَوْ مُصَنَّفٍ أَنْ يُعْتَرَفَ قَالَ ابْنُ شَيْبَةَ  
 فَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ  
 ثَابِتٌ قَالَ فَتَدَخَّلْتُ أَيْنَ تَمَنَّى الْأَعْرَابُ حِينَ تَخْتَلَفُ  
 الْمُصَنَّفَ قَدْ كُنْتُ أَسْتَمِرُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَاتَّسَمْنَا بِهَا فَوَجَدَهَا  
 مَعَ حُدَيْجَةَ ابْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّينَ الْمُؤْمِنِينَ  
 بِجَالٍ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَاتَّسَمْنَا بِهَا

کے پاس رہا۔ جب ان کا وصال ہو گیا تو حضرت عمرؓ کے پاس  
 اندر حضرت حفصہؓ سے عرض فرمایا کہ تمہیں کون سے نسخہ میں پڑھا۔  
 حضرت ابی شہاب کا بیان ہے کہ (دوسرے عثمانی میں حضرت  
 انسؓ ہی ملک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ حضرت حفصہؓ نے یہاں  
 جب اہل شام اور اہل عراق کی صحبت میں رہا۔ میں نے دیکھا کہ یہاں  
 کی فتوحات حاصل کر رہے تھے تو امیر المؤمنین حضرت عثمانؓ کی خدمت  
 میں حاضر ہوئے کہ انہیں شاہیوں اور عساکروں کے فرائض میں  
 اختلافات سے تڑپا دیا تھا۔ چنانچہ حضرت حفصہؓ رضی اللہ عنہا نے اسے  
 امیر المؤمنینؓ سے دیکھا کہ اس طرح کتاب الہی میں اختلافات کو لے کر  
 پہلے اس مسئلہ کی گفتگو فرمائیے۔ پس حضرت عثمانؓ نے حضرت حفصہؓ کے  
 لیے پیغام بھیجا کہ قرآن کریم لا جو اصل نسخہ آپ کے پاس محفوظ ہے  
 وہ میں عنایت فرمائیے ہم اسے دیکھیں کر دیں گے۔ پس حضرت حفصہؓ نے  
 وہ نسخہ حضرت عثمانؓ کے پاس بھیج دیا۔ پس انہوں نے حضرت زیدؓ سے  
 ثابت اور حضرت عبد اللہؓ بن زبیر اور حضرت سعیدؓ بن عاصی اور حضرت  
 عبد الرحمنؓ بن العارث بن واثم کو مل کر دیکھا تو انہوں نے اس کی نقلیں کیں۔  
 حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ تمہاری کتب حضرت سے فرمایا کہ جب تمہارے  
 اور زیدؓ کے نسخے کے درمیان کسی لفظ میں اختلاف واقع ہو تو اسے قریش  
 کا زبان میں لکھا کہ قریش مجید کا نسل ان کی زبان میں ہوا ہے چنانچہ  
 انہوں نے ایسا ہی کیا اور اصل نسخہ حضرت حفصہؓ کو واپس کر دیا گیا۔  
 پھر نقل شدہ نسخوں کے ایک ایک نسخہ ہر جگہ سے بھیج دیا گیا  
 حکم دیا کہ ان کے خلاف جو کسی کے پاس قرآن کریم  
 کے نام سے لکھا ہو، جو اسے جلا دیا جائے، ایسی شہاب  
 کو غلام بن زیدؓ نے بتایا اور انہوں نے حضرت  
 زیدؓ کی ثابت سے سنا کہ قرآن کریم جمع کر کے دولت  
 مجھے سورۃ الاحزاب کی ایک آیت ہمیں مل رہی تھی حالانکہ  
 وہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک  
 سے سنی تھی۔ جب ہم نے اسے تلاش کیا تو حضرت حفصہؓ نے ہمیں  
 ثابت انصاری کے پاس ملی یعنی: سَبَّحَ الْمُسْلِمُونَ فَجَاءَ  
 صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ۔ پس ہم نے جمع کر دیا

فِي سُورَتِهَا فِي الْمُسْتَحْفِ.

منہج کے اندر اس کی صورت کے مقام پر آج سے لکھ دیا۔

بَابُ كَاتِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٢٠٩٤ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
يُوسُفَ بْنِ أَبِي سَهْلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ الشَّبَّاقِ قَالَ  
رَأَيْتُ دُرَيْدَ بْنَ قَامٍ قَالَ أَسْأَلُ إِلَى أَبَرْكُمْ رَهْبِي

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ إِنَّكَ لَمَكْتُبُ الْوَحْيِ لِرَسُولٍ لَدُنِّي  
عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ الْقُرْآنِ فَتَبَيَّنْتُ عَنِ  
وَحْيِكَ الْحَقَّ سَوْرَةَ الْقُرْآنِ آتِيَةً مَعِيَ إِلَى مَرِيضَةٍ  
الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْ هُنَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرَهُ لَقَدْ بَلَغْتُ  
رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزَّيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ إِلَى  
خَيْرٍ

٢٠٩٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْحٍ عَنْ سَمُرَةَ  
بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ : الْقَاعِدُونَ لَا يَسْتَوِي  
الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالسَّعَادَةُ فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَأَيْكُمْ زَيْدًا  
وَلَيْسَ بِأَيُّهَا النَّوْبُ وَالِدَاةُ فَانْكِحِي أَوَّلَ الْكِتَابِ وَالْقَوَا  
مُ قَالَ : أَلَيْسَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ وَخَفَّتْ ظُهُرُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ أَمْرًا فَكُنْتُمْ  
لَا عَيْنِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَاذَا مَرُّ فِي قِيَامِي رَجُلٌ  
ضَرِبَ الْبَصَرُ فَمَرَّتْ هَكَذَا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ  
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ غَيْرَ أَوَّلِي الصَّرَفِ .

بِأَنَّهُ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ

١٩٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ  
الْأَمِيَّةَ قَالَتْ حَدَّثَنِي عُفَيْرٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكْرَأُكُمْ جِبْرِيلَ عَلَى حَرْفٍ رَاجِعَةٍ

رسول خدا کے کاتب

حضرت زید بن ثابت (نصاری) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دو بھائیوں (بیل کہ فرمایا: بیشک تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر قہقہہ کرتے رہے) کو فرمایا کہ تم مجھ کے لیے جمع کرو۔ چنانچہ میں نے جمع کیا، یہاں تک کہ سورۃ التوبہ کی آخری دو آیتیں حضرت مخدوم نصاری کے پاس طیں ایران کے سوادہ کسی کے پاس نہ ملیں یعنی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ غَيْرِ مِثْلِ مَا عَنِتُّمْ . . . . . تا آخر سورۃ ۔

حضرت یونسؑ کو مارتوب دینی لشکر نے دھکے دی کہ جب یہ آیت ۱۰۰

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ  
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ . . . نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا یہ میری ثابت کوہ و لہوہ تھی اوقات دشمنی کی جنگ لکھیں، رولوں کی

کو شک ہے کہ شاید یہ شاخ کی ٹڈی کا پتہ نام یہ ہے لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ

لکھنے کے لیے فرمایا: اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن العاصؓ سے

پوچھا تھے جو منافق تھے ان کے لئے وہ عرض کر رہے تھے: یا رسول اللہ! میرے

بلے میں کیا حکم ہے جب کسی نے ایمان سے انحراف میں کسی مومن پر یہ آیت نازل

ہوئی: - بزرگوں میں وہ مسلمان کہے خدا جہاد سے بیٹھ رہیں لہوہ کہ راہ خدا

میں بیٹے مالوں و مہاجروں سے جہاد کرتے ہیں سورۃ النساء آیت ۹۵۔

قرآن کریم شہادت قرآنوں میں نازل ہوا ہے

عقیدہ شیعہ میں عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اہل بیت کو بتایا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ  
السلام نے ایک طریقے پر قرآن مجید پڑھایا، لیکن میں زیادہ  
طریقوں کا مطالعہ کرتا رہا، یہاں تک کہ سات قرأتوں

تک اجازت ملی گئی۔

عز و میں نے بیان کیا ہے کہ ان کے رسول بن محمد اور  
عبدالرحمن القادی نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کو فرماتے  
سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک نعل کے اندر میں نے  
ہشام بن حکیم کو سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ وہ کسی اور قرأت  
پر پڑھ رہے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے اس قرأت  
میں نہیں پڑھی تھی۔ قریب تھا کہ اس نذر ہی کے دوران میں ان پر فوت پڑتا  
لیکن سلام پھیرنے تک میں نے صبر کیا۔ یہاں پھر میں نے اپنی یاد  
اُن کے گلے میں ڈال کر کہا: تمہیں اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
طرح اللہ کے تہا کی ذاتی سنی ہے یہ انہوں نے کہا: مجھے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا: تم نے مجھ کو یوں  
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تو وہ طرح  
پڑھائی ہے۔ اس پر میں نے کہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی خدمت میں سے گیا اقدس عرض کر دیا کہ جس طرح آپ نے  
سورۃ الفرقان مجھے سکھائی میں نے اس میں اس سے مختلف طریقے  
پر پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ میں مجھ سے اہل بیت ہشام بن حکیم پر سورۃ فرقان پڑھنے  
سورۃ الفرقان اسی طرح پڑھی جس طرح میں نے ان کی ذاتی سنی تھی۔  
پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح نازل ہوئی ہے  
پھر فرمایا: اسے تم پڑھو اس میں سے اسی طرح پڑھی جس طرح آپ  
نے مجھے پڑھائی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بیشک قرآن کریم سات قرأتوں  
میں نازل فرمایا گیا ہے۔ پس ان میں سے جو طریقہ جس کے لیے  
آسمان پر اسی طریقے سے پڑھا گیا۔

قرآن مجید کی ترتیب و تالیف

یوسف بن ابی نائک کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ عنہا کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک عورت آیا اہل اس کے کہا:  
کہنا کہیں بہتر ہے حضرت صدیقہ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے کہیں

فَلَمْ أَسْأَلْهُ تَرْفِيدُهُ وَتَرْفِيدِي حَتَّى أَتَّخِذَ إِلَى سَبْعَةِ  
أَخْرَجَ

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
الْقَلْبُ فَإِنْ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ ابْنِ شَيْخٍ هَذَا  
حَدَّثَنِي عَنْهُ بَنُ الرَّبِّ أَنَّ ابْنَهُ سَمِعَ مِنْ مَخْذُومَةٍ  
وَعَبْدِ الدَّحْزَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِي حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ  
سَمِعًا عَنْ ابْنِ الْقَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَهْدًا مِنْ  
حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لَهَا آيَةً هَذَا  
هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأْتُ أَسْأَلُهُ  
فِي الصَّلَاةِ فَتَصَدَّقْتُ حَتَّى سَلَّمْتُ فَسَمِعْتُ يَرُدُّهُ  
فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذَا وَالشَّرْرَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ  
تَقْرَأُ قَالَ أَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذِبٌ فَإِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ  
قَدْ أَخْبَرْتُ بِهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ فَكَيْفَ كُنْتُ بِهِ  
أَحْزَنُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ إِنْ سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ  
عَلَى حُرُوفٍ سَمِعْتُ نَبِيَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْبِلْهُ إِقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ  
الْقُرْآنَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبٌ أَنْزَلْتُ هَذَا قَالَ إِذَا يَا هِشَامُ  
فَقَرَأْتُ الْقُرْآنَ الَّتِي أَقْرَأَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبٌ أَنْزَلْتُ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ  
أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَخْرَجَ فَاحْذَرُوا مَا كُنْتُمْ مِنْهُ.

بَابُ تَالِيَةِ الْقُرْآنِ

۲۱۰۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ  
بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُ هُوَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي  
يُوسُفُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ إِنِّي كُنْتُ مَعَ عَائِشَةَ أُمِّ

الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ادْجَاءَهَا عِرَاقِي فَقَالَ  
أَيُّ لَكُمْنَ غَنِيَّةٌ قَالَتْ وَبِحُكِّكَ وَمَا يُصْرُكَ  
قَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَيْتِي مَصْحَفَكَ قَالَتْ لَيْسَ  
قَالَ لَعَلِّي أَذْلُوكَ الْقُرْآنَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يَمُرُّ أَعْيَدُ  
مُؤَلَّيْبٍ قَالَتْ وَمَا يُصْرُكَ آيَةً قَرَأَتْ  
كَبَلْ إِنَّمَا نَزَلَ أَزَلْ مَا نَزَلَ مِنْهُ سُرُورَةٌ مِثْقَلُ

الْمُتَصَلِّ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتَّى إِذَا ثَابَتَ  
النَّاسُ إِلَى الْإِسْلَامِ نَزَلَ الْعِلَالُ وَالْحَوَامِدُ نَزَلَ  
نَزَلَ أَزَلْ شَيْءٌ لَا تَشْرَبُوا الْخَمْرَ لَقَالُوا لَا تَدْعُ الْخَمْرَ  
أَبَدًا وَتَوَسَّلَ لَا تَزْنُوا لَقَالُوا لَا تَدْعُ الزِّنَا أَبَدًا  
لَقَدْ نَزَلَ بِمَكَّةَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنِّي بِخَبْرِيهِ الْعَبَّ بَلِ الشَّعْبُ مَوْعِدُكُمْ وَالشَّامَةُ  
أَذْفَى وَأَمْرٌ وَمَا نَزَلَتْ سُرُورَةٌ الْبَشَرَةِ وَالْإِنْبَاءِ  
إِلَّا وَأَنَا عِنْدَهَا قَالَ فَاسْرُبِي لَهُ الْمُصْحَفَ  
فَأَمِنَتْ غَنِيَّةٌ أَيْ الشُّوْرَةُ

۲۱۰۲ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ بْنَ  
سَيْفَةَ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ بَيَّتِي إِسْرَءِيلُ وَنُكَلِّتُ  
وَمَرْبِعَ وَطْءَ وَالْأَنْدِيَا إِذَا نَزَلَتْ مِنَ الْعَبَّ يَنْزِلُ  
وَهِيَ مِنْ بِلَادِي

۲۱۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ بِحَدَّثِهِ شُعْبَةُ  
أَبِي نَافِعٍ أَبُو إِسْحَاقَ سَمِعَ النَّبْرَ أَخِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ تَعَلَّمْتُ سَمِعْتُ اسْمَ بَيْتِكَ قَبْلَ أَنْ يَغْدُرَ ابْنِي  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَدْنٍ أَخِي سَمْعَةَ عَنْ  
الْأَعْيُنِ عَنْ شَيْبَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ  
عَلِمْتُ أَنَّكَ إِذَا بَيَّتَ كَانَتْ الْبَيْتُ صِلَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَمِعَ يَقْرَأُ هُنَّ بِأَمْنٍ بَيْتَيْنِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فَتَقَامُ

تجھے کیا نقصان پہنچے؟ عرض گزار ہوا۔ اسے ام المؤمنین! تجھے اپنا قرآن کریم قود کھائیے۔ فرمایا اور بھلا کس لیے؟ عرض کی تاکہ میں قرآن کریم کی ترتیب درست کروں کیونکہ لوگ غلامانہ ترتیب پڑھتے ہیں۔ فرمایا اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں کہ جس کو چاہو پچھلے پڑھو۔ قرآن کریم کا پورا حصہ پچھلے نازل ہوا وہ ہوا اور وہ مفصل سورتوں میں سے ایک سورت ہے جس میں جنت اور دوزخ کا ذکر ہے یہاں تک کہ حبیب لوگوں کے دلوں میں سلام بگم نہ کرے۔ حکام نازل ہوئے۔ اگر شروع ہی میں یہ نازل ہوتا کہ شراب حرام تو لوگ کہتے کہ ہم تو شراب بھی نہیں پھیڑیں گے۔ اگر یہ نازل ہوتا کہ زنا تو لوگ کہتے کہ ہم تو زنا بھی نہ کریں گے۔ جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نکر کریمہ میں یہ آیت... بلکہ ان کا وعدہ قیامت ہے اور قیامت نہایت سخت اور کڑی ہے (سورۃ القمر آیت ۲۸) نازل ہوئی تو میں چھوٹی سی لڑکی تھی اور کہتی کہ وہی تھی اللہ جب سورۃ البقرہ اور سورۃ النساء نازل ہوئی تو یہ آپ کی حضور کی تمہاری رو کا بیان ہے کہ پھر آپ صحت نکلا

عبدالرحمن بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ سورۃ یٰس، سورۃ النحل، سورۃ المومنین، سورۃ طہ اور سورۃ الاحقاف سب سے پہلے نازل ہوئے والی سورتوں میں سے ہیں اور حدیثوں سے میرے دیگر معلومات میں ہیں۔

حضرت برامی صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نیک کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے (مربیع سورہ میں) تشریف لائے سے پہلے سورۃ الاحقاف میں سے سکھائی تھی۔

تفسیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بڑا دل سداؤں کو سنا تھا جو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت میں دوزخ کو مار رہا کرتے تھے یہ فرما کر حضور عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کے ساتھ حضور بھی چلے گئے جب حضور اہل تشریف لائے تو ہم نے

فَسَأَلْنَا لَهُ فَقَالَ عَشْرُونَ مِائَةً أَوْ ثَلَاثِينَ  
عَلَى تَرَايَعَتِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَمِيرُ هَذِهِ الْعَوَامِمِ خَدَمُ  
الْبُخَارَى دَعَتْهُ يَتَسَاءَلُونَ .

بَابُ ١٨ كَانَ جِبْرِيلُ يَرِثُ الْقُرْآنَ عَلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُسْرُوقٌ  
عَنْ عَائِشَةَ عَنْ فاطمة عليها السلام أَسْرَرُ

إِنِّي أَنبِئُكَ أَنَّكَ مَوْلَا  
يَعْقُوبَ ۖ وَإِنَّكَ مِنَ الْغَاثِ  
الْعَامِ ۖ مَرْسَلِينَ ۖ وَلَا أَرَأَاكَ إِذَا أَجْلَى

٣١٥. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُرْعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
 بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ  
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَى النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجُودَ النَّاسِ بِالتَّعْبِيرِ وَ  
 أَجُودَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِأَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ  
 يَنْزِلُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ سَاقِيًا جَلَدًا مَرِيئًا  
 عَذْبًا مَسْمُومًا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَرَاحَ  
 كَأَنَّهُ يَقِيهُ جِبْرِيْلُ كَانَ أَجُودَ بِالتَّعْبِيرِ مِنَ الْإِنْسِ  
 الْمَسْلُومَةِ

مختص (میں) ہیں مطابق ترتیب حضرت ابن مسعود کے اہل ان کی  
دوسری (دنیائی) علم والی سوتیں یعنی لہجہ ان اور  
علم تیسرا قرآن ہے۔

حضرت میرزا محمد رسول خدا کے ساتھ قرآن کریم کا وعدہ کیا کہ وہ اسے پڑھ کر  
مسموقہ حضرت عائشہ سے دعایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ ہر سال میرزا میرے ساتھ  
قرآن کریم ۲ ایک دفعہ دو بار کیا کرتے تھے یہی اس سال دو  
دفعہ کیا ہے۔ میں تو یہی سمجھا ہوں کہ میرا دوست وصال  
فرمایا ہے۔

عبداللہؑ ہی عبداللہؑ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غیرت کہنے میں سب سے سختی تھے۔ قندہ رضوان اللہ علیہ کے معنی ہیں تو آپؐ کے دل میں کفایت کے امداد طیفانی آجاتی۔ کیونکہ حضرت جبریلؑ میں غمہ، سلام، رضوان، المہاک کے معنی کا سرنام ہیں آخر وہ ایک متواضع حاضر خدمت ہونے لگتے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے تھے۔ جب حضرت جبریلؑ حاضر بارگاہِ علیؑ ہوتے تو آپؐ فائدہ پہنچانے میں چھنڈ داتی ہوا کے بھی نیاہ نکلی ہو جاتے۔

[illegible]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبریل علیہ السلام  
 ایک دفعہ قرآن کریم کا ورد کیا کرتے تھے لیکن جس سال  
 آپ کا وہ سال ہوا اسی سال دو مرتبہ ورد کیا اور  
 پہلے آپت ہر سال دس سو اضعاف فرمایا کرتے  
 تھے لیکن جس سال آپ کا وہ سال ہوا اس سال میں سو  
 اضعاف فرمایا۔

بِأَيِّ الْقُرْآنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رسولِ خدا کے اصحاب میں قادری حضرات۔



۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عُمَرَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَسْرَةَ ذِي ذَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْرُوفٍ قَالَ: لَا أَسْأَلُ  
أُحِبُّهُ سَبَّحْتَ إِلَهِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:  
حُدِّدُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مَعْرُوفٍ وَسَالِمٍ وَمُعَاذٍ وَأَبِي بَرْزَنْجٍ.

۲۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي  
حَدَّثَنَا الْأَعَشَشُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ:  
خَطَبَنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ  
فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَ  
سَبْعِينَ سُورَةً، وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى أَعْلَمَهُمْ بِكِتَابِ  
اللَّهِ وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ. قَالَ شُعْبَةُ:  
فَجَلَسْتُ فِي الْجِلْدِ أَسْمَعُ مَا  
يَقُولُونَ فَمَا سَمِعْتُ رَأً إِذْ يَقُولُ غَيْرَ  
ذَلِكَ.

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَلْبِيُّ أَخْبَرَنَا  
سُكَيَّانُ بْنُ الْأَعَشَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنَّا بِحِمَاصَ قَعْرَ أَهْلِ مَعْرُوفٍ  
سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّا هَكَذَا أَتَرَلْتُ  
قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْمَدُتُ وَرَجَعْتُ  
مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ فَقَالَ: أَنْتَ جَمْعُ أَرْبَعٍ  
تَكْذِيبُ بَيْتِ أَبِي اللَّهِ وَشَرْبُ الْخَمْرِ وَفُتْرَةٌ  
الْحَدِّ.

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا  
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعَشَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ  
قَسْرَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنْهُ وَاللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَا أُنْزِلَتْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن  
مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں برابر  
ان سے محبت رکھتا ہوں کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن مجید  
چار حضرات سے حاصل کرو یعنی عبداللہ بن مسعود، سالم مولیٰ  
ابو معریض، سواد بن جلیل اور ابی بزرجنہ بن کعب سے۔

شعیب بن سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود  
کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ستر سے زیادہ  
سورتیں سیکھی ہیں اور خدا کی قسم! نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو یہی سمجھتے ہیں کہ میں  
ان کے اندر اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ جلتے  
والا ہوں حالانکہ میں ان کے بہترین افراد سے نہیں  
ہوں۔ شعیب کا کہنا ہے کہ میں کتنی ہی مجالس  
میں بیٹھا ہوں لیکن میں نے سنا کہ کسی نے اس بات  
کی تردید کی ہو۔

علقمہ کا بیان ہے کہ ہم حمص کے مقام پر تھے، کہ  
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۃ یوسف کی  
تلاوت کی۔ پس ایک آدمی نے کہا کہ یہ اس طرح تو نازل  
جس میں ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ جب میں نے یہی رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پڑھی تو آپ نے تمہیں فرمائی  
تھی۔ دیکھا تو اس آدمی کے منہ سے شراب کی بدبو آئی ہی تھی۔  
حضرت ابن مسعود نے فرمایا: تم کتاب اللہ کی تکذیب  
کرتے اور شراب پیتے ہو، چنانچہ اس شخص پر حد  
قائم کی گئی۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود  
نہیں، قرآن کریم کی کوئی سورت ایسی نہیں ہے جس کے  
مستقل میں یہ دو جانتا ہوں کہ کہاں نازل ہوئی اور قرآن مجید





وَمَعَاذُ بَنِي جَبَلٍ وَنَعِيدُ بَنِي ثَامِيَةٍ وَأَبُو سَيْفٍ  
قَالَ وَهَجْنٌ وَبَنِي ثَامِيَةٍ.

۲۱۱۳۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا  
يَحْيَى عَنْ سَعْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ  
حُمَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي عُبَايَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
أَيُّكُمْ أَتَى أَمْرًا لَمْ يَلْقَ مِنْهُ لَعْنُ أَبِي وَابْنِ  
يَقُولُ، أَخَذَتْهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَمْرَ لَهُ لَشَيْءٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
مَا تَكْسِبُ مِنْ آيَةٍ أَوْ لَكَيْهَ أَنْتُمْ يَوْمَ يَرْجُفُ الْأَرْضُ  
وَالْجِبَالُ

حضرت انس سے یہ بھی فرمایا کہ ان (حضرت ابو زید) کے  
واردت ہم ہیں۔

حضرت ابی عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے  
فرمایا کہ جو شخص نے عاصی و غازی کو حبس کر لیا ہے وہ اس کی قسم  
قرأت کو چھوڑ دیتے ہیں اور مال نکلتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اسی طرح سیکھا ہے لہذا ایسی چیز  
کو میں کس طرح چھوڑ دے گا حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔۔  
جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بستر یا اس  
جیسی سے نہیں لے (سورۃ البقرہ، آیت ۱۰۶)۔

بِقَضَائِهِ تَعَالَجُ لَدِيْكُمْ مَقَالِي

WWW.NAFSEISLAM.COM



## جدول۔ بخاری شریف مترجم جلد دوم

(پاروں کے لحاظ سے)

نمبر پارہ	تفصیل الجواب	میزان الجواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
پارہ ۱۱	۱ تا ۱۳۹	۱۳۹	۱ تا ۲۰۸	۲۰۸
۱۲	۱۵۰ تا ۲۸۲	۱۳۵	۲۰۹ تا ۲۲۳	۲۱۵
۱۳	۲۸۵ تا ۳۵۱	۶۷	۲۲۴ تا ۲۸۱	۲۵۸
۱۴	۳۵۲ تا ۴۶۳	۶۳	۲۸۲ تا ۳۴۲	۲۸۱
۱۵	۴۶۷ تا ۵۰۲	۵۲	۳۴۳ تا ۳۹۴	۱۹۴
۱۶	۵۰۳ تا ۵۳۳	۳۷	۳۹۵ تا ۴۲۹	۳۲۳
۱۷	۵۳۴ تا ۶۹۶	۱۶۲	۴۳۰ تا ۵۱۹	۱۷۰
۱۸	۶۹۷ تا ۸۱۰	۱۱۳	۵۲۰ تا ۶۴۵	۲۲۵
۱۹	۸۱۱ تا ۹۸۰	۱۷۰	۶۴۶ تا ۷۱۳	۱۴۸
۲۰			۷۱۴ تا ۷۱۳	۲۰۱
میزان		۹۸۰		۲۱۱۳